مُعَلِّمُ الْعُلَمَاء دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ 4 مبلغین کے اصلاحی موضوعات پر 19 بیانات

اسلامی بیانات

(جلد: 1)

اسلامی بہنوں کے لئے

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ بیانات دعوتِ اسلامی)

مُحَرَّمُ الحَرام تا رَبِیْعُ الآخِر 4 مہینوں کے اصلاحی موضوعات پر 19 بیانات



اسلامی بیانات

(جلد: 1)



اسلامی بہنوں کے لئے

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحٰبِکَ یَاحَبِیۡبَ اللہ

نام کتاب : اسلامی بیانات (جلد:1)

صفحات : 419

پہلی بار : ذوالحجہ ۱۴۴۰ھ، اگست 2019ء

تعداد : 5000 (پانچ ہزار)

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

حوالہ نمبر: ۲۳۴

تاریخ: 2019-8-11

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "**اسلامی بیانات**" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

11-8-2019

www.dawateislami.net. E-mail : ilmia@dawateislami.net

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ علم میں ترقّی ہو گی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول

(4ماہ: محرم الحرام تا ربیع الاخر1441ھ مطابق ستمبر تا دسمبر2019ء)

ہفتہ	متوقع اسلامی تاریخ	عیسوی تاریخ	بیان کا نام	صفحہ
پہلا ہفتہ	4 محرم الحرام	4 ستمبر	محرمُ الحرام کے فضائل	9
دوسرا ہفتہ	11	11	ایصالِ ثواب کے فضائل	50
تیسرا ہفتہ	18	18	سیرتِ بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ	71
چوتھا ہفتہ	25	25	خوش قسمت کون؟	93
پہلا ہفتہ	2 صفرُ المظفر	2 اکتوبر	فیضانِ صفرُ المظفر	111
دوسرا ہفتہ	9	9	ہم کیوں نہیں بدلتیں؟	133
تیسرا ہفتہ	16	16	قیامت کی علامات	154
چوتھا ہفتہ	23	23	اعلیٰ حضرت کی شاعری اور عشقِ رسول	179
پہلا ہفتہ	یکم ربیعُ الاول	30، اکتوبر	فیضانِ ربیعُ الاول	201
دوسرا ہفتہ	8	6 نومبر	قرآن پاک اور نعتِ مصطفےٰ	221
تیسرا ہفتہ	15	13	پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری ادائیں	242
چوتھا ہفتہ	22	20	نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جسمانی طاقت	262
پانچواں ہفتہ	29	27	اسلام میں عورت کا مقام	283
پہلا ہفتہ	6 ربیعُ الاخر	4 دسمبر	واہ کیا بات غوث اعظم کی	326
دوسرا ہفتہ	13	11	کمسن اولیاء	349
تیسرا ہفتہ	20	18	استقامت کامیابی کا راز ہے	371
چوتھا ہفتہ	27	25	صفائی کی اہمیت	393

اجمالی فہرست

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

”دعوتِ اسلامی“ کے 10 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”10 نیّتیں“

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تعوُّذ و تَسمِیہ سے آغاز کروں گی۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا) (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مُطالَعہ کروں گی۔ (۳) حتَّی الۡوَسۡع اِس کا باوُضو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گی۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارکہ کی زِیارت کروں گی۔ (۵) جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، جہاں جہاں کسی صحابی کا نام آئے گا وہاں رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ اور جہاں کسی بزرگ کا نام آئے گا تو وہاں رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ پڑھوں گی۔ (۶) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گی۔ (۷) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو مدنیہ اسلامی بہن سے پوچھ لوں گی۔ (۸) (اپنے ذاتی نسخے کے) ”یادداشت“ والے صفحہ پر ضروری نِکات لکھوں گی۔ (۹) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی۔ (۱۰) کتابت وغیرہ میں شَرۡعی غلطی ملی تو کسی مَحۡرم کے ذریعے ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گی۔ (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرتِ علّامہ
مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصَمَّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن و خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **"المدینۃُ العلمیہ"** بھی ہے جو دعوتِ اِسلامی کے عُلَماء و مفتیانِ کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(1) شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت **(2)** شعبہ درسی کتب **(3)** شعبہ اِصلاحی کُتُب
(4) شعبہ تراجمِ کُتُب **(5)** شعبہ تفتیشِ کُتُب **(6)** شعبہ تخریج [1]

"المدینۃُ العلمیہ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اَعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مجدّدِ دین و ملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ

1 . . . اب ان شعبوں کی تعداد 16 ہو چکی ہے: (7) فیضانِ قرآن (8) فیضانِ حدیث (9) فیضانِ صحابہ و اہلِ بیت (10) فیضانِ صحابیات و صالحات (11) شعبہ امیر اہلِ سنّت (12) فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ (13) فیضانِ اولیاء و عُلَماء (14) بیاناتِ دعوتِ اِسلامی (15) رسائلِ دعوتِ اِسلامی (16) شعبہ مدنی کاموں کی تحریرات (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ **اِمام اَحمد رَضا خان** رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اِشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزّوجلّ **"دعوتِ اسلامی"** کی تمام مجالس بشمول **"المدینۃ العلمیۃ"** کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرماکر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم



رَمَضانُ المُبارَک ۱۴۲۵ھ

پیشِ لفظ

"بیان" نیکی کی دعوت میں بہت اہم ہوتا ہے۔ بیان کی اَہمیّت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: "**اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا بعض بیان جادو (کی طرح اثرانگیز) ہوتے ہیں۔**"[1] یقیناً اس میں شک نہیں کہ اگر بیان قرآن و حدیث، بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے فرامین، ایمان افروز واقعات اور دلچسپ حکایات سے مزین ہو، مُبَلِّغہ علم و عمل کی پیکر دولتِ اخلاص سے مالا مال بھی ہو تو بسا اوقات سننے والیوں کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ خود ساقیِ کوثر، مالکِ جنّت صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کے لیے اِس طریقۂ دعوت کو رونق بخشی، آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بڑے ہی دلنشین اور حکمت بھرے انداز سے بیان فرماتے، انہی بیانات کا اثر تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے اسلام کی روشنی ہر طرف پھیلنے لگی۔

اللہ کریم سلامت رکھے امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کو جن کی شفقتوں سے عموماً بدھ کو ملک و بیرونِ ملک دس ہزار سے زیادہ مقامات پر اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات[2] میں ایک ہی موضوع پر بیان ہوتا ہے جو **دعوتِ اسلامی** کی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کا شعبہ **"بیاناتِ دعوتِ**

1... مسند احمد، مسند المکیین، ۵/ ۳۷۷، حدیث: ۱۵۸۶۱

2... جولائی 2019 کی کارکردگی کے مطابق ان اجتماعات میں اوسطاً ہر ہفتے 3 لاکھ ساڑھے 24 ہزار سے زائد اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں۔

اسلامی "تیار کرتا ہے۔[1] اِن بیانات میں موضوع سے مُتَعَلِّق قرآنی آیات، احادیثِ طَیِّبہ، اقوالِ بزرگانِ دین، حکایاتِ صالحین و صالحات، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے دلچسپ مضامین، مَدَنی بہاریں، 8 مدنی کاموں میں سے کسی ایک مدنی کام کی ترغیب، موقع کی مناسبت سے اشعار، دعوتِ اسلامی کے کسی **ایک شعبہ** کا تعارُف نیز مختلف سنتیں اور آداب شامل ہوتے ہیں۔

مُبَلِّغہ اسلامی بہنوں کے لیے بالخصوص اور دیگر اسلامی بہنوں کے لیے بِالعُمُوم ان بیانات کو کتابی شکل میں پیش کیا جارہا ہے۔ ان بیانات کو کتابی شکل میں لانے کے لیے مطالعہ، تلاشِ مواد، جمعِ مواد، ترتیب، ایڈیٹنگ، تسہیل، تلخیص، تحقیق، نظرِ ثانی، تخریج، تفتیشِ تخریج، تقابل، آیات کی پیسٹنگ، اشعار، فارمیشن، پیج سیٹنگ، پیراگرافنگ اور پروف ریڈنگ وغیرہ کام کیے گئے۔ اس جلد میں 1441ھ کے 4، اسلامی مہینوں **مُحَرَّمُ الْحَرَام، صَفَرُ الْمُظَفَّر، رَبِیْعُ الْاَوَّل اور رَبِیْعُ الثَّانِی** کی مناسبت سے **19** اصلاحی بیانات شامل ہیں۔

آپ مُبَلِّغہ ہوں یا نہ ہوں، یہ کتاب ہر اسلامی بہن کے لیے مفید ہے، لہٰذا اس کتاب کو ضرور حاصل فرمایئے، اپنے پاس رکھئے، اس کا مطالعہ کیجئے اور خوب خوب اس کی برکتیں لوٹیے۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی
(مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ)

1 . . . اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سن عیسوی 2014 سے اگست 2019 تک تقریباً 321 بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

بیان:1 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، تین شخص اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔[1]

شافِعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرُود دافِعِ جُملہ بَلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

1۔۔۔البدور السافرة، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶

2۔۔۔معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مدنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی بھی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسلامی سال کا آغاز مُحَرَّمُ الْحرام کے بابرکت مہینے سے ہوتا ہے، ربِّ کریم نے ہمیں اسلامی سال کے اس پہلے مہینے میں ہی اجر و ثواب حاصل کرنے کے کثیر مواقع عطا فرمائے ہیں، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم مُحَرَّمُ الْحرام کے فضائل، اس میں عبادت کرنے کی برکتیں، روزے رکھنے، مسلمانوں سے خیر خواہی کرنے اور راہِ خُدا میں خرچ کرنے کے فضائل کے ساتھ ساتھ اس ماہِ

مُقدَّس میں بزرگوں کی عبادات کرنے کے واقعات بھی سُنیں گی، اللہ کرے کہ ہم سارا بیان دلجمعی اور اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کرلیں۔

آیئے! سب سے پہلے مُحرَّمُ الْحرام کی شان و عظمت اور فضیلت کے بارے میں ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ،

خیراتِ عاشوراء کی برکات

یومِ عاشوراء (۱۰ محرّمُ الْحرام) کو ملکِ "رَے" میں کسی قاضی (Judge) کے پاس ایک سائل یعنی مانگنے والا آکر عرض گزار ہوا کہ میں ایک غریب و عیال دار آدمی ہوں، آپ کو یومِ عاشوراء کا واسطہ! میرے لئے دس کلو روٹیاں، پانچ کلو گوشت اور دو درہم (چاندی کی اشرفیوں) کا انتظام فرما دیجئے۔ قاضی نے ظہر کے بعد آنے کا کہا۔ جب فقیر وقتِ مقرّر پر آیا تو عصر میں بلایا۔ وہ عصر کے بعد پہنچا پھر بھی کچھ نہ دیا، خالی ہاتھ ہی ٹَرخا دیا۔ فقیر کا دل ٹوٹ گیا، وہ رنجیدہ رنجیدہ ایک غیر مسلم کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: آج کے مُقدّس دن کے صدقے مجھے کچھ دے دو۔ اس نے پوچھا: آج کون سا دن ہے؟ تو فقیر نے عاشوراء کے کچھ فضائل بیان کیے جنہیں سُن کر اُس غیر مسلم نے کہا: آپ نے بہت ہی عظمت والے دن کا واسطہ دیا ہے، اپنی ضرورت بیان کیجئے۔ سائل نے اس سے بھی وُہی ضرورت بیان کردی۔ اُس آدمی نے گندم کی دس بوریاں، سو کلو گوشت اور بیس دِرہم (چاندی کی اشرفیاں) پیش کرتے ہوئے کہا: یہ آپ کے اَہل و اولاد کے لیے زندگی بھر ہر ماہ اس دن کی فضیلت کے صدقے مقرر ہے۔ رات کو قاضی صاحب نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے نظر اٹھا کر دیکھ! جب نظر اٹھائی تو دو عالیشان محل نظر آئے، ایک چاندی اور

سونے کی اینٹوں کا اور دوسرا سُرخ یاقوت کا تھا۔ قاضی نے پوچھا: یہ دونوں محل کس کے ہیں؟ جواب ملا، اگر تم سائل کی ضرورت پوری کر دیتے تو یہ تمہیں ملتے مگر چونکہ تم نے اُسے (خالی ہاتھ) لوٹا دیا تھا اس لئے اب یہ دونوں محل فُلاں غیر مُسلم کے ہیں۔ قاضی صاحب بیدار ہوئے تو بہت پریشان تھے۔ صبح ہوئی تو غیر مسلم کے پاس گئے اور اس سے دریافت کیا کہ کل تم نے کون سی "نیکی" کی ہے؟ اس نے پوچھا، آپ کو کیسے علم ہوا؟ قاضی صاحب نے اپنا خواب سنایا اور پیشکش کی کہ مجھ سے ایک لاکھ درہم لے لو اور کل کی "نیکی" مجھے بیچ دو۔ اس غیر مسلم نے کہا: میں رُوئے زمین کی ساری دولت لے کر بھی اسے فروخت نہیں کروں گا، اللہ پاک کی رحمت و عنایت بہت خوب ہے۔ یہ کہنے کے بعد وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔[1]

اے خُدائے مصطفٰے میں، تری رحمتوں پہ قُرباں
ہو کرم سے میری بخشش، بطُفیلِ شاہِ جِیلاں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ عاشوراء کے دن کے بڑے فضائل ہیں وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ کسی اسلامی بہن کی دل جوئی کرنا اور مشکل وقت میں اس کے کام آنا بہت عمدہ اور ربِّ کریم کا پسندیدہ عمل ہے اور کسی کی دل آزاری کرنا اور اس کی حاجت روائی نہ کرنا بُرا عمل اور نعمتِ الٰہی سے محروم کرنے والا عمل ہے، اس غیر مسلم نے ایک مسلمان کی دل جوئی

---

1 --- روض الریاحین، الحکایۃ السابعۃ والعشرون بعد الثلاث مئۃ، ص ۲۷۵

کی، اللہ پاک کی مشیّت کہ اس نے اپنے فضل سے اس دل جوئی کا اُسے یہ صِلہ دیا کہ اسے دولتِ ایمان جیسی انمول نعمت عطا کردی اور دوسری طرف وہ مسلمان قاضی جس نے فقیر کی دل جوئی نہ کی اور اسے خالی ہاتھ لوٹا دیا وہ جنّت کی عظیم نعمتوں اور محلات سے محروم ہوگیا، ذرا سوچئے! جب ایک غیر مسلم کو مسلمان کی دل جوئی کرنے پر ایمان جیسی عظیمُ الشان اور انمول نعمت نصیب ہوسکتی ہے، جنّت کا اعلیٰ محل اس کا مُقدّر بن سکتا ہے، اسے دنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل ہوسکتی ہیں تو جو مسلمان ہو، آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امتی (Ummah) ہو، وہ اگر کسی اسلامی بہن کی دل جوئی کرے، مصیبت میں کسی اسلامی بہن کے کام آئے، پریشانی میں کسی اسلامی بہن کا سہارا بنے، غم اور تکلیف کے وقت کسی اسلامی بہن کا ساتھ دے، مشکل وقت میں کسی اسلامی بہن کی حاجت روائی کرے تو یقیناً اللہ کریم ایسی خیر خواہ اسلامی بہن کو بھی بے شمار برکتیں عطا فرمائے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اسلامی بہنوں کی دل جوئی کرنے والے اعمال بجالائیں، انہیں ناراض کرنے والے کاموں سے بچیں۔ آیئے! دل جوئی کی تعریف سنتی ہیں: چنانچہ،

دل جوئی کی تعریف

دل جُوئی، دلداری، غمخواری، غمگساری، یہ تمام الفاظ ہم معنیٰ ہیں، ان سب کا مطلب ہوتا ہے، دوسروں سے ہمدردی کرنا، انہیں خوشی پہنچانا، ان کے دلوں میں خوشی داخل کرنا وغیرہ۔

مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے معاشرے میں کسی اسلامی بہن کا دل خوش کرنے والے اعمال کم اور دل آزاری والے کام عام ہوتے جارہے ہیں۔ کبھی کسی اسلامی بہن کے بارے

میں غلط باتیں پھیلائی جاتی ہیں تو کبھی کسی اسلامی بہن کے عیبوں کو اچھالا جاتا ہے، کبھی کسی اسلامی بہن کی چغلیاں لگائی جاتی ہیں تو کبھی کسی اسلامی بہن کو دھوکا دیا جاتا ہے، کبھی کسی اسلامی بہن کے ساتھ خیانت کی جاتی ہے تو کبھی کسی اسلامی بہن کو جان بوجھ کر نظر انداز کیا جاتا ہے، کبھی کسی اسلامی بہن کو حقارت کی نظر سے دیکھ کر چہرہ پھیر لیا جاتا ہے تو کبھی بڑا عہدہ (Post) ملنے پر ماتحت اسلامی بہنوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں، کبھی کسی اسلامی بہن کو ذات پات کا طعنہ دے کر جہالت کا اظہار کیا جاتا ہے تو کبھی کسی اسلامی بہن کی قوم کے بارے میں الٹی سیدھی باتیں کرکے اس کی دل آزاری مول لی جاتی ہے، کبھی دو گھروں میں لڑائی کروا کر ان کا سکون غارت کیا جاتا ہے تو کبھی دو عزیزوں میں غلط فہمیاں پیدا کروا کر ان کا تماشا دیکھا جاتا ہے۔ اَلْغَرَض! فی زمانہ دل آزاری کرنے والے کام بڑی خوشی سے کیے جاتے ہیں مگر دل جوئی والے کاموں سے گریز کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ہمارا دین (Religion) یہ چاہتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کی دل جوئیاں کریں، کیونکہ دل جوئی کے بڑے فائدے ہیں۔ ☆**دل جوئی** سے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔ ☆**دل جوئی** سے ناراضیاں ختم ہوتی ہیں۔ ☆**دل جوئی** سے محبتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆**دل جوئی** کرنے سے نفرتیں ختم ہوتی ہیں۔ ☆**دل جوئی** نیکی کے کاموں میں مُعاونت کرتی ہے۔ ☆**دل جوئی** جنّت کی طرف لے جاتی ہے۔ ☆**دل جوئی** جہنّم سے بچاتی ہے۔ ☆**دل جوئی** سے دنیا بھی بہتر ہوتی ہے۔ ☆**دل جوئی** سے قبر بھی روشن ہو سکتی ہے۔ ☆**دل جوئی** آخرت میں بھی کامیابیاں دلا سکتی ہے۔ اَلْغَرَض! دل جوئی میں فائدے ہی فائدے ہیں۔ لہٰذا جائز طریقے سے مسلمان عورتوں کا مسلمان عورتوں، اپنے محارم اور

بچوں کے ابو کی دل جوئی کرنا بڑے اجر وثواب کا باعث ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں آخرت اچھی ہوگی، وہیں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مدد ملے گی، آیئے! دل جوئی کرنے کے فضائل پر مشتمل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے سنتی ہیں: چنانچہ،

دل جوئی کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔[1]
2. ارشاد فرمایا: بے شک مغفرت کو واجب کر دینے والی چیزوں میں سے تیرا اپنے مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا ہے۔[2]
3. ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کا دل خوش کرتا ہے تو اللہ پاک اُس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ پاک کی عبادت اور اس کی وحدانیت بیان کرتا رہتا ہے۔ جب وہ آدمی مرنے کے بعد اپنی قبر میں پہنچتا ہے تو وہ فرشتہ اُس کے پاس آکر کہتا ہے: کیا تم مجھے جانتے ہو؟ آدمی کہتا ہے: تم کون ہو؟ وہ کہتا ہے: میں وہ خوشی ہوں جو تُو نے فُلاں بندے کے دل میں داخل کی تھی اور آج میں تیرا دل بہلا کر پریشانی دور کروں گا، میں تجھے تیری حُجّت یاد دلاؤں گا، میں نکیرین (قبر میں سوالات کرنے والے فرشتوں) کے جواب میں تجھے حق پر ثابت قدم رکھوں گا، میں قیامت کے دن تیرے ساتھ ہوں گا، ربِّ کریم کی بارگاہ میں تیری شفاعت کروں گا اور

1... معجم کبیر، ۱۱/ ۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۹

2... معجم اوسط، ۶/ ۱۲۹، حدیث: ۸۲۴۵

جنّت میں تیرا مقام دکھاؤں گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یوں تو ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرام مکمل ہی رحمتوں اور برکتوں بھرا ہے مگر بالخصوص (Specially) اس ماہ کا دسواں دن جسے عاشوراء کہتے ہیں اس کی شان و عظمت کے کیا کہنے، یہ دن پچھلی اُمّتوں میں بھی بڑا مُکرّم رہا ہے، تاریخ اس دن کے اہم واقعات سے بھری ہوئی ہے۔ اس دن میں عبادت کرنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، اس دن دعائیں قبول ہوتی ہیں، اس دن حاجت مندوں کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں، اس دن تنگدستوں کی تنگدستیاں دور ہوتی ہیں اور اسی دن غمزدوں اور دُکھیاروں کی مصیبتیں دور ہوتی ہیں: چنانچہ،

شبِ عاشوراء کا وسیلہ کام آگیا

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"حکایتیں اور نصیحتیں"** صفحہ 457 پر ہے: بصرہ میں ایک مال دار (Rich man) آدمی رہتا تھا۔ ہر سال شبِ عاشوراء کو اپنے گھر میں لوگوں کو جمع کرتا جو قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے اور اللہ پاک کا ذکر کرتے۔ اسی طرح رات بھر تلاوتِ قرآن اور ذکرِ الٰہی کا سلسلہ جاری رہتا۔ پھر وہ شخص سب کو کھانا پیش کرتا، مساکین کی خبر گیری کرتا، بیواؤں اور یتیموں سے بھی اچھا سلوک کرتا۔ اس کا ایک پڑوسی تھا جس کی بیٹی اپاہج تھی۔ اس لڑکی نے اپنے باپ سے پوچھا: اے میرے والدِ محترم! ہمارا پڑوسی ہر سال اس رات لوگوں کو کیوں جمع کرتا ہے؟ اور پھر سب مل

1 ۔۔۔ موسوعۃ ابن ابی دنیا، کتاب قضاء الحوائج، ۴/۲۱۳، حدیث: ۱۱۵

کر تلاوتِ قرآن اور ذکر کرتے ہیں۔ باپ نے بتایا: یہ عاشوراء کی رات ہے، اللہ پاک کی بارگاہ میں اس کے بہت زیادہ فضائل ہیں۔ جب سب گھر والے سوگئے تو بچّی سحری تک بیدار رہ کر قرآنِ عظیم کی تلاوت اور ذکرِ الٰہی سنتی رہی۔ جب لوگوں نے قرآنِ حکیم ختم کرلیا تو وہ لڑکی اس طرح دعا مانگنے لگی: یااللہ! تجھے اس رات کی حُرمت کا واسطہ اور ان لوگوں کا واسطہ جنہوں نے ساری رات تیرا ذکر کرتے ہوئے جاگ کر گزاری ہے! مجھے عافیت عطا فرمادے، میری تکلیف دور کردے اور میرے دل کی شکستگی (یعنی ٹوٹنا) دور فرمادے۔ ابھی اس کی دعا پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ اس کی تکلیف اور بیماری ختم ہوگئی اور وہ اپنے پاؤں پر اٹھ کھڑی ہوئی۔ جب باپ نے اس کو پاؤں پر کھڑے ہوئے دیکھا تو پوچھا: اے میری بیٹی! کس نے تجھ سے اس رنج و غم اور مصیبت کو دور کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: اللہ کریم نے مجھ پر اپنی رحمت کا بادل برسایا اور انعامات و نوازشات میں ذرّہ بھر بخل نہ کیا۔ اے میرے والدِ محترم! میں نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس رات کا وسیلہ پیش کیا تو اس نے میری تکلیف دور فرمادی اور میرے جسم کو صحیح فرمادیا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ عاشوراء کی رات دعائیں قبول (Accept) ہوتی ہیں، دوسرا یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم شبِ عاشوراء کو عبادت و ریاضت میں گزارتے تھے، وہ نیک لوگ دوسروں کو بھی جمع کرکے ربِّ کریم کا ذکر کرتے، تلاوتِ قرآن کرتے،

---

1 ... الروض الفائق، المجلس الثانی والاربعون ... الخ، ص ۲۳۶

یتیموں اور غریب و مسکین لوگوں کی دیکھ بھال کرتے تھے اور اس رات کا بے حد ادب واحترام کرتے تھے اور اپنے رزقِ حلال سے نذر و نیاز کرتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی اس رات کو عبادت میں اور دن کو روزے کی حالت میں گزارنا چاہئے۔ کیونکہ عاشوراء کے دن کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اس دن روزہ رکھنے کی بڑی برکتیں ہیں، خود ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس دن روزہ رکھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے، آیئے! عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کے فضائل پر تین (3) فرامینِ مُصطفٰے سنتی ہیں:

عاشوراء کے روزے کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: عاشوراء کا روزہ رکھو اس دن انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام روزہ رکھتے تھے۔[1]
2. ارشاد فرمایا: یومِ عاشوراء کا روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی مخالفت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔[2]

یاد رکھئے! جب بھی عاشورے کا روزہ رکھیں تو ساتھ ہی نویں یا گیارہویں مُحَرَّمُ الْحرام کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے اگر کسی نے صرف 10 مُحَرَّمُ الْحرام کا روزہ رکھا تب بھی جائز ہے۔

3. ارشاد فرمایا: مجھے اللہ پاک پر گمان ہے کہ عاشوراء کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ

1... جامع صغیر، ص ۳۱۲، حدیث: ۵۰۶۷

2... مسند امام احمد، مسند عبداللہ بن العباس، ۱/۵۱۸، حدیث: ۲۱۵۴

مٹادے گا۔[1]

تیرے کرم سے اے کریم! کون سی شے ملی نہیں

جھولی ہماری تنگ ہے، تیرے یہاں کمی نہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم یومِ عاشوراء یعنی دس مُحَرَّمُ الْحرام کے فضائل وبرکات سن رہی تھیں، یومِ عاشوراء کے فضائل میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ اِس دن اللہ پاک نے 10 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مختلف اعزازات واکرامات سے نوازا تھا۔ وہ اعزازات کیا تھے، آیئے! سنتی ہیں: چنانچہ،

یومِ عاشوراء کی مُبارک نسبتیں

(1) **اسی دن** حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مدد فرمائی گئی اور فرعون اور اس کے پیروکار ہلاک ہوئے۔ (2) **اسی دن** حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی کشتی (Ship) "جودی پہاڑ" پر ٹھہری۔ (3) **اسی دن** حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔ (4) **اسی دن** حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی۔ (5) **اسی دن** حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کنویں سے نکالے گئے۔ (6) **اسی دن** حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی اور **اسی دن** آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمان پر اُٹھایا گیا۔ (7) **اسی دن** حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ قبول ہوئی۔ (8) **اسی دن** حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی۔ (9) **اسی دن** حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی بینائی کا ضعف دور ہوا۔ (10) **اسی دن** نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1۔۔۔ مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام۔۔۔ الخ، ص ۴۵۴، حدیث: ۲۷۴۶

کو مغفرت کا مژدہ ملا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً عقل مندی کا تقاضا یہی ہے کہ جو چیز جتنی معزّز ہو اسے اتنی ہی اہمیت دی جائے، ابھی ہم نے یومِ عاشوراء میں ہونے والے اعزازات اور اہم واقعات کو سنا، اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ دن بہت اہمیت کا حامل ہے، لہٰذا ہمیں بھی اسے اتنی ہی اہمیت دینی چاہیے، اسے غفلتوں میں نہیں گزارنا چاہیے، اسے لایعنی کاموں میں نہیں کھپانا چاہیے، بلکہ اس دن خوب خوب نیک اعمال کرنے چاہئیں، اس دن زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنی چاہئیں، یومِ عاشوراء کو کون سے نیک اعمال بجالانے چاہئیں، آیئے! سنتی ہیں: چنانچہ

یومِ عاشوراء کے اعمال

حضرت علامہ عبدُ الرحمٰن بن جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دس محرّم بہت عظمت والا دن ہے، لہٰذا مناسب ہے کہ جس قدر ممکن ہو اچّھے کام کیے جائیں۔ بھلائیوں کے اس موسم کو غنیمت جانو اور غفلت سے بچو۔[2] (1) یومِ عاشوراء کا روزہ رکھئے اور اس کے ساتھ نویں یا گیارہویں مُحَرَّمُ الْحرام کا روزہ بھی ملا لیجئے تاکہ یہودیوں کی مخالفت ہو سکے۔[3] (2) حضرت علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا فرمان ہے: عاشوراء کے دن جو ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو اس کی طرف اللہ پاک نظر فرمائے گا اور جس کی طرف رحمٰن نظر

1... عمدۃ القاری، کتاب الصوم، باب صیام یوم عاشوراء، ۸/۲۳۳، تحت الحدیث: ۱۹۹۹ ملخصا

2... التبصرۃ لابن جوزی، المجلس الاول فی ذکر عاشوراء والمحرم، ۲/۸ ملتقطا

3... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس...الخ، ۱/۵۱۸، حدیث: ۲۱۵۴ ماخوذا

فرمائے اُسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔[1] (3) اِس دن توبہ واِستغفار کیجئے اور بارگاہِ الٰہی سے توبہ پر قائم رہنے کی بھیک طلب کیجئے۔ (4) والدین کا اِکرام کیجئے۔ (5) غصے پر قابو رکھئے۔ (6) نوافل کی کثرت کیجیے۔ (7) سُرمہ لگائیے۔[2] (8) یومِ عاشوراء کو بالخصوص اِثْمِد سُرمہ لگائیے، اس کی برکت سے آنکھیں نہیں دُکھیں گی، جیسا کہ نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یومِ عاشوراء اِثْمِد سُرمہ آنکھوں میں لگائے تو اس کی آنکھیں کبھی بھی نہ دُکھیں گی۔[3] (9) اسی طرح 10 محرّمُ الحرام کو فضولیات سے بچیے۔ (10) رشتہ دار اسلامی بہنوں سے ملاقات کیجئے۔ (11) خوشبو (fragrance) لگائیے۔ (12) روزہ داروں کو افطار کروائیے۔ (13) قرآنِ پاک کی تلاوت کیجئے۔ (14) ستّر بار سُبْحٰنَ الله کا وِرد کیجئے۔ (15) یتیم کے سَر پر شفقت سے ہاتھ پھیریئے۔ (16) ناراض مسلمانوں میں صلح کروائیے۔ (17) (ہوسکے تو) خوفِ خدا سے آنسو بہائیے۔[4]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

یومِ عاشوراء اور ہم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ یومِ عاشوراء نہ صرف خود بلکہ اپنے گھر والوں (family members) کو بھی ان اعمال کو بجالانے اور ربِّ کریم کی

---

1 ۔۔۔ النور فی فضائل الایام والشهور، المجلس الحادی عشر فی فضل عاشوراء، ص ۱۲۴

2 ۔۔۔ النور فی فضائل الایام والشهور، المجلس الحادی عشر فی فضل عاشوراء، ص ۱۲۳

3 ۔۔۔ شعب الایمان، باب فی الصیام، ۳/۳۶۷، حدیث: ۳۷۹۷

4 ۔۔۔ مرقع کلیمی، ص 190 ملتقطاً

رضا حاصل کرنے والے نیک اعمال کی ترغیب دلائیں، یاد رکھئے! جس طرح یومِ عاشوراء میں نیک کام کرنے کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح گناہ کرنے کا عذاب بھی زیادہ ہے۔ مگر افسوس! فی زمانہ علمِ دین سے دُوری اور جہالت کی وجہ سے اس دن کو بھی ہم عام دنوں کی طرح غفلت اور فضولیات کے ساتھ ساتھ گناہوں میں گزارتی ہیں، نہ نیک اعمال کی کوئی فکر ہوتی ہے نہ اس دن کی تعظیم کی، بلکہ ہر طرف بے پردگی کے نظارے ہوتے ہیں، کہیں گلیوں بازاروں میں، تو کہیں قبرستان میں بے پردہ عورتیں گھوم رہی ہوتی ہیں، اسی طرح 10 مُحرَّمُ الْحرام کو ہمارے گھروں میں طرح طرح کی خرافات اور فضول رسم ورواج میں قیمتی وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ آیئے! مُحرَّمُ الْحرام اور بالخصوص یومِ عاشوراء میں کی جانے والی خرافات اور فضول رسموں کے متعلق سنتی ہیں: چنانچہ،

گھر میں کھانا نہ بنانا

10 مُحرَّمُ الْحرام کو بعض عورتیں گھر میں روٹی نہیں بناتیں، نہ ہی گھر کی صفائی ستھرائی کرتی ہیں، نہ ہی جھاڑو دیتی ہیں اور بعض تو ایسی ہیں کہ پورے دس دن گھر میں آگ نہیں جلاتیں، آگ جلانے کو ناجائز و حرام سمجھتی ہیں، پھر دس دن گزر جانے کے بعد کھانے بناتی ہیں۔

یاد رکھئے! ہمارے دینِ اسلام میں ان باطل رُسومات کی کوئی حیثیّت نہیں، کیونکہ اسلام ایسا دین ہے جو گزشتہ اور موجودہ تمام باطل، بے ہودہ اور واہیات رسموں کو ختم کرتا ہے۔ نیکیاں کرنے اور شریعتِ مُطہّرہ پر عمل کی ترغیب دلاتا ہے۔ مگر افسوس، صد افسوس! فی زمانہ یہ خلافِ شرع رسمیں ہمارے معاشرے اور گھروں میں بڑے زور وشور

سے پھیلتی جا رہی ہیں، ہم میں سے کئی ان رسموں میں ملوّث ہیں اور اپنے گھر والوں کو ان خرافات میں ملوّث (Involved) دیکھ کر بھی ٹس سے مس نہیں ہوتیں اور نہ ہی ان رسموں کو ختم کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور جب کوئی دین کا درد رکھنے والی اسلامی بہن ہمیں نیکی کی دعوت دے اور سمجھائے کہ یہ رسمیں تو جائز نہیں تو اس پر غصے اور ناراضگی کا اظہار کیا جاتا ہے اور اس کو یہ کہہ کر خاموش کروا دیا جاتا ہے کہ تم تو کل کی بچّی ہو، تم نے تو ابھی پڑھنا لکھنا سیکھا ہے، تمہیں کیا پتہ یہ رسمیں تو ہمارے باپ دادا سے چلی آرہی ہیں۔

یاد رکھئے! ہر وہ کام جو ناجائز ہو وہ اس لیے جائز نہیں ہو جاتا کہ کسی کے باپ دادا نے کیا تھا۔ ہمارے مسلمان ہونے کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنے خاندان میں، اپنے علاقے میں، اپنے محلے میں اور اپنے گھر میں پائی جانے والی ہر رسم کو شریعت پر پیش کریں، اگر وہ جائز ہو تو اسے کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر وہ ناجائز ہو تو اسے فوراً ترک کر دینا چاہیے۔

ناجائز رسمیں اپنانے والوں کو نصیحت

تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے: ایسے لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہئے جو شریعت کے خلاف رسمیں بجالانے اور دیگر اَفعال کرنے پر کوئی شرعی دلیل پیش کرنے کی بجائے یہ کہنے لگتے ہیں کہ ہمارے بڑے بوڑھے عرصۂ دراز سے یہ رسم و کام کرتے چلے آرہے ہیں اور ہمارے خاندان میں شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جو اِن رسموں اور کاموں کو نہ کرتا ہو، پھر ہم کسی کے کہنے پر ان چیزوں کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں! اگر یہ لوگ اللہ پاک اور اس کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیئے ہوئے احکام کو سامنے رکھ کر اپنے طرزِ عمل پر صحیح طریقے سے غور کریں تو انہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ ان کی رسمیں اور اَفعال شریعت کے سراسر خلاف ہیں اور یہ ان کے کندھوں پر اپنے اور

دوسروں کے گناہوں کا بہت بھاری بوجھ ہیں۔ اللہ کریم ایسے لوگوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے اور شریعت کے احکام کے مطابق عمل کرنے اور ان کے خلاف کام کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یومِ عاشوراء اور واقعۂ کربلا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ماہِ مُحَرَّمُ الْحرام کے فضائل و برکات اور بالخصوص یومِ عاشوراء میں کئے جانے والے اعمال اور اس دن میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں سن رہی تھیں، 10 مُحَرَّمُ الْحرام ہمیں ہر سال شُہدائے کربلا اور بالخصوص نواسۂ رسول، سَیِّدُ الشُّہداء، امامِ عالی مقام، حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی یاد بھی دِلاتا ہے، کیونکہ دس مُحَرَّمُ الْحرام اِکسٹھ (61) ہجری کو تاریخِ اسلام میں حق و باطل کے درمیان ایک عظیم معرکہ پیش آیا، جسے **واقعۂ کربلا** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس واقعے میں شُہدائے کربلا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے اِستقامت بھرے انداز نے تمام اہلِ حق کو باطل کے سامنے ڈَٹ جانے اور ضرورت پڑنے پر دینِ اسلام کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کرنے کا عظیمُ الشّان سبق دیا۔ اسی مناسبت سے حضرت امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ایک کرامت اور اس سے حاصل ہونے والے نِکات سنتی ہیں: چنانچہ،

گستاخ و بدزبان آگ میں

یومِ عاشوراء (بروز جمعۃُ المبارک 10 مُحَرَّمُ الْحرام) کو جب امامِ عالی مقام، امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ

1... تفسیر صراط الجنان، پ١٩، الشعراء، تحت الآیۃ: ٧٥، ٧٦، ٧/ ١٠٤ ملخصا

عَنْہُ میدانِ کربلا میں خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، اس وقت خیموں کی حفاظت کے لئے خندق میں آگ روشن دیکھ کر ایک بدزبان (جس کا نام مالک بن عُروہ تھا) اس طرح بکواس کرنے لگا: اے حسین! تم نے وہاں کی آگ سے پہلے یہیں آگ لگالی۔ حضرت امامِ عالی مقام، امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: **کَذَبْتَ یَاعَدُوَّ اللہ** یعنی اے دُشمنِ خُدا! تو جھوٹا ہے کیا تجھے گمان ہے کہ میں دوزخ میں جاؤں گا؟

اُس گستاخ و بدبخت کے الفاظ سن کر حضرت مُسْلِم بِن عَوْسَجَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے اُس بدزبان کے منہ پر تیر مارنے کی اجازت چاہی۔ لیکن صبر و تحمل کے پیکر حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: ہماری طرف سے جنگ کی ابتدا نہیں ہونی چاہئے۔ یہ فرما کر دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے اور ربِّ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: یاربّ! عذابِ نار سے قبل اس گستاخ کو دنیا ہی میں آگ کے عذاب میں مبتلا فرما۔ فوراً دعا قبول ہوئی، اس کے گھوڑے کا پاؤں ایک سوراخ میں گیا تو وہ گھوڑے سے گر گیا اور اس کا پاؤں رِکاب میں الجھ گیا اور گھوڑے نے اسے آگ میں ڈال دیا، اس طرح وہ بدنصیب آگ میں جل گیا۔ حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے سجدۂ شکر کیا اور ربِّ کریم کی حمد و ثناء کی اور عرض کی: اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تو نے آلِ رسول کے گستاخ کو سزا دی۔[1]

اَہلِ بیتِ پاک سے گُستاخیاں بے باکیاں
لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلَیکُم دُشمنَانِ اہلِ بیت

(ذوقِ نعت، ص۱۰۳)

1... سوانح کربلا، ص۱۳۸ ماخوذاً۔ کرامات امام حسین، ص۷ ملخصا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے ایک تو حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان و شوکت اور بارگاہِ الٰہی میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مقام و مرتبہ ظاہر ہورہا ہے کہ ابھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زبان سے الفاظ نکلے ہی تھے کہ فوراً اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول ہوئے اور وہ گستاخ و بدبخت دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا ہوا اور آگ کے عذاب میں مبتلا ہو کر موت کے گھاٹ اتر گیا۔ دوسرا یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی اسلامی بہن ہماری دل آزاری کرے یا بدتمیزی کرے، بے شرمی اور بے حیائی کا مُظاہرہ کرتے ہوئے بدسلوکی کرے، گالی دے، یا بے حیائی کی بات کہے تو کوئی انتقامی کاروائی کرنے کے بجائے اپنا معاملہ اللہ پاک کے سپرد کر دینا چاہیے، اس کی باتوں پر صبر کرنا چاہئے اور صبر کا ذہن بنانے کے لئے ان مُقدّس ہستیوں پر میدانِ کربلا میں پیش آنے والی مصیبتوں پر غور کرنا چاہئے کہ،

صبر کی عادت بنائیے

میدانِ کربلا میں حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر جان، مال، اولاد، بھوک، پیاس، خوف اور طعنے بازی جیسی سب آزمائشیں آئیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے نانا جان، دوعالم کے سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھنے والے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے جانی دشمن بن گئے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے لگے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بھائیوں، بیٹوں، بھانجوں اور بھتیجوں کو شہید کیا گیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے رُفقاء کو تکلیفیں دی گئیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے خاندان والوں کو ستایا گیا، مگر پھر بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ان تمام آزمائشوں میں سُرخ رُو ہوئے، صبر و استقامت کا پہاڑ بنے رہے، رِضائے الٰہی پر راضی رہتے ہوئے

زبان سے حمدِ الٰہی بجالاتے رہے اور ان بدبختوں کو برابر نیکی کی دعوت اور اسلام کی تعلیمات دیتے رہے، ایک لفظ بھی بے صبری کا ادا نہ کیا حتّٰی کہ سجدے کی حالت میں اپنی جان کا نذرانہ بارگاہِ خداوندی میں پیش کر دیا۔

لٰہذا ہمیں چاہیے کہ ان اللہ والوں کی سیرتِ طیّبہ پر عمل کرتے ہوئے خوب نیکی کی دعوت عام کریں، اسلامی بہنوں کو گناہوں سے بچانے کے لئے کوشاں رہیں، راہِ خدا میں آنے والی مصیبتوں پر صبر کریں اور اس مُبارک دن میں تلاوتِ قرآن، ذکر و درود، صدقہ و خیرات، نوافل کی کثرت اور نذر و نیاز کی صورت میں ان عظیم ہستیوں کو خراجِ عقیدت پیش کریں اور ان کی بارگاہ میں خوب خوب ایصالِ ثواب کریں۔ یاد رکھئے! فی زمانہ اس بابرکت دن پر لوگ جو ٹھنڈے مشروبات اور کھچڑے پر امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی فاتحہ دلاتے ہیں، یہ جائز و مستحب اور نیکیوں بھرا کام ہے: چنانچہ،

نیاز کس چیز پر دلوائیں؟

حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ محرم میں دس دنوں تک خصوصاً دسویں کو حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ و دیگر شُہدائے کربلا کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں، کوئی شربت پر فاتحہ دلاتا ہے، کوئی شیر برنج (چاولوں کی کھیر) پر، کوئی مٹھائی پر، کوئی روٹی گوشت پر، جس پر چاہو فاتحہ دلاؤ جائز ہے، ان کو جس طرح ایصالِ ثواب کرو مَندوب ہے۔ بہت سے پانی اور شربت کی سبیل لگا دیتے ہیں، جاڑوں (سردیوں) میں چائے پلاتے ہیں، کوئی کھچڑا پکواتا ہے، جو کارِ خیر کرو اور ثواب پہنچاؤ ہو سکتا ہے، ان سب کو ناجائز نہیں کہا جا سکتا۔ بعض جاہلوں میں مشہور ہے کہ محرّم میں سوائے شُہدائے کربلا

کے دوسروں کی فاتحہ نہ دلائی جائے، ان کا یہ خیال غلط ہے، جس طرح دوسرے دنوں میں سب کی فاتحہ ہوسکتی ہے، ان دنوں میں بھی ہوسکتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[2]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

تعظیمِ سادات کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! تعظیمِ سادات کے بارے میں چند آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: جو میرے اہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں روزِ قیامت اس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔[3] (2) فرمایا: جو شخص اَولادِ عَبْدُ الْمُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صِلہ (بدلہ) دینا

1... بہار شریعت، ۳/۶۴۳، حصہ:۱۶

2... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

3... جامع صغیر، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱

مجھ پر لازِم ہے جب وہ روزِ قیامت مجھ سے ملے گا۔[1] ☆ساداتِ کرام کی تعظیم ہے اور اُن کی توہین حرام۔[2] ☆ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسُولِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔[3] ☆اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔[4] تعظیم کے لیے نہ یقین دَرکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت، لٰہذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔[5] ☆جو واقع میں سیِّد نہ ہو اور دِیدہ و دانستہ (جان بوجھ کر) سیِّد بنتا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔[6] ☆اگر کوئی بدمذہب سیِّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بدمذہبی حدِّ کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہرگز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔[7] ☆سادات کی تعظیم ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔[8] ☆استاد بھی سیِّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔[9] ☆ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جاسکتا ہے جس

---

1 . . . تاریخ بغداد، رقم ۵۲۲۱، عبد اللہ بن محمد بن ابی کامل، ۱۰/۱۰۲

2 . . . کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۷

3 . . . سادات کرام کی عظمت، ص۷

4 . . . الشفاء، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل و من اعظامہ...الخ، جزء: ۲، ص ۵۲

5 . . . سادات کرام کی عظمت، ص۱۴

6 . . . سادات کرام کی عظمت، ص۱۶

7 . . . سادات کرام کی عظمت، ص۱۷

8 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۴۲۳ ماخوذا، سادات کرام کی عظمت، ص۸

9 . . . کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۸۴

میں ذِلّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔[1]

☆سیِّد کی بطورِ سیِّد یعنی وہ سیِّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... ساداتِ کرام کی عظمت، ص ۱۲

2... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۷۶

بیان:2 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہوگا۔[1]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: قِیامت میں سب سے آرام میں وہ ہوگا، جو حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ رہے اور حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرُود شریف کی کَثْرت ہے۔ اس سے مَعْلُوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنّت ملتی ہے اور اس سے بزمِ جنّت کے دُولہا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ملتے ہیں۔[2]

اسی لئے تو میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں۔

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لُوں رضا لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۴)

---

1 ۔۔۔ ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴

2 ۔۔۔ مرآۃ المناجیح، ۲/۱۰۰

مختصر وضاحت: اے رضا! میدانِ حشر میں اللہ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب اپنے عُشّاق اور دیوانوں پر فَضْل وکَرَم فرمارہے ہوں گے تو اس عالَم میں میری بے خودی کا عالَم کیسا ہو گا؟ بس میں تو سرکارِ والا تبار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامَن تھام لُوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(1)

مدنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان

1...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مُحَرَّمُ الْحَرام کا بابرکت مہینا جاری وساری ہے، اس مُبارَک مہینے کو شہیدانِ کربلا اور بالخصوص اِمامِ عالی مَقام، امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم امامِ عالی مقام، امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے تقویٰ و پرہیزگاری، صدقہ و خیرات، شان و عظمت، فضائل و مناقب، آقا کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے محبت اور بالخصوص (Specially) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبادت کا ذوق و شوق، عبادت کے واقعات اور آخر میں عاشوراء (10 محرّمُ الحرام) کے دن روزہ رکھنے کے فضائل کے حوالے سے مدنی پھول سُنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے، آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

محبتِ امام حسین کا اجر

حضرت علامہ عبدُالرحمن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ عَمرو بن لَیث کے سامنے اس کی تمام فوج کو جمع کیا گیا، عَمرو بن لَیث نے جب اپنی فوج کی یہ کثرت دیکھی تو رو پڑا اور دل ہی دل میں کہنے لگا، اے کاش! امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت کے وقت میں وہاں موجود ہوتا اور میرے پاس اتنی فوج ہوتی تو میں اپنی جان، شان و شوکت

اور ساری فوج کو ان پر قربان کر دیتا۔ اس زمانے کے کسی ولی کو خواب میں، حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی، تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عَمرو بن لَیث سے کہہ دو کہ اس کے دل میں جو خیال آیا ہے ہمیں اس کی خبر ہے اور ہم نے اس کے ارادے کو قبول کرلیا ہے، اللہ کریم تمہیں اس ارادے اور اس خیال پر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ جب خواب دیکھنے والے نے عَمرو بن لَیث کو یہ خوش خبری سنائی تو وہ خوشی سے جھوم اُٹھا اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ جو خوش نصیب اپنی شہرت اور مقام و مرتبے کی پروا کئے بغیر محض دل میں رِضائے الٰہی اور خوشنودیِ مُصْطَفٰے کے حُصول اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نسبت و شرافت کی بنا پر امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے عقیدت و محبت کا اظہار کرے، اپنے دل میں ان کی خدمت کرنے کی تمنا بسائے تو اس خوش قسمت پر پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ضرور کرم ہوتا ہے جیسا کہ بیان کردہ واقعہ میں اپنے ایک غلام کے خواب میں تشریف لاکر عَمرو بن لَیث کیلئے خوشخبری ارشاد فرمائی اور اس کے دل میں آنے والے خیال (Opinion) کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمایا۔ آیئے! سنتی ہیں کہ عَمرو بن لَیث کو محبتِ امام حُسین کی وجہ سے اور کیا مقام و مرتبہ ملا، چنانچہ

محبتِ امام حُسین کی وجہ سے مغفرت ہوگئی

خُراسان کے حاکم عَمرو بن لَیث کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ پاک نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس نے کہا: اللہ کریم نے مجھے بخش دیا، پوچھا

1 ... بستان الواعظین، مجلس في فضل یوم عاشوراء وماجاء فیه، ص ۲۴۰ ملتقطا

کس سبب سے ؟اس نے کہا: ایک مرتبہ میں پہاڑ سے اپنے لشکر کی کثرت دیکھ کر خوش ہو رہا تھا تو میں نے تمنا کی کاش! میں اُس وقت میدانِ کربلا میں ہوتا جب یزیدی لشکر امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور دیگر اہلِ بیت پر ظلم و ستم کر رہے تھے تو میں آپ کی کچھ خدمت کرسکتا۔ تو ربِّ کریم نے اِسی نیت کے سبب میری مغفرت فرمادی۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ حقیقت ہے جو اسلامی بہن اپنے دل میں محبتِ اہلِ بیت اور امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی محبت کو بسالیتی ہے وہ دنیا و آخرت کی برکتوں سے حصہ پالیتی ہے کیونکہ اہلِ بیتِ اطہار سے محبت کرنا ایسا ہی ہے جیسے پیارے پیارے آقا، مدینے والے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرنا، اہلِ بیتِ اطہار کی محبت دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیوں کا سرچشمہ ہے۔ یہاں تک کہ اہلِ بیتِ اطہار کی محبت شفاعتِ مُصْطَفٰے حاصل ہونے کا ذریعہ بھی ہے، جیسا کہ

مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جو وسیلہ حاصل کرنا چاہے اور یہ چاہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی خدمت ہو جس کے سبب میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں، اُسے چاہئے کہ میرے اہلِ بیت کی خدمت کرے اور اُنہیں خُوش کرے۔ (2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی چاہئے کہ اہلِ بیتِ اطہار اور بالخصوص امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ طیبہ کے روشن پہلوؤں پر عمل کریں، اِن مقدّس

---

1 . . . مدارج النبوت، باب نہم ذکر حقوق آنحضرت، ۱/۳۰۵ ملخصا

2 . . . برکاتِ آلِ رسول، ص ۱۱۰

ہستیوں کا نہایت اَدب و اِحترام بجالائیں، ان کی خُوشی کو اپنی خُوشی اور ان کے غم کو اپنا غم سمجھیں، ان سے دِل و جان سے محبت کریں کیونکہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضراتِ حسنینِ کریمین سے بے پناہ محبت فرماتے تھے، چنانچہ

حضراتِ حسنینِ کریمین سے محبت

حضرت ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضراتِ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! کیا آپ اِن سے محبت کرتے ہیں؟ نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ یہ میرے دو پھول ہیں جن کی مہک میں سونگھتا ہوں۔[1]

کس زباں سے ہو بیاں عِزّ و شانِ اہلِ بیت — مدح گوئے مُصطفٰے ہے مدح خوانِ اہلِ بیت
مُصطفٰے عزت بڑھانے کے لئے تعظیم دیں — ہے بلند اِقبال تیرا دُودمانِ اہلِ بیت

(ذوقِ نعت، ص۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ربِّ کریم نے امامِ عالی مقام، امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بہت سی خصوصیات اور شان و عظمت سے نوازا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبادت و ریاضت، تقویٰ و پرہیزگاری کے واقعات سننے سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر ذِکرِ خیر اور تعارف (Introduction) سنتی ہیں: چنانچہ

---

1 ... معجم کبیر، ۴/۱۵۵، حدیث: ۳۹۹۰

مختصر تعارف

☆حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی وِلادت 5 شعبان 4 ہجری کو مدینۂ منورہ میں ہوئی، ☆آپ کا نام نبی کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "حُسین" اور "شبیر" رکھا، ☆حضرت امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کُنْیت "ابوعبدُاللہ" اور لقب "سِبْطُ رَسُوْلِ اللّٰہِ" اور "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" ہے، ☆حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں، [1] ☆ نبی اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے کان میں اذان دی، [2] ☆حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نہایت سخی اور نیک خصلت تھے، ☆حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کئی حج پیدل کئے تھے۔ حضرت مُصْعَب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: امامِ عالی مقام، امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مدینۂ منوّرہ سے پیدل چل کر 25 حج کئے، [3] ☆حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اپنے والدِ ماجد اَمیرُ المؤمنین حضرت علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے علمِ دین کا بیش بہا خزانہ پایا، ☆حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی علم سے بھرپور گفتگو (Discourse) ایسی دلکش ہوتی تھی کہ لوگوں کی یہ خواہش ہوتی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ خاموش نہ بیٹھیں بلکہ عِلم وحِکمت کے مَدَنی پھول لُٹاتے ہی رہیں، ☆حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے جدِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اپنے والدِ محترم، والدۂ مُحترمہ اور اَمیرُ المؤمنین حضرت عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے

---

1 . . . سیر اعلام النبلاء، رقم ۲۷۰، الحسین الشھید . . . الخ، ۴/۴۰۲۔۴۰۴ ملتقطا

2 . . . کنز العمال، کتاب النکاح، باب بر الوادین والاولاد . . . الخ، جزء۸، ۱۶/۲۵۲، حدیث: ۴۵۹۹۲

3 . . . اسد الغابۃ، رقم ۱۱۷۳، الحسین بن علی، ۲/۲۸، ماخوذا

اَحادیث سُنیں اور رِوَایت کیں، ☆حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا مُستقل علمی حلقہ مسجدِ نَبوی میں لگتا جس میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہ لوگوں کو فقہی مسائل سے آگاہ فرماتے تھے، ☆حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی شہادت 10 محرّمُ الحرام 61 ہجری کو میدانِ کربلا میں ہوئی۔

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زَہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پھول

(حدائقِ بخشش، ص۷۹)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام حُسین کی عبادت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امامِ عالی مقام، امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی سیرتِ طیبہ کے روشن پہلوؤں سے معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ ہر وصف میں اپنی مثال آپ تھے لیکن یہ اوصاف آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو اپنے ہی گھر سے تربیت میں ملے تھے کیونکہ بچے کی تربیت کا سب سے پہلا مکتب (اسکول) اس کا گھر ہوتا ہے بچے کے سب سے پہلے اُستاد والدین ہوتے ہیں اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا گھرانہ وحی والہام کا مرکز اور علم و عرفان کا چشمہ تھا، آپ کا گھرانہ رشکِ کائنات اور مرکزِ تجلیات تھا، آپ کا گھرانہ عبادت وریاضت اور سخاوت کا مرکز تھا، آپ کا گھرانہ زہد و تقویٰ اور پرہیزگاری کا سرچشمہ تھا، آپ کا گھرانہ غریبوں کی حاجت روائی اور غم کے ماروں کا سہارا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو تو بچپن میں تعلیم وتربیت کا ایسا بابرکت نورانی وروحانی ماحول میسر آیا کہ دو عالم کے مالک و مختار،

مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود سے تربیت ملی، حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خاص فیضان ملا، یہی وجہ تھی کہ

حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ علم و فضل میں یکتا تھے، **حضرت امام حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایثار و توکّل کے پیکر تھے، **حضرت امام حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شجاعت و بہادری میں بے مثال تھے، **حضرت امام حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تقویٰ و پرہیز گاری کے مالک تھے، **حضرت امام حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صدقہ و خیرات کے بے مثال نمونے تھے، **حضرت امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہر حال میں صبر و شکر کے عادی تھے، **حضرت امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے، **حضرت امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عبادت و رِیاضت کے پیکر تھے، **حضرت امام حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نفلی عبادت اور کثرت سے تلاوتِ قرآن کے شوقین تھے، یہاں تک کہ بہت سی روایتوں میں آپ کی عبادت و ریاضت، نفل نمازوں اور بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا تذکرہ ملتا ہے، آیئے! آپ کی عبادت کے متعلق 2 روایات سنتی ہیں: چنانچہ

نماز و روزے کے پابند

1. علامہ ابنِ اثیر جزری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **كَانَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاضِلاً كَثِيْرَ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ وَالْحَجِّ وَالصَّدَقَةِ وَاَفْعَالِ الْخَيْرِ جَمِيْعِهَا** یعنی حضرت امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کثرت سے نماز پڑھتے، روزہ رکھتے، حج کرتے، صدقہ و خیرات کرتے اور تمام بھلائی کے کاموں میں حصہ لیتے تھے۔ (1)

---

1 ۔۔۔ اسد الغابۃ، رقم ۱۱۷۳، الحسین بن علی، ۲/۲۸

2. آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بیٹے حضرت امام زینُ العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: میرے والدِ گرامی حضرت امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ دن اور رات میں ہزار رکعت نوافل ادا فرمایا کرتے تھے۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ حضرت **امام حسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کس قدر عبادت کا ذوق و شوق رکھتے تھے، **حضرت امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ روزوں کی کثرت فرماتے تھے، **حضرت امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کثیر نوافل ادا کرتے تھے، **حضرت امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کثرت سے صدقہ و خیرات کرتے تھے، **حضرت امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نیک اعمال بجالاتے تھے، **حضرت امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حج کی ادائیگی کے شوقین تھے، الغرض آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنی زندگی کے شب و روز ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت و ریاضت میں گزارتے اور کوئی لمحہ (Moment) فضولیات میں نہ بسر کرتے بلکہ ہر وقت دل یادِ خداوندی میں مصروف رہتا تو زبان ذکرِ خُدا سے معمور رہتی گویا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے، ہر حالت میں اور ہر وقت ربِّ کریم کا ذکر کرتے اور خصوصاً نماز کی ادائیگی کا بے حد خیال فرماتے اور بڑے ذوق و شوق سے نماز ادا فرماتے کیونکہ نماز کی تعلیم تو بچپن ہی میں نبی کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حاصل ہوئی تھی، یہ مدنی تربیت کا ہی فیضان تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی بہت زیادہ کثرت فرماتے تھے۔

---

1 ۔۔۔ العقد الفرید، کتاب الزمردة فی المواعظ و الزهد، باب من کلام الزهاد و اخبار العباد، ۳/۱۱۴ مختصرا

سُبْحٰنَ اللہ! قُربان جائیے! نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول **حضرت امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی عبادت و ریاضت کے ذوق و شوق پر کہ جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں، **حضرت امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہ بلند مرتبہ صحابی ہیں، **حضرت امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اہلِ بیتِ مُصْطَفٰے میں شامل ہیں، **حضرت امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہ اَمیرُ المؤمنین حضرت **مولیٰ علی** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے شہزادے ہیں، **حضرت امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حضرت **بی بی فاطمہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے جگر کے ٹکڑے ہیں، **حضرت امام حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہ دوجہاں کے **مالک و مختار، مکی مدنی سرکار** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے **نواسے** ہیں، مگر پھر بھی فرائض کے ساتھ ساتھ **نفلی عبادت** کی کثرت فرمارہے ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے بُزرگانِ دین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِم کثرت سے ربِّ کریم کی عبادت اور نفل نمازوں کی کثرت کرتے تھے جبکہ دوسری طرف ہماری فرض نمازوں کے معاملے میں سستیاں مُسلسل بڑھتی جارہی ہیں، کانوں میں اَذان کی آواز آتی ہے مگر ہم اپنے کام کاج کی مصروفیات کا بہانہ بناکر یا پھر سُستی (Laziness) کی وجہ سے نماز قضا کرڈالنے میں شرم محسوس نہیں کرتیں، جبکہ گُناہ کرنے کیلئے ہماری سُستی فوراً چُستی میں بدل جاتی ہے۔ بعض تو ایسی بھی من چلی اور منہ پھٹ ہوتی ہیں کہ جب اُن کو دِین کا درد رکھنے والی کوئی اسلامی بہن سمجھاتے ہوئے نیکی کی دعوت دے اور نمازیں ادا کرنے کی ترغیب دِلائے تو کہتی ہیں **"اِنْ شَآءَ اللہ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کریں گی یا رَمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کریں گی"** یوں کسی قسم کی شرم و جِھجک کئے بِغیر بڑی دلیری کے ساتھ **مَعَاذَ اللہ** اس بات کا گویا اِقرار کر رہی ہوتی

ہیں کہ ہم نمازیں ترک کرنے کا یہ کبیرہ گُناہ جُمعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مُسلسل جاری رکھیں گی۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے گھروں میں اتفاق نہیں، آئے دن لڑائی جھگڑے معمول بن گئے ہیں، ہر ایک رِزق میں بے برکتی کی وجہ سے پریشان (Worried) ہے، کہیں والدین اپنی نافرمان اولاد سے بیزار ہیں، تو کہیں بھائی بھائی یا بھائی بہن کے درمیان ناچاقیاں پیدا ہو رہی ہیں۔

بچوں کی اچھی تربیت کریں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شاید اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم اللہ پاک اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل چھوڑ کر دن رات ان کی نافرمانی والے کاموں میں مشغول ہو گئیں، نہ صرف خُود نمازوں سے دُور ہوئیں بلکہ ہمارے بچے اور گھر والے بھی نمازوں سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور ہم اپنے بچوں کی اچھی تربیت نہیں کرتیں، انہیں نمازوں کا ذہن بھی نہیں دیتیں، حالانکہ ہمیں بچوں کی اچھی تربیت کرنی چاہئے اور بچپن ہی سے انہیں نمازوں کا ذہن دینا چاہئے۔

یاد رکھئے! اگر بچوں کو بچپن ہی میں ناجائز و حرام کاموں سے بچا کر ان کی اچھی تربیت پر توجہ دی جائے تو دنیا و آخرت میں کامیابی ان کا مقدر بنے گی، جیسا کہ امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بچپن میں اچھی تربیت کی برکت سے بے شمار اوصاف کے حامل بنے، لٰہذا والدین پر لازم ہے کہ بچوں کی اچھی تربیت کریں ورنہ کل بروزِ قیامت اس کے بارے میں پوچھا جائے گا، چنانچہ

حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے ایک شخص سے فرمایا: اپنے بچے کی اچھی

تربیت کرو کیونکہ تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کی کیسی تربیت کی اور تم نے اسے کیا سکھایا۔[1]

یاد رکھئے! اگر ہم نے اپنے بچوں کی اصلاح کی کوشش نہ کی اور ان کو نماز، روزے کا پابند نہ بنایا تو قیامت کی رسوائی (Disgrace) کے ساتھ ساتھ دنیاوی نقصان یہ ہوگا کہ بڑے ہوکر ہماری بات نہیں مانیں گے، ہمیں آنکھیں دکھائیں گے اور آئے دن ہماری پریشانیوں میں اضافے کا سبب بنتے رہیں گے لیکن اس وقت سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن کا جذبہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کثرتِ عبادت کا ذوق و شوق تھا اور کثرت سے نوافل ادا فرمانے کا شوق تھا اسی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے کا بھی بہت ہی زیادہ شوق تھا، آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے کے متعلق سنتی ہیں: چنانچہ

حضرت اِمام شَعبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **رَاَیْتُ الْحُسَیْنَ یَتَخَتَّمُ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ** یعنی میں نے دیکھا امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَمَضَانُ الْمُبارَک میں مکمل قرآنِ مجید ختم فرمایا کرتے تھے۔[2]

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاهلین، ٦/٤٠٠، حدیث: ٨٦٦٢

2 . . . سیر اعلام النبلاء، رقم ٤٨، الحسین الشهید، ٣/٢٩١

قرآن کے باعمل عالِم

حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قرآن کے عالِم باعمل، تقویٰ و پرہیزگاری کے پیکر، خوفِ خُدا رکھنے والے اور صاحبِ سخاوت تھے۔(1)

تلاوتِ قرآن اور نماز سے محبت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امام حسین کی قرآن کریم اور نمازوں سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ 9 محرّمُ الحرام کو جب یزیدیوں کے ساتھ مصالحت کی اُمّید ختم ہوگئی تو امامِ عالی مقام، امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے بھائی سے فرمایا کہ کسی طرح یہ لڑائی کل تک مؤخر ہو جائے تو آج کی رات نماز، دعا اور استغفار میں گزاریں کیونکہ مجھے ربِّ کریم کی رضا کے لئے نماز اور تلاوتِ قرآن سے محبت ہے اور کثرت کے ساتھ دعا اور استغفار میرا معمول ہے۔(2)

ذرا سوچئے! جب ہر طرف دشمنوں کا ہجوم ہو، مصیبتوں پر مصیبتیں اور آزمائشوں پر آزمائشیں آرہی ہوں، پینے کے لئے پانی نہ مل رہا ہو تو ہم میں سے ہر ایک کی تمنا یہی ہو گی کہ کاش کسی طرح ان مصیبتوں سے چھٹکارا مل جائے، کسی طرح یہ مصیبت ٹل جائے، مگر امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی تمنا دیکھئے کہ کیا فرمارہے ہیں کاش کہ یہ رات بھی عبادت کرنے کے لئے مل جائے، یہ رات بھی تلاوتِ قرآن کے لئے مل جائے، یہ رات بھی دعا و مناجات کے لئے مل جائے واقعی یہ اُسی عبادت کا ذوق وشوق تھا کہ میدانِ کربلا میں اتنی

1 . . . شہادت نواسہ سَیِّد الابرار، ص ۳۷۴ ملخصا

2 . . . الکامل فی التاریخ، ذکر مقتل الحسین، ۳/۴۱۵ ملخصا

تکلیفیں اور مصیبتیں آنے کے باوجود بھی یہ جذبہ ٹھنڈا نہ ہوا اور میدانِ کربلا میں دس دن کوئی نماز قضا نہیں کی، عبادت سے محبت کا عالَم یہ تھا کہ آخری وقت اپنا مبارک سر بارگاہِ عالی میں جھکایا اور سجدہ کی حالت میں شہادت کو سینے سے لگایا۔

صدقہ وخیرات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی عبادات کے واقعات سن رہی تھیں جس طرح آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرائض وواجبات کے پابند ہونے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نفل نمازیں ادا کیا کرتے تھے اسی طرح آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کثرت سے صدقہ وخیرات کرتے، غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرتے تھے کیونکہ یہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی خاندانی وراثت تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اہلِ بیت کے سخی گھرانے کے چشم وچراغ (Descendant) تھے اس لیے سخاوت اور راہِ خدا میں خرچ کرنے میں کسی سے پیچھے نہ رہتے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ذات میں صَدَقہ وخَیرات کا جذبہ اِس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ بسااَوقات تو اپنی ضروریات کو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پر قُربان کردِیا کرتے تھے۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے صدقہ وخیرات کرنے کے بارے میں ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

کریم ہو تو ایسا

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تنگدستی اور فقر وفاقہ کی شکایت کی، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ! ہمارا وظیفہ آنے والا ہے، جیسے ہی وظیفہ پہنچے گا ہم آپ کو رخصت کردیں گے۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی طرف سے ایک ایک ہزار

دینار کی پانچ تھیلیاں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ قاصد نے عرض کی: امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے معذرت کی ہے کہ یہ تھوڑی سی رقم ہے اسے قبول فرما کر غریبوں میں تقسیم فرما دیجئے۔ حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ساری رقم اس غریب آدمی کے حوالے کر دی اور اس سے معذرت فرمائی کہ آپ کو انتظار کرنا پڑا۔[1]

کیسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے
بھوکے رہتے تھے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے سے **دو نکات** حاصل ہوتے ہیں:

ایک تو یہ کہ حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ صدقہ و خیرات کرنے اور غریبوں، تنگدستوں، محتاجوں اور حاجت مندوں کی مدد کرنے کے عادی تھے جیسا کہ ابھی ہم نے سنا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ساری رقم فوراً اس غریب و محتاج کو عطا فرما دی مگر افسوس فی زمانہ ہم بخل کرتی ہیں اور صَدَقہ وخَیرات کرنے کے معاملے میں سُستی کرتی ہیں، اگر کوئی حاجت مند اسلامی بہن آ بھی جائے تو جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے اس کی مدد نہیں کرتیں اور اگر کبھی کسی کی مدد کرنے کی توفیق مل بھی جائے تو حُبِّ جاہ اور ریاکاری کی آفت میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھئے! صَدَقہ و خَیرات کرنے سے بظاہر تو مال میں کمی واقع ہوتی ہے لیکن حقیقت میں برکت ہی برکت ہوتی ہے، جیسا کہ

صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا

ہم گناہگاروں سے محبت کرنے والے محبوب آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

---

1 . . . کشف المحجوب، باب فی ذکر آئمتہم من اھل البیت، ص۷۷

مَانَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ یعنی صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے واقعات سے ہمیں **دوسرا نکتہ** یہ ملا کہ امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عاجزی وانکساری کے پیکر تھے تبھی تو تھوڑی سی تاخیر ہونے پر اس شخص سے معافی مانگی حالانکہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے لئے معافی مانگنا ضروری نہیں تھا مگر پھر بھی معافی مانگی، جبکہ اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو عاجزی و اِنکساری تو دور کی بات ہم غلطیاں (Mistakes) کرنے کے باوجود بھی ٹس سے مس نہیں ہوتیں اور یوں کہتی سنائی دیتی ہیں کہ **جو ہم سے جھگڑا کرے گی ہم اس کو نہیں چھوڑیں گی، جو ہمیں ایک بات سنائے گی ہم اسے دس سنائیں گی، جو ہمیں تکلیف پہنچائے گی ہم اس کا جینا حرام کر دیں گی،** جبکہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم تو خود سے بدتمیزی کرنے والوں کے ساتھ بھی حسنِ اخلاق سے پیش آتے، ہمارے بزرگانِ دین تو غلطی نہ ہونے کے باوجود بھی معافی مانگ لیتے، ہمارے بزرگانِ دین تو گالیاں بکنے والوں کو بھی دعائیں دیتے تھے، ہمارے بزرگانِ دِین تو دل آزاریاں کرنے والوں کے ساتھ بھی عفو و درگزر سے کام لیتے تھے ایک ہم ہیں کہ اسلامی بہنوں کی دل آزاریاں کرتی ہیں، ہم جان بوجھ کر اسلامی بہنوں کو تکلیفیں دیتی ہیں، ہم اسلامی بہنوں کی غیبتیں کرتی ہیں، ہم ناحق دوسروں کی چیزیں ہڑپ کر جاتی ہیں، ہم اسلامی بہنوں سے ہنسی مذاق کرتی ہیں، ہم لوگوں سے بدلے لینے کے مواقع تلاش کرتی ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ان بُری عادات (Bad Habits) کو چھوڑ کر اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے عفو و درگزر، حلم و

---

1 ... معجم اوسط، ۱/۶۱۹، حدیث: ۲۲۷۰

بردباری، تحمل مزاجی، تواضع اور عاجزی و انکساری کی عادت اپنائیں کیونکہ تواضع اور عاجزی وانکساری کی عادات رکھنے والی کو بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں جبکہ تکبر اور بات بات پر لڑنے جھگڑنے کے لئے تیار ہو جانے والیوں سے نفرت کی جاتی ہے۔ چنانچہ

عاجزی اختیار کیجئے

حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: جو اللہ کریم کے لئے عاجزی اختیار کرے گا اللہ پاک اسے بلندی عطا فرمائے گا، پس وہ خود کو کمزور سمجھے گا مگر لوگوں کی نظروں میں وہ عظیم ہو گا اور جو تکبر کرے اللہ کریم اسے ذلیل کردے گا پس وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہو گا مگر خود کو بڑا سمجھتا ہو گا یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک خنزیر سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(2)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

1 . . . مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب کلام عمر بن الخطاب، ١٩/ ١٤٤، حدیث: ٣٥٦٠٢ ملتقطا

2 . . . مشکاة، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ١/ ٥٥، حدیث: ١٧٥

سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[1] ☆ پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں۔ ☆ سُرمہ سوتے وَقت استِعمال کرنا سُنّت ہے۔[2] ☆ سُرمہ استعمال کرنے کے تین 3 منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں، (2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔[3] ☆ اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ ☆ ادب و تعظیم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

---

1 . . . ابن ماجه، كتاب التحفه، باب الكحل بالاثمد، ۴/۱۱۵، حديث: ۳۴۹۷

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۶/۱۸۰

3 . . . شعب الايمان، باب فى الملابس والاوانى، ۵/۲۱۸، حديث: ۶۴۲۸

بیان:3 ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حُجّةُ الْاِسلام اِمام محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: حضرت حسن بَصری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر ایک عورت نے عَرض کی: میری جوان بیٹی فوت ہوگئی ہے، کوئی ایسا طریقہ ارشاد فرمایئے کہ میں اسے خواب میں دیکھ لوں۔ آپ نے اُسے عمل بتایا۔ اُس نے اپنی مَرحُومہ بیٹی کو خَواب (Dream) میں اِس حال میں دیکھا کہ اُس کے بدن پر تار کَول (یعنی ڈامَر) کا لباس، گردن میں زَنجیر اور پاؤں میں بَیڑیاں ہیں! اُس نے حضرت حسن بَصری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه کو خَواب سُنایا، سُن کر آپ بہُت مَغموم ہوئے۔ کچھ عرصے بعد حضرت حسن بصری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه نے خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا، جو جنّت میں تھی اور اس کے سر پر تاج (Crown) تھا۔ اس نے کہا: اے حسن! کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا؟ میں اُسی خاتون کی بیٹی ہوں، جس نے آپ کو میری حالت بتائی تھی۔ آپ نے فرمایا: تیری وہ حالت کیسے بدلی؟ مَرحُومہ بولی: قبرِستان کے قریب سے ایک شخص گزرا اور اُس نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھ کر ہم قبرستان والوں کو ایصالِ ثواب کیا تو اُس کے دُرُود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے اللہ کریم نے ہم 550 قبر والوں سے

عذاب اُٹھالیا۔[1]

لاج رکھ لے گناہگاروں کی نام رحمٰن ہے ترا یارب!
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام غفّار ہے ترا یارب!

(ذوقِ نعت، ص۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" "مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔"[2]

مدنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان

1 ... مکاشفۃ القلوب، باب السابع، ص ۲۴ بتغیر قلیل

2 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُرُودِ پاک کی فضیلت سے متعلق جو حکایت ہم نے سُنی، اس سے اِیصالِ ثواب کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ ایک لڑکی دَردناک حالت میں عذاب کا شکار تھی، مگر جب اللہ پاک کے ایک بندے نے گزرتے ہوئے حُضُور نبیِ کریم، رؤُف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مُقدَّسہ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر اس کا ثواب قبرستان والوں کو پہنچایا تو نہ صرف اس لڑکی کو عذاب سے نجات مل گئی بلکہ مزید سینکڑوں مُردوں کو عذاب سے رہائی نصیب ہوئی۔ ذرا سوچئے! ہمارا ربّ کس قدر مہربان ہے کہ اس نے صِرف ایک بار دُرُود شریف کی برکت سے سینکڑوں مُردوں کی بگڑی بنادی تو جو مسلمان کثرت سے درودِ پاک پڑھنے اور نیکیوں کا ثواب مسلمان مرحومین کو بھیجنے کا عادی ہو گا تو اللہ پاک اِیصالِ ثواب کرنے والے اور جن کو ثواب بھیجا گیا ان سب پر اِنعام واکرام کی کیسی بارش برسائے گا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اِیصالِ ثواب کے معاملے میں سُستی کرنے کے بجائے وقتاً فوقتاً دُرودِ پاک اور نیکیوں سے حاصل ہونے والا ثواب اپنے مرحومین کو پہنچاتی رہیں، ان کے لئے دُعائے مغفرت کرتی رہیں کیونکہ یہ ایک ایسا جائز عمل ہے کہ جس کی بَرَکت سے مسلمان مرحومین کے ساتھ ساتھ زِندوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے، مُفْتی محمد امجد علی اَعظمی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِیصالِ ثواب یعنی قُرآنِ مجید

یا دُرُود شریف یا کلمہ طیّبہ یا کسی نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانا جائز ہے۔ عبادتِ مالیہ یا بدَنیہ (مالی عبادت جیسے صدقہ وخیرات اور بدَنی عبادت جیسے نماز روزہ وغیرہ)، فَرض و نفل سب کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے کیونکہ زِندوں کے ایصالِ ثواب سے مُردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔[1] یاد رکھئے! مَرحُومین کیلئے مغفرت و رحمت کی دعا کرنا بھی ایصالِ ثواب ہی کی ایک قسم ہے، چنانچہ

مَلِکُ العُلَما علامہ ظَفَرُ الدِّین بِہاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایصالِ ثواب کے چار (4) طریقے ہیں: (1) دُعائے مغفرت (2) دُعائے رحمت (3) نمازِ جنازہ (4) قبر پر ٹھہرنا اور دُعا کرنا۔[2]

قُرآنِ کریم میں ایصالِ ثواب کرنے کا ایک طریقہ یعنی مومنین کیلئے دُعائے مغفرت کرنے کا ثبوت واضح طور پر موجود ہے، چنانچہ

پارہ 28 سورۂ حشر آیت نمبر 10 میں اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیۡنَ جَآءُوۡ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَ لِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ	تَرجَمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے ربّ ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

(پ۲۸، الحشر:۱۰)

مشہور مفسّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں سے دو

---

1 . . . بہارِ شریعت، ۳/ ۶۴۲، حصہ ۱۶:

2 . . . دورِ صحابہ میں ایصالِ ثواب کی مختلف صورتیں، ص ۴۵

مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ صرف اپنے لئے دعا نہ کرے، بزرگوں کے لئے بھی کرے دوسرا یہ کہ بُزرگانِ دِین خصوصاً صحابہ کرام واہلِ بیت کے عُرس، ختم، نیاز فاتحہ وغیرہ یہ اعلیٰ چیزیں ہیں کہ اِن میں اُن بُزرگوں کے لئے دُعا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! انسان جب تک دُنیا میں رہتا ہے تو اس کے اِرد گِرد اس کے وَالِدین، بہن بھائی اور اولاد وغیرہ موجود ہوتے ہیں کہ جو اس کے ہر دُکھ درد اور آزمائشوں میں اس کے ساتھ ساتھ رہتے اوراس کا غم ہلکا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بیمار ہوں تو بیمار پُرسی (یعنی عِیادت) بھی کرتے ہیں، مگر جب یہی انسان تنگ و تاریک قبر میں جا پہنچتا ہے تو اس کے والدین، نہ بہن بھائی اور نہ اہل وعیال اس کے ساتھ ہوتے ہیں بلکہ وہ قبر میں اکیلا ہوتا ہے۔ قبر میں جانے کے بعد اس پر جو گزرتی ہے اس کا حال تو وہ خود ہی بہتر جانتا ہے۔

حدیثِ پاک میں قبر کی حقیقت بیان کرتے ہوئے مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: **اَلْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ** یعنی بے شک قبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔[2] اب جو قبر میں موجود ہے تو ہمیں اس کے بارے میں معلوم نہیں کہ قبر اس کے لیے جنّت کا باغ (Garden) ثابت ہوئی ہو گی یا مَعَاذَ اللہ جہنم کا گڑھا بنی ہو گی۔ لیکن ہمیں ایک مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا جذبہ رکھتے ہوئے اس کے لئے

1... تفسیر نور العرفان، پ۲۸، الحشر، تحت الآیۃ:۱۰

2... ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب ۹۱، ۴/۲۰۸، حدیث:۲۴۶۸

ایصالِ ثواب کی عادت بنانی چاہیے۔

اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم فرمایا: سینگ والا مینڈھا لایا جائے جو سیاہی میں چلتا ہو، سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو (یعنی اس کے پاؤں سیاہ ہوں اور پیٹ سیاہ ہو اور آنکھیں سیاہ ہوں) وہ قربانی کے لیے حاضر کیا گیا تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عائشہ چُھری لاؤ اور اسے پتھر پر تیز کرلو، پھر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چُھری لی اور مینڈھے کو لِٹا کر اسے ذبح کر دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: یااللہ تُو اسے محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اور ان کی آل اور اُمّت کی طرف سے قبول فرما۔[1]

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: اس (حدیثِ پاک) سے معلوم ہوا کہ اپنے فرائض و واجبات کا ثواب دوسروں کو بخش سکتے ہیں، اس میں کمی نہیں آسکتی۔ یہ حدیث کھانا سامنے رکھ کر ایصالِ ثواب کرنے کی قوی دلیل ہے کہ بکری سامنے ہے اور حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اس کا ثواب اپنی آل اور اُمّت کو بخش رہے ہیں۔[2] حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا اکثر ذکر فرمایا کرتے اور بعض اَوقات بکری ذبح فرما کر اس کے گوشت کے ٹکڑے کرتے اور اُمُّ المومنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی سہیلیوں کے گھر بھیجا کرتے تھے۔[3]

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اکثر حضورِ

---

1 . . . مسلم، کتاب الاضاحی، باب استحباب استحسان الضحیة ...الخ، ص۸۳۷، حدیث:۵۰۸۷

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۲/۳۶۸

3 . . . بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی خدیجة ...الخ، ۲/۵۶۵، حدیث:۳۸۱۸

انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) حضرت خدیجہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) کی طرف سے بکری قربان فرماتے انہیں ثواب پہنچانے کے لیے اس کا گوشت ان کی سہیلیوں میں تقسیم فرماتے۔ اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: (1) میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے۔ (2) میت کو صدقہ وخیرات کا ثواب بخشنا سنّت ہے۔ (3) میت کے نام کا کھانا اس کے پیاروں کو دینا بہتر ہے، اس سے میت کو دُہری (ڈبل) خوشی ہوتی ہے ایک ثواب پہنچنے کی دوسرے اس کے پیاروں کی امداد ہونے کی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ زندوں کا مُردوں بلکہ جو لوگ پیدا ہی نہیں ہوئے ان کے لئے بھی ایصالِ ثواب کرنا نہ صرف جائز بالکل سنّت سے ثابت ہے۔ یاد رکھئے! ایصالِ ثواب کا یہ سلسلہ صرف سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات تک ہی محدود نہیں بلکہ آپ کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے حالاتِ زندگی پر نظر ڈالنے سے یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ یہ حضرات بھی مرحومین کو ایصالِ ثواب کرنے کے مختلف انداز اپنایا کرتے تھے، چنانچہ

امام جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سات (7) روز تک مُردوں کی طرف سے کھانا کھلایا کرتے تھے۔[2]

حضرت سعد بن عُبادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوا تو انہوں نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہو کر عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۸/۴۹۶

2 ... الحاوی للفتاوی، ۲/۲۲۳

وَسَلَّمَ! میری والدہ محترمہ کا میری غیر موجودگی میں انتقال ہو گیا ہے، اگر میں ان کی طرف سے کچھ صَدَقہ کروں تو کیا انہیں کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، عرض کی: تو میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا باغ ان کی طرف سے صَدَقہ ہے۔(1)

ایک روایت میں ہے: حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میری والدہ فوت ہو گئیں تو کون سا صدقہ ان کے لئے بہتر ہے؟ فرمایا، پانی، تو اُنہوں نے کُنواں کھدوایا اور کہا: **ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ** یعنی یہ کنواں سعد کی والدہ کے (ایصالِ ثواب کے) لئے ہے۔(2)

اَمیرِ اَہلسنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ"** صفحہ نمبر 11 پر فرماتے ہیں: حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اِس ارشاد: **"یہ اُمِّ سعد کیلئے ہے"** کے معنٰی یہ ہیں کہ یہ کُنواں سعد کی والدہ کے ایصالِ ثواب کیلئے ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا گائے یا بکرے وغیرہ کو بُزرگوں کی طرف مَنسوب کرنا مثلاً یہ کہنا کہ **"یہ غوثِ پاک کا بکرا ہے"** اس میں کوئی حَرَج نہیں کہ اس سے مُراد بھی یہی ہے کہ یہ بکرا غوثِ پاک کے اِیصالِ ثواب کیلئے ہے۔ قربانی کے جانور کو بھی تو لوگ ایک دوسرے ہی کی طرف منسوب کرتے ہیں، مثلاً کوئی اپنی قربانی کا بکرا لئے چلا آرہا ہو اور کوئی اُس سے پوچھے کہ کس کا بکرا ہے؟ تو اُس نے کچھ اس طرح جواب دینا ہے، "میرا بکرا ہے" یا "میرے ماموں کا بکرا ہے۔" جب یہ کہنے

1 ... بخاری، کتاب الوصایا، باب الاشھاد فی الوقف والصدقة، ۲/۲۴۱، حدیث: ۲۷۶۲

2 ... ابوداؤد، کتاب الزکاة، باب في فضل سقي الماء، ۲/۱۸۰، حدیث: ۱۶۸۱

والے پر اعتِراض نہیں تو "غوثِ پاک کا بکرا" کہنے والے پر بھی کوئی اعتِراض نہیں ہو سکتا۔ حقیقت میں ہر شے کا مالک اللہ پاک ہی ہے اور قربانی کا بکرا ہو یا غوثِ پاک کا بکرا ذبح کے وقت ہر ذَبِیحہ (یعنی جو ذبح ہو رہا ہے اُس) پر اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں وَسوَسوں سے نَجات عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! ایصالِ ثواب کے لئے دیگیں چڑھانا، انواع واقسام کے کھانے تیار کروانا اور بڑے اہتمام کے ساتھ لوگوں کو بُلانا ضروری نہیں بلکہ جو کھانا ہم روزانہ کھاتی ہیں اسی پر فاتحہ وغیرہ دلوا کر اپنے مرحومین کو ایصالِ ثواب کر سکتی ہیں حتّٰی کہ پانی کے ذریعے بھی مرحومین کو ایصالِ ثواب کر سکتی ہیں بلکہ پانی تو عظیمُ الشان صدقۂ جاریہ ہے، جیسا کہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: کوئی صدقہ پانی سے زیادہ اجر والا نہیں۔[1]

حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: (میت) کی طرف سے پانی کی خیرات کرو، کیونکہ پانی سے دِینی دنیوی منافع حاصل ہوتے ہیں، خُصوصًا ان گرم وخشک علاقوں میں جہاں پانی کی کمی ہو، بعض لوگ سبیلیں لگاتے ہیں، عام مسلمان ختم، فاتحہ وغیرہ میں دوسری چیزوں کے ساتھ پانی بھی رکھ دیتے ہیں ان سب کا ماخذ یہ حدیث ہے کیونکہ اس سے معلوم ہوا کہ پانی کی خیرات بہتر ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، ۳/۲۲۱، حدیث: ۳۳۷۸

2... مرآۃ المناجیح، ۳/۱۰۴ تا ۱۰۵، ملتقطا وبتغیر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے جانثار صحابۂ کرام کے عمل سے ثابت ہوا کہ فوت شُدہ مسلمانوں کو ایصالِ ثواب کرنا، ان کی طرف سے قربانی کرنا اور کھانا وغیرہ کھلانا بالکل جائز بلکہ بہترین اور پاکیزہ طریقہ ہے۔ اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امواتِ مسلمین (یعنی مرحومین) کے نام پر کھانا پکا کر ایصالِ ثواب کے لئے تَصَدُّق (یعنی خیرات) کرنا بِلا شُبہ جائز ومُسْتَحْسَن (یعنی پسندیدہ) ہے اور اس پر فاتحہ سے ایصالِ ثواب دوسرا مُسْتَحْسَن (یعنی پسندیدہ) ہے اور دو چیزوں کا جمع کرنا زِیادتِ خیر (یعنی بھلائی میں اضافہ) ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے معاشرے میں یہ رواج ہے کہ ہم زندگی میں مختلف مواقع پر ایک دوسرے کو تحائف (Gifts) بھیج کر اپنی دوستی اور رشتے داری کو مزید مضبوط بناتی ہیں، جب ہمارا بھیجا ہوا تحفہ اگرچہ وہ معمولی قیمت کا ہو کسی اسلامی بہن تک پہنچ جاتا ہے تو وہ اسے دیکھ کر خوش ہوتی ہے پھر وہ بھی ہمیں بدلے میں تحفہ بھیج کر اپنی محبّت کا ثبوت دیتی ہے، مگر جب ہماری وہ اسلامی بہن فوت ہو جاتی ہے تو تحائف کا یہ سلسلہ بھی رُک جاتا ہے۔ لیکن اگر ہم چاہیں تو ایصالِ ثواب کی صورت میں اس سے بہتر تحائف بھیج کر ان کی خوشی کا سامان کر سکتی ہیں۔ جی ہاں! ہمارے ایصالِ ثواب مرحومین کے لئے تحفے بن جاتے ہیں جنہیں پا کر انہیں بے حد خوشی محسوس ہوتی ہے۔ جیسا کہ

مُردوں کے لئے زندوں کا تحفہ

حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا، حبیبِ کبریا

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۹۵

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قبر میں مُردے کا حال ڈُوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے جو شدّت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بیٹا یا کسی دوست کی دعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ پاک قبر والوں کو ان کے زندہ مُتَعَلِّقِین کی طرف سے ہَدِیَّۃً کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا تحفہ مُردوں کے لئے **"دُعائے مغفرت کرنا"** اور ان کی طرف سے **"صدقہ کرنا"** ہے۔(1)

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیثِ پاک کے اس جملے (میت قبر میں ڈُوبتے ہوئے فریادی کی طرح ہوتی ہے) کی شرح میں فرماتے ہیں کہ عام گنہگار مسلمان تو اپنے گناہوں کی وجہ سے، خاص نیک مسلمان اسی پشیمانی کی وجہ سے کہ ہم نے اور زیادہ نیکیاں کیوں نہ کرلیں، مخصوص محبوبین اپنے چھوٹے ہوئے پیاروں کی وجہ سے ایسے ہوتے ہیں۔ تازہ میت برزخ میں ایسی ہوتی ہے جیسے نئی دُلہن سسرال میں کہ اگرچہ وہاں اسے ہر طرح کا عیش و آرام ہوتا ہے مگر اس کا دل میکے میں پڑا رہتا ہے، جب کوئی سوغات یا کوئی آدمی میکے سے پہنچتا ہے تو اس کی خوشی کی حد نہیں رہتی، پھر دل لگتے لگتے لگ جاتا ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ یہاں میت سے تازہ میت مراد ہے کہ اسے زندوں کے تحفے کا بہت انتظار رہتا ہے اسی لیے نئی میت کو جلد از جلد نیاز، تیجا، دسواں، چالیسواں وغیرہ سے یاد کرتے ہیں۔ زندوں کو چاہیے کہ مُردوں کو اپنی دعاؤں وغیرہ میں یاد رکھیں تاکہ کل انہیں دوسرے مسلمان یاد کریں۔(2)

---

1 . . . مسند الفردوس، ۲/۳۳۶، حدیث: ۶۶۶۴

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۳/۳۷۳ تا ۳۷۴، ملتقطا

زندہ لوگوں کا اِیصالِ ثواب فوت شُدہ لوگوں کو تحائف کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ آیئے! اس سے متعلق دو ایمان افروز حکایات سنتی ہیں۔

نور کے تحفے

حضرت مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں شبِ جُمعہ قبرستان میں گیا تو دیکھا وہاں ایک نور چمک رہا ہے، میں نے کہا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ایسا لگتا ہے اللہ پاک نے قَبرستان والوں کی مَغفرت فرمادی ہے۔ اتنے میں مجھے دُور سے ایک غیبی آواز آئی: اے مالک بن دِینار! یہ مسلمانوں کا اپنے فوت شدہ بھائیوں کے لیے تحفہ ہے۔ میں نے کہا: تمہیں اس کا واسطہ جس نے تمہیں قوتِ گویائی دی ہے! کیا مجھے بتاؤ گے نہیں یہ کیا ماجرا ہے؟ اس نے کہا: آج رات ایک مسلمان نے اٹھ کر وضو کیا اور دو رَکعت نماز پڑھی، جس میں اس نے سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی تلاوت کی پھر دعا کی: اے اللہ پاک! میں اس کا ثواب مسلمان مُردوں کو پیش کرتا ہوں۔ پس اللہ پاک نے ہم پر مشرق و مغرب میں روشنی و نور اور خوشی و سُرور داخل فرمادیا۔

حضرت مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر میں نے ہر شبِ جُمعہ ان کی تلاوت کی عادت بنالی، ایک رات پیارے پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں اپنے دِیدار سے مُشرَّف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے مالک بن دِینار! جس قدر نُور کے تحفے تُو نے میری اُمّت کو دیے ہیں، اللہ پاک نے اس کے بدلے تیری مَغفرت فرمادی ہے تجھے بھی اس کا ثواب عطا فرمایا ہے، اللہ پاک نے جنّتی محل میں تیرے لئے ایک گھر بنایا، جسے مُنِیف کہا جاتا ہے۔ میں نے عرض کی: یہ مُنِیف کیا ہے؟ ارشاد فرمایا:

اَہلِ جنّت کے سامنے ایک بلند مقام ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

ریشمی رومالوں سے ڈھکے ہوئے تحفے

حضرت بَشّار بن غالب رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: میں حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهَا کے لئے بہت دُعا کیا کرتا تھا، ایک رات میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو وہ فرما رہی تھیں، اے بشّار! تمہارے تحفے مجھے نُور کے تھالوں میں ریشمی رُومالوں سے ڈھک کر پہنچائے جاتے ہیں، جب زِندہ لوگ فوت شدہ لوگوں کے لئے دعا کرتے ہیں تو ان کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے، انہیں قبول کرکے نُور کے تھالوں میں رکھا جاتا ہے پھر ریشمی رُومالوں سے ڈھک کر اس میت کو پیش کیا جاتا ہے جس کے لئے دُعا کی گئی ہو اور کہا جاتا ہے: فُلاں نے تیری طرف یہ تحفہ بھیجا ہے۔[2]

سُبْحٰنَ الله! الله پاک کس قدر مہربان ہے کہ دنیا میں تو اپنے بندوں پر لطف و کرم کی بارشیں فرماتا ہی ہے مگر جب کوئی مُسلمان فوت ہو جائے تو زِندہ لوگوں کی دُعاؤں اور ایصالِ ثواب کی برکت سے مرحومین کو سکون واطمینان کی دولت بخشتا ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب کرنے والوں سے رَسولِ خُدا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم بھی بہت خوش ہوتے اور خوشخبریوں سے نوازتے ہیں۔ یاد رکھئے! کسی فوت شدہ مسلمان کے لئے ایصالِ ثواب کرنا بظاہر تو تھوڑا عمل ہے، مگر اس کی برکتیں بہت ہی زیادہ ہیں مگر افسوس

---

1 ۔۔۔ شرح الصدور، ص ٣٠٦

2 ۔۔۔ التذکرۃ للقرطبی، باب مایتبع المیت الی قبرہ، ص ٨٦

کہ اب ہم دُنیوی کاموں میں اس قدر مشغول ہوگئی ہیں کہ ہمارے پاس اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کرنے کیلئے بھی وقت نہیں، کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم دنیوی کام توبآسانی سرانجام دے لیتی ہیں مگر جس عمل میں خود ہمارا اور ہمارے مرحومین کا بہت بڑا فائدہ ہے اسے ہم دُشوار سمجھتی ہیں یا پھر اہمیت دینے کو تیار نہیں، بالفرض کسی اسلامی بہن کے پاس وقت ہے تو اُسے ایصالِ ثواب کا طریقہ معلوم نہیں، پھر اس کام کے لئے بھی کسی مُبلّغہ یا دیندار اسلامی بہن کو تلاش کیا جاتا ہے۔

اللہ پاک ہمارے پیر و مرشد، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سلامت رکھے کہ جنہوں نے ہماری رہنمائی کیلئے مختلف موضوعات پر کتب ورسائل تحریر فرمادیئے تاکہ ہم ان کے مطالعے کے ذریعے اپنے دِینی ودُنیوی مَعْمولات کو اچھے طریقے سے ادا کر سکیں۔ اگر کسی اسلامی بہن کو فاتحہ وایصالِ ثواب کا طریقہ نہیں آتا تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، اسے چاہئے کہ وہ اَمیرِ اہلسنّت کے رسالہ **"فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ"** کا مُطالعہ کرے۔ جس میں بہت سی مَعلومات کے ساتھ ساتھ ایصالِ ثواب کا طریقہ بھی موجود ہے۔ اس رسالے کو خود بھی پڑھئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے گناہوں سے بچتی رہیں، خوب خوب نیکیاں جمع کریں اور اپنے بچوں کو بھی نیکیوں کی ترغیب دلائیں، انہیں بھی نیک نمازی بنائیں کیونکہ اولاد کو نیک بنانے، انہیں علمِ دین کے زیور سے آراستہ کرنے اوران کی شریعت کے مطابق مدنی تربیّت کرنے سے والدین

کو جہاں بہت سے دِینی و دُنیوی فوائد و ثَمرات حاصل ہوتے ہیں وہیں ایک فائدہ یہ بھی ملتاہے کہ جب والدین اس دنیا سے چلے جاتے ہیں تو یہی نیک اولاد اُن کے اِحسانات کو فراموش نہیں کرتی، بلکہ اپنی مَصروفیات کے باوجود ان کے اِیصالِ ثواب کیلئے تلاوتِ قرآن کرنا، غربا و مساکین کو کھانا کھلانا، مسجد و مدرسہ بنوانا اور دعائے مغفرت کرنا سعادت سمجھتی ہے، جو قبر میں ان کے والدین کی راحت و سکون کا سبب ہوتا ہے، چنانچہ

روزانہ ایک قرآنِ پاک کا اِیصالِ ثواب

منقول ہے کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ قبرستان کے تمام مُردے اپنی اپنی قبروں سے باہر نکل کر جلدی جلدی زمین پر سے کوئی چیز سمیٹ رہے ہیں، لیکن ان مُردوں میں سے ایک شخص فارغ بیٹھا ہوا ہے، وہ کچھ نہیں چُنتا۔ اس شخص نے اس مُردے سے پوچھا کہ یہ لوگ کیا چُن رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا: زندہ لوگ جو صدقہ، دعا، تلاوتِ قرآن کا ثواب قبرستان والوں کو بھیجتے ہیں یہ لوگ اُس کی برکات سمیٹ رہے ہیں۔ اس شخص نے پھر پوچھا: تم کیوں نہیں چُنتے؟ اس مُردے نے جواب دیا، مجھے اس وجہ سے فراغت ہے (یعنی میں نہیں چُن رہا) کہ میرا ایک بیٹا حافظِ قرآن ہے جو فُلاں بازار میں حلوہ بیچتا ہے، وہ روزانہ ایک قرآنِ پاک پڑھ کر مجھے بخشتا (یعنی ایصالِ ثواب کرتا) ہے۔ یہ شخص صبح اٹھا اور اُسی بازار میں گیا، دیکھا کہ ایک نوجوان حلوہ بیچ رہا ہے اور اس کے ہونٹ ہِل رہے ہیں، اس نے نوجوان سے پوچھا تم کیا پڑھ رہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں روزانہ ایک قرآنِ پاک پڑھ کر اپنے والدین کو بخشتا ہوں، اسی کی تلاوت کر رہا ہوں۔ کچھ عرصے بعد اس نے خواب میں دوبارہ اسی قبرستان کے مُردوں کو کچھ چُنتے

ہوئے دیکھا، اس مرتبہ وہ شخص بھی چننے میں مصروف تھا کہ جس کا بیٹا اسے قرآنِ پاک پڑھ کر بخشا کرتا تھا، اس کو دیکھ کر اسے بہت تعجب ہوا، اتنے میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ صبح اُٹھ کر اسی بازار میں گیا اور تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ حلوہ بیچنے والے نوجوان کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ نیک اولاد والدین کے لئے کس قدر فائدے مند ہوتی ہے کہ جو معاشی معاملات میں مشغولیت کے باوجود بھی قرآنِ کریم کی تلاوت کر کے والدین کو ایصال کرنا نہیں بھولتی۔ آج کل اکثر اسلامی بہنیں اپنی اولاد کے بارے میں یہ شکوہ کرتی نظر آتی ہیں کہ ہم نے اپنا سکون گنوا کر، پانی کی طرح پیسہ بہا کر انہیں پڑھنا لکھنا سکھایا مگر ہماری اولاد ہے کہ ہمیں سلام کرنا تو دُور کی بات سیدھے منہ بات تک نہیں کرتی، ہمارے جیتے جی یہ حال ہے تو مرنے کے بعد کون ہمارے لیے فاتحہ و ایصالِ ثواب کرے گا۔ یاد رکھئے! اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں عموماً والدین کا قصور ہوتا ہے، اگر والدین دُنیوی تعلیم دِلانے اور ہُنر سکھانے کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کو حافظِ قرآن، عالمِ دین اور سُنّتوں کا پابند بنائیں گے تو اس کے بہترین نتائج نہ صرف دنیا میں بلکہ مرنے کے بعد بھی نظر آئیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ اپنے فوت شدہ بچوں، بچیوں کیلئے صدقہ و خیرات، دُعائے مغفرت اور فاتحہ خوانی وغیرہ کے ذریعے قبر میں ان کی

---

1 ... روض الریاحین، الفصل الثانی فی اثبات... الخ، الحکایۃ السابعۃ والخمسون... الخ، ص ١٧٧

راحت کا سامان کرتے رہا کریں، کیونکہ فوت شدہ اولاد بڑی شدت کے ساتھ والدین کے ایصالِ ثواب کی منتظر ہوتی ہے، چنانچہ

غمزدہ نوجوان

حضرت صالح مُری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ شبِ جُمعہ کو جامع مسجد کی طرف جارہا تھا تاکہ صبح کی نماز وہاں پڑھوں۔ چنانچہ میں راستے میں ایک قبرستان میں داخل ہوکر ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا۔ بیٹھتے ہی میری آنکھ لگ گئی، میں نے دیکھا کہ تمام مُردے اپنی قبروں سے باہر نکل آئے ہیں اور حلقوں کی صورت میں بیٹھے باتیں کررہے ہیں، اتنے میں ایک نوجوان بھی قبر سے باہر نکلا، اس کے کپڑے میلے تھے، وہ غمگین حالت میں ایک جانب بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں آسمان پر سے بہت سے فرشتے اُترے، جن کے ہاتھوں میں تھال تھے، جن پر نُورانی رُومال ڈھکے ہوئے تھے، وہ ہر مُردے کو ایک تھال دیتے جاتے اور جو مُردہ تھال لیتا وہ اپنی قبر میں واپس چلا جاتا۔ حتّٰی کہ وہ نوجوان خالی ہاتھ قبر میں واپس جانے لگا میں نے اس نوجون سے دریافت کیا کہ تمہارے غمگین ہونے کی کیا وجہ ہے اور یہ سب جو میں نے دیکھا کیا ماجرا ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ زندہ لوگوں کے وہ صدقات اور دعائیں ہیں جو انہوں نے اپنے مرحومین کو بھیجی ہیں جو ہر شبِ جُمعہ اور جُمعہ کے دن ان تک پہنچتی ہیں۔ میری ماں دنیا میں پھنس کر رہ گئی ہے، اس نے دوسری شادی کرکے اپنی مشغولیت بڑھالی ہے، اب وہ مجھے کبھی یاد نہیں کرتی۔ میں نے اس سے اس کی ماں کا پتہ معلوم کیا اور دوسرے دن جا کر اسے پردے میں بُلا کر تمام معاملہ بیان کیا تو وہ رونے لگی، اس عورت نے کہا: بے شک وہ میرا بیٹا تھا میرا لختِ

جگر تھا۔ پھر اس نے مجھے ہزار درہم دیئے اور کہا: یہ میرے بیٹے کی طرف سے صدقہ کردینا اور میں آئندہ اس کے لئے دُعائیں اور صدقات کرتی رہوں گی۔ میں نے حسبِ ہدایت وہ رقم نوجوان کی طرف سے صدقہ کردی۔ دوسرے جمعے ہی میں نے خواب میں اس مجمع کو اسی طرح دیکھا، اب کی مرتبہ وہ نوجوان بھی سُفید پُوشاک پہنے ہوئے بہت خوش تھا، وہ تیزی سے میری جانب آیا اور کہنے لگا کہ "اے صالح! اللہ پاک آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، آپ کا ہدیہ مجھ تک پہنچ گیا ہے۔"[1]

ایصالِ ثواب کی بَرَکت سے عذاب دور ہوگیا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ جس نوجوان کی ماں اپنے فوت شدہ بیٹے کو بھول کر دنیاداری میں مشغول ہوگئی تھی، جب اسے اپنے لختِ جگر کی قبر کا حال معلوم ہوا تو اس نے اپنے بیٹے کے لیے صدقہ و خیرات کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کی برکت سے وہ غمزدہ مُردہ خوش ہوگیا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ کیسی ہی مصروفیت ہو اپنے مرحومین کو ایصالِ ثواب کرنا ہرگز نہ بُھولیں بلکہ اپنے بچوں اور گھر والوں کو بھی اس کی بھرپور ترغیب دلائیں کیونکہ شیطان ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ کوئی مُردہ اپنے زندہ مسلمان بھائیوں کی دعاؤں، صدقہ و خیرات اور نیک اعمال کی برکت سے عذابِ قبر سے نجات پاجائے۔

ایصالِ ثواب کے متعلق امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"قبر والوں کی 25 حکایات"** کے صفحہ 11 سے ایک بہت پیاری حکایت سنئے، چنانچہ

1 ... روض الریاحین، الفصل الثانی فی اثبات... الخ، الحکایة التاسعة والخمسون... الخ، ص ١٧٨

حضرت عَلّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: شیخ اکبر مُحیُ الدّین ابنِ عَرَبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے، آپ نے دیکھا کہ ایک نوجوان کھانا کھا رہا ہے، جس کے متعلّق یہ مشہور تھا کہ یہ صاحبِ کَشف ہے، جنّت اور دوزخ کا بھی اِس کو کشف ہوتا ہے، کھانا کھاتے ہوئے اچانک وہ رونے لگا۔ وجہ دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ میری ماں جہنّم میں جل رہی ہے۔ حضرت سیِّدُنا شیخ اکبر مُحیُ الدّین ابنِ عَرَبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس کلمہ طیِّبہ ستّر ہزار (70,000) مرتبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا، آپ نے اُس کی ماں کو دل میں ایصالِ ثواب کر دیا۔ فوراً وہ نوجوان ہنس پڑا اور بولا کہ اپنی ماں کو جنّت میں دیکھتا ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! اس نوجوان نے کَشف کے ذریعے اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھا تو حضرت ابنِ عَرَبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا کلمہ طیِّبہ ایصالِ ثواب کرنے کی بَرَکت سے اس کی والدہ کو عذاب سے نجات مل گئی۔ جس حدیثِ پاک میں ستّر ہزار (70,000) کلمہ طیِّبہ پڑھنے کی فضیلت ہے وہ یہ ہے: بے شک جس شخص نے ستّر ہزار (70,000) مرتبہ کہا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اللہ پاک اس کی مغفرت فرمائے گا اور جس کے لیے یہ کہا گیا اس کی بھی مغفرت فرمائے گا۔[2]

ہمیں بھی چاہئے کہ زندگی میں کم از کم ایک بار ستّر ہزار (70,000) کلمہ طیِّبہ

1... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، باب ما علی الماموم... الخ، ۲۲۲/۳، تحت الحدیث: ۱۱۴۲

2... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، باب ما علی الماموم... الخ، ۲۲۲/۳، تحت الحدیث: ۱۱۴۲

پڑھ لیں اور جو عزیز رشتے دار فوت ہو گئے ہوں اُن کو یہ اِیصالِ ثواب کر دیں۔ یہ تعداد ایک دن اور ایک ہی نِشَست میں پڑھنا ضروری نہیں بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے بھی پڑھ سکتی ہیں، روزانہ کم از کم 100 مرتبہ تو بآسانی پڑھا ہی جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

بیٹھنے کی چند سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیٹھنے کی چند سنتیں اور آداب سنتی ہیں: ☆ چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے۔ ☆ جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہئے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔(2) قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔(1) ☆ اعلیٰ حضرت،

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

2 ۔۔۔ ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، ۴/۳۳۸، حدیث: ۴۸۲۱

امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: پیر واستاذ کی نشست پر ان کی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔[2] ☆جب کبھی اِجتماع یا مجلس میں آئیں تولوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔☆جب بیٹھیں تو جوتے اتارلیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔[3] ☆مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو اسلامی بہن مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگادی جائے گی۔وہ دعا یہ ہے: "سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ" ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اوراے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتاہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔[4] ☆جب والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص۲۲۹

2 . . . فتاوٰی رضویہ، ۲۴/ ۳۶۹/ ۴۲۴

3 . . . جامع صغیر، ص۴۰، حدیث: ۵۵۴

4 . . . ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، ۴/ ۳۴۷ حدیث: ۴۸۵۷

بیان 4: ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور ربِّ کریم کی حمد بیان کی اور پھر نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنے ربّ سے مغفرت طلب کی، تو یقیناً اس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کر لیا۔(1)

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرُود دافعِ جُملہ بَلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(2)

1...تفسیر درمنثور، پ ۳۰، ذکر دعاء ختم القرآن، ۶۹۸/۸

2...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

مدنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کیئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یوں تو تمام صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے اپنے اپنے درجے ہیں مگران مُقدّس ہستیوں میں حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو خاص مقام و مرتبہ حاصل ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے دینِ اسلام کی خاطر بہت تکالیف اور اَذیتیں برداشت کیں۔ خوفِ خُدا ہو یا عشقِ رَسول، تقویٰ وپرہیز گاری ہو یا عبادت و ریاضت، کَرامت و شَرافت ہو یا اِستقامت، عاجزی و اِنکساری ہو یا حُسنِ اَخلاق آپ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ذات میں ان تمام خوبیوں کی جھلک دکھائی دیتی تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ غلاموں کو سینے سے لگانے والے ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وقتاً فوقتاً آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے فضائل بیان فرمائے۔ آج کے بیان میں ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا تذکرہ، مختصر تعارف، فضائل، بالخصوص آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ایمان پر اِستقامت اور عشقِ رَسول کے واقعات سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجّہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آمین

آیئے! سب سے پہلے حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

حضرت بلال کی آزادی

حضرت عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن (اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے چچازاد بھائی) وَرَقہ بن نَوفَل کا گزر حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس سے ہوا جبکہ انہیں (اسلام لانے کی وجہ سے) مارا جا رہا تھا اور ایسی حالت میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **"اَحَد، اَحَد یعنی اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے"** کی صدا لگا رہے تھے۔ وَرَقہ بن نَوفَل نے دیکھا تو کہا: بلال! اللہ ہی کا نام لئے جاؤ۔ پھر اُمیّہ بن خَلَف جو حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مار رہا تھا، اس کی طرف متوجّہ ہو کر کہا: اللہ کی قسم! اگر تم اِنہیں اس بات پر شہید کر دو گے تو میں رحمت و برکت پانے کے لئے (اِن کا مزار) بناؤں گا۔ ایک دن اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا گزر حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس سے ہوا اور وہ لوگ حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ یہی برتاؤ (Behaviour) کر رہے تھے تو حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُمیّہ

بن خَلَف سے فرمایا: اس بیچارے کے معاملے میں تُو اللہ سے نہیں ڈرتا، کب تک اسے تکلیف دیتا رہے گا؟ اُمیّہ نے کہا: آپ نے اسے بگاڑا ہے، آپ اسے اس تکلیف سے بچالیں جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ تو اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: میرے پاس بلال سے زیادہ تَندرست و تَوانا غُلام ہے، بلال مجھے دے کر وہ تم لے لو۔ کہنے لگا: منظور ہے، تو حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُمیّہ کو اپنا غلام دے دیا اور حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو لے لیا اور اُنہیں آزاد کر دیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو راہِ خُدا میں کتنی آزمائشیں آئیں، لیکن پھر بھی باطل کے آگے اپنا سر نہیں جھکایا، گویا ان اللہ والوں کا یہ شیوہ (Trait) تھا کہ سر کٹتا ہے تو کٹ جائے، جان جاتی ہے تو چلی جائے مگر دینِ اسلام کو چھوڑ کر باطل کے آگے سر نہ جھکنے پائے۔ ان کا یہ عمل ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ راہِ حق میں اپنا سب کچھ بھی لُٹانا پڑے تو لٹا دیا جائے لیکن حق کا ساتھ نہ چھوڑا جائے اور ڈَٹ کر باطل کا مقابلہ کیا جائے۔ دنیا میں اس کا صلہ اگرچہ کچھ نہ ملے لیکن ایسے لوگوں کی یقیناً آخرت سنور جاتی ہے، بارگاہِ اِلٰہی سے اِنعامات و اکرامات کی بارش برستی ہے۔ حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آخری دَم تک اِخلاص اور اِستقامت کے ساتھ دینِ اسلام پر ثابت قدم رہے، راہِ خُدا میں جان کی بازی لگا دی مگر پائے اِستقلال میں ذرّہ برابر بھی لغزش نہ آئی، دینِ اسلام قبول کرنے کی پاداش میں

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، بلال بن رباح، ۱/۱۹۹، حدیث: ۴۸۶

مَظلومانہ زندگی بسر کرنے کے باوجود بھی کبھی زبان پر شکوہ نہیں آیا اور ایک طرف ہم محبّتِ رَسول کا دم بھرنے والیاں معمولی سی خَراش پر واویلا اور شور مچاتی ہیں، ذرا سی تکلیف پہنچنے پر بے صَبری کا مظاہرہ کرتی نظر آتی ہیں۔ ذرا سوچئے! حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس قدر تکلیفیں برداشت کرنے کے باوجود بھی زبانِ حال سے یہی کہتے رہے کہ جان تو جا سکتی ہے لیکن کلمہ نہیں چُھوٹ سکتا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزاریں، ان کی قربانی کے واقعات پڑھ کر اور ان کا ذِکر کر کے اپنے ایمان کو تازہ کریں۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ایمان پر اِستقامت کے مزید واقعات سننے سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف سنتی ہیں: چنانچہ

مختصر تعارف

☆حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قبیلہ بَنِی جُمَح کے غلام تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام بلال، والد کا نام رَباح اور والدۂ محترمہ کا نام حَمامہ ہے۔[1] ☆آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کُنیت ابوعبدُ اللّٰہ، ابوعبدُ الکریم، ابوعبدُ الرَّحمٰن اور ابوعَمرو حبشی ہیں۔[2] ☆مُؤذِّنِ رَسول اور سیّدُ المؤذّنین کے القابات سے مشہور تھے۔ چنانچہ حضور نبیِّ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بلال ایک اچھے انسان اور مُؤذِّنین (یعنی اذان دینے والوں) کے سردار ہیں۔[3] ☆آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا شمار اِسلام قبول کرنے والے اولین

---

1 ... حلیة الاولیاء، بلال بن رباح، ۱/۲۰۰، ماخوذا

2 ... الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، رقم: ۲۱۴، بلال بن رباح، ۱/۲۸۵

3 ... معجم کبیر، ۲۰۹/۵، حدیث: ۵۱۱۹

سعادت مندوں میں ہوتا ہے۔[1] ☆حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ تنہائی (Privacy) میں عبادت کرنے والے، صاحبِ فضل و سخاوت، اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے آزاد کردہ غُلام ہیں۔☆آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو دینِ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بہت زیادہ ستایا گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ دو جہاں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خازن (خزانچی) تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت کرنے والے، نیکیوں میں پہل کرنے والے اور ربِّ کریم کی ذات پر کامل بھروسا اور یقین رکھنے والے تھے۔[2] ☆آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اسلام میں سچّے اور پاکیزہ دل والے تھے۔☆دوپہر کے وقت جب گرمی خوب زور پکڑتی تو اُمیّہ بن خَلَف انہیں باہر لاکر پیٹھ کے بل مکّہ کے ریتیلے میدان میں ڈال دیتا پھر بڑا پتھر لانے کا حکم دیتا جو ان کے سینے پر رکھ دیا جاتا۔ لیکن حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اس سخت مصیبت میں گرفتار ہونے کے باوجود **"اَحَد، اَحَد"** یعنی اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے، کی صَدا لگاتے۔[3] ☆آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا وصال 20 سنِ ہجری کو ہوا۔[4]

جاہ و جلال دو نہ ہی مال و مَنال دو سوزِ بلال بس مری جھولی میں ڈال دو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…صفة الصفوة، رقم:۲۴، بلال بن ابی رباح…الخ، جزء ۱، ۱/ ۲۲۷ ماخوذا

2…حلية الاولياء، بلال بن رباح، ۱/ ۱۹۹ ماخوذا

3…حلية الاولياء، بلال بن رباح، ۱/ ۲۰۰ موخوذا

4…تاریخ ابن عسلکر، رقم:۹۷۴، بلال بن رباح، ۱۰/ ۴۴۵

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ پیکرِ صبر و وفا اور اِسلام کے حقیقی آئینہ دار، اِسلام سے محبّت کرنے والے، اِسلام کی خاطر تکلیفیں برداشت کرنے والے اور اِسلام کی خاطر اپنی جان تک قربان کرنے والے تھے۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی ایمان پر اِستقامت کا واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

اِسلام کے حقیقی آئینہ دار

حضرت عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: ایک روز میں حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے پاس سے گزرا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو تپتی ہوئی زمین پر لٹا کر سزا دی جارہی تھی (گرمی کی شدت اتنی ہوتی کہ) اگر اس زمین پر گوشت کا ٹکڑا رکھ دیا جاتا تو وہ بھی پک جاتا، اس حال میں بھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی زبانِ مُبارک پر یہ الفاظ جاری تھے: میں لات وعُزّٰی کی خدائی کو تسلیم نہیں کرتا۔ یہ سُن کر بدبخت اُمیّہ بن خلف نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی سزا میں اور اضافہ کر دیا اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے گلے کو اس زور سے دبایا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ بے ہوش ہوگئے۔(1)

اِیمان پر اِستقامت

بعض اَوقات غیر مسلم آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو باندھ کر بچّوں کے حوالے کر دیا کرتے جو آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو مکّہ کی گلی کوچوں (Streets) میں گھسیٹتے پھرتے لیکن اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی زبان پر **"اَحد، اَحد"** یعنی اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے، جاری رہتا۔(2)

1 ... سبل الھدی والرشاد، جماع ابواب بعض...الخ، الباب الخامس عشر فی عدوان...الخ، ۳۵۷/۲

2 ... مصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفضائل، باب فی بلال وفضله، ۵۴۷/۷، حدیث: ۱ ملتقطا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دینِ اسلام سے کیسی محبت فرماتے تھے، دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زندگی کا مقصدِ اصلی یہی تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے کردار سے رہتی دُنیا تک کے مُسلمانوں کو یہ بتا دیا کہ ایک مسلمان کو دینِ اسلام اور اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیسی محبت ہونی چاہئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی خواہشات، مال و اَسباب، اَولاد و اَقارِب حتّٰی کہ اپنی جان سے بھی بڑھ کر اللہ کریم اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کی اور اس محبّت کو ہمیشہ اپنے دل میں بسائے رکھا۔ نتیجۃً آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے عمل سے خوش ہو کر رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کئی مواقع پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی تعریف و توصیف فرمائی اور جنّت میں اپنے غُلام کے قدموں کی آواز کو بھی سماعت فرمایا: چنانچہ

قدموں کی آہٹ

معراج کی رات جنّت کی سیر کے دوران نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت میں کسی کے قدموں کی آہٹ سماعت فرمائی جس کے بارے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بتایا گیا کہ یہ بلال کے قدموں کی آواز ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! قربان جائیں! حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان پر کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے غُلام کے قدموں کی آہٹ جنّت میں سماعت فرما رہے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو یہ مقام و مَرتبہ کس عمل کے سبب حاصل ہوا،

---

1 . . . مشکاۃ، کتاب المناقب، باب مناقب عمر، ۲/۴۱۸، حدیث: ۶۰۳۷ ملتقطا

آیئے سنتی ہیں: چنانچہ

جنّت میں لے جانے والا عمل

حضرت بُرَیدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے رِوایت ہے کہ ایک صُبح نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بیدار ہوئے تو حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے فرمایا: اے بلال! کونسی چیز تمہیں مجھ سے پہلے جنّت میں لے گئی؟ آج شب میں جنّت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی۔ تو حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے عرض کیا: یَارَسُوۡلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میں (وضو کرنے کے بعد) ہمیشہ دو (2) رَکعتیں پڑھ کر اذان دیتا ہوں اور جب بے وضو ہو جاتا ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں تو رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا (اچھا!) یہی وجہ ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو نفل نمازوں کا کیسا جذبہ تھا، جب بھی وضو کرتے تو دو رکعت نماز تَحِیَّۃُ الۡوُضو ادا فرماتے اور ایک طرف ہم اپنے کردار کی طرف نگاہ دوڑائیں تو ہمارا حال یہ ہے کہ نَوافل کے ساتھ ساتھ فرائض و وَاجبات میں سستی کرتی نظر آتی ہیں، سہیلیوں کے ساتھ فضول باتوں میں گھنٹوں ضائع کر دیتی ہیں لیکن نماز کے لئے ٹائم نہیں۔ شادی کی دعوت میں دو گھنٹے پہلے پہنچ جاتی ہیں، لیکن نماز کے لئے پہلے سے تیاری کرنے کا وقت نہیں۔ اپنی زندگی کے مقصد (Purpose of life) کو بُھول کر شب و روز حُقُوقُ اللّٰہ کی پامالی میں بسر کر رہی ہیں۔ یاد رکھئے! نماز حُقُوقُ اللّٰہ میں سے انتہائی اہم فریضہ ہے،

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص ۔۔۔ الخ، ۵/۳۸۵، حدیث: ۳۷۰۹ ملتقطا

نماز ضائع کرنے والوں کو قبر و حشر میں دردناک عذابوں کا سامنا کرنا پڑے گا، چنانچہ

بے نمازی کی سزا

بروزِ قیامت گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز چھوڑنے والوں کے چہرے سیاہ ہوں گے اور بے شک جہنم میں ایک وادی ہے جسے ملحم کہا جاتا ہے، اس میں سانپ ہیں اور ہر سانپ اونٹ جتنا ہے، اس کی لمبائی ایک مہینے کی مسافت جتنی ہے، جب وہ بے نمازی کو ڈَسے گا تو اس کا زہر 70 سال تک اس کے جسم (Body) میں جوش مارتا رہے گا پھر اس کا گوشت گل کر ہڈی سے الگ ہو جائے گا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خوفِ خدا سے لرز جائیے، خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیے اور آج سے ہی نمازوں کی پابندی شروع کر دیجئے، نہ صرف پانچوں نمازیں ادا کرنے کا معمول بنائیں بلکہ تَحِیَّۃُ الْوُضو اور دیگر نوافل کی بھی پابندی کرنے کی نیّت کر لیجئے، آیئے! نفل نمازوں کی پابندی کا ذہن بنانے کے لئے (3) فرامینِ مصطفٰے سنتی ہیں: چنانچہ

نوافل کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: جس نے دو رکعت نفل ادا کئے جن میں اپنے دل سے کچھ بات نہ کی تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[2]

---

1 ...کتاب الکبائر، فصل فی المحافظة علی الصلوات...الخ، ص ۲۶

2 ...بخاری، کتاب الوضو، باب الوضو ثلاثا ثلاثا، ۱/۷۸، حدیث: ۱۵۹

2. ارشاد فرمایا: جو شخص اَحسن طریقے سے وُضو کرے اور دو رکعتیں قلبی توجّہ سے ادا کرے تو اس کے لئے جنّت واجب ہو جائے گی۔[1]

3. ارشاد فرمایا: جس نے اَحسن طریقے سے وضو کیا پھر اُٹھ کر دو یا چار رکعتیں پڑھیں اور ان کے رکوع و سجود خشوع کے ساتھ ادا کئے پھر اللہ کریم سے مغفرت طلب کی تو ربِّ کریم اس کی مغفرت فرمادے گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بلال حبشی کا عشقِ رسول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرت کے متعلق سن رہی تھیں، حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاکیزہ اَوصاف اس قدر ہیں کہ مختصر وَقْت اُن خصائص کو بیان کرنے کیلئے ناکافی ہے، مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ایک وصف بے مثل و بے مثال ہے اور وہ ہے عشقِ رسول۔ یوں تو عشقِ رسول تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دلوں کی دھڑکن تھا، مگر بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت و غلامی میں یوں گم رہتے کہ انہیں دنیا کی کسی چیز سے کوئی غرض نہ ہوتی۔ وہ سب کچھ برداشت کرسکتے تھے لیکن انہیں کبھی یہ گوارا نہ تھا کہ کوئی ان کے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ اقدس میں ادنیٰ سی بے ادبی کی جرأت کرے، اسی عشقِ کامل کے طفیل حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دنیا و آخرت میں ایسا مقام

1 . . . مسلم، کتاب الطھارۃ، باب ذکر المستحب عقب الوضوء، ص۱۱۸، حدیث:۵۵۳

2 . . . مسند امام احمد، بقیۃ حدیث ابی درداء، ۱۰/۴۳۰، حدیث:۲۷۶۱۶

و مرتبہ اور وقار ملا کہ ان کی قسمت پر رشک آتا ہے۔ یہ ان کے عشق کا کمال تھا کہ مشکل سے مشکل گھڑی اور کٹھن سے کٹھن وقت میں بھی رَسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وصال کا شوق انہیں تڑپاتا رہتا حتّٰی کہ جانکنی کے وقت بھی حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اپنے وصال کا مَلال ہونے کے بجائے اپنے محبوب سے وصال کی خوشی تھی۔ آیئے! اپنے دلوں میں عشقِ رسول کو اُجاگر کرنے کی نیّت سے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے عشقِ رسول کا ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

حضور سے ملنے کی خوشی

جب حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر مرضِ وفات میں جانکنی کا وقت آیا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بیوی نے بے قرار ہو کر یہ کہا: "وَاحُزْنَاہُ" ہائے رے میری مصیبت! تو حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے آنکھیں کھول دیں اور تڑپ کر فرمایا: "وَاطَرَبَاہُ" واہ رے میری خوشی! آخری کلمات جو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زبانِ مُبارک سے نکلے وہ یہ تھے: غَدًا نَلْقَی الْاَحِبَّۃَ مُحَمَّدًا وَّحِزْبَہٗ یعنی کل میں اپنے آقا و مولا حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے جا ملوں گا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ عاشقِ صادق، بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسا کامل درجے کا عشق تھا کہ موت کو مسکراتے ہوئے گلے لگا رہے ہیں۔ اس لئے کہ مرنے کے بعد حضور نبیِ کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضری نصیب ہو گی، جنّت میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

1 ... احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت، الباب الخامس فی کلام المحتضرین... الخ، ۵/ ۲۳۱

واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات ہوگی۔ حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنی گُفتار و کردار سے یہ ثابت کر کے دکھایا اور سکھایا کہ عشقِ رَسول ہی دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے۔ سفر ہو یا حضر، زِندگی کے سانس چل رہے ہوں یا موت کا وقت ہو، الغرض ہر جگہ ہر معاملے میں انہوں نے محبّتِ رسول کو اپنا سرمایۂ حیات بنائے رکھا اور عشقِ حبیب میں خود کو فنا کردیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج کئی صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عُشّاقانِ رسول کے دلوں کی دھڑکن بنے ہوئے ہیں اور ایک طرف ہم محبّتِ رسول کا دم بھرنے والیاں! اپنے اوپر غور کریں تو صرف زَبان کی حد تک ہی عشقِ رسول کے دعوے ہیں اور کردار عشقِ رسول سے خالی ہے۔ ذرا سوچئے! **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والیاں کسی سے لڑائی جھگڑا کرتی ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والیاں بدلہ لینے کے مَواقع تلاش کرتی ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والیاں گالیاں بکتی ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والیاں تہذیب و اخلاق کا دامن ہاتھوں سے چھوڑتی ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والیاں اپنی اسلامی بہنوں کی دل آزاریاں کرتی ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والیاں بے پردگی کرتی ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والیاں غیر مسلموں کی نَقّالی کرتی ہیں؟ یقیناً نہیں اور ہرگز نہیں۔ لہٰذا آج ہی گناہوں سے توبہ کیجئے اور نیکیوں پر کمربستہ ہو جائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایک سچّے عاشق کی ہمیشہ سے یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس کا مَحبوب اس سے راضی رہے جس کے لئے وہ مختلف جتن کرتا ہے،

وہ اپنے محبوب کے روزمرہ کے مَعْمُولات کو نوٹ کرتا اور پھر اسے اپنے سینے میں سما لیتا ہے اپنی زِندگی اور اپنے تمام مُعاملات کو مَحبوب کی پسند کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے اور جو چیز مَحبوب کو ناپسند ہو وہ بھی اسے ناپسند کرتا ہے اور جس چیز کو مَحبوب سے نِسبت ہو جائے وہ بھی عاشق کی نظر میں مَحبوب ہو جاتی ہے۔یہی وجہ تھی کہ حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قبیلے والوں سے بے پناہ محبّت فرماتے اور ان کے لئے دعائیں کرتے تھے: چنانچہ

قریش کے لئے دعا کرتے

حضرت عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بَنُو نَجّار کی ایک صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے فرمایا: مسجدِ نَبوی شریف کے گرد میرا ہی گھر سب سے اونچا تھا اور اسی پر حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فجر کی اَذان دیا کرتے تھے۔وہ رات کے آخری حصّے میں آکر مکان کی چھت پر بیٹھ جاتے اور فجر طُلُوع ہونے کا اِنتظار کرتے، جب اسے دیکھتے تو انگڑائی لیتے اور یہ دُعا مانگتے: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُكَ وَاَسْتَعِیْنُكَ عَلٰی قُرَیْشٍ اَنْ یُّقِیْمُوْا دِیْنَكَ** یعنی اے اللہ! میں تیری حمد بیان کرتا ہوں اور قریش کے معاملے میں تیری مدد طلب کرتا ہوں کہ وہ تیرے دِین کو قائم کریں۔اس کے بعد اَذان کہتے۔وہ صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عُنْہا فرماتی ہیں: خُدا کی قسم! میری مَعلومات میں ایک رات بھی ایسی نہیں کہ اُنہوں نے یہ دُعا نہ مانگی ہو۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے دو نِکات حاصل ہوئے:

1...ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب الاذان فوق المنارۃ، ۲۱۹/۱، حدیث: ۵۱۹

پہلا نکتہ یہ حاصل ہوا کہ جب اَذان سے پہلے قریش کیلئے دُعائیہ **کلمات** کہنا جائز اور سُنَّتِ بلالی ہے تو پھر اَذان سے پہلے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے دُعا کرنا یعنی دُرُود و سلام پڑھنا بھی یقیناً جائز بلکہ کثیر اَجر و ثواب کا باعث ہے۔**دوسرا نکتہ** یہ حاصل ہوا کہ حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اذان سے پہلے اپنے لئے اور حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قبیلے والوں کے لئے بلاناغہ دُعائیہ **کلمات** کہتے۔ہمیں بھی چاہیے کہ جب دعا کریں تو صرف اپنے لئے ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں،کیونکہ دُعا کی قبولیت کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جب ہم اپنے لیے دُعا مانگیں توسب اہلِ اسلام کو اس دُعا میں شریک کریں۔

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اگر دُعا مانگنے والا خود قابلِ عطا نہیں تو کسی بندے کا طُفَیلی ہو کر مراد کو پہنچ جائے گا۔(1)

حضرت ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ہم سے ذکر کیا گیا،جو شخص مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لیے دُعائے خیر کرتا ہے قیامت کو جب ان کی مجلسوں پر گزرے گا تو ایک کہنے والا کہے گا:یہ وہ ہے جو تمہارے لیے دُنیا میں دُعائے خیر کرتا تھا تو وہ اس کی شفاعت کریں گے اور جنابِ اِلٰہی میں عرض کر کے اسے جنّت میں لے جائیں گے۔(2)

قرآنِ کریم کے پارہ 26 سورۂ محمد آیت نمبر 19 میں تمام مسلمانوں کیلئے دُعا

---

1 . . . فضائل دعا، ص۸۶ بتغیر قلیل

2 . . . فضائل دعا، ص۸۶

کرنے کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِؕ (پ۲۶، محمد:۱۹) ترجَمۂ کنز الایمان: اور اے محبوب اپنے خاصّوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گُناہوں کی معافی مانگو۔

حضور نبیِ کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ** (یعنی اے اللہ! میری مغفرت فرما) کہتے سنا۔ فرمایا: اگر سب مسلمانوں کو شاملِ دُعا کرتا تو تیری دُعا مقبول ہوتی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی دُعاؤں میں تمام مسلمانوں بالخصوص والدین اور اپنے اساتذہ کو ضرور یاد رکھا کریں۔ یاد رکھئے! ☆دُعا دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔☆دُعا اللہ کریم سے مُناجات کرنے، اس کا قُرب حاصل کرنے، اس کی عظیم بارگاہ سے مُرادیں پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔☆دعا بخشش و مغفرت کا پروانہ حاصل کرنے اور دُنیوی و اُخروی مَصائِب و مُشکِلات کے حل کا نہایت آسان اور مُجرَّب ذریعہ ہے۔☆دُعا ایک بہترین عبادت اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتِ مُبارکہ ہے۔☆دُعا گناہگاروں کے حق میں اللہ کریم کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت و سعادت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے

---

1 ۔۔۔ ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب: في الدعاء بغیر العربیۃ، ۲/۲۸۶

عشقِ رسول کے واقعات سن رہی تھیں، ایمان لانے اور غُلامی سے آزادی پانے کے بعد عاشقِ بے مثال حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی زندگی کے حَسین ایّام سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں گزارے۔ یقیناً حقیقی عاشق جب اپنے محبوب کا دیدار نہ کرے تو اسے کسی پل چین نہیں آتا، وہ محبوب کو دیکھنے کے لئے بیقرار ہوجاتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ جب حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِصالِ ظاہری ہوا تو حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی حالت غیر ہوگئی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مدینے کی گلیوں میں یہ کہتے پھرتے تھے کہ لوگو! تم نے کہیں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا ہے تو مجھے بھی دکھا دو یا مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پتا بتادو اسی غم میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مدینۂ طیّبہ سے ہجرت کرکے مُلکِ شام کی طرف چلے گئے۔

آیا ہے بُلاوا مجھے دربارِ نبی سے

جب حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مدینۂ طیّبہ سے ہجرت کر کے مُلکِ شام میں سُکُونت اختیار فرمائی۔ تو ایک رات آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے خواب میں اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے بلال! یہ کیسی بے وفائی ہے، کیا ابھی وہ وقت نہ آیا کہ تم میری زیارت کیلئے مدینے آؤ۔ عاشقِ بے مثال حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ غمزدہ و خوفزدہ حالت میں بیدار ہوئے، سواری پر سوار ہوئے اور مدینۂ منوّرہ کی جانب روانہ ہوگئے۔ جب مدینۂ طیّبہ کی نُورانی اور پُرکیف فضاؤں میں داخل ہوئے تو بے تابانہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُراَنوار پر حاضر ہوئے، آنکھوں سے آنسوؤں کا تار بندھ گیا اور اپنا چہرہ مزارِ پاک کی مبارک خاک پر مَس

کرنے لگے۔ گلشنِ رسالت کے دونوں مہکتے پھول حضراتِ حَسَنَینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما کی وہاں تشریف آوری ہوئی تو حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دونوں شہزادوں کو گلے لگا لیا اور پیار کرنے لگے۔ شہزادوں نے فرمائش کی: اے بِلال! ہم آپ کی وہی اذان سننے کے خواہش مند ہیں جو صبح کے وقت نانا جان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیّبہ میں دیا کرتے تھے۔

حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مسجدِ نبوی شریف کی چھت پر اُس حصّے میں تشریف لے گئے جہاں وہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہِری میں اَذان دیا کرتے تھے۔ جب حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے **"اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر"** سے اَذان کا آغاز کیا تو مدینۂ طیّبہ میں لوگ بے تاب ہوگئے۔ جب **"اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ"** کے کلمات کہے تو لوگوں کی بے تابی اس قدر بڑھ گئی کہ ہر طرف آہ و بُکا شروع ہوگیا۔ پھر جب **"اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ"** پر پہنچے تو لوگ اپنے آپ سے بیگانہ ہوگئے، ایک دوسرے سے پوچھنے لگے: کیا رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مزارِ پُر اَنوار سے باہر تشریف لے آئے ہیں؟ حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہِری کے بعد اہلِ مدینہ میں کبھی اتنی زیادہ آہ و زاری نہ ہوئی تھی جتنی اس دن دیکھنے میں آئی۔[1]

یاحبیب! بَرائے بلال دو غم اپنا دنیا کے سارے غم مرے دل سے نکال دو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۰۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ حقیقت ہے جو عشقِ رسول میں روتا ہے

---

1 … تاریخ ابن عساکر، رقم: ۴۹۳، ابراھیم بن محمد…الخ، ۷/۱۳۷، فتاوی رضویہ، ۱۰/۷۲۰ ماخوذا

وہی دنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے۔ جب بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنی ساری زندگی اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق و محبّت میں گزاری تو ربِّ کریم نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دنیا و آخرت میں بُلند مقام و مرتبہ عطا فرمایا، قیامت تک آنے والے لوگوں کے دلوں میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی محبت ڈال دی گئی اور حضورِ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ایسے ایسے فضائل و مراتب کو بیان کیا جن کو پڑھ یا سن کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے محبّت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ آیئے! حضرتِ بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دنیا و آخرت میں کیسا مقام حاصل ہے، اس کے متعلق دو (2) فرامینِ مصطفےٰ سنتی ہیں: چنانچہ

شانِ بلال بزبانِ مصطفےٰ

1. ہم غریبوں کے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مرتبہ حضرت بلال (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: بروزِ قیامت جنّتی اونٹنی پر سوار ہو کر اذان کہیں گے اور جب اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہِ کے کلمات کہیں گے تو تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے اُمّتی بلال کو دیکھ رہے ہوں گے۔ انبیاء و شہدا کے بعد سب سے پہلے بلال کو جنتی حلّہ پہنایا جائے گا۔(1)
2. حضورِ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت بلال ایسی اونٹنی پر سوار ہو کر آئیں گے جس کی کاٹھی سونے اور یاقوت سے مُزیّن ہو گی، ان کے ہاتھ میں جھنڈا ہو گا، تمام مُؤذّن ان کے پیچھے پیچھے ہوں گے اور یوں بلال کی

1...تاریخ ابن عساکر، رقم: ۹۷۴، بلال بن رباح، ۱۰/۴۵۹، حدیث: ۲۶۵۵ ملتقطا

قیادت میں وہ قافلہ جنّت میں داخل ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ بھی جنّت میں داخل ہو جائے گا جس نے صرف چالیس دن اللہ پاک کی رضا کے لئے اَذانیں دی ہوں گی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

شکر کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شکر کے بارے میں چند آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے دو (2) فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اللہ پاک کو یہ بات پسند ہے کہ بندہ ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر اللہ کریم کا شکر ادا کرے۔[3] (2) فرمایا: تمہیں چاہئے کہ زبانیں ذکر سے اور دل شکر سے

1 ... تاریخ ابن عسکر، رقم: ۹۷۴، بلال بن رباح، ۱۰/۴۶۰، حدیث: ۲۶۵۷

2 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام ... الخ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

3 ... مسلم، کتاب الذکر والدعاء ... الخ، باب استحباب حمد اللہ ... الخ، ص ۱۱۲۲، حدیث: ۶۹۳۲

تر رکھو۔ (1)☆شکر اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ (2)☆اللہ پاک کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔ (3)☆شکر کی توفیق عظیم سعادت ہے۔☆شکر میں نعمتوں کی حفاظت ہے۔☆شکر ہی سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں۔☆شکر اللہ والوں کی عادت ہے۔ (4) ☆نعمت ملنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی صورت میں بندہ عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ (5)☆عبادت بغیر شکر کے مکمل نہیں ہوتی۔ (6)☆شکر تمام عبادتوں کی اصل ہے۔ (7)☆حضرت ابوبکر شِبْلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شکر یہ ہے کہ نظر نعمت عطا کرنے والے پر ہو نہ کہ نعمت پر۔ (8)☆حضرت اَبُوسلیمان واسطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو یاد کرنے سے دل میں اللہ پاک کی محبّت پیدا ہوتی ہے۔ (9)☆حضرت عمر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو شکر کے ذریعے محفوظ کر لو۔ (10)☆امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ عزوجل، ۱/۴۱۹، حدیث:۵۹۰ ملتقطا

2 . . . شکر کے فضائل، ص۱۲

3 . . . خزائن العرفان، پ۲، البقرہ، تحت الآیۃ:۱۷۲

4 . . . شکر کے فضائل، ص۱۲

5 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۱۲، ھود، تحت الآیۃ:۱۱، ۴/۴۰۶

6 . . . تفسیر بیضاوی، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۷۲، ۱/۴۴۹

7 . . . تفسیر کبیر، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۷۲، ۲/۱۹۱

8 . . . احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، الرکن الاول فی نفس الشکر، ۴/۱۰۳

9 . . . تاریخ ابن عساکر، رقم:۴۱۳۳، عبد العزیز بن عمیر . . . الخ، ۳۶/۳۳۴

10 . . . حلیۃ الاولیاء، عمر بن عبد العزیز، ۵/۳۷۴، حدیث:۷۴۵۵

فرماتے ہیں: دل کا شکر یہ ہے کہ نعمت کے ساتھ خیر اور نیکی کا ارادہ کیا جائے ☆ زبان کا شکر یہ ہے کہ اس نعمت پر اللہ پاک کی حمد وثناء کی جائے۔☆ باقی اعضا کا شکر یہ ہے کہ اللہ پاک کی نعمتوں کو اللہ پاک کی عبادت میں خرچ کیا جائے اور ان نعمتوں کو اللہ پاک کی مَعصیّت میں صَرف ہونے سے بچایا جائے۔ ☆ آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ کسی مسلمان کا عیب دیکھے تو اس پر پردہ ڈالے۔[1]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312 صفحات) 120صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 … احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، الرکن الاول فی نفس الشکر، ۴/۱۰۳ ملخصا

بیان:5 ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَؕ

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (1)

سرور رہتا ہے کیفِ دَوام رہتا ہے لبوں پہ میرے دُرود وسلام رہتا ہے
بَری ہیں نارِ جہنّم سے وہ خُدا کی قسم! کہ جن کو ذِکر محمد سے کام رہتا ہے

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

---

1 ... مسند الفردوس، ۵/۲۷۷، حدیث: ۸۱۷۵

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مدنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج ایک موضوع پر بڑی گفتگو کی جاتی ہے اور وہ ہے **خوش قسمت کون؟** (Who is fortunate?) آج ہر ایک نے اپنی اپنی سوچ کے مطابق خوش قسمتی کے کچھ معیار بنا رکھے ہیں، **کوئی کہتی ہے** جس کے پاس بہت مال و دولت ہے وہ بڑی خوش قسمت ہے۔ **کوئی کہتی ہے** جس کا گھر بڑا خوبصورت ہے وہ بڑی خوش قسمت ہے۔ **کوئی کہتی ہے** جس کا ایک بار بولنے پر کام ہو جاتا ہے وہ بڑی خوش قسمت

ہے۔ **تو کوئی کہتی ہے** جو بیرون ملک رہتی ہے وہ بڑی خوش قسمت ہے۔ اَلْغَرَض! جتنے منہ اتنی باتیں، ہر ایک کے نزدیک خوش قسمتی کا معیار جدا ہے، آج ہم قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ جاننے کی کوشش کریں گی کہ آیا جن لوگوں کو ہم خوش قسمت سمجھتی ہیں **وہی لوگ خوش قسمت ہیں یا حقیقت کچھ اور ہے؟** اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! حقیقتاً **خوش قسمت کون؟** اس کے متعلق ایک حدیثِ مُبارک سنتی ہیں:

مال و دولت اور اولاد کی حقیقت

ایک دن پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہاری اور تمہارے اہل وعیال (Family Members)، مال اور اَعمال کی مثال کیا ہے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے عرض کی: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم یعنی اللہ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ تو پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہاری، تمہارے اہل وعیال، مال اور اعمال کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جس کے تین بھائی ہوں، جب اس کی موت کا وقت قریب آئے تو وہ اپنے تینوں بھائیوں کو بلائے اور ایک سے کہے: تم میری حالت دیکھ رہے ہو، یہ بتاؤ کہ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ جواب دے: میں تمہارے لئے اتنا کر سکتا ہوں کہ فی الحال تمہاری تیمار داری (Nursing) کروں، تمہارے ساتھ رہ کر تمہاری حاجات اور ضروریات کو پورا کروں، پھر جب تمہارا انتقال ہو جائے تو تمہیں غسل دے کر کفن پہناؤں اور لوگوں کے ساتھ مل کر تمہارا جنازہ اٹھاؤں کہ کبھی میں کندھا دوں اور کبھی کوئی دوسرا شخص، جب

(تمہیں دفن کرکے) واپس آؤں تو جو کوئی تمہارے بارے میں پوچھے اس کے سامنے تمہاری بھلائی ہی بیان کروں۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ بھائی درحقیقت اس شخص کے **اہل و عیال ہیں**۔ یہ فرمانے کے بعد نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم سے پوچھا: اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ تو عرض کی: ہم اس میں کوئی بھلائی نہیں پاتے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: پھر وہ اپنے دوسرے بھائی سے کہے: تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو، تم میرے لئے کیا کرسکتے ہو؟ تو وہ جواب میں کہے: میں اس وقت تک تمہارا ساتھ دوں گا جب تک تم زندہ ہو، جونہی تم دنیا سے رخصت ہوگئے تو ہمارے راستے جدا جدا ہوجائیں گے کیونکہ تم قبر میں پہنچ جاؤ گے اور میں یہیں دنیا میں رہ جاؤں گا۔ (نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا) یہ بھائی اصل میں اس شخص کا **مال ہے**، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم اسے بھی اچھا نہیں سمجھتے۔ پھر حضور نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص اپنے تیسرے بھائی سے کہے: یقیناً تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو اور تم نے میرے اہل و عیال اور مال کا جواب بھی سن لیا ہے، بتاؤ! تم میرے لئے کیا کرسکتے ہو؟ وہ اُسے تسلی دیتے ہوئے کہے: میرے بھائی، میں تو قبر میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہیں وحشت سے بچاؤں گا اور جب حساب کا دن آئے گا تو میں تمہارے میزان میں جا بیٹھوں گا اور اسے وزن دار کردوں گا۔ (حضور نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا) یہ اس کا **(نیک) عمل ہے**، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ تو بہت اچھا دوست ہے، حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہی حقیقت (Reality) ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج دو چیزوں کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے، **ایک خاندان، اور دوسرا مال و دولت۔** غور کیجئے! آج **جس خاندان** کے بل بُوتے پر انسان پھولے نہیں سماتا، اچھے خاندان سے تعلق ہونے کی بنا پر فخر و غرور کیا جاتا ہے، **جس خاندان** کے لئے انسان ساری زندگی دولت کمانے کے لئے اپنی زندگی داؤ پر لگا دیتا ہے، **جس خاندان** کے لئے تکلیفیں اور مصیبتیں برداشت کی جاتی ہیں، **جس خاندان** کی خاطر لوگوں کے طعنے برداشت کئے جاتے ہیں، **جس خاندان** کی خاطر اپنی زندگی کو بے آرام کر دیا جاتا ہے، **جس خاندان** کی خاطر سردی و گرمی کو برداشت کیا جاتا ہے، **جس خاندان** کے مستقبل کو بنانے کے لئے اپنا مستقبل داؤ پر لگا دیا جاتا ہے وہ صرف قبرستان تک ساتھ دیں گے۔

اور دوسرا وہ مال جس سے انسان بڑی محبت کرتا ہے، **وہ مال** جسے دنیا میں بڑا سنبھال سنبھال کر رکھتا ہے، **وہ مال** جس کی خاطر راتوں کی نیندیں قربان کر دیتا ہے، **وہ مال** جسے حاصل کرنے کے لئے حلال و حرام کی تمیز بھول جاتا ہے، **وہ مال** جسے لوگوں کو دھوکا دے کر کماتا ہے، **وہ مال** جس کی خاطر گھر والوں کو چھوڑ کر دور دراز علاقوں میں سفر کیا جاتا ہے، **وہ مال** جسے جمع کرنے کے کئی طریقے سوچے جاتے ہیں، **وہ مال** جسے جمع کرنے کیلئے بیسیاں ڈالی جاتی ہیں، **وہ مال** صرف مرنے تک ہی ساتھ رہے گا، جیسے ہی انتقال ہو گا، سب مال و دولت، جائیداد (Property) وغیرہ، بچے اور بہن بھائی رشتہ دار آپس میں تقسیم کر لیں گے۔

---

1 . . . کنز العمال، کتاب الموت، باب فی الدفن وامور تقع بعدہ، جزء ۱۵، ۳۱۸/۸، حدیث: ۴۲۹۷۴

یادرکھئے! گھر والوں کی اچھی تربیت اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے لئے ان کے ساتھ مشغول رہنے میں کوئی برائی نہیں، مگر اولاد اور فیملی کی محبت میں مبتلا ہو کر اپنے ربِّ کریم کو بھول جانا، اولاد کی وجہ سے فخر و تکبر کرنا اور ضرورت سے بڑھ کر کثرتِ مال کی جستجو جاری رکھنا نہ صرف بُرا ہے بلکہ انسان کے لئے اُخروی سعادتوں سے محرومی کا سبب بھی ہے، چنانچہ

ربِّ کریم پارہ 27 سورۂ حدید آیت نمبر 20 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِؕ (پ۲۷، الحدید: ۲۰)

ترجَمۂ کنز العرفان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود اور زینت اور آپس میں فخرو غرور کرنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہے۔

اس آیتِ کریمہ کے آخر میں ارشاد فرمایا:

وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۝۲۰ (پ۲۷، الحدید: ۲۰)

ترجَمۂ کنز العرفان: اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

تفسیرِ صراط الجنان میں ہے کہ دنیا کی زندگی آپس میں فخر و غرور کرنے اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنے کا نام ہے اور جب دنیا کا یہ حال ہے اور اس میں ایسی قباحتیں موجود ہیں تو اس میں دل لگانے اور اس کے حصول کی کوشش کرتے رہنے کی بجائے ان کاموں میں مشغول ہونا چاہئے جن سے اُخروی زندگی سنور سکتی ہے۔[1]

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۲۷، الحدید، تحت الآیۃ: ۲۰ ، ۹/ ۷۴۱

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شروع میں بیان کردہ حکایت اور اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ خاندان، اولاد اور مال و دولت فقط دنیا ہی میں کام آتے ہیں۔ خاندان و اولاد تو صرف قبرستان تک ساتھ جاتے ہیں، خاندان اولاد اور مال و دولت کفن دفن کے کام آتے ہیں جبکہ نیک اعمال قبر کے اندر بھی کام آتے ہیں۔ خاندان، اولاد، مال اور دولت تو مرتے ہی ساتھ چھوڑ دیتے ہیں جبکہ نیک اعمال قبر میں بھی تنہا نہیں چھوڑتے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ مال زیادہ ہونے کی حرص کرنے اور اپنی اولاد پر فخر و غرور کرنے کے بجائے نیک اعمال میں اضافے کے لئے کوشش کرتی رہیں کیونکہ نیک اعمال کے بہت سے فوائد ہیں، مثلاً

☆**نیک اعمال** کی برکت سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ ☆**نیک اعمال** کی برکت سے جنّت کی لازوال نعمتیں نصیب ہونگی۔ ☆**نیک اعمال** کی برکت سے عذابِ قبر وحشر سے نجات ملتی ہے۔ ☆**نیک اعمال** گُناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہیں۔ ☆**نیک اعمال** رحمتِ الٰہی کے نزول کا سبب ہیں۔ ☆**نیک اعمال** کا اللہ پاک دنیا و آخرت میں اچھا بدلہ عطا فرماتا ہے۔ ☆**نیک اعمال** قبر میں اچھی اور پیاری شکل اِختیار کر کے آئیں گے۔ ☆**نیک اعمال** قبر میں راحت وسکون کا باعث بنیں گے۔ ☆**نیک اعمال** کی وجہ سے انسان کی نیک نامی ہوتی ہے۔ ☆**نیک اعمال** کی وجہ سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆**نیک اعمال** دُنیا و آخرت میں سلامتی اور نجات کا سبب ہیں۔ ☆**نیک اعمال** حشر تک انسان کے ساتھ رہیں گے۔ ☆**نیک اعمال** میدانِ محشر کی ہولناکیوں سے بچائیں گے۔ ☆**نیک اعمال** میزانِ عمل پر کام آئیں گے۔ ☆**نیک اعمال** پُل صراط پر گزرنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔ ☆**نیک اعمال** جنت میں انسان کے درجے بلند ہونے کا ذریعہ بنیں گے۔

حقیقی خوش قسمت کون؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اب اپنے آپ سے سوال کیجئے اور سوچئے کہ حقیقت میں **خوش قسمت کون ہے؟** بڑے خاندان والی خوش قسمت ہے؟ مال ودولت کی کثرت والی خوش قسمت ہے یا پھر نیک اعمال کی کثرت کرکے قبر میں جانے والی خوش قسمت ہے؟ تو ہر عقلمند اسلامی بہن اس سوال کے جواب میں بے اختیار یہی کہے گی کہ **نیک اعمال کرنے والی ہی خوش قسمت ہے۔**

لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی نیک اعمال کی کثرت کرنے والی بن جائیں اور ہم بھی خوش قسمت (fortunate) لوگوں کی لسٹ میں شامل ہونے کیلئے کمربستہ ہوجائیں کیونکہ ☆**خوش قسمت تو وہ ہیں** جو موت سے پہلے موت کی تیاری کرلیتی ہیں، ☆**خوش قسمت تو وہ ہیں** جن سے ان کا ربّ راضی ہے، ☆**خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں قبر میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پہچان نصیب ہوگی، ☆**خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں بروزِ قیامت اللہ کریم کی رحمت نصیب ہوگی، ☆**خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، ☆**خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں قیامت کے دن حساب کتاب کا خوف نہیں ہوگا، ☆**خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب ہوگی، ☆ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جن کی قبریں جنتی باغ ہوں گی، ☆ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جن کی قبریں نورِ مُصْطَفٰے سے روشن ہوں گی، ☆**خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں جنت کی نعمتیں حاصل ہوں گی، ☆**خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں ایمان کی سلامتی نصیب ہوگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خوش قسمت کون؟ ہم اس کے بارے میں سُن رہی ہیں، فی زمانہ جس طرح مال و دولت والیوں کو خوش قسمت سمجھا جاتا ہے اسی طرح مختلف دنیاوی چیزوں اور کریموں اور لوشنز سے اپنے چہروں کو خوبصورت، تروتازہ اور حسین و جمیل رکھنے والیوں کو بھی خوش قسمت سمجھا جاتا ہے، لیکن حقیقی طور پر تو خوش قسمت وہ ہیں جن کے چہرے قیامت کے دن خوبصورت ہوں گے، خوش قسمت تو وہ ہیں جن کے چہرے بروزِ قیامت چمکتے دمکتے ہوں گے، خوش قسمت تو وہ ہیں جنہیں قیامت کے دن نور عطا کیا جائے گا، خوش قسمت تو وہ ہے جن کے حسین و جمیل چہروں کو دیکھ کر جنتی بھی رشک کریں گے، خوش قسمت تو ایسے چہرے والیاں ہیں جو جنت میں عمدہ باغات اور عظیم الشان نعمتیں ملنے پر خوشی منا رہی ہوں گی، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں پارہ 30 سورۂ غاشیہ آیت نمبر 8 تا 10 میں ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وُجُوۡهٌ یَّوۡمَىِٕذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾ لِّسَعۡیِهَا رَاضِیَةٌ ﴿۹﴾ فِیۡ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿۱۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: کتنے ہی منہ اس دن چین میں ہیں اپنی کوشش پر راضی بلند باغ میں۔

(پ ۳۰، الغاشیہ: ۸ تا ۱۰)

تفسیرِ صراطُ الجنان میں ان آیاتِ مبارکہ کے تحت ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت میں پرہیزگار مومنین چین میں ہوں گے، نہ انہیں سورج کی گرمی ستائے گی، نہ زمین کی تپش، نہ انہیں خوف ہوگا نہ غم، نہ ربِّ کریم کا عِتاب ہو، نہ فرشتوں کی لعن طعن، نہ قیامت کی گھبراہٹ، کیونکہ یہ حضرات دنیا میں ربِّ کریم کے خوف سے بے چین رہے اور دنیا میں خوفِ خدا کی بے چینی قیامت کے دن چین کا ذریعہ ہے اور قیامت کے

دن جب مسلمان اپنا مرتبہ اور ثواب دیکھیں گے تو وہ دنیا میں کئے جانے والے اپنے نیک اعمال پر راضی اور خوش ہوں گے۔ اور حقیقتاً نیکیوں پر خوش ہونے کا وقت بھی قیامت ہی کا دن ہے کیونکہ اپنے انجام کی خبر نہیں، لہٰذا جب محشر میں اعمال کی مقبولیت دیکھیں گے تو خوش ہوں گے یونہی مومنوں کے نیک اعمال نہایت اچھی شکلوں میں ان کے ساتھ ہوں گے، جن کو دیکھ کر انہیں دلی شادمانی ہو گی۔ [1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ خوش قسمت لوگ جن کے چہرے بروزِ قیامت چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، ان پر رحمتِ الٰہی کی برسات ہو رہی ہو گی، لوگ حساب و کتاب کی سختیوں میں مبتلا ہوں گے اور یہ لوگ اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے، ان کو کسی قسم کا کوئی خوف اور غم نہیں ہو گا، آخر یہ **خوش قسمت لوگ کون ہوں گے**؟ آیئے! سنتی ہیں:

روشن چہرے والے

حضرت ابو اِدْرِیس خَولانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے عرض کی: میں اللہ پاک کی رضا کے لئے آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: تمہیں مبارک ہو، میں نے رسولِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: قیامت کے دن بعض لوگوں کیلئے عرش کے گرد کرسیاں نصب کی جائیں گی، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکدار ہوں گے، لوگ گھبراہٹ (i.e hardship) کا شکار ہوں گے جبکہ انہیں کوئی پریشانی نہ ہو گی، لوگ خوفزدہ

1... تفسیر صراط الجنان، پ ۳۰، الغاشیہ، تحت الآیۃ: ۸تا۱۰، ۱۰/ ۶۴۹

ہوں گے انہیں کوئی خوف نہ ہو گا، وہ ربِّ کریم کے دوست ہیں جن پر نہ کوئی اندیشہ ہے نہ کچھ غم۔ عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: ھُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللہِ یعنی اللہ کریم کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرنے والے۔ [1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کتنی خوش قسمت ہیں وہ جو محض اللہ پاک کی رضا کے لئے دوسری اسلامی بہنوں سے محبت کرتی ہیں، کتنی خوش قسمت ہیں وہ جو محض ربِّ کریم کی رضا کے لئے دوسری اسلامی بہنوں سے ملاقات کرتی ہیں، کتنی خوش قسمت ہیں وہ جو محض رضائے الٰہی کے لئے دوسری اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دیتی ہیں، کتنی خوش قسمت ہیں وہ جو رضائے الٰہی کے لئے دُوسری اسلامی بہنوں کو گناہوں سے بچنے کی ترغیب دلاتی ہیں، مگر افسوس! فی زمانہ دو مسلمانوں کے درمیان بات بات پر لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد نظر آتا ☆ **کہیں** ذات اور قومیت پر جھگڑا ہوتا نظر آتا ہے تو کہیں تَعَصُّب کی بنا پر لاٹھیاں چلتی نظر آتی ہیں ☆ **کہیں** مالک مکان اور کرائے داروں میں ہاتھا پائی ہوتی نظر آتی ہے ☆ **کہیں** ڈاکٹرنی اور مریضہ ایک دُوسرے سے بے صبری کا مظاہرہ کرتی نظر آتی ہیں ☆ **کہیں** ماں بیٹی ایک دوسرے سے جھگڑتی ہیں تو ☆ **کہیں** ساس بہو کے جھگڑے ہوتے نظر آتے ہیں ☆ **کہیں** ایک پڑوسن دوسری پڑوسن کو گالیاں دیتی نظر آتی ہے تو ☆ **کہیں** ایک سہیلی دوسری سہیلی کے عیبوں کو اچھالتی، غیبتیں اور چغلیاں کرتی نظر آتی ہے ☆ **کہیں** دینی سمجھ بوجھ رکھنے والیاں ایک دوسرے کی بلاوجہ شرعی مخالفت کرتی نظر آتی ہیں تو ☆ **کہیں** نیکی کی دعوت دینے والیاں ایک دوسرے کی

---

1 ... قوت القلوب، الفصل الرابع والاربعون فی کتاب الاخوۃ فی اللّٰہ تبارک وتعالی ... الخ، ۲/۳۶۴

باتوں سے ناراض ہو کر دین کے کاموں میں سُستی کرتی نظر آتی ہیں۔ الغرض ہر طرف مسلمانوں میں بغض و کینہ اور حسد پھیلا ہوا ہے حالانکہ بغض و کینہ اور حسد بہت ہی بُری عادت ہے، آیئے! اپنے دلوں میں اسلامی بہنوں کے ساتھ محبت بڑھانے اور بغض و کینہ سے جان چھڑانے کے لئے ایک روایت سنتی ہیں، چنانچہ

جنت حاصل کرنے کا آسان عمل

ایک بار پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم سے فرمایا: ابھی اس راستے سے تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا۔ اتنے میں ایک انصاری صحابی آئے، انہوں نے اپنے جوتے بائیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے اور ان کی داڑھی سے وُضو کا پانی ٹپک رہا تھا، انہوں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ دوسرے دن پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہی ارشاد فرمایا تو پھر وہ ہی انصاری صحابی پہلے کی طرح آئے، تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرت عبدُ اللہ بن عَمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اُن صحابی کے پیچھے ہو لئے اور اُن کے پاس جا کر کسی طرح ان سے تین دن تک رکنے کی اجازت لے لی۔ چنانچہ انہوں نے تین راتیں ان انصاری صحابی کے ساتھ گزاریں لیکن انہیں رات میں عبادت کرتے نہ دیکھا ہاں! جب وہ اپنے بستر پر کروٹ لیتے تو اللہ پاک کا ذکر کرتے یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے۔ حضرت عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے انصاری صحابی سے اچھی بات کے علاوہ کچھ نہ سنا۔ جب تین دن پورے ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین بار فرماتے سنا کہ ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا اور تینوں بار آپ ہی آئے

تب ہی میں نے پختہ ارادہ کرلیا تھا کہ آپ کا عمل جانوں گا لیکن میں نے آپ کو کوئی بڑا عمل کرتے نہیں دیکھا تو پھر آپ کو یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا؟ انہوں نے جواب دیا: میرا کوئی اور عمل نہیں بس یہی ہے جو آپ نے دیکھا، ہاں ایک بات ضرور ہے کہ میں کسی بھی مسلمان کے لئے اپنے دل میں کھوٹ نہیں پاتا اور جو اللہ نے کسی کو دیا ہے اُس پر حسد نہیں کرتا۔ حضرت عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا: یہی وہ عمل ہے جس نے آپ کو رفعتیں بخشیں اور ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج ہی حسد، کینہ اور بغض و عداوت، لڑائی جھگڑوں اور نفرتوں کو بھلا کر ایک دوسری کے گلے لگ جایئے، ایک دوسری سے معافی تلافی کرلیجئے، کیونکہ ربِّ کریم کی رضا کی خاطر ایک دوسری سے محبت کرنے والیوں کو بروزِ قیامت بہت بڑا مقام و مرتبہ ملے گا۔ چنانچہ

قابلِ رشک لوگ

ہمیں نیک اعمال کی ترغیب اور فکرِ آخرت کا ذہن دینے والے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت عرش کے گرد نور کے منبر ہوں گے ان پر موجود لوگوں کے لباس اور چہرے نورانی ہوں گے، وہ نہ انبیاء ہیں نہ شہداء لیکن ان پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ان کی صفات بیان فرمادیجئے۔ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ پاک کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے، اس کی رضا کی خاطر ساتھ بیٹھتے اور اسی کی رضا کے لئے ایک

1 . . . احیاء العلوم، ۳/ ۵۷۱ ملتقطا

دوسرے سے ملتے ہیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم خوش قسمت کون؟ کے بارے میں سن رہی تھیں یقیناً خوش قسمت وہ ہیں جو جنت کی ابدی نعمتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دنیا کی عارضی تکالیف پر صبر کرتیں، راتوں کی تنہائیوں میں اٹھ کر نیک اعمال کرتیں اور مشقتوں کو برداشت کرتیں ہیں۔ ایسی خوش نصیب اسلامی بہنوں کو مبارک ہو کہ ربِّ کریم انہیں کثیر انعامات واکرامات سے نوازے گا اور ایسی خوش نصیب اسلامی بہنوں کے لئے ربِّ کریم نے طرح طرح کی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں: چنانچہ

سونے کا محل

دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"عیونُ الحکایات"** حصہ دوم صفحہ 252 پر ہے کہ حافظ مُطَہَّر سَعدِی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بہت متقی وپرہیز گار تھے مسلسل ساٹھ (60) سال تک اللہ پاک سے ملاقات کے شوق میں آنسو بہاتے رہے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ایک رات میں نے اپنے آپ کو خواب میں ایک ایسی نہر کے کنارے پایا جس میں عمدہ مشک بہہ رہا تھا۔ اس کے دونوں کناروں پر انتہائی قیمتی موتی بکھرے ہوئے تھے۔ پھر میں نے سونے کی اینٹوں سے بنا ہوا محل دیکھا۔ جس میں خوبصورت لڑکیاں بہترین لباس وزیورات سے آراستہ بلند آواز میں ربِّ کریم کی پاکی بیان کر رہی تھیں، میں نے جب ان کی تسبیح سنی تو پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے خوبصورت آواز میں کہا: ہم ربِّ کریم کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہیں۔ میں نے کہا: تم یہاں کیا کرتی ہو؟ انہوں نے کہا: ربِّ

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب المتحابین فی اللہ، ١٠/ ٤٩١، حدیث: ١٧٩٩٩ ملتقطا

کریم نے ہمیں ان لوگوں کے لئے پیدا فرمایا ہے جو رات کو قیام کرتے ہیں اور اپنے ربّ سے مُناجات کرتے ہیں جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ میں نے کہا: **وہ خوش قسمت لوگ کون ہیں؟** جن کی آنکھیں ربِّ کریم تم سے ٹھنڈی کرے گا، انہوں نے کہا: کیا تم ان لوگوں کو نہیں جانتے؟ میں نے کہا نہیں۔ کہا: بے شک یہ وہ لوگ ہیں، جو قرآن کی تلاوت کرتے، تہجد پڑھتے اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ ایسے ہی خوش نصیب عبادت گزاروں کے لئے اللہ کریم نے ہمیں پیدا فرمایا ہے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! کتنی خوش قسمت ہیں وہ جو رات کی تنہائی میں اپنے ربِّ کریم کو یاد کرتی ہیں۔ کتنی خوش قسمت ہیں وہ جو فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزے پابندی کے ساتھ رکھتی ہیں۔ کتنی خوش قسمت ہیں وہ جو نمازِ تہجد ادا کرتی ہیں۔ کتنی خوش قسمت ہیں وہ جو روزانہ تلاوتِ قرآن کرتی ہیں۔ کتنی خوش قسمت ہیں وہ جو رات کو قیام کرتی ہیں۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری ایک تعداد ایسی ہے جو راتوں کو دیر تک جاگ کر کبھی فلموں ڈراموں میں اپنا وقت برباد کرتی ہے تو کبھی موبائل فون پر کال پیکجز کے ذریعے اپنے قیمتی لمحات کو گناہوں میں گزارتی ہے، کبھی سوشل میڈیا پر ساری ساری رات بیہودہ اور فضول گفتگو پھیلاتے ہوئے اپنا اور سہیلیوں کا وقت برباد کرتی ہے۔ اِن میں اکثریت اُن کی ہوتی ہے جنہیں نہ نمازوں کی کوئی فکر ہوتی ہے اور نہ قرآن پڑھنا آتا ہے اور جن کو قرآن پڑھنا آتا بھی ہے وہ بھی مہینوں قرآنِ کریم کی زیارت نہیں کرتیں بلکہ اپنے نفس کو یوں جھوٹے دلاسے دیتی ہیں کہ ماہِ رمضان میں نمازوں کی کثرت کریں گی، ماہِ

---

1 . . . عیون الحکایات، ۲/ ۲۵۲، ملخصاً

رمضان میں رات کو نوافل پڑھیں گی، ماہِ رمضان میں خوب تلاوت کریں گی، ماہِ رمضان میں صبح وشام ایک ایک پارہ پڑھیں گی حالانکہ یہ جانتی ہیں کہ ہماری زِندگی کا ایک ایک لمحہ بڑا قیمتی ہے اور ہماری زِندگی ہر آن تیزی سے کم ہوتی جارہی ہے ہم موت کے قریب ہوتی جارہی ہیں مگر ہم پھر بھی سُستی کا مظاہرہ کرتیں اور اپنے نفس کو جھوٹی تسلیاں دیتی ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عقلمندی کا ثبوت دیجئے اوراس فانی دُنیا کے دھوکے میں مبتلا ہوکر اپنے قیمتی لمحات کی ناقدری کرنے کے بجائے تقویٰ وپرہیزگاری اپنائیے، اپنے شب وروز کو فُضُولیات اور دُنیوی عَیش وعشرت میں برباد مت کیجئے بلکہ نمازوں کی پابندی اور روزانہ کچھ نہ کچھ تلاوتِ قرآن کی عادت بنائیے اور اللہ کریم نے جن کاموں کا حکم دیا ہے ان کی ادائیگی میں سُستی نہ کیجئے اور نیکیوں میں مشغول ہوجائیے کیونکہ نیکی کے کاموں میں کوشش کرنے والوں کے بارے میں اللہ کریم پارہ(17) سورۂ انبیاء آیت نمبر 94 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْیِهٖۚ وَ اِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ(۹۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: توجو کچھ بھلے کام کرے اور ہو ایمان والا تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں اور ہم اسے لکھ رہے ہیں۔ (پ۱۷، الانبیاء:۹۴)

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ ربِّ کریم کی بارگاہ میں عالی حسب نسب، مال و دولت اور عزت و شہرت والا خوش قسمت نہیں ہے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جو چاہے کسی بھی قبیلے اور قوم سے تعلق رکھتا ہو، گوری رنگت والا ہو یا کالی رنگت والا، دولت مند ہو یا مفلس وغریب، مرد ہو یا عورت، اگر وہ ایمان والا ہے، نیک اعمال کرتا اور ربِّ کریم کی

اطاعت وفرمانبرداری میں کوشش کرتا ہے وہی دنیا وآخرت میں کامیاب ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

حُسنِ سلوک کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! حُسنِ سلوک کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ہر حسنِ سلوک صدقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔[2] (2) فرمایا: جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلَۂ رِحمی کرے۔[3] ☆ قرآن وحدیث میں رشتہ داروں اور ذَوِی الْقُرْبٰی (یعنی قرابت والوں) کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کا حکم ہے۔[4] ☆ حُسنِ سلوک کی مختلف صورتیں ہیں، ہَدِیّہ وتحفہ دینا اور اگر ان کو کسی کام میں مدد درکار ہو تو اُس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی

---

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الزکوۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴

3 ... بخاری، کتاب الادب، باب اکرام الضیف...الخ، ۴/۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۸

4 ... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل البیع، ۹/۶۷۸ ماخوذا

ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔[1] ☆ حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو گے تو وہ تمہارے ماں باپ کی طرح ہو جائیں گے اگرچہ تمہارے اور ان کے درمیان کوئی رشتہ ناطہ نہ ہو۔[2] ☆ اولیاءُ اللہ اپنی بُرائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے درپے رہنے والوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کیا کرتے ہیں۔[3] ☆ حسنِ سلوک کرنے سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ ☆ حُسنِ سلوک لوگوں کی خوشی کا سبب ہے۔ ☆ حسنِ سلوک کرنے سے فرشتوں کو مَسرّت ہوتی ہے۔ ☆ حُسنِ سلوک کرنے سے مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے۔ ☆ حُسنِ سلوک کرنے سے شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے۔ ☆ حُسنِ سلوک کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔ ☆ حسنِ سلوک کرنے سے رِزق میں برکت ہوتی ہے۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . الدرر الحکام، کتاب الکراھیۃ والاستحسان، فصل من ملک امۃ . . . الخ، جزء ۱، ص ۳۲۳ ملخصا

2 . . . امامِ اعظم کی وصیتیں، ص ۲۶

3 . . . غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۴۲ ماخوذا

4 . . . تنبیہ الغافلین، ص ۷۳ ملخصا

بیان:6 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَاحَبِیۡبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَانُوۡرَ اللہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اُمّتیوں پر مہربان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: بے شک اللہ پاک نے ایک فِرِشتہ میری قبر پر مُقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت دی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اِس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، کہتا ہے: فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اِس وقت دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔(1)

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس بس ہے یہی آسرا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۷)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(2)

1۔۔۔مسند بزار، مسند ابن الحمیری عن عمار، ۲۵۵/۴، حدیث: ۱۴۲۵

2۔۔۔معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

مدنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کیئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کا موضوع ہے **"فیضانِ صَفَرُ الْمُظَفَّر"**۔ اس بیان میں بدشگونی کی کیا حقیقت ہے؟ اعلیٰ حضرت نے اس بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟ اللہ پاک پر بھروسا کرنے کی کیا بَرَکات ہیں؟ صَفَرُ الْمُظَفَّر میں کون کون سے عظیم الشان واقعات کا ظہور ہوا؟، ماہِ صَفَر سے مُتَعَلِّق اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟ اور ہمیں اس مہینے کو کس طرح گزارنا چاہئے؟ ان تمام چیزوں

کے مُتعلِّق سنیں گی۔اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔آمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے!سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں:چنانچہ

بدشُگُونی لینا میرا وہم تھا

ایک شخص کا بیان ہے:ایک مرتبہ میں اتنا محتاج ہوگیا کہ بھوک مِٹانے کے لئے مَٹی کھانی پڑی مگر پھر بھی بھوک ستاتی رہی۔میں نے سوچا:کاش!کوئی ایسا شخص مل جائے جو مجھے کھانا کھلادے،چنانچہ میں ایسے شخص کی تلاش میں اِیران کے شہر اَہواز کی طرف روانہ ہوا حالانکہ وہاں میرا کوئی جاننے والا نہ تھا۔جب میں دریا کے کنارے پہنچا تو وہاں کوئی کشتی موجود نہیں تھی،میں نے اسے بد فالی جانا۔پھر مجھے ایک کشتی نظر آئی مگر اس میں سُوراخ تھا،یہ دوسری بد فَالی ہوئی۔میں نے کشتی کے مَلّاح کا نام پوچھا تو اس نے ”دیوزادہ“ بتایا(جسے عربی میں شیطان کہا جاتا ہے)یہ تیسری بد فالی تھی۔ بہرحال میں اس کشتی پر سُوار ہو گیا،جب دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچا تو میں نے آواز لگائی:اے بوجھ اُٹھانے والے مزدور!میرا سامان لے چلو،اس وَقت میرے پاس ایک پُرانا لحاف اور کچھ ضَروری سامان تھا۔جس مزدُور نے مجھے جواب دیا وہ ایک آنکھ والا(یعنی کانا)تھا، میں نے کہا:یہ چوتھی بد فالی ہے۔میرے دل میں آیا کہ یہاں سے واپس لوٹ جانے میں ہی عافیت ہے لیکن پھر اپنی حاجت کو یاد کرکے واپسی کا اِرادہ چھوڑدیا۔جب میں مُسافر خانے پہنچا اور ابھی یہ سوچ رہا تھا کہ کیا کروں کہ اتنے میں کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا:کون؟تو جواب ملا:میں آپ سے ہی ملنا چاہتا

ہوں۔ میں نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟ اس نے کہا: ہاں۔ میں نے دل میں کہا: "یا تو یہ دشمن ہے یا پھر بادشاہ کا نمائندہ!" میں نے کچھ دیر سوچنے کے بعد دروازہ کھول دیا۔ اس شخص نے کہا: مجھے فلاں شخص نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ اگرچہ میرے آپ سے اِختلافات ہیں لیکن اَخلاقی حُقوق کی ادائیگی ضَروری ہے، میں نے آپ کے حالات سُنے ہیں اس لئے مجھ پر لازِم ہے کہ آپ کی ضروریات پوری کروں۔ اگر آپ ایک یا دو ماہ تک ہمارے یہاں ٹھہریں تو آپ کی زندگی بھر کی ضروریات پوری کی جائیں گی، اگر آپ یہاں سے جانا چاہتے ہیں تو یہ 30 دینار ہیں انہیں اپنی ضَروریات پر خَرچ کرلیجئے اور تشریف لے جائیے ہم آپ کی مجبوری سمجھتے ہیں۔ اس شخص کا بیان ہے کہ اس سے پہلے میں کبھی 30 دینار کا مالک نہیں ہوا تھا اور مجھ پر یہ بات بھی ظاہِر ہوگئی کہ بدشُگُونی کی کوئی حقیقت نہیں۔ (1)

کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی، کر دے شعور و فکر کو پاکیزگی عطا یاربّ

(وَسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے پتہ چلا! بدشُگُونی کا حقیقت سے دُور دُور تک کا بھی کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ شخص دورانِ سفر اپنے ذِہن کے مُطابق بدشگونیوں کا شکار ہوا اور یہ سوچنے لگا کہ اب سفر ختم کرکے واپس جانے میں ہی عافیت ہے۔ کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اتنی ساری بدفالیوں کے بعد اس کی

1 ... روح البیان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۸۹، ۱/۳۰۴ ملخصا

حاجت کا پورا ہونا ممکن نہ تھا، چونکہ سفر کرنا بھی ضروری تھا، لہٰذا اس نے سفر ختم نہ کیا۔ جب وہ وہاں پہنچا تو اسے اتنی رقم مل گئی جو اس سے پہلے اس نے کبھی دیکھی بھی نہیں تھی اور نہ ہی اسے اس کی توقّع تھی۔ اپنی حاجت کے اس طرح پورا ہونے کے بعد اس نے یہ ذہن بنالیا کہ بدشُگُونی کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اس حکایت سے اُن لوگوں کے وہم کی مکمل کاٹ ہوگئی جو کسی انسان، جانور، کسی دن یا کسی مہینے کو صرف اپنے وہم کی بنیاد پر منحوس خیال کرتے ہیں حالانکہ شریعت میں اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

یاد رکھئے! جو وہم کی آفت میں مُبْتَلا ہوجائے تو اسے ہر چیز ہی منحوس محسوس ہونے لگتی ہے، حتّٰی کہ وہم میں مبتلا رہنے والی کم عقلوں کی باتوں میں آکر غلط فیصلے کر کے نہ صرف خود آزمائش میں مُبْتَلا ہوجاتی ہے بلکہ دوسروں کیلئے بھی وبالِ جان بن کر رہ جاتی ہے۔ کسی مسلمان کے **مَنْحُوس ہونے کا خیال** نفرت کے وبال میں ڈال سکتا ہے۔ مَنْحُوس ہونے کا وہم شیطان کا وہ ہتھیار ہے جو مسلمانوں کو آپس میں لڑائی، جھگڑے کروا کر چین وسکون کی بربادی کا سبب بن جاتا ہے۔ یہ بات اچھی طرح ذِہن نشین کرلیجئے کہ کسی شخص، جگہ، چیز یا وَقْت کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصوُّر نہیں یہ صرف وہمی خیالات ہوتے ہیں، جیسا کہ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے سُوال کیا گیا: ایک شخص کے مُتَعَلِّق مشہور ہے کہ اگر صُبح کو اس کی منحوس صُورت دیکھ لی جائے یا کہیں کام کو جاتے ہوئے یہ سامنے آجائے تو ضَرور کچھ نہ کچھ دِقّت (مشکل) اور پریشانی اُٹھانی پڑے گی اور چاہے کیسا ہی یقینی طور پر کام ہوجانے کا وُثُوق (یعنی اِعتماد اور

بھروسا) ہو لیکن ان کا خیال ہے کہ کچھ نہ کچھ ضَرور رُکاوٹ اور پریشانی ہوگی۔ چنانچہ اُن لوگوں کو ان کے خیال کے مُناسب ہر بار تجربہ ہوتا رہتا ہے اور وہ لوگ برابر اِس اَمر (یعنی بات) کا خیال رکھتے ہیں کہ اگر کہیں جاتے ہوئے اس سے سامنا ہو جائے تو اپنے مکان پر واپس آجاتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد یہ معلوم کرکے کہ وہ منحوس سامنے تو نہیں ہے! اپنے کام کے لئے جاتے ہیں۔ اب سُوال یہ ہے کہ ان لوگوں کا یہ عقیدہ اور طرزِ عمل کیسا ہے؟ کوئی قباحتِ شرعیہ (شرعی طور پر بُرا) تو نہیں؟ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْه نے جواب دیا: شرعِ مُطَہّر (پاک شریعت) میں اس کی کچھ اَصل نہیں، لوگوں کا وَہْم سامنے آتا ہے۔ شریعت میں حکم ہے: "اِذَا تَطَیَّرْتُمْ فَامْضُوْا یعنی جب کوئی شُگُونِ بَد (بُرا شگون)، گمان میں آئے تو اس پر عمل نہ کرو۔" مسلمانوں کو ایسی جگہ چاہئے کہ "اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ، وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ، وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ" (یعنی اے اللہ پاک! نہیں ہے کوئی بُرائی مگر تیری طرف سے اور نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری طرف سے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں) پڑھ لے اور اپنے رَبّ (کریم) پر بھروسا کرکے اپنے کام کو چلا جائے، ہرگز نہ رُکے، نہ واپس آئے۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مُعاملے میں ہمارے بزرگانِ دِین کی زندگی ہمارے لئے لائقِ پیروی ہے۔ یہ حضرات کسی مَخصوص شخص، جگہ، وقت یا چیز کو اپنے لئے مَنحوس خیال کرکے بدشگونی لینے یا ستاروں کے زائچوں پر یقین رکھنے کے بجائے رَبِّ کریم کی ذات پر کامل یقین رکھتے تھے۔ آیئے! اس ضِمن میں 2 ایمان افروز حکایات سُنتی ہیں، چنانچہ

---

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۶۴۱ ملخصا

سفر سے نہ رُکے

اَمِیرُ الْمُؤمِنِین مولا مشکل کُشا حضرتِ علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جب خارجیوں سے جنگ کے لئے سفر کا اِرادہ کیا تو ایک نجومی رُکاوٹ بنا اور کہنے لگا: اے اَمِیرُ الْمُؤمنین! آپ تشریف نہ لے جائیے، حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا: اس وَقْت چاند عَقْرَب (آسمان کے بُرجوں میں سے ایک بُرج) میں ہے۔ اگر آپ اس وَقْت تشریف لے گئے تو آپ کو شکست ہو جائے گی۔ یہ سن کر حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جواب دیا: نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضراتِ صدیق و عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نُجومیوں پر اِعتقاد نہیں رکھتے تھے، میں اللہ پاک پر بھروسا کرتے ہوئے اور تمہاری بات کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ضَرور سفر کروں گا۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِس سفر پر روانہ ہوگئے، اللہ پاک نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو رسولِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہِری کے بعد سب سے زیادہ بَرَکت اس سفر میں عطا فرمائی حتّٰی کہ تمام دُشمنوں کو شکست ہوئی اور اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فتح کے ساتھ خوشی خوشی واپس تشریف لائے۔(1)

بدشگونی کی تردید

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرت عُمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے غلام مُزاحِم کا بیان ہے: جب ہم مدینۂ طَیِّبہ سے نکلے تو میں نے دیکھا کہ چاند "دَبران" میں ہے، میں نے ان سے یہ کہنا تو مناسب نہ سمجھا بلکہ یہ کہا: ذرا چاند کی طرف نظر فرمایئے، کتنا خوبصورت

1 ... غذاء الالباب فی شرح منظومة الآداب، ۱/ ۱۹۱ بتغیر قلیل

(Beautiful) نظر آتا ہے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دیکھا تو چاند دَبَران میں تھا، فرمایا: شاید تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ چاند دَبَران میں ہے، مُزاحِم! ہم چاند سورج کے ساتھ نہیں بلکہ اللہ پاک واحد و قہار کے حکم و مَشِیّت کے ساتھ نکلتے ہیں۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! ☆اللہ والے نجومیوں پر اعتماد نہیں کرتے، ☆اللہ والے چاند سِتاروں کی تاثیر کو نہیں مانتے، ☆اللہ والے بدفالی نہیں لیتے، ☆اللہ والے بدشگونی کی حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے، ☆اللہ والے چاند سِتاروں کی تاثیر ماننے والوں کی اصلاح کرتے ہیں ☆اللہ والے اللہ پاک کی ذات پر کامل بھروسا رکھتے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ان بُزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے وہم و بدشگونی، چاند ستاروں کی تاثیر اور نجومیوں پر اعتماد کرنے کے بجائے صرف اللہ کریم کی ذات پر بھروسا کرنا سیکھیں کیونکہ

اللہ پاک پر بھروسا کرنے کی بَرَکات

☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتے ہیں وہ ہمیشہ خوش رہتے ہیں، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتے ہیں وہ سکون و اطمینان سے زندگی گزارتے ہیں، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتے ہیں ان کے کام سنورتے چلے جاتے ہیں، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتے ہیں ان کے قدم کبھی ڈگمگاتے نہیں، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتے ہیں ان کو مشکل ترین صورت حال میں بھی صبر کرنا آجاتا ہے، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتے ہیں اللہ کریم ان سے راضی ہو جاتا ہے، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتے ہیں کامیابی ان

---

1 . . . سیرت ابن عبد الحکم، ص ۲۷

کے قدم چومتی ہے، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتے ہیں وہ ترقیوں کی مَنازِل طے کرتے چلے جاتے ہیں، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتے ہیں تو دنیا کی کوئی طاقت ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتے ہیں وہ شیطان کے دھوکے سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتے ہیں وہ بہت ساری بھلائیاں سمیٹنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتے ہیں وہ دنیا والوں کے آگے جھکنے سے بچ جاتے ہیں، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتے ہیں وہ بدشگونی جیسی برائیوں میں بھی مبتلا (Involved) نہیں ہوتے ہیں، ☆جو اللہ پاک پر بھروسا کرتے ہیں ان کے لئے غیب سے روزی کا انتظام ہو جاتا ہے۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت سنتی ہیں، چنانچہ

شیطان میرا خادم ہے

حضرت ایوب حَمَّال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے منقول ہے کہ ہمارے علاقے میں اللہ کریم کی ذات پر بھروسا کرنے والا ایک نوجوان رہتا تھا۔ وہ عبادت وریاضت اور اللہ کریم کی ذات پر بھروسا کرنے کے معاملے میں بہت مشہور تھا۔ لوگوں سے کوئی چیز نہ لیتا۔ جب بھی کھانے کی حاجت ہوتی اپنے سامنے سِکّوں سے بھری ایک تھیلی پاتا۔ اسی طرح وہ اپنے شب وروز عبادتِ الٰہی میں گزارتا اور اسے غیب سے رزق دیا جاتا۔ ایک دفعہ لوگوں نے اس سے کہا: ”اے نوجوان! تُو سِکّوں کی وہ تھیلی لینے سے ڈر! ہو سکتا ہے شیطان تجھے دھوکا دے رہا ہو اور وہ تھیلی اسی کی طرف سے ہو۔“ نوجوان نے کہا: ”میری نظر تو اپنے ربِّ کریم کی رحمت کی طرف ہوتی ہے، میں اس کے علاوہ کسی سے کوئی چیز

نہیں مانگتا، جب میرا ربِّ کریم مجھے رِزق عطا فرماتا ہے تو میں قبول کر لیتا ہوں۔ بالفرض اگر وہ سِکّوں کی تھیلی میرے دشمن شیطان کی طرف سے ہو تو اس میں میرا کیا نقصان بلکہ مجھے فائدہ ہی ہے کہ میرا دشمن میرے قابو میں کر دیا گیا ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو اللہ کریم اُسے میرا خادم بنائے رکھے۔ اس سے زیادہ اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ میرا سب سے بڑا دشمن خادم بن کر میری خدمت کرے اور میں اس کی طرف نظر نہ رکھوں بلکہ یہ سمجھوں کہ میرا ربِّ کریم مجھے دشمن کے ذریعے رِزق عطا فرما رہا ہے۔ اور واقعی تمام جہانوں کو وہی خالقِ کائنات رِزق عطا فرماتا ہے جو میرا معبود ہے۔ نوجوان کی یہ بات سُن کر لوگ خاموش ہو گئے اور سمجھ گئے کہ اس کو واقعی غیب سے رِزق دیا جاتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارا معاشرہ دن بہ دن بُرائیوں کی گہری کھائی میں گرتا چلا جا رہا ہے، بدشگونی کو ہی لے لیجئے کہ جس نے معاشرے کے تقریباً ہر طبقے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ بظاہر عقلمند نظر آنے والے لوگوں کے دامن کو بھی اسی منحوس بدشگونی نے داغ دار کر رکھا ہے۔ اب تو یہ ایک عالمی بیماری بن چکی ہے، مختلف ممالک میں رہنے والے مختلف لوگ مختلف چیزوں سے ایسی ایسی بدشگونیاں لیتے ہیں کہ انسان سُن کر حیران رہ جاتا ہے، چنانچہ

بدشگونی کی صورتیں

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "**بدشگونی**" کے صفحہ نمبر 16 پر لکھا ہے: ☆(لوگ) کبھی

---

1 . . . عیون الحکایات، ۲/ ۱۰۵

اندھے، لنگڑے، ایک آنکھ والے اور معذور لوگوں سے تو کبھی کسی خاص پرندے یا جانور کو دیکھ کر یا اس کی آواز کو سُن کر بدشگونی کا شکار ہو جاتے ہیں، ☆ کبھی کسی وَقْت یا دن یا مہینے سے بدفالی لیتے ہیں، ☆ کوئی کام کرنے کا اِرادہ کیا اور کسی نے طریقۂ کار میں نقصان کی نشاندہی کر دی یا اس کام سے رُک جانے کا کہا تو اس سے بدشگونی لیتے ہیں کہ اب تم نے ٹانگ اَڑا دی ہے تو یہ کام نہیں ہو سکے گا، ☆ کبھی ایمبولینس (Ambulance) کی آواز سے تو کبھی فائر بریگیڈ (Fire brigade) (آگ بُجھانے والی گاڑی) کی آواز سے بدشگونی میں مبتلا ہوتے ہیں، ☆ کبھی اخبارات میں شائع ہونے والے ستاروں کے کھیل سے اپنی زندگی کو غمگین و رَنجیدہ کر لیتے ہیں، ☆ کبھی مہمان کی رخصتی کے بعد گھر میں جھاڑو دینے کو منحوس خیال کرتے ہیں، ☆ کبھی جوتا اُتارتے وَقْت جوتے پر جُوتا آنے سے بدشگونی لیتے ہیں، ☆ سیدھی آنکھ پھڑکے تو یقین کر لیتے ہیں کہ کوئی مصیبت آئے گی، ☆ عید جمعہ کے دن ہو جائے تو اسے حکومتِ وَقْت پر بھاری سمجھتے ہیں، ☆ کبھی بلّی (Cat) کے رونے کو منحوس سمجھتے ہیں تو کبھی رات کے وَقْت کُتّے کے رونے کو، ☆ پہلا گاہک سودا لئے بغیر چلا جائے تو دکاندار اس سے بدشگونی لیتا ہے، ☆ نئی نویلی دلہن کے گھر آنے پر خاندان کا کوئی شخص فوت ہو جائے یا کسی عورت کی صِرْف بیٹیاں ہی پیدا ہوں تو اس پر منحوس ہونے کا لیبل لگ جاتا ہے، ☆ اگر کوئی عورت اُمید سے ہو تو مَیِّت کے قریب نہیں آنے دیتے کہ بچے پر بُرا اثر پڑے گا، ☆ جوانی میں بیوہ ہو جانے والی عورت کو منحوس جانتے ہیں، ☆ یہ کہتے ہیں کہ خالی قینچی چلانے سے گھر میں لڑائی ہوتی ہے، ☆ کسی کا کنگھا اِستعمال کرنے سے دونوں میں جھگڑا ہوتا ہے، ☆ خالی برتن یا چمچ آپس میں ٹکرانے سے گھر میں لڑائی جھگڑا ہو جاتا ہے، ☆ جب بادلوں میں بجلی کَڑک رہی ہو اور سب سے بڑا بچہ باہر

نکلے تو بجلی اس پر گر جائے گی، ☆ بچے کے دانت اُلٹے نکلیں تو ننھیال (یعنی ماموں وغیرہ) پر بھاری ہوتے ہیں، ☆ چھوٹا بچہ کسی کی ٹانگ کے نیچے سے گزر جائے تو اس کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے، ☆ بچہ سویا ہوا ہو اُس کے اُوپر سے کوئی پھلانگ کر گزر جائے تو بچے کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے، ☆ مغرب کے بعد دروازے میں نہیں بیٹھنا چاہئے کیونکہ بلائیں گزر رہی ہوتی ہیں، ☆ زلزلے کے وَقْت بھاگتے ہوئے جو زمین پر گر گیا وہ گُونگا ہو جائے گا، ☆ رات کو آئینہ دیکھنے سے چہرے پر جُھریاں پڑتی ہیں، ☆ انگلیاں چٹخانے سے نُحوست آتی ہے، ☆ سورج گرہن کے وَقْت **"اُمید والی عورت"** چُھری سے کوئی چیز نہ کاٹے کہ بچہ پیدا ہو گا تو اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹا یا چِرا ہوا ہو گا، ☆ نو مَولُود (نئے پیدا ہونے والے بچے) کے کپڑے دھو کر نچوڑے نہیں جاتے کہ اس سے بچے کے جسم میں درد ہو گا ☆ کبھی نمبروں (Numbers) سے بدفالی لیتے ہیں، ☆ مغرب کی اذان کے وَقْت تمام لائٹیں روشن کر دینی چاہئیں ورنہ بلائیں اُترتی ہیں۔ وغیرہ بیان کردہ بدشگونیوں کے علاوہ بھی مختلف معاشروں، قوموں، برادریوں میں مختلف بدشگونیاں پائی جاتی ہیں۔[1] اللہ کریم مسلمانوں کو بدشگونی کی اس بری آفت سے نجات عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صَفَرُ الْمُظَفَّر اسلامی سال کا دوسرا مہینا ہے، جس طرح دیگر مہینوں میں ربِّ کریم کے فضل و کرم کی بارشیں ہوتی ہیں اسی طرح اس میں بھی ہوتی ہیں بلکہ اسے تو صَفَرُ الْمُظَفَّر یعنی کامیابی کا مہینا کہا جاتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ صَفَرُ الْمُظَفَّر کے اس مقدس اور برکت والے مہینے میں کئی عظیم الشان اور

---

1 ... بدشگونی، ص۱۶تا۱۸

تاریخی واقعات رونما ہوئے ہیں، مثلاً

ماہِ صفر میں پیش آنے والے چند تاریخی واقعات

☆صَفَرُ الْمُظَفَّر کے مہینے میں ہجرت کے دوسرے سال امیرُ المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور خاتونِ جنت حضرتِ فاطمہ زہرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی شادی خانہ آبادی ہوئی۔[1] ☆صَفَرُ الْمُظَفَّر کے مہینے میں مسلمانوں کو فتحِ خیبر نصیب ہوئی۔[2] ☆صَفَرُ الْمُظَفَّر کے مہینے میں سَیفُ اللہ حضرت خالد بن ولید، حضرتِ عمرو بن عاص اور حضرت عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔[3]
☆صَفَرُ الْمُظَفَّر کے مہینے میں مدائن (جس میں کسریٰ کا محل تھا اس) کی فتح ہوئی۔[4]
☆صَفَرُ الْمُظَفَّر کے مہینے میں امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دورِ خلافت میں ۱۶ھ میں حضرت سعد بن اَبی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایوانِ (محل) کِسریٰ میں جمعہ کی نماز ادا کی اور یہ پہلا جمعہ تھا جو عراق کی مملکت میں پڑھا گیا۔
☆صَفَرُ الْمُظَفَّر کے مہینے میں سن ۱۱ ہجری میں ہی جھوٹی نبوت کے دعویدار اَسْوَد عَنْسی کَذَّاب سے مسلمانوں نے نجات پائی۔[5]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! صَفَرُ الْمُظَفَّر کتنا پیارا مہینا

---

1 . . . الکامل فی التاریخ، ۱۲/۲
2 . . . البدایة والنهایة، ۳۹۲/۳
3 . . . الکامل فی التاریخ، ۱۰۹/۲
4 . . . الکامل فی التاریخ، ۳۵۷/۲
5 . . . فیضانِ صدیقِ اکبر، ص ۳۹۱

ہے اور اس مبارک مہینے میں کیسے کیسے عظیم الشان واقعات کا ظہور ہوا! ذرا سوچئے! جس مقدس مہینے میں ایسے اَہم واقعات کا ظہور ہوا ہو وہ مہینا کس طرح منحوس ہو سکتا ہے؟ مگر افسوس صد کروڑ افسوس! عِلْمِ دین سے دوری اور بُری صحبت کے سبب لوگوں کی ایک تعداد صفرُ الْمُظَفَّر جیسے بارونق اور بابرکت مہینے کو بھی مصیبتوں اور آفتوں کے اُترنے کا مہینا سمجھتی ہے، بالخصوص اس کی ابتدائی تیرہ تاریخوں کے بارے میں بہت سی خلافِ شریعت باتیں مشہور (Famous) ہیں، مثلاً

ماہِ صفر سے متعلق پھیلے بے بنیاد خیالات

☆ماہِ صفر کو بلائیں اترنے کا مہینہ سمجھتے ہوئے ابتدائی تاریخوں میں چنے یا گندم اُبال کر نیاز دلائی جاتی ہے۔ ☆مخصوص تعداد میں سورۂ مُزّمّل کا ختم کروایا جاتا ہے۔ ☆ساحلِ سمندر پر آٹے کی گولیاں بنا کر مچھلیوں کو ڈالی جاتی ہیں وغیرہ۔ ان سب باتوں کے پیچھے لوگوں کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ ماہِ صفر میں جو آفات وبلائیں اترتی ہیں ان کاموں کو کرنے سے یہ بلائیں ٹل جاتی ہیں۔ یاد رہے! مصیبتیں و آزمائشیں اللہ پاک کی طرف سے آتی ہیں، ان کیلئے کوئی دن یا مہینا مخصوص نہیں، جس کے حق میں جو آزمائش لکھی جا چکی ہے وہ اسے پہنچ کر رہتی ہے، اب چاہے صفر کا مہینا ہو یا سال کے دیگر مہینے۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ قرآن خوانی یا نیاز فاتحہ کرنا ایک مستحب کام ہے اور ہر طرح کے رزقِ حلال پر ہر ماہ کی کسی بھی تاریخ کو کسی بھی وقت دلوائی جا سکتی ہے لیکن صرف وہم کی بنا پر یہ سمجھ لینا کہ اگر تیرہ تیزی کی فاتحہ نہ دلائی گئی اور چنے اُبال کر تقسیم نہ کئے گئے تو گھر کے کمانے والے افراد کا روزگار متاثر ہو گا یا گھر والے کسی مصیبت کا شکار ہو جائیں

گے یہ نظریہ بے بنیاد اور بد شگونی پر دلالت کرتا ہے۔

صفر کا آخری بدھ اور نحوست

ماہِ صفرُ المظفّر کے آخری بدھ کو منحوس سمجھتے ہوئے کئی انداز اختیار کئے جاتے ہیں، مثلاً اس دن ☆لوگ اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں، ☆سیر و تفریح (Recreational Activities) و شکار کو جاتے ہیں، ☆پوریاں پکتی ہیں ☆نہاتے دھوتے خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس روز غسلِ صحت فرمایا تھا اور بیرونِ مدینہ طیبہ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ یہ سب باتیں بے اصل ہیں، بلکہ ان دنوں میں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مرض شِدَّت کے ساتھ تھا، وہ باتیں خلافِ واقع (جھوٹی) ہیں۔ ☆بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں سب بے ثبوت ہیں۔(1)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے ماہِ صفر کے آخری بدھ کے بارے میں سُوال کیا گیا کہ اس دن عورتیں بطورِ سفر شہر سے باہر جائیں اور قبروں پر نیاز وغیرہ دلائیں جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ نے اس کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (ایسا) ہرگز نہ ہو (کہ اس میں) سخت فتنہ ہے اور چہار شنبہ (بدھ کا دن منانا) محض بے اصل۔(2)

حکیمُ الاُمت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض لوگ

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۶۵۹

2 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۲۴۰

صفر کے آخری چہار شنبہ (بدھ کے دن) کو خوشیاں مناتے ہیں کہ مَنحوس شَہر (مہینا) چل دیا یہ بھی باطل ہے۔[1]

ماہِ صفر اور اسلامی تعلیمات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امید ہے بیان کردہ باتوں کو سُن کر صَفَرُ الْمُظَفَّر کو منحوس سمجھنے کا وہم دل سے نکل گیا ہو گا، اگر کسی کے دل و دماغ میں کبھی اس طرح کے وَسوَسے آئیں تو اسے چاہئے کہ وہ ان کی طرف توجہ نہ دے بلکہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرے۔ ماہِ صفر کے بارے میں نحوست کا وَہم ختم کرنے کیلئے یہ بات ذہن نشین رہے کہ سال کے تمام مہینے اللہ پاک کے بنائے ہوئے ہیں ان میں سے کوئی دن یا مہینا ہر گز منحوس نہیں ہے۔ جس طرح دیگر مہینوں میں صبح و شام رحمتِ الٰہی کی بارشیں ہوتی ہیں اسی طرح ماہِ صفر کی ہر گھڑی رحمت بھری ہے۔ البتہ اگر کوئی اس مہینے میں اللہ پاک کی نافرمانیوں میں مشغول رہے اور پھر کسی مصیبت میں گرفتار (Captured) ہو جائے تو یہ اس کے گناہوں کی نحوست تو ہو سکتی ہے مگر اس مہینے سے اس نحوست کا کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ جیسا کہ

تفسیر رُوحُ البیان میں لکھا ہے: صفر وغیرہ کسی مہینے یا مخصوص وَقْت کو منحوس سمجھنا دُرُست نہیں، تمام اوقات اللہ پاک کے بنائے ہوئے ہیں اور ان میں انسانوں کے اعمال واقع ہوتے ہیں۔ جس وقت میں بندۂ مومن اللہ پاک کی اطاعت و بندگی میں مشغول ہو وہ وقت مبارک ہے اور جس وقت میں اللہ پاک کی نافرمانی کرے وہ وقت اس کے

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۶/ ۲۵۷

لئے منحوس ہے۔ درحقیقت اصل نُحوست تو گناہوں میں ہے۔[1]

گناہوں سے مرا سارا وجود افسوس ہے لتھڑا مجھے اب پاک کر دیجے گناہوں کی نحوست سے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۴۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صفرُ المُظفَّر کیسے گزاریں؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ صفر بھی سال کے دیگر مہینوں کی طرح ایک بابرکت مہینا ہے لہٰذا اس مہینے کو بھی دیگر مہینوں کی طرح بابرکت سمجھنا چاہیے، اس مہینے میں بھی گناہوں سے بچتے ہوئے خوب خوب نیک اعمال کرنے چاہئیں، نفلی روزوں کا اہتمام (Arrangement) کرنا چاہیے، نوافل اور ذکر و درود کی کثرت کرنی چاہیے اور صفرُ المُظَفَّر سے متعلق ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سے جو اَوراد و وظائف منقول ہیں ان پر عمل کرنا چاہیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس کی برکت سے ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ آیئے! ماہِ صفر کے تعلق سے بزرگانِ دین سے منقول نوافل و وظائف وغیرہ کے بارے میں سنتی ہیں، چنانچہ

(1) پہلی رات کے نوافل

ماہِ صفر کی پہلی رات میں نمازِ عشاء کے بعد ہر مسلمان کو چاہیے کہ چار (4) رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون (قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ) پندرہ (15) مرتبہ پڑھے، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ

1... تفسیر روح البیان، پ ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۳۷، ۳/ ۴۲۸

ھُوَاللہُ اَحَد) گیارہ (11) مرتبہ پڑھے، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق) پندرہ (15) بار پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورۂ ناس (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس) پندرہ (15) مرتبہ پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد چند بار اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْن پڑھے۔ پھر ستّر (70) مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ پاک اس کو بڑا ثواب عطا فرمائے گا اور اسے ہر بَلا سے محفوظ رکھے گا۔[1]

(2) بلاؤں سے حفاظت

جو صَفَرُ المظفّر کے آخری بدھ کو چار رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سترہ (17) بار سورۂ کوثر (اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَر) اور پانچ (5) پانچ (5) بار سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد)، سورۂ فلق (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق) اور سورۂ ناس (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس) پڑھے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے: "**یَاشَدِیْدَ الْقُوٰی یَاشَدِیْدَ الْمِحَالِ یَاعَزِیْزُ ذَلَّتْ بِعِزَّتِكَ جَمِیْعَ خَلْقِكَ اَكْفِنِیْ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِكَ یَا مُحْسِنُ یَا مُجْمِلُ یَا مُفَضِّلُ یَا مُنْعِمُ یَا مُكَرِّمُ یَا مَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن**"[2] تو اللہ پاک اسے اگلے سال تک تمام بلاؤں سے محفوظ رکھے گا۔[3]

---

1 . . . راحت القلوب فارسی، ص ۶۱

2 . . . ترجمہ: اے بڑی قوتوں والے! سخت پکڑ فرمانے والے! اے عزیز! تیری عزت کی قسم! تو اپنی تمام مخلوق پر غالب ہے۔ مجھے اپنی تمام مخلوق سے بے نیاز کردے۔ اے احسان فرمانے والے! اے خوبصورتی عطا فرمانے والے! اے فضل فرمانے والے! اے انعام کرنے والے! اے عزت دینے والے! اے شریک سے پاک ذات! تجھے اپنی رحمت کا واسطہ (ہم پر رحم فرما) اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

3 . . . مرقع کلیمی، ص ۱۹۶

بہرِ خاکِ کربلا ہوں دور آفات و بلا ‏ ‏ اے حبیبِ ربِّ داوَر! بیکس و مجبور کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۶)

(3) رزق میں بَرَکت

جو کوئی ماہِ صفر کے آخری بدھ کو سورۂ اَلَمْ نَشْرَح، سورۂ وَالتِّیْن، سورۂ نصر (اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ) اور سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد) اَسّی اَسّی بار پڑھے اس مہینے کے ختم ہونے سے پہلے اِنْ شَآءَ اللّٰہ وہ غنی ہو جائے گا۔[1] جواہرِ خمسہ میں ہے: اس کی عمر دراز کردی جائے گی۔[2]

(4) دُعائے مغفِرت کروایئے

امیرُالمؤمنین حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: حج کرنے والا مغفرت یافتہ ہے اور حاجی ذُوالحجۃُ الحرام، محرّمُ الحرام، **صفرُالمظفّر** اور ربیعُ الاوّل کے 20 دنوں میں جس کے لئے استغفار کرے اس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‏ ‏ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایامِ بِیض کے روزوں کے فضائل

پیاری پیاری اسلامی بہنو! روزہ رکھنے کے بے شمار دِینی اور دُنیوی فوائد ہیں۔ لہٰذا تمام مہینوں کی طرح ماہِ صفر میں بھی ایامِ بِیض (یعنی چاند کی 13، 14 اور

1 . . . لطائفِ اشرفی، ۲/۲۳۱

2 . . . جواہرِ خمسہ، ص ۲۰

3 . . . احیاء العلوم، کتاب اسرار الحج، الباب الاول . . . الخ، الفصل الاول . . . الخ، ۱/۳۲۳

15) تاریخوں کے روزے رکھنے کی کوشش کریں کیونکہ سفر ہو یا حَضر ہمیشہ نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَالہٖ وَسَلَّم ہر مہینے ان تین دنوں کے روزے نہ صرف خود رکھتے بلکہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو بھی اس کی ترغیب دلاتے رہے۔ آیئے! ہر ماہ تین دن روزے رکھنے کی فضیلت پر تین احادیثِ مبارکہ پڑھئے اور عمل کا جذبہ بیدار کیجئے، چنانچہ

(1) حضرت عثمان بن ابو العاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَالہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا، جس طرح تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں بچاؤ کیلئے ڈھال ہوتی ہے اسی طرح روزہ دوزخ سے تمہاری ڈھال ہے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنا بہترین روزے ہیں۔[1]

(2) حضرت جَرِیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہر مہینے میں تین دن یعنی تیرہویں چودھویں اور پندرھویں تاریخ کے روزے ساری زندگی کے روزوں کے برابر ہیں۔[2]

(3) نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینے کی خرابی کو دُور کرتے ہیں۔[3]

نماز و روزہ وحج و زکوٰۃ کی توفیق عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سدا یارب

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... ابن خزیمہ، جماع ابواب صوم التطوع، باب ذکر الدلیل... الخ، ۳/۳۰۱، حدیث:۲۱۲۵

2 ... نسائی، کتاب الصیام، باب کیف یصوم ثلاثۃ ایام... الخ، ص۳۹۶، حدیث:۲۴۱۷

3 ... مسند امام احمد، احادیث رجال من اصحاب النبی، ۹/۳۶، حدیث:۲۳۱۳۲

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

تو انگریزی فیشن سے ہر دم بچا کر مجھے سُنّتوں پر چلا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۱)

پڑوسی کے بارے میں نکات

آیئے! امیرِاہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"قیامت کا امتحان"** سے پڑوسی کے چند نکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔[2] (2) فرمایا: جس نے اپنے پڑوسی کو ایذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی۔[3] ☆ "نُزہۃُ القاری" میں ہے: پڑوسی کون ہے اس کو ہر شخص اپنے عُرف اور معاملے سے سمجھتا ہے۔[4] ☆ امام محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پڑوسی (اسلامی بہن) کے حُقُوق میں سے یہ بھی ہے کہ

---

1 ... مشکاة، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی حق الجوار، ۳/۳۷۹، حدیث: ۱۹۵۱

3 ... الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلة، باب الترھیب من اذی ... الخ، ۳/۲۸۶، حدیث: ۳۹۰۷

4 ... نزہۃ القاری، ۵/۵۶۸

اُسے سلام کرنے میں پہل کرے۔☆اُس سے طویل گفتگو نہ کرے ،☆اُس کے حالات کے بارے میں زیادہ پُوچھ گچھ نہ کرے۔☆وہ بیمار ہو تو اُس کی مزاج پُرسی کرے، ☆ مصیبت کے وَقت اُس کی غم خواری کرے اور اُس کا ساتھ دے۔ ☆خوشی کے موقع پر اُسے مبارک باد دے اور اُس کے ساتھ خوشی میں شرکت ظاہِر کرے ۔☆اُس کی لغزِشوں سے در گزر کرے ،☆ چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے،☆ اُس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے۔☆اُس کے عیبوں پر پردہ ڈالے، ☆اگر وہ کسی حادِثے یا تکلیف کا شکار ہو تو فوری طور پر اُس کی مدد کرے۔☆ اُسے جن دینی یا دُنیوی اُمور کا علم نہ ہو اِن کے بارے میں اُس کی رَہنمائی کرے۔[1]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . احیاء العلوم، کتاب آداب الالفۃ . . . الخ، باب فی حق المسلم و الرحم . . . الخ، ۲/۲۶۷ ملخصا

بیان:7 ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

حضورنبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

---

1 ... البدور السافرۃ للسیوطی، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶

2 ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کیئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دنیا آخرت کی کھیتی ہے، ہم اس دنیا میں جو بوئیں گی وہی آخرت میں کاٹیں گی، کیونکہ قیامت کا دن نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں ملنے کا دن ہے مگر افسوس! یہ سب جاننے کے باوجود ہم عبادتِ خداوندی سے دور اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی سے بے پرواہ ہو کر جھوٹ، غیبت، چغلی، دھوکا دہی، دنیا کی محبت میں بدمست اور آخرت کی تیاری سے غافل (Neglectful) ہیں اور اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش نہیں کرتے، ویسے تو انسان کی اصلاح میں بہت سی چیزیں رکاوٹ

ہیں، لیکن آج کے بیان میں تین (3) اہم وجوہات (1) **لمبی امیدیں** (2) **خود اِحتسابی (محاسبۂ نفس) کا نہ ہونا** اور (3) **بُری صحبت** کے متعلق مدنی پھول اور آخر میں اپنی اصلاح کا طریقہ اور اصلاحِ اُمّت میں دعوتِ اسلامی کے کردار کے بارے میں بھی سُنیں گی، اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

لمبی امید کے خاتمے کا انعام

بَصرہ کے ایک بادشاہ نے بادشاہت کو خیر باد کہہ کر زُہد و تقویٰ کی راہ اِختیار کی، لیکن دوبارہ سلطنت و حکومت کی طرف مائل ہوا اور عیش و عشرت میں باقی زِندگی بسر کرنے کی ٹھان لی۔ اس نے ایک شاندار محل بنوایا، جس میں اَعلیٰ قسم کے قالین بچھوائے اور ہر طرح کے سازو سامان سے اس عظیمُ الشّان محل کو آراستہ کرایا اور ایک کمرہ مہمانوں کیلئے خاص کر دیا، وہاں عُمدہ بستر بچھائے جاتے، وہاں طرح طرح کے کھانے چُنے جاتے۔ وہ بادشاہ لوگوں کو بُلاتا، عظیمُ الشّان محل اور بادشاہ کی شان و شوکت دیکھ کر لوگ خُوب تعریف کرتے۔ یہ سلسلہ کافی عرصہ تک چلتا رہا، بادشاہ دُنیا کی رنگینیوں میں گم ہو چکا تھا، اس کے اس عظیمُ الشّان محل میں ہر طرح کے گانے باجے اور عیش و عشرت کا سامان تھا۔ وہ ہر وَقت دُنیوی لذتوں میں مگن رہتا۔ ان مَشاغل نے اسے طُولِ اَمَل یعنی لمبی اُمید کے تباہ کُن باطنی مرض میں مُبتلا کر دیا۔ ایک دن اس نے اپنے خاص وزیروں، مُشیروں اور عزیزوں کو بُلا کر کہا: تم اس عظیمُ الشّان محل میں میری خُوشیوں کو دیکھ رہے ہو، دیکھو! میں یہاں کتنا پُر سکون ہوں، میں چاہتا ہوں کہ اپنے تمام بیٹوں کیلئے بھی ایسے ہی عظیم

الشّان محلّات بنواؤں، تم لوگ چند دن میرے پاس رُکو، خوب عیش کرو اور مزید محلّات بنانے کے بارے میں مُفید مشورے دو تاکہ میں اپنے بیٹوں کے لئے بہترین محلّات بنانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ چنانچہ وہ لوگ اس کے پاس رہنے لگے۔ ایک رات بادشاہ سمیت تمام لوگ لَہْوولَعِب میں مشغول تھے کہ محل کی کسی جانب سے ایک غیبی آواز نے سب کو چونکا دیا، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: ”اے اپنی موت کو بُھول کر عمارت بنانے والے! لمبی لمبی اُمیدیں چھوڑ دے، کیونکہ موت لکھی جا چکی ہے۔ لوگ خواہ خُود ہنسیں یا دوسروں کو ہنسائیں، بہر حال موت ان کیلئے لکھی جا چکی ہے اور بہت زِیادہ اُمید رکھنے والے کے سامنے تیار کھڑی ہے۔ ایسے مکانات ہر گز نہ بنا، جن میں تجھے رہنا ہی نہیں، تُو عبادت و رِیاضت اِختیار کر تاکہ تیرے گُناہ مُعاف ہو جائیں۔“

اس غیبی آواز نے بادشاہ اور اس کے تمام ہمراہیوں کو خوف میں مُبْتَلا کر دیا۔ بادشاہ نے اپنے دوستوں سے کہا: جو غیبی آواز میں نے سُنی کیا تم نے بھی سُنی؟ سب نے کہا: جی ہاں! ہم نے بھی سُنی ہے۔ بادشاہ نے کہا: جو چیز میں محسوس کر رہا ہوں، کیا تم بھی محسوس کر رہے ہو؟ پُوچھا: آپ کیا محسوس کر رہے ہیں؟ اس نے کہا: میں اپنے دل پر کچھ بوجھ سا محسوس کر رہا ہوں، مجھے لگتا ہے کہ یہ میری موت کا پیغام ہے۔ لوگوں نے کہا: ایسی کوئی بات نہیں، آپ کی عمر لمبی اور عزت بُلند ہو، آپ پریشان نہ ہوں۔ اس غیبی آواز نے بادشاہ کے دل سے لمبی لمبی اُمیدوں کا خاتمہ کر دیا، اسے عیش و عشرت کے تمام منصوبے (Plans) حقیر نظر آنے لگے، فکرِ آخرت کا اس پر غلبہ ہوا، اس کے دل سے خواہشات کی آگ بجھ گئی اور وہ گُناہ چھوڑنے کا عزم کرتے ہوئے بارگاہِ خُداوندی میں یُوں عرض

گزار ہوا: ”اے میرے پاک پروردگار! میں تجھے اور یہاں موجود تیرے بندوں کو گواہ بنا کر تیری طرف رُجُوع کرتا ہوں، اپنے تمام گُناہوں اور زِیادتیوں پر نادِم ہو کر توبہ کرتا ہوں۔ اے میرے خالق! اگر تُو مجھے دُنیا میں کچھ مُدّت اور باقی رکھنا چاہتا ہے تو مجھے دائمی اِطاعت و فرمانبرداری کی راہ پر چلا دے اور اگر مجھے موت دے کر اپنی طرف بُلانا چاہتا ہے تو مجھ پر کرم کر دے اور اپنے کرم سے میرے گُناہوں کو بخش دے۔“ بادشاہ اسی طرح مصروفِ اِلتجا رہا اور اس کا دَرد بڑھتا گیا، پھر اس نے ان کلمات کی تکرار شُروع کر دی: اللہ کی قسم! موت، اللہ کی قسم! موت۔ بس یہی کلمات اس کی زبان پر جاری تھے کہ اس کی رُوح پرواز کر گئی۔ (1)

خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا ۔۔۔ پڑھوں کلمہ جب نکلے دم یاالٰہی
گناہوں کی عادت بڑھی جارہی ہے ۔۔۔ کرم یا الٰہی کرم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۱،۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پہلا سبب لمبی امیدیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہماری اصلاح میں سب سے پہلی اور بڑی رکاوٹ **لمبی امیدیں** ہیں، کیونکہ ☆ **لمبی اُمیدیں** انسان کو گناہوں کے گہرے گھڑے میں دھکیل دیتی ہیں۔ ☆ **لمبی امیدیں** خواہشات کا دروازہ کھولتی ہیں۔ ☆ **لمبی اُمیدوں**

1 ۔۔۔ موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قصر الامل، ۳/۳۶۱، رقم: ۲۷۱، عیون الحکایات، الحکایۃ الثالثۃ والسبعون ۔۔۔ الخ، ص۴۰۴ ملخصا

کی آفت انسان کو دُنیاو آخرت میں کئی طرح کی مصیبتوں میں مُبتلا کردیتی ہے، نفس و شیطان اسے توبہ کی اُمید دِلا کر اپنے جال میں پھنسا لیتے ہیں۔ ☆ **لمبی امیدیں** انسان کو دنیاوی لَذَّتوں میں بدمَسْت کردیتی ہیں۔ ☆ **لمبی اُمیدیں** انسان کو قبر کی وحشتوں سے غافل کردیتی ہیں۔ ☆ **لمبی امیدیں** انسان کو گناہوں پر دلیر کردیتی ہیں۔ ☆ **لمبی امیدیں** انسان کی اصلاح میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ ☆ **لمبی امیدیں** انسان کو موت کی تیاری سے بے پرواکردیتی ہیں۔ ☆ **لمبی امیدوں** میں مبتلا ہو کر انسان طرح طرح کے گناہوں میں مُلَوَّث ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ بیان کردہ واقعہ میں بادشاہ لمبی امیدوں اور دیر تک زندہ رہنے کی آفت میں مبتلا ہو کر پُر رونق محلات کی تعمیرات اور کھیل کُود کے آلات میں مشغول ہوا، دوستوں کی بے فائدہ صحبت اور خادِموں کی خُوشامدانہ خدمت کے نشے میں قبر کی تنہائی کو بُھول گیا، لیکن جیسے ہی اس کے دل سے لمبی اُمیدیں ختم ہوئیں، غفلت کا اندھیرا دُور ہوا وہ گُناہوں سے بیزار ہو گیا، اس کا دل دُنیا سے اُچاٹ ہوا تو اس نے فوراً بارگاہِ الٰہی میں توبہ کی۔ لمبی اُمیدوں کے مُتعلّق اللہ کریم پارہ 14 سُوْرَۃُ الْحِجر کی آیت نمبر 3 میں ارشاد فرماتا ہے:

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَ يَتَمَتَّعُوْا وَ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ (پ۱۴، الحجر:۳)

ترجمۂ کنز الایمان: انہیں چھوڑو کہ کھائیں اور برتیں اور اُمید انہیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں۔

حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس میں تنبیہ ہے کہ لمبی اُمیدوں میں گرفتار ہونا اور لذّاتِ دُنیا کی

طلب میں غرق ہو جانا، ایماندار کی شان نہیں۔ حضرت علی مُرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: لمبی اُمیدیں آخرت کو بُھلاتی ہیں اور خواہشات کا اِتّباع، حق سے روکتا ہے۔[1]

آیئے! لمبی امید کسے کہتے ہیں، لمبی امیدوں سے کیا مراد ہے سنتی ہیں: چنانچہ

لمبی اُمید سے کیا مراد ہے؟

جن چیزوں کا حاصل کرنا بہت مُشکل ہو، ان کو حاصل کرنے کے لیے لمبی اُمیدیں باندھ کر زِندگی کے قیمتی لمحات ضائع کرنا، طُولِ اَمل یعنی **لمبی اُمید** کہلاتا ہے۔[2]

یاد رکھئے! لمبی امید شیطان کا ایک ہتھیار ہے تفسیرِ صراط الجنان میں ہے کہ (شیطان مردود) لمبے عرصے تک زندہ رہنے کی سوچ انسان کے دل، دماغ میں بٹھا کر موت سے غافل رکھتا ہے، حتّٰی کہ اسی آس امید پر جیتے جیتے اچانک وہ وقت آجاتا ہے کہ موت اپنے دردناک شکنجے میں کس لیتی ہے پھر **اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت**، ناچار اپنے کئے اعمال کے انجام سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فی زمانہ لوگوں کی اکثریت موت کو بھول کر دنیا کی لمبی امیدوں میں کھوئی ہوئی ہے جس کی وجہ سے کہیں گانے باجے کے فنکشنز ہیں تو کہیں ڈانس پارٹی کی تقریب، کہیں تکبر وغرور ہے تو کہیں حسد وعناد، کہیں بغض وکینہ ہے تو کہیں ذاتی دشمنی، کہیں نماز کی ادائیگی میں لاپرواہی ہے تو کہیں حقوق العباد (Human

---

1...تفسیر خزائن العرفان، پ۱۴، الحجر، تحت الآیۃ: ۳

2...فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۱/۲۷۷، تحت الحدیث: ۲۹۴

3...تفسیر صراط الجنان، پ۵، النساء، تحت الآیۃ: ۱۱۹، ۲/۳۱۱ ملخصا

Rights) کی پامالی، الغرض موت سے غفلت، لمبی اُمیدیں اور دنیا کی محبت ہمیں بدلنے نہیں دیتی، ہمیں اپنی اصلاح نہیں کرنے دیتی، ہمارے دل میں خوفِ خدا پیدا نہیں ہونے دیتی، کیونکہ لمبی اُمیدیں گُناہوں کی جڑ اور انسان کی تباہی و بربادی کا ایک سبب ہے۔

چُنانچہ نبیِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: **اَوَّلُ فَسَادِھَا اَلْبُخْلُ وَالْاَمَلُ** یعنی اس اُمَّت کا پہلا فساد بخل اور لمبی اُمید ہے۔[1]

حکیمُ الامت، مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی مُسلمان کا پہلا گُناہ، جو دُوسرے گُناہوں کی جڑ ہے وہ یہ دو (2) چیزیں ہیں: (۱) بخل جڑ ہے خُون ریزی و فَساد کی (۲) لمبی اُمیدیں جڑ ہیں، غَفلت و گُناہوں کی۔ انسان بڑھاپے میں بھی یہ سوچتا ہے کہ ابھی عُمر بہت ہے، نیکیاں آئندہ کرلیں گے، اسی خیال میں رہتے ہیں کہ موت آجاتی ہے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی یہ حقیقت ہے کہ نفس و شیطان ہمیں اس طرح دھوکے میں ڈالتے ہیں ابھی تم جوان ہو بڑھاپے میں توبہ کرلینا، ابھی بڑی عمر پڑی ہے، ابھی کھیلنے کودنے کے دن ہیں، ابھی عمدہ عمدہ ریسٹورنٹ پر کھانے کے دن ہیں، بعد میں توبہ کرلینا، یا بڑھاپے میں خوب نیکیاں کرلینا، یہ جملے ہمیں اپنے آپ کو بدلنے اور اپنی اصلاح کرنے نہیں دیتے، حالانکہ اگر ہم غور کریں تو ہمیں ایسی کئی نوجوان اسلامی بہنیں نظر آئیں گے، جن کی جوانیاں بھی اسی طرح کے خیالات میں گزر رہی تھیں

1 . . . مشکاۃ المصابیح، باب الامل والحرص، الفصل الثالث، ۲/۲۶۰، حدیث: ۵۲۸۱

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۷/۹۴

مگر زندگی نے ان کے ساتھ وفا نہیں کی، وہ اچانک موت کی شکار ہو گئیں، موت نے انہیں اس ہستی بستی دنیا سے اٹھا کر اندھیری قبر میں پہنچا دیا۔

یاد رکھئے! طویل عمر (Long life) پانے کی لمبی امید نمازیں قضا کرواتی ہے، زکوٰۃ اور فرض حج کی اَدائیگی میں تاخیر کرواتی ہے، ہمیشہ آسائش بھری زِندگی پانے کی لمبی اُمید دُکھ، تکلیف اور مَشَقَّت میں مُبتلا کر دیتی ہے، لمبی اُمیدیں انسان کے دل میں مال و دولت کی ہَوَس پیدا کرتی ہیں، لمبی اُمیدیں ہی بُلند و بالا عمارتیں تعمیر کرنے پر اُبھارتی ہیں، لمبی اُمیدیں ہی انسان کے دل سے بروزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں اپنے ہر عمل کا جواب دینے کا ڈر اور بُرے خاتمے کا خوف نکال دیتی ہیں، انسان لمبی اُمیدوں میں پڑ کر ہی مُسلمانوں سے بُغض و عَداوت (دشمنی) رکھتا ہے، توبہ کرنے کی اُمید پر غیبت، چُغلی، حسد، تکبر جیسے باطنی گُناہوں میں جا پڑتا ہے اور شیطان اس کے دل پر حکومت کرتا ہے۔[1] لمبی اُمیدوں کی وجہ سے نیکیاں کرنا دُشوار ہو جاتا ہے، جیسا کہ

نیکی کی راہ میں رکاوٹ

حضرت امامِ غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لمبی اُمیدیں نیکی وطاعت کی راہ میں رُکاوٹ ہیں، ہر فتنے اور شر کا باعث ہیں، لمبی اُمیدوں میں مُبتلا ہو جانا، ایک مرض ہے جو لوگوں کو اور بہت سے اَمراض میں مُبتلا کرتا ہے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! لمبی اُمیدیں غافل اور سُست بنا دیتی ہیں،

1…موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قصر الامل، ۳/۳۲۸، رقم: ۱۰۳

2…منہاج العابدین، ص ۱۱۸ ملخصا

جس کی وجہ سے نیکی کرنے سے قبل ہی دل میں یہ خیال جَم جاتا ہے کہ ”ابھی تھوڑی دیر بعد کرلوں گی“، ”ابھی کافی وَقْت ہے“، ”عبادت کا موقع فوت نہیں ہونے دُوں گی“ یُوں سُستی کرکے ہم نیکی کا موقع ضائع کردیتی ہیں لمبی اُمیدیں انسان کو بدعملی کا شکار کر دیتی ہیں، جیسا کہ حضرت داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو اللہ پاک کی وعید سے ڈرتا ہے، وہ دُور کو بھی نزدیک خیال کرتا ہے اور جو لمبی اُمیدوں میں مُبتلا ہوجاتا ہے وہ بداَعْمالی کا شکار ہوجاتا ہے۔[1] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ لمبی امیدوں سے چھٹکارا پانے کے لئے لمبی امیدوں کے نقصانات اور موت کو یاد کرنے کے فضائل پر نظر رکھیں تواس کی برکت سے ہم اپنی اصلاح کرنے میں کامیاب ہوجائیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسرا سبب خود احتسابی کا نہ ہونا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اپنی اصلاح میں رکاوٹ بننے والی چیزوں کے متعلق بیان سن رہی تھیں، ہماری اصلاح میں رکاوٹ اور ہمارے نہ بدلنے کی دوسری اہم ترین وجہ خود احتسابی (Self accountability) کا نہ ہونا بھی ہے، کیونکہ ہم اپنے اعمال کا احتساب نہیں کرتی، یاد رکھئے! خود احتسابی کا نہ ہونا اپنی آخرت سے غافل کر دیتا ہے، خود احتسابی کا نہ ہونا نیک اعمال سے دور کر دیتا ہے، جو اسلامی بہنیں اپنا محاسبہ کرتی ہیں وہ نیکیوں کی حریص بن جاتی ہیں اور گناہوں سے ہر دم بچنے کی کوشش کرتی ہیں، موت کا تصور

1 . . . منہاج العابدین، ص ٨١

ہر دم ان کی آنکھوں میں رہتا ہے اور خوفِ خُدا ان کے دل میں رچ بس جاتا ہے، اسی وجہ سے ہمارے بزرگانِ دین روزانہ اپنا محاسبہ کرتے اور خوفِ خُدا سے لرزتے رہتے تھے، چنانچہ

محاسبۂ نفس کرنے والا خوش نصیب

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"حکایتیں اور نصیحتیں"** کے صفحہ 52 پر ہے: حضرتِ ابو بکر کَتّانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص بُرائیوں اور خطاؤں پر اپنے نفس کا محاسبہ کیا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے اپنی زندگی کے سالوں کا حساب لگایا تو ساٹھ (60) سال بنے، پھر دنوں کا حساب کیا تو اکیس ہزار پانچ سو (21500) دن بنے تو اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑا، جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا: ہائے افسوس! اگر روزانہ ایک گناہ بھی کیا ہو تو اپنے ربِّ کریم کے حضور اِکیس ہزار پانچ سو (21500) گناہ لے کر حاضر ہوں گا تو ان گناہوں کا کیا حال ہو گا جن کا شمار ہی نہیں؟ ہائے افسوس! میں نے اپنی دنیا آباد کی اور آخرت برباد کی اور اپنے پروردگار کی نافرمانی کرتا رہا، میں دنیا میں تو آبادی سے بربادی کی طرف منتقل ہونا پسند نہیں کرتا تو بروزِ قیامت بغیر ثواب و عمل کے حساب و کتاب کیسے دوں گا؟ اور عذاب کا سامنا کیسے کروں گا؟ پھر اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور زمین پر گر گیا، جب اس کو حرکت دی گئی تو اس کی روح پرواز کر چکی تھی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے ہمارے بُزرگانِ دِین کے نزدیک آخرت کے بارے میں غور و فکر کرنے کی اس قدر اہمیّت تھی کہ نیک اعمال کرنے

---

1 . . . حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۵۲

کے باجود بھی اپنے نفس کی مخالفت کرتے اور گناہوں سے بچانے کی کوشش کرتے اور بارگاہِ الٰہی میں حاضری کا خوف دلاتے رہتے، ذرا سوچئے! جب یہ اللہ والے اس قدر اِستِقامت کے ساتھ اپنا محاسبہ کرتے اور آخرت کے بارے میں غور و فکر کرتے تھے تو ہم گُناہ گاروں کو اپنے اعمال کے بارے میں غور و فکر کرنے کی کس قدر زیادہ ضرورت ہے۔ آیئے! غور و فکر کی عادت بنانے کے لئے ایک اور واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

شب و روز "غور و فکر"

حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا معمول تھا کہ جب رات ہوتی اور سب لوگ سو جاتے تو اپنے آپ سے کہتیں، اے رابعہ (ہو سکتا ہے کہ) یہ تیری زندگی کی آخری رات ہو، ہو سکتا ہے کہ تجھے کل کا سورج دیکھنا نصیب نہ ہو، اٹھ اور اپنے ربِّ کریم کی عبادت کرلے تاکہ کل قیامت میں تجھے ندامت (Regret) کا سامنا نہ کرنا پڑے، ہمت کر، سونا مت، جاگ کر اپنے رب کی عبادت کر یہ کہنے کے بعد آپ اٹھ کھڑی ہوتیں اور صبح تک نوافل ادا کرتی رہتیں۔ جب فجر کی نماز ادا کر لیتیں تو اپنے آپ کو دوبارہ مخاطب کر کے فرماتیں، اے میرے نفس! تمہیں مبارک ہو کہ گزشتہ رات تو نے بڑی مشقت اٹھائی، لیکن یاد رکھ! یہ دن تیری زندگی کا آخری دن ہو سکتا ہے۔ یہ کہہ کر پھر عبادت میں مشغول ہو جاتیں اور جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اٹھ کر گھر میں ٹہلنا شروع کر دیتیں اور ساتھ ساتھ خود سے فرماتی جاتیں: رابعہ! یہ بھی کوئی نیند ہے، اس کا کیا لطف؟ اسے چھوڑ دو اور قبر میں مزے سے لمبی مدت کے لئے سوتی رہنا، آج تو تجھے زیادہ نیند نہیں آئی لیکن آنے والی رات میں نیند خوب آئے گی، ہمت کرو اور اپنے ربِّ کریم کو راضی کر لو۔ اس

طرح کرتے کرتے آپ نے پچاس سال گزار دیئے، آپ نہ تو کبھی بستر پر سوئیں اور نہ ہی کبھی تکیہ پر سر رکھا یہاں تک کہ آپ انتقال کر گئیں۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہونا چاہتی ہیں تو ہمیں خود احتسابی (غور و فکر) کی عادت بنانی ہوگی کیونکہ جس طرح دُنیاوی کاروبار سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص اسی وقت کامیاب تاجر بن سکتا ہے، جب وہ اپنے خرچ کیے ہوئے مال سے کئی گُنا زیادہ نفع کمانے میں کامیاب ہو جائے اور اس کا اَصل سرمایہ بھی مَحفُوظ رہے تو اِس مَقصد کے حُصُول کے لئے وہ اپنے کاروبار (Business) کا روزانہ، ماہانہ اور سالانہ حساب کتاب کرتا ہے، پھر اُس پر مختلف پہلوؤں سے غور و فِکر کرتا ہے، جہاں کسی قسم کی خامی نظر آئے، اُسے دُرُست کرتا ہے اور جو چیز نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ نظر آتی ہے اس کو دُور کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے کاروباری مُعاملات کا مُحاسَبہ نہ کرے تو اُسے نفع حاصل ہونا تو دور، اُلٹا نُقصان کا سامنا بھی ہو سکتا ہے اور اگر اس نُقصان کے بعد بھی وہ غفلت کی گہری نیند سے بیدار نہ ہو تو ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ اُس کا اَصل سرمایہ بھی باقی نہیں رہتا اور وہ کوڑی کوڑی کا مُحتاج ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جو **"آخرت"** میں نفع کمانے کی آرزُو مَند ہو، اُسے بھی چاہئے کہ اپنے کئے گئے اَعْمال پر غور کرے، جو اَعْمال اُس کو نفع دِلوانے میں مُعاون ثابت ہوں، اُن کو مزید بہتر کرے اور جو کام اِس نفع کے حُصُول میں رُکاوٹ بن رہے ہوں، اُنہیں چھوڑ دے، جو اس طرح

---

1 . . . حکایات الصالحین، ص ۳۹

اپنا اِحتِساب جاری رکھے گی۔وہ اللہ کریم کی توفیق سے کامیابی سے ہمکِنار ہو گی اور بطورِ نفع اُسے جنّت میں داخلہ نصیب ہو گا،یہی وجہ تھی حضرت فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ روزانہ اپنا محاسبہ کرتے تھے،چنانچہ

فاروقِ اعظم کا محاسبۂ نفس

حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ (اپنا محاسبہ فرمایا کرتے) رات کے وقت اپنے پاؤں پر دُرَّہ (کوڑا) مار کر فرماتے: بتا! آج تُو نے **"کیا عمل"** کیا؟[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں محاسبۂ نفس اور خود احتسابی کرنے کو **"غور و فکر کرنا"** کہتے ہیں۔اَمیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہمارے سچے اور حقیقی خیر خواہ ہیں۔آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں ایک عظیم الشّان نسخہ بنام **"نیک بننے کے طریقے کی بُک لیٹ"** عطا فرمائی ہے اس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی اصلاح کا عظیم جذبہ پاسکتی ہیں۔یہ نیک بننے کے طریقے ہمارے اَسلاف کی یاد تازہ کرتے ہیں، تنہائی میں نیک بننے کے طریقوں کی بک لیٹ کھول کر اس میں درج شدہ سُوالات کے جوابات میں خود ہی **"ہاں"** **"یا"** **"نا"** کے ذریعے اپنی کارکردگی یا کوتاہی کا جائزہ لے سکتی ہیں۔گویا یہ نیک بننے کے طریقے ہمیں روزانہ اپنی ہی لگائی ہوئی خودِاحتسابی کی عدالت میں حاضر کرکے اپنے ہی ضمیر سے فیصلہ کروانے اور اپنی اصلاح کا سامان مہیا کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔نیک بننے کے یہ طریقے جنت میں لے جانے والے اور جہنم سے بچانے والے اعمال کا مجموعہ ہیں۔بُزرگانِ دین بھی

1 . . . احیاء العلوم، ۵/۳۵۸ ملخصًا

خود احتسابی کرتے اور بلندیِ درجات کا اہتمام فرماتے۔[1]

تیسرا سبب بُری صحبت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یادرکھئے! **مشہور کہاوت ہے کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔** فی زمانہ ہمارے معاشرے میں گناہوں کے بڑھنے، اپنی اصلاح کی فکر نہ ہونے اور نیکیوں میں دل نہ لگنے اور موت سے غافل ہونے کی ایک وجہ بُری صحبت بھی ہے، کیونکہ جب ہماری دوستی (Friendship) ایسیوں کے ساتھ ہو گی، جنہیں نہ اپنی آخرت کی کوئی فکر ہے اور نہ دوسروں کی تو ان کی صحبت میں رہ کر ہمیں بھی وہ رنگ چڑھے گا اور یوں ہم اپنی اصلاح سے غافل ہو کر اپنے قیمتی لمحات کو فضولیات میں گزاریں گی۔

یادرکھئے! بُری صحبت انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی، بُروں کی صحبت میں بیٹھنا گویا آفتوں، بلاؤں اور مصیبتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ یہی بُری صحبت انسان کو والدین کی نافرمانی کرنے، گھر والوں کے ساتھ لڑنے جھگڑنے، اپنے فائدے کے لئے دوسروں کو تکلیف دینے جیسے برے کاموں کی طرف مائل کرتی ہے بُری صحبت کیسے کیسے گُل کھلاتی ہے، اس کے بارے میں ایک دردناک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

بُری صحبت کا انجام

امیرِ اہلِ سُنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز کتاب **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ نمبر 290 پر فرماتے ہیں: پنجاب (پاکستان)

1 . . . جنت کی تیاری، ۴۰

کے ایک محلّے میں ایک عجیب وغریب بدبُو محسوس ہونے لگی، عَلاقے والوں کی خوب جُستجو کے بعد کہیں جا کر بدبُو کا سُراغ مِلا، وہ بدبُو ایک بند گھر سے آرہی تھی۔ چُنانچہ پولیس کو اِطّلاع دی گئی۔ جب پولیس والے لوگوں کی موجودگی میں تالا توڑ کر گھر کے اندر داخِل ہوئے تو یہ دیکھ کر سب کے رونگٹے کھڑے ہوگئے کہ وہاں چارپائی پر ایک جوان آدمی کی لاش پڑی تھی اور اس کے بعض حصّے گل سَڑ چکے تھے اور ان میں کیڑے رِینگ رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر بچّوں سمیت کئی افراد بے ہوش ہوگئے۔ تحقیق کرنے پر پتا چلا کہ یہ نوجوان محنت مزدوری کرنے کے لئے اِس عَلاقے میں آیا تھا، کرائے کے مکان میں رِہائش پذیر تھا اور بعض جُواریوں سے اس کی دوستی تھی۔ ایک دن یہ نوجوان اپنے دوستوں سے جُوے میں بہُت ساری رقم جیت گیا، ہارے ہوئے جواری دوستوں نے ہاری ہوئی رقم لُوٹنے کے لئے اس کے گلے میں پھندا کَسا اور بجلی کے کرنٹ لگا لگا کر موت کے گھاٹ اُتار دیا، پھر اسے بے گوروکفن چھوڑ کر تالا لگا کر فرار ہوگئے۔(1)

اچھی صحبت کی برکتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ بُری صحبت دنیا وآخرت کیلئے کس قدر نقصان دہ ہوتی ہے۔ بری صحبت جان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا سبب بنتی ہے، بری صحبت ذلت ورسوائی کا سبب بنتی ہے، بری صحبت عبرتناک موت کا سبب بنتی ہے، لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم بری صحبت چھوڑ کر دیندار اور نیک اسلامی بہنوں کی صحبت (Company) اختیار کریں، کیونکہ اَلصُّحْبَةُ مُؤَثِّرَةٌ یعنی صحبت اپنا اثر (Effect) رکھتی

1 . . . نیکی کی دعوت، ص ۲۹۰

ہے۔ جس خوش نصیب اسلامی بہن کو اچھی صحبت نصیب ہو جائے تو اس کے تو وارے نیارے ہو جاتے ہیں، کیونکہ ☆ **اچھی صحبت** کی برکت سے اچھی عادتیں پیدا ہوتی ہیں۔ ☆ **اچھی صحبت** سے نیکیوں میں آسانی نصیب ہوتی ہے۔ ☆ **اچھی صحبت** فکرِ آخرت کا سبب بنتی ہے۔ ☆ **اچھی صحبت** دل میں خوفِ خُدا پیدا کرتی ہے۔ ☆ **اچھی صحبت** بُری عادتوں سے بچاتی ہے۔ ☆ **اچھی صحبت** سنتوں پر عمل کا جذبہ بیدار کرتی ہے۔ ☆ **اچھی صحبت** مُعاشرے میں عزت کا سبب بنتی ہے۔ ☆ **اچھی صحبت** دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضامن بنتی ہے۔

یاد رکھئے! **اچھی صحبت** اپنانے میں فائدہ ہی فائدہ ہے جبکہ بری صحبت اختیار کرنے میں دِین و دنیا کا سراسر نُقصان ہی نُقصان ہے کہ بُری صحبت انسان کے ایمان تک کو برباد کر ڈالتی ہے، چنانچہ

سانپ سے بھی خطرناک

مولانا جلالُ الدّین رُومی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تک ممکن ہو بُرے یار (دوست) سے دُور رہو، کیونکہ بُرا ساتھی بُرے سانپ سے بھی زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہے، اس لئے کہ خطرناک سانپ تو صرف جان یعنی جسم کو تکلیف یا نقصان پہنچاتا ہے جبکہ بُرا ساتھی جان اور ایمان دونوں کو برباد کر دیتا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! افسوس صد افسوس! فی زمانہ ہم جان لیوا، خوفناک، زہریلے جانوروں، کیڑے مکوڑوں اور وحشت ناک چیزوں سے تو ڈرتی ہیں اور

1 . . . گلدستۂ مثنوی، ص ۹۴

ان سے بچنے کی کوشش کرتی ہیں، **مگر** ہلاکت و بربادی سے بھرپور بُری صحبتوں سے پیچھا چُھڑانے کیلئے بالکل بھی کوشش نہیں کرتیں آہ! بری صحبت کی نحوست ایسی چھائی ہے کہ عبادت میں دل نہیں لگتا۔ ربِّ کریم ہمیں نیک اور دیندار اسلامی بہنوں کی صحبت اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اصلاحِ اُمّت اور دعوتِ اسلامی کا کردار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں اچھی صحبت فراہم کرتا ہے، اس لئے خود بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ کیجئے،

امیرِ اہلِ سُنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے لوگوں کی اصلاح کی جانب خصوصی توجہ دیتے ہوئے دعوت اسلامی کی بنیاد رکھی اور آپ نے نیکی کی دعوت عام کرنے اور مُعاشرے کی اِصلاح کے لئے مسلمانوں کو یہ مدنی مقصد اپنانے کی ترغیب دلائی کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** آپ نے دعوتِ اسلامی کو اپنی ذات تک محدود نہ رکھا بلکہ **نیکی کی دعوت** عام کرنے کا جذبہ، **مدنی کاموں کی دُھن** رکھنے والے، اپنی **جان ومال** کی قُربانی دینے والے مبلغین کو اپنی نگاہِ فیض سے ایسا نوازا کہ اِنہیں مرکزی مجلس شوریٰ کی لڑی میں پرو دیا اور دعوتِ اسلامی کا نظام مرکزی مجلسِ شوریٰ کے تحت کر دیا۔ مُعاشرے کو جس جس میدان میں نیکی اِصلاح کی ضرورت پیش آتی گئی، شعبہ جات بنتے چلے گئے۔ اس سلسلے میں ☆ اشاعتِ علم کیلئے عظیمُ الشان دِینی درسگاہیں، جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات) اور دِینی و دُنیوی

تعلیم سے آراستہ دارُ المدینہ، ☆حفظِ قرآن میں مصروف مدرسۃ المدینہ (للبنین و للبنات)، ☆مسجد بھرو تحریک کے ساتھ ساتھ **مسجد بناؤ تحریک** کے لیے **مجلس خدامُ المساجد** کا قِیام، ☆اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ جیسا علمی و تحقیقی شعبہ، ☆مکتبۃُ المدینہ جیسا اہلِ سُنّت کا بہترین اِشاعتی ادارہ، ☆مُعاشرے کے مختلف طبقوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دلچسپ اور معلوماتی مضامین پر مشتمل **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** ☆لوگوں کے روزمرّہ پیش آنے والے مسائل کے شرعی حل کے لئے دارُ الافتاء اہلسنّت کا قیام سرِفہرست ہے۔ جبکہ میڈیا کے اس دَور میں عالَمِ اسلام کا 100 فیصد گناہوں سے پاک اسلامی چینل "**مدنی چینل**" تو گھر گھر پہنچ کر اِس انداز سے **نیکی کی دعوت** عام کر رہا ہے کہ اس کو ایک سیکنڈ دیکھنے والا بھی اسکی برکتوں سے محروم نہیں رہتا، چاہے وہ بچہ ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، گویا کہ ہر ایک **مدنی چینل** کی برکتوں سے علمِ دِین حاصل کر رہا ہے۔

اگر آپ بھی بُری عادتوں سے پیچھا چُھڑا کر اپنی اصلاح کرنا چاہتی ہیں تو ہاتھوں ہاتھ اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عملی طور پر دعوتِ اسلامی والی بن جائیے اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی عادت بنالیجئے، اِن مدنی کاموں میں مُستقل مزاجی (Persistence) کے ساتھ شرکت اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت کے ساتھ اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت مزید پیدا ہو گی، پیارے صحابہ و اولیاء کا مُبارک فیضان جاری و ساری ہو جائے گا، گناہوں سے دِل بیزار ہو گا اور فِکرِ آخرت کے ساتھ سُنَّتوں کے مُطابِق زِندگی بَسر کرنے کا بھی ذِہن بنے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

کھانا کھانے کی سُنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** سے کھانا کھانے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں۔☆ ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھو لیجئے۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اللہ پاک اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔[2] مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنٰی ہیں: ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کر لینا۔[3] ☆ کھانے سے پہلے جوتے اُتار لیجئے۔☆ کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیجئے۔☆ اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ، پڑھ لیجئے۔☆ کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ

---

1 - - - مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 - - - ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب الوضوء عند الطعام، ۴/۹، حدیث ۳۲۶۰

3 - - - مرآۃ المناجیح، ۶/۳۲

لی جائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ اثر نہیں کرے گا: (دعا یہ ہے) بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ (یعنی اللہ پاک کے نام سے شروع کرتی ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔)[1] سیدھے ہاتھ سے کھائیے۔☆ اپنے سامنے سے کھائیے۔☆ کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگائیے، مثلاً یہ نہ کہیے کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے بلکہ جی چاہے تو کھا لیجئے ورنہ ہاتھ روک لیجئے۔☆ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ و خلافِ سنت ہے۔ (سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی) عادتِ کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مُروتی پر دلیل ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... فردوس الاخبار، ۱/۲۷۴، حدیث: ۱۹۵۵

بیان:8 ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں محبّت رکھنے والے جب باہم (یعنی آپس میں) ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (1)

کعبے کے بدرُ الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مدنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

---

1 ۔۔۔ مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱

2 ۔۔۔ معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب، اُذْكُرُوا اللّٰه، تُوبُوْا اِلَى اللّٰه وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دنیا بظاہر بڑا پُر رونق مقام ہے، لیکن اس کا عیب یہ ہے کہ یہاں کی ہر چیز کی کوئی نہ کوئی انتہا ہے، عنقریب ایک دن ایسا آئے گا کہ جب دنیا کی تمام رنگینیاں ختم ہو جائیں گی، دنیا کی خوبصورتی پر زوال آجائے گا، دنیا اجڑے ہوئے چمن کی طرح ویران ہو جائے گی، بڑے بڑے پہاڑ بکھر جائیں گے اور دُھنی ہوئی روئی کی طرح پرواز کرتے ہوں گے، عالیشان محلّات ٹوٹ پھوٹ جائیں گے، چمکتے ہوئے ستارے اپنی جگہ چھوڑ دیں گے، سورج اور چاند کی روشنی مدھم پڑ جائے گی، زمین، چاند اور

سورج کے گُل ہونے کی وجہ سے تاریک ہو چکی ہو گی، سمندر سُلگائے جائیں گے، زمین ایسے تھر تھرائے گی کہ کبھی نہ تھر تھرائی ہو گی، زمین اپنا بوجھ باہر پھینک دے گی، آسمان پھٹ کر بہہ جائے گا، ایک عجیب سماں ہو گا، حال یہ ہو گا کہ دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی، ایسی تباہی مچے گی کہ اَلْاَمان وَالحفیظ۔ اسی کو قیامت کا دن کہتے ہیں۔ اسی کو حسرت اور پشیمانی کا دن کہتے ہیں، اسی کو حساب کتاب اور سوال جواب کا دن کہتے ہیں، اسی کو زلزلے اور تباہی کا دن کہتے ہیں، اسی کو واقع ہونے اور دل دہلا دینے کا دن کہتے ہیں، اسی کو تھر تھرا دیئے جانے اور اُلٹ دیئے جانے کا دن کہتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اُس دن کی تیاری کی توفیق عطا فرمائے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قیامت پر ایمان رکھنا بہت ضروری ہے۔ اس پر ایمان لائے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ قیامت کب آئے گی؟ اس کا حقیقی علم تو اللہ پاک اور اللہ کی عطا سے اس کے حبیب، طبیبوں کے طبیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہے، لیکن قُرآنِ کریم اور اَحادیثِ مُبارکہ میں قِیامت قائم ہونے کی کئی علامات بیان فرمائی گئی ہیں، ان علامات کا ظاہر ہونا قیامت کے جلد آنے کی نشاندہی کرتا ہے، آج کے بیان میں ہم قِیامت کی علامات کے بارے میں سنیں گی۔ اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! سب سے پہلے ایک حدیثِ پاک سنتی ہیں:

جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ مصطفٰے میں

حضرتِ عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبیِ

کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک بالکل سُفید لباس اور نہایت سیاہ بالوں والا ایک شخص آیا، اس پر نہ کوئی سفر کا اثر تھا اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آکر بیٹھ گیا اور اس نے اپنے گھٹنے رسولِ رحمت، شفیعِ امّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ زانوں پر رکھ دیئے اور کہنے لگا: اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے؟ پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِسلام یہ ہے کہ تُو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے رسول ہیں، اور تُو نماز قائم کرے، زکوۃ دے، رمضان کے روزے رکھے اور طاقت ہو تو کعبۃُ اللہ کا حج کرے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور پھر خود ہی تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اُس نے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے؟ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تُو اللہ پاک، اُس کے فرشتوں، اُس کی کتابوں، اُس کے رسولوں، آخرت اور تقدیر کے اچھے اور بُرے ہونے پر ایمان لائے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتائیے؟ اُمّت پر مہربان، دوجہاں کے سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تُو اللہ پاک کی عبادت اس طرح کرے گویا تُو اسے دیکھ رہا ہے، اگر تُو اسے نہیں دیکھ سکتا تو وہ تجھے دیکھ ہی رہا ہے۔ پھر اس نے عرض کی: مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے؟ فرمایا: جس سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ عرض کی: قیامت

کی نشانیاں ہی بتا دیجئے۔ فرمایا: لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور تم دیکھو گے کہ ننگے پاؤں، ننگے جسم، مُفلس اور بکریاں چَرانے والے بلند و بالا گھروں کی تعمیرات میں ایک دوسرے پر فخر کرتے ہونگے۔ پھر وہ شخص چلا گیا، (حضرتِ عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں) میں کچھ دیر رُکا رہا، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عمر! جانتے ہو وہ سائل کون تھا؟ میں نے کہا: اللہ پاک اور اُس کا رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: وہ حضرت جبرائیل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فوائدِ حدیث

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں سیکھنے کے لیے بہت کچھ ہے۔ آیئے! اس حدیثِ پاک سے حاصل ہونے والے چند نکات سنتی ہیں:

پہلی بات جو سیکھنے کو ملی وہ یہ ہے کہ حضرتِ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نوری فرشتے ہیں، بلکہ تمام نوری فرشتوں کے سردار ہیں، سَیِّدُ المَلائکہ ہیں، مسلم شریف کی حدیثِ پاک ہے کہ رسولِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے فرشتوں کو نُور سے پیدا فرمایا ہے۔ [2]

معلوم ہوا حضرتِ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بھی نُور سے پیدا کئے گئے ہیں، نُور ہونے کے باوجود حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بشر بن کر ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے

---

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان . . . الخ، ص ۳۳، حدیث: ۹۳

2 . . . مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب فی احادیث متفرقة، ص ۱۲۲۱، حدیث: ۷۴۹۵

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اس طرح کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی انہیں نہ پہچان سکے، اس سے معلوم ہوا کہ جب حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نوری مخلوق ہونے کے باوجود بشر بن کر اس دنیا میں آئے ہیں تو ہمارے پیارے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی حقیقت میں نُور ہونے کے باوجود بشر بن کر اس دنیا میں تشریف لائے ہیں۔

حضرتِ جابِر بن عبدُاللہ اَنْصارِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے، میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! میرے ماں باپ حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر قربان! مجھے بتائیے کہ سب سے پہلے اللہ پاک نے کیا چیز بنائی؟ فرمایا: اے جابِر! بے شک بِالیقین، اللہ پاک نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نُور اپنے نُور سے پیدا فرمایا۔[1]

اسی لیے اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، مجدّدِ دِین و ملّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا — نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا — ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا — تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۶، ۲۴۵)

مختصر وضاحت: پیارے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درِ اَقدس پر

1... الجزء المفقود من الجزء الاوّل من المصنف لعبد الرزاق، ص۶۳، حدیث:۱۸، فتاوی رضویہ، ۳۰/۶۵۸

جس گدا کو بھی دیکھیں وہ نُور کی خیرات سے تھوڑا سا حصہ نہیں بلکہ کثیر حصہ لے جاتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ نورٌ علیٰ نُور آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ ہے یہاں نُور کی کوئی کمی نہیں ہوتی۔ اے دو نُوروں والے پیارے حضرتِ عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ! آپ کو بہت بہت مُبارک ہو! کہ آپ نے نُور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ سے نُور کی دو چادریں (آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دو صاحبزادیاں اپنے نکاح میں) لینے کا شَرف حاصل کیا ہے۔ یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ اور آپ کے خاندان کی عظمت کون بیان کر سکتا ہے؟ آپ خود نورٌ علیٰ نور ہیں، آپ کی نسلِ پاک کا بچہ بچہ نور ہے بلکہ آپ کا سارا گھرانا ہی نور ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

باادب بانصیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دوسری بات جو اُس حدیثِ پاک سے معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ حضرتِ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام جب بارگاہِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہوئے تو دوزانو ہو کر ہاتھ ران پر رکھ کر ادب کے ساتھ بیٹھ گئے، اس سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے جو ہم سے عمر میں بڑی ہیں ہم ان کا ادب اور تعظیم کریں، افسوس! کہ آج کی نسلِ نو اس طرح کے آداب سے بہت دور ہوتی جارہی ہے، بڑوں سے کیسے بات کی جاتی ہے، بڑوں کے سامنے بیٹھنے اٹھنے میں کن آداب کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے، کون سی بات بڑوں کے سامنے خلافِ ادب ہے، وغیرہ وغیرہ ان باتوں سے آج کی نسلِ نو کافی دُور دکھائی دیتی ہے۔ والدین کو چاہیے کہ بچپن ہی سے اس بارے میں اپنی اولاد کی اچھی تربیت کریں اور اپنی اولاد کو بڑوں کا ادب اور تعظیم کرنے والا بنائیں۔ اللہ کریم ہمیں اور

ہماری اولاد کو باادب و بانصیب بنائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عبادت کیسے کریں؟

تیسری بات جو اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ ہمیں ہر عبادت اس طرح سے کرنی چاہیے کہ وہ ربّ جس کی ہم عبادت کر رہی ہیں ہم اسے دیکھ رہی ہیں اور اگر ایسا تصور نہ بنے تو یہ تصور تو بنانا ہی چاہیے کہ جس کی بارگاہ میں ہم حاضر ہیں وہ پاک پَرْوَرْدْگار ہمیں دیکھ رہا ہے۔ یہی خشوع و خضوع کا حقیقی رنگ ہے اور اس طرح سے کی جانے والی عبادت ظاہر کو بھی سنوار دیتی ہے اور باطن کو بھی جگمگا دیتی ہے۔ اے کاش! ہمیں بھی اپنی عبادتوں میں خشوع و خضوع نصیب ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قیامت کب آئے گی؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! چوتھی اہم بات جو اس حدیثِ پاک سے ہمیں معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو معلوم تھا کہ رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی عطا سے غیب جانتے ہیں اور یہ بات بھی جانتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے سوال کیا کہ مجھے بتائیے کہ قیامت کب آئے گی۔ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں حضرتِ جبرائیلِ امین (عَلَیْہِ السَّلَام) حضور (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے امتحان یا اظہارِ عجز کے لیے تو سوال کر نہیں رہے ہیں، بلکہ یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت کا علم تو ہے مگر اس کا اظہار نہ فرمایا۔ خیال رہے کہ حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے دوسرے موقعوں پر قیامت کا دن بھی بتادیا مہینا بھی تاریخ بھی کہ فرمایا جمعہ کو ہوگی، دسویں تاریخ مُحرَّم کے مہینے میں ہوگی۔ (1)

قیامت کی نشانیاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پانچویں بات جو اس حدیث سے معلوم ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ قیامت تو آئے گی ہی، مگر اس کے آنے سے پہلے کچھ نشانیاں اور علامتیں بھی ہیں جو اس بات کی نشاندہی کریں گی کہ قیامت آنے والی ہے۔ اس حدیثِ پاک میں غیب جاننے والے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قیامت کی دو نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ ایک یہ کہ لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی، دوسری یہ کہ ننگے پاؤں، برہنہ جسم والے، مفلس اور بکریاں چرانے والے بُلند وبالا گھروں کی تعمیرات میں ایک دوسرے پر فخر کرتے ہوں گے۔ ان کی تفصیل ہم اِنْ شَآءَ اللہ سنتی ہیں، ان علامات کے علاوہ بھی احادیثِ طیّبہ میں قیامت کی کئی اور علامتیں بیان ہوئی ہیں۔ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت میں احادیثِ طیّبہ کی روشنی میں قیامت کی کئی علامات ذکر کی گئی ہیں، آیئے! ہم ان میں سے کچھ سنتی ہیں: ☆علم اُٹھ جائے گا۔ (یعنی علما اُٹھالیے جائیں گے) ☆جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ (بامرِ مجبوری) جاہلوں کو مُقْتَدا بنالیں گے۔ ☆پھر ان سے دینی مسائل پوچھیں گے تو وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے پھر خود بھی گمراہ ہوجائیں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کردیں گے۔ (2) ☆جہالت کی کثرت ہوگی۔ ☆بدکاری اور شراب خوری عام

1...مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲۶

2...بخاری، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، ۱/ ۵۴، حدیث: ۱۰۰

ہو گی۔☆مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ، یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔[1]☆مال کی کثرت ہو گی۔[2]☆دِین پر قائم رہنا اتنا دُشوار ہو گا جیسے مُٹھی میں انگارا لینا۔[3]☆وَقت میں برکت نہ ہو گی، یہاں تک کہ سال مہینے کی طرح اور مہینہ ہفتے کی طرح اور ہفتہ دن کی طرح اور دن ایسا ہو جائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہو گئی۔[4]☆زکوۃ دینا (لوگوں پر ایسا مشکل ہو گا کہ اس کو) تاوان سمجھیں گے۔[5]☆علمِ دین پڑھیں گے مگر دِین کیلیے نہیں۔☆مرد اپنی عورت کا فرمانبردار ہو گا۔☆ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔☆اپنے احباب سے میل جول رکھے گا اور باپ سے جدائی۔☆مسجد میں لوگ چِلّائیں گے۔☆گانے باجے کی کثرت ہو گی۔☆اگلوں پر لوگ لعنت کریں گے، ان کو بُرا کہیں گے۔[6]☆ذَلیل لوگ جن کو تَن کا کپڑا، پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں، بڑے بڑے محلوں میں فخر کریں گے۔[7]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں سنا، قیامت کی کچھ نشانیاں ایسی ہیں جو پوری ہوں گی جبکہ کچھ نشانیاں ایسی بھی ہیں جو پوری ہو چکی ہیں۔

1…بخاری، کتاب النکاح، باب یقل الرجال ویکثر النساء، ۳/۴۷۲، حدیث: ۵۲۳۱

2…مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ…الخ، ص ۳۹۲، حدیث: ۲۳۳۹ ملتقطا

3…ترمذی، کتاب الفتن، باب ۷۳، ۴/۱۱۵، حدیث: ۲۲۶۷

4…ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی تقارب الزمن…الخ، ۴/۱۴۸، حدیث: ۲۳۳۹ ملتقطا

5…ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی علامۃ…الخ، ۴/۸۹، حدیث: ۲۲۱۷

6…ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی علامۃ…الخ، ۴/۹۰، حدیث: ۲۲۱۸

7…مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان…الخ، ص ۳۳، حدیث: ۹۳ ملتقطا

(1)نشانی چاند کا پھٹ جانا

ایک نشانی جو پوری ہوچکی ہے اسے قُرآنِ پاک میں بھی صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، چنانچہ پارہ27 سورۃُ الْقَمَر کی پہلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ① ترجمۂ کنزُالایمان: پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند۔ (پ۲۷، القمر: ۱)

تفسیرِ صراطُ الجنان جلد 9 صفحہ 586 میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے کہ قیامت کے نزدیک ہونے کی نشانی ظاہر ہوگئی کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزہ سے چاند دو ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا۔ چاند کا دو ٹکڑے ہونا جس کا اس آیت میں بیان ہے، یہ نبیِ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روشن معجزات میں سے ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ چاند کا پھٹ جانا یہ قیامت کی علامت تھی، جبکہ غیر مسلموں کے تقاضے پر تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بطورِ معجزہ چاند کو پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے فرما دیئے تھے۔

(2)لونڈی اپنے مالک کو جنے گی

بیان کے شروع میں حدیثِ جبریل میں رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان فرمایا تھا کہ **لونڈی مالک کو جنے گی۔** یہ بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے عُلمائے کرام نے اس فرمانِ مصطفٰے کی مختلف وضاحتیں بیان کی ہیں۔ ہمارے

1 ۔۔۔ تفسیر خازن، پ۲۷، القمر، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۲۱۶

معاشرے کے ماحول کے مطابق جو وضاحت ہے وہ یہ ہے کہ لوگ اپنی حقیقی ماں کے ساتھ لونڈیوں جیسا سلوک کریں گے، ماں کو لونڈیوں کی طرح رکھیں گے، ماں کی نافرمانی و حق تلفی کریں گے، ماں کو تکلیف پہنچائیں گے اور حال یہ ہو جائے گا کہ اولاد اپنی ماں کے ساتھ آقا کی طرح برتاؤ کرے گی۔[1]

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس فرمانِ عالی کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **(لونڈی مالک کو جنے گی)** یعنی اولاد نافرمان ہو گی، بیٹا ماں سے ایسا سلوک کرے گا جیسے کوئی لونڈی سے (سلوک کرتا ہے) تو (اب مطلب یہی ہوا کہ) گویا ماں اپنے مالک کو جنے گی۔[2]

معاشرے کی حالتِ زار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج اگر ہم اپنے اِرد گرد نظر دوڑائیں تو یہ حقیقت منہ چڑاتی نظر آئے گی کہ ہمارے معاشرے میں ایک تعداد ہے جو والدین بالخصوص ماں کے ساتھ بہت بُرا سلوک کرتی ہے۔ آج ایک تعداد ہے کہ باپ کو دیکھتے ہی جن کا دَم نکل جاتا ہے مگر ماں پر شیر کی طرح دھاڑتی نظر آتی ہے، باپ کے سامنے تو تیز سانس بھی نہیں لے پاتی جبکہ ماں کے سامنے غرّاتی نظر آتی ہے، اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ باپ کے سامنے بھی دھاڑنا اور چلانا شروع کر دیا جائے بلکہ دونوں کے سامنے ادب اور تعظیم کا برتاؤ کرنا چاہیے۔

---

1 . . . مقالات شارح بخاری، ۱/ ۱۵۶ ملخصا

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲۶

ماں قُدرت کا انمول تحفہ

کیونکہ **"ماں"** تو قدرت کا انمول تحفہ ہے۔ **"ماں"** کا مقام قرآن و حدیث میں بیان ہوا ہے، **"ماں"** کا فرمانبردار اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول، رَسُولِ مَقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے، اگر زندگی بھر بھی ماں کی خدمت کی جائے تب بھی ماں کے احسانات کا بدلہ نہیں چکایا جا سکتا۔ کیونکہ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اپنے خُونِ جِگر سے اولاد کو پالتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اپنی اولاد کے آرام کی خاطر اپنا چین سُکون قربان کرتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** خود تو گرمی برداشت کرتی ہے مگر اولاد کو پنکھا جَھلتی رہتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اولاد کی خاطر سردیوں کی ٹھنڈی اور طویل راتیں جاگ کر گزار دیتی ہے، ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اپنی خواہشات قربان کر کے اولاد کی خواہشات کو پورا کرنے کی پوری کوشش کرتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اپنے منہ کا نوالہ بھی اولاد کے منہ میں دے کر خوش ہوتی ہے اور خود بھوکی سو جاتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اولاد کو گرم و نرم بستر پر لٹا کر خود ٹھنڈے فرش پر لیٹ جاتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** شوہر کی وفات کے بعد بھی اولاد کو دربدر بھٹکنے نہیں دیتی۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** قرض کی چکّی میں پس کر بھی اولاد کی فرمائشوں کو پورا کرتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اولاد کی تھوڑی سی تکلیف پر بھی تڑپ جاتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** برتن دھو کر پوچے لگا کر بھی اپنی اولاد کا پیٹ پالتی نظر آتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** گھر گھر کے چکر لگا کر اپنی اولاد کا سُکھ تلاش کرتی نظر آتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** معذور اور لاچار اولاد تک کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑتی۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** نافرمان اور بدکار

اولاد کو بھی اپنے سایۂ شفقت اور ممتا کی ٹھنڈک سے محروم نہیں کرتی۔☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جس کے قدموں تلے جنت ہے۔** اَلْغَرَض! ماں ایک ایسی ہستی ہے جو ہو تو آنگن میں بہار آجاتی ہے اور جو نہ ہو تو تمام تر رونق کے باوجود گھر ویران لگتا ہے۔ لٰہذا ماں کی خدمت کیجئے، ماں کو راضی کیجئے، ماں کو کبھی تکلیف مت پہنچایئے، ماں کو کبھی دکھی مت کیجئے، ماں سے کبھی جھگڑا مت کیجئے، ماں سے کبھی اونچی آواز میں بات مت کیجئے۔ ماں کی قدر کیجئے۔ اگر ماں یا باپ یا ان میں سے ایک بھی ناراض ہے تو فوراً انہیں راضی کیجئے۔ یاد رکھئے! ماں جیسی بھی ہو ماں ماں ہوتی ہے۔ ماں کے حقوق سے آزاد ہو جانا ممکن ہی نہیں ہے۔

ماں کو کندھوں پر اُٹھائے گرم پتّھروں پر چھ میل

مَنقول ہے کہ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: ایک راہ میں ایسے گرم پتّھر تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سُوار کرکے چھ (6) مِیل (تقریباً 9.656 کلومیٹر) تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حُقُوق سے فارِغ ہو گیا ہوں؟ سرکارِ نامدار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں دَرد کے جس قَدر جھٹکے اُس نے اُٹھائے ہیں شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے والدین بالخصوص اپنی ماں کی خدمت کریں، ایک شخص نے عَرض کی، یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! والِدَین کا اپنی اَولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا: **ھُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ** یعنی وہی تیری جنّت اور

---

1 ... معجم صغیر، ۱/۹۲، حدیث: ۲۵۷

تیری دوزخ ہیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم بھی اپنے ماں باپ کو راضی رکھنا چاہتی ہیں اور اُمید ہے کہ سبھی چاہتی ہوں گی تو آیئے! ہم ایسی **اچھی صُحبت** اِختیار کریں جہاں ماں باپ کا ادب واِحترام سکھایا جاتا ہو، جہاں ماں باپ کی تعظیم و توقیر کرنا سکھایا جاتا ہو، جہاں ماں باپ کے سامنے اُف کرنے سے بھی بچنے کی ترغیب دی جاتی ہو۔اِس پُر فتن دور میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس ماحول میں اللہ کے ولی، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَه کی مدنی تربیت سے ایسے لاکھوں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہوا ہے کہ جو اپنے والدین کے لئے تکلیف کا باعث بنے ہوئے تھے، وہ خوش نصیب آج ماں باپ کے لئے راحت کا سامان بن گئے ہیں، ایک تعداد ایسی تھی جن کی شرارتوں یا بُری حرکتوں کی وجہ سے ماں باپ کی نیندیں اُچاٹ ہوگئی تھیں، مگر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے اب چین کی نیند نصیب ہوئی ہوگی۔

آیئے! ہم نیک بننے کے طریقوں کا رسالہ حاصل کریں۔**ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع** میں نہ صرف خود شرکت کی سعادت حاصل کریں بلکہ دوسری اسلامی بہنوں کو بھی شرکت کروائیں، پھر پتہ چلے گا کہ ماں باپ کو کس طرح خوش کرکے ان کے **دِل کی دُعائیں** لی جاسکتی ہیں۔ **"گھر درس"** کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں، ہر وقت اپنے آپ کو **نیکی کے کاموں** کے لیے تیار رکھیں۔اور عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی

1...ابن ماجه، كتاب الادب، باب بر الوالدين، ۱۸۶/۴، حديث: ۳۶۶۲

کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر 8 مَدَنی کاموں میں حِصّہ لیجئے اور اپنی قَبْر و آخرت کو سَنْوارئیے۔

(3) نمازیں قضا کرنا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم قیامت کی علامات کے بارے میں سن رہی تھیں۔ معراج پہ جانے والے آقا، غیب بتانے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت کی ایک نشانی یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ لوگ نمازیں قضا کریں گے۔[1]

آج نمازیں قضا کرنے کے مناظر ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں، **افسوس صد افسوس!** آج ہمارے مُعاشرے میں صرف سُستی اور کاہلی کی وجہ سے آئے دِن نمازیں قضا کردی جاتی ہیں۔ ایک بہت بڑی تعداد ہے جو نمازیں قضا کردیتی ہے اور انہیں اس کی کوئی پروا بھی نہیں ہوتی۔

بعض تو ایسی بھی ہیں کہ جب اُن کی ایک یا چند نمازیں رہ جائیں تو ہفتوں ہفتوں بلکہ مہینوں مہینوں تک جان بوجھ کر نماز نہیں پڑھتیں اور اگر کوئی اسلامی بہن اُن پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے نمازوں کی ترغیب دِلائے تو کہتی ہیں "اب اِنْ شَآءَ اللّٰہ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کروں گی یا رمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کروں گی" یوں گویا کسی قسم کی شرم وجِھجک کے بِغیر بڑی بہادری کے ساتھ مَعَاذَ اللّٰہ اس بات کا اِقرار کیا جاتا ہے کہ نمازیں تَرْک کرنے کا یہ کبیرہ گُناہ میں جُمُعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مُسلسل جاری رکھوں گی۔ یقیناً یہ سب کچھ خوفِ خُدا اور شوقِ عِبادت نہ

---

1 . . . التذکرۃ باحوال الموتی وامور الآخرۃ، باب اذا فعلت ھذہ الامۃ . . . الخ، ص۵۹۷

ہونے کا وبال ہے ورنہ جس کے دِل میں اللہ پاک کا خوف اور عِبادت کا ذَوق وشوق ہوتا ہے وہ ہر حال میں نمازوں کی پابندی کرتی ہے اور اللہ پاک کی نافرمانی سے بچتی ہے۔

یاد رکھئے! جان بوجھ کر نماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اللہ پاک پارہ 16 سُوْرَۃُ مَرْیَم کی آیت نمبر 59 میں اِرشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ﴿۵۹﴾ (پ۱۶، مریم:۵۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو اُن کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنھوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غَیّ کا جنگل پائیں گے۔

جہنم کی خوفناک وادی کا ہولناک کُنواں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آیتِ مُبارکہ میں "غَیّ" کا تذکرہ ہے اور اِس سے مُراد جہنم کی ایک وادی ہے۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "غَیّ" جہنّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زِیادہ ہے، اِس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام "ھَبْ ھَبْ" ہے، جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ پاک اس کُنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ (یعنی جہنم کی آگ) بدستور بھڑکنے لگتی ہے (اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:) ﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا ﴿۹۷﴾﴾ (پ۱۵، بنی اسرآئیل:۹۷) (ترجَمۂ کنزالایمان: جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اُسے اور بھڑکا دیں گے۔)

یہ کُنواں بے نمازیوں اور بدکاری کرنے والوں اور شرابیوں اور سُود خواروں اور ماں باپ

کو اِیذا (یعنی تکلیف) دینے والوں کے لیے ہے۔[1]

جہنم کا عذاب اور دُنیا کی تکلیفیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ "غَیّ" جہنّم میں ایک وادی ہے جس کی گہرائی (Depth) اور گرمی سب سے زیادہ ہے اور جہنّم کی آگ جب بجھنے لگتی ہے تو اس وادی کو کھول دیا جاتا ہے جس سے نارِ جہنم پھر سے بھڑک اُٹھتی ہے۔ ذرا سوچئے کہ اس خطرناک وادی میں جب بے نمازی کو ڈالا جائے گا تو اس کا کیا بنے گا۔ یاد رکھئے! جہنّم اللہ پاک کے قہر و غضب کا مَظْہر ہے جس طرح اس کی رحمتوں اور نعمتوں کی کوئی اِنتہا نہیں اور انسانی عقل اُس کا اندازہ نہیں لگا سکتی، اِسی طرح اللہ پاک کے قہر و غضب کی بھی کوئی حد نہیں، ہر وہ تکلیف دِہ چیز جس کا تصوُّر کیا جائے مثلاً کسی آلے سے زندہ انسان کے ناخُن (Nail) کھینچ لینا، کسی پر چھُریوں یا لاٹھیوں سے ضَربیں لگانا، کسی کے اُوپر وزن دار گاڑی چلا کر اُس کی ہڈیاں چکنا چُور کر دینا، اَعضاء کاٹ کر نمک مِرچ چھِڑکنا، زندہ کھال (Skin) اُدھیڑنا، بغیر بے ہوش کیے آپریشن کرنا یا مختلف بیماریوں کی تکالیف مثلاً سر درد، بخار، پیٹ کا درد یا خطرناک بیماریاں مثلاً دل کا دورہ (Heart attack) سَرطان (کینسر) گُردے کی پتھری کا درد، خارش، شدید گھبراہٹ وغیرہ وغیرہ جو بھی اَمراض یا دنیوی مَصائب و آلام جن کا تصوُّر مُمکن ہے وہ جہنّم کی تکلیفوں کے مقابلے میں نہایت ہی معمولی ہیں۔ اَلْغَرض دُنیا کی ساری بیماریاں اور مُصیبتیں کسی ایک شَخْص پر جمع ہو جائیں پھر بھی

---

1 . . . بہارِ شریعت، ۱/۴۳۴، حصہ: ۳

جہنَّم کے سب سے ہلکے عذاب کے برابر نہیں ہو سکتیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کچھ علاماتِ قیامت اور ہمارا معاشرہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم جہنَّم کی علامات کے بارے میں سُن رہی ہیں۔ ہم نے سنا کہ نمازیں قضا کرنا بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ قیامت کی نشانیوں پر ایک روایت حضرت حُذَیفہ بن یمان رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے بھی ہے، جس میں نبیِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نمازیں قضا کرنے کے علاوہ اور بھی کئی نشانیاں ارشاد فرمائی ہیں، آیئے سُنتی ہیں۔ چنانچہ

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قُربِ قِیامت کی علامات میں سے یہ کام ہیں۔ (۱) لوگ قطعِ رحمی کریں گے۔ (۲) گناہوں کی کثرت ہو گی۔ (۳) قرآنِ مجید کو (سونے چاندی سے) مُزیَّن کیا جائے گا۔ (۴) مرد عورتوں کی اور (۵) عورتیں مردوں کی مُشابہت اختیار کریں گی۔ (۶) آدمی اپنے والد کی نافرمانی کرے گا اور دوست واحباب سے بھلائی کرے گا۔ (۷) گانے والیوں اور (۸) آلاتِ مَوسیقی کا رِواج عام ہو جائے گا۔ تو اُس وَقت سُرخ آندھی، زمین میں دَھنس جانے، شکلیں تبدیل ہونے اور دوسرے عذابوں کے آنے سے ڈرتے رہنا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! ان میں سے کون سا ایسا کام ہے جو آج ہمارے زمانے میں عام نہیں ہے، **قطعِ رحمی کرنا** قیامت کی علامات میں سے بتایا گیا

1 ۔۔۔ حلیۃ الاولیاء، عبداللہ بن عبید، ۳/۴۱۰، حدیث: ۴۴۴۸ ملتقطا

ہے، آج گھروں اور خاندانوں میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہوتے ہیں اور پھر یہی جھگڑے بڑھ کر قطعِ رحمی کی صُورت اختیار کرلیتے ہیں۔ خاندان کے افراد کئی کئی سالوں تک ایک دوسرے کا منہ بھی نہیں دیکھتے۔ **گُناہوں کی کثرت** کو بھی قیامت کی علامات میں سے بیان کیا گیا ہے، آج ہم اپنے معاشرے میں دیکھیں تو ہمیں اندازہ ہو گا کہ وہ کون سا گناہ ہے جو ہمارے معاشرے میں نہیں پایا جارہا۔ تنہائی ہو یا محفل، گھر ہو یا بازار، شہر میں ہوں یا گاؤں میں ہر جگہ گناہوں کی بھرمار ہے۔ بلکہ اب تو گناہوں کی ایسی زیادتی ہے کہ خود کو گناہوں سے بچانا مشکل ترین کام ہو گیا ہے۔ **قُرآنِ پاک کو مُزیّن و آراستہ کیا جانا** بھی قیامت کی علامتوں میں سے بیان ہوا ہے، آج قُرآنِ پاک کے غلاف کو، اس کے رحل کو، اس کی بائینڈنگ اور جلد کو، اس میں لگنے والے اوراق اور دیگر مٹیریل کو تو بہت سجایا جاتا ہے مگر اپنے کردار کو قرآنی اخلاق سے آراستہ کرنے والیاں کم ہوتی جارہی ہیں، آج قُرآنِ پاک جہاں رکھا جائے اس جگہ کی بھی سجاوٹ کا خیال رکھا جاتا ہے لیکن دل، دماغ، فکر اور سوچ بھی قرآنِ پاک کی تعلیمات سے سج جائے اس کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا۔ **مردوں کا عورتوں اور عورتوں کا مردوں کی مشابہت کرنا** بھی قیامت کی نشانی ہے، غور کیجئے! آج کون سا ایسا شعبہ اور کون سا ایسا کام ہے جس میں عورتیں مردوں کی اور مرد عورتوں کی نقّالی نہیں کر رہے۔ افسوس! آج تو جس کام میں عورتوں کی زیادہ تعداد شریک ہو اسے ہی ترقّی کی علامت سمجھا جانے لگا ہے۔ بال کٹوانے، کپڑے پہننے، بازاروں میں گھومنے، گاڑیاں چلانے، خَرید و فَروخت کے شُعبہ جات، کھیلوں کے میدان، اَلْغَرَض! کون سی ایسی جگہ ہے جہاں عورتیں مردوں کی نقّالی میں مبتلا نظر

نہیں آتیں، اسی طرح آج مردوں میں دیکھیں تو کنگن پہننے، عورتوں کی طرح بال رکھنے، عورتوں کی طرح ناک اور کانوں میں زیورات پہننے سمیت اور کئی کاموں کا رواج بھی بڑھتا دکھائی دیتا ہے، حالانکہ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے قیامت کی علامات میں شمار کیا ہے اور اس سے منع بھی فرمایا ہے۔

اِسی طرح قیامت کی ایک نشانی یہ بھی بیان کی گئی کہ آدمی اپنے والد کی نافرمانی اور دوست احباب سے بھلائی کرے گا، اس کے نظارے بھی ہر سو عام ہیں، بعض اسلامی بہنوں کا رَوَیّہ اپنے سگے باپ سے بہت سخت ہوتا ہے مگر اپنی سہیلیوں کے آگے بچھتی چلی جاتی ہیں، بعض اسلامی بہنیں اپنے سگے والد سے حسنِ سلوک سے پیش نہیں آتیں مگر اپنی سہیلیوں کے ساتھ بڑے اچھے انداز میں گفتگو کرتی اور حسنِ سلوک سے پیش آتی ہیں، بعض اسلامی بہنیں اپنی والدہ کی اتنی نہیں مانتی جتنی اپنی سہیلیوں کی مانتی ہیں۔ اسی وجہ سے ایسے نظارے بھی دیکھنے میں آتے ہیں کہ ماں اپنی بیٹی کی سہیلی سے کہہ رہی ہوتی ہے کہ تم ہی میری بیٹی کو سمجھاؤ، یہ لڑکی میری تو ایک نہیں سنتی۔ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی بیان کیا گیا کہ **گانے والیوں اور آلاتِ موسیقی کی کثرت ہوگی**، اس بارے میں بھی معاشرے کی صورتحال ہمارے سامنے ہے۔ میوزک اور گانے باجے کا سیلاب ہے جو مسلمانوں کو بہائے لے جا رہا ہے، پہلے تو سنیما گھروں کی شکل میں مخصوص جگہیں ہوتی تھیں جہاں مَعَاذَ اللہ گانے اور میوزک کا سلسلہ ہوتا تھا۔ مگر اب تو ہر جگہ گانے اور میوزک کی بھرمار ہے۔ موبائل میں گانے اور میوزک، ٹی وی میں گانے اور میوزک، بازاروں میں گانے اور میوزک، ہوٹلوں میں گانے اور میوزک، کھلونوں میں گانے اور

میوزک، جوتوں میں گانے اور میوزک، گھروں میں گانے اور میوزک، سکولز میں گانے اور میوزک، کالجز میں گانے اور میوزک، بسوں میں گانے اور میوزک، کاروں میں گانے اور میوزک، جہازوں میں گانے اور میوزک، ٹرینوں میں گانے اور میوزک! اَلْغَرَض! کون سی ایسی جگہ ہے جہاں گانے اور میوزک کا سلسلہ نہیں ہے۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کی تیاری کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج ہم نے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں سنا۔ یقیناً ہمارا ایمان ہے کہ قیامت نے ایک نہ ایک دن ضرور آنا ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے اعمال اور احوال میں ایسی تبدیلی لائیں جو ہمیں قیامت کی ہولناکیوں سے بچا سکے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اندر ایسی تبدیلی لائیں جو ہمیں نمازوں کی پابندی پر اُبھارے۔ کوئی بھی نماز قضا نہ کریں اور جو قضا ہو گئیں ان پر توبہ بھی کریں اور جلد سے جلد ان کی قضا بھی کریں۔ ہمیں چاہیے کہ رمضان کے روزے رکھیں اور جو روزے چھوٹ گئے ان کی قضا کریں اور توبہ بھی کریں۔ ہمیں چاہیے کہ اگر ہم پر زکوۃ فرض ہے تو اپنے اموال کی زکوۃ نکالیں۔ ہمیں چاہیے کہ اچھی صحبت میں رہیں، ہمیں چاہیے کہ جملہ فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات بھی کریں، ہمیں چاہیے کہ ہم تمام گناہوں سے بچیں، ہمیں چاہیے کہ ہم جھوٹ سے بچیں، ہمیں چاہیے کہ ہم غیبت

سے بچیں، ہمیں چاہیے کہ ہم وعدہ خلافی سے بچیں، ہمیں چاہئے کہ ہم دوسروں کو ایذا دینے سے بچیں، ہمیں چاہئے کہ ہم حسد سے بچیں، ہمیں چاہئے کہ ہم چُغلی سے بچیں، ہمیں چاہئے کہ ہم کسی کو گالیاں مت دیں، ہمیں چاہئے کہ ہم دوسروں کے بارے میں بدگمانی سے بچیں، ہمیں چاہیے کہ ہم فلموں ڈراموں سے بچیں۔ اَلْغَرَض! ہمیں ہر نیک کام کرنا چاہیے اور ہر بُرے کام سے بچنا چاہیے۔ اس کا بنیادی طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے اندر خوفِ قیامت پیدا کریں، اس کے بارے میں غور و فکر کریں، اور سوچیں کہ اس دن ہمارا کیا بنے گا۔ حضرت امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِرْشاد فرماتے ہیں: جو دُنیا میں رہ کر قِیامَت کے بارے میں زیادہ غور و فِکر کرے گا، وہ اُن ہولناکیوں سے زِیادَہ مَحفوظ رہے گا۔ بے شک اللہ کریم بندے پر دو خوف جمع نہیں فرماتا، لہٰذا جو دُنیا میں اِن ہولناکیوں کا خوف رکھے گا وہ آخرت میں اِن سے مَحفُوظ رہے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[2]

1...احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت...الخ، باب صفة الصراط، ۵/۲۸۶-۲۸۷

2...مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام...الخ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے لباس پہننے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں:

پہلے دو (2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: ☆جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔[1] حکیمُ الْاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذِکر جِنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔[2] ☆جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ**۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔[3] ☆جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔[4] ☆لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نَماز قَبول نہیں ہوتی۔ ☆پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت

---

1 . . . معجم اوسط، ۲/۵۹، حدیث: ۲۵۰۴

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۱/۲۶۸

3 . . . شعب الایمان، باب الملابس والاوانی، ۵/۱۸۱، حدیث: ۶۲۸۵

4 . . . ابوداود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ۴/۳۲۶، حدیث: ۴۷۷۸

ہے) مثلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں ☆ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے مردمردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔☆ **تکبُّر** کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے تکبُّر ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت تھی اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آگیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صِفَت ہے۔ (1)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، مطلب في اللبس، ۹/ ۵۷۹، بہارِ شریعت، ۳/ ۴۰۹، حصہ: ۱۶

بیان:9 ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحبَّت رکھنے والے جب باہم (یعنی آپس میں) ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

کعبے کے بدرُ الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

---

1 ... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مدنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پچیس صفرُ الْمُظفّر کو اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، باعثِ خیر وبرکت، امامِ عشق ومحبت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عُرس منایا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے وقت کے بہت بڑے عاشقِ رسول تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی پوری زندگی عشقِ رسول سے مَعْمُور تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ گفتگو فرماتے تو الفاظ کی

صُورت میں عشقِ رسول کے جام پلاتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ قلم اٹھاتے تو تحریر کی صورت میں عشقِ رسول کا فروغ کرتے نظر آتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زندگی کا ایک ایک پَل عشقِ رسول کے جام پلانے میں صرف ہوا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شاعری آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے عشقِ رسول کا صحیح پتہ دیتی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی لکھی ہوئی ایک ایک نعت فنِ شاعری میں بھی درجۂ کمال پر ہے اور عشقِ رسول کی نئی نئی جہتوں سے بھی آگاہ کرتی ہے۔ جس طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے جسم کا رُواں رُواں سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت سے لبریز تھا اسی طرح آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی نعتیہ شاعری کا ہر ہر لفظ عشقِ رسول میں ڈوبا نظر آتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عشقِ رسول اس درجۂ کمال پر تھا کہ آج سو سال گزرنے کے باوجود بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے لکھے ہوئے اشعار جہاں پڑھے جائیں سننے والے اپنے دلوں میں عشقِ رسول کی تڑپ کو مزید بڑھتا ہوا محسوس کرتے ہیں۔ اُن کے دل جھوم اٹھتے ہیں اور بلا اختیار زبان سے سُبْحٰنَ اللّٰہ سُبْحٰنَ اللّٰہ کی صدائیں نکلتی نظر آتی ہیں۔ آج کے بیان کا موضوع بھی یہی ہے یعنی **"اعلیٰ حضرت کی شاعری اور عشقِ رسول"**۔ اللّٰہ کرے کہ ہم پورا بیان توجّہ کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کرلیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آئیے! پہلے ایک حکایت سنتے ہیں:

مالداروں کی چاپلوسی کیوں کروں؟

ایک مرتبہ رِیاستِ نان پارہ (ضِلع بہرائچ یوپی ہند) کے نواب کی مدح میں شُعَراء

نے قصائد لکھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ماہر اور عظیم شُعَراء میں سے تھے لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بھی کچھ لوگوں نے گزارِش کی کہ نواب صاحب کی تعریف میں کوئی قصیدہ لکھ دیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نواب صاحب کی تعریف میں کوئی قصیدہ تو نہ لکھا البتّہ اس گُزارش کے جواب میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک نعت شریف کہی جس کا مَطْلَع یعنی پہلا شعر یوں ہے:

وہ کمالِ حُسنِ حُضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

(حدائق بخشش، ص۱۰۷)

یعنی سرکارِ دوعالم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسن و جمال کا کمال یہ ہے کہ اس میں کسی قسم کی کمی ہونا تو دور کی بات ہے کسی کمی کا گمان بھی نہیں کیا جاسکتا۔

دوسرے مِصرَع کا مطلب ہے کہ عموماً پھول کے ساتھ کانٹا ہوتا ہے، شمع کے ساتھ دھواں ہوتا ہے، لیکن آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باغِ رسالت کے ایسے پھول ہیں جس میں کوئی کانٹا نہیں ہے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسی شمع ہیں جس میں کوئی دھواں نہیں ہے۔

اس کلام کے مَقْطَع یعنی آخری شعر میں ریاستِ نان پارہ کے نواب صاحب کی تعریف میں قصیدہ نہ لکھنے کی نفیس اور عشق و مَحبَّت میں ڈُوبی ہوئی وجہ اس طرح بیان فرمائی کہ

کروں مدحِ اہلِ دُوَل رضا پڑے اس بلا میں مِری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دین پارۂ ناں نہیں

(حدائق بخشش، ص۱۰۹)

یعنی اے رضا کیا میں دولت مندوں، دنیا کے نوابوں اور حکمرانوں کی تعریف و خوشامد کروں؟ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ مالداروں کی خوشامد کرنا ایک بلا (مصیبت) ہے اور اس بلا میں مری بَلا ہی پڑے۔ (یعنی مجھ سے تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا) جبکہ دوسرے مصرع میں فرماتے ہیں کہ میں تو اپنے رسولِ کریم، محبوبِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَربارِ دُربار کا بھکاری ہوں، میرا دِین "روٹی کا ٹکڑا" نہیں کہ جدھر "مال" دیکھا اُدھر لُڑھک گئے۔[1] اللہ پاک ہمیں بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جیسی خودداری نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوشامد سے بچیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا! اللہ والے دنیا والوں کی خُوشامد وچاپلوسی نہیں کرتے، کیونکہ دولت مندوں کی خُوشامد تو وہ کرے، جسے دُنیا کی ذلیل دَولت پانے کا لالچ ہو، جبکہ اللہ والے تو قناعت کی قیمتی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، اللہ والوں کی نظر دولت مندوں کے فانی مال پر نہیں بلکہ اللہ والوں کو رَحمتِ الٰہی پر بھروسا ہوتا ہے، اللہ والوں کے دل محبّتِ الٰہی اور

1 . . . ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۳۰۱ماخوذا

محبّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سرشار ہوا کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! مالداروں کی چاپلوسی کرنا، ان کی خوشامد کرنا شرعاً سخت ممنوع اور دین کے لئے نقصان دہ ہے۔ آیئے! خوشامد کی مَذَمَّت سے مُتَعَلِّق 2 اَحادیث سنتی ہیں:

(1) **ارشاد فرمایا:** جب کسی نے قرآن پڑھا اور تَفَقُّہ فِی الدّین حاصل کیا (یعنی عالم بنا) پھر بادشاہ کے دروازے پر اُس کی چاپلوسی کی اور (اُس کے) مال کے لالچ میں آیا تو وہ بادشاہ کے گناہوں کے برابر دوزخ کی آگ میں گھسا۔[1]

(2) **ارشاد فرمایا:** مسلمان خُوشامدی نہیں ہوتا۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ مال دار اسلامی بہنوں سے ایسا تعلق رکھنا جس میں دین اور خُودداری پر سمجھوتا کرنا پڑے یہ اچھا نہیں ہے۔ البتّہ نیکی کی دعوت دینے کے لیے ان کے پاس ضرور جانا چاہیے۔ اللہ پاک اخلاص کے ساتھ دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عشق اور مَحَبَّت کسے کہتے ہیں؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شاعری اور ان کے عشقِ رسول سے مُتَعَلِّق سن رہی تھیں۔ عشق کہتے کسے ہیں؟ محبّت ہوتی کیا ہے؟ حُجَّۃُ الْاِسلام امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مَحَبَّت کی تعریف کرتے ہوئے

1 … مسند الفردوس، ۱/۲۸۹، حدیث: ۱۱۳۴

2 … شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۴/۲۲۴، حدیث: ۴۸۶۳

فرماتے ہیں: طبیعت کا کسی لذیذ شے کی طرف مائل ہو جانا "مَحَبَّت" کہلاتا ہے۔ اور جب یہ میلان قوی اور پختہ (یعنی بہت مضبوط اور شدید) ہو جائے تو اسے "عشق" کہتے ہیں۔[1]

عشقِ رسول کیا ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے فرمان کا خلاصہ یہ ہوا کہ کسی پسندیدہ چیز کی طرف تَعَلُّق قائم ہو جانا مَحَبَّت کہلاتا ہے اور جب وہی تعلق شدّت اختیار کر جائے تو اسے عشق کہتے ہیں۔

عشقِ رسول کے تقاضے

اَلْحَمْدُ لِلّٰه ہمیں بھی اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے محبّت و عشق ہے۔ آیئے! سنتی ہیں کہ محبّت و عشق کا تقاضا اور علامت کیا ہے؟ چنانچہ علمائے کرام فرماتے ہیں: اللہ پاک اور اس کے رسول، بی بی آمنہ کے پھول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت و عشق کا تقاضا و علامت یہ ہے کہ ان کی اطاعت و فرمانبرداری والے کام کئے جائیں۔ حضرت سہل بن عبدُ اللہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: اللہ کریم سے مَحَبَّت کی علامت قرآن سے مَحَبَّت کرنا ہے اور قرآن سے مَحَبَّت کی علامت نبیِّ ذیشان، رسولِ رحمٰن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرنا ہے اور سرورِ دوجہاں، مکینِ لامکاں صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامت ان کی سنّت سے مَحَبَّت کرنا ہے اور ان سب سے مَحَبَّت کی علامت یہ ہے کہ آخرت سے مَحَبَّت کی جائے اور آخرت سے مَحَبَّت کی علامت

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب المحبة والشوق . . . الخ، ۶/۵

یہ ہے کہ ضرورت کے علاوہ دنیا سے بُغض رکھا جائے۔[1]

سلامِ رضا کی گونج

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اے کاش کہ ہمیں بھی عشقِ حقیقی میں جینا مرنا نصیب ہو جائے۔ اس میں شک نہیں کہ جب کسی کو کسی سے محبّت اور عشق ہو جائے تو عاشق اپنے قلبی جذبات کا اِظہار اور محبوب کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے لئے بسا اَوقات اَشعار کا سہارا لیتا ہے، کیونکہ اَشعار کے ذریعے اپنے دِلی جذبات بہت اچھے انداز میں بیان کئے جا سکتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی عشقِ مصطفےٰ کے اِظہار کے لئے نعتیہ شاعری کا راستہ اِختیار فرمایا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نعتیہ کلام بنام "**حدائقِ بخشش**" نعتیہ شاعری کا ایک عظیم مجموعہ ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نوکِ قلم سے تحریر کیا گیا ایک ایک شعر شریعت کے عین مُطابق ہے۔ یوں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اِس مجموعے کے تقریباً کئی کلاموں کو زبردست شُہرت حاصِل رہی، مگر بِالخُصُوص سلامِ رضا (یعنی مُصْطَفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، شَمْعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام) کو اللہ پاک نے جو عُروج و مرتبہ بخشا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ "**حدائقِ بخشش**" اور "**سلامِ رضا**" کی خُوبیوں پر مختلف اِعْتِبار سے کُتُب و رَسائل تَصْنِیف کئے جانے کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ بچّے بُوڑھے جوان اور مرد و عورت سبھی جن کے دل عشقِ رسول سے معمور ہیں وہ اس سلام کو عِشْقِ رسول میں جُھوم جُھوم کر پڑھتے ہیں اور اُن پر ایک عجیب رِقّت طاری ہو جاتی ہے۔

---

1 ... تفسیر قرطبی، پ۳، آل عمران، تحت الآیۃ: ۳۱، جزء۴، ۲/۴۷ ملتقطا

اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سلام میں آقا و مولیٰ، جنابِ احمدِ مجتبےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیگر فضائل و کمالات کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مختلف اَعضائے مُبارکہ کی شان و شوکت بھی بہت عُمدہ انداز میں بیان فرمائی ہے۔ جیسے دھوپ اور چاندنی میں سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اقدس کا سایہ نہیں تھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تاجِ نُبُوّت کی یہ شان تھی کہ بڑے بڑے سردار بھی بارگاہِ رسالت میں سر جھکاتے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کان مبارک ایسے کہ مِیلوں دُور کی آواز بھی سُن لیا کرتے، چشمانِ مبارک حیا سے جھکی رہتیں، مُبارک زبان ایسی کہ جو کہہ دیا ہو کر رہا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حکومت دونوں جہانوں میں نافذ ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں کوئی غمزدہ یا پریشان حال حاضر ہوتا تو چہرۂ انور کی مسکراہٹ کو دیکھ کر سب غم بھول جاتا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک گلے سے دودھ اور شہد جیسی میٹھی خوبصورت آواز نکلتی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سادگی و قناعت کا یہ عالَم تھا کہ مختارِ کائنات ہونے کے باوجود انتہائی سادہ غذا تناول فرماتے۔ آیئے! اس ضمن میں سلامِ رضا کے چند اَشعار سنتی ہیں:

قدِّ بے سایہ کے سایۂ مَرحمت ظِلِّ ممدُودِ رافت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سرِ سَروَراں خَم رہیں اُس سرِ تاجِ رِفعت پہ لاکھوں سلام
لَیْلَۃُ الْقَدْر میں مَطْلَعِ الْفَجْر حق مانگ کی اِستِقامت پہ لاکھوں سلام
دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان کانِ لَعلِ کَرامت پہ لاکھوں سلام
جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جُھکی اُن بھَوؤں کی لَطافت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شَرم و حیا پر دُرود　　اُونچی بِینی کی رِفعت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں　　اُس کی نافِذ حُکومت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں　　اُس تبسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس میں نہریں ہیں شِیر و شکر کی رواں　　اُس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

حَجَرِ اَسوَدِ کعبۂ جان و دل　　یعنی مُہرِ نُبوّت پہ لاکھوں سلام

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غِذا　　اس شِکَم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش، ص۲۹۹ تا ۳۰۴ملتقطا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فتووں، ملفوظات اور نعتیہ شاعری کو پڑھ یا سُن کر یہی سمجھ میں آتا ہے کہ عِشْقِ رسول آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نس نس میں سمایا ہوا تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عُمر بھر محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف و توصیف بیان کی، حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ ستُودہ صفات (یعنی جس میں قابلِ تعریف خوبیاں ہوں) پر اِعْتِراضات کرنے والوں کو منہ توڑ جوابات دیئے اور قرآنِ پاک کے ترجمے میں بھی شانِ رسالت کا خاص خیال رکھا۔ یوں سمجھئے کہ عِشْقِ مُصْطَفٰے کی شمع لوگوں کے دل میں روشن کرنا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بُنیادی مَقْصد تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نَعْتِیہ دیوان "**حدائقِ بخشش**" کا ہر ہر شعر بھی عِشْقِ رسول کی عکّاسی کرتا نظر آتا ہے۔

مَناظرِ کائنات اور حدائقِ بخشش

اگر ہم غور کریں تو سمجھ آئے گا کہ یہ کائنات حَسین مناظر سے بھری ہوئی ہے، ان مَناظر اور نظاروں کو ہر کوئی اپنے نُقطۂ نظر سے دیکھتا ہے، سائنسدان انہیں اپنی سائنس کی روشنی میں دیکھتا ہے، جغرافیہ دان انہیں اپنے علم کی روشنی میں دیکھتا ہے، کمسٹری والا انہیں علمِ کمسٹری کی نگاہ سے دیکھتا ہے جبکہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چونکہ پکّے عاشقِ رسول تھے اس لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان تمام مَناظر کو عشقِ رسول کی نگاہِ سے دیکھتے اور ذہن میں آنے والے خیالات کو نعتیہ شاعری کی صورت میں بیان بھی فرماتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نعتیہ کلام حدائقِ بخشش میں کئی مَناظرِ قدرت کو عشقِ رسول میں ڈوب کر عشقی رنگ میں سمجھایا گیا ہے۔ ان مَناظر میں سے ایک سورج بھی ہے۔ یہی سورج ہے جو پوری دنیا کو اپنے نُور سے روشن کررہا ہے، یہی سورج ہے جو ہزاروں سال سے دنیا کو جگمگا رہا ہے مگر اس کا نور کم نہیں ہورہا۔ یہی سورج ہے جو ہر روز آکر نور کی خیرات بانٹنا شروع کردیتا ہے۔ یہی سورج ہے کہ جس کے آنے جانے سے دنیا کا نظام چل رہا ہے، اس سورج کو کائنات کے مَناظر میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عشق کی کتاب میں اس سورج کی حقیقت کیا ہے، جب سرکارِ دو عالم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جُود و سخاوت کی بات چل رہی تھی تو فرماتے ہیں:

جس کو قُرصِ مہر سمجھا ہے جہاں اے مُنْعِمو! اُن کے خوانِ جُود سے ہے ایک نانِ سوختہ

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۶)

یعنی اے تاجدارو! اے بادشاہو! سارا جہاں جسے سورج کی ٹکیا کہتا ہے، لوگ جسے آفتاب کہہ کر پکارتے ہیں، سورج کا نام جسے دیا جاتا ہے، یہی سورج اور یہی آفتاب جانِ عالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستر خوان کی جلی ہوئی روٹی ہے۔ ذرا سوچو کہ جس کریم آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستر خوان کی جلی ہوئی روٹی سے کائنات کا گزارہ ہو رہا ہے تو ان کے دستر خوان کی وہ روٹیاں جو جلن سے محفوظ ہیں ان کا کیا حال ہو گا۔ اور جس محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جلی ہوئی روٹی کی طرف دیکھنے سے آنکھیں چُندِھیا جاتی ہیں اس کے اپنے چہرۂ مبارک کے انوار کا عالَم کیا ہو گا؟ کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

قدموں میں جبیں کو رہنے دو چہرے کا تصوّر مشکل ہے
جب چاند سے بڑھ کر ایڑی ہے تو رُخسار کا عالَم کیا ہو گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چاند اور تخیُّلاتِ رضا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شاعری اور عشقِ رسول سے مُتَعلِّق سن رہی تھیں۔ چاند کا ذکر شعر و شاعری میں جگہ جگہ ملتا ہے۔ محبوب کے حُسن کو چاند سے تشبیہ دینا اردو شاعری میں بہت عام ہے مگر جس طرح سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے چاند کو نعتِ محبوب کے لیے استعمال کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

آیئے! اس کی چند مثالیں سنتی ہیں:

(1) عموماً شاعر حضرات چاند کے حُسن کی تو بات کرتے ہیں مگر اس کے دھبّوں کو نظر انداز کر جاتے ہیں، سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عشق کے رنگ میں بتایا کہ چاند پر دھبّے کیوں ہیں؟ چنانچہ فرماتے ہیں:

برقِ اَنگُشتِ نبی چمکی تھی اُس پر ایک بار آج تک ہے سِینۂ مہ میں نشانِ سوختہ

(حدائق بخشش، ص۱۳۶)

یعنی سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھ کی نُورانی انگلی ایک مرتبہ چمک کر چاند پر پڑی مگر آج تک چاند کے سینے میں جلَن کا نشان مَوجُود ہے۔

(2) پھر ایک اور شعر میں چاند کو یہ داغ مٹانے کا طریقہ بھی بتاتے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ معراج شریف کے بیان میں فرماتے ہیں:

سِتَم کِیا کیسی مَت کٹی تھی قمر! وہ خاک اُن کے رہ گُزر کی
اُٹھا نہ لایا کہ مَلتے مَلتے یہ داغ سب دیکھتا مٹے تھے

(حدائق بخشش، ص۲۳۲)

یعنی اے چاند تمہاری عقل کو کیا ہوا کہ اتنا بڑا ستم کر بیٹھے، جب معراج کی رات آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آسمانوں کی سیر کے لیے تشریف لائے تھے تو ان کی راہ گُزر کی خاک لے جاتے اور اپنے داغوں پر ملتے رہتے۔ تمہارا اس خاک کو ملنا تھا کہ تمہارے سارے داغ دھبے ختم ہو جاتے۔

(3) ایک اور جگہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس چاند کو رسولِ اکرم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپنے کا کھلونا قرار دیتے ہیں۔ جس میں اس حدیثِ پاک کی طرف

اشارہ ہے کہ حضرت عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی علاماتِ نُبُوّت نے دِینِ اِسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ گہوارے (پنگھوڑے) میں چاند سے باتیں کرتے اور اپنی اُنگلی سے جس طرف اشارہ فرماتے، چاند اُسی طرف جُھک جاتا۔[1] اسی لیے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

چاند جھک جاتا جدھر اُنگلی اٹھاتے مَہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۹)

(4) ان سب کے باوجود ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

ماہِ مدینہ اپنی تَجَلّی عطا کرے!
یہ ڈھلتی چاندنی تو پَہَر دو پَہَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۲)

یعنی ایک آسمان کا چاند ہے اور ایک مدینے کا چاند ہے۔ آسمان کا چاند بھی روشنی بکھیرتا ہے مدینے کا چاند بھی نور کی خیرات بانٹتا ہے، آسمان کا چاند جو روشنی دیتا ہے وہ ایک دو پَہَر تک کے لیے ہوتی ہے جبکہ مدینے کا چاند اگر نُور کی جھلک بھی عطا فرمادے تو دنیا و آخرت دونوں روشن ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے ایک اور مقام پر نُور کی خیرات لینے کے لیے عرض کرتے ہیں:

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مِرا دِل بھی چمکا دے چمکانے والے

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۸)

---

1 . . . جمع الجوامع، ۳/۲۱۲، حدیث: ۸۳۶۱

چودھویں کا چاند اور طیبہ کا چاند

(5) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ چاند سورج تو آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ روشن کے سامنے کچھ بھی نہیں، چنانچہ اِرْشاد فرماتے ہیں:

خُورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائق بخشش، ص ۱۱۰)

یعنی عین دوپہر کے وَقْت سُورج اپنے عُروج پر ہو، پھر رات ہو جائے اور چاند اپنے جوبن پر آجائے، ایسے میں جانِ عالَم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رُخِ انور پردے سے باہر آئے تو سورج بھی شرما جائے گا، چاند بھی آنکھیں چُرائے گا اور منہ چھپائے گا کیونکہ جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی۔ اس میں اس حدیثِ پاک کی طرف اشارہ بھی ہے کہ حضرت جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چاندنی رات میں سُرخ (دھاری دار) حُلّہ پہنے ہوئے دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کو دیکھتا، تو مجھے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوبصُورت نظر آتا تھا۔[1]

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس حدیثِ پاک کی شرح میں جو کچھ لکھا ہے اس سے چند نِکات سُنتی ہیں: ☆ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی نگاہیں حقیقت بِین نگاہیں تھیں (یعنی حقیقت دیکھنے والی تھیں)۔ ☆ کئی وجوہات کی بنا پر نبیِ اکرم،

1 ... ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی الرخصة فی لبس... الخ، ۴/۳۷۰، حدیث: ۲۸۲۰

نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ چاند سے بھی زیادہ حَسین ہے۔ ☆ **چاند** صرف رات میں چمکتا ہے چہرۂ مصطفےٰ دن رات چمکتا ہے۔ ☆ **چاند** صرف تین رات (آب و تاب سے) چمکتا ہے چہرۂ مصطفےٰ ہمیشہ ہر دن اور ہر رات چمکتا ہے۔ ☆ **چاند** جسموں پر چمکتا ہے چہرۂ مصطفےٰ جسموں کے ساتھ دلوں پر بھی چمکتا ہے۔ ☆ **چاند** صرف ابدان (جسموں) کو نور دیتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفےٰ ایمان کو نور دیتا ہے۔ ☆ **چاند** گھٹتا ہے پھر بڑھتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفےٰ گھٹنے سے محفوظ ہے۔ ☆ **چاند** کو گرہن لگتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفےٰ کبھی نہ گہے۔ ☆ **چاند** سے عالَمِ اَجسام کا نظام قائم ہے، جبکہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عالَمِ ایمان کا نظام قائم ہے۔[1]

آسماں کے چاند میں تو پھیکا پھیکا نور ہے ‏ ‏ آگیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے
صبحِ میلادُ النَّبی ہے کیا سُہانا نور ہے ‏ ‏ آگیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے
آنکھ والو آؤ دیکھو ماہِ طیبہ کی ضیا ‏ ‏ آسماں کے چاند میں تو پھیکا پھیکا نور ہے
تُو نہ ہوتا تو نہ ہوتا دو جہاں کا انتظام ‏ ‏ تُو زمیں کا نور ہے تُو آسماں کا نور ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے عشقِ رسول سے مُتَعَلِّق سن رہی تھیں۔ اور ابھی ہم نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے عشقِ نبی پر مبنی چاند سے مُتَعَلِّق کچھ اشعار اور ان کی وضاحت سنی۔ حدائقِ بخشش میں ایسے ہی کئی اشعار جابجا اپنی خوشبوئیں بکھیر رہے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی لکھی ہوئی نعتوں

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۸ / ۶۰ ملخصا

کو پڑھتی جائیں سُنتی جائیں تو لفظ لفظ سے عشق و محبّت کا چشمہ پھوٹتا نظر آتا ہے۔ آپ کی لکھی ہوئی بعض نعتیں عالَمِ اسلام کے بچّے بچّے کی زبان پر ہیں، جسے دیکھئے ہر ایک یہی کہتا نظر آتا ہے:

سب سے اَولیٰ و اَعلیٰ ہمارا نبی　　سب سے بالا و وَالا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہَمارا نبی　　دونوں عالَم کا دُولہا ہمارا نبی
خَلْق سے اَولیا، اَولیا سے رُسُل　　اور رَسولوں سے اَعلیٰ ہمارا نبی
بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں　　شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے　　دینے والا ہے سچّا ہمارا نبی
غمزدوں کو رضاؔ مُژدہ دیجے کہ ہے　　بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۸تا۱۴۰)

اعلیٰ حضرت کا عِشقِ رسول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شاعری اور عشقِ رسول کے بارے میں سن رہی تھیں، اس میں شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے شاعری میں جو مقام پایا ہے اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ یقیناً یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لکھے ہوئے کلاموں کو بارگاہِ مصطفٰے میں بھی قبولیت حاصل تھی۔ آیئے اسی طرح کا ایک واقعہ سُنتی ہیں، چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دُوسری بار حج کے لئے حاضِر ہوئے تو مدینۂ منوّرہ میں نبیِ رَحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کی آرزو لئے روضۂ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام

پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سَعادت نہ تھی۔ اِس موقع پر وہ معروف نعتیہ غزل لکھی، جس کے مَطلَع (یعنی پہلے شعر) میں دامنِ رحمت سے وابستگی کی اُمّید دِکھائی ہے:

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں　　تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۹۹)

شعر کی وضاحت: اے بہار جُھوم جا کہ تجھ پر بہاروں کی بہار آنے والی ہے۔ وہ دیکھ! مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُوئے لالہ زار یعنی جانِبِ گُلزار تشریف لارہے ہیں۔

مَقْطَع (یعنی آخری شعر جس میں شاعر کا تَخَلُّص آتا ہے اس) میں بارگاہِ رسالت میں اپنی عاجِزی اور بے مائیگی (یعنی مسکینی) کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے کہ،

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ　　تجھ سے شَیدا ہزار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۰)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مِصرَعِ ثانی (دوسرے مِصرَع) میں بطورِ عاجزی اپنے لئے "کُتّے" کا لفظ اِستعمال فرمایا ہے، مگر اَدَباً یہاں "شَیدا" لکھ دِیا ہے (جس کا مطلب ہے عاشق)۔

شعر کی وضاحت: اِس مَقْطَع میں عاشِقِ ماہِ رِسالت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کمال انکساری کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے آپ سے کہتے ہیں: اے احمد رضا! تُو کیا اور تیری حقیقت کیا! تجھ جیسے تو ہزاروں سگانِ مدینہ (یعنی مدینے کے کُتّے) گلیوں میں دیوانہ

وار پھر رہے ہیں۔

یہ غزل عرض کرکے دِیدار کے اِنتظار میں مُؤدَّب (یعنی باادب) بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی اور چشمانِ سر (یعنی سر کی آنکھوں) سے بیداری میں زیارتِ محبوبِ باری صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُشرَّف ہوئے۔[1]

یاالٰہی! کردے پوری از پئے غوث و رضا — آرزوئے دیدِ سرور بیکس و مجبور کی

(وسائل بخشش، ص۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے عشقِ رسول کو اپنی زندگی کا سرمایہ اور ذکرِ رسول کو گویا اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا تھا، ساری عُمر اپنے محبوب آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عظمت میں نعتیں لکھ لکھ کر لوگوں کو عشقِ رسول سے گرماتے رہے اور اُن کے دِل میں عشقِ حبیب کے دِیے جلاتے رہے، نیز اپنی زبان و قلم کے ذریعے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و ناموس کی حفاظت کرتے رہے، چونکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عاشقِ صادِق تھے، لہٰذا دِیارِ حبیب کی حاضری کا شوق سینے میں موجیں مارتا رہا اور جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اپنے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں حاضری کی سعادت ملی تو پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عظمت میں دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے اور عشقِ مُصْطَفٰے میں ڈُوبے ہوئے اَشعار اُس پاک بارگاہ میں پیش کر دیئے۔

---

1 . . . تذکرۂ امام احمد رضا، ص ۱۱ تا ۱۲ ملخصا

رِقّت و سوز سے بھرپور اَشعار کو دَرجۂ قبولیّت حاصل ہوا، غیب دان آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رحمت کو جوش آیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دِیدار کا شربت پِلا کر گویا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے عاشِقِ صادق ہونے پر اپنی مُہر لگادی۔

جو ہے اللہ کا ولی بے شک　　عاشقِ صادقِ نبی بے شک
غوثِ اعظم کا جو ہے متوالا　　واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ ربیعُ الاوّل کی آمد آمد ہے، اللہ نے چاہا تو عن قریب ہم اس مبارک مہینے کی برکتیں پائیں گی۔ آپ سے گزارش ہے کہ آنے والے اجتماع میں اپنے ساتھ مدنی پرچم بھی لائیے گا اور آنے والے مبارک مہینے کی برکتیں پانے کے لیے خُوب خُوب تقسیمِ رسائل میں بھی حصہ لیجئے۔ اللہ پاک آپ کو برکتیں عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آدابِ بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں

میرے ساتھ ہو گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نام رکھنے کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے نام رکھنے کے چند آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچّھے نام رکھا کرو۔[2] (2) ارشاد فرمایا: انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ناموں پر نام رکھو۔[3] ☆ بچّے کی کُنیت رکھنا جائز ہے اور حُصُولِ برکت کے لئے بزرگوں کی نسبت سے کُنیت رکھنا بہتر ہے، مثلاً ابوتُراب (یہ حضرت علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کُنیت ہے) وغیرہ[4] ☆ عبدُالمصطفٰے، عبدُالنبی اور عبدُالرسول نام رکھنا بالکل جائز ہے کہ اس سے شرفِ نسبت مقصود ہے۔ عبد کے دو معانی ہیں، بندہ اور غلام، اس لئے یہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسین وغیرہ نام رکھنا جن میں غلام کی نسبت انبیاء وصالحین کی طرف کی گئی ہو، بالکل جائز ہے۔[5] ☆ محمد بخش، احمد بخش، پیر بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام رکھنا جس میں نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش

---

1 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان باب الاعتصام۔۔۔الخ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 . . . ابوداود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۴۸

3 . . . ابوداود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۵۰

4 . . . بہار شریعت، ۳/۶۰۳، حصہ: ۱۶ مفہوما

5 . . . بہار شریعت، ۳/۶۰۴، حصہ: ۱۶ ماخوذا

کا لفظ ملایا گیا ہو، بالکل جائز ہے (کہ اصل دینے والا صرف اور صرف اللہ پاک ہی ہے، اللہ پاک جسے چاہے اختیار دے تو اللہ پاک کے اختیار دینے سے ہی کوئی نبی، ولی دے سکتا ہے)۔[1] ☆طٰہٰ ، یٰسین نام نہ رکھے جائیں کہ یہ الفاظ مُقَطَّعَاتِ قُرآنیہ میں سے ہیں جن کے معانی معلوم نہیں۔[2] ☆جو نام بُرے ہوں اُنہیں بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... بہار شریعت، ۳/ ۶۰۴، حصہ:۱۶

2 ... بہار شریعت، ۳/ ۶۰۵، حصہ:۱۶

3 ... بہار شریعت، ۳/ ۶۰۳، حصہ:۱۶

بیان:10 ہر مُبَلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: **تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نُور ہو گا۔**[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مدنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 ...جامع صغیر، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰

2 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ربیعُ الاوّل اسلامی سال کا تیسرا مہینا ہے، یہ مہینا فضیلتوں، سعادتوں، رحمتوں اور ربِّ کریم کی نعمتوں کا مجموعہ ہے، عاشقانِ رسول اس مبارک مہینے کو ماہِ میلاد کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں، کیونکہ وہ ذاتِ پاک جن کو اللہ کریم نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا، جن کی خاطر کائنات کو سجایا گیا، وہ عظمتوں والے نبی، خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی ماہِ مُبارک میں دنیا میں تشریف لائے۔ اس مہینے کو سب فضیلتیں، سعادتیں اور برکتیں نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے صدقے نصیب ہوئیں۔ اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم اس مبارک مہینے کے فضائل و برکات، بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے میلاد منانے کے

واقعات، اس مہینے میں کیے جانے والے اعمال اور ہمیں اس مہینے کو کس انداز میں گزارنا چاہیے اس کے متعلق سنیں گی۔ اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجّہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ ربیعُ الاوّل کو اتنی فضیلتیں کیوں ملیں، آئیے! سنتی ہیں: چنانچہ

امام زکریّا بن محمد بن محمود قزوینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ وہ مبارک مہینا ہے جس میں اللہ پاک نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وجودِ مسعود کے صدقے دنیا والوں پر بھلائیوں اور سعادتوں کے دروازے کھول دیئے ہیں، اسی مہینے کی بارہ تاریخ کو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت ہوئی۔ (1)

ربیعِ پاک تجھ پر اہلسنّت کیوں نہ قرباں ہوں
کہ تیری بارہویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

(قبالۂ بخشش، ص۳۷)

"ربیعُ الاوّل" کہنے کی وجہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً جو سعادت ربیعُ الاوّل کے حصے میں آئی وہ کسی اور مہینے کو نصیب نہیں ہوئی۔ ربیعُ الاوّل کے معنیٰ کیا ہیں، آئیے! سنتی ہیں:

ربیع کہتے ہیں موسمِ بہار کو یعنی سردی اور گرمی کے درمیان جو موسم ہوتا ہے

1 ۔۔۔ عجائب المخلوقات، ص۶۸

اسے رَبیع کہتے ہیں۔ اہلِ عرب موسمِ بہار کے ابتدائی زمانے کو"ربیعُ الاوّل" کہتے تھے اس موسم میں کُھمبی (برسات میں گلی لکڑی کے بھیگنے سے چھتری کی طرح ایک گھاس اُگ جاتی ہے اردو میں اسے کھمبی کہتے ہیں) اور پھول پیدا ہوتے تھے اور جس وقت پھلوں کی پیداوار ہوتی ہے ان ایام کو ربیعُ الآخر کہتے تھے۔ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو صفر کے بعد والے دو مہینوں کو انہی دو موسموں کے ناموں پر ربیعُ الاوّل اور ربیعُ الآخر کانام دیا گیا۔(1)

ماہِ ربیعُ الاوّل کی شان یہ ہے کہ اسی مہینے میں دو جہاں کے سلطان، محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت ہوئی ہے۔ یقیناً حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں میں شاہِ بحر وبَر بن کر جلوہ گر نہ ہوتے تو کوئی عید، عید ہوتی، نہ کوئی شب، شبِ بَراءَت۔ بلکہ کون و مکاں کی تمام تَر رونق اور شان اس جانِ جہان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں کی دُھول کا صَدقہ ہے۔ اس مبارک مہینے کی بارھویں تاریخ بہت ہی سعادتوں اور عظمتوں والی ہے، کیونکہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت بروز پیر 12 ربیعُ الاوّل کو ہوئی۔(2)

یہی وجہ ہے کہ اس دن عاشقانِ رَسول اپنی وسعت کے مطابق محافلِ میلاد مناتے اور اللہ کریم کی رَحمتوں سے حصہ پاتے ہیں۔ آیئے! اسی مناسبت سے ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

---

1 ۔۔۔ لسان العرب، باب الراء، ۱/۱۴۳۵، تحت اللفظ الربیع ملخصا

2 ۔۔۔ لطائف المعارف، المجلس الثانی فی ذکر المولد ایضا، ص ۱۰۴ ۔ مواھب اللدنیۃ، المقصد الاول، آیات ولادتہ ۔۔۔ الخ، ۱/۷۵

فرشتوں کے اَنوار

حضرت شاہ وَلِیُ اللہ محدّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اُس محفلِ میلاد میں حاضر ہُوا، جو مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ میں رَبِیْعُ الْاَوّل کی بارھویں تاریخ کو مَوْلِدُ النَّبِی (یعنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ولادت گاہ) میں منعقد ہوئی تھی، جس وقت ولادت کا ذکر پڑھا جارہا تھا تو میں نے دیکھا کہ اچانک اس مجلس سے کچھ انوار بُلند ہوئے۔ میں نے ان انوار پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ رحمتِ الٰہی اور ان فرشتوں کے انوار تھے، جو ایسی محفلوں میں حاضر ہوا کرتے ہیں۔(1)

نُوری محفل پہ چادر تنی نُور کی
نُور پھیلا ہوا آج کی رات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ جشنِ عید مِیلادُ النَّبِی کی محفل میں ربِّ کریم کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، اَنوارِ الٰہی چھما چھم برستے ہیں، رحمت کے فرشتے میلاد شریف کی محفلوں میں شریک ہوتے اور میلاد منانے والوں کو اپنے نورانی پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں، میلاد شریف منانے والوں سے ربِّ کریم خوش ہوتا ہے اور ان پر اپنے انعامات واِکرامات کی بارش بھی فرماتا ہے۔ یقیناً میلاد شریف منانا، ماہِ میلاد میں اپنے گھروں کو مدنی پرچموں، جگمگاتے قُمقُموں، رنگ برنگی لائٹوں سے سجانا، ربیعُ الاوّل کا چاند نظر آتے ہی نیک اعمال اور درودِ پاک کی کثرت کرنا اور میلاد

---

1 . . . سیرتِ مصطفٰی، ص ۷۲-۷۳

شریف کی محافل میں شرکت کرنا باعثِ اجر و ثواب اور مغفرت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

مگر افسوس! فی زمانہ محفلِ میلاد ہو یا اجتماعِ ذکر و نعت میں درس و بیان سننے کا موقع، ہم لاپرواہی کرتیں، اِدھر اُدھر دیکھتی، موبائل فون استعمال کرتیں، ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہوئے یہ وقت گزارتی ہیں، نہ خود توجہ سے بیان سنتی ہیں نہ دوسروں کو بیان سننے دیتی ہیں، نہ ہماری توجّہ بیان کرنے والی کی طرف ہوتی ہے نہ دوسرے کی توجّہ برقرار رہنے دیتی ہیں، کبھی بیان کرنے والی کی تو کبھی محفلِ میلاد کروانے والیوں کی غیبتیں کرتی ہیں، کبھی محفل کے اِہتمام پر اعتراض کرکے گناہوں اور محرومیوں کا بوجھ اپنے سر پر لیتی نظر آتی ہیں۔

حالانکہ ہمارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حضور نبیِ رحمت، شفیعِ امّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محفل میں ہوتے تو اس قدر توجّہ کے ساتھ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری باتیں سنتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں، جبکہ دوسری طرف ہم میں سے بعض ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف و کمالات کو غور سے نہیں سنتیں، نہ ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام سُن کر درود پڑھتی ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ جب بھی سُنّتوں بھرے اجتماع یا محفلِ میلاد میں حاضری کی سعادت ملے تو باادب انداز میں توجّہ کے ساتھ سننے کی عادت بنائیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ،

خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، حضرت شیخ سیّد محمد بن علوی مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: میرے والد حضرت سَیِّد عباس مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بتایا: میں بَیْتُ الْمُقَدَّس میں بارہویں شریف کی رات محفلِ میلاد میں شریک تھا، میں نے دیکھا ایک بوڑھا شخص شروع سے

آخر تک انتہائی اَدب واِحترام کے ساتھ کھڑا ہو کر محفلِ میلاد میں شریک رہا، جب کسی نے پوری محفل کھڑے ہو کر سننے کی وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا کہ میں نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خیر سنتے وقت تعظیماً کھڑے ہونے کو بدعتِ سیئہ (برا عمل) جانتا تھا۔ ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک بہت بڑے اجتماع میں شریک ہوں اور لوگ نبیِ رحمت، شفیعِ امّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا استقبال کرنے کے لئے کھڑے ہیں۔ جب نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد ہوئی تو تمام لوگوں نے انتہائی ادب واحترام کے ساتھ استقبال کیا۔ مگر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم میں کھڑا نہیں ہوا، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **"تو اب کھڑا نہیں ہو سکے گا"** جب آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ اب بھی بیٹھا ہوا ہوں۔ اسی پریشانی میں ایک سال گزر گیا مگر کھڑا نہ ہو سکا۔ بالآخر میں نے یہ منّت مانی کہ اگر اللہ پاک مجھے اس مرض سے شفایاب فرمادے تو میں محفلِ میلاد شروع سے آخر تک کھڑے ہو کر سنا کروں گا۔ اس منّت کی برکت سے اللہ کریم نے مجھے صحت عطا فرمائی۔ تو اب میرا یہ معمول بن گیا کہ میں اپنی منّت کو پورا کرتے ہوئے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم میں پوری محفل کھڑے ہو کر سنتا ہوں۔[1] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ محفلِ میلاد کا ادب واحترام کیا کریں اور توجّہ کے ساتھ سنا کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ربیعُ الاوّل کے فضائل اور اس کی

1 . . . الاعلام بفتاوی ائمۃ الاسلام، ص ۹۴

برکتوں کے بارے میں سن رہی تھیں، ربیعُ الاوّل کی عظمتوں کے کیا کہنے! اسے کائنات کی سب سے زیادہ عظمت وشان والی ہستی، ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت ہے۔ اسی نسبت نے اس مہینے کی شان بڑھادی ہے اور اُس تاریخ کو رشکِ لَیْلَۃُ الْقَدْر بنادیا ہے، کیونکہ اس مہینے میں ربِّ کریم کی سب سے بڑی رحمت ہم گناہگاروں کو نصیب ہوئی، اس مہینے میں ربِّ کریم نے اپنا محبوب ہمیں عطا فرمایا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس رحمت پر اللہ پاک کا شکر ادا کریں، اس کی رحمت پر خُوشیاں منائیں، کیونکہ رحمتِ الٰہی ملنے پر خُوشی مَنانے کا حکم تو اللہ کریم نے خود ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 11 سُورۂ یُونُس کی آیت نمبر 58 میں اِرشاد ہوتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْاؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ (پ ۱۱، یونس: ۵۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اُسی کی رَحمت اور اُسی پر چاہیے کہ خُوشی کریں وہ اُن کے سب دَھن دولت سے بہتر ہے۔

مشہور مفسرِ قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: اے مَحْبُوب! لوگوں کو یہ خُوشخبری دے کر یہ حکم بھی دو کہ اللہ کے فَضْل اور اس کی رَحمت ملنے پر خُوب خُوشیاں مَناؤ۔ عمومی خُوشی تو ہر وَقت مناؤ اور خُصوصی خُوشی اُن تاریخوں میں جِن میں یہ نعمت آئی یعنی رَمَضان میں کہ اللہ کا فضل "قرآن" آیا، رَبیعُ الاُوّل میں خُصوصاً بارہویں تاریخ کو رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن یعنی محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیدا ہوئے۔ یہ فَضْل ورَحمت یا اُن کی خُوشی منانا تمہارے دُنیوی جَمع کیے ہوئے مال ومَتاع، رُوپیہ، مَکان، جائیداد، جانور، کھیتی باڑی بلکہ اَولاد وغیرہ

سب سے بہتر ہے کہ اس خُوشی کا نَفع شخصی نہیں بلکہ قومی ہے، وَقتی نہیں بلکہ دائمی ہے، صرف دُنیا میں نہیں بلکہ دِین و دُنیا دونوں میں ہے، جسمانی نہیں بلکہ دِلی اور رُوحانی ہے، برباد نہیں بلکہ اس پر بے شمار ثواب ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ ماہِ ربیعُ الاوّل اور بالخصوص اس مُبارک مہینے کی بارہویں تاریخ بڑی عظمت و بَرَکت والی ہے، کیونکہ اِسی بارہویں تاریخ کو کفر و شرک کی ساری ظلمتیں کافُور ہو گئیں، اِسی بارہویں تاریخ کو ہر طرف روشنی ہی روشنی ہو گئی، اِسی بارہویں تاریخ کو ہر طرف خُوشی کا سَماں چھا گیا، اِسی بارہویں تاریخ کو حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے کعبے کی چھت پر جھنڈا لگایا، اِسی بارہویں تاریخ کو ایران کے بادشاہ کِسریٰ کے محل پر زَلزلہ آیا، اِسی بارہویں تاریخ کو اس کے محل میں دَراڑیں پڑ گئیں، اِسی بارہویں تاریخ کو ایک ہزار سال سے جلنے والا آتش کدہ خود بخود بجھ گیا۔ اِسی بارہویں تاریخ کو اللہ پاک کے حکم سے آسمان اور جنّت کے دروازے کھول دِیے گئے تھے۔ اِسی بارہویں تاریخ کو شیطان کا منہ کالا ہو گیا اور یہی وہ بارہویں تاریخ ہے جو ہمارے لئے عیدوں کی عید ہے۔ یہی وہ بارہویں تاریخ ہے جو شبِ قدر سے بھی افضل ترین ہے۔ چنانچہ

شبِ قدر سے افضل رات

شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **بیشک** سَرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1 . . . تفسیر نعیمی، پ ۱۱، یونس، تحت الآیۃ: ۵۸، ۱۱/ ۳۷۸ ملخصا

وَسَلَّم کی شبِ وِلادت شبِ قَدر سے بھی افضل ہے، کیونکہ شبِ وِلادت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس دُنیا میں جلوہ گر ہونے کی رات ہے، جبکہ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کردہ شب ہے اور جو رات ظُہورِ ذاتِ سَروَرِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی وجہ سے مُشرَّف ہو، وہ اُس رات سے زِیادہ شَرف و عزّت والی ہے، جو ملائکہ کے نُزول کی بِناء پر مُشرَّف ہے۔(1)

سَحابِ رحمتِ باری ہے بارہویں تاریخ ... کرم کا چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارہویں تاریخ ... عَدو کے دِل کو کٹاری ہے بارہویں تاریخ
ہزار عید ہوں ایک ایک لَحظہ پر قُرباں ... خُوشی دلوں پہ وہ طاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیشہ تُو نے غلاموں کے دِل کئے ٹھنڈے ... جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ
حسنؔ وِلادتِ سرکار سے ہوا روشن ... مِرے خدا کو بھی پیاری ہے بارہویں تاریخ

(ذوقِ نعت، ص۱۲۱-۱۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہیے کہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے خُصوصی اہتمام کے ساتھ اس دن (بارہویں شریف) اور بالخصوص پورے رَبیعُ الاوّل کو ہی نیک اعمال میں گزاریں، اس ماہِ مُقدّس میں فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نفل نمازوں کا اہتمام کریں، کثرت سے تلاوتِ قرآن کریں، خوب صدقہ و خیرات کریں، اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دے کر گناہوں سے بچانے کی کوشش کریں، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت اور بالخصوص رَبیعُ الاوّل شریف کے

1 ...ماثبت بالسنة، ص ۱۵۳

ابتدائی 12 دنوں میں ہونے والے مدنی مذاکروں کو دیکھنے کی کوشش کریں۔ آیئے! رَبیعُ الاُوّل شریف اور بالخصوص بارہویں تاریخ کو کئے جانے والے نیک اعمال کے بارے میں سنتی ہیں۔

نفلی روزوں کا اہتمام کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان اَیّام میں نَفْلی روزے رکھنے کا اہتمام کیجئے۔ یاد رکھئے! سانسوں کا کوئی بھروسا نہیں، نہ جانے کب یہ سانسیں رُک جائیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے اَعمال کا سِلسِلہ مَوقُوف ہو جائے۔ ہمیں نیکیوں کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہئے، اللہ کریم کے فَضْل و کَرَم سے زِندگی میں ایک بار پھر ربیعُ الاُوّل کا مُبارک مہینا ہمیں دیکھنا نصیب ہوا، اس کے ایک ایک دن کی قدر کرتے ہوئے خوب نیک اعمال کریں، ربِّ کریم کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے، رحمتِ الٰہی کی حقدار بننے، بارگاہِ مصطفٰے میں ایصالِ ثواب پیش کرنے کی نیّت سے جن سے ہو سکے اس مہینے کی پہلی تاریخ سے بارہویں تاریخ تک 12 نفلی روزے رکھیں، بالخصوص بارہویں کو تو روزہ رکھنے کی بھرپور کرشش کیجئے، کیونکہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ ولادت مناتے تھے۔ چنانچہ

حضرت اَبُو قَتَادَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور نبیِ رحمت، شَفِیْعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیر کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو ارشاد فرمایا: اِسی دن میری وِلادت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وَحی نازِل ہوئی۔[1]

1 ۔۔۔ مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ۔۔۔ الخ، ص ۴۵۵، حدیث: ۲۷۵۰

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً حقیقی عشقِ رسول رکھنے والوں کی پہچان یہ ہوتی ہے کہ وہ دنیا کی مَحبَّت سے پیچھا چھڑا کر اپنی زندگی کے ہر ہر معاملے میں اِطاعتِ رسول کو اوڑھنا بچھونا بنالیتے ہیں۔ اس کی ایک مثال امیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات بھی ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارہویں شریف اور بالخصوص ہر پیر شریف کو روزہ رکھتے ہیں اور اپنے مُریدین و مُحِبّین کو بھی ہر پیر شریف کا روزہ رکھنے کی بھرپُور ترغیب دِلاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ یادِ مصطفٰے میں نہ صرف خود بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی بارہویں شریف کا روزہ رکھنے کی ترغیب دیں اور ربِّ کریم کی اس عظیم نعمت کا شکر ادا کریں اور بارگاہِ مصطفٰے میں ایصالِ ثواب پیش کرکے دنیاو آخرت کی برکتوں کی حقدار بنیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کثرت سے ذکرِ حبیب کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت ہمارے ایمان کی بنیاد ہے اور محبّت کی ایک علامت یہ ہے کہ محبوب کا کثرت سے ذکر کیا جائے۔ روایت میں ہے: "مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَمِنْ ذِکْرِہٖ" یعنی جو کسی سے محبّت کرتا ہے اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔[1]

یوں تو ہمیں سارا سال ہی آقا کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر کرنا اور اپنے قول و فعل کے ذریعے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت کا اظہار کرنا چاہئے۔

1 … جامع صغیر، ص۵۰۷، حدیث: ۸۳۱۲

اس ذکر کا بہترین ذریعہ نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھنا ہے۔ کیونکہ درودِ پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں، مثلاً **درودِ پاک** کی برکت سے دلوں کی صفائی ہوتی ہے۔ **درودِ پاک** کی برکت سے رِزق میں برکت ہوتی ہے۔ **درودِ پاک** کی برکت سے پُلِ صراط سے گزرنے میں آسانی ہوگی۔ **درودِ پاک** کی برکت سے آقا کریم، رءوف رّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **شفاعت** نصیب ہوگی۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس بابرکت مہینے میں درودِ پاک کی کثرت کریں۔ آیئے! مل کر دعا کرتی ہیں:

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دم درودِ پاک ہم مولیٰ

(وسائل بخشش مرمّم، ص۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نوافل کی کثرت کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ماہِ ربیعُ الاوّل میں کئے جانے والے نیک اعمال کے بارے میں سن رہی تھیں، ربیعُ الاوّل میں اللہ پاک اور اس کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قرب پانے والے اعمال بجالائیں۔ اس کا ایک بہترین ذریعہ نوافل کی کثرت بھی ہے۔ اسی لئے ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ نوافل کی کثرت کیا کرتے تھے۔ آیئے! ربیعُ الاوّل اور بالخصوص بارہویں شریف کے چند نوافل کے بارے میں سنتی ہیں: چنانچہ،

(1) ربیعُ الاوّل کی پہلی رات نمازِ مغرب کے بعد دو رکعت نفل اس طرح پڑھے

کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد) کی تلاوت کیجئے اور سلام کے بعد سو مرتبہ یہ درودِ پاک پڑھئے: **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن۔**[1]

(2) بارہویں تاریخ کو نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب پہنچانے کی نیّت سے بیس (20) رکعت نفل پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس (21) مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد) پڑھیں۔ ایک شخص ہمیشہ یہ نماز پڑھتا تھا اسے خواب میں نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرمارہے تھے کہ ہم تمہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے کر جائیں گے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ان نوافل کو ادا کرنا چاہئے، کیونکہ نفل نمازوں کے بے شمار فوائد و بَرَکات ہیں۔ ☆**نوافل** کی برکت سے نیکوں میں شمار ہوتا ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے ربِّ کریم کی محبّت نصیب ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے رِزق میں برکت ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے دشمنوں کے شر اور فساد سے حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے موت کی سختی سے حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے شیطان کے وسوسوں سے حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے قبر روشن اور کشادہ ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے قبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ

---

1 . . . لطائف اشرفی، ٢/ ٢٣١ - جواهر خمسه، ص ٢١

2 . . . جواهر خمسه، ص ٢١

بن جاتی ہے۔☆**نوافل** کی برکت سے قیامت کی پریشانیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

عبادت میں گزرے مِری زندگانی کرم ہو کرم یاخدا یاالٰہی

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے ہو ایمان پر خاتِمہ یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مکتوبِ عطار سے انتخاب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ربیعُ الاوّل میں کیے جانے والے نیک اعمال کے بارے میں سن رہی تھیں۔ یاد رہے! ربیعُ الاوّل کا ادب واحترام کرنا اس میں نیک اعمال کی کثرت کرنا بے شمار اجروثواب کا باعث ہے۔ آیئے! ربیعُ الاوّل میں مزید نیک اعمال کرنے کا ذہن بنانے کے لئے اَمیرِ اَہلسنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے صبحِ بہاراں سے خلاصۂ نِکات سنتی ہیں: چنانچہ

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: (1) تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جشنِ ولادت کی خوشی میں سنّتوں کے مطابق زندگی گزارنے کی نیّت کر لیجیے۔ (2) گیارہ کی شام کو ورنہ 12 ویں شب کو غسل کیجئے۔ ہو سکے تو اس عیدوں کی عید کی تعظیم کی نیّت سے ضرورت کی تمام چیزیں نئی خرید لیجیے۔ (3) جشنِ ولادت کی خوشی میں کوئی بھی ایسا کام مت کیجئے جس سے حقوقُ العباد پامال ہوں۔ (4) جشنِ ولادت کی خوشی میں گھروں پر سبز سبز پرچم لہرایئے، جائز ذرائع سے چراغاں کیجئے۔

مزید فرماتے ہیں: اسلامی بہنیں 30 دن تک روزانہ گھر کے اندر (صِرف گھر کی

اسلامی بہنوں اور محرموں میں) درسِ فیضانِ سنّت دینے کی نیّت کر لیں اور پھر آئندہ بھی روزانہ جاری رکھنے کی نیّت فرمائیں۔ تمام (اسلامی بہنیں) ان اعمال کے ساتھ ساتھ دیگر نیک اعمال کو بجالانے اور ماہِ ربیعُ الاُوّل شریف کو عبادت و ریاضت میں گزارنے کی نیّت فرمالیجئے۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
دے شوقِ تلاوت دے ذَوقِ عبادت رہوں بَاوُضو میں سدا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم رَبیعُ الاوّل کے فضائل و برکات اور اس ماہِ مُقدّس میں کئے جانے والے نیک اعمال کے متعلق سن رہی تھیں۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِم بہت زیادہ ادب و احترام، عبادت و ریاضت اور اہتمام کے ساتھ اس مبارک و مُقدّس مہینے کو گزارتے تھے، اس مبارک مہینے میں خصوصیت کے ساتھ نبیِ کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد شریف مناتے، خوب صدقہ وخیرات کرتے، غریبوں، تنگدستوں اور لاچاروں کی مدد فرماتے تھے۔ آیئے! میلاد شریف منانے کے بارے میں ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

ربیعُ الاول اور اِربِل کا بادشاہ

اِربِل کا بادشاہ ابُو سعید مظفّر ہر سال ربیعُ الاُوّل کے مُبارک مہینے کا بڑا ہی ادب و احترام کرتا اور بالخصوص اس مہینے میں میلاد شریف بڑے اہتمام سے مناتا اور بہت بڑی

محفل کا اِنعقاد کرتا۔ اس محفل میں شرکت کرنے والوں کا بیان ہے کہ انہوں نے اس محفلِ میلاد میں بُھنی ہوئی بکریوں کے پانچ ہزار سر دیکھے، 10 ہزار مُرغیاں، فیرنی کے ایک لاکھ پیالے اور حلوے کے 30 ہزار تھال دیکھے، بہت سے عُلماء اور صُوفیاء محفلِ میلاد میں شرکت کرتے تھے، بادشاہ (ابُو سعید مظفّر) انہیں قیمتی لباس پہناتا، انعامات سے نوازتا، وہ ہر سال محفلِ میلاد پر تین (3) لاکھ دِینار خرچ کرتا تھا، مہمانوں کے لیے مہمان خانہ ہوتا تھا، وہ ہر سال اس پر سالانہ ایک لاکھ دِینار صَرف کرتا تھا، تیس (30) ہزار دِینار خرچ کرکے حرمین شریفین کے راستے دُرُست کرواتا، یہ صدقات ان صدقات کے علاوہ تھے، جنہیں پوشیدہ طور پر کیا جاتا تھا۔[1]

ربیعِ پاک تجھ پر اہلسنّت کیوں نہ قرباں ہوں
کہ تیری بارہویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا
(قبالۂ بخشش، ص۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اس ماہِ مبارک کا بے حد ادب و احترام کرتے، اس مہینے میں خوب صدقہ و خیرات کرتے، پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد شریف مناتے۔ یاد رکھئے! میلاد شریف منانے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔ چنانچہ،

امام عبدُ الرَّحْمٰن بن جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جشنِ ولادت پر فرحت و

---

1 ۔۔۔سبل الهدی والرشاد، جماع ابواب مولده الشريف ۔۔۔الخ، الباب الثالث عشر فی اقوال العلماء ۔۔۔الخ، ۱/۳۶۲ بتغیر قلیل

مَسرّت کرنے والے کے لیے یہ خوشی، جہنَّم سے رُکاوٹ بنے گی۔ اے اُمَّتِ محبوب! تمہارے لیے خوشخبری ہو! تم دنیا و آخرت میں خیرِ کثیر کے حقدار قرار پائے۔ حضرت احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جشنِ ولادت منانے والے کو برکت، عزت، بھلائی اور فخر ملے گا، موتیوں کا عمامہ اور سبز حُلَّہ پہن کر وہ داخلِ جنّت ہو گا، بے شُمار محلّات اُسے عطا کیے جائیں گے اور ہر محل میں حُور ہو گی۔ نبیِ خیرُ الاَنام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خوب دُرُود پڑھیے، جشنِ ولادت منا کر اسے خُوب عام کیا جائے۔[1]

جشنِ ولادت منانے کا ثواب

شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کی رات خُوشی مَنانے والوں کی جَزا یہ ہے کہ اللہ کریم انہیں فضل و کرم سے جنّٰتُ النَّعِیم میں داخِل فرمائے گا۔ مسلمان ہمیشہ سے محفلِ میلاد مُنعقِد کرتے آئے ہیں اور وِلادت کی خوشی میں دعوتیں دیتے، کھانے پکواتے اور خُوب صَدَقہ وخیرات کرتے آئے ہیں۔ خوب خوشی کا اِظہار کرتے اور دل کھول کر خَرچ کرتے ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت کے ذِکْر کا اِہتِمام کرتے ہیں اور اِن تمام اَفعالِ حَسنہ (یعنی نیک اور اچّھے اعمال) کی بَرَکت سے ان لوگوں پر اللہ کریم کی رَحمتوں کا نُزول ہوتا ہے۔[2]

لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے خُصوصی اہتمام کے

---

1 . . . مجموع لطیف النبی فی صیغ المولد النبوی القدسی، مولد العروس، ص ۲۸۱ ملتقطا

2 . . . ماثبت بالسنۃ، ص ۱۵۵ ملتقطا

ساتھ خُوشی خُوشی اس مبارک مہینے کو نیکیوں میں گزاریں، اس میں اجتماعِ میلاد مُنعقد کریں، اس دن خُوب صدقہ و خیرات کی عادت بنائیں، اِنْ شَآءَ اللہ! اس کی خوب خوب برکتیں پائیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

چلنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنّت حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے چلنے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: ☆پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 37 میں اللہ پاک ارشاد فرمایا ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۳۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

☆اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام...الخ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

فرمایا: ایک شَخْص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] ☆اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو کسی قَدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بلندی سے اُتر رہے ہیں۔[2] ☆اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں اور نہ اِتنا آہستہ کہ آپ بیمار لگیں۔ ☆راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ ☆چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھَدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی... الخ، ص ۸۹۰، حدیث: ۵۴۶۵

2 . . . الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللّٰہ، ص ۸۷، حدیث: ۱۱۸

بیان:11 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

ہم پر شفقت فرمانے والا آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی مجلس میں بیٹھو تو یوں کہو: ”بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد“ اللہ پاک تم پر ایک فِرِشتہ مُقرّر فرمادے گا جو تم کو غیبت سے باز رکھے گا اور جب مجلس سے اُٹھو تو کہو: ”بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد“ تو فِرِشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت سے باز رکھے گا۔[1]

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دم درودِ پاک ہم مولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ

---

1 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام۔۔۔الخ، ص ۲۷۸ ملتقطا

عَمَلِہٖ "مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔"[1]

مدنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کیئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع "قرآنِ پاک اور نعتِ مصطفٰے" ہے، جس میں ہم حضور نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت، فضائل و برکات اور وہ خصوصیات جو قرآنِ کریم میں بیان کی گئی ہیں، مثلاً:

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

قرآنِ کریم میں کہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **شفاعت کرنے والا** فرمایا گیا، تو کہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **سِرَاجاً مُّنِیْرا** فرمایا گیا، کہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **یٰسٓ** و **طٰہٰ** فرمایا گیا، تو کہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **مزّمّل و مُدّثّر** فرمایا گیا۔ الغرض اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جن بے شمار اوصاف اور خصوصیات سے نوازا ہے ان کے متعلق سنیں گی۔ اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی نیّتوں اور مکمل توجّہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ،

درِ رسول پر حاضر ہونے والا بخشا گیا

اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے تین دن بعد ایک اَعرابی مسلمان روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اور قبرِ انور کے ساتھ لپٹ گیا پھر کچھ مٹی اپنے سر (Head) پر ڈال کر یوں عرض کرنے لگا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے جو کچھ فرمایا، ہم اس پر ایمان لائے ہیں۔ اللہ کریم نے آپ پر قرآن نازل فرمایا اور (پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء آیت نمبر 64 میں) ارشاد فرمایا:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾	تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

(پ۵، النسآء: ۶۴)

تو یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں نے اپنی جان پر (گناہ کرکے) ظلم کیا ہے اس لئے میں آپ کی بارگاہ میں آیا ہوں تاکہ آپ میرے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں۔ اَعرابی کی اس فریاد کے جواب میں، حضور نبیِ کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور سے آواز آئی کہ اے اَعرابی! تو بخش دیا گیا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ **"جو روتا ہے اس کا کام ہوتا ہے۔"** اُس اَعرابی (دیہاتی) کا گریہ وزاری کرنا، اُس کا رونا، آقا کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربار میں تڑپنا، نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پُکارنا، حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ اَقدس میں آنسو بہانا کام آگیا اور غلاموں کے حال سے خبردار آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے مغفرت کی خوشخبری عطا فرمادی۔ معلوم ہوا کہ بارگاہِ مُصْطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے آج بھی مَغْفِرت کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں، آج بھی گناہگاروں کو دامنِ رحمت میں چُھپالیا جاتا ہے، آج بھی بے سہاروں کی بگڑیاں بنتی ہیں، آج بھی غم کی ماریوں کی غمخواری کی جاتی ہے اور آج بھی حاجت مندوں کی خالی جھولیاں بھری جاتی ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی اس پاکیزہ گھر کی حاضری کیلئے تڑپتے رہنا چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ساری کثرت پاتے یہ ہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر قرآنِ کریم کو بنظرِ ایمان دیکھا جائے

1 ... وفاء الوفاء، الباب الثامن فی زیارة النبی، الفصل الثانی فی بقیة ادلة الزیارة... الخ، ۲/ ۱۳۶۱

تو اس میں جا بجا نعتِ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نظر آتی ہے، اگر قرآنِ کریم کو محبتِ رسول کی نظر سے دیکھا جائے تو اس کے ہر ہر حرف میں نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف نظر آتی ہے، اگر قرآنِ کریم کو اطاعتِ رسول میں ڈوب کر دیکھا جائے تو جگہ جگہ نبیِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت دکھائی دیتی ہے، الغرض حمدِ الٰہی ہو یا عقائد کی آیات، گزشتہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات ہوں یا ان کی امّتوں کے احوال، قرآنِ پاک کا ہر موضوع (Topic) اپنے لانے والے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف کو اپنے اندر لیے ہوئے ہے۔ اَلْغَرَض! پورے کا پورا قرآن ہی ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت اور شان بیان کرتا نظر آتا ہے، چنانچہ،

اللہ پاک پارہ 30 سورۂ کوثر آیت نمبر 1 میں یوں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ ﴿۱﴾ تَرجَمۂ کنزُ الایمان: اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ (پ ۳۰، الکوثر: ۱)

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نعیمُ الدّین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: (اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں) اور فضائلِ کثیرہ عنایت کرکے تمام خلق پر (تمہیں) افضل کیا، حسنِ ظاہر بھی دیا، حسنِ باطن بھی (عطا فرمایا)، نسبِ عالی بھی (دیا)، نبوت (کا اعلیٰ مرتبہ) بھی، کتاب بھی (عطا فرمائی اور)، حکمت بھی، (سب سے زیادہ) علم بھی (دیا اور سب سے پہلے) شفاعت (کرنے کا اختیار) بھی، حوضِ کوثر (جیسی عظیم نعمت) بھی (دی اور) مقامِ محمود بھی، کثرتِ اُمّت بھی (آپ کا حصہ ہے اور)

اعدائے دین(دشمنانِ اسلام) پر غلبہ بھی(آپ کو عطا کیا) کثرتِ فُتوح بھی(آپ کے لیے ہیں)اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں(آپ کو ایسی عطا فرمائیں) جن کی نہایت نہیں۔[1]

اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

رَبّ ہے مُعطِی یہ ہیں قاسم رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَر ساری کثرت پاتے یہ ہیں

(حدائق بخشش، ص۴۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کوثر سے کیا مراد ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سورۂ کوثر میں موجود لفظ **"اَلکوثر"** "کثیر" سے مُبالغہ ہے، یعنی "بہت بھلائی" "اَلکوثر" جس لفظ سے بنا ہے وہ ہے "کثیر" اور "کثیر" کی ضد ہے "قلیل" ہم اللہ پاک کی قلیل چیزوں کو شمار نہیں کرسکیں تو کثرت کا کیسے حساب لگاسکیں گی، کیونکہ اللہ پاک پارہ 5 سورۂ نساء آیت نمبر 77 میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ تَرجَمۂ کنزالعرفان: اے حبیب! تم فرمادو کہ دنیا کا سازوسامان تھوڑا سا ہے۔ (پ۵، النسآء:۷۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اب ذرا غور کیجئے! دنیا کا سامان ہے کتنا؟ دنیا میں حیوانات، نباتات، جمادات کی صورت میں ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں، اربوں دراربوں چیزیں ہیں جو دنیا کا سامان ہیں اور ہمارے شمار سے باہر ہیں، جب تمام دُنیاوی سازو

1 . . . تفسیر خزائن العرفان، پ ۳۰، الکوثر، تحت الآیۃ:۱

سامان کو کثیر کے بجائے قلیل فرمایا گیا تو ان فضائل و کمالات کی عظمت و کثرت کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں لگایا جاسکتا جو اللہ پاک نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمائے، کیونکہ ان کیلئے لفظِ کثیر نہیں بلکہ لفظِ کوثر بیان فرمایا گیا ہے یعنی کثیر در کثیر (یعنی ایسی کثرت کہ جس کا اندازہ کیا ہی نہیں جاسکتا)۔ ظاہر ہے کہ جب ربِّ کریم کے ہاں وہ شے جو قلیل ہے ہم اسے شمار نہیں کرسکتے تو جو فضائلِ نبوی کثیر سے بھی بڑھ کر کوثر ہیں اس کا شمار کون کرسکتا ہے؟ معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل کی کوئی حد نہیں۔[1]

کنجی تمہیں دی اپنی خزانوں کی خدا نے محبوب کیا مالک و مختار بنایا
کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا
عالم کے سلاطین بھکاری ہیں بھکاری سرکار بنایا تمہیں سرکار بنایا

(ذوقِ نعت، ص۴۸،۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تیرے چہرۂ نورِ فزا کی قسم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم قرآنِ کریم میں بیان کردہ حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف اور اوصاف کے بارے میں سن رہی تھیں، ربِّ کریم نے اپنے پاکیزہ کلام میں اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرح طرح سے تعریف بیان فرمائی، کہیں کئی آیات میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت موجود ہے تو کہیں پوری پوری سورت محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف بیان کرتی نظر آتی

1 . . . مقامِ رسول، ص۴۱تا۴۲ ملخصا

ہے، کہیں محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں کو لگنے والی خاک کی قسم بیان فرمائی ہے تو کہیں محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک شہر کی قسم بیان فرمائی ہے، کہیں محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے والی چیزوں کی عظمت و رِفعت کو بیان فرمایا ہے تو کہیں محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک چہرے کی قسم بیان فرمائی، کہیں محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نمازوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے تو کہیں محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رات کی تاریکی میں عبادت کرنے کو بیان فرمایا اَلْغَرَض پورا کلامِ الٰہی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف بیان کرتا نظر آتا ہے۔

سورۂ وَالضُّحٰی ہی کو دیکھ لیجئے، یہ مکمل سورت ہی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعریف پر مشتمل ہے، بالخصوص اس کی ابتدائی دو آیات میں تو بڑے ہی نِرالے انداز میں مُصطفےٰ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک چہرے کو چاشت کے ساتھ اور مُبارک زلفوں کو رات کی تاریکی سے تشبیہ دی ہے۔ چنانچہ ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَالضُّحٰی ۙ﴿۱﴾ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۙ﴿۲﴾ تَرجَمۂ کنز الایمان: چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے۔ (پ ۳۰، الضحی: ۱، ۲)

ان آیات میں چاشت اور رات کی تاریکی سے کیا مراد ہے، اس بارے میں مفسرین اور علمائے کرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے مختلف اقوال ہیں۔ آیئے ان میں سے کچھ سنتی ہیں:

عاشقِ رسول حضرت علامہ سیّد محمود آلوسی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تفسیر "روح المعانی" میں فرماتے ہیں:

1. "وَالضُّحٰی" سے مراد ہے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نمازِ چاشت کی قسم اور "وَالَّیْل"

سے مراد ہے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نمازِ تہجد کی قسم۔

2. "وَالضُّحٰی" سے مراد ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشی کے وقت کی قسم اور "وَالَّیْل" سے مراد ہے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے غم کے وقت کی قسم۔

3. "وَالضُّحٰی" سے مراد ہے اس وقت کی قسم جب آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام لوگوں کے ساتھ ملاقات میں مشغول ہوتے ہیں اور "وَالَّیْل" سے مراد ہے اس وقت کی قسم جب آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رات کی تنہائی میں اللہ پاک کی عبادت میں مصروف ہوتے ہیں۔[1]

جبکہ حضرت امام فخرُ الدّین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

1. "وَالضُّحٰی" سے مراد ہے نبیِ اکرم نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کمالِ عقل کی قسم اور "وَالَّیْل" سے مراد ہے نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس دنیا سے ظاہری وفات کی قسم۔

2. "وَالضُّحٰی" سے مراد ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُس نورِ علم کی قسم جس سے پوشیدہ غیب بھی ظاہر ہو جاتا ہے اور "وَالَّیْل" سے مراد ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ غُیوب جو پوشیدہ ہیں۔

3. "وَالضُّحٰی" سے مراد ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ بیت کے مردوں کی قسم اور "وَالَّیْل" سے مراد ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ بیت کی خواتین کی قسم۔

4. "وَالضُّحٰی" سے مراد ہے مُصطفےٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے روشن چہرے کی قسم اور "وَالَّیْل"

1...تفسیر روح المعانی، پ۳۰، الضحی، تحت الآیۃ:۲، ۱۵/۵۲۱ ماخوذا

سے مراد ہے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سیاہ زُلفوں کی قسم۔ (1)

سرکارِ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ اسی آخری تفسیری قول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضُحٰے ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زُلفِ دوتا کی قسم

(حدائق بخشش، ص۸۰)

شعر کی وضاحت: اے میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قرآنِ مجید میں شَمْس و ضُحٰی فرما کر اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کی قسم یاد فرمائی ہے اور وَالَّیْل فرما کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خم دار سیاہ زلفوں کی قسم یاد فرمائی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجیے! اللہ پاک نے کیسے پیارے انداز میں اپنے پیارے محبوب نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روشن چہرے اور خوبصورت زُلفوں کی قسم بیان فرمائی، صرف یہی نہیں بلکہ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تعلق رکھنے والی مختلف چیزوں کی قسم بھی یاد فرمائی ہے۔ آیئے! ملاحظہ کیجیے:

اللہ پاک نے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک گفتگو کی قسم یاد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَقِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ﴾ (پ۲۵،

---

1 ... تفسیر کبیر، پ۳۰، الضحی، تحت الآیۃ: ۱، ۲، ۱۱/۱۹۱ ماخوذا

الزخرف:۸۸)(تَرجَمۂ کنزالایمان: مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم کہ اے میرے ربّ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔)

اللہ پاک نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک عمر کی قسم یاد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ﴾ (پ۱۴، الحجر:۷۲) (تَرجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب تمہاری جان کی قسم بے شک وہ اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں۔)

اللہ کریم نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُقدّس شہر کی قسم یاد فرمائی اور ارشاد فرمایا: ﴿لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ﴾ (پ۳۰، البلد:۱)(تَرجَمۂ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم۔)

اللہ پاک نے نبیِ بے مثال، سیّدہ آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانۂ مبارک کی قسم یاد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَالْعَصْرِ﴾ (پ۳۰، العصر:۱)(تَرجَمۂ کنزالایمان: اس زمانۂ محبوب کی قسم۔)

وَالْعَصْر ہے تیرے زماں کی قسم لَعَمْرُكَ ہے تیری جاں کی قسم
وَالْبَلَد ہے تیرے مکاں کی قسم تیرے رہنے کی جا کا کیا کہنا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دنیا کا دستور ہے کہ بادشاہ جب اپنے کسی درباری کو اپنی عنایتوں سے مخصوص فرماتے ہیں تو اسے ایسے خاص انعامات عطا فرماتے ہیں، جس سے اس کی قدر و منزلت ہر شخص کے نزدیک بڑھ جائے اور وہ دوسروں سے بالکل ہی مُمتاز اور جدا ہو جائے اور وہ کمالات اور مراتب جو کسی اور کو بھی ملے ہوئے

ہوں تو بادشاہ اپنے خاص اور چُنے ہوئے درباریوں کو وہ عطا فرمانے کے ساتھ دیگر بھی کئی بہتر مرتبوں سے سرفراز فرماتے ہیں، اسی طرح پروردگارِ عالم نے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام مخلوق سے زیادہ انعامات دے کر اپنی خاص مہربانیوں سے مُشرّف کیا اور قرآنِ کریم میں ربِّ کریم نے مختلف مقامات پر مختلف الفاظ کے ذریعے اپنے حبیب حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف فرمائی ہے، چنانچہ،

☆سورۂ فتح آیت نمبر 29 میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه** فرمایا ☆تو سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 33 میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو "**مصطفٰے**" قرار دیا گیا ☆سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 179 میں "**مجتبٰے**" فرمایا☆تو سورۂ جن آیت نمبر 27 میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو "**مرتضٰے**" کے لقب سے یاد کیا گیا☆سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 1 میں **عبدِ کامل** ☆تو سورۂ مائدہ آیت نمبر 15 میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو "**نور**" فرمایا گیا☆سورۂ نساء آیت نمبر 174 میں "**بُرہان**" ☆تو سورۂ احزاب آیت نمبر 40 میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو "**خاتم النبیین**" فرمایا گیا☆سورۂ احزاب آیت نمبر 45 میں "**حاضر وناظر**"، "**سراجِ مُنیر**" اور "**داعی اِلَی اللہ**" (یعنی اللہ پاک کی طرف بلانے والا) فرمایا گیا ☆سورۂ یٰسٓ آیت نمبر 1 میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو "**یٰسٓ**" ☆تو سورۂ طٰہٰ آیت نمبر 1 میں "**طٰہٰ**" فرمایا گیا☆سورۂ بقرہ آیت نمبر 119 میں "**بشیر**" (خوشخبری سنانے والا) اور "**نذیر**" (ڈر سنانے والا) فرمایا گیا ہے☆سورۂ مُزَّمِّل آیت نمبر 1 میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو "**مُزَّمِّل**" ☆تو سورۂ مُدَّثِّر آیت نمبر 1 میں **مُدَّثِّر** فرمایا گیا ہے☆سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 164 میں اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مومنوں پر اپنا "**احسان**" قرار دیا

☆تو سورۂ انبیاء آیت نمبر 160 میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام عالمین کیلئے **"رحمت"** قرار دیا☆سورۂ قلم آیت نمبر 4 میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **"صاحبِ خُلُقِ عظیم"** فرمایا☆تو سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 1 میں **صاحبِ معراج** فرمایا گیا☆سورۂ بقرہ آیت نمبر 33 میں **"دعائے ابراہیمی"**☆تو سورۂ صف آیت نمبر 6 میں **"بشارتِ عیسیٰ"** فرمایا گیا ☆سورۂ کوثر آیت نمبر 1 میں **"صاحبِ کوثر"**☆تو سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 79 میں **"صاحبِ مقامِ محمود"** قرار دیا گیا۔اَلْغَرَض پورا قرآن ہی اللہ پاک نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں نازل فرمایا ہے۔

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ   اِن سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں   اور ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآن اور مدحتِ مصطفےٰ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ قرآنِ کریم میں خود ربِّ کریم اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف فرمارہا ہے، اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف،شان و عظمت اور خصوصیات کو اپنے پاکیزہ کلام میں ذکر کر کے اس بات کی طرف اشارہ فرمارہا ہے کہ یہ کوئی عام ہستی نہیں ہے، بلکہ میرا محبوب سب سے اعلیٰ ہے، میرا محبوب دونوں جہاں کا سردار ہے، میرا محبوب ہر وصف میں لاجواب ہے، میں نے جتنی صفات دیگر نبیوں کو عطا فرمائی ہیں، وہ سب میں نے اپنے محبوب کو ایک

ساتھ عطا فرمادی ہیں تاکہ میرا محبوب سب سے بالا ہو جائے۔

سب سے اَولیٰ و اَعلیٰ ہمارا نبی سب سے بالا و والا ہمارا نبی

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی دونوں عالم کا دُولہا ہمارا نبی

خَلق سے اَولیا، اَولیا سے رُسُل اور رَسولوں سے اَعلیٰ ہمارا نبی

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی

کون دیتا ہے دینے کو مُنھ چاہیے دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجے کہ ہے بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۸،۱۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! آقا کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مزید خصوصیات سنتی ہیں:

اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک اللہ نے چن لیا آدم کو۔ (پ۳، آل عمران:۳۳)

جبکہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مرتبۂ محبوبیت سے نواز کر ظاہر فرمادیا کہ میرا محبوب تمام چیزوں سے افضل ہے۔

اسی طرح اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں فرمایا:

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اللہ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔ (پ۱، البقرۃ:۳۱)

جبکہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جو کچھ سکھایا اُس کے بارے میں ارشاد فرمایا:

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا مَاکَانَ وَمَایَکُوْن کا بیان اُنہیں سکھایا۔ (پ۲۷، الرحمٰن: ۳، ۴)

تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے کہ یہاں انسان سے مراد دو عالَم کے سردار محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور بیان سے "مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ" یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ آئندہ ہوگا، کا بیان مراد ہے کیونکہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَوّلین و آخرین اور قیامت کے دن کی خبریں دیتے تھے۔[1]

اس سے معلوم ہوا کہ سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علم تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ تمام مخلوق سے زیادہ ہے۔ امامِ اہلسنت، مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص۸۰)

شعر کی وضاحت: اے شفاعت فرمانے والے آقا! جو مرتبہ آپ کے رَبِّ کریم نے آپ کو عطا فرمایا وہ آج تک نہ کسی کو ملا ہے اور نہ قیامت تک کسی کو ملے گا اور حد ہو گئی کہ وہ رَبُّ العالمین ہو کر آپ کے شہرِ پاک، آپ کے منہ سے نکلنے والے الفاظ اور آپ کی

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۲۷، الرحمٰن، تحت الآیۃ: ۳، ۴، ۹/ ۶۲۷

مبارک زندگی کی قسم یاد فرما رہا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ اقدس، فضائل اور خصوصیات بزبانِ قرآن سن رہی تھیں، یقیناً ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان تو بے مثال ہے، یقیناً جس ذاتِ بابرکات پر اللہ پاک کا فضلِ عظیم ہو اُس کی فضیلت کون شمار کر سکتا ہے؟ حضرت امام قاضی عیاض مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **"شفاء شریف"** میں ارشاد فرماتے ہیں: **حَارَتِ الْعُقُوْلُ فِیْ تَقْدِیْرِ فَضْلِهٖ عَلَیْهِ وَ خَرِسَتِ الْاَلْسُنُ،** یعنی اللہ کریم کا جو فضل پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہے، اُس کا اندازہ کرنے سے عقلیں حیران ہیں اور زبانیں عاجز ہیں۔(1)

آیئے! حضور نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کے بارے میں مزید سنتی ہیں: چنانچہ،

اللہ پاک نے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے سبب مسلمانوں کو طوفان سے نجات بخشی، تو ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سبب غیر مسلموں کو عذاب سے مہلت دی، اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِیْهِمْ ؕ (پ ۹، الانفال: ۳۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

---

1 ...الشفاء، الباب الثانی فی تکمیل محاسنہ، جزء: ۱، ۱/۱۰۳

سَیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

اَنتَ فِیہِم نے عَدُوّ کو بھی لیا دامن میں
عیشِ جاوید مبارک تجھے شیدائیِ دوست

(حدائق بخشش، ص ۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی معراج کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَ كَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ (پ۷، الانعام:۷۵) تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی۔

حضرت سعید بن جُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اس سے آسمانوں اور زمین کی نشانیاں مراد ہیں اور وہ اِس طرح کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو بَیْتُ الْمُقَدَّس کے صخرہ (پتھر) پر کھڑا کیا گیا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے تمام آسمانوں کا مشاہدہ کھول دیا گیا یہاں تک کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرش و کرسی اور آسمانوں کے تمام عجائب اور جنّت میں اپنے مقام کا معائنہ فرمایا پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے زمین کا مشاہدہ کھول دیا گیا یہاں تک کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے سب سے نیچے کی زمین تک نظر کی اور زمینوں کے تمام عجائبات دیکھے۔[1]

اس آیت میں معراجِ ابراہیمی کا ذکر ہے، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو عظیم معراج ہوئی مگر ہمارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس سے بہت بڑھ کر معراج ہوئی حتّٰی کہ حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ﴿دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى﴾

---

1 ... تفسیر خازن، پ۷، الانعام، تحت الآیۃ: ۷۵، ۲/۲۸ ملتقطا

کے مقام پر فائز ہو گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کریم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے لیے پتھر (Stone) سے پانی جاری فرمایا:

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ ترجَمۂ کنز الایمان: فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے۔ (پ ۱، البقرة: ۶۰)

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر

جبکہ ہمارے پیارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی انگلیوں سے اس قدر پانی جاری ہوا کہ پندرہ سو افراد نے اسے پیا اور وضو کیا۔ یہ معجزہ پتھر سے پانی نکلنے والے معجزے سے بھی زیادہ عجیب ہے کہ پتھر سے اکثر پانی نکلتا ہے اور نہریں جاری ہوتی ہیں اور گوشت سے اس قدر پانی جاری ہونا مُعْجِزَہ ہے۔ آیئے! مکمل واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ،

6 ہجری میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عُمرے کا ارادہ کر کے مدینۂ منورہ سے مکۂ مکرمہ کیلئے روانہ ہوئے اور حُدیبیہ کے میدان میں پڑاؤ کیا۔ لوگوں کی کثرت کی وجہ سے حُدیبیہ کا کنواں خشک ہو گیا اور حاضرین پانی کے ایک ایک قطرے کے لیے محتاج ہو گئے۔ اس وقت رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دریائے رحمت جوش میں آگیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بڑے پیالے میں اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک انگلیوں سے اس طرح پانی کی نہریں جاری ہو گئیں کہ پندرہ سو کا لشکر سیراب ہو گیا۔ لوگوں نے وضو و غسل بھی کیا جانوروں کو بھی پلایا تمام مشکوں اور برتنوں کو بھی بھر لیا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیالہ میں سے دستِ

مبارک کو اٹھالیا اور پانی ختم ہو گیا۔ حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے لوگوں نے پوچھا کہ اس وقت آپ لوگ کتنے آدمی تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ پندرہ سو کی تعداد میں تھے مگر پانی اس قدر زیادہ تھا **لَوۡ کُنَّا مِائَۃَ اَلۡفٍ لَکَفَانَا** یعنی اگر ہم لوگ ایک لاکھ بھی ہوتے تو سب کے لئے یہ پانی کافی ہو جاتا۔[1]

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ **فرماتے ہیں:**

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۴)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

پانی میں اسراف سے بچنے کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے رسالے **"وضو کا طریقہ"** سے پانی میں اسراف سے بچنے کے بارے میں چند

1 . . . بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۲/۴۹۳، حدیث: ۳۵۷۶ ماخوذا

2 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

آداب سنّتی ہیں۔

پہلے 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: وُضُو میں بہُت سا پانی بہانے میں کچھ خیر (بھلائی) نہیں اور یہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔[1] (2) آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو وُضو کرتے دیکھا تو فرمایا: اِسراف نہ کر اِسراف نہ کر۔[2] ☆ اگر وقف پانی سے وُضو کیا تو زِیادہ خَرچ کرنا بِالاِتّفاق حرام ہے۔[3] ☆ بعض اسلامی بہنیں چُلّو لینے میں پانی ایسا ڈالتی ہیں کہ اُبل جاتا ہے حالانکہ جو گرا بیکار گیا اس سے احتیاط چاہئے۔[4] ☆ آج تک جتنا بھی ناجائز اِسراف کیا ہے، اُس سے توبہ کر کے آئندہ بچنے کی بھرپور کوشش شروع کیجئے ☆ وُضو کرتے وقت نل احتیاط سے کھولئے، دَورانِ وُضو مُمکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضَرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتی رہیں ☆ مِسواک، کُلّی، غَرغَرہ، ناک کی صفائی اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچّھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنایئے ☆ سردیوں میں وُضو یا غُسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کے لئے گرم پانی کے حُصُول کی خاطِر نل کھول کر پائپ میں جمع شُدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہا دینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لیں ☆ منہ دھونے کیلئے صابون کا جھاگ بنانے میں بھی پانی احتیاط سے خرچ کیجئے ☆ اِستعمال کے بعد ایسی صابون دانی میں صابون رکھئے جس میں پانی بالکل نہ ہو

1... کنز العمال، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الوضوء، جزء ۱، ۵/۱۴۴، حدیث: ۲۶۲۵۵

2... ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، باب ماجاء فی القصد... الخ، ۱/۲۵۴، حدیث: ۴۲۴

3... وضو کا طریقہ، ص ۴۲

4... وضو کا طریقہ، ص ۴۲

☆پی چکنے کے بعد گلاس میں بچا ہوا پانی پھینک دینے کے بجائے دوسری اسلامی بہن کو پلا دیجئے یا کسی اور استعمال میں لیجئے ☆نل سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اِسکا حل نکالئے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16(312صفحات)120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:12 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس (10) رَحمتیں نازل فرمائے گا، اُس کے دس (10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس (10) گُناہ مٹادے گا۔[1]

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

---

1 . . . سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم . . . الخ، باب ثواب الصلاۃ . . . الخ، ۶/۲۱، حدیث: ۹۸۹۲

2 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مدنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کیئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللہ، تُوْبُوْا اِلَی اللہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! انسان جس سے محبّت کرتا ہے اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے، اس کے نقشِ قدم پر چلنے، اس کی اَداؤں کو اپنانے، اس کے قول و فعل اور عمل میں اس کی نقل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے کیونکہ مَحبوب کی اَداؤں کو پسند کرنا اور اپنانا ہی محبّت کی علامت اور محبّت میں سچائی کی دلیل ہوتا ہے۔ چونکہ ہم بھی اپنے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت کرتی

ہیں، ہمیں اپنی محبّت کی سچائی کو پرکھنے کیلئے غور کرنا چاہئے کہ ہم اپنے محبوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سُنَّتوں اور نِرالی اَداؤں کو کس حد تک اپناتی ہیں؟ آج کے بیان میں ہم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چند پیاری پیاری اَداؤں اور سُنَّتوں مثلاً پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بولنے کا انداز کیسا تھا؟ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کھانے کا انداز کیسا تھا؟ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معاشرے میں رہنے کا انداز کیسا تھا؟ ساتھ ہی ساتھ صحابۂ کرام، صحابیات اور بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن کی سنّتِ رسول سے والہانہ محبت اور سُنَّتوں پر عمل کرنے کے واقعات کے بارے میں بھی سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں اچھی اچھی نیتوں اور توجہ کے ساتھ مکمل بیان سننے کی سعادت نصیب ہوجائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! سب سے پہلے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ حسنہ کا ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

اَخلاقِ مصطفےٰ کی جھلکیاں

اُمُّ الْمُؤْمنین حضرتِ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ کوئی خوش اَخلاق نہیں تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ یا آپ کے گھر والوں میں سے جو کوئی بھی آپ کو پُکارتا تو آپ لَبَّیْك (یعنی میں حاضر ہوں) کہہ کر جواب دیتے۔ حضرتِ جریر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: میں جب سے مسلمان ہوا ہوں کبھی بھی رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنے پاس آنے سے نہیں روکا اور جس وقت بھی مجھے دیکھتے تو مُسکرا دیتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ

عَنْھُم سے خوش طبعی بھی فرماتے اور سب کے ساتھ مل جل کر رہتے، ہر ایک سے گفتگو فرماتے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کے بچوں سے بھی خوش طبعی فرماتے، ان بچوں کو اپنی مُبارک گود میں بٹھالیتے، آزاد، غلام اور مسکین سب کی دعوتیں قبول فرماتے، مدینے کے دُور دراز مقامات پر رہنے والے مریضوں کی عِیادت کیلئے تشریف لے جاتے تھے اور مَعْذِرَت کرنے والے کی مَعْذِرَت قبول فرمالیا کرتے تھے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر والوں، اپنے اَحباب، اپنے اَصحاب، اپنے رشتے داروں، اپنے پڑوسیوں حتّٰی کہ ہر ایک کے ساتھ اتنی خوش اخلاقی اور مِلنساری کے ساتھ پیش آتے کہ ان میں سے ہر ایک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ حسنہ کا گرویدہ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرنے والا بن جاتا، جب کوئی آپ کو بلاتا تو آپ جواب میں لَبَّیْكَ (یعنی میں حاضر ہوں) فرماتے، مگر افسوس! فی زمانہ اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو ہمارے گھر والے، رشتہ دار اَلْغَرَض! ہم سے تعلق رکھنے والیاں ہمارے بُرے اَخلاق و کردار کی وجہ سے پریشان نظر آتی ہیں، کیونکہ کبھی ہم ابے تبے سے بات کرتی ہیں تو کبھی ہم دوسروں کے ساتھ لڑتی جھگڑتی اور گالم گلوچ کرتی ہیں، کبھی کسی کی غیبت، چغلی اور دل آزاری کرتی نظر آتی ہیں تو کبھی گھر میں والدین اور بہن بھائیوں سے اُلجھتی نظر آتی ہیں، کبھی سہیلیوں کے ساتھ بے رُخی اور بدسُلوکی کرتی ہیں، تو کبھی بچوں کے ساتھ بے جا سختی سے پیش آتی ہیں، کبھی گھر والوں کے ساتھ جھگڑا کرتی ہیں تو کبھی پڑوسنوں

---

1 ۔۔۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، فصل و اما حسن عشرته، ۱/ ۱۲۱

پر ناراضی کا اظہار کرتی ہیں، کبھی سُسرال والوں کے ساتھ تو کبھی اپنے دیگر رشتے داروں کے ساتھ قطعِ تعلق کرلیتی ہیں۔ اَلْغَرَض! بدقسمتی سے نہ ہم ظاہر میں سُنّتِ مصطفےٰ کی پابند ہیں نہ کردار میں اخلاقِ مصطفےٰ کی پیکر ہیں، ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زندگی حضور نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیّبہ کے مُطابق گزاریں، جیسا کہ ہمارے رَبِّ کریم نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پ ۲۱، الاحزاب: ۲۱) ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

مشہور مفسّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ کامیاب زندگی وہی ہے جو اُن کے نقشِ قدم پر ہو، اگر ہمارا جینا، مرنا، سونا، جاگنا، حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نقشِ قدم پر ہو جائے تو یہ سارے کام عبادت بن جائیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سنّتوں پر عمل کرنے کی بَرَکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ حقیقت ہے کہ جو لوگ اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، سونے جاگنے، کھانے پینے اور گفتگو کرنے میں پیارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کو اپناتے ہیں تو ربِّ کریم کی رحمتیں ان پر چھما چھم برستی ہیں، کیونکہ ☆ سُنّتوں پر عمل کرنے والیوں کو ربِّ کریم کی رضا نصیب

---

1 . . . نور العرفان، پ ۲۱، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۲۱

ہوتی ہے، ☆سُنَّتوں پر عمل کرنے والیوں کا شمار ربِّ کریم کے پسندیدہ بندوں میں ہوتا ہے، ☆سُنَّتوں پر عمل کرنے والیوں کو خوفِ خُدا نصیب ہوتا ہے، ☆سُنَّتوں پر عمل کرنے والیوں کو فکرِ آخرت کا ذہن نصیب ہوتا ہے، ☆سُنَّتوں پر عمل کرنے والیوں کو حقیقی محبّتِ رسول نصیب ہوتی ہے، ☆سُنَّتوں پر عمل کرنے والیوں کو کئی شہیدوں کا اَجر و ثواب حاصل ہوتا ہے، ☆سُنَّتوں پر عمل کرنے والیوں کو دونوں جہاں میں کامیابیاں نصیب ہوتی ہیں، ☆سنتوں پر عمل کرنے والیوں کو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشنودی و قُرب حاصل ہوتا ہے۔ آیئے! سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ بڑھانے کے لئے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

سنّت پر عمل کی برکت سے مغفرت ہوگئی

حضرتِ علی بن حُسین رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ نے حضرتِ ہِبَۃُ اللّٰہ طَبَری رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ کریم نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ حضرتِ ہِبَۃُ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے جواب دیا: اللہ کریم نے میری مغفرت فرما دی۔ عرض کی: کس سبب سے؟ تو انہوں نے رازدارانہ انداز میں کہا: سُنّتِ مُبارکہ پر عمل کی وجہ سے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ سُنَّتِ مصطفٰے پر عمل کرنے کی برکت سے اللہ پاک نے حضرتِ ہِبَۃُ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مغفرت فرمادی، سُبْحٰنَ اللّٰہ! سُبْحٰنَ اللّٰہ! یہی وجہ تھی کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم، صحابۂ کرام و

---

1 . . . سیر اعلام النبلاء، رقم: ۲۷۴، ھبۃ اللہ بن الحسن، ۱۷/ ۴۱۹ بتغیر

صحابیات رَضِیَ اللہُ عَنۡہُم آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر سُنّتِ کریمہ کی پیروی کو لازِم و ضَروری جانتے تھے اور بال برابر بھی کسی مُعاملہ میں اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین اور سُنّتوں کو چھوڑنا گوارا نہیں کرتے تھے۔ جیسا کہ

مکتبۃُ المدینہ کے رسالے **"صحابیات اور عشقِ رسول"** کے صفحہ 40 پر ہے کہ اُمُّ الْمُومِنِین حضرتِ اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہا نے اپنے والدِ ماجد حضرت ابوسُفیان رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے اِنتقال فرمانے کے بعد اور اُمُّ الْمُومِنِین حضرت زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ عَنۡہا نے اپنے بھائی کے وِصال کے (تین 3 دن) بعد خوشبو لگائی اور اِرشاد فرمایا: خُدا کی قسم! مجھے اس کی ضَرورت نہ تھی مگر میں نے نبی اَکرم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ جو عورت اللہ پاک اور آخرت کے دن پر اِیمان رکھتی ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کے مَرنے کا سوگ تین راتوں سے زیادہ کرے۔ سوائے (اس عورت کے جس کے) شوہر (کا انتقال ہو گیا ہو) کہ اس کے سوگ کی مُدّت چار (4) ماہ دس دِن ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ہے سچی محبّت اور کامل اطاعت و فرمانبرداری کہ حکمِ سرکار پر سرِ تسلیم خم کر دیا گویا کہ اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَہَنِ مُبارک سے نکلے ہوئے الفاظ ہی ان کے لئے سب کچھ ہوتے تھے، اس کے علاوہ بھی آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں اور فرامین پر عمل کا بے پایاں جذبہ رکھنے والے عاشقانِ رسول کے بہت سے واقعات ہیں۔ چنانچہ

---

1 . . . ابو داؤد، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنہا زوجہا، ۲/۴۲۲، حدیث: ۲۲۹۹ ملتقطا

سُنّت پر عمل کی برکت

اَمیرِ اَہلِ سنّت، حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایۂ ناز کتاب **"فیضانِ سُنّت"** جلد اوّل کے صفحہ 263 پر ایک واقعہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: زبردست مُحَدِّث حضرتِ ہُدبہ بن خالد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خلیفۂ بغداد مامون رشید نے اپنے ہاں دعوت پر بلایا، کھانے سے فارغ ہو کر کھانے کے جو دانے وغیرہ گر گئے تھے، حضرتِ ہُدبہ بن خالد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چُن چُن کر تناوُل فرمانے لگے۔ خلیفۂ بغداد مامون رشید نے حیران ہو کر کہا: اے شیخ! کیا آپ کا ابھی تک پیٹ نہیں بھرا؟ فرمایا: کیوں نہیں! دراصل بات یہ ہے کہ مجھ سے حضرت حَمّاد بن سَلَمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایک حدیثِ پاک بیان فرمائی ہے: جو شخص دستر خوان کے نیچے گرے ہوئے ٹکڑوں کو چُن چُن کر کھائے گا، وہ تنگدستی سے بے خوف ہو جائے گا۔ [1] میں اِسی حدیثِ مبارکہ پر عمل کر رہا ہوں۔ یہ سُن کر مامون بے حد مُتأثر ہوا اور اپنے ایک خادِم کی طرف اِشارہ کیا تو وہ ایک ہزار دینار رومال میں باندھ کر لایا۔ خلیفۂ بغداد مامون رشید نے وہ دینار حضرت ہُدبہ بن خالد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں بطورِ نذرانہ پیش کر دیئے۔ حضرتِ ہُدبہ بن خالد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! حدیثِ مبارکہ پر عمل کی ہاتھوں ہاتھ بَرکت ظاہر ہو گئی۔ [2]

رزق کی قدر کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے سے **دو اہم نِکات** حاصل

---

1 --- اتحاف السادۃ المتقین، الباب الاول، ۵/۵۹۷

2 --- ثمرات الاوراق، ۱/۸

ہوئے۔ **پہلا نکتہ** یہ کہ دستر خوان پر گرے ہوئے ٹکڑے اٹھا کر کھانے سے رزق میں بَرکت اور تنگیِ رزق سے حفاظت ہوتی ہے، مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے گھروں میں انتہائی بے حِسّی کے ساتھ رِزق کی ناقدری اور بے حُرمتی کی جاتی ہے، چائے، پانی، کولڈ ڈرنک اور شربت وغیرہ پینے اور کھانا کھانے کے بعد برتن میں تھوڑا سا چھوڑ دیا جاتا ہے جس کو فی زمانہ شاید فیشن سمجھا جاتا ہے اور پھر اس بچے ہوئے رزق کو گندی نالیوں کی نذر کر دیا جاتا ہے۔

اَمیرِ اَہلِ سنّت، حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ رزق کی بے قدری اور بے حرمتی پر افسوس اور کُڑھن کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: آج کل رِزْق کی بے قَدری اور بے حُرمتی سے کون سا گھر خالی ہے، بنگلے میں رہنے والے اَرَب پتی سے لے کر جھونپڑی میں رہنے والے مزدور تک رِزْق میں بے احتیاطی کرتے نظر آتے ہیں، فی زمانہ شادی میں طرح طرح کے کھانوں کے ضائع ہونے سے لے کر گھروں میں برتن دھوتے وقت جس طرح سالن کا شوربا، چاول اور ان کے اَجزا بہا دیئے جاتے ہیں ان سے ہم سب واقف ہیں۔ کاش کہ ہمارے اندر کھانے کو ضائع کرنے سے بچنے کا مدنی جذبہ پیدا ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لوگ کیا کہیں گے

دوسرا نکتہ یہ ملا کہ ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سُنّتوں سے بے پناہ محبّت کرتے تھے، وہ سُنّتوں پر عمل کرنے کے معاملے میں دنیا کے بڑے سے بڑے امیر،

رئیس، بادشاہ، وزیر اور کسی بڑے عہدے والے کی پروا نہیں کرتے تھے، مگر افسوس! فی زمانہ سُنّتیں تو دُور کی بات ہم فرائض وواجبات میں کوتاہی کر دیتی ہیں، کبھی نمازیں ٹائم پر نہیں پڑھتیں تو کبھی نمازیں بالکل ہی چھوڑ دیتی ہیں، کبھی بے پردگی کرتی ہیں تو کبھی رشتہ داروں اور سہیلیوں کی باتوں کی وجہ سے دلبر داشتہ ہو کر سُنّتیں چھوڑ دیتی ہیں اور یوں سوچتی ہیں کہ اگر میں نے سُنّتوں پر عمل کرنا شروع کر دیا تو میرے گھر والے اور سہیلیاں کیا کہیں گی؟ اگر میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے لگ گئی تو میری سہیلیاں کیا کہیں گی؟ اگر میں نے قرآنِ کریم پڑھنا یا سیکھنا شروع کر دیا تو میری سہیلیاں کیا کہیں گی؟ اَلْغَرَض! فی زمانہ ہم سہیلیوں، گھر والوں اور دیگر رشتہ داروں کی وجہ سے نیک اعمال میں سُستی کرتی اور سُنّتوں کو چھوڑتی نظر آتی ہیں۔

یادرکھئے! اگر ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہونا چاہتی ہیں، اگر ہم جہنم کے عذاب سے بچ کر ربِّ کریم کی رِضا پانا چاہتی ہیں، اگر ہم حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت پانا چاہتی ہیں، اگر ہم جنّت کی اَبدی نعمتوں کی مستحق بننا چاہتی ہیں، اگر ہم جنت میں آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب پانا چاہتی ہیں، تو اس کے لئے ہمیں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابہ و صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کے نقشِ قدم پر چلنا ہو گا، کیونکہ ان مقدس ہستیوں کا اوڑھنا بچھونا، سونا جاگنا، کھانا پینا اَلْغَرَض! ہر نیک و جائز کام سُنّتِ رسول کے مطابق ہوتا تھا، یہ حضرات کس طرح آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں کو اپناتے اور آپ کی پسندیدہ چیزوں کو محبوب

رکھتے تھے، آیئے! اس بارے میں ایک بہت ہی پیارا واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

محبوب کی ادا سے محبت

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"صحابۂ کرام کا عشقِ رسول"** کے صفحہ 27 پر ہے کہ حضرتِ اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ میں سے ایک صحابی جو کہ درزی تھے، انہوں نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے گھر کھانے کی دعوت دی، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس پُر خُلوص دعوت کو قَبُول فرما لیا اور آپ مُقَرَّرَہ دن ان صحابی کے گھر تشریف لے گئے، میں بھی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اُس دعوت میں موجود تھا، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہمان نوازی کے لئے جَو کی روٹی اور سالن پیش کیا گیا جس میں کدُّو اور خشک کیا ہوا نمکین گوشت تھا، کھانے کے دوران میں نے حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ پیالے کے کناروں سے کدّو کی قاشیں تلاش کر رہے ہیں، حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں جب سے میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کدُّو کو اتنا پسند فرماتے ہیں، اسی دن سے میں اپنے لئے بھی کدو کو پسند کرنے لگا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کی دِلجوئی کے لئے ان کی دعوت قبول فرما لیا کرتے تھے، دعوت دینے والا مالدار ہو یا نادار، امیر ہو یا غریب، بزنس مین ہو یا مزدور، اور نہ صرف دعوت قبول فرما کر آپ وہاں تشریف لے جاتے تھے بلکہ صاحبِ خانہ جو

---

1 . . . بخاری، کتاب الاطعمة، باب المرق، ۳/۵۳۷، حدیث ۵۴۳۶

کچھ آپ کے سامنے پیش کر دیتا آپ کسی ناگواری کا اظہار کئے بغیر اسے تناول فرمالیتے تھے، اسی واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کدّو شریف پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی انتہائی پسندیدہ غذا تھی اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بڑے شوق سے کدّو شریف تناول فرمایا کرتے تھے۔ اللہ کریم ہمیں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں سے محبت اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا ہمیشہ سچ بولتے تھے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مزید پیاری ادائیں سنتی ہیں اور ان اداؤں کو سُن کر ہم بھی کوشش کریں کہ اپنے محبوب آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اداؤں کو اپنائیں۔

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اداؤں میں سے ایک ادا سچ بولنا ہے اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: جھوٹ سے بڑھ کر کوئی عادت رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک ناپسندیدہ نہ تھی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جھوٹ کو پسند نہیں کرتے تھے، پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سچائی پر کس قدر مضبوطی سے کاربند تھے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے

1۔۔۔ سنن کبری للبیہقی، کتاب الشھادات، باب من کان منکشف۔۔۔ الخ، ۱۰/۳۳۱، حدیث: ۲۰۸۲۱

کہ اعلانِ نبوّت سے پہلے آپ مکّہ شریف میں صادِق (سچے) کے لقب سے مشہور تھے اور وہ لوگ جو آپ کے سخت ترین دشمن تھے وہ بھی آپ کی سچائی کی گواہی دیا کرتے تھے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس معاملے میں بھی حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر چلیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ صرف خود ہمیشہ سچائی کے پیکر تھے بلکہ اپنے غلاموں کو بھی صداقت، امانت اور دیانت کی ترغیب ارشاد فرماتے تھے اور انہیں جھوٹ سے بچانے کے لئے وقتاً فوقتاً جُھوٹ کی تباہ کاریاں بیان فرماتے تھے۔ آیئے! جھوٹ کی عادت سے پیچھا چُھڑانے کے لئے فرامینِ مُصْطَفٰے کی روشنی میں جھوٹ کے کچھ نقصانات اور وعیدیں سنتی ہیں، چنانچہ

جُھوٹ کے بھیانک نتائج

☆جب بندہ جُھوٹ بولتا ہے، اس کی بدبُو سے فِرِشتہ ایک مِیْل دُور ہو جاتا ہے۔[1]

☆جُھوٹ بولنا سب سے بَڑی خِیانت ہے۔[2] ☆جُھوٹ ایمان کے مُخالِف ہے۔[3]

☆لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والے کیلئے بربادی ہے۔[4] ☆لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والا دوزخ کی اِتنی گہرائی میں گِرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے سے زِیادہ ہے۔[5] ☆جھوٹ بولنے سے مُنہ کالا ہو جاتا

---

1 . . . ترمذی، کتاب البر والصله، باب ماجاء في الصدق والکذب، ۳/۳۹۲، حدیث: ۱۹۷۹

2 . . . ابو داؤد، کتاب الادب، باب في المعاريض، ۴/۳۸۱، حدیث: ۴۹۷۱

3 . . . مسند امام احمد، مسند ابي بکر الصديق، ۱/۲۲، حدیث: ۱۶

4 . . . ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء من تکلم بالکلمة . . . الخ، ۴/۱۴۲، حدیث: ۲۳۲۲

5 . . . شعب الایمان، باب في حفظ اللسان، ۴/۲۱۳، حدیث: ۴۸۳۲

ہے۔[1] ☆**جھوٹ** بولنا مُنافق کی نشانیوں میں سے ایک نِشانی ہے۔[2] ☆**جھوٹ** بولنے والے قِیامت کے دن، اللہ کریم کے نزدیک سب سے زِیادہ ناپسندیدہ اَفراد میں شامِل ہوں گے۔[3]

میں جُھوٹ نہ بولوں کبھی گالی نہ نِکالوں   اللہ مَرَض سے تُو گُناہوں کے شِفا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۱۵)

جھوٹ بولنا مومن کی شان نہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ **سچ** بولنا اللہ پاک اورآقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سب سے پسندیدہ اور **جھوٹ** بولنا انتہائی ناپسندیدہ ہے مگر افسوس! فی زمانہ ہمارے معاشرے میں شاید **جھوٹ** کے بغیر کوئی کام کرنے کو تیار نہیں، ہمیں تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک عادات کو اپنانا چاہئے تھا، مگر آج ہم **جھوٹ** بولنے میں فخر محسوس کرتی ہیں، گھر میں ہوں تو **جھوٹ**، محفل میں ہوں تو **جھوٹ**، ٹیچر ہیں تو تعلیمی ادارے میں **جھوٹ**، طالبِ علم ہیں تو اپنی کلاس میں **جھوٹ**، ماں باپ ہیں تو بچوں سے **جھوٹ**، اولاد ہیں تو والدین سے **جھوٹ**، خریدار ہیں تو سامان خریدنے میں **جھوٹ**، ہر کام اور بات میں **جھوٹ**، **جھوٹ** اور **جھوٹ**، گویا ہم نے اپنی یہ سوچ بنالی ہے کہ **"جھوٹ کے بغیر کام خراب ہوجائے گا یا نظامِ زندگی دَرہَم**

---

1 ... شعب الایمان، باب في حفظ اللسان، ۲۰۸/۴، حدیث:۴۸۱۳

2 ... مسلم، کتاب الایمان، باب خصال المنافق، ص۵۳، حدیث:۲۱۰

3 ... کنز العمال، کتاب المواعظ ... الخ، باب الثاني في الترهيبات، جز۲، ۳۹/۲، حدیث:۴۴۰۳۷

برہم ہو جائے گا"یہی وجہ ہے کہ بعض اسلامی بہنیں بڑی ڈھٹائی کے ساتھ یہ کہتے سُنائی دیتی ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گزارا ہی نہیں، اس کے بغیر کام نہیں چلتا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ پاک اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنے سے کام بنتے نہیں بلکہ بگڑ جاتے ہیں، ربِّ کریم کی نافرمانی سے نظامِ زندگی سنورتا نہیں بلکہ اُجڑ جاتا ہے۔ لہٰذا حقیقی مومن بنئے اور ہمیشہ سچ بولئے، کیسی ہی مُصیبت آپڑے، کیسی ہی مشکل میں پھنس جائیں مگر جھوٹ کا سہارا مت لیجئے، کیونکہ جھوٹ بولنا کسی مومن مرد و عورت کو زیب نہیں دیتا یہی وجہ ہے کہ ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن کی فِطرت میں خیانت اور جھوٹ کے علاوہ ہر خصلت (عادت) ہو سکتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے آقا کا پیارا کلام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حَسین اَداؤں میں سے ایک پیاری اَدا یہ بھی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گفتگو پُروقار انداز میں ٹھہر ٹھہر کر فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ

اُمُّ الْمُومِنِین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت تیزی کے ساتھ جلدی جلدی گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر کلام فرماتے تھے، کلام اتنا صاف اور واضح ہوتا تھا کہ سننے والے اس کو سمجھ کر یاد کر

---

1 ... مسند امام احمد، مسند **الانصار**، ۸/۲۷۶، حدیث: ۲۲۲۳۲

لیتے تھے۔اگر کوئی اَہَم بات ہوتی تو کبھی کبھی تین تین مرتبہ دہرادیتے تاکہ سننے والے اس کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔آقا کریم،رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بلاضرورت گفتگو نہیں فرماتے تھے،بلکہ اکثر خاموش ہی رہتے تھے۔(1)

گفتگو کے متعلق چند اہم نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبیِ کریم،رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک گفتگو کے بارے میں ہم نے جو چند پیاری پیاری اَدائیں سُنیں اس سے چند نکات حاصل ہوئے۔☆**پہلا نکتہ** یہ ہے کہ گفتگو کرتے وقت آواز بہت زیادہ تیز اور جلدی جلدی میں نہ ہو کہ اس سے سننے والی کے لئے بات سمجھنا مشکل ہوجاتا ہے۔☆**دوسرا نکتہ** یہ ہے کہ جب بھی بات کریں تو آواز اتنی دِھیمی اور کم نہ ہو کہ سننے والی تک آواز نہ پہنچے یا پھر اسے الفاظ ہی سمجھ میں نہ آئیں،اسی طرح گفتگو کرنے میں اس قدر بلند آواز بھی نہیں ہونی چاہئے کہ کوئی تیسری اسلامی بہن گفتگو کی وجہ سے کوفت میں مبتلا ہوجائے یا تکلیف محسوس کرے،لہٰذا جب بھی گفتگو کریں آواز میں اِعتدال کا خاص خیال رکھیں تاکہ کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔☆**تیسرا نکتہ** یہ حاصل ہوا کہ جب کسی کو کوئی بات سمجھانا مقصود ہو تو اس بات کو ایک سے زائد بار دُہرانے میں حرج نہیں اور نہ ہی اس مقصد سے ایک جملہ کئی بار دہرانا فضول گوئی میں آتا ہے بلکہ کسی کو اچھی طرح بات سمجھانے اور ذہن نشین کرانے کے لئے اپنی بات کو ایک سے زائد مرتبہ دُہرانا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اَدا ہے۔☆**چوتھا نکتہ** یہ ملا کہ بلاضرورت گفتگو کرنے

1...الشمائل المحمدیة،باب کیف کان کلام رسول اللّٰہ،ص ۱۳۴۔۱۳۵،حدیث:۲۱۳۔۲۱۴۔۲۱۵

سے اچھا یہ ہے کہ خاموش رہا جائے اس لئے کہ فضول گفتگو میں ذرا بھی بھلائی نہیں ہے اور فضول گفتگو اکثر اوقات پچھتاوے کا سبب بھی بن جاتی ہے، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر خاموش رہا کرتے تھے مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ کوئی اپنی زبان سے ذکرُ اللہ بھی نہ کرے اور نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے روکنے جیسے اچھے کام سے اپنے آپ کو روک لے۔

خاموشی سے مراد کیا ہے؟

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خاموشی سے مراد ہے دنیاوی کلام سے خاموشی ورنہ حضورِ اَقْدس (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زبان شریف اللہ پاک کے ذکر میں تَر رہتی تھی لوگوں سے بِلا ضرورت کلام نہیں فرماتے تھے یہ ذکر ہے جائز کلام کا، ناجائز کلام تو عمر بھر زبان شریف پر آیا ہی نہیں۔ جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ ساری عمر شریف میں ایک بار بھی زبانِ مبارک پر نہ آیا۔ حضور سراپا (سر مبارک سے پاؤں شریف تک) حق ہیں پھر آپ تک باطل کی رسائی کیسے ہو۔ آم کے درخت میں جامن نہیں لگتے، باردار (پھل دار) درخت، خار دار (کانٹے والے درخت) نہیں ہوتے۔ خود فرمایا ہے کہ جو بھی کلام کرے تو خیر کلام کرے ورنہ خاموش رہے، حضرت ابو بکر صدّیق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) فرماتے ہیں: کاش میں فُضُول بات کہنے سے گُونگا ہوتا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموشی کو کس قدر پسند فرماتے تھے کہ بِلا ضرورت کوئی کلام نہ فرماتے اگر اپنی

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۸/ ۸۱ بتغیر قلیل

مبارک زبان کو حَرَکت دیتے تو اللہ پاک کے ذکر کے لئے، اس کے احکامات کو بیان کرنے کے لئے، اپنی ازواجِ مُطَہَّرات کی دل جُوئی کے لئے، اپنے پیارے صحابہ کی تربیت فرمانے کے لئے، لوگوں کو نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے لئے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ فضول گوئی سے ہر دَم بچتی رہیں۔ آیئے! فُضُول گفتگو سے بچنے کے فضائل پر (2) فَرامینِ مصطفٰے سنتی ہیں: چنانچہ

2 فرامینِ مصطفٰے

(1) ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک اور قِیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت نہیں پاسکتا جب تک اپنی زَبان کو (فُضول باتوں سے) روکے نہ رکھے۔[2]

یارب! نہ ضَرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں — اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
بک بک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسا دے — اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

(وسائل بخشش مرمّم، ص ۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ

---

1 ... مسلم، کتاب الایمان، باب الحث علی اکرام الجار... الخ، ص ۴۸، حدیث: ۱۷۴

2 ... معجم اوسط، ۵/۵۵، حدیث: ۶۵۶۳

رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبَّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　　جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

بیٹھنے کی چند سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیٹھنے کی چند سنتیں اور آداب سنتی ہیں: ☆چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے۔ ☆جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ ختم ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہئے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔ (2) ☆قبلہ رُخ ہو کر بیٹھیں۔ (3) ☆اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مَوْلانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: پیر واستاذ کی نشست پر ان کی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔ (4) ☆جب کبھی اِجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ☆جب

---

1 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 . . . ابو داود، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، ۴/۳۳۸، حدیث: ۴۸۲۱

3 . . . رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص۲۲۹

4 . . . فتاوی رضویہ، ۲۴/۳۶۹/۴۲۴

بیٹھیں تو جوتے اُتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔[1] ☆مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو اسلامی بہن مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگا دی جائے گی۔وہ دعا یہ ہے: **"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ"** ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتی ہوں اور تیری طرف توبہ کرتی ہوں۔[2] ☆جب والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 . . . جامع صغیر، ص ۴۰، حدیث: ۵۵۴

2 . . . ابو داود، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، ۴/۳۴۷ حدیث: ۴۸۵۷

بیان:13 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں محبّت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مدنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

---

1 ۔۔۔ مسندابی یعلی، مسندانس بن مالک، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱

2 ۔۔۔ معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کیئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ربیعُ الاوّل کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، ہر طرف میٹھے میٹھے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ترانے ہیں۔ عاشقانِ رسول مِدحتِ مُصْطَفٰے سے اپنے دِل و دِماغ کو مہکا رہے ہیں۔ ☆ کہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **وِلادت** کا ذِکر ہے تو کہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **کمالات** (Virtues) کی بات ہے۔ ☆ کہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **سیرت** کا بیان ہے تو کہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **مُبارَک صُورت** کا ذِکرِ خیر ہے۔ ☆ کہیں **عِبادتِ مُصْطَفٰے** کا بیان ہے تو

کہیں **سیادتِ مصطفٰے** کے چرچے ہیں۔☆کہیں **شفاعتِ مصطفٰے** کے تذکرے ہیں تو کہیں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **عنایتوں** کے چرچے ہیں۔☆کہیں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **عظمتوں** کا بیان ہے تو کہیں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **رِفعتوں** (بُلندیوں) کے تذکرے ہیں۔☆کہیں **طاقتِ مصطفٰے** کا بیان ہے تو کہیں **شُجاعتِ مصطفٰے** کے تذکرے کئے جارہے ہیں۔☆کہیں **نگاہِ مصطفٰے** کی باتیں ہیں تو کہیں **عطائے مصطفٰے** کا بیان ہے۔☆کہیں **خاندانِ مصطفٰے** کے چرچے ہیں تو کہیں **برکاتِ نبوّت** کا بیان ہے۔☆کہیں **معجزاتِ مصطفٰے** کی باتیں ہیں تو کہیں **اَخلاقِ مصطفٰے** کا بیان ہے۔☆کہیں **اِختیاراتِ مصطفٰے** کی باتیں ہیں تو کہیں **نوازشاتِ مصطفٰے** کا بیان ہے۔☆کہیں **ہجرتِ مصطفٰے** کی باتیں ہیں تو کہیں **اِستقبالِ مصطفٰے** کا بیان ہے۔ گویا کہ **ذرّہ ذرّہ میلادِ مصطفٰے** کی برکتوں سے اپنا حصہ پارہا ہے۔ اسی مُناسبت سے آج ہم سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جسمانی طاقت کے بارے میں سنیں گی۔ اللہ پاک ہمیں سارا بیان اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آیئے! سب سے پہلے اسی بارے میں ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ،

نبی کریم اور عرب کا مشہور پہلوان

مکّہ کے مُضافات میں رُکانہ نامی پہلوان رہتا تھا۔ اس کا نسبی تعلق خاندانِ بنو ہاشم سے تھا، وہ بڑا ہی طاقتور، شہ زور، زبردست رعب و دبدبے کا مالک اور مار دھاڑ کرنے والا شخص تھا۔ کوہِ اضم کے دامن میں ایک شاداب وادی تھی جہاں وہ بکریاں چرایا کرتا تھا۔ اس وادی میں کسی کو دَم مارنے کی جُرأت نہ ہوتی تھی۔ لوگ اس کا سامنا کرنے سے کتراتے تھے۔ مشرکین اور دیگر دشمنانِ اسلام کے پروپیگنڈے کی وجہ سے وہ رسولِ اکرم،

شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے شدید نفرت کے جذبات رکھتا تھا۔ اس کی دشمنی اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ مَعَاذَ اللّٰہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کے درپے ہو گیا تھا۔ اُمّت پر مہربان، دوجہاں کے سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی قسم کے خطرے کو خاطر میں لائے بغیر ایک روز دینِ اسلام کی دعوت کے لیے رُکانہ کی وادی میں تنِ تنہا تشریف لے گئے۔ رُکانہ بھی اُدھر آنکلا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ کر بپھر گیا اور تکبّر کے نشے سے بدمست ہو کر بولا: **یَامُحَمَّدُ! اَنْتَ الَّذِیْ تَشْتِمُ اٰلِھَتَنَا** یعنی اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) آپ ہی ہیں وہ جو ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں؟ اس کے بعد وہ مزید تلخ کلامی پر اتر آیا اور کہنے لگا: اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) آپ ہمارے معبودوں کو نیچا اور کمزور کہتے ہیں اور اپنے خُدا کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ اگر میرا آپ کے ساتھ خاندانی رشتہ نہ ہوتا تو آج میں آپ کا کام تمام کر دیتا لیکن میں آپ کو بغیر مقابلہ کئے جانے نہ دوں گا۔

اس کے بعد رُکانہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے ساتھ کُشتی لڑنے کی دعوت دی اور کہا: میں اپنے خُداؤں کو پُکاروں گا اور آپ اپنے خُدا کو مدد کے لئے پکاریں۔ اگر آپ نے مجھے پچھاڑ دیا تو میں آپ کو دس بکریاں دوں گا۔ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا چیلنج قبول کر لیا اور اس سے کُشتی لڑنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رُکانہ کے ہاتھوں میں ہاتھ دیئے اور اس کا پنجہ مروڑا۔ رُکانہ کے ہوش اُڑ گئے اور وہ درد سے تڑپنے لگا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے دھکا دیا تو وہ خشک پتے کی طرح زمین پر گر گیا۔ رُکانہ کو اپنی قوتِ بازو پر ناز تھا، وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ صادق و امین

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یوں چند لمحوں میں اسے اس طرح نیچا دکھا دیں گے۔ جو کچھ ہوا اس کی توقع کے برعکس تھا لیکن رُکانہ نے اِسے اتفاق سمجھتے ہوئے ہار نہ مانی۔ ہوش بحال ہوئے تو اس نے دوبارہ کشتی لڑنے کی درخواست کی۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کی درخواست منظور فرمالی لیکن اس کا نتیجہ بھی پہلے سے مختلف نہ ہوا یعنی اس بار بھی وہ ایک لمحے میں ہار گیا۔ رُکانہ تصویرِ حیرت بن گیا، اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس جیسے ہٹّے کٹّے پہلوان کا ایسا حشر ہو گا۔ لیکن اب بھی وہ شکست قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ تیسری بار پھر کُشتی لڑنے کی درخواست کی جو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبول فرمالی۔ تیسری بار بھی شکست اس کا مقدّر بنی اور وہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زورِ بازو کی تاب نہ لا کر گر گیا اور پھر بولا: یہ سب کچھ آپ نے نہیں کیا بلکہ آپ کے غالب و قادر معبود اللہ ہی نے کیا ہے جبکہ میرے خداؤں نے مجھے رُسوا کیا ہے۔[1]

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مفتیِ اعظمِ ہند مولانا مُصْطَفٰے رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

سب سے اعلیٰ عزّت والے غلبہ و قہر و طاقت والے
حرمت والے کرامت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

ظاہر باہر سیادت والے غالب قاہر ریاست والے
قوّت والے شہادت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

---

1 … دلائل النبوۃ للاصبھانی، الفصل التاسع عشر، ذکر خبر رکانۃ، ۲/۲۳۵ ماخوذا

بگڑی ناؤ کون سنبھالے ہائے بھنور سے کون نکالے
ہاں ہاں زور و طاقت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

(سامانِ بخشش، ص۸۹-۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے کہ سامنے والا لڑنے کی بات کر رہا ہے، کُشتی کا چیلنج کر رہا ہے، تلخ لہجے میں بات کر رہا ہے، دھمکیاں دے رہا ہے لیکن قُربان جائیے! حُسنِ اَخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ دَاوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خُلقِ عظیم پر کہ اینٹ کا جواب پتّھر سے دینے کے بجائے حِلم وبُردباری، صبر و اِستقامت اور نرمی سے کام لیتے رہے۔

اور یہ سرکارِ دوعالم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ ڈانٹنے، مارنے، دھمکیاں دینے یا گھورنے یا کسی بھی قسم کی بداَخلاقی کرنے والے سے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُلفت اور پیار کا برتاؤ کرتے اور اُسے اپنی حسین اَداؤں کا اَسیر (قیدی) بنا لیتے۔ حضرت اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے راہِ خُدا میں جہاد کے علاوہ کبھی کسی چیز، عورت یا خادم کو اپنے دستِ اقدس سے نہ مارا اور نہ ہی ایذا پہنچنے پر ایذا دینے والے سے انتقام لیا، البتّہ جب اللّٰہ پاک کی حُرمت کو توڑا جاتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللّٰہ پاک کے لئے اُسے سزا دی۔[1]

---

1 ... مسلم، کتاب الفضائل، باب مباعدتہ للآثام...الخ، ص۹۷۸، حدیث:۶۰۵۰

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِنہی اَخلاقِ کریمانہ کی برکتوں سے فیضیاب ہو کر کئی لوگوں نے اِسلام قبول کِیا اور بے شُمار لوگوں کی زندگیوں میں ایسا انقلاب برپا ہوا کہ ہر طرف اسلام کی پھیلنے والی روشنی نے ان میں موجود گمراہی وضلالت کے اندھیروں کو مِٹا دیا اور قتل وغارت گری کرنے والے خون کے پیاسوں کو جامِ محبّت پینا نصیب ہوا۔

دَورِ جہالت تھا ہر سُو جب کُفر کی ظُلمت چھائی تھی
تم نے حیوانوں جیسے لوگوں کو بھی اِنسان کیا

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہمارا کردار اور درگزر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِسی طرزِ عمل (یعنی حُسنِ اَخلاق) کو سامنے رکھتے ہوئے آج ہم غور و فکر کریں کہ ہمارا اَخلاق کیسا ہے، ہم تو اینٹ کا جواب پتھر سے دینا اپنے اوپر لازم سمجھتی ہیں، کوئی اسلامی بہن ہم سے بداَخلاقی سے بات کرے تو ہم اُس کو اُس سے بڑھ کر بداَخلاق بن کر دکھانا پسند کرتی ہیں، کسی اسلامی بہن سے کوئی غلطی بھی ہو جائے اور وہ اس پر مُعافیاں مانگتی پھرے تب بھی ہم اسے مزہ چکھانے کی پوری کوشش کرتی ہیں۔ یہ سب دین سے دُوری اور شیطان کی پیروی کا نتیجہ ہے۔

یاد رکھئے! شیطان ہمارا اَزلی دشمن ہے۔☆**شیطان ہرگز** یہ گوارا نہیں کرے گا کہ ہم اسلامی بہنیں آپس میں مُتَّحِد رہیں،☆**شیطان ہرگز** یہ نہ چاہے گا کہ ہم ایک دوسرے سے ہمدردی کریں،☆**شیطان ہرگز** یہ پسند نہیں کرے گا کہ ہم ایک دوسرے کی عزّت

کی مُحافِظ بنیں، ☆**شیطان ہرگز** یہ برداشت نہیں کرے گا کہ ہم ایک دوسرے کی غلطیوں کو نظر انداز کریں، ☆**شیطان ہرگز** یہ نہ چاہے گا کہ ہم درگزر سے کام لیں، ☆**شیطان ہرگز** یہ نہ چاہے گا کہ ہم اپنے حُقوق معاف کردیا کریں، ☆**شیطان ہرگز** یہ نہ چاہے گا کہ ہم ایک دوسرے کے حُقوق کالحاظ رکھا کریں، ☆**شیطان ہرگز** یہ نہ چاہے گا کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ تعاوُن کریں، بلکہ ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ ہم آپس میں خوب دنگا فساد (لڑائی جھگڑے) کریں، ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ ہم ایک دوسرے کی عزّتوں پر کیچڑ اُچھالیں، ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ ہم بداَخلاقی اور گندی باتیں کریں، ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ ہم ایک دُوسرے کو خوب گالیاں دیں، ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ اگر کوئی اسلامی بہن دوسری کو ایک تھپڑ مارے تو بدلے میں دوسری دو تھپڑ رسید کرے، ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ اگر کوئی اسلامی بہن دوسری کو ایک گُھونسا رسید کرے تو بدلے میں دوسری کئی گُھونسے مارے، ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ اگر بچوں کے ابو سے کوئی غلطی سرزد ہوجائے تو انہیں جی بھر کے طعنے دیئے جائیں، ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ خاندان کے کسی فرد کی غلطی کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر زندگی بھر کے لیے اس کا بائیکاٹ کردیا جائے، ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ گھر میں کام کرنے والی ماسی کی چھوٹی سی بُھول پر اُسے جی بھر کے ذلیل کیا جائے، ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ بلند مرتبے اور اونچے عُہدے والی اسلامی بہن دوسری اسلامی بہنوں کو حقیر جان کر چیونٹی کے برابر سمجھے، اَلْغَرَض! ☆**شیطان تو یہی چاہے گا** کہ ہم آپس میں لڑتی رہیں۔ اب ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم اپنے معاملات میں شیطان کی پیروی کرتی ہیں یا ربِّ رحمٰن کی پیروی کرتی ہیں۔ شیطان یہ چاہتا ہے کہ ہم

چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنے لگیں جبکہ ربِّ رحمٰن نے یہ حکم فرمایا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے سے درگزر کریں، ایک دوسرے کو معاف کریں تاکہ اللہ پاک ان کی مغفرت فرمائے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم ہمیشہ درگزر اور معاف کرنے کی عادت اپنانے میں کامیاب ہو جائیں۔

آیئے! **دوسروں کو معاف** کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے اس کی فضیلت پر 5احادیثِ مُبارَکہ سنتی ہیں:

درگزر کرنے کی فضیلت

1. پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تین(3) باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ کریم (قیامت کے دن) اُس کا حساب بہُت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو اپنی رَحمت سے جنّت میں داخِل فرمائے گا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا: (۱) جو تمہیں مَحروم کرے تم اُسے عطا کرو، (۲) جو تم سے تَعلُّق توڑے تم اُس سے تَعلُّق جوڑو اور (۳) جو تم پر ظُلم کرے تم اُس کو مُعاف کر دو۔[1]
2. فرمایا: علم سیکھنے سے آتا ہے، تَحمُّل مزاجی بتکلُّف (یعنی بکوشش) برداشت کرنے سے پیدا ہوتی ہے اور جو بھلائی حاصل کرنے کی کوشش کرے اسے بھلائی دی جاتی ہے اور جو شر سے بچنا چاہتا ہے، اسے بچایا جاتا ہے۔[2]

---

1 ...معجم اوسط، ۱۸/۴، حدیث:۵۰۶۴

2 ...تاریخِ ابن عساکر، رقم:۲۱۶۲، رجاء بن حیویۃ، ۹۷/۱۸، حدیث:۱۴۹۶

3. فرمایا: پانچ کام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنّت ہیں، ان میں سے ایک تحمُّل مزاجی بھی ہے۔[1]
4. فرمایا: بے شک انسان بُردباری کی وجہ سے روزہ دار اور شب بیدار کا درجہ پالیتا ہے۔[2]
5. فرمایا: جو کسی مسلمان کی غَلَطی کو مُعاف کرے گا قِیامت کے دن اللہ پاک اُس کی غَلَطی کو مُعاف فرمائے گا۔[3]

کردو مالا مال آقا دولتِ اَخلاق سے　　　خُلق کی دولت سے یہ محروم و بدگفتار ہے

(وسائل بخشش مرمم، ص ۴۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اپنے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جسمانی طاقت کے بارے میں سُن رہی تھیں۔ جس طرح دوسرے خصائص میں آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کوئی ثانی نہیں تھا اسی طرح جسمانی طاقت میں بھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بے مثل و بے مثال تھے۔ آیئے! اسی بارے میں ایک اور واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ،

چٹان کا ٹوٹنا

مشہور صحابیِ رسول، حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ (غزوۂ خندق کے موقع پر) خَندق کھودتے وَقْت اچانک ایک ایسی چٹان نُمودار ہوگئی جو کسی سے نہ ٹُوٹتی

1...موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الحلم، ۲/۲۴، حدیث: ۶
2...موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الحلم، ۲/۲۷، حدیث: ۸ ملتقطا
3...ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاقالۃ، ۳/۳۶، حدیث: ۲۱۹۹

تھی۔ جب ہم نے بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں یہ ماجرا عرض کیا: تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھے، تین دن کا فاقہ تھا اور پیٹ مُبارَک پر پتّھر بندھا ہوا تھا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دَستِ مُبارَک سے پھاوڑا مارا تو وہ چٹان ریت کے بُھر بُھرے ٹیلے کی طرح بِکھر گئی۔[1] ایک اور رِوایت میں یوں بھی آیا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس چٹان پر تین مرتبہ پھاوڑا مارا، ہر ضَرب پر اُس میں سے ایک روشنی (Light) نکلتی تھی اور اس روشنی میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شام و ایران اور یمن کے شہروں کو دیکھ لیا اور اِن تینوں مُلکوں کے فتح ہونے کی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بِشارت دی۔[2]

حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مسلسل فاقوں کی وجہ سے نبیِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیٹ مبارک پر پتّھر بندھا ہوا دیکھ کر میرا دل بھر آیا، میں حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِجازت لے کر اپنے گھر آیا اور اپنی اَھلِیَہ سے کہا کہ میں نے نبیِ اَکرم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِس قدر شدید بُھوک کی حالت میں دیکھا ہے کہ مجھ میں صبر کی تاب نہیں رہی۔ کیا گھر میں کُچھ کھانا ہے؟ اُنہوں نے کہا کہ گھر میں ایک صاع (تقریباً چار کلو) جَو کے سِوا کُچھ بھی نہیں، میں نے کہا کہ تُم جلدی سے اُس جَو کو پیس کر گُوندھ لو، پھر میں نے اپنے گھر کا پلا ہوا ایک بکری کا بچّہ ذَبح کر کے اس کی بوٹیاں بنائیں اور زوجہ سے کہا کہ جلد اَز جلد سالن اور روٹیاں تیّار کر لو، میں حُضُور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بُلا کر لاتا ہوں، چلتے وَقت زوجہ نے کہا: دیکھو! آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عِلاوہ صِرف چند اَصحاب کو ساتھ لانا، کیونکہ کھانا کم ہے، زیادہ افراد کو لا کر مجھے رُسوا (Disgrace)

---

1 ... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق، ۳/۵۱، حدیث: ۴۱۰۱

2 ... المواھب اللدنیۃ، المقصد الاول، مغازیہ...الخ، غزوۃ الخندق، ۱/۲۴۱ ماخوذا

مت کر دینا۔

حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے خَنْدق پر آکر آہستگی سے عَرض کیا: یارَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صاع آٹے کی روٹیاں اور ایک بکری کے بچّے کا گوشت میں نے گھر میں تیار کروایا ہے، لہٰذا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چند لوگوں کے ساتھ چل کر تَناوُل فرمالیں۔ یہ سُن کر حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اے خَنْدق والو! جابر نے دَعْوتِ طَعام دی ہے، لہٰذا سب لوگ ان کے گھر چل کر کھانا کھالیں، پھر مُجھ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آجاؤں، روٹیاں مت پکوانا، چُنانچہ جب حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو گوندھے ہوئے آٹے میں اپنا لُعابِ دَہن (تھوک مبارک) ڈال کر بَرَکت کی دُعا فرمائی اور گوشت کی ہانڈی میں بھی اپنا لُعابِ دَہن ڈال دیا۔ پھر روٹی پکانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہانڈی چُولہے سے نہ اُتاری جائے۔ جب روٹیاں پک گئیں تو حضرتِ جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اَہلِیَہ نے ہانڈی سے گوشت نکال نکال کر دینا شُروع کیا، ایک ہزار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے آسُودہ ہو کر کھانا کھالیا مگر گُوندھا ہوا آٹا جتنا پہلے تھا اُتنا ہی رہا اور ہانڈی چُولھے پر بدَسْتُور جوش مارتی رہی۔ (1)

حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ پھر نبیِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک برتن کے بیچ میں کھائی ہوئی ہڈیوں (Bones) کو جمع کیا اور ان پر اپنا ہاتھ مبارَک رکھا اور کچھ کلام پڑھا جسے میں نے نہیں سُنا۔ ابھی جس بکری کا گوشت کھایا تھا وُہی بکری یکایک کان جھاڑتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ

---

1 … بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق… الخ، ۳/۵۱ حدیث: ۴۱۰۲، ۴۱۰۱ ملخصا

سے فرمایا: اپنی بکری لے جاؤ! میں بکری اپنی زوجۂ محترمہ کے پاس لے آیا۔ وہ (حیرت سے) بولیں: یہ کیا؟ میں نے کہا: وَاللہ! یہ ہماری وُہی بکری ہے جس کو ہم نے ذَبح کیا تھا۔ دُعائے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اللہ پاک نے اسے زندہ کر دیا ہے! یہ سُن کر ان کی زوجہ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بے ساختہ پکار اُٹھیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ بے شک وہ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ (1)

مُردوں کو جِلاتے ہیں رَوتوں کو ہنساتے ہیں آلام مٹاتے ہیں بگڑی کو بناتے ہیں
سرکار کِھلاتے ہیں سرکار پلاتے ہیں سلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعہ سے ہمیں کئی نِکات ملتے ہیں، غور کریں کہ ایک چٹان جو کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مل کر بھی توڑ نہ سکے آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باوجود اس کے کہ کئی دن سے فاقہ تھا، کچھ کھایا نہ تھا، پیٹ مبارک پر پتھر باندھے ہوئے تھے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دَستِ مُبارَک سے ایک ہی پھاوڑا مارا تو وہ پوری چٹان ریت کی مانند ذروں میں تبدیل ہو گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مدینے کے سُلطان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہرگز ہم جیسے نہیں ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جیسا نہ کوئی اور ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام کی ترجمانی کرتے ہوئے کیا خوب فرماتے ہیں:

---

1 ... الخصائص الکبریٰ، ذکر معجزاتہ ... الخ، باب آیاتہ فی احیاء الموتی ... الخ ۲/۱۱۲

یہی بولے سدرہ والے چمنِ جہاں کے تھالے

سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا

تجھے یک نے یک بنایا

(حدائق بخشش، ص ۳۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے واقعہ پر غور کیجئے، ہمارا معاملہ یہ ہے کہ اگر ہمارے ہاں کھانا کم ہو اور کھانے والے افراد زیادہ ہو جائیں تو سوائے کھانے کی مقدار بڑھانے کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا، تقریباً چار کلو آٹا اور بکری کا بچّہ چاہے کتنا بھی صحت مند ہو بمشکل پچاس(50) ساٹھ(60) افراد کے پیٹ بھر کر کھانے کا سامان بن سکتا ہے۔ لیکن نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لعابِ دہن کی برکت سے اتنا کھانا نہ صرف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مکمل جماعت کو پورا ہو گیا بلکہ جتنا پکایا تھا اتنا ہی باقی بچا رہا اور پھر بکری کی بچی ہوئی ہڈیوں پر کلام پڑھا تو وہ گوشت پوست سمیت پہلے جیسی بکری ہو کر کان جھاڑتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ یہ معجزہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کئی کمالات کا جامع ہے۔

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس حدیثِ پاک کے تحت جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، آیئے! اس میں سے کچھ نِکات سنتی ہیں: ☆جن افراد نے کھانا کھایا ان کی تعداد 1400 تھی۔ ان میں سے ایک ہزار تو خندق کھودنے والے تھے اور 400 وہ حضرات تھے، جو بعد میں بچے کھچے رہے، جو مدینۂ منورہ کے گھروں، بازاروں

وغیرہ میں تھے، مدینۂ منورہ کے بچّے اور عورتیں بھی اس دعوت میں شامل کرلی گئی تھیں۔ غرض کہ کھانے والوں کے میلے لگ گئے تھے۔ خوش نصیب تھے وہ لوگ جو اس برکت والے کھانے سے مشرف ہوئے۔ ☆حضور پُرنور، بے چین دِلوں کے سُرُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سب کی دعوت کر دی، اس دن لنگر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا تھا گھر حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا، لہٰذا یہ اعلان اور دعوت بالکل درست ہے۔ جو چیز استعمال سے گھٹے نہیں وہ مالک کی بغیر اجازت استعمال کی جاسکتی ہے جیسے کسی کے چراغ کی روشنی میں مطالعہ کرلینا، کسی کی دیوار سے سایہ لے لینا۔ آج یہ کھانا ان کھانے والوں کے استعمال سے گھٹے گا نہیں لہٰذا حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بغیر اجازت تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سب کو دعوت دے دی۔ ☆حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تمام آدمیوں کو دعوت دینے اور ان میں اعلان کرنے سے حیران رہ گئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی حیرانی ملاحظہ فرمائی اور تسکین (Console) دینے کے لیے یہ فرمایا: گھبراؤ نہیں اللہ فضل کرے گا جو لائے گا وہ کھلائے گا، تم اتنا کرنا کہ میرے آنے سے پہلے ہانڈی چولہے سے نہ اتارنا اور آٹا پکانا شروع نہ کرنا پھر قدرتِ خدا کا نظارا دیکھنا۔ ☆اس واقعہ میں حضورِ انور، شاہِ بحر و بر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے لعاب شریف کے بہت سے معجزات ہیں: بوٹیوں میں کثرت و برکت، شوربے کے پانی میں برکت، شوربے کے نمک مرچ مصالحہ گھی میں برکت و کثرت، آٹے میں برکت و کثرت، جس لکڑی سے یہ چیزیں پکائی گئیں اس میں برکت، روٹی پکانے والی کے ہاتھ میں قوّت و طاقت، ورنہ اتنی بڑی جماعت کی دعوت کے لیے کئی من گوشت لکڑیاں آٹا چاہیے، بہت پکانے والے اور بہت تنّور

چاہئیں جیسا کہ آج کل شادیوں کی دعوتوں میں دیکھا جاتا ہے۔☆موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے عصا سے پانی کے 12 چشمے پتھر (Stone) سے پھوٹے، یہاں حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لُعاب سے ہانڈی سے بوٹیوں اور شوربے کے چشمے پھوٹے۔ (1)

واہ کیا جُود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرّہ تیرا

فیض ہے یا شہِ تسنیم نِرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسُّس میں ہے دریا تیرا

آسماں خوان، زمیں خوان، زمانہ مہمان
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

(حدائق بخشش، ص۱۵-۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جسمانی طاقت کے بارے میں سُن رہی تھیں۔ یقیناً اللہ کریم نے اپنے پیارے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بے مثال طاقت عطا فرمائی تھی جس کی کائنات میں کوئی مثال نہیں ملتی، اور یہی وجہ تھی کہ بڑے سے بڑا پہلوان آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے مقابلہ کی تاب نہ لا پاتا۔ آیئے اسی بارے میں دو(2) واقعات سنتی ہیں:

(1) یزید بن رُکانہ سے مقابلہ

بیان کے شروع میں ہم نے رُکانہ پہلوان کا واقعہ سنا تھا۔ اس کا ایک بیٹا جس کا نام یزید تھا وہ بھی مانا ہوا پہلوان تھا۔ ایک بار یہ تین سو (300) بکریاں لے کر بارگاہِ نبوت

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۷۷-۱۷۹ ملتقطا

میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے محمد! آپ مجھ سے کُشتی لڑیئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اگر میں نے تمہیں پچھاڑ دیا تو تم کتنی بکریاں مجھے انعام میں دو گے؟ اس نے کہا کہ ایک سو (100) بکریاں میں آپ کو دے دوں گا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تیار ہو گئے اور اس سے ہاتھ ملاتے ہی اس کو زمین پر پٹخ دیا اور وہ حیرت سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا منہ تکنے لگا اور وعدہ کے مطابق ایک سو (100) بکریاں اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے دیں مگر پھر دوبارہ اس نے کُشتی لڑنے کے لئے چیلنج دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسری مرتبہ بھی اس کی پیٹھ زمین پر لگادی۔ اس نے پھر ایک سو (100) بکریاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے دیں۔ پھر تیسری بار اس نے کُشتی کے لئے للکارا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا چیلنج قبول فرمالیا اور کُشتی لڑ کر اِس زور کے ساتھ اس کو زمین پر دے مارا کہ وہ چِت ہو گیا۔ اس نے باقی ایک سو (100) بکریاں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے کر دیں اور کہنے لگا کہ اے محمد! سارا عرب گواہ ہے کہ آج تک کوئی پہلوان مجھ پر غالب نہیں آ سکا مگر آپ نے تین بار جس طرح مجھے کُشتی میں پچھاڑا ہے اس سے میرا دل مان گیا کہ یقیناً آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خدا کے نبی ہیں، یہ کہا اور کلمہ پڑھ کر دامنِ اسلام میں آ گیا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کے مسلمان ہو جانے سے بے حد خوش ہوئے اور اس کی تین سو (300) بکریاں واپس کر دیں۔[1]

(2) ابو الاسود سے مقابلہ

اسی طرح ابو الاَسوَد جُمَحی بھی بڑا طاقتور پہلوان تھا، اس کے بارے میں آتا ہے

---

1 ... شرح الزرقانی علی المواھب، الفصل الثانی فیما اکرمه اللّٰه ...الخ، ۶/۱۰۳

کہ وہ اتنا طاقتور تھا کہ وہ ایک چمڑے پر بیٹھ جاتا تھا اور دس پہلوان اس چمڑے کو کھینچتے تھے تاکہ وہ چمڑا اس کے نیچے سے نکل جائے مگر وہ چمڑا پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کے باوجود اس کے نیچے سے نہیں نکلتا تھا۔ ایک بار اس نے بھی بارگاہِ اقدس میں آ کر یہ چیلنج دیا کہ اگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے کُشتی میں پچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے کُشتی لڑنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور اس کا ہاتھ پکڑتے ہی اس کو زمین پر پچھاڑ دیا۔ وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس طاقتِ نبوت سے حیران ہو کر فوراً ہی مسلمان ہو گیا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! اللہ پاک نے اپنے محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کیسی جسمانی طاقت عطا فرمائی تھی۔ یاد رکھئے! شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی بھی پیٹ بھر کے کھانا تناول نہیں فرمایا تھا اور نہ ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تن سازی اور پہلوانی کی طرف متوجہ ہوئے تھے، اس کے باوجود اس قدر طاقت و توانائی کا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ظاہر ہونا یہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معجزہ ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ لوگ کلمہ پڑھ کر ایمان لے آئیں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس کی تمنا رکھتے تھے جبھی ابو الاسود کے چیلنج پر اس سے مقابلے کے لیے تیار ہو گئے اور جب اسے پچھاڑا تو وہ اسلام قبول کرنے والے بن گئے۔ اللہ پاک ہمیں بھی نیکیوں کی

---

1 ... شرح الزرقانی علی المواھب، الفصل الثانی فیما اکرمہ اللہ... الخ، ۱۰۳/۶

حرص عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے 101 مدنی پھول سے سونے جاگنے کی سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں:

سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب

☆ سونے سے پہلے بستر کو اچّھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے، ☆ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ یعنی اے اللہ پاک! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتی ہوں اور جیتی ہوں (یعنی سوتی اور جاگتی ہوں)۔[2] ☆ عصر کے بعد نہ سوئیں، عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت

---

1 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام۔۔۔الخ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 . . . بخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵

کرے۔[1] ☆دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔[2] مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غالِباً یہ ان لوگوں کے لیے ہو گا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔[3] ☆دن کے ابتدائی حصّے میں سونا یا مغرب وعشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔[4] ☆سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ☆کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رُخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر۔[5] ☆سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوائے اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا۔ ☆سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو، تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللهُ، سُبْحٰنَ اللهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا ورد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔[6] ☆جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَحْیَانَا بَعْدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ یعنی تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا

---

1 . . . مسند ابی یعلی، مسند ابی یعلی الموصلی، ۲۷۸/۴ حدیث:۴۸۹۷
2 . . . فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۳۷۶/۵
3 . . . بہار شریعت، ۷۹/۳، حصہ:۱۶
4 . . . فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۳۷۶/۵
5 . . . فتاوی ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۳۷۶/۵
6 . . . فتاوی ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۳۷۶/۵

اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔[1] ☆جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔[2] ☆نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے۔ ☆رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فرضوں کے بعد افضل نَماز رات کی نماز ہے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . بخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵

2 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحضر والاباحۃ، باب الاستبراء...الخ، ۹/۶۲۹

3 . . . مسلم، کتاب الصیام، باب صوم المحرم، ص ۵۹۱، حدیث: ۱۱۶۳

بیان:14 ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حُضورنبیِ رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کافرمانِ دلنشین ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس پر دس(10) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس (10) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ پاک اس پر سو(100) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو (100) مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شہداء کے ساتھ رکھے گا۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے
(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹)

مختصر وضاحت: ہمارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفےٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بے حد دُرُود و سلام ہوں جو بے سہاروں کا سہارا ہیں اور انہیں ہر بے خبر کی بھی خبر ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

1…معجم اوسط، ۲۵۲/۵، حدیث: ۷۲۳۵

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" "مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔"(1)

مدنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کیئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسلام محض چند عقائد و فرائض کی ادائیگی کا

1 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نام نہیں بلکہ اسلام تو ہمیں زندگی گزارنے کے سنہری اُصول سکھاتا اور جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر علم کی روشنی سے چمکاتا ہے، ہماری زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں کہ جہاں اسلام رہنمائی نہ فرماتا ہو، اسلام نے جہاں ایک دوسرے کے حُقوق (Rights) بیان فرمائے، وہیں اسلام سے قبل معاشرے کے ظلم وستم کی چکی میں پسی ہوئی عورت کو ظُلم وستم کی دلدل سے نکال کر اسے وہ تمام جائز حُقوق دلائے، جن سے وہ محروم رکھی جاتی تھی، الغرض اسلام نے عورتوں کو عزّت کا تاج پہنا کر انہیں معاشرے (Society) میں وہ حقیقی مقام دیا، جس کا تصوّر بھی اسلام سے پہلے یعنی زمانۂ جاہلیت میں عورت کے وہم وگمان میں نہ تھا، اسلام نے عورت کو کیا مقام دیا، آج ہم اسی بارے میں سنیں گی۔ آیئے سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

فاروقِ اعظم نے دریا کو جاری کر دیا

اَمیرِ اَہلسنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"کراماتِ فاروقِ اعظم"** میں ایک حکایت نقل فرماتے ہیں: جب مصر فتح ہوا تو ایک روز اَہلِ مِصر نے حضرت عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے عرض کی: اے امیر! ہمارے دریائے نیل کی ایک رَسم ہے جب تک اُس کو ادا نہ کیا جائے دریا جاری نہیں رہتا۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: کونسی رسم؟ انہوں نے کہا: ہم ایک کنواری لڑکی کو اُس کے والِدین سے لے کر عُمدہ لباس اور نفیس زیور (Jewelry) سے سجا کر دریائے نیل میں ڈالتے ہیں۔ حضرت عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: اسلام میں ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا اور اسلام پُرانی واہیات رَسموں کو مٹاتا ہے۔ پس وہ رَسم موقوف رکھی (یعنی روک دی) گئی اور دریا کی روانی کم ہوتی

گئی، یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں سے چلے جانے کا قَصد (یعنی ارادہ) کیا، یہ دیکھ کر حضرت عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرت عُمَر بن خَطّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خدمت میں تمام واقعہ لکھ کر بھیجا، تو حضرت عُمَر بن خَطّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جواب میں تحریر فرمایا: تم نے ٹھیک کیا بے شک اسلام ایسی رسموں کو مٹاتا ہے۔ میرے اس خط (Letter) میں ایک رُقعہ ہے اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا۔

حضرت عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس جب اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرت عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا خط پہنچا اور اُنہوں نے وہ رُقعہ اس خط میں سے نکالا تو اُس میں لکھا تھا: (اے دریائے نیل!) اگر تُو خود جاری ہے تو نہ جاری ہو اور اگر اللہ پاک نے جاری فرمایا تو میں ربِّ کریم سے عرض گزار ہوں کہ تجھے جاری فرما دے۔ حضرت عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے یہ رُقعہ دَریائے نیل میں ڈالا، ایک رات میں 16 گز پانی بڑھ گیا اور یہ رَسْم مِصر سے بالکل ختم ہو گئی۔[1]

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے، کایا ہی پلٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی، سردار کا عالَم کیا ہو گا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ اَمیرُ الْمُؤمِنِین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی حکمرانی کا پرچم دریاؤں کے پانی پر بھی لہراتا تھا اور دریاؤں کی رَوانی بھی آپ کی نافرمانی نہیں کرتی تھی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وجودِ کائنات میں اسلامی تعلیمات کا نور پھیلنے سے پہلے بہت سی عجیب و غریب غیر شرعی رسومات

---

1 . . . العظمة لابی الشیخ الاصبهانی، ص ۳۱۸، رقم ۹۴۰، ملخصا۔ کرامات فاروق اعظم، ص ۱۵

نے مُعاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا، مثلاً جب دریائے نیل خشک ہونے لگتا تو اہلِ مصر نے اس کا یہ دل خراش حل نکالا کہ وہ لوگ ہر سال ایک بے گناہ نوجوان لڑکی کو زیورات سے آراستہ کرکے اُسے دریا کی بھینٹ چڑھاتے یعنی دریا میں ڈال دیا کرتے اور یہ باطل خیال قائم کرلیتے کہ دریائے نیل کو جاری رکھنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے ورنہ یہ خشک ہوجائے گا، مگر **قربان جائیے**! نگاہِ نُبُوَّت سے فیض یافتہ، بارگاہِ رِسالت کے تعلیم و تربیت یافتہ حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر کہ جب آپ کو ان کی اس جاہلانہ رَسم کا علم ہوا تو عورتوں کے حقوق کے اس علمبردار اور اسلام کے شیدائی کی غیرتِ ایمانی کو جوش آیا اور آپ نے اپنے اختیارات (Authority) کا استعمال کرتے ہوئے اَہلِ مِصر کی خلافِ اسلام اس شرمناک رَسْم کا سختی سے نوٹس لیا اور اسے فوری بند کرواکر عورتوں کا وقار بلند کیا اور انہیں ان کا حقیقی مقام دلوانے میں وہ شاندار کردار ادا کیا کہ خود انسانیت کو بھی آپ پر فخر رہے گا۔

بہرحال یہ تو وہ دور تھا کہ جب اسلام جلوہ گر ہوچکا تھا، اگر ہم اسلام سے قبل یعنی زمانۂ جاہلیت میں عورتوں کی حیثیت (Status) کا جائزہ لیں تو ہم پر یہ حقیقت ظاہر ہوجائے گی کہ ان پر ڈھائے جانے والے مَظالم اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ اسلام سے پہلے عورت کو کیسی کیسی دل سوز مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا، آیئے اس بارے میں سنتی ہیں، چنانچہ

عورت اسلام سے پہلے

اسلام سے پہلے عورتوں کا حال بہت خراب تھا، دنیا میں عورتوں کی کوئی عزّت و اہمیت ہی نہیں تھی، عورتیں دن رات مردوں کی خدمت کرتیں یہاں تک کہ محنت مزدوری کر

کے جو کچھ کماتی تھیں، وہ بھی مَردوں کو دے دیا کرتیں مگر ظالم مرد پھر بھی ان عورتوں کی قدر نہیں کرتے تھے بلکہ جانوروں کی طرح ان کو مارتے پیٹتے تھے، ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے کان ناک وغیرہ اَعضا کاٹ لیا کرتے تھے اور کبھی تو قتل بھی کر ڈالتے تھے۔

باپ کے مرنے کے بعد اس کے لڑکے جس طرح باپ کی جائیداد اور سامان کے مالک ہو جایا کرتے تھے، اسی طرح اپنے باپ کی بیویوں کے مالک بن جایا کرتے تھے۔ عورتوں کو ان کے ماں باپ، بھائی بہن یا شوہر کی میراث میں سے کوئی حصہ نہیں ملتا تھا نہ عورتیں کسی چیز کی مالک ہوا کرتی تھیں۔

عرب کے بعض قبیلوں میں یہ ظالمانہ دستور تھا کہ بیوہ ہو جانے کے بعد عورتوں کو گھر سے باہر نکال کر ایک چھوٹے سے تنگ و تاریک جھونپڑے میں ایک سال تک قید میں رکھا جاتا تھا، وہ جھونپڑے سے باہر نہیں نکل سکتی تھیں، نہ غسل کرتی تھیں نہ کپڑے بدل سکتی تھیں، کھانا پانی اور اپنی ساری ضرورتیں اسی جھونپڑے میں پوری کرتی تھیں۔ بہت سی عورتیں تو گُھٹ گُھٹ کر مر جاتی تھیں اور جو زندہ بچ جاتی تھیں تو ایک سال کے بعد ان کے دامن میں اُونٹ کی مینگنیاں ڈال دی جاتی تھیں اور ان کو مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ کسی جانور کے بدن سے اپنے بدن کو رگڑیں پھر سارے شہر کا اسی گندے لباس میں چکر لگائیں اور اِدھر اُدھر اُونٹ کی مینگنیاں پھینکتی ہوئی چلتی رہیں۔ یہ اس بات کا اعلان ہوتا تھا کہ ان عورتوں کی عدّت ختم ہو گئی ہے۔ اسی طرح دوسری خراب رسمیں بھی تھیں جو غریب عورتوں کے لئے مصیبتوں اور بلاؤں کا پہاڑ بنی ہوئی تھیں اور بے چاری مصیبت کی ماری عورتیں گُھٹ گُھٹ کر اپنی زندگی کے دن گزارتی تھیں۔ سالہا سال تک یہ ظلم و

ستم کی ماری دکھیاری عورتیں اپنی اس بے کسی اور لاچاری پر روتی بلبلاتی اور آنسو بہاتی رہیں مگر دنیا میں کوئی بھی ان عورتوں کے زخموں پر مَرہم رکھنے والا اور ان کے آنسوؤں کو پُونچھنے والا دُور دُور تک نظر نہیں آتا تھا، نہ دنیا میں کوئی بھی ان کے دُکھ درد کی فریاد سننے والا تھا نہ کسی کے دل میں ان عورتوں کے لئے رحم و کرم کا کوئی جذبہ تھا۔

عورت اسلام کے بعد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسلام سے پہلے عورتوں پر ہونے والے ظُلم وسِتم کو روکنے کیلئے اللہ پاک نے نبیِ رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسلامی احکامات دے کر بھیجا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد سے ساری دنیا میں انوکھا انقلاب برپا ہوا اور لاچار عورتوں کے بھی دکھ درد دُور ہوگئے۔ جب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی طرف سے **"دِینِ اسلام"** لے کر تشریف لائے تو دنیا بھر کی ستائی ہوئی عورتوں کی قسمت کا ستارہ چمک اٹھا۔ اسلام کی بدولت ظالم مردوں کے ظلم و ستم سے کُچلی اور روندی ہوئی عورتوں کا درجہ اس قدر بلند و بالا ہوا کہ عبادات و معاملات بلکہ زندگی (Life) سے لے کر موت تک کے ہر مرحلے اور ہر موڑ پر عورتوں کو باوقار مقام حاصل ہوا، مردوں کی طرح عورتوں کے بھی حقوق مقرر ہوگئے، ان کے حقوق کی حفاظت کیلئے احکامات نازل ہوئے۔ عورتوں کو مالکانہ حقُوق حاصل ہوگئے، عورتیں اپنے مہر کی رقم، اپنی جائیدادوں کی مالک بنادی گئیں اور اپنے والدین، بھائی بہن، اولاد اور شوہر کی وراثت میں حصہ دار قرار دی گئیں۔ الغرض وہ

عورتیں جو مردوں کی جوتیوں سے زیادہ ذلیل وخوار اور انتہائی مجبور ولاچار تھیں، وہ مردوں کے دلوں کا سکون اوران کے گھروں کی ملکہ بن گئیں، چنانچہ

ربِّ کریم نے پارہ 21 سورۂ روم آیت نمبر 21 میں صاف صاف لفظوں میں اعلان فرمایا:

خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةًؕ (پ ۲۱، روم: ۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ اُن سے آرام پاؤاور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اسلام ہی وہ پیارا مذہب ہے کہ جس نے دنیا میں عورت جیسی مظلوم ہستی کے آنسوؤں کو پونچھا، اسلام ہی وہ پیارا مذہب ہے جس نے عورتوں کے زخموں پر شفقت ومحبّت کا مرہم رکھا، اسلام ہی وہ پیارا مذہب ہے جس نے عورتوں کو ظلم وستم کی چکی میں پستا چھوڑنے کے بجائے معاشرے میں عزت دار بنایا، اسلام ہی وہ پیارا مذہب ہے جس نے عورت پر ڈھائے جانے والے مظالم کا باب (Gate) ہمیشہ کے لئے بند کر دیا اور اسلام ہی وہ پیارا مذہب ہے جس نے عورت کو وہ تمام جائز حقوق دلوائے کہ جن کی وہ حقدار تھی، بِلا شبہ عورتوں پر اسلام کا یہ وہ عظیمُ الشّان احسان ہے کہ تاقیامت جس پر اِنسانیت کو بھی فخر رہے گا۔

یادرہے! عورت اپنی زندگی میں مختلف مراحل سے گزرتی ہے مثلاً کبھی بیٹی کے رُوپ میں رحمت کا ذریعہ بنتی نظر آتی ہے، تو کبھی بہن کے رُوپ میں الفت ومحبت کے رشتے میں دکھائی دیتی ہے، کبھی بیوی کے رُوپ میں گھر کو چار چاند لگاتی ہے اور کبھی ماں کے

رُوپ میں شفقت کا سایہ دراز کرتی دکھائی دیتی ہے۔ عورت چاہے کسی بھی رُوپ میں ہو، جب بھی اس کے ساتھ کوئی ناانصافی ہوئی تو اسلام نے اس کے جذبات واحساسات کو ذرّہ برابر بھی ٹھیس نہ پہنچنے دی، بلکہ اسے ظلم وجبر سے بچا کر ایک نئی زندگی بخشی، خصوصاً اسلام سے قبل بیٹیوں کے معاملے میں برسوں سے جاری ظالمانہ، وحشیانہ رسومات کا دروازہ بند کرنے اور معاشرے میں انہیں ایک منفرد مقام دلوانے میں دینِ اسلام کا کردار لائقِ تحسین ہے۔ آیئے! اسلام سے قبل ان نَنّھی کلیوں کے ساتھ ہونے والے اذیت ناک سلوک کی درد بھری داستان سنتی ہیں: چنانچہ

اسلام سے قبل بیٹی کی حیثیت

اسلام سے پہلے کے ظالم معاشرے میں بیٹی کی پیدائش کو باعثِ شرمندگی سمجھا جاتا تھا، بسا اوقات کسی شخص کو معلوم ہوتا کہ اس کے یہاں بیٹی کی وِلادت (Birth) ہوئی ہے تو وہ کئی دِنوں تک لوگوں کے سامنے نہ آتا اور غور کرتا رہتا کہ وہ اس معاملے میں کیا کرے؟ آیا ذِلّت برداشت کرکے بیٹی کی پرورِش کرے یا شرمندگی سے بچنے کے لیے اپنی بیٹی کو زمین میں زِندہ دفن کردے۔ اسی بات کو پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل کی آیت نمبر 58 اور 59 میں یوں بیان کیا گیا ہے:

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس

فِی التُّرَابِؕ اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ﴿۵۹﴾ بشارت کی برائی کے سبب کیا اسے ذلت
(پ۱۴، النحل:۵۸،۵۷) کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے
گا۔ ارے بہت ہی برا حکم لگاتے ہیں۔

لیکن اس پتھر دل مُعاشَرے میں ایسے رحم دل لوگ بھی موجود تھے کہ جو بچیوں کی بے کسی پر خون کے آنسو بہاتے اور جہاں تک ممکن ہوتا بچیوں کو زندہ دفن ہونے سے بچانے کی کوششیں کرتے، مثلاً اَمیرُ المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے چچا زاد بھائی اور حضرت سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے والد زید بن عَمْرو بن نُفَیل کو جب پتہ چلتا کہ فُلاں کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے اور وہ اس کو زندہ دفن کرنا چاہتا ہے تو دوڑ کر اس کے پاس جاتے اور اس بچی کی پرورش اور اس کی شادی وغیرہ کے اخراجات (Expenses) کی ذِمّہ داری اُٹھاتے اور اس طرح اس ننھی کلی کو کھلنے سے پہلے مسل دیئے جانے سے بچا لیتے۔

حضرت صَعْصَعہ بن ناجیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا بھی یہی معمول تھا، چنانچہ آپ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے زمانۂ جاہلیت میں 360 بچیوں کو زندہ دفن ہونے سے بچایا اور ہر ایک کے بدلے دو دو (2،2) دس (10) ماہ والی حاملہ اُونٹنیاں اور ایک ایک اُونٹ بطورِ فدیہ ان کے باپوں کو دیا، کیا مجھے اس عمل کا کوئی اجر ملے گا؟ تو سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس عمل کا اجر تو تمہیں مل گیا، اللہ پاک نے تمہیں اسلام لانے کی توفیق مرحمت فرمائی اور نعمتِ ایمان سے سرفراز کر دیا۔[1]

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، ۸/۷۷، حدیث: ۷۴۱۲

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اسلام سے پہلے ان بھولی بھالی، نازک کلیوں کو کس قدر دردناک انداز میں کچلا گیا، ان پر زمین تنگ کردی گئی، ان سے جینے کا حق چھینا گیا اور ان پتھر دل باپوں نے ان پھول جیسی بیٹیوں کو زمانے کی ملامت کے ڈر سے اپنے ہی ہاتھوں ہلاکت کی وادیوں میں دھکیلنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی، اَلْغَرَض! دورِ جاہلیت میں بیٹیاں خاندان کی عزّت نہیں بلکہ نحوست کی علامت سمجھی جاتی تھیں۔

افسوس کہ اس ترقی یافتہ دور میں بھی زمانۂ جاہلیت کی یادیں تازہ کرنے والوں کی کمی نہیں، آج بھی بعض نادان مسلمان ایسے ہیں جو بیٹیوں سے محبت کرنے اور ان پر شفقت ومہربانی کا ہاتھ رکھنے کے بجائے بیٹی کے وجود سے نفرت کرتے ہیں، اس بیچاری کو پیدائش سے قبل ماں کے پیٹ میں ہی مروادیا جاتا ہے جبکہ دنیا میں آنے والی بعض بچیوں کو ماؤں سمیت موت کی نیند سُلادیا جاتا ہے یا اس بچی کو کچرا کونڈی میں پھینک دیا جاتا ہے، جہاں وہ ننھی سی بچی کُتّے بلیوں اور چیل کوّوں کی خوراک بن جاتی ہے یا پھر انہیں مختلف فلاحی وسماجی اداروں کے حوالے کردیا جاتا ہے۔ یقیناً یہ سب علمِ دِین سے دُوری کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم اسلامی تعلیمات کا جائزہ لیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اسلام نے بیٹیوں کے ساتھ ہونے والی بدسُلوکی اور ظلم وزیادتی سے منع فرمایا اور رحمتِ عالم، سراپا جُود وکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی پرورش کرنے اور ان سے حُسنِ سُلوک سے پیش آنے پر جنت میں داخلے کی بشارتیں عطا فرمائی ہیں۔ آیئے! اس کے متعلق 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں، چنانچہ

اسلام میں بیٹیوں کا مقام و مرتبہ

(1) ارشاد فرمایا: جس شخص کی بیٹی ہو تو وہ اسے زندہ دفن نہ کرے، اُسے ذلیل نہ سمجھے اور اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح نہ دے تو اللہ پاک اسے جنت میں داخل کرے گا۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: بیٹیوں کو بُرا مت کہو، میں بھی بیٹیوں والا ہوں۔ بے شک بیٹیاں تو بہت محبت کرنے والیاں، غمگسار اور بہت زیادہ مہربان ہوتی ہیں۔[2]

(3) ارشاد فرمایا: جو شخص 3 بیٹیوں یا بہنوں کی اس طرح پرورش کرے کہ ان کو ادب سکھائے اور ان سے مہربانی کا برتاؤ کرے یہاں تک کہ اللہ پاک انہیں بے نیاز کردے (مثلاً ان کا نکاح ہوجائے) تو اللہ پاک اس کے لیے جنّت واجب فرما دیتا ہے۔ یہ ارشادِ نبوی سن کر ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی، یا رسولَ اللہ! اگر کوئی شخص 2 لڑکیوں کی پرورش کرے؟ تو ارشاد فرمایا: اس کے لئے بھی یہی اَجر و ثواب ہے۔ (راوی فرماتے ہیں) یہاں تک کہ اگر لوگ ایک (بیٹی) کا ذکر کرتے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے بارے میں بھی یہی فرماتے۔[3]

(4) ارشاد فرمایا: جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ پاک اس کے گھر فرشتوں کو بھیجتا ہے جو آکر کہتے ہیں: اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک کمزور

---

1 . . . ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی فضل من عال یتیما، ۴/۴۳۵، حدیث: ۵۱۴۶

2 . . . مسند الفردوس، ۲/۴۱۵، حدیث: ۷۵۵۶

3 . . . شرح السنہ، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب کافل الیتیم، ۶/۴۵۲، الحدیث: ۳۳۵۱

جان ہے، جو ایک کمزور جان سے پیدا ہوئی ہے، جو شخص اس کمزور جان کی پرورش کی ذمہ داری لے گا تو قیامت تک مددِ خدا اس کے شاملِ حال رہے گی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مکّی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نہ صرف اپنے ارشادات سے بیٹی کے حقیقی مقام کو اُجاگر فرمایا ہے بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے کردار سے بھی ہمیں یہی سکھایا ہے کہ ایک عقلمند باپ کو اپنی بیٹی کے ساتھ کس طرح کا سُلوک کرنا چاہئے۔ آیئے! بطورِ ترغیب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اپنی لاڈلی شہزادی، شہزادیِ کونین سیّدہ خاتونِ جنت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا پر شفقت ومہربانی کی ایک ایمان افروز جھلک ملاحظہ کیجئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے چنانچہ

حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا جب آقا کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ سراپا شفقت میں حاضر ہوتیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کھڑے ہو جاتے اور اُن کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بوسہ دیتے، پھر اُن کو اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ دیکھ کر کھڑی ہو جاتیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مبارک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر چُومتیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ

---

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في الاولاد، ۲۸۵/۸، حدیث: ۱۳۴۸۴

2 . . . ابوداؤد، کتاب الادب، باب ماجاء في القيام، ۴/۴۵۴، حدیث: ۵۲۱۷

بیٹیوں پر شفقت و مہربانی کرنا اور انہیں خوش رکھنا حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنتِ مبارکہ ہے، لہٰذا والدین کو چاہئے کہ وہ بیٹیوں کی پیدائش پر غمگین ہونے، انہیں اپنے لئے باعثِ شرمندگی سمجھنے، دل چھوٹا کرنے یا خاندان والوں کے طعنوں کی پرواکرنے کے بجائے ان سے محبت و شفقت کا برتاؤ کریں، ان کی جائز خواہشات کا احترام (Respect) کریں، حتی الامکان انہیں خوش رکھنے کی کوشش کریں، خلوصِ دل کے ساتھ ان کی تعلیم و تربیت اور ان کی پرورش کرنے کی سعادت حاصل کرکے اس کے نتیجے میں ملنے والے ثوابِ آخرت کو اپنے پیشِ نظر رکھیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اسلام میں ماں کا مقام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عورت ماں کے روپ میں وہ عظیم ہستی ہے کہ جس کا وجود باعثِ برکت ہے، جو گھر کی زینت ہے، گھر کا سکون جس کے دَم سے قائم رہتا ہے، جسے محبّت کے ساتھ دیکھنے سے **حجِ مقبول کا ثواب** ملتا ہے، جس کی خدمت رِضائے الٰہی کا سبب ہے اور جس کے بغیر گھر اُجڑا ہوا چمن لگتا ہے، اسی کی گود سے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم جیسی جلیلُ القدر ہستیوں نے جنم لیا، ماں کے احسانات کی کوئی حد نہیں، ماں تکلیفوں پر صبر کرتی ہے، ماں اولاد کی خواہشات کی خاطر اپنی خواہشات کو قربان کردیتی ہے، ماں اولاد کی ولادت، دودھ پلانے، اس کی تربیت اور راتوں کو جاگنے کی تکلیفیں اٹھاتی ہے۔ ماں بھوکی سو جاتی ہے مگر اولاد کو بھوکا سونے نہیں دیتی، الغرض ماں اپنی اولاد کے سکھ کی خاطر سب

کچھ برداشت کرلیتی ہے مگر افسوس کہ بدلے میں اسے دکھ اور تکلیفیں ہی ملتی ہیں، ماں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا گیا اور اسے ہر دور میں تختۂ مشق بنایا جاتا رہا، خصوصاً بڑھاپے میں اس کے ساتھ جو کچھ سلوک کیا جاتا رہا ہے اس کے تصور (Imagination) سے ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ (الامان والحفیظ)

لٰہذا اِسلام نے اس دکھ درد کی ماری ماں کے دکھوں کا مداوا کرنے کے لئے سب سے پہلے آوازِ حق بلند کی اور دنیا کو بتایا کہ ماں وہ محترم ہستی ہے کہ جس کے حقوق کی ادائیگی کے بغیر چارہ نہیں، ربِّ کریم کی رضا ماں کی رِضامندی میں پوشیدہ ہے، انسان چاہے کتنے ہی بڑے مقام و منصب پر پہنچ جائے مگر ماں کی اطاعت و فرمانبرداری سے بَرِیُ الذِّمَّہ نہیں ہو سکتا۔ آیئے! بطورِ ترغیب ماں کی شان و عظمت میں ایک حدیثِ پاک سنتی ہیں: چنانچہ

حُسنِ اخلاق کا زیادہ حقدار کون؟

ایک شخص رحمتِ عالم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے حُسنِ اخلاق کا زیادہ حق دار کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے دوبارہ عرض کی: اس کے بعد کون؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ تیسری بار عرض کی: اس کے بعد کون؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس مرتبہ بھی یہی ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پھر عرض کی: اس کے بعد کون؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تیرا باپ۔ [1]

---

1 ... بخاری، کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبة، ۴/۹۳، حدیث: ۵۹۷۱

زخمی انگلی

حضرتِ بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سردیوں کی ایک سخت رات میں میری والدہ نے مجھ سے پانی مانگا، میں آبخورہ (یعنی گلاس) بھر کر لے آیا، مگر ماں کو نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا، پانی کا آبخورہ (پیالہ) لئے اس انتظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں، کھڑے کھڑے کافی دیر ہو چکی تھی اور آبخورے سے کچھ پانی بہہ کر میری انگلی پر جم کر برف بن گیا تھا۔ بہرحال جب والدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے آبخورہ پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی انگلی (Finger) جوں ہی آبخورے سے جدا ہوئی، اس کی کھال اُدھڑ گئی اور خون بہنے لگا، ماں نے دیکھ کر فرمایا یہ کیا؟ میں نے سارا ماجرا عرض کیا، انہوں نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی: اے اللہ! میں اس سے راضی ہوں تُو بھی اس سے راضی ہو جا۔[1]

اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ماں باپ کی **اِطاعت و فرمانبرداری** اور ان سے محبّت کو اُجاگر کرتے ہوئے، کتنے پیارے انداز میں اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کر رہے ہیں کہ:

مُطیع اپنے ماں باپ کا کر میں ان کا ہر اِک حکم لاؤں بجا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . سمندری گنبد، ص ۴

اسلام میں بہن کا مقام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح اسلام نے ماں کے حقوق متعین فرمائے ہیں، اسی طرح اسلام نے سگی بہن کے حقوق بھی اُجاگر فرمائے اور اپنے ماننے والوں کو اپنی سگی و رِضاعی بہنوں کے ساتھ بھی حُسنِ سُلوک سے پیش آنے کا درس دیا ہے، کیونکہ بہنیں ہی بھائیوں کے نخرے برداشت کرتی ہیں، ان کی فرمائشیں پوری کرتی ہیں، دُکھ سکھ کی گھڑی میں بھائیوں کا ساتھ دیتی ہیں، والدہ کے انتقال کے بعد گھر کا سارا کام کاج اپنے ذمے لے کر والدہ کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتیں، جبکہ زمانۂ جاہلیت میں ان کے ساتھ انتہائی بُرا سُلوک کیا جاتا تھا، اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھائیوں کو بہنوں کی عزّتوں کا رکھوالا بناتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا: جس کی 3 بیٹیاں یا 3 بہنیں یا 2 بیٹیاں یا 2 بہنیں ہوں اور اس نے ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کیا اور ان کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرتا رہا تو اسے جنت ملے گی۔[1]

رضاعی بہن سے حُسنِ سلوک

رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے عمل سے اپنی رضاعی (یعنی دودھ شریک) بہن حضرت شیما رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے ساتھ یوں حُسنِ سُلوک فرمایا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی رضاعی بہن کا استقبال کھڑے ہو کر فرمایا۔[2] اپنی مبارک چادر بچھائی پھر ارشاد فرمایا: مانگو! تمہیں عطا کیا جائے گا، سفارش کرو!

---

1 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی النفقة ... الخ، ۳/۳۶۷، حدیث: ۱۹۲۳

2 ... سبل الهدی والرشاد، ۵/۳۳۳

تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔[1] اس مثالی کرم نوازی کے دوران آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو عزت و تکریم کے ساتھ ہمارے پاس رہو، جب وہ واپس جانے لگیں تو حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 3 غلام اور ایک لونڈی، ایک یا دو(2) اُونٹ بھی عطا فرمائے۔ جب مقامِ جِعرانہ میں دوبارہ اس رضاعی بہن سے ملاقات ہوئی تو بھیڑ بکریاں بھی عطا فرمائیں۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ حضور نبیِ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی رضاعی بہن کے ساتھ کس قدر شفیق و مہربان تھے کہ جس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی ازواجِ مطہرات، صحابیات اور دیگر خادماؤں کے ساتھ حُسنِ سلوک اور ان کی دلجوئی فرمایا کرتے تھے، اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں اور نوازشوں کا سلسلہ اپنی رضاعی بہن کے ساتھ بھی قابلِ دید تھا کہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضاعی بہن حضرت شیما رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کی تشریف آوری پر خوشی سے کھڑے ہو جاتے، ان کی دلجوئی فرماتے اور ان پر خوب نوازشیں بھی فرماتے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اسلام میں بیوی کا مقام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسلام سے پہلے مال کے لیے جانوروں

---

1 . . . دلائل النبوۃ للبیہقی، ۵/۲۰۰

2 . . . سبل الھدی والرشاد، ۵/۳۳۳ ملتقطا

اور دوسرے ساز و سامان کی طرح بیویوں کو بھی رہن (گِروی) رکھ دیا جاتا۔[1]

ایسے میں رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صورت میں اسلام کا نور بکھیرتا ہوا ایسا سُورج طلوع ہوا جس نے عورت کو نہ صرف ظلم و ستم سے چھٹکارا دیا بلکہ مَردوں پر اس کے حقوق مقرر فرمائے۔ یہ اسلام ہی تو ہے، جس نے نکاح کے ذریعے عورت سے قائم ہونے والے رشتے کو مرد کے آدھے ایمان کا محافظ قرار دیا۔ یہ اسلام ہی تو ہے جس نے بیویوں کو شوہروں کی جانب سے ملنے والے حق مہر اور بیوہ ہوجانے کی صورت میں شوہر کی وراثت میں سے حقوق عطا فرمائے۔ اسلام نے نہ صرف اس سوچ کی حوصلہ شکنی کی کہ **"بیوی شوہر کے پاؤں کی جوتی ہے"** بلکہ اللہ پاک نے بیویوں کو شوہروں کے آرام اور سکون کا ذریعہ ارشاد فرمایا۔ اسلام نے ہی بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والے کو سب سے بہترین قرار دیا۔ چنانچہ

نبیِ کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے بہتر ہو اور میں تم سب سے اپنے اہل کے لئے بہتر ہوں۔[2]

حضرت حکیم بن معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا: شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب وہ کھائے تو اُسے بھی کھلائے، جب لباس پہنے تو اُسے بھی پہنائے، اُس کے چہرے پر نہ مارے، نہ اُسے بدصورت کہے اور (اگر سمجھانے کے لیے)

---

1 ... بخاری، کتاب الرھن، باب رھن السلاح، ۲/۱۴۸، حدیث: ۲۵۱۰ ماخوذا

2 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل ازواج النبی، ۵/۴۷۵، حدیث: ۳۹۲۱

اس سے علیحدگی اختیار کرنی ہی پڑے تو گھر میں ہی (علیحدگی) کرے۔[1]

زمانۂ جاہلیت میں ایسا بھی ہوتا تھا کہ شوہر اپنی بیویوں سے مال طلب کرتے، اگر وہ دینے سے انکار کرتیں تو کئی کئی سال ان کے **"پاس نہ جانے"** کی قسم کھالیتے۔ الغرض! اسلام نے ہی حقیقی معنوں میں بیویوں کو معاشرے میں ایک منفرد مقام و مرتبہ عطا فرمایا، ان کے حقوق مقرر فرمائے اور شوہروں کو ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا درس دیا، بالفرض اگر کسی کی بیوی بدمزاج ہو، بدکلامی کر جاتی ہو یا کھانا وغیرہ پکاتے وقت کسی چیز میں کمی بیشی کر دیتی ہو تو شوہر کو چاہئے کہ وہ آپے سے باہر ہونے، گالیاں بکنے، اسے گھر سے نکالنے، میکے بھیجنے یا طلاق دینے کی دھمکیاں دینے کے بجائے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیشہ درگزر سے کام لے اور ایک اچھے شوہر کی طرح اپنی بیوی کے احسانات کو یاد رکھے کہ یہی وہ چیز ہے کہ جس کی اسلام ہمیں تعلیم ارشاد فرماتا ہے چنانچہ

بیویوں سے مُتَعَلِّق اسلامی تعلیمات

تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن میں ہے کہ ایک شخص اَمیرُالْمُؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر حاضر ہوا۔ جب وہ آپ کے دروازے پر پہنچا تو ان کی زوجہ اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو ناراضی کے عالم میں گفتگو کرتے سنا۔ وہ شخص یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ گیا کہ میں تو اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے ارادے سے ان کے پاس آیا تھا (مگر) یہی معاملہ تو خود ان کے ساتھ بھی ہے۔ (لہٰذا یہ کیونکر میرا مسئلہ حل کر پائیں گے؟)۔ اَمیرُالْمُؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اسے بلوایا اور آنے کا

---

1 . . . ابن ماجه، كتاب النكاح، باب حق المرأة على الزوج، ۲/۴۰۹، حديث: ۱۸۵۰

مقصد دریافت فرمایا۔ اس نے عرض کی: میں تو آپ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے ارادے سے آیا تھا، جب میں نے (آپ کے بارے میں) آپ کی زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی گفتگو سنی تو (مایوس ہوکر) واپس لوٹ گیا۔

اَمیرُالمؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس سے ارشاد فرمایا: میری بیوی کے مجھ پر چند حُقُوق (Rights) ہیں، جن کی بنا پر میں اس سے درگزر کرتا ہوں: (1) وہ میرے لئے جہنم سے آڑ ہے، اس کی وجہ سے میرا دل حرام سے بچا رہتا ہے۔ (2) جب میں اپنے گھر سے نکل جاتا ہوں تو وہ میری خزانچی اور میرے مال کی نگہبان بن جاتی ہے۔ (3) میری دھوبن ہے، میرے کپڑے دھوتی ہے۔ (4) میرے بچے کی پرورش کرتی ہے اور (5) میرے لئے روٹیاں اور کھانا پکاتی ہے۔ یہ سُن کر وہ شخص بولا کہ بے شک مجھے بھی اپنی بیوی سے وہی فائدے حاصل ہوتے ہیں جو آپ کو حاصل ہیں، مگر میں نے اس کے ساتھ کبھی درگزر سے کام نہ لیا، لہٰذا اب میں بھی درگزر سے کام لوں گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے بیان سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ اسلام نے عورت کو بہت بلند مقام عطا فرمایا ہے، عورت کو ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کی صورت میں وہ حقوق عطا کئے ہیں جن کا پہلے کے دور میں تصور بھی نہیں تھا۔ اسلامی بہنوں کو چاہئے کہ وہ اس پر شکرانے میں دِین کی پاسداری کریں، اسلامی احکامات کی پابندی کریں، گناہوں سے بچیں، نیکیوں کی کثرت کریں۔ یہ سب کام کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ دعوتِ

---

1 ۔۔۔ تنبیہ الغافلین، باب حق المرأة علی الزوج، ص ۲۸۰

اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کریں، مدرسۃُ المدینہ بالغات میں شرکت کریں، مدنی مذاکرہ دیکھنے سننے کا معمول بنائیں اور ہر دم اسی مدنی ماحول سے وابستہ رہیں۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے بیٹھنے کی چند سنتیں اور آداب سنتی ہیں ☆ چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے۔ ☆ جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ

1 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔[1] ☆قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔[2] ☆جب کبھی اِجتماع یا مجلِس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔☆جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔[3] ☆مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں اور جو اسلامی بہن مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگا دی جائے گی۔وہ دعا یہ ہے: **"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ"** ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتی ہوں اور تیری طرف توبہ کرتی ہوں۔[4] ☆جب والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1...سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، ۳۳۸/۴، حدیث ۴۸۲۱

2...رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص۲۲۹

3...جامع صغیر، حدیث ۵۵۴، ص ۴۰

4...سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارة المجلس، الحدیث: ۴۸۵۷، ۳۴۷/۴

بیان:15 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، شفیعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھا اللہ کریم اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(2)

مدنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

---

1 ۔۔۔ معجم اوسط، ۲۵۲/۵، حدیث: ۷۲۳۵

2 ۔۔۔ معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے ہمارے بیان کا موضوع ہے **"فیضانِ رَبیعُ الآخِر"** جس میں حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ایثار پر مشتمل ایک ایمان افروز واقعہ اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت کی چند جھلکیاں بیان ہوں گی، ماہِ رَبیعُ الآخِر کو کس طرح گزارنا چاہئے، بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم نے اس مہینے کی مناسبت سے کن کن عبادات کا ذکر فرمایا ہے، یہ بھی سنیں گی۔ آخر میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ ماہِ رَبیعُ الآخِر اور حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی نسبت سے گیارہویں کی تعریف اور برکتیں بھی بیان

ہوں گی۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے اَہم نِکات (Points) ہم سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رَبیعُ الآخِر کے مہینے کو رَبیعُ الآخِر کہنے کی وجہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسلامی سال کا چوتھا مہینا رَبِیْعُ الْاٰخِر ہے اور جب اِسلامی مہینوں کے نام رکھے گئے، تب رَبِیْعُ الْاٰخِر کا مہینا موسمِ بہار کے آخر میں پڑتا تھا لہٰذا اسے رَبِیْعُ الْاٰخِر کا نام دیا گیا۔ (1)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ماہِ رَبِیْعُ الْاٰخِر کو سرکارِ بغداد، حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے خاص نسبت ہے یقیناً آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اللہ کریم کے نیک بندے، مقبول ترین ولی بلکہ تمام ولیوں کے سردار ہیں اور حضرت سُفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمت نازل ہوتی ہے۔ (2) لہٰذا آج ہم بھی ماہِ رَبِیْعُ الْاٰخِر کی مناسبت سے حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ذِکرِ خیر کر کے اللہ پاک کی رحمتیں لوٹنے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ آیئے! پہلے حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے جذبۂ اِیثار پر مشتمل ایک ایمان افروز حکایت سنتی ہیں، چنانچہ،

---

1 ... غیاث اللغات، باب رائے مہملہ، ص ۲۹۵

2 ... حلیۃ الاولیاء، سفیان بن عیینہ، ۷/۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰

زمین سے چُن چُن کر ٹکڑے کھانا

حضرت شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں شہر میں کھانے کے ارادے سے گرے پڑے ٹکڑے یا جنگل کی کوئی گھاس یا پتّا اُٹھانا چاہتا اور جب دیکھتا کہ دوسرے فُقَراء بھی اسی کی تلاش میں ہیں تو اپنے بھائیوں پر ایثار کرتے ہوئے نہ اُٹھاتا بلکہ یونہی چھوڑ دیتا تاکہ وہ اُٹھا کر لے جائیں اور خود بھوکا رہتا۔ جب بھوک کے سبب کمزوری حد سے بڑھی اور موت کے قریب ہوگیا تو میں نے پھول والے بازار سے ایک کھانے کی چیز جو زمین پر پڑی تھی اُٹھائی اور ایک کونے میں جا کر اسے کھانے کیلئے بیٹھ گیا۔ اِتنے میں ایک عجمی نوجوان آیا، اُس کے پاس تازہ روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت تھا وہ بیٹھ کر کھانے لگا، اُس کو دیکھ کر میری کھانے کی خواہش ایک دَم شِدَّت اختیار کر گئی، جب وہ اپنے کھانے کے لیے لُقمہ اُٹھاتا تو بھوک کی بے تابی کی وجہ سے بے اختیار جی چاہتا کہ میں مُنہ کھول دوں تاکہ وہ میرے منہ میں لقمہ ڈال دے۔ آخِر میں نے اپنے نفس کو ڈانٹا کہ "بے صبری مت کر! اللہ کریم میرے ساتھ ہے، چاہے موت آجائے مگر میں اس نوجوان سے مانگ کر ہرگز نہیں کھاؤں گا۔"

اچانک وہ نوجوان میری طرف مُتَوَجِّہ ہوا اور کہنے لگا: بھائی! آجائیے! آپ بھی کھانے میں شریک ہوجائیے! میں نے انکار کیا، اُس نے اِصرار کیا، میرے نفس نے مجھے کھانے کے لئے بہت اُبھارا لیکن میں نے پھر بھی انکار ہی کیا مگر اُس نوجوان کے مسلسل اِصرار پر میں نے تھوڑا سا کھانا کھالیا، اُس نے مجھ سے پوچھا: آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا: جِیلان کا۔ وہ بولا: میں بھی جِیلان ہی کا ہوں۔ اچھّا یہ بتائیے کہ آپ

مشہور بزرگ حضرت سیِّد ابو عبد اللہ صومعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نواسے عبدُ القادِر کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ تو میں ہی ہوں۔ یہ سُن کر وہ بے قرار ہو گیا اور کہنے لگا: میں بغداد آنے لگا تو آپ کی امّی جان نے آپ کو دینے کے لئے مجھے 8 سونے کی اشرفیاں دی تھیں، میں یہاں بغداد آکر آپ کو تلاش کرتا رہا مگر آپ کا کسی نے پتا نہ دیا یہاں تک کہ میری اپنی تمام رقم خرچ ہو گئی، تین دن تک مجھے کھانے کو کچھ نہ ملا، میں جب بھوک سے نِڈھال ہو گیا اور میری جان پر بن گئی تو میں نے آپ کی امانت میں سے یہ روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت خریدا۔ حُضُور! آپ بھی خوشی سے اِسے تناوُل فرمایئے کہ یہ آپ ہی کا مال ہے، پہلے آپ میرے مہمان (Guest) تھے اور اب میں آپ کا مہمان ہوں، بَقِیَّہ رقم پیش کرتے ہوئے بولا: میں مُعافی کا طلب گار ہوں، میں نے مجبوری کی حالت میں آپ کی رقم ہی سے کھانا خریدا تھا۔ (غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:) میں بہُت خوش ہوا۔ میں نے بچا ہوا کھانا اور مزید کچھ رقم اُس کو پیش کی، اس نے قبول کی اور چلا گیا۔[1]

طلب کا منھ تو کس قابِل ہے یاغوث
مگر تیرا کرم کامِل ہے یاغوث

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی جو ہم نے حکایت سنی، یہ حکایت امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"سانپ نُما جِنّ"** کے صفحہ نمبر 11 سے بیان کی گئی ہے۔ اس رسالے میں اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ

---

1 ...الذیل علی طبقات الحنابلۃ لابن رجب الحنبلی، جزء ۱، ۲۵۰/۳

الْعَالِیَہ نے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت سے متعلق مزید ایمان اَفروز حکایات نقل فرمائی ہیں، لہٰذا اس رسالے کو ہدیۃً طلب فرمایئے اوراس کا مطالعہ فرمایئے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس رسالے کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آوٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حِکایت میں ہمارے لئے کئی نِکات موجود ہیں، دیکھئے تو سہی! ایک طرف ہمارے پیرو مُرشِد حضور غوثُ الْاَعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں، جنہوں نے سخت ضرورت اور بھوک کے باوُجود غذا اور رقم کے مُعاملے میں بے مثال اِیثار سے کام لیا جبکہ دُوسری طرف ہمارا حال ہے بھوکی رہنے کی توفیق تو دُور رہی، بالفرض گیارھویں شریف کی نیاز کی بریانی ہی سامنے آجائے تو حرِص کا ایسا غلبہ طاری ہو جائے کہ جی چاہے بس سارے کا سارا تھال (Tray) میں ہی کھاڈالوں، بوٹی تو دور کی بات ہے کسی کو چاول کا ایک دانہ بھی نہ جانے پائے! پیاری اسلامی بہنو! آپ کو جب کبھی دوسری اسلامی بہنوں کے ساتھ مل کر کھانے کا اِتّفاق ہو، بڑے بڑے نوالے بِغیر چبائے جلد جلد نگلنے اور عمدہ بوٹیاں اپنی طرف کھینچ لینے کا لالچ غالب آئے اُس وقت اپنے پیرو مُرشد غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بیان کردہ حِکایت کے ساتھ ساتھ یہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ذِہن میں لایئے، چنانچہ

اللہ پاک کے نبی، مکی مَدَنی مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: جو اُس چیز کو جس کی خود اِسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو اللہ پاک اُسے

بخش دیتا ہے۔[1]

اس کے علاوہ فیضانِ سنّت جلد اوّل صَفحہ 482 پر حضرتِ ابو سُلَیمان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا یہ ارشاد پاک بھی لکھا ہے کہ نَفس کی کسی خواہش کو چھوڑ دینا 12 ماہ کے روزوں اور رات کی عبادتوں سے بھی بڑھ کر دل کو فائدہ دیتا ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک کا مختصر تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب حضور غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا مختصر تعارف بھی سُن لیجئے، چنانچہ،

حضور غَوثُ الاَعْظَم شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی ولادتِ باسعادت یکم (First) رمضان 470ھ جمعۃُ المبارک کو جیلان میں ہوئی۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی کنیت ابو محمد ہے جبکہ مُحیُ الدِّین، محبوبِ سبحانی، غوثِ اعظم، غوثِ ثَقَلَین وغیرہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے القابات ہیں۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے والدِ محترم کا نام حضرت ابو صالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اور والدۂ محترمہ کا نام اُمُّ الْخَیر فاطمہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہَا ہے، آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ والدِ محترم کی طرف سے حَسنی اور والدہ ماجدہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہَا کی طرف سے حسینی سیِّد ہیں۔ علّامہ ابنِ جوزی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حضرت شیخ عبدُالقادر جیلانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے 11 ربیعُ الآخر 561ہجری میں بعد نمازِ مغرب بغداد شریف میں وصال

1 ... احیاء العلوم، کتاب ذم البخل ... الخ، بیان الایثار وفضلہ، ۹/ ۷۷۹

2 ... احیاء العلوم، کتاب کسر الشہوتین، بیان طریق الریاضۃ ... الخ، ۳/ ۱۱۸

فرمایا، وصال کے وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی عمر شریف تقریباً 91 سال تھی، نمازِ جنازہ شہزادۂ غوثِ اعظم حضرت سیِّد سیفُ الدّین عبدُالوھّاب قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پڑھائی اور لاتعداد لوگوں نے جنازہ میں شرکت کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزارِ پُرانوار عراق کے مشہور شہر بَغداد شریف میں ہے جہاں دن رات زیارت کرنے والوں کا ہجوم رہتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پیرانِ پیر روشن ضمیر شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ وہ عظیم ولی ہیں جن کی ساری زندگی اللہ کریم کی عبادت اور مخلوقِ خدا کی خدمت میں گزری۔ اللہ کریم نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بے شمار خُوبیوں سے نوازا تھا۔ آیئے! سرکارِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ذات میں پائی جانے والی خُوبیوں کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

جنوری 2018 کے "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" میں لکھا ہے: ☆اللہ کریم نے پیرِ لاثانی، شہبازِ لامکانی، غوثِ صَمَدانی، قُطبِ ربّانی، شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اچّھے اَخلاق سے نوازا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ذکر و فکر میں مشغول رہتے، مخلوقِ خدا کی خیر خواہی کرتے، مہربان، شفیق اور مہمان نواز تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑے سخی تھے، سوالی کو خالی ہاتھ نہ لَوٹاتے تھے، مسکینوں اور غریبوں پر بے حد شفقت فرماتے، کمزوروں کے ساتھ بیٹھا کرتے، بیماروں کی عِیادت فرماتے تھے، ☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اَصحاب میں سے کوئی حاضرِ خدمت نہ ہوتا تو اس کی خبر گیری فرماتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ساتھی کی عزّت کرتے

---

1 ... الذیل علی طبقات الحنابلۃ لابن رجب الحنبلی، جزء ۱، ۳/۲۵۱

اور اس کے ساتھ اچّھے طریقے سے پیش آتے، جب اُسے غم کی حالت میں دیکھتے تو اس کے غم دُور فرما دیتے، آپ کا ہر ساتھی یہی سمجھتا کہ وہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نزدیک عزّت والا ہے، ☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہر رات دَستر خَوان بچھانے کا حکم دیتے اور مہمانوں کے ساتھ کھانا تناوُل فرماتے، جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس کوئی تحفہ (Gift) آتا تو حاضرین میں تقسیم کر دیتے، تحفہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ عطا فرماتے، اپنے نفس کے لئے غصہ نہ کرتے تھے۔[1] ☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خاموشی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کلام سے زیادہ ہوتی تھی۔[2] ☆سلام میں پہل فرمایا کرتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کبھی امیروں اور سرداروں کی تعظیم کے لئے کھڑے نہیں ہوئے اور نہ ہی وزیروں اور بادشاہوں کے دروازے پر گئے۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کس قدر اچّھی عادتوں والے تھے۔ اے کاش! صد کاش! ہماری عادتیں (Habbits) بھی اچّھی ہو جائیں، اے کاش! ہمارے اخلاق بھی اچّھے ہو جائیں، اے کاش! ہم بھی **"نیک بننے کے طریقے"** نامی رسالے میں غور و فکر کرنے میں مشغول رہنے والیاں بن جائیں، اے کاش! ہمیں بھی اسلامی بہنوں کی خیر خواہی کرنے والا ذہن عطا ہو جائے، اے کاش! ہم بھی مہربانی، شفقت اور مہمان نوازی کرنے والیاں بن جائیں، اے کاش!

---

1 ۔۔۔ بھجۃ الاسرار، ذکر شیء من شرائف اخلاقہ ۔۔۔ الخ، ص ۱۹۹ - ۲۰۱ ملتقطا

2 ۔۔۔ قلائد الجواھر، ص ۲

3 ۔۔۔ قلائد الجواھر، ص ۱۹ ملتقطا

ربِّ کریم ہمیں بھی سخاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اے کاش! ہم بھی حاجت مندوں کی حاجات پوری کرنے والیاں بن جائیں، اے کاش! ہم بھی غریب اسلامی بہنوں پر شفقت کرنے والیاں بن جائیں، اے کاش! ہمیں بھی بیمار اسلامی بہنوں کی عیادت کرنے والی سوچ عطا ہو جائے، اے کاش! ہمیں بھی مدنی کاموں مثلاً سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں حاضری نہ دینے والی اسلامی بہنوں کی خبر گیری کی توفیق مل جائے، اے کاش! ہم بھی اسلامی بہنوں کو عزت دینے والیاں، ان سے اچّھے طریقے سے پیش آنے والیاں اور ان کے غموں کو دُور کرنے والیاں بن جائیں، اے کاش! ہم بھی لنگرِ رضویہ میں اپنے پلّے سے خرچ کرکے اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دعاؤں میں سے حصہ پانے والیاں بن جائیں، اے کاش! ہم بھی اپنی ذات کی خاطر بلاوجہ غصّہ کرنے سے بچنے والیاں بن جائیں، اے کاش! ہم بھی اپنی زَبان کو فضولیات سے بچاتے ہوئے دن کا اکثر حصّہ خاموشی اختیار کرنے والیاں بن جائیں، اے کاش! ہم بھی ہر اسلامی بہن کو سلام کرنے والیاں بن جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَبِیْعُ الْاٰخِر کا مہینا جاری و ساری ہے۔ حضرت شاہ کلیمُ اللہ جہاں آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو کوئی اس ماہ (یعنی رَبِیْعُ الْاٰخِر) کی چھٹی، بارہویں، بیسویں اور چھبیسویں تاریخ کو روزہ رکھے تو اسے بے حد ثواب ملے گا۔[1]

1 . . . مرقع کلیمی، ص۹۸

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اس مہینے میں ثواب کے خزانے لوٹنے کے لئے نفل روزوں کی کثرت کریں۔ یاد رہے! رَبِیْعُ الْاٰخِر کے روزے نہ فرض ہیں نہ ہی واجب بلکہ نفل ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! فرض روزوں کے عِلاوہ نَفْل روزے رکھنے کے بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں، مثلاً:

نفل روزوں کی برکتیں

روزوں کی بَرَکت سے اللہ کریم راضی ہوتا ہے، **روزوں کی بَرَکت سے** ایمان کی حفاظت ہوتی ہے، **روزوں کی بَرَکت سے** دوزخ سے نَجات نصیب ہوتی ہے، **روزوں کی بَرَکت سے** جنَّت میں داخلہ نصیب ہوجاتا ہے، **روزوں کی بَرَکت سے** معدے کی تکالیف اور اس کی بیماریاں ٹھیک ہوجاتی اور نظامِ ہضم بہتر ہوجاتا ہے، **روزوں کی بَرَکت سے** شوگر لیول (Sugar Level)، کولیسٹرول اور بلڈ پریشر میں اعتدال رہتا ہے اور اس کی وجہ سے دل کا دورہ پڑنے کا خطرہ نہیں رہتا، **روزوں کی بَرَکت سے** خون کی مقدار میں کمی ہوجاتی اور اس کی وجہ سے دل کو انتہائی فائدہ مند آرام پہنچتا ہے، **روزوں کی بَرَکت سے** جسمانی کھچاؤ، ذہنی تناؤ، ڈپریشن اور نفسیاتی امراض کا خاتمہ ہوتا ہے، **روزوں کی بَرَکت سے** موٹاپے میں کمی واقع ہوتی اور اضافی چربی ختم ہوجاتی ہے اور **روزوں کی برکت سے** بے اولاد خواتین کے ہاں اولاد ہونے کے امکانات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے روزوں کے فضائل پر مشتمل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے سنئے اور دعوتِ اسلامی کے ساتھ نَفْل روزوں کی تحریک میں شامل ہوجایئے، چنانچہ

نفل روزوں کے فضائل

(1) ارشاد فرمایا: جس نے ایک نفلی روزہ رکھا اللہ کریم اُس کیلئے جنّت میں ایک دَرَخْت لگائے گا جس کا پھل اَنار سے چھوٹا اور سَیب سے بڑا ہو گا۔ وہ (موم سے الگ نہ کئے ہوئے) شہد جیسا میٹھا اور (موم سے الگ کئے ہوئے خالص شہد کی طرح) خوش ذائِقہ ہو گا۔ اللہ پاک قیامت کے دن روزہ دار کو اس دَرَخْت کا پھل کِھلائے گا۔ [1]

(2) ارشاد فرمایا: روزہ دار کا ہر بال اس کے لئے تسبیح کرتا ہے، قیامت کے دن عَرش کے نیچے روزے داروں کے لئے موتیوں اور جَواہِر سے جَڑا ہوا سونے کا ایسا دستر خوان بچھایا جائے گا جو اِحاطۂ دُنیا کے برابر ہو گا، اِس پر قِسم قِسم کے جنّتی کھانے، مَشروب اور پھل فروٹ ہوں گے وہ کھائیں گے پئیں گے اور عیش و عشرت میں ہوں گے حالانکہ لوگ سخت حساب میں ہوں گے۔ [2]

(3) ارشاد فرمایا: قِیامت کے دن روزے دار قبروں سے نکلیں گے تو وہ روزے کی بُو سے پہچانے جائیں گے اور ان کے منہ مُشک کی خوشبو سے بھی زیادہ خوشبو دار ہوں گے، انہیں کہا جائے گا کہ کھاؤ کل تم بھوکے تھے، پیو کل تم پیاسے تھے، آرام کرو کل تم تھکے ہوئے تھے تو وہ کھائیں گے اور آرام کریں گے حالانکہ لوگ حساب کی تکلیف اور پیاس میں مُبْتَلا ہوں گے۔ [3]

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، ۱۸/۳۶۶، حدیث: ۹۳۵

2 ۔۔۔ مسند الفردوس، ۵/۴۹۰، حدیث: ۸۸۵۳

3 ۔۔۔ کنز العمال، کتاب الصوم، باب فی صوم الفرض، جز ۸، ۴/۳۱۳، حدیث: ۲۳۶۳۹

روزہ داروں کے واسطے واللہ
مغفرت کی نَوِید ہوتی ہے
(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۷۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم نفل روزوں کے فضائل سُن رہی تھیں۔ یاد رہے! ماہِ رَبِیْعُ الْاٰخِر کی برکات کو پانے کے لئے جس طرح نفل روزے رکھنا باعثِ سعادت ہے اسی طرح نفل نمازوں کے ذریعے بھی ہم اس مہینے کی برکتوں کو آسانی کے ساتھ پاسکتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ کریم کی رضا پانے کے لئے نوافل ادا کرنا بہت بڑی سعادت کی بات ہے، ربِّ کریم کا قُرب حاصل کرنے کے لئے فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی ذوق و شوق سے ادائیگی کرنا ہر دن اور ہر مہینے میں پسندیدہ (Liked) ہے۔ ہمارے پیارے آقا، مدینے والا داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نوافل ادا کرنے کی بھی ترغیب دلائی ہے اور ان پر اجر و ثواب کی خوشخبری بھی ارشاد فرمائی ہے، جیسا کہ

فرائض کو نوافل سے پورا کرو

نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے قِیامت کے دن بندے سے اس کی نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر وہ کامل ہوئی تو کامل لکھ دی جائے گی اور اگر مکمل نہ ہوئی تو اللہ پاک فرشتوں سے فرمائے گا: کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفل ہیں؟ اگر اس کے پاس نوافل ہوئے تو اللہ کریم فرمائے گا:

اس کے فرائض کو نوافل کے ذریعے پورا کر دو۔ پھر اسی طرح زکوٰۃ اور دیگر اعمال کا حساب لیا جائے گا۔[1]

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیثِ پاک کے حصے **"فرائض کو نوافل کے ذریعے پورا کردو"** کی شرح میں فرماتے ہیں: یہاں کمی سے ادا میں کمی مراد نہیں بلکہ طریقۂ ادا میں کمی مراد ہے یعنی اگر کسی نے فرائض ناقص طریقہ سے ادا کیے ہوں گے تو وہ کمی نوافل سے پوری کر دی جائے گی۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ بندہ فرض نماز نہ پڑھے، نفل پڑھتا رہے اور وہاں نفل فرض بن جائیں۔[2]

رَبیعُ الآخر کے نوافل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! بعض بزرگوں نے رَبیعُ الآخِر کے نوافل اور ان کے فضائل ذکر فرمائے ہیں۔ آیئے! ہم بھی ان نوافل کے بارے میں سنتی ہیں، چنانچہ،

پہلے دن اور پہلی رات کے نوافل کی فضیلت

حضرت شاہ کلیمُ اللہ شاہ جہاں آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس مہینے (رَبیعُ الآخِر) کی پہلی رات اور پہلے دن چار رکعت نوافل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) نو (9) مرتبہ پڑھے تو (اِنْ شَآءَ اللّٰہ) ڈھیروں ثواب پائے گا۔ اگر سورۂ اخلاص پچیس (25) مرتبہ پڑھے تو اَسّی (80)

---

1 ... ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب قول النبی کل صلاۃ ... الخ، ۱/۳۲۹، حدیث: ۸۶۴، ۸۶۶

2 ... مرآۃ المناجیح، ۲/۳۰۷

نیکیاں حاصل ہوں گی اور اَسّی (80) گناہ معاف ہوں گے۔[1]

پہلی، پندرہویں اور انتیسویں کے نوافل کی فضیلت

ماہِ رَبِیْعُ الْاٰخِر کی پہلی اور پندرہویں اور انتیسویں تاریخوں میں جو کوئی چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں اَلْحَمْد شریف کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد) پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔ تو اس کے لیے ایک ہزار (1000) نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ایک ہزار (1000) گناہ مٹادیئے جاتے ہیں اور اس کے لیے چار (4) حوریں پیدا ہوتی ہیں۔[2]

تیسری رات کے نوافل

رَبِیْعُ الْاٰخِر کے مہینے کی تیسری رات کو چار (4) رکعت نماز ادا کرے، قرآنِ حکیم میں سے جو کچھ یاد ہے پڑھے۔ سلام کے بعد یہ کہے: "**یَا بَدُوْحُ یَا بَدِیْعُ**۔"[3]

پہلی اور پندرہویں تاریخ کے نوافل کی فضیلت

اسی طرح جو کوئی اس ماہِ مُبارک کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو چار (4) رکعت نفل یوں پڑھے کہ ہر رکعت میں (سورۂ فاتحہ کے بعد) پانچ (5) مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد) پڑھے تو اجرِ عظیم حاصل ہوگا اور اِنْ شَآءَ اللہ جنّت میں داخل ہوگا۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...مرقع کلیمی، ص۱۹۸

2...فضائل الایام والشہور، ص۳۷۵

3...لطائفِ اشرفی، ۲/۲۳۱

4...جواھر خمسہ، ص۲۱

رَبِیْعُ الْاٰخِر "گیارہویں کا مہینا ہے"

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَبِیْعُ الْاٰخِر کو سرکارِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے نسبت ہے کیونکہ اس ماہ کی گیارہ تاریخ کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصال ہوا تھا۔[1] اس لئے عاشقانِ اولیا حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے نذر و نیاز کرتے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس ماہ کو "**گیارہویں شریف**" کا مہینا بھی کہا جاتا ہے۔

گیارہویں شریف کیا ہے؟

بہارِ شریعت کے مُصَنِّف حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ رَبِیْعُ الْاٰخِر کی گیارہویں تاریخ بلکہ ہر مہینے کی گیارہویں کو حُضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی فاتحہ دلائی جاتی ہے، یہ بھی ایصالِ ثواب کی ایک صورت ہے بلکہ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی جب کبھی فاتحہ ہوتی ہے، کسی تاریخ میں ہو، عوام اسے گیارہویں کی فاتحہ بولتے ہیں۔[2]

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عام مسلمان رَبِیْعُ الْاٰخِر شریف میں گیارہویں شریف حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلسیں کرتے ہیں، جس میں حضرت غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حالات پڑھ کر سامعین کو سناتے ہیں، بعد میں فاتحہ دلائی جاتی ہے اور شیرینی تقسیم کرتے ہیں یا مسلمانوں کو کھانا

1 . . . مرآۃ الاسرار، ص۵۷۱

2 . . . بہارِ شریعت، ۳/ ۶۴۴، حصہ ۱۶:

کھلاتے ہیں۔[1]

گیارہویں شریف کی برکت

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس مہینے میں ہر مسلمان اپنے گھر میں حضور غوثِ پاک سرکارِ بغداد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی فاتحہ کرے۔ سال بھر تک بہت بَرَکت رہے گی۔[2]

ہر مہینے گیارہویں شریف کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہو سکے تو ہر مہینے گیارہویں شریف کیجئے۔ ضروری نہیں کہ اس کے لیے ہزاروں روپے ہی خرچ کیے جائیں بلکہ جتنا آسانی سے میسّر ہو اسی سے اللہ پاک کے اس ولیِ کامل کی نیاز کیجئے، چنانچہ

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر ہر چاند کی گیارہویں شب یعنی دسویں اور گیارہویں تاریخ کی درمیانی رات کو مقرّر پیسوں کی شیرینی خرید کر پابندی سے گیارہویں کی فاتحہ دیا کرے تو رزق میں بہت ہی بَرَکت ہوگی اور اِنْ شَآءَ اللہ کبھی پریشان حال نہ ہو گا مگر شرط یہ ہے کہ کوئی تاریخ ناغہ (Vacant) نہ کرے اور جتنے پیسے مقرّر کر دے اس میں کمی نہ ہو اتنے ہی پیسے مقرر کرے جتنے کی پابندی کر سکے۔ خود میں اس کا سختی سے پابند ہوں اور اللہ پاک

---

1 . . . اسلامی زندگی، ص ۷۱

2 . . . اسلامی زندگی، ص ۱۳۳

کے فضل سے اس کی خوبیاں بے شمار پاتا ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اُمُّ المُؤمنین حضرت زینب بنتِ خُزیمہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ رَبِیْعُ الْآخِر وہ عظیم مہینا ہے جس کی 4 تاریخ کو اُمُّ المؤمنین حضرت زینب بنتِ خُزیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا یومِ وصال ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آپ کی پاکیزہ سیرت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے:

☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا نام زینب ہے۔ ☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے والد خُزیمہ بن حارث ہیں۔ ☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے حضرت عبدُ اللہ بن جحش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت کے بعد حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیّت کا شرف پایا اور اُمُّ المؤمنین یعنی مومنوں کی ماں کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئیں۔[2] ☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نہایت سخی تھیں۔ ☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا یتیموں، مسکینوں کے ساتھ مہربانی اور شفقت کے ساتھ پیش آنے اور انہیں کثرت کے ساتھ کھانا کھلانے کے باعث اُمُّ الْمَسَاکِیْن یعنی مسکینوں کی ماں کے لقب سے مشہور ہوگئیں تھیں۔ ☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا وصال پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نکاح میں آنے کے فقط آٹھ ماہ بعد ہی ربیعُ الآخر چار ہجری میں ہوا۔ ☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی عمر مبارک اس وقت 30 برس تھی۔ ☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی نمازِ جنازہ سرورِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

1... اسلامی زندگی، ص۱۳۳

2... طبقات ابن سعد، رقم ۴۱۳۳، زینب بنت خزیمة، ۸/۹۱

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پڑھائی اور اپنے پیارے ہاتھوں سے دفن بھی فرمایا۔[1] ☆آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا کا اِنتقال مدینے شریف میں ہوا اور ☆آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا کا مزارِ مبارک **جَنَّۃُ الْبَقِیع** شریف میں موجود ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[3]

سنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

خُوشبو کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! خُوشبو کی سنّتیں اور آداب کے بارے میں چند آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: چار چیزیں نبیوں کی سُنّت میں داخل ہیں: نکاح، مسواک، حیا اور خوشبو لگانا۔[4] ☆ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے

1 . . . طبقات ابن سعد، رقم، ۴۱۳۳، زینب بنت خزیمة، ۸/ ۹۲

2 . . . طبقات ابن سعد، رقم، ۴۱۳۳، زینب بنت خزیمة، ۸/ ۹۲

3 . . . مشکاة، کتاب الایمان، باب الاعتصام...الخ، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

4 . . . مشکاة، کتاب الطهارة، باب السواک، ۱/ ۸۸، حدیث: ۳۸۲

تھے۔[1] ☆نماز میں ربِّ کریم سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا عطر لگانا مُستحب ہے۔[2] ☆آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ عمدہ خُوشبو استعمال کرتے اور اسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے۔[3] ☆ناخوشگوار بُو یعنی بدبو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناپسند فرماتے۔[4] ☆عورتوں کے لئے مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خوشبو اجنبی مَردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خُوشبو خاوند یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔[5] ☆اسلامی بہنوں کو ایسی خوشبو نہیں لگانی چاہیے جس کی خوشبو اُڑ کر غیر مَردوں تک پہنچ جائے۔[6] ☆فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی بدکارہ ہے۔[7]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . سنّتیں اور آداب، ص ۸۵

2 . . . نیکی کی دعوت، ص ۲۰۷

3 . . . سنّتیں اور آداب، ص ۸۳

4 . . . سنّتیں اور آداب، ص ۸۳

5 . . . سنّتیں اور آداب، ص ۸۵

6 . . . سنّتیں اور آداب، ص ۸۶

7 . . . ترمذی، کتاب الادب، باب ماجآء فی کراھیة خروج . . . الخ، ۴/ ۳۶۱، حدیث: ۲۷۹۵

بیان:16 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، تین شخص اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔[1]

شافِعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرُود دافِعِ جُملہ بَلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

1…البدور السافرة، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶

2…معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

مدنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کیئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کیلئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی، نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اُسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اُسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ رَبِیْعُ الآخر جاری و ساری ہے۔ یہ وہ مبارک مہینا ہے کہ جس کی **11 تاریخ کو**، پیرانِ پیر، روشن ضمیر، حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا **عُرس مُبارک** منایا جاتا ہے، جس کو عاشقانِ غوثِ اعظم **بڑی گیارھویں شریف** بھی کہتے ہیں، اسی مُناسَبت سے آج ہم اُس مُقدّس ہستی کا **ذِکرِ خیر، فضائل و کرامات، اوصاف اور مختصر تعارف** (Introduction) سُنیں گی، جنہیں دُنیا **"غَوثِ اَعْظَم"**

کے لقب سے جانتی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان دلجمعی اور اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کرلیں۔

آیئے! سب سے پہلے حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شان سے متعلق ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

علم وحکمت کا سمندر

حافظ اَبُو العباس احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علّامہ عبدُالرحمٰن ابنِ جَوزِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ساتھ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بیان کے اجتماع میں حاضر ہوا، ایک قاری صاحب نے قرآنِ کریم کی تلاوت کی، تلاوت کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے وعظ کا آغاز کیا اور تلاوت کی گئی آیاتِ مُبارکہ میں سے ایک آیت کی تفسیر بیان کی اور اس کا ایک معنی بیان فرمایا، حضرت اَبُو العباس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے علّامہ ابنِ جَوزِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا آپ کو اس تفسیر کا علم تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہاں! مجھے یہ تفسیری قول معلوم تھا۔ پھر حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اسی آیتِ مُبارکہ کی دوسری تفسیر بیان کی، حضرت اَبُو العباس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے پھر علّامہ ابنِ جَوزِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا: کیا یہ تفسیر آپ کو معلوم ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! مجھے معلوم ہے، پھر تیسری تفسیر بیان کی، میں نے پھر پوچھا: کیا یہ تفسیر بھی آپ کو پتہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں مجھے پتہ تھی۔ پھر غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اسی آیتِ مبارکہ کی چوتھی، پھر پانچویں، پھر چھٹی یہاں تک کہ دس تفسیریں بیان فرمائیں، میں ہر تفسیر کے بعد علّامہ ابنِ جَوزِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھتا: کیا آپ کو یہ تفسیر

معلوم ہے؟تو وہ ہر بار یہی جواب دیتے کہ ہاں! یہ تفسیر مجھے معلوم ہے۔ حتی کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اسی آیت کی گیارہویں تفسیر بیان فرمائی۔اس بار بھی میرے پوچھنے پر علّامہ ابنِ جَوزِی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا جواب وہی تھا کہ ہاں! مجھے یہ تفسیر معلوم ہے۔ گیارہویں کے بعد حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُسی آیتِ مُبارکہ کی بارہویں تفسیر بیان فرمائی۔ میں نے علّامہ ابنِ جَوزِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا کیا آپ کو یہ تفسیر بھی معلوم ہے؟ تو وہ سر ہلاتے ہوئے کہنے لگے: نہیں! یہ تفسیر میرے علم میں نہیں ہے۔ پھر غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی آیت کی تیرہویں تفسیر بیان فرمائی پھر چودھویں بیان فرمائی پھر پندرہویں، سولہویں، پھر اس کے بعد بیس (20) تفسیریں، پھر پچیس(25)، یہاں تک کہ تفسیروں کی تعداد تیس (30) تک پہنچ گئی۔ گیارہویں تفسیر کے بعد اب ہر تفسیر پر علّامہ ابنِ جَوزِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جواب یہی ہوتا کہ میں اس تفسیر سے واقف نہیں ہوں۔ یہ تفسیر میرے علم میں نہیں ہے۔

تیس (30) تفسیریں بیان فرمانے کے بعد حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آیت کی مزید تفسیریں بیان فرمانا شروع کیں، یہاں تک کہ اُسی ایک مجلس میں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس ایک آیتِ کریمہ کی چالیس(40) تفسیریں بیان فرمائیں اور ہر تفسیر کے ساتھ اس کے قائل کا نام بھی بیان فرماتے رہے۔ جبکہ علّامہ ابنِ جَوزِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ گیارہویں تفسیر کے بعد ہر تفسیر پر یہی جواب دیتے رہے کہ یہ تفسیر میرے علم میں نہیں ہے۔[1]

---

1 . . . بهجة الاسرار، ذكر علمه . . . الخ، ص ۲۲۴ بتغير

مُظْہِرِ عظمتِ غفّار ہیں غوثِ اعظم مُظْہِرِ رِفْعتِ جبّار ہیں غوثِ اعظم

نائبِ احمدِ مختار ہیں غوثِ اعظم اور سب ولیوں کے سردار ہیں غوثِ اعظم

میرے مُرشد مری سرکار ہیں غوثِ اعظم میرے رہبر مرے غمخوار ہیں غوثِ اعظم

حشر کے روز ہماری بھی شفاعت کرنا آہ! ہم سخت گنہگار ہیں غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مُرمم، ص۵۵۹-۵۶۱)

اشعار کی مختصر وضاحت: غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اللہ پاک کی معاف کرنے والی صفت کی عظمت اور غضب فرمانے والی صفت کی بلندی کے مظہر ہیں۔ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نائب اور سب ولیوں کے سردار ہیں۔ میری رہنمائی کرنے والے، میرے سرکار، میرے پیشوا اور مصیبت کے وقت میری مدد کرنے والے بھی غوثِ پاک ہیں۔ افسوس! ہم بہت گنہگار ہیں مگر اے غوثِ اعظم! آپ سے التجا ہے کہ بروزِ محشر ہماری بھی شفاعت کیجئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً جب کسی کو بیان کرنا ہوتا ہے تو وہ پہلے سے اس کی تیاری کرتی ہے، کئی کئی کُتب کا مطالعہ کرتی ہے، بیان کی ایک ترتیب اور خاکہ اپنے ذہن میں بٹھاتی ہے بلکہ کبھی تو مکمل بیان یا کچھ ضروری نکات بھی لکھ کر ساتھ لاتی ہے تاکہ بیان کرنے میں آسانی رہے، جیسے مثال کے طور میں آپ کے سامنے بیان کر رہی ہوں تو مکمل بیان ایک ترتیب کے ساتھ میرے سامنے موجود ہے، مگر قربان جائیے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی علمی شان و شوکت اور آپ کی بے مثال ذہانت پر

کہ آپ نے انہی آیات پر بیان فرمایا جو قاری صاحب نے تلاوت کی تھیں اور ان آیات کی ایک نہیں بلکہ چالیس (40) تفسیریں اور ہر ہر قول کے قائل کا نام بھی بیان فرمایا اور ایسی عِلم و حِکمت سے بھرپور تفسیریں بیان فرمائی کہ جنہیں سُن کر علّامہ عبدُ الرَّحمٰن ابنِ جوزِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسے وقت کے بہت بڑے عالِم واِمام بھی حیران رہ گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قرآنِ کریم سے والہانہ محبّت ظاہر ہورہی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علم کا سمندر ہونے کے باوجود قرآنِ کریم کی کئی کئی تفاسیر کو پڑھتے اور بیان کرتے۔ کثرت سے عبادت و رِیاضت اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پندرہ (15) سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔[1]

فی زمانہ ہم غوثِ پاک کی محبت کا دم بھرنے والیاں اپنی حالت پر غور کریں تو ہمیں قرآن پڑھنا نہیں آتا، دنیوی تعلیم میں تو مہارت حاصل کی جاتی ہے، زیادہ سے زیادہ کورسز کرنے کا شوق ہوتا ہے لیکن افسوس قرآنِ پاک سیکھنے کا شوق نہیں۔ اسی طرح شروع میں موبائل چلانا نہیں آتا تھا، لیکن پوچھ پوچھ کر یہ بھی سیکھ لیا اور کسی سے پوچھنے میں کوئی شرم بھی محسوس نہیں کی۔ اسی طرح انگلش بولنے کی مثال لے لیجئے، ہمارے ہاں کوئی بھی انگریزی سیکھ کر پیدا نہیں ہوتی، مادری زبان کچھ اور ہوتی ہے لیکن جب انگلش سیکھ لی تو فر فر بولنا بھی آگئی، بلکہ اب تو اولاد کو اتنی انگلش سکھائی جاتی ہے کہ وہ انگریزوں کو

---

1 … بھجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ … الخ، ص۱۱۸ ملخصا

بھی اِنگلش پڑھا سکے، مگر قرآنِ کریم اِتنا بھی نہیں پڑھاتیں کہ جس سے یہ بیچارے اپنی نماز دُرست کرسکیں۔

افسوس صد افسوس!☆دنیا کا ہر کام سیکھ لیا مگر قرآن پڑھنا نہیں سیکھا۔☆موبائل چلانا سیکھ لیا مگر قرآن پڑھنا نہیں سیکھا۔☆لوگوں کو بیوقوف بنانا سیکھ لیا مگر قرآن پڑھنا نہیں سیکھا۔☆کیبل اور ڈش کے چینلز کے بارے میں سیکھ لیا مگر قرآن پڑھنا نہیں سیکھا۔☆کہانیاں اور ڈائجسٹ پڑھنے سیکھ لئے مگر قرآن پڑھنا نہیں سیکھا۔ آج ہم نے قرآنِ کریم کو خوبصورت جزدان میں الماریوں کی زینت بنا کر رکھ دیا، اب صرف خاص مواقع پر ہی قرآن پڑھنے کی توفیق ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ وہ عظیم الشّان اور بَرَکت والی کتاب ہے جس کا پڑھنا پڑھانا، سننا سنانا، جس کا چُھونا اور حتّٰی کہ جس کی زیارت کرنا بھی کارِ ثواب اور عبادت ہے، چنانچہ

حدیثِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے: اَلنَّظْرُفِی الْمُصْحَفِ عِبَادَۃٌ یعنی قرآنِ کریم کو دیکھنا عِبادت ہے۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ نہ صرف خود کثرت سے تلاوتِ قرآن کی عادت (Habit) بنائیں، بلکہ اپنے گھر والوں، دوست اَحباب اور دیگر اسلامی بہنوں کو بھی تلاوتِ قرآن کرنے کی دعوت دیں، کیونکہ اپنے بچوں کو قرآنِ کریم سکھانے کی ترغیب، پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمائی ہے: چنانچہ

---

1 ...شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۱۸۷/۶، حدیث: ۷۸۶۰ ملتقطا

اولاد کو قرآن سکھایئے

نبی کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اَدِّبُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ، حُبِّ نَبِیِّکُمْ، وَحُبِّ اَھْلِ بَیْتِہٖ، وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ** یعنی اپنی اَولاد کو تین باتیں سکھاؤ۔(1) اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت (2) میرے اہلِ بیت کی محبّت (3) اور تلاوتِ قرآن۔[1]

دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت رہوں باوضو میں سدا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شان و عظمت، آپ کے فضائل و مراتب اور کرامات کے بارے میں سن رہی تھیں، اَولیائے کرام میں مَحبوبِ سُبحانی، غَوثِ صَمدانی، عَبدُ القادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ، اللہ پاک کے وہ اعلیٰ ترین ولی ہیں، جو تمام اَولیاء کے سردار ہیں اور اُن کی شَخْصِیت عوام ہوں یا خواص سبھی کے لئے لائقِ عقیدت و احترام ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا تعلق اعلیٰ اور عظیمُ الشّان خاندان سے ہے، آیئے! اسی مُناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مُختصر تعارُف سنتی ہیں: چنانچہ

مختصر تعارف

☆ حَضرت غَوثِ اَعظم، شیخ عبدُالقادر جِیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی وِلادتِ باسَعادت، یکم رَمضان ۴۷۰ ہجری جمعۃُ المُبارک کو جِیلان میں ہوئی۔ ☆ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا نامِ نامی،

1 … جامع صغیر، ص ۲۵، حدیث: ۳۱۱

اسمِ گرامی عبدُ القادر اور کُنیت ابُو محمد ہے۔☆مُحیُ الدِّین، مَحْبُوبِ سُبحانی، غَوثِ اعظم اور غوثُ الثَّقَلَین وغیرہ اَلقابات ہیں۔☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اہلِ بیت یعنی سادات گھرانے میں پیدا ہوئے۔☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خاندان زُہد و تقویٰ کی وجہ سے بہت مشہور (Famous) تھا۔☆آپ کی والدہ کا نام "سَیِّدہ فاطمہ" ہے۔والدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کی کُنیت "اُمُّ الْخَیْر" جبکہ لقب "اَمَۃُ الْجَبَّار" تھا۔[1] ☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی کا نام مُبارک "سیّد موسیٰ" کُنیت "ابُوصالح" جبکہ لقب "جنگی دوست" ہے۔☆حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ والد کی نِسبت سے حَسنی (اور والدہ ماجِدہ کی طرف سے حُسینی سَیِّد) ہیں۔ ☆آپ کے والدِ گرامی حضرت ابُوصالح مُوسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے وقت کے مشہورِ زمانہ اولیائے کرام میں سے تھے۔[2]

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خاندانِ غوثِ پاک کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مُکَرَّم شہا تیرے سارے کے سارے ہیں آباء و اَجداد یا غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۵۵)

شعر کی مختصر وضاحت: اے غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آپ کے خاندان اور آباء و اجداد کی تو کیا ہی بات ہے وہ تو سارے کے سارے عزّت و عظمت والے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً بچّہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو

1... سیرت غوث اعظم، ص ۷۲ ملخصا

2... غوث پاک کے حالات، ص ۱۵

وہ دُنیا اور دُنیا میں جو کچھ بھی ہے، اس سے بالکل بے خبر ہوتا ہے، پھر جب دُنیا میں آجاتا ہے تب بھی اُسے ہوش سنبھالنے میں ایک لمبا عرصہ درکار ہوتا ہے مگر قربان جایئے! سردارِ اَوْلیاء، حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکات پر، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہ صرف بچپن میں بلکہ جب آپ اپنی والدۂ محترمہ کے شکمِ اطہر میں تھے تب بھی آپ کا حال سب سے جُدا تھا۔ آپ بچپن ہی سے صاحبِ کَرامت تھے، بلکہ اس دُنیا میں جلوہ گری سے قبل اور بعدِ ولادت آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کئی کَرامات بھی ظاہر ہوئیں، چنانچہ

بچپن کی کرامات

اَمیرِ اہلسنت، حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"مُنّے کی لاش"** میں حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بچپن کی کَرامات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مَنقول ہے کہ جب حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی والدۂ ماجدہ کے پیٹ میں تھے اور والدۂ محترمہ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتیں تو آپ پیٹ ہی میں جواباً یَرْحَمُكِ اللہُ کہتے۔[1]

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رَمَضانُ الْمُبارَک کی پہلی تاریخ کو پیر کے دن صبحِ صادِق کے وَقْت دُنیا میں جلوہ گر ہوئے، اُس وَقْت ہونٹ آہستہ آہستہ حَرکت کر رہے تھے اور اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی۔[2]

1...منے کی لاش، ص ۳

2...منے کی لاش، ص ۳

رونقِ کُل اَولیا یاغوثِ اعظم دَستْ گیر پیشوائے اَصفیا یاغوثِ اعظم دَستْ گیر
آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر آپ شاہِ اَتقیا یاغوثِ اعظم دَستْ گیر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۴۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً یہ ربِّ کریم کا فضل و احسان تھا کہ اس نے آپ کو بچپن میں ہی کثیر کرامات سے نوازا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی شان و عظمت اور کَرامات کے بارے میں حضرت شیخ عبدُالحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

موتیوں کی لڑی

مشائخِ اَولیاء میں سے کوئی بھی کَرامات کے لحاظ سے آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا ہم پلّہ نہیں، یہاں تک کہ بعض مشائخ نے فرمایا کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی کَرامات کا حال تو موتیوں کی لڑی جیسا ہے کہ جب ٹُوٹتی ہے تو ایک کے بعد ایک موتی گِرتے چلے جاتے ہیں، غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی کَرامات اَعداد و شُمار سے باہر (Uncountable) ہیں۔[1]

حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی ذاتِ بابرکت تو کرامات و کمالات کا مجموعہ ہے ہی، صرف آپ کے مُبارک نام کی یہ برکت ہے کہ جہاں پُکارا جائے، مُوذِی جانوروں سے چُھٹکارا مل جاتا ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا سوچئے کہ جب حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نام کی یہ بَرَکت و عظمت اور کَرامت ہے کہ درندے آپ کا نام سن کر حملہ نہیں کرتے، مُوذی جانور تکلیف نہیں پہنچاتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ذات کیسی باکَرامت اور

1... اشعۃ اللمعات، کتاب الفتن، باب الکرامات، ۴/۶۱۰ مفہوما

بُلند مَرتبہ ہو گی۔ کَرامت کسے کہتے ہیں، آیئے! کَرامت کی تعریف سُنتی ہیں: چنانچہ

کرامت کی تعریف اور اس کا حکم

دعوتِ اسلامی کے اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"کراماتِ صحابہ"** صفحہ 36 پر ہے کہ مومنِ مُتّقی سے اگر کوئی ایسی نادرُ الوجود اور تَعَجُّب خیز چیز صادِر وظاہر ہو جائے جو عام طور پر عادتاً نہیں ہوا کرتی تو اس کو **کَرامت** کہتے ہیں۔ اسی قسم کی چیزیں اگر اَنبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اعلانِ نبوّت کرنے سے پہلے ظاہر ہوں تو اِرْہاص اور اعلانِ نبوّت کے بعد ہوں تو **معجزہ** کہلاتی ہیں اور اگر عام مومنین سے اس قسم کی چیزوں کا ظُہُور ہو تو اُس کو **معونت** کہتے ہیں اور کسی غیر مسلم سے کبھی اُس کی خواہش کے مُطابق اِس قسم کی چیز ظاہر ہو جائے تو اُس کو **اِسْتِدراج** کہا جاتا ہے۔[1]

حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ کَرامتِ اَوْلیاء حق ہے، اِس کا مُنکِر (انکار کرنے والا) گمراہ ہے۔[2] کرامت کی بہت سی قسمیں ہیں، مثلاً مُردوں کو زندہ کرنا، اَندھوں اور کوڑھیوں کو شِفا دینا، لمبی مسافتوں کو لمحوں میں طے کرلینا، پانی پر چلنا، ہواؤں میں اُڑنا، دل کی بات جان لینا اور دُور کی چیزوں کو دیکھ لینا وغیرہ۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ کَرامت کی کئی قسمیں ہوتی ہیں، مگر حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر یہ ربِّ کریم کا خاص فضل وکرم اور احسان تھا کہ

1…نبراس، ص ۲۷۲ ملخصا

2…بہار شریعت، ۱/۲۶۸، حصہ ۱

اللہ پاک نے آپ کو دیگر اَولیائے کرام سے بڑھ کر کرامات عطا فرمائی تھیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اللہ پاک کی عطا سے کبھی مُردوں کو زندہ کر دیتے تو کبھی اندھوں (Blinds) کو بینا کر دیتے۔ کبھی کوڑھ کے مرض والوں کو شفاء دیتے تو کبھی بیماروں اور پریشان حالوں کی مدد فرماتے۔ کبھی دور سے مدد کے لئے بلانے والوں کی امداد فرماتے تو کبھی حاجت مندوں کی حاجت پوری فرما دیتے۔ کبھی کسی کے دل میں آنے والے خیالات کو جان لیتے تو کبھی اپنی بارگاہ میں آنے والوں کی مشکلات کو دور فرما دیتے۔ کبھی چوروں اور ڈاکوؤں پر نگاہِ کرم ڈال کر نیک بنا دیتے تو کبھی فاسق و فاجر لوگوں کو اپنی نگاہِ ولایت سے ربِّ کریم کا محبوب بندہ بنا دیتے۔ آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ایک کَرامت سنتی ہیں: چنانچہ

دل میری مُٹھی میں ہیں

حضرتِ عُمَر بَزّاز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں، ایک بار جمعۃُ المُبارک کے روز میں حُضُورِ غَوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ساتھ جامع مسجد کی طرف جا رہا تھا، میرے دل میں خیال آیا کہ حیرت ہے، جب بھی میں مُرشِد کے ساتھ جُمعہ کو مسجد کی طرف آتا ہوں تو سلام و مُصافحہ کرنے والوں کی بِھیڑ بھاڑ کے سبب گُزرنا مشکل ہو جاتا ہے، مگر آج کوئی نظر تک اُٹھا کر نہیں دیکھتا! میرے دل میں اِس خیال کا آنا ہی تھا کہ حُضُور غَوثِ اَعْظَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ میری طرف دیکھ کر مُسکرائے اور بس، پھر کیا تھا! لوگ لپک لپک کر مُصافَحہ کرنے کے لئے آنے لگے، یہاں تک کہ میرے اور مُرشِدِ کریم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے درمیان ایک ہُجُوم (Crowd) حائل ہو گیا۔ میرے دل میں آیا کہ اِس سے تو وُہی حالت بہتر تھی۔ دل میں یہ خیال آتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: اے عُمَر! تم

ہی تو ہُجُوم کے طلبگار تھے، تم جانتے نہیں کہ لوگوں کے دل میری مُٹّھی میں ہیں، اگر چاہوں تو اپنی طرف مائل کرلوں اور چاہوں تو دُور کردوں۔[1]

کُنْجِیاں دِل کی خُدا نے تجھے دِیں ایسی کر　　کہ یہ سینہ ہو محبّت کا خَزِینہ تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۳۱)

شعر کی وضاحت: اے میرے غوثِ اعظم! رَبُّ العالَمِین نے دِلوں کی چابیاں آپ کو عنایت فرمادی ہیں، تو اب مہربانی فرمایئے کہ میرا سینہ اپنی محبت سے بھر دیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ الله! کیا بات ہے ہمارے غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ربِّ کریم کی عطا سے لوگوں کے دلوں میں آنے والے خیالات کو جان لیتے، ان کے دلوں میں آنے والی خواہشات اور تمناؤں کو پورا فرمادیتے، کیونکہ ربِّ کریم نے لوگوں کے دل آپ کی مٹّھی میں دے دیئے تھے۔ یقیناً ہم یہ سوچتی ہوں گی کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اس قدر شان و عظمت اور بُلند مرتبہ کیسے نصیب ہوا ہے، تو یاد رکھئے! جو لوگ اپنی زندگی ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزارتے ہیں، تو اللہ کریم انہیں اپنی حقیقی محبّت عطا فرماتا ہے اور انہیں کئی کَرامات سے نوازتا ہے یہی وجہ تھی کہ

شانِ غوثِ پاک

☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ شریعتِ مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے گزرتا تھا۔ ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرائض و واجبات کی پابندی فرمایا

---

1 ... بھجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ... الخ، ص۱۴۸ ملتقطا

کرتے تھے۔ ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا تھا۔ ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی جب چار یا پانچ برس کی عمر میں بِسْمِ اللہ خوانی کی رسم ادا کی گئی تو آپ نے تَعَوُّذْ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم) اور تَسْمِیَہ (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم) کے بعد 18 پارے زبانی سُنا دیئے اور فرمایا: میری ماں (رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہَا) کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، وہ پڑھا کرتی تھیں تو میں نے سُن کر یاد کرلیا۔[1] ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے 40 سال (Forty years) تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی۔ ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ جب بے وضو ہوتے تو اسی وقت وضو فرما کر 2 رکعت نماز نفل پڑھ لیا کرتے تھے۔[2] ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ روزانہ ایک ہزار (1000) رَکْعَت نفل ادا فرماتے تھے۔[3] ☆ **ہمارے غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے دستِ کرامت پر پانچ سو (500) سے زائد غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکو، چور، فساق وفُجّار، فسادی اور بڑے بڑے گناہ کرنے والوں نے توبہ کی۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم سرکار غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کَرامات، فضائل وبَرَکات اور اَوصاف کے بارے میں سُن رہی تھیں۔ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ بے شمار اوصاف کے پیکر ہونے کے ساتھ ساتھ عِبادت وریاضت، وِلایت وکَرامت

---

1 . . . مُنے کی لاش، ص ۴

2 . . . بهجة الاسرار، ذكر طريقه . . . الخ، ص ۱۶۴

3 . . . غوث پاک کے حالات، ص ۳۲

4 . . . بهجة الاسرار، ذكر وعظه . . . الخ، ص ۱۸۴

میں تو اپنی مثال آپ تھے ہی، مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زُہد و تقوٰی اور قناعت پسندی میں بھی باکمال تھے، دُنیوی مال و دولت کے خواہش مند بالکل نہ تھے، اگر کوئی مالدار شخص (Richman) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مال و دولت پیش کرتا تو آپ قبول نہ فرماتے بلکہ سامنے والے کو نیکی کی دعوت دیتے اور اِصلاح کی کوشش کرتے، چنانچہ

زُہد و تقوٰی

شَیْخ ابُوالْعَبَّاس خِضَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم بغداد میں شَیْخ عبدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مَدرَسے میں تھے، ایک خَلِیفہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں آیا اور سَلام کے بعد عَرض کی کہ مجھے کچھ نَصیحت فرمایئے اور مال و دولت کی دَس (10) تھیلیاں پیش کیں، جن کو خادِم اُٹھائے ہُوئے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے اِن تھیلیوں کی ضَرورت نہیں، مگر خَلِیفہ نے واپس لینے سے اِنکار کیا اور قبول کرنے کے لیے اِصرار کیا، پس آپ نے ایک تھیلی اپنے داہنے ہاتھ میں لی اور دُوسری بائیں میں اور دونوں کو دَبا کر نِچوڑا تو اُن میں سے خُون بہنے لگا، پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس خَلِیفہ سے فرمایا: کیا تُو اللہ پاک سے حَیا نہیں کرتا کہ لوگوں کا خُون لے کر میرے پاس آیا ہے؟ یہ سُن کر وہ بے ہوش ہو گیا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زہد و تقویٰ کے پیکر اور دُنیوی مال و دولت سے

1 … بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه … الخ، ص ۱۲۰

بے رغبت تھے، جبھی تو آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے اُس خَلِیفَہ کی دَوْلَت ٹُھکرادِی، دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ جاہ و منصب رکھنے والوں کے رُعب و دبدبے سے متاثر نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی اُونچے منصب والوں کی خُوشامد وچاپلوسی کرتے تھے بلکہ اُن کو گناہوں میں مُلوّث دیکھ کر اُنہیں نیکی کی دعوت دیتے، وعظ و نَصیحت فرماتے اور ہر طرح سے ان کی اِصلاح کی کوشش فرماتے۔ کیونکہ دولت مندوں کی خُوشامد تو وہ کرے، جسے دُنیا کی ذلیل دَولت پانے کالالچ ہو، جبکہ اللہ والے تو قَناعت کی قیمتی دولت سے مالامال ہوتے ہیں، اللہ والوں کی نظر دولت مندوں کے فانی مال پر نہیں بلکہ اللہ والوں کو رَحمتِ الٰہی پر بھروسا ہوتا ہے۔ یادرکھئے! مالداروں کی دولت کے سبب ان کی تعظیم کرنا شرعاً ممنوع ہے، چُنانچِہ

دو تہائی دِین چلاجاتا ہے

مَنْقُول ہے: جو کسی مالدار کی اِس کے مالدار ہونے کے سبب آؤ بھگت کرے، اُس کا دو تہائی دِین جاتا رہا۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ دنیاوی مالداروں کی خوشامد وچاپلوسی کرنے اور جگہ جگہ ان کی جھوٹی تعریفوں کے پُل باندھنے کے بجائے ان کو نیکی کی دعوت اور فکرِ آخرت کا ذہن دیں، ان کو ہر دم گناہوں سے بچانے کی کوشش کریں، تو وہ دن دور نہیں کہ جب ہمارے مُعاشرے (Society) سے بُرائیاں ختم ہونا شروع ہو جائیں گی، ہر طرف نیکیوں کی بہاریں ہوں گی، ہر طرف **سُنّتوں کی مدنی بہاریں** آجائیں

1 . . . کشف الخفاء، حرف المیم، ۲/ ۲۱۵

گی، نفرتوں کی دِیواریں **محبّتوں کی فضاؤں** میں تبدیل ہونا شروع ہو جائیں گی، ناراض اسلامی بہنیں آپس میں مِل جائیں گی، رُوٹھی ہوئی مان جائیں گی، گناہ کرنے والیاں نیکیاں کرنے والی بن جائیں گی، نمازیں قضا کرنے والیاں نمازوں کی پابند بن جائیں گی، تلاوتِ قرآن میں سستی کرنے والیاں قرآنِ کریم پڑھنے والی بن جائیں گی، گناہوں کو پھیلانے والیاں نیکی کی دعوت دینے والیاں بن جائیں گی۔ آیئے! مل کر دعا کرتی ہیں۔

مجھے تم ایسی دو ہمّت آقا، دُوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنا دو مجھ کو بھی نیک خصلت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سخاوت و ایثار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زہد و تقویٰ، قناعت پسندی، پرہیزگاری اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے ساتھ ساتھ غَرِیبوں، تنگدَستوں اور حاجت مندوں کی مدد کرنے جیسے وصف میں بھی اپنی مثال آپ تھے، غریبوں، تنگدستوں اور حاجت مندوں کی خدمت کرنے کا جَذبہ بھی آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاکیزہ کِردار کا حِصّہ تھا، آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کبھی کسی سائِل کا سُوال رَدّ نہ فرماتے، کبھی کسی حاجت مند کو خالی واپس نہ لوٹاتے بلکہ یوں فرماتے تھے کہ

میں نے تمام اَعمال کی تَفتِیش کی، اُن میں کھانا کِھلانے سے اَفْضل کوئی عَمَل نہ پایا۔
کاش! میرے ہاتھ میں ہوتا کہ بُھوکوں کو کھانا کِھلاتا۔

شَیخ عبدُ اللہ جبائی رَحْمَۃُاللہ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک بُھوکوں کو کھانا کھلانا اور لوگوں سے حُسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آنا کامل اور زیادہ فضیلت والے اعمال ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: میرے ہاتھ میں پیسہ نہیں ٹھہرتا، اگر صُبح کو میرے پاس ہزار (1000) دِینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک پیسہ بھی نہ بچے کہ غریبوں اور مُحتاجوں میں تقسیم کر دوں اور بُھوکے لوگوں کو کھانا کھلا دُوں۔[1]

تِرے در سے ہے منگتوں کا گزارا یاشہِ بغداد
یہ سُن کر میں نے بھی دامن پسارا یاشہِ بغداد

مِری قسمت کا چمکا دو ستارہ یاشہِ بغداد
دِکھا دو اپنا چہرہ پیارا پیارا یاشہِ بغداد

غمِ شاہِ مدینہ مجھ کو تم ایسا عطا کر دو
جگر ٹکڑے ہو دل بھی پارہ پارہ یاشہِ بغداد

مجھے اچھا بنا دو مُرشدی بے شک یقیناً ہیں
مِرے حالات تم پر آشکارا یاشہِ بغداد

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۴۲-۵۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سَخاوَت اور غَرِیبوں کی مدد سے مُتعَلِّق ایک بہت ہی پیارا واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

یہ سب اس رات کی برکت ہے

آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے حضرت علّامہ عَبْدُ الرَّزّاق قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ جب میرے والد مشہور ہو گئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے صرف ایک دفعہ حج

---

1 … قلائد الجواھر، ص ۸ ملخصا

فرمایا، اس حج کی آمدورفت میں، میں آپ کی سواری کی باگ پکڑتا تھا، جب ہم بغداد کے جنوب میں واقع ایک شہر میں پہنچے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ یہاں سب سے غریب گھر کی تلاش کرو، اس لیے ہم نے ایک ویرانہ دیکھا جس میں اُون کا ایک خیمہ تھا، اس میں ایک بوڑھا، ایک بڑھیا اور ایک لڑکی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس بُوڑھے سے اجازت لی اور مع اَصحاب اس وِیرانے میں اُترے، اُس شہر کے مشائخ اور امیر لوگ آپ کی خدمت میں آئے اور درخواست کی کہ آپ ہمارے غریب خانوں میں یا کسی اور اچھے مکان میں تشریف لے چلیں، مگر آپ نے منظور نہ فرمایا۔ والیِ شہر نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لیے بہت سی گائیں بکریاں، کھانا، سونا، چاندی اور سامان بھیجا اور سفر کے لیے سواریاں بھیجیں اور لوگ ہر طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اس تمام سامان میں سے میں نے اپنا حصّہ اس گھر والوں کو بخش دیا۔ یہ سُن کر اُنہوں نے کہا کہ ہم نے بھی اپنا اپنا حصّہ بخش دیا، اس طرح وہ تمام مال اس بوڑھے، بڑھیا اور لڑکی کو دیا گیا، رات کو آپ وہاں رہے اور صُبح کو روانہ ہوئے، (آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے فرماتے ہیں) کئی سال کے بعد اُس شہر سے میرا گزر ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بوڑھا وہاں کے باشندوں میں سب سے زیادہ مالدار ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ یہ سب کچھ اس رات کی برکت ہے، ان گائے بکریوں نے بچے دیئے اور وہ بڑے ہوگئے، یہ اِنہی سے ہے۔(1)

مل گیا مجھ کو غوث کا دامن، فضلِ ربِّ کریم سے روشن
مِری تقدیر کا ستارہ ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

---

1 . . . بهجة الاسرار، ذكر شي من شرائف . . . الخ، ص ۱۹۸

غوث رَنج و اَلَم مِٹاتے ہیں، اُس کو سینے سے بھی لگاتے ہیں
آگیا جو بھی غم کا مارا ہے، واہ کیا بات غوثِ اعظم کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۷-۵۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

بیعت ہونے کے نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیعت ہونے کے بارے میں چند نکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں: ☆ دنیا میں کسی نیک کو اپنا اِمام بنالینا چاہیے شَرِیْعَت میں تَقْلِید کرکے اور طریقت میں بَیْعَت کرکے تاکہ حَشْر اچھوں کے ساتھ ہو۔[2] ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی مرشدِ کامل سے مرید ہونا بھی ہے۔[3] ☆ شیخ جامع شرائط

1 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام . . . الخ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

2 . . . آداب مرشد کامل، ص۱۳

3 . . . آداب مرشد کامل، ص۱۲

سے بیعت ہونا سنّتِ مُتوارِثہ مسلمین ہے اور اس میں بے شمار مَنافع وبرکتِ دِین و دنیاو آخرت ہیں۔[1] ☆پیر اُمورِ آخرت کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی راہنمائی اور باطنی توجّہ کی بَرَکت سے مرید اللہ پاک و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضگی والے کاموں سے بچتے ہوئے رِضائے رَبُّ الانام کے مَدَنی کام کے مطابق اپنے شب و روز گزار سکیں۔[2] ☆جو کسی شیخ جامعِ شَرائط سے بیعت ہو تو دوسرے سے بیعت نہ ہو۔[3] ☆حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مرید بننے میں ایمان کے تحفظ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے جیسے عظیم منافع موجود ہیں۔[4] ☆مرید بننے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔[5] ☆ایک مرید کے دو شیخ نہیں ہوسکتے۔[6] ☆جو مرید دو پیروں کے درمیان مشترک ہو وہ کامیاب نہیں ہوتا۔[7] ☆جو پیر سنی صحیح العقیدہ عالم غیر فاسق ہو اور اس کا سلسلہ آخر تک متصل ہو اس سے بیعت کیلئے والدین خواہ شوہر کسی کی اجازت کی حاجت نہیں۔[8] ☆بذریعہ خط بیعت ہوسکتی ہے۔[9]

---

1 . . . فتاوی رضویہ، ۲۶/ ۵۷۵

2 . . . آداب مرشد کامل، ص۱۳

3 . . . فتاوی رضویہ، ۲۶/ ۵۷۹

4 . . . فکر مدینہ، ص۱۶۱

5 . . . آداب مرشد کامل، ص۲۲

6 . . . فتاوی رضویہ، ۲۱/ ۵۸۰

7 . . . فتاوی رضویہ، ۲۶/ ۱۳۶

8 . . . فتاوی رضویہ، ۲۶/ ۵۸۴

9 . . . فتاوی رضویہ، ۲۶/ ۵۸۵

☆بذریعہ قاصد یا خط مرید ہوسکتے ہیں۔[1] ☆پیر کے افعال واقوال پر اعتراض سخت حرام اور موجبِ محرومیِ برکاتِ دارَین ہے۔[2] ☆مرید کو ملنے والا فیض بظاہر کسی بھی بُزُرگ یا صاحبِ مزار سے ملے مگر اسے اپنے مرشِد کامل کا فیض ہی تصور کرنا چاہیے۔[3] ☆مرید کو ہر وقت محتاط اور باادَب رہنا چاہیے کہ ذرا سی غفلت اور بے احتیاطی دِین و دنیا کے کسی ایسے بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے جس کی شاید تلافی بھی نہ ہوسکے۔[4] حضرت ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی مرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا، تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔[5]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . فتاوی رضویہ، ۲۶/۵۸۵

2 . . . فتاوی رضویہ، ۲۶/۵۸۸

3 . . . آداب مرشد کامل، ص۹۸

4 . . . آداب مرشد کامل، ص۷۰

5 . . . الرسالۃ القشیریۃ، باب الآدب، ص ۳۱۹

بیان:17 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ عالی وقار، محبوبِ ربِّ غفّار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عافیت نشان ہے: قیامت کے روز اللہ پاک کے عَرش کے سِوا کوئی سایہ نہ ہوگا، تین شخص اللہ پاک کے عَرش کے سائے میں ہوں گے: (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (۲) میری سنّت زندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرُود پڑھنے والا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 ... البدور السافرة، باب الاعمال الموجبة لظل العرش... الخ، ص ۹۳

2 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافحَہ اور اِنفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ ربیعُ الآخر جاری وساری ہے، اس مہینے کو پیرِ پیراں، مِیرِ مِیراں، شاہِ جیلاں حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے نسبت ہے، ابھی ان کی بڑی گیارہویں شریف گزری ہے، اس میں شک نہیں کہ حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مادرزاد یعنی پیدائشی ولیُ اللہ تھے۔ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادت کے وقت جو حیرت انگیز واقعات ہوئے وہ بڑے مشہور ہیں۔

غوثِ پاک مادر زاد ولی

ایک بات یہ کہ جس رات حضرتِ شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی وِلادت

ہوئی، اُس رات جِیلان شریف کی جن عورتوں کے ہاں بچہ پیدا ہوا، اُن سب کو اللہ کریم نے لڑکا ہی عطا فرمایا اور ہر نو مَوْلُود لڑکا اللہ پاک کا وَلی بنا۔[1]

حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجِدہ حضرت اُمُّ الْخَیْر فاطمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا فرمایا کرتی تھیں: جب میرا بیٹا عبدُالقادِر پیدا ہوا تو وہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وَقْت میرا دُودھ نہیں پیتا تھا، اگلے سال رَمَضان کا چاند غُبار کی وَجہ سے نظر نہ آیا تو لوگ میرے پاس دَرْیافْت کرنے کے لئے آئے تو میں نے کہا کہ "میرے بچے نے دُودھ نہیں پیا۔" پھر مَعْلُوم ہوا کہ آج رَمَضان کا دن ہے اور ہمارے شہر میں یہ بات مَشْہُور ہوگئی کہ سَیِّدوں میں ایک بچّہ پیدا ہوا ہے جو رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔[2]

آپ کی بعض کرامات تو ماں کے پیٹ سے بھی ظاہر ہوئیں، جیسا کہ

مَنقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ماں کو جب چھینک آتی اور اس پر وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہتیں، تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پیٹ ہی میں جواباً "یَرْحَمُكِ اللّٰہ" کہتے، اسی طرح جس وقت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دُنیا میں جلوہ گر ہوئے، اُس وَقْت ہونٹ آہِستہ آہستہ حَرَکت کررہے تھے اور اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی۔[3]

اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شان میں ہدیۂ عقیدت پیش کرتے

---

1 . . . مُنّے کی لاش، ص ۵

2 . . . بهجة الاسرار، ذكر نسبه وصفته، ص ۱۷۲

3 . . . مُنّے کی لاش، ص ۴-۵ ملتقطاً

ہوئے فرماتے ہیں:

رونقِ کُل اولیا یاغوثِ اعظم دَسْتْ گیر
پیشوائے اَصفیا یاغوثِ اعظم دَسْتْ گیر
آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر
آپ شاہِ اَتقیا یاغوثِ اعظم دَسْتْ گیر
پیدا ہوتے ہی رکھے رمضاں میں روزے، دن میں دودھ
کا نہ اک قطرہ پیا یاغوثِ اعظم دَسْتْ گیر

(وسائل بخشش مرمم، ص۵۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پیروں کے پیر، روشن ضمیر، پیر دَسْتْ گِیر حضرتِ شیخ عبدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علاوہ اور بھی ایسے کئی بُزرگانِ دین ہیں جو پیدائشی طور پر اللہ پاک کے ولی تھے، آج ہم ان میں سے کچھ کے بارے میں سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ سب سے پہلے اس کمسن ولیہ کا تذکرہ سنتی ہیں جس کا ذکر اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے۔

حضرت بی بی مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا کا تذکرہ

یہ اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ حضرتِ بی بی مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا ہیں۔ بی بی مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا کے والد کا نام حضرتِ عمران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور والدہ کا نام حضرت بی بی حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا ہے۔ بی بی مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا کے والد حضرت

عمران رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے نبی حضرت زکریّا عَلَیْہِ السَّلَام کے ہم زلف تھے، یعنی حضرت عمران کی زوجہ محترمہ اور حضرت زَکَرِیّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ محترمہ دونوں بہنیں تھیں۔ حضرتِ عمران اور حضرتِ حَنَّہ کی شادی کو ایک عرصہ ہو گیا تھا لیکن اولاد کی نعمت انہیں حاصل نہیں ہوئی تھی۔ وقت گزرتا رہا اور اب یہ عمر کے اس حصّے کو پہنچ چکے تھے جس میں عام طور پر اولاد ہونے کی امید ختم ہو جاتی ہے لیکن یہ نا امید نہیں تھے، ایک دن حضرت حَنَّہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کسی دَرَخْت کے سائے تلے بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک پَرندے پر نظر پڑی جو اپنے بچوں کو دانہ کِھلا رہا تھا۔ اس سے آپ کے دل میں اولاد کا شوق اور بڑھ گیا، تب آپ نے نذر مانی کہ اگر اللہ کریم مجھے اولاد عطا فرمائے گا تو اسے میں بَیْتُ الْمَقْدِس کے لیے وقف کر دوں گی۔[1] اس دور میں بَیْتُ الْمَقْدِس کی خدمت کے لیے لڑکے وَقْف کئے جاتے تھے، لڑکیاں وقف نہیں کی جاتی تھیں۔ یہ بچے بالغ ہونے تک وہاں کی خدمت کرتے، بالغ ہونے کے بعد وہ چاہتے تو اسی طرح رہتے اور اگر چاہتے تو دنیا کے کام کاج میں مشغول ہو جاتے تھے۔[2] شب و روز گزرتے رہے پھر ایک دن وہ پُر مَسَرَّت گھڑی بھی آ پہنچی جب حضرت حَنَّہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے ہاں بیٹی کی وِلادت ہوئی، یہ ان کے لیے بڑی خوشی کا موقع تھا مگر چونکہ بیٹے کی امید پر یہ اسے بَیْتُ الْمَقْدِس کی خدمت کے لیے وَقْف کرنے کی نذر مان چکی تھیں اور اب خِلافِ اُمّید لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کے باعث نذر پوری ہونا بَظاہِر ناممکن ہو گیا تھا،

1…تفسیر خازن، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ:۳۵، ۱/۲۴۰، ملتقطا

2…تفسیرِ نعیمی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیہ:۳۵، ۳/۳۷۱۔ تفسیر خازن، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ:۳۵، ۱/۲۳۹، بتغیر۔

حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے اس بچی کا نام رکھا اور چونکہ آپ اسے بَیْتُ الْمَقْدِس میں رکھنے کی نِیَّت کر چکی تھیں اس لیے اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر بَیْتُ الْمَقْدِس کی طرف چل دیں۔ بَیْتُ الْمَقْدِس میں اس وقت چار ہزار خُدّام رہتے تھے اور ان کے سردار ستائیس(27) یا ستر (70) تھے۔ جن کے امیر حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تھے۔[1] حضرتِ حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا اپنی بیٹی کو لے کر جب یہاں پہنچیں تو اسے یہاں کے عُلَماء کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا: یہ میری بیٹی ہے جسے میں نے (اللہ پاک کی عِبادت اور بَیْتُ الْمَقْدِس کی خدمت کے لیے) آزاد (یعنی وَقْف) کر دیا ہے۔ اگرچہ لڑکیاں اس خدمت کی صلاحیت نہیں رکھتیں مگر (چونکہ میں اسے وَقْف کر چکی ہوں اس لیے) میں اسے لوٹا کر گھر بھی نہیں لے جاسکتی لہٰذا آپ حضرات میری یہ نذر قبول فرمالیجئے۔[2] ان علماءِ کرام نے اس بچی کی پرورش کو اپنے لیے عزت و وقار کا سبب جانا اور ہر ایک اس کے لیے اپنی خدمات پیش کرنے لگا۔ بالآخر اس پاک باز بچی کی پرورش کا ذمہ حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ملا جو اُن عُلَما کے سردار اور بچی کے خالو تھے۔[3]

آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے بَیْتُ الْمَقْدِس میں فرشِ مسجِد سے قدرے بلند ایک کمرہ بنایا اور وہاں اس بچی کو رکھا یہاں سِوائے آپ کے اور کوئی نہ جاتا تھا۔ کھانے پینے وغیرہ کا

1... تفسیر نعیمی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیہ:۳۷، ۳/۳۸۱ بتغیر قلیل۔

2... تفسیر درمنثور، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ:۳۶، ۲/۱۸۳۔

3... تفسیرخازن، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ:۳۷، ۱/۲۴۱ مختصرا۔ تفسیر جلالین مع حاشیۃ الصاوی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ:۳۷، ۱/۲۳۱ مختصرا۔ تفسیر نعیمی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیہ: ۳۷، ۳/۳۸۱ بتغیر۔

سامانِ ضرورت بھی آپ ہی لے کر جاتے۔[1] اور واپسی پر تمام دروازے بند کر کے تالا لگا آتے۔[2] آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب کھانے پینے کا سامان لے کر وہاں پہنچتے تو اس بچی کے پاس بے موسم کے پھل دیکھتے۔ یعنی گرمی کے پھل سردی میں اور سردی کے پھل گرمی میں پاتے۔[3] ایک مرتبہ حضرت زَکَرِیّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسے مُخاطب کر کے پھلوں کے بارے میں پوچھا کہ

اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ (پ۳، آل عمران:۳۷) تَرجَمۂ کنزالایمان: یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟

بچپن کی ننھی سی عمر میں اس بچی نے کیسا ایمان افروز جواب دیا، کہنے لگیں:

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ (پ۳، آل عمران:۳۷) تَرجَمۂ کنزالایمان: وہ اللہ کے پاس سے ہے، بیشک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔

حضرت زَکَرِیّا عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا

حضرت زَکَرِیّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جب بچی کی یہ کرامت دیکھی کہ ان کے پاس بے موسم جنّتی پھل آتے ہیں اور ان کا وہ جواب سنا تو آپ کے دل میں فرزند کا شوق پیدا ہوا۔[4] اس وقت آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور آپ کی زوجہ محترمہ دونوں عمر رسیدہ ہو چکے تھے اور اس عمر میں عام طور پر اولاد نہیں ہوا کرتی، لیکن آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے یقین

1 ... جلالین مع الصاوی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ:۳۷، ۱/ ۲۳۱

2 ... روح المعانی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ:۳۷، ۳/ ۱۸۶ بتغیر قلیل

3 ... جلالین مع الصاوی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ:۳۷، ۱/ ۲۳۱

4 ... جلالین مع الصاوی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ:۳۸، ۳/ ۲۹۰ بتغیر قلیل

کرلیا کہ جو ربّ اس بچی کو بے موسم میوے دینے پر قادِر ہے اور جو خدمتِ بَیْتُ الْمُقَدَّس کے لیے بجائے لڑکے کے لڑکی اور بجائے جوان کے بچی کو قبول فرمالیتا ہے اور جو اس بچی کو بچپن میں بولنے کی طاقت دیتا ہے اور جو بغیر گمان رِزْق دینے پر قادِر ہے وہ مجھ جیسی عمر والے کو میری بانجھ (یعنی بچے سے ناامید) بیوی سے اولاد بخشنے پر بھی قادِر ہے، چنانچہ اسی وَقْت اور اسی جگہ جہاں اس بچی سے یہ گفتگو ہوئی تھی، انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی۔ عرض کیا کہ اے مولیٰ! مجھے اس بڑھاپے میں خاص اپنی طرف سے ایک پاک و ستھرا بیٹا عطا فرما، تُو دعاؤں کو قبول فرمانے والا ہے۔ جب تُو نے حَنَّہ کی دعا قبول کی تو میری دعا کو بھی ضرور قبول فرمائے گا۔ [1] قرآنِ کریم میں ان کے اس جگہ دعا کرنے کا ذِکْر موجود ہے، چنانچہ پارہ تین، سورۂ آلِ عمران، آیت نمبر 38 میں ارشاد ہوتا ہے:

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ (پ۳، آلِ عمران:۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: یہاں پکارا زکریّا اپنے ربّ کو بولا اے ربّ میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا۔

اللہ پاک نے ان کی دُعا کو بھی شَرَفِ قبولیت بخشا اور کچھ عرصے بعد ان کے ہاں ایک نیک و صالِح فرزند کی وِلادت ہوئی جس کا نام "یحییٰ" رکھا گیا۔ حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح ان کے فرزند حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی منصبِ نبوت پر فائِز ہوئے۔

جبکہ حضرت مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو اللہ کریم نے بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام

---

1 ...جلالین مع الصاوی، ۳/ ۲۹۰ بتغیر قلیل وملتقطا

کی صورت میں فرزند عطا فرمایا۔ اللہ رَبُّ الْعِزَّت کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حِساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت مریم کے واقعے سے ملنے والے نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے اس واقعے میں ہمارے لیے کئی درس موجود ہیں۔ ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ جو اللہ پاک کی رحمت سے امید رکھے اس کی امید پوری ہوتی ہے۔ جب بھی امید کے ساتھ ربِّ کریم کی بارگاہ میں خلوصِ نیت اور صِدقِ دل سے دعا کی جائے وہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے، غور کیجئے! جب حضرت مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی والدہ حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تو باوجود بڑھاپے کے، باوجود ایسی عمر کے کہ جس میں اولاد نہیں ہوتی اللہ پاک نے انہیں ایسی بیٹی عطا فرمائی جو مادرزاد ولیہ تھیں۔ اور ان کا حال یہ ہوا کہ دودھ پینے کی عمر میں ان سے کرامات کا اظہار ہونے لگا۔

اس آیت سے اور بھی کئی درس ملتے ہیں، جن کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے مشہور مفسرِ قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (یہاں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ) کچھ لوگوں کا اپنے آپ کو دین کے لیے خالِص کر دینا ضروری ہے اگر سب لوگ دنیا میں مشغول ہو جائیں تو دین کیسے قائم رہے۔ کاش! مسلمان اس سے عبرت پکڑیں اور اپنی بعض اولاد کو خدمتِ دین کے لیے وَقْف کر دیں جنہیں بچپن سے اس کے لیے تیار کریں، مگر افسوس کہ اب مسلمان کی نظر روٹی پر رہ گئی، مگر یاد

رکھو کہ تمہاری عزت دین سے ہے اور دین کا باقی رہنا عُلَماء اور صالحین سے ہے، اگر اپنی بقا چاہتے ہو تو اپنی جماعت میں ایسے لوگ زیادہ بناؤ۔ ربِّ کریم فرماتا ہے:(1)

فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآىٕفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ (پ ۱۱، التوبہ: ۱۲۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

بزرگوں کی دعا کی برکتیں

حکیم الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک اور نکتے کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ بُزرگوں کی دعا سے ربِّ کریم اپنے قانون بدل دیتا ہے، ☆ دیکھو! ربّ نے حضرت حَنّہ کی دعا سے اس زمانہ کا شرعی قانون بدل دیا، ☆ حُضُور (اکرم) صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواہش سے بَیْتُ الْمَقْدِس کے قبلہ ہونے کا قانون تبدیل کر دیا، ☆ حضرت ابراہیم و زَکَرِیّا عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کی دعا سے بانجھ بوڑھی عورتوں کو اولاد بخشی یہ بھی قانونِ وِلادت کے خِلَاف ہے، ☆ (حضرت) عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا سے آسمان سے روٹی و مچھلی کا دستر خوان آیا حالانکہ آسمان سے پانی آنے کا قانون ہے وہاں سے روٹی آنے کا قانون نہیں، ☆ حضرت حِزْقِیْل وعُزَیر عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کی دعا سے مَرے ہوؤں کو زندہ فرمایا صدیوں کے بعد حالانکہ قیامت سے پہلے مُردہ زندہ ہونا خِلَافِ قانون ہے۔ معلوم ہوا:

---

1 ... تفسیر نعیمی، پ ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۶، ۳/ ۳۷۵

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں [1]

مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک اور نکتہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نُزُولِ رحمت کے وَقْت دُعا مانگنا سنّتِ انبیاء ہے۔ دیکھو! حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت مریم (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا) کے پاس بے موسم پھل دیکھ کر دُعا کی۔ حدیث شریف میں ہے کہ بارش کے وَقْت دعا مانگو کہ یہ نُزُولِ رحمت کا وَقْت ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ بابا فرید الدین گنج شکر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم کمسنی میں مرتبۂ ولایت پر فائز ہونے والے اللہ پاک کے نیک بندوں کے بارے میں سن رہی تھیں۔ ان میں سے ایک شیخُ الْاِسلام، حضرت بابا فریدُ الدِّین مسعود گنجِ شکر چشتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

حضرت بابا فرید گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نیک گھرانے میں آنکھ کھولی۔ آپ کے والدِ گرامی قاضی سلیمان عالمِ دین تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدہ نیک نمازی اور تہجُّد گزار ہونے کے ساتھ ساتھ ولیہ بھی تھیں۔[3] ایک دفعہ اُنتیس (29) شعبان کو آسمان پر بادل تھا۔ لوگ ایک اَبدال کے پاس گئے جو اُسی قصبے میں رہتے تھے۔ جب ان سے رمضان کے روزے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آج رات

---

1 . . . تفسیر نعیمی، پ ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ:۳۶، ۳/ ۳۷۵۔

2 . . . تفسیر نعیمی، تحت الآیۃ:۳۸، ۳/ ۳۹۱۔

3 . . . انوار الفرید، ص ۴۳، حیاتِ گنجِ شکر، ص ۲۵۳ وغیرہ

قاضی سلیمان کے ہاں ایک لڑکے کی ولادت ہو گی جو قُطبِ وقت ہو گا۔ اگر وہ بچہ کل دودھ نہ پئے تو تم روزہ رکھ لینا ورنہ نہیں۔ چنانچہ اسی رات قاضی سلیمان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے ہاں نیک بخت لڑکے کی ولادت ہوئی اور اس نے اگلے روز دودھ نہ پیا اور روزہ رکھا۔ اسے دیکھ کر لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا۔ یہ بچہ کوئی اور نہیں حضرت بابا فرید الدین مسعود گنجِ شکر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه تھے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! ہمارے بزرگانِ دین کا بچپن ہی ایسا تھا کہ چاند نظر نہ آتا تو ان کے معمولات دیکھ کر روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا فیصلہ کیا جاتا تھا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی ان بزرگوں کی نیک سیرت کو اپنائیں، ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے اندر نماز روزے کی اُلفت پیدا کریں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنی ساری زندگی فرائض و واجبات کی پابندی کریں، ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے اندر عبادت کا ذوق وشوق پیدا کریں۔ ہمیں چاہیے کہ عشق و مستی میں ڈوب کر عبادت کرنے والیاں بنیں۔ ہمیں چاہیے کہ اپنی عبادتوں میں خشوع و خضوع پیدا کریں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی علمِ دین سیکھنے والیاں بنیں۔ ہمارے بزرگانِ دین بھی علم کے شیدائی تھے۔ جیسا کہ منقول ہے:

شرفِ بیعت کا واقعہ

دورانِ طالبِ علمی حضرت بابا فرید گنجِ شکر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه مسجد میں تشریف لے جاتے اور قبلہ رُخ بیٹھ کر اپنے اَسباق یاد کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ سُلطانُ المشائخ

1 . . . اقتباس الانوار، ص ۴۳۴، حیاتِ گنجِ شکر، ص ۲۵۵

حضرت قُطبُ الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ملتان میں جلوہ گر ہوئے اور اسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لائے۔ حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حَسبِ عادت مُطَالَعہ میں مصروف تھے کہ ایک خوشگوار احساس نے آپ کو نظر اٹھانے پر مجبور کردیا۔ نظر اٹھنے کی دیر تھی کہ ایک ولیِ کامل کے روشن اور نورانی چہرے کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی ہونے لگیں چنانچہ بے ساختہ احترام میں کھڑے ہوئے اور قریب آکر دو زانو بیٹھ گئے۔ حضرت قُطبُ الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا: کیا پڑھ رہے ہو؟ عرض کی: فقہ کی کتاب "اَلنَّافِع" ہے، فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس کتاب سے نفع ہوگا؟ عرض کی: حضور! نفع تو آپ کی نظرِ کرم سے ہوگا۔ جواب سُن کر حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت خوش ہوئے اور شفقت فرماتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنے مریدوں میں شامل فرمالیا۔ جب حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ملتان شریف سے واپس روانہ ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی پیچھے پیچھے چلنے لگے یہ دیکھ کر حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پہلے خوب علمِ دین حاصل کرو پھر میرے پاس دہلی آنا کیونکہ بے علم زاہد (یعنی علم نہ رکھنے والا پرہیز گار) شیطان کا مسخرہ (کھلونا) ہوتا ہے۔[1]

علم حاصل کرنے کی برکتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! علمِ دین حاصل کرنا بہت بڑی سعادت اور افضل عبادت ہے۔ علم کی روشنی سے جہالت اور گمراہی کے اندھیروں سے نجات ملتی

1 . . . سیر الاولیاء مترجم، ص ۱۲۱، خزینۃ الاصفیاء، ۲/ ۱۱۰ ملخصاً

ہے۔ علم ہی سے اللہ پاک کی پہچان حاصل ہوتی ہے۔ علم کے بغیر عمل کرنے والے کے اَعمال اکثر اوقات بجائے دُرُستی اور ثواب کے خراب اور باعثِ عذاب بن جاتے ہیں۔ علمِ دِین سیکھنے کا ذہن بنانے کے لیے اِس پُرفتن دَور میں **"مدنی چینل"** بہت مُعاوِن و مددگار ہے، ☆ **مدنی چینل** پر چلنے والے علمِ دِین سے مالامال مختلف سلسلے عِلمِ دِین سیکھنے کا شوق پیدا کریں گے، **ہفتہ وار مدنی مذاکرہ** خود بھی پابندی سے دیکھیں اور اپنے گھر والوں کو بھی دِکھائیں، اس سے بھی **علم دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہوگا، ☆ **ہر ہفتہ وار مدنی رِسالے** کے مطالعہ کا معمول بنالیں، اس کی برکت سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہوگا ☆ **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** کے مطالعہ کی برکت سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہوگا، ☆ دعوتِ اِسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) کا وِزٹ کیجیے، سینکڑوں موضوعات پر **سُنّتوں بھرے بیانات** (آڈیو/ ویڈیو)، **مدنی مذاکرے** دیکھنے سُننے، علمِ دِین سے مالامال **کُتب و رسائل** کے مطالعہ کی برکت سے **علمِ دِین سیکھنے** کا شوق پیدا ہوگا۔

عِلمِ دِین کے فضائل کی تو کیا ہی بات ہے! مکتبۃُ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 ص618 پر لکھا ہے: ☆ علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ساری دنیا جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے ☆ اس کا حاصل کرنا بلندی کی علامت ہے۔ ☆ یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے ☆ یہی وہ چیز ہے جس سے دنیا و آخرت سُدھرتی ہے۔ ☆ (اور علم سے) وہ علم مراد ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو ☆ یہی وہ علم ہے جس سے دنیا و آخرت دونوں

سنورتی ہیں ☆یہی وہ علم ہے جو ذریعۂ نجات ہے ☆یہی وہ علم ہے جس کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں ☆اور یہی وہ علم ہے جس کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔[1] **یاد رہے!** بعض علوم کا حاصل کرنا فرض ہے۔ جیسا کہ حضورِ اکرم، رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ'' یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔[2] اس حدیثِ پاک سے اسکول کالج کی مُرَوَّجہ دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضَروری دِینی علم مُراد ہے۔ ☆لہٰذا سب سے پہلے اسلامی عقائد کا سیکھنا فرض ہے۔ ☆اس کے بعد نَماز کے فرائض و شرائط و مُفسِدات (یعنی نَماز کس طرح دُرُست ہوتی ہے اور کس طرح ٹُوٹ جاتی ہے) یہ سیکھنا فرض ہے۔ ☆پھر رَمَضانُ المُبارَک کی تشریف آوری ہو تو جس پر روزے فرض ہوں اُس کیلئے روزوں کے ضَروری مسائل (سیکھنا فرض ہیں)۔ ☆جس پر زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لئے زکوٰۃ کے ضَروری مسائل (سیکھنا فرض ہیں۔) ☆اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے (مسائل سیکھنا فرض ہیں۔) ☆نکاح کرنا ہے تو اس کے (مسائل سیکھنا فرض ہیں۔) ☆(الغرض!) ہر مسلمان عاقِل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے۔ ☆اِسی طرح ہر ایک کے لئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ ☆اسی طرح باطِنی فرائض مثلاً عاجِزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہ اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ (یہ سیکھنا بھی فرض ہے۔) ☆باطنی گناہ مثلاً تکبُّر، رِیاکاری، حسد، بدگمانی، بُغض و کینہ، شَماتت (یعنی کسی کی مصیبت پر خوش ہونا) وغیرہا اور ان کا علاج

---

1 ...بہارِ شریعت، ۳/۶۱۸، حصہ:۱۶ بتغیر

2 ...ابن ماجه، کتاب السنة، باب فضل العلماء...الخ ۱/۱۴۶، حدیث:۲۲۴

سیکھنا (بھی) ہر مسلمان پر فرض ہے۔☆ مُہلِکات یعنی ہَلاکت میں ڈالنے والی چیزیں جیسا کہ وعدہ خِلافی، جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان، بدنِگاہی، دھوکا، ایذائے مسلم وغیرہ وغیرہ تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں کے بارے میں ضَروری اَحکام سیکھنا بھی فرض ہے تاکہ اِن سے بچا جاسکے۔[1] ان علوم کی مزید تفصیلات جاننے کے لیے امیرِ اہلسنّت کی تصنیف "**نیکی کی دعوت**" کے صفحہ 135 کا مطالعہ اِنتہائی مُفید ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی **عِلْمِ دِین** ایک لازوال دولت ہے، **علمِ دِین** انبیاء عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی میراث ہے، **علمِ دین** قُربتِ الٰہی کا راستہ ہے، **علمِ دین** ہدایت کا سرچشمہ ہے، **علمِ دِین** گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے، **علمِ دین** خوفِ خدا کو بیدار کرنے کا نسخہ ہے، **علمِ دین** دنیا وآخرت میں عزّت پانے کا سبب ہے، **علمِ دِین** مُردہ دلوں کی حیات (Life) ہے، **علمِ دین** ایمان کا محافظ ہے، **علمِ دین** خَلقِ خُدا کی محبّت پانے کا سبب ہے۔ اَلْغَرَض! **علمِ دین** بے شمار خوبیوں کا جامع ہے، **علمِ دین** میں دِین بھی ہے، **علمِ دین** میں دنیا بھی ہے، **علمِ دین** میں سکون بھی ہے، **علمِ دین** میں اطمینان بھی ہے، **علمِ دین** میں لذّت بھی ہے، **علمِ دین** میں آرام بھی ہے، لہٰذا عقل مند وہی ہے جو **علمِ دین** کی طلب میں مشغول ہوکر دنیا کے ساتھ نجاتِ آخرت کی بہتری کا بھی سامان کرجائے۔ افسوس! ہمارے معاشرے کی اکثریت نہ تو خود عِلمِ دِین سیکھنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور نہ ہی اپنی اولاد کو عِلمِ دِین سکھاتی ہے۔ اپنے ہونہار (لائق وذہین) بچوں کو دُنیاوی علوم وفنون تو خُوب سکھائے جاتے ہیں مگر فرض عُلوم، قرآنِ کریم پڑھانے اور سُنّتیں سکھانے کی

---

1 . . . نیکی کی دعوت، ص ۱۳۵ بتغیر

طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ یہ خواہش تو کی جاتی ہے کہ میرا بیٹا ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر اور کمپیوٹر پروگرامر بنے مگر اپنی اولاد کو عالمِ دین، مفتیِ اسلام اور شیخ الحدیث بنانے کی سوچ ختم ہوتی جارہی ہے۔ **اے کاش!** ہم اپنی اولاد کو علمِ دین سکھا کر اپنے لیے **صدقۂ جاریہ** چھوڑ کر جانے میں کامیاب ہو جائیں، **اے کاش!** ہماری یہ تمنا ہو کہ مرنے کے بعد میری اولاد میرے لیے **ایصالِ ثواب** کرے، مگر **یادرکھئے!** یہ تمنّائیں جبھی پوری ہو سکیں گی جب ہماری اولاد **علمِ دِین کی لازوال دولت** سے مالا مال ہو گی۔ اللہ پاک ہمیں علمِ دین سیکھنے سکھانے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ بہاءُ الدّین مُلتانی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم چھوٹی عمر میں ہی تاجِ ولایت سجانے والے اَوْلیائے کرام کے بارے میں سن رہی تھیں۔ ان میں سے ایک حضرت شیخ الاسلام بہاءُ الدّین زکریّا مُلتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔ آپ بھی مادر زاد (پیدائشی) اَوْلیائے کرام میں سے ہیں۔ بُزُرگی کے آثار تو وقتِ ولادت ہی سے ظاہر تھے۔ منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن میں بھی رَمَضَانُ الْمُبارک میں دن کے وقت دودھ نہ پیتے تھے۔[1] آپ کی علاماتِ ولایت بچپن ہی سے ظاہر ہونے لگی تھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت وجیہ الدین محمد غوث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آپ کے پاس تلاوتِ قرآنِ کریم کرتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ماں کا دودھ چھوڑ کر تلاوت کی طرف متوجہ ہو

1 . . . تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ۴۰، اللہ کے ولی، ص ۴۰۲ ملخصا

جاتے۔ گویا قرآن سُن رہے ہوں۔[1] باوجود مادرزاد ولی ہونے کے سنِ شعور کو پہنچتے ہی حضرت بہاءُ الدین زَکریّا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علمِ دین سیکھنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ اللہ پاک کی عطا کردہ صلاحیتوں اور کریم اُستاد کی شفقتوں سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 7 یا 12 سال کی عمر میں ہی مکمل قرآنِ پاک قرأتِ سَبعہ کے ساتھ حفظ فرمالیا۔ پھر مقامی اَساتذہ سے اِکتسابِ علم کیا۔[2] حضرت شیخ بہاءُ الدّین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ابھی 12 سال کے تھے کہ والدِ گرامی کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ آپ کے چچا حضرت شیخ احمد غوث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سر پر والدِ ماجد کی دستار باندھی اور آباء واَجداد کی مَسنَد پر بٹھا کر خانقاہ کے سارے انتظامات آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سپرد کردیئے۔[3] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دل میں علمِ دین حاصل کرنے کا جذبہ تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے چچاجان کو سارے انتظامات سنبھالنے کی اِلتجا کی اور خود علمِ دین حاصل کرنے کے لئے اِجازت چاہی اوران کی اِجازت سے علمِ دین سیکھنے چلے گئے۔[4]

اولاد کی دینی تربیت کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی اولاد کو علمِ دین حاصل کرنے کا ذہن دیں اور جو علمِ دین حاصل کرنے کا ذوق شوق رکھتے ہوں ان کی

---

1 ... تذکرہ اولیائے پاک وہند، ص۳۶، تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص۴۰، اللہ کے خاص بندے، ص ۵۴۰، اللہ کے ولی، ص۴۰۳ ملخصا

2 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص۴۱، تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ، ص۱۴۲

3 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص۴۱ ملخصا، تذکرہ اولیائے پاک وہند، ص۳۶ ملخصا

4 ... اللہ کے ولی، ص۴۰۳، ۴۰۴

حوصلہ افزائی بھی کریں۔

یاد رکھئے! آپ کا پیارا بیٹا، آپ کے جگر کا ٹکڑا اور آپ کی آنکھوں کا تارا ہی سہی لیکن یہ مت بھولئے کہ وہ اللہ پاک کا بندہ، اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا اُمّتی اور اسلامی مُعاشَرے کا ایک فرد ہے۔ اگر آپ کی تربیَت اسے اللہ پاک کی دُرُست طریقے پر عبادت، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتیں اور اسلامی مُعاشَرے میں اس کی ذِمّے داری نہ سکھا سکی تو اُسے اپنا اطاعت گزار فرزند دیکھنے کے سنہرے خواب بھی مت دیکھئے کیونکہ یہ اسلام ہی تو ہے جو ایک مسلمان کو اپنے والِدَین کی اطاعت اور ان کے حُقُوق کی بجا آوری کا درس دیتا ہے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ جب اَولاد کی تربیَت سے غفلت کے اثرات سامنے آتے ہیں تو یہی والِدَین ہر کسی کے سامنے اپنی اولاد کے بگڑنے کا رونا روتے دکھائی دیتے ہیں، انہیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں خود ان کا اپنا ہی ہاتھ ہے۔ انہوں نے اپنے بچے کو A.B.C بولنا تو سکھایا مگر قرآن پڑھنا نہ سکھایا، مغرِبی تہذیب کے طور طریقے تو سمجھائے مگر رسولِ عَرَبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتیں نہ سکھائیں، جنرل نالج (معلوماتِ عامہ) کی اَہمِیّت پر تو اس کے سامنے گھنٹوں لیکچر دیئے مگر فرض دینی عُلوم کے حُصُول کی رَغبت نہ دلائی، اس کے دل میں مال کی مَحبّت تو ڈالی مگر عشقِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی شَمع نہ جلائی، اسے دُنیوی ناکامیوں کا خوف تو دلایا مگر قبر و حشر کے امتحان کی ناکامی کے بھیانک نتائج سے نہ ڈرایا، اسے ''ہیلو! ہاؤ آر یُو!'' کہنا تو سکھایا مگر سلام کرنے کا صحیح طریقہ نہ بتایا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ایک زبردست نعمت ہے۔ قرآن و احادیث اور اقوالِ بُزرگانِ

دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کی روشنی میں اولاد کی تربیت کا طریقہ جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی 188 صفحات پر مشتمل کتاب، "تربیتِ اولاد" کا ضرور مطالعہ کیجئے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے جس نے میری سنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

مہمان نوازی کے نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "قبر کا امتحان" سے مہمان نوازی کے متعلق کچھ نکات سنتی ہیں۔

پہلے دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ کیجئے: (1) ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک اور قِیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ وہ مہمان کا احترام کرے۔[3] حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مہمان کا

---

1 . . . نیکی کی دعوت، ص۵۴۶ ملخصا

2 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

3 . . . بخاری، کتاب الادب، باب من کان یومن باللہ . . . الخ، ۴/۱۰۵، حدیث: ۶۰۱۸

اِحترام یہ ہے کہ اس سے خَندہ پیشانی سے ملے اس کے لئے کھانے اور دوسری خدمات کا اِنتِظام کرے حتَّی الاِمکان اپنے ہاتھ سے اس کی خدمت کرے۔[1] (2) ارشاد فرمایا: جب کوئی مِہمان کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رزق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحِبِ خانہ کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔[2] ☆جب آپ کسی کے پاس بطورِ مہمان جائیں تو مُناسب ہے کہ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ حسبِ حیثیت میزبان یا اس کے بچّوں کے لئے تحفے لیتے جایئے ☆صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضَروری ہیں: (۱) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے (۲) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو، (۳) بِغیر اجازتِ صاحبِ خانہ (یعنی میزبان سے اجازت لئے بغیر) وہاں سے نہ اٹھے اور (۴) جب وہاں سے جائے تو اس کے لئے دُعا کرے۔[3] ☆گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعامَلات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔ میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مثلاً کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجود مہمان مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کرے تو گناہ ہو گا، اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ "آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟" کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادتِ کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۲

2 . . . کنز العمال، کتاب الضیافۃ، باب الترغیب فی الضیافۃ، جزء: ۹، ۵/۱۰۷، حدیث: ۲۵۸۳۱

3 . . . عالمگیری، کتاب الکراھیۃ، باب الھدایا والضیافات، ۵/۳۴۴

کے باوُجود اِصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مِہمان کو کہنا پڑ جائے کہ "میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے" میزبان کو چاہئے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ "اور کھاؤ" مگر اس پر اِصرار نہ کرے کہ کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لئے نقصان دہ ہو۔[1]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... عالمگیری، کتاب الکراھیۃ، باب الھدایا والضیافات، ۵/۳۴۴

بیان:18 ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نُور ہو گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مدنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 ...جامع صغیر، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰

2 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الحَبِیب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کامیابی ایسی منزل ہے جس کی خواہش ہر اسلامی بہن کے دل میں ہوتی ہے، دُنیاوی مُعاملات ہو یا آخرت کے مُعاملات، اَلغرض! ہر ایک زندگی کے ہر موڑ پر کامیاب ہونا چاہتی ہے اور یہ سوچتی ہے کہ کامیابی اس کے قدم چومے، کبھی بھی ناکامی اس کا مقدر نہ بنے۔ یاد رکھئے! کسی بھی مقصد میں کامیابی کے لئے اِستقامت حاصل کرنا ضروری ہے، آج کے بیان میں ہم اِستقامت کیا ہے؟ کامیابی کے لئے اِستقامت کیوں ضروری ہے؟ اِستقامت حاصل کرنے کے فوائد، قُرآنِ کریم اور احادیثِ طیّبہ میں اِستقامت حاصل کرنے کے طریقے، اللہ والوں کی اِستقامت کے واقعات اور اِستقامت کی راہ میں حائل ہونے والی رکاوٹوں کے متعلق سُنیں گی، اللہ پاک

ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجّہ کے ساتھ سننا نصیب فرمائے۔ اٰمِیْنْ

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں

صحابیِ رسول، حضرت عبدُ اللہ بن حُذَافہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو غیر مسلم رومیوں نے قید کرکے اپنے بادشاہ کے سامنے پیش کیا تو بادشاہ نے آپ سے کہا: تم اپنے دین سے پھر جاؤ، میں تمہیں اپنی بادشاہت میں شریک کرلوں گا، اپنی بیٹی کا نکاح تمہارے ساتھ کردوں گا، تو حضرتِ عبدُ اللہ بن حُذَافہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جواب دیا: اگر تم اپنی ساری بادشاہت بھی مجھے دے دو، پھر بھی میں آنکھ جھپکنے کے برابر اپنے دین سے نہیں پھروں گا، تو اس غیر مسلم بادشاہ نے کہا: پھر تجھے قتل کردوں گا، حضرت عبدُ اللہ بن حُذَافہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جواب دیا: یہ تجھے اختیار ہے، تو بادشاہ کے حکم سے اس کے تیر اندازوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ہاتھ، پاؤں اور جسم پر تیر برسانا شروع کردیے اور بار بار کہتے اب بھی اپنے دین کو چھوڑ دو، مگر صَبْر و اِستقلال کے پیکر، حضرت عبدُ اللہ بن حُذَافہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے کہ ہرگز نہیں۔ آخر بادشاہ نے حکم دیا: اسے سولی سے اتار لو اور پیتل کی بنی ہوئی دیگ میں تیل ڈال کر آگ پر رکھا جائے، جب دیگ میں تیل گرم ہو گیا تو بادشاہ نے ایک مسلمان قیدی کے بارے میں حکم دیا کہ اسے گرم تیل میں ڈال دو۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سامنے اس مسلمان قیدی کو تیل میں ڈال دیا گیا جس سے گوشت جل گیا اور ہڈیاں تیل میں چمکنے لگیں۔ اس کے بعد بادشاہ نے پھر حضرت عبدُ اللہ بن حُذَافہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

سے کہا: اب ہمارا مذہب قبول کر لو، ورنہ اِسی آگ کی دیگ میں تمہیں بھی ڈال کر جلا دیا جائے گا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پھر اپنے ایمانی جوش سے کام لے کر فرمایا: میں اپنے دین کو ہر گز نہیں چھوڑوں گا۔ بادشاہ نے حکم دیا: انہیں اس میں ڈال دو، چنانچہ

جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو آگ کی دیگ میں ڈالنے کے لیے اٹھایا گیا، تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے، بادشاہ نے یہ دیکھ کر کہا انہیں میرے پاس لاؤ۔ شاید آگ کو دیکھ کر اب اس کے خیالات پلٹ جائیں اور میری بات مان لے، لیکن بادشاہ کی یہ تمنا اور سوچ بے فائدہ نکلی۔ کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں آگ کے ڈر سے نہیں رو رہا، بلکہ میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ آہ! آج ایک ہی جان ہے، جسے راہِ خُدا میں قُربان کر رہا ہوں، کاش کہ میرے جسم کے ہر ہر حصّے میں ایک ایک جان ہوتی اور وہ سب جانیں میں راہِ خُدا میں ایک ایک کر کے قُربان کر دیتا۔(1)

ترے نام پر سر کو قربان کر کے ترے سر سے صدقہ اتارا کروں میں
یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروروں ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

(سامانِ بخشش، ص ۱۵۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ حضرت عبدُ اللہ بن حُذَافہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایمان پر اِستقامت کا کیسا زبردست مظاہرہ کیا، ذرا سوچئے! جب جسم پر تیر برسائے جا رہے ہوں، ہاتھ، پاؤں اور جسم کو زخموں سے چور چور کیا جا رہا ہو، نگاہوں کے سامنے آگ پر تپتے ہوئے تیل میں کسی کو ڈالا جا رہا ہو تو دنیا کا بڑے سے بڑا طاقتور

---

1 … تفسیر ابن کثیر، پ ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۱۰۶، ۴/ ۵۲۱

انسان بھی ثابت قدم نہیں رہ سکتا، مگر قربان جایئے! حضرت عبدُاللہ بن حُذافہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اِستقامت پر کہ جس میں ذرہ بھر بھی کوئی کمی نہیں آئی، نہ ان غیر مسلموں کی دھمکیاں ڈرا سکیں، نہ ہی قید و بند کی تکلیفیں ایمان سے ہٹا سکیں۔ حق و صَداقت کا پیکر مصیبتوں کی کالی کالی گھٹاؤں سے بالکل نہ گھبرایا، خُدا و مصطفٰے سے سچی محبت کرنے والا دنیا کی آفتوں کو بالکل خاطر میں نہ لایا۔ بلکہ اس راہ میں پہنچنے والی ہر مصیبت کا خوش دلی کے ساتھ خیر مقدم کیا، دنیا کے مال اور حُسن و جمال کا لالچ بھی آپ کی استقامت میں کوئی کمی نہ لا سکا، حتی کہ آپ نے اسلام کی خاطر دنیاوی راحتوں پر ٹھوکر ماری اور بادشاہ کو عشق و محبّت سے بھرا ایسا خوبصورت جواب دیا کہ **"یہ تو ایک جان ہے اگر میرے جسم کے ہر ہر حصے میں ایک ایک جان ہوتی تو بھی اس کو راہِ خدا میں قربان کر دیتا"** جسے سُن کر بادشاہ بھی حیران و پریشان رہ گیا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ ان اللہ والوں کو دین و ایمان پر کیسی استقامت حاصل تھی، لہٰذا ہمیں بھی اُن کاموں میں استقامت حاصل کرنی چاہیے، جن میں اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا ہو، ☆ ہمیں استقامت اُن کاموں میں حاصل کرنی چاہیے جس میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہو، ☆ ہمیں استقامت اُن کاموں میں حاصل کرنی چاہیے، جن میں دینِ اسلام کی سربلندی ہو، ☆ ہمیں استقامت اُن کاموں میں حاصل کرنی چاہیئے کہ جس میں دُنیا میں آنے کا مقصد حاصل ہو سکے، ☆ ہمیں استقامت اُن کاموں میں حاصل کرنی چاہیے، جن میں مُلک و ملّت کا فائدہ ہو، ☆ ہمیں استقامت اُن کاموں میں حاصل کرنی چاہیے جو سنّتوں کے پھیلانے کا

سبب بنیں، ☆ ہمیں استقامت اُن کاموں میں حاصل کرنی چاہیے جو نیکیوں کی طرف لے جانے والے ہوں، ☆ ہمیں استقامت اُن کاموں میں حاصل کرنی چاہیے جو مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کا سبب بنیں، ☆ ہمیں استقامت اُن کاموں میں حاصل کرنی چاہیے جو ہمارے ایمان کو مضبوط کریں، کیونکہ

یہی استقامت حقیقت میں کامیابی کا راز ہے، یہی استقامت خوف و غم سے رہائی کا وسیلہ ہے، یہی استقامت جنت میں لے جانے کا سبب ہے، یہی استقامت ایمان کی بنیاد ہے، یہی استقامت ایسی دولت ہے جس کی برکت سے دنیا میں عزت و شرف اور آخرت میں کامیابی نصیب ہوتی ہے، یہی اِستقامت جنت میں داخلے کا وسیلہ بنتی ہے۔ چنانچہ

اللہ کریم پارہ 24 سورۂ حم اَلسَّجدَہ کی آیت نمبر 30 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ (پ ۲۴، حم السجدۃ: ۳۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا ربّ اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے اُن پر فرشتے اُترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اُس جنّت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔

تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے: بے شک وہ لوگ جنہوں نے اللہ پاک کے ربّ ہونے اور اُس کی وحدانیّت کا اقرار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا ربّ صرف اللہ پاک ہے، پھر وہ اس اقرار اور اس کے تقاضوں پر ثابت قدم رہے ان پر اللہ پاک کی طرف سے فرشتے اُترتے ہیں اور انہیں یہ بشارت دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ تم آخرت میں پیش آنے والے حالات سے نہ ڈرو اور اہل و عیال وغیرہ میں سے جو کچھ پیچھے چھوڑ آئے اُس کا غم نہ کرو

اور اُس جنّت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے دنیا میں اللہ پاک کے رسولوں کی مقدّس زبان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔[1]

اِستقامت دِین پر مجھ کو عطا فرمائیے
یَارَسولَ اللہ برائے آلِ یاسِر یانبی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آیتِ کریمہ سے اِستقامت کی فضیلت و اہمیت معلوم ہوئی، کیونکہ صاحبِ استقامت ایمان والوں پر ربِّ کریم کے فرشتے نازل ہوتے ہیں، استقامت والی اسلامی بہن ہی ترقی کرتی ہے۔ استقامت والی اسلامی بہن کبھی ناکام نہیں ہوتی۔ استقامت والی اسلامی بہن اپنی مَحبوب اشیاء کی قربانی دینے میں بھی پیچھے نہیں رہتی، استقامت والی اسلامی بہن حالات دیکھ کر لڑکھڑاتی نہیں، استقامت والی اسلامی بہن تکالیف کے طوفانوں میں ڈگمگاتی نہیں ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ راہِ حق کو اپنانے اور اس پر ثابت قدم رہنے کی کوشش کریں، کیونکہ یہی دونوں جہاں میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ آیئے! استقامت کا ذہن پانے کے لئے اس کی فضیلت پر دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے سنتی ہیں: چنانچہ

اِستقامت کے فضائل

ارشاد فرمایا: تمہارے بعد صبر کا زمانہ آئے گا جو شخص اس زمانے میں دین سے مضبوطی کے ساتھ چمٹ جائے گا اس کو تم میں سے پچاس شہیدوں کے برابر اجر و ثواب ملے گا۔[2]

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ ۲۴، حم السجدہ، تحت الآیۃ:۳۰، ۸/۶۳۱

2 ... کنز العمال، کتاب الفتن والاھواء، باب الفتن والھرج، جز ۱۱، ۶/۵۳، حدیث:۳۰۸۴۸

حضرت سفیان بن عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے روایت ہے: میں نے نبیِ رحمت، شفیعِ امّت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: مجھے اسلام کی کوئی ایسی جامع بات بتا دیجئے کہ پھر مجھے کسی اور سے اس کے بارے میں سوال کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ تو نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ** یعنی کہو کہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر ثابت قدم رہو۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ دوسری حدیثِ پاک میں بظاہر دو الفاظ ہیں: ''اِیمان'' اور ''اِستقامت'' مگر اصل میں یہ ایک ہی حقیقت کی دو مختلف تعبیریں ہیں۔ کیونکہ ایمان دعویٰ ہے تو استقامت اس پر دلیل ہے۔ ایمان ربِّ کریم کی وحدانیت کا اقرار ہے تو استقامت اس کا مَظہر ہے۔ ایمان ربِّ کریم کی بندگی کا نام ہے تو اِستقامت اس کی حقیقی تعبیر ہے۔ ایمان مومن مرد و عورت کی شان ہے تو اِستقامت اس کا وقار ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر نیک کام میں استقامت حاصل کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔ آیئے! استقامت کی تعریف سنتے ہیں: چنانچہ

اِستقامت کی تعریف

علامہ شریف جُرجانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: گناہوں سے بچتے ہوئے نیک اعمال کی پابندی کرنا اِستقامت کہلاتا ہے۔(2)

1… مسلم، کتاب الایمان، باب جامع اوصاف الاسلام، ص۴۶، حدیث: ۱۵۹

2… التعریفات للجرجانی، باب الالف، تحت اللفظ: الاستقامة، ص۲۰

استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً استقامت کی تعریف اور اس کی اہمیت کو سن کر ہمارے دل میں بھی استقامت حاصل کرنے کی تمنا پیدا ہوئی ہو گی، کیونکہ استقامت ایک ایسا درجہ ہے جس کے ذریعے مقصد میں کامیابی نصیب ہوتی ہے، جس کام میں استقامت نہیں ہوتی وہ کام کبھی پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچتا، استقامت نیکیوں کے حصول کا ایک بہترین ذریعہ ہے، جو اسلامی بہن اپنے کام میں استقامت اختیار نہیں کرتی اس کی کوشش ضائع ہو جاتی ہے اور اس کی محنت کا وہ پھل نہیں ملتا جس کی اسے تمنا وخواہش ہوتی ہے۔ جو اسلامی بہن اِستقامت سے محروم ہوتی ہے وہ کبھی بھی اپنے موجودہ مقام سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔ مشہور مقولہ ہے:

اَلِاسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ یعنی استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے۔

حضرت اَبُو علی جوزجانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِستقامت اختیار کرو، کرامت کے طلب گار نہ بنو، کیونکہ تمہارا نفس کرامت کی طلب میں ہے جبکہ تمہارا ربّ تم سے اِستقامت کا مطالبہ فرماتا ہے۔ (1)

اِستقامت حاصل کرنے کے طریقے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کئی اسلامی بہنیں یہ شکوہ کرتی نظر آتی ہیں کہ ہم عمل تو شروع کر لیتی ہیں لیکن اس میں استقامت حاصل نہیں کر پاتیں، مثلاً کوئی اسلامی بہن نمازوں کی پابندی پر استقامت حاصل کرنا چاہتی ہے لیکن چند دن کے بعد

---

1 ... الرسالۃ القشیریۃ، باب الاستقامۃ، ص ۲۴۰

سُستی ہو جاتی ہے۔ کوئی اسلامی بہن تلاوتِ قرآن پر استقامت حاصل کرنا چاہتی ہے لیکن کچھ دن کے بعد پابندی نصیب نہیں ہوتی۔ آیئے! ان امور پر استقامت حاصل کرنے کے طریقے سنتی ہیں۔

(1) سچی نیّت

یاد رکھئے! کسی بھی نیک عمل پر استقامت پانے کے لیے سب سے پہلے استقامت کی سچی نیت یعنی دل میں استقامت حاصل کرنے کا پختہ ارادہ ہونا بہت ضروری ہے جب تک پختہ اِرادہ نہیں ہو گا اس وقت تک اِستقامت کا حصول بہت مشکل ہے اور جب نیّت مضبوط ہو جاتی ہے تو پھر استقامت حاصل ہو جاتی ہے۔

(2) بارگاہِ الٰہی میں دُعا

کسی بھی نیک عمل کو شروع کرنے سے پہلے ربِّ کریم کی بارگاہ میں اس پر استقامت کی دعا مانگئے کہ دُعا دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، دعا ربِّ کریم کے قُرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، دُعا ربّ کریم کی بارگاہ سے مُرادیں پانے کا سبب ہے، دعا بخشش و مغفرت کا پروانہ حاصل کرنے کا بہترین وظیفہ ہے۔ دعا مَصائِب و مُشکِلات کے حل کا نہایت آسان ذریعہ ہے، دُعا مانگنا ربِّ کریم کے پیارے بندوں کا طریقہ ہے، دعا ایک بہترین عبادت ہے، دُعا مانگنا پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت ہے اور دُعا گنہگار بندوں کے حق میں بہت بڑی نعمت و سعادت بھی ہے، دعا کسی عمل میں کامیابی پانے کا ذریعہ ہے، دعا مومن کا ہتھیار ہے اور جنگ بغیر ہتھیار کے لڑنا

سمجھداری کا کام نہیں اور جنگ بھی وہ جو شیطان جیسے خطرناک دشمن کے خلاف ہو۔ لہٰذا کسی بھی نیک عمل پر استقامت حاصل کرنے کے لئے دعا کی عادت بنانی چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) میانہ روی اختیار کریں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم استقامت حاصل کرنے کے طریقے سن رہی تھیں، کسی بھی مقصد میں استقامت حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جس عمل کو شروع کریں اس میں ابتداءً جلدی نہ کریں بلکہ اس میں میانہ روی اختیار کریں، پھر آہستہ آہستہ اس میں اضافہ کرتی جائیں، کیونکہ جلد باز انسان بہت جلد ہی ہمت ہار جاتا ہے، جس کی وجہ سے اس کام میں استقامت حاصل نہیں ہوتی ہے، لہٰذا اگر آپ استقامت حاصل کرنا چاہتی ہیں تو اس کام میں میانہ روی اختیار کریں، مثلاً کوئی اسلامی بہن روزانہ تلاوتِ قرآن کرنے پر استقامت حاصل کرنا چاہتی ہے تو اسے چاہئے کہ ابتداءً ایک، دو رکوع کی تلاوت کی عادت بنائے پھر اسی پر عمل کرتی رہے، جب دیکھے کہ اب یہ میرا معمول بن چکا ہے تو مزید ایک رکوع کا اضافہ کر دے اور روزانہ کچھ نہ کچھ بڑھاتی جائے تو اس طرح استقامت پانے میں کامیابی حاصل ہو جائے گی اور تلاوتِ قرآن کریم کی عادت بن جائے گی۔

دے شوقِ تلاوت دے ذَوقِ عبادت رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4)بزرگوں کی سیرت پر عمل کریں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نیک اعمال پر استقامت حاصل کرنے کے طریقوں میں سے ایک طریقہ بزرگانِ دین کی سیرت کا مطالعہ کرنا اوران اللہ والوں کی سیرت پر عمل کرنا بھی ہے، کیونکہ دینِ اسلام اپنے ماننے والوں کو استقامت کا عملی نمونہ اورزندگی کے ہر معاملے میں اپنے ربِّ کریم کی فرمانبرداری کرتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہے، یہی وجہ تھی کہ صحابۂ کرام اور بزرگانِ دین طرح طرح کی تکلیفیں اور مصیبتیں برداشت کرنے کے باوجود بھی ایمان پر ثابت قدم رہے، ان مقدّس ہستیوں کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے طرح طرح کی اذیتیں پہنچائی گئیں، کبھی جسم پر کوڑے مارے جاتے تو کبھی کئی کئی دن تک بھوکا رکھا جاتا، کبھی تپتے ہوئے صحرا میں لٹا کر جسم پر بھاری پتھر رکھ دیئے جاتے تو کبھی پاؤں میں زنجیریں ڈال دی جاتی تھیں، کبھی گلے میں رسی ڈال کر کھینچا جاتا تو کبھی پاؤں سے ٹھوکریں ماری جاتیں، کبھی سولی پر چڑھایا جاتا تو کبھی آگ پر تپتے ہوئے تیل میں ڈال دیا جاتا، مگر پھر بھی یہ اللہ والے ایمان اور محبّتِ رسول میں ثابت قدم رہے۔ آیئے! ان کی ایمان پر استقامت کا ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

سفید زخموں کے نشان

ایک مرتبہ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی نظر حضرت خَبّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی پیٹھ پر گئی، آپ نے دیکھا کہ ساری پیٹھ پر سفید سفید زخموں کے نشان ہیں۔ تو حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے پوچھا: اے خباب! یہ تمہاری پیٹھ میں زخموں کے نشان کیسے ہیں؟ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جواب دیا: اے اَمِیْرُ الْمُومِنِین آپ کو ان زخموں کی کیا خبر؟ یہ اس وقت کی بات

ہے جب آپ ننگی تلوار لے کر حضور رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کے لئے دوڑتے پھرتے تھے۔ اس وقت ہم نے محبّتِ رسول کا چراغ اپنے دل میں جلایا اور مسلمان ہوئے۔ اس وقت غیر مسلموں نے مجھ کو آگ کے جلتے ہوئے کوئلوں پر پیٹھ کے بل لٹا دیا، میری پیٹھ سے اتنی چربی پگھلی کہ کوئلے بجھ گئے اور میں گھنٹوں بے ہوش رہا، مگر ربِّ کریم کی قسم! جب مجھے ہوش آیا تو سب سے پہلے زبان سے کلمہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" نکلا۔ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے آبدیدہ ہو کر فرمایا: اے خباب! قمیص اٹھاؤ! میں تمہاری اس پیٹھ کی زیارت کروں گا۔ یہ پیٹھ کتنی مبارک و مقدّس ہے جو محبّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بدولت آگ میں جلائی گئی ہے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا سوچئے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اسلام کی سَربُلندی کیلئے کیسی کیسی قربانیاں دیں، طرح طرح کی اذیتوں کو برداشت کیا، مگر پھر بھی ان کے صبر واستقامت میں کوئی کمی نہیں آئی، یہی وجہ ہے کہ صَدیاں گُزرنے کے بعد بھی ان کی عظیم قُربانیوں اور ایمان پر ثابت قدمی کے چرچے ہر طرف گُونج رہے ہیں۔ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت موجیں مار رہی ہے، لوگ اپنے بچوں کے نام ان کے ناموں کی نسبت سے رکھتے نظر آتے ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم صرف باتیں بنانے، فارغ بیٹھے رہنے، فُضولیات میں وقت گنوانے اور حِیلے بہانے تراشنے کے بجائے عملی طور پر ان اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلیں، ربِّ کریم کی ذات پر بھروسا کر کے اپنے اندر دِین کی خاطر قُربانیاں دینے اور اس راہ میں آنے والی مصیبتوں پر صبر

---

1 ...الطبقات لابن سعد، رقم: ۴۳، خباب بن الارت، ۳/ ۱۲۳ ماخوذا

کر کے استقامت کی پیکر بنیں۔

مگر افسوس صد افسوس! فی زمانہ اگر ہم غور کریں تو ہمیں گناہوں پر اِستقامت حاصل ہے، ☆غیبت و چغلی کرنے پر استقامت حاصل ہے، ☆دوسری اسلامی بہنوں کی دل آزاری کرنے پر استقامت حاصل ہے، ☆دوسری اسلامی بہنوں کے بارے میں بد گمانی کرنے پر استقامت حاصل ہے، ☆گانے باجے، فلمیں ڈرامے دیکھنے پر استقامت حاصل ہے، ☆گالیاں دینے اور لڑائی جھگڑے کرنے پر استقامت حاصل ہے، ☆فرائض و واجبات کو چھوڑنے پر استقامت حاصل ہے، ☆گھنٹوں گھنٹوں فضول گفتگو کرنے، ڈائجسٹ اور ناول پڑھنے پر استقامت حاصل ہے، ☆انگلش سیکھنے اور بولنے پر استقامت حاصل ہے، مگر نیک اعمال کرنے پر استقامت حاصل نہیں، ☆نمازوں کی پابندی پر استقامت حاصل نہیں، ☆نیکی کی دعوت دینے پر استقامت حاصل نہیں، ☆تلاوتِ قرآن کرنے پر اِستقامت حاصل نہیں۔

یاد رکھئے! تاریخ گواہ ہے کہ جن لوگوں نے نیک اعمال پر استقامت حاصل کرنے کوشش کی تو اللہ پاک نے انہیں ایسا مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ کسی کو صحابی ہونے کا مقام و مرتبہ نصیب ہوا تو کسی کو تابعین میں سب سے افضل ہونے کا مقام مِلا۔ کسی کو تمام اولیا کی سرداری نصیب ہوئی تو کسی کو اپنے وقت کا مجدِّد ہونے کا منصب نصیب ہوا۔ کسی کو وقت کے اِمام ہونے کا منصب ملا تو کسی کو محدّث ہونے کا منصب نصیب ہوا اور قیامت تک آنے والوں کے دِلوں میں ان کی محبّت بیدار رہے گی، آیئے! اللہ والوں کی استقامت کے چند مختصر واقعات سنتی ہیں: چنانچہ

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے تلاوتِ قرآن پر ایسی استقامت حاصل کی کہ مکمل قرآنِ کریم ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔[1]

امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کم بولنے پر ایسی استقامت حاصل کی کہ کبھی دشمن کی بھی غیبت نہیں کی۔[2]

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے نیک اعمال پر ایسی استقامت حاصل کی کہ 40 سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی۔ جب بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بے وضو ہوتے تو اُسی وقت وضو فرما کر (2) رکعت نماز نفل پڑھ لیا کرتے تھے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم استقامت کے حوالے سے بیان سن رہی تھیں، جس طرح ہمارے بزرگانِ دین راہِ خدا میں آنے والی مصیبتوں اور تکلیفوں کے باوجود صبر واستقامت کے پیکر بنے رہے اسی طرح صحابیات اور خواتینِ اسلام نے بھی اس راہ میں کئی اذیتوں کو برداشت کیا، اپنے گھر بار لُٹا دیئے، خون کے رشتوں کو خوشی خوشی موت کے حوالے کر دیا، اپنی آبائی سرزمین کو چھوڑ کر دُور کہیں جا کر بسنا پڑا تو بھی ان کے حوصلے کبھی پَست نہ ہوئے، انہیں تپتے صَحْرَاؤں میں لٹایا گیا، دہکتے کوئلوں پر سلایا گیا، لوہے کے لِباس پہنا کر سُورج کی گرمی کا مزہ چکھایا گیا، ان کے بچوں اور اہلِ خانہ کو نظروں کے سامنے سُولی پر لٹکایا گیا، مگر پھر بھی ان کی استقامت میں کوئی

---

1 … المستطرف، ۱/۳۴

2 … تاریخ بغداد، رقم: ۷۲۹۷، النعمان بن ثابت ابو حنیفۃ، ۱۳/۳۶۱

3 … بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص ۱۶۴

فرق نہیں آیا، آیئے! ترغیب کے لئے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

حضرتِ سُمَیّہ کی استقامت

مکتبۃُ المدینہ کے رسالے **"صحابیات اور دین کی خاطر قربانیاں"** کے صفحہ 2 پر ہے: رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب حضرتِ سُمَیّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو اپنے بیٹے حضرتِ عمّار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور شوہر حضرتِ یاسر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سمیت **مکّہ مُکَرَّمہ** کے تپتے ہوئے صحرا میں ایذائیں پاتے دیکھتے تو ارشاد فرماتے: **صَبْرًا یَا آلَ یَاسِر** یعنی اے آلِ یاسر! صبر کرو! **مَوْعِدُکُمُ الْجَنَّۃُ** تمہارے لیے جنّت کا وعدہ ہے۔ اہلِ مکّہ بِالخُصُوص دشمنِ اسلام ابو جہل نے کون سا سِتَم ہے جو ان پر نہ کیا، اسے بس اسی بات سے سمجھ لیجئے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو لوہے کی زِرہ پہنا کر سخت دھوپ میں کھڑا کر دیا جاتا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا تصوُّر کیجئے! عَرَب میں سُورج کی تَپِش اور اس پر لوہے کے آگ برساتے لباس میں حضرتِ سُمَیّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا کیا حال ہوتا ہوگا، مگر قُربان جایئے! اس شہیدۂ اوّل کی عَظَمت و اِستِقامت پر! آپ کے دل میں **اللّٰہ** اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت اس طرح گھر کر چکی تھی کہ اتنی سَخْت تکالیف کے باوُجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اسلام کا دامَن نہ چھوڑا، بلکہ ڈَٹ کر اِن مُشکل حالات کا مُقابَلہ کیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے اس صَبْر و اِستِقامت میں ہمارے لئے دَرس ہے۔

مگر افسوس! فی زمانہ ہم چھوٹی چھوٹی تکلیفوں اور پریشانیوں کی وجہ سے دلبرداشتہ ہو کر نیک اعمال میں ثابت قدم نہیں رہتیں، کبھی فرائض و واجبات میں سستی کرتی ہیں تو کبھی

---

1 . . . الاصابۃ، رقم ۱۱۳۴۲، سمیۃ بنت خباط، ۸/۲۰۹۔ اسد الغابۃ، رقم ۷۰۱۴، سمیۃ ام عمار، ۷/۱۶۷ ماخوذا

کسی کی بات سُن کر نیکی کی دعوت دینے جیسی عظیم نیکی کو چھوڑ دیتی ہیں، کبھی رشتہ داروں اور سہیلیوں کی باتوں کی وجہ سے تلاوتِ قرآن کی عادت چھوڑ دیتی ہیں تو کبھی گھر والوں کی باتوں سے دل چھوٹا کر کے سنتوں سے دور ہو جاتی ہیں، الغرض فی زمانہ! سہیلیوں، گھر والوں اور دیگر رشتہ داروں کی باتوں کی وجہ سے ہماری ہمت ٹوٹ جاتی ہے، ہم نیک اعمال اور سنتوں کو چھوڑتی نظر آتی ہیں۔ اے کاش کہ ہمیں نیک اعمال پر استقامت حاصل ہو جائے۔ آیئے! مل کر دعا کرتی ہیں:

عبادت میں گزرے مِری زندگانی　　　کرم ہو کرم یا خُدا یا الٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم نے حضرت سُمَیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی ایمان پر استقامت کا واقعہ سنا جس سے ہمارا بھی نیک اعمال پر استقامت پانے، راہِ خدا میں آنے والی آزمائشوں، مصیبتوں اور تکلیفوں کے باجود صبر و استقامت پر قائم رہنے اور ایمان پر ثابت قدم رہنے کا ذہن بنا ہو گا مگر ہم چند دن نیک اعمال کر کے پھر سے دور ہو جاتی ہیں، ہمیں ان اعمال پر استقامت حاصل نہیں ہوتی، آخر وہ کونسی چیزیں ہیں جو اس راہ میں رکاوٹیں ہیں، آیئے! ان چیزوں کے بارے میں سنتی ہیں۔

استقامت کی راہ میں رکاوٹیں

یاد رکھئے! یوں تو ایمان و عمل پر ثابت قدمی سے رکاوٹ بننے والی کئی چیزیں ہیں۔ مثلاً (1) علمِ دین کا نہ ہونا۔ (2) زبان کی حفاظت نہ کرنا۔ (3) گناہوں کے ذریعے

اپنی جانوں پر ظلم کرنا۔(4) بری سہیلیوں کی صحبت اختیار کرنا۔(5) نفسانی خواہشات کی لذت حاصل کرنے کی حرص ہونا۔(6) مصائب و آلام اور آزمائشوں پر صبر نہ کرنا۔ (7) اللہ پاک کی رحمت سے مایوس ہونا۔(8) لمبی امیدیں رکھنا۔ (9) اور استقامت کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ دنیاوی محبّت ہے۔[1]

کیونکہ دنیا کی محبت میں گرفتار ہو کر انسان آخرت کو بھول جاتا ہے، دنیا کی محبت میں انسان گناہوں کی دلدل میں گرتا چلا جاتا ہے، دنیا کی محبت میں مبتلا ہو کر انسان حلال و حرام میں تمیز کرنا چھوڑ دیتا ہے، دنیا کی مَحبّت اور اس کے فریب میں آکر انسان اپنے ربِّ کریم کی نافرمانی کرتا ہے، دنیا کی محبت تمام گناہوں کی بنیاد ہے، جو اسلامی بہن دنیا کی محبّت میں مبتلا ہو جاتی ہے وہ اپنی آخرت کو بھول جاتی ہے، آیئے! اپنے دل میں دنیا سے بے رغبتی بڑھانے، نیک اعمال پر استقامت کا جذبہ بڑھانے اور اپنے دل میں فکرِ آخرت کا جذبہ اُجاگر کرنے کے لئے دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور نَصیحت و عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

دنیا سے بے رغبتی کے فضائل

ارشاد فرمایا: جو ہمیشہ دنیا کی فکر میں مبتلا رہے (اور دین کی پروا نہ کرے گا) تو اللہ پاک اس کے تمام کام پریشان کر دے گا اور اس کی مُفلسی ہمیشہ اس کے سامنے رہے گی اور اسے دُنیا اتنی ہی ملے گی جتنی اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہے اور جس کی نِیَّت آخرت کی جانب ہو گی تو اللہ کریم اس کی دل جمعی کے لئے اس کے تمام کام دُرُست فرما دے گا اور اس

1... تفسیر صراط الجنان، پ ۱۲، ہود، تحت الآیۃ: ۱۱۲، ۴/ ۵۰۶ بتغیر

کے دل میں دُنیا کی بے پروائی ڈال دے گا اور دنیا اس کے پاس خود بخود آئے گی۔[1]

ارشاد فرمایا: جس نے اپنی دنیا سے مَحبّت کی اس نے اپنی آخرت کو نُقصان پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت سے مَحبّت کی اس نے اپنی دُنیا کو نُقصان پہنچایا، لہٰذا تم فَنا ہونے والی (دنیا) پر باقی رہنے والی (آخرت) کو ترجیح دو۔[2]

بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی سے معلوم ہوا کہ دُنیا و آخرت دونوں کی مَحبّت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی، دنیا آخرت کی ضِد ہے۔ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایمان کا کم تَر درجہ یہ ہے کہ انسان جان لے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی رہنے والی، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دُنیا میں رہ کر آخرت کی تیاری کرے دنیا میں مشغول نہ ہو جائے۔[3]

دل مرا دُنیا پہ شَیدا ہو گیا اے مِرے اللہ یہ کیا ہو گیا
کچھ مرے بچنے کی صُورت کیجئے اب تو جو ہونا تھا مولیٰ ہو گیا

(ذوقِ نعت، ص ۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُنیا کی محبت سے پیچھا چھڑانے، فکرِ آخرت کا ذہن بنانے اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لیے اچھے ماحول کا ہونا بہت ضروری ہے۔

1... ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الهم بالدنيا، ۴/ ۴۲۴، حديث: ۴۱۰۵

2... مسند امام احمد، مسند الكوفيين، ۷/ ۱۶۵، حديث: ۱۹۷۱۷

3... مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۸ ملتقطا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول دیگر کئی گناہوں سمیت دنیا کی محبت دل سے نکالنے اور نیکیوں پر ثابت قدم رہنے کا ذہن دیتا ہے، آپ بھی اس مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی عادت بنایئے اور غور و فکر کرنے کے طریقوں پر عمل کر کے اپنی دنیا و آخرت کو سنواریئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

توکل و قناعت کے اصول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! توکل و قناعت کے بارے میں چند نکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: قناعت کبھی نہ خَتْم ہونے والا خزانہ ہے۔ (2) (2) فرمایا: بے شک کامیاب ہو گیا وہ شخص جو اِسلام لایا اور اُسے بَقَدرِ کِفایت رِزْق دِیا گیا اور اللہ پاک نے اُسے جو کچھ دِیا اُس پر قناعت بھی عطا فرمائی۔ (3) ☆ انسان کو جو کچھ اللہ پاک کی طرف سے مِل جائے

1 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 . . . الزھد للبیھقی، الجزء الاول من کتاب . . . الخ، ص۸۸، حدیث: ۱۰۴

3 . . . مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص۴۰۶، حدیث: ۲۴۲۶

اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینے کو قناعت کہتے ہیں۔[1] ☆روز مرّہ اِستِعمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔[2] ☆توکل کے تین درجے ہیں(۱) اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کرنا (۲) اس کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا۔(۳) اپنا ہر معاملہ اس کے سپرد کر دینا۔[3] ☆دُنیاوی چیزوں میں قَناعت اور صَبْر اچھا ہے مگر آخِرت کی چیزوں میں حرِص اور بے صَبْری اعلیٰ ہے، دِین کے کسی دَرَجہ پر پہنچ کر قناعت نہ کرلو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔[4] لالچ بہت ہی بُری خَصلَت اور نہایَت خراب عادت ہے، اللہ پاک کی طرف سے بندے کو جو رِزْق و نعمت اور مال و دَولت یا جاہ (یعنی عزّت) و مَرتبہ مِلا ہے، اُس پر راضی ہو کر قناعت کرلینی چاہئے۔[5] ☆جس کی للچائی نظریں لوگوں کے قبضے میں مال کو دیکھتی رہیں وہ ہمیشہ غمگین رہے گا۔[6] ☆بلعم بن باعوراء جو بہت بڑا عالم اور مستجاب الدعوات تھا، حرص و لالچ نے اسے دنیا و آخرت میں تباہ و برباد کر دیا۔[7] ☆اللہ پاک فرماتا ہے: وہ شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ مالدار ہے جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔[8] ☆اگر انسان کے پاس مال کی دو (2) وادِیاں بھی ہوں تو وہ

---

1 . . . جنتی زیور، ص۱۳۶ بتغیر قلیل

2 . . . التعریفات للجرجانی، باب القاف، تحت اللفظ: القناعة، ص ۱۲۶

3 . . . الرسالة القشیریة، ص ۲۰۳

4 . . . مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۱۲

5 . . . جنتی زیور، ۱۱۰ ملخصا

6 . . . الرسالة القشیریة، ص ۱۹۸

7 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۶۷ ماخوذا

8 . . . ابن عساکر، رقم ۷۷۴۰، موسیٰ بن عمران، ۶۱/ ۱۳۹ ملخصا

تیسری وادی کی تمنّا کرے گا اور اِبنِ آدم کے پیٹ کو قبر کی مِٹّی کے سِوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔[1]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لو ان لابن آدم . . . الخ، ص ۴۰۴، حدیث: ۲۴۱۵

بیان:19 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

آمنہ کے دلبر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔[1]

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مدنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

1 ... ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کیئے خوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب، اُذْكُرُوا اللّٰه، تُوبُوْا اِلَى اللّٰه وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب!   صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے ہمارے بیان کا موضوع ہے "**صفائی کی اہمیت**" ڈرائیور کی موت کی وجہ کیا بنی؟ گندگی کے کیا کیا نقصانات ہیں اور گندا رہنا کن کن چیزوں سے دوچار کر سکتا ہے؟ صفائی کے بارے میں اسلام ہمیں کیا تعلیم ارشاد فرماتا ہے؟ قرآن واحادیث میں صفائی ستھرائی کی کیا اہمیت بیان ہوئی ہے؟ کھانے سے پہلے اور بعد کے وضو کی کیا کیا برکتیں ہیں؟ کچرے کے ڈھیر میں لگنے والی آگ نے کیا

تباہی مچائی، دل کی صفائی کس قدر ضروری ہے؟ یہ تمام چیزیں اِنْ شَآءَ اللہ آج کے بیان میں ہم سنیں گی۔ اللہ پاک ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آئیے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

ڈرائیور کی پُر اسرار موت

ایک دن زید اپنے قریبی دوستوں کے ساتھ بذریعہ کار کہیں جا رہا تھا، کار فراٹے بھرتی ہوئی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی کہ زید کو راستے میں ایک ہوٹل نظر آیا، زید نے گاڑی ہوٹل پہ لگائی اور اپنے دوستوں سے کہا: ہمارا سفر کافی لمبا ہے، کھانے کا وقت بھی ہو چکا ہے، مجھے تو بہت بھوک لگی ہے لہٰذا اگر ہم اس ہوٹل پر رُک کر کچھ کھا پی لیں گے تو ہمارا بقیہ سفر اچھا گزرے گا، آپ لوگوں کی کیا رائے ہے؟ سب نے کہا: ٹھیک ہے، چنانچہ سب دوست کار سے اُتر گئے، زید نے دوستوں کو کہا آپ لوگ چلیں میں کار کو لاک کر کے آتا ہوں، چنانچہ سب دوست ہوٹل (Hotel) کی جانب چل دیئے، زید نے جلدی جلدی کار کو لاک کیا اور وہ بھی سیدھا ہوٹل کی جانب چل دیا، آتے ہی سب نے پہلا کام یہ کیا کہ ہاتھ منہ وغیرہ دھوئے اور خالی نشستوں پر بیٹھ گئے، زید نے مشورہ کر کے کھانے کا آرڈر دیا، کھانا آگیا اور سب دوست کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے، کھانے سے فراغت کے بعد زید کاؤنٹر پر آیا اور بل ادا کر کے ہوٹل سے نکل ہی رہا تھا کہ اِسی دوران اچانک ہوٹل میں بھگدڑ مچ گئی، کیا دیکھا کہ لوگ حیرانی و پریشانی کے عالم

میں اِدھر اُدھر بھاگ رہے ہیں، زید اور اس کے دوست کافی حیران تھے کہ ابھی تو یہاں سب کچھ ٹھیک تھا یہ اچانک سب کو کیا ہو گیا، پوچھنے پر معلوم ہوا کہ کچھ دیر پہلے ایک ٹرک ڈرائیور نے اس ہوٹل میں کھانا کھایا اور کھانے کے فوراً بعد وہ تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ دوسرے کئی لوگوں نے بھی اُس ہوٹل میں کھانا کھایا، خود زید اور اس کے دوستوں نے بھی تو اسی ہوٹل میں کھانا کھایا تھا مگر ان میں سے کسی کو کچھ بھی نہیں ہوا۔ تحقیق شروع ہوئی، کسی نے بتایا کہ ڈرائیور نے کھانے سے پہلے ہوٹل کے قریب ٹرک کے ٹائر چیک کئے تھے، پھر ہاتھ دھوئے بِغیر اُس نے کھانا کھایا تھا۔ چُنانچِہ ٹرک کے ٹائروں کو چیک کیا گیا تو اِنکِشاف ہوا کہ ٹائر کے نیچے ایک زَہریلا سانپ کُچلا گیا تھا جس کا زَہر ٹائر پر پھیل گیا اور وہ ڈرائیور کے ہاتھوں پر لگ گیا، ہاتھ نہ دھونے کے سَبَب کھانے کے ساتھ وہ زَہر پیٹ میں چلا گیا جو کہ ڈرائیور کی فوری موت کا سَبَب بنا۔

گندگی کے نقصانات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! انسانی صحّت کے لئے صفائی سُتھرائی کتنی ضروری جبکہ گندگی کتنی خطرناک ثابت ہوتی ہے، ڈرائیور (Driver) کو زہریلے ہاتھ نہ دھونے کی وجہ سے موت کا شکار ہونا پڑا، لٰہذا اگر ہم اپنے آپ کو ہلاکت و بربادی سے بچانا چاہتی ہیں، اگر ہم بیماریوں سے بچنا چاہتی ہیں، اگر ہم جراثیم کے حملوں سے بچنا چاہتی ہیں، اگر ہم اپنی صحت کو غنیمت اور نعمت سمجھتی ہیں، اگر ہم ڈاکٹروں اور حکیموں کی بھاری فیسوں کے بوجھ سے بچنا چاہتی ہیں، اگر ہم ہسپتالوں کے چکر نہیں لگانا چاہتیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم صاف ستھرا رہنے کی ہر ممکن کوشش کریں، کیونکہ گندگی انسانی صحت

کی دشمن ہے، گندگی وقت سے پہلے انسان کو بوڑھا کر دیتی ہے، گندگی بیماریوں کو لاتی ہے، گندگی موت کے قریب کر دیتی ہے، گندگی ڈاکٹروں اور دواؤں کا محتاج کروا دیتی ہے، گندگی چیزوں کو وقت سے پہلے ہی پُرانا کر دیتی ہے، گندگی مچھروں کی پیدائش کا سبب ہے، گندگی معاشرے کو دیمک کی طرح چاٹ لیتی ہے، گندگی دینی کاموں میں رکاوٹ کا باعث بن جاتی ہے، صفائی کا خیال نہ رکھنے والی اپنا وقار کھو دیتی ہے، صفائی کا خیال نہ رکھنے والی کی کوئی عزت نہیں ہوتی، صفائی کا خیال نہ رکھنے والی ترقی نہیں کرپاتی، صفائی کا خیال نہ رکھنے والی احساسِ کمتری میں مبتلا ہو جاتی ہے، اَلْغَرَض! گندگی بہت سی خرابیوں کا مجموعہ ہے اور صفائی کا خیال نہ رکھنے والی کسی بھی طرح لائقِ تعریف نہیں۔

بیان کردہ واقعے سے یہ نکتہ بھی معلوم ہوا! جب بھی کھانا کھایا جائے تو یاد کرکے کھانے کا وضو ضرور کرلینا چاہئے یعنی اچھی طرح ہاتھ، منہ کا اگلا حصہ ضرور دھولینا چاہئے اور کلی بھی کرلی جائے، اس لئے کہ ہم روزانہ ان ہاتھوں سے بیسیوں کام کرتی ہیں، جس کے سبب میل کچیل، بے شمار جراثیم ہمارے ہاتھوں سے چمٹ جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کھانے کا وضو کرنے کی برکت سے نہ صرف ہمارے ہاتھ منہ وغیرہ کی صَفائی ہو جاتی ہے بلکہ ہمیں کئی بیماریوں اور جراثیم سے بھی تحفُّظ (Protection) حاصِل ہو جاتا ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں تو باقاعدہ اس کی ترغیبیں بھی موجود ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے 5 فرامینِ مُصطفٰے سنتی ہیں، چنانچہ

کھانے سے پہلے اور بعد کے وضو کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: کھانے سے پہلے اور بعد میں وُضو کرنا مُحتاجی کو دُور کرتا ہے اور یہ رسولوں

عَلَیہِمُ السَّلَام کی سُنّتوں میں سے ہے۔[1]

2. ارشاد فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اللہ کریم اُس کے گھر میں خیر (یعنی بھلائی) زِیادہ کرے تو جب کھانا حاضِر کیا جائے، وُضُو کرے اور جب اُٹھایا جائے اُس وقت بھی وُضُو کرے۔[2]

3. ارشاد فرمایا: کھانے سے پہلے وُضُو کرنا ایک نیکی اور کھانے کے بعد کرنا دو نیکیاں ہیں۔[3]

4. ارشاد فرمایا: کھانے سے پہلے اور بعدِ وُضُو (یعنی ہاتھ اور منہ کا اگلا حصہ دھونا) رزق میں کُشادگی کرتا اور شیطان کو دُور کرتا ہے۔[4]

5. ارشاد فرمایا: کھانے میں بَرَکت کا ذریعہ اس سے پہلے وضو کرنا (یعنی دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا) ہے اور اس کے بعد (یعنی کھانے کے بعد) وضو کرنا ہے۔[5]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ کھانے کے وُضُو سے مُراد نَماز والا وُضُو نہیں بلکہ اِس سے مراد دونوں ہاتھ گٹّوں تک اور منہ کا اگلا حصّہ دھونا اور کُلّی کرنا ہے۔ حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: تَوریت شریف میں دو بار ہاتھ دھونے کُلّی کرنے کا حکم تھا، کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد مگر قوم کے شریروں نے صِرف بعد والا باقی رکھا، پہلے کا ذِکر مٹا دیا۔

---

1 ... معجم اوسط، ۵/۲۳۱، حدیث: ۷۱۶۶

2 ... ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب الوضوء عند الطعام، ۴/۹، حدیث: ۳۲۶۰

3 ... جامع صغیر، ص ۵۷۴، حدیث: ۹۶۸۲

4 ... کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات، باب الاول، جز ۱۵، ۸/۱۰۶، حدیث: ۴۰۷۵۵

5 ... ترمذی، کتاب الاطعمۃ، باب ماجاء فی الوضوء... الخ، ۳/۳۳۴، حدیث: ۱۸۵۳ ملتقطا

کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کُلّی کرنے کی ترغیب اِس لئے ہے کہ عُموماً کام کاج کی وجہ سے ہاتھ و دانت میلے ہو جاتے اور کھانے سے ہاتھ منہ چکنے ہو جاتے ہیں، لہٰذا دونوں وَقت صفائی کی جائے۔ کھانا کھا کر کُلّی کرنے والا اِنْ شَآءَ اللہ دانتوں کے مُوذی مرض پائرِیا (PHYORRHEA) سے محفوظ رہے گا، وُضُو میں مِسواک کا عادی دانتوں اور مِعدہ کے اَمراض سے بچا رہتا ہے۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد پیشاب کرنے کی عادت ڈالو اِس سے گُردہ و مَثانہ کے اَمراض سے حفاظت ہوتی ہے۔ بہُت مُجرَّب (یعنی آزمایا ہوا) ہے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! **صفائی** ستھرائی بہترین عادت ہے۔ امیری ہو یا غریبی، تندرستی ہو یا بیماری ہر حال میں صفائی ستھرائی عزت و وقار کی محافظ ہے۔ دینِ اسلام نے جہاں انسان کو کفر و شرک کی نجاستوں سے پاک کر کے عزت و بلندی عطا کی وہیں ظاہری پاکیزگی، صفائی ستھرائی اور پاکیزگی کی اعلیٰ تعلیمات کے ذریعے انسانیت کا وقار بلند کیا، بدن کی پاکیزگی ہو یا لباس کی ستھرائی، ظاہری شکل و صورت کی عمدگی ہو یا طور طریقے کی اچھائی، مکان اور سازو سامان کی بہتری ہو یا سواری کی دھلائی اَلْغَرَض! ہر ہر چیز کو صاف ستھرا رکھنے کی دینِ اسلام میں تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے، چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

سُتھرے لوگ اللہ کریم کو پسند ہیں

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ ترجمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ پسند رکھتا ہے بہت

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۶/ ۳۲ ملخصاً

الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿۲۲۲﴾ (پ ۲، البقرہ: ۲۲۲) توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔

جبکہ اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی مختلف مقامات پر صفائی سُتھرائی کی اہمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ آیئے! اس ضمن میں 7 احادیثِ مبارکہ سنتی ہیں، چنانچہ

احادیث میں صفائی کی اَھَمِّیَّت

1. ارشاد فرمایا: اَلطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ صفائی نصف ایمان ہے۔[1]
2. ارشاد فرمایا: بے شک اِسلام صاف ستھرا (دین) ہے تو تم بھی صفائی ستھرائی حاصل کیا کرو کیونکہ جنت میں صاف ستھرا رہنے والا ہی داخل ہو گا۔[2]
3. ارشاد فرمایا: جو چیز تمہیں مل جائے اس سے صفائی ستھرائی حاصل کرو، اللہ کریم نے اسلام کی بنیاد صفائی پر رکھی ہے اور جنت میں صاف ستھرے رہنے والے ہی داخل ہوں گے۔[3]
4. ارشاد فرمایا: جو لباس تم پہنتے ہو اسے صاف ستھرا رکھو اور اپنی سواریوں کی دیکھ بھال کیا کرو اور تمہاری ظاہری ہیئت ایسی صاف ستھری ہو کہ جب لوگوں میں جاؤ تو وہ تمہاری عزّت کریں۔[4]

حضرت علامہ عبدُالرؤف مُناوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر وہ چیز جس سے انسان نفرت و حقارت محسوس کرے اس سے

1- - - مسند امام احمد، مسند الكوفيين، ۶/۳۵۸، حديث: ۱۸۳۱۵ ملتقطا
2- - - كنز العمال، كتاب الطهارة، باب الاول فی فضل الطهارة، جز ۹، ۵/۱۲۳، حديث: ۲۵۹۹۶
3- - - جمع الجوامع، ۴/۱۱۵، حديث: ۱۰۶۲۴
4- - - جامع صغير، ص ۲۲، حديث: ۲۵۷

بچا جائے خصوصاً حکمرانوں اور علمائے کرام کو ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔[1]

5. ارشاد فرمایا: لازم ہے ہر مسلمان پر کہ ہر سات دن میں ایک دن غسل کرے جس میں سر و جسم دھوئے۔[2]

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں ایک دن سے مراد جُمعہ کا دن ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہفتہ میں جمعہ کے دن غسل کر لینا چاہیئے تاکہ بدن بھی صاف ہو جائے اور کپڑے بھی اور جمعہ کی بھیڑ میں مسلمانوں کو تکلیف نہ ہو، چونکہ سر میں میل جوئیں زیادہ ہو جاتی ہیں، اس لئے خصوصیت سے اس کا ذکر کیا ورنہ جسم میں یہ بھی داخل تھا۔ غسل میں کلی اور ناک میں پانی لینا اور تمام جسم کا دھونا ہمارے ہاں فرض ہے۔[3]

6. حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے یہاں تشریف لائے، ایک شخص کو پَراگندہ سر دیکھا، جس کے بال بکھرے ہوئے تھے، ارشاد فرمایا: کیا اس کو ایسی چیز نہیں ملتی جس سے بالوں کو اکٹھا کر لے اور دوسرے شخص کو میلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا اسے ایسی چیز نہیں ملتی جس سے کپڑے دھو لے۔[4]

7. حضرت عطاء بن یسار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: رَسولِ اَکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں

---

1 . . . فیض القدیر، ۱/۲۴۹، تحت الحدیث: ۲۵۷ ملخصا

2 . . . بخاری، کتاب الجمعۃ، باب ھل علی من لم یشھد . . . إلخ، ۱/۳۱۰، حدیث: ۸۹۷

3 . . . مرآۃ المناجیح، ۱/۳۴۵ تا ۳۴۶ ملتقطا

4 . . . ابو داؤد، کتاب اللباس، باب فی غسل الثوب وفی الخلقان، ۴/۷۲، حدیث: ۴۰۶۲

تشریف فرما تھے۔ایک شخص آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی طرف اشارہ کیا، گویا بالوں کے درست کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ وہ شخص درست کرکے واپس آیا تو نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے کہ کوئی شخص بالوں کو اس طرح بکھیر کر آتا ہے گویا وہ شیطان ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا! صفائی اللہ کریم کو پسند ہے، صفائی رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پسند ہے، صفائی انسان کو جنت میں داخل کرے گی، صفائی پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے، صفائی انسان کو عزّت بخشتی ہے اور صفائی کا اہتمام نہ کرنے والے کو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سمجھایا ہے، لٰہذا ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے جسم اور لباس وغیرہ کو نجاست سے پاک رکھنے کے ساتھ ساتھ میل کچیل وغیرہ سے بھی صاف رکھے۔اپنے سر کے بالوں کو بھی درست رکھے۔ناخن (Nails) بھی زیادہ نہ بڑھنے دے کہ ان میں میل کچیل بھر جاتا ہے، پھر وہ کھانے وغیرہ کے ساتھ پیٹ کے اندر پہنچتا رہتا ہے جس کے سبب طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہو سکے تو ہر جمعہ کو غسل اور صفائی کا اہتمام کیجئے اور ناخن وغیرہ کاٹ لیجئے، ☆ لیکن دانت سے ناخن نہیں کاٹنا چاہیے کہ مکروہ ہے اور

1...موطا امام مالک، کتاب الشعر، باب اصلاح الشعر، ۲/۴۳۵، حدیث: ۱۸۱۹

اس سے مرضِ برص پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔[1] ☆لمبے ناخن شیطان کی نشست گاہ ہیں۔یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے۔[2] ☆ناخن یا بال وغیرہ کاٹنے کے بعد دفن کر دینا چاہیے۔بَیْتُ الخلا یا غسل خانہ میں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔[3] ☆ناخن تراش لینے کے بعد انگلیوں کے پورے دھو لینے چاہیے۔☆ناک کے بال نہ اُکھاڑیں کہ اس سے مرضِ آکلہ پیدا ہو جانے کا خوف ہے۔[4] (آکلہ پہلو میں ہونے والے اُس پھوڑے کو کہتے ہیں جس سے گوشت پوست (کھال) سڑ جاتے ہیں اور گوشت جھڑنے لگتا ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح ہم اپنے بدن، لباس، استعمال کی چیزوں اور گھر کو صاف ستھرا رکھتی ہیں اسی طرح گھر کے باہر کے اطراف کو بھی صاف ستھرا رکھنا ہماری اخلاقی ذمہ داری ہے۔بڑے شہروں میں انتظامیہ کی طرف سے رہائشی علاقے سے تھوڑی دُور ایک جگہ مقرّر ہوتی ہے کہ آس پاس کے لوگ اپنے گھروں کا کچرا وہاں ڈال دیں پھر وہاں سے انتظامیہ کی گاڑیاں اس کچرے کو ٹھکانے لگانے کے لئے لے جاتی ہیں، لیکن بعض لوگ عین روڈ (Road) کے درمیان یا کسی کے گھر کے سامنے کچرے کا ڈھیر لگانا شروع کر دیتے ہیں، ایک کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا بھی اپنے گھر کا کچرا وہاں پھینکتا ہے تو گویا لائن لگ جاتی ہے، وہی جگہ عوامی طور پر کچرا کونڈی قرار پاتی ہے، لیکن

---

1 ۔۔۔ ردالمحتار مع درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۶۸

2 ۔۔۔ کیمیائے سعادت، ۱/۱۶۸

3 ۔۔۔ درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۶۸

4 ۔۔۔ فتاوی ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، باب التاسع عشر فی الختان والحصا...الخ، ۵/۳۵۸

جس کے گھر کے باہر یہ کاروائی کی جاتی ہے وہ کس کَرب وتکلیف سے گزرتا ہے اس کا حال وہی بتاسکتا ہے جس پر یہ گزری ہو۔ آیئے! اس ضمن میں دل تھام کر ایک لرزہ خیز واقعہ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

افسوس ناک حادثہ

ایک مرتبہ کراچی کے علاقہ کھڈا مارکیٹ میں رات کے وقت **کچرے کے ڈھیر** میں لگنے والی آگ کے دھوئیں نے ایک رہائشی عمارت کی پہلی منزل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، جس کے نتیجے میں دم گھٹنے سے 7 سالہ آمنہ، 3 سالہ ایان اور ایک سالہ عبدُالعزیز زندگی کی بازی ہار کر موت کی وادی میں چلے گئے جبکہ بچوں کی والدہ کو تشویش ناک حالت میں I.C.U میں داخل کیا گیا۔ اللہ کریم لَواحقین کو صبر جمیل اور اس پر ثوابِ عظیم عطا فرمائے۔ (آمین) **کچرے کے ڈھیر** میں آگ کسی نے جان بوجھ کر لگائی یا کسی کی غلطی کی وجہ سے بھڑک اٹھی، بہرحال ایک خاندان پر صدمات کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ تین ننھی مسکراتی کلیاں مرجھا گئیں اور خوشیوں بھرے گھر میں اُداسیوں نے بسیرا کر لیا۔ اس حادثے کا ذمہ دار کسے قرار دیا جائے؟ اہلِ محلہ کو جو اس رہائشی عمارت کے نیچے کچرے کا ڈھیر لگاتے رہے اور ناسمجھی میں دوسروں کی موت کا سامان تیار کرتے رہے یا پھر ان افراد کو ذمہ دار قرار دیا جائے جو ہر ماہ کی تنخواہ تو لیتے ہیں مگر صفائی کرنے کی ذمہ داری پوری نہیں کرتے۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گھر والوں، خصوصاً اپنے بچوں کی شروع سے ہی صفائی ستھرائی کو اپنانے والی تربیت کریں۔ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

فرمایا: جو لباس تم پہنتے ہو اسے صاف سُتھرا رکھو اور اپنی سواریوں کی دیکھ بھال کیا کرو اور تمہاری ظاہری حالت ایسی صاف سُتھری ہو کہ جب لوگوں میں جاؤ تو وہ تمہاری عزّت کریں۔[1] ہمیں چاہیے کہ اپنے بچوں کا یہ ذہن بنائیں کہ وہ اپنا گھر صاف رکھنے کے لئے گلی میں کچرا نہ پھیلائیں، گلی کو صاف رکھنے کے لئے چوک کو کچرا کُنڈی نہ بنائیں۔[2]

دِل کی اِصلاح کی ضرورت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ظاہری صفائی ستھرائی کے متعلق سن رہی تھیں۔ یاد رکھئے! ظاہری جسم اور لباس کی صفائی ستھرائی اپنی جگہ لیکن دل کی اصلاح و پاکیزگی بھی بہت ضروری ہے، چنانچہ

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ طہارت نشان ہے: آگاہ رہو کہ جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جب وہ ٹھیک ہو جائے تو سارا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے، خبردار وہ دل ہے۔[3]

حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی دل بادشاہ ہے جسم اِس کی رِعایا، جیسے بادشاہ کے دُرُست ہو جانے سے تمام مُلک ٹھیک ہو جاتا ہے، ایسے ہی دل سنبھل جانے سے تمام جسم ٹھیک ہو جاتا ہے، دل اِرادہ کرتا ہے جسم اس پر عَمَل کی کوشش (کرتا ہے)، اس لیے صوفیائے کرام (رَحْمَۃُ اللّٰہِ

1 ... جامع صغیر، ص ۲۲، حدیث: ۲۵۷

2 ... ماہنامہ فیضان مدینہ، فروری 2017 ملخصا

3 ... بخاری، کتاب الایمان، باب فضل من استبراء لدینہ، ۱/۳۳، حدیث: ۵۲

عَلَیۡہِمۡ) دل کی اِصلاح پر بہت زور دیتے ہیں۔[1]

کپڑے میں رکھوں صاف تو دل کو مرے کر صاف   اللہ مدینہ مرے سینے کو بنا دے

(وسائل بخشش مرمَّم، ص۱۱۷)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام محمد غزالی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ظاہری اَعمال کا باطنی اَوصاف کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔ اگر باطن خراب ہو تو ظاہری اَعمال بھی خراب ہوں گے اور اگر باطن حسد، رِیاکاری اور تکبُّر وغیرہ عیبوں سے پاک ہو تو ظاہری اعمال بھی دُرُست ہوتے ہیں۔[2] باطنی گناہوں کا تعلق عموماً دل کے ساتھ ہوتا ہے۔ لہٰذا دل کی اِصلاح بہت ضروری ہے۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: جس کی حفاظت اور نگرانی بہت ضروری ہے وہ دل ہے کیونکہ یہ تمام جسم کی اصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر تیرا دل خراب ہو جائے تو تمام اعضاء خراب ہو جائیں گے اور اگر تو اس کی اصلاح کر لے تو باقی سب اعضاء کی اصلاح خود بخود ہو جائے گی۔ کیونکہ دل درخت کے تنے کی طرح ہے اور باقی اعضاء شاخوں کی طرح اور شاخوں کی درستی یا خرابی درخت کے تنے پر موقوف ہے۔ تو اگر تیری آنکھ، زبان، پیٹ وغیرہ درست ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تیرا دل درست ہے اور اگر یہ تمام اعضاء گناہوں کی طرف راغب ہوں تو سمجھ لے کہ تیرا دل خراب ہے۔ پھر تجھے یقین کر لینا چاہیے کہ دل کا خراب ہونا بہت سخت بات ہے۔ اس لیے دل کی درستی کی طرف پوری توجہ دے تاکہ تمام اعضاء کی اصلاح ہو جائے اور تو روحانی راحت محسوس کرے۔ پھر دل

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۴/ ۲۳۰ ملتقطا

2 . . . منہاج العابدین، باب الاول، العقبۃ الاولی، ص ۱۳ ملخصا

کی اِصلاح نہایت مشکل اور دشوار (Difficult) ہے کیونکہ اس کی خرابی خطرات ووَسوسوں پر مُشْتَمِل ہے جن کا پیدا ہونا بندے کے اختیار میں نہیں۔ اس لیے اس کی اصلاح میں پوری ہوشیاری، بیداری اور بہت زیادہ جدوجہد کی ضرورت ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُنّت کی فضیلت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[2]

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

مسواک کرنے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مَدَنی پھول**" سے مِسواک کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں۔ پہلے دو(2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے: (1) دو رکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی

---

1 . . . منهاج العابدين، باب الثالث، العقبة الثالثة، ص ۹۸

2 . . . مشكاة، كتاب الايمان باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ۱/۵۵، حديث: ۱۷۵

سَتّر (70) رَکعتوں سے اَفضل ہے۔[1] (2) مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور ربِّ کریم کی رِضا کا سبب ہے۔[2] ☆حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا سے روایت ہے: مِسواک میں دس (10) خُوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مَضبُوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ کریم راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرست کرتی ہے۔[3] ☆مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔ ☆ مسواک کی موٹائی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ☆مسواک ایک بالِشت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ ☆اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان خلا کا باعث بنتے ہیں۔ ☆مسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کرلیجئے۔ ☆مُناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وَقت تک کار آمد رہتے ہیں جب تک ان میں سختی باقی رہے۔ ☆دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کیجئے۔ ☆جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم 3 بار کیجئے۔ ☆ہر بار مسواک دھولیجئے۔ ☆مسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی 3 اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو۔ ☆پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے۔ ☆مُٹھی

1 --- الترغیب والترهیب، کتاب الطهارة، باب الترغیب فی السواک... الخ، ۱۰۲/۱، حدیث:۱۸

2 --- مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، ۴۳۸/۲، حدیث: ۵۸۶۹

3 --- جمع الجوامع، ۲۴۹/۵، حدیث:۱۴۸۶۷

بند کرکے مسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ☆**مسواک کے فضائل** اور فوائد کے حوالے سے **مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"مسواک شریف کے فضائل"** کا مطالعہ کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تفصیلی فہرست

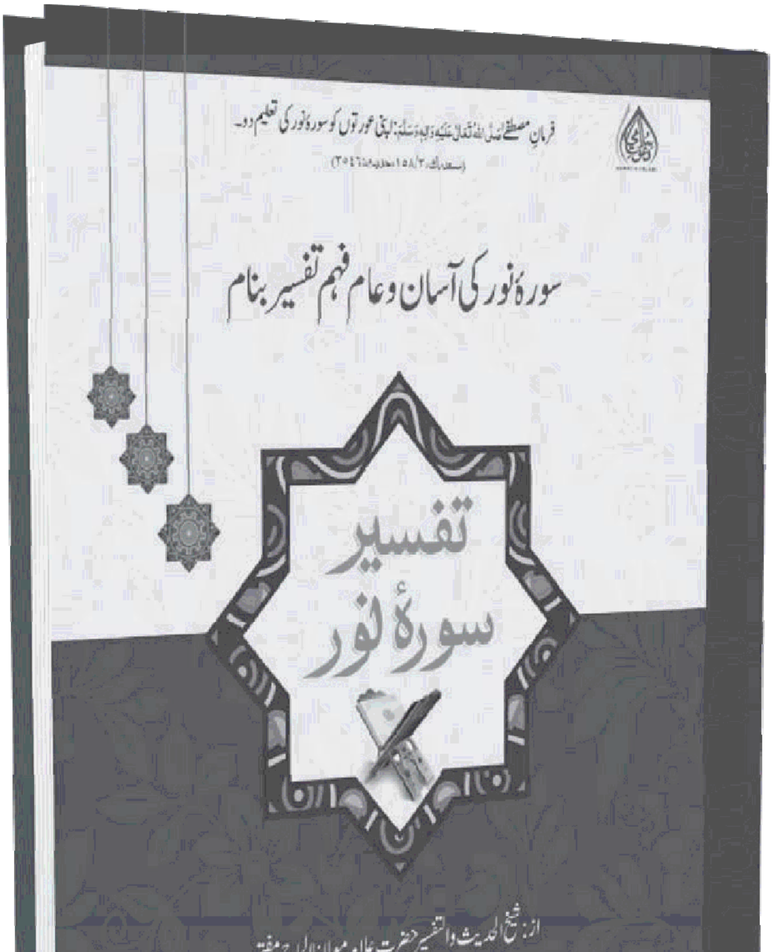
ماخذ و مراجع

قرآن مجید	******	******	******
کتاب	**مطبوعہ**	**کتاب**	**مطبوعہ**
کتب تفسیر		**کتب حدیث**	
تفسیر کبیر	دار احیاء التراث العربی،۱۴۲۰ھ	بخاری	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۱۹ھ
تفسیر خازن	المطبعۃ المیمنیہ، مصر ۱۳۱۷ھ	مسلم	دار الکتاب العربی، بیروت ۱۴۲۷ھ
تفسیر درمنثور	دار الفکر، بیروت،۱۴۰۳ھ	ترمذی	دار المعرفہ بیروت،۱۴۱۴ھ
تفسیر روح البیان	دار احیاء التراث العربی،۱۴۰۵ھ	ابوداود	دار احیاء التراث بیروت، ۱۴۲۱ھ
تفسیر روح المعانی	دار احیاء التراث العربی بیروت،۱۴۲۰ھ	نسائی	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۲۶ھ
تفسیر بیضاوی	دار الفکر بیروت،۱۴۲۰ھ	ابن ماجہ	دار المعرفہ بیروت،۱۴۲۰ھ
تفسیر جلالین	کراچی	مسند ابی یعلی	دار الکتب العلمیہ بیروت
تفسیر ابن کثیر	دار الکتب العلمیہ بیروت،۱۴۱۹ھ	مصنف ابن ابی شیبۃ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
حاشیۃ الصاوی	دار الفکر بیروت،۱۴۲۱	الجزء المفقود من المصنف عبد الرزاق	مؤسسۃ الشرف مرکز الاولیاء، لاہور
خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ		
تفسیر نعیمی	مکتبہ اسلامیہ، لاہور	معجم کبیر	دار احیاء التراث بیروت،۱۴۲۲ھ
تفسیر نور العرفان	پیر بھائی کمپنی، لاہور	معجم اوسط	دار احیاء التراث بیروت،۱۴۲۲ھ
تفسیر صراط الجنان:۲	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ	معجم صغیر	دار الکتب العلمیہ، بیروت
تفسیر صراط الجنان:۴	مکتبۃ المدینہ کراچی	کنزالعمال	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۹ھ
تفسیر صراط الجنان:۵	مکتبۃ المدینہ کراچی	مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ
تفسیر صراط الجنان:۹	مکتبۃ المدینہ کراچی	شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۱ھ
تفسیر صراط الجنان:۱۰	مکتبۃ المدینہ کراچی	مسند امام احمد	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ

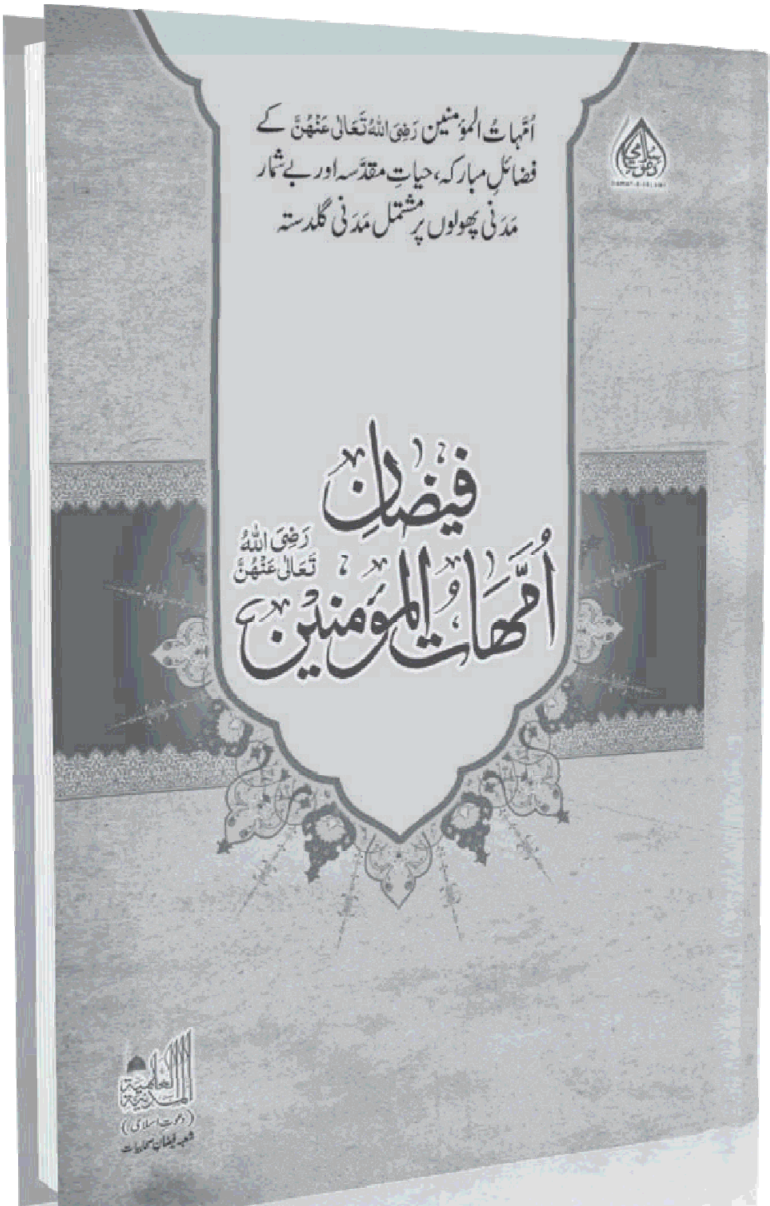
مسند بزار	مکتبۃ العلوم والحکم، مدینۃ منورۃ ۱۴۲۴ھ	جنتی زیور	مکتبۃ المدینہ کراچی
ابن خزیمہ	المکتب الاسلامی بیروت	وضو کا طریقہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
سنن کبریٰ للنسائی	دار الکتب العلمیہ بیروت	**کتب تصوف**	
سنن کبریٰ للبیہقی	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ	البدور السافرۃ	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت
الجامع الصغیر	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ	موسوعۃ امام ابن ابی الدنیا	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
مشکاۃ المصابیح	دار الکتاب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۴ھ	احیاء علوم الدین	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
فردوس الاخبار	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۲ھ	قوت القلوب	دار الکتب العلمیہ بیروت
کشف الخفاء	دار الکتب العلمیہ بیروت	کشف المحجوب	نوائے وقت پرنٹرز لاہور
الترغیب والترہیب	دار الکتب العلمیہ بیروت	الرسالۃ القشیریۃ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۸ھ
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ	التذکرۃ	دار السلام قاہرہ مصر، ۱۴۲۹ھ
کتب شروح حدیث		کتاب الکبائر	کراچی
فیض القدیر	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ	منہاج العابدین	دار الکتب العلمیہ بیروت
اشعۃ اللمعات	کوئٹہ	اتحاف السادۃ المتقین	دار الکتب العلمیہ بیروت
مراۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز	منہاج العابدین	دار الکتب العلمیہ بیروت
نزہۃ القاری	فرید بک سٹال مرکز الاولیا لاہور	ماثبت بالسنۃ	ادارہ نعیمیہ رضویہ لاہور
کتب فقہ		الزہد للبیہقی	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت
رد المحتار	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ	فیضانِ سنت	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ
الفتاوی الہندیۃ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ	غیبت کی تباہ کاریاں	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ
الدرر الحکام	آرام باغ کراچی	آداب مرشد کامل	مکتبۃ المدینہ کراچی
الاعلام بفتاوی ائمۃ الاسلام	دار الکتب العلمیہ بیروت: ۱۹۷۱ء	**کتب سیرت**	
فتاویٰ رضویہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ	وفاء الوفاء	دار احیاء التراث العربی بیروت
بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ	سبل الہدیٰ والرشاد	دار الکتب العلمیہ بیروت

الشفا بتعریف حقوق المصطفٰی	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ	سیرت غوث اعظم	مکتبۃ المدینہ کراچی
مدارج النبوت	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند	مُنّے کی لاش	مکتبۃ المدینہ کراچی
شمائل المحمدیۃ	داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان	انوار الفرید	زاویہ پبلشرز، لاہور ۲۰۰۶ء
تاریخ مدینۃ دمشق	دار الفکر بیروت	حیاتِ گنج شکر	اکبر بک سیلرز، لاہور ۲۰۱۲ء
سیر اعلام النبلاء	دار الفکر بیروت	تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی	علما اکیڈمی شعبہ مطبوعات محکمہ اوقاف لاہور
برکاتِ آلِ رسول	مکتبہ قادریہ لاہور، ۱۹۸۰ء		
مواہب اللدنیۃ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۷ھ	اللہ کے خاص بندے	علم و دین پبلیشرز اردو بازار لاہور
صفۃ الصفوۃ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۳ھ	**کتب اخلاق و آداب**	
العقد الفرید	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۷ھ	نیکی کی دعوت	مکتبۃ المدینہ کراچی
تذکرہ اولیائے پاک و ہند	شبیر برادرز لاہور	اسلامی زندگی	مکتبۃ المدینہ کراچی
بہجۃ الاسرار	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۳ھ	امام اعظم کی وصیتیں	مکتبۃ المدینہ کراچی
الاصابۃ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۴ھ	قرۃ العیون	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ
قلائد الجواہر	قادری رضویہ کتب خانہ لاہور ۲۰۱۴ء	جنت کی تیاری	مکتبۃ المدینہ کراچی
الذیل علی طبقات الحنابلۃ	دار الکتب العلمیہ بیروت	رسائل عطاریہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
سیرت ابن عبد الحکم	مکتبۃ وھبۃ	فکر مدینہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
لطائف المعارف	المکتبۃ العصریہ، ۱۴۳۵ھ	**کتب تاریخ**	
راحت القلوب فارسی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، ۱۴۰۶ھ	الکامل فی التاریخ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۸ھ
مقام رسول	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۰۵ء	اسد الغابۃ	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۱۷ھ
سیرتِ مصطفٰی	مکتبۃ المدینہ کراچی، ۱۴۲۹ھ	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۲ھ
فیضانِ صدیق اکبر	مکتبۃ المدینہ کراچی، ۱۴۳۳ھ	البدایۃ والنہایۃ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۸ھ
تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ	زاویہ پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۱۱ء	طبقات ابن سعد	دار الکتب العلمیہ بیروت
غوث پاک کے حالات	مکتبۃ المدینہ کراچی	تاریخ بغداد	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۷ھ

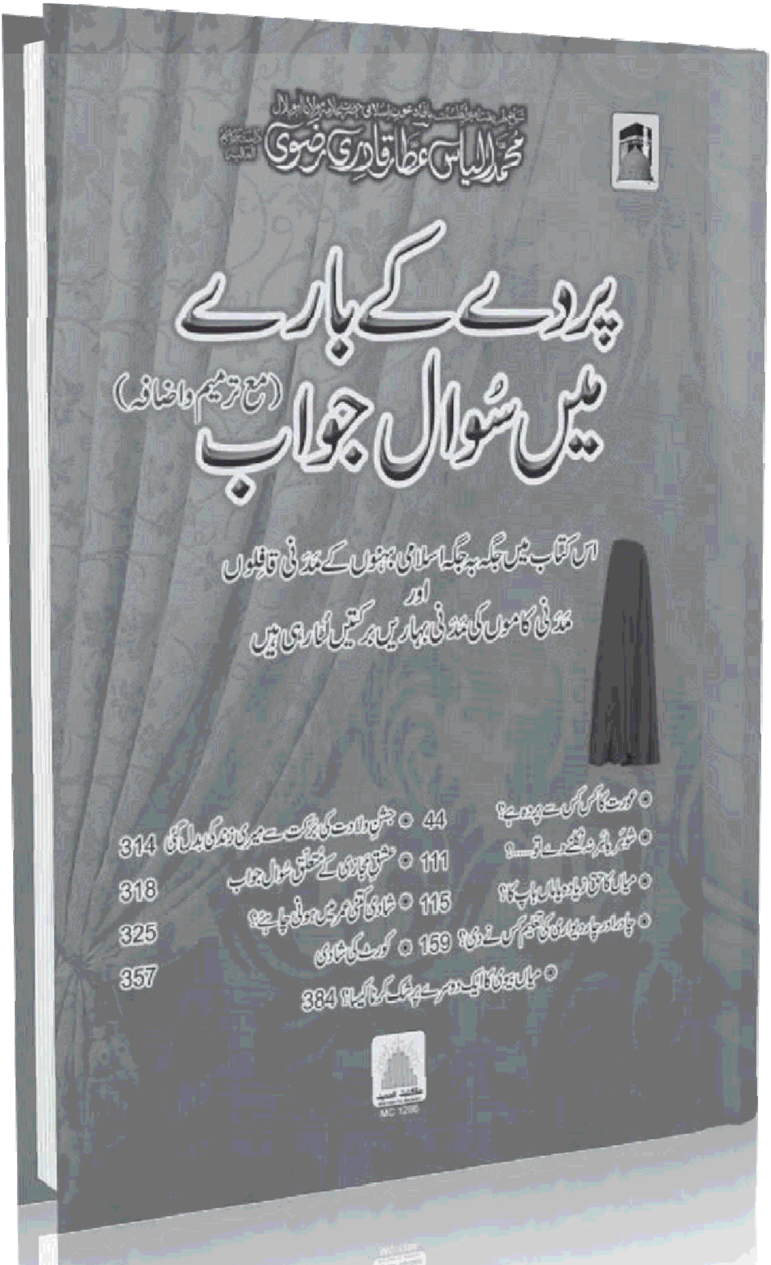
مکتبۃ المدینہ کراچی	شکر کے فضائل	**کتب حکایات**	
کراچی	لطائفِ اشرفی	دار الکتاب العربی بیروت،۱۴۲۵ھ	تنبیہ الغافلین
کوئٹہ	جواہر خمسہ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۴ھ	عیون الحکایات
مشتاق بک کارنر لاہور، ۲۰۰۴	عجائب المخلوقات	مکتبۃ المدینہ کراچی	حکایتیں اور نصیحتیں
مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	ادارۂ معارف نعمانیہ	گلدستۂ مثنوی
دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۴ھ	بستان الواعظین	ضیاء القرآن لاہور، ۲۰۰۲	حکایات الصالحین
نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور	شہادت نواسۂ سید الابرار	**کتب لغت**	
دار البشائر بیروت	التعریفات	موسسۃ الاعلمی للمطبوعات بیروت،۱۴۲۶ھ	لسان العرب
مکتبۃ ضیائیہ راولپنڈی	مقالات شارح بخاری	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی	غیاث اللغات
مکتبۃ المدینہ کراچی	فضائل دعا	**کتب متفرقہ**	
حامد اینڈ کمپنی لاہور	مرقع کلیمی	موسسۃ الریان، ۱۴۲۲ھ	القول البدیع
		دار الفکر بیروت،۱۴۱۹ھ	مستطرف



www.dawateislami.net



www.dawateislami.net



www.dawateislami.net

جُمادَی الْاُوْلٰی تا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات

اسلامی بیانات

(جلد:2)

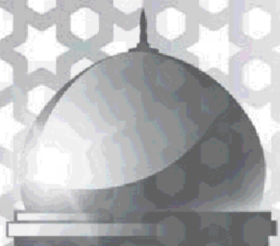
اسلامی بہنوں کے لئے

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

جُمادَی الاُولٰی تا شَعبانُ المُعَظَّم 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات



اسلامی بیانات



(جلد: 2)

اسلامی بہنوں کے لئے

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : اسلامی بیانات (جلد:2)

صفحات : 424

پہلی بار : ربیع الآخر ۱۴۴۱ھ، دسمبر 2019ء

تعداد : 16000 (سولہ ہزار)

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

حوالہ نمبر: ۲۳۷ تاریخ: 05-12-2019

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ”اسلامی بیانات (جلد:2)“ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

05-12-2019

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ علم میں ترقّی ہو گی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول

(4ماہ: جمادی الاولی تا شعبان المعظم 1441ھ مطابق جنوری تا اپریل 2020ء)

ہفتہ	متوقع اسلامی تاریخ	عیسوی تاریخ	بیان کا نام	صفحہ
پہلا ہفتہ	۵ جمادی الاولی	1 جنوری	شرم و حیا کسے کہتے ہیں	11
دوسرا ہفتہ	۱۲	8	جنّت کی قیمت	33
تیسرا ہفتہ	۱۹	15	غربت کی برکتیں	56
چوتھا ہفتہ	۲۶	22	نیکیاں چھپائیے	80
پہلا ہفتہ	۳ جمادی الاخری	29	ایمان کی سلامتی	102
دوسرا ہفتہ	۱۰	5 فروری	بے مثال خواتین	125
تیسرا ہفتہ	۱۷	12	کراماتِ صدّیقِ اکبر	152
چوتھا ہفتہ	۲۴	19	کامل مومن کون ہے؟	177
پہلا ہفتہ	۱ رجب المرجب	26	خواجہ غریب نواز	199
دوسرا ہفتہ	۸	4 مارچ	دعا کے فضائل اور آداب	224
تیسرا ہفتہ	۱۵	11	غفلت	248
چوتھا ہفتہ	۲۲	18	سفرِ معراج	271
پہلا ہفتہ	۲۹ رجب المرجب	25	تذکرۂ امامِ اعظم	297
دوسرا ہفتہ	۷	1 اپریل	آیئے توبہ کریں	321
تیسرا ہفتہ	۱۴	8	راہِ خدا میں خرچ کرنے کی اہمیّت	347
چوتھا ہفتہ	۲۱	15	قرآن سیکھنے سکھانے کے فضائل	368
پانچواں ہفتہ	۲۸	22	رمضان کیسے گزاریں؟	388

اجمالی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”دعوتِ اسلامی“ کے 10 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”10 نیّتیں“

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ٦/١٨٥، حدیث: ٥٩٤٢)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(١) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تَعَوُّذ و تَسْمِیَہ سے آغاز کروں گی۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا) (٢) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعَہ کروں گی۔ (٣) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور قبلہ رُو مُطالَعَہ کروں گی۔ (٤) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گی۔ (٥) جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، جہاں جہاں کسی صحابی کا نام آئے گا وہاں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور جہاں کسی بزرگ کا نام آئے گا تو وہاں رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پڑھوں گی۔ (٦) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گی۔ (٧) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو مَدَنِیَّہ اسلامی بہن سے پوچھ لوں گی۔ (٨) (اپنے ذاتی نسخے کے) ”یادداشت“ والے صفحہ پر ضروری نِکات لکھوں گی۔ (٩) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی۔ (١٠) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو کسی مَحْرم کے ذریعے ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گی۔

(ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرتِ علّامہ

مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک "**دعوتِ اسلامی**" نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحُسن و خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "**المدینۃُ العلمیۃ**" بھی ہے جو دعوتِ اِسلامی کے عُلَماء و مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(1)شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (2)شعبہ درسی کتب (3)شعبہ اِصلاحی کُتُب
(4)شعبہ تراجمِ کُتُب (5)شعبہ تفتیشِ کُتُب (6)شعبہ تخریج [1]

"**المدینۃُ العلمیۃ**" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اَعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مجدّدِ دین و ملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ

1 - - - اب ان شعبوں کی تعداد 16 ہو چکی ہے: (7)فیضانِ قرآن (8)فیضانِ حدیث (9)فیضانِ صحابہ و اَہلِ بیت (10)فیضانِ صحابیات و صالحات (11)شعبہ امیر اہلِ سنّت (12)فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ (13)فیضانِ اَولیاء وعُلَماء (14)بیاناتِ دعوتِ اِسلامی (15)رسائلِ دعوتِ اِسلامی (16)شعبہ مَدَنی کاموں کی تحریرات (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اِشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ کریم "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بشمول "المدینۃُ العلمیۃ" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رَمَضانُ الْمُبارَک ۱۴۲۵ھ

پیشِ لفظ

کسی بھی دور میں ”**بیان وتقریر**“ کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ آج کے دور میں بھی دینی تعلیمات پھیلانے کا ایک بہترین ذریعہ ”**بیان**“ ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک **اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف**(نیکی کی دعوت دینے) اور **نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر**(بُرائی سے منع کرنے) کا عظیم کام سرانجام دیا جاسکتا ہے۔ خود مبلغِ اعظم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تبلیغِ اسلام کیلئے بیان وخطبہ کو رونق بخشی۔ آپ کے دلکش ودل نشیں بیانات کی تاثیر ہی تھی کہ ہر طرف اسلام کی روشنی پھیلنے لگی۔ آپ کے بیانات کی اثرانگیزی کیسی ہوتی کہ صحابیٔ رسول حضرت عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہتے ہیں: **ایک دن رَسُوْلُ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز پڑھائی، پھر اپنا چہرۂ مبارک ہماری طرف کرکے ایسا بیان فرمایا کہ جس سے آنسو بہہ پڑے اور دل خوف زدہ ہوگئے۔[1] رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے بیانات کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شوال 1401 ہجری مطابق ستمبر 1980 عیسوی میں امیرِ اہلِ سُنّت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا جو چراغ جلایا تھا آج اس کی روشنی تقریباً پوری دنیا میں پھیل چکی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک وبیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں۔ امیرِ اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ

---

1 ... سنن ابو داؤد، كتاب السنة، باب فى لزوم السنة، ٢٦٧/٤، حديث: ٤٦٠٧

اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان بھر کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات میں ایک ہی بیان ہوتا ہے۔ جو دعوتِ اسلامی کی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کا شعبہ **"بیاناتِ دعوتِ اسلامی"**[1] تیار کرتا ہے۔ ہر بیان تقریباً 15 مراحل (مطالعہ، تلاشِ مواد، ترتیب، فارمیشن، شعبہ ذمہ دار کا فائنل کرنا، رُکنِ شوریٰ حاجی ابورجب محمد شاہد عطاری اور حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی سے تنظیمی تفتیش، دارُالافتا اہلسنت کے مفتی صاحب سے شرعی تفتیش، مکمل مواد کی تفتیش، تخریج اور تقابل، بیانات میں انگلش الفاظ کی ایڈیٹنگ و مجلس تراجم سے چیکنگ، پیج سیٹ اپ اور پیراگرافنگ، آیات پیسٹنگ، فائنل پروف ریڈنگ، بیان کی اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری اور اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے اس کی چیکنگ، کورل پر پیسٹنگ اور اس کے لوازمات) سے گزار کر اشاعت کیلئے پیش کیا جاتا ہے۔ 1441ھ کے 4 اسلامی مہینوں (جُمادَی الاُولیٰ، جُمادَی الاُخریٰ، رجب اور شعبان) کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے 17 بیانات کا مجموعہ بنام **"اسلامی بیانات (جلد:2)"** آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اسلامی بہنوں میں بھی اشاعتِ دین کیلئے مختلف مجالس قائم ہیں، ان میں سے تین مجالس (مجلس شارٹ کورسز، مجلس دارالسنہ للبنات اور مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات) کے تحت مختلف کورسز کا سلسلہ سال بھر جاری رہتا ہے۔ جنوری تا اپریل 2020ء میں اسلامی بہنوں کیلئے ہونے والے مختلف کورسز کا شیڈول اور تفصیلات کتاب کے صفحہ 410 اور 411 پر ملاحظہ فرمائیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی
(مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ)

---

1 - - - اَلْحَمْدُلِلّٰہ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں 400 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

بیان:1 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے تو اللہ پاک فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ (یعنی جُمُعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...تاریخ ابن عساکر، رقم: ۵۰۱۲، علی بن محمد بن احمد بن ادریس...الخ، ۱۴۲/۴۳

2...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے بیان کا موضوع ہے "شرم و حیا کسے کہتے ہیں؟۔" شرم و حیا ایک ایسی صفت ہے جس کے بغیر ایمان والوں کی زندگی ادھوری ہے۔ یہ ایمان کے تقاضوں میں سے اہم تقاضہ ہے۔ اچھی صفات میں سے ایک اچھی صفت ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی اَہمیّت کس طرح بیان ہوئی ہے، نیز ہمارے اسلاف کی شرم و حیا کیسی تھی، اس کے ساتھ ساتھ اور بھی کئی مفید باتیں اس بارے میں آج ہم سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔

سب سے پہلے یہ دو اَہَم باتیں ذہن نشین فرمالیں:

ایک بات یہ کہ "شَرْم" اور "حَیا" کے ایک ہی معنیٰ ہیں۔

دوسری بات یہ کہ شرم و حیا کسے کہتے ہیں اور اس سے کیا مراد ہے؟ آیئے یہ بھی سن لیجئے: شرم و حیا اس وَصْف کو کہتے ہیں جو بندے کو ہر اُس چیز سے روک دے جو اللہ پاک اور اس کی مخلوق کے نزدیک ناپسندیدہ ہو۔[1]

یعنی وہ صفت جو انسان کو اس کام یا چیز سے بچائے جسے اللہ پاک اور اس کی مخلوق ناپسند کرتی ہو۔ اسے شرم و حیا کہتے ہیں۔

آیئے! اب ہم ایک حکایت سنتی ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ ہمارے اسلاف اپنے رَبّ سے کیسی شرم و حیا رکھنے والے تھے۔ اے کاش ان کے صدقے ہمیں بھی اس نیک خصلت کی برکتیں حاصل ہو جائیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجھے دو(2) جنتیں مل گئیں

چُنانچہ منقول ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے زمانے میں ایک عابد نوجوان تھا جو ہر وَقْت مسجد شریف میں رہتا تھا، حضرت عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اسے بہت پسند کرتے تھے، اس نوجوان کا باپ بوڑھا تھا، وہ نوجوان نمازِ عشاء پڑھ کر اپنے باپ کے پاس چلا جاتا۔ مسجد اور اس کے گھر کے درمیان ایک عورت رہتی تھی، وہ اس نوجوان پر فَرِیفتہ (عاشق) ہو گئی اور روزانہ اس کے راستے میں رُکاوٹ بن کر کھڑی ہونے لگی، یہاں تک کہ ایک رات اس نوجوان کو اپنے دروازے تک لے گئی جب وہ اندر داخل ہونے لگا تو اسے اللہ پاک کی یاد آئی اور اُس کی زبان پر بے ساختہ یہ آیتِ مُبارکہ جاری ہو گئی:

1 . . . باحیا نوجوان، ص ۷ ملخصا

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَۚ(۲۰۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کُھل جاتی ہیں۔ (پ۹، الاعراف: ۲۰۱)

وہ غَش کھا کر گر پڑا، اس عورت نے اپنی باندی کو بلایا اور دونوں نے نوجوان کو گھسیٹتے ہوئے اس کے باپ کے دروازے پر لے جا کر ڈال دیا، باپ تاخیر محسوس کرتے ہوئے جب بیٹے کو تلاش کرنے نکلا تو دیکھا کہ وہ دروازے پر بے ہوش پڑا ہے، اس نے گھر کے دیگر افراد کو بلایا اور اسے اٹھا کر اندر لے گئے، جب رات گئے نوجوان کو ہوش آیا تو باپ نے پوچھا: بیٹا کیا ہوا؟ نوجوان بولا: اب خیریت ہے۔ باپ نے خدا کا واسطہ دے کر حقیقتِ حال دریافت کی تو نوجوان نے سارا معاملہ عرض کر دیا۔ باپ نے پوچھا: بیٹا! تم نے کون سی آیت پڑھی تھی؟ اس نے دوبارہ وہی آیت تلاوت کی تو پھر بے ہوش ہو گیا، جب اسے ہلا کر دیکھا تو روح جسم سے پرواز کر چکی تھی۔ چُنانچہ اسے غسل دے کر رات ہی کو دفن کر دیا گیا، صبح کو یہ بات امیرُ المومنین حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تک پہنچی تو آپ اس کے والد کے پاس تَعزِیَت کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا: آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ انہوں نے عرض کی: اَمیرُ المومنین! رات کے وقت آپ کو تکلیف دینا گوارا نہیں سمجھا۔ آپ نے فرمایا: مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔ چُنانچہ آپ چند افراد کے ساتھ اس کی قبر پر پہنچے اور فرمایا: اے فُلاں!

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِۚ(۴۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رَبّ کے حُضُور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔ (پ۲۷، الرحمٰن: ۴۶)

اس نوجوان نے قبر کے اندر سے کہا: یا عمر! بے شک مجھے میرے رَبِّ کریم نے وہ دو جنّتیں دو مرتبہ عطا فرما دی ہیں۔[1]

مَحبّت میں اپنی گُما یاالٰہی!
نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی!
مِرے اشک بہتے رہیں کاش ہر دَم
ترے خَوف سے یاخُدا یاالٰہی!
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ
گناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی!
(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس ایمان افروز حکایت سے کئی باتیں سیکھنے کو ملیں۔

عبادت وریاضت میں دل لگائیے!

پہلی بات یہ کہ اللہ پاک کے نیک بندوں کا یہ معمول ہوتا تھا کہ وہ عبادت و ریاضت کی کثرت کرتے تھے۔ ہمیں بھی اس عادت کو اپنانا چاہیے۔ افسوس! آج ہم فُضُول کاموں میں وقت برباد کر دیتی ہیں بلکہ بعض نادان تو گناہوں بھرے کاموں میں بھی پڑ کر وقت اور آخرت برباد کرتی ہیں مگر نماز پڑھنے، تلاوتِ قرآن کرنے اور

1 … شرح الصدور، ص ۲۱۳

عبادات کرنے کا انہیں ٹائم نہیں ملتا۔

آج اگر خواتین کی طرف نظر کی جائے تو ان کی ایک تعداد ہے جو طرح طرح کے کاموں میں وقت گزار دیتی ہیں مگر نماز پڑھنے، ذکر و اذکار کرنے، تلاوتِ قرآن کرنے اور دُرُود و سلام سمیت دیگر نیک کام کرنے سے بے پروا نظر آتی ہے۔ ☆آج گھر کی خواتین ایک ساتھ بیٹھ کر خاندانی مسائل پر گھنٹوں گفتگو کرلیتی ہیں مگر انہیں قرآنِ پاک کی تلاوت کے لیے وقت نہیں ملتا۔ ☆خواتین کی ایک تعداد ہے جو اِدھر اُدھر کے کاموں کے لیے خُوش ہو کر آسانی سے وقت نکال لیتی ہے ہاں مگر فرض نماز کے لیے وقت نکالنا اس کے لیے مسئلہ بن جاتا ہے۔ ☆خواتین کی ایک تعداد ہے جو گھر کی شاپنگ کے نام پر بار بار بازاروں کے چکر تو لگا لیتی ہے مگر انہیں قرآنِ پاک کی تلاوت کا موقع نہیں مل پاتا۔ ☆کپڑوں کے ڈیزائن، ریٹ اور کوالٹی، زیورات (Jewelry) کی خوبصورتی اور میچنگ پر گھنٹوں دوسری خواتین سے مُباحَثہ کرنے والی خواتین کی ایک تعداد ہے جو حُصولِ علمِ دین کے لیے تھوڑا سا بھی وقت نہیں نکال پاتی۔ ☆اخبارات، حیا سوز ناول اور بے حیائی و گناہوں سے بھرپور ڈراموں کی پوری پوری سیریل دیکھنے والیوں کی ایک تعداد ہے جسے ٹھیک طرح قرآن پڑھنا بھی نہیں آتا اور وہ اسے سیکھنے کی بھی کوشش نہیں کرتی۔ ☆گھر کے کام کاج، بچوں کی دیکھ بھال اور دیگر ضروریات سے جی چُرا کر سارا وقت موبائل فون میں مگن رہنے والیوں کی ایک تعداد ہے جسے فرض عُلُوم سے نہ تو دلچسپی ہے اور نہ ہی سیکھنے کا شوق۔ اَلْغَرَض! جدھر دیکھئے فُضُولیات میں وقت ضائع کرنے والوں کی ایک تعداد سرگرم ہے مگر دین سیکھنے، نماز پڑھنے، تلاوتِ قرآن کرنے، عبادت و ریاضت کرنے

اور دوسرے نیک کاموں کے لیے وقت نکالنے والوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر نظر آتی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ دلوں سے خوفِ خدا رخصت ہوتا جارہا ہے، اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ خَشِیَّتِ الٰہی کی چاشنی سے محرومی بڑھ رہی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ دل کی زمین اللہ پاک کے ڈر سے خالی ہوتی جارہی ہے۔ ہم نے ابھی سُنا کہ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے مُبارَک دور کا وہ عبادت گُزار نوجوان جب شیطانی کام میں پڑنے لگا تھا تو اس کے دل میں بیدار ہونے والا خوفِ الٰہی کا جذبہ تھا جس نے اسے شیطانی کام سے باز رکھا اور آخر کار اس کا دَم ہی نکل گیا۔ اے کاش کہ ہمیں بھی خوفِ الٰہی کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ اے کاش! ہمیں بھی دُنیا کی ناپائیداری کا حقیقی معنوں میں اِحساس ہو جائے، اے کاش! ہماری بھی غفلت کا پردہ چاک ہو جائے۔ اے کاش! ہمیں بھی اُمّیدِ رحمت کے ساتھ ساتھ صحیح معنوں میں خوفِ خدا میسّر آجائے، اے کاش! بُرے خاتِمے کا ڈر ہمارے دل میں گھر کر جائے، اے کاش! ہمیں اپنے پَرْوَرْدَگار کی ناراضیوں کا ہر دم دھڑکا لگا رہے، اے کاش! نَزع کی سختیوں، مَوت کی تلخیوں، اپنے غسلِ میّت، تکفین و تدفین کی کیفیتوں اور مُردہ حالت میں اپنی بے بسیوں کا احساس ہو جائے۔ اے کاش! قبر کی اندھیریوں اور وَحشتوں، منکَر و نکیر کے سُوالوں، قَبْر کے عذابوں کا غم ہمیں ہر وَقْت ستاتا رہے۔ اے کاش! مَحْشَر کی گرمیوں اور گھبراہٹوں، پُل صراط کی دَہشتوں، بارگاہِ الٰہی کی پیشیُوں، میدانِ قِیامت میں چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی پُرسِشوں اور سب کے سامنے عیب کھلنے کی رُسوائیوں کا خوف دامن گیر ہو جائے۔ اے کاش! جہنّم کی خوفناک چنگھاڑوں، دوزخ کی ہولناک سزاؤں، اپنے نازوں کے پلے بدن کی نزاکتوں اور جنّت کی عظیم نعمتوں

سے محرومیوں کا خوف ہمیں بے چین کرتا رہے اور اے کاش! یہ خوف ہمارے لئے ہدایت ورحمت کاذَرِیعہ بن جائے۔ اللہ پاک ہم پر رحم فرمائے اور ہمیں اپنا حقیقی ڈر عطا فرمائے۔ **آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عبادت گزار نوجوان کی جو ایمان افروز حکایت ہم نے سنی تھی اس سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ مرنے والوں میں سے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں اللہ پاک یہ طاقت عطا فرما دیتا ہے کہ وہ اپنی قبروں میں سے بھی جس سے چاہتے ہیں کلام کرتے ہیں۔ جیسا کہ جب حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اُس نوجوان سے تصدیق چاہی کہ وعدۂ الٰہی ہے کہ جو اپنے رَبّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنّتیں ہیں، آیا تمہیں وہ جنّتیں مل گئیں؟ تو اُس نوجوان نے قبر کے اندر سے جواب دیا کہ اللہ پاک نے مجھے دو جنّتیں دو بار عطا فرما دی ہیں۔

ایک اور اہم بات یہ بھی پتہ چلتی ہے کہ اگر کسی میں شرم وحیا کا جذبہ بیدار رہے تو ہر طرح کے گناہوں سے بچنا ممکن ہے۔ اور اگر شرم وحیا نہ ہو تو بندوں کے نزدیک ناپسندیدہ کام ہوں یا خود خالقِ کائنات کے نزدیک بے شرم انسان کو اُنہیں کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں ہوتی۔ ابھی ہم نے سنا کہ وہ نوجوان پہلے پہل تو شیطان کے بہکاوے میں آ گیا لیکن جیسے ہی اُسے قرآنِ پاک کی آیت یاد آئی اور اس کے ذہن میں آیا کہ یہ ایسا کام ہے جس سے میرا مالک وخالق ناراض ہو گا تو شرم اور ندامت کے مارے وہ بے ہوش ہو گیا۔ اور شرم وحیا اسی چیز کا نام ہے کہ ہر وہ کام جو رَبِّ کریم یا بندوں کے نزدیک

ناپسندیدہ ہو تو اسے چھوڑ دیا جائے۔

شرم وحیا کی اَہَمِّیَّت

اس میں کوئی شک نہیں کہ شرم وحیا ایک ایسا مضبوط حِصار ہے جو ذلت ورُسوائی کے تمام کاموں سے بچاتا ہے اور جب کوئی شرم وحیا کے اس دائرے سے تجاوز کرلے تو وہ بے شرمی اور بے حیائی کی گہرائیوں میں ڈوبتی چلی جاتی ہے۔

یوں تو انسان میں کئی عادتیں اور اوصاف پائے جاتے ہیں لیکن شرم وحیا ایک ایسا وَصف ہے کہ اگر لب ولہجے، عادات واطوار اور حَرَکات وسَکَنات سے یہ پاکیزہ وَصف مفقود ہو جائے تو دیگر کئی اچھے اوصاف اور عمدہ عادات پر پانی پھر جاتا ہے۔ دیگر کئی نیک اوصاف شرم وحیا کے ختم ہو جانے کی وجہ سے اپنی اَہَمِّیَّت کھو دیتے ہیں۔ اور ایسی خواتین دوسروں کی نظروں سے گر جاتی ہے۔

یاد رکھئے! دُکھ سُکھ، خُوشی غمی، غصے اور شفقت سمیت کئی اور اوصاف جانوروں میں بھی پائے جاتے ہیں جبکہ شرم وحیا ایک ایسی صفت ہے جو صرف انسانوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ جانوروں میں نہیں ہوتی۔ تو انسان وجانور کا فرق شرم وحیا کے ذریعے ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی سے شرم وحیا جاتی رہے تو اب اس میں اور جانور میں کچھ خاص فرق نہیں رہ جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے دین نے شرم وحیا اپنانے کی بہت ترغیب دلائی ہے۔

شرم حیا کی اَہَمِّیَّت پر احادیثِ طیّبہ

آیئے! شرم وحیا کی اَہَمِّیَّت سے مُتَعَلِّق چند احادیثِ طیّبہ سنتی ہیں:

ارشاد فرمایا: بے شک حیا اور ایمان آپس میں ملے ہوئے ہیں، تو جب ایک اُٹھ

جاتا ہے تو دوسرا بھی اُٹھالیا جاتا ہے۔[1]

ارشاد فرمایا: بے شک ہر دین کا ایک خُلق ہے اور اسلام کا خُلق حیا ہے۔[2]

ارشاد فرمایا: بے حیائی جس چیز میں ہو اسے عیب دار کر دیتی ہے اور حیا جس چیز میں ہو اسے زینت بخشتی ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! اسلام میں شرم وحیا کی کتنی اَہمیّت ہے، ایک حدیث میں فرمایا گیا کہ ایمان وحیا آپس میں ملے ہوئے ہیں، جب ایک بھی ختم ہوتا ہے تو دوسرا خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ آج اسلام کے دشمنوں کی یہی سازش ہے کہ مسلمانوں سے کسی طرح چادرِ حیا کھینچ لی جائے، جب حیا ہی نہ رہے گی تو ایمان خود ہی رخصت ہو جائے گا۔

جب کہ ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: حیا ایمان کا حصہ ہے۔[4] یعنی جس میں جتنا ایمان زیادہ ہو گا اتنی ہی وہ شرم وحیا والی ہو گی جبکہ جس کا ایمان جتنا کمزور ہو گا شرم وحیا بھی اس میں اتنی ہی کمزور ہو گی۔

شرم وحیا اور زمانۂ جاہلیت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم

1 - - - مستدرک، کتاب الایمان، باب اذا زنی العبد خرج منه الایمان، ۱/۱۷۶، حدیث: ۶۶

2 - - - ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الحیاء، ۴/۴۶۰، حدیث: ۴۱۸۱

3 - - - ابن ماجه، کتاب الزهد باب الحیاء، ۴/۴۶۱، حدیث: ۴۱۸۵

4 - - - مسند ابی یعلی، مسند عبد الله بن سلام، ۶/۲۹۱، حدیث: ۷۴۶۳

ہو گا کہ زمانۂ جاہلیت یعنی سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثتِ مُبارَکہ سے پہلے کے زمانے میں عربوں میں بے حیائی اور بے شرمی عام تھی۔ مَرد وزَن کا اِخْتِلاط، عورتوں کے ناچ گانے سے محظوظ ہونا یہ سب اُس وَقت بھی عام تھا۔ عرب کے بڑے بڑے شُعراعورتوں کی نازیبا حرکتوں اور اداؤں کا ذکر اپنی شاعری میں فخریہ کرتے تھے۔ اسی طرح بعض لوگ باپ کے مرنے پر مَعَاذَ اللّٰہ باپ کی بیوی یعنی اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کرلیتے۔ ان کے علاوہ بھی طرح طرح کی بے شرمی وبے حیائی کی رسمیں ان میں عام تھیں۔ اَلْغَرَض! جاہلیت کے مُعاشَرے کا شرم وحیا سے دُور دُور کا بھی تَعَلُّق نہیں تھا۔

شرم وحیا سے معمُور ماحول

لیکن جب پیکرِ شرم وحیا، جنابِ احمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دنیا کو اپنی نورانی تعلیمات سے منوّر کرنے تشریف لائے تو آپ نے اپنی نگاہِ حیادار سے ایسا ماحول بنایا کہ ہر طرف شرم وحیا کی روشنی پھیلنے لگی، اب وہی مُعاشَرہ جسے حیا چُھو کے بھی نہیں گزری تھی وہاں شرم وحیا کا سازگار ماحول پیدا ہونے لگا، وہی مُعاشَرہ جہاں شرم وحیا کرنا عار سمجھا جاتا تھا اب اسی ماحول میں جنابِ حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جیسے لوگ پیدا ہونے لگے کہ جن کے بارے میں خود حبیبِ خدا، سَروَرِ ہر دوسرا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **تَسْتَحِیْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ** عثمان سے تو آسمان کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ (1)

بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی!

اور اِسی حیا پَرْوَر ماحول کا نتیجہ تھا کہ حضرت اُمِّ خَلَّاد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا بیٹا جنگ میں شہید

1 . . . مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان، ص ۱۰۰۴، حدیث: ۲۴۰۱

ہو گیا۔ یہ اپنے بیٹے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے نکلیں، لیکن اُس وقت بھی چہرے پر نقاب ڈالنا نہیں بھولیں، چہرے پر نقاب ڈال کر بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوئیں تو اِس پر کسی نے حیرت سے کہا: اِس وقت بھی با پردہ ہیں؟ تو بی بی اُمِّ خَلّاد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کہنے لگیں: **میں نے اپنا بیٹا ضرور کھویا ہے، مگر اپنی حیا نہیں کھوئی، وہ اب بھی باقی ہے۔**[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیکرِ شرم و حیا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ماننے والوں میں شرم و حیا پر مبنی زبردست ماحول بنایا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ شرم و حیا کو دبانے کی کوشش کی جاتی ہے، وہ لوگ جو شرمیلے ہوں، فطرتی طور پر حیا ان میں زیادہ ہو اور وہ اس کا اظہار کریں تو انہیں طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں، ایسوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ شرم و حیا ایک ایسی صفت ہے کہ جتنی زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی خیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی لیے رسولِ رحمٰن، محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: حَیا صرف خیر ہی لاتی ہے۔[2]

جبکہ خود ہمارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شرم و حیا کا کیا حال تھا، آیئے سنتی ہیں: چُنانچہ حضرت عمران بن حُصَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کہتے ہیں: رَسُولُ

---

1 ۔۔۔ ابو داود، کتاب الجهاد، باب فضل قتال ۔۔۔ الخ، ۳/ ۹، حدیث: ۲۴۸۸ ملتقطا

2 ۔۔۔ مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان، ص ۴۵، حدیث: ۳۷

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کنواری، پردہ نشین لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے۔[1] تو چونکہ آقا کریم، رسولِ رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود شرم وحیا کے پیکر تھے اس لیے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی مُقدّس تعلیمات سے پورے مُعاشَرے کو حیادار اور باوَقار بنا دیا اور وہاں رہنے والا ہر ایک شرم وحیا کا پیکر بننے لگا۔

ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

اس سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ اگر ہم اپنے گھر میں شرم وحیا کا ماحول بنانا چاہتی ہیں تو پہلے ہمیں خود اپنے اندر شرم وحیا پیدا کرنا ہو گی۔ ☆اگر ہماری خواہش ہے کہ ہمارے گھر والے بے پردگی سے بچیں تو پہلے ہمیں خود حیا کا پیکر بننا ہو گا۔ ☆اگر ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہمارے گھر والے فلموں اور ڈراموں کے حیا سوز مناظر سے بچیں تو پہلے ہمیں خود فلموں ڈراموں کا بائیکاٹ کرنا ہو گا۔ ☆اگر ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہمارے گھر والے محرم اور غیر محرم کے پردے کو یقینی بنائیں تو پہلے ہمیں خود اس کی پاسداری کرنی ہو گی۔ ☆اگر ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہمارے گھر میں ایسا لباس نہ پہنا جائے جو شرم وحیا کے خلاف ہے تو پہلے ہمیں بھی ایسے لباسوں کو چھوڑنا ہو گا۔ ☆اگر ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہمارے گھر میں کوئی ایسی بات نہ ہو جو شرم وحیا کے خلاف ہو تو پہلے ہمیں خود بھی فحش اور بے حیائی والی گفتگو سے بچنا ہو گا۔ ☆اگر ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمارے گھر والے نظریں جھکانے والے بنیں تو پہلے ہمیں اپنی نظریں جھکانے کی عادت بنانی پڑے گی۔ ☆اگر ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمارے گھر والے گانے سننے سنانے سے بچیں تو پہلے ہمیں گانوں

1... معجم کبیر، ۱۸/ ۲۰۶، حدیث: ۵۰۸

باجوں سے اپنی نفرت ظاہر کرنی ہوگی۔ ☆ **اگر ہماری یہ خواہش** ہے کہ ہمارے گھر والے پارکوں، شاپنگ سینٹرز اور بازاروں میں نہ گھومیں تو ہمیں خود بھی اس سے دور رہنا ہوگا۔ ☆ **اگر ہماری یہ خواہش** ہے کہ ہمارے گھر والے بازاری گفتگو سے بچتے ہوئے مہذب زبان کا استعمال کریں تو پہلے ہمیں خود اس کا عملی پیکر بننا پڑے گا۔ ☆ **اگر ہم یہ چاہتی ہیں** کہ ہمارے گھر والے مخلوق سے بھی شرم و حیا کریں اور خود خالقِ کائنات سے بھی شرم و حیا کریں تو پہلے ہمیں خود یہ وَصف اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا۔ اس کے بعد گھر میں حیاساز ماحول پیدا کرنا آسان ہوگا۔ امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: حیا کی نَشو و نُما میں ماحول اور تَرْبِیَت کا بہت عمل دَخْل ہے۔ حیادار ماحول میسّر آنے کی صورت میں حیا کو خوب نِکھار ملتا ہے جبکہ بے حیا لوگوں کی صحبت قلب و نگاہ کی پاکیزگی سَلْب کرکے بے شرم (بے۔شَرْ۔م) کر دیتی ہے اور بندہ بے شُمار غیر اَخلاقی اور ناجائز کاموں میں مبتلا ہو جاتا ہے اس لئے کہ حیا ہی تو تھی جو برائیوں اور گناہوں سے روکتی تھی۔ جب حیا ہی نہ رہی تو اب بُرائی سے کون روکے؟ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بدنامی کے خوف سے شرما کر بُرائیاں نہیں کرتے مگر جنہیں نیک نامی و بدنامی کی پروا نہیں ہوتی ایسے بے حیا لوگ ہر گناہ کر گزرتے، اَخلاقیات کی حُدود توڑ کر بداَخلاقی کے میدان میں اُتر آتے اور انسانیّت سے گِرے ہوئے کام کرنے میں بھی ننگ و عار محسوس نہیں کرتے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہیے کہ شرم و حیا کو بڑھانے کے

1 . . . باحیا نوجوان، ص ۱۲

لیے شرم وحیا سے ہم آہنگ ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ گھر میں دینی ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ حکمتِ عملی کے ساتھ گھر میں درسِ فیضانِ سنت کا انتظام کروائیں، اور وقتاً فوقتاً گھر والوں کو شرم وحیا پر اُبھارنے والے واقعات سنائیں۔

شرم وحیا اور ہمارا مُعاشَرہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں شک نہیں کہ ہمارا مُعاشَرہ بُری طرح بے حیائی (Shamelessness) کی لپیٹ میں آچکا ہے، فَحاشی وعُریانی (Nudity & Obscenity) کی تُند و تیز ہوائیں شَرم وحَیا کی چادر کو تار تار کر رہی ہیں، دورِ جدید کی خُرافات نے غیرت (Modesty) کا جَنازہ نِکال دیا ہے، اس نام نہاد ترقّی نے بے حیائی کو فیشن کا نام دے کر میڈیا کے ذریعے گھر گھر میں پہنچادیا ہے، مغرب سے آنے والی اندھی تہذیب شرم وحیا کو ختم کرنے کے درپے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلم مُعاشَرے میں بھی بے حیائی کا چلن عام ہو رہا ہے۔ آج تفریح گاہوں میں بے حیائیوں کے مناظر عام ہیں اور مزید بڑھ رہے ہیں۔ آج خواتین کی ایک تعداد ہے جو شرم وحیا کی چادر کو گھر رکھ کر بازاروں میں سرِ عام بے حیائی کو فروغ دیتی نظر آتی ہے اور وہ لوگ جن کی آنکھوں سے شرم وحیا کا سُرمہ اُڑ چکا ہے وہ ایسیوں کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے نظر آتے ہیں۔ پہلے تو فلموں اور ڈراموں کے حیاسوز مناظر صرف ٹی وی اور سینما گھروں کی اسکرینوں پر ہوتے تھے مگر آج موبائل کی سہولت نے ہر ایک کی ان تک رسائی عام کر دی ہے۔ آج اجنبیہ اجنبی کے ساتھ اکیلی ہونے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتی حالانکہ یہ سخت

حرام ہے۔ آج اجنبی اور اجنبیہ باہم ملاقات کرتے، ایک دوسرے سے ہاتھ ملاتے اور بے شرمی سے مسکراتے نظر آتے ہیں، آج شرعی پردے کو پُرانے دور کے رَواج میں شُمار کیا جارہا ہے۔ آج مسلمان عورت بن سنور کر بناپردے کے باہر نکلنے میں فخر محسوس کرتی ہے۔ اب تو موبائل کی صورت میں بے شرمی و بے حیائی کو عام کرنے کا آلہ بھی ہر ایک کو تھمادیا گیا ہے۔

منگنی کے بعد لڑکے لڑکی کا میل جول

اَلْغَرَض! حالات خراب سے خراب تر ہوتے جارہے ہیں، اس کا ایک بنیادی سبب علمِ دین سے دُوری بھی ہے جو مزید بے راہ رَوِی کو اُبھارتی ہے۔ اسی علمِ دین سے دُوری اور جہالت کی فروانی کا نتیجہ ہے کہ منگنی ہوجانے کے بعد لڑکے اور لڑکی کیلئے ایک دوسرے کو دیکھنے، ایک دوسرے سے بات چیت کرنے اور میل جول رکھنے کے معاملے میں شَرْعی رُکاوٹیں ختم کردی جاتی ہیں۔ حالانکہ منگنی کے بعد بھی جب تک نکاح نہیں ہوجاتا لڑکا لڑکی ایک دوسرے کیلئے بالکل اسی طرح اجنبی اور نامُحرَم ہیں جیسے منگنی سے پہلے تھے، لہٰذا نکاح ہونے کے بعد ہی اُن دونوں کیلئے ایک دوسرے سے بے حجابی و گفتگو وغیرہ جائز ہوگی، جب تک نکاح نہیں ہوجاتا یہ دونوں میاں بیوی نہیں اور نہ ہی ایک دوسرے کے والدین ان کیلئے سُسر وساس ہیں۔ منگنی کے باوُجُود اُنہیں آپس میں بھی پردہ کرنا ہوگا اور ایک دوسرے کے والدین سے بھی شَرْعی پردے کا لحاظ رکھنا ہوگا۔ بد قسمتی سے ہمارے مُعاشَرے میں منگنی کی آڑ میں پردے سے مُتَعَلِّق شَرْعی احکامات کو پہلے سے بڑھ کر نظر انداز کیا جاتا ہے، ایک دوسرے کو نہ صرف آزادانہ دیکھتے ہیں بلکہ بات چیت، ہنسی مذاق

اور ایک دوسرے کے ساتھ تنہا گھومنے پھرنے وغیرہ کے سلسلے زور و شور سے شروع ہو جاتے ہیں، حالانکہ یہ ناجائز و حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں۔ ایک بار پھر ذہن نشین فرما لیجئے کہ منگنی ہو جانے کے باوجود بھی ابھی تک یہ دونوں ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہی ہیں۔

غیر مَحْرَم کے ساتھ تنہائی کی مُمانعت

اور رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ ہرگز کسی ایسی غیر مَحْرَم عورت کے ساتھ خَلْوت اختیار نہ کرے جس کے ساتھ اُس کا مَحْرَم مرد نہ ہو کیونکہ ایسی صورت میں ان کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حیا پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم بزرگوں کی شرم و حیا کے واقعات سنیں اور خود میں عمل کا جذبہ بیدار کریں۔ ہمارے بزرگوں کی شرم و حیا کیسی تھی، آیئے! اس کے کچھ واقعات مع تبصرہ سنتی ہیں۔

عثمانِ باحیا کی شرم و حیا

چُنانچہ حضرت حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ امیرُ المومنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شرم و حیا کی شِدَّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کسی کمرے میں ہوتے اور اس کا دروازہ بھی بند ہوتا تب بھی نہانے کے لئے کپڑے نہ اتارتے اور حیا کی

1 … مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/ ۱۰۱، حدیث: ۱۴۶۵۷

وجہ سے کمر سیدھی نہ کرتے تھے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! ایک طرف حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہیں جو تنہائی میں بھی شرم وحیا کا لحاظ رکھتے جبکہ دوسری طرف ہماری ایک تعداد ہے جو تنہائی تو کیا سب کے سامنے بھی شرم وحیا کے دائرے سے باہر نکلنے کی کوشش کرتی دکھائی دیتی ہیں، کبھی مختصر اور باریک لباس پہن کر، کبھی شادیوں میں مرد و خواتین کی مکس ناچ گانے کی محفلیں سجا کر اور کبھی نگاہوں کو حرام سے بھر کر شرم وحیا کا سرِ عام جنازہ نکالتی نظر آتی ہے۔ آیئے! دعا کرتی ہیں کہ یا اللہ پاک تجھے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی حیا کا واسطہ ہمیں بھی شرم وحیا کی نیک عادت عطا فرما دے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

آیئے! شرم وحیا پر مشتمل ایک اور واقعہ سنتی ہیں،

آنکھوں سے پیاری رضائے الٰہی

چُنانچہ اپنے زمانے کے مشہور ولی حضرت یونس بن یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جوان تھے، اکثر وقت مسجد میں ہی گزارتے تھے ایک مرتبہ مسجد سے گھر آتے ہوئے اچانک ایک عورت پر نظر پڑی اور دِل اس طرف مائل ہوا لیکن پھر فوراً ہی شرمندہ ہو کر تائب ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں یوں دُعا کی: ”اے میرے پاک پَرْوَرْدگار! آنکھیں اگرچہ بہت بڑی نعمت ہیں، لیکن اب مجھے خطرہ محسوس ہونے لگا ہے کہ کہیں یہ میری ہلاکت کا باعث نہ بن جائیں اور میں ان کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤں، میرے مالک! تُو میری بینائی

1- - - مسند امام احمد، مسند عثمان بن عفان، ۱/۱۶۰، حدیث: ۵۴۳

سلب کرلے چُنانچہ ان کی دعا قبول ہوئی اور وہ نابینا ہوگئے۔ (1)

گناہوں سے بھرپور نامہ ہے میرا
مجھے بخش دے کر کرم یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۱۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کے ولی حضرت یونس رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نظر کا اچانک کسی عورت پر پڑ جانا، ان کا بینائی ختم کرنے کی دعا کرنا اور بینائی کا چلے جانا یہ انہی کا ہی حصہ تھا۔ بہرحال ہمیں اتنا تو چاہیے کہ ہم اپنی آنکھوں کو ہر اُس کام سے بچائیں جو شرم و حیا کے خلاف ہو۔ آیئے! ایک اور واقعہ سنتی ہیں:

حضرت عمر بن عبد العزیز کی حیا

چُنانچہ ایک بزرگ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ محتاط گفتگو فرماتے تھے، ایک بار آپ کی بغل میں پھوڑا نکل آیا۔ ہم اس کے مُتعلِّق آپ سے پوچھنے کے لئے آئے تاکہ دیکھیں کہ آپ کیا فرماتے ہیں؟ چنانچہ ہم نے پوچھا کہ کہاں نکلا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاتھ کے اندرونی حصے میں۔ (2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس روایت میں بھی ہمارے لیے عبرت کے کئی نِکات ہیں، ☆ حضرت عمر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شرم و حیا ایسی تھی کہ وہ بغل کا تذکرہ کرنے سے کترا رہے ہیں، جبکہ آج ہماری ایک تعداد ہے جو باتوں باتوں میں بڑے فحش

---

1 ...عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ و الاربعون بعد المائۃ، ۱۶۵ ملخصا

2 ...احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، الآفۃ السابعۃ الفحش...الخ، ۱۵۱/۳

اور خراب جملے بڑی ڈھٹائی سے کہتی چلی جاتی ہے اور انہیں اس کا احساس بھی نہیں ہوتا۔

☆سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ عالی شان ہے: **اَلْجَنَّۃُ حَرَامٌ عَلٰی کُلِّ فَاحِشٍ اَنْ یَّدْخُلَھَا** ہر فحش کلام کرنے والے پر جنّت کا داخلہ حرام ہے۔[1]

☆جبکہ حضرت ابراہیم بن مَیْسَرَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے کہ فحش گو (بدگوئی کرنے والے) کو بروزِ قیامت کتے کی صورت میں یا کتے کے پیٹ میں لایا جائے گا۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فحش گوئی سمیت دیگر برائیوں سے بچنے اور شرم وحیا سمیت کئی نیک خصلتیں پیدا کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔

سنّت کی فضیلت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبّت کی اس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[3]

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

1۔۔۔موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۲۰۴/۷، حدیث: ۳۲۵

2۔۔۔احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، الآفۃ السابعۃ۔۔۔الخ، ۱۵۱/۱ ملتقطا

3۔۔۔مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۵۵/۱، حدیث: ۱۷۵

بیٹھنے کی چند سنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں: ☆ چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے۔ ☆ جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہئے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔[1] قبلہ رُخ ہو کر بیٹھیں۔[2] ☆ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مَوْلانا شاہ امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: پیر و استاذ کی نشست پر ان کی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔[3] ☆ جب کبھی اِجتماع یا مَجْلِس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ☆ جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔[4] ☆ مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو اسلامی بہن مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: "**سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ**" ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا

1۔۔۔ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، ۴/۳۳۸، حدیث: ۴۸۲۱

2۔۔۔رسائلِ عطاریہ، حصہ ۲، ص۲۲۹

3۔۔۔فتاوی رضویہ، ۲۴/۳۶۹/۴۲۴

4۔۔۔جامع صغیر، ص۴۰، حدیث: ۵۵۴

ہوں۔[1] ☆جب والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدیّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، ۴/۳۴۷، حدیث: ۴۸۵۷

بیان:2 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دن بھر میں پچاس(50) بار درودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اُس سے مُصافَحہ کروں گا۔ (1)

بیکار گفتگو سے مری جان چُھوٹ جائے ہر وقت کاش! لب پہ دُرود و سلام ہو

آقا غمِ مدینہ میں رونا نصیب ہو ذکرِ مدینہ لب پہ مرے صبح و شام ہو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۱۰)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ اتنا ثواب بھی زِیادہ۔

---

1 ... القربۃ، ابن بشکوال، ص ۹۱، حدیث: ۹۰

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مُناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰـہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰـہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے ہمارے بیان کا موضوع ہے "**جنّت کی قیمت**"، جنّتی محلات کیسے ملیں گے؟ صُلح کے بارے میں آیت اور فرامینِ رسول، جنّت کی جھلکیاں، رُوٹھا ہوا شخص کیسے مانا، نیکی کی دعوت دینے کے فائدے، سرمایہ دار اللہ والا کیسے بنا، جنّت میں کون کون جائے گا، اللہ والوں کی نماز سے مَحبّت کے واقعات اور اس کے علاوہ کئی نِکات بیان کئے جائیں گے۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنّتی محلات کی قیمت

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے: ایک دن رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان جلوہ فرما تھے کہ اچانک مسکرا دیئے حتّٰی کہ آپ کے سامنے کے دندان مُبارَک ظاہر ہوگئے۔ یہ دیکھ کر حضرت عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ ارشاد فرمایا: میری امت کے دو شخص اللہ کریم کی بارگاہ میں گھٹنوں کے بل کھڑے ہوں گے تو ان میں سے ایک کہے گا: اے میرے پَروَرْدگار! اس سے میرا حق دلوا۔ اللہ کریم دوسرے سے ارشاد فرمائے گا: اپنے بھائی کا حق دو۔ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میرے پاس تو کوئی نیکی نہیں بچی۔ اللہ کریم مطالبہ کرنے والے سے ارشاد فرمائے گا: تمہارے بھائی کے پاس تو کوئی نیکی نہیں ہے اب تم اس سے کیا چاہتے ہو؟ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! یہ میرے گناہ اپنے سر لے لے۔ اتنا فرمانے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے، پھر ارشاد فرمایا: بے شک وہ ایک بڑا دن ہے جس میں لوگ اس بات کے محتاج ہوں گے کہ کوئی ان کے گناہوں کا بوجھ اٹھائے۔ پھر ارشاد فرمایا: اللہ کریم مطالبہ کرنے والے سے ارشاد فرمائے گا: اپنی نظر اٹھا کر جنّت میں دیکھ۔ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں چاندی سے بنے شہر اور سونے سے بنے محلات دیکھتا ہوں کہ جن میں موتی جڑے ہوئے ہیں، یہ کس نبی کے لئے؟ یا کس صدیق کے لئے؟ یا کس شہید کے لئے ہیں؟ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: یہ اس کے لئے ہیں جو اس کی قیمت ادا کرے۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے

پروردگار! اس کی قیمت کس کے پاس ہو گی؟ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: تمہارے پاس اس کی قیمت ہے۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! وہ کیا ہے؟ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: تمہارا اپنے بھائی کو معاف کر دینا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اپنے بھائی کو معاف کیا۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ اور جنّت میں داخل ہو جا۔ یہ فرمانے کے بعد آقائے نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم سے ڈرو اور آپس میں صُلْح صفائی رکھو کیونکہ ربِّ کریم قیامت کے دن مؤمنین کے درمیان صُلْح کرائے گا۔(1)

بلا حساب ہو جنّت میں داخلہ یاربّ پڑوس خُلد میں سرْوَر کا ہو عطا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیثِ پاک کے ضمن میں کئی نِکات موجود ہیں۔ آیئے! ان میں سے چند نِکات سنتی ہیں:

جو ہو چکا ہے جو ہو گا حضور جانتے ہیں

(1) پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ قیامت ابھی قائم نہیں ہوئی، میدانِ محشر کے معاملات، بندوں کے حساب و کتاب اور جزا و سزا کے فیصلے کا وقت ابھی آنا باقی ہے، مگر قربان جایئے! نگاہِ مصطفےٰ اور عِلْمِ مصطفےٰ کی شان و عظمت پر! ربِّ کریم کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے مکّی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت سے پہلے ہی قیامت

1… مستدرک، کتاب الاھوال، باب اذالم یبق من الحسنات…الخ، ۵/۷۹۵، حدیث:۸۷۵۸

میں ہونے والے واقعات کو نہ صرف مُلاحظہ فرمالیا بلکہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے اس کا اظہار بھی فرمایا۔

تم کو علمِ غیب مولا نے عطا فرما دیا
کر دیا ہر جا پہ حاضر اور ناظر یانبی!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۷۸)

حُقُوق کا معاملہ بڑا سخت ہے

(2) دوسری بات یہ ہے کہ بندوں کے حُقُوق کا معاملہ بہت نازک ہے کہ میدانِ مَحْشَر میں ایک بندہ اپنا حق طلب کرنے کے لئے دوسرے بندے کے خلاف بارگاہِ الٰہی میں دعویٰ کرے گا۔ افسوس! دین سے دُوری اور بے عملی کے سبب اب لوگوں نے بندوں کے حُقُوق کے معاملے کو بہت ہلکا سمجھ لیا ہے، مثلاً کہیں والدین بچّوں کو ان کے حُقُوق دینے پر راضی نہیں تو کہیں اولاد ماں باپ کے حُقُوق پر ڈاکہ ڈالے ہوئے ہے، کہیں بیوی اپنے شوہر کے حُقُوق میں کوتاہی کر رہی ہے تو کہیں شوہر بیوی کے حُقُوق ادا کرنے سے جان چھڑا رہا ہے، کہیں رشتے داروں میں حُقُوق کی ادائیگی کے معاملے میں سالوں سے جنگ جاری ہے تو کہیں پڑوسیوں کے حُقُوق میں کوتاہی ہو رہی ہے۔ یاد رکھئے! یہاں اگر کسی نے کسی کا حق مارا ہے تو عقلمندی اسی میں ہے کہ وہ یہیں پر ادا کر دے یا معاف کروالے ورنہ آخرت میں شدید رُسوائی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، چُنانچہ

رسولِ ہاشمی، مکی مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم لوگ ضرور حق داروں کو ان کے حُقُوق سپرد کرو گے حتّٰی کہ بے سینگ بکری کا سینگ

والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔[1] مطلب یہ کہ اگر تم نے دُنیا میں لوگوں کے حُقُوق ادا نہ کئے تو ہر صورت میں قِیامت میں ادا کرو گے، یہاں دُنیا میں مال سے اور آخرت میں اعمال سے، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ دُنیا ہی میں ادا کر دو ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جانور (Animals) اگرچہ شرعی احکام کے مُکلَّف (یعنی پابند) نہیں ہیں مگر حُقُوقُ العِباد (آپس کے حُقُوق) جانوروں کو بھی ادا کرنے ہوں گے۔[2]

روزِ محشر شہا! مجھ گنہگار کا
آپ رکھنا بَھرم، تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۵۰)

صلح صفائی کروانا بہترین کام ہے

(3) تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ آپس میں صُلح صفائی سے رہنا اللہ کریم کو بہت پسند ہے، رَبِّ کریم قیامت کے دن بھی اپنے بندوں کے درمیان صُلح کروا کر انہیں جنّت میں داخلہ عطا فرمائے گا، ☆اگر ہم اللہ کریم کو راضی کرنا چاہتی ہیں، ☆اگر ہم رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو راضی کرنا چاہتی ہیں، ☆اگر ہم اللہ پاک سے ڈرتی ہیں، ☆اگر ہم مُعاشَرے کو پُر امن (Peaceful) دیکھنا چاہتی ہیں، ☆اگر ہم جنّت میں داخل ہونا چاہتی ہیں، ☆اگر ہم جنّتی نعمتوں سے لُطف اُٹھانا چاہتی ہیں، ☆اگر ہم

1…مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحریم الظلم، ص ۱۰۷۰، حدیث: ۶۵۸۰

2…مرآۃ المناجیح، ۶/۶۷۴

قیامت کے دن کی ذِلّت ورُسوائی سے بچنا چاہتی ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم خود آپس میں صُلح کرتے رہنے کی عادت بنائیں۔اور اس پیارے عمل کو خوب خوب عام بھی کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! صُلح کروانا ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت ہے اور اللہ کریم نے قرآنِ کریم میں بھی صُلح کروانے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے، چُنانچہ پارہ26 سُوْرَۃُ الْحُجُرات کی آیت نمبر10 میں ارشادِ باری ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۠ (پ۲۶، الحجرات:۱۰)

ترجمۂ کنزُالایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صُلح کرو اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رَحمت ہو۔

اسی طرح اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی صُلح کروانے کے کئی فضائل بیان ہوئے ہیں۔

چُنانچہ ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں روزہ، نماز اور صدقہ سے اَفضل عمل نہ بتاؤں؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! ضَرور بتائیے۔ اِرشاد فرمایا: وہ عمل آپس میں رُوٹھنے والوں میں صُلح کرا دینا ہے کیونکہ رُوٹھنے والوں میں ہونے والا فَساد خیر کو کاٹ دیتا ہے۔ (1)

یاد رہے! مسلمانوں میں وہی صُلح کروانا جائز ہے جو شریعت کے دائرے میں ہو جبکہ ایسی صُلح جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دے وہ جائز نہیں ہے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صُلح کروانا جائز ہے مگر وہ صُلح (جائز نہیں) جو حرام کو حلال کر

1 … ابو داود، کتاب الادب، باب فی اصلاح ذات البین، ۴/۳۶۵، حدیث: ۴۹۱۹

دے یا حلال کو حرام کر دے۔[1]

اللہ پاک شریعت کی حُدود میں رہتے ہوئے ہمیں اسلامی بہنوں کے درمیان صُلح کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم جنّت کی قیمت کے بارے میں سُن رہی ہیں۔ آیئے! جس جنّت کے بارے میں ہم سن رہی ہیں اسی جنّت کی چند ایمان افروز جھلکیاں مُلاحظہ کیجئے، چُنانچہ

جنّت کی جھلکیاں

امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف **"غیبت کی تباہ کاریاں"** صفحہ نمبر 98 پر تحریر فرماتے ہیں: ☆اگر جنّت کی کوئی ناخُن بھر چیز دُنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اُس سے آراستہ ہو جائیں، ☆اگر جنّتی کا کنگن ظاہر ہو تو آفتاب (سُورج) کی روشنی مٹا دے، جیسے سُورج ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے، ☆جنّت کی اتنی جگہ جس میں کَوڑا (چابُک، دُرّہ) رکھ سکیں دُنیا اور اس کے اندر جو کچھ ہے اُس تمام سے بہتر ہے، ☆جنّت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہیں، ☆جنتیوں کو جنّت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہو گا، ☆اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی ہو تو اُسی وقت بُھنا ہوا اُن کے پاس آجائے گا،

1...ابو داود، کتاب الاقضیة، باب فی الصلح، ۳/۴۲۵، حدیث:۳۵۹۴

☆اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو تو کوزے خود ہاتھ میں آجائیں گے، ان میں ٹھیک اندازے کے مُوافق پانی، دودھ، شراب، شہد ہو گا کہ ان کی خواہش سے ایک قطرہ کم نہ زیادہ، بعد پینے کے خود بخود جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے، ☆وہاں کی شراب دُنیا کی سی نہیں جس میں بدبُو، کڑواہٹ اور نشہ ہوتا ہے اور پینے والے بے عقل ہو جاتے ہیں، آپے سے باہَر ہو کر بیہودہ بکتے ہیں، وہ پاک شراب اِن سب باتوں سے پاک ہے، وہاں نَجاست، گندگی، پاخانہ، پیشاب، تھوک، رینٹھ، کان کا میل، بدن کا میل بِالکل نہ ہوں گے، ☆ایک خُوشبو دار فَرحت بخش ڈکار آئے گی، خُوشبو دار فرحت بخش پسینہ نکلے گا، ☆سب کھانا ہضم ہو جائے گا، ☆ڈکار اور پسینے سے مُشک کی خُوشبو نکلے گی، ☆ہر وَقت زَبان سے تسبیح و تکبیر ارادے اور بغیر ارادے کے سانس کی طرح جاری ہو گی، ☆کم سے کم ہر شخص کے سرہانے دس ہزار خادِم کھڑے ہونگے، خادِموں (Servants) میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہو گا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا اور ہر پِیالے میں نئے نئے رنگ کی نعمت ہو گی، جتنا کھاتا جائے گا لذّت میں کمی نہ ہو گی بلکہ زیادَتی ہو گی، ہر نوالے میں ستَّر مزے ہوں گے، ہر مزہ دوسرے سے مُمتاز، وہ مزے ایک ہی ساتھ محسوس ہوں گے، ایک کا احساس دوسرے سے روکنے والا نہ ہو گا، ☆جنتیوں کے نہ لباس پُرانے پڑیں گے، نہ ان کی جوانی فنا ہو گی، ☆اگر جنّت کا کپڑا دُنیا میں پہنا جائے تو جو دیکھے بے ہوش ہو جائے، اور لوگوں کی نگاہیں اس کو برداشت نہ کر سکیں، ☆اگر کوئی حُور سمندر میں تھوک دے تو اُس کے تھوک کی مٹھاس کی وجہ سے سمندر میٹھا ہو جائے اور ایک روایت ہے کہ اگر جنّت کی عورت

سات سمندروں میں تھوکے تو وہ شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں، ☆سر کے بال اور پلکوں اور بھَووں کے سوا جنّتی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے، سب بے رِیش ہوں گے، سُرمہ لگی آنکھیں، تیس(30) برس(Thirty years) کی عُمر کے معلوم ہوں گے، کبھی اس سے زیادہ معلوم نہ ہوں گے، ☆پھر لوگ اللہ کریم کے حکم سے ایک بازار میں جائیں گے جسے فرشتے گھیرے ہوئے ہیں، اُس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ ان کی مثل نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سنی، نہ دلوں پر ان کا خیال گزرا، اس میں سے جو چیز چاہیں گے، اُن کے ساتھ کر دی جائے گی اور خرید و فروخت نہ ہو گی، ☆جنّتی اس بازار میں باہم ملیں گے، چھوٹے مرتبے والا بڑے مرتبے والے کو دیکھے گا، اس کا لباس پسند کرے گا، ابھی گفتگو ختم بھی نہ ہو گی کہ خیال کرے گا، میرا لباس اُس سے اچّھا ہے اور یہ اس وجہ سے کہ جنّت میں کسی کے لیے غم نہیں، ☆جنّتی باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس چلا جائے گا، ☆اُن میں اللہ کریم کے نزدیک سب میں عزّت والا وہ ہے جو اللہ پاک کے وجہِ کریم کے دیدار سے ہر صبح و شام مُشَرَّف ہو گا، ☆جب جنّتی جنّت میں جالیں گے اللہ پاک اُن سے فرمائے گا: کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دوں؟ عرض کریں گے: تُو نے ہمارے منہ روشن کیے، جنّت میں داخِل کیا، دوزخ سے نَجات دی۔ اُس وقت پردہ کہ مخلوق پر تھا اُٹھ جائے گا تو دیدارِ الٰہی سے بڑھ کر انھیں کوئی چیز نہ ملی ہو گی۔

بلا حساب ہو جنّت میں داخلہ یارَبّ پڑوس خُلد میں سَرْوَر کا ہو عطا یارَبّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۸۲)

سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے! جنّت کیسی حَسِین و دلکش ہے اور ربِّ کریم نے اس میں کیسی کیسی عظیمُ الشّان نعمتیں رکھی ہیں، لہٰذا اگر ہم بھی جنّت کی ان عظیمُ الشّان نعمتوں میں سے حصّہ پانا چاہتی ہیں، اگر ہم چاہتی ہیں کہ ہمارا آخری ٹھکانہ جنّت ہو تو ہمیں جیتے جی جنّت میں لے جانے والے اعمال کرنے ہوں گے۔ ایک عمل تو آپ نے سنا کہ صُلح کروانا جنّت میں لے جانے والا عمل ہے۔ آیئے! جنّت میں لے جانے والے مزید چند اعمال کے بارے میں سنتی ہیں۔

(1) تَعْزِیَت کرنا

تَعْزِیَت کرنا یعنی مصیبت زدہ آدمی کو صبر کی تلقین کرنا ایک بہت ہی پیارا اور جنّت میں لے جانے والا عمل ہے، چُنانچہ

حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم، رؤفٌ رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کسی غم زدہ شخص سے تَعْزِیَت (یعنی اس کی غم خواری) کرے گا اللہ پاک اسے تقوے کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تَعْزِیَت کرے گا اللہ پاک اسے جنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت دُنیا بھی نہیں ہو سکتی۔[1]

ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اپنی اسلامی بہنوں سے تَعْزِیَت کرکے جنّت میں لے جانے والے اس عمل کو اپنائیں اور اس کی برکتیں پائیں۔ ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! تَعْزِیَت کرنے کی بَرَکت سے اللہ پاک خُوش ہوتا ہے، ☆ تَعْزِیَت کرنے کی بَرَکت سے سنتِ رسول پر

---

1 ... معجمِ اوسط، ۶/۴۲۹، حدیث: ۹۲۹۲

عمل کا ثواب ملتا ہے، ☆تَعزِیَت کرنے کی بَرَکت سے محبتیں عام ہوتی ہیں، ☆تعزِیَت کرنے کی بَرَکت سے دُکھی دلوں کو سُکون ملتا ہے، ☆تَعزِیَت کرنے کی بَرَکت سے غم ہلکا ہوتا ہے، ☆تَعزِیَت کرنے کی بَرَکت سے مصیبت زدہ اسلامی بہن تعزِیَت کرنے والی اسلامی بہن کو اپنا محسوس کرتی ہے، ☆تَعزِیَت کرنے کی بَرَکت سے آپس کی دُشمنیاں اور نفرتیں اپنی موت آپ مرجاتی ہیں، ☆تعزِیَت کرنے کی بَرَکت سے رشتے داری کا گلشن ہرا بھرا رہتا ہے، ☆تَعزِیَت کرنے کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ اسلامی بہنوں میں اضافہ ہونے لگتا ہے اور تَعزِیَت کرنے کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے کسی غلط فہمی کے سبب دُور ہوجانے والی اسلامی بہنیں دوبارہ اس پاکیزہ ماحول سے وابستہ ہوجاتی ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں سیرتِ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک ایمان تازہ کرنے والا واقعہ سنتی ہیں، چُنانچہ

روٹھا ہوا مان گیا

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں: بسا اوقات غمخواری اور تعزیت کے دنیا میں بھی فائدے دیکھے جاتے ہیں، چُنانچہ یہ اُن دنوں کی بات ہے جن دنوں نُور مسجد کاغذی بازار کراچی میں میری اِمامت تھی، ایک اسلامی بھائی پہلے میرے قریب تھے پھر کچھ دُور دُور رہنے لگے مگر مجھے اندازہ نہ تھا، ایک دن فجر کے بعد مجھے ان کے والد صاحب کی وفات (Death) کی خبر ملی میں فوراً ان کے گھر پہنچا، ابھی غُسلِ میّت بھی نہ ہوا تھا، دُعا فاتحہ کی اور لَوٹ آیا، نمازِ جنازہ میں شریک ہوکر قبرستان ساتھ گیا اور تدفین میں بھی پیش پیش رہا، اس کے فوائد تصوُّر سے بھی بڑھ کر حاصل ہوئے، چُنانچہ اس اسلامی

بھائی نے خود ہی اِنکشاف کیا کہ مجھے آپ کے بارے میں کسی نے بہکایا تھا، اس کی باتوں میں آکر میں آپ سے دُور ہو گیا اور اتنا دُور کہ آپ کو آتا دیکھ کر چُھپ جاتا تھا، لیکن میرے پیارے والد صاحب کی وفات پر آپ کے ہمدردانہ انداز نے میرا دل بدل دیا، جس آدمی نے مجھے آپ سے بد دِل کیا تھا وہ میرے والدِ مرحوم کے جنازے تک میں نہیں آیا، اس واقعے کو کوئی 35 سال کا عرصہ گُزر چکا ہو گا وہ اسلامی بھائی آج بھی بہت محبّت کرتے ہیں، نہایت بااثر ہیں، تنظیمی طور پر کام بھی کرتے ہیں، داڑھی سجائی ہوئی ہے، خود میرے پیر بھائی ہیں، مگر ان کے بال بچّے، دیگر بھائی اور خاندان کے مزید افراد عطاری ہیں، چھوٹے بھائی دعوتِ اسلامی کے ذمّے دار ہیں جبکہ بڑے بھائی بھی باعمامہ تھے۔(1)

مَسلک کا تُو اِمام ہے اِلیاس قادری تدبیر تیری تام ہے الیاس قادری
سر پہ عِمامہ ماتھے پہ سجدوں کا نُور ہے جو بھی تیرا غلام ہے الیاس قادری
ہے دعوتِ اسلامی کی دُنیا میں دھوم دھام مقبول تیرا کام ہے الیاس قادری
تنہا چلا تُو ساتھ ترے ہو گیا جہاں میٹھا تیرا کلام ہے الیاس قادری

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) لوگوں تک عِلمِ دین کی بات پہنچانا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! لوگوں تک عِلمِ دِین کی باتیں پہنچانا بھی اَجر و ثواب کا کام ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جو خُوش نصیب یہ مُبارَک عمل بجالاتی ہیں انہیں نبیِّ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت کی خُوشخبری عطا فرمائی ہے، چُنانچہ

1 . . . فیضانِ بابا بلّھے شاہ، ص ۴۳

نبیِّ اکرم، تاجدارِ حرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔(1)

کرم سے "نیکی کی دعوت" کا خُوب جذبہ دے
دُوں دُھوم سنّتِ محبوب کی مَچا یاربّ
(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۷۷)

سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے! لوگوں تک علمِ دین کی باتیں پہنچانا یعنی نیکی کی دعوت دینا کس قدر بہترین عمل ہے کہ اس کی برکت سے رَبِّ کریم جنّت کی نعمت عطا فرمادیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی جنّت حاصل کرنے کے لئے ہر جگہ اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دیتی رہیں، کیونکہ

نیکی کی دعوت دینے کے فائدے

☆**نیکی کی دعوت دینا** انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سُنّت ہے، ☆**نیکی کی دعوت دینا** اللہ والوں کا طریقہ رہا ہے، ☆**نیکی کی دعوت دینا** بہترین عبادت ہے، ☆**نیکی کی دعوت دینا** صدقۂ جاریہ کا ذریعہ ہے، ☆**نیکی کی دعوت دینا** دوسروں کے ساتھ ساتھ اپنی بھی اصلاح کا باعث بنتا ہے، ☆**نیکی کی دعوت دینا** جنّت میں لے جانے والا عمل ہے، ☆**نیکی کی دعوت دینا** اپنی اسلامی بہن کے ساتھ عظیم خیر خواہی ہے، ☆**نیکی کی دعوت دینا** درجات کی بلندی کا باعث ہے، ☆**نیکی کی دعوت دینا** اللہ کریم کی بارگاہ میں پسندیدہ

1 --- حلیۃ الاولیاء، ابراھیم الھروی، ۱۰/۴۵، رقم: ۱۴۴۶۶

عمل ہے، ☆نیکی کی دعوت دینے سے شیطان کی مخالفت ہوتی ہے، ☆نیکی کی دعوت دینے سے شیطانی کاموں کا خاتمہ ہوتا ہے، ☆نیکی کی دعوت دینے سے مُعاشَرے (Society) میں اصلاح کا پودا پروان چڑھتا ہے، ☆نیکی کی دعوت دینے سے بندہ اللہ پاک کی رحمتوں اور برکتوں کا حق دار ہو جاتا ہے۔

یاد رہے! نیکی کی دعوت دینے کے کچھ اُصول وضوابط ہیں۔ اگر ہم ان اُصول وضوابط کی روشنی میں نیکی کی دعوت کے اس عظیم فریضے کو سرانجام دیں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ کامیابی کے امکانات (Chances) کافی بڑھ جائیں گے۔ آیئے! وہ اُصول وضوابط سنتی ہیں، چُنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "بہارِ شریعت" جلد 3 صفحہ نمبر 615 پر لکھا ہے: نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کی کئی صُورتیں ہیں: (1) اگر غالب گمان یہ ہے کہ یہ (نیکی کی عوت دینے والا) ان سے کہے گا تو وہ اس کی بات مان لیں گے اور بُری بات سے باز آجائیں گے، تو نیکی کی دعوت دینا واجب ہے اور نیکی کی دعوت دینے سے باز رہنا جائز نہیں۔ (2) اگر گمانِ غالب یہ ہے کہ جنہیں نیکی کی دعوت دے گا تو وہ طرح طرح کی تُہمت باندھیں گے اور گالیاں دیں گے تو پھر نیکی کی دعوت ترک کرنا (یعنی چھوڑنا) اَفْضل ہے۔ (3) اگر یہ مَعْلُوم ہے کہ وہ اسے ماریں گے اور یہ صَبْر نہ کر سکے گا یا اس کی وَجہ سے فتنہ وفساد پیدا ہو گا، آپس میں لڑائی ٹھن جائے گی، جب بھی چھوڑنا اَفْضل ہے۔ (4) اگر معلوم ہو کہ وہ لوگ جنہیں نیکی کی دعوت دی جائے گی اگر اسے ماریں گے تو صَبْر کر لے گا، تو ان لوگوں کو بُرے کام سے مَنْع کرے اور ایسا شخص مُجاہِد ہے۔ (5) اگر معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ

ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے، تو اِسے اِختیار ہے اور اَفْضَل یہ ہے کہ نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے منع کرے۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو!"نیکی کی دعوت" دینے میں ہمارے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے اور اس مُعامَلے میں کسی کے رُعب میں بھی نہ آتے تھے، چُنانچہ

سرمایہ دار اللہ والا کیسے بنا؟

حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے شاگردوں کے ہمراہ کہیں تشریف لئے جا رہے تھے کہ ایک سرمایہ دار کو نہایت سَج دھج کے ساتھ اپنے غلاموں کے جُھرمَٹ میں گھوڑے پر سُوار گزرتا دیکھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اُس سے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض کی: بادشاہ کے دربار میں جارہا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اُس پر "انفرادی کوشِش" کرتے ہوئے فرمایا: اے بھائی! آپ نے خوب عُمدہ لباس پہنا ہوا ہے پھر اسے خُوشبوؤں سے بھی بسایا ہے اور ہر طرح سے اپنے "ظاہر" کو بھی سجایا ہے، یقیناً یہ صرف اس لئے ہے کہ شاہی دربار میں آپ کو شرمندہ نہ ہونا پڑے حالانکہ یہ کمزور دُنیا کا بادشاہ اور اُس کے درباری آپ جیسے ہی انسانِ بے اختیار ہیں۔ اب ذرا غور فرمایئے! قِیامت کے دن اللہ پاک کے دربارِ شاہی میں جب حاضِری ہو گی، وہاں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیائے عُظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی ہوں گے، وہاں کے لئے آپ نے "باطِن" کی سجاوٹ (Purification) کا بھی کچھ انتِظام فرمایا ہے؟ کیا وہاں گناہوں کی گندگیوں اور بدکاریوں

---

1 . . . بہارِ شریعت، ۳/۶۱۵، حصہ ۱۶ بتغیر

کی بدبوؤں کے ساتھ آپ حاضِری دیں گے؟ وہ مالدار شخص نہایت توجُّہ کے ساتھ آپ کے ارشادات سُن رہا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ نے اس سے پوچھا: کیا آپ نے کبھی اپنے گھوڑے پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ لادا ہے؟ عرض کی: جی نہیں۔ فرمایا: آپ اپنے گھوڑے پر تو تَرس کھاتے ہیں مگر اپنے کمزور وُجود پر رَحم نہیں کرتے کہ مسلسل اُس پر گناہوں کا بوجھ لادے چلے جارہے ہیں، سوچئے تو سہی! اِسی طرح گناہوں بھری زندگی گزاری تو مرنے کے بعد کیا انجام ہو گا؟ مالدار آدمی آپ کی ''انفرادی کوشش'' اور نیکی کی دعوت سے بے حد مُتأثّر ہوا، گھوڑے سے اُتر کر آپ کا مُرید ہوا اور اللہ والا بن گیا۔[1]

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کس قدر دلنشین انداز میں نیکی کی دعوت کا اہم فریضہ سرانجام دیا کرتے تھے، ہمیں چاہئے کہ جس طرح ہم عام اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دیتی ہیں اسی طرح مالدار اور بڑے عہدے پر فائز اسلامی بہنوں کو بھی نیکی کی دعوت دینے کی کُڑھن اپنے اندر بیدار کریں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس کی بَرَکت سے بھی دین کو بہت فائدہ ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ترکِ جنّت ترکِ دُنیا سے مشکل ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم جنّت میں لے جانے والے اعمال کے مُتعلّق

1 . . . سچی حکایات: ۵/۲۰۷

سن رہیں تھیں۔ یاد رکھئے! زندگی گزارنے کے لئے ہم دُنیاوی معاملات سے بالکل بھی لاتَعَلُّق نہیں کر سکتیں، کیونکہ ہم میں سے ہر اسلامی بہن کئی طریقوں سے دُنیاوی معاملات کے ساتھ جُڑی ہوئی ہے، اگر ہم دُنیا اور دُنیاوی معاملات مثلاً کھانا پکانا، زیب و زینت اور بال بچّوں کی پَرْوَرِش وغیرہ چھوڑ دیں تو یقیناً ہمارا نظامِ زندگی دَرہم بَرہم ہو کر رہ جائے۔ لہٰذا ہم اپنی زندگی کی گاڑی کو رواں دواں رکھنے کے لئے مسلسل (Continually) دُنیاوی معاملات سے وابستہ رہتی ہیں۔ مگر یاد رہے! جنّت کو چھوڑنا دُنیا اور دُنیاوی معاملات چھوڑنے سے بھی بڑا مشکل کام ہے اور یہ بات ہر عقلمند اسلامی بہن جانتی ہے کہ جو کام زیادہ مشکل ہوتا ہے اس کے لئے کوشش اور بھاگ دوڑ بھی اتنی ہی زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ لہٰذا اگر جنّت میں جانے کی خواہش ہے تو ہمیں جنتیوں والے کام بھی کرنے ہوں گے، کیونکہ

جنّت میں کون جائے گا؟

جنّت میں اسی کا داخلہ ہو گا جس نے اللہ کریم کو راضی کیا ہو گا، **جنّت میں اسی کا داخلہ ہو گا** جو رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں سے پیار کرے، **جنّت میں اسی کا داخلہ ہو گا** جس نے نیک اعمال کئے ہوں گے، **جنّت میں اسی کا داخلہ ہو گا** جس کا دل مَحَبَّتِ صحابہ و اہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اجمعین سے معمور ہو گا، **جنّت میں اسی کا داخلہ ہو گا** جسے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے سچی عقیدت و مَحَبَّت ہو گی، **جنّت میں اسی کا داخلہ ہو گا** جس کے دل میں خوفِ خدا ہو گا، **جنّت میں اسی کا داخلہ ہو گا** جس نے اپنے اَعْضا کو گناہوں سے بچایا ہو گا، **جنّت میں اسی کا داخلہ ہو گا** جس نے شریعت کے احکام کی بجا آوری کی ہو گی، **جنّت میں اسی کا داخلہ ہو گا** جس نے اللہ کریم اور بندوں کے حُقُوق ادا کئے ہوں

گے، جنّت میں اسی کا داخلہ ہو گا جس سے اس کے والدین (Parents) خُوش ہوں گے، جنّت میں اسی کا داخلہ ہو گا جس کی زبان ذکر و دُرود اور تلاوت و نعت سے تَر رہی ہو گی، جنّت میں اسی کا داخلہ ہو گا جس نے خود بھی عِلْمِ دین سیکھ کر اس پر عمل کیا ہو گا اور اپنی اولاد کو بھی زیورِ علمِ دین سے آراستہ کیا ہو گا، جنّت میں اسی کا داخلہ ہو گا جس نے پابندی کے ساتھ پانچوں نمازیں عُمر بھر ادا کی ہوں گی۔ لہٰذا ابھی وقت ہے، جلدی کیجئے اور جنّت میں لے جانے والے اعمال کرنے میں مشغول ہو جائیے تاکہ رَبِّ کریم کی رحمت سے ہمیں بھی جنّت میں داخلہ نصیب ہو جائے۔ اللہ کریم ہمیں جنّت میں لے جانے والے اعمال کرنے اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے جَنَّتُ الْفِرْدَوْس میں بلاحساب و کتاب داخلہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن۔

جنّت میں لے جانے والے اعمال اور جہنم میں لے جانے والے اعمال کی تفصیلی معلومات کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی اِن دو کتب "جنّت میں لے جانے والے اعمال" اور "جہنم میں لے جانے والے اعمال" کا مطالعہ فرمائیے۔

اللہ کی رحمت سے تو جنّت ہی ملے گی　　　اے کاش! محلّے میں جگہ ان کے ملی ہو

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۳۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) نماز کی اَہمیّت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جنّت میں لے جانے والے اعمال میں سے ایک اہم ترین عمل پانچ وقت کی نماز ادا کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ☆ نماز ایک عَظِیم عِبادَت

ہے، ☆نماز جنّت میں لے جانے والا عمل ہے، ☆نماز مومن کے لئے بہترین عمل ہے، ☆نماز نُور ہے، ☆دو رَکعت نماز دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے، ☆نماز اللہ پاک کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے، ☆نماز میں ہر سجدے کے بدلے ایک نیکی لکھی جاتی ہے، ایک گُناہ مٹایا جاتا اور ایک دَرَجہ بلند کیا جاتا ہے، ☆نماز سے گُناہ جھڑتے ہیں، ☆نماز گُناہوں کے مَیْل کچیل کو دھو دیتی ہے، ☆ایک نماز پچھلی نماز کے دوران ہونے والے گناہوں کو دھو ڈالتی ہے، ☆نماز بُرائیوں کو مِٹا دیتی ہے، ☆نماز، نمازی کی حِفَاظت کرتی ہے، ☆نماز، شیطان کا منہ کالا کرتی ہے، ☆نماز پڑھنے والی خَیْر میں رات گُزارتی ہے، ☆نماز پڑھنے والی بروزِ قیامت سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل کی جائے گی، ☆نماز پڑھنے والی کے لئے مَعْصوم فِرِشتے رَبّ کی بارگاہ میں مَغْفِرت کی سِفارش کرتے ہیں، ☆نماز پڑھنے والی اللہ کریم کی حِفاظَت میں رہتی ہے، ☆نماز پڑھنے والی کامل مومنہ ہے، ☆نماز پڑھنے والی کو پُورا پُورا بدلہ دیا جائے گا، چُنانچہ

نماز جنّت میں داخل کرے گی

پیارے نبی، مکی مَدَنی مصطفے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جس نے انہیں ادا کیا اور ان کے حق کو معمولی جانتے ہوئے ان میں سے کسی کو ضائع نہ کیا تو اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر اس کے لئے وعدہ ہے کہ وہ اسے جنّت میں داخل کر دے اور جس نے انہیں ادا نہ کیا اس کے لئے اللہ کریم کے ذمّۂ کرم پر عہد نہیں، چاہے اسے عذاب دے چاہے جنّت میں داخل فرمائے۔ (1)

1 ...ابو داود، کتاب الوتر، باب فیمن لم یوتر، ۲/۸۹، حدیث: ۱۴۲۰

ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو نمازوں سے بہت زیادہ مَحبّت تھی۔ آیئے! ترغیب کے لئے اللہ والوں کی نمازوں کے دو(2) واقعات مُلاحظہ کیجئے، چُنانچہ

عبدُاللہ بن رَواحہ کی نماز سے مَحبّت

حضرت عبدُاللہ بن رَواحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ گھر سے نکلنے کا ارادہ کرتے تو دو (2) رکعت پڑھتے، گھر میں داخل ہوتے تو بھی دو رکعت پڑھتے اور اس عمل کو کبھی نہیں چھوڑا۔ (1)

طلحہ بن مُصَرِّف کی نماز سے مَحبّت

حضرت سفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت طلحہ بن مُصَرِّف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پڑوسی نے بتایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیمار ہیں۔ ہم عیادت کے لئے گئے تو حضرت زُبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ان سے کہا: "اُٹھئے! نماز پڑھ لیجئے، مجھے معلوم ہے کہ آپ نماز سے مَحبّت کرتے ہیں۔" یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگوں کو نماز سے کیسا عشق تھا کہ گھر میں تشریف لاتے تو نماز پڑھتے، باہر نکلتے تو نماز پڑھتے، تندرستی ہے تو نماز پڑھتے، بیماری ہے تو نماز پڑھتے۔ الغرض نماز پڑھے بغیر انہیں سُکون ہی نہیں ملتا تھا۔ اب ذرا ہم اپنا احتساب کریں کہ کیا ہمیں بھی نمازوں سے ایسی ہی مَحبّت ہے؟ کیا ہم بھی پابندی سے پانچوں نمازیں وقت پر ادا کرتی ہیں؟ کیا مصیبتوں اور آزمائشوں کے وقت نماز پڑھنے

1 … الزھد لابن المبارک، استعنت باللّٰہ، ص ۴۵۴، حدیث: ۱۲۸۳

2 … حلیۃ الاولیاء، طلحۃ بن مصرف، ۵/ ۲۲، رقم: ۶۱۷۱

کے بجائے شارٹ کٹ راستوں کی تلاش میں تو نہیں رہتیں؟ کیا ہم معمولی بیماریوں میں بھی نمازیں ادا کرتی ہیں؟ کیا ہم نماز کے معاملے میں حیلے بہانوں (Excuses) سے تو کام نہیں لیتیں؟ اللہ کرے کہ ہر اسلامی بہن کا نمازوں کی پابندی کا پکا ذہن بن جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت، چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ فرمانِ مصطفٰے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خُوشبو کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! خُوشبو لگانے کی چند سنتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ کیجئے: چار چیزیں نبیوں کی سُنّت میں داخل ہیں: نکاح، مسواک، حیا اور خُوشبو لگانا۔[2] ☆ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے تھے۔[3] ☆ نماز میں رَبِّ کریم سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا عطر لگانا مُستَحب ہے۔[4] ☆ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ١/٥٥، حدیث: ١٧٥

2 ۔۔۔ مشکاۃ، کتاب الطہارۃ، باب السواک، ١/٨٨، حدیث: ٣٨٢

3 ۔۔۔ سنتیں اور آداب، ص٨٥

4 ۔۔۔ نیکی کی دعوت، ص٢٠٧

عُمدہ خُوشبو استعمال کرتے اور اسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے۔[1] ☆ناخُوشگوار بُو یعنی بدبو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناپسند فرماتے۔[2] ☆عورتوں کے لئے مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خُوشبو اجنبی مَردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خُوشبو خاوند یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔[3] ☆اسلامی بہنوں کو ایسی خُوشبو نہیں لگانی چاہیے جس کی خُوشبو اُڑ کر غیر مَردوں تک پہنچ جائے۔[4] ☆ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: عورت جب خُوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی بدکارہ ہے۔[5]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے "**101 مَدَنی پھول**" اور "**163 مَدَنی پھول**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... سنّتیں اور آداب، ص ۸۳

2... سنّتیں اور آداب، ص ۸۳

3... سنّتیں اور آداب، ص ۸۵

4... سنّتیں اور آداب، ص ۸۶

5... ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی کراھیۃ خروج ... الخ، ۴/ ۳۶۱، حدیث: ۲۷۹۵

بیان:3 ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

صحابیِ رسول، حضرت سَمُرَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ پُر انوار میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہو کر عرض گُزار ہوا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ کریم کی بارگاہ میں سب سے اچھا عمل کون سا ہے؟ تو محبوبِ خُدا، سَرورِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: سچ بولنا اور امانت ادا کرنا۔ میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید کچھ اِرشاد فرمایئے! فرمایا: مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا کہ یہ عمل فقر (غُربت) کو دُور کرتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

---

1 . . . سنّتیں اور آداب، ص ۸۵

2 . . . معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانُو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب، اُذْكُرُوا اللّٰهَ، تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　　　صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے "غربت کی برکتیں" عام طور پر غربت کو بہت بڑی آفت و مصیبت سمجھا جاتا ہے، کیا واقعی ایسا ہی ہے؟ کیا ہر غربت ہی آفت ہے یا اس غربت کے فائدے بھی ہیں؟ آج ہم اسی بارے میں کچھ باتیں سنیں گی کہ غریب کس طرح فائدے میں ہے؟ غربت کے فوائد کیا ہیں؟ غربت کی وجہ سے اللہ کریم کی ناشکری کرنا کیسا ہے؟ اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتے ہیں۔ چنانچہ

محبوبِ خُدا کے محبوب

منقول ہے کہ ایک مرتبہ فُقرا (غریب) صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اپنا نمائندہ بھیجا، جس نے آقا کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں فُقرا کا نمائندہ بن کر حاضر ہوا ہوں۔ مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہیں بھی مرحبا اور اُنہیں بھی جن کے پاس سے تم آئے ہو! تم ایسے لوگوں کے پاس سے آئے ہو جن سے میں مَحبّت کرتا ہوں۔ نمائندے نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فُقرا نے یہ گزارش کی ہے کہ مال دار لوگ جنّت کے دَرَجات لے گئے، وہ حج کرتے ہیں اور ہمیں اس کی اِستِطاعَت نہیں، وہ عُمرہ کرتے ہیں اور ہم اس پر قادِر نہیں، وہ بیمار ہوتے ہیں تو اپنا زائد مال صَدَقہ کرکے آخرت کے لئے جمع کرلیتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری طرف سے فُقرا کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ان میں سے جو (اپنی غُربَت پر) صَبْر کرے اور ثواب کی اُمید رکھے اسے تین ایسی باتیں حاصل ہوں گی جو مال داروں کو حاصل نہیں:

(1) پہلی بات یہ کہ جنّت میں ایسے بالا خانے (بلند محلّات) ہیں، جن کی طرف اہلِ جنّت ایسے دیکھیں گے جیسے دُنیا والے آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہیں، ان میں صرف فَقر (غربت) اختیار کرنے والے نبی، شہید فقیر اور فقیر مومن داخل ہوں گے۔

(2) دوسری بات یہ کہ فُقرا مال داروں سے قیامت کے آدھے دن کی مقدار یعنی

500 سال پہلے جنّت میں داخل ہوں گے۔

(3) جبکہ تیسری بات یہ ہے کہ مال دار شَخْص سُبْحٰنَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ کہے اور یہی کلمات فقیر بھی ادا کرے تو مال دار فقیر کے برابر ثواب نہیں پا سکتا اگرچہ وہ 10 ہزار دِرْہم (Dirham) صَدَقہ کرے۔ دیگر تمام نیک اَعمال میں بھی یہی مُعاملہ ہے۔ نمائندے نے واپس جا کر فُقرا کو یہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنایا، تو وہ کہنے لگے: رَضِیْنَا ہم راضی ہیں، رَضِیْنَا ہم راضی ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غریبوں سے بڑی مَحبّت فرماتے تھے اور انہیں یہ ذہن دیتے تھے کہ وہ اپنی غربت پر شکوہ شکایت کرنے کے بجائے صبر کو اپنی عادت میں شامل کریں۔ اسی حدیثِ پاک میں غریبوں کو ملنے والی تین خُوشخبریاں سن کر احساس ہوتا ہے کہ واقعی اپنی غربت پر صبر کرنا بڑی سعادت اور خُوش نصیبی کی بات ہے۔

کونسی غربت فائدہ مند ہے؟

یاد رکھئے! نہ تو ہر غُربت اَفضل ہے اور نہ ہی ہر مالداری افضل ہے، وہ غربت جو ہمیں دِین اور شریعت سے دُور کر دے اچھی نہیں، جبکہ وہ غربت جو ہمیں شریعت کی پیروی، اللہ پر توکُّل اور خود داری پر اُبھارے، حقیقت میں وہی غربت اللہ پاک

---

1 ... قوت القلوب، الفصل الثانی والثلاثون، ذکر وصف الزاھد وفضل الزھد، ۱/ ۴۳۶، چڑیا اور اندھا سانپ، ص ۵

کی نعمت، نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چاہت ہے۔ ☆یہی غربت جنّت میں انبیا، شُہَدا کی رفاقت کا سبب ہے۔ ☆یہی غربت اللہ کریم کی رحمتوں کے سائے عطا کرتی ہے۔ ☆یہی غُربت رَبِّ کریم کے محبوب بندوں میں شامل کرواتی ہے۔ ☆یہی غربت گناہوں سے بچنے میں آسانی پیدا کرتی ہے۔ ☆یہی غربت نیکیاں کمانے کا سبب ہے۔ ☆یہی غربت مالداروں کے مقابلے میں زیادہ اجرو ثواب پانے کا ذریعہ ہے۔ ☆یہی غربت بروزِ قیامت حساب و کتاب میں آسانی کا سبب بنے گی۔ ☆یہی غربت مالداروں سے بہت پہلے جنّت میں داخلے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ ☆یہی غربت مال و دولت کی آفات (Calamity) سے محفوظ رہنے کا سبب ہے۔ اَلْغَرَض! ایسی غربت جس میں صبر ہو اس کے بے شُمار فوائد ہیں۔

آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک زندگی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! غربت میں صبر کرنا عظیم عبادت اور اَجرِ عظیم کا سبب ہے، غربت پر صبر کرنے کا ذہن بنانے کے لئے ہمیں اپنے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک زندگی کو سامنے رکھنا چاہئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کئی کئی روز تک شکم سَیر ہو کر کھانا تناول (Eat) نہیں فرماتے، پیٹ پر پتھر باندھتے تھے، پورا پورا مہینا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مکانِ عالی شان کے (چولہے میں) آگ نہ جلتی تھی، چند کھجوروں اور پانی پر گزارا فرماتے تھے، اَلْغَرَض! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غربت کو پسند فرمایا۔

کھانا تو دیکھو جَو کی روٹی   بے چھنا آٹا روٹی بھی موٹی

وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
کون و مکاں کے آقا ہو کر دونوں جہاں کے داتا ہو کر
ہیں فاقے سے شاہِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(فیضانِ سنّت، ص۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام کا فقر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی ذات کے لئے فقر و غربت کو پسند فرمایا، اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت سے فیض پانے والے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بھی اپنی مُبارَک زندگیاں فقر و فاقے میں گزاریں، ان مقدّس ہستیوں کی زندگی میں بھی کئی کئی روز تک فاقے ہوتے لیکن اس کے باوجود بھی یہ حضرات رَبِّ کریم کی رضا پر راضی رہتے، صبر کرتے اور ہر حال میں رَبِّ کریم کا شکر ادا کرتے، آیئے! ترغیب کے لئے اَمیرُ المومنین، حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ایک واقعہ سنتی ہیں: چُنانچہ

شیرِ خدا کا صبر و قناعت

حضرت سُوید بن غَفَلہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں اَمیرُ المومنین، مَولائے کائنات، حضرت عَلیُّ المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خدمت میں دَارُ الاَمارۃ کوفہ میں حاضر ہوا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سامنے جو شریف کی روٹی اور دودھ کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا، روٹی خشک اور اس قدر سخت تھی کہ کبھی اپنے ہاتھوں سے اور کبھی گھٹنے پر رکھ کر توڑتے تھے۔ یہ دیکھ

کر میں نے آپ کی کنیز حضرت فِضّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے کہا: آپ کو ان پر ترس نہیں آتا؟ دیکھئے تو سہی روٹی پر بھوسی لگی ہوئی ہے ان کے لئے جَو شریف چھان کر نرم روٹی پکایا کریں۔ تا کہ توڑنے میں مشقت نہ ہو۔ تو حضرت فِضّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے جواب دیا، امیرُ المومنین نے ہم سے عہد لیا ہے کہ ان کے لئے کبھی بھی جَو شریف چھان کر نہ پکایا جائے۔ اتنے میں امیرُ المومنین میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابنِ غَفلہ! آپ اس کنیز سے کیا کہہ رہے ہیں؟ میں نے جو کچھ کہا تھا عرض کر دیا اور التجا کی: یا امیرَ المومنین! آپ اپنی جان پر رحم فرمایئے اور اتنی مشقت نہ اٹھایئے۔ تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: اے ابنِ غَفلہ! دو عالم کے مالک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے اہل و عیال نے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی اور نہ ہی کبھی آپ کے لئے آٹا چھان کر پکایا گیا۔ ایک مرتبہ مدینہ منوّرہ میں بھوک نے بہت ستایا تو میں مزدوری کے لئے نکلا، دیکھا کہ ایک عورت مٹی کے ڈھیلوں کو جمع کر کے ان کو بھگونا چاہتی تھی میں نے اس سے فی ڈول ایک کھجور اُجرت طے کی اور سولہ ڈول ڈال کر اس مٹی کو بھگو دیا، یہاں تک کہ میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے، پھر وہ کھجوریں لے کر میں حضورِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہوا اور سارا واقعہ بیان کیا تو آپ نے بھی ان میں سے کچھ کھجوریں تناول فرمائیں۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَمیرُ المومنین، مولائے کائنات، حضرت عَلِیُّ المرتضٰی، شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سادگی پر ہماری جان قربان ہو۔ اتنی اتنی مشقتیں برداشت

---

1 ۔۔۔ تذکرۃ الخواص، الباب الخامس، ص ۱۱۲، فیضانِ سنّت، ص ۳٦۹

کرنے کے باوجود زبان پر کبھی حرفِ شکایت نہ لائے۔ کبھی بھی گلہ شکوہ نہیں کیا، بلکہ ہر حال میں رَبِّ کریم کا شکر ادا کرتے رہے، مگر افسوس! فی زمانہ بعض اسلامی بہنوں کو دیکھا گیا ہے ان کی عادت ہوتی ہے کہ وہ بات بات پر شکوے اور شکایات کے انبار لگا دیتی ہیں، کبھی دوسروں کو خواہ مخواہ اپنے دُکھڑے سناتی ہیں تو کبھی پریشانیوں کا رونا روتی ہیں اور کبھی تنگدستی کی شکایات کرتی ہیں۔ حالانکہ یہ انداز نہایت ہی نامناسب اور غَلَط ہے۔ رَبِّ کریم ہمیں اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

غربت کبھی آزمائش بھی ہے

یاد رکھئے! کبھی کبھی غربت اور مصیبت آزمائش بن کر بھی آتی ہے، مگر اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ ہم اس پر واویلا اور آہ وزاری کرنے لگیں۔ بلکہ ہمیں چاہیے کہ ایسے وقت میں بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ ورنہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے گلے شکوے اور ہمارا رونا دھونا دُنیا کی دولت تو کیا دلوائیں گے الٹا ہماری آخرت کو بھی تباہ کر دیں گے۔ (اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہ) اس لیے وہ لوگ جو غربت و مصیبت پر صبر اور شکر کرنے کے بجائے اس پر کُڑھتے ہیں، بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں، شکوہ شکایت کرتے ہیں اور حرام طریقوں سے غُربت کو دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں، انہیں ڈر جانا چاہیے کہ کہیں ان کا یہ طرزِ عمل ان کی آخرت کی تباہی کا سبب نہ بن جائے۔ یوں دُنیا سے تو محرومی ہو ہی رہی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ آخرت کے نقصانات سے بھی دوچار ہو جائیں۔ لہٰذا عقل مندی یہی ہے کہ دُنیا کی کتنی بھی بڑی مصیبت ہو صبر، صبر اور صبر سے کام لینا چاہیے اور قناعت کا ذہن بنانا چاہئے، آیئے! گلے شکوے کرنے سے بچنے اور صبر کا ذہن بنانے کے لئے ایک

واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

شکوہ کرنے والے کی اِصلاح

منقول ہے کہ کسی شخص نے ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اپنی تنگدستی کا شکوہ کیا اور اس سے ہونے والے رنج و غم کا اظہار کیا، تو ان بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس شخص سے پوچھا: کیا تمہیں 10 ہزار درہم کے بدلے اندھا ہونا قبول ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں، پوچھا: کیا تمہیں 10 ہزار درہم کے بدلے گونگا ہونا قبول ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں، پھر ان بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پوچھا: کیا تمہیں 20 ہزار درہم کے بدلے دونوں ہاتھ اور پاؤں کٹوانا قبول ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں، پوچھا: کیا تمہیں 10 ہزار درہم کے بدلے پاگل ہونا قبول ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں، تب انہوں نے فرمایا: تمہیں حیا نہیں آتی کہ پچاس ہزار (50000) کا سامان ہونے کے باوجود اپنے آقا و مولیٰ کی شکایت کر رہے ہو۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی اگر ہم اپنی ذات میں غور و فکر کریں تو یہ حقیقت کُھل کر ہمارے سامنے آجائے گی کہ ہمارا پورا جسم رَبِّ کریم کی دی ہوئی بے شُمار نعمتوں کا مرکز ہے، ذرا سوچئے کہ اگر ہمیں دُنیا کی کثیر دولت دے کر کہا جائے کہ اپنی آنکھیں دے دو تو کیا ہم اس کے لئے تیار ہو جائیں گی؟ اگر ہمیں کثیر مال دے کر ایک پاؤں سے معذور ہونے کا کہا جائے تو کیا ہم اس کے لئے تیار ہو جائیں گی؟ اگر ہمیں کئی لاکھ روپے دے کر ہاتھ کٹوانے کا کہا جائے تو کیا ہم اس کے لئے تیار ہو جائیں گی؟ اگر

---

1 … احیاء العلوم، کتاب الصبر و الشکر، بیان السبب الصارف للخلق عن الشکر، ۴/۱۵۲

ہمیں بہت زیادہ مال و دولت دے کر کہا جائے کہ اپنا ایک کان کٹوا دو تو کیا ہم اس کے لئے تیار ہو جائیں گی ؟ اَلْغَرَض ! اگر ہمیں دُنیا کی ساری دولت بھی دے دی جائے تب بھی ہم میں سے کوئی ان کاموں کے لئے تیار نہیں ہو گی، مگر افسوس ! ان اَعْضا کی سلامتی کے باوجود ہم مال و دولت کے نہ ہونے کا رونا روتی ہیں، لہٰذا مال و دولت نہ ہونے یا غریب ہونے کی وجہ سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے، بلکہ ہمیں اپنے رَبِّ کریم کا دیگر نعمتوں پر شکر ادا کرنا چاہئے اور ہر دم اس کی رضا پر راضی رہنا چاہئے۔ آیئے ! مل کر دعا کرتی ہیں۔

تُو ڈر اپنا عنایت کر رہیں اس ڈر سے آنکھیں تر
مٹا خوفِ جہاں دل سے مٹا دُنیا کا غم مولیٰ
تو بس رہنا سدا راضی، نہیں ہے تابِ ناراضی
تو ناخُوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص٩٨)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غریبی میں سلامتی ہے !

پیاری پیاری اسلامی بہنو ! بسا اوقات غربت ہی انسان کیلئے بہتر ہوتی ہے اور دولت کی بجائے غربت میں اس کے لئے زیادہ عافیت اور زیادہ سلامتی ہوتی ہے۔ فی زمانہ اگر ہم غور کریں تو معلوم ہو گا کہ مال و دولت ایسی چیز ہے جو انسان کو کئی گناہوں میں ملوّث کر دیتی ہے۔ ☆ آج ایک تعداد ہے جو مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے گناہوں میں مصروف ہے۔ ☆ آج ایک تعداد ہے جو مال و دولت کی وجہ سے بارگاہِ الٰہی

سے دُور ہوتی جارہی ہے۔ ☆آج ایک تعداد ہے جو مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے فخر و غرور اور تکبُّر میں مبتلا ہے۔ ☆آج ایک تعداد ہے جو مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے فکرِ آخرت سے غافل ہے۔ ☆آج ایک تعداد ہے جو مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے حلال و حرام میں تمیز کرنے سے بے پرواہ ہے۔ ☆آج ایک تعداد ہے جو مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے نمازوں سے دُور ہے۔ ☆آج ایک تعداد ہے جو مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے تلاوتِ قرآن سے محروم ہے۔ ☆آج ایک تعداد ہے جو مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے مال کی حریص بنتی چلی جارہی ہے۔☆آج ایک تعداد ہے جو مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے سرکشی اور فتنہ و فساد پھیلانے میں سرگرم ہے، اسی وجہ سے امیری اور غریبی کی حکمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رَبِّ کریم پارہ 25 سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی کی آیت نمبر 27 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ (۲۷)
(پ۲۵، الشوریٰ:۲۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو ضرور زمین میں فساد پھیلاتے لیکن وہ اندازہ سے اُتارتا ہے جتنا چاہے بے شک وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے اُنھیں دیکھتا ہے۔

تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے کہ اس آیت میں اللہ کریم نے بعض لوگوں کو غریب اور بعض کو مالدار بنانے کی حکمت بیان فرمائی ہے، چُنانچہ ارشاد فرمایا کہ اگر اللہ اپنے سب بندوں کیلئے رزق وسیع کر دیتا تو وہ ضرور زمین میں فساد پھیلاتے، کیونکہ اگر اللہ

پاک اپنے تمام بندوں کا رزق ایک جیسا کر دے تو یہ بھی ہو سکتا تھا کہ لوگ مال کے نشے میں ڈوب کر سرکشی کے کام کرتے اور یہ بھی صورت ہو سکتی تھی کہ جب کوئی کسی کا محتاج نہ ہو گا تو ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنا ناممکن ہو جائے گا جیسے کوئی گندگی صاف کرنے کے لئے تیار نہ ہو گا، کوئی سامان اٹھانے پر راضی نہ ہو گا، کوئی تعمیراتی کاموں میں محنت مزدوری نہیں کرے گا، یوں نظامِ عالَم میں جو بگاڑ پیدا ہو گا اسے ہر عقلمند با آسانی سمجھ سکتا ہے۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ربِّ کریم کے ہر ہر کام میں حکمت ہوتی ہے، کسی کو مال و دولت کی کثرت عطا کرنے میں بھی حکمت ہے تو کسی کو غریبی اور تنگدستی کی حالت میں رکھنے میں بھی حکمت ہے، مگر ہم ربِّ کریم کی حکمتوں کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے اسی بارے میں ایک حدیثِ مُبارَکہ سنتی ہیں: چُنانچہ

اَمیری، غریبی کی بڑی حکمت

اللہ پاک کے آخری رسول، بی بی آمنہ کے مہکتے پھول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: بے شک میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی مالداری میں ہے، اگر میں انہیں فقیر کر دوں تو اس کی وجہ سے ان کا ایمان خراب ہو جائے گا۔ بے شک میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی فقیری میں ہے، اگر میں انہیں مالدار بنا دوں تو اس کی

1... تفسیر صراط الجنان، پ ٢٥، الشوریٰ، تحت الآیۃ: ٢٧، ٩/ ٦٤

وجہ سے ان کا ایمان خراب ہو جائے گا۔ میں اپنے علم سے اپنے بندوں کے معاملات کا انتظام فرماتا ہوں، بے شک میں علیم و خبیر ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غربت کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ دُنیا و آخرت میں کامیابی اور خُوش نصیبی ملتی ہے، دُنیا میں مال کی آفات اور چوری سے سلامتی رہتی ہے جبکہ آخرت میں حساب و کتاب کی سختیوں اور آزمائشوں سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ حفاظت رہے گی، آیئے! اَمیرِ اہلسنّت، مَولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"غریب فائدے میں ہے"** سے کچھ نِکات سنتی ہیں: چُنانچہ

غریب فائدے میں ہے

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ غربت کے فوائد اور غربت پر صبر و قناعت کا ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: یاد رکھئے! فَقر و غُربت باعثِ سعادت ہے نہ کہ باعثِ آفت۔ غریبوں، مسکینوں کے آخِرت میں مزے ہوں گے کہ مالی عبادات جیسے زکوٰۃ، فِطرہ، حج وغیرہ کے متعلِّق پوچھ گچھ سے اَمن میں ہوں گے، کیونکہ یہ اَحکام مال دار وصاحبِ اِستِطاعت مسلمانوں کے لئے ہیں۔ بروزِ محشر جب مال دار بارگاہِ رَبُّ العزّت میں اپنے مال کے مُتَعلِّق حساب کتاب دینے میں مشغول ہوں گے، اِدھر نادار مسلمان اللّٰہ کریم کی رحمت و مَشِیَّت سے داخِلِ جنّت ہو رہے ہوں گے اور یوں جنّت میں فقیروں، غریبوں کا داخِلہ امیروں سے کئی سو سال پہلے ہو جائے گا، چُنانچہ

1 ۔۔۔ حلیة الاولیاء، الحسین بن یحیٰ الحسینی، ۳۵۵/۸، رقم: ۱۲۴۸۵ ملخصا

500 سو سال پہلے جنّت میں داخلہ

نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: یَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ یعنی مسلمان فُقرا مالداروں سے آدھا دن پہلے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے اور وہ (آدھا دن) 500 سال (کے برابر) ہو گا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیثِ مُبارَکہ سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ **پہلی بات** یہ کہ غریب مسلمان کس قدر خُوش نصیب ہیں کہ انہیں جنّت جیسی عظیمُ الشّان نعمت مالداروں سے 500 سال پہلے ہی نصیب ہو جائے گی۔

دوسری بات یہ کہ جس کے پاس جتنا زیادہ مال ہو گا اس کو اسی قدر آزمائشوں اور سخت حساب و کتاب کا سامنا کرنا پڑے گا، لہٰذا اس بے وفا دُنیا کے مال و دولت کے سپنے دیکھنے چھوڑ دیجئے، ربِّ کریم نے جو عطا کیا ہے اسی پر راضی رہیے۔ کیونکہ اس دُنیا نے نہ تو پہلے کسی کے ساتھ وفا کی اور نہ ہی اب کسی کے ساتھ وفا کرے گی۔ مگر افسوس! فی زمانہ ہم فکرِ آخرت کو بھول کر دُنیا کو رنگین بنانے کی فکر میں مگن ہیں۔ ☆ہم حساب و کتاب کی سختیوں کو بھول کر دُنیاوی زندگی خُوشحال بنانے کی فکر میں ہیں۔ ☆ہم میدانِ محشر کی ہولناکیوں کو بھول کر اپنی واہ واہ کی فکر میں ہیں۔ ☆ہم قبر کی سختیوں کو بھول کر ہر وقت دُنیاوی راحتیں تلاش کرنے میں مگن ہیں۔ ☆ہم قبر کی تاریکیوں کو بھول کر قیمتی موبائل اور آسائش کی چیزیں خریدنے میں مشغول ہیں۔ ☆ہم قبر میں کام آنے والے اعمال سے غافل

---

1 ...ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان فقراء المھاجرین...الخ، ۴/۱۵۸، حدیث: ۲۳۶۱

ہو کر خوبصورت محلات کے خواب دیکھ رہی ہیں۔ ☆ہم نیک اعمال کی کثرت کرنے کے بجائے کثیر مال و دولت جمع کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

یاد رکھئے! جو لوگ مال و دولت جمع کرنے کی حِرص میں رہتے ہیں انہیں سوچنا چاہئے کہ جب موت آئے گی تو یہ سب چیزیں اِدھر ہی رہ جائیں گی، مال و دولت بینک میں ہی پڑا رہ جائے گا، ساری جائیدادیں رشتے دار آپس میں تقسیم کر لیں گے، عُمدہ عُمدہ زیورات یہیں رہ جائیں گے اور ہمیں ان چیزوں سے کچھ فائدہ نہ ہوگا، جیسا کہ

اللہ پاک پارہ 30 سورۂ تکاثُر آیت نمبر 1 اور 2 میں ارشاد فرماتا ہے:

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُۙ ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَؕ ﴿۲﴾ (پ:۳۰، التکاثر: ۲، ۱) ترجَمۂ کنزالایمان: تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا

تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے: یاد رہے جس مال کے زیادہ ہونے کی حرص کی جاتی ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ یہ اس وقت تک انسان کے ساتھ رہتا ہے جب تک اس کے جسم میں رُوح باقی ہے اور جیسے ہی رُوح اس کے تن سے جدا ہوتی ہے اور اسے قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو وہ مال اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور قبر میں اس کے ساتھ صرف اس کا عمل جاتا ہے لہٰذا ہر عقلمند انسان کو چاہئے کہ وہ مال زیادہ ہونے کی حرص کرنے کی بجائے نیک اعمال زیادہ کرنے کی کوشش کرے تاکہ یہ قبر میں اس کے بہترین ساتھی ہوں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی مال و دولت کی حرص ایسی چیز ہے جو انسان

---

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ ۳۰، التکاثر، تحت الآیۃ: ۲، ۱۰ / ۸۱۲ ملتقطا

کو رَبِّ کریم سے غافل کر دیتی ہے۔ ہر وقت مال و دولت کی حرص میں مبتلا رہنے والوں، مال جمع کرنے کی ہَوَس میں حلال و حرام کی تمیز بھلا دینے والوں اور صرف مال و دولت میں زندَگی کا سُکون تلاش کرنے والوں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے۔ لہٰذا آج ہی مال و دولت کی حرص سے بچ کر اللہ کریم کی عبادت اور فکرِ آخرت میں مشغول ہو جائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم غربت کے فضائل و فوائد اور اس کی برکتوں کے حوالے سے بیان سن رہی تھیں، یاد رکھئے! وہ مسلمان جو مالداروں کی نظر میں حقیر تصوُّر کئے جاتے ہیں، غریب سمجھ کر حلقۂ اَحباب سے دُور کر دیئے جاتے ہیں، قلّتِ مال اور غریبی کے سبب منہ نہیں لگائے جاتے، لیکن قربان جائیے! اللہ پاک کی رحمت پر کہ یہی لوگ جنّت کے لئے باعثِ عزّت و عظمت ہیں، یہی لوگ رَبِّ کریم اور حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے محبوب ہیں، آیئے! ہم پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ فرامین جو غربت کے فضائل اور غریبوں کی شان میں ہیں سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں، چُنانچہ

غریبوں کے فضائل

1. ایک مرتبہ نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام سے فرمایا: **اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ** یعنی لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے عرض کی: وہ مال دار شخص جو اپنی جان اور مال میں اللہ کریم کے لازم کردہ حُقُوق ادا کرتا رہے (یعنی بدَنی اور مالی عبادات بجالائے)۔ ارشاد فرمایا: **نِعْمَ الرَّجُلُ ھٰذَا وَلَیْسَ بِہٖ** یعنی ایسا شخص اچھا

ہے لیکن میرا مقصود یہ نہیں۔ صحابۂ کِرام نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ہی ارشاد فرمائیے کہ سب سے اچھا شخص کون ہے؟ ارشاد فرمایا: **فَقِیْرٌ یُّعْطِیْ جُھْدَہٗ** یعنی وہ فقیر جو اپنی استطاعت کے مطابق راہِ خدا میں خرچ کرے۔(1)

2. ارشاد فرمایا: **اِنَّ اللہَ یُحِبُّ عَبْدَہُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِیْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِیَالِ** یعنی اللہ پاک اپنے اس بندے سے مَحبّت فرماتا ہے، جو مؤمن ہو اور بال بچّوں والا ہونے کے باوُجُود سُوال کرنے سے بچتا ہو۔(2)

3. ارشاد فرمایا: ہر چیز کی ایک چابی ہوتی ہے اور جنّت کی چابی مساکین اور فُقرا سے ان کے صَبر کی وجہ سے مَحبّت کرنا ہے، یہ لوگ قیامت کے دن اللہ کریم کے قُرب میں ہوں گے۔(3)

دولتِ دُنیا سے بے رغبت مجھے کردیجئے　　　میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۲۱۸)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غریبوں کے کس قدر فضائل بیان فرمائے ہیں، افسوس! صد افسوس! فی زمانہ ہمارے مُعاشَرے میں مالدار اور بڑے عہدے والیوں کی تو خوب تعظیم (Respect) کی جاتی ہے جبکہ غریب خواتین کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ان کی دل شکنی کی جاتی ہے، انہیں غُربت کے طعنے دیئے جاتے ہیں جبکہ

---

1 ... مسند طیالسی، مسند نافع عن ابن عمر، ص ۲۵۳، حدیث: ۱۸۵۲ بتغیر

2 ... ابن ماجه، کتاب الزهد، باب فضل الفقراء، ۴/۴۳۲، حدیث: ۴۱۲۱

3 ... مسند الفردوس، ۲/۱۹۱، حدیث: ۵۰۲۹

امیر خواتین کی بڑی خدمت کی جاتی ہے۔ افسوس! کہ دولت مند خواتین کی بھی یہ تمنا ہوتی ہے کہ ہمیں ذراہٹ کر ڈِیل کیا جائے، ہمارے لئے اسپیشل وقت نکالا جائے اور ہمارے آنے پر ساری مصروفیات چھوڑ کر ہمیں خاص توجہ دی جائے۔ غریب عورت پاس بیٹھ جائے تو امیر عورت اسے اپنے اسٹیٹس کے خلاف سمجھتی ہے، کسی غریب عورت کا پاس بیٹھنا دولت مند خواتین کی طبیعت خراب کر دیتا ہے، غریب اسلامی بہن سے ہاتھ ملانا اُن کے ہاتھوں پر گویا جراثیم چڑھا دیتا ہے۔ اسی طرح بعض امیر اسلامی بہنوں کی عادت ہوتی ہے کہ کبھی وہ غریبوں کا مذاق اڑاتی ہیں اور کبھی اہانت آمیز القابات سے ان کو عار دلاتی ہیں، کبھی طعنہ زنی کرتی ہیں تو کبھی دوسری خواتین کے سامنے ان کو ذلیل کرتی ہیں۔ جس سے غریب خواتین کی سخت دل آزاری ہوتی ہے۔ مگر وہ بے چاریاں اپنی غربت اور مفلسی کی وجہ سے امیر عورتوں کے سامنے کچھ بھی نہیں کہہ سکتیں۔ ایسی مالدار خواتین کو ہوش میں آجانا چاہیے اور اپنے ان کاموں سے توبہ کرنی چاہیے۔

غریبوں سے حُسنِ سلوک کی برکتیں

خدا کی قسم! وہ اسلامی بہنیں بڑی خُوش نصیب ہیں، جو غریب اسلامی بہنوں کی مدد کرتی اور پریشان حال خواتین کی پریشانیاں دُور کرتی ہیں۔ کیونکہ مخلوقِ خدا پر شفقت کرنا رضائے الٰہی پانے کا بہت بہترین راستہ ہے۔ جو غریبوں پر رحم کرے گی، ربِّ کریم اس پر رحم وکرم کی ایسی بارش برسائے گا کہ اس کی زندگی میں ہر طرف بہاریں ہی بہاریں آجائیں گی اور یہ تجربہ شُدہ بات ہے کہ جب کسی غریب کی مدد کی جائے تو انسان کو ایسی خُوشی ہوتی ہے جسے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے، غریبوں کی مدد کرنے

سے دل کو سکون حاصل ہوتا ہے۔اسے وہی سمجھ سکتی ہے جسے یہ دولت نصیب ہوئی ہو۔لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم غریب اسلامی بہنوں کی خیر خواہی کرتی رہیں۔ ☆غریب اسلامی بہنوں سے مَحبّت اور شفقت کا برتاؤ کرتی رہیں۔ ☆غریب اسلامی بہنوں کی دل جوئی کرتی رہیں۔ ☆غریب اسلامی بہنوں کی مدد کرتی رہیں۔ ☆غریب اسلامی بہنوں کی پریشانیاں دُور کرتی رہیں۔ ☆غریب اسلامی بہنوں پر رحم کرتی رہیں۔ ☆غریب اسلامی بہنوں کی عزّت کرتی رہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

غریبوں میں شامل ہونے کی دعا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بظاہر غربت اور غریبوں کو ہمارے مُعاشَرے میں حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، مگر حقیقت میں ایسی غُربت و مسکینی میں بے شُمار برکتیں ہیں، ایسی غربت و مسکینی میں مبتلا لوگ اسلام میں حقیر نہیں بلکہ لائقِ مَحبّت ہیں اور ایسے ہی غریب و مسکین لوگوں کے گروہ میں شامل ہونے کے لئے پیکرِ حُسن و جمال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُعا کرتے اور اسی گروہ کو اپنی رَفاقت کی برکتوں سے نَوازنے کی خواہش رکھتے تھے، چُنانچہ

حضرت ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مَساکین سے مَحبّت کرو، کیونکہ میں نے رسولِ خُدا، سَرورِ اَنبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُعا میں یہ اَلفاظ شامل فرماتے سنا: **اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ** یعنی اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں حیات اور مسکینی کی حالت میں ہی وِصال عطا فرما اور گروہِ

مساکین میں میرا حشر فرما۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس مُبارَک دُعا میں غریبوں اور مسکینوں کے لئے خُوشخبری اور سعادت کی بات ہے کہ انہیں بروزِ قیامت آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قرب نصیب ہو گا، اسی وجہ سے ہمارے صحابۂ کرام اور بزرگانِ دین نے غربت کو پسند فرمایا اور مال و دولت کما کر اس سے نکلنے کی کوشش نہیں فرمائی۔ کیونکہ غربت حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت کی سوغات ہے، چُنانچہ

فقر آقا کی مَحبّت کی سوغات ہے

حضرت عبدُاللہ بن مُغَفَّل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ سراپا رحمت میں عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! خُدا کی قسم! میں آپ سے مَحبّت کرتا ہوں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دیکھ لو کیا کہہ رہے ہو! عرض کی: خُدا کی قسم! میں آپ سے مَحبّت کرتا ہوں۔ اُس نے تین مرتبہ اسی طرح کہا۔ اِس پر مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر تُو مجھ سے مَحبّت کرتا ہے تو فقر کے لیے پہناوا (یعنی لباس) تیار کرلے، کیونکہ جو مجھ سے مَحبّت کرتا ہے، اُس کی طرف فقر اس سے بھی زیادہ تیزی سے آتا ہے جس طرح سیلاب اُس جگہ کی طرف جاتا ہے جہاں اسے ختم ہونا ہوتا ہے۔[2] یاد رہے یہاں فَقر سے مراد دل کی مسکینیت

---

1 … ابن ماجه، كتاب الزهد، باب مجالسة الفقراء، ۴/۴۳۳، حديث: ۴۱۲۶

2 … ترمذی، كتاب الزهد، باب ماجاء فی فضل الفقر، ۴/۱۵۶، حديث: ۲۳۵۷ - چڑیا اور اندھا سانپ، ص۱۰

اور دل کا مَحَبَّتِ مال سے خالی ہو جانا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ غربت پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کی سوغات ہے، لہٰذا جو مالداروں کو راحت میں دیکھ کر حسد کرتی، اپنی تکالیف میں دل جلاتی اور طرح طرح کے وسوسوں کا شکار ہوتی ہیں انہیں چاہیے کہ اپنے دل میں حقیقی مَحَبَّتِ رسول کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے جو کچھ حاصل ہے، اس پر قناعت اختیار کریں اور مالداروں کے مال کی طرف بالکل بھی توجہ نہ دیں، کیونکہ مالداروں کے مال کی طرف نظر کرنے سے نُورِ ایمان سَلب ہو جانے کا اندیشہ ہے، چُنانچہ

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: دُنیاداروں کے مال کی طرف نظر مت کرو، ورنہ اس کی چمک دمک تمہارے نُورِ ایمان کو سَلب کرلے گی۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! وہ غریب اسلامی بہنیں جن کے گھر کا گزارا مشکل سے چلتا ہے انہیں چاہئے کہ یہ نہ سوچیں کہ فلاں کو اتنا مال ملا ہے، فلاں کو اتنی دولت عطا ہوئی ہے جبکہ ہمیں رزق کے معاملے میں تنگیوں کا سامنا ہے، بلکہ ان کو چاہئے کہ خود بھی قناعت کا ذہن بنائیں اور اپنے گھر والوں کو بھی قناعت کا ذہن دیں، کیونکہ ☆ قناعت اعلیٰ ترین انسانی صفات میں سے ایک بہت ہی پیاری صفت ہے، ☆ قناعت کرنے والی اپنی خواہشات کو روکنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ ☆ قناعت کرنے والوں کو اللہ کریم کا شکر بجالانے کی توفیق ملتی ہے۔ ☆ قناعت انسان کی بُلند ہمتی، عالی سوچ، بُزرگی، تقویٰ

1...مرآۃ المناجیح، ۷/ ۴۳

2...احیاء العلوم، کتاب الفقر والزھد، بیان فضیلۃ الفقر علی الغنی، ۴/ ۲۵۰

اور صبر کی علامت بنتی ہے۔ آیئے! قناعت کی فضیلت پر مشتمل دو احادیثِ مُبارکہ سنتی ہیں: چُنانچہ

قناعت کی برکتیں

1. ارشاد فرمایا: اُس شخص کے لیے خُوشخبری ہے، جو اِسلام کی ہدایت پائے اور اس کی روزی بقدرِ ضرورت ہو اور وہ اس پر قناعت کرے۔ (1)
2. ارشاد فرمایا: جسے اسلام کی ہدایت ملی اور بقدرِ ضرورت رزق ملا پھر اس نے اس پر قناعت کی وہ کامیاب ہو گیا۔ (2)

عطا ہو دَولتِ صَبر و قناعَت یارَسُولَ الله رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۳۳۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنے دل سے مال و دولت کی مَحبّت کو نکالنے، سادگی اپنانے، راحت و سُکون کے ساتھ زندگی گزارنے اور غربت پر صبر و قناعت کا ذہن بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو جائیں، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں سنتوں پر عمل اور شریعتِ مُبارکہ کے مطابق زندگی گزارنے، نمازوں کی پابندی کرنے، رَبِّ کریم کی ذات پر توکُّل کرنے کے ساتھ ساتھ صبر و قناعت کا ذہن بھی دیا جاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیہ، ۴/۱۵۶، حدیث: ۲۳۵۶

2 ۔۔۔ مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعۃ، ص ۴۰۶، حدیث: ۲۴۲۶

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبوّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

ناخن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے ناخُن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب سنئے: ☆ جُمُعہ کے دن ناخُن (Nails) کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔ [2] صَدْرُ الشَّریعہ، مَولانا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ کریم اُس کو دوسرے جُمُعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ [3] ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) تو رحمت آئے گی اور گناہ جائیں گے۔ [4] ☆ ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سیدھے

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ۔۔۔ درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ۹/۶۶۸ ماخوذا

3 ۔۔۔ معجم اوسط، ۳/۳۲۸، حدیث: ۴۷۶۶ – بہارِ شریعت، ۳/۵۸۳، حصہ ۱۶

4 ۔۔۔ عمدۃ القاری، کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار، ۱۵/۹۰

ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔[1] ☆پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔[2] ☆جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فَرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔[3] ☆دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔[4] ☆ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے۔[5]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور دو رسالے **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیّۃً طَلَب کیجئے اور ان کا مُطالعَہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ احیاء العلوم، کتاب اسرار الطهارة، القسم الثالث فی النظافة۔۔۔الخ، ۱/۱۹۳

2 ۔۔۔ احیاء العلوم، کتاب اسرار الطهارة، القسم الثالث فی النظافة۔۔۔الخ، ۱/۱۹۳

3 ۔۔۔ فتاویٰ هندیه، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان۔۔۔الخ، ۵/۳۵۸

4 ۔۔۔ فتاویٰ هندیه، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان۔۔۔الخ، ۵/۳۵۸

5 ۔۔۔ فتاویٰ هندیه، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان۔۔۔الخ، ۵/۳۵۸

بیان:4 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقْت اللہ پاک اُس سے راضی ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔ (1)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی کوئی کمی سَروَرا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ... مسند الفردوس، ۲/۲۸۴، حدیث: ۶۰۸۳

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے ہمارے بیان کا موضوع ہے "**نیکیاں چھپایئے**" ریاکاری کی تباہ کاریاں، ریاکاری کی تعریف، ریاکاری کی مَذمّت میں آیات و احادیث، ریاکاری کی مثالیں، نیکیاں چھپانے کے حوالے سے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے اقوال اور واقعات، اخلاص کا انعام، جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے طریقے اور دیگر کئی اہم ترین نِکات اس بیان میں ہم سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ریاکاری کی تباہ کاری

حضرت منصور بن عَمّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک نہایت عبادت گزار، پابندِ تَہَجُّد اور گِرْیَہ وزاری کرنے والا شخص، مجھ سے بہت عقیدت رکھنے والا اور میرے دُکھ سُکھ کا ساتھی تھا۔ وہ اکثر ملاقات کے لئے میرے پاس آیا کرتا تھا۔ پھر کافی دن تک نہ آیا پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ شدید بیمار ہے۔ میں اس کے گھر گیا تو دیکھا کہ اس کا چہرہ سیاہ، آنکھیں نیلی اور ہونٹ موٹے ہو چکے ہیں۔ میں نے ڈرتے ڈرتے کہا: "اے میرے بھائی! لَآ اِلٰهَ اِلَّا الله کی کثرت کر!" اس نے آنکھیں کھولیں اور مشکل سے میری طرف دیکھا، پھر اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ دوسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا۔ تیسری مرتبہ میں نے کہا کہ "اگر تُو نے کلمہ طیبہ نہ پڑھا تو نہ میں تجھے غسل دوں گا، نہ کفن اور نہ ہی تیری نمازِ جنازہ پڑھوں گا۔" یہ سن کر اُس نے آنکھیں کھولیں اور کہا: "اے میرے بھائی منصور! کلمۂ طیبہ اور میرے درمیان رُکاوٹ کھڑی کر دی گئی ہے۔ میں نے کہا: "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم" کہاں گئیں تیری وہ نمازیں، وہ روزے اور راتوں کا قیام؟" یہ سن کر اس نے بڑی حسرت سے کہا: میرے وہ اعمال اللہ پاک کی رضا کے لئے نہیں تھے، بلکہ میں اس لئے عبادت کیا کرتا تھا تاکہ لوگ مجھے نمازی، روزے دار اور تہجد گزار کہیں۔ جب میں تنہائی میں ہوتا تو چُھپ کر بَرَہْنَہ (یعنی عریاں) ہو کر شراب پیتا اور نافرمانیوں سے اپنے رَبِّ کریم کا مقابلہ کرتا۔ ایک عرصے تک گناہوں کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ پھر میں ایسا شدید بیمار ہوا کہ بچنے کی امید نہ رہی، میں نے قرآن پاک منگوا کر پڑھنا شروع کیا جب سورۂ یٰسین تک پہنچا تو قرآنِ کریم کو بلند

کرکے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ”اے اللہ پاک! اس قرآنِ عظیم کے صدقے مجھے شفا عطا فرما، میں آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔“ اللہ کریم نے میری دعا قبول کی اور میں ٹھیک ہوگیا۔ پھر شیطان لعین نے مجھے میرے رَبِّ کریم سے کیا ہوا عہد بُھلا دیا اور میں پھر عرصۂ دراز تک گناہوں میں مشغول رہا۔ پھر مجھ پر شدید بیماری مُسلَّط کر دی گئی۔ جب موت کے سائے گہرے ہونے لگے تو میں نے پھر قرآنِ کریم کا واسطہ دے کر معافی و صحت کی بھیک مانگی، میرے کریم پَرْوَرْدْگار نے مجھے پھر شِفا عطا فرمادی لیکن میں پھر نفسانی خواہشات اور نافرمانیوں میں پڑ گیا۔ میں نے پھر قرآنِ پاک منگوایا اور پڑھنے لگا تو ایک حرف بھی نہ پڑھ سکا۔ اب میں سمجھ گیا کہ اللہ کریم مجھ پر سخت ناراض ہے، میں نے قرآنِ کریم ہاتھ میں اٹھا کر عرض کی: ”یا اللہ پاک! اس مصحف شَریف کی عظمت کا صدقہ! مجھے اس بیماری سے شفا عطا فرما۔“

اتنے میں میں نے ہاتفِ غیبی کی یہ آواز سنی: جب تجھ پر بیماری آتی ہے تُو توبہ کرلیتا ہے، جب تندرست (Healthy) ہوجاتا ہے تو پھر گناہ کرنے لگتا ہے۔ شدتِ مرض میں تُو روتا ہے اور قوّت ملنے کے بعد پھر نافرمانیوں میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ کتنی ہی مصیبتوں اور آزمائشوں میں تُو مبتلا ہوا مگر اللہ پاک نے تجھے ان سب سے نجات عطا فرمائی۔ اس کے منع کرنے اور روکنے کے باوجود تُو گناہوں میں ڈوبا رہا اور عرصۂ دراز تک اس سے غافل رہا۔ کیا تجھے موت کا خوف نہ تھا؟ تُو عقل اور سمجھ رکھنے کے باوجود گناہوں پر ڈٹا رہا اور تُو اپنے اوپر اللہ کریم کا فضل و کرم بھول گیا۔ خوفِ خدا سے نہ کبھی تجھ پر کپکپی طاری ہوئی نہ تیرے آنسو بہے۔ کتنی مرتبہ تُو نے اللہ کریم سے کیا ہوا

وعدہ توڑ ڈالا، بلکہ تُو ہر بھلائی کو بھول گیا۔ دُنیا ہی میں تجھے بتایا جارہا ہے کہ تیرا ٹھکانا قبر ہے، جو ہر لمحہ تجھے موت کی آمد کی خبر سنا رہی ہے۔

حضرت منصور بن عمّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! اس کی باتیں سن کر میں زار و قطار روتا ہوا واپس پلٹا، گھر پہنچنے سے پہلے ہی مجھے خبر ملی کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے۔ ہم اللہ پاک سے حُسنِ خاتمہ کی دعا کرتے ہیں کیونکہ بہت سے روزے دار اور راتوں کو قیام کرنے والے بُرے خاتمے سے دوچار ہو گئے۔ (1)

مجھے دیدے ایمان پر اِستقامت پئے سیّدِ مُحتَشَم یااِلٰہی
خُدایا بُرے خاتِمے سے بچانا پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۱۰)

یہاں ایک اہم مسئلہ سماعت فرمالیجئے کہ اگر کوئی مسلمان مرتے وقت کلمہ نہ پڑھ سکے یا مَعَاذَ اللّٰہ اس کی زبان سے کوئی کُفریہ کلمہ نکل جائے پھر بھی اس پر کُفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ موت کی سختی کی وجہ سے عقل زائل ہو گئی ہو اور اس کی زبان سے ایسے الفاظ بغیر ارادے کے نکلے ہوں۔ بہارِ شریعت میں ہے: "مرتے وقت مَعَاذَ اللّٰہ اس کی زبان سے کلمۂ کُفر نکلا تو کُفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔ بہت ممکن ہے کہ اس کی بات پوری سمجھ میں نہ آئے کہ ایسی شِدَّت کی حالت میں آدمی پوری بات صاف طور پر ادا کرلے، دشوار ہوتا ہے۔" (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . الروض الفائق، ص۱۷ ملخصا

2 . . . بہارِ شریعت، ۱/۸۰۹، حصہ:۴

ریاکاری کی تباہ کاریاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ لرزہ خیز حکایت سے معلوم ہوا! ☆ریاکاری کے سبب اللہ پاک سخت ناراض ہوتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب انسان دُنیا کے اندر ہی ذِلّت و رُسوائی کا مزہ چکھ لیتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں، ☆ریاکاری کے سبب اللہ والوں کی برکات سے محرومی کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہونے کا خطرہ رہتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب عقل پر پردے پڑ جاتے ہیں، ☆ریاکاری کے سبب انسان کے دل سے خوفِ خدا نکل جاتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب انسان گناہوں پر دلیر ہو جاتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب انسان اللہ پاک کے فضل و کرم کو بھول جاتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب انسان اللہ کریم کی کرم نوازی اور اس کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب انسان اللہ پاک کے وعدے کو بھول جاتا ہے، اَلْغَرَض! ریاکاری ایسا خطرناک مرض ہے جس میں مبتلا ہو کر انسان بے شُمار اچھائیوں سے محروم اور بے شُمار برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم شیطان کے اس خطرناک ترین وار ریاکاری کی آفت سے بچیں، اللہ کریم کی بارگاہ میں اس آفت سے پناہ طلب کریں اور ہر عمل صرف اور صرف رضائے الٰہی کے لئے کریں۔

ریاکاری کی تعریف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رِیاکاری کے بعض نقصانات کے مُتَعلِّق ہم نے سنا، آیئے! اب رِیاکاری کی تعریف (Definition) سنتی ہیں، تاکہ ہم بھی ریاکاری کی آفت

سے اپنے آپ کو بچانے میں کامیاب ہو سکیں چُنانچہ

ریاکاری یہ ہے کہ اللہ پاک کی رِضا کے علاوہ کسی اور اِرادے سے عبادت کرنا۔ گویا عبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اس کی تعریف کریں یا اسے نیک سمجھیں یا اسے عزّت وغیرہ دیں۔(1)

ریاکاری کی مَذمّت پر 2 فرامینِ الٰہی

ریاکاری کا شُمار ان گناہوں میں ہوتا ہے جن کی مَذمّت قرآن وحدیث میں بیان کی گئی ہے۔ آیئے! ریاکاری کی مَذمّت پر 2 فرامینِ الٰہی سنئے، چُنانچہ

پارہ 16 سُوْرَۃُ الْکَھْف کی آیت نمبر 110 میں ارشادِ رَحْمٰن ہے:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۠ ﴿۱۱۰﴾ (پ۱۶، الکھف: ۱۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: تو جسے اپنے ربّ سے ملنے کی اُمّید ہو اُسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رَبّ کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

حضرت کثیر بن زِیاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اِس آیت کا مطلب پوچھا تو فرمایا: یہ مومن کے بارے میں نازِل ہوئی۔ میں نے کہا: کیا وہ اللہ پاک کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے؟ فرمایا: نہیں، لیکن عمل میں شِرک کرتا ہے کیونکہ وہ اس عمل سے اللہ پاک اور لوگوں کی رِضا چاہتا ہے۔ اس وجہ سے وہ عمل قبول نہیں ہوتا۔(2)

---

1 ۔۔۔ الزواجر، الباب الاول فی الکبائر الباطنیة ۔۔۔ الخ، الکبیرة الثانیة الشرک الاصغر ۔۔۔ الخ، ۱/۸۶

2 ۔۔۔ تفسیر درمنثور، پ۱۶، الکھف، تحت الآیة: ۱۱۰، ۵/۴۷۰

پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 38 میں فرمانِ باری ہے:

وَ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ وَ مَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا(۳۸)

(پ۵، النسآء:۳۸)

تَرجَمۂ کنزُالْعِرفان: اور وہ لوگ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ ہی آخرت کے دن پر (توان کے لئے شدید وعید ہے۔) اور جس کا ساتھی شیطان بن جائے تو کتنا برا ساتھی ہو گیا۔

اسی طرح کثیر اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی ریاکاری کی مَذمّت بیان کی گئی ہے، آیئے! اس بارے میں 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چُنانچہ

ریاکاری کی مذمت پر 2 فرامینِ مصطفےٰ

1. ارشاد فرمایا: بے شک دوزخ میں ایک وادی ہے جس سے دوزخ روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے، اللہ پاک نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ کے اُن ریاکاروں کے لئے تیّار کی ہے جو قرآنِ پاک کے حافِظ، اللہ پاک کے علاوہ کسی اور کے لئے صَدَقہ کرنے والے، اللہ پاک کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا میں نکلنے والے ہوں گے۔[1]
2. ارشاد فرمایا: جب اللہ کریم تمام پچھلوں اور اگلوں کو قیامت کے اس دن میں جمع فرمائے گا جس میں شک نہیں، تو ایک مُنادی ندا کرے گا، جس نے کوئی کام اللہ کریم کے لیے کیا اور اس میں کسی کو شریک کرلیا وہ اپنے عمل کا ثواب اسی شریک سے طلب کرے کیونکہ اللہ کریم تمام شریکوں کے شرک سے بالکل بے نیاز ہے۔[2]

1…معجمِ کبیر، ۱۲/۱۳۶، حدیث:۱۲۸۰۳

2…ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الکہف، ۵/۱۰۵، حدیث:۳۱۶۵

عطا کر دے اخلاص کی مجھ کو نعمت　　　نہ نزدیک آئے ریا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیکیاں مال وزر سے زیادہ قیمتی ہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آیات اور فرامینِ رسول سے ان کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو بلاوجہ اپنی نیکیوں کا اعلان کرکے ریاکاری کی نحوست میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھئے! یہ نیکیاں مال و دولت اور جائیداد سے بھی زیادہ قیمتی اور اَہمیّت رکھتی ہیں، اس بات کو یوں سمجھئے کہ اگر کوئی اسلامی بہن مال و دولت جمع کرتی ہے تو اسے بس یہی فکر لگی رہتی ہے کہ کہیں میرا مال ضائع نہ ہو جائے، چوری نہ ہو جائے، ڈاکہ نہ پڑ جائے، خراب نہ ہو جائے، مجھے نقصان (Loss) نہ ہو جائے، یوں ہی جائیداد سے مُتَعَلِّق بھی فکر مند رہتی ہے کہ کہیں جائیداد پر قبضہ نہ ہو جائے، اس کی ڈبل فائل نہ نکل آئے، کوئی اور شخص ملکیت کا دعویٰ نہ کر دے وغیرہ، لہٰذا وہ اپنے مال اور جائیداد کی حفاظت کی خاطر ہر ممکن کوشش کرتی ہے، کیمرے لگاتی ہے، کسی کے سامنے اپنے اثاثہ جات کا اظہار نہیں کرتی، جبکہ ریاکار محنت کرکے مال و جائیداد سے قیمتی ترین چیز یعنی نیکیاں تو جمع کر لیتے ہیں مگر ان کو محفوظ رکھنے کا بالکل بھی ذہن نہیں رکھتے، آیئے! سنتی ہیں کہ ہم کس کس طریقے سے ریاکاری کے گناہ میں مبتلا ہو رہی ہیں۔ یاد رہے! جو مثالیں ابھی بیان کی جا رہی ہیں وہ اگرچہ رِیاکاری ہی کی ہیں تاہم کئی جگہ نیّت کے فرق سے اَحکام میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ رِیاکاری کا تَعَلُّق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات ہر کسی کو معلوم

نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا اِن مثالوں پر قیاس کرتے ہوئے کسی پر بدگمانی نہ کی جائے، بلکہ ہم سب کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ کہیں ہم تو اس مصیبت میں مبتلا نہیں، آیا یہ کام کرتے وقت ہماری نیّتیں واقعی خالص ہیں یا دوسروں کو دکھانے کے لئے یہ کر رہی ہیں۔

رِیاکاری کی مختلف مثالیں

☆فنِ قراءت اس لئے سیکھنا کہ اسلامی بہنیں "قاریہ" کہیں۔☆اپنے لئے عاجِزی کے الفاظ مثلاً گنہگار، ناکارہ وغیرہ اس لئے بولنا یا لکھنا کہ دوسری اسلامی بہنیں عاجزی کی پیکر سمجھیں۔☆اسلامی بہنوں کے دلوں میں جگہ بنانے کیلئے اِس طرح کے جملے کہنا: مجھے گناہوں سے بڑا ڈر لگتا ہے، مجھے بُرے خاتمے کا خوف رہتا ہے، ہائے! اندھیری قبر میں کیا ہوگا! آہ! قِیامت میں حساب کیسے دوں گی! وغیرہ۔☆دُنیا سے بے رغبتی اور اپنی نیک نامی کی چھاپ ڈالنا۔☆اسلامی بہنوں کے سامنے ہاتھ میں تسبیح رکھنا، ان کے سامنے ہونٹ ہلا کر یا آواز سے ذِکر و اذکار یا درودِ پاک اس لئے پڑھنا کہ وہ نیک سمجھیں۔☆اسلامی بہنوں کے سامنے کھاتے پیتے، اُٹھتے بیٹھتے وغیرہ مواقع پر سنّتوں کا اچھی طرح خیال رکھنا تا کہ اسلامی بہنیں اسے سنّتوں پر عمل کرنے والی قرار دیں۔☆دعوت میں یا دوسروں کی موجودَگی میں اِس لئے کم کھانا کہ اسلامی بہنیں اسے سنّت کی پیروی کرنے والی اور کم کھانے والی تصوُّر کریں۔☆کسی کو اپنی نیکیاں بتا کر یہ کہنا کہ **"آپ کسی اور کو مت بتانا"** تا کہ سامنے والی متاثر ہو کہ بہت مخلص ہے جو کسی پر اپنا نیک عمل ظاہر نہیں کرنا چاہتی۔☆رَمضانُ المُبارَک میں اعتِکاف کرنا، سب کے سامنے تِلاوت کرنا، یا خوب گڑ گڑا کر اس لئے دعائیں مانگنا کہ اسلامی بہنیں نیک سمجھیں۔☆اپنے دینی کارنامے اس

لئے بیان کرنا کہ سُننے والی اسلامی بہنیں اِسے دین کی بہت بڑی خادِمہ تصوُّر کریں اور اس کی عظمتوں کے گُن گائیں۔ ☆ پیچیدہ مسائل کو آسان کرکے اِس لئے بیان کرنا تا کہ واہ واہ ہو۔ ☆ دین و دُنیا سے مُتعَلِّق باریک اور انوکھی باتیں اِس لئے بیان کرنا کہ اسلامی بہنوں پر اپنی کثرتِ معلومات کا سِکّہ بیٹھ جائے۔ ☆ دوسروں کی موجودَگی میں اِس لئے خاموش رہنا یا اشارے سے یا لکھ کر گفتگو کرنا کہ اسلامی بہنیں سنجیدہ، خاموش طبیعت اور زَبان کا قفلِ مدینہ لگانے والی تصوُّر کریں۔

☆ اسی طرح کوئی کہتی ہے: میں ہر سال رجب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتی ہوں۔ ☆ کوئی کہتی ہے: میں اتنے سالوں سے پانچوں نمازیں ادا کرتی ہوں۔ ☆ کوئی اپنے حج کی تعداد کا تو کوئی عُمرے کی گنتی کا اعلان کرتی ہے۔ ☆ کوئی کہتی ہے: میں اتنے عرصے سے بلاناغہ مَدَنی کام کر رہی ہوں۔ ☆ میں اتنے عرصے سے دعوتِ اسلامی کی فُلاں فُلاں ذِمّے داری پر ہوں۔ ☆ کوئی کہتی ہے: میں روزانہ اتنی تعداد میں دُرود شریف پڑھتی ہوں۔

بدگمانی سے بچیے!

یہ بات دوبارہ ذہن نشین کرلیجئے! رِیاکاری کی یہ تمام مثالیں (Examples) سننے والی کے اپنے آپ میں رِیاکاری تلاش کرنے کے لئے ہیں، کسی دوسرے کو رِیاکار قرار دینے کے لئے نہیں کیونکہ رِیاکاری کا تَعَلُّق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات ہر کسی کو معلوم نہیں ہوسکتے۔ لہٰذا اِن مثالوں پر قِیاس کرتے ہوئے کسی اسلامی بہن پر بدگمانی نہ کی جائے۔ حضرت مکحول دمشقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کسی کو روتے دیکھو تو

اُس کے ساتھ رونے لگ جاؤ یہ بد گُمانی نہ کرو کہ وہ لوگوں کو دکھانے کیلئے ایسا کر رہا ہے۔ میں نے ایک بار ایک شخص کو روتا دیکھ کر بد گمانی کی تھی کہ یہ رِیاکاری کر رہا ہے تو اِس کی سزا میں ایک سال تک (خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے میں) رونے سے محروم رہا۔ (1)

بدگمانی، بدنگاہی سے بچیں کیجئے رحمت اے نانائے حسین
دولتِ اخلاص ہم کو دیجئے کیجئے رحمت اے نانائے حسین

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! ہمارے مُعاشَرے کو ریاکاری کی دیمک نے کس طرح کھوکھلا کیا ہوا ہے۔ یاد رکھئے! نفس و شیطان ہمارے دشمن ہیں، یہ مختلف حیلے بہانوں سے ہمیں ریاکاری کی دلدل میں گرا کر ہماری نیکیاں ضائع کروانا چاہتے ہیں، لہٰذا ان کے واروں سے ہوشیار رہئے اور اپنا یہ ذہن بنالیجئے کہ ہمیں کوئی بھی نیکی کر کے بلاوجہ نہ کسی کو دکھانا ہے، نہ سنانا ہے اور نہ ہی جتلانا ہے، اگر دکھانا یا سنانا ہی ہے تو صرف اور صرف اس ذات کو جس نے ہمیں نیکی کرنے کی توفیق بخشی ہے، جس نے ہمیں پیدا کیا ہے، جو ہمارا خالق و مالک ہے، جس کی بارگاہ سے ہمیں ثواب ملنا ہے، جو ہمارے اعمال قبول فرماتا ہے، جو ہمیں جنّت میں داخل فرمائے گا، جس کو ہماری نیتوں اور ہمارے دلوں کے حالات کا علم ہے۔ بالفرض کسی کے دل میں یہ شیطانی وسوسہ آئے کہ جب ریاکاری کی اِس قدر آفتیں ہیں تو سرے سے نیک اعمال مثلاً نماز، روزہ، مَدَنی کام اور

---

1 ... تنبیه المغترین، ص۱۰۷

سنتوں بھرے بیانات کرنا سننا ہی چھوڑ دیئے جائیں تا کہ کم از کم ریاکاری کی تباہ کاریوں سے تو بچ جائیں گی۔ یاد رکھئے! اگر ناک (Nose) پر مکھی بیٹھ جائے تو مکھی کو اُڑایا جاتا ہے ناک نہیں کاٹی جاتی، لہٰذا ریاکاری کے خوف سے نیک اعمال چھوڑنا ہرگز عقلمندی نہیں، نیک اعمال چھوڑنے کے بجائے ان میں نیّت کی درستی اور اخلاص پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جو خُوش نصیب مسلمان اخلاص کے ساتھ اللہ پاک کی عبادت کرتے ہیں اور لوگوں پر اپنی نیکیاں ظاہر نہیں ہونے دیتے تو ربِّ کریم ان سے خُوش ہو کر ان پر انعام و اکرام کی بارشیں فرماتا ہے۔ آیئے! اس بارے میں اولیائے کرام کے چند اقوالِ زریں سنتی ہیں، چُنانچہ

تنہائی میں عبادت کی فضیلت

حضرت کَعْبُ الْاَحْبار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے ایک رات بھی اللہ کریم کی ایسے عبادت کی کہ اسے کوئی جاننے والا نہ دیکھے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے اپنی رات سے (دن کی طرف) نکل جاتا ہے۔ (1)

اَعمال کو پوشیدہ رکھنے کی فضیلت

مزید فرماتے ہیں: جسے یہ پسند ہو کہ فرشتوں کی ایک بڑی جماعت اس کے لئے دعائے مغفرت کرے، اس کی حفاظت کرے اور یہ غموں سے بے نیاز ہو جائے تو اسے چاہئے کہ جتنا ہو سکے گھر میں چھپ کر نماز پڑھے۔ ان کے لئے خُوشخبری ہے جو

1 … حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۵/ ۴۲۰، رقم: ۷۵۹۰

اپنے گھروں کو سجدہ گاہ بناتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: مسجدیں زمین پر متقی لوگوں کی رہائش گاہیں ہیں اور اللہ کریم اپنے فرشتوں کے سامنے اُن لوگوں پر فخر فرماتا ہے جو اپنی نماز، روزہ اور خیرات کو پوشیدہ رکھتے ہیں۔[1]

حضرت یوسف بن اسباط رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: اللہ کریم نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سے کسی نبی پر وحی بھیجی کہ اپنی قوم کو کہہ دیجئے: وہ اعمال کو میرے لئے پوشیدہ کریں، میں ان کے اعمال کو ظاہر کر دوں گا۔[2] یعنی جو شخص خدا کے لئے پوشیدہ عبادت کرے گا اللہ پاک اس کی عبادت کا چرچا دُنیا میں کرے گا اور دُنیا والوں میں وہ عبادت گزار مشہور (Famous) ہو جائے گا۔ البتہ فرض عبادات کا معاملہ الگ ہے مثلاً رَمضان کا روزہ فرض ہے تو اس کو کھلم کھلا رکھنا ہے تاکہ کوئی بدگمانی نہ کرے۔ اسی طرح پانچوں وقت کی نماز بھی ادا کرنی فرض ہے۔ بہرحال جیسی عبادت ہو گی ویسے ہی اس کا حکم ہو گا اور اجر ہر ایک کو نیّت کے مطابق ملے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ریاکاری سے بچنے اور نیکیوں کو چھپانے سے مُتعلِّق سن رہی تھیں۔ ریاکاری سے بچنے اور نیکیاں چھپانے کے حوالے سے اگر ہم اللہ والوں کی سیرت کا مطالعہ کریں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح ہم پر ظاہر ہو جائے گی کہ ان حضرات کے سینے اخلاص کی دولت سے معمور ہوتے۔ یہ حضرات اپنی نیکیوں کا

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۵/ ۴۲۱، رقم: ۷۵۹۵

2 ... لطائف المعارف، وظائف شهر رمضان المعظم، ص۱۸۶

ڈھنڈورا نہیں پیٹتے، اپنی نیکیوں کا اعلان نہیں کرتے، بلاوجہ اپنی نیکی کی دعوت کا چرچا نہیں کرتے بلکہ یہ اللہ والے تو اپنی نیکیوں کو اس طرح چھپاتے ہیں جس طرح لوگ اپنے گناہوں اور عیوب کو چھپاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کریم ان سے خُوش ہو کر ان کی نیکیاں لوگوں پر ظاہر فرما دیتا ہے، عبادت کا نُور ان کے نُورانی چہروں سے ظاہر ہوتا ہے، لوگ انہیں **متقی، پرہیزگار، تہجد گزار، عابد و زاہد، ولیِ کامل، صوفیِ باصفا** اور **عاشقِ مدینہ** کہتے ہیں، ان کا وسیلہ دے کر اللہ پاک کی بارگاہ میں دعائیں کرتے ہیں، آیئے! ہم بھی ریاکاری کی آفت سے نجات پانے اور نیکیاں چھپانے کا ذہن بنانے کے لئے اللہ والوں کی سیرت کے 2 ایمان افروز واقعات سنتی ہیں، چُنانچہ

(1) نیکیاں چھپانے کا انوکھا انداز

حضرت ابُو الحسن محمد بن اسلم طُوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی نیکیاں چھپانے کا بے حد خیال رکھتے تھے، یہاں تک کہ ایک بار فرمانے لگے: "اگر میرا بس چلے تو میں **اعمال لکھنے** والے دونوں فرشتوں سے بھی چھپ کر عبادت کروں۔" حضرت ابو عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں بیس (20) سال سے زیادہ عرصہ ابُو الحسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت میں رہا مگر جُمُعَۃُ المُبارَک (ودیگر فرائض وواجبات) کے علاوہ کبھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دو(2) رکعت نَفل بھی پڑھتے نہیں دیکھ سکا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پانی کا کوزہ لے کر اپنے کمرۂ خاص میں تشریف لے جاتے اور اندر سے دروازہ بند کر لیتے تھے۔ میں کبھی بھی نہ جان سکا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کمرے میں کیا کرتے ہیں، یہاں تک کہ ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بچّہ زور زور سے رونے لگا۔ اس کی والدہ اسے چُپ کروانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

میں نے پوچھا: ”یہ بچّہ آخِر اس قدر کیوں رو رہا ہے؟“ بی بی صاحِبہ نے فرمایا: ”اس کے ابّو یعنی حضرت ابُوالحسن طوسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس کمرے میں داخِل ہو کر تلاوتِ قرآن کرتے اور روتے ہیں تو یہ بھی ان کی آواز سن کر رونے لگتا ہے۔“ شیخ ابو عبدُاللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”حضرت ابُوالحسن طوسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (ریاکاری کی تباہ کاریوں سے بچنے کی خاطر) نیکیاں چھپانے کی بہت کوشش فرماتے تھے، یوں کہ اپنے اُس کمرۂ خاص سے عبادت کرنے کے بعد باہر نکلنے سے پہلے اپنا منہ دھو کر آنکھوں میں سُرمہ لگا لیتے تاکہ چہرہ اور آنکھیں دیکھ کر کسی کو اندازہ نہ ہونے پائے کہ یہ روئے تھے۔“[1]

(2) چالیس سال نفل روزے رکھے مگر...

حضرت داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مسلسل چالیس (40) سال تک روزے رکھتے رہے مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے اِخلاص کا یہ عالَم تھا کہ اپنے گھر والوں تک کو خبر نہ ہونے دی۔ وہ اس طرح کہ کام پر جاتے ہوئے دوپہر کا کھانا (Lunch) ساتھ لے لیتے اور راستے میں کسی کو دے دیتے، مغرب کے بعد گھر آکر کھانا کھالیا کرتے۔[2]

مِرا ہر عمل بس تِرے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی
رِیا کاریوں سے سیاہ کاریوں سے بچا یاالٰہی بچا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! ☆ اللہ کریم کے مقبول بندے

1 … حلیۃ الاولیاء، محمد بن اسلم، ۹/۲۵۴، رقم: ۱۳۸۰۳

2 … تاریخِ بغداد، رقم: ۴۴۵۵، داود بن نصیر، ۳۴۶/۸

صرف اور صرف اللہ کریم کی رضا کی خاطر نیکیاں کرتے ہیں، ☆**اللہ کریم کے مقبول بندوں** کی آنکھیں رات کی تاریکی میں بھی خوفِ خدا و خوفِ آخرت کے سبب آنسوؤں سے تَر رہتی ہیں، ☆**اللہ کریم کے مقبول بندے** ساری ساری رات نیکیوں میں مشغول رہنے کے باوجود بھی اپنی نیکیوں کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہونے دیتے، ☆**اللہ کریم کے مقبول بندوں** کی صحبت میں رہنے والوں کو بھی بعض اوقات ان کی نیکیوں کا پتا نہیں چل پاتا، اَلْغَرَض! **اللہ پاک کے مقبول بندوں** کا بس یہی ذہن بنا ہوا ہوتا ہے کہ ان کی نیکیوں کا علم صرف رَبِّ کریم کو ہو کیونکہ وہ اس کی رضا کے لئے ہی نیکیاں کرتے ہیں۔ **اللہ کرے** ہم بھی نیکیاں چھپانے والیاں بن جائیں، **اللہ کرے** ہماری نیکیوں کے بارے میں بھی کسی کو علم نہ ہوسکے۔ **اللہ کرے** ہمارے دل میں بھی اخلاص کا ایسا جذبہ پیدا ہو جائے کہ ہم بھی صرف اور صرف رَبِّ کریم کی رضا و خُوشنُودی کی خاطر عمل کریں۔ کیونکہ جو خُوش نصیب مسلمان اخلاص کے ساتھ عمل کرے گا اللہ کریم کے فضل و کرم سے اسے جنّت میں داخلہ نصیب ہو گا، چُنانچہ

اخلاص کے ساتھ عمل کرنے کا انعام

اُمّت پر مہربان، محبوبِ رَحْمٰن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا فرمانِ جنّت نشان ہے:** جب آخری زمانہ آئے گا تو میری امّت تین گروہ میں تقسیم ہو جائے گی۔ ایک گروہ صرف اللہ پاک کی رضا کی خاطر عبادت کرے گا، دوسرا گروہ دکھاوے کے لیے اللہ پاک کی عبادت کرے گا اور تیسرا گروہ اس لیے عبادت کرے گا کہ وہ لوگوں کا مال ہڑپ کر جائے۔ جب اللہ پاک قیامت کے دن ان کو اٹھائے گا تو لوگوں کا مال کھا جانے

والے سے فرمائے گا: میری عزّت و جلال کی قسم! میری عبادت سے تیرا کیا ارادہ تھا؟ عرض کرے گا: تیری عزّت وجلال کی قسم! لوگوں کا مال کھانا مقصد تھا۔ اللہ پاک فرمائے گا: اس کی کوئی نیکی میری بارگاہ میں مقبول نہیں، اسے دوزخ میں ڈال دو۔ پھر ریاکاری سے عبادت کرنے والے سے فرمائے گا: میری عزّت وجلال کی قسم! میری عبادت سے تیرا کیا مقصود تھا؟ وہ عرض کرے گا: تیری عزّت و جلال کی قسم! لوگوں کو دکھانا مقصد تھا۔ رب فرمائے گا: تیرے اعمال میں سے کچھ بھی میری بارگاہ میں قبول نہیں، اسے دوزخ میں ڈال دو۔ پھر اخلاص کے ساتھ اپنی عبادت کرنے والے سے فرمائے گا: میری عزّت وجلال کی قسم! میری عبادت سے تیرا کیا مقصد تھا؟ وہ عرض کرے گا: تیری عزّت و جلال کی قسم! میرے اِرادے کو تُو بہتر جانتا ہے، میں نے صرف تیری رضا چاہی۔ ارشاد فرمائے گا: میرے بندے نے سچ کہا، (فرشتو!) اسے جنّت کی طرف لے جاؤ۔[1] ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: جو دُنیا سے اس حال میں رخصت ہوا کہ اللہ کریم کے لئے اپنے تمام اعمال میں مخلص تھا اور نماز، روزے کا پابند تھا، اللہ کریم اس سے راضی ہے۔[2]

بلا حساب ہو جنّت میں داخلہ یارَبّ | پڑوس خُلد میں سَرْوَر کا ہو عطا یارَبّ
نبی کا صدقہ سدا کیلئے تُو راضی ہو | کبھی بھی ہونا نہ ناراض یاخدا یارَبّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... معجمِ اوسط، ۴/ ۳۰، حدیث: ۵۱۰۵ ملخصا
2 ... مستدرک، کتاب التفسیر، باب خطبۃ النبی فی حجۃ الوداع، ۳/ ۶۵، حدیث: ۳۳۳۰ ملتقطا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! اخلاص کے ساتھ عمل کرنے والے رَبِّ کریم کو کس قدر پسند ہیں کہ اللہ پاک اپنی رحمت سے انہیں جنّت کی نعمت سے سرفراز فرمائے گا، لہٰذا اگر ہم بھی اپنی عبادات کو اخلاص سے آراستہ کریں گی تو اللہ کریم ہمیں بھی جنّت عطا فرمائے گا۔ اب سوال یہ ہے کہ اخلاص کا جذبہ کیسے پیدا ہو؟ تو آیئے! اپنے دل میں اخلاص کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے 12 طریقے سنئے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے، اللہ کریم کی رحمت سے امید ہے کہ بہت جلد اپنے عمل میں اخلاص کی خُوشبوئیں محسوس کریں گی۔

جذبۂ اِخلاص پیدا کرنے کے 12 طریقے

(1) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے سچے دل سے بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑا کر دعا کیجئے۔ (2) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے اخلاص کے فضائل کا مطالعہ کیجئے۔ (3) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت کے اخلاص سے بھرپور ایمان افروز واقعات کو بار بار پڑھئے۔ (4) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے مخلص بندوں کو ملنے والی نعمتوں کو تصوُّر میں لائیے۔ (5) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے ریاکاری کی تباہ کاریوں کو بار بار پڑھئے۔ (6) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب کا مطالعہ کیجئے، مثلاً احیاء العلوم میں موجود اخلاص اور ریاکاری کا بیان پڑھیں۔ (7) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو اپنے مطالعہ میں رکھئے۔ (8) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے مَدَنی چینل پر نشر (Telecast) ہونے والے مختلف پروگرامز دیکھنے یا سننے کی عادت بنائیے۔ (9) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے مکتبۃُ المدینہ سے جاری

کردہ اَمیرِ اہلسنّت اور دیگر مبلغین کے سنتوں بھرے بیانات پر مشتمل میموری کارڈز قیمتاً طلب کرکے روزانہ اس میں سے ایک بیان سننے کی عادت بنایئے۔(10)جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کیجئے۔(11)جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کی ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔(12)جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کیلیے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے۔

خُوب مخلص بنوں، میں ریا سے بچوں ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۹)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ حرم، نبیِ محترم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

سونے جاگنے کی سُنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں: ☆سونے

1…مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی نقصان پہنچانے والا کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے، ☆سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ [1] ☆عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔ [2] ☆دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔ [3] حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غالباً یہ ان لوگوں کے لیے ہو گا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتُب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تھکاوٹ ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔ [4] ☆دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب وعشا کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔ [5] ☆سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ☆کچھ دیر سیدھی کَروَٹ پر سیدھے ہاتھ کو رُخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر [6]، ☆سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوائے اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا، ☆سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) تسبیح (یعنی سُبْحٰنَ اللّٰہ) اور تحمید (یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) پڑھے

---

1 . . . بخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵

2 . . . مسند ابی یعلی، مسند عائشه، ۴/۲۷۸، حدیث: ۴۸۹۷

3 . . . فتاویٰ هندیة، کتاب الکراهیة، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶

4 . . . بہارِ شریعت، ۳/۴۳۵، حصہ ۱۶

5 . . . فتاویٰ هندیة، کتاب الکراهیة، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶

6 . . . فتاویٰ هندیة، کتاب الکراهیة، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶

یہاں تک کہ سوجائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔[1] ☆جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَحْیَانَا بَعْدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ**[2] یعنی تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔☆جب لڑکے اور لڑکی کی عُمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . فتاویٰ ھندیة، کتاب الکراھیة، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۳۷۶/۵

2 . . . بخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، ۱۹۶/۴، حدیث: ۶۳۲۵

3 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، ۶۲۹/۹

بیان:5 ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ کریم اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے قِیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

1… معجم اوسط، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵

2… معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے بیان کا موضوع ہے "ایمان کی سلامتی" اس بیان میں ہم سنیں گی کہ قرآن وحدیث میں ایمان پر ثابت قدم رہنے کی کس قدر تاکید بیان کی گئی ہے، ایک مسلمان کو ایمان کی سلامتی کے لئے کس قدر فکر مند رہنے کی ضرورت ہے، ہمارے بُزرگانِ دین ایمان کی حفاظت کیلئے کیسا جذبہ رکھتے تھے، انہیں سلبِ ایمان کا کتنا خوف لاحق رہتا تھا، آخرت میں کامیابی کے لئے کیا تدابیر (Remedies) اختیار کی جائیں اس کے علاوہ بعض ایسے امور کے بارے میں بھی

سنیں گی جو سلامتیِ ایمان کے لئے نقصان دہ ہیں۔ آیئے! سب سے پہلے ان اصحابِ کہف کا قرآنی واقعہ سنتی ہیں جو اپنا ایمان بچانے کے لئے ایک غار میں پناہ گُزیں ہوئے: چنانچہ

اَصحابِ کہف کا واقعہ

قرآنِ کریم کے پارہ 15 سورۃُ الکہف کی آیت 9 میں ارشادِ خداوندی ہے:

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ (پ۱۵، الکہف:۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تھے۔

اصحابِ کہف یعنی غاروالوں کا واقعہ یہ ہے کہ کافی عرصہ پہلے (بحیرۂ عرب کے کنارے مُلکِ روم کی) زمین پر "اَفْسُوس" نامی شہر (City) آباد تھا، یہ شہر بادشاہ "دقیانوس" کی سلطنت میں آتا تھا۔ دقیانوس خود بھی غیر خدا کی پوجا کرتا تھا اور لوگوں کو بھی اس پر مجبور کرتا، جو انکار کرتا اس پر ظلم کرتا اور عبرت ناک سزا دیتا۔ اہلِ ایمان اس کے ظلم سے بچنے کے لیے چھپتے پھرتے اور اپنا ایمان بچاتے۔ اہلِ ایمان کے ایک معزز گروہ کو یہ خدشہ تھا کہ ایک نہ ایک دن دقیانوس ان تک پہنچ جائے گا اور انہیں غیر خدا کی پوجا پر مجبور کرے گا، اس خطرے کے پیشِ نظر انہوں نے یہ شہر چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور وہاں سے چل پڑے، راستے میں ان کی ملاقات ایک چرواہے سے ہوئی جو اپنا ایمان بچانے کے لیے شہر سے باہر جا رہا تھا، اس کے ساتھ ایک کُتّا بھی تھا، وہ چرواہا اور اس کا کُتّا بھی ان کے ساتھ ہو گئے۔ راستے میں موجود ایک غار کو انہوں نے اپنا ٹھکانہ (Abode) بنالیا اور وہاں آرام کرنے کی خاطر لیٹ گئے، غار میں لیٹنے کے بعد اُن کے

ساتھ کئی عجیب و غریب واقعات ہوئے: (1) یہ لوگ غار میں تین سو نو (309) سال تک سوتے رہے۔ تین سو نو سال کے بعد جب اللہ پاک نے انہیں بیدار فرمایا تو نہ صرف ان کے بدن سلامت تھے بلکہ ان کے کپڑے، پیسے یہاں تک کہ ان کا کُتّا بھی سلامت تھا۔ (2) وہ غار میں سو رہے تھے لیکن اس طرح کہ کوئی انہیں دیکھتا تو بیدار گمان کرتا۔ (3) اللہ پاک کے حکم سے سُورج نکلتے وقت غار سے دائیں طرف ہو جاتا اور غروب ہوتے وقت بائیں طرف ہو جاتا تھا، اس طرح یہ نیک لوگ غار کے کھلے حصے میں لیٹنے کے باوجود سُورج کی شعاعوں سے محفوظ رہے۔

دقیانوس کو جب یہ خبر پہنچی کہ چند لوگوں نے غیرِ خُدا کی پوجا سے بچنے کے لیے غار کو اپنا ٹھکانہ بنایا ہے تو اس نے حکم دیا کہ غار کے دہانے یا منہ پر ایک دیوار بنا دی جائے تاکہ وہ کبھی غار سے نکل نہ سکیں اور اس میں سسک سسک کر دم توڑ دیں۔ دقیانوس نے جسے دیوار تعمیر کرنے کی ذمہ داری سونپی تھی وہ نیک آدمی تھا، وہ اس فیصلے کو بدلوا تو نہیں سکتا تھا لہٰذا اس نے غار کو اپنا ٹھکانہ بنانے والوں کے نام اور کچھ تفصیلات ایک تختی پر لکھ کر اسے صندوق (Box) میں رکھوایا اور اس صندوق کو دیوار کی بنیاد میں محفوظ کروا دیا۔ پھر یہ اصحابِ کہف تین سو نو (309) سال کے بعد ایک نیک مومن بادشاہ کے دورِ حکومت میں اللہ پاک کے حکم سے بیدار ہوئے۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اصحابِ کہف کو اپنے ایمان کی

---

1 --- تفسیر خازن، پ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ:۱۸، ۱۹۸/۳ تا ۲۰۲ ملخصا

حفاظت کی کس قدر فکر تھی کہ انہوں نے دقیانوس بادشاہ کی طرف سے دی جانے والی غیر خُدا کی پوجا کی دعوت ٹھکرا دی اور اس کے ظلم و جبر سے بچنے اور ایمان پر ثابت قدم رہنے کے لئے غار میں پناہ لی، یہی وجہ ہے کہ اللہ پاک کا ان پر کرم ہوا، رحمتِ الٰہی ان کی طرف متوجہ ہوئی، تین صدیوں سے زیادہ عرصے تک وہ اللہ پاک کی حفظ و امان (Protection) میں رہے، بدلتے زمانے نے ان پر کوئی اثر نہ کیا، گویا ان کے حق میں وقت کا پہیہ رُک گیا، 309 سال کے بعد جب وہ بیدار ہوئے تو اسی طرح جوان، ترو تازہ اور زندگی سے بھر پور تھے اور یوں اللہ پاک نے انہیں اپنی عجیب نشانی قرار دیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سلامتیِ ایمان کی کوئی ضمانت نہیں...

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ احسان کہ اس نے ہمیں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت بنایا اور اسلام کی دولت سے سرفراز فرمایا، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ہماری بہت بڑی سعادت مندی ہے کہ ہم مسلمان ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی انتہائی قابلِ فکر بات ہے کہ ہم میں سے کسی کے پاس اس بات کی کوئی ضمانت (Surety) نہیں کہ وہ مرتے دم تک مسلمان ہی رہے گی، جس طرح بے شُمار غیر مسلم خُوش قسمتی سے مسلمان ہو جاتے ہیں اسی طرح کئی بدنصیب مسلمانوں کا مَعَاذَ اللہ اسلام سے پھر جانا بھی ثابت ہے، چُنانچہ

اولادِ آدم کے طبقات

ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

اولادِ آدم مختلف طبقات پر پیدا کی گئی، (1) ان میں سے بعض مومن پیدا ہوئے حالتِ ایمان پر زندہ رہے اور مومن ہی مریں گے، (2) بعض کافر پیدا ہوئے حالتِ کُفر پر زندہ رہے اور کافِر ہی مریں گے، (3) بعض مومِن پیدا ہوئے مومِنانہ زندگی گزاری اور حالتِ کُفر پر رخصت ہوئے اور (4) بعض کافِر پیدا ہوئے، کافِر زندہ رہے اور مومِن ہو کر مریں گے۔(1)

اصل کامیابی کیا ہے؟

معلوم ہوا کہ اصل کامیابی صرف دُنیا میں مومن و مسلمان ہونا ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ مرتے دم بھی ایمان سلامت رکھنا اور قبر میں بھی اپنا ایمان سلامت لے جانا اصل کامیابی ہے۔ ایک حدیثِ پاک میں فرمایا گیا: يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ یعنی ہر بندہ اس حالت پر اٹھایا جائے گا جس پر مرے گا۔(2)

حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اِعتبار خاتمہ کا ہے، اگر کوئی کُفر پر مرے تو کُفر پر ہی اُٹھے گا اگرچہ زندگی میں مومن رہا ہو اور اگر ایمان پر مرے تو ایمان پر اُٹھے گا اگرچہ زندگی میں کافر رہا ہو۔(3)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ اپنے ایمان پر صرف اور صرف خُوش ہونے کے بجائے، ☆ اپنے ایمان پر شکرِ خدا بجالائیں، ☆ اپنے ایمان پر زندگی

---

1 ... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما اخبر النبی ... الخ، ۴/ ۸۱، حدیث: ۲۱۹۸

2 ... مسلم، کتاب الجنة وصفة ... الخ، باب الامر بحسن الظن ... الخ، ص ۱۱۷۸، حدیث: ۷۲۳۲

3 ... مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۵۳

بھر ثابت قدم رہنے کی دُعائیں مانگیں، ☆اپنے ایمان کی حفاظت و مضبوطی کے لئے عِلمِ دین بالخصوص ایمانیات وکُفریات کاضروری علم سیکھیں، ☆اپنے ایمان کو علمِ دین کی روشنی میں شیطان سے بچائیں، ☆اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے بُروں کی صحبت سے دُور رہیں، ☆اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے زبان کو قینچی کی طرح چلانے کے بجائے اسے ذکرودُرود اور صرف ضروری باتوں کے لئے استعمال کریں، ☆اپنے ایمان کو کُفر کے تمام خطرات سے بچائیں، ☆اپنے ایمان کو ایمان ضائع کرنے والے تمام کاموں سے بچائیں، ☆اپنے ایمان پر آخری دم تک استقامت کے لئے نماز وروزے اور شریعت کی پابندی کریں، ☆اپنے ایمان پر استقامت کے لئے اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب کی رضا والے کام کرتی رہیں، ☆اپنے ایمان پر استقامت کے لئے اللہ پاک اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی ونافرمانی سے ہر دم بچتی رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی بارہا دامنِ اسلام سے وابستہ ہونے والوں کو اسلام ہی کے نُور میں رہنے، کُفر کی تاریکیوں سے بچنے اور کُفر سے ہمیشہ بیزار رہنے کی ترغیب دلائی، چُنانچہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: تین خصلتیں ایسی ہیں جس میں ہوں گی وہ ان کے سبب ایمان کی مٹھاس (Sweetness) پالے گا (1) جس کے نزدیک اللہ پاک اور اس کے رسول (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) دوسروں سے زیادہ محبوب ہوں۔ (2) جو کسی بندے سے مَحبّت کرے اور اس کی مَحبّت صرف اللہ پاک کے لئے ہو اور (3) وہ

جو کُفر سے نکالنے کے بعد کفر میں لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔[1]

جہنم کی ہولناکیاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس بد نصیب کا کُفر پر خاتمہ ہو اسے عذابِ قبر میں تو گرفتار ہونا ہے اس کے ساتھ ہمیشہ کے لئے جہنم میں بھی جانا پڑے گا اور جہنم کی ہولناکیاں بڑی سخت ہیں۔ صدرُ الشَّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جہنم کی ہولناکیاں بیان کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں:

☆ حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قسم کھا کر عرض کی: کہ اگر جہنم سے سوئی کے ناکے کے برابر (سوراخ) کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مر جائیں اور ☆ قسم کھا کر کہا: کہ اگر جہنم کا کوئی داروغہ (یعنی محافظ و نگران) اہلِ دُنیا پر ظاہر ہو تو زمین کے رہنے والے کُل کے کُل اس کی ہیبت (Horror) سے مر جائیں اور ☆ اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دُنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور انہیں قرار نہ ہو، یہاں تک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں۔ ☆ یہ دُنیا کی آگ (جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب جانا شاق ہوتا ہے، پھر بھی یہ آگ) خُدا سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ لے جائے، مگر تعجب ہے انسان سے کہ جہنم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اُس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی ڈرتی اور پناہ مانگتی

1 ... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال من اتصف ... الخ، ص ۴۷، حدیث: ۱۶۵

ہے۔ ☆اُس (جہنّم) میں مختلف طبقات ووَادیاں اور کنوئیں ہیں، بعض وادیاں ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستّر مرتبہ یا زیادہ اُن سے پناہ مانگتا ہے، یہ خود اس مکان کی حالت ہے، اگر اس میں اور کچھ عذاب نہ ہوتا تو یہی کیا کم تھا! مگر کفّار کی سَرزَنِش کے لیے اور طرح طرح کے عذاب مہیّا کیے، ☆لوہے کے ایسے بھاری گُرزوں سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گُرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن وانس جمع ہو کر اُس کو اُٹھا نہیں سکتے، ☆کفّار جان سے عاجز آکر باہم مشورہ کر کے مالک عَلَیْہِ السَّلَام داروغہ جہنم (جہنم کے محافظ) کو پکاریں گے کہ اے مالک (عَلَیْہِ السَّلَام)! تیرا ربّ ہمارا قصہ تمام کر دے، مالک عَلَیْہِ السَّلَام ہزار برس تک جواب نہ دیں گے، ہزار برس کے بعد فرمائیں گے: مجھ سے کیا کہتے ہو، اُس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے! ہزار برس تک رَبُّ العزّت کو اُس کی رحمت کے ناموں سے پکاریں گے، وہ ہزار برس تک جواب نہ دے گا، اس کے بعد فرمائے گا تو یہ فرمائے گا: دُور ہو جاؤ! جہنم میں پڑے رہو! مجھ سے بات نہ کرو! ☆اُس وقت کفّار ہر قسم کی خیر سے نااُمید ہو جائیں گے اور ☆گدھے کی آواز کی طرح چلّا کر روئیں گے، ☆ابتداءً آنسو نکلے گا، ☆جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون روئیں گے، ☆روتے روتے گالوں میں خندقوں کی مثل گڑھے پڑ جائیں گے، ☆رونے کا خون اور پیپ اس قدر ہو گا کہ اگر اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں (اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ)۔(1)

عزیزوں کے رُوپ میں ایمان پر ڈاکہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں دُنیا سے ایمان کو سلامت لے جانے

---

1 . . . بہار شریعت، ۱ / ۱۶۵ تا ۱۶۹، حصہ: ۱ ملتقطا

کیلئے سخت دشوار گھاٹیوں سے گزرنا ہوگا اور پھر بھی کچھ نہیں معلوم کہ خاتِمہ کیسا ہوگا! یاد رکھئے! موت کے وَقت ایمان چھیننے کیلئے شیطان طرح طرح کے ہتھ کنڈے استِعمال کرتا ہے حتّٰی کہ ماں باپ کا رُوپ دھار کر بھی ایمان پر ڈاکے ڈالتا ہے اور کبھی مرنے والے کے سامنے نزع کے وقت اس کے پیاروں کی صُورت اپنا کر آتا ہے اور یہود و نصاریٰ کو دُرُست ثابِت کرنے کی کوشش کر کے مرنے والے کو یہودی یا نصرانی مذہب اختیار کرنے کا کہتا ہے تو کبھی ایمان چھیننے کی کوئی اور چال چلتا ہے۔ یقیناً وہ ایسا نازُک موقع ہوتا ہے کہ بس جس پر اللہ پاک کا خاص کرم واِحسان ہو وُہی کامیاب وکامران ہوتا ہے اور اسی کا ایمان سلامت رہتا ہے۔ جیسا کہ

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاوٰی رضویہ جلد 9 صَفْحَہ 83 پر فرماتے ہیں: دمِ نَزع (یعنی نَزع کے وقت) دو شیطان، آدمی کے دونوں پہلو پر آکر بیٹھتے ہیں ایک اُس کے باپ کی شکل بن کر دوسرا ماں کی۔ ایک کہتا ہے: وہ شخص یہودی ہو کر مرا تُو (بھی) یہودی ہو جا کہ یہود وہاں بڑے چین سے ہیں۔ دوسرا کہتا ہے: وہ شخص نصرانی (ہو کر دُنیا سے) گیا تُو بھی نصرانی ہو جا کہ نصاریٰ وہاں بڑے آرام سے ہیں۔ (1)

ایمان پر موت آتی ہو تو آج آجائے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی دُنیا سے ایمان سلامت لے جانے والا معاملہ انتہائی تشویشناک ہے، کاش! ہم سب کو ایمان کی حفاظت کے جذبے پر استقامت

1 . . . فتاوی رضویہ، ۹/ ۸۳

مل جائے۔ صد کروڑ کاش! عافیّت کے ساتھ ایمان پر موت کی تڑپ کو دُنیا میں آسان زندَگی گزارنے کے ارمان پر سبقت حاصِل ہو جائے۔

حضرت امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سے منقول ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے ارشاد کا خُلاصہ ہے: اگر ایمان پر موت میرے اپنے کمرۂ خاص کے دروازے پر مل رہی ہو اور شہادت عمارت کے صدر دروازہ پر منتظر ہو تو شہادت اگرچہ اعلیٰ دَرَجہ کی سَعادت ہے مگر میں کمرہ کے دروازے پر ملنے والی ایمان پر موت کو فوراً قبول کر لوں گا کہ کیا معلوم عمارت کے صدر دروازے تک پہنچتے پہنچتے میرا دل بدل جائے اور میں ایمان پر ملنے والی موت کے شَرَف سے ہی محروم ہو جاؤں۔ (1)

جس کو بربادیِ ایمان کا خوف نہ ہو

بہر حال ہمیں ہر دم اللہ پاک کے دربارِ کرم سے ایمان کی حفاظت کی بھیک مانگنے کی رَٹ جاری رکھنی چاہئے۔ تشویش اور سخت تشویش کی بات یہ ہے کہ جس طرح دُنیوی دولت کی حفاظت کے مُعاملے میں غفلت مالی نقصان کا سبب بن سکتی ہے اِسی طرح بلکہ اِس سے بھی زیادہ سخت مُعاملہ ایمان کا ہے کہ ایمان کی حفاظت سے بے فکری اور ایمان چھن جانے سے بے خوفی سَر اسَر نقصان دہ ہے۔ عُلمائے کرام فرماتے ہیں: جس کو سَلْبِ ایمان کا خوف نہ ہو مرتے وقت اُس کا ایمان سَلب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ (2)

معلوم ہوا کہ ایمان کی حفاظت سے غفلت سراسر نقصان دہ ہے لہٰذا ہمیں ہر دم

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان فضیلۃ الخوف...الخ، ۴/۲۱۱

2 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۹۵

اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے اسے راضی کرنے کی کوششیں جاری رکھنی چاہیے۔ آیئے! اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر کے بارے میں ایک رقّت انگیز واقعہ سنتی ہیں:

ہر وقت خاتمہ بالخیر کی دُعا کا سبب

حضرت عبدُ اللہ مؤذن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں طوافِ کعبہ میں مشغول تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ غلافِ کعبہ سے لپٹ کر ایک ہی دُعا کی تکرار کر رہا ہے، "یا اللہ! مجھے دُنیا سے مسلمان رخصت کرنا" میں نے اس سے پوچھا کہ اس کے علاوہ کوئی اور دعا کیوں نہیں مانگتے؟ اس نے کہا: میرے دو بھائی تھے۔ میرا بڑا بھائی ایک عرصہ تک مسجد میں بلا معاوضہ اَذان دیتا رہا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے قرآن پاک مانگا، ہم نے اسے دیا تاکہ وہ اس سے برکتیں حاصل کرے، مگر قرآن شریف ہاتھ میں لے کر وہ کہنے لگا: تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں قرآن کے تمام اعتقادات واحکامات سے بیزاری (Displeasure) ظاہر کرتا ہوں اور نصرانی (یعنی عیسائی) مذہب اختیار کرتا ہوں (مَعَاذَاللہ) چُنانچہ وہ کُفر کی حالت میں مر گیا۔ پھر دوسرے بھائی نے تیس برس تک مسجد میں فِیْ سَبِیْلِ اللہ اذان دی مگر وہ بھی آخری وقت میں نصرانی ہو کر مرا۔ لہٰذا میں اپنے خاتمہ کے بارے میں بے حد فکر مند ہوں اور ہر وقت خاتمہ بالخیر کی دعا مانگتا رہتا ہوں۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ اللہ کریم کی خفیہ تدبیر سے ہمیں ہر دم ڈرتے رہنا چاہیے اور کہیں کوئی گناہ ہماری بربادی اور تباہی کا سبب

---

1 . . . الروض الفائق، المجلس الثانی، ص ۱۴

نہ بن جائے، اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بھی بچتی رہیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ایمان کی سلامتی و حفاظت کی اَہمیّت کے بارے میں سُن رہی تھیں، اے کاش! ہمیں ایمان کی حفاظت کیلئے بُزرگانِ دین جیسی سوچ اور کڑھن نصیب ہو جائے، اللہ کے نیک بندے ایمان چھن جانے کے خوف سے بے حد پریشان رہا کرتے تھے، آیئے! اس سے مُتَعَلِّق چند واقعات سنتی ہیں: چُنانچہ

سَلْبِ ایمان کی فکر

حضرت یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک دَفعہ حضرت سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس حاضِر ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ساری رات روتے رہے۔ میں نے پوچھا: کیا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ گناہوں کے خوف سے رو رہے ہیں؟ تو انہوں نے ایک تنکا (Straw) اٹھایا اور فرمایا کہ گناہ تو اللہ پاک کی بارگاہ میں اِس تنکے سے بھی کم حیثیّت رکھتے ہیں، مجھے تو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایمان کی دولت نہ چھن جائے۔ (1)

مجھے بس خاتمہ بالخیر کی فکر ہے

حُجَّۃُ الاسلام، حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ انہی کے بارے میں نقل فرماتے ہیں: حضرت سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بوقتِ وفات رونے اور چِلّانے لگے۔ لوگوں نے دِلاسہ دیتے ہوئے عرض کی: یاسیِّدی! گھبرایئے نہیں، اللہ پاک کی رَحمت

1 … منهاج العابدين، الباب الخامس، العقبة الخامسة، الاصل الثالث في ذكر ما وعد…الخ، ص ١٦٩

پر نظر رکھئے۔ فرمایا: بُرے خاتِمے کا خوف رُلا رہا ہے اگر ایمان پر خاتِمے کی ضَمانت مل جائے تو پھر مجھے اِس بات کی پروا نہیں اگرچِہ پہاڑوں (Mountains) کے برابر گناہوں کے ساتھ اللہ پاک سے ملاقات کروں۔(1)

مسلماں ہے عطار تیری عطا سے ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۰۵)

حفاظَتِ ایمان کی دعادو!

حضرت ابن ابوجمیلہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت رَجا بن حَیوہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اَلوداع کرتے ہوئے کہا: اے ابومِقدام! اللہ پاک آپ کی حفاظت فرمائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے بھتیجے! جان کی حفاظت کی نہیں بلکہ ایمان کی حفاظت کی دعادو۔(2)

ایمان کی حفاظت کیلئے تنہائی

قُوتُ القلوب میں ہے: ایک شخص سب سے الگ تھلگ رہتا تھا۔ حضرت ابودَردا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس کے پاس تشریف لاکر جب اِس کا سبب دریافت کیا تو اُس نے کہا: میرے دل میں یہ خوف بیٹھ گیا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو میرا ایمان چھن جائے اور مجھے اِس کی خبر تک نہ ہو۔(3)

1…احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان فضیلۃ الخوف…الخ، ۴/۲۱۱

2…حلیۃ الاولیاء، رجاء بن حیوۃ، ۵/۱۹۶، رقم: ۶۸۰۹

3…قوت القلوب، الفصل الثانی الثلاثون، شرح مقامات الیقین…الخ، ۱/۳۸۸ ملخصا

رَبّ کی ناراضی والا کام نہ ہو جائے

حضرت امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: آپ کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا: جس شخص کی کشتی (Boat) دریا کے درمیان جاکر ٹوٹ جائے، اس کے تختے بکھر جائیں اور ہر شخص ہچکولے کھاتے تختوں پر نظر آئے تو اس کا کیا حال ہوگا؟ عرض کی گئی: بے حد پریشان کُن۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرا بھی یہی حال ہے۔

ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایسے دل گرفتہ ہوئے کہ کئی سال تک نہ ہنسے۔ لوگ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ایسے دیکھتے جیسے کوئی قیدِ تنہائی میں ہے اور اسے سزائے موت سنائی جانے والی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اس غم و حزن کا سبب دریافت کیا گیا کہ آپ اتنی عبادت و ریاضت اور مجاہدات کے باوجود فکر مند کیوں رہتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے ہر وقت یہ خدشہ لاحق رہتا ہے کہ کہیں مجھ سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جائے جس کی وجہ سے اللہ پاک ناراض ہو جائے اور وہ فرمادے کہ تم جو چاہے کرو مگر میری رحمت تمہارے شاملِ حال نہ ہوگی۔ بس اسی وجہ سے میں اپنی جان پگھلا رہا ہوں۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اولیاءُ اللہ کو اس بات کا ڈر لگا رہتا تھا کہ کہیں ہم سے ہمارا ایمان نہ چھن جائے، ☆ اولیاءُ اللہ کثرتِ عبادت کے باوجود اللہ پاک کی ناراضی والے کاموں اور باتوں سے بچا کرتے تھے، ☆ اولیاءُ اللہ دوسروں سے بھی ایمان پر خاتمے کی دُعا کا کہا کرتے تھے، ☆ اولیاءُ اللہ حفاظتِ

1 . . . کیمیائے سعادت، رکن چھارم: منجیات، فصل اسباب سوء خاتمت، ۲/ ۸۳۲

ایمان کے لئے آنسو بہایا کرتے تھے، ☆اولیاءُ اللہ حفاظتِ ایمان کے لئے غیر ضروری میل جول سے بچا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلیں، اپنی زبان کی حفاظت کریں، فُضُول و غیر ضروری میل جول سے بچیں، نیکیوں کا شوق اپنے دل میں پیدا کریں، اپنے گناہوں پر آنسو بہائیں اور گناہوں سے سچی توبہ کریں، اللہ پاک سے دُنیا و آخرت میں عافیت و نجات کی دُعا کریں اور اس کے لئے عملی کوششیں بھی جاری رکھیں۔ آیئے! یقینی نجات کے بارے میں ایک حدیثِ پاک سنتی ہیں:

نجات کیا ہے؟

حضرت عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہتے ہیں میں نے عرض کی: یَا رَسُولَ اللہ نجات کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: **اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ** یعنی (1) اپنی زبان کو روکے رکھو، (2) تمہیں تمہارا گھر کافی ہو (بلا ضرورت گھر سے نہ نکلو) اور (3) اپنی خطا پر آنسو بہاؤ۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں فرمایا: خُوشخبری ہے اس کے لئے جس نے اپنی زبان پر قابو پالیا اور اپنے گھر کو وسیع کیا اور اپنے گناہ پر رویا۔[2]

یقینی نجات کے نسخے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ پاک میں نجات کے تین نسخے ارشاد فرمائے گئے، (1) زبان کی حفاظت (2) بلا ضرورت گھر سے نہ نکلنا (3) خطاؤں پر آنسو بہانا۔ آیئے ان تینوں کی کچھ اَہَمِّیَّت و وضاحت سنتی ہیں: چنانچہ

1 ... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ۴/ ۱۸۲، حدیث: ۲۴۱۴

2 ... معجم اوسط، ۲/ ۱۷، حدیث: ۲۳۴۰

﴿1﴾ زبان کی حفاظت

حدیثِ پاک میں نجات کا پہلا نسخہ یہ بیان کیا گیا کہ **اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ** یعنی زبان کو روکے رکھ، یاد رکھئے! زبان کی حفاظت کا ہرگز ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انسان اپنے لب سی لے اور ایک لفظ بھی زبان پر نہ لائے بلکہ زبان کی حفاظت کا مطلب وہی ہے جو ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود ہی بہت واضح اور آسان انداز میں بیان فرمایا ہے: **مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ** یعنی جو اللہ پاک اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔[1]

معلوم ہوا کہ زبان نیک باتوں اور ضرورتاً دُنیاوی جائز باتوں کیلئے استعمال کی جاسکتی ہے، البتہ فُضُول اور بیہودہ قسم کی باتوں سے تو مکمل پرہیز ہی کرنا چاہئے مگر بدقسمتی سے آج کل زبان کی حفاظت کرنے اور فُضُول گوئی بلکہ بیہودہ باتوں سے بھی بچنے کا رُجحان بہت کم ہوچکا ہے، ہماری اکثریَّت کی حالت یہ ہوگئی ہے کہ جو منہ میں آیا بک دیا! افسوس! اللہ پاک کی ناراضی کا احساس کم ہوگیا ہے۔ آیئے! زَبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی اَہمیّت کے بارے میں ایک حدیثِ پاک سُنئے اور زبان کی حفاظت کا ذہن بنایئے: چنانچہ

ایک لفظ جہنم میں جھونک سکتا ہے

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ کبھی اللہ پاک کی خُوشنودی کی بات کہتا ہے اور اُس کی طرف توجُّہ بھی نہیں کرتا (یعنی بعض باتیں

1 ... مسلم، کتاب الایمان، باب الحث علی اکرام الجار...الخ، ص۴۸، حدیث: ۱۷۳

انسان کے نزدیک نہایت معمولی ہوتی ہیں) اللہ پاک اُس (بات) کی وجہ سے اُس کے بہُت سے دَرَجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ پاک کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اُس کا خیال بھی نہیں کرتا، اِس بات کی وجہ سے جہنّم میں گرتا ہے۔[1] ایک رِوایت میں ہے کہ مشرِق و مغرِب کے درمیان جو فاصِلہ (Distance) ہے اُس سے بھی زیادہ فاصِلہ پر جہنّم میں گرتا ہے۔[2]

بک بک کی یہ عادت نہ سرِ حَشْر پھنسادے اللہ زَباں کا ہو عطا قُفْلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) بلا ضرورت گھر سے نہ نکلنا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نجات کا دوسرا نُسخہ حدیثِ پاک میں یہ بیان کیا گیا کہ **وَلْیَسَعْكَ بَیْتُكَ** تمہیں تمہارا گھر کافی ہو یعنی اپنے گھر میں رہو، اس کا مطلب یہ نہیں کہ کسی بھی وجہ سے گھر سے باہر نہیں نکلنا، گھر سے باہر ایک قدم بھی نکالا تو نجات سے محرومی کا سامنا کرنا پڑے گا بلکہ حکیمُ الاُمّت، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حدیثِ پاک کے اس حصے کی وضاحت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

☆ بلا ضرورت گھر سے باہر نہ جاؤ ☆ لوگوں کے پاس بلاوجہ نہ جاؤ ☆ گھر سے نہ گھبراؤ ☆ اپنے گھر کی خلوت (تنہائی) کو غنیمت جانو کہ اس میں صدہا آفتوں سے امان

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ۴/۲۴۱، حدیث: ۶۴۷۸

2 ... مسند امام احمد، مسند ابی هریرة، ۳/۳۱۹، حدیث: ۸۹۳۱

(نجات) ہے۔ بزرگ فرماتے ہیں کہ خاموشی اختیار کرنا، گھر میں رہنا، رَبّ کی عطا پر قناعت کرنا اور موت تک اس پر قائم رہنا امان (نجات) کی چابی ہے۔[1]

معلوم ہوا کہ بلا ضرورت گھر سے نہ نکلنا نجات کے لئے بے حد مفید اور بہت سی آفتوں سے حفاظت کا سبب ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنا زیادہ سے زیادہ وقت گھر میں ہی گزاریں، سخت مجبوری کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلیں، آج کل بہت سی خواتین باہر گھومنے پھرنے، بازاروں کے چکر لگانے کی شوقین ہوتی ہیں، انہیں بھی چاہیے کہ گھر میں رہیں کہ اسی میں ہماری عافیت اور سلامتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بُری صحبتوں سے بھی ہر دم بچتی رہیں، یاد رکھیں! بُری صُحبت ایمان کیلئے بہت خطرناک ہے مگر افسوس! ہم بُری سہیلیوں سے باز نہیں آتیں، گپ شپ کی بیٹھکوں سے خود کو نہیں بچاتیں، مذاق مسخریوں اور غیر سنجیدہ حرکتوں کی عادتوں سے پیچھا نہیں چُھڑاتیں۔ آہ! بُری صحبت کی نُحُوست ایسی چھائی ہے کہ لمحہ بھر کیلئے بھی تنہائی میں یادِ الٰہی کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ ایمان کی حفاظت کی اگرچہ چاہت ہے تاہم اِس کیلئے بُری صحبت چھوڑنے بلکہ کسی قسم کی قربانی دینے کی ہِمّت نہیں۔ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے اُسے یہ دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔[2]

صحبت بہر حال اثر دکھاتی ہے، اچھوں کی صحبت دُنیا و آخرت میں خُوش بختی کا سبب بنتی ہے اور بُروں کی دوستی دُنیا و آخرت میں بد بختی کا سبب بنتی ہے جیسا کہ

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۶ / ۴۶۴ ملتقطاً

2 ... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۱۶۸، حدیث: ۸۰۳۴

حضرت ابو ذر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! ایک شخص کسی قوم کے ساتھ مَحبّت کرتا ہے مگر اُن جیسے اَعمال نہیں کر سکتا؟ فرمایا: اے ابو ذر! تم اُسی کے ساتھ ہوگے جس سے تمہیں مَحبّت ہے۔ میں نے عرض کی: میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! تم جس کے ساتھ مَحبّت کرتے ہو اس کے ساتھ ہی رہو گے۔ [1]

حکیمُ الْاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی کسی سے دوستانہ کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ اللہ رسول کا مطیع (یعنی فرماں بردار) ہے یا نہیں۔ [2]

معلوم ہوا کہ ہمیں اچھی صحبت اختیار کرنی چاہیے، اچھی صحبت دُنیا میں بھی فائدہ مند اور آخرت میں بھی سرخروئی کا باعث ہے جبکہ بُرے لوگوں اور بدمذہبوں کی صحبت صاحبِ ایمان کے لئے زہرِ قاتل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) خطاؤں پر آنسو بہانا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حدیثِ پاک میں نجات کا تیسرا نسخہ یہ بیان کیا گیا کہ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ یعنی اپنی خطا پر آنسو بہاؤ۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے گناہوں کو یاد کرکے ان پر ندامت کے آنسو بہائیں اور اللہ پاک سے توبہ واستغفار کریں۔

1... ابوداود، کتاب الادب، باب اخبار الرجل، ۴/۴۲۹، حدیث: ۵۱۲۶

2... مرآۃ المناجیح، ۶/۵۹۹

بدقسمتی سے آج کل ہم روتی تو ہیں بلکہ پھوٹ پھوٹ کر روتی ہیں مگر خطاؤں پر یا خوفِ خدا کی وجہ سے نہیں بلکہ کسی قسم کا مالی یا جانی نقصان وغیرہ ہو جانے پر روتی ہیں جبکہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے نزدیک دُنیا کی مَحبّت یا مال کے رُخصت ہو جانے پر رونا قابلِ تعریف نہیں تھا۔ بلکہ ان حضرات کے نزدیک خوفِ خدا میں رونا، عشقِ مصطفےٰ میں آنسو بہانا، گناہوں پر اشکباری (Weeping) کرنا اور ایمان کے چھن جانے کے ڈر سے گریہ وزاری کرنا قابلِ تعریف تھا۔ جیسا کہ

دُنیوی سامان جائے پر ایمان نہ جائے

حضرت عبدُ اللہ تُستری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے شکایت کے طور پر عرض کی: حضور چور میرے گھر سے تمام مال چرا کر لے گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اگر شیطان تمہارے دل میں داخل ہو کر ایمان لے جاتا تو پھر تم کیا کرتے؟[1]

اے کاش! ہم بھی بُزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ☆خوفِ خدا سے روئیں، ☆ایمان پر خاتمے کیلئے روئیں، بُرے خاتمے کے خوف سے آنسو بہائیں، ☆یادِ خدا میں آہ وزاری کریں، ☆عشقِ مصطفےٰ میں پلکیں بھگوئیں، ☆مدینے کی یاد میں تڑپیں، ☆جَنَّتُ الْبَقِیْع کی طلب میں گریہ وزاری کریں، ☆قیامت کی گھبراہٹ سے بچنے کیلئے آنکھیں نَم کریں، ☆پل صراط سے بآسانی گُزر ہو جائے اس لئے روئیں، ☆میزانِ عمل پر نیکیوں کا پلڑا وزن دار ہو جائے اس لئے گڑگڑائیں، ☆بلکہ بے حساب بخشے جانے کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں رو رو کر آنکھیں سُجائیں، ☆اپنی خطاؤں پر آنسو بہا بہا کر

1…کیمیائے سعادت، رکن چہارم: منجیات، فصل بر بلا نیز شکر باید کرد، ۸۰۵/۲

گناہوں کی معافی اور سچی توبہ کی بھیک طلب کریں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مَدَنی پھول"** سے لباس پہننے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: پہلے دو (2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ کیجئے: ☆جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے۔ (2) حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جِنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (3)

1...مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ...الخ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2...معجم اوسط، ۲/۵۹، حدیث: ۲۵۰۴

3...مرآۃ المناجیح، ۱/۲۶۸

☆جو کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ**۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (1) ☆جو باوُجُودِ قدرت زیب و زینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجزی) کے طور پر چھوڑدے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (2) ☆لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نماز قَبول نہیں ہوتی۔☆پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مَثَلًا جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں، ☆اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (یعنی اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے، مرد مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھَدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . شعب الایمان، باب الملابس والاوانی، ۵/۱۸۱، حدیث: ۶۲۸۵

2 . . . ابو داود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ۴/۳۲۶، حدیث: ۴۷۷۸

بیان:6 ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَمُرَہ سُوائی رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ہم پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں حاضِر تھے کہ ایک شخص حاضِر ہو کر عَرض گُزار ہوا: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بارگاہِ خُداوندی میں سب سے اچّھا عمل کون سا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: سچ بولنا اور اَمانت اَدا کرنا۔ (راوی فرماتے ہیں:) میں نے عَرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید کچھ اِرشاد فرمائیے! فرمایا: کثرتِ ذِکْر اور مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا (بھی اَچھّا عمل ہے) کہ یہ عمل فَقْر (غُربت) کو دُور کرتا ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

1 . . . القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ...الخ، ص ۲۸۳ مختصرا

2 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْكُرُوا اللّٰهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تاریخِ اسلام میں بے مثال خواتین کا ذکر ملتا ہے، ان میں صحابیات بھی گزری ہیں اور ان سے فیض لیتی ہوئی کئی صالحات (یعنی نیک خواتین) بھی گزری ہیں۔ ان بے مثال خواتین کا کردار بھی بے مثال رہا ہے، آج کے بیان میں ہم انہی بے مثال خواتین کی سیرت و کردار کے مختلف پہلو اور واقعات سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ اِس کے ضمن میں حلال کھانے کھلانے اور حرام سے بچنے کے فضائل سنیں گی۔ یہ بھی سنیں گی کہ دین پر عمل کے کیا فوائد ہیں اور اصل کامیابی کیا ہے،

بیان کے آخر میں حضرت امام حسن مجتبٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے خاندانِ عالی کی بہت ہی نیک، عبادت گُزار، عظیم وَلِیّہ حضرت نَفِیسہ کا ذکرِ خیر بھی کیا جائے گا، اِنْ شَآءَ اللہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان بے مثال خواتین میں سے ایک بڑی مشہور صحابیہ حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ہیں۔ یہ مشہور صحابیِ رسول اور خادمِ دربارِ رسالت حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی سگی والدہ ہیں۔ رسولِ خُدا، میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی بار اپنے مُبارک وجود سے ان کے گھر کو جگمگایا ہے۔ دین کے لیے ان کی سوچ کیسی تھی، آیئے! اس کا ایک ایمان افروز واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

بے مثال مَہر

جب حضرت بی بی اُمِّ سُلیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے اپنی قوم سمیت اسلام قبول کیا، تو آپ کے شوہر مالک بن نَضْر نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت بی بی اُمِّ سُلیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے اسے بھی دین کی دعوت دی، مگر اس کی قسمت میں یہ سعادت نہیں تھی، بلکہ وہ ناراض ہو کر ملکِ شام چلا گیا اور وہیں رہنے لگا۔ کچھ عرصے بعد اس کا انتقال ہو گیا، جب اس کی ہَلاکَت کی خَبَر حضرت اُمِّ سُلیم کو ملی تو اس وَقْت ان کے بیٹے حضرت اَنَس بِن مالِک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بَہُت چھوٹے تھے، چُنانچہ انہوں نے ارادہ کر لیا کہ ابھی کچھ عرصہ نکاح نہ کریں گی۔ جب کچھ عرصہ گزر گیا تو حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ان کو نکاح کا پیغام دیا چونکہ وہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے اس لیے حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے فرمایا: مجھے یہ زیب نہیں کہ میں ایک غیر مسلم سے نکاح کروں۔ ایک

روایت میں ہے آپ نے فرمایا: اے ابو طلحہ! آپ جیسے لوگوں کے پیغام کو رَدّ نہیں کیا جاسکتا لیکن آپ مسلمان نہیں ہیں جبکہ میں مسلمان ہوں۔ لہٰذا میرا آپ سے نکاح نہیں ہوسکتا۔ پھر فرمانے لگیں: اے ابو طلحہ! کیا تم نہیں جانتے کہ جس خُدا کی تم عبادت کرتے ہو وہ تو زمین سے اُگنے والا ایک درخت ہے، جسے فلاں قبیلے کے ایک حبشی نے تراشا (یعنی بنایا) ہے؟ انہوں نے اقرار کیا تو فرمانے لگیں: اس کے باوجود تمہیں شرم نہیں آتی کہ زمین سے اُگنے والی ایک لکڑی کو سجدہ کرتے ہو جسے فلاں قبیلے کے حبشی نے تیّار کیا ہے۔ تو کیا اب گواہی دیتے ہو کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کے رسول ہیں؟ اگر یہ گواہی دیتے ہو تو میں شادی کے لیے تیّار ہوں اور تمہارا اسلام قبول کرنا ہی میرا (حق) مَہر ہوگا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے پوچھا: آپ کا (حق) مَہر کیا ہے؟ کہا: میرا مَہر کیا ہوسکتا ہے؟ وہ کہنے لگے: سونا چاندی؟ اس پر حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کہنے لگیں: مجھے سونے چاندی کی ضرورت نہیں میں تو یہ چاہتی ہوں کہ آپ اسلام قبول کرلیں۔ (1)

اس پر حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے سوچنے کیلئے کچھ وَقْت مانگا اور چل دیئے، جب کچھ سوچنے کے بعد واپَس آئے تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئے۔ پھر حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے اپنے بیٹے حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو حُکْم دیا کہ وہ ان کا نکاح پڑھوادیں۔ (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... حلیۃ الاولیاء، الرمیصاء ام سلیم، ۲/ ۷۱، رقم: ۱۵۱۲

2... طبقات ابن سعد، رقم: ۴۵۷۱، ام سلیم بنت ملحان، ۸/ ۳۱۳، ۳۱۴ ملخصا

نکاح کا حق مہر کیا ہو؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہاں یہ بات ذہن نشین فرمالیں کہ نکاح کا حق مَہر صرف مالِ مُتَقَوِّم ہی ہو سکتا ہے۔[1] اور شریعتِ محمدیہ میں حق مَہر کی کم از کم مقدار دو تولہ ساڑھے سات ماشے چاندی ہے۔ جبکہ (باہمی رضا مندی سے) زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد (Limit) نہیں ہے۔[2] اور ابھی جو واقعہ ہم نے سنا کہ حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم نے مَہر اسلام لانے کو قرار دیا تھا تو اس کی شرح میں علمائے کِرام نے فرمایا ہے کہ یا تو حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے مَہر معاف کر دیا تھا، یا یہ مطلب ہے کہ مَہرِ مُعَجَّل یعنی نکاح کا چڑھاوا کچھ نہ لیا تھا۔[3]

دین کو ترجیح دیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت میں ہمارے لیے درس کے کئی پہلو موجود ہیں۔ ایک بات تو یہ پتہ چلی ہے کہ ماضی کی خواتین واقعتاً بے مثال تھیں، غور کیجئے! آج کے اس تَرَقّی یافتہ دَور میں بھی اگر کوئی خاتون خُدانخواستہ بیوہ ہو جائے تو اسے ایک مضبوط سہارے کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر کہیں سے یہ سہارا مل جائے تو اسے اپنانے میں دیر نہیں کی جاتی اور نہ کرنی چاہئے جبکہ وہ دَور تو ابھی جہالت کی ظلمتوں سے نکل رہا تھا، وہاں بیوہ کے ساتھ کیا سُلوک ہوتا ہو گا اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، ایسے

1... بہارِ شریعت، ۲/ ۶۵، حصہ:۷ ملخصا
2... فتاویٰ رضویہ، ۱۲/ ۱۶۵-۱۶۶ ماخوذا
3... مرآۃ المناجیح، ۵/ ۱۳۰

ماحول میں جب حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی صورت میں ایک مضبوط سہارا مل رہا تھا، جو مالدار تھے، اپنے دَور کے معزّز لوگوں میں شامل تھے، عزّت و حَشمت کے مالک تھے، جب انہوں نے پیغامِ نکاح بھیجا تو حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے خُوش ہونے کی بجائے، اپنی قسمت پر ناز کرنے کی بجائے، حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مال و دولت کی طرف توجہ دینے کی بجائے اور اپنے مستقبل کے اچّھے اچّھے خواب دیکھنے کی بجائے دین اور اسلام کی دعوت دینے کو سب پر ترجیح دی، اسلام کی خدمت کرنے کو انہوں نے ترجیح دی، نیکی کی دعوت دینے کو انہوں نے ترجیح دی اور اپنے اس عمل سے انہوں نے یہ بتادیا کہ دین کی محبّت، دین کا پیار، دین کی خدمت کی سوچ، نیکی کی دعوت کو ترجیح دینے کا جذبہ اور دین کی تبلیغ کا جذبہ زیادہ اہم ہے۔

اس سے اندازہ لگائیں کہ انہیں دین سے کتنا پیار تھا، وہ اپنی ذات سے مُتَعَلِّق بہتریوں میں بھی دین کو پہلے نمبر پر رکھتی تھیں۔ اس سے ہمیں سمجھنا چاہیے کہ ہم بھی اپنے تمام کاموں میں دین کو پہلے دیکھیں، ☆ ہر وہ کام جو ہم کرنے جارہی ہوں ہمیں چاہیے کہ سوچیں کہ اس میں ہمارا دین کیا کہتا ہے؟ ☆ اپنا جو قدم ہم بڑھانا چاہتی ہیں، ☆ ہم جو کام کرنا چاہتی ہیں، ☆ ہم جس سے ملنا چاہتی ہیں، ☆ جس کے ساتھ اُٹھنا چاہتی ہیں، ☆ جہاں جانا چاہتی ہیں، ☆ جس کے ساتھ بیٹھنا چاہتی ہیں، ☆ جو پڑھنا چاہتی ہیں، ☆ جو پڑھانا چاہتی ہیں، ☆ جہاں پڑھنا چاہتی ہیں، ☆ جو کھانا چاہتی ہیں، ☆ جو پہننا چاہتی ہیں، ☆ جو کہنا چاہتی ہیں، ☆ جو بولنا چاہتی ہیں، ☆ جو سننا چاہتی ہیں، اَلْغَرَض! کوئی بھی کام کرنا چاہتی ہوں ہمیں اپنے دین کو پہلے دیکھنا چاہیے کہ ہمارا دین اس بارے

میں کیا کہتا ہے؟☆ہمارا مذہب اس بارے میں کیا رہنمائی فرماتا ہے؟☆ہمارا پاک پروردگار اس بارے میں کیا حکم فرماتا ہے؟☆ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

دین پر عمل کی جزا کیا ہے؟

یاد رکھئے! اگر یہی سوچ بن گئی اور ہم نے ہر کام کرنے سے پہلے یہی سوچنا شروع کر دیا کہ ہمارا دین کیا کہتا ہے اور اس کے مطابق ہم نے عمل شروع کر دیا، تو ہمارا یہ عمل نہ صرف دُنیا میں ہمیں کامیاب کرے گا، بلکہ ہمارا یہ عمل ہمیں قبر میں بھی رُسوا ہونے سے بچائے گا اور ہمیں قیامت کے روز بھی رُسوا ہونے سے بچائے گا۔ اسی بات کو پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃ آیت نمبر 7 اور 8 میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ۝۷ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۝۸ (پ۳۰، البینہ:۷، ۸)

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں ان کا صلہ ان کے رَبّ کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رَبّ سے ڈرے۔

تفسیر خازن میں ہے: یہ بشارتیں جو آیاتِ کریمہ میں ذکر کی گئیں یہ اس کے لیے ہیں جو دُنیا میں اپنے رَبِّ کریم سے ڈرے اور اس کی نافرمانی سے بچے۔ (1)

1 ... تفسیر خازن، پ ۳۰، البینۃ، تحت الآیۃ: ۸، ۴/۴۲۹ ملتقطا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں شک نہیں جو اللہ پاک سے ڈرنے والی ہوگی، جو اس کی نافرمانی سے بچنے والی ہوگی، جو اس کے اَحکامات پر عمل کرنے والی ہوگی، حقیقی معنوں میں تقویٰ کے نُور سے جس کا باطن منوّر ہوگا، اسی کا معمول ہوگا کہ ہر قدم اٹھانے سے پہلے دین اور اسلام کی تعلیمات کی طرف توجہ دیتی ہوگی، اپنے محارم کے ذریعے عاشقانِ رسول علما اور مفتیانِ کرام سے رہنمائی لے گی اور جیسے دین کہتا ہوگا اسی پر وہ عمل کرتی ہوگی۔ اللہ پاک ہمیں بھی دین پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

امیر اہلِ سنّت کتنی پیاری دُعا کرتے ہیں:

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی! گُناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی!

ہو اخلاق اچھا ہو کردار ستھرا مجھے مُتّقی تُو بنا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۲، ۱۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم بے مثال خواتین کی بے مثال زندگیوں کے کچھ پہلوؤں سے مُتَعَلِّق سُن رہی ہیں، ابھی ہم نے صحابیۂ رسول حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے مُتَعَلِّق سُنا۔ آیئے! تقویٰ، پرہیز گاری اور خوفِ خُدا سے مَعْمُور ایک اور بے مثال خاتون کا واقعہ سنتی ہیں، جس سے ہمیں اندازہ ہوگا کہ پہلے کے دَور کی خواتین کیسی بے مثال تھیں، ان کی سوچ کیا تھی۔ چُنانچہ

خلیفہ کی اہلیہ کے زیورات

حضرت عُمر بن عَبْدُ الْعَزِیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی اہلیہ محترمہ حضرت بی بی فاطمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

عَلَیْہَا جو کہ خلیفہ عبدُالملک کی بیٹی تھیں، یوں بڑے گھرانے سے ان کا تَعَلُّق تھا۔ لیکن ان کی سیرت پر نظر ڈالی جائے تو یہ بھی تاریخِ اسلام کی بے مثال خواتین میں شُمار ہوتی ہیں۔ جب حضرت عُمر بن عَبْدُ الْعزِیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خلیفہ بنے تو اپنی اہلیہ محترمہ بی بی فاطمہ سے مشورہ کرتے ہوئے فرمانے لگے: تمہیں اپنے اِن زیورات کا حال معلوم ہے کہ تمہارے والد نے یہ کس طرح حاصل کئے اور پھر کس طرح تمہیں دیئے؟ اگر تم اجازت دو تو میں انہیں ایک صَنْدُوق میں بند کر کے تالا لگا کر بَیْتُ الْمال کے آخری گوشے میں رکھ دوں، اگر اس سے پہلے بَیْتُ الْمال کا سارا مال خرچ ہو جائے تو اسے بھی خرچ کر ڈالوں گا اور اگر اسے خرچ کرنے سے پہلے ہی میرا اِنتقال ہو جائے تو تمہیں یہ مل ہی جائیں گے۔ (یعنی بعد کا خلیفہ تمہیں واپس کر ہی دے گا۔) زوجہ نے سعادت مندی سے کہا: جیسی آپ کی رائے ہو، میری طرف سے اجازت ہے۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے زیورات بَیْتُ الْمال میں رکھوا دیئے، یہ زیورات ابھی بَیْتُ الْمال ہی میں موجود تھے کہ حضرت عُمر بن عَبْدُ الْعزِیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا وِصال ہو گیا بعد میں حضرت بی بی فاطمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کے بھائی یزید بن عبدُالملک خلیفہ ہوئے تو یہ زیورات اُنہیں واپس کرنا چاہے مگر انہوں نے یہ کہہ کر لینے سے اِنکار کر دیا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ میں حضرت عُمر بن عَبْدُ الْعزِیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زندگی میں زیورات سے دَست بردار ہو جاؤں (یعنی چھوڑ دوں) اور انکی وفات کے بعد واپس لے لوں۔ چُنانچہ خلیفہ نے یہ زیورات گھر کی دوسری عورتوں میں تقسیم کر دیئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . سیرت ابن عبد الحکم، ص ۵۲

منصب کس لیے ملتا ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت میں ہمارے لیے درس کے کئی پہلو ہیں۔ ایک بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ کوئی بھی منصب اور عُہدہ گھر بھرنے کے لیے نہیں ہوتا بلکہ اللہ پاک کی مخلوق کی خدمت کرکے اس کی رضا پانے کے لیے ہوتا ہے اور جو لوگ اسی بات کو اپنا مقصد بناتے ہیں وہ اس دُنیا میں بھی کامیاب رہتے ہیں اور آخرت میں بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

بیوی ہو تو ایسی!

دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ آج عورتوں کی ایک تعداد ہے جن کا حال یہ ہے کہ مال و دولت، زیورات و عُمدہ لباس وغیرہ کے حُصُول کے لئے بھاگ دوڑ کرتی نظر آتی ہیں، الماریاں بھری ہوئی ہوتی ہیں مگر ان کے دل کی لالچ و حرص ختم نہیں ہو رہی ہوتی، اور مل جائے، اچھا مل جائے اسی تگ و دو میں رہتی ہیں۔ افسوس کہ لاکھوں کے زیورات اور لباس ہونے کے باوجود راہِ خُدا میں ایک پائی خرچ کرتے ہوئے ہچکچاتی ہیں۔

ایسی خواتین کے لیے حضرت عُمر بن عَبْدُ الْعَزِیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بے مثال اہلیہ کا بے مثال کردار مَشْعَلِ راہ (یعنی رہنمائی کرنے والا چراغ) ہے کہ وہ زیورات جو ان کے پاس تھے، وہ ان کو ان کے والد نے دیئے تھے جو اپنے وقت کے خلیفہ تھے، قطعی طور پر حضرت عُمر بن عَبْدُ الْعَزِیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اہلیہ ان زیورات کی مالکہ تھیں۔ وہ چاہتی تو کہہ دیتیں کہ میرے والد نے دیئے ہیں، انہوں نے جہاں سے بھی لئے ہوں اب تو یہ میرے ہی ہیں۔ مگر انہوں نے ایسا کچھ نہیں کہا، بلکہ کمال تابعداری کا مُظاہرہ کرتے

ہوئے کہنے لگیں: جیسی آپ کی رائے ہو (کیجئے) میری طرف سے اجازت ہے۔

یہاں یہ بات بھی ہے کہ حضرت عُمر بن عَبدُ الْعزِیز رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے خلیفہ بنتے ہی ان کی اہلیہ کی دولت اور مال میں اضافہ ہونا چاہیے تھا کہ اب بڑا عُہدہ تھا تو آمدنی بھی بڑھنا چاہیے تھی، خود خلیفہ انہیں تحائف دیتے، دیگر لوگ نذرانے پیش کرتے، وہ خود بھی اپنے شوہر سے کسی مہنگی چیز کی فرمائش کر سکتی تھیں، کیونکہ ہم اپنے اردگرد دیکھتے ہیں کہ کسی کے خاوند کو معمولی تَرَقّی مل جائے یا کوئی عُہدہ مل جائے تو بیوی یہ سنتے ہی فرمائشوں کے انبار لگا دیتی ہے، اسے پرواتک نہیں ہوتی کہ خاوند ناجائز ذرائع سے اس کی فرمائش پوری کرتا ہے یا اپنی حلال تنخواہ سے اس مُطالبے کا انتظام کرتا ہے، اسے تو بس اپنے قیمتی لباس اور زیورات سے سروکار ہوتا ہے، اور اس طرح کی خواتین یہ کہتی دکھائی دیتی ہیں اب آپ اَفْسر بن گئے ہیں، میرے پاس توڈھنگ کے زیور نہیں، ڈھنگ کے سوٹ نہیں، لوگ کیا کہیں گے کہ اَفْسر کی بیوی بھکارن کی طرح بن کر گھومتی ہے؟ مجھے اچّھے اچّھے سوٹ اور زیورات لاکر دو تاکہ میں اپنے مقام و مرتبے (Status) کے مُطابق زندگی گُزاروں۔ حضرت عُمر بن عبدُ العزیز رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی اہلیہ بھی اپنے شوہر سے یہی مُطالبات کر سکتی تھیں، کیونکہ ان کے شوہر تو مَشْرِق و مَغْرِب کے ایک کثیر حصے کے خلیفہ تھے، لیکن قُربان جائیے! ان کے جذبۂ اطاعت اور سادگی پر کہ فرمائشیں تو کیا کرتیں، اپنے شوہر کے کہنے پر خُوشی خُوشی اپنا سارا زیور بَیْتُ الْمال میں جمع کرادیا۔

اور پھر سعادت مندی اور شوہر کی اطاعت کا انداز دیکھئے کہ حضرت عُمر بن عَبدُ الْعزِیز رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے انتقال کے بعد ان کی اہلیہ کا بھائی یزید بن عبدُ الملک خلیفہ بنا،

اس نے اپنی بہن حضرت فاطمہ سے کہا کہ اپنے زیورات واپس لے لیں، مگر بی بی فاطمہ نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ جب اپنے شوہر کی موجودگی میں نہیں لیے تو اب کیوں لوں؟

حلال پر قناعت کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ☆یہ ہیں پہلے کے دَور کی بے مثال خواتین، ☆یہ ہے ان بے مثال خواتین کی بے مثال سوچ، ☆یہ ہے ان بے مثال خواتین کا بے مثال رویہ، ☆یہ ہیں ان بے مثال خواتین کے بے مثال واقعات۔ آج تو آوے کا آوا بگڑا ہوا ہے، کیا مرد کیا عورت سب کا حال یکساں ہے، اِلَّا مَا شَآءَ اللہ۔ یاد رکھئے! رزقِ حلال سے چٹنی کھا کر اور رُوکھی سُوکھی روٹی کھا کر ساری زندگی گُزار دی جائے یہ حرام کا ایک پیسہ کھانے سے کہیں زیادہ بہتر اور فائدہ مند ہے۔ لہٰذا! اپنا یہ ذہن بنائیں کہ حالات جیسے بھی ہو جائیں صِرف اور صِرف حلال پر ہی گُزارہ کرنا ہے۔ حرام کی طرف ہرگز نہیں جانا۔ اللہ پاک ہمیں حلال کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آیئے! مالِ حلال کے کیا کیا فوائد ہیں ان کے بارے میں سنتی ہیں: چنانچہ

مالِ حلال کے فوائد

☆جو مُسلمان اپنے اہل و عیال کو حلال کھلاتا ہے وہ پُرسکون اور خُوشحال زندگی گُزارتا ہے۔ ☆حلال کھانے والوں کا لوگوں کی نظروں میں ایک خاص مقام بن جاتا ہے۔ ☆حلال کھانے والوں کے رزق میں برکت ہوتی ہے۔ ☆حلال کھانے والوں کے گُناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ☆حلال کھانے والوں کی دُعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ جبکہ حلال کھانے کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ جی چاہتا ہے کہ بس بیان کرتی اور

سنّتی چلی جائیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی 4 احادیثِ مُبارَکہ سنتی ہیں اور عمل کی بھی نیّت کرتی ہیں:

1. ارشاد فرمایا: جس نے چالیس (40) دن تک حلال کھایا، اللہ پاک اس کے دل کو مُنوّر فرمادے گا اور اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری فرمادے گا اور دُنیا و آخرت میں اس کی رہنمائی فرمائے گا۔[1]

2. ارشاد فرمایا: جس شخص نے حلال مال کمایا پھر اسے خود کھایا یا اس کمائی سے لباس پہنا اور اپنے علاوہ اللہ پاک کی دیگر مخلوق (جیسے اپنے اہل و عیال اور دیگر لوگوں) کو کھلایا اور پہنایا تو اس کا یہ عمل اس کے لئے برکت و پاکیزگی ہے۔[2]

3. ایک شخص نبیِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب سے گزرا تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اس کے پُھرتیلے پن اور چُستی کو دیکھا تو عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کاش! اس کا یہ حال اللہ پاک کی راہ میں ہوتا۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: (1) اگر یہ شخص اپنے چھوٹے بچّوں کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو یہ اللہ پاک کی راہ میں ہے (2) اور اگر یہ شخص اپنے بوڑھے والدین کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ اللہ پاک کی راہ میں ہے (3) اور اگر یہ اپنی پاکدامنی کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ اللہ پاک کی راہ میں ہے (4) اور اگر یہ دِکھاوے اور تَفاخُر کے لئے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ

---

1 ...اتحاف السادة، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول، فی فضیلة الحلال...الخ، ۶/۴۵۰

2 ...ابن حبان، کتاب الرضاع، باب النفقة، ۴/۲۱۸، حدیث: ۴۲۲۲

میں ہے۔[1]

4. حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایک بار عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ دُعا فرمائیں کہ اللہ پاک میری دُعا قبول فرمایا کرے۔ تو قاسمِ نعمت، نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **یَاسَعْدُ! اَطِبْ مَطْعَمَکَ تَکُنْ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَۃِ** یعنی اپنے کھانے کو پاکیزہ بناؤ تمہاری دُعائیں قبول ہوا کریں گی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرہ چند بے مثال خواتین کا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم بے مثال خواتین کا تذکرہ سُن رہی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس اُمّت کی سب سے بے مثال خواتین ازواجِ مُطَہَّرات ہیں، یعنی ہمارے آقا، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک بیویاں، ان کی بے مثالی کا عالم یہ ہے کہ وہ اُمّت کی تمام خواتین کے لیے نمونۂ عمل یعنی رول ماڈل ہیں۔

اُمَّہَاتُ المومنین کا ذکرِ خیر

ان میں حضرت بی بی خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بھی ہیں، جنہوں نے اپنا سارا مال دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے خرچ کر دیا اور ہر طرح کی مشکلات پر صبر کرتے ہوئے نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دیا۔ ان سے آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بے پناہ مَحبّت فرماتے تھے اور انہی سے خاتونِ جنّت حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ

1...الترغیب والترہیب، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النفقۃ، ۴۲/۳، حدیث: ۱۰

2...معجم اوسط، ۳۴/۵، حدیث: ۶۴۹۵

عَنْہَا کی پیدائش ہوئی۔

ان ازواجِ مُطَھَّرات میں حضرت سَودہ بنتِ زَمْعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بھی ہیں جن کو اللہ پاک نے سخاوت جیسی عظیم نعمت سے نوازا تھا، آپ کی سخاوت کا عالم یہ تھا کہ ایک دفعہ ان کے پاس حضرت عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی طرف سے دِرْہَموں سے بھرا تھیلا آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے تمام دِرْہَم راہِ خُدا میں خرچ کر دیے۔ [1]

ان ازواجِ مُطَھَّرات میں حضرت بی بی عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بھی ہیں، جو مُفْتِیہ بنیں، مُحَدِّثہ بنیں، عالمہ بنیں، مُفَسِّرہ بنیں، طیّبہ طاہِرہ، عابِدہ زاہِدہ اَلْغَرَض! وہ کون سا وصف ہے جو آپ کی ذات میں نہ تھا، ان کا مقام تو یہ ہے کہ اللہ پاک نے ان کی پاک دامنی قرآنِ پاک میں بیان کرتے ہوئے سورۂ نُور کی 18 آیات نازل فرمائیں۔

ان ازواجِ مُطَھَّرات میں حضرت حَفْصَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بھی ہیں جو بڑی سخی تھیں، اکثر روزے سے رہا کرتی تھیں اور تلاوتِ قرآن پاک اور دیگر عبادتوں میں مصروف رہا کرتی تھیں، علمِ فقہ و علمِ حدیث کی ماہر تھیں۔ [2]

ان ازواجِ مُطَھَّرات میں حضرت زَینب بنتِ خُزَیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بھی ہیں، جو فقرا و مساکین پر خُصوصی شفقت فرماتیں اور ان پر خُوب خرچ کرتیں۔ یہاں تک کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی آپ کو اُمُّ الْمساکین کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ [3]

---

1 . . . الطبقات الکبریٰ، ذکر ازواج۰۰۰الخ، رقم: ۴۱۲۷، سودہ بنت زمعہ، ۴۵/۸

2 . . . جنتی زیور، ص ۴۸۴۔ ۴۸۵

3 . . . امہات المؤمنین، ص ۳۸

اِن ازواجِ مُطَہَّرات میں حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بھی ہیں، جن کی علمِ دین میں مَہارت کا حال یہ تھا کہ آپ کو فقہا یعنی شرعی اَحکام و قوانین کی ماہر صحابیات میں شُمار کیا جاتا تھا۔[1]

اِن ازواجِ مُطَہَّرات میں حضرت زینب بنتِ جَحْش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بھی ہیں، ان کے خُشُوع و خُضُوع کا حال یہ تھا کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے خُشُوع و خُضُوع کے مُتَعلِّق ارشاد فرمایا: زَینب بنتِ جَحْش (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا) خُشُوع اختیار کرنے والی اور رَبّ کے حضور گڑگڑانے والی ہے۔[2] حضرت بی بی زَینب بنت جَحْش کی عادت تھی کہ جو کچھ اپنے ہاتھ سے کماتیں وہ سب فقرا و مساکین کو دے دیا کرتی تھیں اور صرف اسی لئے محنت و مشقّت کرتی تھیں کہ فقیروں اور محتاجوں کی اِمداد کریں۔[3]

اِن ازواجِ مُطَہَّرات میں حضرت جُوَیْرِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بھی ہیں جو بڑی عبادت گُزار اور دین دار خاتون تھیں، نمازِ فجر پڑھ لینے کے بعد سے نمازِ چاشت تک اَوراد و وظائف میں مصروف رہتی تھیں۔[4]

اِن ازواجِ مُطَہَّرات میں حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بھی ہیں، یہ بہت سی حدیثوں کی حافظہ تھیں، بڑی عبادت گُزار اور نیکوکار خاتون تھیں۔[5]

---

1 . . . سير اعلام النبلاء، رقم: ٢٠، ام سلمة ام المومنين، ٢/٢٠٣

2 . . . اسد الغابه، رقم: ٦٩٤٨، زينب بنت جحش، ٧/١٤٠

3 . . . جنتی زیور، ص ۴۹۳

4 . . . جنتی زیور، ص ۴۹۶

5 . . . جنتی زیور، ص ۴۹۰

ان ازواجِ مُطَہَّرات میں حضرت صَفِیّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بھی ہیں، یہ بھی اُن بے مثال خواتین میں شامل ہیں جو عبادت، تقویٰ وپرہیز گاری اور صدقہ کرنے کے اعتبار سے تمام عورتوں کی سردار ہیں۔[1]

ان ازواجِ مُطَہَّرات میں حضرت میمونہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بھی ہیں، یہ بھی بڑی پرہیز گار اور سُنّتوں پر عمل کرنے والی خاتون تھیں، مِسواک سے مَحبّت کا عالم یہ تھا کہ جب کسی اور کام میں مشغول نہ ہوتیں تو مِسواک کرنے لگ جاتیں۔[2]

بے مثال خواتین کے اوصاف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ☆ یہ ہیں وہ بے مثال خواتین جو بڑی نیک باز تھیں، ☆ یہ ہیں وہ بے مثال خواتین جو بڑی عبادت گُزار تھیں، ☆ یہ ہیں وہ بے مثال خواتین جو دین پر عمل کرنے والی تھیں، ☆ یہ ہیں وہ بے مثال خواتین جو اپنی شرم وحیا کی حفاظت کرنے والی تھیں، ☆ یہ ہیں وہ بے مثال خواتین جو پوری زندگی اللہ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری کرتی رہیں، ☆ یہ ہیں وہ بے مثال خواتین جو مخلوق کو چھوڑ کر خالق کی پیروی کرتی رہیں، ☆ یہ ہیں وہ بے مثال خواتین جو سیرت و کردار میں بھی بے مثال تھی اور زہد و تقویٰ میں بھی بے مثال تھیں، ☆ یہ ہیں وہ بے مثال خواتین جو اللہ کریم سے بھی مَحبّت کرتی تھیں اور اس کے رسول عَلَیْہِ السَّلَام سے بھی مَحبّت کرتی تھیں، ☆ یہ ہیں وہ بے مثال خواتین جو نہ زَیب و زِینت میں مصروف

1... فیضان امہات المؤمنین، ص ٣١٠

2... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الطہارات، ماذکر فی السواک، ٢/٢١٩، حدیث: ١٨١٢

رہتیں اور نہ مال و دولت کے پیچھے جاتیں تھیں، ☆ **یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جنہوں نے اپنے کردار سے پوری اُمّت کو درس دیا کہ خواتین کی زندگی کیسی ہونی چاہیے۔ ☆ **یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جنہوں نے یہ ثابت کیا کہ خواتین دین کی ترویج و اشاعت میں کس طرح حصہ لے سکتی ہیں۔ ☆ **یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جو اس اُمّت کی اسلامی بہنوں کے لیے رول ماڈل بنی ہیں، ☆ **یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جنہیں دیکھ کر ہم کہہ سکتی ہیں کہ آج کی خواتین کو ایسا ہونا چاہیے، ☆ **یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جنہوں نے اپنے کردار سے بتایا کہ ایک عورت کو بیوی کی صورت میں کیسا ہونا چاہیے، ☆ **یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جنہوں نے اپنے کردار سے بتایا کہ ایک عورت کا ماں کی صورت میں کیسا کردار ہونا چاہیے، ☆ **یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جنہوں نے اپنے کردار سے بتایا کہ ایک عورت کو بیٹی کی صورت میں کیسا ہونا چاہیے؟

دامن کا دھاگہ

آج اگر ہم اپنے معاشرے میں پائی جانے والی خواتین کے احوال کا جائزہ لیں تو اندازہ ہوگا کہ **آج کی خواتین** ان **بے مثال خواتین** کی سیرت کو فراموش کر چکی ہیں، **آج کی خواتین** پہلے کی **بے مثال خواتین** کے کردار سے مُنہ موڑ چکی ہیں۔ افسوس! صد افسوس! آج کے اس پُرفِتَن دَور میں خواتین کو مختلف انداز سے بے حیائی، بے راہ رَوِی، بے پردگی، عُریانی، نمود و نُمائش اور اس طرح کے دیگر کاموں پر اُبھارا جارہا ہے اور بعض نادان اس کی طرف مائل بھی ہو رہی ہیں، آیئے! پہلے کی **بے مثال خواتین** میں سے ایک اور **بے مثال خاتون** عابدہ، زاہدہ اور وَلِیّہ کا بے مثال واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

ہند کے مشہور شہر دہلی میں ایک دفعہ سخت قَحط سالی ہوئی، لوگوں کی بہت دُعاؤں کے باوُجود بارِش نہ ہوئی۔ سلسلہ چشتیہ نِظامیہ کے بانی اور عظیم پیشوا وولیِ کامل حضرت سیّد محمد نِظامُ الدّین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی امّی جان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے کپڑے کا ایک دھاگہ ہاتھ میں لیکر عرض کی: یااللہ! یہ اُس خاتون کے دامن کا دھاگہ ہے جس (خاتون) پر کبھی کسی نامَحْرَم کی نظر نہ پڑی، میرے مَولیٰ! اِسی کے صَدقے رَحمت کی بَرکھا (بارش) برسادے! ابھی دُعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ رَحمت کے بادَل گھِر گئے اور رِم جھم رِم جھم بارِش شُروع ہوگئی۔ (1)

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا تھا
حَیا سے ان کی انساں نُور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دین پر عمل کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ☆یہ ہے کردار، ☆یہ ہے شریعت کی تابعداری، ☆ یہ ہے شریعت کی پاسداری، ☆یہ ہے دین پر عمل، ☆یہ ہے تقویٰ اور اللہ پاک کا ڈر، ☆یہ ہے اَحکامِ اسلام کو خود پر نافذ کرنا، ☆یہ ہے دین کی کمال اطاعت، ☆ یہ ہے خود کو چھپانا، ☆یہ ہے پردے کی پاسداری، ☆اسے کہتے ہیں عفت وپاکیزگی، ☆اسے کہتے ہیں کردار کی مضبوطی، ☆اسے کہتے ہیں ایمان کی مضبوطی، ☆اسے کہتے ہیں پاکدامنی۔

1...اخبار الاخیار ص ۲۹۴

غور تو کریں! کتنی بڑی بات ہے کہ ایک خاتون شریعت اور دین کی تابعداری کے ساتھ اس حال میں زندگی گُزار دے کہ اس پر کبھی کسی نامَحرم کی نظر تک نہ پڑی ہو۔ جب کردار اتنا عُمدہ ہو، جب عمل میں ایسی پختگی ہو، جب شریعت کو اتنی اہمیت دی جائے تب اللہ پاک ایسا مقام عطا فرما دیتا ہے کہ ایسی بے مثال خواتین کا اپنا واسطہ دے کر نہیں، ان کے استعمال کی چیزوں کا واسطہ دے کر نہیں بلکہ ان کے استعمال شدہ کپڑوں کے ایک دھاگے کا واسطہ دیا جائے تو اللہ پاک رحمتوں کی بارشیں عطا فرما دیتا ہے۔

آج کی کچھ خواتین کو کیا ہو گیا ہے؟

جبکہ اس کے برعکس جہاں بے پردگی عام ہو، جہاں خواتین میں شرم و حیا نام کو نہ ہو، جہاں بدنگاہی عام ہو، جہاں دین پر عمل کو دقیانوسی سوچ سمجھا جائے، جہاں پردے کو پُرانے زمانے کا رَواج سمجھا جائے تو وہاں رحمتیں تو کیا برستی ہیں الٹا بے برکتیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک طرف ہماری وہ بے مثال خواتین تھیں جو پردے کی ایسی پاسداری کرتیں کہ ان پر کسی اجنبی کی نظر پڑ جائے یہ تو دُور کی بات ہے، زندگی بھر ان کے کپڑوں کو کوئی اجنبی نہیں دیکھ پاتا تھا اور ایک آج کی خواتین ہیں جہاں دیکھئے بے شرمی اور بے حیائی کی دعوت دیتی نظر آتی ہیں۔ آج جدھر دیکھئے دین سے دُور خواتین بے پردَگی کو فروغ دیتی نظر آتی ہیں۔ اِشتہاروں میں ایسی خواتین ہوتی ہیں، بازاروں میں ایسی خواتین ہوتی ہیں، سنیما گھروں کے ہالوں میں ایسی خواتین ہوتی ہیں، سنیما کے پردوں پر ایسی خواتین ہوتی ہیں، ٹی وی کی اسکرینوں پر ایسی خواتین ہوتی ہیں، ایئرپورٹ پر ایسی خواتین ہوتی ہیں، اسکولز میں ایسی خواتین ہوتی ہیں، کالجز اور یونیورسٹیز میں

ایسی خواتین ہوتی ہیں، بڑے بڑے شاپنگ مالز میں ایسی خواتین ہوتی ہیں، دکانوں کے کاؤنٹروں پر ایسی خواتین ہوتی ہیں اور یہ سب کس چیز کے نام پر ہو رہا ہے؟ یہ سب بزنس کے نام پر ہو رہا ہے، یہ سب ایجوکیشن کے نام پر ہو رہا ہے، یہ سب گلیمر کے نام پر ہو رہا ہے اور یہ سب تَرَقّی کے نام پر ہو رہا ہے۔ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ اللہ پاک ہم سب مسلمانوں کو ہدایت دے۔

تَرَقّی اور کامیابی کیا ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ اللہ پاک اور اس کے رسول کو ناراض کیا جائے، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ اللہ پاک اور اس کے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کی جائے، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ ناجائز و حرام کاموں کا ارتکاب کیا جائے، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ غیر مسلموں کے طور طریقے اپنائے جائیں، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ اپنے دین کو پسِ پشت ڈال دیا جائے، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ دین کے اَحکامات کی سرِ عام دھجیاں اُڑائی جائیں، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ بے حیائی اور بے شرمی کو فَروغ دیا جائے، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ گُناہوں کے فَروغ کے اسباب پیدا کئے جائیں، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ مغرب کی اندھی اور تاریک تہذیب کو سینے سے لگایا جائے، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ اسلام کی روشن اور سنہری تعلیمات کو فراموش کر دیا جائے۔ بلکہ ایک مسلمان کے لیے حقیقی تَرَقّی اور حقیقی کامیابی کیا ہو سکتی ہے اور کیا ہونی چاہیے؟ آیئے! قرآنِ پاک سے سنتی ہیں کہ تَرَقّی اور کامیابی کیا ہے۔ چُنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ (پ۴، آل عمران:۱۸۵) ترجَمۂ کنزُالایمان: جو آگ سے بچا کر جنّت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ حقیقی کامیابی یہ ہے کہ بندے کو جہنم سے نَجات دے کر جنّت میں داخل کر دیا جائے۔[1]

اب ہمیں چاہیے کہ ہم اس کامیابی کو پانے کی کوشش کریں، اپنے گھر والوں کا ذہن بنائیں اور انہیں اس طرف مائل کریں۔ اپنے گھر کے مَردوں کو نیکی کی دعوت دیں اور انہیں حکمتِ عملی سے دین کے اَحکامات پر چلنے کی ترغیب دیں۔ اللہ پاک ہمیں دین پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلِ سُنّت کیا ہی خوب دُعا فرماتے ہیں:

عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو کرم یاخُدا یاالٰہی

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ گُناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

حضرت نَفِیسہ کی مختصر سیرت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم تاریخ کی بے مثال خواتین کی بے مثال سیرت و کردار سے مُتَعَلِّق سن رہی ہیں، آیئے! ایک اور بے مثال خاتون کی سیرت کے بارے میں سنتی ہیں: چنانچہ اس عظیم اور بے مثال خاتون کا نام ہے "سَیِّدہ نَفِیسہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا" یہ شہزادۂ عالی وقار، نواسہ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ

1… تفسیر صراط الجنان، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۸۵، ۲/۱۱۲

عَنْہُ کی پڑپوتی ہیں، بہت نیک اور بڑی پرہیز گار تھیں۔ ☆حضرت نَفِیسہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا مکّہ مُکرَّمہ میں پیدا ہوئیں۔ ☆حضرت نَفِیسہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کا معمول تھا کہ دن کو روزہ رکھتیں اور رات بھر نمازیں پڑھتی رہتیں۔ ☆حضرت نَفِیسہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے تیس حج کئے، جن میں اکثر پیدل حج کئے تھے۔ ☆حضرت نَفِیسہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی بھتیجی کہا کرتی تھیں کہ میں نے اپنی پھوپھی جان حضرت نَفِیسہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی چالیس(40)سال خدمت کی، اس عرصے میں کبھی ان کو رات میں سوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ایک بار میں نے ان سے عرض کی: آپ اپنی جان کو آرام کیوں نہیں دیتیں؟ تو وہ فرماتیں: کیسے آرام کروں؟ جب کہ میرے سامنے کٹھن منزلیں ہیں جن کو کامیاب لوگ ہی طے کرسکتے ہیں۔ ☆حضرت نَفِیسہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی بھتیجی سے پوچھا گیا کہ حضرت سَیِّدہ نَفِیسہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کیا کھاتی تھیں؟ جواب دیا: وہ تین روز میں بس ایک لقمہ کھالیا کرتی تھیں۔

☆حضرت نَفِیسہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے اپنے گھر میں اپنی قبر کھودی ہوئی تھی اور اس میں بکثرت نماز پڑھا کرتی تھیں، ایک روایت میں ہے کہ اس قبر میں انہوں نے دو ہزار(2000)بار قرآن ختم کیا تھا۔ ☆حضرت نَفِیسہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا یکم رجب کو بیمار ہوگئیں اور رَمَضان شریف کے مہینے تک بیمار رہیں۔ رَمَضان میں جب مرض میں تیزی آئی تو آپ کو مشورہ دیا گیا کہ آج روزہ توڑ دیں، آپ نے جواب دیا: تیس (30)سال سے میں یہ دُعا کر رہی تھی کہ جب موت آئے تو اس وقت میرا روزہ ہو اور اب جب یہ خواہش پوری ہونے کو ہے تو میں روزہ کیوں توڑ دوں؟ یہ فرما کر

سیدہ نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا قرآنِ کریم کی تلاوت فرمانے لگیں اور تلاوت کرتے کرتے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا دارِ فانی سے دارِ باقی کی طرف انتقال کر گئیں۔ ☆حضرت نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی بھتیجی کا بیان ہے کہ سَیِّدہ نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا جس مُصلّے پر نمازیں پڑھتی تھیں اس کے ساتھ ایک ٹوکری تھی، جب وہ کسی شے کی خواہش کرتیں وہ شے ٹوکری میں خود بخود مل جاتی، میں ان کے پاس ایسی ایسی چیزیں دیکھتی جو میرے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتی تھیں، میں نہیں جانتی کہ وہ کون لاتا تھا۔ ایک بار میں نے ان سے حیرت کا اظہار کیا تو فرمانے لگیں: زَینب! جو اللہ پاک کے بھروسے پر ہو جائے، دُنیا اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور اس کی تابع فرمان ہو جاتی ہے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عمل کا جذبہ پیدا کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت بی بی نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی اس مختصر سیرت میں ہمارے لیے عبرت کے کئی درس ہیں، وہ دن رات عبادت میں مگن رہتی تھیں ہمیں بھی اس سے عبرت پکڑتے ہوئے عبادت کی کثرت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ زیادہ نہ بھی تو کم از کم پانچ وقت کی نمازیں تو ادا کرنی چاہئیں۔ یاد رکھئے! نماز کی ادائیگی فرض ہے، اس میں ہرگز ہرگز سستی نہیں ہونی چاہیے۔

اسی طرح ہم نے حضرت بی بی نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے بارے میں سنا کہ انہوں نے

1 ... نور الابصار، فصل ذکر مناقب السیدۃ نفیسہ، ص۲۰۷-۲۱۱ ملتقطا

موت قبر اور آخرت کو یاد رکھنے کے لیے اپنی قبر پہلے سے بنوائی اور اس میں ختمِ قرآن کرنے لگیں یہاں تک کہ دو ہزار بار ختمِ قرآن کر لیا، ہمیں بھی روزانہ کی بنیاد پر تلاوت کا معمول بنانا چاہیے۔ انہوں نے جس طرح کی زندگی گُزاری اس کا انعام انہیں اس زندگی میں یہ ملا کہ وہ جو خواہش کرتیں اللہ پاک انہیں عطا فرما دیتا تھا۔ اس میں ہمارے لیے بھی درس ہے کہ اگر ہم بھی دُنیا کے بجائے اپنے خالق و مالک کی بن جائیں، ہم بھی اپنی زندگی کو بے مثال خواتین کی طرح گُزارنے والی بن جائیں تو یہ دُنیا ہمارے لیے بھی تابع فرمان ہو جائے، بے موسم کے پھل ہمیں بھی نصیب ہوں گے اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ ہمیشہ رہنے والی آخرت بھی بہتر ہو جائے گی۔ ان تمام باتوں پر عمل کے لیے آپ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جائیے، اجتماع میں شرکت کی پکی نیّت کر لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ! نیکیاں کرنے اور دوسری اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ نصیب ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مہمان نوازی کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے مہمان نوازی کے چند آداب سنتی ہیں۔

پہلے (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) جو شخص (باوُجودِ قدرت) مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں بھلائی نہیں۔ [1] (2) آدمی کی کم عقلی ہے کہ

1 … مسند امام احمد، مسند الشامیین، ۶/۱۴۲، حدیث: ۱۷۴۲۴

وہ اپنے مہمان سے خدمت لے۔[1] (3)سُنّت یہ ہے کہ مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔[2] ☆مہمان کو چاہئے کہ اپنے میزبان کی مصروفیات اور ذِمّے داریوں کا لحاظ رکھے۔ ☆حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضَروری ہیں:(1)جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔ (2)جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خُوش ہو، (یہ نہ ہو کہ کہنے لگے:اس سے اچّھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ۔) (3)میزبان سے اجازت لئے بِغیر وہاں سے نہ اُٹھے اور (4)جب وہاں سے جائے تو اس کے لیے دُعا کرے۔[3] ☆گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعامَلات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔ میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مَثَلاً کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجُود مہمان مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کریگا تو گنہگار ہو گا۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ ”آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟“ کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادتِ کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے کے باوُجُود اصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مہمان کو کہنا پڑ جائے کہ ”میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے“۔ ☆میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ ”اور کھاؤ“ مگر اس پر اِصرار نہ کرے۔[4] کہیں

---

1 ... جامع صغیر، ص۲۸۸، حدیث:۴۶۸۶

2 ... ابن ماجه، کتاب الاطعمه، باب الضیافة، ۴/۵۲، حدیث: ۳۳۵۸

3 ... فتاوی هندیه، کتاب الکراهیه، باب ثانی عشر...الخ، ۵/۳۴۴

4 ... فتاوی هندیه، کتاب الکراهیه، باب ثانی عشر...الخ، ۵/۳۴۴

اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے نقصان دہ ہو۔ ☆میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے۔ (1)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 **صفحات** پر **مشتمل** کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے "**101 مَدَنی پھول**" اور "**163 مَدَنی پھول**" ھَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...فتاوی هندیه، کتاب الکراهیه، باب ثانی عشر...الخ، ۵/۳۴۵

بیان:7 ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلَاةً یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہو گا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاة ۔۔۔ الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴

2 ۔۔۔ معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْكُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ جُمادَی الاُخریٰ کا مہینا ہے، اس مہینے کی 22 تاریخ کو عاشقِ اکبر اَمیرُ المؤمنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس دُنیا سے وصال فرمایا، اس لئے اس مہینے کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے خاص نسبت حاصل ہے، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا کچھ ذکرِ خیر، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مختصر تعارف، چند فضائل و کمالات، آپ کی کرامات، کرامت کی شرعی حیثیت، کرامت کا حکم اور اس کے علاوہ حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی دینی خدمات کے بارے میں سُنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچّھی اچّھی نیّتوں اور مکمل توجّہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! سب سے پہلے حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ایک کرامت سنتی ہیں: چُنانچہ

کھانے میں برکت

امیرُ المومنین، حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بڑے بیٹے حضرت عبدُ الرّحمٰن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بارگاہِ رسالت کے تین مہمانوں کو اپنے گھر لائے اور خود دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو گئے اور گفتگو میں مصروف رہے یہاں تک کہ رات کا کھانا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے دستر خوانِ نبوّت پر کھالیا اور بہت زیادہ رات گزر جانے کے بعد مکان پر واپس تشریف لائے۔ ان کی زوجہ نے عرض کیا کہ آپ اپنے گھر پر مہمانوں کو بلا کر کہاں چلے گئے تھے؟ حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ کیا اب تک تم نے مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا؟ عرض کیا: میں نے کھانا پیش کیا مگر ان لوگوں نے صاحبِ خانہ کی غیر موجودگی میں کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبدُ الرّحمٰن رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے ناراضگی کا اظہار فرمایا پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مہمانوں کے ساتھ کھانے کے لیے بیٹھ گئے اور سب مہمانوں نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھالیا۔ ان مہمانوں کا بیان ہے کہ جب ہم کھانے کے برتن (Utensils) میں سے لقمہ اٹھاتے تھے تو جتنا کھانا ہاتھ میں آتا تھا اس سے کہیں زیادہ کھانا برتن میں نیچے سے ابھر کر بڑھ جاتا تھا اور جب ہم کھانے سے فارغ ہوئے تو کھانا بجائے کم ہونے کے برتن میں پہلے سے زیادہ ہو گیا۔ حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے متعجب ہو کر اپنی زوجہ سے فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے کہ برتن میں کھانا پہلے سے کچھ زائد نظر آتا ہے؟ انہوں نے قسم کھا کر عرض کیا: واقعی یہ کھانا تو پہلے

سے تین گنا بڑھ گیا ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اس کھانے کو اٹھا کر بارگاہِ رسالت میں لے گئے۔ جب صبح ہوئی تو اچانک مہمانوں کا ایک قافلہ دربارِ رسالت میں اترا جس میں بارہ قبیلوں کے بارہ سردار (leaders) تھے اور ہر سردار کے ساتھ بہت سے دیگر سوار بھی تھے۔ ان سب لوگوں نے یہی کھانا کھایا اور قافلہ کے تمام سرداروں اور دیگر مہمانوں نے اس کھانے کو پیٹ بھر کر کھایا لیکن پھر بھی اس برتن میں کھانا ختم نہیں ہوا۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی یہ کیسی زبردست اور ایمان افروز کرامت تھی، مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے تو کھانے میں اس قدر برکت بلکہ ظاہری کثرت ہوئی کہ مہمانوں نے بھی اس کا مشاہدہ کیا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی زوجہ محترمہ نے مہمانوں کے پیٹ بھر کر کھا چکنے کے باوجود پہلے کے مقابلے میں اس کھانے کے تین گُنا زیادہ ہونے کی قسم کھائی، حتی کہ بارہ سرداروں اور ان کے ساتھ کئی سواروں پر مشتمل جو وفد حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس وفد کے تمام افراد نے بھی پیٹ بھر کر وہ کھانا کھایا مگر برتن میں کھانا باقی رہا۔ یاد رہے کہ جہاں یہ حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی کرامت ہے وہیں یہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معجزہ بھی ہے۔ کیونکہ امتی سے ظاہر ہونے

---

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، ۲/۴۹۵، حدیث: ۳۵۸۱ مختصرا
حجة اللّٰہ علی العالمین، الخاتمة فی اثبات کرامات الاولیاء ۔۔۔ الخ، المطلب الثالث فی ذکر جملة جمیلة ۔۔۔ الخ، ص ۶۱۱

والی کرامت حقیقت میں اس کے نبی کا معجزہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ

حضرت علامہ سیّد محمود احمد رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی یہ کرامت ہے کہ وہ کھانا بہت سے لوگوں کے لئے کافی ہو گیا اور پھر بچ بھی رہا اور یہ کہ اولیا کی کرامات حق ہیں۔ مزید فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات کبھی دوسروں سے بھی (بطورِ کرامت) ظاہر ہوتے ہیں، یعنی ولی کی کرامت دراصل نبی کا معجزہ ہوتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کرامت کے بارے میں ایک واقعہ سُنا۔ آیئے! مزید کرامت سُننے سے پہلے ان کا کچھ تعارف اور شان و کمالات کے بارے میں سنتی ہیں:

حضرت صدیقِ اکبر کا تعارف

امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "عاشقِ اکبر" کے صفحہ 3 پر حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا تعارف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ☆ خلیفۂ اوّل، جانشینِ مصطفٰے، امیرُ المومنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نامِ نامی اسمِ گرامی عبدُ اللّٰہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کُنیت ابو بکر اور صِدّیق و عتیق آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اَلقاب ہیں۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ! صِدّیق کا معنی ہے: بہت زیادہ سچ بولنے والا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ زمانۂ جاہلیت ہی میں اِس لقب سے مُلَقّب ہو گئے تھے کیونکہ ہمیشہ ہی سچ

---

1 . . . فیوض الباری، ۲/ ۷۴۲ بتقدم و تاخر

بولتے تھے اور عتیق کا معنی ہے: آزاد۔ سرکارِ عالی مرتبت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا: اَنْتَ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ یعنی تُو نارِ دوزخ سے آزاد ہے۔ اِس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا یہ لَقَب ہوا۔[1] ☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قریشی ہیں اور ساتویں پُشت میں شجرۂ نسب رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندانی شَجَرے سے مل جاتا ہے، ☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عامُ الفیل کے تقریباً اڑھائی برس بعد مکّہ میں پیدا ہوئے، ☆ امیرُ المومنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ صَحابی ہیں جنھوں نے آزاد مردوں میں سب سے پہلے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت کی تصدیق کی، ☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِس قدر کمالات و فضائل والے ہیں کہ اَنبیاءِ کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد اگلے اور پچھلے تمام انسانوں میں سب سے اَفضل واَعلیٰ ہیں، ☆ تمام جِہادوں میں مجاہدانہ کارناموں کے ساتھ شریک ہوئے اور ☆ صُلح وجنگ کے تمام فیصلوں میں پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وزیر و مُشیر بن کر، زندگی کے ہر موڑ پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دے کر جاں نثاری ووفاداری کا حق ادا کیا، ☆ 2 سال 7 ماہ خلافت کے منصب پر فائز رہ کر 22 جمادَی الاُخریٰ 13 ہجری پیر شریف کا دن گزار کر وَفات پائی، ☆ امیرُ المومنین حضرت عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور روضۂ منوّرہ میں حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلوئے مقدّس میں دَفن ہوئے۔[2]

---

1 . . . تاریخ الخلفاء، ص ۲۲

2 . . . الاکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوۃ، فصل فی الصحابہ، ابو بکر الصدیق، ص ۵۸۷ - تاریخ الخلفاء، ص ۲۶ تا ۲۷ ماخوذا

آیئے! اب مولائے کائنات، مولا مشکل کُشا، حضرت علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرت صدّیقِ اکبر کی جو شانیں بیان کی ہیں اُن کے بارے میں سنتی ہیں: چُنانچہ

شانِ صدیق اکبر بزبانِ علیُّ المرتضیٰ

حضرت اُسَید بن صفوان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جب حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وصال ہوا تو مدینے کی فضا میں رنج و غم کے آثار تھے، ہر شخص شِدَّتِ غم سے نڈھال تھا، ہر آنکھ سے آنسو جاری تھے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم پر اسی طرح پریشانی کے آثار تھے جیسے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے وقت تھے، سارا مدینہ غم میں ڈوبا ہوا تھا۔ جب حضرت صدّیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو غسل دینے کے بعد کفن پہنایا گیا تو حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تشریف لائے اور کہنے لگے: آج کے دن نبی آخرُ الزّماں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خلیفہ ہم سے رخصت ہو گئے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس کھڑے ہوگئے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان و کمالات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے صدّیقِ اکبر! اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، آپ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بہترین رفیق، اچھے عاشق، بااعتماد رفیق اور محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رازداں تھے۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مشورہ فرمایا کرتے تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لوگوں میں سب سے پہلے مومن، ایمان میں سب سے زیادہ مخلص، پختہ یقین رکھنے والے اور متقی و پرہیز گار تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دین کے معاملات میں بہت زیادہ سخی اور رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سب سے زیادہ قریبی دوست تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی صحبت سب سے

اچھی تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مرتبہ سب سے بلند تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہمارے لئے بہترین واسطہ تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا اندازِ خیر خواہی، دعوت و تبلیغ کا طریقہ، شفقتیں اور عطائیں رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرح تھیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بہت زیادہ خدمت گزار تھے۔ اللہ پاک آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اسلام کی خدمت کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم عاشقِ اکبر امیرُ المومنین حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کرامات کے بارے میں سُن رہی تھیں، آئیے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ایک اور زبردست کرامت کے بارے میں سنتی ہیں: چُنانچہ

بیٹی پیدا ہونے کی بشارت

مدینۂ منوّرہ کے بہت بڑے مفتی حضرت عُروہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے مرضِ وفات میں اپنی صاحبزادی اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میری پیاری بیٹی! آج تک میرے پاس جو میرا مال تھا وہ آج وارثوں کا مال ہو چکا ہے اور میری اولاد میں تمہارے دونوں بھائی عبدُ الرّحمٰن و محمد اور تمہاری دونوں بہنیں ہیں لہٰذا تم لوگ میرے مال کو قرآنِ مجید کے حکم کے مطابق تقسیم کر کے اپنا اپنا حصہ

1 ۔۔۔ الریاض النضرۃ، القسم الثانی۔۔۔الخ، الفصل الرابع عشر۔۔۔الخ، ذکر ثناء علی۔۔۔الخ ۱/ ۲۶۲ تا ۲۶۳ ملتقطا

(Share) لے لینا۔ یہ سن کر حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے عرض کیا: ابّا جان! میری تو ایک ہی بہن بی بی اسما ہیں۔ یہ میری دوسری بہن کون ہے؟

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ میری زوجہ بنتِ خارجہ جو کہ حاملہ ہے اس کے شکم میں لڑکی ہے وہ تمہاری دوسری بہن ہے۔[1] حضرت علامہ محمد بن عبد الباقی زُرقانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: چُنانچہ ایسا ہی ہوا کہ لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام "اُمِّ کُلثُوم" رکھا گیا۔[2]

دو(2) کرامتوں کا ثبوت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ روایت سے حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی دو کرامتیں ثابت ہوتی ہیں۔ (1) ایک کرامت یہ پتا چلی کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو وفات سے پہلے ہی اس بات کا علم ہو چکا تھا کہ میں اسی مرض میں اس دُنیا سے رُخصت ہو جاؤں گا اسی لئے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے تقسیمِ وراثت کیلئے وصیّت (Will) کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ میرا مال آج میرے وارثوں کا ہو چکا ہے۔ (2) اور دوسری کرامت یہ پتا چلی کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنی حاملہ زوجہ کے مُتَعَلِّق یقینی طور پر بتا دیا تھا کہ ان کے شکم میں لڑکی ہی ہے۔ ان دونوں باتوں کا علم یقیناً غیب کا علم ہے جو پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جانشین حضرت

---

1 ۔۔۔ تاریخ الخلفاء، ص ۶۳ ماخوذا، حجۃ اللہ علی العالمین، الخاتمۃ فی اثبات کرامات الاولیاء۔۔۔ الخ، المطلب الثالث فی ذکر جملۃ جمیلۃ۔۔۔ الخ، ص ۶۱۱ ماخوذا

2 ۔۔۔ شرح الزرقانی علی المؤطا، کتاب الاقضیۃ، باب مالا یجوز من النحل، ج ۴، ص ۶۱ ماخوذا

ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی دو عظیمُ الشّان کرامتیں ہیں۔[1]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کرامت کی تعریف و حکم

حضرت علامہ سَیِّد عبدُ الغنی نابُلُسی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کرامت کی تعریف اس طرح بیان کرتے ہیں: کرامت سے مراد وہ خلافِ عادت کام ہے جو ایسے بندے کے ہاتھ پر ظاہر ہو جس کی نیک نامی مشہور و ظاہر ہو، وہ اپنے نبی کا تابع دار، درست عقیدہ رکھنے والا اور نیک عمل کا پابند ہو۔[2] خلافِ عادت کام سے مراد وہ کام ہے جو عام طور پر کسی انسان سے ظاہر نہ ہوتا ہو مثلاً ہوا میں اُڑنا، پانی پر چلنا وغیرہ افعال، کہ عام طور پر آدمی نہ تو ہوا میں اُڑ سکتا ہے اور نہ ہی پانی پر چل سکتا ہے۔[3]

مفتی امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کرامت کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کراماتِ اولیا حق ہے، اس کا منکر (انکار کرنے والا) گمراہ ہے۔[4]

ولی سے ظہورِ کرامت ضروری نہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ کے ولی سے کرامت ظاہر ہونا، اس ولی

1 . . . حجة الله على العالمين، الخاتمة فى اثبات كرامات الاولياء...الخ، المطلب الثالث فى ذكر جملة جميلة...الخ، ص ۶۱۲ ماخوذا

2 . . . الحديقة الندية شرح الطريقة المحمدية، الباب الثانى فى الامور المهمة فى الشريعة، الفصل الاول فى تصحيح الاعتقاد، ۱/۲۹۲

3 . . . فیضانِ مزاراتِ اولیاء، ص ۴۶

4 . . . بہارِ شریعت، ۱/۲۶۸، حصہ ۱

کی عظمت و شان پر دلالت کرتا ہے، کرامت ظاہر ہونے سے لوگوں کے دلوں میں اس کی عظمت و شرافت گھر کر جاتی ہے، مگر یاد رہے کہ ہر ولی سے کرامت کا ظاہر ہونا ضروری نہیں، بعض اولیائے کرام کرامات ظاہر فرما دیتے ہیں اور بعض اپنی کرامت ظاہر نہیں فرماتے لیکن اس سے اُن کے ولی ہونے پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ چُنانچہ شیخِ اکبر محیُّ الدین ابنِ عربی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ترکِ کرامت ولیُّ اللہ نہ ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ کرامت کا چھپانا اہلِ حق اور مردانِ خدا کے نزدیک لازم ہے۔(1) مزید فرماتے ہیں: اکابر (بڑے) صوفیاء کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کرامات کو رعونتِ نفس (یعنی نفس کا تکبُّر) سمجھتے ہیں، ہاں اگر ضرورت پیش آئے تو اسے ظاہر کر دیتے ہیں۔(2)

صحابۂ کرام افضلُ الاولیا ہیں

امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: علما و اکابرینِ اسلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کا اِس پر اِتفاق ہے کہ تمام صحابۂ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم "اَفْضَلُ الْاَوْلِیَاء" ہیں۔ قیامت تک کے تمام اَولیاءُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اگرچہ دَرَجۂ وِلایت کی بلند ترین منزل پر فائز ہو جائیں مگر ہر گز ہر گز وہ کسی صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے کمالاتِ وِلایت تک نہیں پہنچ سکتے۔ مزید فرماتے ہیں: اِس میں شک نہیں کہ حضراتِ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے اِس قدر زیادہ کرامتوں کا تذکرہ نہیں ملتا جس قدر کہ دوسرے اَولیاءِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم سے کرامتیں منقول ہیں۔ یہ واضح رہے کہ

1…جامع کرامات الاولیاء، المطلب الاول فی اثبات کرامات الاولیاء…الخ، ۱/۳۸

2…جامع کرامات الاولیاء، المطلب الاول فی اثبات کرامات الاولیاء…الخ، ۱/۴۱

کثرتِ کرامت، اَفضلیّتِ وِلایت کی دلیل نہیں کیونکہ وِلایت دَر حقیقت بار گاہِ الٰہی کے قُرب کا نام ہے اور یہ قربِ الٰہی جس کو جس قدر زیادہ حاصل ہو گا اُسی قدر اُس کا دَرَجۂ وِلایت بلند سے بلند تر ہو گا۔ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم چونکہ نِگاہِ نبوّت کے اَنوار اور فیضانِ رِسالت کے فیوض وبَرَکات سے مُستَفِیض ہوئے، اِس لئے بارگاہِ الٰہی میں اِن بُزرگوں کو جو قُرب و تَقَرُّب حاصِل ہے وہ دوسرے اَولیاءُ اللہ کو حاصِل نہیں۔ اِس لئے اگرچہ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم سے بہت کم کرامتیں منقول ہوئیں لیکن پھر بھی اُن کا دَرَجۂ وِلایت دیگر اَولیاءِ کِرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِم سے حد دَرَجہ اَفضل واَعلیٰ اور بلند وبالا ہے۔[1]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ بھی ولایت کے اعلیٰ درجے، درجۂ غوثیت پر فائز ہونے کے باوجود اُنہی اولیا میں شُمار ہوتے ہیں جنہوں نے بہت کم کرامات ظاہر فرمائیں البتہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ جلیلُ القدر صحابی تھے اور تقویٰ و پرہیز گاری کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے، اللہ پاک اور پیارے آقا، مکی مَدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں آپ کا کیا مرتبہ تھا آیئے! اس بارے میں 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں: چُنانچہ

فضائلِ صدیقِ اکبر بزبانِ مصطفےٰ

(1) ارشاد فرمایا: لوگوں میں جس نے اپنی دوستی اور مال کے ذریعے مجھ پر سب

1 . . . کراماتِ فاروقِ اعظم، ص۹تا۱۰ ملتقطاً

سے زیادہ احسان کیے وہ ابو بکر صدّیق ہیں، لہٰذا ان سے محبّت رکھنا، ان کا شکریہ ادا کرنا اور ان کی حفاظت کرنا میری امت پر واجب ہے۔ [1]

(2) ارشاد فرمایا: فرشتے ابو بکر صدّیق کو روزِ قیامت لائیں گے، اور انبیا و صدّیقین کے ساتھ جنّت میں جگہ دیں گے۔ [2]

(3) حضرت عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں آپ کو سب سے بڑھ کر کون محبوب ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عائشہ۔ انہوں نے دوبارہ عرض کی: مردوں میں سے کون ہے؟ فرمایا: عائشہ کے والد (یعنی ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ)۔ [3]

ہم کو صدیقِ اکبر سے پیار ہے　　اِنْ شَآءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت صدیقِ اکبر کی اہم خدمات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفاتِ ظاہری کے بعد حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مسندِ خلافت پر جلوہ افروز ہوئے ہی تھے کہ فتنوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا، اس موقع پر عاشقِ اکبر حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے مختصر دورِ خلافت میں ایسی ایسی دینی خدمات انجام دیں جنہیں بھلایا

1 ... الریاض النضرۃ، الفصل التاسع فی خصائصہ، ذکر اختصاصہ...الخ، ۱/۱۲۹

2 ... کنز العمال، کتاب الفضائل، الباب الثالث فی ذکر الصحابۃ...الخ، جزء ۱، ۱/۲۵۵، حدیث: ۳۲۶۲۴

3 ... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ ذات السلاسل، ۳/۱۲۶، حدیث: ۴۳۵۸

نہیں جاسکتا۔ آیئے ! آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی بعض اہم دینی خدمات کے بارے میں سنتی ہیں: چُنانچہ

فتنۂ اِرتداد کا خاتمہ

حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی ایک اہم دینی خدمت یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے فتنۂ ارتداد کا خاتمہ فرمایا۔ یعنی زکوٰۃ کا انکار کرنے اور اسلام سے پھر جانے والوں کے سامنے آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ مضبوط پہاڑ کی طرح ڈٹے رہے اور اس کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ اس فتنے کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکا۔ حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے کس طرح زکوٰۃ کا انکار کرنے اور مُرتَد ہوجانے والوں کی سرکوبی کی اور اس حوالے سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی باطنی نگاہ کیسی تھی؟ آیئے! اس کی کچھ تفصیل سنتی ہیں: چُنانچہ

امام جلالُ الدین سُیُوطی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "تاریخ الخلفاء" میں فرماتے ہیں: رَسُوْلُ الله صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کی خبر جب چاروں طرف عام ہوئی تو عرب کے بہت سے قبیلے (Tribes) مرتد ہوگئے اور ادائیگیِ زکوٰۃ سے گریز کرنے لگے (جن میں بحرین، عُمان، مہرہ، یمن، کندہ اور حضرموت کے مرتدین شامل تھے) حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے ان سے جنگ کا ارادہ کیا۔ اس وقت حضرت عُمر فارُوق اور بعض دوسرے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡہُم نے جنگ نہ کرنے کا مشورہ دیا۔ حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے فرمایا: خدا کی قسم! ایک رسّی (Rope) یا ایک بکری کا بچّہ (یعنی معمولی سے معمولی چیز) بھی جو رَسُوْلُ الله صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں زکوٰۃ دیا کرتے تھے، اس کے دینے سے انکار کریں گے تو میں ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عُمر فارُوق

رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے کہا: آپ کلمہ پڑھنے والوں سے کیسے جنگ کر سکتے ہیں جبکہ ان کی جان اور مال محفوظ ہوتے ہیں۔

اس پر حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے فرمایا: بخدا! میں ان سے نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرنے کی وجہ سے لڑوں گا۔(یعنی وہ نماز تو پڑھتے ہیں مگر زکوٰۃ کا انکار کرتے ہیں) حالانکہ زکوٰۃ (نماز کی طرح فرض ہے اور) بیتُ المال (Public treasury) کا حق ہے اور رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے کہ حق پر جنگ کی جائے۔ یہ جواب سن کر حضرت عُمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے کہا: بخدا! مجھے یقین ہو چکا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ حق پر ہیں اور اللہ پاک نے آپ کے دل کو اس جنگ کے لئے آگاہ کر دیا ہے۔ اس کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے حکم پر حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے منکرینِ زکوٰۃ سے جنگ کی، کئی افراد کو گرفتار بھی کیا اور باقی لوگ پھر سے مسلمان ہو گئے۔[1]

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ صدیقِ اکبر"** میں ہے: 11 سنِ ہجری کے اختتام اور 12 سنِ ہجری کی ابتدا سے پہلے پہلے یعنی کم و بیش ایک سال کی مدّت میں امیرُ المومنین حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنۡہ نے ملکِ عرب کے فتنۂ اِرتداد کو مکمل طور پر ختم فرما دیا۔ مُحَرَّمُ الْحرام 12 سنِ ہجری میں جزیرۃُ العرب مشرکین و مرتدین سے بالکل پاک و صاف ہو چکا تھا اور اس کے کسی گوشے اور حصے میں شرک و اِرتِداد نام کی کوئی سیاہی باقی نہ رہی تھی۔[2]

---

1 . . . تاریخ الخلفاء، ص ٥٦-٥٧ ملخصا

2 . . . فیضانِ صدیقِ اکبر، ص ٤٠٠

اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اسی دینی خدمت کے بارے میں فرماتی ہیں کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کے بعد نفاق نے سر اٹھایا، عرب (کے بعض قبائل) مرتد ہو گئے اور انصار نے بھی علیحدگی اختیار کر لی، اتنی مشکلیں جمع ہو گئیں کہ اگر اتنی مشکلات پہاڑ (Mountain) پر پڑتیں تو وہ بھی اس بار کو نہ اٹھا سکتا لیکن میرے والد ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے زبردست ثابت قدمی سے ہر ایک مشکل کا مقابلہ کیا اور ہر ایک کا حل نکالا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سب سے زیادہ ثواب کے حق دار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایک بہت ہی اہم دینی خدمت یہ بھی ہے کہ آپ نے قرآنِ پاک کو جمع فرما کر اس اُمّت پر احسانِ عظیم فرمایا، جیسا کہ حضرت علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: اَعْظَمُ النَّاسِ فِی الْمَصَاحِفِ اَجْراً اَبُوْ بَکْرٍ رَحْمَۃُ اللہِ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ ھُوَ اَوَّلُ مَنْ جَمَعَ کِتَابَ اللہِ یعنی مَصاحِف میں سب سے زیادہ ثواب حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ہے اور اللہ پاک ان پر رحم فرمائے کہ انہوں نے سب سے پہلے قرآنِ پاک کو جمع فرمایا۔[2]

سب سے پہلے جامعِ قرآن

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مذکورہ بالا حدیثِ پاک میں سب سے پہلے

1 - - - تاریخ الخلفاء، ص ۵۵

2 - - - عمدۃ القاری، کتاب فضائل القرآن، باب جمع القرآن، ۱۳/ ۵۳۴، تحت الحدیث: ۴۹۸۶

حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو جامعِ قرآن فرمایا گیا ہے اور حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو بھی جامعِ قرآن کہا جاتا ہے، ان دونوں باتوں میں تفصیل اور جامعِ قرآن کی بہترین و نفیس تحقیق کے لیے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا جامعِ قرآن سے مُتَعلِّق ایک فتوے کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:

جمعِ قرآن کا تاریخی پس منظر

قرآنِ عظیم کا حقیقی طور پر جمع فرمانے والا اللہ پاک ہے کہ خود قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ عَلَیۡنَا جَمۡعَهٗ وَ قُرۡاٰنَهٗ ﴿ۚ۱۷﴾﴾ (پ ۲۹، القیامۃ: ۱۷) ترجَمۂ کنزُالایمان: ”بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔“ پھر جامعِ حقیقی یعنی رَبِّ کریم کے مظہرِ اوّل حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ کیونکہ جس خوبصورت ترتیب پر آج قرآنِ پاک کی تمام آیاتِ مُبارکہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہیں یہی ترتیب لوحِ محفوظ کی ہے اور حضرت جبریلِ امین عَلَیۡہِ السَّلَام نے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس قرآنِ پاک پہنچایا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیم کے مطابق اسی زمانہ میں تمام آیات اپنی اپنی سورتوں میں جمع ہو گئیں۔ قرآنِ عظیم 23 برس میں مُتَفَرِّق آیتیں ہو کر اُترا، کسی سورت کی کچھ آیات اترتیں، پھر دوسری سورت کی آیتیں آتیں، پھر پہلی والی سورت کی نازل ہوتیں، حضور پُرنور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر بار ارشاد فرماتے کہ یہ آیات فلاں سورت کی ہیں، فلاں آیت کے بعد فلاں سے پہلے رکھی جائیں، اسی طرح قرآنِ کریم کی سورتوں اور آیتوں کی ترتیب بنتی چلی گئی، اسی ترتیب پر حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سن کر

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم اسے نمازوں اور تلاوتوں میں پڑھتے۔

سورتیں اگرچہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک زمانے میں ترتیب وار ہوچکی تھیں مگر ایک جگہ جمع نہ تھیں بلکہ مختلف پرچوں، بکری کے شانوں وغیرہا میں مختلف جگہوں پر موجود تھیں البتہ اس وقت حُفّاظ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم کے مُبارَک سینوں میں مکمل قرآن محفوظ تھا۔ حتی کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا سے پردہ فرمالیا۔ جب خلیفۂ برحق حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے زمانۂ خلافت میں جنگِ یمامہ واقع ہوئی اور اس میں بکثرت ایسے صحابۂ کرام شہید ہوئے جو حافظِ قرآن تھے تو حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے بارگاہِ صدّیقی میں عرض کی: جنگِ یمامہ میں بہت حُفّاظ شہید ہوئے اور میں ڈرتا ہوں کہ یوں ہی قرآن متفرق پرچوں میں رہا اور حُفّاظ یونہی شہید ہوتے رہے تو بہت سا قرآن مسلمانوں کے ہاتھ سے جاتا رہے گا، میری رائے ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ قرآن ایک جگہ جمع کرنے کا حکم فرمائیں۔

حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو ابتدا میں اس میں تردُّد ہوا کہ جو کام حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ کیا ہم کیوں کریں، حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے عرض کیا کہ اگرچہ رَسُوۡلُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ کیا مگر بخُدا یہ نیکی کا کام ہے، آخرکار صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا بھی ذہن بن گیا اور آپ نے حضرت زید بن ثابت انصاری رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ اور دیگر حُفّاظ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم کو اس عظیم ترین کام کا حکم دیا اور کچھ ہی عرصے میں اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ سارا قرآنِ عظیم ایک جگہ جمع ہو گیا۔

البتہ اب تک ہر سورت ایک جدا صحیفے میں تھی اور وہ صحیفے حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی حیات تک آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس ہی رہے، ان کے بعد امیرُ المومنین حضرت عُمر فارُوق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور ان کے بعد ان کی صاحبزادی (Daughter) اُمُّ المومنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس رہے۔

عرب میں چونکہ بہت سے قبیلے رہتے تھے اور ہر قوم اور قبیلے کی زبان کے بعض الفاظ کا تلفظ (Pronunciation) اور لہجے مختلف تھے اور پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُبارَک زمانے میں قرآنِ عظیم نیا نیا اترا تھا اور ہر قوم و قبیلہ کو اپنے مادری لہجے اور پرانی عادات کو یکدم بدلنا دشوار تھا، اس لئے اللہ پاک کے حکم سے ان پر یہ آسانی فرمادی گئی تھی کہ عرب میں رہنے والی ہر قوم اپنی طرز اور لہجے میں قرآنِ مجید کی تلاوت کرے اگرچہ قرآنِ مجید "لغتِ قریش" پر نازل ہوا تھا۔ زمانۂ نبوّت کے بعد چند مختلف قوموں کے بعض افراد کے ذہنوں میں یہ بات جم گئی کہ جس لہجے اور لغت میں ہم پڑھتے ہیں اسی میں قرآنِ کریم نازل ہوا ہے، اس طرح کوئی کہنے لگا کہ قرآن اس لہجہ میں ہے اور کوئی کہنے لگا نہیں بلکہ دوسرے لہجے میں ہے یہاں تک کہ امیرُ المومنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے زمانے میں یہ نوبت آگئی کہ لوگ اس معاملے میں ایک دوسرے سے لڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔ جب امیرُ المومنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ابھی سے تم میں یہ اختلاف پیدا ہو گیا ہے تو آئندہ تم سے کیا امید ہے؟ چُنانچہ امیرُ المومنین حضرت علیُّ المرتضیٰ اور دیگر اکابر صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کی اتفاقِ رائے سے یہ طے پایا کہ پوری

امت کو خاص **"لغتِ قریش"** پر جس میں قرآنِ مجید نازل ہوا ہے جمع کر دینا اور باقی لغتوں سے باز رکھنا چاہئے اور حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جو صحیفے جمع فرمائے تھے وہ اُمّ المومنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے منگوا کر ان کی نقلیں لی جائیں اور تمام سورتیں ایک مصحف میں جمع کر دی جائیں، پھر وہ مَصاحِف اسلامی شہروں میں بھیج دیئے جائیں اور سب کو حکم دیا جائے کہ وہ اسی لہجے کی پیروی کریں۔ چُنانچہ اسی درست رائے کی بِناء پر امیرُ المومنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُمّ المومنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے وہ صحائف منگوائے اور ان کی نقلیں (Copies) تیار کر کے تمام شہروں میں بھیج دی گئیں۔ اسی عظیم کام کی وجہ سے امیرُ المومنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بھی "جامعُ القرآن" کہا جاتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَلِکُ الْعُلَماء کا تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم نے حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی دینی خدمات کے بارے میں سُنا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اسلام سے پھر کر مرتد ہو جانے والوں کے خلاف کاروائی فرمائی اور قرآنِ کریم کی حفاظت کے پیشِ نظر جمع قرآن کا عظیم احسان ہم پر فرمایا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بعد اسی عظیم دینی خدمت کو حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے پایۂ تکمیل تک پہنچایا، غرض یہ کہ ہر دور میں اللہ پاک کے نیک بندے انتہائی اخلاص کے ساتھ دِین کی مختلف خدمات سر انجام دیتے رہے، دین کے انہی عظیم خدمت

1 . . . فتاوی رضویہ، ۲۶ / ۴۳۹ تا ۴۵۲ ملخصا

گاروں میں سے اعلیٰ حضرت کے خلیفہ، حضرت مَلِکُ الْعُلَما سَیِّد شاہ محمد ظفرُ الدین بہاری قادری رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی پوری زندگی دِین کی خدمت ہی کے لئے وقف کررکھی تھی، چونکہ آپ کا عرسِ مُبارَک اسی جمادی الاُخری کے مہینے کی 19 تاریخ کو منایا جاتا ہے لہٰذا اس مناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بھی کچھ ذکرِ خیر سنتی ہیں، اے کاش ان بزرگوں کے عظیم تذکرے کے صدقے ہمارے اندر بھی دِین کی خدمت کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

حضرت مَلِکُ الْعُلَما سَیِّد محمد ظفرُ الدین بہاری قادری رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضور غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی نُورانی اولاد میں سے ہیں۔اپنے وقت کے ممتاز عالمِ دین، زبردست مفتی، بے مثال مُصنّف، ماہِر مُدَرِّس، اسلامی دانشور، بہترین استاد صوفیِ باصفا، وقت کے ولی اور پیرِ طریقت تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت سارے علوم میں مہارت رکھتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے بہت سے لوگوں نے علم کا فیض حاصل کیا ہے۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی حیات پر لکھی جانے والی کتاب ”حیات ملک العلماء“ میں ہے: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہندوستان کے ان عالِموں اور مُصنّفوں میں سے تھے جن کی علمی شہرت دُور دُور تک پھیلی اور جن کی تصانیف سے پاک و ہند کے رہنے والے بڑی تعداد میں مستفید ہوئے، وہ ٹھوس علمی صلاحیت رکھنے والے کامیاب اور شفیق استاد، علمی تقریر کرنے والے مقرِّر، دل نشیں باتیں کرنے والے مؤثر واعظ، اپنے علم سے بدمذہبوں کو لاجواب کردینے والے مُناظِر اور پچاسیوں کتابوں کے نامْوَر مُصنِّف تھے

جن کی تالیفات وتصنیفات کا دائرہ وسیع تھا اور بہت سے عُلوم وفُنون پر مشتمل۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تالیفات و تصنیفات کی تعداد 70 سے زائد ہے تصانیف کا سلسلہ کم و بیش 50 سال تک جاری رکھا، چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حدیث ، اُصولِ حدیث، فقہ ، اُصولِ فقہ، تاریخ، سیرت، فضائل، مَناقِب، اخلاق، نصائح، صرف، نحو، مَنطِق، فلسفہ، کلام، ہیئت، توقیت (یعنی نماز وروزہ اور سحر وافطار وغیرہ کے لئے اوقات کار نکالنے کے علم)، تکسیر اور مناظرے وغیرہ علوم پر مشتمل کتابیں تحریر فرمائیں۔[2]

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مَحبّتِ رسول میں سرشار رہا کرتے، بہت سی دِینی مشغولیات کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خاصا وقت وظائف و اوراد اور یادِ الٰہی کے لئے مخصوص تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے اس ہونہار شاگرد (Promising Student) کے لئے بارگاہِ الٰہی میں شعر یہ انداز میں اس طرح دعا مانگتے ہیں:

میرے ظفر کو اپنی ظفر دے   اس سے شکستیں کھاتے یہ ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

وصالِ پُرملال

مَلِکُ العُلَما مولانا ظفرُ الدین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عرصے سے بلڈ پریشر کے مرض میں مبتلا تھے اور بہت کمزور ہو گئے تھے۔ لیکن ان کی عبادت و ریاضت میں کبھی کوئی

---

1 . . . حیاتِ ملک العلماء، ص۷ ملتقطا

2 . . . حیاتِ ملک العلماء، ص۷ ماخوذا

کمی نہیں آئی، نہ ان کے روزانہ کے معمولات میں کوئی فرق۔ زندگی کے آخری دن تک علمی و دینی فرائض حسبِ معمول انجام دیتے رہتے۔ پیر کی رات 19 جُمَادَی الاُخریٰ 1382 ہجری مطابق 18 نومبر 1962 عیسوی کو ذکرِ جہر، اللہ اللہ کرتے اس طرح وصال فرماگئے کہ کچھ دیر تک اہلِ خانہ کو اس بات کا احساس بھی نہیں ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وصال فرماچکے ہیں۔ دوسرے دن حضرت شاہ محمد ایوب شاہدی رشیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور ضلع پٹنہ، جن سے انہیں فردوسی، شطّاری، سہروردی اور کچھ مزید سلسلوں میں خلافت واجازت حاصل تھی، حُسنِ اتفاق سے تشریف لے آئے اور انہوں نے ہی ملکُ العلماء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔[1] اللہ پاک ان کے درجے بلند فرمائے اور ان کے صدقے ہماری بلاحساب مغفرت فرمائے۔

آمِیْنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[2]

---

1 . . . حیاتِ ملک العلماء، ص۱٦ ملخصا

2 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب سنئے: ☆مسلمان (محارم) سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔ ☆مکتبۃُ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 459 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگی ہوں اُس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں اُن میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتی ہوں۔[1] ☆دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔ ☆سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔ ☆جو سلام میں پہل کرے وہ اللہ کریم کا مُقَرَّب ہے۔ ☆جو سلام میں پہل کرے وہ تکبُّر سے بھی بَری ہے، جیسا کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔[2] ☆سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔[3] ☆اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں تو 20 نیکیاں ہو

1 . . . بہارِ شریعت، ۳/ ۴۵۹، حصہ ۱۶

2 . . . شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اھل الدین، ۶/ ۴۳۳، حدیث: ۸۷۸۶

3 . . . کیمیائے سعادت، ۱/ ۳۹۴

جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہ، شامل کریں تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔ ☆ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ جس اسلامی بہن نے سلام کیا وہ سُن لے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** **امیرِ اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدیّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:8 ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دن بھر میں پچاس (50) بار درودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مُصافحہ کروں گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِه" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1 ۔۔۔ القربۃ، ابن بشکوال، ص ۹۱، حدیث: ۹۰

2 ۔۔۔ معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مسلمان بڑے خوش نصیب ہیں کہ ان کے پاس ایمان کی دولت ہے، کیونکہ ایمان ایک ایسی عظیم نعمت ہے، جسے اختیار کرنے والا عزت و عظمت کی بلندیوں کو چھو لیتا ہے لیکن خوش نصیب وہ ہے جسے ایمانِ کامل نصیب ہو، آج کے بیان میں ہم ☆کامل مومن کون ہے؟ ☆کامل مومن کی کیا کیا عَلامات ہیں؟ ☆کامل مومن بننے کے لئے کن کن صفات کا ہونا ضروری ہے۔ ☆بالخصوص قرآن واَحادیث میں کامل مومنین کی جو علامات بیان فرمائی گئی ہیں، ان کے بارے میں تفصیل کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! والدین، بھائی بہن، اَولاد اور مال و جائیداد سے مَحبّت انسان میں فِطری طور پر ہوتی ہے۔ مگر ان سب چیزوں سے بڑھ

کر رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرنا، آپ کی تَعْظِیْم کرنا ضروری اور کامل مومن بننے کی سب سے بنیادی شرط ہے، چُنانچہ

کامل مومن کی بنیاد

حضرت عَبْدُ اللّٰہ بن ہِشام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ ہم سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن، حضرت عُمر فارُوقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔ فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: **لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِی** یعنی یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **لَا وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْکَ مِنْ نَفْسِکَ** نہیں عُمر! اس رَبّ کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! (تمہاری مَحَبَّت اس وقت تک کامل نہیں ہوگی) جب تک میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زِیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: **وَاللّٰہِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِی** یعنی یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! خُدا کی قسم! آپ مجھے میری جان سے بھی زِیادہ محبوب ہیں۔ یہ سُن کر نبیِ پاک، صاحِبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **اَلْاٰنَ یَا عُمَرُ** یعنی اے عُمر! اب (تمہاری مَحَبَّت کامل ہو گئی۔)(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ابھی جو ایمان افروز حدیثِ پاک سُنی اس میں بیان کردہ حکم صِرف فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لئے ہی نہیں بلکہ رہتی

1 … بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی، ۴/۲۸۳، حدیث: ۶۶۳۲

دُنیا تک آنے والے تمام مُسلمانوں کے لئے ہے، کیونکہ ☆ مَحَبَّتِ مصطفٰے وہ اَہم وَصف ہے جس کے بِغیر ایمان کامل ہی نہیں ہوسکتا۔ ☆ مَحَبَّتِ مصطفٰے ایسی دولت ہے جس دل میں جمع ہوجائے اُسے اِس فانی دنیا کی دولت سے بیگانہ کردیتی ہے۔ ہر وقت محبوب کے تصوُّر اور جلووں میں گم رہنا، محبوب کی اداؤں کو اپنانا، محبوب کی سنّتوں پر عمل کرنا، اور محبوب کے فرامین کے مطابق چلنے کی کوشش کرنا حتّٰی کہ محبوب کے نام پر جان تک قربان کرنے کو تیار ہوجانا مَحَبَّتِ مصطفٰے کی ہی علامات ہے۔ ☆ **یہی وہ سچی مَحبّت تھی** جس نے حضرتِ صدیقِ اکبر کو اپنی ہر چیز رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر قربان کرنے کا جذبہ دیا۔ ☆ **یہی وہ سچی مَحبّت تھی** جس نے حضرتِ فاروقِ اعظم کو آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر جان قربان کرنے کے لئے تیار کیا۔ ☆ **یہی وہ سچی مَحبّت تھی** جس نے حضرتِ عثمانِ غنی کو اپنی دولت مصطفٰے کریم کی بارگاہ میں پیش کرنے پر اُبھارا۔ ☆ **یہی وہ سچی مَحبّت تھی** جس نے حضرتِ علی المرتضٰی شیرِ خُدا کو آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت بابرکت سے جدا نہ ہونے دیا۔ ☆ **یہی وہ سچی مَحبّت تھی** جس نے حضرتِ بلالِ حبشی کو سخت مصیبتوں پر صبر کا حوصلہ دیا تھا۔ ☆ **یہی وہ سچی مَحبّت تھی** جس نے حضرت خَبّاب بن اَرَت کو کوئلوں کی گرمی پر صبر کی توفیق بخشی۔ اَلْغَرَض! ہر صحابی محبتِ مصطفٰے میں باکمال تھا۔ یاد رکھئے! بندہ اسی وقت کامل مومن بنتا ہے جب وہ ساری کائنات سے بڑھ کر آقا کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو محبوب جانے، چُنانچہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ** یعنی تم میں سے کوئی شخص اس وَقت تک مومنِ

(کامل) نہیں ہو سکتا، جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والِدَین، اولاد اور تمام لوگوں سے زِیادہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں۔[1]

محمد کی محبّت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اِسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمّل ہے
محمد کی محبّت خون کے رِشتوں سے بالا ہے
یہ رشتہ دُنیوی قانون کے رِشتوں سے بالا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایک سچی عاشقِ رسول اسلامی بہن کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس کے پیارے آقا اس سے راضی رہیں، جس کے لئے وہ کئی کوششیں کرتی رہتی ہے، اپنی زندگی اور اپنے تمام مُعاملات کو پیارے آقا کی پسند کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتی ہے، ہم بھی محبتِ رسول اور عشقِ رسول کا دعوی کرتی ہیں، تو آیئے! حقیقی عاشقِ رسول کی چند علامات کو سُن کر اپنا مُحاسَبہ کرتی ہیں کہ کیا ہم محبّت کے اس دعوے میں سچی ہیں یا نہیں، چُنانچہ

عاشقِ رسول کی نشانیاں

ماہِ رَبیعُ الاوّل شریف (2018) کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے صفحہ نمبر 31 پر عاشقِ رَسول کی کچھ علامات و نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔ آپ بھی سنئے کہ (1) عاشقِ رسول اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بے انتہا تعظیم و تکریم کرتا ہے۔ (2) وہ رسولِ

1۔۔۔ بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، ۱/۱۷، حدیث: ۱۵

اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔ (3)وہ اُن پر بکثرت دُرُود و سلام پڑھتا ہے۔ (4)وہ اپنے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت سن کر خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ مزید شان بیان کی جائے۔ (5)وہ اپنے مُقدّس و مُطہّر نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عیب سننا ہرگز گوارا نہیں کرتا ہے۔ (6)وہ اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات کا شوق رکھتا ہے۔ (7)اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیاروں یعنی صحابہ واہلِ بیت سے مَحبّت کرتا ہے۔ (8)محبوبِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نسبتوں سے پیار کرتا ہے۔ (9)پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دشمنوں سے نفرت رکھتا ہے اور (10)**عاشقِ رسول** اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت واتّباع کرتا ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان علامات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی غور کرنا چاہیے کہ کیا ہم اپنے آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت میں سچی ہیں یا نہیں؟☆کیا ہمارے اندر عشقِ رسول کی حقیقی شمع روشن ہے یا نہیں؟ ☆کیا ہمارا کردار سنّت کی خوشبوؤں سے مہکا ہوا ہے یا نہیں؟ ☆کیا ہم اپنے محبوب آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کثرت سے ذکر کرتی ہیں یا نہیں؟ ☆کیا ہم اپنے آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل کی کوشش کرتی ہیں یا نہیں؟کیا ہم اپنے آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرتی ہیں یا نہیں؟

افسوس! ہم ان کاموں سے بہت دور ہیں۔ سنّتوں سے دور ہیں، نیک کاموں سے دور ہیں، نماز روزے کی پابندی سے دور ہیں، گناہوں میں ڈوبی ہوئی ہیں، یاد رکھئے! آج

موقع ہے، زندگی کی ان سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے دل میں آقا کی سچی مَحبّت پیدا کر لیجئے اور سنّتِ مصطفےٰ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! دنیا بھی اچھی ہو گی اور آخرت میں بھی ربِّ کریم کی رحمتیں نصیب ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کامل ایمان والے کون ہیں؟ ہم ان کے بارے میں سن رہی تھیں، یاد رکھئے! کامل مومن بننے کے لئے سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ **اللّٰہ پاک** اور اس کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے سچی مَحبّت ہو، اس کے بعد دیگر اعمال ہیں جن کا قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ میں حکم دیا گیا ہے۔ ربِّ کریم نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ مجید کے پارہ 18 سُوْرَۃُ مُؤْمِنُوْن کی ابتدائی آیاتِ مبارکہ میں اپنے محبوب بندوں اور کامل مومنین کے اوصاف بیان فرمائے ہیں اور ان میں بیان کردہ اوصاف کو اپنانے والوں کے لئے حضور نبیِ کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے جنّت کی بشارت عطا فرمائی ہے۔ (1)

یقیناً ہر ایک کی تمنّا ہے کہ مرنے کے بعد جنّت جیسی عَظِیْمُ الشّان نعمت اس کا مُقدّر بنے اور اسے جنّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں حاصل ہو جائیں، تو اِس کے لئے ہمیں ان آیاتِ مبارکہ میں بیان کردہ اوصاف کو اپنانا ہو گا، آیئے! ان آیات میں بیان کردہ کامل مومنین کے اوصاف اور ان سے حاصل ہونے والے نِکات سنتی ہیں: چُنانچہ

اللّٰہ پاک پارہ 18 سُوْرَۃُ مُؤْمِنُوْن کی پہلی آیت میں ارشاد فرماتا ہے:

---

1 --- ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورۃ المؤمنین، ۵/۱۱۷، حدیث: ۳۱۸۴ ملخصا

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ تَرجَمۂ کنزُالایمان: بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے۔ (پ۱۸،المومنون:۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُوْرَۃُ مُؤْمِنُوْن کی اس پہلی آیتِ مُبارَکہ میں ایمان کی اَہمیّت کو بیان کیا گیا اور ایمان والوں کو بِشارت دی گئی ہے کہ بے شک وہ اللہ پاک کے فضل سے اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئے اور ہمیشہ کے لئے جنّت میں داخل ہو کر ہر ناپسندیدہ چیز سے نجات پاجائیں گے۔[1]

یاد رکھئے! دِینِ اسلام مُعَزَّز و مُکَرَّم مذہب ہے، جن پر اللہ پاک کا فضل و کرم ہوتا ہے انہیں دنیا میں ایمان کی دولت نصیب ہو جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمیں یہ سعادت اور دولت نصیب ہے، لہٰذا ہمیں اس نعمت کی حفاظت اور قدر کرنی چاہیے۔ کیونکہ اس نعمت کی حفاظت کرنا، اس کی قدر و منزلت کو سمجھتے ہوئے اس پر استقامت سے قائم رہنا ہر مسلمان پر لازم ہے، عُلمائے کرام فرماتے ہیں:

جس کو زندگی میں سَلْبِ ایمان یعنی اِیمان چھن جانے کا خوف نہ ہو نَزْع یعنی مرتے وقت اُس کا ایمان سَلْب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔[2]

ہماری فکریں کیا ہیں؟

مگر افسوس صد افسوس! فی زمانہ ہماری اکثریّت کو ایمان کی سلامتی کی کوئی فکر نہیں، فکر ہے تو اپنا بینک بیلنس بڑھانے کی، فکر ہے تو ایک دوسری پر دُنیوی برتَری

1 . . . تفسیر کبیر، پ۱۸، المؤمنون، تحت الآیۃ: ۱، ۲۵۸/۸

2 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۹۵ بتغیر قلیل

حاصل کرنے کی، فکر ہے تو عزّت و شہرت کمانے کی، فکر ہے تو آسائشیں کے حصول کی، حالانکہ ہم میں سے کسی کے پاس اس بات کی گارنٹی نہیں کہ مرتے وقت ہمارا ایمان سلامت بھی رہے گا یا نہیں۔ ذرا سوچئے! اگر گناہوں کی نحوست کے سبب ہمارا ایمان برباد ہو گیا تو کیا کریں گی؟ اگر مرتے وقت ایمان چھن گیا تو کیا کریں گی؟

حضرتِ ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرمایا کرتے تھے: خُدا کی قسم! کوئی شخص اس بات سے مطمئن نہیں ہو سکتا کہ مرتے وقت اس کا ایمان باقی رہے گا یا نہیں۔[1] لہٰذا آج ہی دنیا کی مَحبّت سے پیچھا چھڑا کر اپنے ایمان کی حفاظت میں لگ جائیے، رو رو کر اپنے ربّ سے ایمان کی سلامتی اور گناہوں کی معافی مانگ لیجئے اور آئندہ گناہوں سے دُور رہنے کی بھرپور کوشش کیجئے اور ایمان کی حفاظت کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اِنْ شَآءَ اللہ! دنیا و آخرت میں ڈھیروں کامیابیاں نصیب ہوں گی۔ آیئے! مل کر دُعا کرتی ہیں:

ہر دَم اِبلیس پیچھے لگا ہے حفظِ ایمان کی اِلتجا ہے
ہو کرم امنِ روزِ جزا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۲۴-۱۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُوْرَۃُ مُؤْمِنُوْن کی دوسری آیتِ کریمہ میں کامل ایمان والوں کا وَصف بیان کرتے ہوئے، ربّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

---

1 ...کیمیائے سعادت، پیدا کردن سوء خاتمت، ۲/۸۲۵

اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔ (پ۱۸، المومنون:۲)

اس آیتِ مُبارَکہ میں ربِّ کریم نے کامل مومنین کے اوصاف میں سے ایک وَصْف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں، اس وقت ان کے دلوں میں اللہ کریم کا خوف ہوتا ہے اور ان کے اَعضا ساکن ہوتے ہیں۔(1) نماز میں خشوع ظاہری بھی ہوتا ہے اور باطنی بھی، ظاہری خشوع یہ ہے کہ نماز کے آداب کی مکمل رعایت کی جائے، مثلاً نظر جائے نماز (یعنی نماز کی جگہ) سے باہر نہ جائے اور آنکھ کے کنارے سے کسی طرف نہ دیکھے اور باطنی خشوع یہ ہے کہ اللہ کریم کی عظمت پیشِ نظر ہو، دنیا سے توجّہ ہٹی ہوئی ہو اور نماز میں دل لگا ہو۔(2)

اسی طرح سُوْرَۃُ مُؤْمِنُوْن کی نویں آیتِ مبارکہ میں ربِّ کریم نے ارشاد فرمایا:

وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ (پ۱۸، المومنون:۹)

اس آیتِ مبارَکہ میں ربِّ کریم نے کامل مومنین کے اوصاف میں سے ایک اور وَصْف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کامل مومنین وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں اور انہیں اُن کے وقتوں میں، ان کے شرائط و آداب کے ساتھ پابندی سے ادا کرتے ہیں اور فرائض وواجبات اور سُنَن و نوافل سب کی نگہبانی رکھتے ہیں۔(3)

---

1 - - - تفسیر مدارک، پ۱۸، المؤمنون، تحت الآیۃ:۲، ص۷۴۵

2 - - - تفسیر صاوی، پ۱۸، المؤمنون، تحت الآیۃ:۲، ۱۳۵۶/۴

3 - - - تفسیر خازن، پ۱۸، المؤمنون، تحت الآیۃ:۹، ۳۲۱/۳

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا غور کیجئے کہ ربِّ کریم نے کامل مومنین کے اوصاف بیان کرتے ہوئے نماز کا دو مرتبہ ذکر فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ دینِ اسلام میں نماز کو بہت زیادہ اَہمیّت و فضیلت حاصل ہے، قرآنِ کریم میں بہت سے مقامات پر اللہ پاک نے نماز کا حکم ارشاد فرمایا ہے، ☆کہیں نمازوں کو خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ ☆کہیں نماز کو وقتِ مقرّرہ میں پڑھنے کا حکم دیا۔☆کہیں نمازوں میں عاجزی وانکساری اپنانے کا حکم دیا ہے۔☆کہیں نمازوں کو بے حیائی اور گناہوں سے بچانے والی بتایا ہے۔ ☆تو کہیں نمازوں کو اپنے قُرب کا ذریعہ ارشاد فرمایا ہے۔ ☆تو کہیں نمازوں کے ذریعے مدد حاصل کرنے کا حکم دیا۔

مگر **افسوس صد افسوس!** آج ہمارے مُعاشرے میں جس طرح نمازوں کی ادائیگی کے معاملے میں سُستی اور کاہلی کی جاتی ہے شاید ہی کسی دوسرے کام میں اتنی سستی کی جاتی ہو، آئے دِن بے نمازیوں کی تعداد بڑھتی چلی جارہی ہے، یقیناً یہ سب کچھ خوفِ خدا اور شوقِ عِبادت نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ ورنہ جس کے دِل میں اللہ پاک کا خوف اور عِبادت کا ذَوق و شوق ہوتا ہے اسے نماز دل و جان سے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔

اگر ہم اپنے بُزرگانِ دِین کی زندگیوں کا مطالعہ کریں تو ان کی سیرت میں ہمیں نمازوں کی پابندی، نمازوں میں خُشوع و خُضُوع، ذَوق و شوق اور یکسوئی کے ساتھ نمازیں پڑھنے کے واقعات ملیں گے، جیسا کہ

دائیں بائیں توجہ نہ کرتے

حضرت عبداللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتے ہیں: جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان

نماز پڑھتے تو وہ اپنی نماز کی طرف متوجہ رہتے، اپنی نظریں سجدہ کرنے کی جگہ پر رکھتے تھے اور انہیں یہ یقین ہوتا تھا کہ اللہ پاک انہیں دیکھ رہا ہے اور وہ دائیں بائیں توجہ نہیں کرتے تھے۔[1] اللہ کریم صحابۂ کرام کے صدقے ہمیں بھی خشوع و خضوع کے ساتھ نمازیں ادا کرنے اور نمازوں کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم کامل مومنین کے اوصاف کے مُتَعَلِّق سن رہی تھیں کہ کامل مومن میں کیا کیا صفات ہوتی ہیں؟ آیئے! سُوْرَۃُ مُؤْمِنُوْن کی تیسری آیتِ مبارکہ میں کامل مومنین کا جو وَصْف بیان کیا گیا ہے وہ اور اس سے حاصل ہونے والے نِکات سنتی ہیں: چُنانچہ

اللہ پاک پارہ 18 سُوْرَۃُ مُؤْمِنُوْن آیت نمبر 3 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۟ؕ﴿۳﴾ تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے۔ (پ۱۸، المومنون:۳)

فضولیات کیا ہیں؟

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے علامہ احمد صاوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: لَغْو سے مراد ہر وہ قول، فعل اور ناپسندیدہ یا مباح کام ہے جس کا مسلمان کو دینی یا دُنْیَوی کوئی فائدہ نہ ہو، جیسے مذاق مسخری، بیہودہ گفتگو، کھیل کود، فُضُول کاموں میں وقت ضائع کرنا، خواہش پوری کرنے میں ہی لگے رہنا وغیرہ وہ تمام کام جن سے اللہ

۱ ... تفسیر درمنثور، پ۱۸، المؤمنون، تحت الآیۃ: ۲، ۶/ ۸۴

پاک نے منع فرمایا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان کو اپنی آخرت کی بہتری کے لئے نیک اعمال کرنے میں مصروف رہنا چاہئے یا وہ اپنی زندگی بسر کرنے کے لئے بقدرِ ضرورت (حلال) مال کمانے کی کوشش میں لگا رہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کامل ایمان والیوں کا وَصف یہ ہے کہ وہ فُضُول گوئی اور بے ہودہ گفتگو سے بچتی ہیں اور اپنی زبان کو نیک کاموں میں استعمال کرتی ہیں اور ہر وقت اپنی زبان کو اللہ پاک کے ذکر، اس کے محبوب کی ثنا اور حمدِ الٰہی سے تر رکھتی ہیں اور زبان کے اچھے استعمال کے ذَریعے ذکر و دُرُود، نعت و بیان اور نیکی کی دعوت دے کر نیکیاں کر کے جنّت کی اَبدی نعمتوں کے حقدار بننے کی کوشش کرتی ہیں۔

مگر افسوس! فی زمانہ زبان کی حفاظت کا تصوُّر تقریباً ختم ہوتا جارہا ہے، ہمیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہے کہ گوشت کا یہ چھوٹا سا ٹکڑا جو دو ہونٹوں اور دو جبڑوں کے پہرے میں ہے، کس طرح ہمارے پورے وُجُود کو دُنیوی و اُخروی مَصائب میں مُبتلا کرسکتا ہے۔ مگر نتائج سے بے پرواہ ہو کر بغیر سوچے سمجھے بولتے چلے جانا، غیبتیں کرنا، چغلیاں کرنا، فحش گوئی کرنا، گالم گلوچ کرنا اور بے ہودہ وفُضُول گوئی کرنا، یہ سب امراض آج معاشرے میں تیزی سے پھیلتے جارہے ہیں، بچے ہوں یا جوان، مرد ہوں یا عورتیں تقریباً ہر ایک فُضُول گفتگو اور زبان کی آفتوں میں مبتلا نظر آتا ہیں۔ یاد رکھئے! قیامت کے دن اسی زبان کی وجہ سے لوگ جہنم میں اوندھے مُنہ گررہے ہوں گے، چُنانچہ

---

1 - - - تفسیر صاوی، پ۱۸، المؤمنون، تحت الآیۃ: ۳، ۴/۱۳۵۶-۱۳۵۷

جہنم میں اوندھے منہ گریں گے!

حضرت عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے: اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک روز گھر سے باہر تشریف لائے اور سُواری پر سُوار ہوئے تو حضرت مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مُبارک منہ کی طرف اشارہ کرکے ارشاد فرمایا: نیکی کی بات کے علاوہ خاموش رہنا۔ عرض کی: ہم زبان سے جو کچھ بولتے ہیں کیا اس پر اللہ پاک ہماری پکڑ فرمائے گا؟ ارشاد فرمایا: اے مُعاذ! زبانوں کا کہا ہوا ہی لوگوں کو اوندھے مُنہ جہنم میں گرائے گا۔ تو جو اللہ کریم اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا بُری بات سے خاموش رہے۔ (پھر ارشاد فرمایا:) اچھی بات کہو فائدے میں رہو گے اور بُری باتوں سے خاموش رہو سلامت رہو گے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کاش کہ ہم اپنی زبان کو فُضُول اور بے ہودہ گفتگو سے بچاتے ہوئے خاموشی اختیار کرنے والی بن جائیں، اَحادیثِ مُبارکہ میں فُضُول گوئی سے بچنے اور خاموشی اختیار کرنے کے بے شمار فضائل و برکات بیان فرمائے گئے ہیں، آیئے! ترغیب کے لئے ایک حدیث پاک سنتی ہیں: چُنانچہ

خاموشی بہترین عمل ہے

نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے عُمدہ اور سب سے آسان عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابیِ رسول نے عرض

1...مستدرک، کتاب الادب، باب قولوا خیرا تغنموا...الخ، ۵/۴۰۷، حدیث: ۷۸۴۴ بتغیر

کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیوں نہیں! ضرور ارشاد فرمائیے۔ ارشاد فرمایا: وہ حُسنِ اَخلاق اور طویل خاموشی ہے، ان دونوں کو لازِمی اختیار کرلو کیونکہ تم اللہ کریم کی بارگاہ میں ان جیسا کوئی اور عمل نہیں لے جاسکتے۔ (1)

یارب نہ ضَرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں! اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

بَک بَک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسا دے اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۹۳)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم قرآن کریم میں بیان کردہ کامل ایمان والوں کے مُتَعلِّق سن رہی ہیں، یاد رکھئے! جس طرح ربِّ کریم نے اپنے پاکیزہ کلام میں کامل ایمان والوں کے اوصاف بیان فرمائے، اسی طرح رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی کثیر احادیثِ مُبارکہ میں کامل ایمان والوں کی صفات بیان فرمائی ہیں، حضور سَرْوَرِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف مواقع پر مختلف صفات کے حامل مسلمانوں کو کہیں کامل، کہیں بہترین اور کہیں سب سے پسندیدہ مومن قرار دیا ہے۔ آیئے! احادیثِ مُبارکہ میں بیان کردہ کامل مومنین کے بارے میں سنتی ہیں: چُنانچہ

کامل مومن اور احادیثِ مُبارکہ

1. **ارشاد فرمایا:** جسے گناہ پر رنج ہو اور نیکی پر خوشی وہ کامل مؤمن ہے۔ (2)

1 --- موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت وأداب اللسان، ۳۴۶/۷، حدیث: ۶۵۰

2 --- ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی لزوم... الخ، ۶۷/۴، حدیث: ۲۱۷۲

2. **ارشاد فرمایا:** بہتر وہ ہے جو کھانا کھلائے اور سلام کا جواب دے۔[1]

3. **ارشاد فرمایا:** بہترین وہ ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے۔[2]

4. **ارشاد فرمایا:** خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ یعنی بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو۔[3]

5. **ارشاد فرمایا:** عُمدہ اَخلاق والا کامل مومن ہے۔[4]

6. **ارشاد فرمایا:** بہتر وہ ہے جو دنیا سے بے رغبتی اور آخرت میں رغبت رکھنے والا ہو۔[5]

کامل مومن کی نشانیاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان احادیثِ مبارکہ میں بیان کردہ کامل ایمان والوں کے اوصاف کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں غور کرنا چاہئے کہ ہم میں یہ صفات پائی جاتی ہیں یا نہیں؟ کیونکہ صحیح معنوں میں **کامل مومن** وہی ہے جو ان تمام اوصاف کو اپنی ذات میں پیدا کرلے۔ مگر افسوس! فی زمانہ ہم دوسری اسلامی بہنوں کو تکلیف دینے، غیبتیں کرنے، نیک اعمال سے دور رہنے، گناہوں میں مشغول رہنے، قرآنِ پاک کی تلاوت سے محروم رہنے، والدین کا دل دُکھانے، بے پردگی کرنے، پڑوسیوں کی ایذا کا سبب بننے، گھر والوں سے لڑائی جھگڑا کرنے کے باوجود خود کو کامل

---

1 - - - مسند امام احمد، حدیث صہیب، ۹/۲۴۰، حدیث: ۲۳۹۸۱

2 - - - مسلم، کتاب المساقاۃ، باب من استسلف شیئا...الخ، ص ۶۶۲، حدیث: ۴۱۰۸

3 - - - ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل ازواج النبی، ۵/۴۷۵، حدیث: ۳۹۲۱

4 - - - ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حق المرأۃ...الخ، ۲/۳۸۶، حدیث: ۱۱۶۵

5 - - - شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/۳۴۳، حدیث: ۱۰۵۲۱ ماخوذا

ایمان والی سمجھتی ہیں، حالانکہ

☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جس کے اَخلاق اچھے ہوں۔☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جو دوسری اسلامی بہنوں سے مَحَبّت کرنے والی ہو۔ ☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جو والدین کی فرمانبرداری کرنے والی ہو۔ ☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جو نیکی کی دعوت عام کرنے والی ہو۔ ☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جو موت سے پہلے آخرت کی تیاری کرے۔ ☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جس سے اس کا ربّ راضی ہو۔☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جسے قبر میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پہچان نصیب ہو گی۔☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جسے بروزِ قیامت اللہ کریم کی رحمت نصیب ہو گی۔☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جسے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جسے عرش کا سایہ نصیب ہو گا۔☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جس کی قبر جنّتی باغ ہو گی۔☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جس کی قبر نورِ مصطفٰے سے روشن ہو گی۔☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جسے جنّت کی نعمتیں نصیب ہوں گی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج ہی گناہوں سے توبہ کر لیجئے اور کامل مومنین کی صفات اپنے اندر اجاگر کرنے، عبادات کا ذوق و شوق بڑھانے کے لئے کمر بستہ ہو جائیے، عنقریب عبادت کا بیج بونے، ربِّ کریم کی رحمتوں کا حقدار بنانے والا رَجَبُ الْمُرَجَّب کا مبارک مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہونے والا ہے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہمیں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن دیتے ہیں، آئیے! آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے حوالے سے مکتوب کا

خلاصہ سنتی ہیں: چنانچہ

مکتوبِ عطّار

اَمیرِ اہلسنت، حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: میری جانب سے تمام اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، مَدَارِسُ المدینہ اور جامِعاتُ المدینہ کے اَساتِذہ، طَلَبہ، مُعلِّمات اور طالِبات کی خدمات میں کَعْبَۂ مُشَرَّفَہ کے گِرد گُھومتا ہوا گُنبدِ خضرا کو چُومتا ہوا رَجَبُ الْمُرَجَّب، شَعْبانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزہ داروں کی بَرَکتوں سے مالامال جُھومتا ہوا اسلام:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللهِ وَبَرَکَاتُہٗ   اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

ہو نہ ہو آج کچھ مِرا ذکر حُضور میں ہوا   ورنہ مِری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

(حدائقِ بخشش، ص۹۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک بار پھر خوشی کے دن آنے لگے، ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی آمد آمد ہے۔ اِس ماہِ مُبارَک میں عِبادت کا بیج بویا جاتا، شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں نَدامت کے اشکوں سے آبپاشی کی جاتی اور ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں رحمت کی فصل کاٹی جاتی ہے۔

تین ماہ کے روزے

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے قَدْر دانو! تعلیم و تعلُّم (یعنی سیکھنے اور سکھانے) اور کسبِ حَلال میں رُکاوٹ نہ ہو، ماں باپ بھی بے سبب منع نہ کریں، کسی کی بھی حق تلفی نہ ہوتی ہو تو جلدی جلدی اور بہت جلدی مسلسل تین ماہ کے یا رَمَضانُ الْمُبارَک کے مکمَّل فرض روزوں کے ساتھ ساتھ جس سے جتنے بن پڑیں اُتنے نفل روزوں کے لیے کمربستہ ہو جائے،

سَحَری اور اِفطار میں کم کھا کر پیٹ کا قفلِ مدینہ بھی لگائیے۔ کاش! ہر گھر میں اور میرے جملہ مَدارِسُ المدینہ اور تمام جامِعاتُ المدینہ میں روزوں کی بہاریں آجائیں، بس پہلی رَجَب شریف سے ہی روزوں کا آغاز فرما دیجئے۔

رجب کے ابتدائی تین روزوں کی فضیلت

رَجَب شریف کے ابتدائی تین روزوں کے فضائل کی بھی کیا بات ہے! حضرتِ عبدُ اللّٰہ اِبنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا سے روایت ہے:

بے چین دلوں کے چین، نانائے حَسنین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: رجب کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفّارہ ہے اور دوسرے دن کا روزہ دو سال کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کفّارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔ [1]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَمیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ فرماتے ہیں: اگر مُطالَعہ کر لیا ہو تب بھی دونوں رِسالے (۱) **"کفن کی واپسی مع رجب کی بہاریں"** اور (۲) **"آقا کا مہینا"** پڑھ لیجئے۔ ہر سال شَعۡبانُ الۡمُعَظَّم میں فیضانِ سُنّت جلد اوّل کا باب **"فیضانِ رَمضان"** بھی ضَرور پڑھ لیا کریں۔ ہو سکے تو عِیدِ مِعۡرَاجُ النَّبِی کی نسبت سے 127 یا 27 رسالے یا حسبِ توفیق فیضانِ رَمَضان بھی تقسیم فرمایئے اور ڈھیروں ڈھیر ثواب کمایئے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح اَمیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اسلامی بھائیوں کو ڈونیشن جمع کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں اسی طرح اسلامی بہنوں کو

---

1 … جامع صغیر، ص ۳۱۱، حدیث: ۵۰۵۱

بھی ترغیب ارشاد فرماتے ہیں، لہٰذا اسلامی بہنیں دیگر اسلامی بہنوں اور محارِم کو ڈونیشن کی ترغیب دلائیں اور مل کر اپنی دعوتِ اسلامی کے لئے خوب خوب ڈونیشن جمع کرنے میں حصہ لیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہم سب کی دعوت اسلامی 107 شعبہ جات کے ذریعے دنیابھر میں نیکی کی دعوت عام کر رہی ہے اور دن بہ دن اس کے اخراجات بڑھ رہے ہیں، تمام اسلامی بہنیں ابھی سے دعوت اسلامی کے جملہ اخراجات کے لئے ڈونیشن جمع کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک سے مُتَعَلِّق مفید نِکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے حدیثِ پاک سے متعلق چند مفید نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: جو شخص دینی معاملات کے مُتَعَلِّق چالیس (40) حدیثیں یاد کرکے میری امت تک پہنچا دے گا اللہ پاک (قیامت کے دن) اس کو اس شان کے ساتھ اٹھائے گا کہ وہ فقیہ ہو گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے لئے گواہی دوں گا۔[1] (2) فرمایا: اللہ پاک اس کو تَروتازہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔[2]

☆ حدیث حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قول، فِعل، حال اور تقریر کو کہتے

1 ۔۔۔ مشکاۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، ١/٦٨، حدیث: ٢٥٨

2 ۔۔۔ ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الحث... الخ، ٢٩٨/٤، حدیث: ٢٦٦٥

ہیں۔[1] ☆اس علم کو حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے اگر ساری اُمّت میں اس کا عالم نہ پایا جائے تو ساری امت گنہگار ہو گی۔[2] ☆قرآنِ مجید کی طرح حدیثِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی احکامِ شریعت کا بنیادی ماخذ ہے۔☆حدیث کی رہنمائی کے بغیر احکامِ الٰہی کی تفصیلات جاننا اور آیاتِ قُرآنی کا منشاو مُراد سمجھنا ممکن نہیں۔ ☆بہت سے قرآنی احکام ایسے ہیں کہ ان کے اِجمال کی تفسیر حدیث سے ہوتی ہے۔[3] ☆قرآنِ مجید کے بعد احکامِ شریعت کی دلیل بننے میں حدیث ہی کا درجہ ہے۔☆قرآنِ مجید و حدیث دونوں ہی دینِ اسلام کی مرکزی بنیاد اور احکامِ شرع کی مضبوط دلیلیں ہیں۔[4]☆بغیر احادیثِ رسول پر ایمان لائے ہوئے نہ کوئی قرآن کے مَعانی و مَطالب کو کماحَقُّہٗ سمجھ سکتا ہے نہ دینِ اسلام پر عمل کر سکتا ہے۔[5]☆اسلام میں کلام اللہ (قرآن) کے بعد کلامِ رَسُولُ اللہ (حدیث) کا درجہ ہے۔[6]☆ہر انسان پر حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی اِطاعت فرض ہے اور یہ اِطاعت بغیر حدیث و سنت جانے ناممکن ہے۔[7] ☆احادیث سے انکار کے بعد قرآن پر ایمان کا دعوی باطل محض ہے۔[8]☆جب تک یہ معلوم نہ ہو

---

1 . . . نزہۃ القاری، ۱/۸۷

2 . . . نصاب اصول حدیث مع افادۃ رضویہ، ۲۸

3 . . . منتخب حدیثیں، ص ۱۱

4 . . . منتخب حدیثیں، ص ۳۰

5 . . . منتخب حدیثیں، ص ۳۴

6 . . . مرآۃ المناجیح، ۱/۲

7 . . . مرآۃ المناجیح، ۱/۹

8 . . . نزہۃ القاری، ۱/۶۳

جائے کہ یہ واقعی حدیث مبارکہ ہے، اُس وقت تک بیان نہ کریں۔[1] ☆اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جب تک تمہیں یقینی علم نہ ہو میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے بچو، جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کیا اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔[2]

بنالے۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** **ہدِیّۃً** حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... فیضان فاروق اعظم، ۲/۴۵۱

2... ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برایه، ۴/۴۳۹، حدیث: ۲۹۶۰

حدیث: ۲۹۶۰

بیان:9 ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہدا کے ساتھ رکھے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی الصلوة علی النبی...الخ، ۲۵۲/۱۰، حدیث: ۱۷۲۹۸

2 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب اپنی خُوشبوئیں لُٹاتا اور رحمتیں بکھیرتا ہمارے درمیان جلوہ گر ہو گیا ہے۔ ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے جہاں بے شمار فضائل ہیں، وہیں اس مہینے کو ایک بُزرگ ہستی "**خواجہ غریب نواز، مُعِینُ الدین سیّد حسن چشتی اجمیری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ" سے بھی نسبت حاصل ہے، اسی مُناسبت سے آج کے بیان میں ہم سُلطانُ الہند، خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارَکہ کی مختلف جھلکیاں، آپ کے اَوصاف، اَخلاق و کرامات اور بالخصوص آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تبلیغِ دین کے لئے کوششوں کے ساتھ ساتھ دیگر بُزرگانِ دِین اور اَمیرِ اَہلسنّت کی نیکی کی دعوت کے لئے قربانیوں سے مُتعلّق سنیں گی۔ اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! سب سے پہلے خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک واقعہ سنتی ہیں: چُنانچہ

دل سے دنیا کی مَحَبّت نکل گئی

حضرت خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر شریف جب پندرہ سال کی ہوئی تو والدِ گرامی کا سایۂ شفقت سَر سے اُٹھ گیا۔ وراثت میں ایک باغ اور ایک پَن چکّی ملی اسی کو اپنے لئے روزی کا ذریعہ بنایا، خود ہی باغ کی حفاظت کرتے اور اس کے درختوں کو پانی دیتے۔ ایک روز آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے باغ میں پَودوں کو پانی دے رہے تھے کہ اُس دَور کے مشہور مجذوب، حضرتِ ابراہیم قَندوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ باغ میں داخِل ہو گئے۔ جُوں ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نظر اُس اللہ کے نیک بندے پر پڑی، فوراً سارا کام چھوڑ کر دَوڑے اور سلام کرکے ہاتھوں کو چُوما اور نہایت ہی اَدَب سے ایک درخت کے سائے میں بٹھایا، پھر ان کی خدمت میں تازہ انگوروں کا ایک خوشہ انتہائی عاجِزی کے ساتھ پیش کیا اور دو زانو ہو کر بیٹھ گئے۔ اللہ کریم کے ولی کو اس نوجوان کا یہ ادب اور انداز اچھا لگا تو خوش ہو کر ایک خشک روٹی کا ٹکڑا نکالا اور چبا کر خواجہ غریبِ نواز کے مُنہ میں ڈال دیا۔ روٹی کا ٹکڑا جُوں ہی حَلق سے نیچے اُترا، خواجہ صاحب کے دل کی کیفیت بدل گئی اور دل میں نورِ معرفت چمکنے لگا۔ خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے باغ، پن چکی اور سازو سامان بیچ ڈالا، ساری قیمت فُقَرا و مساکین میں تقسیم کر دی اور علمِ دِین حاصل کرنے کے لئے راہِ خدا کے مسافِر بن گئے۔[1]

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

1 . . . مرآۃ الاسرار، ص۵۹۳، ماخوذا

با ادب بانصیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مشہور مقولہ ہے **با اَدَب بانصیب، بے اَدَب بے نصیب** یعنی جو ادب کرتا ہے اس کا نصیب اچھا ہوتا ہے، اَدَب انسان کو بہت بلند صفات کا حامل بنادیتا ہے، ☆اَدَب ایسی شے ہے کہ جس کے ذریعے انسان دُنیوِی واُخْرَوِی نعمتیں حاصل کرلیتا ہے، ☆اَدَب ایسی سیڑھی ہے جو انسان کو ترقی کی منزلوں پر پہنچا دیتی ہے، ☆اَدَب کرنے والے دنیاو آخرت میں کامیاب ہوجاتے ہیں، ☆اَدَب کرنے والوں کو اللہ کریم بلند مقام و مرتبہ عطافرماتا ہے، بالخصوص اللہ کریم کے نیک بندوں سے ادب و مَحَبَّت کا تعلق رکھنا دنیاوآخرت میں کامیابی کا سبب بن سکتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر مُقدّس چیز اور بالخصوص اللہ والوں کا دل سے اَدَب واحترام بجالائیں۔

محفوظ سَدا رکھنا شہا بے ادبوں سے　　　اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادَبی ہو

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ والوں کا اَدَب و احترام قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتا ہے اوران کے اَدَب واحترام کی وجہ سے اللہ پاک بندوں کو بے شمار انعامات سے نوازتا ہے، یقیناً ادب کی وجہ سے اللہ پاک نے خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو ولایت کا ایسا عظیمُ الشان منصب عطافرمایا کہ آپ کی نگاہِ ولایت سے گناہگاروں کو توبہ کی اور غیر مسلموں کو ایمان کی دولت نصیب ہوجاتی تھی، چُنانچہ

غیر مُسلم ولیِ کامل بن گئے

ایک دن سات غیر مسلم آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے پاس آئے، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

نے ان پر اپنی نظر ڈالی تو ان کے چہروں کے رنگ زرد ہو گئے اور ان کے ہاتھ پاؤں پر لرزہ طاری ہو گیا، تو وہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے قدموں میں گر گئے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: اے دینِ حق سے دور رہنے والو! تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم غیرِ خُدا کی عبادت کرتے ہو، انہوں نے کہا: ہم آگ کی عبادت اس لئے کرتے ہیں تاکہ یہ قیامت کے دن ہمیں نہ جلائے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: جب تک اللہ کریم کی عبادت نہیں کرو گے آتشِ دوزخ سے نہیں بچ سکو گے، انہوں نے کہا: اگر آگ آپ کو نہ جلائے تو ہم مسلمان ہو جائیں گے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: آگ تو میرے جوتے کو بھی نہیں جلا سکتی، یہ فرما کر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اپنا جوتا آگ میں ڈال دیا اور فرمایا: "اے آگ! میرے جوتے کو نہ جلانا" یہ کہنا تھا کہ آگ ٹھنڈی ہو گئی اور غیب سے ایک آواز آئی، جو سب حاضرین نے سنی کہ آگ کی کیا مجال کہ میرے دوست کا جوتا جلائے، چُنانچہ یہ سارا منظر دیکھ کر وہ غیر مسلم فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ اور خواجہ صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی خدمت میں رہ کر اولیائے کاملین بن گئے۔(1)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　　صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ اللہ کریم نے خواجہ غریبِ نواز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو کس قدر شان و عظمت سے نوازا کہ آپ کی نَظرِ عنایت سے ان غیر مسلموں کے دل میں ایمان کی روشنی داخل ہو گئی، یقیناً☆ جو اللہ کریم کے نیک بندے ہوتے ہیں ان کو ربِّ کریم کی طرف سے بے شمار انعامات و اکرامات عطا ہوتے ہیں،

1... اقتباس الانوار، ص ۳۵۴ بتغیر قلیل

☆جو اللہ کریم کے نیک بندے ہوتے ہیں ان کی زبان میں ربِّ کریم تاثیر پیدا فرما دیتا ہے، ☆جو اللہ کریم کے نیک بندے ہوتے ہیں ان کی مَحَبّت لوگوں کے دلوں میں سَما جاتی ہے، ☆جو اللہ کریم کے نیک بندے ہوتے ہیں ان کی برکت سے لوگ اسلام کی طرف بھی مائل ہو جاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آج کئی سو سال گزر جانے کے بعد بھی لوگوں کے دلوں میں خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مَحَبّت و عقیدت ہے اور پوری دنیا میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مَحَبّت رکھنے والے آپ کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب پیش کرتے ہیں، آیئے! ہم بھی اپنے دلوں میں خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مَحَبّت اجاگر کرنے کے لئے آپ کا مختصر تعارف سنتے ہیں: چُنانچہ

مختصر تعارف

☆**خواجہ غریبِ نواز** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اِسمِ گرامی "حَسَن" ہے۔☆**خواجہ غریبِ نواز** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ماں باپ کی طرف سے حَسَنی و حُسینی سَیِّد ہیں۔☆**خواجہ غریبِ نواز** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مشہور و معروف اَلقابات مُعِیْنُ الدّین، خواجہ غریبِ نواز، سُلطانُ الْہند اور عطائے رسول ہیں۔☆**خواجہ غریبِ نواز** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 537 ہجری میں سِجِسْتان یا سیستان (موجودہ ایران) کے علاقہ "سَنْجَر" میں پیدا ہوئے۔[1] ☆**خواجہ غریبِ نواز** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حُصُولِ عِلْم کے لئے شام، بغداد اور کِرمان سمیت کئی ملکوں اور شہروں کے سفر کئے۔[2] ☆**خواجہ غریبِ نواز** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کئی بُزرگانِ دِین سے اِکْتِسابِ فیض کیا۔ جن میں آپ

---

1 . . . فیضان خواجہ غریب نواز، ص۳ ماخوذا

2 . . . معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۳۶ تا ۳۸ ملتقطا

کے پیر و مُرشِد حضرت خواجہ عثمان ہَروَنی اور پیرانِ پیر حُضُور غوثِ پاک حضرت شیخ سیِّد عبد القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِما بھی شامل ہیں۔☆ **خواجہ غریبِ نواز** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو زیارتِ حَرَمَیْنِ طیّبین کے دوران بار گاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہند کی وِلایت عطا ہوئی۔[1] ☆ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ذریعے لاکھوں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔☆ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زندگی بھر اشاعتِ اسلام اور اصلاحِ مُعاشَرہ میں مصروف رہے۔☆ بالآخر علم و حِکْمت اور نور و معرفت کا یہ چراغ 6 رجب 627 ہجری کو اَجمیر شریف (راجستھان، ہند) میں اس فانی دنیا کو الوَادع کہہ گیا اور وہیں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزار شریف آج بھی برکتیں لٹا رہا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عام طور پر دیکھا یہ جاتا ہے کہ لوگ جوانی میں خُوب موج مستیاں کرتے اور عیش و عشرت میں زندگی گزارتے ہیں اور پھر جب جوانی ڈھلنے لگتی ہے تو دل گناہوں سے بھر جاتا ہے یا گناہ کی طاقت نہیں رہتی تو اب ایسے لوگ نیک کاموں کی کوشش شروع کر دیتے ہیں، جبکہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہ صرف بڑی عمر میں نیک اوصاف کی طرف مائل تھے، بلکہ آپ کی بچپن اور لڑکپن کی زندگی بھی بے مثال تھی، آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بچپن کے پیارے پیارے واقعات سنتی ہیں کہ جس میں ہمارے لئے بھی سیکھنے کے بہترین نِکات موجود ہیں، چُنانچہ

خواجہ صاحب کے بچپن کی اَدائیں

(1) حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے بچپن میں عام بچوں کی طرح کھیل

1 . . . سیر الاقطاب، ص۱۴۳، ماخوذا

کُود سے دُور رہتے تھے۔

(2) حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان یہ تھی کہ بچپن میں ہی اپنے ہم عمر بچوں کو مکان میں لاتے، ان کو کھانا کھلاتے اور اس عمل پر خوش ہوتے۔

(3) اپنے ہم عمر بچوں کو وَعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرماتے: بچّو! ہم دنیا میں کھیل کُود کے لئے نہیں آئے بلکہ ہماری زندگیوں کا مقصد یہ ہے کہ اللہ کریم کو راضی کریں۔ (1)

(4) ایک بار بچپن میں عید کے موقع پر خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اچھا لباس پہنے عید کی نماز کے لئے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک نابینا (Blind) لڑکے پر آپ کی نظر پڑی جو پھٹے پُرانے کپڑے پہنے ہوئے تھا، جب خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کو دیکھا تو آپ کو بہت رنج ہوا اور آپ نے اپنے کپڑے اس غریب اور نابینا لڑکے کو دیئے اور خود دوسرے کپڑے پہن کر اسے اپنے ساتھ عید گاہ لے گئے۔ (2)

جھولیاں بھرتے ہو منگتوں کی مجھے بھی ہو عطا
حِصّۂ جُود و سَخا خواجہ پِیا خواجہ پِیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۳۷)

بچوں کو اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن میں ہی دنیا سے نفرت، کھیل کود سے دور رہنے اور غریبوں، بے سہاروں کی مدد

---

1 . . . غریب نواز، ص۱۸ بتغیر

2 . . . معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص ۲۲ بتغیر قلیل

کرنے جیسے اوصاف کے پیکر تھے، یقیناً یہ ماں کی گود سے ملی ہوئی تربیت کا نتیجہ تھا کہ آپ ان اوصاف کے حامل تھے، کیونکہ بچے کی تربیت کا سب سے پہلا اسکول ماں کی گود اور گھر ہوتا ہے، بچے کی چھوٹی عمر میں کی جانے والی تربیت اس پر اثر انداز ہوتی ہے، چھوٹی عمر میں کی جانے والی نصیحتیں بچے ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی یہ غور کرنا چاہیے کہ ☆کیا ہم بھی اپنے بچوں کی اچھی تربیت کر رہی ہیں؟☆کیا ہم بھی اپنے بچوں کو دِین کی تعلیمات کی جانب متوجہ کر رہی ہیں؟ ☆کیا ہم بھی اپنے بچوں کو نیکیوں کی طرف مائل کر رہی ہیں؟☆کیا ہم بھی اپنے بچوں کو نمازوں کی مَحبّت سکھا رہی ہیں؟ ☆کیا ہم بھی اپنے بچوں کو سنّتوں پر چلنے کی ترغیب دلا رہی ہیں؟ ☆کیا ہم بھی اپنے بچوں کو قرآنِ کریم کی مَحبّت کے جام پلا رہی ہیں؟ ☆کیا ہم بھی اپنے بچوں کو اپنے بزرگوں کے واقعات سنا رہی ہیں؟ تو یقیناً ہمارا جواب نہیں میں ہوگا۔

کیونکہ ☆ہم تو اپنے بچوں کے ڈانس کرنے پر تالیاں بجاکے ان کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔ ☆ہم تو اپنے بچوں کو گالیاں دیتے دیکھ کر خوش ہوتی ہیں۔ ☆ہم تو اپنے بچوں کو بڑوں کی بے ادبی کرتے دیکھ کر خوش ہوتی ہیں۔ ☆ہم تو اپنے بچوں کو فلمی ایکٹروں کی نقلیں کرتا دیکھ کر خوش ہوتی ہیں۔ ☆ہم تو اپنے بچوں کو گانے سنتے اور گاتے دیکھ کر خوش ہوتی ہیں۔ حالانکہ ہمیں چاہیے کہ اپنے بچوں کی دنیا بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ ان کی آخرت بہتر بنانے اور ان کو جہنم کی آگ سے بچانے کی کوشش کریں، انہیں آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت سکھائیں اور سنّتوں پر عمل کی ترغیب دلائیں، تاکہ ہماری اولاد ہمارے لئے نجات کا ذریعہ بنے۔ آیئے! پیارے آقا

کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالی میں اِستغاثہ پیش کرتی ہیں:

مری آنیوالی نسلیں، ترے عشق ہی میں مچلیں   انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۴۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خواجہ غریب نواز کی عبادات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کی سیرت اور ان کے روشن کردار میں ایک بات لازمی پائی جاتی ہے وہ یہ کہ ان حضرات کی ساری زندگی اللہ کریم کے احکامات اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین اور سنّت کے عین مُطابِق ہوتی ہے۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بھی ساری زندگی نیک اعمال، خَلقِ خُدا کی خدمت اور ربِّ کریم کی عبادت میں گزری۔

نماز اور قرآن سے محبّت

حضرت خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عبادت سے مَحبّت کاعالَم یہ تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ساری ساری رات عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتے، حتّٰی کہ عشا کے وُضُو سے نمازِ فجر ادا کرتے۔ (1)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو تلاوتِ قرآن سے اس قدر مَحبّت ولگن تھی کہ دن میں دو قرآنِ پاک ختم کر لیتے تھے اور دورانِ سفر بھی قرآن پاک کی تلاوت جاری رہتی۔ (2)

1... مرآۃ الاسرار، ص۵۹۶ ماخوذاً

2... مرآۃ الاسرار، ص۵۹۵، فیضانِ خواجہ غریب نواز، ص۱۳

نماز و تلاوت کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو نماز و تلاوتِ قرآن سے کیسی مَحبّت اور اُنسیت تھی کہ ساری ساری رات نماز ادا فرماتے تو دن میں دو ختمِ قرآن کیا کرتے تھے حتی کہ تلاوتِ قرآن سے ایسی مَحبّت تھی کہ سفر میں بھی تلاوت جاری رکھتے، مگر افسوس! فی زمانہ ہم اپنی حالت پر غور کریں تو نہ ہم نمازوں کی پابندی کرتی ہیں اور نہ ہی تلاوتِ قرآن کی سعادت حاصل کرتی ہیں، حالانکہ نماز ادا کرنے اور تلاوتِ قرآن کرنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، ☆نماز ربِّ کریم کی رضا کا سبب ہے، تو تلاوتِ قرآن ربِّ کریم کے محبوب بندوں میں شامل ہونے کا ذریعہ ہے۔ ☆نماز آفتوں، مصیبتوں سے نجات کا ذریعہ ہے تو تلاوتِ قرآن رزق میں برکت و خوشحالی کا ذریعہ ہے۔ ☆نماز سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں تو تلاوتِ قرآن سے پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ ☆نماز سے روزی میں برکت ہوتی ہے تو تلاوتِ قرآن سے بے برکتی دور ہوتی ہے۔ ☆ نماز گناہوں سے محفوظ رکھتی ہے تو تلاوتِ قرآن بیماریوں سے بچاتی ہے۔ ☆نماز پیارے آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے تو تلاوتِ قرآن آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چاہت ہے۔ ☆نماز سے دل و دماغ کو سکون حاصل ہوتا ہے تو تلاوتِ قرآن سے روح کو راحت پہنچتی ہے۔ ☆ نماز دِین کا ستون ہے تو تلاوتِ قرآن اس ستون کو مضبوط کرنے کا ذریعہ ہے۔ ☆نماز گناہوں سے بچاتی ہے تو تلاوتِ قرآن نیکیوں پر استقامت کا سبب ہے۔ آیئے! نمازوں کی پابندی کا ذہن پانے کے لئے خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

کے نماز سے مُتَعلِّق کیا جذبات تھے، سُنتی ہیں: چُنانچہ

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ☆نماز تمام مقامات سے بڑھ کر ایک مقام ہے۔ ☆نماز ربِّ کریم سے ملاقات کا وسیلہ ہے۔[1] ☆وہ کیسے مسلمان ہیں جو نماز وقت پر ادا نہیں کرتے اور اس قدر دیر کرتے ہیں کہ وقت گزر جاتا ہے۔[2]

قُرآن وحَدیث میں بھی نماز پڑھنے والوں کے لئے بے شُمار فضیلتیں بیان کی گئی ہیں، چُنانچہ

پارہ6 سُوْرَۃُ النِّسَاء کی آیت نمبر 162 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ الْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ اُولٰٓىٕكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا۠(۱۶۲) (پ۶، النساء: ۱۶۲)

تَرْجَمۂ کنزُالایمان: اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور قِیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ! نمازیوں کے لئے اللہ کریم کی بارگاہ میں کیسے کیسے اِنْعامات ہیں کہ نمازیوں کے لئے جنّت ومَغْفِرت کی بِشارتیں اور اَجْرِ عَظِیْم کی خُوشخبریاں ہیں۔ آیئے! نمازوں کی پابندی کا ذہن بنانے کے لیے ایک حدیثِ پاک سُنتی ہیں۔ چُنانچہ

نماز سے گناہ دُھلتے ہیں

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے پیارے رسول صَلَّی

1 . . . ہشت بہشت، دلیل العارفین، ص۵۸ ماخوذا

2 . . . ہشت بہشت، دلیل العارفین، ص۶۸

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: تم کیا کہتے ہو کہ اگر تم میں سے کسی کے صحن میں نہر جاری ہو اور وہ ہر روز پانچ بار اُس میں غُسل کرے تو کیا اُس پر کچھ مَیل رہ جائے گا؟ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عَرض کیا: جی نہیں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: نَماز گُناہوں کو ایسے ہی دھو دیتی ہے، جیسا کہ پانی مَیل کو دھوتا ہے۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

لوگوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آیئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں سُن رہی تھیں، خواجہ مُعینُ الدین اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارکہ کے جس گوشے کی طرف نظر کریں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس میں سب سے اعلیٰ ہی نظر آتے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حِلْم وبُردباری، جُود و سَخاوت اور دیگر اَخلاقِ عالیہ کا ہی نتیجہ تھا کہ لوگ آپ کے اچھے اَخلاق سے متاثر ہو کر عمدہ اَخلاق کے حامل اور پاکیزہ صفات کے پیکر بن گئے اور آپ کی کوششوں سے تقریباً نوّے(90) لاکھ لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک واقعہ سُنتی ہیں: چُنانچہ

اسلام قبول کرلیا

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب لاہور سے اجمیر شریف جاتے ہوئے، دہلی میں قیام پذیر تھے تو ایک غیر مسلم شخص آپ کو قتل کرنے کے ارادے سے آیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

1 - - - ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ ... الخ، باب ماجاء فی ان الصلاۃ کفارۃ، ۲/۱۶۵، حدیث: ۱۳۹۷

کو معلوم ہو گیا کہ اس کا ارادہ کیا ہے ؟ مگر اس کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس سے بڑی شفقت و مہربانی سے ملے اور بڑی مَحبّت سے اسے اپنے پاس بٹھا کر فرمایا: جس ارادے سے آئے ہو اسے پورا کرو۔ یہ جُملہ سُن کر وہ شخص حیران ہو گیا اور آپ کے قدموں میں گِر کر معافی مانگنے لگا۔ تو حضرت خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اسے معاف کر دیا۔ وہ شخص آپ کے کرِیمانہ انداز اور حُسنِ اخلاق سے ایسا متاثر ہوا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس کے لیے دُعائے خیر بھی فرمائی۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ اس نے پینتالیس (45) بار حج کی سعادت پائی اور آخر میں خانۂ کعبہ کے خادموں میں شامل ہو گیا۔[1]

حسنِ سلوک کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! چشتیوں کے عظیم پیشوا کیسے حُسنِ اخلاق کے مالک تھے۔ قتل کا ارادہ رکھنے والے کے ساتھ بھی انتہائی شفقت بھرا برتاؤ کیا اور اسے معاف کر دیا۔ ہمیں بھی خود پر غور کرنا چاہیے کہ ☆ کیا ہم دوسری اسلامی بہنوں کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آتی ہیں؟ ☆ کیا ہم بھی دوسری اسلامی بہنوں کے ساتھ نرمی والا سلوک کرتی ہیں؟ ☆ کیا ہم بھی اپنے ساتھ جھگڑا کرنے والیوں کو معاف کرتی ہیں؟ ☆ کیا ہم بھی اپنے ساتھ ظلم و زیادتی کرنے والیوں سے در گزر کرتی ہیں؟ ☆ کیا ہم بھی دوسری اسلامی بہنوں کا دل خوش کرنے کی کوشش کرتی ہیں؟ ☆ کیا ہم بھی پریشان حالوں کی مدد کرنے کی کوشش کرتی ہیں؟ ☆ کیا ہم بھی دوسری اسلامی

1 . . . حضرت خواجہ غریب نواز حیات و تعلیمات، ص ۷۰ ملخصا

بہنوں کے ساتھ ہمدردی کرکے ان کے غم دُور کرنے کی کوشش کرتی ہیں؟ ☆ کیا ہم بھی اپنے ساتھ بُرا سُلوک کرنے والیوں کو معاف کرتی ہیں؟ حالانکہ معاف کرنے اور دوسری اسلامی بہنوں سے عفوو درگزر کرنے کے بے شمار فضائل ہیں، آیئے! ترغیب کے لئے ایک حدیثِ مبارک سنتی ہیں: چُنانچہ

پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) محل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظلم کرے اُسے معاف کرے اور جو اُسے محروم کرے اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قطعِ تعلُّق کرے اُس سے تعلُّق جوڑے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! افسوس! فی زمانہ ہم نے تو دوسری اسلامی بہنوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنا اپنی زندگی کی ڈکشنری سے گویا کسی حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا ہے، حالانکہ دوسروں سے درگزر کرنا ربِّ کریم کا بہت پسندیدہ عمل ہے۔ مگر شیطان ہمارا اَزَلی دشمن ہے، اُسے ہرگز یہ گوارا نہیں کہ ہم آپس میں مَحبّت سے رہیں، ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں، ایک دوسرے کی عزّت و ناموس کی حفاظت کریں، ایک دوسرے کی غَلَطیوں کو نظر انداز کریں، اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کریں، اپنے حُقوق مُعاف کرنے کا جذبہ پیدا کریں، دوسری اسلامی بہنوں کے حُقوق کا لحاظ رکھیں، ایک دوسرے کے ساتھ تعاوُن کریں۔ اے کاش! خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے صَدقے میں ربِّ کریم ہمیں بھی دوسری اسلامی بہنوں کو مُعاف کرنے اور

---

1 ۔۔۔ مستدرک، کتاب التفسیر، باب شرح آیۃ کنتم خیر امۃ ۔۔۔ الخ، ۱۲/۳، حدیث: ۳۲۱۵

ان کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آنے کا جذبہ نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خواجہ صاحب اور تبلیغِ دِین

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت اور آپ کی زندگی کے روشن پہلوؤں کے بارے میں سُن رہی تھیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زندگی کا سب سے اَہم ترین مقصد تبلیغِ دین تھا، یہ وہ مقصد تھا جو آپ کو بارگاہِ رسالت سے نصیب ہوا تھا، چُنانچہ

سلطانُ الہند، حضرت خواجہ غریبِ نواز حسن سَنْجَری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جب مدینہ مُنوَّرہ کی حاضِری کے لئے گئے تو اس حاضری کے موقع پر سیِّدُ الْمُرسَلین، خَاتَمُ النَّبِیّین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے یہ بشارت ملی:

اے مُعینُ الدِّین! تُو ہمارے دِین کا مُعین (دین کا مددگار) ہے، تجھے ہندوستان کی وِلایت عطا کی، اجمیر جا، تیرے وُجُود سے بے دِینی دُور ہو گی اور اسلام رونق پذیر ہو گا۔[(1)]

اس فرمانِ عالی کو سننے کے بعد خدمتِ دین کے اسی مقدس جذبے کے پیشِ نظر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سفر کی مشکلات برداشت کرکے، طویل سفر کرکے ہند اجمیر شریف تشریف لائے اور لاکھوں لوگوں کی اندھیری زندگیوں کو اسلام کی روشنی سے نہ صرف مُنوَّر کیا، بلکہ ان کے دلوں سے دنیا کی مَحبَّت کو مٹا کر انہیں میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت و عقیدت کا دیوانہ بنا دیا اور ہر طرف اسلام کا پرچم بلند کر دیا۔

---

1 . . . سیر الاقطاب، ص ۱۴۲ ماخوذا

دل سے دنیا کی محبت کی مصیبت دور ہو   دیدو عشقِ مصطفٰے خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۷ ۵۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تبلیغِ دین اور مسلمانوں کو نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے جیسے عظیم کام کے لئے اپنا گھربار، رشتہ دار اور دوست احباب تک کو چھوڑ دیا، اسی طرح کئی بزرگانِ دِین نے اپنا تن، من، دھن سب دینِ اسلام کا پیغام عام کرنے اور تبلیغِ دِین کے لئے قربان کر دیا اور ہر دور میں بُزرگانِ دِین نے خوب محنت اور لگن سے علمِ دِین حاصل کیا اور اسلامی تعلیمات سے لوگوں کے دلوں کو بھی مُنوَّر کیا۔ آیئے! نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ پانے کے لئے دیگر اولیائے کرام کے خدمتِ دِین کے واقعات سنتی ہیں: چُنانچہ

داتا علی ہجویری کی تبلیغِ دین

حضرتِ داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی نیکی کی دعوت کے اَہم فریضے کو نبھانے کیلئے لاہور پہنچے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لاہور میں علم وحِکْمت کے ایسے دریا بہائے کہ وہ شہر جو پہلے کفر اور شرک کے اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کوششوں سے اسلام کا قلعہ بن گیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حُسنِ اخلاق سے کئی دلوں میں اسلام کی مَحبّت راسخ ہوگئی۔ لاہور میں آپ کے قیام کی مدت تقریباً تیس (30) سال ہے۔[1] اس تمام عرصے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شب وروز دِین کی تبلیغ میں مشغول رہے، آپ کی دلکش گفتگو، پُرنُور شخصیت اور دلوں میں اُتر جانے والے ارشاداتِ عالیہ لوگوں کو

1 . . . اللہ کے خاص بندے، ص۴۶۸

گمراہی کے دلدل سے نکال کر ہدایت کی راہ پر گامزن کرتے رہے۔

کاش! پھر لاہور میں نیکی کی دعوت عام ہو　　فیض کا دریا بہا دو سَروَرا داتا پیا

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۵۳۵)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تبلیغِ دین اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے اپنے گھر بار اور وطن سے ہجرت کرنے والے بُزرگوں میں سے پیرانِ پیر، روشن ضمیر، قندیلِ نورانی، محبوبِ صمدانی، حضرتِ شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی ذاتِ گرامی بھی ہے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے بھی علمِ دِین حاصل کرنے اور تبلیغِ دِین کو عام کرنے کے لئے کئی شہروں کی طرف سفر فرمایا، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی تبلیغِ دِین کی خدمات کو بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ محمد بن یحییٰ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں:

غوثِ اَعظم کی تبلیغِ دین

جب حضور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے عِلْمِ دِین سے فراغت حاصل کرلی، تو آپ درس و تدریس کرنے اور فتویٰ لکھنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے اور علم کی تبلیغ میں مصروف ہوگئے، چُنانچہ دُنیا بھر سے عُلَما آپ کی بارگاہ میں علم سیکھنے کے لئے حاضر ہوتے۔[1] حضرت قاضی ابو سعید مُبارک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا بغداد میں ایک مَدْرَسہ تھا، وہ اس میں وعظ و نصیحت اور لوگوں کو علم سکھایا کرتے تھے، جب قاضی صاحب کو آپ کے علمی و عملی کمالات کا علم ہوا تو قاضی صاحب نے اپنا مَدْرَسہ آپ

---

1 . . . قلائد الجواھر، ص ۵ ماخوذا

کے حوالے کر دیا، پھر جب لوگوں نے آپ کے فضل و کمال کا چرچا سنا تو لوگوں کی کثیر تعداد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں عِلْمِ دِین حاصل کرنے کے لئے حاضر ہونے لگی۔[1]

غوثِ اعظم سان مُوم سنگدل بنے ‌ ‌ ‌ مسلماں کافر کو تجھ کر دیکھ ہوئے

(قبالۂ بخشش، ص۱۰۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین نے نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے کس قدر کوششیں کیں اور اس راہ میں آنے والی مصیبتوں پر صبر کیا،

مگر افسوس! فی زمانہ اس قدر آسانیاں اور آسائشیں ہونے کے باوجود بھی ہم نیکی کی دعوت دینے سے غافل نظر آتی ہیں، ☆ہمارے بزرگانِ دین تو دشمنوں کے سامنے بھی نیکی کی دعوت عام کریں اور ہم اپنی اسلامی بہنوں کو گناہوں میں دیکھنے کے باوجود بھی نیکی کی دعوت نہ دیں۔ ☆ہمارے بُزرگانِ دین تو نیکی کی دعوت کی خاطر تکلیفیں برداشت کریں اور ہم اتنی آسانیاں ہونے کے باوجود بھی نیکی کی دعوت کی دُھومیں نہ مچائیں۔ ☆ہمارے بُزرگانِ دین تو نیکی کی دعوت کی خاطر طرح طرح کی اذیتوں سے گزریں اور ہم طرح طرح کی سہولتیں مُیَسَّر ہونے کے باوجود بھی نیکی کی دعوت نہ دیں۔ ☆ہمارے بزرگانِ دین تو گھر بار چھوڑ کر نیکی کی دعوت عام کریں اور ہم اپنے گھر میں رہتے ہوئے بھی نیکی کی دعوت عام نہ کریں۔ حالانکہ نیکی کی دعوت عام کرنا کس قدر عظیم کام ہے اس کا اندازہ اس روایت سے کیجئے، چُنانچہ

1…سیرت غوث اعظم، ص۵۸ ماخوذا

سایۂ عرش کس کو ملے گا؟

حضرت کَعب الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اللہ کریم نے تورات شریف میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے موسیٰ! جس نے نیکی کا حکم دیا، برائی سے منع کیا اور لوگوں کو میری اطاعت کی طرف بلایا تو اسے دنیا اور قبر میں میرا قُرب اور قیامت کے دن میرے عرش کا سایہ نصیب ہو گا۔[1]

کرم سے نیکی کی دعوت کا خُوب جذبہ دے　　دوں دھوم سنّتِ محبوب کی مچا یاربّ

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۷۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی نیکی کی دعوت عام کریں اور تبلیغِ دین کے لئے اپنی کوششوں کو جاری رکھیں اور اس کے لئے بہترین ذریعہ اَمیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامنِ کرم اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جانا بھی ہے۔

اَمیرِ اہلِ سنت کی تبلیغِ دِین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! بُزرگانِ دِین کی صحبت سے تربیت یافتہ اَمیرِ اہلِ سنت، حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی دورِ حاضر میں دِین کی خدمت اور نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہیں۔ آیئے! اَمیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نیکی کی دعوت عام کرنے اور تبلیغِ دین کے لئے کی جانے والی خدمات کے بارے میں سنتی ہیں: چُنانچہ

1 ... حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۶/ ۳۶، رقم: ۷۷۱۶

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نیکی کی دعوت اور تبلیغِ دین کو عام کرنے کے لئے کئی اَہم کاموں میں مصروف ہیں، آپ لوگوں کو نرمی و مَحبّت سے نیکی کی دعوت دے کر گناہوں سے روکنے کے لئے ہر دم کوشاں ہیں۔ اَمیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جہاں انفرادی کوشش کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کر رہے ہیں، وہیں آپ اپنے بیانات اور مَدَنی مذاکروں کے ذریعے بھی تبلیغِ دین میں اَہم کردار ادا کر رہے ہیں، آپ کے بیانات اور مَدَنی مذاکرے تاثیر کا تیر بن کر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ آپ کے سنّتوں بھرے اِصلاحی بیانات اور مَدَنی مذاکروں کو سننے والوں کی توجّہ کا عالَم دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماعات ہوں یا ہر ہفتے کو ہونے والا مَدَنی مذاکرہ کثیر عاشقانِ رسول آپ کے بیان اور رنگ برنگے مَدَنی پھولوں سے فائدے حاصل کر رہے ہیں۔

ہیں شَریعَت اور طَرِیقَت کی حَسِیں تصویر جو زُہد و تَقوٰی کے نَظارے حضرتِ عطّار ہیں

دعوتِ اسلامی اور تبلیغِ دین

اَمیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے تبلیغِ دین کے جذبے سے سرشار ہو کر عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوت اسلامی کی بنیاد رکھی اور اپنے مریدین و محبین کو بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کا ذہن دیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تَحریک دَعْوتِ اِسلامی سے وابَستہ مُبَلِّغِیْن عاجزی و اِنکساری کے ساتھ نیکی کی دَعوت دے کر بگڑے ہوئے لوگوں کی اِصلاح کی کوششیں کر رہے ہیں۔ یقیناً اَمیرِ اہلِ سنت اور مُخْلِص مُبَلِّغِیْن کی اِنْفِرادی و اِجتماعی کوششوں کا ہی تو صَدَقہ ہے کہ آج مُعاشرے میں سُنّتوں کی مَدَنی

بَہاریں عام ہیں، کل تک جو کُفر کی تارِیکیوں میں بھٹک رہے تھے، مُعاشرے کے نَاسُور سمجھے جاتے تھے، وَالِدَین کے نافرمان تھے، فیشن (Fashion) کے شیدائی تھے، بَدعقیدہ، گُلوکاروفنکار تھے، حَرام خوری اور عِشْقِ مَجازی کی آفت میں گرِفتار تھے، اَلْغَرَض طرح طرح کے گُناہوں کی دَلدَل میں دھنسے ہوئے تھے، مگر جب نیکی کی دعوت کادَرد رکھنے والے مُخْلِص مُبَلِّغِیْنِ دعوتِ اِسلامی نے خَوفِ خُدا میں ڈُوب کر اُنہیں فِکْرِ آخِرت پر مَبْنی نیکی کی دَعْوَت پیش کی تواُن کے دِل نَرم پڑگئے اور وہ بھی دعوتِ اِسلامی سے وابَستہ ہوکر سُنَّتوں کی دُھومیں مچانے والے بن گئے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاوُن کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم سب کی پیاری تحریک دعوتِ اسلامی اللہ پاک کے فضل وکرم، اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت اور بُزرگانِ دین کے فیضان سے ترقّی کے سفر پر گامزن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اب تک دعوتِ اسلامی 107 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے خدمتِ دین میں مصروفِ عمل ہے۔ جس کے لئے کروڑوں اربوں روپے کے اخراجات درکار ہوتے ہیں، لہٰذا آپ تمام اسلامی بہنوں سے گزارش ہے کہ دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام تمام شعبہ جات کے جُملہ اَخراجات کے لیے آپ خود بھی اپنے ڈونیشن کے ذریعے تعاون کیجئے اور اپنے والدین، بہن بھائی، محارم رشتے دار اور دیگر اسلامی بہنوں کو بھی دعوتِ اسلامی کے

مَدَنی کاموں کا تعارف کروایئے اور فنڈ جمع کرانے کی بھرپور ترغیب دلایئے، بالخصوص رَجَبُ الْمُرَجَّب، شَعْبَانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں تو اس کی کوشش خوب بڑھا دیجئے اور ثوابِ جاریہ کی حق دار بن جایئے۔ اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں اور جملہ شعبہ جات کے لیے خوب خوب ڈونیشن دینے اور دُوسروں سے بھی جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نبوّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

لباس پہننے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلِ سنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مَدَنی پھول**" سے لباس پہننے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: پہلے دو(2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: ☆ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔(2) حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ

1 ۔۔۔ مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام۔۔۔الخ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ۔۔۔ معجم اوسط، ۲/۵۹، حدیث: ۲۵۰۴

اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جِنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات شرمگاہ کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (1)

☆جو کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ**۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (2) ☆جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (3) ☆لباس حلال کمائی سے ہو۔ ☆پہنتے وقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مثلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں، ☆اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (یعنی اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے۔ ☆عورت زَنانہ ہی لباس پہنے، چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔ ☆**تکبُّر** کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے، تکبُّر ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت تھی اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آ گیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صِفَت ہے۔ (4)

1...مرآۃ المناجیح، ۱/۲۶۸

2...شعب الایمان، باب الملابس والاوانی، ۵/۱۸۱، حدیث: ۶۲۸۵

3...ابوداود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ۴/۳۲۶، حدیث: ۴۷۷۸

4...ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، مطلب في اللبس، ۹/۵۷۹، بہارِ شریعت، ۳/۴۰۹، حصہ: ۱۶

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ **اہلِ سنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھِدْیَۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:10 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اَمیرُ المومنین، حضرت علیُّ المُرتضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا، تمہاری دُعاؤں کا محافظ، رَبِّ کریم کی رِضا کا باعث اور تمہارے اَعمال کی پاکیزگی کا سبب ہے۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عَفُوّ و غفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروروں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ...الخ، ص ۲۷۰

2...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"دُعا کے فضائل و آداب"** دعا بندوں کے لئے ربِّ کریم سے رابطے کا بہترین ذریعہ ہے، دُعا عبادت کا مَغز ہے، دُعا مومن کا ہتھیار ہے، دُعا مُحسِن کا شکریہ ادا کرنے کا ذریعہ ہے۔ دُعا کی برکت سے دِینی و دُنیوی بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں، مومن کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں دُعا کرنے کے فضائل، دُعا کرنے کے آداب، قرآن و احادیث میں دُعا کرنے کی ترغیبات، دعائیں قبول ہونے اور نہ ہونے کی وجوہات کے ساتھ بُزرگانِ دِین کے دُعا کے حوالے سے واقعات و ترغیبات سنیں گی،

اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! سب سے پہلے دُعا کے مُتَعَلِّق ایک واقعہ سنتے ہیں: چُنانچہ

دُعا کی برکت سے ظالم حاکم سے نجات

تابعی بُزرگ، حضرت صَفْوان مازنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جو کثرت سے عبادت، خُوب گریہ وزاری اور کثرت سے دعا کرنے والے بُزرگ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بھتیجے کو ظالم وجابر حاکم ابنِ زیاد نے قید کر لیا تو آپ بہت پریشان ہوئے اور اپنے بھتیجے کی رہائی کے لئے بصرہ کے اُمَرا اور بااثر لوگوں سے سفارش کروائی لیکن کامیابی نہ ہو سکی، ابنِ زیاد نے سب کی سفارشوں کو رَدکر دیا، حضرت صَفْوَان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بڑی تکلیف دِہ حالت میں رات گزاری اور رات کے پچھلے پہر انہیں اچانک اُونگھ آ گئی تو خواب میں کسی کہنے والے نے کہا: اے صَفْوَان! اُٹھ اور اپنی حاجت طلب کر! یہ خواب دیکھ کر ان کی آنکھ کھل گئی، ایک انجانے سے خوف نے ان کے جسم پر لرزہ طاری کر دیا تھا تو انہوں نے وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی اور پھر رو رو کر بارگاہِ خُداوندی میں دُعا مانگی، یہ اپنے گھر میں مصروفِ دُعا تھے اور وہاں ابنِ زیاد بے چینی اور کَرب میں مبتلا تھا، اس نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ مجھے حضرت صَفْوَان کے بھتیجے کے پاس لے چلو، سپاہی فوراً ابنِ زیاد کے پاس آئے، ظالم حکمران اپنے سپاہیوں کے ساتھ جیل کی جانب چل دیا، وہاں پہنچ کر اس نے جیل کے دروازے کھلوائے اور بلند آواز سے کہا: حضرت صَفْوَان کے بھتیجے کو فوراً رہا کر دو، اس کی وجہ سے میں نے ساری رات بے چینی کے عالم میں گزاری ہے، حاکم کی آواز سن کر سپاہیوں نے فوراً حضرت صَفْوَان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے

بھتیجے کو جیل سے نکالا اور ابنِ زیاد کے سامنے لا کھڑا کیا، ابنِ زیاد نے بڑی نرمی سے گفتگو کی اور کہا: جاؤ! خُوشی خُوشی اپنے گھر چلے جاؤ، تم پر کسی قسم کا کوئی جُرمانہ وغیرہ نہیں، اتنا کہہ کر ابنِ زیاد نے اسے رہا کر دیا۔ وہ سیدھا اپنے چچا حضرت صَفْوان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے پاس پہنچا اور دروازے پر دستک دی، اندر سے پوچھا: کون؟ تو آواز آئی آپ کا بھتیجا۔ اپنے بھتیجے کی اس طرح اچانک آمد پر آپ بہت حیران ہوئے اور دروازہ کھول کر اندر لے گئے، پھر حقیقتِ حال دریافت کی تو اس نے سارا واقعہ سنا دیا، حضرت صَفْوان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اللہ کریم کا شکر ادا کیا اور اپنے بھتیجے سے گفتگو کرنے لگے۔ (1)

مِہرباں تُو ہی تُو ہی مددگار اُس دُکھی دل کا تُو حامیِ کار

جس کو دُنیا نے ٹھکرا دِیا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۳۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ حضرت صَفْوان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے رات کے پچھلے پہر اُٹھ کر جب دُعا کی اور اپنی حاجت بارگاہِ الٰہی میں پیش کی تو وہ دعا فوراً قبول ہوئی اور آپ کے بھتیجے کو ظالم حاکم کی قید سے رہائی نصیب ہوگئی۔ واقعی دُعا کی بڑی برکتیں ہیں، دعا آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے، دعا عافیت کا ذریعہ ہے، دُعا برکت کا ذریعہ ہے، دعا رحمتِ الٰہی کا دروازہ ہے، دعا بلاؤں کو دور اور مقاصد کو پورا کرتی ہے، دعا کی برکت سے مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں، دعا کی برکت سے مصیبت اور غم دور ہوتے ہیں، دعا کی برکت سے ظالموں سے چھٹکارا نصیب ہوتا ہے اور بالخصوص صُبح کے وقت مانگی جانے والی دُعائیں اللہ کریم کی بارگاہ میں قبول ہوتی ہیں، چُنانچہ

---

1 ۔۔۔ عیون الحکایات، الحکایۃ الحادیۃ والسبعون بعد الثلاثمائۃ ۔۔۔ الخ، ص ۳۲۴

جلد قبول ہونے والی دعا

نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: کونسی دُعا قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رات کے پچھلے پہر اور فرضوں کے بعد مانگی جانے والی دعا۔[1]

یاد رکھئے! رات کے پچھلے پہر میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے، کیونکہ یہ تجلیاتِ اِلٰہیہ کے نزول کا وقت ہوتا ہے اور ہر فرض نماز کے بعد بھی دعا قبول ہوتی ہے، کیونکہ نماز ربّ سے مناجات کا نام ہے اور اس سے فضل مانگنے کا محل ہے۔ ترمذی کی روایت میں یوں ہے: رات کے پچھلے پہر ربّ کی رحمت بندے سے زیادہ قریب ہوتی ہے، اگر ہو سکے تو اُن کے ساتھی بن جاؤ جو اِس وقت اللہ پاک کا ذکر کرتے ہیں۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صُبح کے وقت مانگی جانے والی دعائیں قبول ہوتی ہیں، صُبح کے وقت بارگاہِ الٰہی سے نِدا دی جاتی ہے: ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اس کو عطا کروں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا میں اس کی توبہ قبول کروں؟ ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا میں اس کی دُعا کو قبول کروں؟ ہے کوئی مجھ سے سوال کرنے والا میں اسے عطا کروں؟

مگر افسوس صد افسوس! فی زمانہ راتوں کو اُٹھ کر عبادت کرنے اور دعائیں کرنے کی بجائے ساری ساری راتیں فضولیات اور گناہوں میں گزار دی جاتی ہیں، کبھی ساری رات فلمیں ڈرامے دیکھے جاتے تو کبھی ساری رات سہیلیوں کے ساتھ فُضُول باتوں

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید، ۵/۳۰۰، حدیث: ۳۵۱۰

2 ۔۔۔ دلیل الفالحین، کتاب الدعوات، باب فی مسائل من الدعاء، ۴/۳۰۳، تحت الحدیث: ۱۴۹۸ ملتقطا

میں گزاردی جاتی ہے۔ کبھی موبائل فون پر باتیں کرتے ہوئے تو کبھی موبائل پر گانے باجے اور ویڈیوز دیکھتے ہوئے اپنی راتوں کو برباد کیا جاتا ہے، رات کے پچھلے پہر دعائیں کیا کی جاتیں نمازِ فجر ہی چھوڑدی جاتی ہے اور پھر نماز کا وقت بستر پر ہی گزار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ ہمیں چاہئے کہ گناہوں سے بچ کر نہ صرف نمازِ فجر بلکہ ساری نمازیں پابندی سے ادا کرنے کی کوشش کیا کریں، آیئے! مل کر دُعا کرتی ہیں:

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعا کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! ☆دُعا دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، ☆دُعا اللہ پاک سے مُناجات کرنے، اس کا قُرب پانے، اس کی عظیم بارگاہ سے مُرادیں مانگنے، اس کے فضل و انعام کا مستحق ہونے، بخشش و مغفرت کا پروانہ حاصل کرنے اور دُنیوی واُخروی مَصائِب و مُشکِلات کے حل کا بڑا آسان اور مُجرَّب ذریعہ ہے، ☆دُعا مانگنا اللہ ربُّ العزت کے پیارے بندوں کی پیاری عادت بھی ہے، ☆دعا ایک بہترین عبادت بھی ہے، ☆دُعا مانگنا پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سنّتِ مبارکہ بھی ہے اور ☆دُعا گنہگار بندوں کے حق میں اللہ پاک کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت وسعادت بھی ہے، دُعا کی اَہمیّت اور قدر ومنزلت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ قرآنِ پاک میں اللہ پاک اپنے بندوں کو نہ صرف اپنی بارگاہ میں دُعا مانگنے اور مناجات کرنے کا حکم دے رہا ہے، بلکہ ساتھ ہی ان

دعاؤں کی قبولیت کی خُوشخبری سے بھی نواز رہا ہے، چُنانچہ

اللہ پاک پارہ 24 سورۂ مومن آیت نمبر 60 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اور تمہارے ربّ نے فرمایا مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔ (پ۲۴، المومن:۶۰)

اس آیتِ کریمہ کے تحت اِمام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تفسیرِ کبیر میں فرماتے ہیں: یہ بات معلوم ہے کہ قیامت کے دن انسان کو اللہ پاک کی عبادت سے ہی نفع پہنچے گا اس لئے اللہ کریم کی عبادت میں مشغول ہونا انتہائی اَہم کام ہے اور چونکہ عبادات کی اَقسام میں دُعا ایک بہترین قسم ہے اس لئے یہاں بندوں کو دعا مانگنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا۔[1] اسی طرح پارہ 2 سُورۃُ البقرۃ کی آیت نمبر 186 میں ارشاد ہوتا ہے:

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ ترجَمۂ کنزالایمان: دُعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔ (پ۲، البقرة:۱۸۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم کس قدر خوش نصیب ہیں کہ اللہ پاک اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ پاک میں فرمار ہا ہے مجھ سے دُعا کرو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ امیری ہو یا غریبی، خوش حالی ہو یا تنگدستی، بیماری ہو یا تندرستی، مصیبت میں ہوں یا عافیت میں، دنیوی پریشانی ہو یا دینی، اَلْغَرَض! ہر حال میں اللہ پاک کی بارگاہ میں دعائیں کرتے رہنا چاہئے، ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی دعائیں کرتے تھے، آپ وقتاً فوقتاً دُعا کی اَہمیّت کو بھی بیان فرماتے اور رات

1 ... تفسیر کبیر، پ۲۴، المؤمن، تحت الآیۃ: ۶۰، ۹/۵۲۷

دن مصروفِ دُعا رہنے کی ترغیب بھی ارشاد فرماتے۔ آیئے! دُعا کی اَہمیّت و فضیلت کے بارے میں چند اَحادیثِ مُبارکہ سنتی ہیں: چُنانچہ

دُعا کی فضیلت پر احادیثِ مُبارکہ

1. ارشاد فرمایا: **اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ** یعنی دُعا عبادت کا مَغز ہے۔ (1)
2. ارشاد فرمایا: دعا مسلمانوں کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمان و زمین کا نور ہے۔ (2)
3. ارشاد فرمایا: **لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنَ الدُّعَاءِ** یعنی اللہ کریم کی بارگاہ میں دُعا سے زیادہ کوئی چیز محترم و مُکرّم نہیں۔ (3)
4. ارشاد فرمایا: جس شخص کے لئے دُعا کا دروازہ کھول دیا گیا تو اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھول دیا گیا، اللہ پاک سے کئے جانے والے سوالوں میں سے پسندیدہ سوال عافیت کا ہے۔ جو مصیبتیں نازل ہو چکیں اور جو نازل نہیں ہوئیں، ان سب میں دُعا سے نفع ہوتا ہے، تو اے اللہ پاک کے بندو! دُعا کرنے کو (اپنے اوپر) لازم کر لو۔ (4)
5. ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں، جو تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دے اور تمہارے رزق کو وسیع کر دے؟ رات دن اللہ پاک سے دُعا مانگتے رہو کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (5)

---

1 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، ۵/۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۲

2 ... مستدرک، کتاب الدعاو التکبیر ... الخ، باب لیس شیء اکرم ... الخ، ۲/۱۵۸، حدیث: ۱۸۴۴

3 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، ۵/۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۱

4 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء النبی، ۵/۳۲۱، حدیث: ۳۵۵۹

5 ... مسند ابی یعلی، مسند جابر بن عبد اللہ، ۲/۲۰۱، حدیث: ۱۸۰۶

دعا کی برکتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ احادیثِ مُبارکہ میں دُعا مانگنے کے کیسے فضائل بیان فرمائے گئے ہیں، ان کے علاوہ بھی دعا کرنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، مثلاً☆دعا مومن کا ہتھیار ہے۔☆دعا دین کا ستون ہے۔☆دُعا مصیبت و بلا کو اترنے نہیں دیتی۔ ☆دعا مانگنا دشمن سے نجات اور رزق وسیع ہونے کا ذریعہ ہے۔ ☆دُعا کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔☆دُعا رحمت کی چابی ہے۔☆دعا اللہ پاک کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ ☆دُعا بلاؤں کو ٹال دیتی ہے۔☆دعا کرنے والے کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔☆دعا اللہ پاک کی بارگاہ میں قدر و منزلت حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔☆دُعا بے سہاروں اور غم کے ماروں کا سہارا ہے۔☆دعا مددِ الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔☆دُعا کرنے سے بارگاہِ الٰہی میں مقام و مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے

منقول ہے کہ ایک دن حضرت عُتْبَۃُ الغُلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں آئے، تو اُس وقت حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پارہ 27 کی اس آیت کریمہ:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (پ۲۷، الحدید:۱۶)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔

کی تفسیر بیان کر رہے تھے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس آیت کی ایسی تفسیر بیان کی کہ لوگ رونے لگے، اس دوران ایک جوان مجلس میں کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: اے مومن بندے! کیا مجھ جیسا فاسق و فاجر بھی اگر توبہ کرلے تو اللہ کریم قبول فرمائے گا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ربِّ کریم تیرے گناہوں کو معاف کر دے گا، جب حضرت عتبہ نے یہ بات سنی تو ان کا چہرہ زرد پڑ گیا اور کانپتے ہوئے چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے، جب انہیں ہوش آیا تو حضرتِ حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان کے قریب آکر یہ اشعار پڑھے، جن کا ترجمہ کچھ یوں ہے کہ

اے اللہ پاک کے نافرمان جوان! تُو جانتا ہے کہ نافرمانی کی سزا کیا ہے؟ نافرمانوں کے لئے پُر شور جہنم ہے اور حشر کے دن کی سخت ناراضی ہے۔ اگر تُو نارِ جہنم پر راضی ہے تو بے شک گناہ کرتا رہ، ورنہ گناہوں سے رُک جا۔ تُو نے اپنے گناہوں کے بدلے اپنی جان کو رہن رکھ دیا ہے، اس کو چھڑانے کی کوشش کر۔

عُتْبہ نے پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے، جب ہوش آیا تو کہنے لگے: اے شیخ! کیا مجھ جیسے بدبخت کی توبہ ربِّ رحیم قبول کرلے گا؟ آپ نے کہا: درگزر کرنے والا ربّ ظالم بندے کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، اس وقت عُتْبہ نے سر اٹھا کر ربِّ کریم سے تین دعائیں مانگیں:

(1)...اے اللہ! اگر تُو نے میرے گناہوں کو معاف اور میری توبہ کو قبول کرلیا ہے تو ایسے حافظے اور عقل سے میری عزت افزائی فرما کہ میں قرآنِ مجید اور علومِ دین میں سے جو کچھ بھی سنوں، اُسے کبھی فراموش نہ کروں۔

(2)...اے اللہ! مجھے ایسی آواز عنایت فرما کہ میری قراءت کو سن کر سخت سے سخت دل بھی موم ہو جائے۔

(3)...اے اللہ! مجھے رزقِ حلال عطا فرما اور ایسے طریقے سے رزق دے جس کا میں تصوُّر بھی نہ کر سکوں۔

چُنانچہ اللہ کریم نے حضرت عُتْبہ کی تینوں دعائیں قبول کر لیں، ان کا حافظہ اور فہم و فراست بڑھ گئی اور جب وہ قرآن کی تلاوت کرتے تو ہر سننے والا گناہوں سے تائب ہو جاتا تھا اور ان کے گھر میں ہر روز شوربے کا ایک پیالہ اور دو روٹیاں (رزق حلال سے) پہنچ جاتیں اور کسی کو معلوم نہیں تھا کہ یہ کون رکھ جاتا ہے اور حضرت عُتْبَۃُ الغُلام رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی ساری زندگی ایسا ہی ہوتا رہا۔[1]

ہو مقبول ہر اِک دُعا یااِلٰہی نہ کر رد کوئی اِلتجا یااِلٰہی
ترا یااِلٰہی ترا یااِلٰہی رہے ذِکْر آٹھوں پَہَر میرے لب پر

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب حضرت عُتْبَۃُ الغُلام رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے توبہ کی اور بارگاہِ اِلٰہی میں دُعا اور استغاثہ پیش کیا تو آپ کی تینوں دعائیں قبول ہوئیں اور آپ کو اللہ کریم کی بارگاہ میں مقام و مرتبہ حاصل ہوا اور آپ ربِّ کریم کے محبوب بندوں میں شامل ہو گئے۔ یقیناً دُعا کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، دُعا بندے کو رب کے قریب کر دیتی ہے، دُعا افضل ترین عبادت ہے۔

1...مکاشفۃ القلوب، الباب الثامن فی التوبۃ، ص۲۸، ۲۹۔ نیکی کی دعوت، ص۴۰۶

یاد رکھئے! جس طرح تمام عبادتوں کے کچھ نہ کچھ شرائط و آداب ہوتے ہیں، جن پر اُن عبادات کے قبول و دُرست ہونے کا دار و مدار ہوتا ہے، اسی طرح دُعا کے بھی کچھ آداب ہیں، دُعاؤں کی قبولیت میں اُن آداب کو ایک خاص اَہمیّت حاصل ہے، اگر دُعامیں اُن آداب کا خیال رکھا جائے تو قبولیتِ دُعا کے اِمکانات بڑھ جاتے ہیں، لہٰذا اگر ہم چاہتی ہیں کہ ہماری دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوجائیں تو ہمیں چاہیے کہ دُعاکے آداب کا خاص خیال رکھا کریں۔ چُنانچہ

آدابِ دعا

والدِ اعلیٰ حضرت، حضرتِ علامہ مولانا نَقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دُعا کے موضوع پر ایک بہترین کتاب بنام "**اَحسَنُ الوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاء**" تحریر فرمائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کی علمی و تحقیقی مجلس المدینۃ العلمیہ نے انتہائی محنت و لگن کے ساتھ اس کتاب کی تسہیل و تخریج کا کام سرانجام دیا اور **فضائلِ دعا** کے نام سے شائع کیا۔ یہ کتاب دعا سے مُتَعَلِّق تمام احکام کی جامع ہونے کے ساتھ ساتھ کئی قرآنی آیات کی تفسیر، احادیث کی تشریح، نہایت اَہم عقائد کی تحقیق اور اَہم وضاحتوں کے ساتھ ایک زبردست علمی شاہکار ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ ہر اسلامی بہن کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔ لہٰذا اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ھدیّۃً حاصل کیجئے اور اس کو پڑھئے۔ آیئے! اس کتاب سے دعا کے کچھ آداب اور ان سے حاصل ہونے والے ایمان افروز نِکات سنتی ہیں:

دُرُودِ پاک پڑھیے

یاد رکھیے! دُعا کے آداب میں سے ایک اَدَب دعا سے پہلے اور بعد میں دُرُودِ پاک پڑھنا بھی ہے، کیونکہ درودِ پاک کی برکت سے دُعا قبولیت کے زیادہ قریب ہو جاتی ہے: چُنانچہ

دُرُودِ پاک کی برکت سے قبولیتِ دُعا

حضرت اَبُو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ پاک سے اپنی حاجت کا سوال کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے پھر اللہ پاک سے اپنی حاجت طلب کرے اور اپنی دُعا کو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھ کر ختم کرے، کیونکہ اللہ پاک دونوں دُرُودوں کو قبول فرماتا ہے اور وہ پاک ہے اس بات سے کہ (دُعا کے اَوّل و آخر) دونوں دُرُودوں (کو تو قبول کرے اور ان) کے درمیان (والی چیز یعنی) دُعا کو چھوڑ دے۔ [1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے دُرُودِ پاک کی کثرت کیا کریں، بالخصوص اپنی دُعاؤں کے شُروع اور آخر میں تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مُبارکہ پر دُرُودِ پاک لازمی پڑھا کریں، اس کی بَرَکت سے ہماری دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں مَقبول ہوں گی۔ دعا سے پہلے درودِ پاک پڑھنے کی تو خود نبیِ کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی ترغیب ارشاد فرمائی ہے: چُنانچہ

1 . . . دلائل الخیرات، فصل فی الفضل الصلوۃ، ص ۴

دُعا سے پہلے دُرُودِ پاک پڑھنے کی ترغیب

حضرت فُضَالہ بن عُبَید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ (مسجد میں) تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی اور پھر یوں دُعا مانگی: **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ** یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رَحم فرما۔ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ** یعنی اے نمازی! تُو نے جلدی کی، (پھر دُعا کا طریقہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:) جب تُو نماز پڑھ کر بیٹھے تو پہلے اللہ پاک کی ایسی حمد کر جو اس کے لائق ہے، پھر مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ اور اُس کے بعد دُعا مانگ۔ راوی کا بیان ہے کہ اِس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی، پھر اللہ پاک کی حمد بیان کی اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا تو آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ**، اے نمازی! تُو دُعا مانگ! تیری دعا قبول کی جائے گی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تمام مسلمانوں کے لئے دُعا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جب ہم اپنے لیے دُعا مانگیں تو سب اہلِ اسلام کو اس دُعا میں شریک کر لیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر دُعا مانگنے والا خود قابلِ عطا نہ بھی ہو تو کسی بندے کا طُفیلی ہو کر مراد کو پہنچ جائے گا۔

1 … ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات... الخ، ۲۹۰/۵، حدیث: ۳۴۸۷

حضرت ابو الشیخ اَصبہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت کرتے ہیں: جو شخص مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لیے دُعائے خیر کرتا ہے قیامت کو جب ان کی مجلسوں پر گزرے گا تو ایک کہنے والا کہے گا: یہ وہ ہے کہ تمہارے لیے دُنیا میں دُعائے خیر کرتا تھا پس وہ اس کی شفاعت کریں گے اور بارگاہِ اِلٰہی میں عرض کر کے اسے جنّت میں لے جائیں گے۔

قرآنِ کریم میں تمام مسلمانوں کیلئے دُعا کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے اللہ پاک پارہ 26 سورۂ محمد کی آیت نمبر 19 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِؕ (پ ۲۶، محمد: ۱۹) ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اے محبوب اپنے خاصّوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

حضرتِ عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَتَبَ اللهُ لَهٗ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً یعنی جو شخص سب مسلمان مردوں اور عورتوں کیلئے استغفار کرے، اللہ کریم اس کے لئے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔(1)

شیخ طریقت، اَمیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ" میں فرماتے ہیں: جھوم جائیے! اربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ ہاتھ آگیا! ظاہر ہے اِس وَقت روئے زمین پر کروڑوں مسلمان موجود ہیں

1... مجمع الزوائد، کتاب التوبة، باب الاستغفار للمؤمنین... الخ، ۱۰/۳۵۲، حدیث: ۱۷۵۹۸

اور کروڑوں بلکہ اَربوں دنیا سے چل بسے ہیں۔ اگر ہم ساری اُمّت کی مغفِرت کیلئے دعا کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ! ہمیں اَربوں، کھربوں نیکیوں کا خزانہ مل جائے گا۔

آیئے! میں اور آپ مل کر تمام مومنین و مومنات کے لئے دُعا کرتی ہیں، میرے ساتھ مل کر پست آواز سے پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ۔

یعنی اے اللہ! میری اور ہر مومن و مومِنہ کی مغفِرت فرما۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ جب بھی پریشانیاں دور ہونے، بیماریوں سے شفا پانے، رزق میں برکت پانے اور حصولِ مغفرت کے لئے دُعائیں مانگیں تو اپنی دُعاؤں میں اپنے مسلمان بھائیوں، مسلمان بہنوں، اپنی استانیوں اور والدین کے لئے بھی ضرور دُعا کریں، یاد رہے کہ والدین کے لئے دُعا کرنا انسان کے حق میں نعمتوں کا سبب ہے، حدیثِ پاک میں ہے: **اِذَا تَرَکَ الْعَبْدُ الدُّعَاءَ لِلْوَالِدَیْنِ فَاِنَّهٗ یَنْقَطِعُ عَنْهُ الرِّزْقُ** یعنی جب بندہ والدین کے لئے دُعا کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اس سے رِزق روک دیا جاتا ہے۔[1] لہٰذا جب بھی دُعا مانگیں تو اپنے گھر والوں اور بالخصوص والدین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

یقینِ کامل کے ساتھ دُعا مانگئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم دُعا کے آداب سن رہی تھیں، دُعا ایک

---

1 ...کنز العمال، کتاب النکاح، الباب الثامن فی بر الوالدین، جز ۱۶، ۸/۲۰۱، حدیث: ۴۵۵۴۸

نعمت اور دونوں جہانوں میں کام آنے والی دولت ہے، دُعا اپنے ربّ کی بارگاہ میں اپنی التجا پیش کرنے کا ذریعہ ہے، لہٰذا جب بھی دُعا مانگیں تو رحمتِ الٰہی پر یقینِ کامل، اخلاص اور عاجزی وانکساری کرتے ہوئے اپنے دل کو حاضر رکھیں اور دُعا مانگنے والی اس بات کا یقین رکھے کہ اللہ پاک میری دُعا اپنے فضل وکرم سے ضرور قبول فرمائے گا۔ کیونکہ غفلت سے مانگی جانے والی دُعا اللہ پاک قبول نہیں فرماتا، چُنانچہ

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک سے اس طرح دُعا مانگا کرو کہ تمہیں قبولیتِ دُعا کا پورا یقین ہو اور یاد رکھو کہ اللہ پاک غافل دل کی دُعا نہیں سُنتا۔(1)

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ بے توجُّہی و بے یقینی سے صرف رسمی انداز میں دُعا نہ مانگیں بلکہ جب بھی دُعا کریں تو انتہائی توجّہ اور یکسوئی کے ساتھ، دل ودماغ کو حاضر کر کے یقینی انداز میں کریں۔ کیونکہ مومنوں کے لئے سب سے بڑی سعادت اور خوشخبری کی بات یہ ہے کہ ان کی دُعائیں بارگاہِ الٰہی سے رَدّ نہیں ہوتیں، چُنانچہ

مومن کی دُعا رَدّ نہیں ہوتی

حضرت ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہمیں خبر ملی ہے کہ بروزِ قیامت بندۂ مومن کو بارگاہِ الٰہی میں کھڑا کیا جائے گا، اللہ پاک پوچھے گا: اے بندے! کیا تُو میری ہی عبادت کرتا تھا؟ عرض کرے گا: ہاں! ربِّ کریم پھر پوچھے گا: کیا تُو مجھ سے ہی دُعا کرتا تھا؟ کہے گا: ہاں! اللہ کریم پھر پوچھے گا: کیا تُو مجھے ہی یاد کرتا تھا؟ عرض کرے گا:

1 … ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی جامع الدعوات، ۵/۲۹۲، حدیث: ۳۴۹۰

ہاں! تو ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! جس جگہ بھی تُو نے مجھے یاد کیا میں نے اسی جگہ تجھے یاد رکھا اور جب بھی تُو نے دعا مانگی تو میں نے تیری دُعا کو شرفِ قبولیت بخشا۔ پھر حضرت ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **بندۂ مومن کی کوئی دُعا رد نہیں کی جاتی (1) جو کچھ اس نے مانگا یا تو وہ اسے دنیا ہی میں عطا کر دیا جاتا ہے (2) یا اس کا ثواب آخرت کے لئے ذخیرہ کرلیا جاتا ہے (3) یا اس دُعا کے سبب اس کی خطائیں مٹادی جاتی ہیں۔**[1]

یاالٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں قُدسیوں کے لب سے آمیں رَبَّنا کا ساتھ ہو

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِمام بخاری کے وسیلے سے دعا

علامہ تاج الدّین سُبْکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی وفات کے (دوسو سال) بعد سمرقند میں خشک سالی کی وجہ سے قحط پڑ گیا، لوگوں نے بارہا نمازِ استسقا پڑھی اور دعائیں مانگیں لیکن بارش نہ ہوئی، پھر ایک نیک شخص جو زُہد و تقویٰ اور پرہیزگاری کی وجہ سے مشہور تھا، شہر کے قاضی کے پاس گیا اور اسے مشورہ دیا کہ تم شہر کے لوگوں کو لے کر امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مزار پر جاؤ اور وہاں جا کر اللہ پاک سے بارش کی دُعا مانگو، شاید تمہاری دُعا قبول ہو جائے۔ قاضی نے یہ مشورہ قبول کر لیا اور لوگوں کے ساتھ امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی قبر پر آیا، امام بخاری کے وسیلے

1 ...حلیۃ الاولیاء، ثابت البنانی، ۲/۳۶۸، رقم: ۲۵۹۵

سے دعائیں کیں اور گریہ وزاری کی، امام بخاری سے قبولیتِ دُعا کے لیے سفارش کی، نہایت ہی خشوع و خضوع سے اس نے دُعا مانگی، اسی وقت آسمان پر بادل چھا گئے اور سات روز تک مسلسل بارش ہوتی رہی اور اتنی بارش ہوئی کہ لوگوں کے لیے مقام خرتنگ سے سمرقند تک پہنچنا بھی مشکل ہو گیا۔(1)

نیکوں کے وسیلے سے دعا مانگئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندوں اولیائے کرام و بزرگ ہستیوں کے وسیلے سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اولیائے کرام و بزرگ ہستیوں کے وسیلے سے ربِّ کریم کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں، اولیائے کرام و بزرگ ہستیوں کے وسیلے سے مشکلات آسان ہوتی اور مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھئے! دُعا کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ اللہ پاک کے نیک بندوں اور صالحین کے وسیلے سے دعا کریں، ہمارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بُزرگانِ دین بھی اللہ پاک کے نیک بندوں کے وسیلے سے دعائیں مانگتے تھے، آیئے! ایک واقعہ سنتی ہیں: چُنانچہ

امامِ اعظم کو وسیلہ بنا کر دُعا مانگتے

حضرت امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ جب کسی مسئلہ کا حل میرے لئے مشکل ہو جاتا تھا تو میں بغداد جا کر حضرت امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قبر مبارک کے پاس بیٹھ کر اپنے اور خُدا کے درمیان امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مُبارک قبر کو وسیلہ

1 . . . طبقات الشافعیة الکبری، الطبقة الثانیة، ۲/۲۳۴

بنا کر دعا مانگتا تھا تو میری مراد پوری جاتی اور مسئلہ حل ہو جایا کرتا تھا۔[1] لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ جب بھی دُعا کریں تو نیک بندوں کے وسیلے سے دُعا کیا کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ! ہماری دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں ضرور قبول ہوں گی۔ اللہ پاک ہمیں خوب خوب دُعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعائیں قبول نہ ہونے کی وجہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! ربِّ کریم سے مانگی گئی دُعائیں رائِگاں نہیں جاتیں، بالفرض اگر ہماری کوئی دُعا قبول نہ ہو تو اسے اپنا قصور ہی سمجھا جائے اور غور کرنا چاہئے کہ کس وجہ سے ہماری دعائیں قبول نہیں ہو رہیں، ہمیں دعا مانگنا نہیں آتی، دُعا کے آداب نہیں آتے یا پھر ہم نے ایسے اسباب اپنا لیے ہیں، جن کی وجہ سے ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتی ہیں۔ آیئے! قبولیتِ دعا میں رکاوٹ کے سب سے بڑے سبب کے بارے میں سنتی ہیں: چُنانچہ

گناہوں میں مبتلا رہنا

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دُعائیں قبول نہ ہونے کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: گناہوں سے **تَلَوُّث** (یعنی گناہوں میں مبتلا رہنا)

---

1 … الخیرات الحسان، ص ۹۴

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُعا قبول نہ ہونے کے اس سبب پر ہمیں غور و فکر کرنا چاہئے کہ ایک طرف ہم گناہوں میں مبتلا ہیں اور دوسری طرف دعاؤں کے قبول نہ ہونے پر ہم شکوہ و شکایت کرتیں اور دُعا قبول نہ ہونے پر طرح طرح کی باتیں بناتی ہیں کہ نہ جانے ہم سے ایسی کون سی خطا ہوگئی جس کی ہمیں سزا مل رہی ہے۔

اگر پوچھا جائے کہ آپ نَماز تو پڑھتی ہی ہوں گی؟ تو شاید جواب ملے: نہیں۔ دیکھا آپ نے! زَبان پر تو بے ساختہ جاری ہو رہا ہے، نہ جانے کیا خَطا ہم سے ایسی ہوئی ہے؟ جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے! اور نَماز میں غَفلت تو نظر ہی نہیں آرہی! گویا نَماز نہ پڑھنا تو (مَعَاذَ الله) کوئی گُناہ ہی نہیں ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی بھی وقت ہے اپنے گناہوں سے توبہ کرلیجئے، نیک اعمال اور نمازوں کی پابندی شروع کردیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه! نیکیاں کرنے اور عبادت کا بیج بونے کا مہینا جاری و ساری ہے، اس مہینے میں خوب خوب نیکیاں کرلیجئے، آج سے ہی فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل پر کمر باندھ لیجئے، نفلی روزے رکھئے اور ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی بہاریں لوٹنے والی بن جائیے۔ اس مہینے کی جہاں بے شمار برکتیں ہیں وہیں اس مہینے کی 15 تاریخ کو حضرت اِمام جعفر صادق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا عُرس منایا جاتا ہے۔ آئیے! اپنے دل میں نیکیوں کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی سیرتِ مُبارکہ کا مختصر ذکرِ خیر سنتی ہیں: چُنانچہ

تذکرۂ حضرتِ امام جعفر صادق

حضرتِ **امام جعفر صادِق** رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی وِلادت 17 ربیع الاوّل 83 ہجری پیر شریف

کے دن مدینۃ المنورہ میں ہوئی۔ حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کُنْیَت ابو عبداللہ اور ابو اسماعیل جبکہ لقب صادق، فاضل اور طاہر ہے۔ حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرتِ امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ظاہری و باطنی علوم کے جامع تھے، عبادت و ریاضت اور مجاہدے میں مشہور تھے۔ مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک زمانے تک حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ بابرکت میں آتا رہا، میں نے ہمیشہ آپ کو تین عبادتوں میں سے کسی ایک میں مصروف پایا، یا تو آپ نماز پڑھتے ہوئے نظر آتے یا تلاوتِ قرآن میں مشغول ہوتے یا پھر روزہ دار ہوتے۔[1] حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے دنیا کو حکم اِرشاد فرمایا: اے دُنیا! جو میری عبادت کرے تُو اس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے تُو اسے تھکا دے۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو 68 برس کی عمر میں 15 رجب المرجب 148 ہجری کو کسی بدنصیب نے زہر دیا، جو ان کی شہادت کا سبب بنا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزارِ اقدس جنّتُ الْبَقِیع والدِ محترم حضرت امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پہلو میں ہے۔[3]

صدقِ صادق کا تَصَدُّق صادِقُ الاسلام کر — بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

(حدائق بخشش، ص۱۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . شرح شجرہ قادریہ، ص۵۸ بتغیر قلیل

2 . . . حلیۃ الاولیاء، جعفر بن محمد صادق، ۲۲۶/۳، رقم: ۳۷۸۵

3 . . . شرح شجرہ قادریہ، ص۵۹

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ شَہَنْشاہِ نبوّت، مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

گھر میں آنے جانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مَدَنی پھول" سے گھر میں آنے جانے کی سنّتیں وآداب سنتی ہیں: ☆جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: **بِسْمِ اللہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ** ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ کریم پر بھروسا کیا، اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت۔(2) اِنْ شَآءَ اللہ! اس دعا کوپڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گی، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللہ کریم کی مدد شاملِ حال رہے گی۔ ☆گھر میں داخل ہونے کی دعا: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللہِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا** ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتی ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئیں اور اسی کے نام سے باہر آئیں اور اپنے ربِّ کریم پر ہم نے بھروسا کیا۔(3) دعا پڑھنے کے بعد گھر

1...مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ١/٩٧، حدیث: ١٧٥

2...ابوداود، کتاب الادب، باب مایقول اذا خرج...الخ ۴/۴٢٠، حدیث: ٥٠٩٥

3...ابوداود، کتاب الادب، باب مایقول الرجل اذا دخل...الخ، ۴/۴٢٠، حدیث: ٥٠٩٦

والوں کو سلام کریں پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کریں اس کے بعد سورۃُ الْاِخلاص شریف پڑھئے۔ اِنْ شَآءَاللہ! روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی، ☆اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: **اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْن** ترجمہ: "ہم پر اور اللہ کریم کے نیک بندوں پر سلام" تو فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔[1] یا اس طرح کہے: **اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ** (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مُبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔[2] ☆جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم** کیا میں اندر آسکتی ہوں؟ ☆اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جائیے ہوسکتا ہے کسی مجبوری کے تحت اجازت نہ دی ہو۔

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ٩/ ٦٨٢

2 . . . بہارِ شریعت، ٣/ ٤٥٣، حصہ: ١٦

بیان:11 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سُلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمعہ کے دن اور رات میں سو (100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ پاک اُس کی سو (100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستّر (70) آخرت کی اور تیس (30) دُنیا کی اور اللہ کریم ایک فرشتہ مُقرّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یُوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلا شُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا، جیسا میری حیات میں ہے۔ (1)

تُو زندہ ہے واللہ تُو زندہ ہے واللہ
مِرے چشمِ عالَم سے چھپ جانے والے

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی

---

1 ... جمع الجوامع، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

اَچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا سے بے پروا کر دیا

حضرت عامر بن رَبیعہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ صحابیِ رسول تھے، جائیداد، مال و دولت اور عطیات و جاگیروں سے دُور رہنے والے تھے، غزوۂ بدر میں بھی شریک ہوئے۔ انہوں

2... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

نے بڑی عزّت و کرامت کے ساتھ زندگی بسر کی اور سلامتی کے ساتھ اپنے رَبِّ کریم سے جاملے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک عربی اُن کے پاس آیا تو اُنہوں نے اس کا اِکرام کیا اور اسے بہترین جگہ ٹھہرایا۔ پھر اس کی ضروریات کے مُتَعَلِّق رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی۔ پھر ایک اور شخص نے ان کے پاس آکر کہا: میں نے حضور نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرب کی بہترین زمین سے ایک حصّہ پیش کیا ہے اور ایسی ہی زمین کا ایک ٹکڑا آپ کو بھی پیش کرنا چاہتا ہوں جو آپ اور آپ کے بعد آپ کی اولاد کو کام آئے۔ حضرت عَامِر بن رَبِیعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: مجھے تیری زمین کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ آج قرآنِ مجید کی ایسی آیت نازل ہوئی ہے جس نے ہمیں دُنیا سے غافل و بے پروا کر دیا ہے (وہ یہ ہے):

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۚ① (پ۱۷، الانبیاء: ۱)

ترجَمۂ کنزُالایمان: لوگوں کا حساب نزدیک اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صحابیِ رسول، حضرت عامر بن رَبِیعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی اس حکایت میں ہمارے لئے درس ہی درس ہے۔ پہلے تو اس بات پر غور کیجئے کہ جناب عامر بن رَبِیعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ صحابی ہیں، رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تَرْبِیَت یافتہ ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت میں رہنے والے ہیں، کاشانۂ نبوت ان کا

1... حلیة الاولیاء، عامر بن ربیعة، ۱/ ۲۳۴، رقم: ۵۷۹

مکتب ہے، اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ وہ نفس پر اعتماد کرتے اور بلا تکلّف زمین قبول فرما لیتے، لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وہ زمین کا ٹکڑا اس وجہ سے قبول نہ فرمایا کہ کہیں اس کی دیکھ بھال میں مصروف ہو کر میں بھی غفلت میں نہ پڑ جاؤں۔ کہیں اس کی مصروفیت مجھے یادِ آخرت سے غافل نہ کر دے، کہیں اس میں مشغولیت مجھے علمِ دین سے دُور نہ کر دے، بس اسی وجہ سے وہ اس زمین سے دست بردار ہو گئے۔ یہاں ہمارے لیے یہ درس ہے کہ حضرت عامر بن ربیعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ صحابی ہونے کے باوجود ہر اس کام سے دُور رہنا چاہتے ہیں جس میں مصروفیت کی وجہ سے وہ آخرت سے غافل ہو جائیں تو ہم جو غفلت میں مبتلا ہیں بلکہ غفلت میں غرق ہو چکی ہیں، غفلت میں ڈوبی ہوئی ہیں، ہمیں ایسے کاموں سے بچنے کی کتنی ضرورت ہے جو ہمیں آخرت سے غافل کرنے والے ہوں۔

غفلت کی تعریف

غفلت کہتے کسے ہیں، آیئے سنتی ہیں: چنانچہ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب باطنی بیماریوں کی معلومات کے صفحہ نمبر 179 پر ہے: غفلت سے مراد وہ بُھول ہے جو انسان پر احتیاط کی کمی کے باعث طاری ہوتی ہے۔[1] فرائض، واجبات اور سنّتِ مؤکّدہ کی ادائیگی میں غفلت ناجائز، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ لہٰذا ہر اسلامی بہن کو اس سے بچنا لازم ہے۔

غفلت کے نقصانات

غفلت انسان کو بہت سے نقصانات سے دوچار کرتی ہے۔ ☆غفلت ہی وہ شے

1 . . . باطنی بیماریوں کی معلومات، ص۱۷۹

ہے **جو** انسان کو آخرت بھلا دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کو دُنیا میں غرق کر دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کو قبر کی تیاری بُھلا دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے** جو انسان کو موت سے بے پروا کر دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کو میدانِ محشر کے ہولناک مراحل بُھلا دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کو حساب کتاب کی سختی سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کو دین پر عمل سے دُور کر دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کو شریعت کی پیروی سے محروم کر دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کو اچھے بُرے کی تمیز سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کی نظروں میں غلط اور صحیح کا فرق مٹا دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کی نظروں میں صرف دُنیا ہی کو سب کچھ دکھاتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** منافع کے بجائے نقصان کے سودے کرواتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کو فرض نماز کی ادائیگی سے محروم کر دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کو واجبات پورا کرنے سے روک دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** سنّتوں پر عمل میں رُکاوٹ بنتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کو اس کے مقصدِ حقیقی سے ہٹا کر اسے خسارے میں مبتلا کر دیتی ہے۔ لہٰذا اس سے ضرور بالضرور ہوشیار رہنا چاہیے اور اس سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

غفلت سے بچنے کا قرآنی حکم

قرآنِ پاک میں بالکل واضح طور پر ارشاد فرمایا گیا ہے کہ انسان غفلت میں مبتلا

نہیں ہونا چاہیے۔ چنانچہ پارہ 9 سورۃُ الاعراف آیت نمبر 205 میں فرمانِ خداوندی ہے:

وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ﴿۲۰۵﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور غافلوں میں نہ ہونا۔

(پ ۹، الاعراف: ۲۰۵)

قرآنِ پاک میں ایک اور مقام پر غفلت سے دُور رہنے کی ترغیب کے ساتھ اس کے اسباب بھی بیان فرمائے گئے ہیں۔ چنانچہ اللہ کریم کا ارشاد ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِۚ ترجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذِکر سے غافِل نہ کرے۔

(پ ۲۸، المنافقون: ۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت علّامہ خازن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی تفسیرِ خازن میں لکھتے ہیں: اس آیتِ مُبارَکہ میں ایمان والوں کو نصیحت کی جارہی ہے کہ اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ پاک کے ذِکر سے غافل نہ کردے جیسا کہ انہوں نے منافقوں کو اللہ کے ذکر سے غافل کردیا۔[1]

غفلت کی حقیقت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں شک نہیں کہ اولاد اللہ پاک کی نعمت ہے، اس میں شک نہیں کہ رزقِ حلال بھی اللہ پاک کی نعمت ہے، اس میں بھی شک نہیں کہ عالیشان اور عمدہ مکان، دیگر آسائشیں اور جائز سہولیات سب اللہ پاک کی نعمتیں ہیں، جبکہ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اولاد کی تربِیَت کرنا کارِ ثواب ہے۔ لیکن

1 ... تفسیر خازن، پ ۲۸، المنافقون، تحت الآیۃ: ۹، ۴/ ۲۹۴

اس طرح سے ان چیزوں میں مگن ہو جانا کہ آخرت تک یاد نہ رہے، اس طرح سے اولاد کو اہمیت دینا کہ ان کی خاطر فرائض و واجبات ترک ہونے لگیں، اس طرح سے آسائشیں جمع کرنے میں لگ جانا کہ ان میں مشغولیت دین اور شریعت سے دُور کر دے، اس طرح سے دُنیا بنانے کی فکر میں مبتلا ہو جانا کہ اسلامی احکامات کی پروانہ کی جائے، دَھن کی دُھن میں ایسی مصروفیت کہ موت اور اس کے بعد کے احوال کی یاد نہ آئے اسی کو غفلت کہتے ہیں۔ یہی غفلت کہلاتی ہے۔

ہم دُنیا میں کیوں آئیں؟

یاد رکھئے! ہم دُنیا میں اس لیے نہیں آئیں کہ پیسے پر پیسہ رکھیں اور نوٹ پر نوٹ جوڑیں بلکہ دُنیا میں اس لیے آئیں ہیں کہ حلال مال میں سے اللہ کی راہ میں خوب خرچ کریں، ہم دُنیا میں اس لیے نہیں آئیں کہ دُنیا کے معاملات سیکھیں اور دُنیا کے لیے تگ ودو کرتی کرتی موت کی دہلیز تک پہنچ جائیں بلکہ ہم دُنیا میں اس لیے آئیں ہیں کہ دین سیکھیں، پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتیں سیکھیں اور ان پر عمل کر کے اپنی زندگی گل و گلزار بنائیں۔ ہم دُنیا میں اس لیے نہیں آئیں کہ اپنے بچوں کو انگریزی تعلیم دلائیں اور انہیں مغربی تہذیب کا دلدادہ بنائیں بلکہ اولاد کی نعمت اللہ پاک نے اس لیے دی ہے کہ اس کی بہترین اسلامی تَربِیَت کر کے اسے مُعاشَرے کا ایک بہترین فرد بنائیں۔ ہم دُنیا میں اس لیے نہیں آئیں کہ اپنے بینک بیلنس میں اضافہ کریں بلکہ ہم دُنیا میں اس لیے آئیں ہیں کہ اپنی نیکیوں والے اعمال نامے میں اضافہ کریں۔ ہم دُنیا میں اس لیے نہیں آئیں کہ غفلت میں مبتلا ہو کر اپنے مقصدِ حیات کو بھول جائیں بلکہ دُنیا میں

ہمارے آنے کا مقصد یہ ہے کہ غفلت سے بچ کر صرف اور صرف اللہ پاک اور اس کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے کاموں میں زندگی بسر کریں۔

موت آئے گی اچانک یاد رکھ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی وقت ہے کہ خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیے، ابھی سے دین پر عمل کی تگ و دو میں لگ جائیے، یاد رکھئے! ہم نہیں جانتیں کہ ہماری موت کب آئے گی، ہم نہیں جانتیں کہ ہماری یہ چلتی سانسوں کی مالا کب بکھر جائے گی، یہ مت سوچئے کہ صرف بوڑھے مرتے ہیں، یہ مت سوچئے کہ ابھی تو میں جوان ہوں تھوڑی بڑی ہوں گی تو دین پر عمل کی طرف مائل ہوں گی۔ یہ مت سوچئے کہ ابھی تو زندگی کے کئی دن باقی ہیں، یہ مت سوچئے کہ ابھی تو موج مستی کے دن ہیں، بعد میں نماز روزے کی طرف مائل ہوں گی۔ یہ مت سوچئے کہ ابھی سے میں ان کاموں میں کیوں پڑوں ابھی تو موت بہت دُور ہے۔ یاد رکھئے! موت کی کوئی ضمانت نہیں، آج کا دن ہماری زندگی کا آخری دن ہو گا یا آنے والی رات ہماری زندگی کی آخری شب ہو گی، ہمیں کچھ پتہ نہیں، بلکہ ہمارے پاس تو اس بات کی بھی کوئی ضمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس بھی لے پائیں گی یا نہیں؟ ممکن ہے جو سانس ہم لے رہی ہیں وہی آخری ہو، دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے۔ آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں بالکل ٹھیک ٹھاک تھی، اسے بظاہر کوئی مرض بھی نہ تھا، لیکن اچانک دِل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے چند ہی لمحوں میں موت کے گھاٹ اُتر گئی، فلاں تندرست تھی اچانک حادثہ ہوا اور وہ موت کے منہ میں چلی گئی۔

فلاں یوں اچانک چلی گئی اور فلاں یوں اچانک چلی گئی۔ آیئے! خود کو غفلت سے جگانے کیلئے 2 عبرت ناک واقعات سنتی ہیں، اے کاش! ہم گناہوں سے سچی پکّی توبہ کر کے نیکیوں میں مشغول ہو جائیں۔

(1) سیلاب میں غرق ہو گیا

منقول ہے ایک شخص نے سیلاب (Flood) آنے کی جگہ اپنا گھر بنا رکھا تھا۔ جب اس سے کہا گیا کہ یہ بہت خطرناک جگہ ہے یہاں سے ہٹ جاؤ۔ تو اس نے کہا: مجھے معلوم ہے کہ یہ جگہ خطرناک ہے لیکن اس کی خُوبصورتی وشادابی نے مجھے تعجب میں ڈال دیا ہے۔ اس سے کہا گیا کہ تمام رونقیں اور خُوبصورتیاں زندگی کے ساتھ ہیں، لہٰذا اپنی جان کی حفاظت کر، اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈال۔ اُس نے کہا: میں یہ جگہ ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ پھر ایک رات حالتِ نیند میں اسے سیلاب نے آلیا اور وہ غرق ہو کر مر گیا۔[1]

(2) شادی کے ارمان خاک ہو گئے

فیصل آباد کے میڈیکل کالج کے فائنل ائیر (Final Year) کا ایک ذہین ترین طالبِ علم اپنے دوست کے ہمراہ پکنک منانے چلا۔ پکنک پوائنٹ پر پہنچ کر اُس کا دوست ندی میں تیرنے کیلئے اُترا مگر ڈوبنے لگا، مستقبل کے ڈاکٹر نے اُس کو بچانے کی غرض سے جذبات میں آ کر پانی میں چھلانگ لگا دی، اب وہ تیرنا تو جانتا نہیں تھا لہٰذا خود بھی پھنس گیا۔ قسمت کی بات کہ اُس کا دوست تو جُوں تُوں کر کے نکلنے میں کامیاب ہو گیا مگر آہ! **مستقبل کا ڈاکٹر** بے چارہ ڈُوب کر موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ کُہرام مچ گیا، ماں باپ کے

1 ۔۔۔ عیون الحکایات، الحکایۃ الثامنۃ بعد الخمسمائۃ، ص ۴۴۶

بڑھاپے کا سہارا پانی کی موجوں کی نذر ہو گیا، اس کے روشن مُستقبل سے مُتَعَلِّق ماں باپ کے سُہانے سپنے شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے اور وہ بے چارہ ذہین طالبِ علم (Student) M.B.B.S کے فائنل امتحان کا رِزَلٹ ہاتھ میں آنے سے قبل ہی قبر میں جا پہنچا۔

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے　　مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے　　زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

موذی اَمراض کی تباہ کاریاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے اچانک موت آنے کے دو واقعات سنے ہیں، آج کل موذی اَمراض چلتے پھرتے انسانوں کو جس تیزی سے موت کے منہ میں دھکیل رہے ہیں اس میں بھی ہمارے لیے عبرت کا سامان ہے، اور جدید سائنس کی تمام تر کوششوں کے باوجود موذی اَمراض سے ہونے والی اَموات میں مزید اضافہ ہی ہوتا چلا جارہا ہے، دُنیا بھر کے ممالک ان اَمراض کی لپیٹ میں ہیں، آیئے! ان جان لیوا بیماریوں میں مرنے والوں کی تعداد اور ان کی تباہ کاریاں ملاحظہ کیجئے، تاکہ ہماری غفلت کا پردہ چاک ہو جائے اور ہم اپنی موت سے پہلے پہلے آخرت کی تیاری کرنے والی بن جائیں۔ چنانچہ

ہیپاٹائٹس کی تباہ کاریاں

ان موذی اَمراض میں سے ایک ہیپاٹائٹس ہے، یہ ایک ایسی بیماری ہے جو جگر کو

اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے اور آہستہ آہستہ انسان کو موت کے منہ کی طرف دھکیلنا شروع کر دیتی ہے۔ عالمی ادارۂ صحت کی رپورٹ کے مطابق دُنیا بھر میں ہونے والی اموات کی آٹھویں سب سے بڑی وجہ ہیپاٹائٹس ہے۔ اس بیماری کے باعث سالانہ تقریبا 1.4 ملین یعنی تقریباً 14 لاکھ افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے کی ایک رپورٹ کے مطابق دُنیا بھر میں ہیپاٹائٹس کے پینتیس کروڑ مریض تھے ان مریضوں میں ڈیڑھ کروڑ پاکستانی بھی شامل تھے۔

کینسر کی تباہ کاریاں

ان موذی اَمراض میں سے ایک کینسر بھی ہے۔ اسے اپنی تباہ کاری کی وجہ سے "خاموش موت" بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ انسان کو بڑی خاموشی اور تیزی سے موت کے منہ کی طرف لے جاتا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق ایک سال میں ایک کروڑ افراد کینسر کی وجہ سے جان کی بازی ہار گئے۔ ایک جائزے کے مطابق سال 2017 میں کینسر موت کی دوسری سب سے بڑی وجہ تھا۔ اُس وقت دُنیا میں ایک تہائی اموات کینسر سے ہوئیں۔ عالمی ادارۂ صحت کے مطابق 21 ویں صدی میں اموات کی سب سے بڑی وجہ کینسر ہو سکتی ہے۔ 2018 میں کینسر سے ہونے والی اَموات میں ایشیا پہلے نمبر پر رہے۔

ٹی بی کی تباہ کاریاں

ان موذی اَمراض میں سے ایک ٹی بی بھی ہے۔ اس کو اگرچہ خطرناک نہیں سمجھا جاتا لیکن یہ بھی ایسی بیماری ہے جو موت کا شکار بنا سکتی ہے۔ صرف ہمارے مُلکِ

پاکستان میں 9 لاکھ سے زائد افراد ٹی بی کا شکار ہیں اور دُنیا بھر میں ہونے والی اموات میں سے 5 فیصد اموات کی وجہ ٹی بی ہوتی ہے۔

ہارٹ اٹیک کی تباہ کاریاں

ان جان لیوا اَمراض میں سے ایک ہارٹ اٹیک بھی ہے، پاکستان میں ہونے والی اَموات میں سے 35 فیصد سے زائد کی وجہ ہارٹ اٹیک ہے۔عالمی ادارۂ صحت کی رپورٹ کے مطابق دُنیا بھر میں سالانہ ایک کروڑ 70 لاکھ افراد عارضۂ قلب میں مبتلا ہو کر موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔

بلڈ پریشر کی تباہ کاریاں

ان مُوذی بیماریوں میں سے ایک ہائی بلڈ پریشر (High Blood Pressure) بھی ہے۔ایک وقت تھا جب یہ مرض صرف زیادہ عمر کے افراد تک محدود تھا مگر اب یہ مرض اس قدر عام ہو چکا ہے کہ اب 6 سال کے بچے بھی اس سے محفوظ نہیں رہے۔اسے خاموش قاتل (Silent Killer) بھی کہا جاتا ہے۔ 30 سے 40 سال کی عمر میں ہونے والی اَموات کی ایک بڑی وجہ ہائی بلڈ پریشر بھی ہے۔

دمہ کی تباہ کاریاں

ان بیماریوں میں سے ایک دمہ بھی ہے۔ایک تحقیق کے مطابق پاکستان میں 7 فی صد آبادی اس مرض میں مبتلا ہے۔ عالمی ادارۂ صحت کے مطابق دُنیا بھر میں تقریباً 23 کروڑ افراد دمہ کے مریض ہیں اور تقریباً اڑھائی لاکھ انسان اس مرض سے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

روڈ ایکسڈنٹ کی تباہ کاریاں

روڈ ایکسیڈنٹ بھی دُنیا میں موت کی ایک بڑی وجہ ہے۔ صرف شہر کراچی میں سالانہ 26 ہزار چھوٹے بڑے حادثات رپورٹ ہوتے ہیں۔ اور جو رپورٹ نہیں ہوتے ان کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ سال 2012 میں روڈ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ہلاکتوں کی کل تعداد 10 لاکھ 20 ہزار تھی اور سال 2016 میں یہ تعداد بڑھ کر 13 لاکھ 35 ہزار تک پہنچ گئی۔ رواں برس مزید 15 ہزار کا اضافہ ہو کر یہ تعداد ساڑھے 13 لاکھ ہو گئی، جبکہ زخمیوں کی تعداد 5 کروڑ سے زائد ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان موذی اَمراض سے ہونے والی تباہ کاریوں کے اعداد و شمار ہماری آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہیں۔ ان میں سے بعض اَمراض تو ایسے ہیں جو جب تک اپنی آخری اسٹیج تک نہیں پہنچتے مریض کو پتہ ہی نہیں چلتا، اور اس وقت سوائے ندامت، افسوس، بے بسی، بے کسی اور ڈاکٹروں کی تسلیوں اور گھر والوں کی حسرت بھری نگاہوں کے کچھ نظر نہیں آتا۔ آیئے! ہم سب مل کر دعا کرتے ہیں کہ یااللہ پاک ہمیں ان تمام موذی اَمراض سے ہمیشہ کے لیے محفوظ فرما، ہماری غفلت کے پردوں کو بھی چاک فرما اور ہمیں جلد از جلد نیک بننے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک کام اور ہماری غفلتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری زندگی کا

ایک ایک لمحہ بڑا قیمتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ ہر ہر لمحہ ہمارے لیے اللہ پاک کی طرف سے نعمت بھی ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری زندگی ہر آن تیزی سے کم ہوتی جارہی ہے۔ لہٰذا عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اِس فانی دُنیا کے دھوکے میں مبتلا ہو کر سونے(Gold)اور جوَاہِرات سے زیادہ قیمتی لَمحات کی ناقدری کرنے کے بجائے تقویٰ وپرہیز گاری اپنائیے، اپنے شب وروز فُضُولیات اور دُنیوی عَیش کوشیوں میں برباد مت کیجئے، شریعت نے جن کاموں کا حُکم دیا ہے ان کی ادائیگی میں سُستی نہ کیجئے اور جن سے منع کیا ہے اُن سے رُکنے میں لمحہ بھر بھی تاخیر نہ کیجئے۔ ہمیں بہت سے ایسے کاموں کا حکم دیا گیا ہے جو ہماری دُنیا و آخرت کے لیے بہترین سرمایہ ثابت ہوسکتے ہیں مگر افسوس کہ ہماری سستیاں ہی ختم نہیں ہوتیں۔ آیئے! چند ایک ایسے کام سنتی ہیں۔

نماز کے فائدے اور ہماری غفلتیں

ہمیں قرآن واحادیث میں نماز کا حکم دیا گیا ہے مگر ہم غَفلت کے سبب نماز نہیں پڑھتیں حالانکہ نماز حُقوقُ اللہ میں سے اِنتہائی اَہم فریضہ ہے اور دین کے بنیادی کاموں میں سے ایک نماز ہے۔ پانچ ارکانِ اسلام میں ایمان کے بعد سب سے پہلا فرض نماز ہی ہے۔ آیئے! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف فیضانِ نماز سے نماز کے 25 فضائل سنتی ہیں،

نماز کے 25 فضائل

☆ نماز اللہ پاک کی خُوش نودی کا سبب ہے[1] ☆ نماز میٹھے مصطفٰے، مکی مَدَنی

1… تنبیہ الغافلین، باب الصلوات الخمس، ص ۱۵۰

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے[1] ☆ نماز انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنّت ہے ☆ نماز اندھیری قبر کا چراغ ہے[2] ☆ نماز عذابِ قبر سے بچاتی ہے[3] ☆ نماز قیامت کی دھوپ میں سایہ ہے ☆ نماز پُل صراط کے لیے آسانی ہے[4] ☆ نماز نور ہے[5] ☆ نماز جنّت کی کُنجی ہے[6] ☆ نماز جہنّم کے عذاب سے بچاتی ہے ☆ نماز سے رحمت نازل ہوتی ہے ☆ اللہ پاک بروزِ قیامت نمازی سے راضی ہوگا ☆ نماز دین کا ستون ہے[7] ☆ نماز سے گناہ مُعاف ہوتے ہیں[8] ☆ نماز دُعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے ☆ نماز بیماریوں سے بچاتی ہے ☆ نماز سے بدن کو راحت ملتی ہے ☆ نماز سے روزی میں بَرَکت ہوتی ہے ☆ نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے بچاتی ہے ☆ نماز شیطان کو ناپسند ہے ☆ نماز قبر کے اندھیرے میں تنہائی کی ساتھی ہے ☆ نماز نیکیوں کے پلڑے کو وزنی بنادیتی ہے[9] ☆ نماز مومن کی معراج ہے[10] ☆ نماز کا وقت پر ادا کرنا تمام اعمال سے افضل ہے[1] ☆ نمازی کے لیے سب

1... سننِ کبری للنسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء، ۵/۲۸۰، حدیث:۸۸۸۸ ماخوذا

2... تنبیه الغافلین، باب الصلوات الخمس، ص ۱۵۱ ماخوذا

3... احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت ومابعده، الباب السابع فی حقیقت الموت۔۔۔الخ، ۵/۲۵۹ ملخصا

4... تنبیه الغافلین، باب الصلوات الخمس، ص ۱۵۱

5... مسلم، کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، ص ۱۱۵، حدیث: ۵۳۴

6... مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد الله، ۵/۱۰۳، حدیث: ۱۴۶٦۸

7... شعب الایمان، باب فی الصلوات، ۳/۳۹، حدیث: ۲۸۰۷

8... معجم کبیر، ۶/۲۵۰، حدیث ۶۱۲۵ ماخوذا

9... تنبیه الغافلین باب الصلوات الخمس، ص ۱۵۱ ماخوذا

10... مرآۃ المناجیح، ۲/۱۲

سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اُسے بروزِ قیامت اللہ پاک کا دیدار ہوگا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! نماز کے کتنے فائدے ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ پانچوں نمازیں ان کے اوقات میں پابندی سے ادا کیا کریں۔ اللہ پاک ہمیں پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

زکوۃ اور ہماری غفلتیں

شریعت نے ہمیں صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں پورے سال میں ایک مرتبہ اپنے مال میں سے صرف اڑھائی فیصد زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا ہے ہم صرف مال جمع کرنے میں تو مشغول ہیں مگر اس کا حق ادا کرنے سے غافل ہیں حالانکہ زکوٰۃ دینے سے مال میں برکت ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے گھر میں امن وسکون ہوتا ہے، زکوۃ دینے والی پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے مصیبتیں دُور ہوتی ہیں جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دے گا تو بے شک اللہ پاک اس سے اس کے مال کے شر کو دُور کر دے گا۔[2]

تقویٰ اور ہماری غفلتیں

شریعت ہمیں تقویٰ و پرہیز گاری اپنانے کا حکم دیتی ہے، افسوس! کہ ہم اس بہترین خصلت سے محروم ہیں، جب کسی کے سینے میں تقویٰ و پرہیز گاری کی شمع روشن ہو جاتی ہے تو اگرچہ وہ کوئی سیاہ فام ہی کیوں نہ ہو اس کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں، جس

1... تنبیہ الغافلین، باب الصلوات الخمس، ص ۱۵۱

2... معجم اوسط، ۱/۴۳۱، حدیث: ۱۵۷۹

خوش نصیب کے دل میں تقویٰ کا نور پیدا ہو جائے نیکیاں کرنا اور گناہوں سے بچنا اس کے لیے آسان ہو جاتا ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بڑھ کر ہے اور تمہارے دین کا بہترین عمل تقویٰ (یعنی پرہیز گاری) ہے۔**(1)

فرض حج اور ہماری غفلتیں

شریعتِ مطہرہ نے ہمیں استطاعت ہونے پر پوری زندگی میں صرف ایک فرض حج کرنے کا حکم دیا ہے، لیکن افسوس بہت سی اسلامی بہنیں کثیر مال و دولت رکھنے اور حج کی شرائط مکمل ہونے کے باوجود فرض حج کرنے سے محروم رہتی ہیں اور یوں بہانے بناتی نظر آتی ہیں کہ ابھی تو بچوں کی شادی کرنی ہے، ابھی تو مکان بھی بنوانا ہے ان سب معاملات سے فارغ ہو کر آرام سے حج بھی کرلیں گی۔ حالانکہ حج فرض ہونے پر بغیر عذرِ شرعی اس میں تاخیر کرنا گناہ ہے۔ جو اسلامی بہنیں بلاوجہ حج کرنے میں سستی کرتی رہتی ہیں انہیں چاہیے اس حدیثِ پاک سے عبرت حاصل کریں، چنانچہ رسولِ کریم، نبیِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: **جو شخص (استطاعت ہونے کے باوجود) فرض حج نہ کرے اور مر جائے تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔**(2)

سنّتوں بھرے کام اور ہماری غفلتیں

اسی طرح شریعت کے تقاضوں میں سے ایک تقاضہ یہ بھی ہے کہ ہم سنّتوں کے

1 ... معجم اوسط، ۳/۹۲، حدیث: ۳۹۶۰

2 ... المصنف لابن ابی شیبه، کتاب الحج، باب فی الرجل یموت ولم یحج ... الخ، ۸/۴۵۷، حدیث: ۱۴۶۶۵ ملتقطا

مطابق زندگی بسر کرنے والی بنیں۔ ہمارا اُٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا، دیکھنا، سننا، بولنا، کھانا، پینا، پہننا، سونا، جاگنا، گھر بسانا، اندازِ مُعاشَرَت، نظامِ تَرْبِیَت، تعلیم و تعلم، رہن سہن، چال چلن، عادات اطوار اَلْغَرَض! ہمارا ہر ایک کام سنّت کے مطابق ہو۔ ہم گفتگو کریں تو سنّت کے مطابق، بیٹھیں تو سنّت کے مطابق، چلیں تو سنّت کے مطابق، دیکھیں تو سنّت کے مطابق، ملاقات کریں تو سنّت کے مطابق، کھائیں تو سنّت کے مطابق، کچھ پئیں تو سنّت کے مطابق، ہم سوئیں تو سنّت کے مطابق، عبادت کریں تو سنّت کے مطابق، پہنیں تو سنّت کے مطابق، پڑھیں تو وہی علم جو ہمیں سنّت کے قریب کر دے، اَلْغَرَض! ہمارا ہر ایک کام سنّت کے مطابق ہو مگر افسوس کہ ہم سنّتوں سے بہت دُور ہیں۔ جدید تہذیب نے ہمیں کئی سنّتوں پر عمل سے غافل کر دیا ہے، حالانکہ ایک مسلمان کو سنّتوں پر عمل کا شیدائی ہونا چاہیے۔ تاجدارِ انبیا، رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

حُقوقُ العباد اور ہماری غفلتیں

اسی طرح شریعتِ مطہرہ ہمیں حُقوقُ العباد ادا کرنے کی تاکید کرتی ہے۔ مگر افسوس اس سے بھی ایک تعداد ہے جو غافل نظر آتی ہے۔ حُقوقُ العباد سے غفلت برتنے کا ہی نتیجہ ہے کہ گھریلو زندگی میں بدامنی و بے چینی عام ہے، بے سکونی کی فضا نے چین کی نیند سے محروم کر رکھا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ ہے کہ آج ایک تعداد ہے

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام...الخ، ١/٥٥، حدیث:١٧٥

جو اپنے تو تمام تر حُقوق چاہتی ہے لیکن دوسروں کے حُقوق ادا کرنے سے گریز کرتی نظر آتی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ گھریلو زندگی میں بے چینی اور بدامنی کی فضا قائم ہوتی جارہی ہے۔ دوسروں کے حُقوق دبانے والیاں عبرت حاصل کریں کہ حضرت عبدُ اللہ بن اُنیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ اللہ کریم قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا کہ کوئی دوزخی دوزخ میں اور کوئی جنّتی جنّت میں داخل نہ ہو جب تک وہ حُقوق العباد کا بدلہ نہ ادا کر دے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہماری غفلتیں اور ہمارے اَسلاف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غفلت کی نیند سے بیدار ہو جائیے، فکرِ آخرت پیدا کیجئے، اور مرنے سے پہلے موت کی تیاری کر لیجئے۔ ذرا سوچیں تو سہی کہ اگر ہم یونہی دُنیا کی رونقوں میں مست رہیں، مال و دولت اور جائیداد کو سنبھالتی رہیں اور یومِ حساب کو بھول کر دُنیا ہی کو سب کچھ سمجھتی رہیں اور ایسے میں خدانخواستہ کسی مُہلک (یعنی ہلاک کر دینے والی) بیماری میں مبتلا ہو کر، یا کسی حادثے کا شکار ہو کر موت کے گھاٹ اُتر گئیں تو پھر سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ افسوس! صد افسوس! آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم کچھ نہ کر کے بھی، غفلت میں مبتلا ہو کر بھی اس بات پر آس لگائی ہوئی ہیں کہ آخرت کے معاملات میں اللہ پاک فضل فرمائے گا، جو ہو گا دیکھا جائے گا، وغیرہ جبکہ اگر ہم اپنے اَسلاف کو دیکھیں تو ان کا یہ معمول تھا کہ وہ غفلت میں مبتلا نہیں ہوتے

1 ۔۔۔ تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، خوفھم مما للعباد علیھم، ص ۵۸

تھے، وہ اپنی آخرت کو بھولتے نہیں تھے، نمازیں چھوڑنا تو دُور کی بات ہے وہ حضرات مستحبات تک کی پابندی کرتے تھے، حرام میں پڑنا تو دُور کی بات ہے وہ حضرات شُبہے والی چیزوں سے بچتے تھے، وہ دُنیا کی زندگی کو حقیقتاً آخرت کی کھیتی سمجھتے بھی تھے اور اس کھیتی میں آخرت کے لیے آبیاری بھی کرتے تھے، وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اپنے مالک و مولیٰ کو یاد کرتے تھے، دن ہو یا رات ہر وقت رَبِّ کریم کی یاد میں ڈوبے رہتے تھے، لیکن ان تمام کیفیات کے باوجود وہ یہی سمجھتے کہ ہم نے غفلت میں زندگی گزار دی، ہم نے زندگی کے مقصد کو نہ پایا، ہم دُنیا کی مَحَبَّت میں مبتلا رہے، ہم نے کچھ بھی نہ کیا۔

یعنی ہمارا حال یہ ہے کہ ہم غفلت میں زندگی گزار کر بھی یہ سمجھتی ہیں کہ بہت اچھی اور کامیاب زندگی گزاری ہے جبکہ ہمارے اَسلاف کامیاب اور عبادتوں بھری زندگی گزار کر بھی سمجھتے کہ ہم نے غفلت کی زندگی بسر کی ہے۔ آیئے! اسی خوابِ غفلت سے بیدار ہونے کے لیے اس بارے میں بُزرگوں کی کچھ حکایتیں سنتی ہیں:

سجدہ تو کیا مگر غفلت سے

چنانچہ حضرت امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: حضرت شیخ ابو علی دَقّاق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: ایک بہت بڑے ولیُّ اللہ سخت بیمار تھے میں ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوا، میں نے اُن کے اِرد گرد اُن کے شاگردوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا، وہ بُزرگ رو رہے تھے، میں نے عرض کی یا شیخ! کیا آپ دُنیا پر رو رہے ہیں؟ فرمایا: نہیں بلکہ نمازیں قضا ہونے پر رو رہا ہوں۔ میں نے کہا: آپ تو عبادت گزار شخص تھے پھر نمازیں کس طرح قضا ہوئیں؟ فرمایا: میں نے جب بھی سجدہ کیا تو غفلت کے ساتھ اور جب

سجدے سے سر اُٹھایا تو غفلت کے ساتھ اور اب غفلت کی حالت میں مر رہا ہوں۔[1]

میں کیسے خُوش رہوں؟

انہی مُقدّس ہستیوں میں ایک حضرت عون بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں، یہ تابعین کرام میں سے ہیں، آپ دل جمعی کے ساتھ عبادت کرنے والے، اپنے نفس پر گریہ کرنے والے، امیدوں کے دھوکے سے بچنے والے اور آخرت کے سفر کے لیے تیزی سے زادِ راہ اکٹھا کرنے والے بُزرگ تھے۔ مُتّقی اور پرہیز گار ہونے کے باوجود آپ فرماتے ہیں کہ افسوس! میں کتنی غفلت کرتا ہوں؟ حالانکہ مجھ سے حساب وکتاب میں ہرگز غفلت نہیں برتی جائے گی، میری زندگی کیوں کر خُوشگوار ہو سکتی ہے؟ حالانکہ میرے سامنے ایک کٹھن دن ہے، میں عمل میں چُستی کیوں اختیار نہیں کرتا، حالانکہ میں نہیں جانتا کہ میری موت کا وقت کیا ہے؟ میں دُنیا میں کیسے خُوش رہوں؟ حالانکہ مجھے یہاں ہمیشہ نہیں رہنا، میں اسے ترجیح کیوں دُوں؟ مجھ سے پہلے جس نے بھی دُنیا کو ترجیح دی دُنیا نے اسے نُقصان پہنچایا، میں اسے کیوں پسند کروں؟ یہ تو فنا ہو کر مٹ جائے گی، میں اس کی حرص کیوں رکھوں، کیونکہ میرا ٹھکانا تو کہیں اور ہے، میں اس (دُنیا کے چلے جانے) پر کیوں افسوس کروں؟ اللہ پاک کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میرے گناہوں کی وجہ سے میرے ساتھ کیا سُلوک کیا جائے گا۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ان لوگوں کا حال ہے جو نیکیوں میں زندگی گزارتے تھے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر چلیں، اور اپنی

1 --- مکاشفۃ القلوب، الباب السادس فی الغفلۃ، ص ۲۲

2 --- حلیۃ الاولیاء، عون بن عبد اللہ، ۴/۲۸۵، رقم: ۵۵۹۳ بتصرف

غفلت کا خاتمہ کریں۔ غفلت کو ختم کرنے کے لیے چند کام بہت ضروری ہیں۔ ایک یہ کہ دُنیا کی مَحَبَّت کو دل سے نکالیں۔ جب تک دُنیا کی مَحَبَّت دل میں رہے گی غفلت کی چادر تنی رہے گی۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نیک اسلامی بہنوں کی صحبت اختیار کی جائے۔ ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چاہیے جو دُنیا کی مَحَبَّت سے دُور ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول جہاں غفلتوں کا خاتمہ کرنے کا سبب بنتا ہے وہیں دُنیا کی مَحَبَّت کو بھی دلوں سے ختم کر کے دین کی مَحَبَّت، نماز روزے کی مَحَبَّت اور اللہ و رسول کی مَحَبَّت دل میں پیدا کرتا ہے۔ آپ بھی اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پڑوسی کے بارے میں نِکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"قیامت کا امتحان"** سے پڑوسی کے چند نِکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔

پہلے دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔[1] (2) فرمایا: جس نے اپنے پڑوسی کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی۔[2] ☆ "نُزہۃُ القاری" میں ہے: پڑوسی کون ہے اس کو ہر شخص اپنے عُرف اور

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حق الجوار، ۳/۳۷۹، حدیث: ۱۹۵۱

2 ۔۔۔ الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترھیب من اذی الجار۔۔۔الخ، ۳/۲۴۱، حدیث: ۱۳

معاملے سے سمجھتا ہے۔[1] ☆امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: پڑوسی کے حُقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے سلام کرنے میں پہل کرے۔☆اُس سے طویل گفتگو نہ کرے، ☆اُس کے حالات کے بارے میں زیادہ پُوچھ گچھ نہ کرے۔☆وہ بیمار ہو تو اُس کی مزاج پُرسی کرے، ☆ مصیبت کے وَقت اُس کی غم خواری کرے اور اُس کا ساتھ دے۔☆خُوشی کے موقع پر اُسے مُبارَک باد دے اور اُس کے ساتھ خُوشی میں شرکت ظاہر کرے۔☆اُس کی لغزشوں سے درگزر کرے، ☆ چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے، ☆ اُس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے۔☆اُس کے عیبوں پر پردہ ڈالے، ☆اگر وہ کسی حادِثے یا تکلیف کا شکار ہو تو فوری طور پر اُس کی مدد کرے۔ ☆جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اُس کے گھر کی حفاظت سے غفلت نہ بَرتے۔☆اُس کے خلاف کوئی بات نہ سنے اور اُس کے اَہلِ خانہ سے نگاہوں کو نیچی رکھے۔☆اُسے جن دینی یا دُنیوی اُمور کا علم نہ ہو ان کے بارے میں اُس کی رہنمائی کرے۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" اور اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے دو رسالے "**101 مَدَنی پھول**" اور "**163 مَدَنی پھول**" هَدِيَّةً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

1 . . . نزہۃ القاری، ۵/ ۵۶۸

2 . . . احیاء العلوم، کتاب آداب الالفة . . . الخ، باب فی حق المسلم والرحم . . . الخ، ۲/ ۲۶۷ ملخصا

بیان:12 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دن بھر میں پچاس (50) بار دُرودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مُصافحہ کروں گا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچھّی اَچھّی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی

1...القربۃ، ابن بشکوال، ص ۹۱، حدیث: ۹۰

2...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت سے معجزات عطا فرمائے ہیں، ان معجزات کی تعداد بہت زیادہ ہے، یہاں تک کہ وہ معجزے جو دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو علیحدہ علیحدہ عطا ہوئے وہ سب بھی ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیئے گئے اور ان کے علاوہ بہت سے دوسرے معجزے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کئے گئے، پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان ہزارہا معجزات میں سے ایک بڑا ہی مشہور اور سب سے منفرد (Unique) معجزہ مِعْراج شریف ہے، سفرِ معراج سرکارِ عالی وقار، دو جہاں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ عَظِیْمُ الشَّان معجزہ ہے کہ تاریخ میں اس کی مِثال نہیں ملتی، آج اسی کے بارے میں سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ جس میں مختصر واقعۂ معراج اور اس کے نِکات سنیں گی اور آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس رات جن جن عذابات

کو ملاحظہ فرمایا ان کو بھی سنیں گی۔ اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجّہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جیسا دور ویسا ہی معجزہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے سردار ہیں اور ہر نبی کا معجزہ اس کی نبوّت کی دلیل ہوا کرتا ہے، معجزہ ہی سچے اور جھوٹے کے درمیان فرق کی دلیل ہوتا ہے، اللہ پاک نے ہر نبی کو اُس دَور کے ماحول اور اس کی اُمَّت کے عَقْل و فَہْم کے مُناسِب معجزات سے نوازا۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تک جتنے انبیائے کرام تشریف لائے، اللہ کریم نے اُن نبیوں کو تقریباً اُن کے دَور کے مطابق معجزات عطا فرمائے۔ مثال کے طور پر حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے دَورِ نبوّت میں چُونکہ جادُو اور جادُوگروں کے کارنامے ترقّی کی اعلیٰ تَرین منزل پر پہنچے ہوئے تھے، اس لئے اللہ کریم نے آپ کو "یَدِ بَیْضا" اور "عَصا" کے معجزات عطا فرمائے۔[1] حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے میں عِلْمِ طِب اِنْتہائی تَرَقّی پر پہنچا ہوا تھا، ایسے ایسے حکیم تھے جو بڑے بڑے اَمراض کا بہترین علاج کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے مریض جلدی ٹھیک ہو جاتے تھے، لوگ اُن حکیموں سے بڑے متاثر ہو گئے تھے کہ بس یہی سب کچھ ہیں، لیکن اُن حکیموں کے پاس بھی مادر زاد (پیدائشی) اندھے کا

1 ... تفسیر کبیر، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۶۹، ۸/۷۴-۷۵ ملتقطا

علاج نہیں تھا، اُس دَور کے طبیبوں (ڈاکٹروں) کے پاس کوڑھ کے مرض کا علاج نہیں تھا اور ان کے پاس موت کا کوئی علاج نہیں تھا۔ ان تین چیزوں کے علاج سے وہ عاجز تھے، اس وقت اللہ کریم نے حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیجا اور انہیں جو معجزات عطا فرمائے ان میں سے ایک یہ تھا کہ حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پیدائشی اندھے کے لئے دعا فرماتے تو اللہ کریم اسے بینائی عطا فرما دیتا، حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کوڑھ کے مریض کے جسم پر ہاتھ پھیرتے تو شفا دینے والا ربِّ کریم اُسے بھی شفا عطا فرما دیتا اور حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے مُردوں کو بھی زندہ فرما دیا۔

اسی طرح ہر نبی کو اُس دَور کے ماحول کے مُطابِق اور اس کی قوم کے مِزاج اور طبیعت کے مُناسِب معجزات عطا ہوئے۔ پھر جب ہمارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو وہ زبان و کلام کا دَور تھا، عرب کے لوگ بڑے فصیح و بلیغ (یعنی بڑی روانی کے ساتھ حسبِ موقع زبردست گفتگو کرنے والے) لوگ تھے اور اِنہیں اپنی زبان پر بڑا ناز تھا۔ لیکن جب اُن کے سامنے مصطفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قرآنِ پاک کی آیات تلاوت فرمائیں، تو وہ لوگ حیران ہو گئے، قرآنِ پاک کا مقابلہ کرنے سے عاجز آگئے اور ماننے پر مجبور ہو گئے کہ یہ کسی بَشَر (یعنی انسان) کا کلام نہیں ہے۔ خود اللہ پاک نے اپنے حبیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبان میں ایسی فصاحت و بلاغت (یعنی خُوش بیانی) رکھی کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

میں نِثار تیرے کلام پر، ملی یُوں تو کس کو زَباں نہیں
وہ سُخن ہے جس میں سُخن نہ ہو، وہ بَیاں ہے جس کا بَیاں نہیں

تِرے آگے یوں ہیں دَبے لَچے، فُصحا عَرَب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منھ میں زَباں نہیں، نہیں بلکہ جِسم میں جاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۷-۱۰۸)

ہر زمانہ میرے حضور کا ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صرف عَربوں کا دَور ہی تو ہمارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا دَور نہیں تھا بلکہ اب تو ہر آنے والا زمانہ میرے حضور کا زمانہ ہونا تھا اور اب اِس دور میں دُنیا نے ترقّی کرنی تھی، سائنس دانوں نے آنا تھا، مہینوں کے سفر گھنٹوں میں طے ہونے تھے، چاند اور مریخ تک رسائی کے دعوے ہونے تھے، دُور دُور کی چیزیں قریب قریب ہو جانی تھیں، ہو سکتا تھا کہ آج کا کوئی شخص یہ کہتا کہ اگر تمہارے نبی ہمارے بھی نبی ہیں، اِس دَور کے بھی نبی ہیں تو آج کی سائنس کے اعتبار سے ایسا کون سا معجزہ ہے؟ تو معراج کا معجزہ ایک ایسا جواب ہے جس کا جواب ساری دُنیا کی سائنس کے پاس بھی نہیں ہے۔ معراج کی رات ہی وہ عظیم رات ہے جس میں یہ معجزہ ہمارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا ہوا اور اسی رات میں اللہ کریم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے دِیدار سے مُشرَّف فرمایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے عالَمِ بیداری میں سر کی آنکھوں سے اپنے رَبّ کا دیدار کیا، رات کے تھوڑے سے حصے میں ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم زمینوں، آسمانوں، جنّت، دوزخ، عرشِ الٰہی سمیت لامکاں کی سیر کر کے آگئے اور بتا دیا کہ سائنس کی بنائی ہوئی چیزوں کی رفتار ایک طرف اور مصطفےٰ کریم، رسولِ

عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے معراج پر جانے اور آنے کی رفتار ایک طرف۔

برادرِ اعلیٰ حضرت، مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

شبِ معراج وہ دَم بھر میں پلٹے لامکاں ہو کر
بہارِ ہَشت جنّت دیکھ کر ہَفت آسماں ہو کر
وہ جس رَہ سے گزرتے ہیں بسی رہتی ہے مُدّت تک
نصیب اس گھر کے جس گھر میں وہ ٹھہریں میہماں ہو کر

(ذوقِ نعت، ص۱۲۹، ۱۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! سفرِ معراج کے مُتَعَلِّق قرآن کریم سے کچھ باتیں سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔

سفرِ معراج اور قرآن

اللہ کریم نے اپنے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس سفر کا تذکرہ قرآنِ کریم میں بڑی شان سے فرمایا ہے، رات کے تھوڑے سے حصے میں اتنے بڑے اور طویل سفر طے کروانے کی نسبت اپنی طرف فرمائی ہے، چنانچہ رَبِّ کریم کا ارشاد ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا (پ۱۵، بنی اسرائیل:۱)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: پاکی ہے اُسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصا (بیت المقدس) تک

صَدرُ الْاَفاضِل مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت

فرماتے ہیں: حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جَلِیْلُ الْقَدر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اَجْمَعِیْن کا ماننا یہی ہے کہ مِعْراج شریف (خواب کے بجائے) جاگتی حالت میں جسم و رُوح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی۔[1] اس آیتِ مُبارکہ میں جس حِصّۂ مِعْراج کا بیان کیا گیا صِرف وہی حِصّہ بھی بڑا ہی حیرت انگیز معجزہ ہے کیونکہ مسجدِ حرام اور مسجدِ اَقْصٰی کے درمیان اچھّا خاصا فاصلہ تھا، لہٰذا کسی عام شَخْص کا مسجدِ حرام سے مسجدِ اَقْصٰی تک راتوں رات جا کر واپس آجانا تو بہت دُور کی بات ہے ایک رات میں صِرف یک طَرفہ فاصلہ طے کرنا بھی مُمکن نہ تھا۔ جیسا کہ صاحبِ رُوحُ الْبَیَان حضرت علّامہ اِسْماعِیْل حَقّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسجدِ حرام و مسجدِ اَقْصٰی کے درمیان ایک مہینے سے بھی زِیادہ مَسافَت کا فاصلہ تھا۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعہ معراج کیوں ہوا؟ اور اس میں کیا کیا واقعات پیش آئے؟ آیئے! مختصراً سنتی ہیں: چنانچہ

مختصر واقعہ معراج

جب سے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی نبوت و رِسالت کا اِعْلان فرمایا تھا اور خُدائے واحِد کی عِبادت کی طرف بُلانا شروع فرمایا تھا تب سے شرک و کفر میں مبتلا لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جان کے دشمن ہو گئے تھے۔ حالانکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک زندگی اُن کے سامنے تھی، جو شبنم سے زیادہ پاکیزہ، پھول سے زیادہ خُوشبودار، سورج سے زیادہ روشن اور ہر قسم کے عیب و بُرائی سے پاک تھی، اس

1... تفسیر خزائن العرفان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۱ملخصا

2... تفسیر روح البیان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۱، ۵/۱۰۴

کے باوُجود وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلانے لگے، نبوّت کی روشن نِشانیاں دیکھ کر جب لاجواب ہوجاتے اور کچھ بن نہ پڑتا تو انہیں جادوگر قرار دے دیتے۔ ظالموں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی راہ میں کانٹے بچھائے، پتھر بھی برسائے، تکالیف و مَصائِب کے پہاڑ توڑ ڈالے اور طعن و تشنیع کا بازار خُوب گرم کیا۔

بہرحال آہستہ آہستہ وقت گزرتا گیا اور پھر گیارہواں سال شروع ہوتا ہے، اس میں بھی طعن و تشنیع اور ظلم و سِتَم کا بازار اُسی طرح گرم ہے اور پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام تر رُکاوٹوں کے باوُجود حق کی سربلندی کے لئے مصروفِ عمل ہیں، کرتے کرتے رَجَب کا مُبارَک مہینا آجاتا ہے اور جب اس کی ستائیسویں شب ہوتی ہے تو اللہ پاک اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وہ شَرَف عطا فرماتا ہے کہ نہ کسی کو ملا نہ ملے۔ ہمارے آقا، حبیبِ کبریا، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک عظیم معجزہ عطا کیا گیا، تمام فِرشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں انتہائی تیز رفتار سُواری بُرّاق لے کر حاضر ہوئے، فرشتوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُولہا بنا دیا، نہایت احترام کے ساتھ بُراق پر سُوار کیا گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آناً فاناً مکّۂ مکرمہ سے بَیْتُ المقدس پہنچے، سارے نبیوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِستقبال کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سارے نبیوں کی اِمامت فرمائی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آسمانوں کی سیر فرمائی اور ان کے عجائبات دیکھے، ہر آسمان پر مختلف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اپنی زیارت سے نوازا، پھر سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی پہنچے اور اُس مقام پر پہنچے کہ جس سے آگے بڑھنے کی کسی کی مجال

نہیں، یہاں تک کہ اُس مقام پر حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے معذرت کی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس مقام پر پہنچے جہاں عقل کی بھی رسائی نہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عظیمُ الشان انعامات و تجلیات سے نوازے گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ابتداءً 50 نمازوں کا تحفہ اللہ پاک کی بارگاہ سے عطا ہوا جو تخفیف کے بعد پانچ نمازوں کی صورت میں ہم پر فرض کیا گیا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے جنّت اور دوزخ کی سیر فرمائی، اُس رات آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کا خاص قُرب حاصل کیا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے سر کی آنکھوں سے خالق ومالکِ کائنات کا دِیدار کیا۔[1]

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

ہیں صَف آرا سب حُور و مَلک اور غِلماں خُلد سجاتے ہیں
اِک دھوم ہے عرشِ اعظم پر مہمان خدا کے آتے ہیں
ہے آج فلک روشن روشن، ہیں تارے بھی جگمگ جگمگ
محبوب خدا کے آتے ہیں محبوب خدا کے آتے ہیں
ہے خُوب فضا مہکی مہکی چلتی ہے ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی
ہر سَمت سماں ہے نُورانی معراج کو دولہا جاتے ہیں
یہ عِزّ و کمال اللہ اللہ! یہ اَوج و کمال اللہ اللہ
یہ حُسن و جمال اللہ اللہ! معراج کو دولہا جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مُرمَّم:۲۸۶،۲۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... تفسیر صراط الجنان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:۱، ۵/ ۴۱۵،۴۱۶ ملتقطا

سفر معراج کیلئے برّاق بھیجنے میں حکمت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معراج کی رات کیا ہوا یہ ہم نے مختصراً سماعت کیا، آیئے! اب واقعۂ معراج میں ہونے والے مختلف واقعات اور ان کی کچھ حکمتیں بھی سنتی ہیں،

ابھی ہم نے سنا کہ معراج کی رات آقا عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں بُراق بھیجا گیا حالانکہ اللہ کریم قادرِ مطلق ہے، وہ براق کے بغیر بھی اپنے مَحْبُوب کو بُلا سکتا تھا مگر اس کام میں کئی حکمتیں تھیں، جن میں سے ایک حکمت یہ تھی کہ جب محبّین اپنے محبوبوں کو بلاتے ہیں تو اُن کے لئے کوئی اعلیٰ قسم کی سُواری بھیجتے ہیں کیونکہ اِس میں اُن کی تعظیم ہوتی ہے تو آقا عَلَیْہِ السَّلَام بھی رَبّ کے محبوب ہیں، لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و تکریم کی خاطر آپ کی خدمت میں برّاق بھیجا گیا۔[1]

تین مقامات پر نماز

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پھر سیِّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم برّاق پر سُوار ہوئے اور بڑی شان سے بَیْتُ المقدس کی طرف روانہ ہوئے، دورانِ سفر ایک مقام پر حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اتر کر نماز پڑھنے کے لئے کہا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز ادا فرمائی، حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معلوم ہے کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طیبہ (مدینہ شریف) میں نماز پڑھی اور اسی

1 ... مدارج النبوۃ فارسی، ۱/۱۶۱

کی طرف آپ ہجرت فرمائیں گے، پھر ایک اور مقام پر حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نماز پڑھنے کے لئے کہا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز ادا فرمائی، حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو معلوم ہے کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے طورِ سینا پر نماز پڑھی جہاں اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو ہم کلامی کا شرف عطا فرمایا، پھر ایک اور مقام پر حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اتر کر نماز پڑھنے کے لئے کہا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز ادا فرمائی، حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پھر عرض کیا: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو معلوم ہے کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیتِ لحم میں نماز پڑھی جہاں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی تھی۔ (1)

حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر

جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گُزر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قبرِ مُبارک کے پاس سے ہوا جو ریت کے سرخ ٹیلے کے پاس واقع ہے، تو آقا عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں کہ **وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ** یعنی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ (2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ پاک سے مَعْلُوم ہوا کہ نبیِ غیب داں، حضرت محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابرکات کو اللہ پاک نے وہ

---

1 . . . سنن کبری للنسائی، کتاب الصلوٰة، باب فرض الصلوٰة...الخ، ص ۸۱، حدیث: ۳۴۸ بتغیر قلیل

2 . . . مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل موسی...الخ، ص ۹۹۴، حدیث: ۶۱۵۷

نگاہ عطا فرمائی ہے کہ جو زمین کے اندر کی کیفیت اور حالت کو دیکھتی اور جانتی ہے، ہم سب جانتی ہیں کہ قبر کافی گہری ہوتی ہے، قبر پر منوں مٹی ہوتی ہے لیکن آقا عَلَیْہِ السَّلَام قبر کے پاس سے گزر رہے ہیں، نگاہِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کمال دیکھئے کہ انتہائی تیز رفتار بُراق پر سُوار ہیں، اس کے باوُجود آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ لیا اور یہ بھی بتادیا کہ وہ اپنے مزار میں نماز پڑھ رہے تھے۔ یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھئے کہ بَیْتُ الْمقدس میں جہاں تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِستقبال کے لیے پہلے ہی سے مَوْجُود تھے، ان میں حضرت مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام بھی مَوْجُود تھے اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب بُراق پر تشریف فرما ہو کر آسمانوں پر پہنچے، وہاں دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ حضرت مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے چھٹے آسمان پر ملاقات ہوئی، اس سے مَعْلُوم ہوا کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اللہ پاک نے ایسی طاقت عطا فرمائی ہے کہ نُوری بُراق بھی ان کی نَبوی طاقت کا مُقابلہ نہیں کر سکتا، نیز یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ اللہ پاک کے جملہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بااختیار ہیں، اللہ پاک نے انہیں یہ اختیار دے رکھا ہے کہ وہ جب چاہیں جہاں چاہیں جاسکتے ہیں، جب دِیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی طاقت کا یہ عالَم ہے تو ہمارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو تمام انبیاء کے بھی امام ہیں اور سب کے سردار بھی ہیں، ان کی طاقت واختیار کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟ اور آقا عَلَیْہِ السَّلَام کا یہ فرمانا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، تو جس مصطفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ مُبارَک سے قبر کے اندر کے حالات پوشیدہ نہیں، تو اُس مصطفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ مُبارَک

سے کائنات کی کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں، جو قبر کے اندر کے حالات جانتے ہیں وہ ہمارے دلوں کے حالات بھی جانتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آقا عَلَیْہِ السَّلَام بھی اپنی قبرِ مُنوّر میں حیات ہیں کیونکہ اگر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سینکڑوں سال پہلے اس دارِ فانی سے پردہ فرما کر اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں تو ہمارے آقا عَلَیْہِ السَّلَام تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے بھی امام اور سردار ہیں، جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

مُلکِ کونین میں انبیا تاجدار تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

جس کو شایاں ہے عرشِ خُدا پر جلوس ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۸،۱۳۹)

بَیْتُ المقدس میں انبیا کی امامت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سَرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس مُقدّس شہر میں تشریف لے آئے، جہاں مسجدِ اقصیٰ واقع ہے، شہر میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام اس کے بابِ یمانی سے داخل ہوئے پھر مسجد کی جانب چلے۔[1] آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی بلند شان کو ظاہر کرنے کے لئے بَیْتُ المقدس میں تمام انبیائے کِرَام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو جمع کیا گیا تھا[2] ان سب حضرات نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ کر خُوش آمدید کہا اور نماز کے وقت سب نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو امامت کے لئے آگے کیا پھر حضرت جبریل عَلَیْہِ

---

1 . . . السیرۃ الحلبیۃ، باب ذکر الاسراء والمعراج...الخ، ۱/۵۲۳ ملتقطا

2 . . . سنن کبری للنسائی، کتاب الصلاۃ، باب فرض الصلاۃ...الخ، ص ۸۱، حدیث: ۴۴۸

السَّلَام نے دستِ مُبارَک پکڑ کر آگے بڑھا دیا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی امامت فرمائی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُبْحٰنَ اللہ! کیا خُوب نماز ہوگی اور کیسا حَسِین منظر ہوگا کہ تمام انبیا اور رُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام مقتدی ہیں۔ یقیناً کائنات میں ایسی نماز کبھی نہیں ہوئی، کیسا نرالا انداز تھا کہ اذان دینے والے سیّدُ الملائکہ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام تھے، نماز پڑھنے والے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تھے اور نماز پڑھانے والے سیّدُ الانبیاء عَلَیْہِ السَّلَام تھے، فلک نے ایسا نظارہ کبھی نہیں دیکھا، بہر حال آج شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوّل اور آخر ہونے کا راز بھی کُھل گیا، اِس راز سے پَردہ بھی اُٹھ گیا اور معنی بالکل سامنے آگئے، کیونکہ آج آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کہ سب سے آخری رسول ہیں، پہلے کے انبیا اور رسولوں کی اِمامت فرما رہے ہیں۔ اسی راز کو بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

نمازِ اَقصیٰ میں تھا یہی سِرّ عِیاں ہوں معنیِ اَوّل آخِر
کہ دَست بَستہ ہیں پیچھے حاضِر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ساتوں آسمانوں کا سفر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بَیْتُ المقدس کے ان نورانی اور رحمت

---

1 ... معجم اوسط، ۳/۶۵، حدیث: ۳۸۷۹

بھرے لمحات سے فارغ ہو کر میٹھے میٹھے مصطفےٰ، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آسمان کی طرف سفر شروع فرمایا، آن کی آن میں پہلا آسمان آگیا، پہلے آسمان پر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات ہوئی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُن کو سلام کیا، اُنہوں نے جواب دیا اور خُوش آمدید کہا، پھر آپ دوسرے آسمان پر تشریف لے گئے، وہاں پر حضرت یحیٰ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات ہوئی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُنہیں سلام کیا، اُنہوں نے سلام کا جواب دیا پھر اُنہوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو خُوش آمدید کہا، پھر تیسرے آسمان پر گئے وہاں حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات ہوئی، پھر چوتھے آسمان پر گئے وہاں حضرت اِدْرِیس عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات ہوئی، پھر پانچویں آسمان پر گئے وہاں حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات ہوئی، پھر چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات ہوئی، پھر ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات ہوئی، سب کو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے سلام کیا اور سب انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے بڑے شاندار انداز میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا استقبال کیا۔(1)

اللہ پاک کا دیدار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آسمانوں کی سیر کے بعد نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیداری کی حالت میں سر کی آنکھوں سے اپنے پیارے رَبّ کا دیدار کیا کہ پَردہ تھا نہ کوئی حجاب، زماں تھا نہ کوئی مکان، فِرِشتہ تھا نہ کوئی اِنسان، اور بے واسطہ کلام کا شَرَف بھی حاصِل کیا، یاد رہے کہ ساری کائنات کی ساری نعمتوں میں سب سے

1 ... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ۲/۵۸۵، حدیث:۳۸۸۷ ملخصا

بڑی نعمت سر کی آنکھوں سے بیداری کی حالت میں اللہ پاک کا دیدار کرنا ہے، لیکن اللہ پاک نے کسی بھی نبی کو سر کی آنکھوں سے حالتِ بیداری میں اپنا دیدار عطا نہیں فرمایا، اور یہ سوال تو حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے مُبارَک لبوں پر بھی آگیا اور بارگاہِ الٰہی میں عَرض کی: "رَبِّ اَرِنِیۡ، اے رَبّ میرے مجھے اپنا دیدار دِکھا!" رَبّ نے اِرشاد فرمایا: "لَنۡ تَرٰىنِیۡ تُو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔" مگر جب باری آئی اپنے پیارے **حبیب** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی، جب باری آئی **آمنہ کے لال** کی، جب باری آئی **محبوبِ ربِّ ذوالجلال** کی، جب باری آئی **نبیِ بے مثال** کی، جب باری آئی **اُمّت کے غمخوار** کی، جب باری آئی **سَروَرِ کائنات** کی، جب باری آئی **فخر مَوجُودات** کی، جب باری آئی **باعثِ تخلیقِ کائنات** کی، جب باری آئی **معلّمِ کائنات** کی، جب باری آئی **مقصودِ کائنات** کی، جب باری آئی **اصلِ کائنات** کی، جب باری آئی **روحِ کائنات** کی، جب باری آئی **جانِ کائنات** کی، جب باری آئی **منبعِ کمالات** کی، جب باری آئی **سیّدِ کون ومکاں** کی، جب باری آئی **سیّدِ اِنس وجاں** کی، جب باری آئی **صاحبِ قرآں** کی، جب باری آئی **مدینے کے سردار** کی، جب باری آئی **مکے کے تاجدار** کی، جب باری آئی **سیّدُ الانبیا** کی، جب باری آئی **حبیبِ خدا** کی، جب باری آئی **محمدِ مصطفےٰ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تو خُود حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو سواری کے ساتھ بھیج کر بڑے پروٹوکول (Protokol) کے ساتھ اپنے پیارے محبوب کو بلوایا اور اپنے دِیدار سے مُستَفِیض فرمایا، جبھی تو میرے امام اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کیا خُوب ارشاد فرمایا:

تَبَارَکَ اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی

کہیں تو وہ جوشِ لَنْ تَرانِیْ کہیں تقاضے وِصال کے تھے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معراج شریف کی برکتوں سے مالا مال ہونے، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت سننے اور علمِ دین کی ضروری معلومات سیکھنے، نیکیوں پر استقامت پانے، پابندِ سنّت بننے کے لئے نیک اسلامی بہنوں کی صحبت اختیار کیجئے، کیونکہ نیکوں کی صحبت میں بیٹھنے سے گناہوں سے نفرت اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنتا ہے۔ فی زمانہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں، لہٰذا اگر ہم چاہتی ہیں کہ ہم نیک بن کر ایمان کی حفاظت کرنے والی بن جائیں تو آج ہی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم سفر معراج کے مُتَعَلِّق سن رہی تھیں، یہ وہ حیرت انگیز سفر تھا کہ جسے سننے والے دَنگ رہ جاتے ہیں، عقل کو دولتِ کُل سمجھنے والیوں کے کفر واِنکار میں اِضافہ ہوتا ہے، جبکہ عاشقانِ رسول اسلامی بہنوں کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔ جب واپسی کے بعد نبیِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اس سفر کے بارے میں لوگوں کو بتایا تو جو آپ کے دشمن تھے انہوں نے اس بات کا انکار کیا

اور پیارے آقا، عرش کی سیر کرنے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مذاق اڑایا، یہ ان لوگوں کا رَوَیَّہ تھا جو اسلام کے دشمن تھے، لیکن نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چاہنے والے جن میں حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بھی شامل تھے انہوں نے جب نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی معراج کا واقعہ سنا تو ان کا کیسا انداز تھا آیئے! سنتی ہیں: چنانچہ

صدیقِ اکبر کا اندازِ دلنشین

جب حضور نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی سیر کا مکمل واقعہ بیان فرمایا، مشرکین وغیرہ دوڑتے ہوئے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: **ھَلْ لَكَ اِلٰی صَاحِبِكَ یَزْعُمُ اَسْرٰی بِهِ اللَّیْلَةَ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِس؟** یعنی کیا آپ اس بات کی تصدیق کرسکتے ہیں جو آپ کے دوست نے کہی ہے کہ انہوں نے راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی سیر کی؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: **اَوَ قَالَ ذٰلِكَ؟** کیا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے واقعی یہ بیان فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: **لَئِنْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَدَقَ** یعنی اگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ ارشاد فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے اور میں ان کی اس بات کی بلا جھجک تصدیق کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا: **اَوَ تُصَدِّقُهُ اَنَّهُ ذَهَبَ اللَّیْلَةَ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِس وَجَاءَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ؟** یعنی کیا آپ اس حیران کن بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ آج رات بَیْتُ المقدس گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آگئے؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: **نَعَمْ! اِنِّیْ لَاُصَدِّقُهُ فِیْمَا هُوَ اَبْعَدُ مِنْ ذٰلِكَ اُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِیْ غَدْوَةٍ اَوْ رَوْحَةٍ** جی ہاں! میں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آسمانی خبروں کی بھی صبح و شام تصدیق کرتا

ہوں اور یقیناً وہ تو اس بات سے بھی زیادہ حیران کُن اور تعجب والی بات ہے۔ لہٰذا اس واقعے کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ صدیق مشہور ہو گئے۔ (1)

بَیْتُ المقدس اور تجارتی قافلوں کے احوال

لوگوں میں سے بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے بَیْتُ المقدس کو دیکھا ہوا تھا اُنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بَیْتُ المقدس کی نِشانیاں دَرْیافت کیں۔ مکے مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کی نِشانیاں بیان فرمانے لگے حتی کہ بعض باتوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شبہ ہوا تو بَیْتُ المقدس کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے لا کر دارِ عقیل کے پاس رکھ دیا گیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے تمام نِشانیاں بیان فرما دیں۔ اس پر لوگ پُکار اٹھے: جہاں تک نِشانیوں کا تَعَلُّق ہے، خدا کی قسم! وہ بالکل دُرُست ہیں۔ (2)

بعض لوگوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنے قافِلوں کے احوال بھی دَرْیافت کئے جو دوسرے ملکوں سے تجارت کر کے واپس آرہے تھے، سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں قافِلوں کے مُتَعَلِّق بتایا اور ان کے آنے کے وقت اور مقام کے بارے میں بھی خبر دے دی۔ سب کچھ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کے مطابق واقع ہوا، اِس پر بجائے اس کے کہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نُبُوّت و رِسالَت پر ایمان لاتے، اُلٹا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جادو گری کی تُہمت لگانے لگے۔ (مَعَاذَ اللّٰہ) (3)

---

1 . . . مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب ذکر الاختلاف...الخ، ۴/۲۵، حدیث:۴۵۱۵

2 . . . مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، باب ما اعطی اللہ...الخ، ۱۶/ ۴۴۳، حدیث:۳۲۳۵۸ ملتقطا

3 . . . خصائص الکبری، باب خصوصیتہ بالاسراء، ۱/ ۲۸۰-۲۹۴ ملخصا

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جانتے ہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ ہمارے غیب دان آقا، جنابِ احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس طرح غیب کی خبر دیتے ہوئے بَیْتُ المقدس کی نشانیاں بھی بتائیں اور دوسرے ملکوں سے تجارت کر کے واپس آنے والے قافلوں کے آنے کا وقت بھی بتادیا اور اُن کے مقام کی بھی خبر دے دی، یقیناً اللہ پاک نے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس رات خُصوصی عظمتوں سے نوازا، ہمیں چاہیے کہ ہم ہر دم نہ صرف حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمتوں کا ذکر کرتی رہیں بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی سچی مَحَبَّت کے اظہار کیلئے سنّتوں پر خُوب خُوب عمل، گناہوں سے نفرت اور نیک اعمال کی کثرت کرتی ہوئی اپنی بقیہ زندگی بسر کریں۔ یاد رہے! معراج کی رات پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت میں جہاں مطیع وفرمانبردار بندوں پر ہونے والے انعاماتِ الٰہیہ کا مُشَاہَدہ فرمایا وہیں جہنّم میں نافرمانوں کو قہرِ الٰہی میں گرِفتار بھی دیکھا، جو اپنے گناہوں کے سبب انتہائی دردناک عذابات میں مبتلا تھے، آیئے! عبرت کیلئے ان میں سے چند عذابوں کے مُتَعَلِّق سنتی ہیں، چنانچہ

اپنا ہی گوشت کھانے والے لوگ

مِعْراج کی رات نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن پر کچھ اَفراد مُقرَّر تھے، اِن میں سے بعض افراد نے اُن لوگوں کے جبڑے کھول رکھے تھے اور بعض دوسرے اَفراد اُن کا گوشت کاٹتے اور خون کے ساتھ ہی اُن کے منہ میں دھکیل

دیتے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافت فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ لوگوں کی غیبتیں اور اُن کی عیب جوئی کرنے والے ہیں۔ (1)

پیٹوں میں سانپ

سَرْوَرِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میں کچھ لوگوں کے پاس آیا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے اور ان کے اندر سانپ باہر سے نظر آرہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ سُود خور ہیں۔ (2)

سر کچلے جانے کا عذاب

معراج کی رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے لوگوں کے پاس تشریف لائے جن کے سر پتھروں سے کچلے جارہے تھے، ہر بار کچلے جانے کے بعد وہ پہلے کی طرح درست ہو جاتے تھے اور (دوبارہ کچل دیئے جاتے)، اس مُعاملے میں ان سے کوئی سُستی نہ برتی جاتی تھی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر نماز سے بوجھل ہو جاتے تھے۔ (3)

آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے لوگ

مِعْراج کی شب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوزخ میں کچھ ایسے لوگ بھی

1 . . . مسند حارث، کتاب الایمان، باب ماجاء فی الاسراء، ۱/۱۷۲، حدیث: ۲۷

2 . . . ابن ماجة، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ۳/۷۱، حدیث: ۲۲۷۳

3 . . . مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب منه فی الاسراء، ۱/۲۳۶، حدیث: ۲۳۵

دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافت فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جو دُنیا میں اپنے والِدَین کو گالیاں دیتے تھے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جہنّم میں جن لوگوں کو مبتلائے عذاب دیکھا ان میں غیبت کرنے والے، سود کھانے والے، بے نمازی اور والدین کو گالیاں دینے والے بھی شامل تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ آج سچے دل سے گناہوں سے توبہ کرلیں، موت کی تیاری کریں، ہم نہیں جانتیں کہ ہمارے بارے میں کیا فیصلہ ہوچکا ہے؟ اللہ پاک ہمیں عافیت عطا فرمائے۔ منقول ہے کہ معراج کی رات نبیِ کریم عَلَیْہِ السَّلَام ایک مقام پر تشریف لائے جسے مُسْتَوٰی کہا جاتا ہے، یہاں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے قلموں کی چرچراہٹ سماعت فرمائی۔[2] یہ وہ قلم تھے جن سے فِرِشتے روزانہ کے اَحْکامِ الٰہیہ لکھتے ہیں اور لوحِ محفوظ سے ایک سال کے واقعات الگ الگ صحیفوں میں نقل کرتے ہیں اور پھر یہ صحیفے شعبان کی پندرہویں (15ویں) شب متعلقہ حُکّام فِرِشتوں کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں۔[3]

شعبانُ المعظم سے خاص مَحَبَّت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نامۂ اعمال کی تبدیلی کے لحاظ سے ماہِ شعبانُ المعظم بڑی اہمیّت کا حامل ہے اور عن قریب یہ اسلامی مہینا یعنی "شعبانُ المعظّم" آنے

1...الزواجر، کتاب النفقات علی الزوجات...الخ، الکبیرۃ الثانیۃ بعد الثلا ثمائۃ، ۲/۱۳۹

2...بخاری، کتاب الصلاۃ، باب کیف فرضت...الخ، ۱/۱۴۱، حدیث: ۳۴۹

3...مرآۃ المناجیح، ۸/۱۵۵ بتغیر قلیل

کو ہے، ہمیں چاہیے کہ فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ماہِ شعبانُ المعظّم میں نفل نمازوں اور نفل روزوں کا بھی خُوب خُوب اہتمام کیا کریں، ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس ماہِ مُبارَک کو اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: شَعْبَانُ شَهْرِیْ وَ رَمَضَانُ شَهْرُ الله یعنی شعبان میرا مہینا ہے اور رمضان اللہ پاک کا مہینا ہے۔[1]

شعبان کے روزوں کی فضیلت

ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شعبانُ المعظّم کے نفل روزوں کو رمضانُ المُبارَک کے فرض روزوں کے بعد سب سے افضل قرار دیا۔ اس مہینے میں بندوں کے اعمال اللہ پاک کی بارگاہ میں بھی پہنچائے جاتے ہیں اس لئے اُمت کو روزوں کی ترغیب دینے کے لئے آپ نے اس مہینے میں خود بھی کثرت سے روزے رکھے۔ آیئے! شَعبانُ المعظم کے روزوں کی فضیلت کے مُتَعَلِّق تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ چُنانچہ

1. نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُوال کیا گیا کہ رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: رمضان کی تعظیم کے لئے شعبان کا روزہ رکھنا۔[2]
2. اُمُّ الْمُومنین حضرت عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حُضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پُورے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے، تو میں نے عرض

1... جامع صغیر، ص ۳۰۱، حدیث: ۴۸۸۹

2... شعب الایمان، باب الصیام، ۳/۳۷۷، حدیث: ۳۸۱۹

کی: کیا سب مہینوں میں آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شعبان کے روزے رکھنا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: ہاں! اللہ کریم اِس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔[1]

3. ارشاد فرمایا: رَجَب اور رَمَضان کے بیچ میں یہ مہینا ہے، لوگ اِس سے غافِل ہیں۔ اس میں لوگوں کے اَعمال اللہ پاک کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے کہ ہمارے بخشنے بخشانے آقا، بلکہ ہماری بخشش کروانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عبادت کا عالم تو یہ تھا کہ آپ اس ماہِ مُقَدَّس میں دیگر مہینوں کے مقابلے میں نفلی عبادت کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے اور ایک ہم ہیں کہ ہماری زندگی میں نہ جانے کتنی بار شعبانُ المعظم کا ماہِ مُبارَک تشریف لایا اور بخشش و مغفرت کے پروانے تقسیم کرتا ہوا رخصت ہو گیا، مگر بد قسمتی سے ہم اس ماہِ مُبارَک میں اپنے گُناہوں سے توبہ کرنے، آئندہ گناہوں سے بچنے کا پکا اِرادہ کرنے، فرض نمازوں کا اہتمام کرنے، صدقہ و خیرات کرنے، تلاوتِ قرآنِ کریم، ذِکر و دُرود، روزوں اور دیگر نفلی عبادت کی کثرت کرنے اور اپنے رَبّ کو راضی کرنے میں ناکام ہی رہیں۔ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشنودی حاصل کرنے، دُنیا و آخرت میں کامیابی و نجات پانے کیلئے ہمیں خوب خوب عبادت کرنی چاہئے، ماہِ رجب اور ماہِ شعبان کے نفل روزوں کا اہتمام بھی کرنا چاہئے، شَعبانُ المعظم کے پورے مہینے اور

1... مسند ابی یعلی، مسند عائشه، ۴/۲۷۷، حدیث: ۴۸۹۰

2... شعب الایمان، باب فی الصیام، ۳/۳۷۷، حدیث: ۳۸۲۰

بالخُصُوص 15 شعبان کو عبادت واِستغفار کی خوب کثرت کرنی چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ پاک سے اپنی دُنیا و آخرت کی بہتری کیلئے دُعائیں بھی مانگتے رہنا چاہئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صِلۂ رحمی کے نِکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے صِلۂ رحمی کے بارے میں چند نِکات سُننے کی سعادت حاصِل کرتی ہیں۔

پہلے دو(2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ہر حُسنِ سُلوک صَدَقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔[1] (2) جس نے والدین سے حُسنِ سُلوک کیا اُسے مُبارَک ہو کہ اللہ پاک نے اُس کی عُمر بڑھادی۔[2] ☆صِلۂ رحم واجِب ہے اور قَطعِ رحم حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[3] ☆رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آئی تم اس کے پاس چلی گئیں۔ حقیقتاً صِلۂ رحمی یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتی ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی رعایت و لحاظ کرو۔[4] ☆صِلۂ رحمی کی مُختلِف صورتیں ہیں، اُن کو ہَدِیّہ و تحفہ دینا اور اگر اُنہیں

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴

2 ... مستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب من بر والدیہ...الخ، ۵/۲۱۳، حدیث: ۷۳۳۹

3 ... بہارِ شریعت، ۳/۵۵۸، حصہ:۱۶

4 ... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۷۸

کسی بات میں تمہاری اِمداد درکار ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی ملاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ ☆ محارم رشتے داروں سے ناغہ دے کر ملتی رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے کہ اِس طرح کرنے سے مَحبَّت واُلفت زیادہ ہوتی ہے، بلکہ قَرابَت داروں سے جُمعہ جُمعہ ملتی رہے یا مہینے میں ایک بار۔ ☆ حق اور جائز باتوں میں قبیلے اور خاندان والوں کو مُتَّحد ہونا چاہئے یعنی اگر رشتے دار حق پر ہوں تو دوسروں سے مقابلہ اور اِظہارِ حق میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔ ☆ رشتے دار حاجت پیش کرے تو ردّ کر دینا گناہ ہے، جب اپنا کوئی رشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اس کو رَد کر دینا رِشتہ توڑنا ہے۔[1]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . کتاب الدرر الحکام، ۱/۳۲۳

بیان:14 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیمار ہوگئے، بہت عِلاج کروایا مگر شِفا نہ مل سکی، اسی حالت میں چھ مہینے گزر گئے۔ ایک دن انہیں پتا چلا کہ حضرت شیخ شبلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ان کے محل کے پاس سے گزر رہے ہیں، توانہوں نے انہیں اپنے پاس تشریف لانے کی درخواست کی۔ جب حضرت شیخ شبلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: فکر نہ کرو اللہ پاک کی رحمت سے آج ہی آرام آجائے گا۔ پھر آپ نے دُرُودِ پاک پڑھ کر بادشاہ کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو وہ اُسی وقت صحت مند اور تندرست ہوگئے۔(1)

ہر دَرْد کی دوا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد
تعویذِ ہر بلا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی

1 . . . راحت القلوب (فارسی)، ص ۵۰

نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ کریم کا بے حد کرم ہے کہ عن قریب شبِ بَراءَت آنے کو ہے، ☆شبِ براءَت بڑی عظمتوں اور رفعتوں والی رات ہے، ☆شبِ براءَت میں ربِّ کریم خُوب کرم کی بارشیں نازل فرماتا ہے، ☆شبِ براءَت میں ربِّ کریم گناہوں کو مٹا دیتا ہے، ☆شبِ براءَت میں ربِّ کریم رحمتوں کی بارشیں

1 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲

نازل فرماتا ہے، ☆شبِ براءَت میں ربِّ کریم عطاؤں کے دروازے کھول دیتا ہے، ☆شب براءَت میں ربِّ کریم مانگنے والوں کو آفتوں، مصیبتوں اور بلاؤں سے محفوظ فرماتا ہے۔اس شب کی اور بھی کئی برکتیں ہیں، آج کے بیان میں شب ِبراءت کے بارے میں کچھ سننے کے ساتھ توبہ کے فضائل وبرکات، قرآن واحادیث میں توبہ کی اہمیت، سچی توبہ کے تقاضے اور توبہ کرنے والوں کے واقعات بھی سنیں گی،اے کاش!ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے!سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

رحمت کے تین سو(300)دروازے

حضرت اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:میرے پاس حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام شب ِبراءت میں حاضر ہوئے اور مجھ سے کہا کہ اُٹھ کر نماز اَدا فرمایئے اور اپنا سر اور ہاتھ مبارک آسمان کی طرف اٹھایئے۔ میں نے پُوچھا: اے جبریل!یہ کیسی رات ہے؟ عرض کی:یَا مُحَمَّد!یہ وہ رات ہے کہ جس میں آسمان اور رحمت کے 300 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں،**اللہ کریم کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں، آپس میں بُغض وکینہ رکھنے والوں، شرابیوں اور بدکاروں کے علاوہ سب کی مغفرت کر دی جاتی ہے**،اِن لوگوں کی اُس وقت تک مغفرت نہیں ہو گی جب تک کہ وہ سچی توبہ نہ کرلیں۔ اَلبتّہ شراب کے عادی کے لیے رحمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کُھلا چھوڑ دِیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ توبہ کرلے،تو جب وہ توبہ کر لیتا ہے تو اُس کی مغفرت کر دی جاتی ہے،اسی طرح کینہ رکھنے والے کے لیے بھی رحمت

کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کُھلا چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے ساتھی (یعنی جس سے کینہ رکھتا ہے اس) سے کلام کرلے، جب وہ اُس سے کلام کرلیتا ہے تو اُس کی بھی مغفرت کردی جاتی ہے۔

پھر نبیِ کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنّتُ البقیع کی طرف تشریف لے گئے اور سجدے میں جاکر اِن اَلفاظ میں دُعا مانگی: ☆**اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ** ☆**وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ** ☆**وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ لَا اَبْلُغُ الثَّنَاءَ عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ** (یعنی اے اللہ!) میں تیرے عذاب سے تیری مُعافی، تیری ناراضی سے تیری رضا اور تجھ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، تیری تعریف بلند ہے، میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کرسکتا، تیری حقیقی شان وہی ہے جو تُو نے خُود بیان فرمائی۔

حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام رات کے چوتھے پہر حاضر ہوئے اور عرض کی: **یامُحَمَّد اِرْفَعْ رَاْسَكَ اِلَى السَّمَاءِ!** یعنی اے محمد! اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا تو دیکھا کہ رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور ہر دروازے پر ایک فرشتہ اعلان کر رہا ہے، ☆(پہلے دروازے پر ایک فرشتہ یُوں پُکار رہا ہے کہ) اِس رات عبادت کرنے والے کو مبارک ہو، ☆دوسرے دروازے پر فرشتہ یُوں پُکار رہا ہے کہ اِس رات میں سجدہ کرنے والے کو مبارک ہو، ☆تیسرے دروازے پر فرشتہ نِدا دے رہا ہے کہ اِس رات میں رُکوع کرنے والے کو مبارک ہو، ☆چوتھے دروازے پر فرشتہ اعلان کر رہا ہے کہ اِس رات اپنے رَبّ سے دُعا مانگنے والے کو مُبارک ہو، ☆پانچویں دروازے پر فرشتہ یُوں اعلان کر رہا ہے کہ اِس رات میں اپنے رَبّ کریم سے مُناجات کرنے والے کو مبارک ہو، ☆چھٹے دروازے پر فرشتہ پُکار رہا ہے

کہ اِس رات میں مسلمانوں کو مُبارَک ہو، ☆ساتویں دروازے پر فرشتہ نِدا دے رہا ہے کہ اللہ پاک کو ایک ماننے والوں کو مُبارَک ہو، ☆آٹھویں دروازے پر فرشتہ پُکار رہا ہے کہ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے؟ ☆نویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ صَدا لگا رہا ہے کہ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ اُس کی مغفرت کر دی جائے؟ ☆اور دسویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ نِدا کر رہا ہے کہ ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اُس کی دُعا قبول کر لی جائے؟

رحمتِ عالَم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے جبریل! رحمت کے یہ دروازے کب تک کُھلے رہتے ہیں؟ عرض کی: رات کی ابتدا سے نمازِ فجر تک، تو پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِس رات بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت کی جاتی ہے، اسی رات لوگوں کے سال بھر کے اعمال (آسمانوں کی جانب) بلند کئے جاتے ہیں اور اسی رات رِزق تقسیم کئے جاتے ہیں۔ (1)

گناہوں نے مجھے ہائے! کہیں کا بھی نہیں چھوڑا — کرم ہو از طفیلِ سیّدِ عرب و عجم مولیٰ!
براءت دے عذابِ قبر سے نارِ جہنّم سے — مہِ شعبان کے صدقے میں کر فضل و کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۹۷-۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شبِ براءت کے نام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ شعبانُ المُعَظَّم کی 15 ویں رات

1… تاریخ ابن عساکر، رقم: ۵۹۲۳، محمد بن احمد... الخ، ۵۱/۷۲ ملتقطا

خُوش نصیبوں کیلئے برکتوں والی اور بد نصیبوں کے لئے بڑی نازُک ہے! اس رات رحمتِ الٰہی کے دروازے کھل جاتے ہیں، اس رات فرشتے آسمان سے نِدا کرتے ہیں، اس رات دعائیں مانگنے والوں، عبادت کرنے والوں، آپس میں محبت رکھنے والوں، توبہ کرنے والوں اور مغفرت طلب کرنے والوں کو فرشتے مبارک دیتے اور خُوشخبریاں سناتے ہیں۔

دسویں صدی ہجری کے مشہور اور بہت بڑے عالمِ دین، حضرت علامہ ملا علی قاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: شبِ براءت کے چار نام ہیں: **لَيْلَةُ الْمُبَارَكَة** (برکت والی رات) **لَيْلَةُ الْبَرَاءَة** (نجات والی رات) **لَيْلَةُ الصَّك** (دستاویز والی رات) **لَيْلَةُ الرَّحْمَة** (رحمت والی رات)۔

مزید فرماتے ہیں: اسے **لَيْلَةُ الْبَرَاءَة** اور **لَيْلَةُ الصَّك** (نجات و دستاویز والی رات) اس لئے کہتے ہیں کہ تاجر جب اَناج اس کے مالک سے وصول کرلیتا ہے تو اس کے لئے براءت نامہ لکھ دیتا ہے۔ اسی طرح اللہ پاک اس رات اپنے مومن بندوں کے لئے جہنّم سے آزادی کا براءت نامہ لکھ دیتا ہے۔ (1)

فیصلوں کی رات

یاد رکھئے! شبِ براءت بڑی اہم رات ہے، شبِ براءت فیصلوں کی رات ہے، شبِ براءت گناہ معاف کروانے کی رات ہے، شبِ براءت نامۂ اعمال تبدیل ہونے کی رات ہے، شبِ براءت اعمال نامے بارگاہِ الٰہی میں پیش ہونے کی رات ہے، شبِ براءت اپنے ربِّ کریم کو راضی کرنے کی رات ہے، شبِ براءت نیک اعمال کرنے کی رات ہے،

1... مجموع رسائل العلامة الملا علی القاری، الرسالة: التبیان فی بیان مافی لیلة النصف من شعبان ... الخ ٣/ ٤١ ملخصا

شبِ براءت عبادت کرنے کی رات ہے، شبِ براءت بخشش و مغفرت مانگنے کی رات ہے،شبِ براءت جہنّم سے آزادی حاصل کرنے کی رات ہے ، شب براءت رحمتیں لوٹنے کی رات ہے، یہی وہ رات ہے جس میں اللہ کریم اپنے بندوں کو جہنّم سے آزادی عطا فرماتا ہے، چنانچہ

جہنّم سے آزادی کا مُژدہ

ایک مرتبہ اَمیرُالْمُؤمِنِین، حضرتِ عمر بن عبدُ العزیز رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شعبانُ المعظم کی پندرہویں رات یعنی شب براءت عبادت میں مصروف تھے۔ سر اٹھایا تو ایک "سبز پرچہ" ملا جس کا نور آسمان تک پھیلا ہوا تھا،اس پر لکھا تھا"**هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ مِنَ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ لِعَبْدِهٖ عُمَرَبْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ**"یعنی خدائے مالک وغالب کی طرف سے یہ **"جہنّم کی آگ سے آزادی کا پروانہ"** ہے جو اس کے بندے عمر بن عبد العزیز کو عطا ہوا ہے۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ شبِ براءت خُوش نصیب بندوں کو جہنّم سے آزادی نصیب ہونے کی رات ہے،شبِ براءت ربِّ کریم کی رحمتیں لوٹنے کی رات ہے، شبِ بَراءت بے حد فضیلت و عظمت والی رات ہے، کسی صورت بھی اسے غفلت میں نہ گزارا جائے،اِس رات خُصوصِیَّت کے ساتھ رَحمتوں کی چھما چھم برسات ہوتی ہے۔اِس مُبارَک شب میں اللہ کریم بنی کَلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ تعداد میں لوگوں کو جہنّم سے آزاد فرماتا ہے۔کتابوں میں لکھا ہے:قبیلہ

1...تفسیر روح البیان،پ۲۵،الدخان،تحت الآیۃ:۲، ۸/۴۰۲

بنی کَلب قبائلِ عرب میں سب سے زیادہ بکریاں پالتا تھا۔

یادرکھیں! بعض بدنصیب اس رات بھی رحمتِ الٰہی سے محروم اور گناہوں میں مشغول رہتی ہیں اور اس رات بھی مغفرت جیسی عظیم نعمت سے محروم رہتی ہیں، چنانچہ

بخشش سے محروم لوگ

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریلِ امین آئے اور عرض کی: یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے اس میں اللہ کریم جہنّم سے اتنے لوگوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں، مگر کافر اور عداوت والے اور رشتہ کاٹنے والے اور (تکبر کی وجہ سے) کپڑا لٹکانے والے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ ☆والدین کو ستانے سے باز آجائیں۔ ☆دوسری اسلامی بہنوں کی دشمنی اپنے دل سے نکال دیں۔ ☆تکبر سے ہر دم بچنے کی کوشش کریں۔ ☆دنیا کی رنگینیوں سے منہ موڑلیں، ☆گناہوں سے ناتا توڑ لیں، ☆اللہ پاک کی نافرمانیاں کرنے سے باز آجائیں، ☆نمازیں قضا کرنا چھوڑ دیں ☆اور جو نمازیں چُھوٹ گئیں ان کی قضا کریں، ☆جن کی دل آزاری کی ان سے بھی معافی مانگیں، ☆جن کی بے عزّتی کی ہے، اُن سے معافی مانگیں، ☆جن سے بدسُلوکی کی ہے، ان سے معافی مانگیں، ☆جن کی حق تلفی کی ہے، ان سے حقوق معاف کروائیں، ☆اگر کسی کا مال دبایا ہے تو اس کی تلافی کریں اور معافی مانگیں، ☆جتنے جھوٹ بولے

1 ... شعب الایمان، الباب الثالث والعشرون، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، ۳/۳۸۴، حدیث: ۳۸۳۷

ان سے توبہ کریں، ☆بلاوجہ جن کی غیبتیں وچغلیاں کرکے دل آزاری کی ان سے معافی مانگیں، ☆جن کو جان بوجھ کر تکلیف پہنچائی ان سے معافی مانگیں، اَلْغَرَض! اپنے تمام گناہوں سے توبہ کریں۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ توبہ کی قبولیت کی رات بھی گزر جائے اور ہم اپنی مغفرت نہ کروا سکیں اور اپنے رب کو راضی نہ کرسکیں، لہٰذا آج ہی توبہ کرلیجئے۔ کیونکہ ہمارے ربِّ کریم نے اپنے بندوں کی توبہ قبول کرنے کا وعدہ اپنے پاکیزہ کلام میں فرمایا ہے: چنانچہ پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَائِدَہ کی آیت نمبر 39 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۹﴾ (پ۶، المائدۃ: ۳۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے اس پر رجوع فرمائے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: توبہ بہت عمدہ اور نہایت نفیس شے ہے، کتنا ہی بڑا گُناہ ہو، اگر اس سے توبہ کرلی جائے تو اللہ کریم اپنا حق مُعاف فرما دیتا ہے اور توبہ کرنے والے کو عذابِ آخرت سے نجات دے دیتا ہے۔(1)

عبرت حاصل کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا توبہ کرنا بہت ہی بہترین اور پسندیدہ کام ہے، اللہ کریم توبہ کرنے والوں کو بہت پسند فرماتا ہے، جو سچی توبہ کرتے ہیں انہیں بارگاہِ الٰہی سے اِنْعامات واِکرامات سے بھی نوازا جاتا ہے، توبہ کرنے والے اللہ کریم کے

1... تفسیر صراط الجنان، پ۶، المائدۃ، تحت الآیۃ:۳۹، ۲/ ۴۳۰

پسندیدہ بندے بن جاتے ہے، مگر افسوس! اس قدر انعامات واکرامات کے باوُجود ہم اپنے رَبّ کی نافرمانیوں میں مشغول ہیں اور توبہ میں مختلف بہانے بنا کر ٹال مٹول کر رہی ہیں۔ حالانکہ روزانہ نہ جانے کتنوں کی موت کے واقعات سنتی ہیں: مثلاً فُلاں کینسر کی مریض تھی، انتقال کر گئی، فُلاں کو دل کا دورہ (ہارٹ اٹیک) ہوا اچانک فوت ہوگئی، فلاں رات کو خُوش خُوش سوئی لیکن صبح آنکھ نہیں کھلی، فلاں کل ہی ٹیسٹ کروا کر آئی مگر آج زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیے ☆اس سے پہلے کہ ہمارا بھی اعلان ہو رہا ہو، ☆اس سے پہلے کہ لوگ ہمیں کندھوں پر اٹھا کر اندھیری قبر میں دفن کرنے کے لئے چلیں، ☆اس سے پہلے کہ ہمیں مرحومہ کہہ کر یاد کیا جا رہا ہو، ☆اس سے پہلے کہ ہماری نمازِ جنازہ کا انتظار کیا جا رہا ہو، ☆اس سے پہلے کہ ہم بھی نَزع کی دردناک کیفیت میں مبتلا ہوں، ☆اس سے پہلے کہ روح نکلنے کی تکلیف سے ہمارا جسم بھی مفلوج ہو جائے، ☆اس سے پہلے کہ ہمیں بھی موت کے فرشتے گھیر لیں، ☆اس سے پہلے کہ حسرت وندامت ہمیں گھیر لے، ☆اس سے پہلے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے، آج وقت ہے اپنے ربّ کو راضی کر لیجئے، اس کی بارگاہ میں آنسو بہائیے، رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگئے اور اس کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لیجئے، کیونکہ وہ توبہ کرنے والوں کے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے، وہ توبہ کرنے والوں کو جہنّم کی آگ سے آزاد فرما دیتا ہے، وہ توبہ کرنے والوں سے بڑی محبّت فرماتا ہے، چنانچہ

پارہ 2 سورۂ بقرۃ آیت نمبر 222 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو (پ ۲، البقرہ: ۲۲۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ اللہ پاک توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے، ہم دن رات اس کی نافرمانیاں کرتی ہیں مگر وہ سزا دینے میں جلدی نہیں فرماتا، یقیناً یہ ربِّ کریم کا فضل و کرم ہے، اسی طرح یہ بھی اسی کا کرم ہے کہ گناہ کرنے کے باوجود وہ ہمیں رسوا نہیں فرماتا بلکہ ہمارا پردہ رکھتا ہے، وہ ہمیں صحت و عافیت عطا فرماتا ہے، طرح طرح کی نعمتوں سے نوازتا ہے، مال و دولت اور رزق عطا فرمانے کے ساتھ ساتھ ہمیں توبہ کی طرف بلاتا ہے، اپنی کوتاہیوں پر ندامت کا اظہار کرنے کی ترغیب دلاتا ہے، ہمارے گناہ معاف کرنے کا وعدہ ہی نہیں بلکہ اپنا محبوب بنانے کی خُوشخبریوں سے بھی نوازتا ہے اور جب کوئی اس کی بارگاہ میں جھک جائے، اپنی کوتاہیوں پر آنسو بہائے اور توبہ کرلے تو ربِّ کریم اس کے سارے گناہ معاف فرمادیتا ہے، آیئے! ترغیب کے لئے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

توبہ کرنے والے مومن کی مثال

حضرت شہر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے حواریوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک پرندہ جس کے پروں میں موتی و یاقُوت جَڑے تھے اور وہ سب پرندوں سے بڑھ کر حسین تھا آکر ان کے سامنے لوٹ پوٹ ہونے لگا جس سے اُس کی کھال اتر گئی اور وہ انتہائی بدصورت سرخ گنجا معلوم ہونے لگا، پھر وہ ایک نالے کے پاس آیا اور اس کی کیچڑ میں لوٹ پوٹ ہونے لگا جس کی

وجہ سے سیاہ اور مزید بدصورت ہو گیا، اس کے بعد وہ بہتے پانی کے قریب آیا اور اس میں نہایا تو اس کا حُسن وجمال لوٹ آیا اور وہ پہلے کی طرح خوبصورت ہو گیا۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا: یہ پرندہ تمہاری طرف نشانی بنا کر بھیجا گیا ہے کہ مومن کی مثال اس پرندے کی طرح ہے جب وہ گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے تو اس سے اس کا حُسن وجمال چلا جاتا ہے اور پھر جب وہ توبہ کرتا ہے تو اس کی برکت سے گناہوں کی سیاہی دُور ہو جاتی ہے اور اس کا حُسن وجمال لوٹ آتا ہے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ جس طرح پرندہ کیچڑ میں لَت پَت ہونے کے بعد پانی سے نہا کر صاف ہو جاتا ہے اس کی خوبصورتی لوٹ آتی ہے اسی طرح ایمان والوں کی توبہ سے گناہوں کی سیاہی دُور ہو جاتی ہے، توبہ کرنے سے گناہ دُھل جاتے ہیں اور نورِ ایمان لوٹ آتا ہے، کیونکہ توبہ کے بدلے برائیوں کو مٹانے، گناہوں کو معاف کرنے اور جنّت جیسی عظیم نعمت عطا کرنے کا وعدہ تو ربِّ کریم نے اپنے پاکیزہ کلام میں کیا ہے، چنانچہ پارہ 28 سورۂ تحریم کی آیت نمبر 8 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًاؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۙ (پ۲۸، التحریم:۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری بُرائیاں تم سے اُتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، شہر بن حوشب، ۶۰/۶، رقم: ۷۷۸۴ تقدما وتاخرا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ کریمہ میں تَوبةُ النَّصُوح کا ذکر ہے، اَمِیْرُالمؤمنین، حَضرت عُمربن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے **"تَوْبَةً نَصُوحًا"** کے بارے میں پُوچھا گیا: تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا: اس سے مُراد یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی بُرے عمل سے ایسی توبہ کرے کہ پھر کبھی بھی اس گُناہ میں نہ پڑے۔

صحابیِ رسول، حضرت عبدُاللہ بن مَسعُود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **"تَوْبَةً نَصُوحًا"** ایسی توبہ ہے جس سے تمام گُناہ مُعاف ہو جاتے ہیں۔ (1)

توبہ کے فائدے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی سچی توبہ کے بے شمار فوائد ہیں، ☆ سچی توبہ اللہ پاک کی طرف سے عطا ہونے والی بہت پیاری نعمت ہے، ☆ سچی توبہ گناہوں کو دھونے کا پانی ہے۔ ☆ سچی توبہ قُربِ الٰہی پانے کا ذریعہ ہے۔ ☆ سچی توبہ رحمتِ الٰہی کے نُزول کا سبب ہے۔ ☆ سچی توبہ گناہوں سے پاک صاف کر دیتی ہے۔ ☆ سچی توبہ جہنّم سے بچاتی ہے۔ ☆ سچی توبہ غضبِ الٰہی سے اَمن دلاتی ہے۔ ☆ سچی توبہ دنیا کے غموں کو بھی دُور کرتی ہے۔ ☆ سچی توبہ آخرت کی مشکلات کا بھی خاتمہ کرتی ہے۔ ☆ سچی توبہ انسان کے باطن کو سُتھرا کر دیتی ہے۔ ☆ سچی توبہ کرنے والی اللہ پاک کو پسند ہے۔ ☆ سچی توبہ کرنے والی کے لیے فرشتے بھی استغفار کرتے ہیں۔ اَلْغَرَض! سچی توبہ دُنیا و آخرت کے کئی فوائد کا سبب ہے۔ آیئے! سچی توبہ کرنے والوں کے کچھ واقعات اور ان سے

---

1 ۔۔۔ تفسیر در منثور، پ ۲۸، التحریم، تحت الآیۃ: ۸، ۸/۲۲۷

حاصل ہونے والے نِکات سنتی ہیں تاکہ ہمارا بھی سچی توبہ کرنے کا ذہن بنے: چنانچہ

سِتار بجانے والی کی توبہ

حضرت صالح مُرّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ سِتار (یعنی ایک قسم کا باجا) بجانے والی ایک لڑکی کسی قارِیِ قرآن کے پاس سے گُزری جو یہ آیتِ مُبارکہ تِلاوت کر رہا تھا:

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور بے شک جہنّم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو (پ۱۰، التوبۃ: ۴۹)

آیت سنتے ہی لڑکی نے سِتار پھینکا، ایک زور دار چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئی۔ جب اِفاقہ ہوا تو سِتار توڑ کر عِبادت و رِیاضت میں ایسی مشغول ہوئی کہ عابدہ وزاہدہ مشہور ہوگئی۔ ایک دن میں نے اُس سے کہا: اپنے آپ پر نرمی کر۔ یہ سُن کر روتے ہوئے بولی: کاش! مجھے معلوم ہو جائے کہ جہنّمی اپنی قبروں سے کیسے نکلیں گے؟ پُلِ صِراط کیسے پار کریں گے؟ قیامت کی ہولناکیوں سے کیسے نَجات پائیں گے؟ کھولتے ہوئے پانی کے گُھونٹ کیسے پئیں گے؟ اللہ پاک کے غَضَب کو کیسے برداشت کریں گے؟ اتنا کہہ کر بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ جب اِفاقہ ہوا تو بارگاہِ خُداوندی میں یُوں عرض گُزار ہوئی: یااللہ! میں نے جوانی میں تیری نافرمانی کی اور اب کمزوری کی حالت میں تیری اِطاعت کر رہی ہوں، کیا تُو میری عبادت قبول فرمالے گا؟ پھر اس نے کہا: آہ! کل بروزِ قیامت کتنے لوگوں کے عیب کُھل جائیں گے۔ پھر اس نے ایک چیخ ماری اور ایسے دَرد بھرے اَنداز میں روئی کہ وہاں مَوجُود سب لوگ اُس کی شِدَّتِ گریہ و زاری سے بے ہوش ہو گئے۔[1]

1...الروض الفائق، المجلس السابع والعشرون...الخ، ص۱۴۸

نارِ دوزخ سے مجھ کو اَماں دے مغفرت کرکے باغِ جناں دے
کردے رحمت مِری اِلتجا ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ کیسے ایک باجا بجانے والی لڑکی پر خوفِ خدا کا غَلَبہ ہوا اور وہ اپنے اس گناہ والے عمل سے توبہ کرکے اللہ کریم کی عِبادت و رِیاضت میں مشغول ہوگئی۔ مگر افسوس! فی زمانہ گانے باجوں، موسیقی اور آلاتِ لَہو و لَعِب نے مسلمانوں کی اَکْثَرِیَّت کو یادِ الٰہی سے غافل کر رکھا ہے، مُوسیقی کئی مسلمانوں کی نَس نَس میں اُتر چکی ہے، تقریباً ہر گھر، بازار، شاپنگ مال، دکان تک ہر طرف مُوسیقی مُسَلَّط ہے۔ ہر جگہ مُوسیقی کی دُھنیں سُنی جاتی ہیں۔ فی زمانہ تو بچّوں کی تربیت بھی مُوسیقی کی سُروں میں ہو رہی ہے، بے چارے کے پنگھوڑے کے اُوپر کھلونا لٹکا دیتے ہیں، جو اس کو مُوسیقی سُناتا اور سُلاتا ہے، بچّے کی جُوتیاں بھی مُوسیقی بجاتی ہیں، پھر یہ بچّہ بڑا ہو کر مُوسیقی سے کیسے بچ سکے گا؟ اے کاش! ہم بچوں کی قرآن و سنّت کے مطابق تربیت کرنے والی بن جائیں۔ یاد رکھئے! مُوسیقی شیطانی اِیجاد ہے، چنانچہ

شیطان ہی کی ایجاد

حُضُور نبیِ رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: شیطان نے سب سے پہلے نَوحہ کیا اور گانا گایا۔ [1]

1 - - - مسند الفردوس، ۱/۳۴، حدیث: ۴۲ ماخوذا

یاد رکھئے! ☆ گانے باجے سُننا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ ☆ گانے باجے رُوح میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں۔ ☆ گانے باجے نماز کی لذّت کو تباہ کرتے ہیں۔ ☆ گانے باجے عبادتوں سے دُور کردیتے ہیں۔ ☆ گانے باجے شرم وحَیا کا خُون کرتے ہیں، ☆ گانے باجے بد نگاہی پر اُبھارتے ہیں۔ ☆ گانے باجے مسلمان خواتین کو بے پردَگی پر اُکساتے ہیں، ☆ گانے باجے شیطانی کام ہیں، اَلْغَرَض! گانے باجے سننا کئی گناہوں میں مُلَوَّث ہونے کا سبب ہے، مگر افسوس! فی زمانہ بڑے شوق کے ساتھ گانے باجے سنے جاتے ہیں اور اگر کوئی سمجھائے اور نیکی کی دعوت دے تو بعض تو یوں کہتی ہیں یہ میرا اور میرے رَبّ کا معاملہ ہے، ہم جانے اور ہمارا رَبّ جانے، اس طرح کے جملے بول کر اپنی آخرت کو داؤ پر لگایا جاتا ہے۔ اے کاش! شبِ براءت کی اس بابرکت رات کے صدقے ہمیں گانے باجوں کی تباہ کاریوں سے بچنے، ذِکْرُ اللہ، تلاوتِ قرآن، درود پاک اور نعت شریف پڑھنے سننے کی عادت نصیب ہو جائے۔ آیئے! مل کر دُعا کرتی ہیں:

مرے اخلاق اچھے ہوں مرے سب کام اچھے ہوں
بنا دو مجھ کو تم پابندِ سنّت یَارَسُوْلَ اللہ
میں گانے باجوں اور فلموں ڈراموں کے گُنہ چھوڑوں
پڑھوں نعتیں کروں اکثر تلاوت یَارَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۳۱تا۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بار بار توبہ کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کی رحمت بہت بڑی ہے، اس کی رحمت کی نہ کوئی حد ہے نہ کوئی انتہا، اگر بتقاضائے بَشَرِیّت ہم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو ہمیں چاہیے کہ فوراً اس کی بارگاہ میں عاجزی وانکساری اور گناہ پر ندامت اختیار کرتی ہوئی توبہ کرلیں، اگر پھر گناہ کر بیٹھیں تو پھر توبہ کرلیں، پھر خطا ہو جائے تو پھر توبہ کرلیں، چاہے لاکھ بار بھٹک جائیں مگر پھر آکر اس کے دامنِ کرم سے لپٹ جائیں اور ہرگز ہرگز مایوس نہ ہوں، کیونکہ جو لوگ اللہ کریم کی بارگاہ میں سچی توبہ کرتے ہیں، اللہ کریم ان سے بہت خُوش ہوتا ہے اوران پر اپنا خُصُوصی فضل وکرم بھی فرماتا ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

ایک نوجوان کی انوکھی توبہ

حضرت رَبیعہ بن عُثمان تَیمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص بہت زیادہ گُناہگار تھا، اس کے شب وروز اللہ کریم کی نافرمانی میں گُزرتے۔ وہ گُناہوں کے گہرے سَمُنْدر میں غَرق تھا۔ پھر اللہ پاک نے اس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرمایا اور اس کے دِل میں اِحساس پیدا فرمایا کہ اپنے آپ پر غور کر، تُو کس رَوِش پر چل رہا ہے، اللہ کریم جب اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ کرتا ہے تو اسے اِحساس اور گُناہوں پر ندامت کی توفیق عطا فرما دیتا ہے، اس پر بھی پاک پروَرْدگار نے کرم فرمایا اور اسے اپنے گُناہوں پر شرمندگی ہوئی، غفلت کے پردے آنکھوں سے ہٹ گئے۔ سوچنے لگا کہ بہت

گُناہ ہوگئے، اب پاک پروَرْدگار کی بارگاہ میں توبہ کرلینی چاہئے۔ چنانچہ

اس نے اپنی زَوجہ سے کہا: میں اپنے تمام گُناہوں پر نادم ہوں اوراپنے پاک پروَرْدگار کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، وہ رحیم وکریم میرے گُناہوں کو ضرور معاف فرمائے گا۔ میں اب کسی ایسی ہستی کی تلاش میں جارہا ہوں جو اللہ کی بارگاہ میں میری سِفارش کرے۔ اتنا کہنے کے بعد وہ شخص صحرا کی طرف چل دیا۔ جب ایک ویران جگہ پہنچا تو زور زور سے پُکارنے لگا: اے زمین! تُو اللہ کی بارگاہ میں میرے لئے شفیع بن جا، اے آسمان! تُو میرا شفیع بن جا، اے اللہ! کے معصوم فرشتو! تم ہی میری سِفارش کردو۔ وہ زاروقطار روتا رہا، ہر ہر چیز سے کہتا کہ تم میری سفارش کرو، میں اب اپنے گُناہوں پر شرمندہ ہوں اور سچے دل سے تائب ہوگیا ہوں۔ وہ شخص مُسلسل اسی طرح پُکارتا رہا، بالآخر روتے روتے بے ہوش ہو کر زمین پر مُنہ کے بل گر گیا، اس کی آہ وزاری اور گُناہوں پر ندامت کا یہ انداز مقبول ہوا اوراس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا گیا، جس نے اسے اُٹھایا اور اس کے سر سے گرد وغیرہ صاف کی اور کہا: اے اللہ کے بندے تیرے لئے خُوشخبری ہے کہ تیری توبہ اللہ کریم کی بارگاہ میں قبول ہوگئی ہے۔ اس پر وہ بہت خُوش ہوا اور کہنے لگا: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، اللہ کی بارگاہ میں میری سِفارش کون کرے گا؟ وہاں میرا شفیع کون ہوگا؟ فرشتے نے جواب دیا: **تیرا اللہ سے ڈرنا، یہ ایک ایسا عمل ہے جو تیرا شفیع ہوگا** اور تیرا یہی عمل بارگاہِ خُداوندی میں تیری سِفارش کرے گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 … عیون الحکایات، الحکایة السابعة والخمسون بعد المائة، ص ۱۷۳

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم توبہ کرنے والوں کے واقعات سن رہی ہیں، واقعی توبہ ایک بہترین عمل ہے اور بندہ جب توبہ کرتا ہے اللہ کریم اس بندے پر بے حد کرم فرماتا ہے، اس کے گناہوں کو معاف فرما کر اس کو اپنے محبوب بندوں میں شامل فرما دیتا ہے، آیئے! توبہ کرنے والے ایک نوجوان پر رحمتِ الٰہی برسنے کا ایک اور واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

گنہگار نوجوان کی توبہ

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار آدھی رات گزر جانے کے بعد میں جنگل کی طرف نکلا تو راستے میں میں نے دیکھا کہ چار آدمی ایک جنازہ اٹھائے جا رہے ہیں۔ میں سمجھا کہ شاید انہوں نے اسے قتل کیا ہے اور لاش ٹھکانے لگانے کے لیے کہیں لے جا رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا: اللہ کریم کا جو حق تم پر ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے میرے سوال کا جواب دو، کیا تم نے خود اسے قتل کیا ہے یا کسی اور نے؟ اور اب تم اسے ٹھکانے لگانے کے لیے کہاں لے جا رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے نہ تو اسے قتل کیا ہے اور نہ ہی یہ مقتول ہے بلکہ ہم مزدور ہیں اور اس کی ماں نے ہمیں مزدوری دینی ہے، وہ اس کی قبر کے پاس ہمارا انتظار کر رہی ہے، آؤ تم بھی ہمارے ساتھ آجاؤ۔ میں تجسُّس کی وجہ سے ان کے ساتھ ہو لیا۔ ہم قبرستان پہنچے تو دیکھا کہ واقعی ایک تازہ کھدی ہوئی قبر کے پاس ایک بوڑھی خاتون کھڑی تھیں۔ میں نے پوچھا: اماں جان! آپ اپنے بیٹے کے جنازے کو دن کے وقت یہاں کیوں نہیں لائیں تاکہ اور لوگ بھی اس کے کفن دفن میں شریک ہو جاتے؟ انہوں نے کہا: یہ جنازہ میرے

لختِ جگر کا ہے، میرا یہ بیٹا بڑا شرابی اور گناہ گار تھا، ہر وقت شراب اور گناہوں کی دلدل میں غرق رہتا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے مجھے بلا کر تین چیزوں کی وصیت کی: (1) جب میں مر جاؤں تو میری گردن میں رسی ڈال کر گھر کے اِرد گرد گھسیٹنا اور لوگوں کو کہنا کہ گنہگاروں اور نافرمانوں کی یہی سزا ہوتی ہے۔ (2) مجھے رات کے وقت دفن کرنا کیونکہ دن کے وقت جو بھی میرے جنازے کو دیکھے گا مجھے لعن طعن کرے گا۔ (3) جب مجھے قبر میں رکھنے لگو تو میرے ساتھ اپنا ایک سفید بال بھی رکھ دینا، کیونکہ اللہ کریم سفید بالوں سے حیا فرماتا ہے، ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے اس کی وجہ سے عذاب سے بچالے۔ جب یہ فوت ہو گیا تو میں نے اس کے گلے میں رسی ڈالی اور اسے گھسیٹنے لگی تو غیب سے آواز آئی: اے بڑھیا! اسے یوں مت گھسیٹو، اللہ کریم نے اسے گناہوں پر شرمندگی اور توبہ کی وجہ سے معاف فرما دیا ہے۔ جب میں نے اس بوڑھی عورت کی یہ بات سنی تو میں اس جنازے کے پاس گیا، اس پر نمازِ جنازہ پڑھی پھر اسے قبر میں دفن کر دیا۔ میں نے اس کی بوڑھی ماں کے سر کا ایک سفید بال بھی اس کے ساتھ قبر میں رکھ دیا۔ جب ہم اس کی قبر کو بند کرنے لگے تو اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس نے اپنا ہاتھ کفن سے باہر نکال کر بلند کیا اور آنکھیں کھول دیں۔ میں یہ دیکھ کر گھبرا گیا لیکن اس نے مسکراتے ہوئے کہا: اے شیخ! ہمارا رَبّ بڑا غفور و رحیم ہے، وہ احسان کرنے والوں کو بھی بخش دیتا ہے اور گنہگاروں کو بھی معاف فرما دیتا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند کر لیں۔[1]

1 . . . حکایات الصالحین، ص۷۸

یاخُدا میری مغفرت فرما باغِ فردوس مَرحمت فرما
تُو گُناہوں کو کر مُعاف اللہ! میری مقبول مَعذرت فرما
مُصطفےٰ کا وسیلہ توبہ پر تُو عنایت نَدامت فرما

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی ہمارا ربّ بڑا غفور و رحیم ہے اور یہ اس کا فضل و کرم اور اپنے بندوں پر عظیم رحمت ہے کہ گُناہ کے بعد توبہ کرنے پر مُعاف فرما دیتا ہے اور موت کے وقت تک توبہ کرنے کی مہلت عطا فرماتا ہے، اس لئے ہمیں توبہ میں سُستی نہیں کرنی چاہئے بلکہ فوراً ہی اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرلینی چاہئے، ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی توبہ کے کثیر فَضائل اور اس پر ملنے والے اِنعامات بیان فرمائے ہیں۔ آیئے! توبہ کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن پانے کے لئے توبہ کے فضائل پر تین (3) فَرامینِ مصطفےٰ سنتی ہیں: چُنانچہ

توبہ کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: **اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّاذَنْبَ لَہٗ** گناہ سے توبہ کرنے والا اُس شخص کی طرح ہے جس نے گُناہ کیا ہی نہ ہو **اَلتَّائِبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ** توبہ کرنے والا اللہ پاک کا دوست ہے۔[1]

2. ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے نافرمانی کرنے والے کے لئے رات دن توبہ کے ساتھ اپنا

---

1 ... نوادر الاصول، الاصل السادس والمائتان، ۲/۷۶۰، حدیث: ۱۰۳۰ ملتقطا

دستِ رحمت کُشادہ فرمار کھاہے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طُلُوع ہو جائے۔[1]

3. ارشاد فرمایا: اگر تم اتنے گناہ کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تو اللہ پاک تمہاری توبہ ضرور قبول کرے گا۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ توبہ کے کتنے فضائل و برکات ہیں، یقیناً سمجھدار وہی ہے جو گناہوں پر ڈٹ کر بار بار گناہ کرنے کی بجائے اپنے گناہوں سے توبہ کرلے، کیونکہ توبہ سے منہ موڑ لینا بہت بڑی حماقت ہے، مسلمانوں کی شان یہ ہے کہ اگر ان سے کوئی گناہ سَرزَد ہو جائے تو وہ فوراً توبہ کرلیتے ہیں، پھر گناہ ہو جائے تو وہ پھر توبہ کرلیتے ہیں، پھر گناہ ہو جائے تو وہ پھر توبہ کرلیتے ہیں، اَلْغَرَض! بار بار توبہ کرنا ایمان کے تقاضوں میں سے ایک تقاضا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ آج سچے دل سے توبہ کرلیں اور نیکیوں پر کمربستہ ہو جائیں، کیونکہ توبہ کرنے والیوں کے لئے جنت جیسی عظیم نعمت کی خُوشخبری تو ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمائی ہے، چنانچہ

جنّت میں درجات کی بُلندی

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب بندہ گُناہ کرتا ہے، پھر اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اور اس پر قائم رہتا ہے تو اللہ پاک اس کا ہر نیک عمل قبول فرمالیتا ہے اور اس سے سَرزَد ہونے والا ہر گناہ بخش دیتا ہے اور (مُعاف ہو جانے والے) ہر گُناہ کے بدلے جنّت میں اس کا ایک دَرَجہ بُلند فرمادیتا ہے اور

---

1 ... مسلم، کتاب التوبۃ، باب قبول التوبۃ... الخ، ص ۱۱۳۱، حدیث: ۶۹۸۹ ماخوذا

2 ... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبۃ، ۴/۴۹۰، حدیث: ۴۲۴۸

اللہ پاک اس کی ہر نیکی کے بدلے اسے جنّت میں ایک محل عطا فرماتا ہے۔[1]

توبہ کیسے ہوتی ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! توبہ کے فضائل و برکات اور توبہ پر ملنے والے انعامات کے بارے میں سن کر یقیناً ہمارا بھی توبہ کرنے کا ذہن بنا ہو گا۔ جس طرح ہر کام کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں، اسی طرح سچی توبہ کے بھی کچھ تقاضے ہیں، اس کی کچھ شرائط ہیں، جب تک یہ شرائط نہ پائی جائیں توبہ سچی توبہ نہیں کہلائے گی۔ عموماً ہمارے ہاں توبہ کا مطلب لیا جاتا ہے کہ کچھ غلط کام ہو جانے پر فوراً **اَسْتَغْفِرُ اللہ** پڑھ لے یا اپنی مادری زبان میں ہی ہنستے مسکراتے بغیر کسی اظہارِ ندامت اور پشیمانی کے اللہ پاک کی بارگاہ میں کچھ الفاظ کہہ دے، یا کانوں کو ہاتھ لگالے اور توبہ توبہ کی صدا بلند کرے۔

سچّی توبہ کسے کہتے ہیں؟

حالانکہ سچی توبہ کے لیے تین(3) **شرائط** کا ہونا ضروری ہے۔ اگر یہ شرائط نہ پائی جائیں تو اسے سچی توبہ نہیں کہیں گے، وہ تین(3) شرائط کون سی ہیں، آیئے! سنتی ہیں:

(1) ماضی پر ندامت (یعنی جو گناہ کیا اس پر شرمندگی ہو۔) (2) ترکِ گناہ (یعنی توبہ کرتے وقت اس گناہ کو چھوڑ دینا بھی پایا جائے۔) (3) آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرنا۔[2]

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سچی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گُناہ جو کہ اس کے رَبّ کی نافرمانی تھی اسے ربّ کی نافرمانی سمجھ کر نادِم و پریشان

1...بحر الدموع، الفصل الاول، فضل التوبة وثمارها، ص ۲۱

2...منح الروض الازهر، تعريف التوبة ومراتبها وامثلة عليها، ص ۴۳۶

ہو اور اسے فوراً چھوڑدے اور آئندہ کبھی اُس گُناہ کے پاس نہ جانے کا سچّے دِل سے پُورا عَزْم (پکّا ارادہ) کرے، جو چارۂ کار (طریقہ) اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بجالائے۔[1]

ہر گناہ کی توبہ ایک جیسی نہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! ہر گُناہ کی توبہ ایک جیسی نہیں ہوتی، بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کی تلافی (یعنی ازالہ) بھی ضروری ہوتی ہے۔ مثلاً اگر نمازیں قضا کیں، رمضان کے روزے نہیں رکھے، فرض زکوٰۃ اَدا نہ کی، حج فرض ہونے کے باوُجود نہ کیا، تو ان سے توبہ یہ ہے کہ نماز روزے کی قضا کرے، زکوٰۃ اَدا کرے، حج کرے اور ندامت و شرمندگی کے ساتھ اللہ کریم کی بارگاہ میں اپنی غلطی کی مُعافی مانگے۔ اسی طرح اگر کان، آنکھ، زَبان، پیٹ، ہاتھ پاؤں اور دیگر اَعضا سے ایسے گُناہ کئے ہوں، جن کا تَعَلُّق اللہ کریم کے حُقُوق کے ساتھ ہو، جیسے بے پردگی کرنا، قرآنِ مجید کو بے وُضو ہاتھ لگانا، گانے باجے سُننا وغیرہ، ان سے توبہ یہ ہے کہ اللہ کریم کی بارگاہ میں اپنے گُناہوں کا اِقْرار کرے، ان گُناہوں پر ندامت کا اِظْہار کرے اور آئندہ یہ گُناہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرتے ہوئے مُعافی مانگے، کچھ نہ کچھ نیک اَعمال کیجئے، کیونکہ نیکیاں گُناہوں کو مِٹا دیتی ہیں۔ اگر دوسری اسلامی بہنوں کے حُقُوق تَلَف کئے ہوں، کسی کی دل آزاری کی ہو یا کسی کی غیبت کی ہو، کسی پر بہتان لگایا ہو یا کسی کو ناحق ستایا ہو تو جلدی سے معافی مانگ لیجئے اور آج اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ سے مغفرت کا پروانہ حاصل کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...فتاوی رضویہ، ٢١/١٢١ ماخوذاً

حُسنِ سُلوک کے رہنما اصول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے حُسنِ سُلوک کے بارے میں چند نِکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ہر بھلائی صدقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔[1] (2) فرمایا: جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلَۂ رِحمی کرے۔[2] ☆ قرآن و احادیث میں رشتہ داروں اور ذوِی القُربٰی (یعنی قرابت والوں) کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کا حکم ہے۔[3] ☆ حُسن سُلوک کرنے میں والدین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے۔[4] ☆ حُسنِ سُلوک کی مختلف صورتیں ہیں، ہَدِیّہ و تحفہ دینا اور اگر ان کو کسی کام میں مدد درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔[5] ☆ اِمامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یاد رکھو! اگر تم لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش نہ آئے تو وہ تمہارے دشمن بن جائیں گے اگرچہ تمہارے ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں۔[6] ☆ اِمامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم لوگوں کے ساتھ

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴

2 ... بخاری، کتاب الادب، باب اکرام الضیف ... الخ، ۴/۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۸

3 ... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحت، ۹/۶۷۸ ماخوذا

4 ... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحت، ۹/۶۷۸

5 ... درر الحکام فی شرح غرر الاحکام، کتاب الشرکۃ، کتاب الکراھیۃ والاستحسان، فصل من ملک امۃ بشراء ونحوہ، جزء: ۱، ص ۳۲۳ ماخوذا

6 ... امام اعظم کی وصیتیں، ص ۲۵

اچھا برتاؤ کرو گے تو وہ تمہارے ماں باپ کی طرح ہو جائیں گے اگرچہ تمہارے اور ان کے درمیان کوئی رشتہ ناطہ نہ ہو۔[1] ☆اولیاءُ اللہ اپنی بُرائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے درپے رہنے والوں کے ساتھ بھی حُسنِ سُلوک کیا کرتے ہیں۔[2] ☆حُسنِ سُلوک کرنے سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔☆حُسنِ سُلوک لوگوں کی خُوشی کا سبب ہے۔☆حُسنِ سُلوک کرنے سے فرشتوں کو مَسرّت ہوتی ہے۔☆حُسنِ سُلوک کرنے سے مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے۔ ☆حُسنِ سُلوک کرنے سے شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے۔☆حُسنِ سُلوک کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔☆حُسنِ سُلوک کرنے سے رِزْق میں برکت ہوتی ہے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... امام اعظم کی وصیتیں، ص ۲٦

2... غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۴۲ ملتقطا

3... **تنبیہ الغافلین، باب صلۃ الرحم، ص ۷۳ ملخصا**

بیان:15 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دن بھر میں پچاس (50) بار درودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اُس سے مُصافحہ کروں گا۔[1]

کیوں کہوں بے کس ہوں میں، کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پر فِدا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچھّی اَچھّی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھّی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 --- القربۃ، ابن بشکوال، ص ۹۱، حدیث: ۹۰

2 --- معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیّت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"راہِ خدا میں خرچ کرنے کی اَہَمِیّت"** صحابی ابنِ صحابی حضرت ابنِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما اور آپ کے والدِ گرامی حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی راہِ خدا میں خرچ کرنے کی جھلکیاں، راہِ خدا میں خرچ کرنے سے مُتَعَلِّق آیات، تفاسیر، اَحادیث، بُزرگانِ دین کے دلچسپ (Interesting) واقعات اور دیگر کئی اَہم ترین نِکات اس بیان میں سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے!

سب سے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں:

ایک رات میں 10 ہزار دِرہم کی خیرات

حضرت اَیُّوب بن وَائِل رَاسِبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں مدینۂ منورہ حاضر ہوا تو مجھے حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے ایک پڑوسی نے بتایا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس حضرت اَمیرِ مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی طرف سے 4 ہزار درہم آئے ہیں اور ایک دوسرے آدمی کی طرف سے بھی اتنے ہی درہم آئے ہیں اور ایک شخص نے 2 ہزار درہم اور ایک عمدہ چادر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی خدمت میں بھیجی ہے۔ پھر حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بازار میں تشریف لائے اور اپنی سواری کے لئے اُدھار (On credit) چارا خریدا۔ میں نے انہیں پہچان لیا۔ پھر میں نے ان کی زوجہ کے پاس آکر پردے کی آڑ میں رہتے ہوئے کہا: میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ مجھ سے سچ بیان کریں۔ چُنانچہ میں نے پوچھا: کیا حضرت ابنِ عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس حضرت اَمیرِ مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی طرف سے 4 ہزار درہم، ایک دوسرے آدمی کی طرف سے 4 ہزار درہم اور ایک شخص کے پاس سے 2 ہزار درہم اور ایک چادر نہیں آئی تھی؟ جواب ملا: کیوں نہیں! یقیناً یہ سب کچھ آیا تھا۔ میں نے کہا: میں نے تو حضرت ابنِ عُمر کو اُدھار چارا خریدتے دیکھا ہے۔ اس پر ان کی زوجہ نے بتایا: حضرت ابنِ عُمر نے وہ سب مال رات ہی کو لوگوں میں تقسیم کر دیا تھا اور چادر اپنے کندھے پر ڈال کر چل دیئے اور اسے واپس کر کے گھر آئے۔ وہ شخص کہتا ہے کہ پھر وہاں سے میں بازار آ گیا اور لوگوں سے کہا: اے تاجروں کی جماعت! تم دنیا کا کیا کرو گے؟

حضرت عبدُاللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے پاس کل رات 10 ہزار درہم آئے تھے، اُنہوں نے راتوں رات وہ سب راہِ خدا میں خرچ کر دیئے اور آج صبح اپنی سواری کے لئے اُدھار چارا خرید اہے۔[1]

میں سب دولت رہِ حق میں لٹا دوں شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ایک دوسرے کی خیر خواہی کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے، صحابۂ کرام دُکھ تکلیف میں ایک دوسرے کا ساتھ دیتے تھے، صحابۂ کرام ایک دوسرے کو تحفے تحائف بھیجتے تھے، صحابۂ کرام قناعت والی زندگی گزارتے تھے، صحابۂ کرام مال و دولت کی کثرت دیکھ کر اِتراتے، لالچ و تکبّر کرنے اور ربِّ کریم کی نافرمانی میں مبتلا نہیں ہوتے تھے، صحابۂ کرام خود حاجت مند ہونے کے باوجود اپنا کثیر مال راہِ خدا میں خرچ کر دیتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی اسلامی بہنوں کی خیر خواہی کرنی چاہئے، ہمیں بھی دُکھ تکلیف میں گھری اسلامی بہنوں کی مدد (Help) کرنی چاہئے، ہمیں بھی اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ انہیں تحفے تحائف مثلاً مکتبۃُ المدینہ کی کتب و رسائل وغیرہ بھیجنے چاہئیں، ہمیں بھی قناعت کی زندگی گزارنی چاہئے، ہمیں بھی مال و دولت سے دل نہیں لگانا چاہئے، ہمیں بھی مال کی کثرت کے سبب بُرائیوں میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے

---

1 . . . حلیۃ الاولیاء، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ۱/۳۶۸، رقم: ۱۰۲۱

اور ہمیں بھی راہِ خدا میں دل کھول کر خرچ کرکے اس کی برکات حاصل کرنی چاہئیں۔

یاد رکھئے! ابھی جو ہم نے حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شانِ سخاوت کا واقعہ سنا یہ آپ کی شانِ سخاوت کا ایک ہی واقعہ نہیں ہے، بلکہ آپ کی سیرت کو مزید گہرائی سے پڑھا جائے تو پتا چلتا ہے کہ آپ کا دریائے سخاوت ہر وقت اپنے جوبَن پر رہتا تھا۔ آیئے! ترغیب کے لئے راہِ خدا میں خرچ کرنے کے حوالے سے آپ کی سیرت کی چند ایمان افروز مختصر جھلکیاں ملاحظہ کرتی ہیں تاکہ ہمیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ ملے، چُنانچہ

ابنِ عُمر کا راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ

☆**حضرت ابنِ عمر** کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے، ☆**حضرت ابنِ عُمر** اپنے مال میں جو چیز سب سے زیادہ پیاری ہوتی اسے اللہ کی رضا کے لئے صدقہ کردیتے، ☆**حضرت ابنِ عُمر** اپنے کسی غلام کو اچّھی حالت میں ملاحظہ فرماتے تو اسے رضائے الٰہی کی خاطر آزاد کردیتے، ☆**حضرت ابنِ عُمر** نے ایک بار ایک عُمدہ اور مہنگا اُونٹ خریدا اور پھر اس اونٹ کو سجا سنوار کر راہِ خدا میں قربانی کے لئے پیش کردیا، ☆**حضرت ابنِ عُمر** نے ایک بار اپنی ایک پسندیدہ اُونٹنی راہِ خدا میں قربانی کے لئے پیش کردی، ☆**حضرت ابنِ عُمر** کو جب بھی اپنے مال واَسباب میں سے کوئی چیز اچّھی لگتی تو اسے صدقہ کرکے آخرت کے لئے ذخیرہ کرلیتے، ☆**حضرت ابنِ عُمر** نے ایک بار یہ آیتِ کریمہ تلاوت کی ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۬ؕ﴾ (پ۴، آل عمران: ۹۲) (ترجمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو)۔

پھر اپنی ایک پسندیدہ لونڈی رُمَیْثَہ کو رضائے الٰہی کی خاطر آزاد کر دیا، ☆حضرت ابنِ عُمر بعض اوقات تو30، 30ہزار دِرہم ایک ہی مجلس میں صدقہ کر دیا کرتے تھے، ☆حضرت ابنِ عُمر کے پاس کہیں سے 22 ہزار دِینار (سونے کے سکّے) آئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وہ تمام دِینار مجلس ختم کرنے سے پہلے ہی لوگوں میں تقسیم فرما دیئے، ☆حضرت ابنِ عُمر نے اپنی زندگی میں ایک ہزار (One Thousand) یا اس سے زائد غلام آزاد فرمائے۔ ☆حضرت ابنِ عُمر نے ایک مرتبہ اپنی کچھ زمین 200 اُونٹنیوں کے بدلے فروخت کی پھر ان میں سے 100 اونٹنیاں راہِ خدا کے مسافروں پر وقف فرما دیں، ☆حضرت ابنِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو ایک بار حضرت اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی طرف سے ایک لاکھ درہم بھیجے گئے۔ ابھی سال بھی نہیں گزرا تھا کہ آپ کے پاس ان میں سے ایک درہم بھی نہ بچا یعنی تمام کے تمام راہِ خدا میں صدقہ کر دیئے، ☆حضرت ابنِ عُمر کی بارگاہ میں ایک مسکین کئی بار آیا مگر آپ نے اس کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا بلکہ ہر مرتبہ اسے انگور کا گچھا عنایت فرماتے رہے، حالانکہ انگور آپ کو پسند تھے، ☆حضرت ابنِ عُمر کو ایک مرتبہ مچھلی (Fish) کھانے کی خواہش ہوئی، اچانک سائل آیا تو فوراً اس پر صدقہ کر دی، آپ سے عرض کی گئی: سائل کو دوسرا کھانا دے دیتے؟ تو ارشاد فرمایا: لیکن عبدُ اللہ کو تو یہ مچھلی پسند تھی (اور پسندیدہ چیز کا صدقہ افضل ہے)، ☆حضرت ابنِ عُمر جب گھر تشریف لاتے تو فرماتے: فلاں کو کھانا بھجوا دینا، اس فلاں کو بھی کھانا بھجوا دینا، ☆حضرت ابنِ عُمر رات کے کھانے میں مسکینوں کو اپنے کھانے میں ضرور شامل فرماتے اور جس رات وہ نہ آتے تو اس رات کھانا ہی نہ کھاتے

تھے۔[1] اَلْغَرَض! آپ دن رات راہِ خدا میں خرچ کرنے کی کوشش میں رہتے تھے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا کہ آپ کی تربیّت مشہور صحابیِ رسول، آپ کے والدِ محترم حضرت عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی آغوش میں ہوئی تھی اور والدِ محترم کی شاندار تربیّت کی بدولت حضرت ابنِ عُمر نے بھی کئی مرتبہ اپنی کثیر دولت اور پسندیدہ چیزیں راہِ خدا میں پیش کر دیں۔ آیئے! حضرت عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے راہِ خدا میں خرچ کرنے کا ایک ایمان افروز واقعہ حضرت ابنِ عُمر کی ہی زبانی سنئے، چُنانچہ

ابنِ عُمر اور راہِ خدا میں خرچ

حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اَمیرُ المومنین! حضرت عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں عراق سے مال بھیجا گیا، آپ نے اسے تقسیم (Distribute) کرنا شروع کر دیا، اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی: اے اَمیرُ المومنین! اگر کچھ مال دشمن یا کسی نازل ہونے والی مصیبت سے بچاؤ کے لئے باقی رکھ لیں تو بہتر ہوگا۔ حضرت عُمر نے فرمایا: اللہ تجھے ہلاک کرے! تو شیطانی بولی بول رہا ہے اور اللہ نے اس مال کے بارے میں مجھے حُجّت سکھائی ہے۔ اللہ کی قسم! میں آنے والے کل کی خاطر آج اللہ کی نافرمانی نہیں کر سکتا، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، میں تو مسلمانوں کے لئے وہی کروں گا جو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے لئے کیا۔[2]

---

1 ... حلیة الاولیاء، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ۱/۳۶۳تا۳۷۰ملتقطا

2 ... حلیة الاولیاء، عمر بن الخطاب، ۱/۸۱، رقم:۱۰۷

گلی سے ان کی شیطاں دُم دَبا کر بھاگ جاتا ہے
ہے ایسا رُعب ایسا دبدبہ فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۵۲۶)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان راہِ خدا میں خرچ کرنے کے بارے میں کس قدر کُھلے دل کے مالک تھے، جب صحابۂ کرام راہِ خدا میں خرچ کرنے کا ارادہ کرلیتے تو بالآخر خرچ کرکے ہی دم لیتے تھے، اس لئے کہ صحابۂ کرام کی نظریں اسباب پر نہیں اسباب پیدا کرنے والے کی قدرت پر ہوتی تھیں، صحابۂ کرام کو اللہ کریم کی ذات پر پورا بھروسا ہوتا تھا، صحابۂ کرام کو اس بات کا پکا یقین تھا کہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا بلکہ پہلے سے کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ چُنانچہ رسولِ انور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: صدقے سے مال کم نہیں ہوتا۔[1] اگرچہ ظاہری طور پر مال کم ہوتا نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں بڑھ رہا ہوتا ہے۔

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ ہر سال بڑھتی ہی رہتی ہے۔ یہ تجربہ ہے جو کسان کھیت میں بیج پھینک آتا ہے وہ بظاہر بوریاں خالی کرلیتا ہے لیکن حقیقت میں مع اضافے کے بھرلیتا ہے۔ گھر کی بوریاں چوہے، سُرسُری وغیرہ کی آفات سے ہلاک ہوجاتی ہیں یا یہ مطلب ہے کہ جس مال میں سے

---

1 ... معجم اوسط، ۱/۶۱۸، حدیث: ۲۲۷۰

صَدَقہ نکلتا رہے اُس میں سے خرچ کرتے رہو اِنْ شَآءَ اللہ بڑھتا ہی رہے گا، کُنویں کا پانی بھرے جاؤ تو بڑھے ہی جائے گا۔[1]

اگر ہم قرآنِ کریم پڑھیں اور اس کی آیات میں غور کریں تو یہی نکتہ (Point) ہمارے سامنے ظاہر ہو جاتا ہے کہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا بلکہ اللہ پاک کی رحمت سے کئی گنا بڑھ جاتا ہے، چُنانچہ

پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ آیت نمبر 261 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ(۲۶۱)

(پ۳، البقرۃ: ۲۶۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اُن کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اُوگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وُسعت والا علم والا ہے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ صراطُ الجنان جلد 1 صفحہ 395 پر ہے: راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کی فضیلت ایک مثال کے ذریعے بیان کی جارہی ہے کہ یہ ایسا ہے جیسے کوئی آدمی زمین میں ایک دانہ بیج ڈالتا ہے جس سے سات (7) بالیاں اُگتی ہیں اور ہر بالی میں سو (100) دانے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا ایک دانہ بیج کے طور پر ڈالنے والا سات سو (700) گنا زیادہ حاصل کرتا ہے، اسی طرح جو شخص راہِ خدا میں خرچ کرتا

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۳ / ۹۳

ہے، اللہ پاک اُسے اس کے اِخلاص کے اعتبار سے سات سو (700) گنا زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے اور یہ بھی کوئی حد نہیں بلکہ اللہ پاک کے خزانے بھرے ہوئے ہیں اور وہ کریم وجوّاد ہے، جس کیلئے چاہے اسے اس سے بھی زیادہ ثواب عطا فرمادے۔[1]

پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرۃ کی آیت نمبر 265 میں ارشادِ باری ہے:

وَ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَیْنِۚ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲۶۵﴾ (پ۳، البقرة:۲۶۵)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جو لوگ اپنے مال اللہ کی خوشنودی چاہنے کے لیے اور اپنے دلوں کو ثابت قدم رکھنے کے لیے خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس باغ کی سی ہے جو کسی اونچی زمین پر ہو اس پر زوردار بارش پڑی تو وہ باغ دگنا پھل لایا۔ پھر اگر زوردار بارش نہ پڑے تو ہلکی سی پھوار ہی کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

پارہ 22 سُوْرَۃُ السَّبا کی آیت نمبر 39 میں اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾ (پ۲۲، السبا:۳۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح قرآنِ کریم میں راہِ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیبیں موجود ہیں اسی طرح کثیر اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی راہِ خدا میں

---

[1] ... تفسیر صراط الجنان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱، ۱/ ۳۹۵

خرچ کرنے والوں کے لئے خوش خبریاں ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے 4 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں، چُنانچہ

راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا۔[1]
2. ارشاد فرمایا: جس نے اپنا زائد مال راہِ خدا میں خرچ کیا تو اس کے لئے سات سو گُنا اَجر ہے اور جس نے اپنی جان اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا، یا کسی مریض کی عِیادت کی، یا اَذِیّت دینے والی چیز کو ہٹایا تو اس کے لئے دس گنا اجر ہے۔[2]
3. ارشاد فرمایا: ایک دِینار وہ ہے جو تم نے اللہ پاک کی راہ میں خرچ کیا، ایک دِینار وہ ہے جو تم نے کسی غلام پر خرچ کیا، ایک دِینار وہ ہے جو تم نے کسی مسکین پر خرچ کیا اور ایک دِینار وہ ہے جو تم نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا، ان میں سب سے زیادہ اجر اُس دِینار کا ہے جو تم نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔[3]
4. ارشاد فرمایا: زیادہ مال والے ہلاک ہو گئے سوائے اس کے جو اللہ پاک کے بندوں میں کثرت سے اپنا مال خرچ کرے اور وہ تھوڑے ہیں۔[4]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے! راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کو سات سو (700) گنا اجر

1 ... بخاری، کتاب التفسیر، باب وکان عرشه علی الماء، ۳/۲۴۵، حدیث: ۴۶۸۴
2 ... مسند امام احمد، مسند ابی عبیدة بن الجراح... الخ، ۱/۴۱۴، حدیث: ۱۶۹۰
3 ... مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة... الخ، ص۳۸۸، حدیث: ۲۳۱۱
4 ... مسند امام احمد، مسند ابی هریرة، ۳/۱۸۰، حدیث: ۸۰۹۱ ملتقطا

وثواب عطا کیا جاتا ہے، راہِ خدا میں کثرت سے خرچ کرنے والے ہلاکت سے بچ جاتے ہیں۔ لہٰذا اگر ہم بھی ثوابِ آخرت کی حق دار بننا چاہتی ہیں، اگر ہم بھی ہلاکت وبربادی سے بچنا چاہتی ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم مال و دولت سے دل لگانے کے بجائے اسے راہِ خدا میں دل کھول کر خرچ کریں، مثلاً اپنے غریب بہن بھائیوں اور دیگر مَحْرَم رشتے داروں پر خرچ کریں، غریب سہیلیوں پر خرچ کریں، غریب پڑوسی اسلامی بہنوں پر خرچ کریں، معذور اسلامی بہنوں پر خرچ کریں، مقروض اسلامی بہنوں کو قرض کی دلدل سے نکالنے کے لئے خرچ کریں، جن اسلامی بہنوں کے آپریشن، رقم نہ ہونے کے سبب رکے ہوئے ہیں ان کے آپریشن کروانے میں خرچ کریں، غریب بیواؤں پر خرچ کریں، تقسیمِ رسائل کی مد میں خرچ کریں، لنگرِ رضویہ کی مد میں خرچ کریں اور مرشدِ کریم کی دُعاؤں سے حصہ پانے والی بن جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی حوالے سے پریشان دکھائی دیتی ہے، مثلاً کوئی گھر میں بے برکتی کا رونا روتی ہے، کوئی اولاد کی نافرمانی کے شکوے کرتی ہے، کئی عرصۂ دراز سے طرح طرح کی بیماریوں میں جکڑی ہوئی ہیں، علاج پر بے تحاشہ پیسہ خرچ کر رہی ہیں، مہنگی دوائیں کھا رہی ہیں، مگر پھر بھی تندرست نہیں ہو پاتی۔

ہم سوچیں کہ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے اور اس کے کیا کیا اسباب ہو سکتے ہیں؟ کہیں یہ نمازیں نہ پڑھنے کا نتیجہ تو نہیں؟ کہیں یہ مال سے مَحَبّت کا وبال تو نہیں؟

کہیں یہ راہِ خدا میں خرچ نہ کرنے کا نتیجہ تو نہیں، کہیں یہ دوسروں کو راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل سنا کر، ان کو ترغیبیں دلا کر خود خرچ کرنے سے پیچھے ہٹ جانے کے سبب سے تو نہیں؟ کہیں یہ غربت و اَفلاس میں گزرے دور کو بھلانے کی سزا تو نہیں؟ کہیں یہ مال کی کثرت کے باوجود غریبوں کو بھول جانے کے سبب سے تو نہیں؟

اگر ایسا ہے تو ہمیں ڈر جانا چاہیے اور اپنی حالت بدلنی چاہیے، نمازوں کی پابندی کرنی چاہیے، مال و دولت کی مَحَبّت کو دل سے نکالنا چاہیے، دولت کی کثرت پر غرور نہیں کرنا چاہیے، مساجِد، جامعات، مدارِس اور مَدَنی مراکز کی تعمیرات میں تعاون کرنا چاہیے، غریب اسلامی بہنوں کی مالی مدد کرنی چاہیے، دوسری اسلامی بہنوں کو راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل سنانے اور انہیں ترغیبیں دلانے کے ساتھ ساتھ خود بھی راہِ خدا میں اپنا مال خرچ کرنا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! صحابۂ کرام کا کردار ہر حوالے سے ہمارے لئے عمل کے لائق ہے۔ صحابۂ کرام صرف زبانی کلامی دعووں کی حد تک ہی محدود نہ تھے، بلکہ عملی طور پر سخاوت اور راہِ خدا میں خرچ کرنا ان کی گُھٹّی میں شامل تھا۔ آیئے! ترغیب کے لئے 4 دلچسپ واقعات سنتی ہیں، چُنانچہ

(1) عظیمُ الشان سخاوت

حضرت امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں، حضور نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عہدِ مبارک میں حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنے مال میں سے 4 ہزار دِینار راہِ خدا میں صدقہ کیے، پھر 40 ہزار دِینار اور چند دنوں کے بعد مزید 40 ہزار دِینار صدقہ کئے اور پھر ایک بار حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عوف نے 500

سواریاں مع ساز و سامان راہِ خدا میں صدقہ کیں۔ آپ کو مال کا زیادہ تر حصہ تجارت (Trade) سے حاصل ہوتا تھا۔[1]

(2) صدقہ بُری مَوت سے بچاتا ہے

حضرت محمد بن عُثمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، بینائی چلی جانے کے بعد صحابیِ رسول حضرت حارِثہ بن نُعمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حُجرے کے دروازے سے اپنی نماز کی جگہ تک ایک رسی باندھ رکھی تھی اور اپنے پاس کھجوروں سے بھری ایک ٹوکری رکھ لیتے تھے۔ جب کوئی سائل آتا اور سلام کرتا تو حضرت حارِثہ بن نُعمان ٹوکری سے کچھ کھجوریں لیتے پھر رسّی کے ذریعے سائل کے پاس آتے اور اسے کھجوریں عطا فرماتے۔ حضرت حارِثہ بن نُعمان کے گھر والے عرض کرتے کہ ہم اس کام میں آپ کی مدد کر دیتے ہیں لیکن آپ فرماتے: میں نے حضور نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "مسکین کو کوئی چیز دینا (یعنی صدقہ کرنا) بُری موت سے بچاتا ہے۔"[2]

(3) اُدھار لے کر صدقہ کیا

حضرت اِبْنِ شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں، حضرت حَسّان بن ابو سِنان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بصرہ کے تاجروں میں سے تھے لیکن اَہْوَاز (ایران کے شہر) میں رہائش پذیر تھے۔ بصرہ میں ایک شخص آپ کا شراکت دار (Partner) تھا، حضرت حَسّان بن

1 ... معجم کبیر، ١/١٢٩، حدیث: ٢٦٥

2 ... معجم کبیر، ٣/٢٢٨، حدیث: ٣٢٢٨

ابوسِنان بصرہ میں اسے سامانِ تجارت مہیا کرتے اور سال کے اختِتام پر دونوں جمع ہو کر مَنافع تقسیم کر لیتے پھر حضرت حَسّان بن ابوسِنان اپنے حصّے کی رقم سے گزر بسر کے لئے نکال کر بقیہ رقم صدقہ کر دیتے۔ ایک مرتبہ حضرت حَسّان بن ابوسِنان بصرہ تشریف لے گئے، جتنی رقم صدقہ کرنے کا ارادہ تھا آپ نے اتنی رقم صدقہ کر دی، بعد میں کسی نے بتایا کہ فلاں گھرانے کے لوگ ضَرورت مند ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ چُنانچہ پھر حضرت حَسّان بن ابوسِنان نے 300 درہم اُدھار لئے اور انہیں بھجوا دیئے۔[1]

(4) تھیلیاں بھر بھر کر تقسیم فرمادیں

حضرت سُفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: میرے والدِ ماجد کو وراثت میں 50000 ہزار درہم ملے تو انہوں نے تھیلیاں بھر بھر کر اپنے بھائیوں میں تقسیم کر دیں اور فرمایا: میں نماز میں اللہ کریم سے اپنے بھائیوں کے لئے جنّت کا سوال کیا کرتا تھا تو مال میں ان سے بُخل کیوں کروں؟[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

سُبْحٰنَ الله! سنا آپ نے! اللہ والوں کے سینوں میں اُمَّتِ محبوب صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے غریبوں اور حاجت مندوں کا کس قدر درد بھرا ہوا تھا، انہیں جب پتا چلتا کہ فلاں مسلمان ضرورت مند ہے تو اسی وقت اس کی حاجت و ضرورت کو پورا فرما دیا

1 ... حلیۃ الاولیاء، حسان بن ابی سنان، ۳/۱۳۸، رقم: ۳۴۶۲

2 ... احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان فضیلۃ السخاء، ۳/۳۰۵

کرتے۔ اللہ کرے ایسا درد ہمیں بھی نصیب ہو جائے، ایسی سوچ ہمیں بھی مل جائے، ہمیں بھی غریب اسلامی بہنوں کے دکھ درد کو سمجھنے والا دل نصیب ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی صحابۂ کرام اور بُزرگانِ دین کی تعلیمات پر عمل پیرا ہے۔ اس مَدَنی ماحول کی برکت سے کئی لوگوں کو راہِ خدا میں خرچ کرنے کا ذہن ملا۔ لہٰذا اگر ہم چاہتی ہیں کہ کنجوسی کی عادت ہم سے دور ہو، راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ نصیب ہو تو عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو مضبوطی سے تھام لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

زکوٰۃ کی فضیلت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رہے! راہِ خدا میں خرچ کرنے کا ایک اَہم ترین ذریعہ زکوٰۃ کی ادائیگی بھی ہے۔ زکوٰۃ کے فضائل بیان کرتے ہوئے رسولِ ہاشمی، مکی مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی بے شک اللہ پاک نے اُس سے شَر کو دور کر دیا۔[1] ایک اور مقام پر فرمایا: اپنے مال کی زکوٰۃ نکال کہ وہ پاک کرنے والی ہے، تجھے پاک کر دے گی۔[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہر سال خوش نصیب مسلمان اللہ کریم اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر لَبَّیْک کہتے ہوئے خوش دلی کے ساتھ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کی سعادت

1…معجم اوسط، ۱/۴۳۱، حدیث: ۱۵۷۹

2…مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۲۷۳، حدیث: ۱۲۳۹۷ ملتقطا

حاصل کرتے ہیں۔

چندے کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک چلنے والے ہزاروں مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ قائم ہیں، جو دِینی فضیلت کے لحاظ سے بہت اَہمیت کے حامل ہیں، یہی وجہ ہے کہ اِن مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ کو قائم رکھنے کے لئے اِن پر مختلف اَخراجات کی مد میں سالانہ اربوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں، جس کے لئے وقتاً فوقتاً مَدَنی چینل کے ذریعے ٹیلی تھون (یعنی چندہ جمع کرنے کی مہم) کی بھی سیٹنگ ہوتی ہے۔ سُبْحٰنَ اللہ! شَعْبانُ الْمُعَظَّم کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، اس کے بعد ماہِ رَمضان کی آمد آمد ہوگی۔ یہ وہ مبارک مہینے ہیں جن میں مسلمان کثرت سے صدقہ و خیرات کرتے ہیں، لہٰذا آپ سے بھی گزارش ہے کہ خصوصاً ان مہینوں میں طَلَبۂ علمِ دِین کی دُعاؤں سے حِصّہ پانے، دعوتِ اسلامی کی ترقّی اور مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ کے نظام کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کے لئے زکوٰۃ، فِطرات، صَدَقات و خَیرات، نفلی چندہ اور عُشر وغیرہ کے ذریعے نہ صرف خُود تعاوُن فرمائیے، بلکہ دوسری اسلامی بہنوں سے رابطہ (Contact) کرکے اُنہیں بھی اِس کی ترغیب دِلائیے، ہمارے دو جملے بولنے اور اِنفرادی کوشش کرنے سے اگر کسی کا مَدَنی ذہن بن گیا، اُس نے اپنی زکوٰۃ، فِطرات، صَدَقات و خَیرات، نفلی چندہ یا عُشر وغیرہ دعوتِ اسلامی کو دے دیا تو ہمارے لیے بھی ثوابِ جارِیہ بن جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیرتِ حضرت لعل شہباز قلندر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شعبان کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لٹا رہا ہے۔ اس مہینے کی 18 تاریخ کو سندھ کے مشہور صوفی بزرگ، حضرت لعل شہباز قلندر سَیِّد محمد عثمان مَرْوَنْدی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کا عرسِ پاک بھی ہوتا ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی سیرتِ پاک کی چند جھلکیاں سنتی ہیں: چنانچہ

ابتدائی حالات

☆حضرت سَیِّد محمد عثمان مَرْوَنْدی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ ۵۳۸ ہجری بمطابق 1143 عیسوی میں آذربائیجان کے قصبہ "مَرْوَنْد" میں پیدا ہوئے۔[1] ☆آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کا نام سَیِّد محمد عثمان ہے جبکہ آپ اپنے لقب "لعل شہباز" سے مشہور ہیں۔[2] ☆حضرت لعل شہباز قلندر کے والد گرامی حضرت مولانا سَیِّد کبیرُ الدّین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ اپنے وقت کے مشہور عالمِ دین اور اللہ پاک کے ولی تھے، ☆حضرت لعل شہباز قلندر کی والدہ ماجدہ نیک اور عبادت گزار خاتون ہونے کے ساتھ ساتھ قناعت پسندی اور سخاوت جیسی عمدہ صفات کی بھی مالک تھیں۔ ☆حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے چہرۂ انور پر لال رنگ کے قیمتی پتھر "لعل" کی طرح سرخ کرنیں پھوٹتی محسوس ہوتی تھیں اسی مناسبت سے آپ "لعل" کے لقب سے مشہور ہوئے۔ ☆حضرت لعل شہباز قلندر کی ولادت سے پہلے امام عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللهُ عَنْہ نے آپ کے والد کو خواب میں یہ

1...اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۲۳

2...شانِ قلندر، ص ۲٦۴ ملخصاً

بِشارت دی: ہم تمہیں وہ شہباز عطا کرتے ہیں جو ہمیں ہمارے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عطا ہوا ہے۔ اس بِشارت کے بعد حضرت لعل شہباز قلندر کی ولادت ہوئی۔[1] ☆حضرت لعل شہباز سلسلۂ قلندریہ سے بھی تعلق رکھتے تھے اسی لئے آپ کو قلندر کہا جاتا ہے۔ ☆حضرت لعل شہباز قلندر نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد سَیِّد کبیرُ الدّین سے حاصل کی، ☆حضرت لعل شہباز قلندر نے سات سال کی عمر میں قرآنِ پاک حفظ کرلیا تھا۔ ☆حضرت لعل شہباز قلندر زبردست عالِمِ دِین تھے۔ ☆حضرت لعل شہباز قلندر زبردست شاعر بھی تھے۔ ☆حضرت لعل شہباز قلندر نے کچھ مضامین پر کتابیں بھی لکھی ہیں جو اُس دور کے مدارس کے نصاب میں بھی شامل تھیں[2] ☆حضرت لعل شہباز قلندر نے 21 شعبانُ الْمُعَظَّم 673 ہجری میں وصال فرمایا۔[3] ☆حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جس جگہ وصال فرمایا وہیں آپ کا روضۂ مبارکہ تعمیر ہوا اور آج تک مخلوقِ خدا وہاں حاضر ہو کر فیوض و برکات سمیٹتی ہے۔

مِسواک سایہ دار درخت بن گئی

آیئے! حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ایک کرامت سنتی ہیں: چنانچہ گرمیوں کے دن تھے، سورج پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا اور حضرت لعل شہباز قلندر اپنی خانقاہ کے صحن میں وضو فرما رہے تھے۔

---

1 . . . اللہ کے خاص بندے، عبدہ، ص ۵۲۴

2 . . . سیرت پاک حضرت لعل شہباز قلندر، ص ۲۴ بتغیر

3 . . . حدیقۃ الاولیاء (سندھی)، ص ۹۹، معیار سالکانِ طریقت (سندھی)، ص ۴۲۵

ایک عقیدت مند نے دھوپ کی تپش(Heat) کو دیکھتے ہوئے عرض کی: حضور! ہم اس جگہ پر ایک سایہ دار درخت لگائیں گے تاکہ آنے والے اس کے سائے میں آرام پائیں۔ حضرت لعل شہباز قلندر نے وضو سے فراغت کے بعد ایک مرید کو اپنی مسواک دیتے ہوئے فرمایا: اسے یہاں زمین میں گاڑ دو۔ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مسواک زمین میں گاڑ دی گئی۔ اگلے ہی دن اس مسواک میں ہری ہری شاخیں نمودار ہو گئیں اور چند دنوں میں دیکھتے ہی دیکھتے یہ چھوٹی سی مسواک ایک تناور سایہ دار درخت بن گئی۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ حرم، نبیِ محترم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(2)

چلنے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مَدَنی پھول**" سے چلنے (Walking) کی سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں:

---

1 . . . شانِ قلندر، ص۱۳۳ وغیرہ

2 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

☆ پارہ 15 سُوْرَۃُ بَنِیۡ اِسۡرَاءِیۡل کی آیت نمبر 37 میں اِرشادِ باری ہے:

وَ لَا تَمۡشِ فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا ۚ اِنَّکَ لَنۡ تَخۡرِقَ الۡاَرۡضَ وَ لَنۡ تَبۡلُغَ الۡجِبَالَ طُوۡلًا ﴿۳۷﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

☆ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] ☆ رسولِ اکرم، تاجدارِ حرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[2] ☆ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں اور نہ اِتنا آہستہ کہ آپ بیمار لگیں۔ ☆ راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُر وَقار طریقے پر چلئے۔ ☆ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" اور امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے دو رسالے "101 مَدَنی پھول" اور "163 مَدَنی پھول" ھدیۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر...الخ، ص۸۹۰، حدیث: ۵۴۶۵ ملخصاً

2 ... شمائل ترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللہ، ص۸۷، رقم: ۱۱۸

بیان:16 ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

مکی آقا، مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے قرآنِ پاک پڑھا، رَبِّ کریم کی حمد کی، نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرود شریف پڑھا اور اپنے رَبِّ کریم سے مغفرت طلب کی تو اُس نے بھلائی اُس کی جگہ سے تلاش کر لی۔[1]

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو　　کون کرے یہ بھلا، تم پہ کروروں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نِیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **”قرآن سیکھنے سکھانے کے فضائل“** جس میں ہم صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے قرآن سکھانے کے واقعات، قرآنِ کریم سیکھنے والوں کے حلقے، قرآنِ کریم سکھانے کا ثواب، اَحکامِ قرآن پر عمل نہ کرنے کا اُخروی نقصان، قرآن و حدیث میں بیان کردہ تلاوت کرنے والوں کے فضائل، تلاوتِ قرآن کے تعلُّق سے بُزرگانِ دین کے واقعات اور بہت سے عُمدہ نِکات سیکھنے اور سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تعلیمِ قرآنِ پاک کو ترجیح دی

اَمیرُ المومنین، حضرت عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دَورِ خِلافت میں جب مُلکِ شام(Syria) فتح ہوا تو حضرت یزید بن ابو سُفیان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فارُوقِ اعظم کو خط (Letter) لکھا کہ شامیوں کی کثرت کے باعث کئی شہر آباد ہو گئے ہیں، یہاں ایسے لوگوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے، جو انہیں قرآنِ پاک کی تعلیم دیں اور ضروری دینی مسائل سمجھائیں، لہٰذا آپ ایسے اَفراد کے ذریعے میری مَدد فرمائیں جو پڑھانے کی صَلاحیّت رکھتے ہوں۔ چُنانچہ اس عظیم کام کے لئے دو (2) صحابۂ کِرام یعنی حضرت مُعاذ بن جبل اور حضرت عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما نے خود کو پیش فرمایا،[1] مگر جب ان کے ساتھ حضرت ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اَمیرُ المومنین سے مدینہ شریف چھوڑ کر مُلکِ شام جانے کی اِجازت طَلَب کی، تو اَمیرُ المومنین نہ مانے، پھر حضرت ابو دَرْدَاء کے اِصْرار پر اس شَرْط کے ساتھ جانے کی اِجازَت دی کہ وہاں کے گورنر بن جائیں لیکن حضرت ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے گورنر بننا قبول نہ کیا اور عرض کی: میں تو شام اس لئے جانا چاہتا ہوں تاکہ وہاں کے لوگوں کو اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتیں سکھاؤں اور انہیں سنّت کے مُطابِق نماز پڑھاؤں۔ چُنانچہ آپ کا نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ دیکھ کر اَمیرُ المومنین حضرت عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مزید انکار نہ فرما سکے اور آخر کار انہیں جانے کی اِجازت عطا فرمادی۔[2]

1…طبقات ابن سعد، ذکر من جمع القرآن علی عهد رسول الله، ۲/۲۷۲ ملتقطا

2…تاریخ ابن عساکر، رقم: ۵۴۶۴، عویمر بن زید بن قیس، ۴۷/۱۳۵

پھر روانگی سے پہلے اَمیرُالمومنین حضرت فارُوقِ اعظم نے اِن تینوں حضرات سے ارشاد فرمایا: حِمْص شہر سے اِبتِدا کیجئے گا، آپ وہاں کے رہنے والوں کی طبیعتیں مختلف (Different) پائیں گے، کچھ لوگ بہت جلد قرآن کی تعلیم حاصل کرلیں گے، جب دیکھیں کہ لوگ اب آسانی سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں تو ایک فرد اُن کے پاس ٹھہر جائے اور ایک آگے دِمَشْق جبکہ تیسرا فلسطین چلا جائے۔ لٰہذا یہ تینوں حضرات حِمْص تشریف لائے اور اتنا عرصہ وہاں رہے کہ ان لوگوں کی تعلیم پر اطمینان ہو گیا، پھر حضرت عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تو وہیں ٹھہر گئے اور حضرت ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دِمَشْق کی طرف چلے گئے اور حضرت مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فلسطین تشریف لے گئے۔[1]

بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خدا دے فلموں سے ڈراموں سے دے نفرت تو الٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۱۱۴)

شام والوں پر سب سے بڑا احسان

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مشہور صحابیِ رسول، حضرت ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دِل میں لوگوں کو قرآن کی تعلیم سے آراستہ کرنے اور سنّتیں سکھانے کا کیسا زبردست جذبہ موجود تھا کہ ان کاموں کے لئے مدینۂ منوّرہ کی پُر بہار فضاؤں کو چھوڑ کر شام (Syria) کا سَفَر اِختیار کیا۔ اگرچہ نیکی کی دعوت اور فیضانِ قرآن کو عام کرنے میں دیگر صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا کرتے تھے مگر حضرت ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ ہستی ہیں، جنہوں نے شام کے لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو

1 . . . طبقات ابن سعد، ذکر من جمع القرآن علی عهد رسول الله، ۲/۲۷۲ ملتقطا

قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا، چُنانچہ

قرآنِ کریم سیکھنے والوں کے حلقے

جامع مَسجِدِ دِمَشْق میں نمازِ فَجْر کے بعد روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ حضرت اَبو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خِدمَت میں حاضِر ہو کر قرآنِ پاک پڑھا کرتے تھے۔ حضرت اَبو دَرْدَاء نے لوگوں کی کثرت کی بِنا پر 10، 10 اَفراد پر مشتمل حلقے بنا رکھے تھے جن پر ایک ایک نگران و ذِمَّہ دار مُقَرَّر تھا۔ وہ نگران ان کو پڑھاتا اور حضرت اَبو دَرْدَاء مِحْراب میں کھڑے ہو کر سب کی نگرانی فرمایا کرتے، جب کوئی شخص غلطی (Mistake) کرتا تو حلقے کا نگران اس کی اِصلاح کرتا اور جب کوئی حلقے کا نگران غلطی کرتا سُنائی دیتا تو حضرت اَبو دَرْدَاء اس کی اِصلاح فرماتے۔ ایک بار حضرت اَبو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے ایک شاگرد کو قرآنِ کریم پڑھنے والوں کی تعداد شُمار کرنے کا حُکْم ارشاد فرمایا: اس وقت پڑھنے والے لوگوں کو شُمار کیا گیا تو ان کی تعداد 1600 سے کچھ زائد تھی۔ یہ سلسلہ اس کامیابی سے جاری رہا حتی کہ حضرت اَبو دَرْدَاء کے وِصال کے بعد آپ کے ایک مخنتی شاگرد حضرت اِبنِ عامِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے یہ ذِمَّہ داری نبھائی۔[1]

اسی طرح حضرت ابو موسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بارے میں بھی آتا ہے کہ آپ حضورِ انور، نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُکْم پر لَبَّیْک کہتے ہوئے لوگوں کو قرآن سکھانے کے لئے یمن تشریف لے گئے تھے۔[2] اس کے بعد حضرت فارُوقِ

1۔۔۔ معرفة القراء الكبار، ابو الدرداء، ۱/ ۱۲۵ مفهوما

2۔۔۔ حلية الاولياء، ابو موسى الاشعرى، ۱/ ۳۲۲، رقم: ۸۵۳ ماخوذا

اَعْظَم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے دَورِ خِلَافَت میں اُن کے حُکْم پر حضرت ابو موسیٰ اَشْعَری بصرہ جاکر قرآن و سنّت سکھانے میں مشغول رہے۔[1] حضرت ابو رَجاء عُطَارِدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت ابو موسیٰ اَشْعَری بصرہ کی اس مَسْجِد میں ہمارے پاس (قرآنِ پاک سیکھنے سکھانے کے) حلقوں میں تشریف فرما ہوتے تھے۔ گویا میں اِس وقت بھی اِنہیں مُلاحظہ کر رہا ہوں کہ وہ دو سفید چادریں پہنے مجھے قرآنِ کریم پڑھا رہے ہیں۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعات سے بالخصوص ہمیں دو باتیں معلوم ہوئیں پہلی بات یہ معلوم ہوئی! جب کسی کو کوئی ذِمّہ داری دی جائے تو پہلے اس کی مَدَنی تَربِیّت بھی کی جائے تا کہ کم وقت میں اچّھے نتائج ظاہر ہوں جیسا کہ اَمیرُ المومنین حضرت عُمر فارُوقِ اَعْظَم نے صحابہ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو تعلیمِ قرآنِ پاک کے لئے روانہ کرنے سے پہلے جلد اور بہتر نتائج کے حُصول کے لئے ان کی مَدَنی تَربِیّت فرمائی۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ صحابہ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم دین اور تعلیمِ قرآن کی خاطر ہر وقت، ہر قُربانی دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔ لیکن افسوس! اب دین کی خاطر قُربانی دینے کا جذبہ کمزور ہوتا جارہا ہے، ہم میں سے کئی ایسی ہوں گی جنہیں دُرُست قرآن کریم پڑھنا آتا ہوگا مگر آہ! دوسروں کو پڑھانے کی بات کی جائے تو مصروفیات آڑے آجاتی ہیں۔ ہمارے گھر، گلی، محلوں میں کئی ایسی اسلامی بہنیں ہوں گی جنہیں دیکھ کر بھی قرآن پڑھنا نہیں آتا اسی طرح کثیر اسلامی بہنیں دُرُست قَواعِد و مَخارِج سے قرآن

---

1 ... دارمی، المقدمۃ، البلاغ عن رسول اللہ و تعلیم السنن، ۱/۱۴۹، حدیث: ۵۶۰ ماخوذا

2 ... حلیۃ الاولیاء، ابو موسی الاشعری، ۱/۳۲۲، رقم: ۸۵۴

پڑھنا نہیں جانتیں، لہٰذا سُستی بھگائیے، ہمّت کیجئے! اسلامی بہنوں کی خیر خواہی کا جذبہ پیدا کیجئے اور انہیں قرآن سکھانے کے لئے کمربستہ ہو جائیے۔ پورا قرآنِ پاک کسی کو پڑھانے اور سکھانے کے اجر و ثواب کے تو کیا کہنے؟ ایک آیت بھی اگر کسی کو سکھا دی جائے تو اس پر بھی بے مثال اجر و ثواب ہے۔ آیئے! اس بارے میں 4 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں، چُنانچہ

قرآنِ پاک سکھانے کا ثواب

1. ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآنِ کریم کی ایک آیت یا دین کی کوئی سنّت سکھائی قِیامت کے دن اللہ کریم اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہو گا۔[1]
2. ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ کریم کی ایک آیت سکھائی اس کے لیے سیکھنے والے سے دُگنا (Double) ثواب ہے۔[2]
3. ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ عظیم کی ایک آیت سکھائی جب تک اس آیت کی تلاوت ہوتی رہے گی اس کے لیے ثواب جاری رہے گا۔[3]
4. ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے اس پر عمل بھی کیا، قرآنِ کریم اس کی شفاعت کرے گا اور جنّت میں لے

---

1 ۔۔۔ جمع الجوامع، ۷/۲۰۹، حدیث: ۲۲۴۵۴

2 ۔۔۔ جمع الجوامع، ۷/۲۰۹، حدیث: ۲۲۴۵۵

3 ۔۔۔ جمع الجوامع، ۷/۲۰۹، حدیث: ۲۲۴۵۶

جائے گا۔[1]

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے　　　تلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

(وہ ہم میں سے نہیں، ص ۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیثِ مُبارکہ میں جہاں قرآن سیکھنے اور سکھانے والوں کی شان اُجاگر ہوئی، وہیں یہ نکتہ بھی سامنے آیا کہ قرآنِ کریم سیکھنے سکھانے کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ عُموماً بعض اسلامی بہنیں قرآن سیکھنے سکھانے کی سعادت تو پانے میں کامیاب ہو جاتی ہیں، لیکن قرآنی تعلیمات پر ان کا عمل نہیں ہوتا۔ قرآن کے اَحکام پر عمل نہ کرنے کے کیا کیا نقصانات سامنے آتے ہیں آیئے! سنتی ہیں، چُنانچہ

تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے جس کا خُلاصہ کچھ یوں ہے: افسوس! فی زمانہ قرآنِ کریم پر عمل کے اعتبار سے مسلمانوں کا حال انتہائی خراب ہے، آج مسلمانوں نے اس کتاب کی روزانہ تلاوت کرنے کی بجائے اسے گھروں میں جزدان و غلاف کی زینت بنا کر اور دکانوں پر کاروبار میں بَرَکت کے لئے رکھا ہوا ہے اور تلاوت کرنے والے بھی صحیح طریقے سے تلاوت کرتے ہیں اور نہ یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے رَبِّ کریم نے اس کتاب میں ان کے لئے کیا فرمایا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمانوں نے اس مُقَدَّس کتاب کو سینے سے لگا کر عزیز سمجھے رکھا اور اس کے دَستور و قوانین اور اَحکامات پر سختی سے عمل پیرا رہے تب تک دُنیا بھر میں ان کی شوکت کا ڈنکا بجتا رہا اور غیروں

1 ... تاریخ ابنِ عساکر، رقم: ۴۷۳۴، عقیل بن احمد... الخ، ۴۱/۳

کے دل مسلمانوں کا نام سن کر دہلتے رہے اور جب سے مسلمانوں نے قرآنِ عظیم کے اَحکام پر عمل چھوڑ رکھا ہے تب سے وہ دُنیا بھر میں ذلیل وخوار اور اَغیار کے محتاج ہو کر رہ گئے ہیں۔

قرآنِ کریم کے اَحکام پر عمل نہ کرنے کا دُنیوی نقصان تو اپنی جگہ، اُخروی نقصان بھی انتہائی شدید ہے، چُنانچہ

قرآن پر عمل نہ کرنے کا اُخروی نقصان

حضرت عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قرآن شفاعت کرنے والا ہے اور اس کی شفاعت مقبول ہے، جس نے (اس کے اَحکامات پر عمل کرکے) اسے اپنے سامنے رکھا تو یہ اسے پکڑ کر جنّت کی طرف لے جائے گا اور جس نے (اس کے اَحکامات کی خلاف ورزی کرکے) اسے اپنے پیچھے رکھا تو یہ اسے ہانک کر جہنم کی طرف لے جائے گا۔[1]

آیئے! اس ضمن میں ایک عبرت ناک حکایت سنئے:

قبر میں ابنِ طُولون کا حال

امیرِ اہلسنّت اپنی کتاب "فیضانِ سنّت" پہلی جِلد کے صفحہ نمبر 558 پر لکھتے ہیں: احمد ابنِ طُولون انتہائی عقلمند، انصاف پسند، بہادر، عاجزی پسند، خُوش اَخلاق، علم دوست اور سخی بادشاہ گزرا ہے۔ یہ حافظِ قرآن تھا اور نہایت خُوش اِلْحانی کے ساتھ تلاوت کیا

---

1 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۹۸، حدیث: ۱۰۴۵۰ ملتقطا- تفسیر صراط الجنان، پ۸، الانعام، تحت الآیۃ: ۱۵۵، ۳/ ۲۴۷ ملخصا

کرتا تھا مگر ظالم بھی اوّل درجے کا تھا، اس کی تلوار خون ریزی کیلئے ہر وقت نِیام سے باہر رہتی تھی۔ کہا جاتا ہے اِس نے جن لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی قید میں مرے ان کی تعداد اٹھارہ ہزار کے لگ بھگ تھی! اس کے انتِقال کے بعد ایک شخص روزانہ اُس کی قَبْر پر تلاوت کیا کرتا تھا۔ ایک روز بادشاہ احمد ابنِ طُولون اُس کو خواب میں نظر آیا اور کہنے لگا: میری قَبْر پر قرآن مت پڑھا کرو! اُس نے پوچھا، کیوں؟ ابنِ طُولون نے جواب دیا، جب بھی کوئی آیت میری طرف سے گزرتی ہے، میرے سر پر ضَرب لگا کر پوچھا جاتا ہے، کیا تُو نے یہ آیت نہیں سُنی تھی؟[1]

قبر میں کچھ نہ دے سزا یاربّ سانپ لپٹیں نہ میرے لاشے سے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عُموماً آج دُنیاوی عُلوم و فُنُون سیکھنے سکھانے کا رُجحان جُنون کی حد تک زور پکڑتا جارہا ہے۔ ہر طرف اسی کی پزیرائی ہورہی ہے، مختلف زبانوں پر عُبور حاصل کرنے کے لئے مسلسل بھاگ دوڑ جاری ہے، بعض اسلامی بہنیں وقتاً فوقتاً مختلف کمپیوٹر کورسز کرتی رہتی ہیں، انجینئرنگ کورسز کرتی ہیں، مختلف عُلوم و فُنُون کی ڈگریاں جمع کرتی ہیں، ان تمام کاموں کے لئے بھاری فیسیں بھرتی ہیں، کمپیوٹر اور بھاری مشینوں وغیرہ سے مُتَعَلِّق پیچیدہ مسائل حل کرنے میں ماہر ہوتی ہیں، انگریزی فر فر بولتی ہیں وغیرہ۔ لیکن افسوس! وہ قرآن جس کو سیکھنے کے مُتَعَلِّق بخاری شریف کی ایک حدیثِ پاک ہے: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہ یعنی تم میں

---

[1] ۔۔۔ حیاۃ الحیوان الکبری، ۱/۳۶۰

بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔[1] جس قرآن کو سیکھنے کے لئے صحابہ کرام اور بُزرگانِ دین رات دن کوششیں کرتے رہے اسی قرآن کو سیکھنے کے لئے آج ہم غفلت کا شکار دکھائی دیتی ہیں۔

یاد رکھئے! دُنیاوی عُلوم کا سیکھنا کوئی فرض و واجب نہیں البتہ دُرُست قَواعِد و مَخارِج کے ساتھ قرآن سیکھنا بہت ضروری ہے، جیسا کہ

کتنی تجوید سیکھنا فرض ہے؟

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بِلاشُبہ اتنی تجوید جس سے تَصحیحِ حُروف ہو (یعنی قَواعِدِ تجوید کے مطابِق حُرُوف کو دُرُست مَخارِج سے ادا کر سکے) اور غَلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، فرضِ عَین ہے۔[2]

لیکن افسوس! اسلامی بہنوں کی اکثریت کا تو اب حال یہ ہے کہ انہیں دُرُست قَواعِد و مَخارِج کے ساتھ بِسْمِ اللہ شریف اور سورۂ فاتحہ بھی پڑھنی نہیں آتی۔ ذرا سوچئے! **اگر ہم قرآن پڑھنا نہیں سیکھیں گی تو کون سیکھے گا؟ اگر ہم قرآن پڑھنا نہیں سیکھیں گی تو** ہماری نمازیں کیسے دُرُست ہوں گی؟ **اگر ہم قرآن پڑھنا نہیں سیکھیں گی تو** قرآن کے پیغام کو کس طرح سمجھ پائیں گی؟ **اگر ہم قرآن پڑھنا نہیں سیکھیں گی تو** قرآن کی برکات کیسے سمیٹیں گی؟ **اگر ہم قرآن پڑھنا نہیں سیکھیں گی تو** قرآن کی اَہمیّت کو کیسے سمجھیں گی؟ **اگر ہم قرآن پڑھنا نہیں سیکھیں گی تو** ہمارے دلوں کی سیاہی کیسے دُور ہو گی؟ **اگر ہم قرآن**

---

1 ... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن و علمه، ۳/ ۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷

2 ... فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۳۴۳

پڑھنا نہیں سیکھیں گی تو قرآن کے اَحکام پر کیسے عمل کر سکیں گی؟ **اگر ہم قرآن پڑھنا نہیں سیکھیں گی** تو ہمارے گھر والے، ہمارے بچّے بچّیاں کس طرح قرآن کی تعلیم حاصل کریں گے؟ **اگر ہم قرآن پڑھنا نہیں سیکھیں گی** تو ہمارے دلوں کی ویرانی کس طرح دُور ہو گی؟ **اگر ہم قرآن پڑھنا نہیں سیکھیں گی** تو ہمارے گھروں میں برکات کا نزول کیسے ہو گا؟ حالانکہ پہلے کے مقابلے میں اب قرآنِ کریم کو سیکھنا انتہائی آسان ہوتا جارہا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم قرآن کریم سیکھنے سکھانے کے بارے میں سن رہی ہیں۔ عُموماً بعض اسلامی بہنوں کو دیکھا گیا ہے کہ انہیں قرآن پڑھنا تو آتا ہے مگر افسوس! اس کی تلاوت کی توفیق سے محروم رہتی ہیں۔ غلاف و جُزدان میں لپیٹ کر کسی اونچی جگہ یا الماری میں بَرَکت کے لئے رکھ لیتی ہیں، ہفتوں، مہینوں بلکہ سالوں گزر جاتے ہیں مگر انہیں قرآنِ کریم کھولنے کی توفیق نصیب نہیں ہوتی، یونہی بعض حافظہ بھی پورا سال قرآن نہیں دہراتیں، بالفرض کوئی ترغیب دلائے تو کہتی ہیں: بہن ہمیں تو سر کھجانے کی فرصت نہیں ملتی آپ قرآنِ پاک پڑھنے کی بات کرتی ہیں، پورا دن گھر کے کام کاج کرتی ہیں، جھاڑو پونچھا دیتی ہیں کپڑے دھوتی ہیں، لہٰذا تھکاوٹ اور بھوک کی وجہ سے قرآنِ کریم پڑھنے کی ہمت نہیں ہوتی، قرآن پڑھتے وقت نیند چڑھتی ہے، بچّے پڑھنے نہیں دیتے، فلاں فلاں مصروفیات بھی ہیں وغیرہ۔ الغرض اس طرح کے کھوکھلے بہانوں کے سبب تلاوتِ قرآن سے جی چرایا جاتا ہے۔ ہم کیسی مسلمان ہیں کہ جو روزانہ قرآن کا ایک رُکوع یا ترجمۂ قرآن کنزُالاِیمان و تفسیرِ صراطُ الجنان کے ساتھ کم از کم تین آیات

بھی نہیں پڑھ سکتیں؟، حالانکہ 63مَدَنی انعامات میں سے ایک مَدَنی انعام یہ بھی ہے کہ **"کیا آج آپ نے کنزُ الایمان سے کم اَز کم تین آیات (مع ترجمہ وتفسیر) تلاوت کرنے یا سُننے کی سعادت حاصل کی؟"**

ذرا سوچئے! اخبار، ناول، ڈائجسٹ اور مختلف کہانیاں پڑھنے کے لئے ہمارے پاس ٹائم ہے، فُضُول گپے لگانے کے لئے ہمارے پاس ٹائم ہے، سارا دن موبائل اور سوشل میڈیا استعمال کرنے کے لئے ہمارے پاس ٹائم ہے، سہیلیوں کے لئے ہمارے پاس ٹائم ہے، گھومنے پھرنے کے لئے ہمارے پاس ٹائم ہے مگر آہ! رَبِّ کریم کے کلام کو دیکھنے، سننے اور اس کی تلاوت کے لئے ہمارے پاس ٹائم نہیں ہے۔ ترمذی شریف کی حدیثِ پاک میں قرآنِ کریم سیکھ کر اس کی تلاوت کرنے اور نہ کرنے والے کی مثال کس انداز میں بیان ہوئی ہے، آیئے! سنتی ہیں، چُنانچہ

تلاوت کرنے اور نہ کرنے والوں کی مثال

صحابہ کو قرآن سکھانے والے، اُمّت کو قرآن سمجھانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: قرآنِ پاک سیکھو اور اس کی تِلاوت کرو، کیونکہ قرآنِ پاک کی مثال ایسے شخص کے لئے جو اسے سیکھتا ہے، پھر اس کی تِلاوت کرتا ہے اور اسے نماز میں پڑھتا ہے، کستوری سے بھرے ہوئے اس تھیلے (Bag) کی طرح ہے جس کی خُوشبو ہر طرف مہکتی ہے اور جو شخص قرآنِ کریم سیکھے مگر تِلاوت نہ کرے تو اس کی مِثال کستوری کے اس تھیلے کی طرح ہے جس کا منہ باندھ دیا گیا ہو۔ (1)

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ البقرۃ ...الخ، ۴/ ۴۰۱، حدیث: ۲۸۸۵

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم فُضُول کاموں سے منہ موڑیں، سُستی وکاہلی کو چھوڑیں اور قرآن سے رشتہ جوڑیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ! قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والوں کے کیا کہنے کہ قرآنِ کریم میں ان کی تعریف بیان ہوئی ہے، چُنانچہ

تلاوتِ قرآن کرنے والوں کی تعریف

پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرۃ کی آیت نمبر 121 میں ارشادِ رَبّانی ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖؕ اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۠ (۱۲۱)

تَرجَمۂ کنز الایمان: جنہیں ہم نے کتاب دی ہے، وہ جیسی چاہئے اس کی تلاوت کرتے ہیں، وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے منکر ہوں تو وہی زِیاں کار (نقصان اُٹھانے والے) ہیں۔ (پ ۱، البقرۃ: ۱۲۱)

حضرت قَتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے: اس آیت میں ﴿اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ﴾ یعنی وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں سے مُراد رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ اَصحاب ہیں، جو اللہ کریم کی آیات پر اِیمان لائے اوران کی تصدیق کی۔[1] معلوم ہوا! قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا، ایمان والوں کا حصّہ اور اِنہی کا خاصّہ ہے۔

اسی طرح اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی تلاوتِ قرآنِ کریم کے بے شُمار فضائل موجود ہیں۔ آیئے! تلاوتِ قرآن کے فضائل پر مشتمل 4 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے:

تلاوت کے فضائل پر 4 فرامینِ مصطفٰے

1. ارشاد فرمایا: جو شخص کتابُ اللہ کا ایک حَرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو

---

1 ... تفسیر درمنثور، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۲۱، ۱/۲۷۳

دس(10) کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا ﴿الٓمّٓ﴾ ایک حَرف ہے، بلکہ اَلِف ایک حَرف، لام ایک حَرف اور میم ایک حَرف ہے۔(1)

2. ارشاد فرمایا: بیشک لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: قرآن پڑھنے والے کہ یہی لوگ اللہ والے اور خواص میں شامل ہیں۔(2)

3. ارشاد فرمایا: دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔ عرض کی گئی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کی صفائی کس چیز سے ہوگی؟ ارشاد فرمایا: تلاوتِ قرآن اور موت کی یاد سے۔(3)

4. ارشاد فرمایا: گانے والی لونڈی کا مالک جتنی توجہ سے اسے سنتا ہے اللہ کریم اس سے زیادہ توجہ قرآن پڑھنے والے کی طرف فرماتا ہے۔(4)

تلاوت کا جذبہ عطا کر الٰہی   معاف فرما میری خطا ہر الٰہی
تلاوت کروں ہر گھڑی یا الٰہی   کبھوں نہ کبھی بھی میں واہی تباہی

(تلاوت کی فضیلت، ص۶)

سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے! تلاوتِ قرآن کرنے والوں کے فضائل قرآنِ کریم اور اَحادیثِ طیّبہ میں بیان ہوئے ہیں، لہٰذا اب تو ہمیں اپنی عادت کو تبدیل کرنا چاہیے، اب

---

1 ... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء من قرء...الخ، ۴/۴۱۷، حدیث: ۲۹۱۹

2 ... ابن ماجه، کتاب السنة، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، ۱/۱۴۰، حدیث: ۲۱۵

3 ... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۳۵۳، حدیث: ۲۰۱۴

4 ... ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة...الخ، باب فی حسن الصوت بالقرآن، ۲/۱۳۱، حدیث: ۱۳۴۰

توہمیں قرآن کو مضبوطی سے تھام لینا چاہئے، **اب توہمیں** روزانہ کچھ نہ کچھ تلاوت کا معمول بنانے کا پکا ارادہ کرلینا چاہئے۔ **اب توہمیں** اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چل لینا چاہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ والوں کی شان یہ ہے کہ یہ حضرات لاکھ مصروفیات کے باوجود بھی اس قدر کثرت سے تلاوتِ قرآن کرتے ہیں کہ سن کر عقلیں حیران رہ جاتی ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے چند بُزرگانِ دین کے واقعات سنتی ہیں، چُنانچہ

امامِ اعظم روزانہ ختمِ قرآن کرتے

امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ تیس (30) سال تک ایک رکعت میں مکمل (Complete) قرآنِ شریف پڑھتے رہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے عشاء کے وُضُو سے نمازِ فجر چالیس (40) سال تک ادا فرمائی۔[1]

امام مالک کی کثرتِ تلاوت

حضرت خالد بن نزار بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے بڑھ کر کتابُ اللہ کا پڑھنے والا نہیں دیکھا۔ آپ کی بہن سے پوچھا گیا: امام مالک کی گھر میں کیا مصروفیت ہوتی ہے؟ فرمایا: **اَلْمُصْحَفُ وَالتِّلَاوَۃُ** یعنی قرآن اور تلاوت۔[2]

امام شافعی کی کثرتِ تلاوت

حضرت ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں: ہر مہینے (Every Month) امامِ شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ تیس (30) ختمِ قرآن فرماتے تھے اور رَمَضانُ الْمُبارَک میں 60

1…الخیرات الحسان، ص۱۱۷ ملتقطا

2…تہذیب الاسماو اللغات، ۳۸۵/۲

ختمِ قرآن کا معمول تھا۔ تراویح کا ختم اس کے علاوہ ہوتا تھا۔[1]

امام احمد بن حنبل کی کثرتِ تلاوت

امام شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہر دن اور رات میں ایک ختمِ قرآن فرماتے تھے اور اسے لوگوں سے پوشیدہ رکھتے۔[2]

غوثِ پاک روز ختمِ قرآن کرتے

حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ پندرہ (15) سال تک روزانہ رات میں ایک قرآنِ پاک ختم فرماتے رہے۔[3]

میں گانے باجوں اور فلموں ڈراموں کے گنہ چھوڑوں
پڑھوں نعتیں کروں اکثر تلاوت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کو قرآنِ کریم سے کس قدر لگاؤ تھا۔ تلاوتِ قرآن پاک ان کی زندگی کا اہم مشغلہ تھا۔ روزانہ تلاوتِ قرآن کرنا ان کا اہم معمول تھا۔ تلاوتِ قرآن ان کی رُوحانی غذا تھی۔ جسمانی غذا چھوڑنا انہیں منظور تھا مگر تلاوت کے ذریعے ملنے والی رُوحانی غذا کا

---

1 ... مناقب الامام شافعی لابن کثیر، ص ۲۱۱

2 ... طبقات الکبریٰ للشعرانی، ۱/ ۷۸

3 ... بهجة الاسرار، ذکر فصول من کلامه ... الخ، ص ۱۱۸ مفهوما

ناغہ منظور نہ تھا۔ الغرض قرآنِ پاک سے ان کا رُوحانی تَعَلُّق ایسا مضبوط تھا جو لاکھوں لاکھ مصروفیات کے باوجود قائم رہتا۔ لہٰذا نہ صرف ہم خود تلاوتِ قرآن کی بَرَکتیں لوٹیں بلکہ اپنے بچّوں اور بچیوں کو بھی مدرسۃُ المدینہ میں داخل کرواکر انہیں بھی تلاوتِ قرآن کا شیدائی بنائیں۔

تلاوتِ قرآن کے فضائل کے بارے میں مزید معلومات (Information) کے لئے اَمیرِ اَہلِ سنّت کے رسالے "**تلاوت کی فضیلت**" کا مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور تلاوت کے آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ حرم، نبیِّ محترم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

تلاوت کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے تلاوت کے چند آداب بیان کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:

(1) ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کیلیے شفاعت

---

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

کرنے والا ہو کر آئے گا۔[1] (2) ارشاد فرمایا: میری اُمَّت کی افضل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔[2] ☆ قرآنِ پاک کو اچّھی آواز سے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا سنّت ہے۔[3] ☆ مُسْتَحَب یہ ہے کہ باوُضو قبلہ کی جانب رُخ کر کے اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کریں۔[4] ☆ تلاوت کے شروع میں ''اَعُوْذُ'' پڑھنا مُسْتَحَب ہے اور سورت کی اِبتدا میں ''بِسْمِ اللّٰہِ'' پڑھنا سنّت ہے ورنہ مُسْتَحَب ہے۔[5] ☆ قرآنِ کریم دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے۔[6] ☆ قرآنِ پاک دیکھ کر تلاوت کرنے پر دو ہزار (2000) اور بغیر دیکھے پڑھنے پر ایک ہزار (1000) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[7] ☆ قرآنِ کریم کی تلاوت کے وقت رونا مُسْتَحَب ہے۔[8] ☆ جب بلند آواز سے قرآنِ کریم پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سُننا فرض ہے، جب کہ وہ لوگ قرآنِ کریم سننے کی غرض سے حاضر ہوں ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگرچہ باقی لوگ اپنے کام میں مصروف ہوں۔[9] ☆ سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے۔ اگر چند لوگ پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ

---

1 ... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین...الخ، باب فضل قراءۃ القرآن...الخ، ص ۳۱۴، حدیث:۱۸۷۴

2 ... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۳۵۴، حدیث: ۲۰۲۲

3 ... احیاء العلوم، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الثانی فی ظاھر آداب التلاوۃ، ۱/۳۷۱

4 ... بہارِ شریعت، ۱/۵۵۰، حصہ ۳

5 ... صراط الجنان، مقدمہ، ۱/۲۱

6 ... صراط الجنان، مقدمہ، ۱/۲۱

7 ... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب فی تلاوۃ القرآن...الخ، جزء: ۱، ۱/۲۶۰، حدیث: ۲۳۰۱ ملخصا

8 ... صراط الجنان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:۱۰۹، ۵/۵۲۶

9 ... صراط الجنان، مقدمہ: ۱/۲۲

پڑھیں۔[1] ☆ تین (3) دن سے کم میں قرآنِ کریم ختم نہ کرے بلکہ کم از کم تین (3) دن یا سات (7) دن یا چالیس (40) دن میں قرآنِ کریم ختم کرے تاکہ معانی کو سمجھ کر تلاوت کرے۔[2] ☆ ترتیل کے ساتھ اطمینان سے اور ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرے۔[3] ☆ تلاوت کے لئے سب سے افضل وقت سال بھر میں رَمَضان شریف کے آخری دس (10) دن اور ذُوالْحِجَّہ کے ابتدائی دس (10) دن ہیں۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب "**سنّتیں اور آداب**" اور اَمیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے "**101 مَدَنی پھول**" اور "**163 مَدَنی پھول**" ھدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

---

1 --- صراط الجنان، مقدمہ، ۱/ ۲۲

2 --- عجائب القرآن، ص۲۳۸

3 --- عجائب القرآن، ص۲۳۸

4 --- عجائب القرآن، ص۲۳۹

بیان:17 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دن بھر میں پچاس (50) بار دُرودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مُصافحہ کروں گا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی

1 ... القربی، ابن بشکوال، ص ۹۱، حدیث: ۹۰

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر اور کروڑہا کروڑ احسان کہ ایک بار پھر ہمیں رَمَضانُ الْمُبارَک کی بہاریں نصیب ہو رہی ہیں، بہت ہی جلد رَمَضانُ الْمُبارَک کا خوبصورت مہینا اپنے دامن میں رحمتیں مغفرتیں اور ہمارے لئے بہت سی ایسی بَرَکتیں لئے ہوئے ہمارے درمیان جلوہ گر ہونے والا ہے جن کا ہمیں اندازہ بھی نہیں جیسا کہ حدیثِ پاک ہے: اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ رَمَضان میں کیا ہے تو میری اُمّت تمنّا کرتی کہ کاش! پورا سال رَمضان ہی ہو۔(1) اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج دعوتِ اسلامی کے اس ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ہم اسی حوالے سے بیان سننے کی سعادت حاصل کریں گی کہ رَمَضانُ الْمُبارَک کی کیا عظمتیں اور فضیلتیں ہیں اور اس کی اَہمیت کس قدر زیادہ ہے اور ہمیں رَمَضانُ الْمُبارَک کا مُقَدَّس اور محترم مہینا کس طرح گزارنا چاہیے، اس کے علاوہ بھی بہت سے فائدہ مند نِکات بیان کئے جائیں گے۔ اللہ کی رضا

1... ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب ذکر تزیین الجنة...الخ، ۱۹۰/۳، حدیث: ۱۸۸۶

کے لئے مکمل بیان سننے کی نیت فرما لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سچا چرواہا

حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ ایک سفر پر تھے، راستے میں ایک جگہ ٹھہرے اور کھانے کیلئے دستر خوان بچھایا، اتنے میں ایک چرواہا وہاں آگیا آپ نے فرمایا: آیئے! دستر خوان سے کچھ لے لیجئے! عرض کی: میرا روزہ ہے، حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: کیا تم اس سخت گرمی میں نفل روزہ رکھے ہوئے ہو جبکہ تم ان پہاڑوں میں بکریاں چرا رہے ہو،! اس نے کہا اللہ کی قسم میں یہ اس لئے کر رہا ہوں تاکہ گزرے ہوئے دنوں کی تلافی کر لوں، آپ نے اس کی پرہیز گاری کا امتحان لینے کے ارادے سے فرمایا: کیا تم اپنی بکریوں میں سے ایک بکری ہمیں بیچو گے؟ اس کی قیمت اور گوشت بھی تمہیں دیں گے، تاکہ تم اس سے روزہ افطار کر سکو، اس نے جواب دیا: یہ بکریاں میری نہیں ہیں، میرے مالک کی ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے آزمانے کے لئے فرمایا: مالک سے کہہ دینا کہ بھیڑیا ان میں سے ایک کو لے گیا ہے، غلام نے کہا تو پھر اللہ کہاں ہے؟ (یعنی اللہ تو دیکھ رہا ہے، وہ تو حقیقت جانتا ہے اور اس پر میری پکڑ فرمائے گا)۔ یہ سُن کر حضرت ابنِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اس سے مُتأثِّر ہوئے، جب آپ مدینے واپس تشریف لائے تو اس چرواہے کے مالک سے وہ چرواہا غلام اور ساری بکریاں خرید لیں، پھر چرواہے کو آزاد کر دیا اور وہ ساری بکریاں بھی اُسے تحفے میں دے دیں۔[1]

1 . . . شعب الایمان، باب فی الامانات۔۔۔الخ، ۴/۳۲۹، حدیث: ۵۲۹۱ ملخصا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ اس نیک چرواہے کا اللہ پاک پر یقین کیسا مضبوط تھا کہ جب صرف اس کی پرہیز گاری کا امتحان لینے کے لئے اس سے کہا گیا کہ پیسے لے کر ایک بکری ہمیں دے دو، مالک سے کہہ دینا کہ اس بکری کو بھیڑیا کھا گیا ہے تو وہ چرواہا اس دھوکہ دہی سے باز رہا کہ ہرگز نہیں میرا ربّ مجھے دیکھ رہا ہے اے کاش! ہمارا بھی یہ ذہن بن جائے، اے کاش! اگر ہمیں شیطان کبھی رَبِّ کریم کی نافرمانیوں پر اُکسائے تو ہم بھی اس یقین کے ساتھ نافرمانی والے کاموں سے رُک جائیں کہ ہمارا ربّ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ والے روزے رکھنے کا اس قدر ذوق و شوق رکھتے تھے کہ سخت گرمی کے دنوں میں بھی رَبِّ کریم کا قُرب حاصل کرنے کیلئے نفلی روزہ نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ اس سے خاص طور پر ان اسلامی بہنوں کو درس حاصل کرنا چاہئے جو رَمضانُ الْمُبارَک میں بھی بغیر کسی عذرِ شرعی کے روزے نہیں رکھتیں یا شروع کے چند روزے رکھ کر باقی روزے چھوڑ دیتی ہیں اور رَمضان جیسے بابَرَکت مہینے میں بھی عبادات اور نیک کاموں سے جی چراتی ہیں۔ اے کاش! رَمضانُ الْمُبارَک کے مُبارَک لمحات ہمیں خوب خوب عبادت کے ساتھ گزارنا نصیب ہو جائے اور اے کاش! ذوق و شوق کے ساتھ ہمیں رَمضانُ الْمُبارَک کے روزوں کا اِہتمام کرنا نصیب ہو جائے، آیئے رَمضان کی قدر و منزلت اور روزوں کی فرضیت کے بارے میں اللہ پاک کا فرمان سنتی ہیں: چُنانچہ پارہ 2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 185 میں خُدائے رَحمٰن کا نُزولِ قُرآن اور روزۂ رَمضان کے بارے میں فرمانِ عالیشان ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ

تَرجَمۂ کنز العرفان: رَمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت

الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ (پ ۲، البقرۃ:۱۸۵)

اور رہنمائی ہے اور فیصلے کی روشن باتوں (پر مشتمل ہے)۔ تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ مُقَدَّسہ میں اللہ کریم نے ماہِ رَمَضان کی ایک خصوصیت بیان فرمائی اور وہ یہ کہ اس ماہِ مُبارَک میں قرآنِ کریم نازل کیا گیا اور اس خصوصیت کے ساتھ ساتھ رَمَضان میں روزے رکھنے کا حُکم بھی ارشاد فرمایا۔ یادر ہے کہ توحِید و رِسالت کا اِقْرار کرنے اور تمام ضَروریاتِ دِین پر ایمان لانے کے بعد جس طرح ہر مُسلمان پر نماز فرض قرار دی گئی ہے، اسی طرح رَمَضان شریف کے روزے بھی ہر مُسلمان (مَرد و عورت) عاقِل و بالغ پر فرض ہیں۔ دُرِّ مُختار میں ہے: روزے دس (10) شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 2 ہجری کو فرض ہوئے۔[1]

تجھ پہ صدقے جاؤں رَمَضاں! تو عظیمُ الشان ہے
تجھ میں نازل حق تعالیٰ نے کیا قرآن ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۰۵)

روزے کے فضائل

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَمَضانُ الْمُبارَک میں سب سے افضل عبادت روزہ ہے، لہٰذا تمام اسلامی بہنیں ابھی سے نیّت کیجئے کہ دیگر نیکیوں کے ساتھ ساتھ ماہِ رَمَضان پابندی سے روزے رکھ کر گزاریں گی۔ احادیثِ مُبارَکہ میں ماہِ رَمَضان کے روزوں کے بے شمار فضائل بیان کیے گئے ہیں، آیئے دو (2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

1 ... دُرِمختار مع ردالمحتار، کتاب الصوم، ۳/۳۸۳

واٰلہٖ وَسلَّم سنتی ہیں: چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جو مسلمان ثواب کی اُمّید پر رَمَضان کے روزے رکھے اس کے گُزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[1]

2. ارشاد فرمایا: بے شک جنّت میں ایک دروازہ ہے جس کو رَیَّان کہا جاتا ہے اس سے قِیامت کے دن روزے دار داخل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہو گا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ تو یہ لوگ کھڑے ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور اِس دروازے سے داخل نہ ہو گا۔ جب یہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر کوئی اس دروازے سے داخل نہ ہو گا۔[2]

روزے کے مقاصد اور حکمتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! روزہ جہاں اللہ پاک کی بہت ہی پیاری عبادت ہے، وہیں روزہ رکھنے کے بہت سے مقاصد اور حکمتیں بھی ہیں: چُنانچہ ☆روزے کی وجہ سے خلوت و جلوت ہر حالت میں انسان رَبِّ کریم سے ڈرتا ہے، ☆روزے کی بَرَکت سے انسان رضائے الٰہی پانے کی کوشش کرتا ہے، ☆روزے کی بَرَکت سے انسان رَبِّ کریم کی ناراضی اور جہنّم سے تحفّظ بھی پاتا ہے، ☆روزے کی وجہ سے روزہ دار کو اطاعتِ الٰہی پر استقامت ملتی ہے، ☆روزے کی بَرَکت سے روزہ دار کو نافرمانی

1 . . . بخاری، کتاب الصوم، باب من صام رمضان ایمانا . . . الخ، ۱/۶۲۶، حدیث: ۱۹۰۱ ملتقطا

2 . . . بخاری، کتاب الصوم، باب الریان للصائمین، ۱/۶۲۵، حدیث: ۱۸۹۶

والے کاموں سے بچنے میں مدد ملتی ہے، ☆روزے کی بَرَکت سے روزہ دار کو اپنے نفس کی اصلاح کرنے کی توفیق ملتی ہے، ☆روزے کی بَرَکت سے نفسانی خواہشات کمزور پڑ جاتی ہیں، ☆ روزے کی بَرَکت سے جسمانی صحت اور قلبی صفائی نصیب ہوتی ہے۔

روزہ دارو! جھوم جاؤ کیونکہ دیدارِ خدا خُلد میں ہوگا تمہیں یہ وعدۂ رحمٰن ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رَمضان کو "رَمضان" کہنے کی وجہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے ماہِ رَمضان نیکیوں میں گزارنے کے مزید طریقے سُننے سے پہلے ماہِ رَمضان کو رَمضان کہنے کی دلچسپ وجہ بھی جانتی ہیں چُنانچہ رَمضان **"رَمْضٌ"** سے بنا ہے جس کے معنٰی ہیں: **"گرمی سے جلنا"**۔ قدیم عربوں سے جب مہینوں کے نام نقل کئے گئے تو اس وقت جس قسم کا موسم تھا اسی کے مطابق مہینوں کے نام رکھ دیے گئے اتفاق سے اس وقت رَمضان سخت گرمیوں میں آیا تھا اسی لئے اس کا نام **"رَمضان"** رکھ دیا گیا۔[1]

حکیمُ الْاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: جس طرح بھٹی گندے لوہے کو صاف کرتی ہے اور صاف لوہے کو پُرزہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے اور سونے کو محبوب کے پہننے کے لائق بنا دیتی ہے اسی طرح روزہ گنہگاروں کے گُناہ معاف کراتا ہے نیک لوگوں کے درجے بڑھاتا ہے اور قُربِ الٰہی زیادہ کرتا ہے اس لیے اسے رَمضان کہتے ہیں،

1 ۔۔۔ النہایۃ لابن الاثیر، ۲/۲۴۰۔ عجائب المخلوقات، ص ۶۹

اِس میں مُسلمان بُھوک پیاس کی تپش برداشت کرتے ہیں یا یہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے، اِس لئے اِسے رَمَضان کہا جاتا ہے۔[1] پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس مہینے کا نام رَمَضان رکھا گیا ہے کیونکہ یہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔[2]

عاصیوں کی مغفرت کا لیکر آیا ہے پیام جھوم جاؤ مُجرمو! رَمَضاں مَہِ غُفران ہے
(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۰۶)

رَمَضانُ الْمُبارَک کے نام

حضرت شیخ شہابُ الدین احمد بن حِجازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ماہِ رَمَضان کے رَمَضان کے علاوہ دو اور نام بھی ذکر کئے ہیں: (1) ماہِ صبر (2) ماہِ مُؤاسات۔[3] حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان کے علاوہ اس کا ایک نام "ماہِ وُسعتِ رِزْق" بھی ذکر فرمایا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر مہینے میں خاص تاریخیں اور تاریخوں میں بھی خاص وقت میں عبادت ہوتی ہے مثلاً بَقَر عید کی چند (مخصوص) تاریخوں میں حج، مُحرَّم کی دَسویں تاریخ افضل، مگر ماہِ رَمَضان میں ہر دن اور ہر وقت عبادت ہوتی ہے۔ روزہ عِبادت، اِفطار عِبادت، اِفطار کے بعد تَراویح کا اِنتِظار عِبادت، تَراویح پڑھ کر سحری کے اِنتِظار میں سونا عبادت، پھر سحری کھانا بھی عبادت اَلْغَرَض ہر آن میں رَبِّ کریم کی شان نظر آتی ہے۔[4] اس ماہِ مُبارَک کے روزے رکھنے والوں کی

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۳/۱۸۲
2 ... کنز العمال، کتاب الصوم، باب فی صوم الفرض، جز: ۸،۴/۲۱۷، حدیث: ۲۳۶۸۳
3 ... تحفۃ الاخوان فی قراءۃ المیعاد فی رجب وشعبان ورمضان، ص ۹۴ ملخصاً
4 ... تفسیر نعیمی، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۸۵، ۲/۲۰۸

دعاؤں پر فرشتے آمین کہتے ہیں اور مچھلیاں روزہ داروں کے لئے اِستغفار کرتی ہیں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خُوش ہو جائیے! جُھوم اُٹھئے، عبادت، تلاوت، نوافل، ذکر و اذکار اور دیگر نیکیوں کے لئے تیار ہو جائیے، اور رَبّ کا شکر ادا کیجئے کہ ایک مرتبہ پھر ہمیں ماہِ رَمضان نصیب ہونے والا ہے، اس ماہِ مُبارَک کی اَہمیت و فضیلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس ماہِ مُبارَک کی آمد سے پہلے ہی اپنے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے سامنے اس کے فضائل بیان فرمائے اور یوں اس مہینے میں عبادت کرنے کی ترغیب دلائی۔ چُنانچہ

بابرکت مہینا جلوہ گر ہو رہا ہے!

حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ماہِ شعبان کے آخری دن ہمیں خُطبہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! تمہارے پاس عظمت و بَرَکت والا مہینا جلوہ گر ہو رہا ہے، وہ مہینا جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار (1000) مہینوں سے بہتر ہے، اللہ پاک نے اِس ماہِ مُبارَک کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اِس کی رات میں قِیام (یعنی تراویح اَدا کرنا) سنّت ہے، جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض اَدا کیا اور جس نے اس میں فَرض اَدا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں 70 فَرض اَدا کیے۔ یہ صبر کا مہینا ہے اور صَبْر کا ثواب جنّت ہے، یہ غمخواری و بھلائی کا مہینا ہے اور اِس مہینے میں مومن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اِس میں روزے دار

1 ۔۔۔ الترغیب والترھیب، باب الترغیب فی صیام رمضان ۔۔الخ، ۵۵/۲، حدیث: ۶

کو اِفطار کروائے تو یہ اُس کے گُناہوں کے لئے مغفِرت ہے، اُسے آگ سے آزادی بخشی جائے گی اور اُس اِفطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اِس کے کہ اُس کے اَجر میں کچھ کمی ہو۔ ہم نے عرض کی، یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم میں سے ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفطار کروائے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رَبِّ کریم یہ ثواب تو اُس شخص کو دے گا جو ایک کھجور یا ایک گھُونٹ پانی یا ایک گھُونٹ دُودھ سے روزہ اِفطار کروائے، یہ وہ مہینا ہے جس کا اوّل (یعنی ابتدائی 10 دن) رَحمت، درمیان (یعنی درمیانے 10 دن) مغفِرت ہے اور آخر (یعنی آخری 10 دن) جہنّم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غُلام (یعنی ماتحت) سے اِس مہینے میں کام کم لے، اللہ پاک اُسے بخش دے گا اور اُسے جہنّم سے آزاد فرمادے گا۔ جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کھلایا، اللہ کریم اُس شخص کو میرے حَوض سے ایک ایسا گھُونٹ پلائے گا کہ (جسے پینے کے بعد) وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنّت میں داخل ہو جائے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم اس حدیثِ پاک کے مضمون کو پیشِ نظر رکھیں تو ہم بہترین انداز میں رَمَضانُ الْمُبارَک گزار سکتی ہیں کیونکہ اس حدیثِ پاک میں گویا ہمارے لئے زبردست رہنمائی ہے کہ آخر ہم رَمَضان کیسے گزاریں، ہمیں چاہئے کہ ☆ **رَمَضانُ الْمُبارَک** روزے رکھ کر گزاریں، ☆ **رَمَضانُ الْمُبارَک** پابندی سے تراویح پڑھتے ہوئے گزاریں، ☆ **رَمَضانُ الْمُبارَک** کثرت سے نفلی نیکیاں کرتے ہوئے گزاریں، ☆ **رَمَضانُ الْمُبارَک** فرض نمازوں کی پابندی کرتے ہوئے گزاریں، ☆

---

1 ۔۔۔ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب فضائل شهر رمضان...الخ، ۳/۱۹۱، حدیث:۱۸۸۷

رَمَضانُ الْمُبارَک مصائب و آلام پر اور دوسروں کی خلافِ مزاج باتوں پر صبر کرتے ہوئے گزاریں، ☆رَمَضانُ الْمُبارَک اسلامی بہنوں کے ساتھ ہمدردی اور بھلائی کرتے ہوئے گزاریں، ☆رَمَضانُ الْمُبارَک رحمتِ الٰہی کی طلب میں گزاریں، ☆رَمَضانُ الْمُبارَک مغفرت کی بھیک مانگتے ہوئے گزاریں، ☆ رَمَضانُ الْمُبارَک جہنّم سے آزادی کی التجائیں کرتے ہوئے گزاریں، ☆رَمَضانُ الْمُبارَک روزہ داروں کے لئے افطار کا اہتمام کرتے ہوئے گزاریں۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِن نیکیوں میں رَمَضانُ الْمُبارَک گزاریں گی تو☆رَمَضان کی خوب خوب بَرَکتیں ملیں گی، ☆ اللہ کریم بھی راضی ہو گا، ☆ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی خُوش ہوں گے، ☆رحمتِ الٰہی ہم پر نازل ہو گی، ☆گُناہوں کی مغفرت کا سامان ہو گا، ☆جہنّم سے آزادی کا پروانہ عطا ہو گا، ☆حوضِ کوثر کا جام پینا نصیب ہو گا اور ☆جنّت میں داخلہ بھی ملے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بخشش کا مہینا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے رَمَضانُ الْمُبارَک کے بارے میں سنتی ہیں کہ یہ مُبارَک مہینا اللہ پاک کی بارگاہ میں کس قدر پسندیدہ مہینا ہے اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ بننے میں اس ماہِ مُبارَک کی کیا حیثیت ہے چُنانچہ مشہور اور زبردست عالم، علمِ حدیث کے ماہر علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بارہ (12) مہینوں کی مثال حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے 12 بیٹوں کی طرح ہے جس طرح حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کو بیٹوں میں حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام سب سے زیادہ محبوب تھے اسی طرح ماہِ

رَمضان رَبِّ کریم کو دیگر مہینوں سے زیادہ محبوب ہے، اس ماہِ مُقَدَّس کا مقام و منصب دوسروں کی نسبت اللہ پاک کی بارگاہ میں زیادہ ہے جس طرح اللہ پاک نے حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی دُعا کی بَرَکت سے ان کے بھائیوں کی خطا کو بخش دیا اسی طرح رَبِّ کریم رَمَضان کی بَرَکت سے گیارہ مہینوں کے گُناہ بخش دیتا ہے۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ ہم اس ماہ کی خوب خوب تعظیم کریں اور نیکیاں کر کے اپنی مغفرت کا سامان کریں اور دوسری اسلامی بہنوں کو اس ماہِ مُبارَک کی مُبارَک باد پیش کریں، خود بھی اس ماہِ مُقَدَّس میں عبادات بجالائیں اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس ماہ کی اَہمیت، اس کے فضائل اور اس کی بَرَکتوں سے آگاہ کر کے انہیں بھی نیکیاں کرنے کا ذہن دیتی رہیں۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آمدِ رَمَضان پر خُود بھی اس بَرَکت والے مہینے کا اِستِقبال فرماتے اور اپنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے بھی اس مُبارَک مہینے کی شان و عظمت، فضائل و برکات اور دیگر دلکش اَوصاف بیان فرماتے، اِس کی اَہمیت کو واضح فرماتے اور انہیں بھی مختلف نیک اَعمال کرنے کا مَدَنی ذہن عطا فرماتے تھے، آمدِ رَمَضان پر آپ کی اپنی عبادات کی کیا کیفیت ہوا کرتی تھی آیئے سنتی ہیں:

کثرت سے عبادت کا معمول

اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: جب ماہِ رَمَضان آتا تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی عِبادت کیلئے کمربستہ ہو جاتے اور سارا مہینہ

1 . . . بستان الواعظین، ص ۲۱۰ ملخصا

اپنے بِسترِ مُبارَک پر تشریف نہ لاتے۔[1]

مزید فرماتی ہیں کہ جب ماہِ رَمضان تشریف لاتا تو رسولُ اللہ کا رنگ مُبارَک متغیر ہو جاتا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نماز کی کثرت فرماتے اور خوب گڑگڑا کر دُعائیں مانگتے اور اللہ کریم کا خوف آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر طاری رہتا۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً ہمارے پیارے آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا عبادت سے مُتَعَلِّق یہ طرزِ عمل ہمارے لئے تَرْبِیَت کا باعث ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم بھی پیارے آقا کی پیاری اداوں کو اپنائیں، یقیناماہِ رَمضانُ الْمُبارَک میں نیکیوں کا اَجر بہت بڑھ جاتا ہے، لہٰذا کوشش کرکے زیادہ سے زیادہ نیکیاں اِس ماہ میں جمع کر لینی چاہئیں کیونکہ کم وقت میں زیادہ نیکیاں جمع کرنے کے لئے اس ماہِ مُبارَک سے بہتر اور کوئی مہینا نہیں: چُنانچہ

حضرت ابراہیم نَخْعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ رَمضان میں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک ہزار دن کے روزوں سے افضل ہے اور ماہِ رَمضان میں ایک مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ کہنا اس ماہ کے علاوہ عام دنوں میں ایک ہزار مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ کہنے سے افضل ہے اور ماہِ رَمضان میں ایک رکعت پڑھنا غیر رَمضان میں ایک ہزار رکعتیں پڑھنے سے افضل ہے۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم نے ابھی پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی

---

1 ... تفسیر درمنثور، پ ۲، البقرة، تحت الاية: ۱۸۵، ۱/ ۴۴۹

2 ... شعب الايمان، باب فی الصیام، ۳/ ۳۱۰، حدیث: ۳۶۲۵

3 ... تفسیر درمنثور، پ ۲، البقرة، تحت الاية: ۱۸۵، ۱/ ۴۵۴

اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا جو طرزِ عمل اور حضرت ابراہیم نخعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جو فرمان سُنا اس کی روشنی میں معلوم ہوا کہ ہمیں رَمَضان میں خوفِ خدا سے گڑ گڑانا چاہئے، فرائض کی پابندی کے ساتھ کثرت سے نوافل پڑھنے چاہئیں، رَبِّ کریم سے اپنی دُنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دُعائیں مانگنی چاہئیں، خاص طور پر رَمَضان کے روزوں کی سختی سے پابندی کرنی چاہئے اور سُبْحٰنَ اللہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور اَسْتَغْفِرُ اللہ وغیرہ ذکرو اَذکار کی بھی کثرت کرنی چاہئے۔ آیئے ماہِ رَمَضان میں ذِکْرُ اللہ کی ترغیب و اَہمیت کے بارے میں دو(2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں:

(1) ارشاد فرمایا: اِس مہینے میں چار باتوں کی کثرت کرو۔ ان میں سے دو ایسی ہیں جن کے ذریعے تم اپنے رَبِّ کریم کو راضی کرلوگے، وہ دو باتیں یہ ہیں: (۱) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کی گواہی دینا (۲) اِستِغْفار کرنا اور وہ دو باتیں جن سے تم بے نیاز نہیں وہ یہ ہیں: (۱) اللہ پاک سے جنّت طَلَب کرنا (۲) جہنّم سے پناہ طلب کرنا۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: ذَاکِرُ اللّٰہِ فِیْ رَمَضَانَ یُغْفَرُ لَہٗ وَسَائِلُ اللّٰہِ فِیْہِ لَایَخِیْبُ یعنی رَمَضان میں ذِکْرُ اللہ کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے اور اِس مہینے میں اللہ پاک سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔[2]

آگیا رَمَضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو فیض لے لو جلد یہ دِن تیس کا مہمان ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب فضائل شهر رمضان...الخ، ۳/۱۹۱، حدیث:۱۸۸۷

2...شعب الایمان، باب فی الصیام، ۳/۳۱۱، حدیث:۳۶۲۷

ماہِ رَمضان میں تلاوت کی کثرت کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ماہِ رَمضان نیکیوں میں گزارنے کے بارے میں سُن رہی تھیں کہ خوب نمازوں اور روزوں کا اہتمام کرنا ہے، جنّت کی طلب اور جہنّم سے نجات کی دعائیں مانگنی ہیں، اسلامی بہنوں کے ساتھ بھلائی کرنی ہے، صبر کا دامن تھامے رکھنا ہے، ذکر و اَذکار اور کثرت سے اِستِغفار کرنا ہے بالخصوص دیگر نیکیوں کے ساتھ ساتھ قرآنِ کریم کی تلاوت کی بھی کثرت کرنی ہے، اے کاش! ہم ماہِ رَمضان کے اکثر اوقات تلاوتِ قرآن میں مصروف رہ کر گزارنے میں کامیاب ہو جائیں، ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارہا تلاوتِ قرآن کی ترغیب بھی دلائی اور اس کے فضائل بھی ارشاد فرمائے۔ آیئے دو(2) فرامینِ مصطفےٰ سنتی ہیں:

تلاوت کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: قرآن پڑھنے والا قِیامت کے دن آئے گا تو قرآن کہے گا: یارَبِّ کریم! اِسے حُلّہ (یعنی جنّت کا لباس) پہنا۔ تو اُسے کرامت کا حُلّہ (یعنی بزرگی کا جنّتی لباس) پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن عرض کرے گا: یارَبِّ کریم! اِس میں اضافہ فرما، تو اِسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا، پھر قرآن عرض کرے گا: یارَبِّ کریم! اس سے راضی ہو جا تو اللہ پاک اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنّت کے دَرَجات طے کرتا جا اور ہر آیت پر اسے ایک نعمت عطا کی جائے گی۔ [1]

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی من قرأ۔۔۔الخ، ۴/۴۱۹، حدیث: ۲۹۲۴

2. ارشاد فرمایا: اللہ پاک قرآن سُننے والے سے دُنیا کی مصیبتیں دُور کر دیتا ہے اور قرآن پڑھنے والے سے آخرت کی مصیبتیں دُور کر دیتا ہے۔ قرآنِ پاک کی ایک آیت سُننا سونے کے خزانے سے بہتر ہے، اس کی ایک آیت پڑھنا عرش کے نیچے موجود تمام چیزوں سے افضل ہے۔ (1)

یاد رکھئے! ماہِ رَمضان "ماہِ نزولِ قرآن" بھی ہے۔ اگر ہم اِس مُبارَک مہینے میں بھی تلاوتِ قرآن نہ کر سکیں تو کتنی بڑی محرومی ہے حالانکہ اس ماہِ مُبارَک میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب 70 گُنا بڑھا دِیا جاتا ہے لہٰذا ان قیمتی لمحات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے آیئے ہم بھی نیّت کرتی ہیں کہ بالخصوص ماہِ نزولِ قرآن میں کثرت کے ساتھ تلاوتِ قرآن کی سعادت حاصل کریں گی۔ روزانہ کا ایک وقت مُقرَّر کر لیجئے مثلاً اتنے بجے سے اِتنے بجے تک میں اِتنی تلاوتِ قرآن کی سعادت حاصل کروں گی۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے　　　تلاوت کرنا میرا کام صبح و شام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بد قسمتی سے علمِ دین سے دُوری کی وجہ سے بہت سی اسلامی بہنوں کو صحیح طریقے سے نماز پڑھنا اور دُرُست قرآنِ کریم پڑھنا بھی نہیں آتا، اللہ پاک کے فضل سے ایک بار پھر ہمیں ماہِ رَمضان نصیب ہو رہا ہے، یہ نماز اور قرآنِ کریم سیکھنے اور نمازی بننے کا بہترین موقع ہے لہٰذا یہ ذہن ہونا چاہئے کہ اگر ہمیں قرآنِ کریم پڑھنا نہیں آتا تو پڑھنا سیکھیں، اگر پڑھنا جانتی ہیں تو دُوسری اسلامی بہنوں کو سکھائیں اسی طرح دوسری اسلامی بہنوں کو اس ماہِ مُقدّس میں نمازوں کی

1 - - - مسندالفردوس، ۲۵۹/۵، حدیث: ۸۱۲۲

پابندی کا ذہن بھی دیا جائے یقین جانئے یہ بہت بڑی نیکی ہے، اگر ہماری تھوڑی سی کوشش سے کوئی اسلامی بہن نماز پڑھنے والی بن گئی، دُرُست قرآنِ کریم پڑھنے والی بن گئی تو اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ ثواب کا انبار لگ جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماہِ رَمَضان اور بُزرگوں کے معمولات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم نے ماہِ رَمَضان میں کی جانے والی عبادات اور ان کے فضائل وبرکات سننے کی سعادت حاصل کی، جس سے یقیناً ہمارے دل میں بھی رَمَضان شریف کو عبادات اور نیکیوں میں گزارنے کا جذبہ پیدا ہوا ہو گا، آیئے! اپنے ان نیک جذبات کو مزید پختہ کرنے کیلئے بزرگانِ دِین کے معمولات سنتی ہیں کہ وہ حضرات کس طرح رَمَضانُ الْمُبارَک کو نیکیوں میں گزارتے تھے، چُنانچہ

بزرگانِ دِین اور شوقِ تلاوت

(1) ہمارے امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں مَع عیدُ الفطر 62 قرآنِ پاک خَتم کرتے (دن کو ایک، رات کو ایک، پورے ماہ کی تراویح میں ایک اور عید کے روز ایک)۔[1] (2) حضرت امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ماہِ رَمَضان میں 60 قرآنِ پاک ختم کرتے تھے اور سب نماز میں ختم کرتے۔[2] (3) حضرت اسود بن یزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رَمَضانُ الْمُبارَک کی ہر دو راتوں میں پورا قرآن پڑھتے اور صرف مغرب وعشاء کے درمیان آرام

1۔۔۔الخیرات الحسان، ص ٥٠

2۔۔۔حلیۃ الاولیاء، الامام الشافعی، ٩/١٤٢، رقم: ١٣٤٢٦

فرماتے تھے اور رَمَضانُ الْمُبارَک کے علاوہ 6 راتوں میں ایک ختمِ قرآن کر لیا کرتے تھے۔[1] (4) حضرت قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (عام دنوں میں) سات راتوں میں ایک مرتبہ قرآنِ مجید ختم کیا کرتے جبکہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں ہر تین راتوں میں ایک ختم کِیا کرتے اور آخری عشرہ کی ہر رات ایک قرآنِ پاک ختم کرتے تھے۔[2] (5) حضرت سعد بن ابراہیم زُہری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور اُنتیسویں کو اس وقت تک افطار نہ کرتے، جب تک قرآنِ کریم ختم نہ کر لیتے، مغرب و عشاء کے درمیان اُخروی معاملات میں غور و فکر کرتے رہتے اور اکثر افطار کے وقت مساکین کو بُلاتے تاکہ وہ بھی ان کے ساتھ کھائیں۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم نے ماہِ رَمَضان میں تلاوتِ قرآنِ پاک سے مُتَعلِّق بزرگانِ دِین کے معمولات سُنے اب ذرا ماہِ رَمَضان میں اِن مُبارَک ہستیوں کی عبادت کا حال بھی سُنئے۔ چُنانچہ

بزرگانِ دِین اور ذوقِ عبادت

ایک بزرگ، حضرت ابو بکر رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم رَمَضان کی راتوں میں عبادت کر کے واپس آتے تو خُدّام (ملازموں) سے جلد کھانا لانے کو کہتے اس خوف سے کہ

1… طبقات ابن سعد، رقم:۱۹۷۶، اسود بن یزید، ۶/۱۳۶ بتغیر قلیل۔ حلیۃ الاولیاء، اسود بن یزید، ۲/۱۲۰، رقم:۱۶۵۲

2… سیر اعلام النبلاء، رقم:۷۴۶، قتادۃ بن دعامۃ، ۶/۹۵۔ حلیۃ الاولیاء، قتادہ بن دعامہ، ۲/۳۸۵، رقم:۲۶۵۵

3… حلیۃ الاولیاء، سعد بن ابراھیم الزھری، ۳/۱۹۹، رقم:۳۶۹۵

کہیں فجر طلوع نہ ہو جائے۔[1]

اسی طرح مشہور ولیُّ اللّٰہ حضرت ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رَمضان کے مہینے میں دن کے وقت فَصل کی کٹائی کرتے اور رات میں (نفل) نمازیں پڑھتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے 30 دن یوں گزارے کہ نہ رات کو سوئے نہ دن کو۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے ہمارے اسلاف ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد کے ساتھ ہی عبادات میں مشغول ہو جاتے اور کثرت سے تلاوتِ قرآنِ کریم کرتے، کچھ حضرات روزانہ قرآنِ کریم ختم کرتے تو کچھ حضرات دو دن، تین دن میں ختمِ قرآن کرتے، دن بھر روزے کی حالت میں محنت و مشقت کرتے اور راتیں نوافل کی ادائیگی میں بسر کرتے اور پورا مہینا آرام نہیں فرماتے تھے بلکہ ہمارے **غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کثرتِ عبادت کا تو یہ حال تھا کہ صرف ماہِ رَمَضان میں ہی نہیں بلکہ سارا سال ہی عبادت و رِیاضت اور نوافل و تلاوت میں مصروف رہا کرتے، آپ مسلسل پندرہ (15) سال تک ہر رات ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔[3] اور روزانہ ایک ہزار (1000) رَکْعَت نفل ادا فرماتے تھے۔[4] اے کاش! بزرگانِ دین کے ان واقعات سے ہم درس حاصل کرنے میں کامیاب

1. . . طھارۃ القلوب والخضوع لعلام الغیوب، ص١٥٧
2. . . حلیۃ الاولیاء، ابراھیم بن ادھم، ٤٣٥/٧، رقم:١١١١٧
3. . . بھجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ . . . الخ، ص١١٨ ملخصاً
4. . . غوث پاک کے حالات، ص٣٢

ہو جائیں ، اے کاش! بزرگانِ دین کے ذوقِ عبادت اور شوقِ تلاوت سے ہمیں بھی حصہ مل جائے اور ہم بھی اپنے پیارے اللہ پاک کی عبادت کرنے والی بن جائیں۔

تذکرۂ غوثِ اعظم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ رَمضان کی آمد آمد ہے اور چونکہ یکم رَمضانُ الْمُبارَک ہمارے پیرانِ پیر روشن ضمیر حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا یومِ ولادت بھی ہے لہٰذا اس مناسبت سے آپ کا مختصر تعارُف سنتی ہیں: چُنانچہ

حضور غَوثِ اَعظَم، شیخ عَبدُ القادر جیلانی رَحمۃُ اللہ عَلَیہ کی وِلادتِ باسعادت، یکم رَمضان ٤٧٠ ہجری کو جیلان میں ہوئی۔ غَوثِ پاک کا نامِ نامی، اِسمِ گرامی عَبدُ القادر اور کُنیت ابُو محمد ہے۔ مُحیُّ الدِّین، محبوبِ سبحانی، غَوثِ اَعظم اور غَوثِ ثَقلَین وغیرہ آپ کے مُبارَک اَلقابات ہیں۔ آپ کے والدِ ماجِد کا نام حضرت اَبُو صالِحْ موسیٰ جنگی دوست رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اور والدۂ ماجِدہ کا نام اُمُّ الخَیر فاطمہ رَحمۃُ اللہ عَلَیہا ہے۔ آپ والد کی طرف سے حَسنی اور والدۂ ماجِدہ کی طرف سے حُسَینی سَیِّد ہیں۔[1] **غوثِ پاک کی شان یہ تھی کہ** آپ نے 40 سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی، آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تو اسی وقت وضو فرما کر 2 رکعت نمازِ نفل پڑھ لیا کرتے تھے۔[2] **ہمارے غوثِ پاک کی شان یہ تھی کہ** آپ تیرہ (13) عُلوم میں بیان فرمایا کرتے تھے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 --- بهجة الاسرار و معدن الانوار، ذكر نسبه وصفته، ص ١٧١-١٧٢ ملخصاو ملتقطا

2 --- بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص ١٦٤

3 --- بهجة الاسرار، ذكر علمه، ص ٢٢٥ ملخصا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت، چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

پانی میں اسراف سے بچنے کے اہم نِکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**وضو کا طریقہ**" سے پانی میں اسراف سے بچنے کے بارے میں چند نِکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: وُضُو میں بہت سا پانی بہانے میں کچھ خیر (بھلائی) نہیں اور وہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔[2] (2) آقا کریم عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک شخص کو وُضو کرتے دیکھا، فرمایا: اِسراف نہ کر اِسراف نہ کر۔[3] ☆ اگر وَقف پانی سے وُضو کیا تو زِیادہ خَرچ کرنا بِالْاِتِّفاق حرام ہے۔[4] ☆ بعض لوگ چُلّو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ اُبل

---

1 . . . مشكاة، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ۱/۵۵، حديث: ۱۷۵

2 . . . كنز العمال، كتاب الطهارة، الباب الثانى فى الوضو، جز ۹، ۵/. . . ۱۴۴، حديث: ۲۶۲۵۵

3 . . . ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب ماجاء فى القصد فى الوضوء. . . الخ، ۱/۲۵۴، حديث: ۴۲۴

4 . . . وضو کا طریقہ، ص ۴۲

جاتا ہے حالانکہ جو گرا بیکار گیا اس سے احتیاط چاہئے۔[1] آج تک جتنا بھی ناجائز اِسراف کیا ہے ،اُس سے توبہ کرکے آئندہ بچنے کی بھرپور کوشش شروع کیجئے۔ ☆ وُضو کرتے وقت نل احتِیاط سے کھولئے ،دورانِ وُضو مُمکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضَرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتی رہئے۔ ☆ مِسواک، کُلّی، غَرغرہ، ناک کی صفائی، ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنائیے۔ ☆ سردیوں میں وُضو یا غسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گرم پانی کے حُصول کی خاطِر نل کھول کر پائپ میں جمع شُدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہا دینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لینے کی ترکیب بنائیے۔ ☆ منہ دھونے کیلئے صابون کا جھاگ بنانے میں بھی پانی احتیاط سے خرچ کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کُتُب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **"سنّتیں اور آداب"**، رِسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھَدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اِن کا مطالَعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . وضو کا طریقہ، ص ۴۲

جنوری تا اپریل 2020ء میں ہونے والے کورسز

ماہِ جنوری 2020 میں ہونے والے کورسز کی تاریخیں

تاریخ	کورس کا نام	کورس کروانے والی مجلس
2 جنوری	جنت کا راستہ	مجلس شارٹ کورسز
2 جنوری	اسپیشل اسلامی بہنیں کورس	مجلس دار السنہ للبنات
16 جنوری	مدنی کام کورس	مجلس دار السنہ للبنات
20 جنوری	تجویدُ القرآن کورس	مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات
30 جنوری	اصلاحِ اعمال کورس	مجلس دار السنہ للبنات

ماہِ فروری 2020 میں ہونے والے کورسز کی تاریخیں

تاریخ	کورس کا نام	کورس کروانے والی مجلس
1 فروری	فیضانِ زکوٰۃ کورس	مجلس شارٹ کورسز
1 فروری	مدنی قاعدہ کورس	مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات
12 فروری	نماز کورس	مجلس دار السنہ للبنات
20 فروری	معلمہ مدنی قاعدہ کورس	مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات

ماہِ مارچ 2020 میں ہونے والے کورسز کی تاریخیں

تاریخ	کورس کا نام	کورس کروانے والی مجلس
9 مارچ	فیضانِ رفیق الحرمین	مجلس شارٹ کورسز
9 مارچ	اسلامی زندگی کورس	مجلس دار السنہ للبنات
23 مارچ	اسپیشل اسلامی بہنیں کورس	مجلس دار السنہ للبنات
25 مارچ	رمضان کیسے گزاریں	مجلس شارٹ کورسز

ماہِ اپریل 2020 میں ہونے والے کورسز کی تاریخیں

تاریخ	کورس کا نام	کورس کروانے والی مجلس
6 اپریل	معلمہ مدنی قاعدہ کورس	مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات
9 اپریل	فیضانِ عمرہ کورس	مجلس شارٹ کورسز
24 اپریل	فیضانِ تلاوت کورس	مجلس شارٹ کورسز
24 اپریل	فیضانِ رمضان کورس	مجلس دار السنہ للبنات

مزید معلومات کے لئے ان ای میل ایڈریسز پر میل کیجئے

دار السنہ للبنات ib.darulsunnahpak@dawateislami.net

مجلس شارٹ کورسز ib.coursespak@dawateislami.net

مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات ib.madrasabaligat@dawateislami.net

ماہِ جنوری تاماہِ اپریل 2020 میں اسلامی بہنوں کے شعبہ مدرسۃ المدینہ بالغات، دارالسنہ للبنات، مجلس شارٹ کورسز کے تحت ہونے والے کورسز کی تاریخیں

ماہِ جنوری 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات کے تحت ماہ جنوری میں 63 دن کا معلمہ تجوید القرآن کورس کا آغاز 20 جنوری 2020 سے ہوگا اس کورس میں ایسی مدرسات جو ناظرہ پڑھی ہوئی ہیں لیکن ناظرہ تدریسی ٹیسٹ پاس نہیں ہیں۔ اسکو داخلہ دیا جائے گا۔

(2) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت ماہ جنوری میں **12 دن کا اسپیشل اسلامی بہن کورس** کا آغاز 2 جنوری 2020 سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو،، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدّت کم از کم 12 ماہ ہو، بہتر ہے کہ Sharp Mind بھی ہو تاکہ جلد اشارے سیکھنے اور سمجھنے میں آسانی رہے۔

(3) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت ماہ جنوری میں **12 دن کا مدنی کام کورس** کا آغاز 16 جنوری 2020 سے ہوگا یہ کورس صرف تنظیمی ذمہ داران کے لیے اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو،، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدّت کم از کم 12 ماہ ہو۔

(4) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت ماہ جنوری میں **12 دن کا اصلاحِ اعمال کورس** کا آغاز 30 جنوری 2020 سے ہوگا یہ کورس صرف تنظیمی ذمہ داران کے لیے اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو،، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدّت کم از کم 12 ماہ ہو۔

(5) مجلس شارٹ کورسز کے تحت ماہ جنوری میں **3 دن کا جنت کا راستہ کورس** اس کورس کا آغاز 2 جنوری 2020 سے روازنہ ایک گھنٹہ 12 منٹ غیر رہائشی ہوگا یہ کورس علاقہ سطح پر ہوگا اس میں تمام اسلامی بہنوں کو داخلہ دیا جائے گا۔

ماہِ فروری 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات کے تحت ماہ فروری 2020 میں 26 دن کا مدنی قاعدہ کورس کا آغاز یکم فروری 2020 سے ہوگا اس کورس میں وہ اسلامی بہن جو کم از کم ایک بار بغیر تجوید ناظرہ قرآن پاک پڑھ چکی ہو اسکو داخلہ دیا جائے گا۔

(2) مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات کے تحت ماہ فروری 2020 میں 12 دن کا معلمہ مدنی قاعدہ کورس کا آغاز 20 فروری 2020 سے ہوگا اس کورس میں عمر کم از کم 18 سال، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی

مدّت کم از کم 12 ماہ ہو۔دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ مدنی قاعدہ کے ٹیسٹ میں کامیاب ہوں اسکو داخلہ دیا جائے گا۔

(3) مجلس دارالسنہ للبنات کے تحت ماہ فروری 2020 میں 12 دن کا فیضانِ نماز کورس کاآغاز 12 فروری 2020 سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو،، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدّت کم از کم 12 ماہ ہو۔

(4) مجلس شارٹ کورسز کے تحت ماہ فروری 2020 میں 3 دن کا فیضانِ زکوۃ کورس کاآغاز 1 فروری 2020 سے ہوگا۔یہ کورس روزانہ ایک گھنٹہ 12 منٹ غیر رہائشی علاقہ سطح پر ہوگا۔یہ کورس 2 طرح سے کروایا جائے گا ہوگا(1) ذیلی تا عالمی سطح کی تمام ذمہ داران کے ان اسلامی بہنوں کو کورس میں چندہ جمع کرنے کے حوالے سے تربیت دی جائے گی(2) عوام اسلامی بہنوں کے لیے اس کورس میں اسلامی بہنوں کو مسائلِ زکوۃ، صاحب نصاب کسے کہتے ہیں؟ زکوٰۃ کس کو دے سکتے ہیں، کس کو نہیں دے سکتے؟ زکوۃ کی کیلکولیشن وغیرہ

ماہِ مارچ 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) مجلس دارالسنہ للبنات کے تحت ماہ مارچ 2020 میں **12 دن کا اسلامی زندگی کورس** کاآغاز 09 مارچ 2020 سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو،، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدّت کم از کم 12 ماہ ہو۔

(2) مجلس دارالسنہ للبنات کے تحت ماہ مارچ میں **12 دن کا سپیشل اسلامی بہن کورس** کاآغاز 23 مارچ 2020 سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو،، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدّت کم از کم 12 ماہ ہو، بہتر ہے کہ Sharp Mind بھی ہو تا کہ جلد اشارے سیکھنے اور سمجھنے میں آسانی رہے۔

(3) مجلس شارٹ کورسز کے تحت یکم مارچ 2020 سے ایک دن کی علاقہ سطح پر ایک گھنٹہ 12 منٹ کی ورکشاپ واقعہ معراج ہوگی اس میں تمام اسلامی بہنیں شرکت کر سکتی ہے۔

(4) مجلس شارٹ کورسز کے تحت ماہ مارچ 2020 میں **7 دن کا فیضان رفیق الحرمین کورس**۔ کاآغاز 9 مارچ 2020 سے روزانہ دو گھنٹہ 30 منٹ غیر رہائشی ہوگا یہ کورس کابینہ سطح پر ہوگا اس میں حج پر جانے والی اسلامی بہنوں کی تربیت (حاجی کیمپ پر)

کرنے والی اسلامی بہنوں کے لئے

(5) مجلس شارٹ کورسز کے تحت ماہ مارچ 2020 میں **8 دن کا رمضان کیسے گزاریں کورس کا آغاز 25 مارچ 2020 سے** روزانہ ایک گھنٹہ 12 منٹ غیر رہائشی یہ کورس علاقہ سطح پر ہوگا اس میں تمام اسلامی بہنوں کو داخلہ دیا جائے گا۔

ماہِ اپریل 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات کے تحت ماہ اپریل 2020 میں **12 دن کا معلمہ مدنی قاعدہ کورس** کا آغاز 06 اپریل 2020 سے ہوگا ہوگا اس کورس میں عمر کم از کم 18 سال، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدّت کم از کم 12 ماہ ہو۔ دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ مدنی قاعدہ کے ٹیسٹ میں کامیاب ہوں اسکو داخلہ دیا جائے گا۔

(2) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت ماہ اپریل 2020 میں **19 دن کا فیضانِ رمضان کورس** کا آغاز 24 اپریل 2020 سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو،، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدّت کم از کم 12 ماہ ہو۔

(3) مجلس شارٹ کورسز کے تحت ماہ اپریل 2020 میں **3 سے 5 دن کا فیضان عمرہ کورس کا آغاز 9 اپریل 2020 سے** روزانہ ایک گھنٹہ 12 منٹ غیر رہائشی یہ کورس علاقہ سطح پر ہوگا اس میں عمرہ میں جانے والی اسلامی بہنیں داخلہ لے سکتی ہے۔

(4) مجلس شارٹ کورسز کے تحت ماہ اپریل 2020 میں **24 دن کا فیضان تلاوت کورس کا آغاز 24 اپریل 2020 سے** روزانہ ایک گھنٹہ 41 منٹ غیر رہائشی یہ کورس علاقہ سطح پر ہوگا اس میں تمام اسلامی بہنوں کو داخلہ دیا جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تفصیلی فہرست

ماخذ و مراجع

قرآن مجید

نام کتاب	مؤلف / مصنّف / متوفی	مطبوعہ
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ١٣٤٠ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر مدارک	ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی، متوفی ٧١٠ھ	دار المعرفہ بیروت ١٤٢١ھ
تفسیر صاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی	دارلفکر بیروت ١٤٢١ھ
الدر المنثور	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ٩١١ھ	دار الفکر بیروت
تفسیر روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ١١٣٧ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤٠٥ھ
تفسیر خازن	علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی، متوفی ٧٤١ھ	مطبعہ میمنیہ مصر ١٣١٧ھ
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی شافعی، متوفی ٦٠٦ھ	دار احیاء التراث العربی ١٤٢٠ھ
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ١٣٦٧ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٢ھ
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ١٣٩١ھ	مکتبہ اسلامیہ، لاہور
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٥ھ
عجائب القرآن مع غرائب القرآن	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ١٤٠٦ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٧ھ
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ٢٥٦ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤١٩ھ
صحیح مسلم	امام ابو حسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ٢٦١ھ	دار الکتاب العربی بیروت ٢٠٠٨ء
سنن ابی داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ٢٧٥ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ١٤٢١ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی، متوفی ٢٧٩ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٤ھ
سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی، متوفی ٣٠٣ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ٢٠٠٩ء
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ٢٧٣ھ	دار المعرفہ بیروت
سنن الدارمی	حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی السمرقندی متوفی ٢٥٥	دار الکتاب العربی بیروت ١٩٨٧ء
مسند طیالسی	حافظ سلیمان بن داؤد طیالسی، متوفی ٢٠٤ھ	مکتبہ حسینیہ
صحیح ابن خزیمہ	محمد بن اسحاق بن خزیمۃ، متوفی ٣١١ھ	المکتب الاسلامی بیروت ١٤٠٠ھ
صحیح ابن حبان	امام حافظ ابو حاتم محمد بن حبان، متوفی ٣٥٤ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤١٧ھ
مستدرک	ابو عبد اللہ امام محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ٤٠٤ھ	دار المعرفہ بیروت ١٤١٨ھ
مسند امام احمد	ابو عبد اللہ امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، متوفی ٢٤١ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٤ھ
المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ٣٦٠ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٣ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی، متوفی ٤٥٨ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ

مصنف ابن ابی شیبہ	محمد بن ابی شیبۃ العبسی، متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۳۷ھ
موسوعۃ ابن ابی الدنیا	حافظ ابوبکر عبد اللہ بن محمد المعروف بابن ابی الدنیا	مکتبۃ العصریۃ بیروت
الزہد لابن المبارک	امام عبد اللہ بن مبارک مروزی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مسند ابی یعلی	ابو یعلی احمد بن علی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
مسند فردوس	ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۸۶ء
القربۃ ابن بشکوال	ابو القاسم خلف بن عبد الملک بن بشکوال، متوفی ۵۷۸	دار الکتب العلمیۃ بیروت
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
السنن الکبری	امام احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۱ھ
الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
القول البدیع	حافظ امام محمد بن عبد الرحمن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان بیروت ۱۴۲۲ھ
جامع صغیر	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
نوادر الاصول	امام ابو عبد اللہ محمد بن علی حکیم ترمذی، متوفی ۲۸۵ھ	دار النوادر بیروت ۱۴۳۱ھ
مشکاۃ المصابیح	ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب، متوفی ۷۴۲ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
مسند حارث	امام حارث بن ابی اسامہ تمیمی	مدینۃ المنورۃ
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن، لاہور
فیوض الباری	علامہ سید محمود احمد رضوی	دار العلوم حزب الاحناف لاہور
نزہۃ القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی	فرید بک اسٹال لاہور ۱۴۲۱ھ
الدر المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۳ھ
رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
کتاب الدرر الحکام	قاضی ملا خسرو حنفی	میر محمد کتب خانہ کراچی
فتاوی ہندیہ	شیخ نظام و جماعۃ من علماء الہند، متوفی ۱۱۶۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۳ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
وضو کا طریقہ	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ
تنبیہ الغافلین	ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد السمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	پشاور

قوت القلوب	شیخ محمد بن علی المعروف ابو طالب مکی ، متوفی ٣٨٦ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الحدیقۃ الندیۃ	عبد الغنی بن اسماعیل نابلسی ، متوفی ١١٤٣ھ	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر
اتحاف السادۃ المتقین	ابو الفیض سیّد محمد مرتضی زبیدی ، متوفی ١٢٠٥ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی ، متوفی ٥٠٥ھ	دار صادر بیروت ٢٠٠٠ء
مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی ، متوفی ٥٠٥ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
کیمیائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی ، متوفی ٥٠٥ھ	انتشارات گنجینہ تہران ١٣٧٩ھ
منہاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی ، متوفی ٥٠٥ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الروض الفائق	علامہ شعیب بن سعد الکافی ، متوفی ٨١٠ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ، ١٤١٦ھ
تنبیہ المغترین	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی ، متوفی ٩٧٣ھ	دار المعرفۃ بیروت ١٣٢٥ھ
الزواجر	علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن حجر ہیتمی ، متوفی ٩٧٤ھ	دار المعرفہ بیروت ١٣١٩ھ
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی ، متوفی ٤٣٠ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤١٩ھ
کشف المحجوب	داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری ، متوفی ٤٦٥ھ	نوائے وقت پرنٹر لاہور
اخبار الاخیار	شیخ عبد الحق محدث دھلوی ، متوفی ١٠٥٢ھ	فاروق اکیڈمی خیر پور پاکستان
تاریخ ابن عساکر	امام علی بن حسن المعروف ابن عساکر ، متوفی ٥٧١ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٦ھ
تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر علی بن احمد خطیب بغدادی ، متوفی ٤٦٣ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤١٧ھ
اسد الغابہ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی ، متوفی ٦٥٢ھ	مر آکش ١٤١٧ھ
سیر اعلام النبلاء	امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی ، متوفی ٧٤٨ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٧ھ
الاکمال فی اسماء الرجال	امام محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی ، متوفی ٧٣٧ھ	قدیمی کتب خانہ کراچی
مناقب الامام الاعظم	موفق بن احمد ، متوفی ٨٢٧ھ	کوئٹہ ١٤٠٧ھ
سیرت حلبیہ	امام ابو الفرج نور الدین علی بن ابراہیم حلبی شافعی متوفی ١٠٤٤ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤٢٢ھ
مدارج النبوۃ	شیخ عبد الحق محدث دہلوی ، متوفی ١٠٥٢ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات
زرقانی علی المواہب	محمد زرقانی بن عبد الباقی بن یوسف ، متوفی ١١٢٢ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الخیرات الحسان	امام شہاب الدین احمد بن محمد ابن حجر مکی ، متوفی ٩٧٤ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤٠٣ھ
شرح الصدور	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی ، متوفی ٩١١ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
النہایۃ فی غریب الاثر	ابو السعادات مبارک بن محمد ابن اثیر جزری ، متوفی ٦٠٦ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
بستان الواعظین	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی ، متوفی ٥٩٧ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤٢٤ھ
بحر الدموع	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی ، متوفی ٥٩٧ھ	مکتبۃ دار الفجر دمشق
عیون الحکایات	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی ، متوفی ٥٩٧ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت

طہارۃ القلوب	عارف باللہ سیدی عبد العزیز دیرینی، متوفی ٦٩٧ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤٢٤ھ
راحت القلوب	خواجہ نظام الدین اولیا	دہلی
مجموع رسائل	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ١٠١٤ھ	دار اللباب ترکی ١٤٣٧ھ
لطائف المعارف	زین الدین عبد الرحمن بن رجب حنبلی، متوفی ٧٩٥ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ٢٠٠٩ء
بہجۃ الاسرار	ابو الحسن علی بن یوسف، متوفی ٧١٣ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤٢٣ھ
قلائد الجواہر	علامہ محمد بن یحی الحلبی، متوفی ٥٦١ھ	ملتزم الطبع والنشر
تحفۃ الاخوان	شہاب الدین احمد بن حجازی، متوفی ٩٧٨ھ	برنال الکوکب المصری البہیہ ١٣٩٧ھ
دلائل الخیرات	ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان جزولی	دار الفقیہ دبئی ١٤٢٣ھ
تہذیب الاسماء واللغات	امام ابی زکریا محی الدین یحیی بن شرف النووی، متوفی ٦٧٦ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٦ھ
شرح نخبۃ الفکر	حافظ ابن حجر عسقلانی، متوفی ٨٥٢ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تبییض الصحیفہ	امام جلال الدین سیوطی، متوفی ٩١١ھ	پشاور
مرآۃ الاسرار (مترجم)	شیخ عبد الرحمن چشتی، متوفی ١٠٩٤ھ	لاہور
جنتی زیور	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ١٤٠٦ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٧ھ
الملفوظ	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ١٤٠٢ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٦ھ
سیرت ابن عبد الحکم	ابو محمد عبد اللہ بن عبد الحکم، متوفی ٢١٤ھ	المکتبۃ الوہبیہ
تذکرۃ الخواص	علامہ سبط ابن جوزی، متوفی ٦٤٥ھ	مکتبۃ نینوی الحدیۃ طہران
طبقات ابن سعد	علامہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٩٩٧ء
الطبقات الکبریٰ	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی، متوفی ٩٧٣ھ	دار المعرفۃ بیروت ١٤٢٥ھ
تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین سیوطی، متوفی ٩١١ھ	قدیمی کتب خانہ کراچی
الخصائص الکبریٰ	امام جلال الدین سیوطی، متوفی ٩١١ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
نور الابصار	شیخ مؤمن بن حسن مؤمن الشبلنجی	مصر
جامع کرامات الاولیاء	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، متوفی ١٣٥٠ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا ہند
حجۃ اللہ علی العالمین	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، متوفی ١٣٥٠ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا ہند
الریاض النضرۃ	امام ابو جعفر احمد محب طبری	دار الکتب العلمیہ بیروت
فیضانِ صدیق اکبر	مؤلفین شعبہ فیضانِ صحابہ واہل بیت المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٣ھ
فیضانِ فاروق اعظم	مؤلفین شعبہ فیضانِ صحابہ واہل بیت المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٦ھ
فیضانِ خواجہ غریب نواز	مؤلفین شعبہ فیضانِ اولیاء وعلماء المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٧ھ
منح الروض الازہر	علی بن سلطان محمد القاری الحنفی، متوفی ١٠١٤ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٥ھ

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول



قبر روزانہ کیا کہتی ہے؟

[illegible] / 1 جنوری 2020

جنت کی قیمت

[illegible] / 8 جنوری 2020

[illegible]

[illegible] / 15 جنوری 2020

[illegible]

[illegible] / 22 جنوری 2020



ایمان کی سلامتی

[illegible] / 29 جنوری 2020

بے مثال خواتین

[illegible] / 5 فروری 2020

کرامات صدیق اکبر

[illegible] / 12 فروری 2020

کامل مومن کون ہے؟

[illegible] / 19 فروری 2020



[illegible]

[illegible] / 26 فروری 2020

[illegible]

[illegible] / 4 مارچ 2020

غفلت

[illegible] / 11 مارچ 2020

سفر معراج

[illegible] / 18 مارچ 2020

[illegible]

[illegible] / 25 مارچ 2020



آئیے توبہ کریں!

[illegible] / 1 اپریل 2020

راہِ خدا میں خرچ کرنے کی اہمیت

[illegible] / 8 اپریل 2020

[illegible]

[illegible] / 15 اپریل 2020

رمضان کیسے گزاریں؟

[illegible] / 22 اپریل 2020

ISBN 978-969-579-562-0

0101009

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

رمضان المبارک تا ذوالحجۃ الحرام 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 16 بیانات

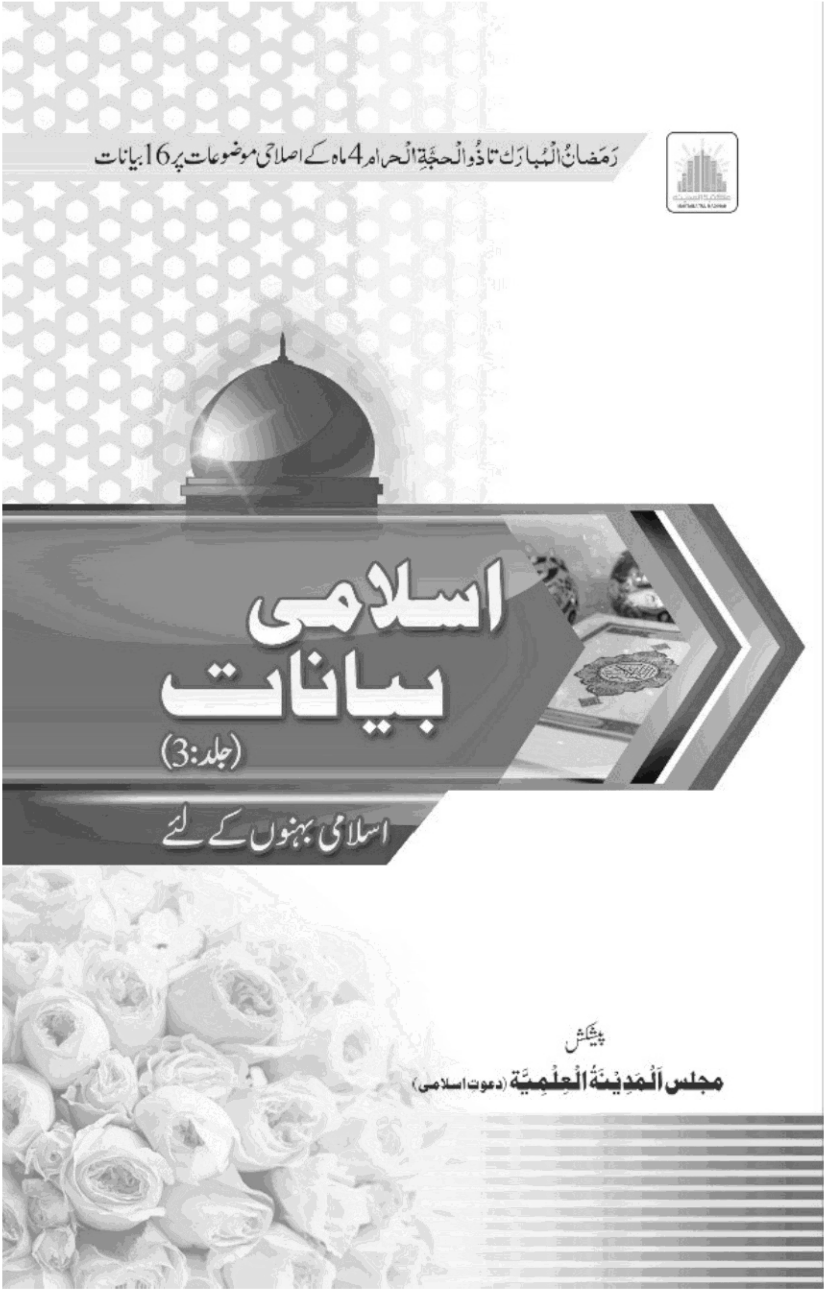
اسلامی بیانات

(جلد:3)

اسلامی بہنوں کے لئے

پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)


رَمَضانُ الْمُبارَک تا ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 16 بیانات
اسلامی
بیانات
(جلد:3)
اسلامی بہنوں کے لئے
پیشکش
مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

نام کتاب : اسلامی بیانات (جلد:3)

صفحات : 410

پہلی بار : شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ، اپریل 2020ء

تعداد :

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: 11-04-2020 حوالہ نمبر: 241

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب **"اسلامی بیانات** (جلد:3)**"** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیشِ کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

11-04-2020

www.dawateislami.net. **E-mail**: ilmia@dawateislami.net

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈرلائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ علم میں ترقّی ہوگی۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول

(4ماہ: رَمَضانُ الْمُبارَک تا ذُوالْحِجَّۃُ الْحرام 1441ھ مطابق اپریل تا اگست 2020ء)

ہفتہ	متوقع اسلامی تاریخ	عیسوی تاریخ	بیان کا نام	صفحہ
پہلا ہفتہ	۶رمضان المبارک	29اپریل	سیرتِ بی بی خدیجۃ الکبریٰ	11
دوسرا ہفتہ	۱۳	6مئی	صالحات اور راہِ خدا میں خرچ	34
تیسرا ہفتہ	۲۰	13	سیرتِ مولیٰ علی	59
چوتھا ہفتہ	۲۷	20	امامِ اہلسنت کا شوقِ علمی	83
پہلا ہفتہ	۴شوال المکرم	27	ماں اور اولاد کی تربیت	106
دوسرا ہفتہ	۱۱	3جون	اسلامی شادی	131
تیسرا ہفتہ	۱۸	10	لالچ	158
چوتھا ہفتہ	۲۵	17	تکبر اوراس کی علامات	183
پہلا ہفتہ	۳ذی القعدہ	24	صلہ رحمی	209
دوسرا ہفتہ	۱۰	یکم جولائی	ریاکاری ایک گناہ کبیرہ	234
تیسرا ہفتہ	۱۹	8	صحابیات اور پردہ	258
چوتھا ہفتہ	۲۴	15	بیماری پر صبر کے فضائل	281
پہلا ہفتہ	یکم ذوالحجہ	22	صحابیات اور نصیحتوں کے مدنی پھول	305
دوسرا ہفتہ	۸	29	صحابیات اور دین کی خاطر قربانیاں	330
تیسرا ہفتہ	۱۵	5اگست	سیرتِ عثمانِ غنی	349
چوتھا ہفتہ	۲۲	12	صحابیات صالحات اور صبر	373

اجمالی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

"دعوتِ اسلامی" کے 10 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی **"10 نِیّتیں"**

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تَعَوُّذ و تَسْمِیہ سے آغاز کروں گی۔ (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا) (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعہ کروں گی۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گی۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گی۔ (۵) جہاں جہاں **"سرکار"** کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں **صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**، جہاں جہاں کسی **صحابی** کا نام آئے گا وہاں **رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ** اور جہاں کسی **بزرگ** کا نام آئے گا تو وہاں **رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ** پڑھوں گی۔ (۶) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گی۔ (۷) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو مَدَنِیہ اسلامی بہن سے پوچھ لوں گی۔ (۸) (اپنے ذاتی نسخے کے) "یادداشت" والے صفحہ پر ضروری نِکات لکھوں گی۔ (۹) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی۔ (۱۰) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو کسی مَحرم کے ذریعے ناشرین کو تحریری طور پر مطّلع کروں گی۔

(ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَلٰی اِحْسَانِهٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عَزْمِ مُصَمَّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحُسن و خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **"المدینہ العلمیہ"** بھی ہے جو دعوتِ اِسلامی کے عُلَماء و مفتیانِ کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(1)شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت(2)شعبہ درسی کتب(3)شعبہ اِصلاحی کُتُب
(4)شعبہ تراجمِ کُتُب(5)شعبہ تفتیشِ کُتُب(6)شعبہ تخریج[1]

"المدینۃ العلمیہ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اَعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مجدّدِ دین و ملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ

1 - - - اب ان شعبوں کی تعداد 16 ہو چکی ہے: (7)فیضانِ قرآن(8)فیضانِ حدیث(9)فیضانِ صحابہ واہلِ بیت(10)فیضانِ صحابیات و صالحات (11)شعبہ امیر اہلِ سنّت (12)فیضانِ مَدَنی مذاکرہ (13)فیضانِ اَولیاء وعُلَماء (14)بیاناتِ دعوتِ اسلامی(15)رسائلِ دعوتِ اسلامی(16)شعبہ مدنی کاموں کی تحریرات (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ **اِمام اَحمد رَضا خان** رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کی گِراں مایہ **تصانیف** کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حَتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اِشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تَعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ کریم **"دعوتِ اسلامی"** کی تمام مجالس بشمول **"المدینۃُ العلمیۃ"** کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رَمَضانُ المُبارَک ۱۴۲۵ھ

پیشِ لفظ

بیان اور تقریر تبلیغِ دین کا بہت اہم ذریعہ ہے۔ بیان جب بہترین مواد، زبردست ترتیب، خوبصورت الفاظ کے ساتھ ساتھ اخلاص کی خوشبو سے بھی مالامال ہو تو سننے والوں کی کایا پلٹ جاتی، دلوں میں ایمانی حرارت پیدا ہوتی اور اعمالِ صالحہ کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دین پر عمل کی دعوت دینے والی تحریک ہے، یہ مسجدیں آباد کرنے والی تحریک ہے، یہ گناہوں سے تعلق توڑ کر نیکیوں سے رشتہ جوڑنے والی تحریک ہے۔ اسلامی بھائیوں کے بارہ اور اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کام اس سلسلے میں بہت فائدہ مند ہیں۔ ہزاروں افراد ان مدنی کاموں کی برکت سے گناہوں کے راستے کو چھوڑ کر راہِ ہدایت پر گامزن ہوئے ہیں۔ ان مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک ہزاروں مقامات پر ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کا سلسلہ سالوں سے جاری و ساری ہے۔ ان ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ یہ بیانات دعوتِ اسلامی کی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کا شعبہ **"بیاناتِ دعوتِ اسلامی"**[1] تیار کرتا ہے۔ پاکستان کی اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں ہونے والے بیانات اب پہلے سے ہی

1 . . . اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 2014 سے اپریل 2020 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں 475 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

کتابی صورت میں شائع کر دیئے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں سن 1441 ہجری کے ابتدائی آٹھ ماہ کے بیانات دو جلدوں بنام **"اسلامی بیانات** (جلد1 اور جلد2)**"** کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان دونوں جلدوں کو بے حد پذیرائی ملی۔ مجموعی طور پر دونوں جلدوں کے 30 ہزار سے زائد نسخے چند ماہ میں خریدے گئے۔ اب 1441ھ کے آخری چار ماہ (رمضان المبارک، شوال المکرم، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ) کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے 16 بیانات کا مجموعہ بنام **"اسلامی بیانات** (جلد:3)**"** آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

جلد میں شامل ہر بیان درجن سے زائد مراحل (مطالعہ، تلاشِ مواد، ترتیب، فارمیشن، شعبہ ذمہ دار کا فائنل کرنا، رکنِ شوریٰ حاجی ابورجب محمد شاہد عطاری اور حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی سے تنظیمی تفتیش، دارُالافتا اہلسنت کے مفتی صاحب سے شرعی تفتیش، مکمل مواد کی تفتیش، تخریج اور تقابل، بیانات میں انگلش الفاظ کی ایڈیٹنگ و مجلس تراجم سے چیکنگ، پیج سیٹ اپ اور پیراگرافنگ، آیات پیسٹنگ، فائنل پروف ریڈنگ، اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے اس کی چیکنگ، کورل پر پیسٹنگ اور اس کے لوازمات) سے گزار کر اشاعت کیلئے پیش کیا جاتا ہے۔ یہ مجموعہ تمام اسلامی بہنوں بالخصوص مبلغات کیلئے بہت مفید ہے۔ اسے حاصل فرما کر ضرور مطالعہ فرمایئے۔

اسلامی بہنوں میں بھی اشاعتِ دین کیلئے مختلف مجالس قائم ہیں، ان میں سے تین مجالس (مجلس شارٹ کورسز، مجلس دارالسنہ للبنات اور مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات) کے تحت مختلف کورسز کا سلسلہ سال بھر جاری رہتا ہے۔ مئی تا اگست 2020ء میں اسلامی بہنوں کیلئے ہونے والے مختلف کورسز کا شیڈول اور تفصیلات کتاب کے صفحہ 397 اور 398 پر ملاحظہ فرمائیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

بیان: 1 ہر مبلغ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت عبدالواحد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارا ایک پڑوسی تھا جو بادشاہ کی خدمت کرتا تھا، اللہ کی یاد سے غافل اور فتنہ و فساد پھیلانے میں مشہور تھا۔ ایک رات میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ اس کا ہاتھ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہاتھ میں ہے، میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ بُرا شخص تو ان لوگوں میں سے ہے جو اللہ پاک سے منہ موڑے ہوئے ہیں پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا **دستِ مبارک** اس کے ہاتھ میں کیوں دیا؟ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مجھے اس کا علم ہے اور سنو! میں اللہ کریم کی بارگاہ میں اس کی سفارش کرنے جارہا ہوں۔ میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ اس مقام پر کس وسیلے سے پہنچا؟ فرمایا: مجھ پر کثرت سے دُرود و سلام پڑھنے کی وجہ سے، بے شک یہ شخص ہر رات سوتے وقت مجھ پر ہزار (1000) مرتبہ دُرود و سلام بھیجا کرتا ہے اور مجھے اُمید ہے کہ اللہ پاک اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائے گا۔

حضرت عبدالواحد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب صبح کے وقت میں مسجد میں

داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی نوجوان روتا ہوا مسجد میں داخل ہوا۔ میں اس وقت اپنے دوستوں کے سامنے وہ سب کچھ بیان کر رہا تھا جو اس کے بارے میں خواب میں دیکھا تھا۔ وہ سلام کر کے سامنے بیٹھ گیا اور بولا: میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کرنا چاہتا ہوں، مجھے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ جب اس نے توبہ کرلی تو میں نے اس خواب کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: میرے پاس رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: میں اپنے ربِّ کریم کے ہاں تمہاری شفاعت کروں گا اس **دُرود و سلام** کے سبب جو تم مجھ پر بھیجتے ہو۔ لہٰذا حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سفارش کے بعد فرمایا: صبح سویرے عبد الواحد (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) کے پاس جانا، اس کے ہاتھ پر توبہ کرنا اور توبہ پر مضبوطی سے قائم رہنا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1 ۔۔۔ سعادۃ الدارین، الباب الرابع ۔۔۔ الخ، اللطیفۃ التسعون، ص ۱۵۰ ملخصا

2 ۔۔۔ معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ نبیِّ کریم کے نکاح میں آنے کے شرف کی وجہ سے اُمَّھاتُ الْمُؤمِنین کے لقب سے سرفراز ہوئیں، چنانچہ قرآنِ پاک میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ (پ ۲۱، الاحزاب: ۶)

حضرت امام ابنِ ابی حاتم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ حُرمت (عزت و احترام) میں مؤمنین کی مائیں ہیں اور مؤمنوں پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح ان کی مائیں حرام ہیں۔[1]

---

1 ۔۔۔ تفسیر درمنثور، پ ۲۱، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۶، ۶/ ۵۶۶

علامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ یعنی جن سے حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے نکاح فرمایا ہے، چاہے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری سے پہلے ان کا انتقال ہوا ہو یا وصالِ ظاہری کے بعد انہوں نے وفات پائی ہو، یہ سب کی سب اُمّت کی مائیں ہیں اور ہر اُمّتی کے لیے اس کی حقیقی ماں سے بڑھ کر تعظیم کے لائق ہیں اور ان کا احترام ضروری ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں ان کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا تذکرہ

سب سے پہلے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے نکاح فرمایا اور جب تک وہ زندہ رہیں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی دوسری عورت سے نکاح نہیں فرمایا۔[2] آج کے بیان میں ہم اَزواجِ مُطَہَّرات میں سے **حضرت خدیجہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا تعارف، بلندیِ اسلام کے لئے آپ کی خدمات، رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ کی محبت و وفاداری کی جھلکیاں، رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ان سے محبت کا ذکر، آپ کے مبارک اوصاف، دیگر نکات، روزے و تراویح کے فضائل وغیرہ سے متعلق سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... شرح زرقانی، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه الطاهرات... الخ، ۳۵۶/۴
2 ... شرح زرقانی، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه الطاهرات... الخ، ۳۶۲/۴

غم گسار بیوی

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وحی کا آغاز اچھے خوابوں سے ہوا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا، پھر آپ اکیلا رہنے کو پسند فرمانے لگے، غارِ حرا میں جانے لگے، مقدس گھر کی طرف لوٹنے سے پہلے وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کر عبادت کرتے اور (اتنا عرصہ وہاں رہنے کے لئے) کھانے پینے کی چیزیں ساتھ لے جاتے، پھر اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی طرف لوٹتے اور وہ اسی طرح کھانے کا بندوبست کر دیا کرتیں یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حق آگیا جب کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غارِ حرا میں تھے یعنی فرشتے نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا: پڑھئے! نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: میں نے کہا: مَاۤ اَنَا بِقَارِئٍ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پکڑ کر بڑے زور سے دبایا، پھر چھوڑتے ہوئے کہا: پڑھئے! میں نے کہا: مَاۤ اَنَا بِقَارِئٍ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ بڑے زور سے دبایا، پھر چھوڑ دیا اور کہا: پڑھئے! میں نے کہا: مَاۤ اَنَا بِقَارِئٍ میں پڑھنے والا نہیں ہوں اس نے مجھے پکڑا اور پھر دبایا، پھر مجھے چھوڑ کر کہا:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ(۱) خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ(۲) اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ(۳) الَّذِیْ عَلَّمَ

ترجمۂ کنزُ الایمان: پڑھو اپنے ربّ کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک (بوند) سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا ربّ ہی سب

بِالْقَلَمِ ۝۴ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝۵ (پ۳۰، العلق: ۱تا۵) سے بڑا کریم۔ جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔[1]

رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وحی لے کر اس حالت میں واپس ہوئے کہ دل مبارک کانپ رہا تھا، اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پاس پہنچ کر فرمایا: زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو۔ انہوں نے آپ کو چادر اوڑھا دی حتّٰی کہ دلِ اقدس سے ڈر کی کیفیت جاتی رہی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو سارا واقعہ بتاتے ہوئے فرمایا: مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے کہا: ایسا ہرگز نہ ہوگا، بخدا! اللہ پاک کبھی آپ کو رُسوا نہ کرے گا کیونکہ ☆ آپ رشتے داروں سے اچھا سلوک کرتے، ☆ کمزوروں کا بوجھ اُٹھاتے، ☆ محتاجوں کے لئے کماتے، ☆ مہمان کی مہمان نوازی کرتے اور ☆ راہِ حق میں تکلیفیں برداشت کرتے ہیں۔

وَرقہ بن نوفل کے پاس

اس کے بعد اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وَرقہ بن نَوفَل کے پاس لے گئیں جو حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے چچا زاد بھائی تھے۔ عِبرانی زبان میں لکھائی کا کام کیا کرتے تھے اور جتنا اللہ پاک کو منظور ہوتا اِنجیل کو عِبرانی زبان میں لکھا کرتے تھے، اس وقت بوڑھے اور بینائی سے محروم تھے۔ ان سے حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے کہا: اے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنئے۔

1 … بخاری، کتاب بدء الوحی، باب ۳، ۱/۷، حدیث: ۳

وَرقہ بن نوفَل نے کہا: اے بھتیجے! آپ کیا دیکھتے ہیں؟ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو دیکھا تھا انہیں بتایا۔ اس پر وَرقہ نے کہا: یہ وہی فرشتہ ہے جسے اللہ کریم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر اتارا تھا، اے کاش! ان دنوں میں جوان ہوتا، اے کاش! اُس وقت میں زندہ رہتا جب کہ آپ کی قوم آپ کو نکالے گی۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: کیا میری قوم مجھے نکالے گی؟ کہا: ہاں! جب بھی کوئی شخص یہ چیز لے کر آیا جیسی آپ لائے ہیں تو اس سے دشمنی کی گئی۔ اگر مجھے آپ کا وہ زمانہ نصیب ہوا تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔[1]

حکیمُ الْاُمَّت حضرت علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مقصد یہ ہے کہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ان علامتوں کی وجہ سے بحکمِ توریت آخری نبی ہیں، آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا سورج بلند ہوگا (اور) آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا دین غالب ہوگا۔ (واضح رہے!) حضرت خدیجہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) توریت کی عالِمہ تھیں اور علمائے (بنی) اسرائیل سے بھی آپ نے حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی یہ علامات سُنی تھیں اس وجہ سے تو حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے نکاح کیا۔[2]

وہ اَنیسِ غم مونسِ بے کساں وہ سکونِ دلِ مالکِ انس و جاں
وہ شریکِ حیاتِ شہِ لامکاں سیما پہلی ماں کہفِ امن و اماں
حق گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام

(بہارِ عقیدت، ص۱۱)

1 ... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف بدء الوحی... الخ، ۱/۸، حدیث: ۳

2 ... مرآۃ المناجیح، ۸/۹۷

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا! ☜ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم شادی کے بعد بھی ربِّ کریم کی کثرت سے عبادات کیا کرتے تھے۔ ☜ غارِ حرا کو کئی مرتبہ محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عبادت گاہ بننے کا شرف نصیب ہوا۔ ☜ حضرت خدیجہ ایسی زوجہ تھیں جو اپنے شوہر یعنی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عبادات کے راستے میں رکاوٹ نہیں بنتی تھیں۔ ☜ حضرت خدیجہ حضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر دُکھ سُکھ میں ہمیشہ شریک رہیں۔ ☜ حضرت خدیجہ حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اور حضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت خدیجہ سے بڑی محبت فرماتے تھے۔ ☜ حضرت خدیجہ حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک اوصاف کو بڑے ہی شاندار انداز میں بیان فرماتی تھیں۔ ☜ حضرت خدیجہ حضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا حوصلہ بڑھاتیں اور تسلی دیا کرتی تھیں۔ ☜ حضرت خدیجہ توریت کی بہت بڑی عالِمہ تھیں۔ ☜ حضرت خدیجہ نے حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِعلانِ نبوت فرمانے سے پہلے ہی اپنی کمالِ فراست سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا نبی ہونا جان لیا تھا۔ ☜ حضرت خدیجہ کی یہ فضیلت بھی معلوم ہوئی کہ سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے کی سب سے پہلی خبر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو ہی پہنچی تھی۔ الغرض! کئی خوبیاں آپ کا مقدر بنی ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر پہلی وحی اُترنے کے موقع پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک دل کے کانپنے کا ذکر گزرا، ایسا کیوں ہوا اور اس میں کیا حکمت تھی؟ اس کی وضاحت کرتے

ہوئے حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: یہ دل کا کانپنا اس فیضِ ربّانی کا اثر تھا جو آج (یعنی پہلی وحی اُترنے کے روز) عطا ہوا تھا۔ یہ توجہ اگر پہاڑوں پر ڈالی جاتی تو پھٹ جاتا یہ تو حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا قوت والا دل ہے جو ٹھہرا رہا۔[1]

دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی سیرت سے متعلق مزید پہلوؤں کے بارے میں سنیں گی مگر اس سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا مختصر ذکرِ خیر سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا تعارف

✽ حضرت خدیجہ کا نام خدیجہ، والد کا نام خُوَیْلِد اور والدہ کا نام فاطمہ ہے۔ ✽ حضرت خدیجہ کی کُنْیَت اُمُّ الْقَاسِم اور اُمِّ ھِند ہے۔ ✽ حضرت خدیجہ عامُ الْفِیْل سے 15 سال پہلے پیدا ہوئیں۔ حضرت خدیجہ کے القابات طاہرہ، سیدہ، صِدِّیْقَہ اور "کُبریٰ" ہیں۔ ✽ حضرت خدیجہ کا یہ آخری لقب نام کے ساتھ اس کثرت سے بولا جاتا ہے کہ گویا نام ہی کا حصہ ہو۔ ✽ حضرت خدیجہ نے عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قَبول کیا۔ ✽ حضرت خدیجہ کا نسب صرف 3 واسطوں سے حُضورِ

---

1 ۔۔۔ مرآۃ المناجیح، ۸/۹۶ ملتقطا

اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب شریف سے مل جاتا ہے۔ ❊ حضرت خدیجہ عرب کے سب سے محترم قبیلے قریش سے تعلق رکھتی تھیں۔ ❊ حضرت خدیجہ خاتونِ جنت حضرت فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی والدۂ ماجِدہ اور نوجوانانِ جنت کے سردار حضرات حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہما کی نانی جان ہیں۔ ❊ حضرت خدیجہ نے اپنی ساری دولت حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر قربان کر دی اور اپنی تمام عمر حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کرتے ہوئے گزاری۔ ❊ حضرت خدیجہ کے نکاح کی مبارک تقریب رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سفرِ شام سے واپسی کے دو (2) ماہ 25 دن بعد ہوئی۔ ❊ حضرت خدیجہ کا رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نکاح 40 سال کی عمر میں ہوا جبکہ اس وقت رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمرِ مبارک 25 سال تھی۔[1] ❊ حضرت خدیجہ کی حیاتِ پاک میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی اور سے نکاح نہ فرمایا۔ ❊ حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا تقریباً 25 سال رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریکِ حیات رہیں۔ ❊ حضرت خدیجہ نے اعلانِ نبوت کے دسویں سال 10 رَمَضانُ المبارَک میں وِصال فرمایا۔ ❊ حضرت خدیجہ کا وصال 65 سال کی عمر میں ہوا۔ ❊ حضرت خدیجہ جَنَّتُ الْمَعْلٰی (مکے شریف) میں آرام فرما ہیں۔ ❊ حضرت خدیجہ کی سیرت کے بارے میں مزید معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ اُمَّہاتُ الْمُؤمنین" صفحہ 31 تا 39 اور رسالہ "فیضانِ خدیجۃُ الکبریٰ" کا مطالعہ فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب اور رسالے کو پڑھا جاسکتا ہے، ڈاؤن

1 - - - طبقات ابن سعد، رقم: ۴۰۹۶، ذکر خدیجہ بنت خویلد، ۸/۱۳

لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کثرتِ ذکر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین، زوجۂ رسولِ کریم حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے پہلی زوجہ ہیں۔ ایک قول کے مطابق حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر سب سے پہلے آپ نے ہی ایمان لانے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو آپ سے بہت محبت تھی حتّٰی کہ جب آپ کا وصال ہو گیا تو کثرت سے آپ کا ذکر فرماتے، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کی سہیلیوں کا اس قدر اِکرام (یعنی ان کی عزت) فرماتے کہ جب کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں کوئی چیز حاضر کی جاتی تو اکثر ان کی طرف بھیج دیتے حتّٰی کہ یہی کثرتِ ذکر اور پیار و محبت اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے رشک کا باعث بنا، چنانچہ خود فرماتی ہیں: میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزواجِ پاک میں سے کسی پر اتنی غیرت نہیں کی جتنی حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پر کی۔ حالانکہ میں نے انہیں دیکھا بھی نہیں تھا لیکن حُضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ان کا کثرت سے ذکر فرماتے تھے۔[1]

یاد رہے! یہاں غیرت بمعنٰی رشک ہے۔ یعنی جس طرح نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

---

1 . . . بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی الخ، ۲/۵۶۵، حدیث: ۳۸۱۸

واٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے وصال کے بعد ان کی اتنی تعریف فرماتے ہیں، اے کاش! میرے انتقال کے بعد بھی میرا ذکرِ خیر فرمالیں۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سہیلی خدیجہ کا اِکرام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نہ صرف حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا بعدِ وصال کثرت سے ذکر فرماتے بلکہ آپ کی سہیلیوں پر اِنعام واِکرام بھی فرمایا کرتے تھے، چنانچہ

جب بارگاہِ رسالت میں کوئی چیز پیش کی جاتی تو فرماتے: اسے فلاں عورت کے پاس لے جاؤ کیونکہ وہ حضرت خدیجہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) کی سہیلی تھی، اسے فلاں عورت کے گھر لے جاؤ کیونکہ وہ حضرت خدیجہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) سے محبت کرتی تھی۔(2)

رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بہت دفعہ بکری ذبح فرماتے پھر اس کے اَعضا کاٹتے پھر وہ حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی سہیلیوں کے پاس بھیج دیتے۔ حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میں کبھی حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہہ دیتی کہ گویا حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے سوا دنیا میں کوئی عورت ہی نہ تھی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے: وہ ایسی تھیں، وہ ایسی تھیں اور ان سے میری اولاد ہوئی۔(3)

حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیث شریف کی

---

1 . . . مرآۃ المناجیح: ۸/ ۴۹۶ ملخصا

2 . . . الادب المفرد، باب قول المعروف، ص ۶۸، حدیث: ۲۳۲

3 . . . بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی . . . الخ، ۲/ ۵۶۵، حدیث: ۳۸۱۸

وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنۡھَا کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ) جب میں حضورِ انور (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زبانِ پاک سے ان کی بہت تعریف سنتی تو جوشِ غیرت (رشک) میں عرض کرتی کہ یارَسُولَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ! حضور تو اُن کی ایسی تعریفیں کرتے ہیں کہ گویا اُن کے سوا کوئی بیوی آپ کو ملی ہی نہیں یا اُن کے سوا دنیا میں کوئی بی بی ہے ہی نہیں۔(اور حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان "وہ ایسی تھیں، وہ ایسی تھیں" کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس سے) جنابِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنۡھَا کی بہت سی صفات (خوبیوں) کی طرف اِشارہ ہے یعنی وہ بہت روزہ دار، تَہَجُّد گزار، میری بڑی خدمت گزار، میری تنہائی (اکیلے پن) کی مُونِس (ساتھی)، میری غم گُسار (ہمدردی کرنے والی)، غارِ حرا کے چِلّے (یعنی تنہائی میں چالیس، چالیس دن عبادات کے دوران) میں میری مددگار تھیں اور میری ساری اَوْلاد انہیں سے ہے۔(1)

آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حضرتِ خدیجہ کو یاد کرنا

ایک بار حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنۡھَا کی بہن حضرت ہالہ بنتِ خُوَیْلِد رَضِیَ اللہُ عَنۡھَا نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی، ان کی آواز حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنۡھَا سے بہت ملتی تھی چنانچہ اس سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنۡھَا کا اجازت طلب کرنا یاد آ گیا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جُھرجُھری لی۔(2)

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۸/۴۹۷ ملخصاً

2 . . . بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی الخ، ص ۹۶۲، حدیث ۳۸۲۱

مادرِ اَوّلیں اَہلِ ایمان کی ہے یہ اس کی بزرگی و پاکیزگی
برگزیدہ ہے ربِّ محمد کی بھی عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

اُس کا جبریل ملحوظ رکھے ادب جنتی گوہریں گھر اُسے بخشے رب
کوئی تکلیف اس میں نہ شور و شغب مَنْزِلٌ مِّنْ قَصَبٌ لَا نَصَبٌ لَا صَخَبٌ
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

(برہانِ رحمت، ص۴۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ایک عظیم خاتون تھیں جو ہر لحاظ سے کامل واکمل تھیں، ☆یعنی خاندان کے اعتبار سے، ☆شرافت کے اعتبار سے، ☆اخلاق کے لحاظ سے، ☆کردار کے اعتبار سے، ☆مال و دولت اور لوگوں کے ساتھ خیر خواہی میں وہ اپنے دور کی بے مثال شخصیت تھیں۔ آیئے! اب حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نکاح کا واقعہ سنتے ہیں چنانچہ

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِکاح کا سبب

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے نکاح کا ایک سبب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سفر شام تھا کہ جب حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اپنے غلام مَیْسَرَہ کی زبانی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیغمبرانہ صفات

سنیں اور خود بھی فرشتوں کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر سایہ کئے دیکھا تو یہ باتیں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ نِکاح کرنے میں رغبت کا باعث بنیں۔ یہ بھی مروی ہے کہ خواتینِ قریش کی ایک عید ہوا کرتی تھی، جس میں وہ بَیْتُ اللہ شریف میں جمع ہوا کرتیں۔ ایک دن اسی سلسلے میں وہ یہاں جمع تھیں کہ ملکِ شام کا ایک شخص آیا اور انہیں پکار کر کہا: اے گروہِ قریش کی عورتو! عنقریب تم میں ایک نبی ظاہر ہوگا جسے احمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کہا جائے گا: تم میں سے جو عورت بھی ان کی زوجہ بننے کا شرف حاصل کر سکتی ہو وہ ایسا ضرور کرے۔ یہ سُن کر عورتوں نے اسے پتھر اور کنکر مارے، بہت بُرا بھلا کہا اور نہایت سخت کلامی کی لیکن حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے خاموشی اختیار فرمائی اور اس بات کو اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا۔ اس کے بعد جب مَیْسَرَہ نے آپ کو وہ نشانیاں بتائیں، جو اُنہوں نے دیکھی تھیں اور خود آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے بھی جو کچھ دیکھا تھا، اس کی وجہ سے آپ کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر اُس شخص نے سچ کہا تھا تو وہ یہی شخصیت ہو سکتے ہیں۔ (1)

تقریبِ نکاح

چنانچہ سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق و عادات سے متأثر ہو کر حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اپنی سہیلی (نفیسہ بنتِ مُنْیہ) کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا معلوم کرنے کے لئے بھیجا، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا معلوم کرنے کے بعد (نفیسہ بنتِ مُنْیہ) حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس آئیں اور کہنے

---

1 - - - سبل الهدی والرشاد، جماع ابواب بعض الامور . . . الخ، الباب الرابع عشر، ۲/ ۱۶۴

لگیں: مبارک ہو! محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی درخواست قبول فرمالی ہے، اس پر حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے بہت خوشی کا اِظہار کیا۔ پھر کسی کو اپنے چچا عَمْرو بن اسد کے پاس بھیجا کہ نکاح کے وقت وہ بھی موجود ہوں۔ اِدھر حضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی بعض چچاؤں اور دیگر سرداروں کے ساتھ حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے مکان پر تشریف لائے اور نکاح فرمایا۔ نکاح کی یہ مبارک تقریب رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سفرِ شام سے واپسی کے دو (2) ماہ 25 دن بعد ہوئی۔[1] اور حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آکر قیامت تک کے تمام مؤمنین کی ماں یعنی اُمُّ الْمُؤمنین ہونے کا شرف حاصل کیا۔[2]

بارات کا کھانا

نکاح کے بعد حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: اپنے چچا سے فرمائیے کہ ایک اُونٹ ذبح کرکے لوگوں کو کھانا کھلائیں۔ چنانچہ لوگوں کو کھانا کھلانے کے بعد رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے باتیں فرمائیں، اس سے اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرمائی۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . مدارج النبوة، باب دوم در کفالت عبد المطلب الخ، ۲/۲۷

2 . . . فیضان خدیجۃ الکبریٰ، ص۱۸

3 . . . شرح زرقانی، المقصد الاول، باب تزوجه خدیجة، ۱/۳۸۹

شادیوں میں ہونے والی بے ہودہ رسمیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک نکاح کی یہ تقریب کس قدر سادگی کے ساتھ ہوئی۔ افسوس! فی زمانہ ہمارے معاشرے میں منگنی اور شادی کے موقع پر بعض نا جائز اور بے ہودہ رسومات اس قدر رواج پا گئی ہیں کہ ان کے بغیر تقریبات کو گویا اَدھورا سمجھا جاتا ہے۔ امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ شادی بیاہ کی تقریبات میں ہونے والے گناہوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اپنے رسالے "**گانے باجے کی ہولناکیاں**" میں لکھتے ہیں:

افسوس! صد کروڑ افسوس! آجکل شادی جیسی سنت بہت سارے گناہوں کی نذر ہو چکی ہے، بے ہودہ رسومات اس کا لازمی حصہ بن چکی ہیں، **معاذَاللہ** حالات اس قدر خراب ہو چکے ہیں کہ جب تک بہت سارے حرام کام نہ کر لئے جائیں اس وقت تک اب شادی کی سنت ادا ہو ہی نہیں سکتی۔ مثلاً منگنی ہی کی رسم لے لیجئے اس میں لڑکا اپنے ہاتھ سے لڑکی کو انگوٹھی پہناتا ہے حالانکہ یہ حرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔ شادی میں مرد اپنے ہاتھ مہندی سے رنگتا ہے یہ بھی حرام ہے، مردوں اور عورتوں کی ایک ساتھ دعوتیں کی جاتی ہیں، یا کہیں برائے نام بیچ میں پردہ ڈال دیا جاتا ہے مگر پھر بھی عورتوں میں غیر مرد گھس کر کھانا بانٹتے، خوب ویڈیو فلمیں بناتے ہیں، خوب فیشن پرستی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے، خاندان کی جوان لڑکیاں ناچتیں، گاتیں اُودھم مچاتی ہیں۔ اِس دوران مرد بھی بلا تکلف اندر آتے جاتے ہیں، کچھ بے حیا مرد اور عورتیں جی بھر کر بد نگاہی کرتے ہیں نہ خوفِ خدا نہ شرمِ مصطفےٰ۔

یاد رکھئے! عورت غیر مرد کو شہوت سے دیکھے یہ حرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔

نافرمانی کی نُحُوست

فلمی ریکارڈنگ کے بغیر آج کل شاید ہی کہیں شادی ہوتی ہو۔ اگر کوئی سمجھائے تو بعض اوقات جواب ملتا ہے: واہ! اللہ کریم نے پہلی بچّی کی خوشی دکھائی ہے اور گانا باجا نہ کریں، بس جی خوشی کے وقت سب کچھ چلتا ہے معاذَاللہ۔ یاد رکھیے! خوشی کے وقت اللہ کریم کا شکر ادا کیا جاتا ہے کہ خوشیاں زیادہ ہوں، نافرمانی نہیں کی جاتی، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس نافرمانی کی نحوست سے اِکلوتی بیٹی دلہن بننے کے آٹھویں دن روٹھ کر میکے آبیٹھے اور ساری خوشیاں دُھول میں مِل جائیں یا دھوم دھام سے ناچ گانوں کی دھما چوکڑی میں رُخصت کی ہوئی دلہن 9 ماہ کے بعد پہلی ہی ڈیلیوری میں موت کے گھاٹ اُتر جائے۔

محبت خصومات میں کھو گئی یہ اُمّت رسومات میں کھو گئی

شادی کی خوشی میں گانے بجانے کا گناہ کرنے والیاں بغور سنیں! حدیثِ پاک میں ہے: دو آوازوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے: (1) نعمت کے وقت باجا، (2) مصیبت کے وقت چِلّانا۔ (1)

غور کیجئے! کون سا "جوڑا" آج سُکھی ہے؟ کم و بیش ہر جگہ خانہ جنگی ہے، کہیں ساس بہو میں اَن بَن ہے تو کہیں نند اور بھاوج میں ٹھیک ٹھاک ٹھنی ہوئی ہے۔ بات

---

1 ۔۔۔ کنز العمال، کتاب اللهو ۔۔۔ الخ، قسم الاقوال، جزء ۱۵، ۱۵/۹۵، حدیث: ۴۰۶۵۴

بات پر ''رُوٹھ مَن'' کا سلسلہ ہے۔ ایک دوسرے پر جادو ٹونے کروانے کے الزامات ہیں، یہ سب کہیں شادیوں میں غیر شرعی حرکات کا نتیجہ تو نہیں؟ کیوں کہ آج کل جس کے یہاں شادی کا سلسلہ ہوتا ہے وہاں اتنے گناہ کئے جاتے ہیں کہ اُن کا شمار نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ان غلط رسم و رواج سے منہ موڑ کر سنت کے مُطابق سادگی سے شادی کو خانہ آبادی کا ذریعہ بنائیں کہ اسی میں بھلائی بھی ہے اور برکت بھی جیسا کہ

برکت والا نکاح

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے روایت ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بڑی برکت والا نکاح وہ ہے جس میں بوجھ کم ہو۔ (1)

حضرت علامہ مولانا مُفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی جس نکاح میں فریقین کا خرچ کم کرایا جائے، مہر بھی معمولی ہو، جہیز بھاری نہ ہو، کوئی جانب مقروض نہ ہو جائے، کسی طرف سے کوئی سخت شرط نہ ہو، اللہ (پاک) کے تَوکُّل (بھروسے) پر لڑکی دی جائے وہ نکاح بڑا ہی بابرکت ہے اور ایسی شادی خانہ آبادی ہے۔ (2)

شادیوں میں مت گُنہ نادان کر　　خانہ بربادی کا مت سامان کر
سادگی شادی میں ہو سادہ جہیز　　جیسا بی بی فاطمہ کا تھا جہیز

1۔۔۔مسند امام احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/۳۶۵، حدیث: ۲۴۵۸۳

2۔۔۔مرآۃ المناجیح، ۵/۱۱

چھوڑ دے سارے غلط رسم و رواج　　سنتوں پہ چلنے کا کر عہد آج

(وَسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۷۱۵)

اللہ پاک ہمیں بھی اپنی تقریبات کو شریعت کے مطابق کرنے اور اپنی تقریبات کو غیر شرعی رسومات سے پاک رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ رمضان اپنی رحمتیں برکتیں لٹا رہا ہے ماہ رمضان کا فیضان جاری وساری ہے، آیئے! **روزہ رکھنے اور تراویح پڑھنے کے چند فضائل** سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں پہلے ماہِ رَمَضان کے روزوں کے فضائل پر مشتمل چار (4) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

روزہ رکھنے کے چند فضائل

(1) ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو رَیَّان کہا جاتا ہے اس سے قیامت کے دن روزہ دار داخل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہو گا۔ کہا جائے گا: روزے دار کہاں ہیں؟ تو یہ لوگ کھڑے ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور اس دروازے سے داخل نہ ہو گا۔ جب یہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر کوئی اس دروازے سے داخل نہ ہو گا۔[1] (2) ارشاد فرمایا: جس نے ماہِ رَمَضان کا ایک روزہ بھی خاموشی اور سکون سے رکھا اس کے لئے جنت میں

۱۔۔۔ بخاری، کتاب الصوم، باب الریان للصائمین، ۱/۶۲۵، حدیث: ۱۸۹۶

ایک گھر لال یاقوت یا ہرے زبرجد کا بنایا جائے گا۔[1] (3) ارشاد فرمایا: جس کو روزے نے کھانے یا پینے سے روک دیا کہ جس کی اسے خواہش تھی تو اللہ کریم اسے جنتی پھلوں میں سے کھلائے گا اور جنتی شراب سے سیراب کرے گا۔[2] (4) ارشاد فرمایا: قیامت والے دن روزہ داروں کیلئے سونے کا ایک دستر خوان رکھا جائے گا، حالانکہ لوگ (حساب کتاب کے) انتظار میں ہوں گے۔[3]

تراویح پچھلے گناہوں کی معافی کا سبب

تراویح کی پابندی کی برکت سے سارے صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جو رَمضان میں قیام کرے ایمان کی وجہ سے اور ثوابِ طلب کرنے کے لیے تو اس کے پچھلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تعظیمِ سادات کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے تعظیمِ سادات کے بارے میں چند آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامین

1…مجمع الزوائد، کتاب الصوم، باب فی شہور البرکة...الخ، ۳/۳۴۶، حدیث: ۴۷۹۲

2…شعب الایمان، باب فی الصیام، اخبار وحکایات...الخ، ۳/۴۱۰، حدیث: ۳۹۱۷

3…کنز العمال، کتاب الصوم، قسم الاقوال، جزء۸، ۴/۲۱۴، حدیث: ۲۳۶۴۰

4…مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب الترغیب في قیام رمضان...الخ، ص۲۹۸، حدیث: ۱۷۷۹

مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: جو میرے اہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں روزِ قیامت اس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔[1] (2) فرمایا: جو شخص اَولادِ عَبْدُ الْمُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صِلہ (بدلہ) دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ روزِ قیامت مجھ سے ملے گا۔[2] ☆سادات کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔[3] ☆ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسُولِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔[4] ☆اللہ پاک کے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔[5] تعظیم کے لیے نہ یقین دَرکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت، لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔[6] ☆جو واقع میں سیِّد نہ ہو اور سیِّد بنتا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔[7] ☆اگر کوئی بدمذہب سیِّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بدمذہبی حدِّ کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہرگز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔[8] ☆سادات کی تعظیم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔[9]

1۔۔۔ جامع صغیر، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱

2۔۔۔ تاریخ بغداد، رقم ۵۲۲۱، عبداللہ بن محمد بن ابی کامل، ۱۰/۱۰۲

3۔۔۔ کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۷

4۔۔۔ سادات کرام کی عظمت، ص۷

5۔۔۔ الشفاء، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل ومن اعظامہ ...الخ، جزء: ۲، ص ۵۲

6۔۔۔ سادات کرام کی عظمت، ص۱۴

7۔۔۔ سادات کرام کی عظمت، ص۱۶

8۔۔۔ سادات کرام کی عظمت، ص۱۷

9۔۔۔ فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۴۲۳ ماخوذا، سادات کرام کی عظمت، ص۸

☆استاد بھی سیّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔[1] ☆ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جاسکتا ہے جس میں ذِلّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔[2] ☆سیّد کی بطورِ سیّد یعنی وہ سیّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے "**101 مدنی پھول**" اور "**163 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۸۴

2... ساداتِ کرام کی عظمت، ص ۱۲

3... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۷۶

بیان:2 ہر مبلغ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت اُبَیّ بِن کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے عرض کی: یارسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بہت زِیادہ دُرُود شریف پڑھا کرتا ہوں۔ آپ بتادیجئے کہ دن کا کتنا حصہ دُرُود خوانی کے لیے مُقرَّر کردوں؟ تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم جس قَدر چاہو مُقرَّر کرلو۔ حضرت اُبَیّ بِن کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: دن رات کا چوتھائی حصہ دُرُود خوانی کے لیے مُقرَّر کرلوں؟ تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ یعنی تم جس قدر چاہو مقرر کرلو۔ ہاں اگر تم چوتھائی سے زِیادہ حصّہ مُقرَّر کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہو گا۔ حضرت اُبَیّ بِن کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی کہ میں دن رات کا نِصف حصہ دُرُود خوانی کے لیے مُقرَّر کرلوں؟ تو حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ تم جس قَدر چاہو مُقرَّر کرلو اور اگر تم اس سے بھی زِیادہ وقت مُقرَّر کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہو گا۔ تو حضرت اُبَیّ بِن کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کہا میں دِن رات کا دو تہائی مُقرَّر کرلوں؟ تو حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَا شِئْتَ فَاِنْ

زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ تم جتنا چاہو وقت مُقرَّر کرلو اور اگر تم اس سے زیادہ وقت مُقرَّر کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ تو حضرت اُبَیّ بن کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: اَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِی کُلَّھَا، میں دِن رات کا کل حِصّہ دُرُود خوانی ہی میں صرف کروں گا۔ تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِذًا تُکْفٰی ھَمُّکَ وَیُغْفَرُ لَکَ ذَنْبُکَ اگر تم ایسا کروگے تو دُرُود شریف تمہاری تمام فِکروں اور غموں کو دُور کرنے کے لیے کافی ہو جائے گا اور تمہارے تمام گناہوں کے لیے کَفّارہ ہو جائے گا۔ (1)

ذاتِ والا پہ بار بار درود بار بار اور بے شمار دُرُود
سر سے پا تک کرور بار سلام اور سراپا پہ بے شمار دُرُود
بے عدد اور بے عدد تسلیم بے شمار اور بے شمار دُرُود
بیٹھتے اٹھتے جاگتے سوتے ہو الٰہی مرا شعار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص ۱۲۳-۱۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ...ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۲۳، ۴/۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۵

2 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

راہِ خُدا میں دینے کی نیّت

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شہزادی اور عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ یعنی جنَّت کی بِشَارت پانے والے 10 صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی زوجہ حضرتِ سَیِّدَتُنا اَسما رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے ایک مرتبہ اپنی باندی فَروخت کی اور ابھی اس کی قیمت اپنی گود میں لے کر تشریف فرما تھیں کہ آپ کے شوہر حضرتِ سَیِّدُنا زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تشریف لے آئے، انہوں نے آپ کی گود میں اتنی

رَقَم دیکھی تو اپنی کسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ان سے کہا: یہ مجھے دیدیں۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡھَا نے عَرْض کی: (میں ضرور پیش کر دیتی، مگر) میں یہ صَدَقَہ (یعنی راہِ خُدا میں دینے کی نِیَّت) کر چکی ہوں۔[1]

کچھ بھی بچا کر نہ رکھتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت اسما رَضِیَ اللہُ عَنۡھَا کے مُتَعَلِّق مَرْوِی ہے کہ وہ کچھ بھی جَمْع نہ فرماتیں۔[2] بلکہ جیسے ہی کچھ مُیَسَّر آتا، راہِ خُدا میں دے دیتیں اور ایسا وہ کیوں کرتی تھیں، خود ہی اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں: ایک مرتبہ میں کوئی چیز تولنے میں مَصْرُوف تھی کہ اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس سے گزرے اور اِرشَاد فرمایا: اے اسما! گن گن کر نہ رکھ! ورنہ اللہ بھی تمہیں گن گن کر دے گا۔ فرماتی ہیں: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان کے بعد میں نے کبھی آمدن کو شُمار کیا نہ گن گن کر (راہِ خُدا میں) خَرْچ کیا۔[3] اس کے علاوہ ایک مرتبہ انہیں خود اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان اَلْفَاظ میں ایسا کرنے کا حُکْم اِرشَاد فرمایا تھا: لَا تُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ یعنی راہِ خُدا میں خرچ کرنے سے مت رک ورنہ رِزْق روک دیا جائے گا۔[4] انہوں نے اپنے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا تھا، جیسا کہ مَرْوِی ہے کہ ایک بار سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب

1... مسلم، کتاب السلام، باب جواز ارداف... الخ، ص ۸۶۳، حدیث: ۲۱۸۲ مفهوما

2... ادب مفرد، باب سخاوة النفس، ص ۹۲، حدیث: ۲۸۰

3... مسند امام احمد، مسند النساء، ۱۰/ ۱۵۲، حدیث: ۲۷۷۲۹

4... بخاری، کتاب الزکاة، باب التحریض... الخ، ۱/ ۴۸۳، حدیث: ۱۴۳۳

وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں 3 پرندے ہدیۃً پیش کئے گئے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک پرندہ اپنے غلام کو کھانے کے لئے عَطا فرما دیا، دوسرے روز غلام وہ پرندہ لے کر جب خِدْمَتِ اَقْدَس میں حاضِر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے اِرشَاد فرمایا: اَلَمْ اَنْهَكَ اَنْ تُخَبِئَ شَيْئًا لِغَدٍ یعنی کیا میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا کہ کل کے لئے کچھ بچا کر نہ رکھا کر؟ کیونکہ اللہ پاک ہر دوسرے دن کا رِزْق عَطا فرماتا ہے۔(1)

جمع کرکے کبھی نہ سَروَر نے کوئی مال و مَنال رکھا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ روایتوں سے چند نکات سیکھنے کو ملے کہ * ہمیں راہِ خُدا میں اللہ پاک کی رضا کے لئے مال و دولت، سونا چاندی وغیرہ خرچ کرنا چاہئے۔ * راہِ خُدا میں صدقہ کرنے کی نیت کے بعد نیت بدلنی نہیں چاہئے۔ * راہِ خدا میں گنے بغیر خرچ کرنا چاہئے۔ * راہِ خدا میں خرچ نہ کرنے سے رزق روک دیا جاتا ہے۔ * ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اگلے دن کے لئے رزق بچا کر نہیں رکھا کرتے تھے۔ ہمیں بھی اللہ پاک پر توکل کرنا چاہیے کیونکہ اللہ پاک ہر دن کا رزق عطا فرماتا ہے۔ * اللہ پاک پر توکل تمام لوگوں میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظیم اور بلند تھا چنانچہ "فیضانِ سنت جلد اول" کے

1...شعب الایمان، باب التوکل والتسلیم، ۲/ ۱۱۹، حدیث: ۱۳۴۷

صفحہ 344 پر ہے: ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مَقامِ تَوَکُّل یقیناً سب سے بُلَند تر تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے واسطے دوسرے دن کے لئے کبھی بھی کھانا بچا کر نہیں رکھتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مال کی کبھی زکوٰۃ نہیں دی، اِس لئے کہ کبھی مال جَمْع ہی نہیں فرمایا جو زکوٰۃ فَرْض ہوتی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

راہِ خدا میں خرچ کرنے کا مطلب کیا ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے اب راہِ خدا میں خرچ کرنے سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں سنتی ہیں: چنانچہ

حضرت علّامہ محمد شریف جُرجانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ضَرورت کی جگہ مال خَرْچ کرنے کو اِنْفَاق کہتے ہیں۔ (1) لہٰذا جو مال اللہ پاک کی رضا کیلئے خَرْچ کیا جائے اسے اِنْفَاق فِی سَبِیْلِ اللّٰہ کہتے ہیں۔ بہارِ شَریعَت میں ہے: فِی سَبِیْلِ اللّٰہ یعنی راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کی چند صورتیں ہیں: مثلاً کوئی شخص مُحتاج ہے کہ جِہاد میں جانا چاہتا ہے، سواری اور زادِ راہ اُس کے پاس نہیں تو اُسے مالِ زکوٰۃ دے سکتے ہیں کہ یہ راہِ خُدا میں دینا ہے اگرچہ وہ کمانے پر قادِر ہو۔ (2)

اسی طرح تفسیر صراط الجنان میں ہے کہ (راہِ خُدا میں) خَرْچ کرنا واجِب ہو یا نَفْل، نیکی کی تمام صورتوں میں خَرْچ کرنے کو شامل ہے۔ خواہ وہ کسی غریب کو کھانا کھلانا ہو یا کسی کو

1... کتاب التعریفات، ص۹۷

2... بہارِ شریعت، ۱/۹۲۶، حصہ ۵

کپڑے پہنانا، کسی غریب کو دوائی وغیرہ لے کر دینا ہو یا راشن دِلانا، کسی طالِب عِلْم کو کِتاب خرید کر دینا ہو یا کوئی شِفاخانہ بنانا یا فوت شُدگان کے اِیصالِ ثواب کے لئے فُقَرا و مساکین کو تیجے، چالیسویں وغیرہ پر کھلانا ہو۔[1] جبکہ حضرت سَیِّدُنا سُفْیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا قول ہے کہ اللہ پاک کی اِطاعَت کے سوا اور کام میں جو مال خَرْچ کیا جائے وہ قلیل بھی ہو تو اِسْراف ہے۔[2]

انفاق فی سبیل اللہ کا حکم

اللہ پاک قرآنِ مجید میں راہِ خدا میں خرچ کرنے کے سے متعلق ہم مسلمانوں سے ارشاد فرماتا ہے:

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ کی راہ میں خَرْچ کرو۔ (پ۲، البقرۃ: ۱۹۵)

تفسیر صِراطُ الْجِنَان جلد اوّل صفحہ نمبر 311 پر اس آیَتِ مُبارَکہ کی تفسیر میں ہے کہ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کا اَصْل حکم تو مال کے حوالے سے ہے لیکن علّامہ صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کے معنٰی کی مزید وُسْعَت کو بیان کیا ہے، فرماتے ہیں: آیَت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک کی فرمانبرداری اور اس کی رضا کے کاموں میں اپنے جان و مال کو صَرف کرو، خواہ جِہاد ہو یا رشتے داروں سے حُسْنِ سُلُوک یا اللہ پاک کے کمزور اور غریب بندوں کی مَدَد کی صُورَت میں ہو۔[3] اَلْغَرَض ☆ عِلْمِ دین کی اشاعت میں حصّہ

1... صراط الجنان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱، ۱/۳۹۵ بتصرف

2... تفسیر خازن، پ۸، الانعام، تحت الآیۃ: ۱۴۱، ۲/۱۶۴

3... تفسیر صاوی، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۹۵، ۱/۱۶۳

لینا، ☆ دینی مَدارِس کی مَدد کرنا، ☆ مَساجِد بنانا، ☆ دینی کُتُب کے لئے لائبریری بنانا، ☆ مُسافِر خانے بنانا، ☆ ضَرورت مند پڑوسیوں اور ☆ رِشتہ داروں کی مَدد کرنا، ☆ محتاجوں، اَپاہجوں اور غریبوں کے علاج مُعالَجہ اور ☆ مَقْروضوں کے قرض کی ادائیگی کے لئے خَرْچ کرنا وغیرہ ایسے کام ہیں کہ ان میں سے جس کام میں بھی خَرْچ کریں گی وہ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا ہی کہلائے گا۔

تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان میں ہے: راہِ خُدا میں خرچ کرنے سے یا زکوٰۃ مراد ہے جیسے کئی جگہوں پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ ہی کا تذکرہ ہے یا اس سے مُراد تمام قسم کے صدقات ہیں جیسے غریبوں، مسکینوں، یتیموں، طلبہ، علماء اور مساجد و مدارس وغیرہا کو دینا نیز اولیائے کرام یا فوت شدگان کے ایصالِ ثواب کیلئے جو خرچ کیا جاتا ہے وہ بھی اس میں داخل ہے کہ وہ سب صدقاتِ نافلہ ہیں۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کو صَدَقہ و خیرات بھی کہتے ہیں، آیئے اس اعتبار سے بھی جان لیتی ہیں کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ چُنَانْچِہ صَدَقہ سے مُراد ہے: عَطِيَّةٌ يُرَادُ بِهَا الْمَثُوْبَةُ لَا الْمَكْرُمَةُ یعنی وہ عَطِیّہ (GIFT) جس کے ذَریعے اپنی عزّت بڑھانے کے بجائے ثواب کا ارادہ کیا جائے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ عَطِیّہ (یعنی انعام) صَدَقہ کہلاتا ہے جس کے دینے کا مَقْصد اپنی عزّت بڑھانا اور واہ واہ چاہنا نہ ہو صِرف ثواب کی نیّت سے دیا گیا ہو۔ علّامہ سیِّد شریف جُرجانی حنفی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه صَدَقہ کے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں: صَدَقہ وہ عَطِیّہ (GIFT) ہے جو اللہ پاک کی بارگاہ

1... صراط الجنان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۷۰، ۱/ ٦٧

سے ثواب کی اُمّید پر دیا جائے۔[1]

راہِ خدا میں خرچ کرنے کی اہمیت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ پاک میں کئی آیات میں راہِ خدا میں خرچ کرنے، یتیموں، غریبوں، مسکینوں، محتاجوں وغیرہ کے ساتھ حُسنِ سلوک کرتے ہوئے ان کے لئے اپنا مال و دولت خرچ کرنے کا فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ، پارہ 27، سورۂ حدید آیت نمبر 7 میں ارشاد فرمایا:

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ اَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِیْرٌ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی راہ (میں) کچھ وہ خرچ کرو جس میں تمہیں اوروں کا جانشین کیا تو جو تم میں ایمان لائے اور اس کی راہ میں خرچ کیا ان کیلئے بڑا ثواب ہے۔

(پ۲۷، الحدید:۷)

اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت حضرتِ علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو مال تمہارے قبضے میں ہیں سب اللہ پاک کے ہیں، اس نے تمہیں نَفْع اُٹھانے کیلئے دے دیئے ہیں، تم حقیقۃً ان کے مالِک نہیں ہو، بمنزلہ نائب و وکیل کے ہو، انہیں راہِ خُدا میں خَرْچ کرو اور جس طرح نائب اور وکیل کو مالِک کے حکم سے خَرْچ کرنے میں کوئی تاَمُّل نہیں ہوتا تو تمہیں بھی کوئی تاَمُّل و تَرَدُّد نہ ہو۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مَعْلُوم ہوا راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا انتہائی

1 ...کتاب التعریفات، ص۲۰۷

ثواب کا کام ہے اور بلاشبہ جو اِسلامی بہن بھی یہ نیک کام کرتی ہے، اجرو ثواب کا ذخیرہ اس کے نامۂ اَعمال میں جَمْع کر دیا جاتا ہے، جیسا کہ ایک مَقام پر اِرشاد ہوتا ہے:

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُوَفَّ اِلَیْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی راہ میں جو کچھ خَرْچ کرو گے تمہیں پورا دیا جائے گا اور کسی طرح گھاٹے میں نہیں رہو گے۔ (پ۱۰، الانفال: ٦٠)

راہِ خُدا میں خرچ کرنے سے مال کا بڑھنا

حضرت امام ابوعبدُ اللہ محمد بن احمد شمس الدین قُرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیتِ مُبارکہ نازِل ہوئی:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: انکی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرْچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اُگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وُسعت والا عِلْم والا ہے۔

(پ۳، البقرۃ: ٢٦١)

تو اللہ پاک کے خزانوں کو تقسیم فرمانے والے ہمارے آقا صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بارگاہِ خُداوندی میں عَرْض کی: رَبِّ زِدْ اُمَّتِیْ یعنی اے میرے رب! میری اُمّت کو اس سے بھی زیادہ عطا فرما تو بارگاہِ خُداوندی سے یہ خوش خبری ملی:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةًؕ ترجمۂ کنزالایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حَسَن دے تو اللہ اس کے لئے بہت گُنا بڑھا دے۔ (پ ۲، البقرۃ: ۲۴۵)

اللہ پاک کے مَحْبُوب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ مُژدہ (خوش خبری) پانے کے باوُجُود اپنی اُمّت کی دَستگیری فرماتے ہوئے مزید کرم نوازی کے لئے عَرض کی تو اِرشاد ہوا: اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ⑩ (پ ۲۳، الزمر: ۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب ہم دنیا کی کسی بھی چیز کو حاصل کرنے کے لئے اپنا مال و دولت خرچ کرتی ہیں تو ہمارے دولت میں کمی ہو جاتی ہے۔ جبکہ ہم یہی مال اللہ پاک کی رضا کے لئے اس کی راہ میں خرچ کرتی ہیں تو وہ مال آخرت کے لئے محفوظ ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ دنیا میں ہی ہمارے مال و دولت میں برکت ہو جاتی ہے۔ مال کم ہونے کے باجود بھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ بڑھ گیا ہے۔ چنانچہ،

اُمُّ الْمُومِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے مَرْوِی ہے کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: بے شک اللہ پاک (راہِ خُدا میں خَرچ کی ہوئی) تمہاری کھجور اور لُقمہ کی اس طرح پَرْوَرِش فرماتا ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے، یہاں تک کہ کھجور یا لقمہ

1...تفسیر قرطبی، پ ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱، ۳/۱۹۷

طعام (کا ثواب) اُحد پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کے فائدے ہی فائدے ہیں، مشہور مقولہ ہے: دَہ دَر دنیا، ستّر دَر آخِرت یعنی نیکی کا اجر دنیا میں 10 گنا اور آخرت میں 70 گنا ملے گا۔ لہٰذا یاد رکھئے! راہِ خُدا میں دی جانے والی چیز ہرگز ضائع نہیں ہوتی، آخِرت میں اَجر و ثواب کی حق داری تو ہے ہی، بسا اَوقات دنیا میں بھی اِضافے کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ اس کا نِعْمَ الْبَدل مل جاتا ہے۔ چُنانچہ،

دو بزرگ حضرتِ سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا سے مُلاقات کے لئے حاضِر ہوئے، انہیں شدید بھوک لگی تھی، لہٰذا وہ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ اگر سیدہ رابعہ اس وَقْت انہیں کھانا پیش کر دیں تو بہُت اَچھّا ہو، بلاشبہ ان کے یہاں رِزْقِ حلال ہی ملے گا۔ اس وَقْت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کے گھر میں صِرف دو ہی روٹیاں تھیں جو آپ نے انہیں پیش کر دیں، ابھی انہوں نے کھانا شروع نہ کیا تھا کہ کسی سائل نے دروازے پر صَدا بُلَند کی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا نے وہ دونوں روٹیاں اٹھا کر اسے دیدیں، یہ دیکھ کر وہ دونوں حضرات حیرت زدہ رہ گئے، مگر بولے کچھ نہیں۔ کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ ایک کنیز بہُت سی گرما گرم روٹیاں لئے حاضِرِ خِدْمَت ہوئی اور عَرْض کی کہ یہ میری مالِکہ نے بھجوائی ہیں۔ حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا نے وہ روٹیاں شُمار کیں تو وہ 18 تھیں، یہ دیکھ کر آپ نے کنیز سے فرمایا: شاید تمہیں غَلَط فہمی ہو گئی

---

1 ... مسند امام احمد، مسند عائشة رضی اللّٰہ عنہا، ١٠/٥٩٠، حدیث: ٢٦٨٨٩

ہے، یہ روٹیاں میرے یہاں نہیں بلکہ کسی اور کے ہاں بھیجی گئی ہیں۔ کنیز نے یقین کے ساتھ عَرض کی کہ یہ آپ ہی کیلئے بھجوائی گئی ہیں مگر آپ نے کنیز کے مسلسل اِصْرار کے باوُجُود روٹیاں واپس لوٹا دیں۔ کنیز نے جب واپس جا کر اپنی مالکہ سے یہ ماجرا بیان کیا تو اس نے حُکْم دیا کہ اس میں مزید دو روٹیوں کا اِضافہ کر کے لے جاؤ، کنیز جب 20 روٹیاں لے کر حاضِر ہوئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے قبول فرمالیں اور مہمانوں کی خوب خاطِر تواضُع فرمائی۔ کھانے سے فراغت کے بعد ان دونوں نے ماجرا دَرْیافْت کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے اِرشَاد فرمایا: جب آپ حضرات تشریف لائے تو مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ بھوکے ہیں۔ چُنانْچِہ جو کچھ گھر میں تھا وہ میں نے پیش کر دیا، اتنے میں سائل نے صَدا لگائی تو میں نے وہ دونوں روٹیاں اسے دے کر بارگاہِ خُداوندی میں عَرض کی: یااللہ! تیرا وعدہ ایک کے بدلے 10 دینے کا ہے اور مجھے تیرے وعدے پر مُکَمَّل یقین ہے۔ جب وہ کنیز 18 روٹیاں لائی تو میں نے سمجھ لیا کہ اس مُعَاملے میں ضَرور کوئی غَلَطی ہوئی ہے، اس لئے میں نے واپس کر دیں اور جب وہ 20 روٹیاں لیکر آئی تو میں نے وعدے کی تکمیل سمجھ کر انہیں قبول کر لیا۔ (1)

منقول ہے کہ ایک مرتبہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے کسی مسکین نے سوال کیا۔ اس وقت آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا روزے سے تھیں اور گھر میں سوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے خادمہ سے وہ روٹی اس مسکین کو دینے کا حُکْم اِرشَاد فرمایا۔ تو اس نے عَرض کی: آپ کی افطاری کے لئے اس کے سوا کچھ

1 . . . تذکرۃ الاولیا، نمیمہ اول، باب ھشتم، ذکر رابعہ رحمۃ اللہ علیھا، ص ٦٩

نہیں ہے۔ اِرشاد فرمایا: (کوئی بات نہیں) اسے وہ روٹی دے دو۔ خادمہ نے حَسْبِ حُکْم وہ روٹی سائل کو دیدی۔ جب شام ہوئی تو کسی نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنہا کی خِدمَت میں ایک بکری بطورِ ہَدِیَّہ بھیج دی۔ لانے والا اس گوشت کو کپڑے میں ڈھانپے ہوئے لے کر آیا۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنہا نے خادمہ کو بلا کر کہا: لو اس میں سے کھاؤ! یہ تمہاری اُس روٹی سے بہتر ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صَحابِیّات و صالحات کی مبارک سیرت ہمارے لئے زِنْدَگی گزارنے کا بہترین نمونہ ہے۔ انہوں نے براہِ راست اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تَرْبِیَت پائی تھی، چُنانچہ یہ ہر دم سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر عمل کرنے کو تیّار رہتیں، یہی وجہ ہے کہ جب ایک مرتبہ حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عِیْدُ الْفِطْر کی نَماز ادا فرمانے کے بعد حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنہ کے ہمراہ ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا تو انہوں نے اس فرمانِ عالی پر فوری عَمَل کرتے ہوئے اپنے زیورات اتار کر پیش کر دیئے۔ (2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایسا نہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ترغیب دلانے پر تو صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ نے راہِ خُدا میں خَرْچ کیا اور بعد میں نہ کیا، یاد رکھئے! بعض صحابیات کے مُتَعَلِّق تو یہاں تک مروی ہے کہ وہ اپنی نسلوں کی تَرْبِیَت بھی ویسی ہی فرماتی تھیں جیسی مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی

---

1 . . . موطا امام مالک، کتاب الصدقة، باب الترغیب فی الصدقة، ص ۵۲۴، حدیث: ۱۹۲۹

2 . . . بخاری، کتاب العیدین، باب الخطبة بعد العید، ۱/۳۳۱، حدیث: ۹۶۴ مفهوما

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی فرمائی تھی۔ جیسا کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ بِنْتِ مُنْذِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے مَرْوی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اَسما بِنْتِ صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اپنی بیٹیوں اور گھر والوں کو اَکْثَر یہ فرمایا کرتی تھیں: راہِ خُدا میں خَرْچ کرتی رہا کرو اور مال کے زیادہ ہونے کا اِنتِظار نہ کیا کرو، اگر زائد کے اِنتِظار میں رہو گی تو تمہیں کبھی مُیَسَّر نہ آئے گا اور اگر صَدَقہ دیتی رہو گی تو مزید ملتا رہے گا۔[1]

آیئے! راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کے حوالے سے صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کے کثیر واقعات میں سے چند ایک سنتی ہیں:

درہموں سے بھرا تھیلا

ایک مرتبہ اَمیرُ الْمُومِنین حضرتِ سیِّدنا عُمَر فَارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اُمُّ الْمُومِنین حضرتِ سیِّدَتُنا سَودہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس درہموں سے بھرا ہوا ایک بڑا سا تھیلا بھیجا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ عَرْض کی گئی: دِرْہَم۔ اس پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے حیران ہوتے ہوئے فرمایا: کھجوروں کی طرح اتنے بڑے تھیلے میں...! پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے یہ سب دِرْہَم راہِ خُدا میں تقسیم فرما دیئے۔[2]

لاکھوں کی خیرات

حضرتِ سَیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ وغیرہ بعض اَوقات اُمُّ الْمُومِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی

---

1 ... طبقات ابن سعد، رقم: ۴۱۹۸، اسماء بنت ابی بکر، ۱۹۸/۸

2 ... طبقات ابن سعد، رقم: ۴۱۲۷، سودۃ بنت زمعۃ، ۴۵/۸ ملخصا

خِدْمَت میں ایک لاکھ دِرْہَم بطورِ نذرانہ پیش کرتے تو آپ انہیں ایک ہی دن میں تقسیم فرما دیتیں جبکہ آپ کا حال یہ ہوتا کہ مبارک دوپٹے پر پیوند لگے ہوتے اور خود روزہ دار ہوتیں۔[1]

حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ ذَرَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں میں اَکْثَر اُمُّ الْمُومِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس حاضِر ہوا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ اُمُّ الْمُومِنِین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی طرف کسی نے مال کے 2 تھیلے بھیجے، میرے خَیال میں ان میں تقریباً 80 ہزار یا ایک لاکھ دِرْہَم ہوں گے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے ایک بڑا تھال منگوایا اور وہ مال اس میں رکھ کر لوگوں میں تقسیم کرنے لگیں یہاں تک کہ شام تک ان کے پاس ایک دِرْہَم بھی باقی نہ بچا۔ شام کے وَقْت جب خادِمہ سے فرمایا کہ افطاری کا سامان لے آؤ تو وہ خشک روٹی اور زیتون کا تیل لے کر حاضِر ہوئی، میں نے عَرْض کی: آج آپ نے جو مال تقسیم کیا ہے اس سے ہمارے لئے گوشت خرید لیتیں تو ہم اس سے روزہ افطار کر لیتے۔ فرمانے لگیں: مجھے شرمسار نہ کرو! اگر یاد کروا دیتیں تو میں ضرور کچھ نہ کچھ رکھ لیتی۔[2]

سائل کو کبھی خالی نہ لوٹاتیں

اُمُّ الْمُومِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے دروازے پر ایک سائل آیا اور کھانے کا سوال کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے خادِمہ سے اِرْشَاد فرمایا: اسے کھانے کو

1... احیاء العلوم، کتاب الفقر والزھد، بیان فضیلۃ الفقر مطلقا، ۴/ ۲۴۲

2... حلیۃ الاولیاء، عائشۃ زوج رسول اللّٰہ، ۲/ ۵۸، رقم: ۱۴۷۰

کچھ دو۔ خادِمہ اندر گئی اور واپس آکر عَرض کی: گھر میں کچھ بھی نہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے فرمایا: دوبارہ جاؤ اور کچھ نہ کچھ تلاش کرو۔ بالآخر خادِمہ کو ایک کھجور ملی تو فرمایا: یہی دے دو! کیونکہ اگر یہ بھی قبول ہوجائے تو اس میں بھی بہت سے ذرّات ہیں (کہ اس بارگاہ میں تو ذَرّہ بھر نیکی بھی قبول ہے)۔(1)

کفن صدقہ کرنے کی وصیت

حضرت سَیِّدَتُنا زینب بِنْتِ جَحش رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے بَوَقْتِ وِصال یہ وَصِیَّت فرمائی کہ میں نے ایک کفن تیّار کر رکھا ہے، ہوسکتا ہے کہ اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر فارُوق اَعْظَم رَضِیَ اللہُ عَنْہ بھی کفن بھیج دیں، اگر انہوں نے بھیج دیا تو ایک کفن کو صَدَقَہ کر دیا جائے۔(2) لِہٰذا جب اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے لئے کفن بھیجا تو جو کفن آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے خود تیّار کر رکھا تھا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی بہن حضرتِ سَیِّدَتُنا حَمْنَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے اسے صَدَقَہ کر دیا۔(3)

کنگن فوراً صدقہ کردیئے

مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک سَفَر سے واپَسی پر حضرت سَیِّدَتُنا فاطِمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس تشریف لائے تو ان کے دروازے پر پردہ اور ہاتھوں میں چاندی کے دو کنگن دیکھ کر واپَس تشریف لے گئے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو رافع رَضِیَ اللہُ عَنْہ

1... شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، ۳/۲۵۴، حدیث: ۳۴۶۵

2... طبقات ابن سعد، رقم: ۴۱۳۲، زینب بنت جحش، ۸/۸۶

3... طبقات ابن سعد، رقم: ۴۱۳۲، زینب بنت جحش، ۸/۸۷

سَیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا کے ہاں آئے تو (مَعْلُوم ہوا کہ) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا کی چشمانِ مُبارَک سے آنسو جارِی ہیں، (سَبَب پوچھنے پر) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا نے اُنہیں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے بعد واپَسی کے مُتعلِّق بتایا اور (پھر گویا خود کو تسلّی دیتے ہوئے) فرمایا: یقیناً کسی خاص سَبَب سے ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم واپَس تشریف لے گئے ہیں (ورنہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا)۔ عَرض کی: (آپ آنسو مَت بہائیں) میں ابھی ان کی خِدمَت میں حاضِر ہو کر پوچھ لیتا ہوں کہ واپَس تشریف لے جانے کا سَبَب کیا ہے؟ چنانچہ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کے مُتعلِّق عَرض کی تو آپ نے اِرشَاد فرمایا کہ میں پردے اور کنگنوں کی وجہ سے واپَس لوٹ آیا تھا۔ لہٰذا آپ نے سیدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا کو اس سے آگاہ کیا تو آپ نے پردے کو پھاڑ دیا اور دونوں کنگن اُتار کر حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کے ہاتھ سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمَتِ عالیشان میں بھیج دیئے اور عَرض کی: میں نے ان کو صَدَقہ کر دیا ہے، آپ جہاں چاہیں خَرْچ کر دیجئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ سے اِرشَاد فرمایا: جاؤ! اُنہیں بیچ کر رقم اَہْلِ صُفّہ کو دیدو۔ انہوں نے دونوں کنگن اَڑھائی دِرْہَم میں بیچے اور وہ رقم اَہْلِ صُفّہ پر صَدَقہ کر دی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا کے پاس تشریف لائے اور اِرشَاد فرمایا: تم پر میرے والِد فِدا! تم نے بہُت اچھّا کیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... ابن حبان، کتاب الرقاق، باب الفقر... الخ، ۲/۲۹۷، حدیث: ۶۹۵ بتغیر

مسجدِ بیت میں آخری عشرے کے اعتکاف کی ترغیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نیکیاں کمانے کا مہینا ماہِ رمضان چل رہا ہے۔ اس ماہ میں نیکیوں کے ثواب میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس ماہ میں فرض عبادت کے ساتھ ساتھ نفلی عبادت بھی کثرت سے کریں اور ساتھ ہی ساتھ صدقہ و خیرات بھی کرتی رہیں۔ اس ماہ میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ نبوی میں آخری عشرے کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم گھر میں مسجدِ بیت میں رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کریں اور اس میں خوب خوب اللہ پاک کی عبادت کریں۔ اللہ پاک ہمیں عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ پاک سے حاصل کردہ نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں جو راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کی فضیلت اور بخل کی مَذمّت اِرشاد فرمائی ہے، ان آیاتِ کریمہ سے مَاخُوذ چند مَدَنی پھول پیشِ خِدمَت ہیں: ❀ راہِ خُدا میں خَرچ کرنا تقویٰ کی عَلامَت ہے۔[1] ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ نہ کرنا باعثِ ہَلاکَت ہے۔[2] ❀ والدین، اقربا، یتیموں اور مسکینوں پر خَرْچ کرنا نیکی ہے۔[3] ❀ حاجَت سے زائد مال راہِ خُدا میں خَرْچ کر دینا چاہئے۔[1]

1...پ ۱، البقرة:۳

2...پ ۲، البقرة:۱۹۵

3...پ ۲، البقرة:۲۱۵

❀ آج راہِ خُدا میں کچھ خَرچ کر لو کل قِیامَت میں کام آئے گا۔[2] ❀ راہِ خُدا میں خَرچ کرنے سے 700 گنا اجر ملتا ہے۔[3] ❀ بغیر اِحسَان جتلائے خالِص رضائے الٰہی کے لئے خَرچ کرنے والوں کے لئے اجرِ عظیم اور خوف و غم سے آزادی کی نوید ہے۔[4] ❀ راہِ خُدا میں دِکھلاوے کے لئے خَرچ کرنا اجر کو ضائع کر دیتا ہے۔[5] ❀ رضائے الٰہی کے لئے خَرچ کرنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے باغ میں خوب بارِش ہو اور اس میں پہلے کی نِسبَت دو گنا پھل پیدا ہو۔[6] ❀ راہِ خُدا میں کم خَرچ کریں یا زیادہ اللہ پاک اس کو بڑھاتا ہے۔[7] ❀ اللہ کی راہ میں پاکیزہ اور ستھرا مال دینا چاہیے۔[8] ❀ جو چیز اپنے لئے پسند نہ ہو راہِ خُدا میں نہ دی جائے۔[9] ❀ راہِ خُدا میں خَرچ کا بہتر بدل ملے گا۔[10] ❀ خُلُوصِ نِیَّت سے اِعلانیہ صَدَقَہ کرنا بہُت اَچھّا ہے۔[11] ❀ چھپا کر صَدَقَہ دینا ظاہِر کر کے دینے سے اَفضَل ہے۔[12] ❀ راہِ خُدا میں خَرچ کرنے میں

1... پ۲، البقرۃ: ۲۱۹
2... پ۳، البقرۃ: ۲۵۴
3... پ۳، البقرۃ: ۲۶۱
4... پ۳، البقرۃ: ۲۶۲
5... پ۳، البقرۃ: ۲۶۴
6... پ۳، البقرۃ: ۲۶۵
7... خزائن العرفان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۵، ص۹۳
8... پ۳، البقرۃ: ۲۶۷
9... پ۳، البقرۃ: ۲۶۷
10... پ۳، البقرۃ: ۲۷۰
11... پ۳، البقرۃ: ۲۷۱
12... خزائن العرفان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۷۴، ص۹۶

در حقیقت اپنا ہی بھلا ہے۔ ❀ بغیر رضائے الٰہی کے راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا مُناسِب نہیں۔ ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے کا پورا بدلہ ملے گا۔[1] ❀ صَدَقہ و خیرات کے بہترین حقدار وہ ہیں جو عِلْمِ دین اور خِدْمَتِ دین جیسے عظیم اُمُور میں مَصْرُوفِیَّت کے سَبَب کمائی نہیں کر سکتے۔[2] ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے والوں کا شُمار ان مُتَّقِین میں ہوتا ہے جن کے لئے زمین و آسمان کی چوڑائی سے بھی زیادہ رقبہ کی جَنَّت تیار کی گئی ہے۔[3] ❀ ریاکاری سے مال خَرْچ کرنے والے شیطان کے ساتھی ہیں۔[4] ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے والوں کے لئے حقیقی مومن ہونے اور بارگاہِ خُداوندی سے مَغْفِرَت اور عزّت کی روزی ملنے کی خوش خبری ہے۔[5] ❀ سونا چاندی جوڑ جوڑ کر رکھنے اور راہِ خُدا میں خَرْچ نہ کرنے والوں کے لئے دردناک عذاب کی وعید ہے۔[6] ❀ قُرْبِ خُداوندی اور دُعائے رسولِ کریم پانے کی نِیَّت سے راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا قُرْبِ الٰہی اور دُخُولِ رَحْمَت کا ذریعہ ہے۔[7] ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ کیا جانے والا ہر قسم کا خَرْچ خواہ کم ہو یا زیادہ اللہ کی بارگاہ میں مَحْفُوظ ہے اور اس کا بہتر صِلہ عَطا ہوگا۔[8] ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے والوں کو آخِرَت میں نَفْع بخش گھر اور بسنے کے

1...پ٣، البقرة: ٢٧٢
2...پ٣، البقرة: ٢٧٣
3...پ٤، آل عمران: ١٣٤
4...پ٥، النسآء: ٣٨
5...پ٩، الانفال: ٤، ٣
6...پ١٠، التوبة: ٣٤
7...پ١١، التوبة: ٩٩
8...پ١١، التوبة: ١٢١

باغات عَطا ہوں گے۔[1] ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا گویا اِیمان کی نشانی ہے۔[2] ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا گویا کہ اپنے رب سے ایسی تِجارَت کرنا ہے جس میں ہر گز گھاٹا و نقصان نہیں۔[3] ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے سے اِنْکار کرنا کفار کا طریقہ ہے۔[4] ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے سے روکنا مُنافَقَت ہے۔[5] ❀ راہِ خُدا میں خَرْچ نہ کرنا قِیامَت میں حَسْرَت کا باعِث ہو گا۔[6]

مدنی مذاکروں سے حاصل کردہ نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیرِ اہلسنّت اپنے مدنی مذاکروں میں وقتاً فوقتاً راہِ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیبات ارشاد فرماتے رہتے ہیں۔ آیئے! آپ کے مدنی مذاکروں سے حاصل شدہ کچھ مدنی پھول بھی سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں: ☆ جو بھی مال راہِ خُدا میں خرچ کیا جاتا ہے، وہ مَحْفُوظ ہو جاتا ہے۔ ☆ اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا نفس پر بہت گراں ہوتا ہے، اس لئے جیسے ہی نِیَّت کریں، فوراً دے دیں کیونکہ دل بھی بدل جاتا ہے۔ ☆ حقیقت میں کسی چیز کا شکر یہ ہے کہ اُسے اللہ کی رِضا میں خرچ کیا جائے۔ ☆ دل کا سکون چاہتے ہیں تو صدقہ و خیرات کیجئے۔ ☆ مرنے کے

1...پ۱۳، الرعد: ۲۲ تا ۲۳

2...پ۲۱، السجدة: ۱۶

3...پ۲۲، فاطر: ۲۹

4...پ۲۳، یٰس: ۴۷

5...پ۲۸، المنٰفقون: ۷

6...پ۲۸، المنٰفقون: ۱۰

بعد ہر ایک تمنّا کرے گا: کاش! ایک پیسہ بھی بچا کر نہ رکھتا بلکہ خیرات کر دیتا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اُمُّ المومنین حضرتِ عائشہ کا تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تاریخِ اسلام کی وہ عظیمُ القدر ہستیاں جن کے علم کے نور سے زمانہ آج بھی پُرنور ہے اور وہ اپنے اعلیٰ اخلاق اور عمدہ اوصاف کی وجہ سے آج بھی اُسی طرح زندہ و جاوید ہیں جیسے ظاہری حیات میں تھیں۔ ان میں سے ایک بلند رُتبہ ذات اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی صاحبزادی ہیں۔ اِن کی والدہ کا نام "اُمِّ رُومان" ہے، اِن کا نِکاح حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہجرت سے قبل مکّہ مکرّمہ میں ہوا تھا لیکن کاشانۂ نُبُوَّت میں یہ مدینۂ مُنوّرہ کے اندر شوّال ۲ھ میں آئیں یہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی محبوبہ اور بہُت ہی چہیتی زوجہ ہیں۔ (1)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی شان کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے اُمِّ سلمہ! مجھے عائشہ کے بارے میں کوئی تکلیف نہ دو۔ اللہ کی قسم! مجھ پر عائشہ کے سِوا تم میں سے کسی بیوی کے لحاف میں وحی نازِل نہیں ہوئی۔ (2)

---

1 ...شرح الزرقانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه...الخ، ۴/ ۳۸۱-۳۸۲-۳۸۵، ملتقطا

2 ...بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب فضل عائشة، ۲/ ۵۵۲، حدیث: ۳۷۷۵

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی کئی خصوصیات میں سے چند یہ ہیں۔

❀ آپ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو کنواری ملیں۔ ❀ آپ بہت بڑی عالمہ، زاہدہ، مفسّرۂ قرآن تھیں۔ ❀ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ کی تصویر ریشم پر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ یہ دنیاو آخرت میں آپ کی زوجہ ہیں۔ ❀ آپ کے حُجرے میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم دفن ہوئے۔ ❀ آپ کی عِصمَت کی ربّ نے گواہی دی۔ ❀ آپ کے بستر پر حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر وَحی آئی۔ ❀ آپ کو جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام سلام عَرض کرتے تھے۔ ❀ آپ پاک پیدا ہوئیں اور پاک ہیں۔ ❀ تاقیامت آپ کا حُجرۂ اَقدس جنّ واِنس و ملائکہ کی زیارت گاہ ہے۔ ❀ یہ حجرہ ہی حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا روضہ بنا۔

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی وفات 17 رمضان منگل کی رات 58 ہجری میں 67 سال کی عمر میں ہوئی۔ آپ کی نمازِ جنازہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پڑھائی اور جنتُ البقیع میں سپردِ خاک کی گئیں۔ اللہ پاک اس طیّبہ طاہرہ صدّیقہ ماں (رَضِیَ اللہُ عَنْہَا) کے طُفیل ہم گنہگار اَولاد پر رَحم فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے امیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تمام سُرموں میں

بہتر سرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[1] ☆پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں۔☆سُرمہ سوتے وَقْت استِعمال کرنا سُنّت ہے۔[2] ☆سُرمہ استعمال کرنے کے تین 3 منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:(1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں،(2) کبھی دائیں(سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی)میں دو،(3)تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔[3] ☆اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ ☆ادب و تعظیم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16(312 صفحات)120صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

---

1 . . . ابن ماجه،كتاب التحفة،باب الكحل بالاثمد،۴/۱۱۵،حديث:۳۴۹۷

2 . . . مرآۃ المناجیح،۶/۱۸۰

3 . . . شعب الايمان،باب في الملابس والاواني،۵/۲۱۸،حديث:۶۴۲۸

بیان: 3 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ الله

دُرُود شریف کی فضیلت

ہم مومنوں پر رحم و کرم فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دن بھر میں پچاس (50) بار درودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔[1]

بیکار گفتگو سے مری جان چھوٹ جائے ہر وقت کاش! لب پہ درود و سلام ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ۔۔۔ القربة لابن بشكوال، ص ۹۱، حديث: ۹۰

2 ۔۔۔ معجم كبير، ۶/ ۱۸۵، حديث: ۵۹۴۲

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰه، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰه وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے ہمارے بیان کا موضوع ہے "**سیرتِ مولیٰ علی**" جس میں ہم حضرتِ علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا تعارف، آپ کی شان و عظمت، آپ کی سخاوت، آپ کی عبادت و ریاضت، آپ کی شہادت کا واقعہ اور آپ کے عشقِ رسول کے متعلق سنیں گی اور اس کے ساتھ ساتھ خاتونِ جنت، سیّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی سیرت کے متعلق بھی سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہوجائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

علی واولادِ علی کے ساتھ محبت

منقول ہے کہ کوفہ میں ایک شخص رہتا تھا، لین دین کے مُعاملے میں وہ سب کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آتا تھا، بِالخصوص اولادِ علی کا کوئی فرد اس سے کچھ خریداری کرتا تو وہ جتنی بھی کم قیمت ادا کرتا قبول کرلیتا ورنہ حضرتِ مولیٰ علی شیرِ خدا كَرَّمَ اللّٰهُ وَجهَهُ الْكَرِيْم کے نام قرض لکھ دیتا۔ وقت گزرتا گیا اور وہ بالکل کنگال ہو گیا۔ ایک دن وہ گھر کے دروازے پر بیٹھا تھا کہ ایک آدمی اُدھر سے گزرا، اور اُس نے مذاق اُڑاتے ہوئے کہا: تمہارے بڑے مقروض (یعنی حضرتِ مولیٰ علی شیرِ خدا) نے قرضہ ادا کیا یا نہیں؟ اُس کو اِس طنز کا سخت صدمہ ہوا۔ رات جب سویا تو خواب میں نبیِ کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے شَرَفیاب ہوا، حضرتِ امام حسن اور حضرتِ امام حسین رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بھی ساتھ تھے، نبیِ کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے شہزادگان سے دریافت کیا: تمہارے والد صاحِب کا کیا حال ہے؟ حضرتِ مولیٰ علی شیرِ خدا كَرَّمَ اللّٰهُ وَجهَهُ الْكَرِيْم نے پیچھے سے جواب دیا: میں حاضِر ہوں۔ ارشاد ہوا: کیا وجہ ہے کہ اِس کا حق ادا نہیں کرتے؟ انہوں نے عَرض کی: میں رقم ساتھ لایا ہوں۔ فرمایا: اس کے حوالے کر دو۔ حضرتِ مولیٰ علی شیرِ خدا كَرَّمَ اللّٰهُ وَجهَهُ الْكَرِيْم نے ایک اُونی تھیلی ان کے حوالے کر دی اور فرمایا: یہ تمہارا حق ہے۔ رسولِ مُکرّم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِسے وصول کر لو اور اس کے بعد بھی ان کی اولاد میں سے جو قرض لینے آئے اس کو محروم نہ لوٹانا، آج کے بعد تمہیں فقر و فاقہ اور تنگ دستی کی شکایت نہیں ہو گی۔ جب بیدار ہوا تو وہ تھیلی اُس کے ہاتھ میں تھی! اُس نے اپنی بیوی کو بُلا کر کہا: یہ تو بتاؤ کہ میں سویا ہوا ہوں یا جاگ رہا ہوں؟ اُس نے کہا: آپ

جاگ رہے ہیں۔ وہ خوشی کے مارے پھولا نہیں سماتا تھا، سارا قِصّہ اپنی بیوی کو سنایا، جب مقروضوں کی فہرست دیکھی تو اس میں حضرتِ مولیٰ علی شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے نام ذرّہ بھر قرضہ باقی نہیں تھا۔ (یعنی فہرست سے وہ تمام لکھا ہوا قرضہ صاف ہو چکا تھا۔)(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ اس واقعے میں کئی نکات موجود ہیں۔ آیئے! ان میں سے چند نکات سنتے ہیں:

(1) پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ ہمیں بھی لین دین کے معاملے میں اپنی ہر مسلمان صحیح العقیدہ بہن سے حُسنِ سلوک سے پیش آنا چاہیے، ہماری کوئی پڑوسن یا رشتے داروں میں سے کوئی اسلامی بہن پریشان حال ہو تو اپنی وُسعت کے مطابق اس کی مدد کرنی چاہیے، اس کی دل جوئی کرنی چاہیے، اس کا جہاں یہ فائدہ ہو گا کہ ہمیں اجر و ثواب ملے گا وہیں ہمیں کسی کی پریشانی و تکلیف کو دور کرکے دلی سکون بھی نصیب ہو گا۔

(2) دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اگر ہمارے پاس مال و زَر موجود ہو اور وافر مقدار میں رقم بھی ہو اور کسی اسلامی بہن کو قرض درکار ہو تو ضرور تاً بغیر سُود کے اُس کو قرض دے دینا چاہیے کہ اس طرح قرض دینے کے بے شمار فضائل ہیں۔ چنانچہ،

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تین طرح کے مومن بندوں کو اجازت ہو گی کہ وہ جنّت کے جس دروازے سے چاہیں داخل ہو جائیں اور جو نعمت چاہیں اختیار کریں: (۱) مقتول کے ورثا، جو قاتل کا خون

1 ... شواھد الحق ص ۲۴۶ ملخصاً

معاف کر دیں۔ (۲) جو حاجت مندوں کو قرض دیں۔ (۳) جو ہر فرض نماز کے بعد دس بار قُلْ ھُوَاللہُ اَحَد شریف پڑھا کریں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ پاک میں تین خوش نصیبوں کا تذکرہ ہے جن میں ایک وہ بھی ہے جو حاجت مندوں کو قرض دے۔ جو کسی محتاج کو قرض دے بروزِ قیامت اسے اجر و ثواب کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے گا۔ **مگر افسوس!** ہمارے یہاں قرض تو دیا جاتا ہے مگر سُود پر، اور آخرت کا ثواب نہیں دیکھا جاتا، حالانکہ قرض دینا کس قدر اجر و ثواب کا کام ہے اس کا اندازہ اس کے فضائل سن کر لگایا جاسکتا ہے۔ آیئے قرض دینے کے فضائل احادیثِ کریمہ کی روشنی میں سنتی ہیں:

قرض دینے کے فضائل

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ہر قرض صدقہ ہے۔[2]

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: میں نے شبِ معراج جنّت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقہ کا ثواب دس گُنا اور قرض دینے کا ثواب اٹھارہ گُنا ہے۔ میں نے جبرائیل سے اس بارے میں پوچھا کہ قرض کے صدقہ سے افضل ہونے کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ (صدقہ تو) وہ بھی مانگ لیتا ہے جو محتاج نہ ہو مگر قرض مانگنے والا حاجت و ضرورت کے بغیر قرض نہیں مانگتا۔[3]

1...مسند ابی یعلی، مسند جابر بن عبداللہ، ۲/۱۹٦، حدیث۱۷۸۸ بتغیر قلیل

2...معجم اوسط، ۲/۳۴۵، حدیث: ۳۴۹

3...ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب القرض، ۳/۱۵۴، حدیث: ۲۴۳۱

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ایک شخص نے کبھی کوئی نیک کام نہ کیا تھا، ہاں البتہ! وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا اور اپنے نوکروں سے کہا کرتا کہ **مقروض خوشحال ہو تو اس سے قرض لے لینا اور اگر تنگدست ہو تو مت لینا** (بلکہ درگزر کرنا اور مزید مہلت دے دینا) جب اس نے جہانِ فانی سے کوچ کیا تو اللہ پاک نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تُو نے کبھی کوئی نیکی بھی کی؟ اس نے عرض کی: نہیں، ہاں البتہ! میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور جب اپنے خادم کو قرض کی وصولی کے لئے بھیجتا تو اسے کہا کرتا تھا کہ خوشحال سے تو لے لینا مگر تنگدست سے مت لینا بلکہ درگزر کرنا، ہو سکتا ہے کہ (اسی کے سبب) اللہ پاک ہم سے بھی درگزر فرمائے۔ تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: (جاؤ!) میں نے تمہیں بخش دیا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! قرض دینے اور حاجت مند اور تنگدست پر رحم و شفقت کی کس قدر برکت ظاہر ہوئی۔ ہمارے اسلاف بکثرت قرض دینے کے ساتھ ساتھ حاجت مند اور تنگدست پر رحم اور عفو و درگزر کا معاملہ بھی کیا کرتے تھے۔

(3) اس واقعے سے تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ خلیفہ چہارُم، جانشینِ رسول، زَوجِ بَتُول، مولیٰ مُشکِل کُشا، شیرِ خُدا، امیر المومنین، حضرت علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے صدقے اللہ پاک نے نہ صرف اس شخص کو دیدارِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظیم دولت سے نوازا بلکہ اسے دُنیوی مال و دولت عطا فرما کر مُفلسی و تنگدستی

---

1 --- مسند امام احمد، مسند ابی ھریرہ، ۲۸۵/۳، حدیث: ۸۷۳۸

سے آزادی کی خوشخبری بھی سنادی۔ بے شک اللہ پاک نے امیر المومنین حضرتِ علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بہت بلند وبالا مرتبہ عطافرمایا ہے اور جو شخص ان سے محبت رکھتا ہے اس پر بھی اللہ پاک کی بے حساب رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ آیئے! حُصولِ برکت اور نُزولِ رحمت کے لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا ذکرِ خیر سُن کر آپ کی سیرتِ مبارکہ پر عمل کی نیت کرتی ہیں۔

اللہ پاک نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ذاتِ بابرکت کی عَظمت ورفعت بتانے کیلئے مُختلِف مَواقع پر آیاتِ مُبارَکہ نازِل فرمائیں۔ چنانچہ

شانِ علی قرآن کی روشنی میں

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ۝۴ (پ۲۸، التحریم:۴)

تَرجَمۂ کنز الایمان: تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

تفسیرِ رُوحُ المعانی میں ہے کہ جب یہ آیتِ کَرِیمہ نازِل ہوئی تو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے لوگو! یہ (یعنی حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم) صَالِحُ الْمُؤمِنِین ہیں۔(1)

مسلمانو! رَسُوْلُ اللہ کی اُلفت اگر چاہو
کرو اس کی غلامی جس کا ہر مومن بندہ ہوا

1 ... تفسیر روح المعانی، پ۲۸، التحریم، تحت الآیۃ:۴، ۲۸/۴۸۲ ملخصا

بے مثال شانِ علی

سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جب مالداروں نے عَرض و معروض کا سلسلہ دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فُقرا کو اپنی عرض پیش کرنے کا مَوقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صَدَقہ دینے کا حکم دیا گیا اور اِس حکم پر حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عمل کیا، ایک دِینار صَدَقہ کر کے کچھ مَسائل دَریافت کئے، اور جب آپ ان سُوالوں سے فارغ ہوگئے تو یہ حُکم منسوخ ہوگیا اور رُخصت نازل ہوئی، سوائے حضرتِ علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اور کسی کو اِس (آیت) پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملا۔ [1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ پاک کی آیتِ مُبارَکہ سے ہم نے حضرتِ علی المرتضیٰ کی شان و عَظَمت سَماعت کی۔ اسی طرح کئی احادیثِ مُبارَکہ میں نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان بَیان فرمائی ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا شمار ان خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے جن کے حق میں حُضُورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہونٹوں نے کئی بار حرکت فرمائی، کبھی آپ کو دربارِ رسالت سے جنّت کی خوش خبری عطا ہوئی، تو کبھی آپ کو میٹھے مصطفےٰ، مدینے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عِلم و حکمت کا دروازہ قرار دیا، کبھی آپ کے چہرے کو دیکھنا عبادت قرار دیا گیا تو کبھی آپ کے ذِکر کو بھی عبادت قرار دیا۔ آیئے! شانِ علی المرتضیٰ کے تعلق سے تین (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1 . . . خازن، المجادلة، تحت الآية: ۱۲، ۴/۲۴۲، ملتقطاً

سنتی ہیں: چنانچہ

شانِ علی بزبانِ نبی

اللہ کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حَضْرتِ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے فرمایا: اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰی اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی، یعنی تُم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے نزدیک ہارون (عَلَیْہِ السَّلَام) کا مَقام تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (1)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: عَلِیٌّ مِّنِّی بِمَنْزِلَةِ رَأْسِیْ مِنْ بَدَنِیْ، یعنی علی کا تعلُّق مجھ سے ایسا ہی ہے جیسا میرے سَر کا تَعلُّق میرے جِسْم سے ہے۔ (2)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا یعنی میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ (3)

ایک ذرّہ اپنی اُلفت کا عنایت کر مجھے
اپنا دیوانہ بنا مولیٰ علی مشکل کُشا!

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۵۲۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی کیسی شان بَیان فرمائی ہے۔ اللہ پاک نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بے شُمار خوبیاں عطا فرمائی

1... مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن ابی طالب، ص ١٠٠٦، حدیث: ٢٤٠٤

2... کنز العمال، کتاب الفضائل، باب ذکر الصحابة و فضلهم، جز ١١، ٢٧٧/٦، حدیث: ٣٢٩١١

3... ترمذی، کتاب المناقب، ٤٠٢/٥، حدیث: ٣٧٤٤

ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ وہ ہستی ہیں جنہوں نے آنکھیں کھولیں تو خدا کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جمالِ جہاں آرا دیکھا، منہ کھولا تو زبانِ اقدس کو چُوسا، آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ کی مزید سیرت سننے سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ کا کچھ تعارف سنتی ہیں:

حضرتِ علی کا تعارُف

آپ کا نام "علی بِن ابی طالب" اور کُنیت "ابو الحسن" اور "ابوتُراب" ہے۔ آپ رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابو طالب کے صاحبزادے ہیں یوں حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ٹھہرے۔ آپ کی والدہ محترمہ کا اسمِ گرامی "فاطمہ بنتِ اسد" ہے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا، ہجرت کی اور مدینہ میں وفات پائی۔[1] آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے کم عمری ہی میں اسلام قبول فرمالیا تھا جیسا کہ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنہ اسلام لائے اُس وقت آپ کی عمر 8 یا 10 سال تھی۔[2] آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ نبیِّ اکرم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زیرِ تربِیَت رہے اور تادمِ حیات آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِمداد و نُصرت اور دینِ اسلام کی حِمایَت میں مصروفِ عَمَل رہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ مُہاجرینِ اَوّلین اور عَشَرَۂ مُبَشَّرہ میں شامل ہونے اور دیگر خُصُوصی دَرَجات سے مُشَرَّف ہونے کی بِنا پر بہُت زیادہ مُمتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ غزوۂ بدر، غزوۂ اُحُد، غزوۂ خَنْدَق وغیرہ تمام اِسلامی جنگوں میں اپنی بے مثال شُجاعت کے ساتھ شرکت

1 ... معرفة الصحابة، معرفة نسبة علی بن ابی طالب، ١/٩٥ ملخصا

2 ... فتاویٰ رضویہ، ٢٨/ ٤٣٤، مفہوما

فرماتے رہے اور دشمنانِ اسلام کے بڑے بڑے بہادُر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی تلوار ذُوالفقار کے واروں سے واصِلِ نار ہوئے۔ امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت کے بعد اَنصار ومُہاجِرین نے دَستِ بابَرَکت پر بَیْعَت کر کے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اَمِیرُ الْمُؤْمِنِین مُنتَخب کیا اور 4 برس 8 ماہ 9 دن تک مسندِ خِلافت پر رونق افروز رہے۔[1]

حضرت عَلِیُّ الْمُرتَضیٰ کے پاکیزہ اوصاف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیر المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے، کون سا ایسا نیک وصف ہے جو آپ کی ذات میں نہ پایا جاتا ہو۔ چنانچہ ☚ حضرت علی خوفِ خدا والے تھے۔ ☚ حضرت علی خدا کے شیر تھے۔ ☚ حضرت علی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ ☚ حضرت علی نرم دل کے مالک تھے۔ ☚ حضرت علی نرم گُفتار تھے۔ ☚ حضرت علی نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آغوش مبارَک میں پَروَرِش پائی تھی۔ ☚ حضرت علی راہِ خدا میں مال صدقہ کیا کرتے تھے۔ ☚ حضرت علی حقیقی عبادت گزار تھے۔ ☚ حضرت علی کی ساری زندگی زُہد و تقویٰ سے معمور تھی۔ ☚ حضرت علی دوسروں کو بھی تقویٰ و پرہیز گاری کا درس دیا کرتے تھے۔ ☚ حضرت علی ایسے پرہیز گار تھے کہ جو آپ کی صحبت میں رہتا وہ بھی پرہیز گار بن جاتا تھا۔ ☚ حضرت علی دوسروں سے خوفِ خدا والی باتیں سُنا کرتے تھے۔ ☚ حضرت علی نے پیدا ہوتے ہی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی باتیں سنیں۔ ☚ حضرت علی ساداتِ کرام کی جڑ اور بُنیاد ہیں۔ ☚ حضرت علی نے دین کی سربلندی

---

[1] ... کراماتِ شیرِ خدا، ص ۱۲ / تاریخ الخلفاء، ص ۱۳۲

کے لیے خدمات انجام دی ہیں۔ ☚ حضرت علی فضائلِ وِلایت ملنے کا دروازہ ہیں۔ ☚ حضرت علی ایک ناقابلِ فراموش شخصیت ہیں۔ ☚ حضرتِ علی ایک عہد ساز شخصیت ہیں۔ اللہ کریم حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے صدقے ہمیں بھی تقویٰ و پرہیزگاری والی زندگی نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے عَلِیُّ الْمُرْتَضیٰ، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا تعارف سنا، بلاشبہ آپ کی سیرتِ مبارکہ کے جس پہلو کو بھی اٹھایا جائے وہی پہلو روشن نظر آتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بے مثال سیرت کے حَسین پہلوؤں میں سے ایک پہلو دنیا سے بے رغبتی اور سخاوت بھی ہے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مال و دَولت سے دُور رہتے اور دُنیا سے سخت نفرت کیا کرتے۔ آیئے! اس حوالے سے چند باتیں سنتی ہیں:

دُنیا سے بے رغبتی!

ایک مَرتبہ آپ کی خِدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کی: یا اَمیرَالمُومِنین اِس وقت بَیتُ المال سونے چاندی سے بَھرا ہوا ہے، آپ نے اللّٰہُ اَکْبَر کہا اور کھڑے ہو کر بیتُ المال تشریف لے گئے اور فرمایا! اے ابنِ نباج! میرے پاس کُوفہ والوں کو لاؤ، لوگوں میں اعلان کر دیا گیا، پھر آپ نے بَیتُ المال کا سارا مال لوگوں میں تقسیم کر دیا اور حالت یہ تھی کہ مال تقسیم فرماتے جاتے اور کہتے جاتے: اے سونا اے چاندی میرے پاس سے چلا جا، ہائے افسوس ہائے افسوس۔ حتّٰی کہ کوئی دِرہم و دینار نہ بچا، پھر بَیتُ المال میں پانی کے چِھڑکاؤ کا حکم دیا اور اُس جگہ دو رکعت نفل نماز اَدا فرمائی۔ (1)

1... فضائل صحابہ للامام احمد، باب اخبار امیر المؤمنین علی...، ۱/ ۵۳۱، حدیث: ۸۸۴

دل سے دنیا کی مَحبَّت دُور کر کے یا علی!
دیدو عشقِ مصطفٰے مَولیٰ علی مشکل کُشا!

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۵۲۳)

بن مانگے عطا فرمانے والے

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خود فرماتے ہیں: جب مجھ سے کسی نے کُچھ مانگا تو میں نے اُسے عَطا کیا اور جب نہ مانگا تو میں نے بِن مانگے دے دیا۔(1)

ہر حال میں صَدَقہ کرو

حضرت عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس دُنیا کی دولت آئے تو اُس میں سے کچھ خَرْچ کرو کیونکہ خَرْچ کرنے سے وہ ختم نہیں ہو جائے گی اور اگر دُنیا کی دولت تم سے مُنہ پھیر کر جانے لگے تو بھی اُس میں سے کچھ خَرْچ کرو کیونکہ اُس نے باقی نہیں رہنا۔(2)

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ زَر چاہیے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہیے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۵۱۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ہے مَولی علی مُشکِل کُشا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی دُنیا سے بے رغبتی اور جُود و سخاوت کا عالَم کہ اپنے پاس کچھ بھی رکھنا پسند نہ فرماتے بلکہ

---

۱ . . . الکامل لابن عدی، رقم ۷۷۵، سُلَیم مولی الشَّعْبی کُوْفِی، ۴/۳۳۳
2 . . . احیاء العلوم، ۳/۷۳۸

سَب کچھ اللہ پاک کی راہ میں قُربان کردیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی مَولی علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی پیروی میں زِیادہ سے زِیادہ صَدَقہ وخیرات کرنا چاہئے۔ صَدَقہ وخیرات کا جَذبہ بڑھانے کیلئے اس ضِمن میں دو (2) فرامینِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے:

(1) بے شک مُسلمان کا صَدَقہ عُمر بڑھاتا اور بُری مَوت کو روکتا ہے اور اللہ پاک اُس کی بَرَکت سے صَدَقہ دینے والے سے تکبُّر وتفاخُر دور کردیتا ہے۔[1]

(2) اللہ پاک فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اپنا خزانہ (صدقہ کرکے) میرے سپُرد کردے، نہ جلے گا نہ ڈوبے گا اور نہ چوری ہوگا، تیری شدید حاجت کے وقت (یعنی بروزِ قیامت) تجھے لوٹادوں گا۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! ہماراراہِ خُدا میں خَرچ کرنا اپنے ہی فائدے کے لیے ہے کہ اس سے نہ صِرف اجرو ثواب ملتا ہے بلکہ آخِرت بھی سنور جاتی ہے، لہٰذا جو اسلامی بہنیں مال جمع کرنے کی حرص میں مُبتلا رہتی ہیں انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب مال و مَتاع یہیں رہ جائے گا اور ایک دن سب کچھ چھوڑ کر قَبْر میں چلے جانا ہے۔ لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ حُصولِ ثواب کی خاطر دل کھول کر صدقہ وخیرات کریں۔ اللہ پاک ہمیں بھی بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اخلاص کے ساتھ زیادہ سے زیادہ صَدَقہ وخیرات کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حَضرت علیُّ المرتضیٰ شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی سیرتِ مبارکہ کا ایک حَسین و جمیل و روشن پہلو آپ کا عشقِ رسول بھی ہے،

1 --- معجم کبیر، ۱۷/ ۲۲، حدیث: ۳۱

2 --- الترغيب والترهيب، كتاب الصدقات، باب الترغيب في الصدقة ...إلخ، ۲/ ۱۰، حدیث: ۳۰

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے والہانہ عشق ومحبت اور وارفتگی کے کئی واقعات ملتے ہیں۔ آیئے ان میں سے دو(2) واقعات سنتی ہیں:

مولیٰ علی کا عشقِ رسول

ایک مرتبہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کھانے کا اِنتظام کرنے کیلئے حضرت علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم ایک غیر مسلم کے باغ میں گئے اور کُنویں سے پانی کے سترہ(17) ڈول نکالے۔ ہر ڈول کے بدلے میں ایک کھجور طے ہوئی تھی۔ اس غیر مسلم نے اپنی تمام قسم کی کھجوریں حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے سامنے رکھ دیں کہ جو کھجوریں چاہیں لے لیں، آپ نے سترہ(17) عدد عَجْوہ کھجوریں لے لیں اور جا کر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کر دیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اے ابُوالحسن! یہ کھجوریں تمہیں کہاں سے ملیں؟ آپ نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سخت فاقہ کی خبر ملی تو میں کام کی تلاش میں نکل گیا تاکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے کھانے کی کوئی چیز حاصل کر سکوں۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم نے یہ سب کچھ اللہ اور اس کے رسول کی مَحبّت کی وجہ سے کیا ہے؟ عرض کی: جی ہاں، یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بندہ بھی اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کرتا ہے فقر وفاقہ اس کی طرف اتنی تیزی سے آتا ہے جتنی تیزی سے پانی کا سیلاب نچلی جانب گرتا ہے۔ لہٰذا جو اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کرے اسے چاہیے کہ (فقر وفاقہ کیلئے صبر کی صورت میں) ڈھال تیار

رکھے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعے سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ عشقِ رسول کے پیشِ نظر حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَهُ الْکَرِیْم کو ہرگز یہ منظور نہ تھا کہ ان کے ہوتے ہوئے سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کوئی تکلیف پہنچے، وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت کرنے والوں کو رِزق کی تنگی اور مال و دولت کی کمی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ عُموماً ہمارے ہاں غُربت کو بہت بڑی آفت اور باعثِ ذِلّت سمجھا جاتا ہے جبکہ حقیقتاً غُربَت اللہ کی نعمت، نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چاہت اور بَہُت سے فضائل کا پیش خیمہ ہے، یعنی اگر غُربت بندے کو صبر و شکر پر ابھارے اور قناعت کی طرف لے جائے تو ایسی غُربت یقیناً نعمت ہے۔ جبکہ ایسی امیری اور ایسی دولت جو گناہوں میں ڈال دے، فضول خرچی کا عادی بنا دے، نماز و زکوٰۃ اور صدقاتِ واجبہ سے دُور کر دے تو ایسی غُربت یقیناً بہت بڑی آفت ہے۔ ایسی غریب اسلامی بہنیں جو اپنی غربت پر صبر کرنے والی ہوں گی، شکر و قناعت کی زندگی بسر کرنے والی ہوں گی ان کے آخرت میں مزے ہوں گے کہ مالی عبادات جیسے زکوٰۃ، فِطرَہ، حج وغیرہ کے مُتعلّق پوچھ گچھ سے اَمْن میں ہوں گی کیونکہ یہ اَحکام مال والیوں اور صاحبِ اِستِطاعت کے لئے ہیں۔ بروزِ محشر جبکہ مال دار اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی بارگاہِ رَبِّ ذُوالجلال میں اپنے مال کے مُتَعلّق حساب کتاب دینے میں مشغول ہوں گے، اِدھر نادار اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی اللہ کی رحمت

1... سنن کبری للبیهقی، کتاب الاجارة، باب جواز الاجارة، ۶/۱۹۷، حدیث: ۱۱۶۴۹

ومَشِیَّت سے داخِلِ جنّت ہو رہے ہوں گے اور یوں جنّت میں فقیروں، غریبوں کا داخِلہ امیروں سے پہلے ہو گا۔

جیسا کہ نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: مُسلمان فقرا اَغنیا سے آدھا دن پہلے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے اور وہ (آدھا دن) 500 سال (کے برابر) ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَولیٰ علی کی شہادت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی سیرت و کردار سے متعلق سن رہی تھیں۔ حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا رَمَضَانُ المبارَک میں یہ دستُور تھا کہ ایک شب امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ، ایک شب اِمامِ حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور ایک شب عبدُاللہ بن جعفر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس اِفطار فرماتے اور تین لقموں سے زیادہ تناوُل نہ فرماتے اور فرماتے: مجھے یہ اچّھا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک سے ملتے وقت میرا پیٹ خالی ہو۔ شہادت کی رات تو یہ حالت رہی کہ بار بار مکان سے باہَر تشریف لاتے اور آسمان کی طرف دیکھ کر فرماتے: بخدا! مجھے کوئی خبر جھوٹی نہیں دی گئی، یہ وُہی رات ہے جس کا وَعدہ کیا گیا ہے۔ (گویا آپ کو اپنی شہادت کا پہلے ہی سے علم تھا)[2] شبِ جُمعہ 17 یا 19 کو رَمَضَانُ المبارَک حضرتِ علیُّ المرتضیٰ سَحَر یعنی صبح کے

1 . . . تِرمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان فقراء المھاجرین الخ، ۴/۱۵۸، حدیث: ۲۳۶۱

2 . . . سوانح کربلا ص ۷۶-۷۷ ملخصاً

وقت بیدار ہوئے، مؤذِّن نے آکر آواز دی، آپ نماز پڑھنے کے لئے گھر سے چلے، راستے میں لوگوں کو نماز کے لئے صدائیں دیتے اور جگاتے ہوئے مسجد کی طرف تشریف لے جارہے تھے کہ اچانک اِبنِ مُلْجم خارِجی بد بَخت نے آپ پر تلوار کا ایک ایسا ظالمانہ وار کیا کہ جس کی شدّت سے آپ کی پیشانی مبارک کنپٹی تک کٹ گئی اور تلوار دماغ پر جاکر ٹھہری۔ اتنے میں چاروں طرف سے لوگ دوڑ کر آئے اور اُس خارِجی بد بَخت کو پکڑ لیا۔ اِس اَلَم ناک واقِعہ کے 2دن بعد آپ جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ اِمام حسن، امام حسین اور عبدُ اللہ بن جعفر رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے آپ کو غُسل دیا، امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور کوفہ میں رات کے وقت دَفْن کیا۔ لوگوں نے اِبْنِ مُلْجَم بَدکِردار وبداَطوار کے جسم کے ٹکڑے کرکے ایک ٹوکرے میں رکھ کر آگ لگادی اور وہ جل کر خاکستر ہوگیا۔ (1)

بعدِ خُلَفائے ثَلاثہ سَب صَحابہ سے بڑا
آپ کو رُتبہ مِلا مَولیٰ علی مُشکِل کُشا!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۲۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرتِ علیؓ المرتضیٰ کے اس واقعۂ شہادت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ والوں کی بے ادبی و گستاخی دنیا و آخرت کی بربادی ہے۔ جس نے بھی نیک لوگوں کی ادنیٰ سی گستاخی کی ہے تو وہ دنیا میں بھی ذلیل و خوار ہے آخرت میں بھی ذلّت اُس کا مقدّر ہوگی، جیسا کہ آپ نے مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ

1 --- تاریخ الخلفاء ص۱۳۹

وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے قاتل کا سنا جو کہ خارجی بد دین و گمراہ تھا اس کا کیسا دردناک انجام ہوا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حَضْرتِ عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی سیرت کا ایک حسین و جمیل پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نکاح نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی لاڈلی صاحبزادی سیّدہ فاطمۃ الزّہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے ہوا، یہ بہت بڑی سعادت تھی جو حَضْرتِ عَلِیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے حصے میں آئی، حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو ربِّ کریم نے بڑی شان و عظمت عطا فرمائی تھی، آیئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ خاتونِ جنّت، سیّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا تعارف اور مختصر سیرت سنتی ہیں: چنانچہ

سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا مختصر تعارُف

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا نام "فاطِمہ" لقب "زہرا" اور "بتُول" ہے۔ آپ کا بچپن شریف اور زندگی کا ہر لمحہ نہایت ہی پاکیزہ تھا، کیونکہ آپ نے حُضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُمُّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی آغوشِ رحمت میں تربیت پائی، آپ دن رات اپنے والدین کی پاکیزہ زبان سے پاکیزہ اقوال سُنتیں، آپ نہایت عبادت گزار، متقی اور پاکباز خاتون تھیں، اس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو عابدہ، زاہدہ اور طاہرہ کہا جاتا ہے۔[1] آپ اخلاق و عادات، گفتار و کردار میں نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہت مشابہت رکھتی تھیں۔[2] نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے تقریباً 5 یا 6 ماہ بعد 3 رمضانُ المبارک 11 ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔[3]

1... سفینہ نوح، ص ۱۴، ملخصاً

2... ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل فاطمة رضی الله عنها، ۵/۴۶۶، حدیث: ۳۸۹۸ ملخصا

3... سفینہ نوح، حصہ دُوُم، ص ۵۴ ملخصاً

سیّدہ زاہرہ طیّبہ طاہِرہ جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش،۳۰۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی، خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا پر ہمارے دل وجان قربان! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو اُمَّتِ مُسلِمہ کا بے حد درد تھا، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمَّت کیلئے بعض اَوقات ساری ساری رات دعائیں مانگتی رہتیں، اپنی سہولت وآسائش کے لئے ربِّ کائنات کی بارگاہ میں کبھی التجا نہ کرتیں، بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سارا دن گھر کا کام کاج کرتیں اور جب رات آتی تو عِبادتِ الٰہی کیلئے کھڑی ہوجاتی تھیں۔

عِبادت ہو تو ایسی!

حضرت امامِ حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ حضرتِ فاطِمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو دیکھا کہ رات کو مسجدِ بَیت کی مِحراب (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز پڑھتی رہتیں، یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وَقْت ہو جاتا، میں نے آپ کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بہُت زِیادہ دعائیں کرتے سنا، آپ اپنی ذات کے لئے کوئی دُعا نہ کرتیں، میں نے عرض کی: پیاری امّی جان (رَضِیَ اللہُ عَنْہا)! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔ (1)

عطا کر عافیت تُو نزع و قبر و حشر میں یاربّ وسیلہ فاطمہ زہرا کا کر لطف و کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۹۸)

---

1 … مدارج النبوت، قسم پنجم، باب اوّل در ذکر اولادکرام، ۲/ ۴۶۱

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا خاتونِ جنّت، سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللہُ عَنہا کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنہا اُمَّت کی غمخواری کیلئے ہر وقت عبادتِ الٰہی کی طرف مُتوجِّہ رہتیں، راتوں کو جاگ کر مُناجات (دُعا) میں مصروف رہتیں، یہی نہیں بلکہ اللہ پاک کی عبادت اور اس کے ذِکر و اَذکار سے اس قدر مَحبَّت تھی کہ اپنے گھریلو کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ یادِ الٰہی سے کبھی غافل نہ ہوتیں، آیئے! اب سیدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنہا کے ذَوقِ تلاوت اور شوقِ عبادت کے مُتعلق سُننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں، چنانچہ

کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت

امیرُ المؤمنین حضرت علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنہا کھانا پکانے (Cooking) کی حالت میں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت جاری رکھتیں۔[(1)]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! خاتونِ جنّت سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللہُ عَنہا کو تلاوت کا کس قدر ذَوق و شوق تھا کہ گھریلو مصروفیّت کے دوران بھی زبان سے قرآنِ کریم کی تلاوت جاری رکھتیں، اگر ہم اپنے مُعاشرے میں نظر دوڑائیں تو کئی نادان خواتین گھر کے کام کاج کے دوران گانے سنتی ہیں، فلمیں ڈرامے دیکھتی ہیں، گویا گانے باجوں کے بغیر ان کے کام ہی نہیں ہوتے۔ سیدہ خاتونِ جنّت کے ذوقِ تلاوت اور آپ کے شوقِ عبادت میں بالخصوص ہم اسلامی بہنوں کے لیے بھی ایک پیغام

---

1 . . . سفینۂ نوح، حصّہ دُوُم، ص ٣۵

ہے کہ گھر کے کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی **عبادت کا ذوق و شوق** ہونا چاہئے، **علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ** ہونا چاہئے، **نیکی کی دعوت** کو عام کرنے کا جذبہ ہونا چاہئے۔عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اسلامی بہنوں کے لیے کئی ایسے مواقع ہیں جہاں ان کو علمِ دِین حاصل کرنا مُیَسّر آتا ہے، ہم اپنے گھر کی اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنوں کے **ہفتہ وار اجتماع** میں شرکت کروائیں، تعلیمِ قرآن حاصل کرنے لیے ان کو **مدرسۃ المدینہ بالغات** میں پڑھنے کا ذہن دیں، زہے نصیب! **جامعۃ المدینہ للبنات** میں داخلے کی سعادت مل جائے تو پھر کیسی مدنی بہاریں ہوں گی، ہمارے گھر کی اسلامی بہنیں جب علمِ دین کی روشنی سے مالامال ہوں گی تو اپنی اولاد کی **اسلامی تربیت** کر سکیں گی، خود بھی **نمازی** بنیں گی، اپنی اولاد کو بھی **نمازی** بنائیں گی، خود بھی **قرآنِ کریم** پڑھیں گی، اپنی اولاد کو بھی **قرآنِ کریم** پڑھنا سکھائیں گی۔سیدہ خاتونِ جنّت کے صدقے اللہ پاک ہماری اسلامی بہنوں کو بھی **شوقِ عبادت و ذوقِ تلاوت** نصیب فرمائے۔

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی   کرم ہو کرم یا خدا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۰۵)

خاتونِ جنت کی گھریلو زندگی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیِّدہ خاتونِ جنت، فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی شان میں تسبیحِ فاطمہ مقرر کی گئی، کیونکہ آپ گھریلو کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے فرمایا کرتی تھیں اور اس کام میں آنے والی مشکلات اور تکالیف پر صبر بھی کیا کرتیں، زندگی بھر کسی خادمہ کو نہیں رکھا۔

امیر المؤمنین، حضرتِ علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: حضرتِ سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا میرے پاس خود ہی چکی چلایا کرتیں، جس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے، مشکیزے میں پانی بھی خود ہی بھر کر لاتیں جس کی وجہ سے ان کے سینے پر نشان پڑ گئے۔ گھر کی صفائی وغیرہ بھی خود ہی کرتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے غبار آلود ہو جاتے اور ہنڈیا کے نیچے آگ بھی خود ہی جلایا کرتیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے ہو جاتے۔ بعض اوقات تنہا گھر کے تمام کام کاج کرنے کی وجہ سے انہیں کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔[1] اللہ کریم ہمیں بھی سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تعظیمِ سادات کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے تعظیمِ سادات کے بارے میں چند آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے ایک فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ فرمایا: جو میرے اہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں روزِ قیامت اس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔[2] ☆سادات کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔[3] ☆ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسُولِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ... مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۳۲۲، حدیث: ۱۳۱۲

2 ... جامع صغیر، ص۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱

3 ... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۷

وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔ [1] ☆اللہ کے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم وتوقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔ [2] تعظیم کے لیے نہ یقین دَرکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت، لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔ [3] ☆جو واقع میں سیّد نہ ہو اور دِیدہ ودانستہ (جان بوجھ کر) سَیِّد بنتا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔ [4] ☆استاد بھی سیّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔ [5] ☆ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جاسکتا ہے جس میں ذِلّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔ [6] ☆سیّد کی بطورِ سیّد یعنی وہ سیّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔ [7]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** **امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

1۔۔۔ سادات کرام کی عظمت، ص ۷

2۔۔۔ الشفاء، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل ومن اعظامہ...الخ، جزء: ۲، ص ۵۲

3۔۔۔ سادات کرام کی عظمت، ص ۱۴

4۔۔۔ سادات کرام کی عظمت، ص ۱۶

5۔۔۔ کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۸۴

6۔۔۔ سادات کرام کی عظمت، ص ۱۲

7۔۔۔ کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۷۶

بیان: 4 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ پاک فِرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

---

[1] ... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ ... الخ، الجزء ۱، ۱/۲۵۰، رقم: ۲۱۷۴

[2] ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شَوَّالُ الْمُکَرَّم کا مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے۔ یہ وہ بابرکت مہینا ہے کہ جس میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔ اسی مُناسَبت سے آج ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ذِکرِ خیر کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف اور آپ کے شوقِ علمِ دین کے واقعات سُننے کی سعادت حاصل کریں گی۔

اعلیٰ حضرت کا تعارف

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت بریلی شریف کے مَحَلّے جسولی میں دس (10) شَوَّالُ الْمُکَرَّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظُہر بمطابق چودہ (14) جُون 1856ء کو ہوئی۔[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خاندانی

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۵۸ ملخصاً

لحاظ سے پٹھان، مسلک کے لحاظ سے حنفی، طریقت کے لحاظ سے قادِری اور جائے وِلادت کے لحاظ سے بریلوی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدِ ماجد کا نام مولانا نقی علی خان (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) اور دادا کا نام مولانا رضا علی خان (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) ہے۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا پیدائشی نام "**محمد**" ہے، والِدہ ماجِدہ "**اَمَّن میاں**" پکارتی تھیں، والدِماجد و دیگر رشتے داروں نے "**احمد میاں**" اور دادا نے "**احمد رضا**" نام رکھا۔ آپ کا تاریخی نام "**اَلْمُخْتَار**" ہے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خود اپنے نام سے پہلے "**عبدُ المصطفٰی**" لکھا کرتے تھے۔[2]

مصطفٰی کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اب کتاب لے جانے کی حاجت نہیں!

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مَلِکُ العُلَما حضرت علّامہ مولانا مُفتی ظفرُ الدّین بِہاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت (ہند کے ایک علاقے) پیلی بِھیت میں حضرت وَصی احمد (مُحدِّث) سُورتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے گھر مہمان تھے، ایک دن دورانِ گفتگو فِقْہ کی ایک کتاب کا ذکر ہوا، یہ کتاب مُحدِّثِ سُورتی کی لائبریری میں موجود تھی، کتاب کا نام سُنتے ہی اعلیٰ حضرت نے فرمایا: میں نے (یہ کتاب) نہیں دیکھی، (بریلی واپس) جاتے

1 . . . فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص۷۶ بتغیر قلیل
2 . . . تجلیات امام احمد رضا، ص۲۱ بتغیر قلیل

ہوئے، یہ کتاب میرے ساتھ کر دیجئے گا۔ حضرت مُحدِّث سورتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اسے بخوشی قبول کیا اور کتاب لا کر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو پیش کر دی مگر ساتھ میں یہ بھی فرمایا: جب مُلاحَظہ فرمالیں تو بھیج دیجئے گا، اس لیے کہ آپ کے یہاں تو بہت کتابیں ہیں، میرے پاس یہی گنتی کی چند کتابیں ہیں، جن سے میں فتاویٰ دیا کرتا ہوں۔ اعلیٰ حضرت نے اسے قبول فرما لیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی اسی دن بریلی روانگی تھی مگر ایک جاں نثار مُرید کی دعوت کی وجہ سے ایک دن مزید قیام کرنا پڑا۔ رات میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس کتاب کا مطالعہ فرمایا، جب دوسرے دن بریلی واپس جانے کا وقت آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مُحدِّث سُورتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو یہ کتاب واپس فرمادی اور ارشاد فرمایا: قصد (ارادہ تو) بریلی لے جانے کا تھا اور اگر کل ہی جاتا تو اس کتاب کو ساتھ لیتا جاتا۔ لیکن جب کل جانا نہ ہوا تو شب میں اور صبح کے وقت پوری کتاب دیکھ لی، اب لے جانے کی ضرورت نہ رہی۔ حضرت محدثِ سورتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے انتہائی حیرت سے فرمایا: بس ایک مرتبہ دیکھ لینا کافی ہو گیا؟ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ پاک کے فضل و کرم سے اُمید ہے کہ دو تین (2-3) مہینہ تک تو جہاں عبارت کی ضرورت ہو گی، فتاویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون تو اِنْ شَآءَ اللہ عمر بھر کے لیے محفوظ ہو گیا۔[1] امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

علم و عرفاں کا جو کہ ساگر تھا خیر سے حافِظہ قَوی تر تھا
حق پہ مَبنی تھا جس کا ہر فتویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۵)

1... حیات اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۱۳ ماخوذاً

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دل میں علمِ دین کے حُصُول کا شوق اور جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ وہ کتاب جسے عُموماً سمجھ کر مُطالعہ کرنے کیلئے ایک طویل عرصہ درکار ہوتا ہے مگر قربان جائیے، اعلیٰ حضرت کے شوقِ علمِ دِین پر کہ ایک رات میں پوری کتاب اوّل تا آخر نہ صرف پڑھ لی بلکہ ایسی ذِہن نشین بھی فرمالی کہ خود ارشاد فرماتے ہیں: **اللہ پاک کے فضل و کرم سے اُمید ہے کہ دو(2) تین(3) مہینے تک تو (اس کتاب سے) جہاں عبارت کی ضرورت ہو گی (اپنے) فتاویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ پاک عُمر بھر کیلئے محفوظ ہو گیا ہے۔** آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے اس قول سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ وقت کی اَہَمِّیَّت اور علمِ دِیْن کی قدر و منزلت سے خُوب واقف تھے۔

تحصیلِ علمِ دین کا حیرت انگیز جذبہ

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی پوری زندگی حُصُولِ علم اور اشاعتِ علم کیلئے وقف کر رکھی تھی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا کوئی لمحہ بھی بیکار نہ گُزرتا، حصولِ علم کا یہ مُبارک سفر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بچپن ہی سے شروع ہو چکا تھا، وجہ اس کی یہ تھی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا تعلق خالص مذہبی اور علمی گھرانے سے تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی اور دادا جان بھی عالمِ باعمل تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بچپن میں شوقِ علمِ دِین کا یہ عالَم تھا کہ بغیر کہے خود ہی پڑھنے چلے جاتے، جُمعہ کے دن بھی جانا

چاہا مگر والدِ مُحترم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے منع فرمانے سے رُک گئے اور خود ہی یہ سمجھ لیا کہ ہفتے میں جُمعہ کے دن کی بہت اَہمیّت ہے لہٰذا اسی وجہ سے نہیں پڑھنا چاہئے، باقی چھ(6)دن پڑھنے کے ہیں۔[1]

لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے اندر علمِ دِین سیکھنے کا شوق پیدا کریں اور خُوب محنت و لگن کے ساتھ علمِ دِین حاصل کریں اور بِلاوجہ سُستی کرکے علم کی برکتوں سے ہرگز محروم نہ رہیں۔ آیئے! حُصُولِ علمِ دِین کا شوق پیدا کرنے کیلئے تین (3) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں:

﴿1﴾ مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ جو شخص طلبِ علم کے لیے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ پاک کی راہ میں ہے۔[2]

﴿2﴾ جو صبح مسجد میں نیکی سیکھنے یا سکھانے کیلئے گیا اس کے لیے مکمل حج کرنے والے کی طرح اجر (لکھا جاتا) ہے۔[3]

﴿3﴾ جس کو اس حال میں موت آگئی کہ وہ علم کو اس لئے طلب کر رہا تھا تاکہ اسلام کو زندہ کرے تو اس کے اور انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے درمیان جنّت میں ایک درجے کا فرق ہوگا۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۶۹ بتغیر قلیل

2...ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۴/۲۹۴، حدیث: ۲۶۵۶

3...الترغیب والترهیب، کتاب العلم، الترغیب فی الرحلة فی طلب العلم، ۱/۷۵، حدیث: ۱۴۶

4...دارمي، باب في فضل العلم والعالم، ۱/۱۱۲، حدیث: ۳۵۴

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ حُصولِ عِلْمِ دِین کیلئے گھر سے نکلنے والوں پر اللہ پاک کی کیسی کرم نوازیاں ہوتی ہیں کہ یہ خُوش نصیب جب تک واپس نہ لوٹیں اللہ پاک کی راہ میں شُمار کئے جاتے ہیں، ان کے نامۂ اعمال میں حج کرنے والوں کی طرح ثواب لکھا جاتا ہے اور اگر طالبِ علم کا اسی حالت میں انتقال ہو جائے تو اُسے جنَّت میں بُلند و بالا درجات سے بھی نوازا جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی حُصولِ علم کے ان فضائل کو پانے کیلئے علمِ دِین حاصل کرنا چاہیے۔ علم حاصل کرنے کیلئے فقط امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه، نگرانِ شوریٰ اور دیگر مبلغین کے بیانات، یا کسی کتاب کے چیدہ چیدہ مقامات سے منتخب مدنی پھول نکالنے پر ہی اِکتفانہ کیا جائے بلکہ اپنی محنت اور شوقِ مُطالَعہ کے ذریعے مکتبۃُ المدینہ کے کُتُب و رسائل اول تا آخر بار بار مُطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

سبق یاد کرنے اور سنانے کا دلنشین انداز

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اعلیٰ حضرت کے شوقِ علمی کے بارے میں سُن رہی تھیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اُستاد صاحب سے کبھی چوتھائی (1/4) کتاب سے زیادہ نہیں پڑھی مگر آپ کے شوقِ مطالعہ اور ذہانت کا یہ عالَم تھا کہ چوتھائی (1/4) کتاب اُستاد سے پڑھنے کے بعد بقیہ تمام کتاب کا خُود مُطالَعہ کرتے اور یاد کر کے سُنا دیا کرتے تھے۔ (1)

1... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۷۰

آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه خود اپنے شوقِ علمِ دِین اور قوّتِ حافظہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میرے اُستاد جن سے میں ابتدائی کتاب پڑھتا تھا، جب مجھے سبق پڑھا دیا کرتے، ایک دو مرتبہ میں دیکھ کر کتاب بند کر دیتا، جب سبق سنتے تو حَرف بَحَرف لفظ بہ لفظ سُنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجُّب کرتے۔ ایک دن مجھ سے فرمانے لگے کہ احمد میاں! یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جِنّ؟ کہ مجھ کو پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر نہیں لگتی! آپ نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں ہاں اللہ پاک کا فضل و کرم شاملِ حال ہے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْه کو علمِ دِین حاصل کرنے کا کیسا شوق تھا کہ آپ کے اُستاد صاحب سبق پڑھا کر فارغ ہوتے اور آپ ایک دو بار دیکھ کر ہی سبق یاد کر لیا کرتے، اُستادِ محترم آپ کے علمی جذبے اور قُوتِ حافظہ کو دیکھ کر حیرت زَدہ رہ جاتے کہ اتنے قلیل وَقْت میں یہ بچہ کس طرح اپنا سبق زبانی یاد کر لیتا ہے۔ مگر فی زمانہ ہمارے حافظے کا یہ حال ہے کہ ہمیں تو اِنتہائی آسان اور چھوٹی چھوٹی باتیں بھی بار بار پڑھنے اور سُننے کے باوُجود یاد نہیں رہتیں۔ بالفرض کوئی چیز یاد کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو وہ جلد ہی بھول جاتی ہے۔ اگر ہم اپنے حافظے کو مضبوط بنانا چاہتی ہیں تو سب سے پہلے حافظہ کمزور کرنے والے اسباب کو دُور کرنا ہو گا مثلاً چکنائی والی، کھٹی اور بلغم پیدا کرنے والی چیزیں کھانا اور بالخصوص دن رات گُناہوں کے اِرتکاب سے بچنا ہو گا کیونکہ حافظے کی کمزوری کا ایک بڑا سبب ہماری

---

1 ... تذکرہ امام احمد رضا، ص ۵، حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱ / ۶۸

گُناہوں بھری زِندگی بھی ہے۔ لہٰذا اپنے حافظے کو مضبوط بنانے، عذابِ الٰہی سے نجات پاکر جنّت کی اَبدی نعمتوں سے لُطف اُٹھانے کیلئے زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے گُناہوں سے کنارہ کشی اختیار کیجئے اور توبہ واستغفار کا معمول بنائیے اِنْ شَآءَ اللہ ضَرور کرم ہوگا۔

حُجّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تم جلد توبہ کروگے تو اُمید ہے کہ عنقریب گُناہوں پر اِصرار کرنے کے مَرَض کا تمہارے دل سے قَلْع قَمْع (یعنی خاتمہ) ہو جائے اور گُناہوں کی نحوست کا بوجھ تمہاری گردن سے اُتر جائے اور گُناہوں کی وَجہ سے جو قَساوَتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) پیدا ہوتی ہے اس سے ہر گز بے خوف نہ ہو۔ بلکہ ہر وَقت اپنے دل پر نگاہ رکھو، کیونکہ بعض صالحین رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِم نے فرمایا ہے: بے شک گُناہ کرنے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اور دل کی سیاہی کی علامت یہ ہوتی ہے کہ گُناہوں سے گھبراہٹ نہیں ہوتی، طاعت (یعنی عبادت) کے لیے موقع نہیں ملتا، نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنی نصیحت وبیان سن کر دل پر اثر نہیں ہوتا)۔ اے عزیز! کسی گُناہ کو معمولی خیال نہ کر اور کبیرہ گُناہوں پر اِصرار کرنے کے باوجود اپنے آپ کو تائب (یعنی توبہ کرنے والا) گمان نہ کر۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے حافظہ مضبوط کرنے کے چند طریقے بھی سنتی ہیں: ترکِ گناہ (یعنی گناہ چھوڑ دینا) قوّتِ حافظہ کا بہترین معاون ہے۔ ☆ہم جو بھی علمِ دین سیکھیں، اُس پر عمل کریں ☆اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے حافظے

1... منہاج العابدین، ص۶۹، غیبت کی تباہ کاریاں، ص۴۲۹

کی مضبوطی کے لئے یوں دعا کریں: اے میرے مالک و مولا! تیری عاجز بندی تیری بارگاہ میں حاضر ہے، اے کریم! میں تیرے دین کا علم حاصل کرنا چاہتی ہوں لیکن میری یادداشت میرا ساتھ نہیں دیتی، اے ہر شے پر قادر رب! تُو اپنی قدرتِ کاملہ سے میرے کمزور حافظے کو قوی فرمادے اور مجھے بھول جانے کی بیماری سے نجات عطا فرما۔ ☆ان کے ساتھ ساتھ ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کیجئے، باوضو رہنے کا فائدہ یہ بھی ہے کہ سنت پر عمل کے ساتھ ساتھ خود اعتمادی کی دولت اور احساسِ کمتری سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔☆ حافظے کی قوت بیدار کرنے میں نیند کا بھی عمل دَخل ہے، اس لیے سونے اور جاگنے کے اوقات مقرر کیجیے اور نیند کے وقت میں سونے کے علاوہ ہر کام سے گریز کیجیے۔ نیند ختم کرنے والی ادویات کا استعمال ہرگز مت کیجئے۔ اس بات کا خاص خیال رکھیئے کہ سونے والی جگہ میں کسی قسم کا شوروغل نہ ہو اور نہ وہاں کسی قسم کی تیز روشنی ہو تاکہ نیند سے جو مطلوب ہے وہ حاصل ہو ☆ قوتِ حافظہ جیسی انمول نعمت کا شکر ادا کریں گی تو اللہ پاک اس میں برکت عطا فرمائے گا یوں کم قوتِ حافظہ والی کی قوتِ یادداشت میں اضافہ ہوگا اور پہلے سے قوی حافظہ رکھنے والی کی یادداشت میں مزید قوت پیدا ہو گی۔

حافظہ مضبوط کرنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "حافظہ کیسے مضبوط ہو؟" کا مُطالعہ کیجئے۔ اس کتاب میں بُزرگانِ دین کے حیرت انگیز واقعات اور قوتِ حافظہ بڑھانے کیلئے دیسی، طبی اور روحانی علاج بھی دیئے گئے ہیں۔ آپ اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً طلب کر سکتی ہیں۔

اعلیٰ حضرت کی رِیاضی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اعلیٰ حضرت کے شوقِ علم سے متعلق سُن رہی تھیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عقل و فہم اور عِلْمِ دِین سے مَحبّت کا عالَم یہ تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کم و بیش پچاس (50) عُلُوم میں قلم اُٹھایا اور کُتُب تصنیف فرمائیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ہر فن میں مہارت حاصل تھی۔ علمِ توقیت (عِلْمِ تَو۔قِی۔ت) میں اِس قَدَر کمال حاصل تھا کہ دن کو سُورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی مِلا لیتے۔ وَقت بِالکل صحیح ہوتا اور کبھی ایک مِنَٹ کا بھی فرق نہ ہوا۔ (اسی طرح) علمِ رِیاضی میں بھی آپ یگانۂ روزگار تھے۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (علمِ ریاضی میں) میرا کوئی اُستاد نہیں ہے، میں نے اپنے والدِ ماجد سے صرف چار (4) قاعدے جمع، تفریق، ضرب، تقسیم محض اس لئے سیکھے تھے کہ ترکہ (یعنی وراثت) کے مسائل میں اُن کی ضرورت پڑتی ہے، شرح چغمینی شروع کی تھی کہ والدِ ماجد نے فرمایا کیوں اپنا وَقت اس میں صرف کرتے ہو، پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سرکار سے یہ علوم تم کو خود ہی سکھا دیئے جائیں گے۔[2]

علمِ ریاضی میں مَہارت کا ایک دلچسپ واقعہ کچھ یوں ملتا ہے کہ علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضِیاءُ الدّین جو کہ رِیاضی میں غیر ملکی ڈگریاں اور تَمغہ جات حاصل کیے ہوئے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں ریاضی کا ایک مسئلہ پوچھنے آئے۔ ارشاد

1 ... تذکرہ امام احمد رضا، ص ٦

2 ... فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۵۵۰

ہوا: فرمائیے! اُنہوں نے کہا: وہ ایسا مسئلہ نہیں جسے اتنی آسانی سے عَرض کروں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کچھ تو فرمائیے۔ وائس چانسلر صاحِب نے سُوال پیش کیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُسی وَقت اس کا تشفّی بخش جواب دے دیا۔ اُنہوں نے اِنتہائی حیرت سے کہا کہ میں اِس مسئلے کے لیے جرمنی جانا چاہتا تھا اِتفاقاً ہمارے دینیات کے پروفیسر مولانا سیِّد سُلَیمان اشرف صاحِب نے میری رہنمائی فرمائی اور میں یہاں حاضِر ہوگیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی مسئلے کو کتاب میں دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحِب بصد فرحت و مَسرّت واپَس تشریف لے گئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شخصیَّت سے اِس قَدَر متاثر ہوئے کہ داڑھی رکھ لی اور صَوم وصَلوٰۃ کے پابند ہوگئے۔ [1]

جس نے دیکھا اُنہیں عقیدت سے قلب کی آنکھ سے محبت سے
مرحبا مرحبا پُکار اُٹھّا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۵۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے والدِ گرامی سے علمِ ریاضی کے صِرف چار(4) قاعدے ہی سیکھے تھے، مگر ان چار(4) قاعدوں کی مدد اور اپنے شوقِ علم سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے علمِ ریاضی میں ایسی کامل مہارت حاصل کی کہ بڑی بڑی ڈِگریوں والا نامور ریاضی دان بھی آپ سے ایسا مُتاثر ہوا کہ آپ ہی کے گُن گانے لگا اور چہرے پر داڑھی شریف سجا کر نماز

---

1 ... فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۵۵۰

روزے کا عادی بن گیا۔ یاد رہے! قابلیت اور صلاحیت اللہ پاک نے ہر ایک کو عطا فرمائی ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنی ان صلاحیتوں کو اچھے کاموں میں صرف کریں اور وہ کام کریں جس میں اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا ہو اور اپنی صلاحیتوں کو ان کاموں میں ضائع کرنے سے بچیں جو ہماری دنیا و آخرت کے لئے نقصان دہ ہوں۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: آدمی کے اسلام کی خُوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کام چھوڑ دے، جو اُسے نَفع نہ دے۔[1] ہمارے بزرگانِ دین ہمیشہ ایسے فُضُول کاموں سے کنارہ کَشی اختیار فرمایا کرتے، اُنہوں نے تبلیغ واشاعتِ علم کیلئے اپنی صلاحیتوں کا صحیح استعمال کیا تو کوئی مُفسر بنا تو کوئی مُحدِّث، کوئی فقیہ بنا تو کوئی طبیبِ حاذق (ماہر طبیب/Specialist) ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی صلاحیّت و قابلیت کو فُضُول کاموں میں برباد کرنے کے بجائے اَسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی بسر کریں۔

عُلمائے عرب کی فرمائش!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شخصیت ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے کہ آپ نے عِلمِ دِیْن سے مَحبَّت اور اس کی اشاعت کے جذبے کے تحت انتہائی مَشَقَّت کے باوجود بھی اُمّتِ مسلمہ کو عِلمِ دِیْن سے سیراب فرمایا، چنانچہ منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جب دوسری بار حج کے اِرادے سے عرب شریف گئے، جب جہاز کے ذریعے جدہ پہنچے تو آپ کو بخار ہو گیا، تین (3) روز

1... ترمذی، کتاب الزھد، باب ۴، ۱۴۲/۱۱، حدیث: ۲۳۲۴

جدہ میں بخار کی حالت میں گزرے، حج کے دنوں میں کچھ اِفاقہ ہوا مگر حج سے فراغت کے بعد پھر بخار ہو گیا۔[1] ایسے حالات میں مکۂ مکرمہ کے سب سے بڑے عالمِ دین، سابق قاضیِ مکہ حضرت مولانا صالح کمال رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے علمِ غیبِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُتَعَلِّق اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو کچھ سُوالات پیش کیے اور کہا کہ اس کا جواب مطلوب ہے۔

باوجود یہ کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ علیل (یعنی بیمار) تھے، مسافر تھے، سفرِ حج اور مراحلِ حج طے کرنے کے سبب تھکن کے علاوہ دیگر کئی مصروفیات بھی تھیں مگر اِرشاد فرمایا: قلم دوات لائیے! مولانا صالح کمال رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور مکہ کے دیگر بڑے بڑے علمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے کہا: ہم ایسا فوری جواب نہیں چاہتے بلکہ جواب نہایت جامع ہو کہ منکرینِ علمِ غیب کے دانت کھٹّے ہوں۔ جس پر یہ طے ہوا کہ کل منگل ہے، پرسوں بُدھ ہے، ان دو روز میں کتاب مکمل ہو کر جمعرات کو علمائے مکہ کو مل جائے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ربّ کی عنایت اور اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِعانت (یعنی مدد) پر بھروسہ کر کے وعدہ کر لیا، شانِ الٰہی دیکھئے کہ دوسرے ہی دن سے بُخار پھر پلٹ آیا، اسی حالتِ بخار میں رسالہ تصنیف کرتا اور حامد رضا خان صاف اور خوشخط کر کے لکھتے جاتے۔[2] اس دوران دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ کئی بڑے بڑے عُلما ملاقات کیلئے آئے ان سے علمی مُذاکرات ہوئے،

1... ملفوظات: ۱۸۳، بتغیر

2... ملفوظات: ۱۹۰، بتغیر قلیل

نمازوں کا وقفہ، طبعی تقاضوں پر مشتمل دیگر مصروفیات اَلْغَرَض! دیگر مشاغل جاری رہنے کے باوجود بھی دو دن میں کتاب کی تکمیل ہو گئی اور جمعرات کی صبح کو کتاب مولانا شیخ صالح کمال رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه تک پہنچا دی گئی، اس کے بعد پورے شہر مکہ میں اس کتاب کا شُہرہ ہو گیا۔[1]

اللہ اللہ تَبَحُّرِ علمی اب بھی باقی ہے خدمتِ قلمی
اہلِ سُنّت کا ہے جو سرمایہ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۵)

شعر کی وضاحت: یعنی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی نہایت وُسعتِ علمی تو دیکھئے کہ دِینِ اسلام کی سربلندی کے لیے اعلیٰ حضرت کے قلم کی خدمات اب بھی باقی ہیں، آپ کی یہ قلمی خدمات (یعنی کتب) اہلِ سُنّت کا بہت بڑا سرمایہ ہیں، جس کی ایک چھوٹی سی جھلک فتاویٰ رضویہ کو دیکھ لیجئے کہ جس کا فیضان اب بھی دُنیا بھر میں جاری و ساری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

عِلْمِ دِین سے عشق

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے اپنی کثیر مصروفیات، بیماری کی حالت اور کتابوں کی عدم دستیابی کے باوجود نہایت فصیح عربی زبان میں صرف 2 دن کے اندر ہی ایک نادر کتاب تصنیف فرما دی، اس عظیم کارنامے سے جہاں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی وُسعتِ علمی ثابت ہوتی ہے وہیں ان کا

1... ملفوظات: ص۱۹۲، ملخصا

شوقِ علمِ دین بھی ظاہر ہوتا ہے، یقیناً اس قدر عظیم علمی کام وہ بھی اتنی کم مدت میں اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ علمِ دین سے محبت اوراس کا شوق عشق کی حد تک پہنچ چکا ہو۔ یادرکھئے علمِ دین سیکھنے کا شوق اسی صورت میں پیدا ہو سکے گا کہ جب ہم علم کی اہمیت کو سمجھیں گی، علم رکھنے والیوں کی صحبت میں بیٹھیں گی، علمِ دین سیکھنے سکھانے والیوں کو اچھا جانیں گی۔ مگر افسوس صد افسوس ہماری اکثریت عِلْمِ دِیْن سے دُوری کے سبب فضول کاموں میں اپنا وقت ضائع کر رہی ہے، عِلْمِ دِیْن سیکھ کر دوسروں کو سکھانا تو دُور کی بات، ہمیں تو وہ ضروری مسائل بھی سیکھنے کی توفیق نہیں جن کا سیکھنا ہم پر فرض ہے۔

فرض علوم کیا ہیں؟

حَدیثِ پاک میں ہے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔ یعنی عِلْم حاصل کرنا ہر مُسلمان مَرد (اسی طرح عَورت) پر (بھی) فَرض ہے۔ [1]

اَمیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مَوْلانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اِس حدیثِ پاک کے تَحْت میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مَوْلانا شاہ اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جو کچھ فرمایا، اُس کا آسان لفظوں میں مُخْتَصَر اً خُلاصہ عَرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سب میں اَوَّلِیْن و اَہَم تَرِین فَرْض یہ ہے کہ بُنیادی عَقائِد کا عِلْم حاصِل کیا جائے، جس سے انسان صَحِیحُ العَقِیدَہ سُنّی بنتا ہے اور جن کے اِنکارو مُخالَفت سے کافِر یا گمراہ ہو جاتا ہے۔ اِس کے بعد مَسائلِ نَماز یعنی اِس کے فَرائِض و شَرائِط و

1 . . . ابن ماجه، كتاب السنة، باب فضل العلماء والحث الخ، ۱۴۶/۱، حديث: ۲۲۴

مُفسِدات(نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تاکہ نَماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رَمَضانُ الْمُبارَک کی تَشْرِیف آوری ہو تو روزوں کے مَسائِل، مالِکِ نِصابِ نامی(یعنی حقیقۃً یا حکماً بڑھنے والے مال کے نِصاب کا مالک) ہو جائے تو زکوٰۃ کے مَسائِل، صاحِبِ اِستِطاعَت ہو تو مَسائِلِ حج، نِکاح کرنا چاہے تو اِس کے ضَرُورِی مَسائِل، تاجِر ہو تو خرید و فَروخْت کے مَسائِل، مُزارِع یعنی کاشتکار (اور زمیندار) پر کھیتی باڑی کے مسائل، مُلازِم بننے اور مُلازِم رکھنے والے پر اِجارہ کے مَسائِل۔ وَعَلٰی ھٰذَاالْقِیاس(یعنی اور اِسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مُسلمان عاقِل و بالِغ مرد و عورت پر اُس کی مَوجُودہ حالَت کے مُطابِق مَسئَلے سیکھنا فَرضِ عین ہے۔اِسی طرح ہر ایک کیلئے مَسائلِ حلال و حَرام بھی سیکھنا فَرض ہے۔ نیز مَسائلِ قَلْب (باطِنی مسائل) یعنی فرائضِ قَلْبِیَّہ(باطِنی فَرائض) مَثَلًا عاجِزی واِخلاص اور تَوَکُّل وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گُناہ مَثَلًا تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد وغیرہا اور ان کا عِلاج سیکھنا ہر مسلمان پر اَہَم فَرائِض سے ہے۔[1]

فرض علوم حاصل کیجئے!

افسوس! صد افسوس! آج ہماری اکثریت فرض علوم سیکھنے سے بھی غافل ہے، یاد رکھئے! ابھی وَقْت ہے فرض عُلوم سیکھ لیجئے، ورنہ سانسیں رُکتے ہی علمِ دین حاصل کرنے کا یہ انمول موقع بھی ہاتھ سے چلا جائے گا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰه! فی زمانہ دعوتِ اسلامی نے ہمارے لئے علمِ دین حاصل کرنا بہت ہی آسان کردیا ہے۔ مدنی مُنّوں کی بہتر تعلیم و تربیت کیلئے مدارسُ المدینہ ،دارُ المدینہ اور درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کے خواہشمند

1... کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب، ص ۳۴۲

اسلامی بھائیوں اوراسلامی بہنوں کیلئے جامعاتُ المدینہ قائم ہیں۔ 100 فیصدی اسلامی چینل یعنی "مدنی چینل" ایک الیکٹرانک مبلغ کی حیثیت سے گھر گھر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچارہا ہے، فیضانِ علمِ دین کے قیمتی موتی لُٹارہاہے، اُمّتِ مسلمہ کو دُرست دِینی معلومات اور شرعی رہنمائی فراہم کرنے کے لیے کبھی امیر اہلِ سُنّت کے مدنی مذاکرے تو کبھی دارالافتاء اہلسنّت کی طرف سے اہم ترین موضوعات پر مشتمل سلسلے علمِ دین حاصل کرنے کے بہترین مواقع ہیں، اس کے علاوہ مختلف شعبہ جات سے تعلّق رکھنے والی اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت اوران میں مزید قابلیت پیدا کرنے کیلئے مختلف کورسز بھی کرائے جاتے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے ماحول سے ہر دم وابستہ رہیئے کہ اس ماحول میں عِلمِ دِین سیکھنے کا موقع ہاتھ آتا ہے۔ آیئے! اعلیٰ حضرت کا شوقِ علمی پر مشتمل ایک اور واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

جنابِ سیِّد ایّوب علی صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اعلیٰ حضرت کے شوقِ حفظِ قرآن کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک روز اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقِف حَضرات میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لقب کا اَہل نہیں ہوں۔ سیِّد ایّوب علی صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اِسی روز سے دَور شُروع کردیا۔ جس کا وقت غالباً عشا کا وضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یاد فرمالیا کرتے تھے، یہاں تک کہ تیسویں (30ویں) روز تیسواں (30واں) پارہ یاد فرمالیا۔ ایک موقع پر فرمایا کہ میں نے کلامِ پاک بِالتَّرتیب بکوشِش یاد کرلیا اور یہ اس لیے کہ ان بندگانِ خُدا کا

(جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غَلَط ثابِت نہ ہو۔[1]

علم و عِرفاں کا جو کہ ساگَر تھا خَیر سے حافِظہ قَوی تر تھا
حق پہ مبنی تھا جس کا ہر فتوٰی واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعے سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو تقویٰ وخوفِ خدا کے سبب یہ بات ہر گز گوارا نہ تھی کہ لوگ مجھے اس وصف سے پُکاریں جو میری ذات میں موجود نہیں۔ وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عِلْمِ دِین کے سرچشمہ یعنی قرآنِ پاک سے بے حد محبّت فرماتے تھے جبھی تو صرف ایک ماہ کی قلیل مدت میں پورا قرآنِ پاک حفظ کر لیا۔ جبکہ ہماری حالت یہ ہے کہ تلاوتِ قرآنِ پاک نہیں کرتیں اور بعض کو یہ سعادت صرف رمضانُ المبارک میں ہی نصیب ہوتی ہے۔ ابھی رمضان المبارک کا مہینا گزرا جس میں ہم نے پانچوں نمازیں وقت پر ادا کی ہوں گی، دیگر نیک اعمال کے ساتھ ساتھ تلاوتِ قرآن کا بھی معمول رہا ہو گا اگر ہم پُورا سال ہی تلاوتِ قرآن کی عادت بنالیں، تلاوت کے ساتھ ترجمہ و تفسیر خزائن العرفان / نورالعرفان / صِرَاطُ الْجِنَان پڑھ کر غورو فکر کریں اور عمل کیلئے کوشش بھی کرتی رہیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ سارا سال ہی اس کی برکتوں سے فیضیاب ہوتی رہیں گی، دل ودماغ کو سکون ملے گا، گھر میں برکتوں کا نزول ہو گا، رحمتوں کے دروازے کھلیں گے، بیماریوں سے نجات ملے گی، مصائب ومشکلات سے

1... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۰۸، بتغیر قلیل

چھٹکارا ملنے کے ساتھ ساتھ قبر و آخرت کے معاملات آسان ہوں گے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصل ہو گی۔

عِلمِ حدیث میں مہارت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو جس طرح قرآنِ پاک سے بے اِنتہا مَحبَّت تھی اسی طرح حدیثِ رسول سے بھی آپ کو بے حد لگاؤ تھا۔ چُنانچہ ایک بار اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے حدیث شریف کی کون کون سی کتابیں پڑھی ہیں ؟ تو امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بخاری، مسلم، ترمذی، ابنِ ماجہ، نَسائی، مِشکوۃ، جامعِ صغیر، جامعِ کبیر، مُسندِ امامِ اعظم، مُسندِ امام شافعی، مُسندِ امام احمد، سُنَنِ دارِمی سمیت حدیث شریف کی تقریباً تیس(30) کتابوں کے نام ارشاد فرمائے اور آخر میں ارشاد فرمایا کہ پچاس(50) سے زائد کتبِ حدیث میرے درس و تدریس اور مطالعہ میں رہی ہیں۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارا حال تو یہ ہے کہ ہمیں کُتبِ حدیث تو دُور کی بات مُطلقاً تیس(30) دینی کتابوں کے نام تک یاد نہ ہوں گے جبکہ ہمارے امام، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے شوقِ عِلمِ دِین کا عالَم یہ ہے کہ صرف فنِ حدیث میں ہی پچاس(50) سے زائد کتابیں ان کے درس و تدریس (یعنی پڑھنے پڑھانے) اور مُطالعہ میں شامل رہیں اور ایسا نہیں تھا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فقط مُطالَعہ ہی میں مشغول رہتے تھے بلکہ دیگر کئی مصروفیات مثلاً پوری دُنیا سے آئے ہوئے اِستفتا (سوالات) کے جوابات

1... اظہار الحق الجلی: ۴۰، بتغیر

دینا، خُطُوط کے جوابات بھیجنا، مہمانوں اور مُسافروں سے مُلاقات کرنا، راہِ حق سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی اصلاح کرنا، تصنیف و تالیف کرنا آپ کی زندگی کا حصّہ تھیں۔ یقیناً یہ اللہ پاک کا خاص فضل و کرم ہی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو کم و بیش پچاس (50) سے زائد عُلُوم و فُنُون میں کامل مہارت حاصل تھی، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات و جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل سے مُزَیَّن تیس (30) جلدوں پر مُشتمل اکیس ہزار چھ سو چھپن (21,656) صفحات پر مُشْتَمِل فتاویٰ رضویہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ذَوقِ علمی اور خدمتِ دین پر سب سے بڑی دلیل ہے۔ اللہ پاک آپ کی تمام خدماتِ دینیہ کو قبول فرمائے اور آپ کے مزارِ پُر انوار پر رحمت و رضوان کی کروڑوں بارشیں برسائے اور ہمیں آپ کے نقشِ قدم چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ اللہ تَبَحُّرِ عِلمی اب بھی باقی ہے خدمتِ قلمی
اہلِ سنّت کا ہے جو سرمایہ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں

میرے ساتھ ہو گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کھانا کھانے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** سے کھانا کھانے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں۔☆ ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھو لیجئے۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اللہ پاک اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔[2] مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنٰی ہیں: ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کر لینا۔[3] ☆ کھانے سے پہلے جوتے اُتار لیجئے۔☆ کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیجئے۔☆ اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ، پڑھ لیجئے۔☆ کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ اثر نہیں کرے گا: (دعا یہ ہے) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ (یعنی اللہ پاک کے نام سے شروع کرتی ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں

---

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 ... ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب الوضوء عند الطعام، ۴/۹، حدیث ۳۲۶۰

3 ... مرآۃ المناجیح، ۶/۳۲

پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔)[1] سیدھے ہاتھ سے کھایئے۔☆ اپنے سامنے سے کھایئے۔☆ کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگایئے، مثلاً یہ نہ کہیے کہ مزیدار نہیں، کچارہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنّت ہے بلکہ جی چاہے تو کھا لیجئے ورنہ ہاتھ روک لیجئے۔☆ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ لکھتے ہیں: کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ و خلافِ سنّت ہے۔ (سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی) عادتِ کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مُرَوَّتی پر دلیل ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

1- - - فردوس الاخبار، ۱/۲۷۴، حدیث: ۱۹۵۵

بیان: 5 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمعہ کے دن اور رات میں سو (100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ پاک اُس کی سو(100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دُنیا کی اور اللہ کریم ایک فرشتہ مُقرّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یُوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلا شُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا، جیسا میری حیات میں ہے۔ (1)

تُو زندہ ہے واللہ تُو زندہ ہے واللہ
مِرے چشمِ عالَم سے چھپ جانے والے

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے

1…جمع الجوامع، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (1)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **”ماں اور اولاد کی تربیت“** یقیناً ہم سے ہر ایک کی یہی تمنا ہے کہ ہمارا معاشرہ اسلام کا گہوارہ بن جائے، یاد رکھئے! ہمارے معاشرے کی اصلاح میں اولاد کی اچھی تربیت ریڑھ کی

1 --- معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے، کیونکہ جب ہمارے بچے نیک ہوں گے، اسلامی تعلیمات ان کے کردار میں رچی بسی ہوگی تو معاشرہ امن وسکون کا نمونہ بن جائے گا، اب سوال یہ ہوتا ہے کہ اولاد کی اچھی تربیت کیسے کریں؟ تو آج کے بیان میں ہم اولاد کی اچھی تربیت کرنے کے حوالے سے احادیثِ مُبارکہ، پہلے کی ماؤں کے تربیتِ اولاد کے واقعات اور کئی اہم نکات سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں کہ ایک ماں کی اچھی تربیت سے وقت کی ایک عظیم علمی شخصیت کیسے تیار ہوئی اور اس نے کیسے اپنے والدین کا نام روشن کیا؟

سمجھدار ماں

چنانچہ مدینہ شریف کے تابعی بزرگ حضرت ابو عبد الرحمن فَرُّوخ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ راہِ خُدا میں سرحدوں کی حفاظت کے لیے خُراسان گئے۔ اس وقت آپ کا بیٹا ربیعہ ماں کے پیٹ میں تھا، آپ اپنی بیوی کو تیس ہزار (30000) دینار دے کر گئے۔ ستائیس (27) سال بعد واپس مدینہ منورہ آئے تو ہاتھ میں نیزہ تھا اور آپ گھوڑے پر سوار تھے۔ جب گھر پہنچے تو ایک نوجوان (یعنی حضرت ربیعہ) کو دیکھا، جیسے ہی حضرت ربیعہ نے آپ کو دیکھا تو بولے: اے اللہ کے بندے کیا تو میرے گھر پر حملہ کرنا چاہتا ہے؟ حضرتِ ابو عبد الرحمن فَرُّوخ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے فرمایا: نہیں۔ تم یہ بتاؤ کہ تم میرے گھر میں کیا کر رہے ہو؟ یہ ساری باتیں سن کر آپ کی زوجہ محترمہ جو دروازے کے پیچھے ساری گفتگو سن رہی تھیں، باہر آئیں اور اپنے بیٹے سے فرمایا: یہ آپ کے والد ہیں۔ یہ

سن کر دونوں باپ بیٹے گلے ملے اور ان کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو چھلک پڑے۔

پھر حضرت ابوعبدالرحمن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی بیوی سے پوچھا: وہ تیس ہزار (30000) دینار کہاں ہیں، جو تمہیں دے کر گیا تھا؟ بیوی نے عرض کی: وہ میں نے محفوظ کر دیئے ہیں۔ پھر آپ کے بیٹے حضرت ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسجد چلے گئے اور اپنے حلقۂ درس میں بیٹھ کر حضرتِ امام مالک بن انس، حسن بن زید اور مدینہ شریف کے دوسرے معزز حضرات کو درسِ حدیث دینے لگے۔ حضرت ابوعبدالرحمن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ نے کہا: آپ بھی مسجد نبوی شریف میں جاکر نماز ادا فرمالیں۔

حضرت ابوعبد الرحمن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسجد میں گئے تو دیکھا کہ ایک حلقہ لگا ہوا ہے اور لوگ بڑے ادب وتوجہ سے علمِ دین سیکھ رہے ہیں اور ایک خوبصورت نوجوان انہیں حدیثِ مبارکہ کا درس دے رہا ہے۔ حضرت ابو عبدالرحمن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان کو پہچان نہ سکے۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں، جو علم کے موتی لٹا رہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ ربیعہ بن ابو عبدالرحمن ہیں۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خوشی خوشی گھر تشریف لائے اور اپنی بیوی سے فرمایا: میں نے اپنے بیٹے کو آج ایسے عظیم مرتبے پر فائز دیکھا کہ اس سے پہلے میں نے کسی علم والے کو ایسے مرتبے پر نہیں دیکھا۔ **وہ تو علم کے موتی لٹانے والا سمندر ہے۔**

آپ کی زوجہ محترمہ نے عرض کی: آپ کو اپنے تیس ہزار دینار چاہئیں یا اپنے بیٹے کی یہ بلند شان؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! مجھے تو اپنے بیٹے کی اس عظیم نعمت کے بدلے کچھ بھی نہیں چاہئے۔ آپ کی زوجہ محترمہ نے کہا: تو پھر

سنئے! میں نے وہ تمام مال آپ کے بیٹے کو علمِ دین سکھانے کے لئے خرچ کر دیا ہے۔ یہ سن کر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بہت خوش ہوئے اور فرمایا: خدا کی قسم! تم نے مال ضائع نہیں کیا بلکہ اسے بہت اچھی جگہ خرچ کیا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ایک ماں کی دینِ اسلام سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ انہوں نے شوہر کی غیر موجودگی میں بیٹے کی اچھی تربیت کی اور اپنے بیٹے حضرتِ ربیعہ کو اسلامی تعلیمات دلوا کر انہیں عالم و مفتی اور علمِ حدیث کا بہت بڑا استاد بنانے میں اہم کردار ادا کیا، واقعی پہلے کی مائیں اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرنے کا جذبہ رکھتی تھیں، پہلے کی مائیں اپنے بچوں کو اسلامی تعلیمات دلوانے کا بہت زیادہ خیال رکھتی تھیں، پہلے کی مائیں اپنے بچوں کو عالم و مفتی بنانے میں دلچسپی رکھتی تھیں، پہلے کی مائیں اپنے بچوں کو معاشرے میں رہنے کا طریقہ سکھاتی تھیں، پہلے کی مائیں اپنے بچوں کو نمازی بنانے کا شوق رکھتی تھیں، پہلے کی مائیں اپنے بچوں کو قرآنِ کریم کی تعلیم دلوانے کا جذبہ رکھتی تھیں، پہلے کی مائیں اپنے بچوں کی تربیت قرآن و سنّت کے مطابق کرنے کا شوق رکھتی تھیں۔

لیکن افسوس صد افسوس! فی زمانہ ساری کوششیں بچوں کی دُنیاوی تعلیم کے بارے میں کی جاتی ہیں، دینی تعلیم و تربیت کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی، بچوں کو ڈاکٹر، انجینئر اور پائلٹ بنانے کا خواب تو ہر ماں دیکھتی ہے لیکن بچوں کو حافظِ قرآن بنانے، عالم و مفتی بنانے کے بارے میں بہت کم سوچ رکھتی ہیں۔ بچوں کو فیشن ایبل اور ماڈرن

1 . . . عیون الحکایات، حصہ دوم، ص۵۶ ملخصا

زندگی گزارتے دیکھنا ہر ماں کا شوق ہے، لیکن پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کے مطابق زندگی گزارتے دیکھنے کا خواب شاید ہی کسی ماں کے ذہن میں ہو، الغرض! فی زمانہ اپنے بچوں کو دنیاوی اعتبار سے تو اعلیٰ بنانے کے خواب دیکھے جاتے ہیں مگر دینی اعتبار سے تربیت کرنے کے بارے میں بہت کم سوچا جاتا ہے اور پھر اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب دین سے دور ہو کر بیٹا یا بیٹی والدین کی نافرمانی کرتے ہیں، ہاتھ پکڑ کر گھر سے نکال دیتے ہیں، بدسلوکی سے پیش آتے ہیں تو پھر یہی والدین سر پکڑ کر روتے ہیں اور افسوس کرتے ہیں کہ ہماری اولاد ہمارے قابو میں نہیں رہی، ہماری اولاد کے لئے دعا کریں۔ ایسے والدین ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچیں اور غور کریں کہ کیا اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں ہمارا اپنا ہی کردار ہے یا نہیں؟ اگر شروع سے ہی اولاد کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سکھاتے تو آج یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی آج کے اس پُرفتن دور میں اپنی اولاد کی دینی تربیت بہت ضروری ہے، ورنہ دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی نقصان اُٹھانا ہی پڑ سکتا ہے۔ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنے کے حوالے سے قرآنِ کریم میں ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ

تربیتِ اولاد اور قرآنِ کریم

پارہ 28 سورۂ تحریم آیت نمبر 6 میں ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸، التحریم:۶)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

مشہور مفسرِ قرآن، امام جلال الدین سُیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیر دُرِّ منثور میں فرماتے ہیں: جب نبیِ کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت فرمائی، تو صحابۂ کرام نے عرض کی: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہم اپنے گھر والوں کو کس طرح آگ سے بچائیں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: انہیں ان کاموں کا حکم دو جو اللّٰہ کریم کو پسند ہیں اور اُن کاموں سے منع کرو جو اللّٰہ پاک کو ناپسند ہیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آیتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ جہاں ہم پر اپنی اصلاح ضروری ہے، وہیں اولاد کی اسلامی تعلیم و تربیت کرنا بھی لازم ہے، لہٰذا ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں اور گھر میں جو افراد اس کے ماتحت ہیں ان سب کو اسلامی احکامات کی تعلیم دے یا دلوائے، یونہی اسلامی تعلیمات کے سائے میں ان کی تربیت کرے تاکہ ہم سب جہنم کی آگ سے بچنے میں کامیاب ہوجائیں، آیئے! اسی بارے میں پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

---

1 ۔۔۔ تفسیر در منثور، پ۲۸، التحریم، تحت الآیۃ: ۶، ۸/۲۲۵

وَسَلَّم کے 2 فرامین سنتی ہیں: چنانچہ

اولاد کی تربیت کے متعلق احادیث

1. ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ! (۱) اپنے نبی کی محبت (۲) میرے اہلِ بیت کی محبت اور (۳) قرآنِ پاک کی تعلیم۔[1]

2. ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی نگہبان ہے، بروزِ قیامت عورت سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔[2]

حکیم الاُمَّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: عورت سے سوال ہو گا کہ تُو نے اپنے خاوند کی خدمت کی یا نہیں؟ خاوند کے مال اور اولاد کی خیر خواہی کی یا نہیں؟ کیونکہ بچوں کا پہلا مدرسہ ماں کی گود ہے۔ اس لیے ماں پر لازم ہے کہ ان کی پرورش اور تربیت اچھی کرے، ماں فاطمۃ الزہرا (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) جیسی پرہیز گار بنے تاکہ اس کی اولاد حضرتِ امامِ حُسین جیسی ہونہار ہو۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے بالخصوص ان اسلامی بہنوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو بات بات پر اپنے شوہر کو یہ کہتی سنائی دیتی ہیں بچوں کی دیکھ بھال کرنا، ان کی اچھی تربیت کرنا صرف ہمارے اوپر ہی لازم

1… جامع صغیر، ص ۲۵، حدیث: ۳۱۱

2… بخاری، کتاب العتق، باب کراھیۃ التطاول… الخ، ۲/ ۱۶۰، حدیث: ۲۵۵۴ ملتقطا

3… مرآۃ المناجیح، ۵/ ۳۵۲

کیوں ہے، گھر کے کام بھی ہم کریں، کپڑے بھی ہم دھوئیں، کھانا بھی ہم بنائیں اور بچوں کی اچھی تربیت بھی ہم کریں وغیرہ۔ اس طرح کے جملے بول کر لڑائی جھگڑے کا ماحول بناتی ہیں انہیں چاہئے کہ بیان کردہ دوسری حدیثِ مبارکہ پر غور کریں اور خاتونِ جنت حضرتِ فاطمۃ الزہرہ کی گھریلو زندگی پر غور کریں کہ جنّتی عورتوں کی سردار ہونے کے باوجود گھر کے کام کاج بھی خود کرتی تھیں: چنانچہ

شہزادیٔ کونین کی سادگی

اَمیر المؤمنین، حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا میرے پاس گھر میں خود ہی چکی چلایا کرتیں جس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے، گھر کی صفائی وغیرہ بھی خود ہی کرتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے غبار آلود ہو جاتے اور ہنڈیا کے نیچے آگ بھی خود ہی جلایا کرتیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے ہو جاتے۔ بعض اوقات تنہا گھر کے تمام کام کاج کرنے کی وجہ سے انہیں کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔[1]

جن کا نامِ مُبارَک ہے بی فاطمہ
جو خواتینِ عالَم میں ہیں عالیہ
عابِدہ، زاہِدہ، ساجِدہ، صالحہ
سیّدہ، زاہرہ، طیّبہ، طاہِرہ
جانِ اَحمد کی رَاحت پہ لاکھوں سلام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنّت کی عظمت پہ لاکھوں سلام!

---

1 ۔۔۔ مسندامام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۳۲۲، حدیث: ۱۳۱۲ ملتقطا

گھر کے کام کاج خود کرتی، گھر کی صفائی بھی خود کرتی، کھانا بھی خود بناتی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اپنے شوہر حضرت علی المرتضی کی خدمت بھی کرتی اور حَسَنَینِ کریمین کی اچھی تربیت بھی کرتی تھیں، ہمیں بھی سیدۂ کائنات کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے گھر کے کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ بچوں کی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دینی چاہئے، آیئے! خاتونِ جنّت کی بچوں کی تربیت کے حوالے سے بھی ایک واقعہ سنیں اور اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرنے کی نیت کریں، چنانچہ

بچوں کی تربیت کا انداز

صحابیِ رسول حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضور نبیِ کریم، رءُوْف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے حضرت فاطِمہ کی خدمت میں حاضِر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ حضراتِ حَسَنَینِ کریمین سو رہے تھے اور آپ ان کو پنکھا جَھل رہی تھیں اور زبان سے کلامِ الٰہی کی تلاوت جاری تھی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیّدۂ کائنات حضرتِ فاطمہ اور پہلے کی نیک مسلمان خواتین کا کردار ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے، کیونکہ یہ تربیتِ اولاد کے طریقے جانتی تھیں اور اولاد جیسی عظیم نعمت کی قدر کیا کرتی تھیں۔ یہ نیک خواتین خود بھی نیکیوں بھری زندگی گزارنے والی ہوا کرتی تھیں اور اپنی اولاد کو بھی نیکی کی راہ پر چلنے کی ترغیب دلاتی تھیں، یہی وجہ ہے کہ ان کی اولاد ان کی مطیع و فرمانبردار، آنکھوں کا چین، دل کا سُرور ہوتی اور معاشرے میں ان کا نام روشن کرتی تھی۔ آیئے! ایک اور

---

1 . . . سفینۂ نوح، حصّہ دُوم، ص ۳۵

ماں کی اپنے بچے کی تربیت کا واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

دیہاتی عورت کی اپنے بیٹے کو نصیحت

مشہور بزرگ حضرت امام اصمعی رَحمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دیہاتی عورت کو دیکھا جو اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہہ رہی تھی: بیٹا! عمل کی توفیق اللہ پاک کی طرف سے ہے ☆ اور میں تجھے نصیحت کرتی ہوں کہ چغلی کرنے سے بچتے رہنا کیونکہ یہ دو قبیلوں میں دُشمنی ڈال دیتی ہے، دوستوں کو جُدا کر دیتی ہے۔ ☆لوگوں کے عیب کی ٹوہ میں رہنے سے بچو کہ کہیں تم بھی عیب دار نہ ہو جاؤ۔ ☆عبادت میں دِکھاوا نہ کرنا۔ ☆مال خرچ کرنے میں بُخل سے بچتے رہنا۔ ☆دوسروں کے انجام سے سبق حاصل کرنا۔ ☆لوگوں کا جو عمل تمہیں اچھا لگے اس پر عمل کرنا اور ان میں جو کام تمہیں بُرا لگے اس سے بچتے رہنا کیونکہ آدمی کو اپنے عیب نظر نہیں آتے۔ پھر وہ عورت خاموش ہو گئی تو میں نے کہا کہ اے دیہاتی عورت! تجھے خدا کی قسم! مزید نصیحت کرو۔ اس نے پوچھا: اے شہری! کیا تجھے ایک دیہاتی کی باتیں اچھی لگی ہیں؟ میں نے کہا: خدا کی قسم! اچھی لگی ہیں۔ تو وہ بولی کہ ☆ بیٹا! دھوکا دہی سے بچتے رہنا، کیونکہ تُو لوگوں سے جو معاملات کرتا ہے دھوکا دینا ان میں سب سے بُرا ہے۔ ☆سخاوت، علم، تواضع اور حیا کو اپنا لینا اور اب میں تجھے خدا کے سپرد کرتی ہوں، تم پر سلامتی ہو، اللہ پاک تم پر رحم کرے۔ ☆یاد رکھو! غیبت کرنا حالتِ اسلام میں 30 مرتبہ بدکاری کرنے سے بھی سخت گناہ ہے۔[1]

---

1 . . . آنسوؤں کا دریا، ص۲۴۹

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ایک دیہاتی عورت نے اپنے بچے کی کیسی زبردست تربیت کی اور اس کو چغلی، ریاکاری، دھوکا دہی اور غیبت سے بچنے کا ذہن دیا، واقعی یہ چاروں چیزیں ایسی ہیں کہ بچپن سے ہی بچوں کو ان سے بچنے کی ترغیب دلانی چاہئے کیونکہ اگرچہ (چھوٹے نابالغ) بچوں کو اس کا گناہ نہیں ملتا، لیکن بعض اوقات یہ بچپن کی عادتیں ایسی پختہ ہو جاتی ہیں کہ بڑے ہونے کے بعد ان سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے، بالخصوص چغلی اور غیبت تو وہ چیزیں ہیں جو بھائی کو بہنوں سے، بہنوں کو بھائیوں سے اور اولاد کو والدین تک سے جدا کر دیتی ہیں، ان کی وجہ سے خاندان ٹوٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ جاتی ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ خود بھی غیبت و چغلی سے بچیں اور اپنے بچوں کو بھی ان سے بچنے کی ترغیب دلائیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے غیبت و چغلی کے متعلق 3 فرامینِ مصطفےٰ سنتی ہیں:

1. ارشاد فرمایا: غیبت، چُغل خوری اور بے گناہ لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ پاک (قیامت کے دن) کُتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا۔[1]
2. ارشاد فرمایا: غیبت اور چغلی ایمان کو اس طرح کاٹ دیتی ہیں جس طرح چرواہا درخت کو کاٹ دیتا ہے۔[2]
3. ارشاد فرمایا: چغل خور جنّت میں نہیں جائے گا۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قیامت کی ہولناکیوں سے بچنے اور جنت

1... الترغیب والترھیب، کتاب الادب، الترھیب من النمیمة، ۳/۳۲۵، حدیث: ۱۰
2... الترغیب والترھیب، کتاب الادب، الترھیب من الغیبة... الخ، ۳/۳۳۲، حدیث: ۲۸
3... بخاری، کتاب الادب، باب مایکرہ من النمیمة، ۴/۱۱۵، حدیث: ۶۰۵۶

کی اعلیٰ نعمتیں پانے کے لئے خود کو اور اپنے بچوں کو غیبت و چغلی کے ساتھ ساتھ دیگر گناہوں بھرے کاموں سے بچائیں، اپنے بچوں کو جھوٹ سے بچنے ذہن دیں، اپنے بچوں کو گالی گلوچ سے بچنے کا ذہن دیں، اپنے بچوں کو کسی مسلمان کو دھوکا دینے سے بچنے کا ذہن دیں۔ اپنے بچوں کو نماز کی ترغیب دلائیں، اپنے بچوں کو سنتوں پر عمل کرنے کا جذبہ دلائیں، اپنے بچوں کو بڑوں کا ادب و احترام کا سلیقہ سکھائیں، اپنے بچوں کو قرآنِ کریم کی تلاوت کا عادی بنائیں، اپنے بچوں کو دوسروں سے ہمیشہ حُسنِ سلوک سے پیش آنے کا درس دیں۔ اللہ کریم ہمیں اور ہماری اولاد کو دینِ متین کے مطابق زندگی گزارنے اور دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے کوشش کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آیئے! مل کر دعا کرتی ہیں:

مری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تم بنانا مدنی مدینے والے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ حقیقت ہے کہ انسان جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے، ایسا نہیں ہو سکتا کہ بویا کچھ اور مگر جب کاٹنے کی باری آئی تو نکلا کچھ اور، بس یہی مثال ہماری اولاد کی ہے، ہمیں اپنی اولاد کی ایسی تربیّت کرنی چاہئے کہ وہ بچپن ہی سے اچھّائیوں سے پیار کریں اور بُرائیوں سے بیزار رہیں، اگر ایسا نہ کیا تو ہو سکتا ہے کہ بچّہ بگڑ جائے اور بڑا ہو کر کچھ کا کچھ کر ڈالے، جیسا کہ ایک خطرناک ڈاکو گرفتار کر لیا گیا، مقدمّہ چلا، اُس پر ڈکیتیوں اور قتل و غارتگریوں کی مختلف وارِداتیں ثابت ہو گئیں

جن کے سبب اُسے پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ جب پھانسی کا وَقت قریب آیا تو اُس سے اُس کی آخِری آرزو پوچھی گئی، اُس نے اپنی ماں سے مُلاقات کی خواہش ظاہر کی، چنانچہ

پھانسی کے تختے پر پہنچانے والی ماں ہے

جب اُس کی ماں کو بُلایا گیا، جُوں ہی اُس نے اپنی ماں کو دیکھا، ایک دم اُس پر حملہ کر دیا اور نوچا ناچی اور مارا ماری شروع کر دی، ڈیوٹی پر موجود عملے نے جوں توں زخمی ماں کو بے رَحم بیٹے کے چُنگل سے چھڑایا۔ جب اُس ڈاکو سے اِس سفّاکانہ حَرَکت کا سبب پوچھا گیا تو بولا: مجھے پھانسی کے پھندے تک اِسی ماں نے پہنچایا ہے، دراصل قصّہ یوں ہے کہ میں نے بچپن کے لاشُعُوری کے دور میں نے اسکول کے اندر ایک طالبِ علم کی پنسل چُرا لی اور گھر لا کر اپنی اِس ماں کو دکھائی، اب چاہئے تو یہ تھا کہ وہ مجھے اِس غَلَط کام سے نفرت دلاتی مگر یہ صِرف مُسکرا کر چُپ ہو رہی، اُس وقت مجھ میں عقل ہی کتنی تھی! میں سمجھا کہ میں نے کوئی بَہُت ہی اچّھا کارنامہ انجام دیا ہے! لِہٰذا میرا حوصلہ بڑھا اور میں مزید پنسلیں اور کاپیاں چُرانے لگا، جب بڑا ہوا تو چوری کی عادت کافی پکّی ہو چکی تھی اور دل خوب کُھل گیا تھا لِہٰذا میں نے ڈکیتیاں شُروع کر دیں، اِسی لوٹ مار کے دَوران مجھ سے بعض قتل کی وارِداتیں بھی سر زد ہو گئیں اور میں بہُت "خطرناک ڈاکو" بن گیا۔ آخِر پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہو کر آج اپنی اِسی نالائق ماں کی غَلَط تربیَت کی بدولت چند ہی لمحوں کے بعد اپنے گلے میں پھانسی کا پھندا پہننے والا ہوں۔ (1)

1 . . . نیکی کی دعوت، ص ۵۸۰-۵۸۱

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعہ کو ذکر کرنے کے بعد اَمیرِ اَہلِ سنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: دیکھا آپ نے! بچپن کی غَلَط تربیَت کیسا رنگ لائی! ہو سکتا ہے کہ کوئی سوچے کہ ہم اپنے بچّے کو چور چکار تھوڑے ہی بنا رہے ہیں! ٹھیک ہے، سب ماں باپ ''مَعروف چوری'' یعنی باقاعدہ دوسروں کا مال چُرانے کی تعلیم نہیں دیتے، لیکن صرف چوری ہی کو تو بُرائی نہیں کہتے اور بھی تو بہُت ساری بُرائیاں ہیں جو کئی ماں باپ آج کل اپنی اولاد کو سکھاتے ہیں، مَثَلاً جھوٹ بول کر، دھوکا دے کر، کم ناپ تول کر مال بیچنا وغیرہ۔ کیا سُودی لین دین، ناقِص مال کو عمدہ ظاہر کر کے بیچنے کا گُر سکھانا یا بیٹے کو داڑھی بڑھانے اور بیٹی کو شرعی پردہ کرنے وغیرہ سے روکنا گناہ نہیں؟ کیا اِس طرح کرنے والے مُعاشرے کے **''مُہذَّب چور اور سفید پوش ڈاکو''** نہیں کہلائے جاسکتے؟ یہ دُنیا میں معزّز نظر آنے والے کیا آخِرت میں بھی عزّت ملنے کی امّیدیں باندھے ہوئے ہیں! خدا کی قسم! اُس ڈاکو کو ہونے والی پھانسی کی دُنیوی تکلیف اور اُس ماں کو پہنچنے والی لمحے بھر کی اِیذا کے مقابلے میں اَولاد کو گناہوں کی تربیَت دینے والوں کو ملنے والے عذاب کا کروڑواں حصّہ کروڑہا کروڑ گُنا سے بھی شدید واَشد اور سخت تر ہو گا۔ اَلْاَمان وَ الْحَفِیظ۔ لہٰذا والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو شروع ہی سے نیکیوں اور سنّتوں بھرا مَدَنی ماحول فراہم کریں، ورنہ بُری صحبت کی وجہ سے بگڑ جانے کی صورت میں بازی ہاتھ سے نکل سکتی ہے۔ اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مجھے میری بڑی بہن نے بتایا:

ایک اسلامی بہن نے اپنے بیٹے کی اصلاح کیلئے رو رو کر دُعا کا کہا ہے، بے چاری کہہ

رہی تھی، ہائے! ہائے! میں نے خود ہی اُس کو برباد کیا ہے، اِس کو دعوتِ اسلامی کے مَدرَسۃُ المدینہ میں حِفظ کیلئے تو بِٹھا دیا مگر بے چارہ جو سنّتیں وغیرہ سیکھ کر آتا وہ گھر میں آکر بیان کر دیتا تو ہم اُس کا مذاق اُڑاتے۔ آخِر اُس کا دل ٹوٹ گیا اور اُس نے مدرَسۃُ المدینہ میں جانا چھوڑ دیا۔ اب بُرے دوستوں کی صحبت میں رَہ کر آوارہ ہو گیا ہے، خوش قسمتی سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مل گیا ہے اب میں سخت پچھتا رہی ہوں، ہائے میرا کیا بنے گا!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ایک والدہ نے خود ہی اپنے بیٹے کو دین سے دور کر دیا اور وہ برے دوستوں کی صحبت میں مبتلا ہو کر آوارہ بن گیا، واقعی! فی زمانہ بعض والدین اپنے بچوں کو اسی لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ نہیں ہونے دیتے، انہیں مدرسے اور سنتوں بھرے اجتماعات میں نہیں جانے دیتے کہ یہ مولوی بن جائے گا، ہمیں نماز پڑھنے کا کہے گا، ہمیں تلاوتِ قرآن کا ذہن دے گا، بہنوں کو بے پردگی کرنے سے روکے گا اور انہیں حیا و پردے کا درس دیگا، گھر میں فلمیں ڈرامے نہیں چلنے دے گا اور مدنی چینل دیکھنے کا کہے گا، مولوی بن گیا تو کوئی رشتہ نہیں دے گا وغیرہ وغیرہ۔ اس سوچ کی وجہ سے کئی بچے دین سے دور ہو کر بُرے دوستوں کے ساتھ طرح طرح کے گناہوں میں ملوث ہو جاتے ہیں، اللہ کریم تمام مسلمانوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے اور تمام والدین کو اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اولاد کی اچھی تربیت کرنے کے طریقے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً پہلے کی خواتین کے اپنے بچوں کی تربیت کے واقعات اور تربیت نہ کرنے کے نقصانات سن کر ہمارے دل میں بھی اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنے کا ذہن بنا ہوگا، مگر ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنے کے کونسے طریقے ہیں جن پر عمل پیرا ہوکر ہم اپنے بچوں کی اچھی تربیت کر سکتیں ہیں؟ تو آیئے! اولاد کی اچھی تربیت کرنے کے چند ایسے طریقے سنتی ہیں جن پر عمل کرکے ہم اپنی اولاد کو معاشرے کا ایک اچھا فرد بنا سکتی ہیں: چنانچہ

(1) اللہ پاک کا نام سکھایئے

جب بچہ ذرا ہوشیار ہو جائے اور زبان کھولنے لگے تو سب سے پہلے اس کے خالق ومالک کا نام "اللہ" سکھایئے اور اس بات کی کوشش کی جائے کہ اس کی زبان سے سب سے پہلے کلمہ طیّبہ ہی جاری ہو۔ جیسا کہ

بچوں پر شفقت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہلواؤ۔[1]

ہمارے بزرگانِ دین بھی بچوں کو اللہ کریم کے نام سکھاتے اور ان کی یہی کوشش ہوتی کہ اللہ کریم کا نام ان کی زبانوں پر ایسا جاری ہو جائے کہ ساری زندگی اسی نام کو اپنا وظیفہ بنالیں، چنانچہ

حضرت سہل بن عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تین سال کی عمر میں ہی اپنے ماموں کے

---

1 - - - شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد، ۶/۳۹۷، حدیث: ۸۶۴۹

ساتھ عبادت کرتے، آپ کے ماموں نے فرمایا: روزانہ رات کو سونے سے پہلے یہ کلمات ایک بار پڑھ لیا کرو، اَللّٰهُ مَعِیَ اَللّٰهُ نَاظِرِیْ اَللّٰهُ شَاهِدِیْ۔ یعنی اللہ میرے ساتھ ہے، اللہ مجھے دیکھنے والا ہے، اللہ مجھ پر گواہ ہے۔ جب آپ اس پر عمل کرنے والے بن گئے، تو ارشاد فرمایا: اب اسے روزانہ سات بار پڑھا کرو۔ جب سات مرتبہ پڑھنے پر بھی عمل کی سعادت حاصل کرلی، تو اس کی تعداد پندرہ کروادی۔ پھر آپ ساری زندگی یہی وظیفہ کرتے رہے۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰه! بُزرگانِ دین کی صحبت سے تربیت یافتہ امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه نے اپنی نواسی کے لئے سب گھر والوں کو کہہ رکھا تھا کہ اس کے سامنے "اللہ اللہ کا ذکر کرتے رہیں تاکہ اس کی زبان سے پہلا لفظ "اللہ" نکلے اور جب وہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کی بارگاہ میں لائی جاتی تو آپ خود بھی اس کے سامنے اللہ کا ذکر کرتے۔ جب آپ کی نواسی نے بولنا شروع کیا تو زبان سے پہلا لفظ "اللہ" ہی بولا۔

(2) بچوں کو آقا کریم اور صحابہ کے واقعات سنائیے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسی طرح بچوں کی اچھی تربیت کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اپنے بچوں کو حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام کے واقعات سنائیں! اس کی برکت سے بچوں کے دل میں عشقِ رسول اور صحابۂ کرام کی محبت پیدا ہوگی، آیئے! ترغیب کے لئے آپ کو ایک واقعہ سناتی ہوں، چنانچہ

---

1 ... تذکرۃ الاولیاء، ص۲۲۸

صحابی بننے کا شوق کیسے پیدا ہوا؟

ایک دن اسکول میں استاد صاحب نے چھوٹے بچوں سے پوچھنا شروع کیا کہ کہ آپ بڑے ہو کر کیا بنیں گے، کسی نے کہا: میں ڈاکٹر بنوں گا، کسی نے کہا: میں انجینئر بنوں گا، کسی نے کہا: میں سکول ٹیچر بنوں گا۔ جب استاد صاحب نے اسلم سے پوچھا: آپ کیا بنیں گے؟ تو اسلم نے کہا: میں بڑا ہو کر صحابی بنوں گا، استاد نے کہا: بیٹا آپ کو پتا ہے صحابی کس کو کہتے ہیں ؟ جواب ملا: نہیں۔ تو استاد صاحب نے کہا پھر آپ کو صحابی بننے کا شوق کیسے ملا، تو بتانے لگے: میری والدہ رات کو روزانہ مجھے ایک صحابی کا واقعہ سناتی ہے جس سے میرے دل میں صحابی بننے کی تمنا پیدا ہو گئ۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بچوں کا ذہن خالی ہوتا ہے ہم جس طرح چاہیں ان کے ذہن کو بھر سکتی ہیں۔ اگر ہم اپنے بچوں کو ان مبارک ہستیوں کی سیرت کے نورانی واقعات سنائیں، ان مبارک ہستیوں کی نماز سے محبت کے واقعات سنائیں، ان مبارک ہستیوں کی تلاوتِ قرآن کے واقعات سنائیں، ان مبارک ہستیوں کی آقا کریم سے محبت کے واقعات سنائیں تو یقیناً ہمارے بچوں کے دل میں عشقِ رسول پیدا ہو گا، نمازوں سے محبت اور تلاوتِ قرآن کرنے کا ذہن بنے گا۔ اللہ کریم ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) بچوں کو قرآن سکھائیے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فی زمانہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ بچوں

کو دینی تعلیم اور بالخصوص قرآنِ کریم کی تعلیم بھی دلوایئے، کیونکہ دنیاوی علوم کا فائدہ صرف دنیا تک محدود ہے، جبکہ دینی علوم کا فائدہ قبر و آخرت میں بھی ملے گا۔ قرآن ایک نور ہے اگر بچوں کا دل و دماغ قرآن کی روشنی سے آراستہ کیا جائے تو اس کی برکت سے اُن کا باطن بھی منوّر ہو جائے گا۔ نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اولاد کو تعلیمِ قرآن سے آراستہ کرنے والوں کو کئی بشارتیں عطا فرمائی ہیں: چنانچہ

بچوں کو قرآن سکھانے کے فضائل

نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس شخص نے دنیا میں اپنے بچے کو قرآن پڑھنا سکھایا، تو بروزِ قیامت جنت میں اس شخص کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی بنا پر اہلِ جنّت جان لیں گے کہ اس شخص نے دنیا میں اپنے بیٹے کو قرآن کی تعلیم دلوائی تھی۔ (1)

اُمّت کو قرآن سکھانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی طرح ہو گی اور اس کے والدین کو دو حُلّے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت یہ دُنیا ادا نہیں کر سکتی، تو وہ پوچھیں گے کہ ہمیں یہ لباس کیوں پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچوں کے قرآن کو تھامنے کے سبب۔ (2)

---

1 ۔۔۔ معجم اوسط، ۱/۴۰، حدیث: ۹۶

2 ۔۔۔ مستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب من قرا القرآن وتعلمه... الخ ۲/۲۷۸، حدیث: ۲۱۳۲

دوجہاں کے سلطان، سَرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بیٹے کوناظرہ قرآنِ کریم سکھائے اس کے سب اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4) گھر کا ماحول اچھا بنایئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اوپر بیان کردہ تمام طریقوں کے مطابق بچوں کی تربیت کرنے کے لئے ہمیں گھر کا ماحول اچھا بنانا ہو گا، خود سمیت تمام گھر والوں کو نمازوں اور تلاوتِ قرآن کا پابند بننا ہو گا۔ کیونکہ گھر کا ماحول بچے کی تربیت کا سب سے اہم سبب ہے، بچے کا زیادہ وقت گھر اور بالخصوص ماں کے ساتھ گزرتا ہے، اس لئے ماں کو چاہئے کہ وہ نیک ہو، نمازوں کی پابند ہو، تلاوتِ قرآن کی عادی ہو تو بچے میں بھی یہ عادتیں پیدا ہوں گی۔ اس کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ آپ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، ہر بدھ کو ہونے والے اجتماع میں شرکت کی نیت کر لیجئے، گھر میں مدنی چینل چلایئے اور ہر ہفتے کو ہونے والے مدنی مذاکرے کو دیکھنے کی نیت کر لیجئے اور اپنے گھر میں درسِ فیضانِ سنّت شروع کر دیجئے، جس کی برکت سے نہ صرف آپ کے بچے بلکہ بچوں کے ابو بھی نیک بن جائیں گے۔

یاد رکھئے! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جب گھر کا ماحول اچھا ہو، گھر میں اللہ ورسول کی اطاعت وفرمانبرداری والے کام ہوتے ہوں، گھر میں تلاوت قرآن کرنے والے موجود ہوں، گھر میں نمازوں کی پابندی کرنے والے ہوں تو بچوں کو بھی دینی تعلیم

---

1 . . . معجم اوسط، ۱/۵۲۴، حدیث: ۱۹۳۵

کا شوق و ذوق نصیب ہوتا ہے۔

گھر کے ماحول کی برکتیں

امامِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی ذاتِ گرامی کو ہی دیکھ لیجئے کہ گھر کا ماحول اچھا ہونے کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے ساڑھے چار سال کی ننھی سی عمر میں قرآنِ مجید ناظِرہ مکمّل پڑھ لیا۔6 سال کے تھے کہ ربیع الاول کے مبارک مہینے میں مِنبر پر جلوہ افروز ہو کر مِیلادُ النّبی کے موضوع پر ایک بہُت بڑے اجتِماع میں بہترین تقریر فرما کر عُلَمائے کرام اور مشائخ عِظام سے داد وُصول کی۔چھ سال کی عمر میں ہی آپ نے بغداد شریف کی سمت معلوم کرلی،پھر ساری زندگی غوثِ اعظم کے مبارک شہر کی طرف پاؤں نہ پھیلائے۔ نَماز سے تو عشق کی حد تک لگاؤ تھا، چُنانچِہ نَمازِ پنج گانہ باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ مسجِد میں جاکر ادا فرمایا کرتے،جب کبھی کسی خاتون کا سامنا ہوتا تو فوراً نظریں نیچی کرتے ہوئے سر جھکا لیا کرتے۔ 7 سال کے تھے کہ ماہِ رَمَضانُ المبارک کے روزے رکھنا شروع کر دیئے۔ (1)

اَمیرِ اَہلِ سنّت کی بچپن میں تربیت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس طرح کی مثالیں ہمارے معاشرے میں بھی موجود ہیں کہ گھر کا ماحول اچھا ہونے کی وجہ سے بچے نہ صرف خود نیک بنتے ہیں، بلکہ ان کی برکت سے کئی لوگوں کی اصلاح کا سامان ہو جاتا ہے، دورِ حاضر میں بھی

1...تذکرۂ امام احمد رضا، ص ۳

امیر اہلِ سنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جیسی ہستی ہمارے سامنے ہے، والدِ محترم کا سایۂ شفقت سر سے اٹھ جانے کے بعد والدۂ محترمہ نے آپ کی ایسی تربیت فرمائی کہ آپ کو دیکھ کر رشک آتا ہے۔

والدۂ محترمہ کے تقویٰ و پرہیز گاری کے پیکر ہونے کی وجہ سے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی بچپن سے ہی خوفِ خدا اور پرہیز گاری کے پیکر تھے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: جب میں چھوٹا اور ناسمجھ تھا تو غربت اور یتیمی کا دور تھا۔ حصولِ معاش کے لئے بھنے ہوئے چنے اور مونگ پھلیاں چھیلنے کے لئے گھر میں لائی جاتی تھیں۔ ایک سیر چنے چھیلنے پر چار آنے اور ایک سیر مونگ پھلیاں چھیلنے پر ایک آنہ مزدوری ملتی۔ ہم سب گھر والے مل کر اسے چھیلتے۔ میں ناسمجھی کے باعث کبھی کبھار چند دانے منہ میں ڈال لیتا اور پھر پریشان ہو کر والدۂ محترمہ سے عرض کرتا کہ ماں! مونگ پھلی والے سے معاف کرا لینا۔ والدۂ محترمہ سیٹھ سے کہتیں کہ بچے دو دانے منہ میں ڈال لیتے ہیں۔ وہ کہہ دیتا: کوئی بات نہیں۔ میں پھر بھی سوچتا کہ میں نے تو دو دانے سے زیادہ کھائے ہیں، مگر ماں نے صرف دو ہی دانے معاف کروائے ہیں! بعد میں جب شعور آیا تو پتا چلا کہ دو دانے محاورہ ہے اور اس سے مراد تھوڑے دانے ہی ہیں اور میں کبھی تھوڑے دانے کھالیتا تھا۔(1)

کتاب "تربیتِ اولاد" حاصل کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ بچپن کی اچھی تربیت ہی ہے کہ آپ

---

1. . . امیر اہلسنت کی احتیاطیں، ص۲۶

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صرف خود تقویٰ و پرہیز گاری کے پیکر، خوفِ خدا سے معمور اور قرآن و سنت کے پابند ہیں بلکہ آپ کی اولاد اور آپ سے محبت کرنے والے بھی نیک ہیں اور جو بھی آپ کے دامن سے وابستہ ہو جاتا ہے اس کا دل عشقِ رسول سے جگمگا اٹھتا ہے، اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اپنی اور اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں اور دنیا و آخرت میں کامیابی دلوانے والے اعمال پر کمر بستہ ہو جائیں۔ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرنے کے مزید طریقے جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"تربیتِ اولاد"** کو حاصل کر کے اس کا مطالعہ کیجئے اور اپنی اولاد کی اچھی تربیت کر کے انہیں دنیا و آخرت کا کامیاب انسان بنائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نام رکھنے کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے نام رکھنے کے چند آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آبا کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔[1] (2) ارشاد فرمایا: انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ناموں پر نام رکھو۔[2] ☆ بچّے کی کُنیت رکھنا جائز ہے اور حُصُولِ برکت کے لئے بزرگوں کی نسبت سے کُنیت رکھنا بہتر ہے، مثلاً ابوتُراب (یہ

1- - - ابوداود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۴۸

2- - - ابوداود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۵۰

حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کُنیت ہے) وغیرہ[1] ☆ عبدُالمصطفٰے، عبدُالنبی اور عبدُالرسول نام رکھنا بالکل جائز ہے کہ اس سے شرفِ نسبت مقصود ہے۔ عبد کے دو معانی ہیں، بندہ اور غلام، اس لئے یہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسین وغیرہ نام رکھنا جن میں غلام کی نسبت انبیا وصالحین کی طرف کی گئی ہو، بالکل جائز ہے۔[2] ☆ محمد بخش، احمد بخش، پیر بخش اوراسی قسم کے دوسرے نام رکھنا جس میں نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملایا گیا ہو، بالکل جائز ہے(کہ اصل دینے والا صرف اور صرف اللہ پاک ہی ہے، اللہ پاک جسے چاہے اختیار دے تو اللہ پاک کے اختیار دینے سے ہی کوئی نبی، ولی دے سکتا ہے)۔[3] ☆ طٰهٰ، یٰسین نام نہ رکھے جائیں کہ یہ الفاظ مُقَطَّعَاتِ قُرآنیہ میں سے ہیں جن کے معانی معلوم نہیں۔[4] ☆ جو نام بُرے ہوں اُنہیں بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں۔[5]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16(312صفحات) 120صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** هَدِيَّةً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

---

1 . . . بہار شریعت، حصہ:۱۶، ۳/۶۰۳ مفہوما
2 . . . بہار شریعت، حصہ:۱۶، ۳/۶۰۴ ماخوذا
3 . . . بہار شریعت، حصہ:۱۶، ۳/۶۰۴
4 . . . بہار شریعت، حصہ:۱۶، ۳/۶۰۵
5 . . . بہار شریعت، حصہ:۱۶، ۳/۶۰۳

بیان: 6 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه — وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه — وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرودِ پاک کی فضیلت

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہدا کے ساتھ رکھے گا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

1۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی الصلوة علی النبی۔۔۔ الخ، ۱۰/ ۲۵۳، حدیث: ۱۷۲۹۸

2۔۔۔ معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کیئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نکاح بڑا مقدّس رشتہ ہے، دینِ اسلام میں اسے بڑی اہمیت حاصل ہے، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم مولائے کائنات، حضرت علی اور شہزادیِ کونین حضرت فاطمہ زہرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے نکاح کا واقعہ، اس سے حاصل ہونے والے نکات، شادی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق کرنے کا آسان طریقہ، شادی کے حوالے سے بُزرگانِ دین کے واقعات اور شادی میں ہونے والی خرافات کی مذمت کے بارے میں سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں پورا بیان اچھّی اچھّی نیّتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

میرا رب تو مجھے دیکھ رہا ہے

حضرت اسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ

عَنْہُ اکثر رات کے وقت مدینہ منورہ کا دورہ فرماتے تا کہ اگر کسی کو کوئی حاجت ہو تو اسے پورا کریں، ایک رات میں بھی ان کے ساتھ تھا، آپ چلتے چلتے اچانک ایک گھر کے پاس رک گئے، اندر سے ایک عورت کی آواز آ رہی تھی: بیٹی دودھ میں تھوڑا سا پانی ملا دو۔ لڑکی یہ سن کر بولی: امی جان! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب نے کیا حکم جاری فرمایا ہے۔ اس کی ماں بولی: بیٹی! ہمارے خلیفہ نے کیا حکم جاری فرمایا ہے؟ لڑکی نے کہا: امیر المؤمنین نے یہ اعلان کروایا ہے کہ کوئی بھی دودھ میں پانی نہ ملائے۔ ماں نے یہ سن کر کہا: بیٹی! **اب تو تمہیں حضرت عمر نہیں دیکھ رہے،** انہیں کیا معلوم کہ تم نے دودھ میں پانی ملایا ہے، جاؤ اور دودھ میں پانی ملا دو۔ لڑکی نے یہ سن کر کہا: خُدا کی قسم! میں ہرگز ایسا نہیں کر سکتی کہ ان کے سامنے تو ان کی فرمانبرداری کروں اور ان کی غیر موجودگی میں ان کی نافرمانی کروں، اس وقت اگرچہ مجھے امیر المؤمنین حضرت عمر نہیں دیکھ رہے، لیکن **میرا رب تو مجھے دیکھ رہا ہے،** میں ہرگز دودھ میں پانی نہیں ملاؤں گی۔

حضرت اسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: یہ سن کر حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مجھ سے فرمایا: اے اسلم! اس گھر کو اچھی طرح پہچان لو۔ پھر آپ ساری رات اسی طرح گلیوں میں دورہ کرتے رہے، جب صبح ہوئی تو مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: اے اسلم! اس گھر کی طرف جاؤ اور معلوم کرو کہ وہاں کون کون رہتا ہے؟ اور یہ بھی معلوم کرو کہ وہ لڑکی شادی شدہ ہے یا نہیں؟ حضرت اسلم فرماتے ہیں: میں اس گھر کی طرف گیا اور ان کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ اس گھر میں ایک بیوہ عورت اور اس کی

بیٹی رہتی ہے اور اس کی بیٹی کی ابھی تک شادی نہیں ہوئی۔ معلومات حاصل کرنے کے بعد میں حضرت عمر کے پاس آیا اور انہیں ساری تفصیل بتائی، آپ نے فرمایا: میرے تمام بیٹوں کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ جب سب آپ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے ان سے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شادی کرنا چاہتا ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عبد الرحمن نے عرض کی: ہم تو شادی شدہ ہیں۔ پھر حضرت عاصم بن عمر نے کھڑے ہو کر شادی کی حامی بھر لی۔

حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس لڑکی کو اپنے بیٹے سے شادی کے لئے پیغام بھیجا جو اس نے بخوشی قبول کر لیا۔ اس طرح حضرت عاصم کی شادی اس لڑکی سے ہو گئی اور پھر ان کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی اور اس لڑکی سے حضرت عمر بن عبد العزیز کی ولادت ہوئی۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ہوتا ہے خوفِ خُدا، یہ ہوتا ہے تقویٰ و پرہیز گاری، یہ ہوتی ہے اپنے ربِّ کریم سے شرم و حیا، اس نوجوان لڑکی نے اپنی والدہ کو کیسا خوبصورت جواب دیا کہ اگرچہ امیر المومنین مجھے نہیں دیکھ رہے، لیکن میرا ربّ تو مجھے دیکھ رہا ہے، واقعی جو جس قدر نیک ہوتی ہیں ان کے دل میں رب کا خوف بھی اتنا زیادہ ہوتا ہے وہ اکیلی ہوں یا سہیلیوں میں، گھر میں ہوں یا ضرورت کی بنا پر باہر جانا پڑے۔ الغرض ہر وقت اپنے رب سے ڈرتی ہیں اور گناہوں سے باز رہتی ہیں، جو ربِّ کریم سے ڈرتی ہیں، اللہ پاک انہیں دنیا میں انعامات اور آخرت میں جنتی نعمتوں سے نوازتا ہے، جیسا کہ اس غریب گھر کی لڑکی کو دنیاوی انعام یہ نصیب ہوا کہ اَمیر المومنین حضرت

---

1 ۔۔۔ عیون الحکایات، الحکایۃ الثانیۃ عشرۃ، ص۲۸-۲۹

عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے گھر کی بہو بنی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے بیٹے حضرت عاصم سے شادی ہوئی اور ان کی اولاد سے دوسرے عمر یعنی حضرت عمر بن عبد العزیز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ پیدا ہوئے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز کیسی شخصیت تھے؟ آیئے! ان کی مختصر سیرت سنتی ہیں: چنانچہ

حضرت عمر بن عبد العزیز کی مختصر سیرت

✪ اَمیر المومنین حضرت عمر بن عبدُ العزیز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ 61 یا 63 ہجری میں مدینۂ منورہ میں پیدا ہوئے۔ ✪ مدینے شریف میں ہی علم و عمل کی منزلیں طے کیں۔ ✪ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نہ صرف خود زبردست عالمِ دین تھے، بلکہ علم و علما کے قدر دان بھی تھے۔ ✪ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے: اگر تم سے ہو سکے تو عالم بنو یہ نہ ہو سکے تو طالبِ علم بنو، یہ بھی نہ ہو سکے تو علما سے محبت رکھو اور یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم ان سے بُغض (دشمنی) نہ رکھو۔ ✪ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ 25 سال کی عمر میں مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور طائف کے گورنر بنے۔ ✪ اور خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کی وفات کے بعد 36 سال کی عمر میں جمعہ کے دن مسلمانوں کے خلیفہ بنے۔ ✪ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے اس شان سے منصبِ خلافت کو نبھایا کہ آپ کو ثانیٔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کہا جاتا ہے۔ ✪ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا زمانۂ خلافت ڈھائی سال ہے۔ ✪ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ 25 رجب 101 ہجری بدھ کے دن تقریباً 39 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ✪ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا مزار ملکِ شام میں ہے۔[1] اللہ پاک ان پر رحمت فرمائے اور ان کے

1 . . . حضرت عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات، ماخوذاً

صدقے ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ والے واقعہ سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ غریب گھر کی نیک سیرت اور خوفِ خُدا رکھنے والی لڑکی کو وقت کے خلیفہ نے اپنے گھر کی بہو بنانے کو ترجیح دی، حضرت عمر نے یہ نہیں دیکھا کہ وہ لڑکی مالدار خاندان سے ہے یا نہیں، بلکہ یہ دیکھا کہ لڑکی خوفِ خُدا والی ہے، نیک سیرت ہے، تقویٰ و پرہیز گاری کی پیکر ہے تو اپنے بیٹے کا نکاح اس سے کروا دیا۔

ہمارے بُزرگانِ دین نہ صرف اپنے بچّوں کے لیے نیک رشتے تلاش کرتے، بلکہ دوسروں کو بھی خوفِ خُدا رکھنے والے نیک اور اچھے رشتوں کو ترجیح دینے کی ترغیب دلاتے تھے، چنانچہ

بیٹی کی شادی کہاں کروں؟

مشہور تابعی بُزرگ، حضرت حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی: میری ایک ہی بیٹی ہے جس سے میں بہت محبت کرتا ہوں، اس کے کئی رشتے آئے ہیں، آپ مجھے کس سے شادی طے کرنے کا مشورہ دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اس کی ایسے شخص سے شادی کرو جو "خوفِ خُدا" والا ہو، کیونکہ اگر ایسا شخص تمہاری بیٹی سے محبت کرے گا تو اسے عزت دے گا اور اگر نفرت بھی کرے گا تو (خوفِ خدا کی وجہ سے) ظلم نہیں کرے گا۔[1]

1 - - - شرح السنۃ، کتاب النکاح، باب اختیار الدین، ۹/۵، حدیث: ۲۲۳۴

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے ہمیں بھی یہ درس ملتاہے کہ اپنی اولاد کے لئے نیک سیرت رشتے تلاش کریں، کیونکہ بچوں کی شادی کے لئے سب سے پہلا مرحلہ رشتہ تلاش کرنے کا ہوتا ہے، لہٰذا جب بھی اپنے بچوں کی شادی کریں تو ان کے لئے دیندار، نیک نمازی اور خوفِ خدا رکھنے والا رشتہ تلاش کریں۔ کیونکہ نیک سیرت ماؤں کی برکت یہ ہوتی ہے کہ ان کی اولاد متقی و پرہیز گار بنتی ہے۔ انہیں انعام و اکرامات سے نوازا جاتا ہے۔ ان کی اولاد کی بہترین پرورش ہوتی ہے۔ بلکہ ایسے کئی واقعات ہیں کہ ماؤں کے نیک ہونے کی وجہ سے ان کے بچے نیک بلکہ بعض تو ماں کے پیٹ سے ہی حافظِ قرآن پیدا ہوئے، جیسا کہ

ہمارے غوثِ پاک حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پیدا ہوتے ہی 18 پاروں کے حافظ تھے۔ مشہور ولیُ اللہ حضرت خواجہ بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 15 پاروں کے حافظ تھے۔ ایسے اور بھی بہت سے واقعات ہیں کہ ماں کے پیٹ میں ہوتے ہوئے بچے قرآنِ پاک کے پارے حفظ کرلیا کرتے تھے، کیونکہ ان کی مائیں ان کے پیٹ میں ہوتے ہوئے قرآن پڑھا کرتیں تھیں۔

پہلے کی مائیں آج کی طرح بے حیائی نہیں کرتی تھیں۔ پہلے کی مائیں ٹی وی پر فلمیں ڈرامے نہیں دیکھتی تھیں، پہلے کی مائیں برائی اور بے حیائی کے کام نہیں کرتی تھیں، پہلے کی مائیں بے پردہ نہیں گھومتی تھیں، بلکہ اپنی اولاد کی پرورش میں ان کا خاص کردار ہوتا تھا اور جب ایسی اولاد دنیا میں آتی تو وہ اچھے کارنامے سر انجام دیتی تھی۔ ان کی ماؤں کی پرہیز گاری، ان کی ماؤں کا تقویٰ، ان کی ماؤں کا خوفِ خُدا، ان کی ماؤں کی حیا ان

کی اولاد کی رگ و پے میں داخل ہو جایا کرتی تھی، جس کی وجہ سے وہ شرم و حیا کی پیکر اور خوفِ خدا والی بنتی تھی۔ اللہ کریم ہمیں بھی ان عورتوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نِکاح کے مقدّس رشتے کی بدولت صرف دولہا دُلہن ہی ایک دوسرے سے وابستہ نہیں ہوتے، بلکہ دو خاندان بھی آپس میں جڑ جاتے ہیں۔ نکاح ایسا رشتہ ہے جس سے نیا خاندان بنتا ہے، نکاح سے ایک نیا گھر آباد ہوتا ہے، نکاح کے ذریعے نسل آگے بڑھتی ہے، شادی کے لئے رشتہ دیکھنا، پَرکھنا پھر اس رشتے کو منظور یا نامنظور کرنا بہت اہم فیصلہ ہوتا ہے۔ اس کے اَثْرات (Effects) کئی زندگیوں پر پڑتے ہیں۔ دینِ اسلام نے رشتہ تلاش کرنے کے حوالے سے بھی ہماری بہترین راہنمائی کی ہے، یہی وجہ تھی کہ اللہ والے اپنی آنے والی نسلوں کو نیک بنانے کے لئے اپنے بچوں کی شادی کے حوالے سے بڑی احتیاط فرماتے، اپنے بچوں کے لئے سلجھے ہوئے، نیک، متقی اور عبادت و ریاضت کے پیکر لڑکے لڑکیاں تلاش کرتے تھے، اپنی اولاد کے لئے دیندار رشتوں کو ترجیح دیا کرتے تھے، آیئے! ایک واقعہ سنتی ہیں:

تلاشِ رشتہ

حضرت شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے، لیکن آپ نے زہد و تقویٰ اختیار فرمایا ہوا تھا اور دنیاوی مشاغل سے بہت دور ہو چکے تھے۔ آپ کی ایک صاحبزادی تھیں جو بہت حسین و جمیل اور نیک و پرہیز گار تھیں۔ ایک دن اس

صاحبزادی کے لئے بادشاہِ کرمان نے نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ ملکہ بن کر میری بیٹی دنیا کی طرف مائل ہو۔ اس لئے آپ نے کہلا بھیجا کہ مجھے جواب کے لئے تین روز کی مہلت دیں۔ اس دوران آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مسجد مسجد گھوم کر کسی نیک نوجوان کو تلاش کرنے لگے۔ دورانِ تلاش ایک لڑکے پر آپ کی نگاہ پڑی جس کے چہرے پر عبادت وپرہیزگاری کا نور چمک رہا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس سے پوچھا: تمہاری شادی ہوچکی ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ حضرت شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پوچھا: کیا ایسی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتے ہو جو قرآنِ مجید پڑھتی ہے، نماز روزہ کی پابند ہے، خوبصورت پاکباز اور نیک ہے۔ اس نے کہا: میں تو ایک غریب شخص ہوں بھلا مجھ سے ایسی نیک لڑکی کا رشتہ کون کریگا؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں کرتا ہوں، یہ دراہم لو اور ایک درہم کی روٹی، ایک درہم کا سالن اور ایک درہم کی خوشبو خرید لاؤ۔

نوجوان وہ چیزیں لے آیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی بیٹی کا نکاح اس نیک نوجوان کے ساتھ کر دیا۔ بیٹی جب رخصت ہو کر شوہر کے گھر آئی تو اس نے دیکھا کہ گھر میں پانی کی ایک صُراحی کے سوا کچھ نہیں ہے اور اس صُراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی دیکھی۔ پوچھا: یہ روٹی کیسی ہے؟ شوہر نے جواب دیا: یہ کل کی باسی روٹی ہے، میں نے افطار کے لئے رکھ لی تھی۔ یہ سن کر کہنے لگیں کہ مجھے میرے گھر چھوڑ آیئے۔ نوجوان نے کہا: مجھے تو پہلے ہی اندیشہ تھا کہ شیخ کرمانی کی بیٹی مجھ جیسے غریب انسان کے گھر نہیں رُک سکتی۔ لڑکی نے کہا: میں آپ کی غریبی کے باعث نہیں لوٹ رہی ہوں، بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ کہ مجھے آپ کا توکل کمزور نظر آرہا ہے، مجھے اپنے والد پر حیرت ہے کہ

انہوں نے آپ کو پاکیزہ خصلت، عفیف اور نیک کیسے کہا جب کہ آپ کا ربِّ کریم پر بھروسے کا یہ حال ہے کہ روٹی بچا کر رکھتے ہیں۔ یہ باتیں سن کر نوجوان بہت متاثر ہوا اور ندامت کا اظہار کیا۔ لڑکی نے پھر کہا: میں ایسے گھر میں نہیں رک سکتی، جہاں ایک وقت کی خوراک جمع کرکے رکھی ہو، اب یہاں میں رہوں گی یا یہ روٹی۔ یہ سن کر نوجوان فوراً باہر نکلا اور اس روٹی کو راہِ خدا میں خیرات کر دیا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے ان والدین کو درسِ عبرت حاصل کرنا چاہئے کہ جب ان کے سامنے کسی نیک و پرہیزگار لڑکے یا لڑکی کا رشتہ پیش کیا جائے تو صرف اس وجہ سے انکار کر دیتے ہیں کہ ☆وہ سنتوں کے عامل ہیں، ☆نمازی ہیں، ☆دیندار ہیں ☆لڑکے کے چہرے پر داڑھی ہے، ☆فلاں زبان و ثقافت سے تعلق رکھتا ہے۔ ہمیں تو ماڈرن لڑکے لڑکیوں کا رشتہ چاہئے، ہمیں تو دنیادار رشتہ چاہئے، ہمیں تو مال و دولت والے گھر کا رشتہ چاہئے، بلکہ بعض خاندانوں کی طرف سے تو ڈیمانڈ ہوتی ہے، لڑکا فیشن کرنے والا ہو، کلین شیو ہو، لڑکی پردہ نہ کرتی ہو، لڑکی فیشن ایبل ہو، شرماتی نہ ہو، اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو بھلے قرآن نہ آتا ہو، مزید کس کس طرح رشتوں کی تلاش کی میں خواہشات کی جاتی ہے، آیئے! اس حوالے سے مُحرم الحرام 1439 کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے کچھ باتیں سنتی ہیں: چنانچہ

رشتے مشکل کیوں؟

ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں ہے کہ فی زمانہ رشتہ تلاش کرنے میں کئی غَلَط انداز اختیار

1... روض الریاحین، الحکایۃ الثانیہ والتسعون بعد المائۃ، ص ۱۹۲

کئے جاتے ہیں، عام طور پر لڑکے والوں کی تمنا یہ ہوتی ہے: (1) ”آنے والی“ امیر باپ کی بیٹی ہو۔ (2) ماں باپ کی اِکلوتی ہو تو کیا ہی بات ہے۔ (3) لڑکی کے بھائی اعلیٰ سرکاری عُہدوں پر فائز ہوں۔ (4) اور اگر کئی بھائیوں کی ایک ہی بہن ہو تو سونے پہ سہاگا، کیونکہ اس سے تحائف ملنے کے اِمکانات بڑھ جاتے ہیں۔ (5) بہو خوب جہیز لے کر آئے۔ (6) بیٹے کو سَلامی میں موٹر سائیکل یا گاڑی ملے۔ (7) کوئی پلاٹ یا مکان بھی مل جائے۔ (8) بہو کا والد اپنے داماد کو کوئی کاروبار ہی شروع کروا دے۔ (9) لڑکی کسی اچھی جگہ نوکری (Job) کرتی ہو وغیرہ۔

غور کیا جائے تو ان سب میں للچائی ہوئی نظروں سے دوسروں کے مال کو دیکھنا ہے، شریعت میں جہاں اس کی مَذمّت بیان کی گئی ہے، وہیں لوگوں کے مال سے بے رغبتی کو ہر دل عزیز بننے کا نسخہ بتایا گیا ہے، چنانچہ

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دُنیا سے بے رَغبت ہو جاؤ، اللہ کے محبوب بن جاؤ گے اور لوگوں کے پاس جو کچھ (مال واَسبابِ دُنیا) ہے اُس سے بے نیاز ہو جاؤ تو لوگ بھی تمہیں محبوب بنالیں گے۔[1]

اسی طرح لڑکی والوں کی عموماً یہ خواہش ہوتی ہے: (1) لڑکا اسمارٹ (Smart) اور فیشن ایبل (Fashionable) ہو۔ (2) باپ کی جائیداد و کاروبار کا اِکلوتا وارث ہو۔ (3) نندیں نہ ہوں۔ (4) اگر ہوں تو ”اپنے گھر کی ہو چکی ہوں“ تا کہ ہماری بیٹی سسرال میں راج کرے۔ (5) لڑکا نوٹوں میں کھیلتا ہو (اگرچہ حرام سے کمائے گئے ہوں)۔ (6) تنخواہ

---

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب التوبة والزھد، باب الترغیب فی الزھد...الخ ۴/۷۴، حدیث: ۴۹۱۸

معقول بھی ہو تو نظر اس پر ہوتی ہے کہ ''اُوپر کی کمائی'' کتنی بنالیتا ہے۔ (7) لڑکا بیرونِ ملک ہو تو گھر بھر کی چاندی ہو جائے گی وغیرہ۔

اپنے بچوں کی شادی دیندار گھر میں کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ اس طرح کی سوچ اپنے دلوں سے نکال کر اپنے بچوں کی شادی دیندار خاندان میں کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ دینِ اسلام میں ہمارے لئے کامیابی ہی کامیابی ہے، اگر ہم دینِ اسلام کے ضابطوں اور اصولوں پر زندگی بسر کریں اور سیرتِ رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مطابق زندگی گزاریں اور اپنے بچوں کی شادی کریں تو ہمیں کسی بھی مقام پر مشکل پیش نہیں آئے گی، بلکہ ہماری اور بچوں کی زندگیاں بڑی سہل، آسان اور کامیاب ہو جائیں گی۔ آیئے! اس بارے میں دو فرامینِ مصطفےٰ سنتی ہیں: چنانچہ

ارشاد فرمایا: عورت سے شادی کرنے میں چار چیزیں دیکھی جاتی ہیں۔ دولت مندی، خاندانی شرافت، خوبصورتی، دینداری۔ لیکن تم دینداری کو ان سب چیزوں پر مُقَدَّم سمجھو۔[1]

ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس ایسے لڑکے کا رشتہ آئے جس کی دین داری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو اُس سے (اپنی بیٹی کا) نکاح کرو، اگر ایسا نہ کروگے تو زمین میں فتنے اور لمبے چوڑے فساد برپا ہو جائیں گے۔[2]

---

1 ... بخاری، کتاب النکاح، باب الاکفاء فی الدین، ۳/۴۲۹، حدیث ۵۰۹۰

2 ... ترمذی، کتاب النکاح، باب اذا جاءکم من ترضون... الخ، ۲/۳۴۴، حدیث: ۱۰۸۶

حکیمُ الاُمَّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لڑکی کے لیے دیندار، عادات و اطوار کا دُرُست لڑکا مل جائے تو محض مال کی ہَوس میں اور لکھ پتی کے انتظار میں جوان لڑکی کے نکاح میں دیر نہ کرو، اگر مالدار کے انتظار میں لڑکیوں کے نکاح نہ کیے گئے تو اِدھر تو لڑکیاں بہت کنواری بیٹھی رہیں گی اور اُدھر لڑکے بہت سے بے شادی رہیں گے جس سے بدکاری پھیلے گی اور لڑکی والوں کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا، نتیجہ یہ ہو گا کہ خاندان آپس میں لڑیں گے، قتل و غارت ہوں گے، جس کا آج کل ظُہور ہو رہا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

منگنی کرنا کیسا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رشتہ طے ہو جانے کے بعد منگنی کا موقع آتا ہے، منگنی اسلامی تعلیمات کے مطابق کرنا جائز ہے مگر افسوس! فی زمانہ منگنی میں خرافات (غلط باتیں) پائی جاتی ہیں، آیئے! منگنی میں ہونے والی چند غلط باتیں اور ان سے کس طرح بچا جا سکتا ہے اس حوالے سے کچھ باتیں سنتی ہیں، یاد رکھئے! منگنی یہ نکاح کا وعدہ ہے یعنی لڑکے اور لڑکی کے والدین ایک دوسرے سے اپنے بچّوں کی شادی کا جو مُعاہَدہ کرتے ہیں مثلاً لڑکے کے والدین کہتے ہیں کہ آج سے آپ کی بیٹی ہماری ہوئی یا لڑکی کے والدین کہتے ہیں کہ آج سے آپ کا بیٹا ہمارا ہوا وغیرہ تو یہ جو وعدۂ نکاح یا بات پکّی کرنا ہے یہی در حقیقت منگنی ہے اور یوں کہنے میں دینِ اسلام میں کوئی حرج نہیں اور یہ بالکل جائز ہے، حکیمُ الاُمَّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منگنی دراصل

1... مرآۃ المناجیح، ۵/۸ ملتقطا

نکاح کا وعدہ ہے اگر یہ نہ ہو جب بھی کوئی حرج نہیں۔[1]

منگنی کی بے ہودہ رسمیں

مگر افسوس! فی زمانہ کم علمی اور دینِ اسلام سے دوری کی وجہ سے منگنی کا جو انداز ہمارے مُعاشَرے میں رائج ہے وہ اپنے دامن میں ایک دو نہیں، بلکہ درجنوں خِلافِ غیرت و خِلافِ شریعت کاموں کو لئے ہوئے ہے۔ منگنی کی باقاعدہ تقریب رکھی جاتی ہے، جس میں لڑکا لڑکی اور اُن کے والدین اپنے عزیز و اَقارب، دوست اَحباب اور محلّہ داروں کو دعوت دیتے ہیں، منگنی والے دن جب یہ سب پنڈال (یعنی شامیانے یا شادی ہال وغیرہ) میں جمع ہوتے ہیں، تو لڑکا **"نصف دُولھا بن کر"** اپنے قریبی دوستوں اور رشتے داروں کے ساتھ مَنْچ (Stage) پر آکر کرسی پر بیٹھتا ہے، اسی طرح لڑکی بھی مکمل سَج دَھج کے ساتھ **"نصف دُلہن بن کر"** اپنی سہیلیوں اور بہنوں کے ہمراہ مَنْچ (Stage) پر آکر اپنے ہونے والے شوہر کے برابر میں بیٹھتی ہے اور پھر ایک طوفانِ بدتمیزی برپا ہو جاتا ہے، غیرت و حیا کو بالائے طاق رکھ کر بہت سے غیر شَرعی کاموں کا اِرتکاب کیا جاتا ہے اور دُکھ کی بات یہ بھی ہے کہ بہت سے لوگوں کی ان کاموں کے غیر شَرعی ہونے کی طرف یا تو توجّہ ہی نہیں ہوتی یا پھر وہ بے پروائی کا مُظاہَرہ کرتے ہیں، اس موقع پر پردے کا کوئی اِہتِمام ہی نہیں کیا جاتا، مُووی بنانے والا غیر مرد صرف مَردوں ہی کی نہیں عورتوں اور لڑکیوں کی بھی مُووی بناتا ہے، بلکہ نوجوان لڑکیاں انتہائی اِہتِمام کے ساتھ وہاں موجود بہت سے غیر مَردوں کے سامنے ننگے سر مختلف زاویوں سے مُووی

---

[1] ...اسلامی زندگی، ص ۳۹

بنواتی ہیں، نَفْسانی خواہشات کو اُبھارنے اور بھڑکانے والے بے ہودہ اشعار پر مشتمل عشقیہ و فِسقیہ گانے بلند آواز میں چلائے جاتے ہیں، پھر ان خُرافات کا آغاز ہوتا ہے جسے ”رَسْم“ کا نام دیا جاتا ہے۔ خواتین و مرد حضرات لڑکے اور لڑکی کو اپنے ہاتھ سے مِٹھائی کِھلاتے ہیں اور اِس دوران بھی جو بے تکلّفی برتی جاتی ہے وہ کسی سے ڈھکی چُھپی نہیں، بالآخر اس رَسْم کا انتہائی بدترین موڑ آتا ہے اور وہ یہ کہ لڑکا اپنی منگیتر کا ہاتھ تھام کر اس کے ماں باپ اور بہن بھائیوں کے سامنے اُسے سونے کی انگوٹھی پہناتا ہے یونہی لڑکی بھی سونے کی انگوٹھی جو کہ مرد کیلئے حرام ہے۔[1] منگیتر کو اپنے ہاتھ سے پہناتی ہے جسے بالکل معیوب نہیں سمجھا جاتا، الامان والحفیظ۔

شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شکرِ کرم ترسِ جزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

نامحرم کو چھونے کا وبال

یاد رکھئے! حدیثِ پاک میں ہے: تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی گھونپ دی جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کیلئے حلال نہیں۔[2]

مفتیِ اعظم پاکستان، مفتی وقارُ الدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نکاح سے پہلے لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کیلئے اجنبی اور غیر مَحرم ہیں، دونوں کو ایک دوسرے کے جسم کو چھونا ناجائز ہے، لہٰذا لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کو خود انگوٹھی نہیں پہنا سکتے۔[3] لہٰذا

1... بہارِ شریعت، ۳/۴۲۶، حصہ ۱۶، ماخوذا
2... معجم کبیر، ۲۰/۲۱۲، حدیث: ۴۸۷
3... وقار الفتاویٰ، ۳/۱۳۴

ہمیں چاہئے کہ منگنی کی رسم ہو یا کوئی اور ایونٹ اسلامی تعلیمات پر عمل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم اور نکاح

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رشتے کی تلاش اور منگنی کے بعد اب نکاح و رخصتی کا موقع آتا ہے، نکاح نہ صرف نیک عمل بلکہ سُنَّتِ مُبارکہ ہے، قرآنِ کریم میں بھی ربِّ کریم نے نکاح کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے: چنانچہ

پارہ 4 سورۃُ النسا آیت نمبر 3 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ (پ۴، النساء:۳)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: تو ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں

اسی طرح کئی احادیثِ مبارکہ میں بھی نکاح کی نہ صرف ترغیب ہے بلکہ اس کے بے شمار فضائل و برکات بھی موجود ہیں، آیئے! ترغیب کے لئے نکاح کی ترغیب و فضائل پر 5 فرامینِ مصطفٰے سنتی ہیں: چنانچہ

نکاح کے فضائل

ارشاد فرمایا: نکاح کرکے اَولاد کی کثرت کرو کہ میں قیامت کے دن تمہارے سبب دوسری اُمّتوں پر فخر کروں گا۔ (1)

ارشاد فرمایا: تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھے وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ نکاح، نگاہ کو جُھکانے والا اور شرم گاہ کا محافظ ہے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو اُسے چاہئے کہ

1 ... مصنف عبدالرزاق، کتاب النکاح، باب وجوب النکاح وفضلہ، ۶/۱۳۸، حدیث: ۱۰۴۳۲

روزے رکھے کہ روزے اس کیلئے ڈھال ہیں۔[1]

ارشاد فرمایا: جس نے نکاح کیا بے شک اس نے اپنا آدھا دین بچا لیا اب باقی آدھے میں اللہ کریم سے ڈرے۔[2]

ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نکاح کر لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے ہائے افسوس! ابنِ آدم نے مجھ سے دو تہائی دین بچا لیا۔[3]

ارشاد فرمایا: شادی شُدہ کی دو رکعتیں غیر شادی شُدہ شخص کی بیاسی 82 رکعتوں سے بہتر ہیں۔[4]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ نکاح کے کس قدر کثیر فوائد ہیں۔ قرآن و حدیث میں اس کی کتنی تاکید ہے۔ لہٰذا والدین کو چاہئے کہ جب بچے شادی کے قابل ہو جائیں ان کی شادی اسلامی اصولوں کے مطابق کر دیں، اپنے بچوں کا نکاح کرنے کے لئے ہمیں دوجہاں کے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ کی لختِ جگر حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اور مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے نکاح کو سامنے رکھنا چاہئے، آیئے! سیّدۂ کائنات اور حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے نکاح اور ولیمے کا واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

1...نسائی، کتاب النکاح، باب الحث علی النکاح، ص ۵۲۲، حدیث: ۳۲۰۶

2...معجم اوسط، ۵/۳۷۲، حدیث: ۷۶۴۷

3...کنز العمال، کتاب النکاح، جزء: ۱۶، ۸/۱۱۸، حدیث: ۴۴۴۴۷

4...الاحادیث المختارہ، مسند انس بن مالک، ۶/۱۱۰، حدیث: ۲۱۰۱

مولا علی اور خاتونِ جنت کا نکاح

حضرت علّامہ عَبدُ المصطفےٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: 2 ہجری میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی شادی خانہ آبادی حضرتِ علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ساتھ ہوئی۔ یہ شادی انتہائی وَقار اور سادگی کے ساتھ ہوئی۔ آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو حکم دیا کہ وہ حضرت ابو بکر صِدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت عبدُ الرحمن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اور دوسرے چند مہاجرین و انصار رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو بلا کر لائیں۔ جب صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم جمع ہو گئے تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُطبہ پڑھا اور نکاح پڑھا دیا۔[1]

ولیمے کے بارے میں علّامہ شُعیب حرِیفِیش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس رکھے ہوئے دَراہم میں سے دس دِرہم حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دیئے اور ارشاد فرمایا: ان سے کھجور، گھی اور پنیر خرید لو۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں یہ چیزیں خرید کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے چمڑے کا ایک دستر خوان منگوایا اور آستینیں چڑھا کر کھجوروں کو گھی میں مَسلنے لگے اور پھر پنیر کے ساتھ اس طرح ملایا کہ وہ حلوہ بن گیا، پھر ارشاد فرمایا: اے علی! جسے چاہو بلا لاؤ۔ میں مسجد گیا اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے کہا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت قبول کریں۔ سب لوگ اُٹھ کر چل دیئے۔ جب میں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی: لوگ بہت

---

1 . . . سیرتِ مصطفےٰ، ص ۲۴۸

زیادہ ہیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چمڑے کے دستر خوان کو ایک رومال سے ڈھانپ دیا اور ارشاد فرمایا: دس دس افراد کو داخل کرتے جاؤ۔ میں نے ایسا ہی کیا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کھا کر جاتے رہے، لیکن کھانے میں بالکل کمی نہ ہوئی، یہاں تک کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی برکت سے سات سو اَفراد نے وہ حلوہ کھایا۔ (1)

واسطے جن کے بنے دونوں جہاں اُن کے گھر تھیں سیدھی سادھی شادیاں
اس جہیزِ پاک پہ لاکھوں سلام صاحبِ لولاک پر لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فاطمۃ الزہرا کے نکاح کو نمونہ بناؤ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً شادیاں تو بہت ہوئی ہیں، ہو رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی، لیکن ایسی سادہ مگر عظیمُ الشّان شادی صرف محبوبینِ خُدا اور مُقرّبینِ مصطفٰے کا حصّہ ہے، نام و نمود اور تکلف کا نام تک نہیں، لیکن رشک ہر مسلمان کو آتا ہے، دُھوم دھام کا کوئی اتا پتا نہیں لیکن چرچا آج بھی ہو رہا ہے۔ ناموری کا کوئی ارادہ نہیں لیکن ڈنکے بج رہے ہیں۔ یہ بات نہیں کہ یہ شادی دھوم دھام سے نہیں ہو سکتی تھی، بلکہ اگر سَرْوَرِ کائنات، شاہِ موجودات خود بھی نہیں بلکہ صرف اپنے غلاموں کو ہی اِشارہ کر دیتے تو اس کی مِثل و ہمسری کرنا کسی کے بس کی بات نہ رہتی۔ لیکن والیٔ اُمّت، محبوبِ ربُّ العزّت نے سادگی کو سنّت بنایا، تاکہ اُمّت پریشانی اور قرضوں کے بوجھ تلے نہ دبے۔ اسی جانب مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ توجُّہ دلاتے ہوئے

1 . . . حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۵۴۰ بتغیر قلیل

ارشاد فرماتے ہیں:

سب سے بہتر تو یہ ہوگا کہ اپنی اولاد کے نکاح کیلئے حضرتِ خاتونِ جنّت شاہزادیٔ اسلام فاطمۃ الزہرا کے نکاحِ پاک کو نمونہ بناؤ۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نکاح نہ صرف سنّت ہے بلکہ انسان کے فطری تقاضوں کی تکمیل کیلئے اسلام کی عطاکردہ عظیم نعمت بھی ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ نکاح کا اسلامی انداز اختیار کریں اور شادی بیاہ کے تمام تر معاملات کو عین اسلامی تعلیمات کے مطابق کریں، شادیوں میں آتش بازی، عورتوں کے گانے، میراثی کے گیت، ناچ ڈانس، بے پردگی کرنے، گانے باجے بجانے، ڈھول ڈھمکّا کرنے، ویڈیو بنانے جیسے کاموں سے بچیں، کیونکہ گانے باجے بجانا اور ناچ ڈانس کرنا تو ویسے ہی حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں، آیئے! عبرت کے لئے ایک دردناک واقعہ سنیں اور توبہ کرلیں، چنانچہ

قبرستان سے خوفناک آواز

حضرت سعید بن ہاشم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے جاننے والوں میں ایک شادی کی تقریب تھی ان کا گھر قبرستان کے بالکل قریب ہی تھا تو جب شادی کی تقریب ہوئی تو اس کے باپ اور خاندان والوں نے ایک مجلس لہوولعب کا اہتمام کیا (جس کو آج کی ماڈرن اصطلاح میں فنکشن کہتے ہیں) اور اس میں خوب طبلے بجائے اور رقص کیا، اچانک قبرستان سے ایک آواز گونجتی ہے اور وہ آواز ایک عربی شعر پر مشتمل تھی جس کا ترجمہ

---

1 . . . اسلامی زندگی، ص ۵۴

یہ ہے:اے ناپائیدار کھیل کود کی لذتوں میں مشغول ہونے والو!اے رقص وسرور کی لذتوں میں مگن رہنے والو!اے موسیقی اور میوزک کے لطف وسرور میں گم ہو جانے والو! موت تمام تر کھیل کود کو ختم کر دے گی، تمہاری رقص وسرور کی محفل کو ختم کر دے گی، بہت سے ایسے لوگ جو اپنی لذتوں میں مصروف ہوتے ہیں موت ایک ہی وار میں ان کو اپنے اہل وعیال سے الگ کر دیتی ہے۔ یہ خوفناک آواز سن کر سب کانپ گئے اور دولہا بھی بہت ڈر گیا۔ حضرت سعید بن ہاشم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خُدا کی قسم: چند دنوں کے بعد ہی اس نوجوان دُلہے کا انتقال ہو گیا۔ (1)

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا تجھے حُسن ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ میں ہمارے لئے عبرت ہی عبرت ہے، یقیناً اس نوجوان کے دل میں بھی یہی ہو گا ابھی میں جوان ہوں، ابھی کافی عمر پڑی ہے۔ خوب جوانی کو انجوائے کروں گا، ابھی شادی ہو رہی ہے اپنی ان خوشی کے ایام سے خوب لذت اٹھاؤں گا، اپنی ساری خواہشات کو پورا کروں گا، رشتہ داروں اور دوستوں کی دعوتیں کھاؤں گا، لیکن آہ! موت کی آندھی آئی، مذاق مسخریوں، گانوں کی دُھنوں، چُٹکلوں اور قہقہوں پر خوش ہونے والوں کی ساری خوشیاں لے کر اُڑ

۱…موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب الھواتف، ۲/۴۵۹، حدیث:۴۸

گئی۔ دُولہے میاں موت کے گھاٹ اتر گئے اور خُوشیوں بھرا گھر دیکھتے ہی دیکھتے ماتم کَدہ بن گیا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! جو دنیا میں ہنس ہنس کر گناہ کرتی ہے وہ روتی ہوئی جہنم میں داخل ہو گی، چنانچہ

روتے ہوئے جہنم

حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما سے منقول ہے: جو ہنس ہنس کر گُناہ کرے وہ روتا ہوا جہنّم میں داخل ہو۔ (1)

اے کاش! ہم غلامانِ صحابہ و اَہلِ بیت بھی اللہ والوں کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنے یہاں ہونے والی شادیاں آسان بنائیں۔ ☆شادی میں ہونے والی ناجائز اور خلافِ شرع رسموں کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ ☆شادی کی دعوت ہو یا کوئی اور ایونٹ ہر ایک میں بے پردگی اور بے حیائی کو روکنے کی کوشش کریں۔ ☆شادی میں گانے باجے بجانے اور دوسری خرافات سے بچیں۔ ☆شادی میں جہیز کا مطالبہ نہ کریں۔ ☆اگر جہیز لیں بھی تو کم اور سنّت کے مطابق لیں۔ ☆ولیمہ کی دعوت بھی سادگی سے شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے کریں۔ کیونکہ جس نکاح میں خرچ کم ہوتا ہے وہ برکت والا ہوتا ہے، چنانچہ

برکت والا نکاح

رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بڑی برکت والا نکاح

---

1 - - - مکاشفۃ القلوب، الباب السادس والثمانون فی الضحک . . . الخ، ص ۲۷۵

وہ ہے، جس میں بوجھ کم ہو۔[1]

حکیمُ الاُمَّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ مُبارکہ کی شرح میں فرماتے ہیں: جس نکاح میں فریقین (دونوں جانب) کا خرچ کم کرایا جائے، مہر بھی معمولی ہو، جہیز بھاری نہ ہو، کوئی جانب مقروض نہ ہو جائے، کسی طرف سے شرط سخت نہ ہو، اللہ کریم کے تَوَکُّل پر لڑکی دی جائے وہ نکاح بڑا ہی بابرکت ہے، ایسی شادی، خانہ آبادی بن جاتی ہے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیرِ اہلسنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات ہمارے لئے کسی نعمت سے کم نہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ باکرامت ولی ہونے کے ساتھ ساتھ علمی، عَمَلی، ظاہری اور باطنی طور پر احکاماتِ اِلٰہیہ کی بجا آوری اور سُنَنِ نبویّہ کی پیروی کرنے اور کروانے کی روشن مثال ہیں۔ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جس طرح اپنے بیانات، تحریرات، ملفوظات اور مکتوبات کے ذریعے دیگر لوگوں کو نیک اعمال کی تلقین اور دینی تعلیمات پر عمل کی ترغیب دلاتے ہیں، یونہی اپنے اہلِ خانہ کو بھی اَعمال و اَحوال کی دُرُستی کی تنبیہ فرماتے رہتے ہیں۔

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی اکلوتی بیٹی اور اپنے شہزادوں کی شادی کے تمام لمحات و معاملات شریعت کے عین مطابق کرنے پر توجّہ دی۔ جس کے نتیجے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

1... مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ، ۹/۳۶۵، حدیث: ۲۴۵۸۳

2... مرآۃ المناجیح، ۵/۱۱

یہ شادیاں ہر طرح کی فضول و ناجائز رَسموں سے پاک ، اسلامی تعلیمات کے مطابق انتہائی سادَگی کا مظہر اور دورِ حاضر کی مِثالی شادیاں قرار پائیں۔

بنتِ عطّار کا جہیز

امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک مدنی مذاکرے میں کچھ یوں ارشاد فرمایا: میں نے پوری کوشش کی کہ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو جو عنایت فرمایا، اس کی پیروی کی جائے، مثلاً مشکیزہ، گیہوں پیسنے والی ہاتھ کی چکّی، نُقرَئی کنگن پیش کئے۔ اسی طرح کی دیگر چیزیں کتابوں سے دیکھ کر جو جو میسّر آیا (مثلاً) چٹائی، مِٹّی کے برتن اور کھجور کی چھال بھرا چمڑے کا تکیہ وغیرہ جہیز میں پیش کرنے کی کوشش کی۔(1)

جانشینِ عطّار کا نکاح

اسی طرح اپنے بڑے بیٹے، الحاج مولانا ابو اُسید عبید عطاری مدنی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے نکاح کی تقریب بَرقی قمقموں سے جگمگاتے شادی ہال کے بجائے ملتان شریف میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے تین روزہ سنّتوں بھرے بین الاقوامی اجتماع میں 18 اکتوبر 2003 کو شبِ اتوار بڑی سادَگی کے ساتھ انجام پائی۔ تلاوت کے بعد پُرسوز نعتیں پڑھی گئیں، خُطبۂ نکاح پڑھ کر اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہی نے نکاح پڑھایا۔ جبکہ رُخصتی کی تقریب شوّالُ المکرّم ۱۴۲۶، بمطابق 2005 کی دسویں شب

---

1 . . . تذکرۂ امیر اہلسنّت، قسط: ۳، ص ۴۴

رکھی گئی۔ [1]

پُر تکلّف جہیز لینے سے اِنکار

مولانا حاجی عُبَید رضا مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کی شادی میں جب لڑکی والوں نے پُر تکلّف جہیز دینا چاہا، تو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اُنہیں سادگی اپنانے کی تلقین کی۔ دوسری طرف صاحبزادۂ عطّار مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی بھی پلنگ وغیرہ کی بجائے چٹائی قبول کرنے پر رِضامند ہوئے۔ [2]

شادی آسان ہے مگر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بچوں کی شادی سے بخُوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آج کے اس پُر فتن دور میں بھی اگر مسلمان پکا تہیہ کرلیں تو شادی بیاہ کے معاملات اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ادا کرسکتے ہیں اگرچہ اب یہ کچھ مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں۔ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں اسلامی تعلیمات پر عمل کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہوجائیں، ہر بدھ کو ہونے والے اسلامی بہنوں کے اجتماع میں پابندی سے شرکت کی نیت کریں اور ہر ہفتے کو بعد نمازِ عشا ہونے والے مدنی مذاکرے کو دیکھنے کی نیت کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ! اس کی برکت سے گناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے اور دینی تعلیمات پر عمل کرنے کا ذہن بنے گا۔

---

1 . . . تذکرۂ امیر اہلسنّت، قسط: ۳، ص ۳۲ تا ۳۳ ملتقطا

2 . . . تذکرۂ امیر اہلسنّت، قسط: ۳، ص ۳۴

بیعت ہونے کے نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے بیعت ہونے کے بارے میں چند نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں: ☆دنیا میں کسی نیک کو اپنا اِمام بنالیناچاہیے شَرِیْعَت میں تَقْلِید کرکے اور طریقت میں بَیْعَت کرکے تاکہ حَشْر اچھوں کے ساتھ ہو۔[1] ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی مرشِدِ کامل سے مرید ہونا بھی ہے۔[2] ☆پیر اُمورِ آخِرت کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی راہنمائی اور باطنی توجّہ کی بَرَکت سے مرید اللہ پاک ورسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضگی والے کاموں سے بچتے ہوئے رِضائے رَبُّ الانام کے مَدَنی کام کے مطابق اپنے شب و روز گزار سکیں۔[3] ☆حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مرید بننے میں ایمان کے تحفظ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے جیسے عظیم منافع موجود ہیں۔[4] ☆جو پیر سنی صحیح العقیدہ عالم غیرِ فاسق ہو اور اس کا سلسلہ آخر تک متصل ہو اس سے بیعت کیلئے والدین خواہ شوہر کسی کی اجازت کی حاجت نہیں۔[5] ☆بذریعہ خط بیعت ہوسکتی ہے۔[6] ☆پیر کے افعال واقوال پر اعتراض

---

1 . . . آداب مرشد کامل، ص ۱۳

2 . . . آداب مرشد کامل، ص ۱۲

3 . . . آداب مرشد کامل، ص ۱۳

4 . . . فکر مدینہ، ص ۱۶۱

5 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۶ / ۵۸۴

6 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۶ / ۵۸۵

دنیاو آخرت کی برکتوں سے محرومی کا سبب ہے۔[1] ☆مرید کو ملنے والا فیض بظاہر کسی بھی بُزُرگ یا صاحبِ مزار سے ملے مگر اسے اپنے مرشِد کامل کا فیض ہی تصور کرنا چاہیے۔[2] ☆مرید کو ہر وقت محتاط اور باادب رہنا چاہیے کہ ذرا سی غفلت اور بے احتیاطی دِین و دنیا کے کسی ایسے بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے جس کی شاید تلافی بھی نہ ہو سکے۔[3] حضرت ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی مرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا، تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... فتاوی رضویہ، ۲۶/ ۵۸۸

2... آداب مرشد کامل، ص۹۸

3... آداب مرشد کامل، ص۷۰

4... الرسالۃ القشیریۃ، باب الآدب، ص ۳۱۹

بیان: 7 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہدا کے ساتھ رکھے گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم " نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ "مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی الصلوۃ علی النبی... الخ، ۱۰/ ۲۵۳، حدیث: ۱۷۲۹۸

2 ... معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شہوت پرست بادشاہ اور لالچی عورت پر قہرِ الٰہی

حضرت مَیْسَرَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک بہت عبادت گزار شخص لکڑیاں بیچتا تھا، اس کی بیوی بنی اسرائیل کی عورتوں میں سب سے زیادہ حسین و جمیل تھی، دونوں میاں بیوی ہنسی خوشی زندگی گزار رہے تھے، جب اس ملک کے بادشاہ کو لکڑیاں بیچنے والے کی بیوی کے حُسن و جمال کی خبر ملی تو اس کے دل میں شیطانی خیال آیا اور اس نے پکا ارادہ کر لیا کہ میں کسی طرح اس عورت کو ضرور حاصل کروں گا، چنانچہ اس ظالم و شہوت پرست بادشاہ نے ایک بڑھیا کو اس لکڑیاں بیچنے والے کی بیوی کے پاس بھیجا تا کہ وہ اسے بہکائے اور لالچ دے کر اس بات پر آمادہ کرے کہ وہ لکڑیاں بیچنے والے کو چھوڑ کر شاہی محل میں ملکہ بن کر زندگی گزارے۔

چنانچہ وہ مکار بڑھیا لکڑیاں بیچنے والے کی بیوی کے پاس گئی اور اس سے کہا: تُو کتنی عجیب عورت ہے کہ اتنے حسن و جمال کے باوجود ایسے شخص کے ساتھ زندگی گزار رہی ہے جو نہایت ہی مفلس اور غریب ہے جو تجھے آسائش و آرام فراہم نہیں کر سکتا، اگر تُو چاہے تو بادشاہ کی ملکہ بن سکتی ہے۔ بادشاہ نے پیغام بھیجا ہے کہ اگر تُو لکڑیاں بیچنے والے کو چھوڑ دے گی تو میں تجھے اس جھونپڑی سے نکال کر اپنے محل کی زینت بناؤں گا، تجھے ہیرے جواہرات سے آراستہ و پیراستہ کر دوں گا، تیرے لئے ریشم اور عمدہ کپڑوں کا لباس ہو گا، ہر وقت تیری خدمت کے لئے کنیزیں اور خُدّام ہاتھ باندھے کھڑے ہوں گے اور تجھے اعلیٰ درجے کے بستر اور تمام سہولتیں مل جائیں گی بس تُو اس غریب لکڑیاں بیچنے والے کو چھوڑ کر میرے پاس چلی آ۔

جب اس عورت نے یہ باتیں سنیں تو لالچ میں آگئی اور اس کی نظروں میں بلند و بالا محلات اور اس کی آسائشیں گھومنے لگیں۔ چنانچہ اس نے لکڑہارے سے بے توجہی اِختیار کرلی اور ہر وقت اس سے ناراض رہنے لگی، جب اس نیک شخص نے محسوس کیا کہ یہ مجھ سے بے توجہی اختیار کر رہی ہے تو اس نے پوچھا: اے اللہ پاک کی بندی! تم نے یہ رویہ کیوں اختیار کرلیا ہے؟ یہ سن کر اس لالچی عورت نے مزید سخت رویہ اختیار کرلیا، بالآخر لکڑیاں بیچنے والے اور اس کی حسین و جمیل بے وفا لالچی عورت کے درمیان ہمیشہ کے لئے جدائی ہوگئی، وہ خوشی خوشی بادشاہ کے پاس پہنچی۔

بادشاہ اسے دیکھ کر پھولا نہ سمایا، اس نے فوراً اس سے شادی کرلی، بڑی دھوم دھام سے جشن منایا گیا پھر جب بادشاہ اپنی نئی دلہن کے پاس حجرہ عروسی میں پہنچا اور

پردہ ہٹایا تو اچانک بادشاہ بھی اندھا ہو گیا اور وہ عورت بھی اندھی ہو گئی، نہ تو وہ عورت اس بادشاہ کو دیکھ سکی نہ ہی بادشاہ اس لالچی و بے وفا عورت کے حسن و جمال کا جلوہ دیکھ سکا۔ پھر بادشاہ نے اپنی دلہن کی طرف ہاتھ بڑھایا تا کہ اسے چھو سکے لیکن اس کا ہاتھ خشک ہو گیا پھر اس عورت نے بادشاہ کو چھونا چاہا تو اس کے ہاتھ بھی خشک ہو گئے، جب انہوں نے ایک دوسرے سے بات کرنا چاہی تو دونوں ہی بہرے اور گونگے ہو گئے، اب وہ دونوں بہت پریشان ہوئے صبح جب خُدّام حاضرِ خدمت ہوئے، تو دیکھا کہ بادشاہ اور اس کی نئی ملکہ دونوں ہی گونگے، بہرے اور اندھے ہو چکے ہیں اور ان کے ہاتھ بھی بالکل بے کار ہو چکے ہیں۔

جب یہ خبر اس دور کے نبی عَلَیْہِ السَّلام کو پہنچی تو انہوں نے اللہ کریم کی بارگاہ میں ان دونوں کے بارے میں عرض کی تو بارگاہِ الٰہی سے ارشاد ہوا: میں ہرگز ان دونوں کو معاف نہیں کروں گا، کیا انہوں نے یہ گمان کر لیا کہ جو حرکت انہوں نے لکڑہارے کے ساتھ کی، میں اس سے بے خبر ہوں۔[1]

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتُوت ‍ ‍ ‍ ‍ شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلا ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت ‍ ‍ ‍ ‍ سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ‍ ‍ ‍ ‍ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے چند باتیں معلوم ہوئیں: (1) پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ اسلامی بہن اگر یہ چاہتی ہے کہ اس کے اور اس

---

1 - - - عیون الحکایات، الحکایة الثالثة بعد المائة، حکایة عابد بنی اسرائیل... الخ، ص ۱۲۲

کے شوہر کے درمیان خوشگوار تعلقات برقرار رہیں تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے شوہر کے خلاف بھڑکانے والیوں سے ہوشیار اور دور رہے، (2) دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ کبھی بھی کسی شادی شدہ اسلامی بہن کو اس کے شوہر کی غربت یا کم آمدنی سے ڈرا کر اسے اس کے شوہر سے بدظن کرنے کی کوشش ہرگز نہیں کرنی چاہئے کیونکہ ☜ اس کے سبب میاں بیوی کا مُقدّس رشتہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے، ☜ دونوں کے درمیان دوریاں بڑھ جاتی ہیں، ☜ محبتیں ختم ہو جاتی ہیں، ☜ آپس کے تعلقات میں دراڑیں آجاتی ہیں، ☜ دو خاندانوں میں نفرتوں کی دیواریں کھڑی ہو جاتی ہیں، ☜ گھر میدانِ جنگ بن جاتا ہے، ☜ غیبتوں، الزام تراشیوں، چغلیوں، عیب کھولنے وغیرہ کا بازار گرم ہو جاتا ہے، ☜ بالآخر نوبت ہمیشہ کی جدائی تک پہنچ جاتی ہے اور ان کے بچے بھی دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں شوہر کے خلاف بھڑکانے والوں کے لئے سخت وعیدیں بیان ہوئی ہیں، چنانچہ

وہ ہم میں سے نہیں!

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ اِمْرَأَۃً عَلٰی زَوْجِھَا اَوْ عَبْدًا عَلٰی سَیِّدِہٖ یعنی جو عورت کو اس کے خاوند یا کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف اُبھارے وہ ہم سے نہیں۔[1]

حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یعنی ہماری جماعت سے یا ہمارے طریقہ والوں سے یا ہمارے پیاروں سے نہیں یا ہم اس سے بیزار

1 ۔۔۔ ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب فیمن خبب ۔۔۔ الخ، ۳۶۹/۲، حدیث: ۲۱۷۵

ہیں وہ ہمارے مقبول لوگوں میں سے نہیں، یہ مطلب نہیں کہ وہ ہماری اُمّت یا ہماری مِلّت سے نہیں کیونکہ گناہ سے انسان دائرۂ اسلام سے باہر نہیں ہوتا۔[1] مفتی صاحب اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: خاوند بیوی میں فساد ڈالنے کی بہت صورتیں ہیں: عورت سے خاوند (شوہر) کی بُرائیاں بیان کرے، دوسرے مردوں کی خوبیاں ظاہر کرے کیونکہ عورت کا دل کچی شیشی کی طرح کمزور ہوتا ہے یا ان میں اختلاف ڈالنے کے لئے جادو تعویذ گنڈے کرے سب حرام ہے، بہرحال دو دلوں کو جوڑنے کی کوشش کرو! توڑو نہ۔[2]

لالچ کے نقصانات

(3) تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ∴ **دنیاوی لالچ** بُری بلا ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** اِنسان کو اَندھا کر دیتی ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** عقل پر پَردہ ڈال دیتی ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** کی نَحوست کے سبب دِل سے خوفِ خُدا نکل جاتا ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** ربِّ کریم کی ناراضی کا سبب ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** کی وجہ سے اِنسان اَپنوں سے نفرت کرنے لگ جاتا ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** کے سبب انسان دوسروں کے اِحسانات کو بُھلا دیتا ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** انسان کو ہلاکت کی وادیوں میں دھکیل دیتی ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** فتنوں کو جگاتی ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** اچھّے بُرے کی تمیز بُھلا دیتی ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** نعمتوں کے چِھن جانے کا سبب ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** اِنسان کو ظُلْم پر اُبھارتی ہے، ∴ **دنیاوی لالچ** حق دیکھنے اور

1...مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۶۰ بتغیر قلیل

2...مرآۃ المناجیح، ۵/ ۱۰۱ ملتقطا

سمجھنے سے محروم کردیتی ہے، ⁖ **دنیاوی لالچ** بھلائی اور خَیر خواہی کا جذبہ خَتم کردیتی ہے، ⁖ **دنیاوی لالچ** اِنسان کو مَفاد پَرستی سکھاتی ہے، ⁖ **دنیاوی لالچ** دُنیا کے اندر ہی ذِلّت و رُسوائی کا سبب بن جاتی ہے، ⁖ **دنیاوی لالچ** اِنسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی اور ⁖ **دنیاوی لالچ** کا اَنجام اِنتہائی بَھیانک ہوتا ہے۔ اَلْغَرَض ⁖ **دنیاوی لالچ** کی تباہ کاریاں اِس قَدر زِیادہ ہیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم دنیاوی لالچ کی نحوست سے ہر دم بچتی رہیں کہ یہ لالچ ہی تو تھی جس کی نحوست نے ایک عورت کو اس کے نیک شوہر سے ہمیشہ کے لئے جدا کردیا، وہ دنیاوی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے، عیش و آرام سے زندگی گزارنے اور امیر وکبیر بننے کے لالچ میں ایسی مبتلا ہوئی کہ جیتے جی قہرِ الٰہی کا شکار ہوئی اور ذلت ورُسوائی اس کا مقدّر ٹھہری۔ اللہ کریم ہم سب کو لالچ کی تباہ کاریوں سے محفوظ فرمائے۔ آمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حِرْص اور لالچ آپس میں مُتَرادِف یعنی دو ایسے الفاظ ہیں جن کا معنٰی ایک ہی ہے، لالچ اُردو زبان کا جبکہ حِرْص عَرَبی زبان کا لفظ ہے۔ حِرْص ولالچ کسی چیز کی مزید خواہش کرنے کا نام ہے اور یہ کسی بھی چیز کی ہوسکتی ہے، جیسا کہ

حِرْص کی تعریف

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: کسی چیز سے

جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادتی کی خواہش رکھنے کو حِرْص اور حِرْص رکھنے والے (انسان) کو حَرِیْص (Greedy) کہتے ہیں۔[1] جنتی زیور صفحہ نمبر 111 پر لکھا ہے: لالچ اور حرص کا جذبہ خوراک، لباس، مکان، سامان، دولت، عزت، شہرت الغرض ہر نعمت میں ہوا کرتا ہے۔[2]

قرآنِ کریم میں پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 128 میں حرص کا ذِکر اِن اَلفاظ کے ساتھ کِیا گیا ہے:

وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ (پ۵، النسآء: ۱۲۸) ترجَمۂ کنز الایمان: اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں۔

تفسیرِ خازِن میں اِس آیتِ مبارکہ کے تحت ہے: لالچ دل کا لازِمی حصہ ہے کیونکہ یہ اِسی طرح بنایا گیا ہے۔[3]

لالچ کی مختلف مثالیں

مگر آج ہم جس حِرْص ولالچ کے بارے میں سُنیں گی اِس سے مراد بُری لالچ ہے۔ لالچ ایک ایسا مرض ہے جس میں کئی اسلامی بہنیں مبتلا دکھائی دیتی ہیں، مثلاً ✪ بعض اسلامی بہنیں اپنے والد، بھائی یا شوہر کی جانب سے ملنے والی رقم کو اپنے اور اپنے بچوں پر ضرورت کے وقت بھی خرچ کرنے کے بجائے مسلسل جمع کرتی رہتی ہیں، ✪ جس پر لالچ کا بھوت سوار

1... مرآۃ المناجیح، ۷/۸٦ بتغیر

2... جنتی زیور، ص ۱۱۱ ملخصا

3... تفسیر خازن، پ ۵، النسآء، تحت الآیۃ: ۱۲۸، ۱/۴۳۷

ہو جاتا ہے تو دن رات وہ طرح طرح کے منصوبے بناتی رہتی ہے، ☆گھر میں بہترین اقسام کے لباس، برقعے، عبایا، جوتے، پرس، چادریں، زیورات، میک اپ کا سامان، فینسی گاڑیاں، قیمتی سامان، پھل فروٹ الغرض دنیا بھر کی بہترین چیزیں دستیاب ہوتی ہیں جنہیں رکھنے کی جگہ بھی نہیں ہوتی مگر پھر بھی مزید لانے کے مطالبات ختم ہی نہیں ہوتے، ☆گھر میں بہترین قسم کا کھانا بنا ہوتا یا بنایا جاسکتا ہے مگر پھر بھی مہنگے ہوٹل کا کھانا کھانے کی ضد پکڑلی جاتی ہے، ☆ چٹخارے دار، لذیذ اور تلے ہوئے کھانوں اور میٹھے آئٹم سامنے آجائیں تو اس انداز میں اس پر ٹوٹ پڑتی ہیں جیسے زندگی کا پہلا یا آخری کھانا مل رہا ہو، ☆کچھ تو اتنا کھا، پی لیتی ہیں کہ پھر ان کا معدہ خراب ہو جاتا ہے، ☆عموماً شادی بیاہ کے موقع پر لالچ میں آکر بعض اسلامی بہنیں اپنی پلیٹوں میں اتنا زیادہ کھانا بھر لیتی ہیں کہ دوسری اسلامی بہنیں حیرت سے ان کا منہ تکتے ہی رہ جاتی ہیں، ☆بعض تو سب پلیٹوں میں سے تھوڑا تھوڑا سا کھا کر باقی چھوڑ دیتی ہیں جو بعد میں ضائع ہو جاتا ہے، ☆ بعض اسلامی بہنیں جب لنگر وغیرہ کھانے بیٹھتی ہیں تو ان کی نگاہیں مسلسل اچھی اچھی بوٹیوں اور نلیوں وغیرہ پر لگی رہتی ہیں، ☆یہ لالچ ہی ہے جو بعض کو راہِ خدا میں خرچ کرنے نہیں دیتا، ☆اسی طرح بہترین گھر، بنگلہ، پلاٹ یا گاڑی موجود ہے مگر پھر بھی دل میں خواہش رہتی ہے کہ دو ہو جائیں، دو ہیں تو چار اور چار ہیں تو آٹھ ہو جائیں، ☆لالچ میں آکر بعض خواتین بغیر ضرورت دوسری اسلامی بہنوں سے اُدھار مانگ کر جمع کرتی رہتی ہیں، ☆لالچی خواتین ذاتی فائدے کے لئے مالدار اسلامی بہنوں کی خوشامدیں کرتی اور ان سے تعلقات بڑھانے میں لگی رہتی ہیں، ☆بعض مالی لحاظ سے مضبوط ہونے کے باوجود بھی غریب و حق دار محارم رشتے داروں یا دیگر خواتین پر ایک روپیہ بھی خرچ

نہیں کرتیں، ✪ بالفرض کوئی امداد کی درخواست کر دے تو دینے کی طاقت ہونے کے باوجود جھوٹ موٹ اپنی مجبوریوں کا رونا روتی ہیں، مثلاً ہم تو خود مقروض ہیں، حالات خراب ہیں، ابھی ہاتھ تنگ ہے، ہمیں تو خود پیسوں کی ضرورت ہے، بچوں کے ابو کا کاروبار ابھی ٹھپ پڑا ہے وغیرہ۔ ✪ لالچی خواتین جلد کسی کا قرض و اَمانت ادا نہیں کرتیں اور کسی پر آتا ہو تو اگرچہ ایک روپیہ ہی کیوں نہ ہو جلد لینے کے لئے سامنے والی کی عزت کی دھجیاں اُڑا دیتی ہیں، ✪ بعض تو اس قدر بے خوف ہوتی ہیں کہ لالچ میں آکر اپنے ہی رشتے داروں کی جائیدادوں پر قبضہ کر لیتی ہیں۔ الغرض آج جسے دیکھو وہ کسی نہ کسی حوالے سے دنیاوی لالچ جیسی بُری بیماری کا شکار نظر آتی ہے۔

یاد رکھئے! دنیاوی لالچ ایسی بُری بلا ہے جس کی مَذمّت رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے واضح انداز میں بیان فرمائی ہے۔ آیئے! 3 فرامینِ مصطفےٰ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

لالچ کی مذمّت پر مشتمل 3 فرامینِ مصطفےٰ

(1) ارشاد فرمایا: بہترین مؤمن قناعت پسند ہوتا ہے جبکہ بدترین مؤمن لالچی ہوتا ہے۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: سخی کا کھانا دوا اور لالچی کا کھانا بیماری ہے۔[2]

(3) ارشاد فرمایا: بندے کے دل میں لالچ اور ایمان کبھی اِکٹھے نہیں ہو سکتے۔[3]

---

1 . . . مسند الفردوس، ۱/۳۶۵، حدیث: ۲۷۰۷

2 . . . جامع صغیر، ۲/۳۲۵، حدیث: ۵۲۵۸

3 . . . نسائی، کتاب الجهاد، باب فضل من عمل فی . . . الخ، ص ۵۰۶، حدیث: ۳۱۱۲

نیکیوں کی حرص کی برکتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیثِ کریمہ سے معلوم ہوا! ● لالچی بدترین مومن ہوتا ہے، ● لالچی کا کھانا بیماری ہے، ● لالچ اور ایمان کسی کے دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔ تو جب دنیاوی لالچ کی اس قدر تباہ کاریاں ہیں تو عقلمندی کا تقاضا ہے کہ ہم دنیاوی حرص و لالچ سے بچیں اور ہمیشہ نیکیوں کی حرص کیا کریں کیونکہ ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہم ہلاکت و بربادی سے بچ سکتی ہیں، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہم شیطان کے دھوکے سے بچ سکتی ہیں، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہم اپنا کافی سارا وقت بچا سکتی ہیں، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہم ثوابِ آخرت کا بڑا ذخیرہ جمع کرسکتی ہیں، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہم ربِّ کریم کی ناراضی سے بچ سکتی ہیں، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہمارے علم و عمل میں اضافہ ہوگا، نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہم فضولیات سے بچ سکتی ہیں، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہماری زندگی چین و سکون سے گزرے گی، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہمارے اندر روحانیت پیدا ہوگی، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہمارے بگڑے کام بننے لگیں گے، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہم اپنے نامۂ اعمال کو نیکیوں سے بھر سکتی ہیں، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہماری قبر و آخرت بہتر ہوسکتی ہے، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہمیں آخرت میں کسی قسم کی شرمندگی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہم جنت میں داخل ہوں گی، ● نیکیوں کی حرص کی برکت سے ہم فرمانِ رسول پر عمل کرنے والی بن سکتی ہیں۔ جی

ہاں! ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں نیکیوں کی حرص پیدا کرنے کی تاکید فرمائی ہے، چنانچہ

صحیح مسلم شریف کی روایت ہے، حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللہِ وَلَا تَعْجِزْ یعنی اُس چیز کی حرص کرو جو تمہیں فائدہ دے۔ اللہ پاک سے مدد طلب کرو اور عاجز نہ ہو جاؤ۔[1]

صحیح مسلم شریف کی حدیثوں کی وضاحت لکھنے والے بزرگ حضرت علامہ شرفُ الدِّین نَوَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اللہ پاک کی عبادت میں خوب حِرْص کرو اور اس پر اِنعام کا لالچ رکھو مگر اِس عبادت میں بھی اپنی کوشش پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ کریم سے مدد مانگو۔[2] جبکہ حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے! دنیاوی چیزوں میں قناعت اور صبر اچھا ہے مگر آخرت کی چیزوں میں حِرْص اور بے صبری اعلیٰ ہے، دین کے کسی درجہ پر پہنچ کر قناعت نہ کر لو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ حریصِ مال برا مگر حریصِ اعمال اچھا (ہے)۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیثِ مبارک اور اس کی وضاحت کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم ازواجِ مطہرات، صحابیات اور ولیات کی سیرت

---

1 ۔۔۔ مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ۔۔۔ الخ، ص۱۰۹۸ حدیث: ۶۷۷۴ ملتقطا

2 ۔۔۔ شرح مسلم للنووی، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ۔۔۔ الخ، ۱۶/۲۱۵، تحت الحدیث: ۶۷۷۴ ملخصا

3 ۔۔۔ مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۱۲

کا مطالعہ کریں تو یہ حقیقت ہمارے سامنے کھل کر واضح ہو جاتی ہے کہ ان کے اندر نیکیوں کی حرص کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، دن ہو یا رات، صبح ہو یا شام، بیماری ہو یا تندرستی، بڑھاپا ہو یا جوانی الغرض ان مقدس ہستیوں کی بس ایک ہی دُھن ہوتی تھی کہ بس کس طرح کوئی نیکی کرنے کا موقع مل جائے، کوئی علمی بات معلوم ہو جائے، قرآنِ کریم کی تلاوت میں مشغول رہیں، فرض کے علاوہ نفل روزے بھی رکھتی رہیں، شب بیداری کرتی رہیں، محتاجوں کی مدد میں لگی رہیں وغیرہ وغیرہ۔ آئیے! ہم بھی اپنے اندر نیکیوں کی حرص پیدا کرنے کے لئے اللہ پاک کی ان نیک اور مقبول بندیوں کی نیکیوں کی حرص پر مشتمل چند ایمان افروز جھلکیاں سنتی ہیں، چنانچہ

(1) اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہا

اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نماز کی فرضیت سے پہلے بھی نماز ادا فرماتی تھیں۔[(1)] آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اپنی ساری دولت حُضُورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں پر قربان کر دی اور اپنی تمام عمر حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمَت کرتے ہوئے گزاری۔[(2)] آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سخاوت کا عالَم یہ تھا کہ ایک بار قحط سالی اور مویشیوں کے ہلاک ہونے کی وجہ سے حضرتِ حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا تشریف لائیں تو آپ نے انہیں 40 بکریاں اور ایک اُونٹ تحفے میں پیش کیا۔[(3)]

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۸۳ مفہوما

2 ... سیرت مصطفٰی، ص۹۵

3 ... طبقات کبریٰ، ذکر من ارضع رسول اللہ... الخ ۱/ ۹۲ ملخصا، ماہنامہ فیضان مدینہ، جون ۲۰۱۷، ص ۴۰

(2) اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات بھی کرتی رہتیں۔ آپ کو عبادت سے بہت محبت تھی، ہر سال حج کرتیں۔[1] اور رمضان المبارک میں تراویح کا خاص اہتمام فرماتیں۔[2] حضرت قاسم بن محمد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہتے ہیں: حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بلاناغہ نمازِ تہجد پڑھنے کی پابند تھیں اور اکثر روزہ دار رہا کرتی تھیں۔[3] اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا چاشت کی آٹھ رکعتیں ادا کرتیں، پھر فرماتیں: اگر میرے ماں باپ اُٹھا بھی دیئے جائیں تب بھی میں یہ رکعتیں نہ چھوڑوں۔[4] یعنی اگر اشراق کے وقت مجھے خبر ملے کہ میرے والدین زندہ ہو کر آگئے ہیں تو میں اُن کی ملاقات کے لئے یہ نفل نہ چھوڑوں بلکہ پہلے یہ نفل پڑھوں پھر اُن کی قدم بوسی کروں۔[5]

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نمازِ چاشت مُستحَب ہے، کم از کم دو(2) اور زِیادہ سے زِیادہ چاشت کی بارہ(12) رکعتیں ہیں اور اَفضل بارہ (رکعات) ہیں۔[6] حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت

---

1 . . . بخاری، کتاب جزاء الصید، باب حج النساء، ۶۱۴/۱، حدیث: ۱۸۶۱ مفهوما

2 . . . موطا امام مالک، کتاب الصلوة فی رمضان، باب ماجاء فی قیام رمضان، ۱۲۱/۱، حدیث: ۲۶۰

3 . . . (سیرتِ مصطفیٰ، ص۶۶۰)

4 . . . موطا امام مالک، کتاب قصر الصلوة، باب جامع سبحة الضحی، ۱۵۳/۱، حدیث: ۳۶۶

5 . . . مرآۃ المناجیح، ۲/ ۲۹۹، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، مئی، جون ۲۰۱۸، ص۳۷

6 . . . بہارِ شریعت، حصہ چہارم، ۱/ ۶۷۵

ہے، حُضورِ پُر نُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے چاشت کی بارہ(12) رکعتیں پڑھیں تو اللہ کریم اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔[1]

(3) اُمُّ المؤمنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا

حضرت سیدتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نہایت بلند ہمت، بکثرت روزے رکھنے والی اور رات عبادت میں گزارنے والی عابِدَہ وزَاہدہ خاتون تھیں۔[2] ایک بار جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اِن کی عبادت وریاضت کا یوں ذکر فرمایا: یہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والی، رات کو بہت زیادہ قیام کرنے والی اور جنّت میں آپ کی اہلیہ ہیں۔[3] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کثرت سے تلاوتِ قرآن کرتی تھیں۔ حق گوئی، حاضر جوابی اور فہم و فراست (سمجھداری) جیسی عمدہ صفات میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اپنے والدِ محترم حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جیسا مِزاج پایا تھا۔[4] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا علمِ حَدیث وفقہ میں مَہارت رکھتی تھیں یہاں تک کہ آپ کے والدِ محترم حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عورتوں کے متعلق شرعی مسائل میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی جانب رجوع فرمایا۔[5] اُمُّ المؤمنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اپنے کردار و عمل سے حق بولنے کے ساتھ ساتھ انفرادی عبادات جیسے غریبوں و محتاجوں کی مدد، شب بیداری و روزہ رکھنے اور تلاوتِ

1- - - ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی صلاۃ الضّحی، ۲/ ۱۷، حدیث: ۴۷۲

2- - - سیر اعلام النبلاء، رقم: ۱۲۱، حفصۃ ام المومنین، ۳/ ۴۹۲

3- - - الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، رقم: ۱۱۰۵۳، حفصۃ بنت عمر بن الخطاب، ۸/ ۸۶

4- - - سیرت مصطفٰی، ص ۶۶۲

5- - - تفسیر در منثور، پ ۲، البقرۃ تحت الآیۃ: ۲۲۷، ۱/ ۶۵۳، ماہنامہ فیضان مدینہ، مئی ۲۰۱۷، ص ۴۷

قرآن کی ترغیب و تعلیم دی ہے جبکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تقریباً 60 احادیثِ مبارکہ اُمّت تک پہنچا کر احسان فرمایا۔[1]

(4) اُمُّ الْمُؤمِنِیْن زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ عَنْہا

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے حضرت زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے بڑھ کر دین دار، اللہ پاک سے ڈرنے والی، حق بات کہنے والی، صِلۂ رحمی کرنے والی اور صدقہ و خیرات کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی۔[2] رِوایت ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا دَسْت کاری (یعنی ہاتھ سے کام کاج) کرنے والی خاتون تھیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کھالیں دَباغت کرکے (یعنی مخصوص طریقے سے سُکھا کر) انہیں سِلائی کرتیں اور پھر اللہ پاک کی راہ میں صدقہ کردیتیں۔[3] حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بیان فرماتی ہیں: بعض ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی؟ فرمایا: جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں (یعنی جو زیادہ صدقہ و خیرات کرنے والی ہے)۔[4] حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْہا کثرت سے صدقہ کرنے والی خاتون تھیں اس لئے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد اَزواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ میں سے سب سے پہلے آپ کا ہی وصال ہوا۔[5]

---

1 ... مدارج النبوۃ، ۲/ ۴۷۴، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اگست ۲۰۱۹، ص ۴۰

2 ... مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فی فضل عائشۃ، ص ۱۰۱۷، حدیث: ۲۴۴۲

3 ... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، کانت زینب صناعۃ الید، ۵/ ۳۲، حدیث: ۶۸۵۰

4 ... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب ۱۳، ۱/ ۴۷۹، حدیث: ۱۴۲۰

5 ... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب ۱۳، ۱/ ۴۷۹، حدیث: ۱۴۲۰، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، فروری ۲۰۱۸، ص ۳۱

(5) اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرت اُمِّ حَبِیْبَہ

اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے شوقِ عبادت کا یہ عالَم تھا کہ ایک بار آپ نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنا: جو (مسلمان) 12 رکعت نفل روزانہ پڑھے گا اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائے گا، چنانچہ آپ نے روزانہ 12 رکعت نفل پڑھنا شروع کر دیئے۔[1]

(6) خاتونِ جنت حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا

نواسۂ رسول حضرت امامِ حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ حضرت سیِّدہ فاطِمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو دیکھا کہ رات کو مسجِدِ بیت کی محراب (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز پڑھتی رہتیں، یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہو جاتا، میں نے آپ کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بہت زیادہ دعائیں کرتے سنا، آپ اپنی ذات کے لئے کوئی دُعا نہ کرتیں، میں نے عرض کی: پیاری امّی جان! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔[2]
امیرُ المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: سیِّدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کھانا پکانے (Cooking) کی حالت میں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت جاری رکھتیں۔[3]

---

1 ... مسند امام احمد، مسند ام حبيبة بنت ابى سفيان، ۱۰/ ۲۳۵، حدیث: ۲۶۸۳۷، ماہنامہ فیضان مدینہ، جنوری ۲۰۱۸، ص ۴۵

2 ... مدارج النبوت، قسم پنجم، باب اول در ذکر اولاد کرام، ۲/ ۴۶۱

3 ... سفینۂ نوح، حصہ دوم، ص ۳۵

(7) حضرت اُمِّ ہانی رَضِیَ اللہُ عَنْہا

ایک بار صحابیہ رسول حضرت اُمِّ ہانی رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! میں بوڑھی اور کمزور ہوگئی ہوں لہٰذا مجھے ایسا کوئی عمل ارشاد فرمادیجئے جسے میں بیٹھ کر کرتی رہوں۔ چنانچہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو وظائف عنایت فرمادیئے۔[1] آپ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے قرآن پاک کی تفسیر بھی پوچھتی تھیں۔[2]

(8) حضرت لُبابہ کبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہا

صحابیہ رسول حضرت اُمِّ فضل یعنی حضرت لُبابہ کبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہا ابتدائے اسلام میں ایمان لائیں۔ تقویٰ و پرہیز گاری جیسی عمدہ صفات والی خاتون تھیں۔ آپ کے بیٹے حضرت عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتے ہیں: (میری والدہ محترمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا) ہر پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتیں۔[3]

(9) حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا

مشہور ولیہ حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا عابدہ، زاہدہ، نیک و پارسا اور خوفِ خدا والی خاتون تھیں، دن کو روزہ رکھتیں اور تلاوتِ قرآنِ پاک کیا کرتیں، آپ کے سامنے

---

1 ... مسند امام احمد، مسند ام ھانی بنت ابی طالب، ۱۰/ ۲۶۴، حدیث: ۲۶۹۷۷

2 ... مسند امام احمد، مسند ام ھانی بنت ابی طالب، ۱۰/ ۲۶۰، حدیث: ۲۶۹۵۶ مفھوما، ماہنامہ فیضان مدینہ، اپریل ۲۰۱۹، ص ۴۱

3 ... طبقات ابن سعد، رقم: ۴۲۲۵، ام الفضل، ۸/ ۲۱۷، ماہنامہ فیضان مدینہ، اکتوبر ۲۰۱۹، ص ۴۰

کوئی دوزخ کا ذکر کر دیتا تو خوف کے باعث بے ہوش ہو جاتیں۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا نے ننگے پاؤں پیدل بیتُ اللہ شریف کا حج کیا، کعبے شریف پہنچتے ہی (ہیبت و خوف کے سبب) بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا خوب عبادت و ریاضت کرتیں، نیند کا غلبہ ہوتا تو گھر میں ٹہلنا شروع کر دیتیں اور خود سے فرماتیں: رابعہ! یہ بھی کوئی نیند ہے، اس کا کیا مزہ؟ اسے چھوڑ دو اور قبر میں مزے سے لمبی مدّت کے لئے سوتی رہنا، آج تو تجھے زیادہ نیند نہیں آئی لیکن آنے والی رات میں نیند خوب آئے گی، ہمّت کرو اور اپنے ربِّ کریم کو راضی کر لو، آپ نے پچاس (50) سال اس طرح سے گزار دیئے کہ نہ تو کبھی بستر پر لیٹیں اور نہ ہی کبھی تکیہ پر سر رکھا یہاں تک کہ آپ انتقال کر گئیں۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! ازواجِ مطہرات، صحابیات اور صالحات نیکیوں کے معاملے میں کس قدر حریص تھیں، ❋ جنہیں نمازوں کی ادائیگی کی حرص تھی، ❋ جنہیں راہِ خدا میں مال خرچ کرنے حرص تھی، ❋ جنہیں کثرت سے صدقہ کرنے کی حرص تھی، ❋ جنہیں زیادہ سے زیادہ نفل عبادات کرنے کی حرص تھی، ❋ جنہیں رمضان المبارک کے مہینے میں نمازِ تراویح ادا کرنے کی حرص تھی، ❋ جنہیں نمازِ تہجد کی پابندی کرنے کی حرص تھی، ❋ جن کو نمازِ چاشت پڑھنے کی حرص تھی، ❋ جنہیں کثرت سے روزے رکھنے کی حرص تھی، ❋ جنہیں کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے کی حرص تھی، ❋ جنہیں علمِ حدیث و

---

1 . . . جنتی زیور، ص ۵۴۱

2 . . . الروض الفائق، المجلس الثامن، فی ذکر حجاج بیت اللہ الحرام . . . الخ، ص ۶۰

3 . . . حکایات الصالحین، ص ۴۰، ملخصاً، ماہنامہ فیضان مدینہ، اگست ۲۰۱۷، ص ۳۹

شرعی مسائل میں مہارت حاصل کرنے کی حرص تھی، ❋ جنہیں غریبوں اور محتاجوں کی مدد کرنے کی حرص تھی، ❋ جن کو راتوں کو جاگ کر عبادات کرنے کی حرص تھی، ❋ انہیں اپنے محارم رشتے داروں سے اچھا سُلوک کرنے کی حرص تھی، ❋ جنہیں کثرت سے نوافل پڑھنے کی حرص تھی، ❋ جنہیں دوسروں کے لئے دعائیں کرنے کی حرص تھی، ❋ انہیں اپنا وقت اوراد و وظائف میں گزارنے کی حرص تھی، ❋ جنہیں ہر پیر و جمعرات کا روزہ رکھنے کی حرص تھی۔ الغرض اس طرح کی نیکیوں بھری حرص ان کی پاکیزہ عادات میں شامل تھی۔

آج کن چیزوں کی حرص ہے؟

مگر افسوس! آجکل کی کثیر خواتین میں اس طرح کی نیکیوں بھری حرص نظر نہیں آتی، ❋ آج حرص ہے تو مال و دولت جمع کرنے اور بینک بیلنس بڑھانے کی، ❋ آج حرص ہے تو گھر کو سجانے کی، ❋ آج حرص ہے تو بازاروں اور شاپنگ سینٹرز میں دیر تک گھومنے پھرنے اور شاپنگ کرنے کی، ❋ آج حرص ہے تو اچھے اچھے کھانے پکانے کی، ❋ آج حرص ہے تو باہر کے کھانوں سے لُطف اُٹھانے کی، ❋ آج حرص ہے تو ہر وقت بننے سنورنے کی (البتہ عورت کا اپنے شوہر کی خواہش کے لئے بننا سنورنا جائز ہے۔)، ❋ آج حرص ہے تو اچھا موبائل، ٹیبلٹ، آئی پیڈ، لیپ ٹاپ وغیرہ لینے کی، ❋ آج حرص ہے تو تفریحی مقامات پر جانے کی، ❋ آج حرص ہے تو لمبا عرصہ جینے کی، ❋ آج حرص ہے تو دنیاوی عُلوم و فنون کی ڈگریاں جمع کرنے کی، ❋ آج حرص ہے تو اخبارات، ناولیں، ڈائجسٹ اور فُضول قسم کے قصے کہانیاں پڑھنے

کی، ❁ آج حرص ہے تو زیادہ وقت سونے میں گزارنے کی، ❁ آج حرص ہے تو دنیا کے امتحانات میں کامیابی پانے کی، آج حرص ہے تو نئے نئے فیشن اپنانے کی، ❁ آج حرص ہے تو اسلامی بہنوں میں مشہور ہونے کی، آج حرص ہے تو ہر جگہ اپنی عزت کروانے کی، ❁ آج حرص ہے تو اپنی سچی یا جھوٹی تعریفیں کروانے کی، ❁ آج حرص ہے تو اپنے منہ سے اپنی ہی تعریفیں کرنے اور اپنے کارنامے سُنانے کی۔ الغرض آج طرح طرح کی حرص نے معاشرے کی خواتین کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔

ان کاموں کی حرص کیجئے!

☚ اگر حرص کرنی ہی ہے تو فرض عبادات کے ساتھ ساتھ نفل عبادات ادا کرنے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی ان کی ادائیگی کا ذہن دینے کی حرص کیجئے۔ ☚ سنتیں اپنانے اور سنتوں کی دھومیں مچانے کی حرص کیجئے۔ ☚ اللہ پاک اور لوگوں کے حقوق ادا کرنے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کا ذہن دینے کی حرص کیجئے۔ ☚ نیک بننے اور بنانے کی حرص کیجئے۔ ☚ آنکھ، کان، زبان بلکہ تمام اعضا کو گناہوں سے بچانے کی حرص کیجئے۔ ☚ والدین کو اور اگر شادی شدہ ہیں تو اپنے شوہر کو راضی رکھنے، ان کا ہر جائز حکم ماننے اور دل و جان سے ان کا ادب واحترام کرنے کی حرص کیجئے۔ ☚ اپنے ہر کام کو شریعت کے مطابق کرنے کی حرص کیجئے۔ ☚ غیر محرموں سے شرعی پردہ کرنے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلانے کی حرص کیجئے۔ ☚ دوزخ میں لے جانے اعمال سے بچنے اور جنت میں لے جانے اعمال کرنے کی حرص کیجئے۔ ☚ اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو راضی

رکھنے کی حرص کیجئے۔ ☚ حج و عمرہ کرنے کی حرص کیجئے۔ ☚ ایمان کی حفاظت کی حرص کیجئے۔ ☚ فلمیں ڈرامے، گانے باجے دیکھنے سننے سے بچنے اور مدنی چینل دیکھنے، سننے کی حرص کیجئے۔ ☚ اخبارات، مزاحیہ چٹکلے اور ڈائجسٹ سے بچنے کی حرص کیجئے۔ ☚ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والی کتب و رسائل اور اسلامی بہنوں کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا مطالعہ اور تقسیمِ رسائل کرنے کی حرص کیجئے۔ ☚ اپنے آپ کو مدنی ماحول سے وابستہ رکھنے، دوسری اسلامی بہنوں کو وابستہ کرنے اور گھر میں مدنی ماحول بنانے کی حرص کیجئے۔ ☚ ذیلی حلقے کے 8 مدنی کام کرنے اور اپنے علاقوں میں ان کی دھومیں مچانے کی حرص کیجئے۔ ☚ مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے یا پڑھانے اور دوسری اسلامی بہنوں پر انفرادی کوشش کرکے انہیں بھی داخل کروانے کی حرص کیجئے۔ ☚ اپنے بچوں کو مدرسۃ المدینہ و دارالمدینہ للبنین اور بچیوں کو مدرسۃ المدینہ و دارالمدینہ للبنات میں داخل کروانے کی حرص کیجئے۔ ☚ جامعۃ المدینہ للبنات میں داخلہ لینے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی داخلہ دلوانے کی حرص کیجئے۔ ☚ پیر و مرشد کو راضی کرنے والے کام کرنے کی حرص کیجئے۔ ☚ دعوتِ اسلامی کے لئے چندہ دینے، جمع کرنے اور کروانے کی ترغیب دینے کی حرص کیجئے۔ ربِّ کریم ہمیں نیک کاموں کا شوق اور ان پر استقامت عطا فرمائے۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شوالُ الْمُکَرَّم کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے۔ اس مقدس مہینے میں زوجۂ مصطفےٰ حضرت سَودہ بنتِ زَمْعہ کا

عرسِ پاک بھی ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے ہم آپ کا مختصر ذکرِ خیر سنتے ہیں، چنانچہ

حضرت سودہ بنتِ زَمعہ کا مختصر تعارف

شَوَّالُ الْمُکَرَّم 1438ھ ہجری کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے صفحہ نمبر 43 پر لکھا ہے: ❁ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت سَودہ بنتِ زَمعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اُن ازواجِ مطہرات میں سے ہیں جن کا تعلق خاندانِ قریش سے ہے، ❁ آپ کے والد کا نام "زَمعَہ" اور والدہ کا نام "شَموس بنتِ عَمرو" ہے، ❁ آپ پہلے اپنے چچازاد "سَکران بن عَمرو" کے نکاح میں تھیں، اِسلام کی ابتدا ہی میں یہ دونوں میاں بیوی مسلمان ہوگئے تھے، ❁ ایک قول کے مطابق ہجرتِ حبشہ سے واپسی پر مکے شریف میں حضرت سودہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے شوہر کا انتقال ہوگیا۔[1] ❁ آپ بہت ہی دِین دار، سلیقہ شعار اور بے حد خدمت گزار خاتون تھیں، ❁ آپ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات پر خوب عمل کرتی تھیں۔[2] ❁ آپ لمبے قد والی، حُسن و جمال اور سیرت میں مُنفرد تھیں۔[3] ❁ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا آپ کی اچھی خوبیوں کو دیکھ کر آپ پر بہت زیادہ رَشک فرمایا کرتی تھیں۔[4] ❁ جب حضرت خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا اِنتقال ہوگیا تو حضرت خولہ بنتِ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ سَودہ بنتِ زَمعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے نکاح فرمالیں۔ ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ

---

1 ...مواھب لدنیۃ، المقصد الاول، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاھرات... الخ، ۱/۴۰۵

2 ...زرقانی علی المواھب، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاھرات... الخ، ۴/۳۸۰-۳۷۷ ملخصا

3 ...جنتی زیور، ص۴۸۲

4 ...زرقانی علی المواھب، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاھرات... الخ، ۴/۳۸۰ ملخصا

عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت خولہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے اِس مُخلصانہ مشورے کو قبول فرما لیا، چنانچہ حضرت خولہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے پہلے حضرت سودہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے بات کی تو اُنہوں نے رضا مندی ظاہر کی، پھر آپ کے والد سے بات کی تو اُنہوں نے بھی خوشی سے اجازت دے دی، ❊ یوں اعلانِ نبوت کے دسویں سال میں یہ بابرکت نکاح منعقد ہوا۔[1] ❊ آپ پردے کا اتنا اہتمام کرتی تھیں کہ بِلا ضرورت گھر سے باہر نکلنا بھی پسند نہ فرماتیں، چنانچہ آپ نے جب فرض حج ادا فرما لیا تو کہا: میرے ربِّ کریم نے مجھے گھر میں رہنے کا حکم فرمایا ہے، لہٰذا خدا کی قسم! اب موت آنے تک گھر سے باہر نہ نکلوں گی، راوی فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! آپ گھر سے باہر نہ نکلیں یہاں تک کہ آپ کا جنازہ ہی گھر سے نکالا گیا۔[2] ❊ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی خلافت کے زمانے میں درہموں سے بھرا ہوا ایک تھیلا حضرت بی بی سودہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس بھیج دیا آپ نے اُسی وَقت اُن تمام درہموں کو مدینہ شریف کے فقیروں اور مسکینوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔[3]

❊ ایک قول کے مطابق آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا وِصال ماہِ شوّالُ المکرّم 54 ہجری کو حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دورِ خلافت میں ہوا۔[4] ❊ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی قبرِ مبارک جَنّتُ الْبَقِیْع شریف میں ہے۔ ❊ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی سیرت کے متعلق مزید جاننے

---

1 --- سیر اعلام النبلاء، رقم: ۱۳۶، سودۃ ام المومنین، ۳/۵۱۳

2 --- درمنثور، پ ۲۲، الاحزاب، الآیۃ: ۶، ۳۳/۵۹۹

3 --- طبقات ابن سعد، رقم: ۴۱۲۷، سودۃ بنت زمعۃ، ۸/۴۵ ملخصا

4 --- فیضانِ اُمّہاتُ المومنین، ص ۶۶

کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "فیضانِ اُمَّہَاتُ الْمُؤمِنِیْن" پڑھئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

توکّل و قناعت کے اصول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے توکل و قناعت کے بارے میں چند نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: قناعت کبھی نہ خَتم ہونے والا خزانہ ہے۔[2] (2) فرمایا: بے شک کامیاب ہو گیا وہ شخص جو اِسلام لایا اور اُسے بَقدرِ کِفایت رِزْق دِیا گیا اور اللہ پاک نے اُسے جو کچھ دِیا اُس پر قناعت بھی عطا فرمائی۔[3] ☆ انسان کو جو کچھ اللہ پاک کی طرف سے مِل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینے کو قناعت کہتے ہیں۔[4] ☆ روزمرّہ اِستِعْمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔[5] ☆ **بلعم بن باعوراء** جو بہت بڑا عالم اور مستجاب الدعوات تھا، حرص و لالچ نے اسے دنیا و آخرت میں تباہ و برباد کر دیا۔[6] ☆ اللہ پاک فرماتا ہے: وہ شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ مالدار ہے جو میری

1... ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جولائی 2017، ص ۴۳

2... الزھد للبیھقی، الجزء الاول من کتاب... الخ، ص ۸۸، حدیث: ۱۰۴

3... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف و القناعۃ، ص ۴۰۶، حدیث: ۲۴۲۶

4... جنتی زیور، ص ۱۳۶ بتغیر قلیل

5... التعریفات للجرجانی، باب القاف، تحت اللفظ: القناعۃ، ص ۱۲۶

6... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۶۷ ماخوذاً

دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔[1] ☆اگر انسان کے پاس مال کی دو (2) وادِیاں بھی ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنّا کرے گا اور اِبنِ آدم کے پیٹ کو قبْر کی مِٹّی کے سِوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...ابن عساکر، رقم ۷۷۴۰، موسی بن عمران، ۱۳۹/۶۱ ملخصا

2 ...مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لو ان لابن آدم... الخ، ص ۴۰۴، حدیث: ۲۴۱۵

بیان: 8 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بے مثال ہے: جو روزِ جمعہ مجھ پر سو بار درودِ پاک پڑھے، جب وہ قِیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک نور ہو گا اگر وہ نور پوری مخلوق میں بھی تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کفایت کرے۔ (1)

ہوں دُرُود و سَلام، میرے لب پر مُدام ہر گھڑی دَم بدم، تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش، ص۲۴۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، ابراھیم بن ادھم، ۸/۴۹، رقم: ۱۱۳۴۹

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔
نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میں موت کا فرشتہ ہوں!

حضرت وہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بادشاہ نے کہیں جانے کے لئے سواری تیار کی، اس نے پہننے کے لئے کپڑے منگوائے لیکن وہ اسے پسند نہ آئے، دوسرے کپڑے منگوائے وہ بھی پسند نہ آئے، کئی بار ایسا کرنے کے بعد اس نے اپنے پسندیدہ کپڑے پہنے، اسی طرح اس نے سواری منگوائی وہ بھی پسند نہ آئی یہاں تک کہ اس کے پاس مختلف سُواریاں لائی گئیں، تو وہ سب سے اچھی سواری پر سوار ہوا، اتنے میں ابلیس آیا، اس نے اس کی ناک میں پھونک ماری، تو وہ تکبر سے بھر گیا پھر لشکر کو

ساتھ لے کر چل پڑا اور تکبر کی وجہ سے لوگوں کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ اسی دوران ایک شخص آیا جس کے کپڑے پھٹے پرانے تھے، اس نے سلام کیا تو بادشاہ نے جواب نہ دیا۔ اس نے بادشاہ کی سُواری کی لگام پکڑلی۔ بادشاہ نے کہا: لگام چھوڑ دو، تم نے بڑی گستاخی کی ہے۔ وہ کہنے لگا: مجھے تجھ سے ایک کام ہے۔ اس نے کہا: میرے اُترنے تک صبر کر۔ اس شخص نے کہا: نہیں ابھی۔ پھر اس نے لگام کو اچھی طرح دبایا۔ بادشاہ نے کہا: بول! کیا کام ہے؟ اس نے کہا: راز کی بات ہے۔ بادشاہ نے اپنا سر جھکا کر اس کے قریب کیا تو اس نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا: **"میں موت کا فرشتہ ہوں۔"** (یہ سن کر) بادشاہ کا رنگ بدل گیا، زبان لڑکھڑانے لگی اور اسے کہنے لگا: مجھے اتنی مہلت دو کہ میں گھر جا کر اپنے کام مکمل کرلوں اور گھر والوں کو الوداع کہہ لوں۔ ملک الموت (حضرت عزرائیل) عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: نہیں، اللہ پاک کی قسم! اب تجھے اپنے مال و اسباب اور گھر والوں کو دیکھنا کبھی نصیب نہ ہوگا، پھر اس کی رُوح قبض کرلی اور وہ لکڑی کی طرح گر پڑا۔ [1]

فرشتہ موت کا اب آچکا ہے روح لینے کو
سرِ بالیں ذرا جلدی سے آنا یَارَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۲۷)

تکبر کی تباہ کاریاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا!

---

1 . . . لباب الاحیاء، ص۳۸۸

☜ غرور و تکبر شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا انسان خود کو بہت بڑا جبکہ لوگوں کو حقیر و ذلیل سمجھنے لگتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا ہو کر انسان اپنے سے کم مرتبے والوں کے سلام کا جواب دینا بھی اپنی توہین سمجھتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا انسان کو موت اور مرنے بلکہ موت کے نام سے بھی بہت زیادہ ڈر لگنے لگتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا ہو کر انسان صرف دنیا کی بہتری میں ہی لگا رہتا ہے اور قبر و آخرت کی تیاری و امتحان سے غافل رہتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا ہو کر انسان کو مرتے وقت سخت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ☜ غرور و تکبر میں مبتلا ہو کر انسان کو مرتے وقت ذرہ برابر بھی مہلت نہیں ملتی اور ☜ تکبر میں مبتلا انسان کو مرتے وقت توبہ کی توفیق بھی نہیں ملتی۔ تو جب تکبر کی اس قدر تباہ کاریاں ہیں اور اس کا انجام بڑا بھیانک ہے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اس منحوس آفت سے بچتی اور دوسروں کو بچاتی رہیں، **معاذَاللہ** اگر کوئی اس بیماری میں مبتلا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے اس بُری عادت اور بیماری سے خود کو بچائے، جتنا عرصہ تکبر میں مبتلا رہی ربِّ کریم کی بارگاہ میں اس سے سچے دل سے توبہ بھی کرے اور آئندہ تکبر سے بچنے کے لئے تکبر کا علم بھی سیکھتی رہی کیونکہ تکبر کا علم سیکھنا اہم فرائض میں شامل ہے، اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ نمبر 624 پر لکھتے ہیں: **مُحَرَّمَاتِ باطِنِیّہ** (یعنی باطنی ممنوعات مثلاً) تکبر و ریا و عجب و حسد وغیرہا اور ان کے معالجات (یعنی عِلاج) کہ ان کا علم (یعنی جاننا) بھی ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔ [1]

1... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۲۴

مگر افسوس! دنیاوی علوم کے مقابلے میں ہماری دینی معلومات بہت کم ہوتی ہے پھر اُن میں سے درست کتنی ہوتی ہیں؟ کوئی عالمہ اسلامی بہن ہمارا امتحان لے تو پتا چلے۔ حالانکہ دُنیوی معلومات کی کثرت پر ہمیں آخرت میں کوئی جزا ملے گی نہ کم ہونے پر کوئی سزا! البتّہ بنیادی ضروری دینی معلومات نہ ہونا نقصانِ آخرت کا باعث ہے کیونکہ دُنیائے فانی میں کی گئی نیکیاں جہانِ آخرت کی آبادکاری کا باعث بنیں گی اور گناہ بربادی کا سبب بنیں گے۔ جبکہ نیکیوں اور گناہوں کی پہچان کے لئے علمِ دین کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم علمِ دین بھی ضرور حاصل کریں تاکہ ہماری آخرت بھی بہتر ہو سکے۔ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں پابندی اور جامعۃ المدینہ (للبنات) میں داخلہ لے کر عالمہ کورس اور مختلف کورسز کرکے بھی علمِ دین حاصل کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تکبر کیا ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تکبر کے بارے میں مزید سننے سے پہلے آیئے! تکبر کی تعریف بھی سن لیتی ہیں:

❁ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ** یعنی تکبر حق کی مخالفت اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔[1] ❁ امام راغب اِصفہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: تکبر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے

1 ... مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانه، ص ٦١ حدیث: ٢٦٥

افضل سمجھے۔[1] ﷺ حضرت علامہ عبدالغنی نابُلسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خود کو دوسروں سے افضل و اعلیٰ اور بہتر سمجھ کر خوش ہونا "تکبر" کہلاتا ہے۔[2]

تکبر کی اقسام

امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تکبر کی تین (3) قسمیں ہیں:

(1) وہ تکبر جو اللہ پاک کے مقابلے میں ہو جیسے ابلیس (شیطان)، نمرود اور فرعون کا تکبر یا ایسے لوگوں کا تکبر جو خدائی کا دعویٰ کرتے ہیں اور اللہ کریم کے بندوں سے نفرت کے طور پر منہ پھیرتے ہیں۔

(2) وہ تکبر جو اللہ پاک کے رسول کے مقابلے میں ہو، جس طرح کفارِ مکہ نے کیا اور کہا کہ ہم آپ جیسے بشر کی اطاعت نہیں کریں گے، ہماری ہدایت کے لئے اللہ پاک نے کوئی فرشتہ یا سردار کیوں نہیں بھیجا، آپ تو ایک یتیم شخص ہیں۔

(3) وہ تکبر جو عام انسانوں پر کیا جائے، جیسے انہیں حقارت سے دیکھے، حق کو نہ مانے اور خود کو بہتر اور بڑا جانے۔[3]

تکبر کی تینوں اقسام کا حکم

اللہ کریم اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں تکبر کرنا کفر ہے جبکہ عام بندوں پر تکبر کرنا کفر نہیں لیکن اس کا گناہ بھی بہت بڑا ہے۔ اللہ کریم ہمیں

---

1 ... المفردات للرّاغب، ص ۴۲۱

2 ... الحدیقۃ الندیۃ، ۱/۵۴۳

3 ... کیمیائے سعادت، رکن سوم: مہلکات، اصل نہم، پیدا کردن درجات کبر، ۲/۷۰۷، ۷۰۸

تکبر کی آفت اور اس کی تباہ کاریوں سے محفوظ فرمائے۔ آمِین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ کریم میں تکبر کرنے والوں کا بُرا انجام بیان کیا گیا ہے، پارہ 9 سورۃُ الاَعراف کی آیت نمبر 146 میں ارشادِ باری ہے:

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور میں اپنی آیتوں سے انہیں پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں۔ (پ ۹، الاعراف: ۱۴۶)

بیان کردہ آیتِ مقدسہ کے تحت مفسرِ قرآن حضرت امام بغوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اس کا معنٰی یہ ہے کہ جو لوگ میرے بندوں پر غرور کرتے اور میرے ولیوں سے لڑتے ہیں، میں انہیں اپنی آیتیں قبول کرنے اور ان کی تصدیق کرنے سے پھیر دوں گا تاکہ وہ مجھ پر ایمان نہ لائیں۔ یہ اُن کے عناد (دل میں چھپی دشمنی) کی سزا ہے کہ انہیں ہدایت سے محروم کیا گیا۔ (1)

اِس آیت میں ناحق تکبر اور تکبر کرنے والوں کا جو انجام بیان ہوا کہ ناحق تکبر کرنے والے اگر ساری نشانیاں دیکھ لیں تو بھی وہ ایمان نہیں لاتے، اگر وہ ہدایت کی راہ دیکھ لیں تو وہ اسے اپنا راستہ نہیں بناتے اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اسے اپنا راستہ بنا لیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا! غرور وہ آگ ہے جو دل کی تمام قابلیتوں کو جلا کر برباد کر دیتی ہے خصوصاً جبکہ اللہ پاک کے مقبولوں کے مقابلے میں تکبر ہو۔ اللہ

---

1 ۔۔۔ تفسیر بغوی، پ ۹، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۴۶، ۱۶۷/۲

پاک ہمیں اپنی حفظ وامان میں رکھے۔[1]

پارہ 14 سورۃُ النَّحل کی آیت نمبر 23 میں ارشادِ باری ہے:

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔ (پ ۱۴، النحل: ۲۳)

اسی طرح پارہ 23 سورۂ صٓ کی آیت نمبر 76 میں ارشاد ہوتا ہے:

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔ (پ ۲۳، صٓ: ۷۶)

بیان کردہ آیتِ مقدسہ کے تحت امام نسفی لکھتے ہیں: اللہ کریم نے فرشتوں سے فرمایا: میں مٹی سے حضرت آدم (عَلَیْہِ السَّلام) کو پیدا کروں گا، پھر جب میں اس کی پیدائش مکمل کر دوں اور اس میں اپنی خاص رُوح پھونک کر اسے زندگی عطا کر دوں تو تم اس کے لیے سجدے میں چلے جانا، جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کی پیدائش کے مراحل مکمل ہوئے تو اللہ کریم کے حکم سے تمام فرشتوں نے اکٹھے ہو کر سجدہ کیا لیکن ابلیس (شیطان) نے سجدہ نہ کیا، اس نے تکبر کیا اور وہ اللہ پاک کے علم میں کفر کرنے والوں میں سے ہی تھا۔ اللہ کریم نے فرمایا: اے ابلیس! تجھے اس آدم (عَلَیْہِ السَّلام) کو سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جسے میں نے اپنے دستِ قدرت سے بنایا؟ کیا تُو نے تکبر کیا ہے یا تو (پہلے ہی) اس قوم میں سے تھا جن کا شیوہ (طریقہ) ہی تکبر ہے۔ ابلیس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں کیونکہ تُو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ ۹، الاعراف، تحت الآیۃ ۱۴۶، ۳/ ۴۳۲

سے پیدا کیا۔ اس سے ابلیس کی مراد یہ تھی کہ اگر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام آگ سے پیدا کئے جاتے اور میرے برابر بھی ہوتے جب بھی میں انہیں سجدہ نہ کرتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ان سے بہتر ہو کر انہیں سجدہ کروں۔ اللہ پاک نے فرمایا: تُو جنت سے نکل جا کہ بیشک تُو اپنی سرکشی، نافرمانی اور تکبر کے باعث دُھتکارا ہوا ہے، بیشک قیامت تک تجھ پر میری لعنت ہے، قیامت کے بعد لعنت بھی اور طرح طرح کے عذاب بھی ہیں۔ پھر اللہ پاک نے اس کی صورت بدل دی، وہ پہلے خوب صورت تھا بُری اور کالی شکل والا کر دیا گیا اور اس کی نورانیت بھی چھین لی گئی۔ (1)

بچا لے غرور و تکبر سے مولیٰ
کروں عاجزی میں سدا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح قرآنِ کریم میں تکبر کی مذمت بیان کی گئی اور تکبر کا انجام بیان ہوا ہے اسی طرح کئی احادیثِ مبارکہ میں بھی اس کی مذمت و وعیدیں بیان ہوئی ہیں۔

آیئے! 5 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

❖ ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ پاک کے بدترین بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ بد اخلاق اور متکبر ہے۔ (2)

---

1 --- تفسیر مدارک، پ ۲۳، ص، تحت الآیۃ: ۷۱تا۷۷، ۶/ ۳۰۱تا۳۰۳

2 --- مسند امام احمد، مسند الانصار، ۹/ ۱۲۰، حدیث: ۲۳۵۱۷

❖ ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تکبر کرنے والے چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اُٹھائے جائیں گے، ہر طرف سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی، انہیں دوزخ کے قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا، آگ ان پر چھا جائے گی اور انہیں "طِیْنَۃُ الْخَبَالْ" یعنی دوزخیوں کی پیپ اور خون پلایا جائے گا۔ (1)

❖ ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو چیونٹیوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا اور لوگ ان کو روندیں گے کیوں کہ اللہ کریم کے ہاں ان کی کوئی قدر نہیں ہو گی۔ (2)

❖ ارشاد فرمایا: بے شک جہنم میں ایک وادی ہے جسے ہَب ہَب کہتے ہیں، اللہ پاک کا فیصلہ ہے کہ وہ اس میں تمام تکبر کرنے والوں کو ٹھہرائے گا۔ اے بلال! تم اس میں ٹھہرنے والوں میں سے نہ ہونا۔ (3)

❖ ارشاد فرمایا: جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا (یعنی تھوڑا سا) بھی تکبر ہو گا وہ جنّت میں داخل نہ ہو گا۔ (4)

بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت حضرت علامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: جنت میں داخل نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ تکبر کے ساتھ کوئی جنت میں داخل نہ ہو گا بلکہ تکبر اور ہر بُری خصلت سے عذاب بھگتنے کے ذریعے یا اللہ کریم کے عفوو

---

1 … ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۱۱۲، ۴/۲۲۱، حدیث: ۲۵۰۰

2 … موسوعة ابن ابی دنیا، کتاب التواضع والخمول، ۳/۵۷۸، حدیث: ۲۲۴

3 … مسند ابی یعلی، حدیث ابی موسی الاشعری، ۶/۲۰۷، حدیث: ۷۲۱۳

4 … مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانه، حدیث: ۱۴۷، ص ۶۱

کرم سے پاک وصاف ہو کر جنت میں داخل ہو گا۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پاش پاش کر دوں گا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے تکبر کرنا کسی کو زیب نہیں دیتا بلکہ تکبر کرنے والے انسان کی مثال ایسی ہے کہ کوئی نوکر بغیر اجازت اپنے سیٹھ کا لباس پہن لے، اس کی ذاتی چیزوں کو اپنی چیزیں سمجھ کر استعمال کرنا شروع کر دے، اسی کی طرح حکم نامے جاری کرنے لگے تو ایسا نوکر اپنے سیٹھ کی طرف سے سخت سزا پائے گا، بالکل اِسی طرح "صفتِ کِبْر" میں شرکت کی مذموم کوشش کرنے والا انسان اللہ پاک کی جانب سے سزا کا حق دار ہو گا، چُنانچہ

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے: کبریائی میری چادر ہے، لہٰذا جو میری چادر کے مُعاملے میں مجھ سے جھگڑے گا میں اُسے پاش پاش کر دوں گا۔ [2]

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "کِبْر" سے مراد ذاتی بڑائی ہے اور عظمت سے مراد صفاتی بڑائی۔ چادر اور تہبند فرمانا ہم کو سمجھانے کے لئے ہے کہ جیسے ایک چادر، ایک تہ بند دو آدمی نہیں پہن سکتے یوں ہی عظمت و کبریائی سوائے میرے دوسرے کے لئے نہیں ہو سکتی۔ [3]

---

1 ... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الآداب، باب الغضب والکبر، ۸/۸۲۸، ۸۲۹، تحت الحدیث: ۵۱۰۷
2 ... مستدرک، کتاب الایمان، باب اھل الجنۃ المغلوبون، ... الخ، ۱/۲۳۵ حدیث: ۲۱۰
3 ... مرآۃ المناجیح، ۶/۶۵۹

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! ہر باطنی مرض کی کچھ نہ کچھ علامات ہوتی ہیں، اسی طرح تکبر کی بھی کچھ علامات ہیں، تو آیئے! سب سے پہلے ہم تکبر کی کچھ علامات کے بارے میں جانتی ہیں پھر سنجیدگی سے اپنا محاسبہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھئے کہ تکبر کی معلومات حاصل کرنے کا مقصد اپنی اصلاح ہو نہ کہ دیگر اسلامی بہنوں کے عیوب جاننے کی کوشش، خبردار! اپنی کم معلومات کے سبب کسی بھی اسلامی بہن کو خواہ مخواہ تکبر کرنے والی ہونے کا حکم نہ لگایئے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: لاکھوں مسائل واحکام، نیت کے فرق سے تبدیل ہو جاتے ہیں۔[1] اسی طرح یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ اِن علامات کو صرف ایک مرتبہ پڑھ یا سن لینا اور سرسری طور پر اپنا جائزہ لے لینا ہی کافی نہیں کیونکہ نفس و شیطان کبھی نہیں چاہیں گے کہ ہم ان علامات کو اپنے اندر تلاش کرکے تکبر کا علاج کرنے میں کامیاب ہو جائیں، لہٰذا! علاماتِ تکبر کو بار بار پڑھ اور سن کر خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے پھر اپنا مسلسل محاسبہ جاری رکھئے تو کامیابی کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ آیئے! تکبر کی علامات کے بارے میں سنتی ہیں، چنانچہ

تکبر کی علامات

(1) اِس بات کو پسند کرنا کہ اسلامی بہنیں مجھے دیکھ کر تعظیماً کھڑی ہو جائیں تاکہ دوسروں پر میری شان و شوکت کا اظہار ہو۔ لہٰذا اس علامت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ہمیں چاہیے کہ ہم غور کریں کہ کہیں ہم بھی تو ایسی نہیں؟ ہاں! اگر کوئی اسلامی

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۹۸

بہنوں کے کھڑے ہونے کو اِس لئے پسند کرتی ہے کہ کم عِلم اسلامی بہنوں کو اُس کی حیثیت کا عِلم ہو جائے اور وہ دِین کے معاملے میں اُس کی نصیحت کو قبول کریں تکبر کا نام و نشان بھی دل میں نہ ہو تو یہ تکبر نہیں۔[1]

(2) اس چیز کی خواہش کرنا کہ اسلامی بہنیں میری تعظیم کی خاطر میرے سامنے باادب کھڑی رہیں تاکہ دیگر اسلامی بہنوں میں میرا مقام و مرتبہ ظاہر ہو۔ اس معاملے میں بھی ہمیں غور کرنا چاہیے کہ کہیں ہمارے اندر تو یہ عادت نہیں پائی جاتی۔

(3) کہیں آتے جاتے وقت یہ خواہش رکھنا کہ میری کوئی شاگردہ، عقیدت رکھنے والی یا کوئی سہیلی برابر یا پیچھے پیچھے چلے تاکہ دیگر اسلامی بہنیں مجھے قابلِ احترام سمجھیں۔ حضرت ابو دردا رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جب تک کسی کے پیچھے چلنے والے لوگ ہوں اللہ پاک سے اس کی دُوری میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔[2] ہاں! کبھی کسی اسلامی بہن کی عادت میں یہ شامل ہوتا ہے کہ چلنے میں اُس کے ساتھ کوئی نہ کوئی ضرور ہو، اس لئے کہ اکیلی جانے میں اُسے گھبراہٹ ہوتی ہے یا اکیلی جانے میں دشمن کا خوف ہے کہ وہ تکلیف و نقصان پہنچائے گی تو ایسی صورت میں کسی محرم یا سمجھدار اسلامی بہن کو ساتھ لے لینا تکبر میں داخِل نہیں۔

(4) کسی سے ملاقات کے لئے خود چل کر جانے میں ذِلّت سمجھنا، اِس بات کو پسند کرنا کہ دوسری اسلامی بہن خود چل کر مجھ سے ملنے آئے۔ اگر کوئی اپنی دینی یا دنیاوی مصروفیات کے سبب اسلامی بہنوں سے ملاقات کرنے نہیں جاتی یا اِس لئے

---

1 ... تکبر، ص۷۲ بتغیر

2 ... احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، بیان اخلاق المتواضعین، ۳/۴۳۴

نہیں ملتی کہ غیبت وغیرہ گناہوں میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے یا سامنے والی پر اُس کی ملاقات ناگوار گزرے گی تو ایسا کرنا تکبر نہیں اور ان وجوہات کے سبب ملاقات نہ کرنا قابلِ مذمّت بھی نہیں ہے۔

(5) بظاہر کسی کم تر اِسلامی بہن کا برابر آکر بیٹھ جانا اِس لئے ناگوار گزرنا کہ میں اِس سے افضل ہوں، یہ بھی تکبر میں داخل ہے۔

(6) مریضہ، معذور اور غریب اسلامی بہنوں کو حقیر جانتے ہوئے ان کے پاس بیٹھنے سے بچنا۔ لہٰذا ہم غور کریں کہ کہیں ہم بھی تو ایسی نہیں۔

(7) تکبر کی علامت یہ بھی ہے کہ کسی اسلامی بہن کو کم تر جانتے ہوئے سلام میں پہل نہ کرنا بلکہ دوسری اسلامی بہنوں سے توقع رکھنا کہ وہ مجھے سلام کریں۔

(8) تکبر کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ اپنی ماتحت یا کسی اور اِسلامی بہن کو کم تر جان کر اُس سے ہاتھ ملانے کو ناپسند کرنا، اگر ہاتھ مِلانا ہی پڑ جائے تو طبیعت پر ناگوار گزرنا۔

دل میں یہ خواہش نہ رکھنا سب کریں میرا ادب
ڈر کہیں ناراض ہو جائے نہ تجھ سے تیرا رب

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۶۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے تکبر کی علامات سنیں، انہیں ذہن میں بٹھا لیجئے، اگر ان علامات میں سے کوئی علامت اپنی ذات میں محسوس ہو تو فوراً سنبھل جائیے اور تکبر کی آفتوں سے خود کو بچا کر عاجزی اختیار کیجئے۔ آیئے! عاجزی کی تعریف اور اس کا حکم سنتی ہیں، چنانچہ

عاجزی وانکساری کی تعریف

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**نجات دلانے والے اَعمال کی معلومات**" کے صفحہ نمبر 10 پر لکھا ہے: لوگوں کی طبیعتوں اور ان کے مقام و مرتبے کے اعتبار سے ان کے لیے نرمی کا پہلو اختیار کرنا اور اپنے آپ کو حقیر و کمتر اور چھوٹا خیال کرنا عاجزی و انکساری کہلاتا ہے۔(1)

یاد رہے! عاجزی کرنے والے لوگ اللہ پاک کو پسند ہیں، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! عاجزی اپناؤ کہ اللہ پاک عاجزی کرنے والوں سے محبت اور تکبر کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِس تکبر کا کیا حاصل؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! ربِّ کریم عاجزی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے جبکہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ ذرا سوچئے! اِس تکبر کا کیا فائدہ! صرف لذّتِ نفس، وہ بھی چند لمحوں کے لئے! جبکہ اِس کے نتیجے میں اللہ کریم اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی، اسلامی بہنوں کی دل آزاری، میدانِ محشر میں ذلت و رُسوائی، ربِّ کریم کی رحمت و انعاماتِ جنت سے محرومی اور

---

1 ... فیض القدیر، ۱/ ۵۹۹، تحت الحدیث: ۹۲۵ ماخوذا

2 ... کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، جز ۳، ۲/ ۵۰، حدیث: ۵۷۳۱

دوزخ کی حق دار بننے جیسے بڑے بڑے نقصانات ہیں۔ تکبر اس قدر خطرناک مرض ہے کہ اپنے ساتھ دیگر کئی برائیوں کو بھی لاتا ہے جبکہ کئی اچھائیوں اور خوبیوں سے انسان کو محروم کر دیتا ہے، چُنانچہ

تکبر کے نقصانات

حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: تکبر کرنے والا انسان جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسرے مسلمان کے لئے پسند نہیں کر سکتا، ایسا انسان عاجزی پر بھی قادر نہیں ہوتا جو تقویٰ وپرہیز گاری کی جڑ ہے، کینہ بھی نہیں چھوڑ سکتا، اپنی عزت بچانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے، اس جھوٹی عزت کی وجہ سے غصہ نہیں چھوڑ سکتا، حسد سے نہیں بچ سکتا، کسی کی خیر خواہی نہیں کر سکتا، دوسروں کی نصیحت قبول کرنے سے محروم رہتا ہے، لوگوں کی غیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے الغرض تکبر میں مبتلا انسان اپنا بھرم رکھنے کے لئے ہر برائی کرنے پر مجبور اور ہر اچھے کام کو کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! تکبر کرنے والا انسان تکبر میں مبتلا ہو کر بہت ساری آفات وخرابیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں اس سے چھٹکارا پانے کی سخت ضرورت ہے۔ تو جس طرح جسمانی بیماری کے علاج کیلئے ہم مختلف تدابیر اختیار کرتی ہیں اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ تکبر جیسی باطنی وروحانی بیماری کے علاج کی فکر کرتے ہوئے اس کیلئے بھی عملی اقدامات کرنے چاہئیں۔ **آیئے!** تکبر سے نجات

1 ... احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، بیان حقیقۃ الکبر وآفتہ، ۴۲۳/۳ ملخصًا

پانے کیلئے چند طریقوں کے متعلق سنئے اور عمل کی کوشش کیجئے، چنانچہ

تکبر سے نجات پانے کے چند طریقے

❁ تکبر سے نجات پانے کے لئے اس طرح غور و فکر یعنی اپنے اعمال کا محاسبہ کیجئے کہ میدانِ محشر میں مجھے اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں اپنے اعمال کا حساب دینا پڑے گا، اگر تکبر کی وجہ سے میرا ربِّ کریم مجھ سے ناراض ہوگیا اور مجھے دوزخ میں ڈال دیا گیا تو دوزخ کا خوفناک عذاب کیسے برداشت کرپاؤں گی؟ اس طرح اپنا محاسبہ کرنے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ تکبر سے بچنے میں کافی مدد ملے گی۔

❁ تکبر اور دیگر بُرائیوں سے نجات کیلئے دُعا کا سہارا لیجئے کہ **دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔**[1] لہٰذا دُعا کیجئے کہ اے میرے پروردگار! میں نیک بننا چاہتی ہوں، تکبر اور دوسری تمام بُرائیوں سے جان چھڑانا چاہتی ہوں، مگر نفس و شیطان آڑے آجاتے ہیں، تُو ان کے مقابلے میں مجھے کامیابی عطا فرما، مجھے نیک اور عاجزی کرنے والی بنادے۔ ❁ تکبر سے بچنے کیلئے اپنے عیوب پر نظر رکھنا بہت مفید ہے اور اپنی عادات کو تقویٰ و پرہیزگاری سے زینت دینا عُیوب کی پہچان کے لئے بہت مددگار ہے۔ ❁ تکبر کا ایک عِلاج یہ بھی ہے کہ جب تکبر میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو ہم اُس کے نقصانات و عذابات پر خوب غور کریں تاکہ اس ہلاکت خیز عمل یعنی تکبر سے بچنے کا جذبہ پیدا ہو۔ ❁ تکبر سے نجات کیلئے ہر اسلامی بہن سے سلام کیجئے بلکہ سلام میں پہل کیجئے خواہ وہ امیر ہو یا غریب، بڑی ہو یا چھوٹی۔ ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ۔۔۔ مستدرک، کتاب الدعاء، باب الدعاء سلاح المومن، ۱۶۲/۲، حدیث ۱۸۵۵ ملتقطاً

وَسَلَّمَ بچوں کو بھی سلام میں پہل فرمایا کرتے تھے۔[1] ❁ تکبر سے نجات پانے کیلئے اپنے کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی کوشش کیجئے اور اپنا سامان خود اُٹھائیے۔ **حدیثِ پاک** میں ہے: جس (مسلمان) نے اپنا سامان خود اُٹھالیا وہ تکبر سے آزاد ہوگیا۔[2] ❁ اسی طرح صدقہ و خیرات کرتے رہنا بھی تکبر سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ **فرمانِ مُصْطفٰے** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: مسلمان کا صَدَقہ عمر میں اضافے کا سبب ہے، بُری موت سے بچاتا ہے اور اللہ کریم اس کی وجہ سے تکبر و محتاجی اور فخر کو دُور فرما دیتا ہے۔[3] ❁ تکبر سے نجات پانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جب کسی اسلامی بہن سے اختِلافِ رائے ہو، مگر بعد میں ظاہر ہو جائے کہ وہی حق پر ہے تو ضِد کرنے کے بجائے اپنی غلطی تسلیم کرلیجئے۔ پھر اس کے سامنے اپنی غلطی کا اعتِراف کرتے ہوئے بیانِ حق پر اس کی تعریف بھی کیجئے کہ آپ دُرست فرما رہی تھیں، اللہ پاک آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اعترافِ حق کا یہ اقرار اگرچہ نفس پر بہت ہی ناگوار ہے، مگر مسلسل ایسا کرتے رہنے سے حق کا اعتِراف کرنا ہماری عادت میں شامل ہو جائے گا اور اس کی برکت سے تکبر سے بھی جان چھوٹتی چلی جائے گی۔ ❁ تکبر سے نجات پانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ماحول کی اسلامی بہنوں کے ساتھ ہوں یا اسلامی بہنوں کی تقریب و نعت خوانی میں، کبھی بھی دل میں اس خواہش کو جگہ نہ دیجئے کہ مجھے نُمایاں حیثیت دی جائے، اُونچی جگہ بٹھایا جائے، میری آؤ بھگت کی جائے۔ ہاں! کسی اسلامی بہن نے

---

1 . . . بخاری، کتاب الاستئذان، باب تسلیم علی الصبیان، ۴/۱۷۰، حدیث: ۶۲۴۷ ماخوذا

2 . . . شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع، ۶/۲۹۲، حدیث: ۸۲۰۱

3 . . . مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/۲۸۴، حدیث: ۴۶۰۹

ازخود آپ کو نمایاں جگہ بیٹھنے کی درخواست کی تو قبول کرنے میں حرج نہیں۔

امیر المومنین حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہیں تشریف فرما ہوئے، صاحبِ خانہ نے حضرت کیلئے مسند حاضر کی، آپ اس پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: کوئی گدھا ہی عزّت کی بات قبول نہ کرے گا۔[1]

❀ تکبر سے نجات پانے کے لئے دوسری اسلامی بہنوں کو بِلاوجہ اپنے پاس بُلانے کے بجائے نفس کے تکبر کو توڑنے کیلئے حتَّی الامکان خود چل کر ملاقات کرنے جایئے۔ ❀ تکبر سے نجات پانے کیلئے غریب اسلامی بہنوں کی دعوت بھی قبول کیجئے۔ صِرف امیر اسلامی بہنوں سے تعلقات بڑھانے اور ان کے ہاں دعوتوں پر جانے کی عادی نہ بنئے بلکہ اپنی جاننے والیوں میں غریب اسلامی بہنوں کو بھی شامل کیجئے اور جب وہ آپ کو دعوت دیں تو قبول بھی کیجئے۔ ❀ تکبر سے نجات پانے کی غرض سے لباس میں سادگی اختیار کیجئے۔

حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: تکبر کے طور پر جو لباس ہو، وہ ممنوع ہے، تکبر ہے یا نہیں؟ اس کی شناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا، اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبر آگیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبر بہت بُری صفت (خامی) ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . فتاوی رضویہ، ۲۳/ ۷۲۰

2 . . . بہارِ شریعت، ۳/ ۴۰۹، حصہ: ۱۶

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رہے! تکبر عاجزی کی ضد ہے۔ تکبر نہایت بُری جبکہ عاجزی نہایت اچھی صفت ہے۔ لہٰذا ہمیں ہر دم یہی کوشش کرنی چاہیے کہ عاجزی کی عادت کو اپنائیں کہ اس میں ربِّ کریم کی رِضا چھپی ہے اور یہی دُنیوی و اخروی کامیابی کا راز ہے۔ عاجزی وانکساری کی صفت کو پیدا کرنے کے مختلف طریقے احادیثِ مبارکہ میں بیان ہوئے ہیں، مثلاً کسی بھی مجلس میں عام کام کاج کے کپڑے پہننے سے بھی عاجزی کا ذہن بنتا ہے، چنانچہ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **اِنَّ الْبَذَاذَۃَ مِنَ الْاِیْمَانِ** یعنی پُرانا لباس پہننا ایمان سے ہے۔[1] جبکہ جو بہترین لباس پہننا چھوڑ دے اس کے بارے میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے قدرت کے باوجود اللہ پاک کے لئے عمدہ لباس چھوڑ دیا تو اللہ پاک قیامت کے دن اسے لوگوں کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ ایمان کا جو جوڑا چاہے پہن لے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً عمدہ لباس پہننے کی طاقت ہونے کے باوجود رضائے الٰہی کی خاطر نہ پہننا نفس پر بہت ناگوار ہوتا ہے، اسی لئے تو اس پر اس قدر فضائل حاصل ہوتے ہیں۔ لہٰذا آج ہی سے عاجزی کی عادت بنانے کی کوشش کیجئے کہ اس کی ترغیب خود حدیثِ پاک میں موجود ہے، چنانچہ

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم نے میری طرف یہ

---

1 ... ابوداؤد، کتاب الترجل، ۴/۱۰۳، حدیث: ۴۱۶۱

2 ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۱۰۴، ۴/۲۱۷، حدیث: ۲۴۸۹

وحی فرمائی ہے کہ تم لوگ عاجزی اختیار کرو اور تم میں سے کوئی دوسرے پر فخر نہ کرے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! عاجزی ربِّ کریم کو پسند آتی ہے جبھی اس نے لوگوں کو عاجزی اختیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ ربّ کریم کے اس حکم کو ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے دل و جان سے قبول کیا اور ولایت کے بلند و بالا مرتبے پر ہونے کے باوجود بھی کبھی تکبر میں مبتلا نہیں ہوئے بلکہ ہمیشہ عاجزی و انکساری کی عملی تصویر بنے رہے، ان کی ہر ہر ادا سے عاجزی کی کرنیں پھوٹتی تھیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے چند واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عاجزی

ایک مرتبہ نواسۂ رسول حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ چند مسکینوں کے پاس سے گزرے، وہ لوگ کچھ کھا رہے تھے، انہوں نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دیکھ کر کہا: اے ابو عبداللہ! آپ بھی یہ غذا کھالیجئے۔ حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنی سواری سے اُتر کر ان کے ساتھ بیٹھ گئے اور پارہ 14 سورۃ النحل کی آیت نمبر 23 کی تلاوت فرمائی:

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔ (پ۱۴، النحل: ۲۳)

پھر ان کے ساتھ کھانا شروع کر دیا، جب کھانے سے فارغ ہوئے تو ان مسکینوں سے فرمایا: میں نے تمہاری دعوت قبول کی ہے اس لئے اب تم میری دعوت قبول کرو،

1 ... ابن ماجه، کتاب الزهد، باب البراءة من الکبر و التواضع، ۴/۴۵۹، حدیث: ۴۱۷۹

چنانچہ وہ تمام مسکین امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ ان کے مبارک گھر پر گئے، حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے انہیں کھانا کھلایا، پانی پلایا اور انہیں کچھ عطا فرمایا، فراغت کے بعد وہ سب وہاں سے چلے گئے۔[1]

صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عاجزی

حضرت انیسہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: امیر المؤمنین حضرت ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خلیفہ بننے کے تین (3) سال پہلے اور خلیفہ بننے کے ایک سال بعد بھی ہمارے پڑوس میں رہے، محلے کی بچیاں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس اپنی بکریاں لے کر آتیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ان کی دلجوئی کے لیے دودھ نکال دیا کرتے تھے۔ یہ بھی منقول ہے کہ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو خلیفہ بنایا گیا تو محلے کی ایک بچی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اب تو آپ خلیفہ بن گئے ہیں، آپ ہمیں (بکریوں کا) دودھ نکال کر نہیں دیں گے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں! اب بھی میں تمہیں دودھ نکال کر دیا کروں گا اور مجھے اللہ کریم کے کرم سے یقین ہے کہ تمہارے ساتھ میرے رویے میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ چنانچہ خلیفہ بننے کے بعد بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ان بچیوں کو (بکریوں کا) دودھ نکال کر دیا کرتے تھے۔[2]

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عاجزی

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ولایت کے عالی رتبہ پر فائز ہونے

---

1 ... تفسیر صاوی، النحل، تحت الآیۃ: ۲۳، ۳/۱۰۶۱

2 ... تہذیب الاسماء واللغات، باب ابی بکر، فصل فی علمہ وزھدہ وتواضعہ، ۲/۴۸۰

اور ہزاروں خدام کے ہونے کے باوجود اپنے کام خود کرلیا کرتے تھے۔ کسی کام کو اس لیے نہ روکے رکھتے تھے کہ خادم آکر کرے گا بلکہ بعض اوقات خدام کی موجودگی میں بھی آپ اپنا کام خود کرلیا کرتے تھے۔ ایسی باتیں جن میں تکبر پرستی کی جھلک نظر آتی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو سخت ناپسند تھیں۔ (1)

حضرت شیخ بہاؤ الحق والدِّین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عاجزی

حضرت خواجہ شیخ بہاؤ الحق والدِّین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے امام ہیں۔ آپ سے کسی نے عرض کی: حضرت! تمام اَولیا (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ) سے کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں، حضور سے بھی کوئی کرامت دیکھیں! (یعنی چونکہ آپ کا شمار بھی اولیائے کرام میں ہوتا ہے لہٰذا آپ بھی کوئی کرامت دکھایئے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد) فرمایا: اس سے بڑی اور کیا کرامت (ہوسکتی) ہے کہ اتنا بڑا بھاری بوجھ گناہوں کا سر پر ہے اور زمین میں دھنس نہیں جاتا۔ (2)

مرے سر پہ عصیاں کا بار آہ مولیٰ! بڑھا جاتا ہے دم بدم یاالٰہی
زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے یہ تیرا ہی تو ہے کرم یاالٰہی
گناہوں سے بھرپور نامہ ہے میرا مجھے بخش دے کر کرم یاالٰہی

(وسائل بخشش مُرمّم، ص۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت

1 . . . فیضان بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ۳۵
2 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۴۳

کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

مسواک کرنے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پُھول" سے مِسواک کی سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں۔ پہلے دو (2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے: (1) دو رکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی سَتّر (70) رَکعتوں سے اَفضل ہے۔[2] (2) مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور رَبِّ کریم کی رِضا کا سبب ہے۔[3] ☆ حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے: مِسْواک میں دس (10) خُوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مَضْبُوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، رَبّ کریم راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے۔[4] ☆ مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔ ☆ مسواک کی موٹائی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ☆ مسواک ایک بالِشْت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر

---

1 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 . . . الترغیب والترھیب، کتاب الطھارۃ، باب الترغیب فی السواک۔۔۔الخ، ۱/۱۰۲، حدیث: ۱۸

3 . . . مسند امام احمد، مسند عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

4 . . . جمع الجوامع، ۵/۲۴۹، حدیث: ۱۴۸۶۷

شیطان بیٹھتا ہے۔☆اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان خَلا کا باعث بنتے ہیں۔☆مسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کرلیجئے۔☆مُناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتی رہئے کہ رَیشے اُس وَقْت تک کار آمد رہتے ہیں جب تک ان میں سختی باقی رہے۔☆دانتوں کی چَوڑائی میں مسواک کیجئے۔☆جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم 3 بار کیجئے۔☆ہر بار مسواک دھولیجئے۔ ☆مسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی 3 اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو۔☆پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسْواک کیجئے۔☆مُٹھی بند کرکے مسواک کرنے سے بواسیر ہوجانے کا اندیشہ ہے۔☆مسواک کے فضائل اور فوائد کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"مسواک شریف کے فضائل"** کا مطالعہ کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان: 9 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دَہشتوں اور حِساب کِتاب سے جَلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1 ۔۔۔ فردوس الاخبار، ۲/ ۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰

2 ۔۔۔ معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰه، تُوبُوْا اِلَی اللّٰه وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

رشتے دار سے جب سخت دُکھ پہنچا

امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عظیمُ الشّان تصنیف "**نیکی کی دعوت**" کے صفحہ نمبر 160 پر ہے: اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن، حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اپنے خالہ زاد بھائی، غریب و نادار و مُہاجر اور بدری صَحابی حضرتِ سیِّدُنا مِسطَح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جن کا آپ خرچ اُٹھاتے تھے، ان سے سخت رَنج پہنچا اور وہ رَنج یہ تھا کہ اُنہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی پیاری بیٹی یعنی اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ، طیّبہ، طاہرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پر تُہمت لگانے والوں کے ساتھ مُوافَقت کی تھی یعنی اُن کا ساتھ دِیا تھا۔ اِس پر حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے (سیِّدُنا مِسْطَح بن اُثَاثَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو) خرچ نہ دینے کی قسم کھالی، تو پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر 22 نازِل ہوئی۔

وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۪ۖ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾ (پ۱۸، النور: ۲۲)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گُنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ مُعاف کریں اور دَرگزریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جب یہ آیت سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پڑھی تو حضرتِ سیِّدُنا ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا: بے شک میری آرزُو ہے کہ اللہ پاک میری مغفرت کرے اور میں مِسطح (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے ساتھ جو سُلوک کرتا تھا، اُس کو کبھی مَوقُوف (یعنی بند) نہ کروں گا چُنانچہ آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے اس (مالی تَعاوُن) کو جاری فرما دیا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے خالہ زاد بھائی (یعنی اپنے کزن) حضرت مِسْطَح بن اُثَاثَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے (مالی تعاون ختم) کرنے کی قَسَم کھالی تھی مگر جب یہ آیتِ نازِل ہوئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے رِضائے الٰہی کی خاطِر حضرت مِسْطَح بن اُثَاثَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مُعاف فرمادیا۔ غور کیجئے! اگر ایسا مُعاملہ ہمارے ساتھ پیش آجائے تو ہم ایسی اسلامی بہنوں سے بات چیت، حتّٰی کہ سَلام دُعا کرنا بھی چھوڑ دیتی ہیں بلکہ ہم تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر رِشتہ دار اسلامی بہنوں سے تَعلُّقات توڑ دیتی، حُسنِ سُلُوک یعنی اچھے سلوک

1... خزائن العرفان ص ۵۶۳ از نیکی کی دعوت ۱۶۰

سے ہاتھ کھینچ لیتی اور بات چیت خَتْم کر دیتی ہیں۔ ہم سبھی کو چاہئے کہ غور کریں کہ خاندان میں کس کس اسلامی بہن سے اَن بَن ہے جب معلوم ہو جائے تو اب اگر شَرعی عذر نہ ہو تو فوراً ناراض اسلامی بہنوں سے ''صُلح و صفائی'' کی ترکیب شُروع کر دیں۔ اگر جُھکنا بھی پڑے تو بے شک رِضائے الٰہی کیلئے جُھک جائیں۔ اِنْ شَآءَاللہ! سر بُلندی پائیں گے۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللہُ یعنی جو اللہ پاک کیلئے عاجِزی کرتا ہے اللہ پاک اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔[1] اپنے گھروں اور مُعاشَرے کو اَمن کا گہوارہ بنانے کے لئے اپنے قَرابت داروں سے حُسنِ سُلُوک اور صِلۂ رحمی کی عادت بنایئے اور جس قدر ممکن ہو قطعِ تعلّق سے بچنے کی کوشش کیجئے کیونکہ دیگر گُناہوں کا وَبال تو صرف گُناہ کرنے والی پر ہی آتا ہے مگر رِشتہ داری توڑنے کی نحوست کے سبب پُوری قوم رَحمتِ الٰہی سے محروم ہو جاتی ہے۔

صِلۂ رحمی کا قرآنی حکم

اللہ پاک نے ہمیں رِشتہ داروں، یتیموں، بے سہاروں کے ساتھ صِلۂ رحمی کرنے کا حکم دیا ہے چُنانچہ پارہ 21 سُوْرَۃُ الرُّوْم کی آیت نمبر 38 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ٘ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: تو رشتہ دار کو اُس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو یہ بہتر ہے اُن کے لئے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور اُنھیں کا کام بنا۔

---

1 . . . شُعَبُ الْاِیمان، باب فی حسنِ الخلق، ۶/۲۷۶، حدیث: ۸۱۴۰

مشہور مفسّرِ قرآن، حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ تمام قرابت داروں کے حُقُوق اَدا کرنے کا حکم دے رہی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ہر رِشتہ دار کا حق ہے، اس میں تمام قرابت دار شامل ہیں اوراس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قرابت داروں سے سُلُوک اور صَدَقہ و خَیْرات نام و نُمود، رَسْم کی پابندی سے نہ کرے، مَحْض رَبِّ کریم کی رِضا کے لیے کرے، تب ثواب کا مُسْتَحِق ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ① (پارہ:۴، النساء:۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رِشتوں کا لحاظ رکھو، بے شک اللہ ہر وَقْت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

مشہور مفسّرِ قرآن، حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: مُسلمانوں پر جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ضروری ہے، ایسے ہی قَرابت داروں کے حق اَدا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ مزید اِرشاد فرماتے ہیں: اپنے عزیزوں، قریبوں پر اچھا سُلوک بہت ہی مُفید ہے، دُنیا میں بھی، آخرت میں بھی، اس سے زِندگی، موت، آخرت سب سنبھل جاتی ہے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک نے ہمیں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے کا حکم دیا ہے۔ اس کو یُوں سمجھئے کہ حکومتِ وَقْت

1... تفسیر نعیمی، ۴/۴۵۶

اگر کسی کو کسی کام سے مَنْع کر دے اور اس جُرم کے مُرتکب (یعنی اُس جرم کرنے والے) پر سزا کا اِعلان بھی کر دے، تو کوئی سمجھدار شخص جان بُوجھ کر اس کام کو ہر گز نہیں کرے گا اور اس سے بچنے کی کوشش کرے گا، ذرا سوچئے کہ ہم ایک دُنیاوی حاکم کے مَنْع کرنے پر تو ایک جُرم سے گھبرائیں، مگر رَبُّ الْعٰلَمِیْن جو اَحْکَمُ الْحَاکِمِین ہے ہمارے نَفْع و نُقْصان کا مالک ہے، ہماری زِندگی وموت اسی کے قَبضۂ قُدرت میں ہے، ایسی قُدرت وطاقت رکھنے والی ذات کے اَحکامات کے بَرخِلاف ہم کام کرتی پھریں تو یہ کیسی نادانی ہے؟ صِلۂ رحمی کی اس قدر اَہمیّت ہے کہ اگر کوئی اپنے رِشتہ داروں سے حُسنِ سُلُوک یعنی اچھا سلوک نہ کرنے کی قسم کھا بیٹھے تو ایسی صُورت میں بھی صِلۂ رحمی کرنے کا حکم ہے اور قسم کا کفّارہ اَدا کرنا ہوگا۔

قسم توڑ دو!

حضرتِ سیِّدُنا اَبُوالاَحْوَص عَوف بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، ان کے والد فرماتے ہیں: میں نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں: کہ میں اپنے چچا زاد بھائی سے کچھ مانگتا ہوں، تو وہ نہیں دیتا اور نہ ہی صِلۂ رِحمی کرتا ہے، پھر جب اُسے میری ضرورت پڑتی ہے تو میرے پاس آتا ہے، مجھ سے کچھ مانگتا ہے، حالانکہ میں قسم کھا چکا ہوں کہ نہ اُسے کچھ دوں گا اور نہ ہی صِلۂ رِحمی کروں گا۔ تو حُضُور، سَراپا نُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھے حکم دیا کہ جو کام اچّھا ہے وہ کروں اور اپنی قسم کا کفّارہ دے دوں۔(1)

---

1 . . . نَسائی، کتاب الایمان والنذور، باب الکفارۃ بعد الحنث، ص ۶۱۹، حدیث: ۳۷۹۳

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رکھئے کہ اگر کسی نے ظُلماً اِیذا دینے، قطعِ تعلق کرنے، یا کسی کے حقوق ادا نہ کرنے کی قَسم کھائی، تواِس قسم کو توڑ کر اس کا کَفّارہ دینا ہو گا اور اس قسم کو پُورا کرنا گناہ ہے جیسا کہ

سب سے زیادہ گناہ

رَحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: اگر کوئی شخص اپنے گھر والوں کو نقصان پہنچانے کے لئے قَسم کھائے، تو خدا کی قسم! اُس کو نُقصان دینا اور قسم کو پُورا کرنا، اللہ پاک کے نزدیک زیادہ گُناہ ہے، اِس سے کہ وہ اِس قسم (توڑنے) کے بدلے کَفّارہ دے کہ جو اللہ پاک نے اُس پر مُقرَّر فرمایا ہے۔[1]

مشہور مفسّرِ قرآن، حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص اپنے گھر والوں میں سے کسی کا حق مارنے پر قسم کھالے مثلاً یہ کہ میں اپنی ماں کی خدمت نہ کروں گا یا ماں باپ سے بات چیت نہ کروں گا، ایسی قسموں کا پُورا کرنا گناہ ہے۔ اِس پر واجِب ہے کہ ایسی قسمیں توڑے اور گھر والوں کے حُقُوق اَدا کرے، خیال رہے! یہاں یہ مطلب نہیں کہ یہ قسم پُوری نہ کرنا بھی گُناہ، مگر پُوری کرنا زیادہ گُناہ ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسی قسم پُوری کرنا بہُت بڑا گناہ ہے، پُوری نہ کرنا ثواب، کہ اگرچہ رَبّ کے نام کی بے اَدَبی قسم توڑنے میں ہوتی ہے۔ اِسی لیے اُس پر کفّارہ واجِب ہوتا ہے، مگر یہاں قسم نہ توڑنا زیادہ گُناہ کا باعث ہے۔[2]

1... بُخاری، کتاب الایمان والنذر، باب قول اللہ تعالٰی، ۴/۲۸۱، حدیث: ۶۶۲۵

2... مرآۃ المناجیح، ۵/۱۹۸ ملتقطاً

صِلَۂ رحمی کا مطلب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صِلۂ رحمی کی اَہَمِّیَّت تو ہم نے سُن لی، صِلۂ رحمی کہتے کسے ہیں؟ آیئے اس کی تعریف بھی سنتی ہیں۔ صِلَہ کا لُغوِی معنیٰ ہے: **اِیْصَالُ نَوْعٍ مِّنْ اَنْوَاعِ الْاِحْسَانِ** یعنی کسی بھی قسم کی بھلائی اوراحسان کرنا۔[1] اور رِحْم سے مُراد قَرابت، رشتے داری ہے۔[2] بہارِ شریعت میں ہے: صِلۂ رحم کے معنیٰ رشتے کو جوڑنا ہے، یعنی رشتے والوں کے ساتھ نیکی اور سُلُوک (یعنی بھلائی) کرنا۔[3]

رشتہ داروں سے تعلق مضبوط کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنے رِشْتہ داروں سے حُسنِ سُلُوک کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے تَعَلُّق میں ہمیشگی کو ملحوظ رکھنا، ان کی مدد و خَیْر خواہی کرنا، غمی خُوشی اور دُکھ دَرْد میں ان کے ساتھ شریک ہونا، تَقاریب و تہوار میں انہیں مَدْعُو کرنا، ان کی دعوتوں میں شرکت کرنا اور اس طرح کے دیگر سب نیک کام صِلۂ رحمی میں شامل ہیں۔ صِلَۂ رِحمی (رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک کرنے) کا یہ مطلب نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی، تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آئی، تم اُس کے پاس چلی گئیں۔ حقیقتاً صِلَۂ رِحم (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) یہ ہے کہ وہ کاٹے

1...الزواجر، ۲/۱۵٦

2...لسان العرب، ۱/۱۴۷۹

3...بہارِ شریعت، ۳/۵۵۸، حصہ ۱٦

اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتی ہے، بے اِعتنائی (یعنی لاپرواہی) کرتی ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی مُراعات (یعنی لحاظ و رعایت) کرو۔[1]

صلۂ رحمی کی حقیقت

نبیِ مکرم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: رِشتہ جوڑنے والا وہ نہیں، جو یہ بدلہ چُکائے، لیکن جوڑنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اسے جوڑ دے۔[2] ایک اور حدیثِ پاک ہے کہ ان لوگوں میں سے مت بنو، جو یہ کہتے ہیں: اگر لوگ ہم سے بھلائی کریں گے، تو ہم بھی بھلائی کریں گے اور اگر لوگ ہم پر ظُلم کریں گے، تو ہم بھی بدلے میں ظُلم کریں گے، بلکہ خُود کو اس بات کا عادی بناؤ کہ لوگ تُم سے اچھائی کریں تو تُم بھی ان سے اچھائی کرو اور اگر لوگ تم سے بُرائی کریں، تب بھی تم ظُلم نہ کرو![3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دونوں اَحادیثِ مُبارکہ جو ابھی ہم نے سُنیں، ان سے معلوم ہوا کہ صِلۂ رحمی کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی رِشتہ دار ہمیں محروم کرے، تب بھی ہم اسے عطا کریں، وہ اگر ظُلم کرے تو پھر بھی ہم اسے مُعاف کر دیں۔ ہمیں چاہیے کہ اگر ہماری وہ رشتہ دار اسلامی بہن جو ہم سے رُوٹھی ہوئی

1... رَدُّالْمُحتار، ۶۷۸/۹، از نیکی کی دعوت، ص۱۵۸

2... بخاری، کتاب الادب، باب لیس الواصل بالمکافی، ۹۸/۴، حدیث: ۵۹۹۱

3... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الاحسان والعفو، ۴۰۵/۳، حدیث: ۲۰۱۴

ہے، سالہا سال سے قطعِ تعلُّق اِختیار کر رکھا ہے یا معمولی سی بات پر بول چال بند ہے، تو ہمیں خُود ان کے پاس جا کر سمجھانا چاہیے اور مُعافی تلافی کرنی چاہیے۔یہ حقیقت ہے کہ یہ سب ہمارے نَفْس پر بہت گراں گُزرے گا اور شیطان کبھی بھی آپس میں صُلح نہیں کرنے دے گا اور ہمارے ذِہن میں طرح طرح کے وَسْوَسے ڈالے گا کہ "ہم اس کے گھر پر کیوں جائیں، جو ہمارے گھر میں قدم رکھنا ہی گوارا نہیں کرتی" یا "جو ہماری دعوت ٹھکرادے، ہم اس کی دعوت کیوں قبول کریں؟" "جو ہماری کسی تقریب میں آنا نہیں چاہتی، ہم اس کے پاس کیونکر جائیں؟" "ہر بار ہم ہی پہل کیوں کریں؟" "آخر ہم کتنا جھکیں؟" وغیرہ وغیرہ اس طرح کے بہت سے وَسْوَسے ذِہن میں آئیں گے، لیکن یاد رکھئے! یہی اِمتحان کا وَقْت ہے کہ ہم اپنے نَفْس کی بات مان کر اپنی آخرت برباد کرتی ہیں یا اپنے نَفْس پر جَبْر کرتے ہوئے اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات پر عمل کر کے اپنی آخرت کی بہتری کا سامان کرتی ہیں۔اس لیے ہمت کیجئے! شیطان کی مُخالفت کیجئے اور صلۂ رحمی کا ثواب پانے کی نِیَّت سے اپنی ناراض رِشتہ دار اسلامی بہنوں کو مَنانے کا پکا اِرادہ کرلیجئے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیثِ مُبارَکہ بیان فرما رہے تھے، اِس دَوران فرمایا: ہر قاطعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہماری محفل سے اُٹھ جائے۔ ایک نوجوان اُٹھ کر اپنی پُھوپھی کے ہاں گیا جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہو گئے تو اُس نوجوان سے پُھوپھی نے کہا: تم جا کر اس کا سبب پُوچھو، آخر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی

سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اِعلان کی کیا حکمت ہے؟)نوجوان نے حاضر ہو کر جب پُوچھا تو حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ میں نے حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ سُنا ہے: جس قوم میں قاطِعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس قوم پر اللہ پاک کی رَحمت کا نُزول نہیں ہوتا۔[1]

صِلۂ رحمی کے فضائل

آیئے! ترغیب کے لیے صِلۂ رحمی کی فضیلت کے مُتعلِّق تین(3) فرامینِ مُصطفٰے سنتی ہیں:

1) جو چاہے کہ اس کے رِزْق میں وُسعت دی جائے اور اس کی موت میں دیر کی جائے تو وہ صِلۂ رحمی کرے۔[2]

2) رشتے جوڑنا گھر والوں میں مَحبّت ہے، مال میں برکت ہے، عُمر میں درازی ہے۔[3]

3) بیشک اللہ پاک ایک قوم کی وجہ سے دُنیا کو آباد رکھتا ہے اور ان کی وجہ سے مال میں اِضافہ کرتا ہے اور جب سے انہیں پیدا فرمایا ہے، ان کی طرف ناپسندیدہ نظر سے نہیں دیکھا۔ عرض کیا گیا: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیسے؟ فرمایا: ان کے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ تعلُّق جوڑنے کی وجہ سے۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... اَلزَّواجِرُ عَنِ اقتِرافِ الکبائِر، ۲/ ۳۵۱

2... بخاری، کتاب الادب، باب من بسط له فی الرزق ـــ، ۴/ ۹۷، حدیث: ۵۹۸۵

3... ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی تعلیم النسب، ۳/ ۳۹۴، حدیث: ۱۹۸۶

4... معجم کبیر، ۱۲/ ۶۷، حدیث: ۱۲۵۵۶

قَطعِ رحمی کا سبب بدگُمانی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی صِلۂ رحمی یعنی اپنے رشتہ داروں سے اچھا سُلُوک کرنے میں عزّت و شَرافت، نَجاتِ آخرت، خُوشنودیِ رَبُّ العزّت، ترقّیِ رِزْق اور عُمر میں برکت کے ساتھ ساتھ بہت سی برکتیں ہیں۔ جبکہ رشتہ توڑنے میں اللہ پاک کی ناراضی اور آخرت کی بربادی کے ساتھ ساتھ دُنیوی نُقصانات بھی بہت زِیادہ ہیں۔ عُموماً رِشتہ داری ختم ہونے کا سبب حُسنِ ظن کی کمی اور بدگمانی کی کثرت بھی ہے۔ افسوس! ہمارے مُعاشَرے میں شکوک وشُبہات کی بُنیاد پر ایک دوسرے کے بارے میں بدگمانی کرنا عام ہے، مثلاً ہم نے اپنی کسی اسلامی بہن کو کسی تقریب میں شرکت کی دعوت دی، لیکن وہ تقریب میں شرکت نہیں کرپائی، تو اب اس کا ٹھیک ٹھاک نوٹِس لیا جاتا، خُوب تنقیدیں اور غیبتیں کی جاتی ہیں اور یہ ذِہن بنالیا جاتا ہے کہ چونکہ اس نے ہماری تقریب کا "بائیکاٹ" کیا ہے، اس لیے ہم بھی اس کی کسی تقریب میں شرکت نہیں کریں گی اور یُوں محض بدگُمانی کی بُنیاد پر دو(2) خاندانوں میں اَن بَن ہوجاتی ہے اور وَقْت گُزرنے کے ساتھ ساتھ یہ دُوریاں اس قدر پُختَہ ہوجاتی ہیں کہ برسہابرس تک ایک دوسرے سے جُدا رہتے ہیں۔ حالانکہ کوئی ہمارے یہاں شریک نہ ہو تو اُس کے بارے میں اچّھا گمان رکھنے کے کئی پہلو نکل سکتے ہیں، مثلاً وہ نہ آنے والی بیمار ہوگئی ہوگی، بُھول گئی ہوگی، ضَروری کام آپڑا ہوگا، یا کوئی سخت مجبوری ہوگی، جس کی وضاحت اس کے لئے دُشوار ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ وہ اپنی غیر حاضری کا سبب بتائے یا نہ بتائے، ہمیں حُسنِ ظن رکھ کر ثواب کمانے اور جنّت میں جانے کا سامان کرتے رہنا چاہیے۔

حُسنِ ظن کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَۃِ** یعنی حُسنِ ظَن عُمدہ عِبادت ہے۔(1) مشہور مفسّرِ قرآن، حضرت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مُسلمانوں سے اچّھا گُمان کرنا، ان پر بدگُمانی نہ کرنا یہ بھی اچّھی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔(2)

اور بالفرض اگر ہماری کوئی رشتے دار سُستی کے سبب یا کسی بھی وجہ سے یا جان بُوجھ کر ہمارے یہاں نہیں آئی، یا ہمیں اپنے یہاں مَدعو نہیں کِیا، بلکہ اس نے کُھلَّم کُھلّا ہمارے ساتھ بد سُلُوکی کی تب بھی ہمیں حوصلہ بڑا رکھتے ہوئے تعلُّقات بر قرار رکھنے چاہئیں، حضرت سیِّدُنا اُبَی بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظیمُ الشَّان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) مَحل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلم کرے، یہ اُسے مُعاف کرے اور جو اُسے محروم کرے، یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قَطعِ تَعلُّق کرے یہ اُس سے ناطہ (یعنی تعلُّق) جوڑے۔(3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بَسا اَوقات رشتہ داروں سے لاتعلّقی اور قَطعِ رحمی کی وجہ ان سے سَرزَد ہونے والی معمولی غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ ہماری کوئی

1...ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الظن، ۴/۳۸۷، حدیث: ۴۹۹۳

2...مرآۃ المناجیح، ۶/ ۶۲۱

3...مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ آل عمران، ۳/۱۲، حدیث: ۳۲۱۵

رِشتہ دار اگر بُھولے سے کوئی بات کہہ دے یا کوئی ایسا کام کرڈالے، جو ہماری دل آزاری کا سبب بنے تو ہم اپنے عُیُوب کوپَسِ پُشت ڈال کر نَفْس و شیطان کی چالوں میں آکر اُس رِشتے دار اسلامی بہن سے بات چیت، لَیْن دَیْن اور دیگر مُعامَلات وتَعَلُّقات ختم کر ڈالتی، اُس کی اینٹ سے اینٹ بجانے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس سے بائیکاٹ کرنے کا اِرادہ کرلیتی ہیں۔ اب وہ بے چاری ہمارے سامنے ہاتھ جوڑے، بار بار مُعافی مانگے، مگر ہم اسے بخشنے کو تیار نہیں ہوتیں اور ہمیں کوئی سمجھانے کی کوشش کرے، تو اسے بھی خاموش کرا دیتی ہیں۔ حالانکہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں آپس میں دُشمنی وحَسَد رکھنے، تَعَلُّقات توڑنے اور مَعْذِرَت کرنے والیوں کی مَعْذِرَت کو رَدّ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ

ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو

نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو، نہ ایک دوسرے سے دُشمنی کرو، نہ حَسَد کرو، نہ تَعَلُّقات توڑنے والے بنو اور اللہ تعالٰی کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ مُسلمان، مُسلمان کا بھائی ہے، نہ اُس پر ظُلْم کرتا ہے، نہ اُسے مَحروم کرتا ہے اور نہ اُسے رُسوا کرتا ہے۔[1] ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ مِنْ شَیْءٍ بَلَغَہٗ عَنْہُ فَلَمْ یَقْبَلْ عُذْرَہٗ لَمْ یَرِدْ عَلَی الْحَوْضِ یعنی جو کوئی اپنے مُسلمان بھائی سے مَعْذرت کرے اور وہ اُس کا عُذر

1... مسلم، کتاب البر و الصلة، تحریم ظلم المسلم...الخ، ص ۱۳۸۶، حدیث: ۲۵۶۴ ملتقطاً و بتقدم وتاخر

قَبول نہ کرے تو، اُسے حوضِ کوثر پر حاضِر ہونا نصیب نہ ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک چھت تلے، پھر بھی ناراضی؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! جب ایک عام مُسلمان اسلامی بہن سے اچھا سُلُوک کرنے، اس سے مَحبَّت قائم رکھنے، تعلُّق بنانے اور اسے نبھانے کی ترغیب ہے تو وہ اَفراد کہ جن کے ساتھ ہمارے خُون کے رشتے قائم ہیں، مثلاً والدین، بہن، بھائی وغیرہ تو اُن کے ساتھ تو ہمیں اور بھی زیادہ حُسنِ سُلُوک اور خَیر خواہی کا برتاؤ کرنا چاہیے اور رِشتہ داروں میں سے بھی سب سے زیادہ ہمارے حُسنِ سُلُوک کے مُسْتَحِق ہمارے والدین اور بہن بھائی ہیں۔ والدین وہ ہیں جنہوں نے ہمیں پالا، ہماری اچھی تَربِیَت کی، اچھائی بُرائی کی تمیز سکھائی، خُود مَشَقَّت اُٹھا کر ہماری راحت کا سامان کیا۔ جبکہ بہن بھائی وہ ہیں، جو ہمارے بچپن کے ساتھی، اچھے بُرے وَقْت کے رفیق اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں۔ مگر افسوس! کہ آج کل اگر والِدَین اپنی اَولاد سے نالاں دِکھائی دیتے ہیں تو اَولاد بھی اپنے والِدَین سے مُنہ موڑتی نظر آتی ہے، بڑے بہن بھائی اپنے چھوٹوں سے ناراض ہیں تو چھوٹے بھی اپنے بڑے بہن بھائیوں کے ساتھ اَدَب واِحْترام سے پیش آنے کو تیار نہیں۔ افسوس! کہ معمولی سی تلخیوں کی بِنا پر ایک چھت تلے رہنے کے باوُجُود کئی کئی دن تک سگے بہن بھائیوں کی آپس میں بات چیت بند رہتی ہے اور اگر دُور رہتے ہوں تو کئی کئی مہینے بَسا

1...معجم اوسط، ۳۷۶/۴، حدیث:۶۲۹۵

اَوقات سالوں تک ایک دوسرے کی صُورت دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَستَغفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صلۂ رحمی کرنا ایک مجبوری!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رشتے داروں کے حُقُوق کی اَدائیگی اور اُن سے صِلَۂ رِحمی کرنا، یقیناً باعثِ سعادت ہے، لیکن ہمیں اِس کا کامل فائدہ اُسی صُورت میں نصیب ہوگا کہ جب ہم دل سے اِس نیکی کو سر انجام دیں گی۔ افسوس! اب رشتہ داری تو صِرف نام کی رہ گئی ہے اور آج کل صِلَۂ رِحمی کرنا گویا کہ ایک مجبوری بن چکی ہے، بعض اسلامی بہنیں ظاہراً تو بڑی مِلنسار لگتی ہیں، لیکن اُن کا دل کینے سے بھرا ہوتا ہے، بعض نادان نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر ذاتی وُجوہات کی بِنا پر یا خواہ مخواہ رشتے داروں سے قَطعِ تَعلُّق کرلیتی ہیں شادی وغیرہ کی تقاریب ہوں یا مُبارک اَیّام کی آمد، بُزرگوں کے اِیصالِ ثواب کی نذر و نیاز کا اِہتِمام ہو یا اجتماعِ ذکر و نعت وغیرہ، بعضوں کا یہ معمول ہوتا ہے کہ وہ اِن میں صرف اُنہی اسلامی بہنوں کو دعوت دینے کی زحمت کرتی یا اُنہی کے گھروں میں کھانا وغیرہ بھجوادیتی ہیں کہ جو اُنہیں اپنے یہاں کی تقاریب میں بُلاتی ہیں یا جن قرابت داروں کے ساتھ اُن کے مَفادات وابستہ ہوتے ہیں، اِس کے بَرعکس جو رشتے دار اُن کے کام نہیں آتے یا بے چارے غُربت و اَفلاس کے باعث اُنہیں اپنے یہاں نہیں بُلاتے، تو ایسوں کو اپنی تقاریب میں بُلانا تو کُجا اُن سے دُعا سلام کی حد تک بھی تَعلُّقات قائم رکھنا اُنہیں ناگوار

گُزرتا ہے، حتّٰی کہ کچھ خاندانوں کے درمیان ذاتی دُشمنیاں اُنہیں فوتگی کے موقع پر تَعْزِیَت کے مُعاملے میں آڑ بن جاتی ہیں، الغَرَض رشتے داروں میں اب پہلے جیسی مَحَبَّت و خُلوص اور خَیر خواہی کا جذبہ بالکل ہی ختم ہوتا دکھائی دے رہا ہے، کیونکہ ہم نے اُن کے درمیان خُود ساختہ دَرَجہ بندیاں کردی ہیں، ایسے نازُک حالات کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا ذرا مشکل نہیں کہ حقیقی صِلۂ رِحمی کو اب ایک بوجھ سمجھا جانے لگا ہے۔

قریبی رشتہ داروں سے قطعِ تَعَلُّق کرنے اور مشکل میں ان کے کام نہ آنے کی مذمّت پر چند عبرت آموز احادیثِ مُبارکہ سُنئے، خوفِ خدا سے لرزیئے اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آنے کی نِیَّت کرلیجئے:

1. اے اُمتِ محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! قسم ہے اُس ذات کی! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، اللہ پاک اُس شخص کے صَدَقے کو قبول نہیں فرماتا، جس کے رشتے دار اُس کی بھلائی کرنے کے مُحتاج ہوں اور یہ غیروں کو دے، قسم ہے اُس ذات کی! جس کے دَستِ قُدرت میں میری جان ہے، اللہ پاک ایسے شخص کی طرف قِیامت کے دن نَظرِ رحمت نہ فرمائے گا۔[1]
2. جو شخص اپنے کسی قریبی رشتے دار کے پاس آکر اُس کی حاجت سے زائد وہ شے مانگے، جو اُسے اللہ پاک نے عطا فرمائی ہے، لیکن وہ اُس پر بخل کرے، تو اللہ پاک جہنَّم سے ایک اَژدھا نکالے گا جس کا نام شُجاع ہوگا، وہ زبان کو حَرَکت دیتا ہوگا اور اُس شخص کے گلے کا ہار بن جائے گا۔[2]

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ...الخ، ۳/۲۹۷، حدیث: ۴۶۵۲

2... معجم اوسط، ۴/۱۶۷، حدیث: ۵۵۹۳

3. جس گُناہ کی سزا دُنیا میں بھی جلد ہی دے دی جائے اور اُس کے لیے آخِرت میں بھی عذاب کا ذَخیرہ رہے، وہ بَغاوت اور قَطعِ رِحم سے بڑھ کر نہیں۔ (1)

تعلّقات توڑنے کی سزا

حضرت یحییٰ بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مکّۂ مکرّمہ میں ایک نیک شخص خُراسان کا رہنے والا تھا، لوگ اس کے پاس اپنی اَمانتیں رکھتے تھے، ایک شخص اس کے پاس دس ہزار اشرفیاں اَمانت رکھوا کر اپنی کسی ضَرورت سے سفر میں چلا گیا، جب وہ واپس آیا تو خُراسانی فوت ہو چکا تھا، اس کے اہل و عیال سے اپنی اَمانت کا حال پوچھا: تو انہوں نے لاعلمی ظاہر کی، اَمانت رکھنے والے نے علمائے مکہ سے پوچھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ انہوں نے کہا: ہم اُمید کرتے ہیں کہ وہ خراسانی جنتی ہو گا، تم ایسا کرو کہ آدھی یا تہائی رات گزرنے کے بعد زَمزم کے کنویں پر جاکر اُس کا نام لے کر آواز دینا اور اُس سے پوچھنا۔ اس نے تین راتیں ایسا ہی کیا، وہاں سے کوئی جواب نہ ملا، اُس نے پھر جاکر ان علمائے کرام کو بتایا، انہوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھ کر کہا: ہمیں ڈر ہے کہ وہ شاید جنتی نہ ہو، تم یمن چلے جاؤ وہاں بَرہُوت نامی وادی میں ایک کنواں ہے، اس پر پہنچ کر اسی طرح آواز دو، اس نے ایسا ہی کیا تو پہلی ہی آواز میں جواب ملا کہ میں نے اس کو گھر میں فلاں جگہ دَفن کیا ہے اور میں نے اپنے گھر والوں کے پاس بھی امانت کو نہیں رکھا، میرے لڑکے کے پاس جاؤ اور اس جگہ کو کھودو تمہیں مل جائے گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور مال مل گیا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ تُو تو بہت نیک آدمی تھا تو یہاں پہنچ گیا؟ وہ بولا: میرے

1 . . . ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۱۲۲، ۴/ ۲۲۹، حدیث: ۲۵۱۹

کچھ رشتے دار خراسان میں تھے جن سے میں نے قَطعِ تعلّق (یعنی رشتہ توڑ) کر رکھا تھا اسی حالت میں میری موت آگئی اس سبب سے اللہ پاک نے مجھے یہ سزا دی اور اس مقام پر پہنچا دیا۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! قَطعِ رحمی یعنی اپنے رِشتہ داروں سے تعلقات ختم کرنا کس قدر بُری چیز ہے کہ اس کی وجہ سے بہت سی نیکیوں کا اجر بھی ضائع ہوتا ہے اور آخرت میں اللہ پاک کی رحمت سے دُوری کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے۔ رِشتہ داروں سے بھلائی نہ کرنے والیوں کی طرف بروزِ قیامت، اللہ رَبُّ العزت نظرِ رحمت نہ فرمائے گا، رشتے داروں سے تعلقات ختم کرنے والی کو آخرت کے ساتھ ساتھ دُنیا میں بھی سزا دی جائے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عُموماً وہ رشتہ دار کہ جن کا اُٹھنا بیٹھنا زیادہ ہو اور میل ملاپ بھی بکثرت ہو تو انہیں رنجیدگی اور ناراضی کا سامنا بھی زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ بہن بھائی آپس میں زیادہ قریب ہوتے ہیں، اس لیے عُموماً ان کے درمیان تعلُّقات بھی خراب ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ لیکن اگر ہم شریعت کے تقاضوں اور اَخلاقیات کو ملحوظ رکھیں تو اِنْ شَآءَ اللہ ان ناچاقیوں اور ناراضیوں کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ بڑے بہن بھائیوں پر چھوٹوں کے کیا حُقُوق ہیں اور چھوٹوں پر اپنے بڑے بہن بھائیوں کے کیا حُقُوق ہیں؟ آیئے یہ بھی سنتی ہیں: اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین

1... تنبیہ الغافلین، ص ۷۲ ملخصاً

بڑے بہن بھائیوں پر چھوٹوں کے حُقُوق و آداب

بڑے بھائی اور بڑی بہن پر، چھوٹے بھائی بہنوں کے حقوق میں سے ہے کہ

1. والِدَین کی وفات پر چھوٹے بہن بھائیوں کی پرورش کرنا اور ان کی اَچّھی تَربِیَت کرنا۔
2. ان کی ضروریاتِ زندگی کو پُورا کرنا اور ہر مُشْکِل گھڑی میں ان کا ساتھ دینا اور جتنا ہو سکے ان کی حاجت رَوائی و دِلداری کرنا۔
3. والِدَین کی حیات میں بھی ان سے شَفْقت و مَحبَّت سے پیش آنا۔
4. غیبت، چُغلی، بدگُمانی اور حسد عام مُسلمان سے حرام ہے تو ان سے بدرجۂ اُولیٰ ناجائز ہے۔
5. بتقاضائے بشریت ان سے سرزد ہونے والی خطاؤں کو مُعاف کرنا اور ہمیشہ ان سے نرمی کا برتاو کرنا۔

چھوٹے بہن بھائیوں پر بڑوں کے حُقُوق و آداب

اسی طرح چھوٹے بہن بھائیوں پر بڑوں کے یہ حُقُوق و آداب ہیں کہ

1. ان کی عزّت واِحترام کرتے ہوئے ان کے شایانِ شان مرتبہ ومقام دینا۔
2. والِدَین کی غیر مَوْجُودگی میں انہیں والدین کا مرتبہ دینا، ورنہ انہیں اپنا سرپرست ورَہنُما سمجھنا۔
3. حتّی الاِمکان ان کے جائز اَحکامات پر عمل کی کوشش کرنا۔
4. اپنی طرف سے ہونے والی غلطیوں پر خُود بڑھ کر مُعافی مانگنا۔
5. ان کی دل آزاریوں سے بچنے کی کوشش کرنا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم بھی ان مدنی پھولوں پر عمل کی کوشش کریں گی، تو اِنْ شَآءَ اللہ عمل کی برکت سے بہن بھائیوں کے درمیان ہونے والی ناراضیوں اور ان کے سبب پیدا ہونے والی دُوریوں سے کافی حد تک چھٹکارا مل جائے گا، اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدی قُطبِ مدینہ کی سیرت کی چند جھلکیاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذُوالحِجَّةِ الْحَرام کا مبارک مہینا اپنی بہاریں لٹا رہا ہے۔ اس مقدس مہینے میں ایک عظیم شخصیت خلیفۂ اعلیٰ حضرت **قُطبِ مدینہ** حضرت علّامہ مَولانا ضیاءُ الدّین احمد مَدَنی قادری رضوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا عُرس مبارَک ہے۔ آیئے! بَرَکت حاصل کرنے کے لیے ان کی پاکیزہ سیرت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کرتی ہیں، چنانچہ

نام و نسب و تاریخِ پیدائش

☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کا نام ضِیاءُ الدین احمد ہے، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کا پیدائشی نام "احمد مختار" ہے، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کے دادا حضرت شیخ قُطبُ الدین قادری رَحْمَةُ الله عَلَيْه نے بعد میں آپ کا نام "ضِیاءُ الدِّین" رکھ دیا تھا، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** بروز پیر ربیع الاول 1294ھ مطابق 1877ء کو بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ (1) ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ محمد الیاس قادری دَامَتْ

1 . . . سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱ / ۱۶۴ ملتقطا

بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرشِد ہیں،☆ سَیِّدی قطبِ مدینہ سے لاکھوں کروڑوں دعوتِ اسلامی والے محبت و عقیدت رکھتے ہیں،☆ یہی وجہ ہے کہ سَیِّدی قطبِ مدینہ کی وِلادت کے مکانِ عالیشان کو خرید کر دعوتِ اسلامی نے **مسجد و مدرسۃ المدینہ** میں تبدیل کر دیا ہے۔ ☆سَیِّدی قطبِ مدینہ نے اِبتِدائی تعلیم اپنے داداجان(Grandfather)سے حاصِل کی، سَیِّدی قطبِ مدینہ نے سیالکوٹ (پنجاب پاکستان) کے مشہور عالِم حضرت علّامہ مَولانا محمد حُسَین نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پڑھا☆ سَیِّدی قطبِ مدینہ نے تقریباً چار(4) سال تک اُن سے تعلیم حاصِل کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔[1] اسی دوران آپ، اُستادِ محترم کے ہمراہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مُرید ہوئے اور پھر خلافت سے نوازے گئے۔☆سَیِّدی قطبِ مدینہ نہایت ہی پسندیدہ اَوصاف و اَخلاق کے مالک تھے،☆سَیِّدی قطبِ مدینہ ہمیشہ یادِ خُدا میں ڈُوبے رہتے،☆سَیِّدی قطبِ مدینہ شب بیدار اور تہجُّد گزار تھے،☆سَیِّدی قطبِ مدینہ کمزوری اور بُڑھاپے کے باوجود اسلامی مہینے کی 13، 14، 15 تاریخ کے روزے نہیں چھوڑتے تھے۔[2]☆ سیدی قطبِ مدینہ 77 سال مدینہ شریف میں مقیم رہے۔☆سیدی قطبِ مدینہ کے مکانِ عالی شان پر روزانہ محفلِ نعت منعقد ہوتی تھی۔

وصالِ پُر ملال اور تدفین

☆سَیِّدی قطبِ مدینہ کا وصال 4 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام 1401ھ بروزِ جمعہ دورانِ

1... سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۱۶۷ ملخصا

2... سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۴۸۶ بتغیر

اذان ہوا، ☆سَیِّدی قطبِ مدینہ کے غُسل شریف کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے کفن کو اس مبارک پانی سے دھویا گیا جس پانی سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کو غُسل دیا گیا اور مُختلِف تبرُّکات رکھے گئے، پھر کفن شریف باندھا گیا۔ ☆سَیِّدی قطبِ مدینہ کا جنازۂ مبارک بعد نمازِ عصر دُرُود و سلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں اُٹھایا گیا، ☆سَیِّدی قطبِ مدینہ کو ان کی آرزو کے مُطابِق جنّت البقیع میں اَہلِ بَیْتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے قرب میں دفن کیا گیا۔[1]

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے پیر و مرشد کی بارگاہِ بے کس پناہ میں یوں عرض کرتے ہیں:

مجھ کو دیدو بقیعِ غَرقَد میں اپنے قدموں میں جا ضیاءُ الدّین
مُصطفےٰ کا پڑوس جنّت میں مجھ کو حق سے دِلا ضیاءُ الدّین

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۵۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک سے مُتعلِّق مفید نِکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے حدیثِ پاک سے متعلق چند مفید نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: جو شخص دینی معاملات کے مُتعلِّق چالیس (40) حدیثیں یاد کرکے میری امت تک پہنچا دے گا اللہ پاک (قیامت

1... سیّدی قطبِ مدینہ، ص۱۷

کے دن) اس کو اس شان کے ساتھ اٹھائے گا کہ وہ فقیہ ہو گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے لئے گواہی دوں گا۔[1] (2) فرمایا: اللہ پاک اس کو تَروتازہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔[2] ☆حدیث حُضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قول، فعل، حال اور تقریر کو کہتے ہیں۔[3] ☆اس علم کو حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے اگر ساری اُمّت میں اس کا عالم نہ پایا جائے تو ساری امت گنہگار ہو گی۔[4] ☆بہت سے قرآنی احکام ایسے ہیں کہ ان کے اِجمال کی تفسیر حدیث سے ہوتی ہے۔[5] ☆قرآنِ مجید کے بعد احکامِ شریعت کی دلیل بننے میں حدیث ہی کا درجہ ہے۔ ☆بغیر احادیثِ رسول پر ایمان لائے نہ کوئی قرآن کے مَعانی و مَطالب کو کَماحَقُّہٗ سمجھ سکتا ہے نہ دینِ اسلام پر عمل کر سکتا ہے۔[6] ☆اسلام میں کلامُ اللہ (قرآن) کے بعد کلامِ رَسُولُ اللہ (حدیث) کا درجہ ہے۔[7] ☆ہر انسان پر حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی اِطاعت فرض ہے اور یہ اِطاعت بغیر حدیث و سنت جانے ناممکن ہے۔[8] ☆احادیث سے انکار کے بعد قرآن پر ایمان کا دعویٰ باطل محض ہے۔[9] ☆جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے

---

1 . . . مشکاۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، ۱/ ۶۸، حدیث: ۲۵۸

2 . . . ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الحث...الخ، ۴/ ۲۹۸، حدیث: ۲۶۶۵

3 . . . نزہۃ القاری، ۱/ ۸۷

4 . . . نصاب اصول حدیث مع افادۃ رضویہ، ۲۸

5 . . . منتخب حدیثیں، ص ۱۱

6 . . . منتخب حدیثیں، ص ۳۴

7 . . . مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲

8 . . . مرآۃ المناجیح، ۱/ ۹

9 . . . نزہۃ القاری، ۱/ ۶۳

کہ یہ واقعی حدیث مبارکہ ہے، اُس وقت تک بیان نہ کریں۔[1]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16(312صفحات)اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** **ھدِیّۃً** حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . فیضان فاروق اعظم، ۲/ ۴۵۱

بیان: 10 ہر مبلغ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرودِ پاک کی فضیلت

نبیِ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قَریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہوگا۔[1]

حکیمُ الاُمَّت، حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تَحت ارشاد فرماتے ہیں: قیامت میں سب سے آرام میں وہ ہوگا، جو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہے اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہَمراہی نصیب ہونے کا ذَریعہ دُرود شریف کی کَثْرت ہے۔ اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ دُرود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جَنَّت ملتی ہے اور اس (نیکی) سے بَزمِ جَنَّت کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملتے ہیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

1۔۔۔ ترمذی، ابواب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴

2۔۔۔ مرآۃ المناجیح، ۲/۱۰۰

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (1)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج ہمارے بیان کا موضوع ہے "ریاکاری گناہِ کبیرہ ہے" اس بیان میں رِیاکاری سے متعلق واقعات، رِیاکاری کی مذمت پر

---

1 … معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

آیاتِ قُرآنی و اَحادیثِ مُبارکہ کے ساتھ ساتھ رِیاکاری کی تعریف، رِیاکاری کی چند مثالیں، رِیاکاری کے حوالے سے بُزرگانِ دین کے اقوال اور ریاکاری کے عِلاج کے متعلق اہم نکات سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا پوشیدہ عمل

اَمِیْرُالْمُؤمنین، حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رات کے وقت مدینۂ منورہ کے کسی محلے میں رہنے والی ایک نابینا بوڑھی عورت کے گھریلو کام کاج کر دیا کرتے تھے، آپ اس کے لیے پانی بھر کر لاتے اور اس کے تمام کام سر انجام دیتے۔ حسبِ معمول ایک مرتبہ بڑھیا کے گھر آئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ سارے کام ان سے پہلے ہی کوئی کر گیا تھا۔ بہر حال دوسرے دن تھوڑا جلدی آئے تو بھی وہی صورتِ حال تھی کہ سب کام پہلے ہی ہو چکے تھے۔ جب دو تین دن ایسا ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بہت تشویش ہوئی کہ ایسا کون ہے جو مجھ سے نیکیوں میں سبقت لے جاتا ہے؟ ایک دن آپ دن ہی میں آکر کہیں چھپ گئے جب رات ہوئی تو دیکھا کہ خلیفۂ وقت اَمیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تشریف لائے اور اس نابینا بڑھیا کے سارے کام کر دیئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بڑے حیران ہوئے کہ خلیفۂ وقت ہونے کے باوجود ایسی اِنکساری! پھر کہنے لگے: حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہی تو ہیں جو مجھ سے نیکیوں میں سَبقت لے جاتے ہیں۔[1]

1۔۔۔کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابۃ، جزء:۱۲، ۶/۲۲۱، حدیث:۳۵۶۰۲

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ امیرُ المومنین حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خلیفۂ وقت ہونے کے باوجود اُس نابینا بڑھیا کے گھر کے کام کاج خود اپنے مُبارَک ہاتھوں سے سر انجام دیتے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قطعاً اس بات کو پسند نہ فرماتے کہ کوئی دوسرا آپ کے عمل سے باخبر ہو کر تعریف کرے، جبھی تو رات کے اندھیرے میں پوشیدہ طور پر اُس بڑھیا کے گھر کے کام کاج کر دیا کرتے تھے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی طرح ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن بھی اپنے اَعمال کو پوشیدہ رکھتے تھے، مگر افسوس! فی زمانہ ہم اگر کسی کے ساتھ اِحسان و بھلائی کر دیں تو دوسری اسلامی بہنوں کو خود بتاتی ہیں تاکہ ہماری تعریف کی جائے۔ اپنی عبادت کا اظہار کرتی ہیں تاکہ ہماری واہ واہ ہو۔ اپنی نیکیاں ظاہر کرتی ہیں تاکہ ہمیں دین کی خدمت کرنے والی کہا جائے۔ یاد رکھئے! ریاکاری یعنی کسی کو دِکھانے کے لئے نیک کام کرنے کے دنیاوی نقصانات کے ساتھ ساتھ اُخروی نقصان بھی بہت زیادہ ہیں۔ آیئے! ایک حدیثِ مُبارکہ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

ریاکار کے چار نام

ایک شخص نے نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عَرض کی: کل بروزِ قیامت کون سی چیز نَجات دِلائے گی؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ بددِیانتی نہ کرنا۔ تو اس نے پھر عرض کی: بندہ اللہ کے ساتھ بددِیانتی کیسے کر سکتا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس طرح کہ تم کوئی ایسا کام کرو جس کا حکم تمہیں اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیا ہو، لیکن تمہارا

مقصود غیرُ اللہ کی رضا کا حصول ہو، لہٰذا ریاکاری سے بچتے رہو، کیونکہ یہ اللہ کے ساتھ شرک ہے اور قیامت کے دن ریا کار کو لوگوں کے سامنے چار ناموں سے پکارا جائے گا **اے بدکار! اے دھوکے باز! اے کافر! اے خسارہ پانے والے!** تیرا عمل خراب ہوا اور تیرا اجر برباد ہوا، لہٰذا آج تیرے لئے کوئی حصّہ نہیں، اے دھوکا دینے کی کوشش کرنے والے! اب تو اپنا ثواب اس کے پاس جا کر تلاش کر جس کے لئے تُو عمل کیا کرتا تھا۔ (1)

اے اِخلاص تُو کہاں ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ روایت سے ہمیں عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ دوسروں کو دکھانے کیلئے عمل کرنے والوں کو قیامت کے دن کس قدر ندامت و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اوّل تو نفس و شیطان ہمیں نیکیاں کرنے نہیں دیتے اور اگر ہم کوشش کرکے نیک عمل کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو نفس و شیطان ہماری عِبادت کو مقبول ہونے سے روکنے کے لئے اپنا پورا زور لگادیتے ہیں، اس کے لئے ہماری عِبادت میں کوئی ایسی غلطی کروادیتے ہیں جو اِسے ضائع کردیتی ہے یا پھر عبادت کے بعد ہمارے دل میں شہرت کی خواہش گھر کرلیتی ہے۔ کوئی ہماری نیکیوں کا چرچا کرے نہ کرے، ہم خود بلاضرورتِ شرعی اپنی نیکیوں کا اظہار کرکے **"اپنے مُنہ میاں مٹھو"** بننے سے باز نہیں آتیں اور یوں نفس و شیطان کے پھیلائے ہوئے جال یعنی رِیاکاری میں جا پھنستی ہیں۔ مثلاً کوئی کہتی ہے: میں تو ہر پیر شریف کا روزہ رکھتی ہوں، کوئی کہتی ہے: میں نے اتنے حج کئے ہیں، کوئی

---

1 ... الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثانیۃ، الشرک الاصغر... الخ، ۱/ ۸۵

کہتی ہے: میں نے اتنے عُمرے کر لئے ہیں، کوئی کہتی ہے: میں روزانہ اتنی مرتبہ دُرُود شریف پڑھتی ہوں، کوئی کہتی ہے: میں تو روزانہ ایک پارہ تلاوت کرتی ہوں، کوئی کہتی ہے: میں تو روزانہ تہجد ادا کرتی ہوں۔ الغرض خوامخواہ اپنے نوافِل، نَفْلی روزوں اور عبادتوں کا چرچا کرتی نظر آتیں ہیں۔

نفسِ بدکار نے دل پر یہ قِیامت توڑی
عملِ نیک کِیا بھی تو چھپانے نہ دیا

(سامانِ بخشش، ص ۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعمال ضائع ہو جائیں گے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً نیکیوں کی توفیق مل جانا بہت بڑی سَعادَت ہے مگر ربِّ کریم کی بارگاہ میں اِن کا مقبول ہو جانا ہی حقیقی کامیابی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم تکلیف اور مشقت برداشت کر کے عبادتیں کریں، مثلاً شدید سردی یا گرمی میں بھی نماز پڑھتی رہیں، راتوں کی نیند قُربان کر کے نوافِل ادا کرتی رہیں، بھوک پیاس برداشت کر کے روزے رکھیں، خوب صَدَقہ و خیرات کریں، خُود تکلیف اُٹھا کر بھی دین کا کام کریں، دوسروں کی بھلائی کا خیال کرتی رہیں مگر رِیاکاری کی وجہ سے ہماری نیکیاں ضائع ہو رہی ہوں اور ہمیں خبر تک نہ ہو۔ اِس لئے ہمیں چاہیے کہ اپنی نیکیوں کو ضائع ہونے سے بچائیں، کیونکہ ✪ رِیاکاری بہت بڑی آفت ہے، ✪ رِیاکاری نیکیوں کو ضائع کرنے کا سبب بنتی ہے، ✪ رِیاکاری ربِّ کریم کو ناراض کرنے

کا سبب ہے، ✪ ریاکاری صرف دنیا کی خوشیاں حاصل کرنے کا سبب ہے، ✪ ریاکاری کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے، جیسا کہ

پارہ 12، سورۂ ہُود آیت نمبر 15 میں ربِّ کریم کا ارشاد ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان: جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں گے۔

مفسرِ قرآن، اِمام محمد بن جریر طبری رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡه اپنی کتاب **"تفسیرِ طبری"** میں فرماتے ہیں: حضرت ابنِ عبّاس رَضِیَ اللهُ عَنۡهُمَا نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ رِیاکاروں کو دنیا میں ہی ان کی نیکیوں کا بدلہ دے دیا جاتا ہے اور ان پر ذرّہ بھر ظلم نہیں کیا جاتا۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ جو دوسروں کو دِکھانے، دنیا طلب کرنے، اس کی زیب وزینت اور آرائش پانے کی وجہ سے نیک اعمال کرتی ہیں انہیں ان کی ریاکاری والے اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی مختلف انداز سے دے دیا جاتا ہے اور آخرت میں ان کا کوئی حصہ باقی نہیں رہتا اور نہ ہی ریاکاری کی نیت سے کئے گئے اعمال کا اجر انہیں آخرت میں دیا جائے گا۔ اسی بات کو بیان کرتے ہوئے ایک اور جگہ اللہ پاک پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل آیت 18 میں ارشاد فرماتا ہے:

---

1 --- تفسیر طبری، پ ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۱۵، ۷/۱۳، حدیث: ۱۸۰۲۶

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۸)

ترجَمۂ کنز العرفان: جو جلدی والی (دنیا) چاہتا ہے تو ہم جسے چاہتے ہیں اس کیلئے دنیا میں جو چاہتے ہیں جلد دے دیتے ہیں پھر ہم نے اس کے لیے جہنم بنا رکھی ہے جس میں وہ مذموم، مردود ہو کر داخل ہو گا۔

ذرا غور کیجئے! قیامت کے دن جب ہر کسی کو اپنے اعمال کی فکر ہو گی، ایسے میں اگر کسی کو نامۂ اعمال دیا جائے اور اُسے پتا چلے کہ اِس کے بہت سے نیک اعمال فقط **ریاکاری** کی وجہ سے ضائع ہو چکے ہیں، تو ذرا سوچئے! اُس مشکل گھڑی میں اُس کا کیا حال ہو گا؟ اور اُسے کتنا اَفسوس ہو گا کہ زِندگی بھر جن اعمال کو وہ اپنے لیے نجات کا ذریعہ سمجھتی رہی، اب یومِ حِساب ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہا، زندگی بھر کی کمائی ہاتھ سے جاتی رہی۔ تمام عمر یہی سوچتی رہی کہ میرے پاس نیکیوں کا بہت خزانہ جمع ہے مگر بروزِ قیامت نااُمیدی کی تصویر بنی کھڑی ہو گی تو اس وقت کہاں جائے گی، کس سے شفاعت کی بھیک مانگے گی۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم اِس دُنیا ہی میں اپنے اعمال پر غور کر کے "**ریاکاری**" جیسی خوفناک اور ہولناک آفت سے پیچھا چھڑا لیں۔ اپنے اعمال پر غور کر لیں کہ کہیں ہمارے کسی نیک عمل میں دِکھاوا تو شامل نہیں؟ ہم جب بھی کوئی نیک عمل کرتی ہیں تو اُس سے مقصود، رَبِّ کریم کی رِضا ہوتی ہے یا دُنیاوی فائدہ؟ اے کاش! ہمیں اخلاص کی دولت، رضائے الٰہی کے لئے نیک اعمال اور دین کی خدمت کرنا نصیب ہو جائے۔ آیئے! مل کر دعا کرتی ہیں:

کمر توڑی ہے عصیاں نے، دبایا نفس و شیطاں نے
نہ کرنا حشر میں رُسوا، مِرا رکھنا بھرم مولیٰ
گناہوں نے مجھے ہائے! کہیں کا بھی نہیں چھوڑا
کرم ہو از طفیلِ سیّدِ عرب و عجم مولیٰ!

(وسائل بخشش مرمم، ص۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکارانہ عمل قبول نہیں ہوتا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رِیاکاری ایسی تباہ کُن بیماری ہے کہ جو نیک عمل کی رُوح کو بُری طرح متاثر کرتی ہے، یہاں تک کہ وہ نیک عمل رِیاکاری کی وَجہ سے اللہ پاک کی بارگاہ میں شرفِ قبولیت حاصل نہیں کر پاتا۔ آیئے! احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں رِیاکاری کی تباہ کاریاں سنتی ہیں۔ چنانچہ

4 فرامینِ مصطفٰے

1. ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی حَرَّمَ الْجَنَّۃَ عَلٰی کُلِّ مُرَاءٍ یعنی اللہ کریم نے ہر ریاکار پر جنّت حرام کر دی ہے۔[1]
2. ارشاد فرمایا: جنّت کی خُوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے سُونگھی جاسکتی ہے، مگر آخرت کے عمل سے دُنیا طلب کرنے والا اسے نہ پاسکے گا۔[2]

1- - - جمع الجوامع للسیوطی، ۲/۲۴۲ حدیث: ۵۳۲۹

2- - - کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، جزء۳، ۲/۱۹۰، حدیث: ۷۴۸۹

3. ارشاد فرمایا: جو شہرت کے لئے عمل کرے گا، اللہ اسے رُسوا کرے گا، جو دِکھاوے کے لئے عمل کرے گا، اللہ اسے عذاب دے گا۔[1]

4. ارشاد فرمایا: بے شک جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے، اللہ پاک نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ کے اُن ریاکاروں کے لئے تیار کی ہے، جو قرآنِ پاک کے حافِظ اور عامل، غیرُ اللہ کے لئے صدقہ کرنے والے، اللہ کریم کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا میں نکلنے والے ہوں گے۔[2]

بنادے مجھ کو الٰہی خُلوص کا پیکر   قریب آئے نہ میرے کبھی ریا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکاری کی تباہ کاریاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً رِیا کاری گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ ✪ رِیاکاری کرنے والی جنَّت سے محروم رہتی ہے۔ ✪ رِیا کاری کرنے والی کو بروزِ قیامت رُسوا کیا جائے گا۔ ✪ ریاکاری اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا باعث ہے۔ ✪ ریاکار کو بروزِ قیامت حسرت ہو گی۔ ✪ رِیاکاری کرنے والی جنّت کی خوشبو سے محروم رہے گی۔ ✪ رِیاکاری کرنے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔ ✪ ریاکاری کرنے والیوں کا آخرت میں کوئی حصہ

1... جامع الاحادیث، ۷/۴۴ حدیث: ۲۰۷۴۰
2... معجم کبیر، ۱۲/۱۳۶ حدیث: ۱۲۸۰۳

نہیں۔ ✪ ریاکاری کرنے والیوں کے اعمال بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہوتے، چنانچہ

نامقبول عمل

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک اُس عمل کو قبول نہیں کرتا جس میں رائی کے دانے کے برابر بھی رِیا ہو۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ریاکاری کے اس قدر نقصانات و عذابات سن کر ہمارا ریاکاری سے بچنے کا ذہن بنا ہوگا، مگر ریاکاری ہے کیا؟ ریاکاری کسے کہتے ہیں، آیئے! "رِیاکاری" کی تعریف بھی سن لیجئے: چُنانچہ

"رِیا" کی تعریف

اَمیرِ اَہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ نمبر 66 پر ریاکاری کی تعریف یوں بیان فرماتے ہیں: اللہ کریم کی رِضا کے عِلاوہ کسی اور ارادے سے عبادت کرنا (ریاکاری ہے)۔ گویا عبادت سے یہ غرض ہو کہ لوگ اُس کی عبادت پر آگاہ ہوں یا لوگ اُس کی تعریف کریں یا اُسے نیک سمجھیں یا اُسے عزّت وغیرہ دیں۔[2]

بچا لے رِیا سے بچا یاالٰہی   تُو اِخلاص کر دے عطا یاالٰہی

رِیا کی تعریف پر غور کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رِیاکاری کی تعریف کو خوب اچھی طرح

1--- الترغیب والترھیب، المقدمۃ، الترھیب من الریاء... الخ، ۱/۴۷، حدیث: ۵۴

2--- الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثانیۃ، الشرک الاصغر... الخ، ۱/۸۶

یاد کرلیجئے اور بار بار سوچتی رہئے کہ اللہ کریم کی رِضا کے عِلاوہ کسی اور اِرادے سے عِبادت کرنا، ریاکاری کہلاتا ہے۔ گویا دوسری اسلامی بہنوں پر اپنی عِبادت کی دَھاک بِٹھانا، اپنی تعریف، واہ واہ اور عزّت چاہنا یہ سب رِیاکاری کی ہی صورتیں ہیں۔ ان مثالوں میں "حُبِّ جاہ" یعنی شہرت وعزّت کی خواہش کرنا بھی موجود ہے۔ کیونکہ رِیاکاری کا ایک بہت بڑا سبب "حُبِّ جاہ" یعنی اپنی واہ واہ اور شہرت چاہنا بھی ہے جس کی وجہ سے نیک اعمال کو ظاہر کیا جاتا ہے تاکہ دوسروں کی نظر میں مشہور ہوجائیں۔ یاد رکھئے! حُبِّ جاہ اخروی انعامات سے محرومی کا سبب ہے، حبِّ جاہ بہت بڑی آفت اور دین ودنیا کے لئے نقصان دہ ہے، چنانچہ

حبِّ جاہ کی مذمت

حضرت بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایسا شخص نہیں دیکھا جو شہرت کا طالب ہو اور اس کا دین برباد نہ ہوا ہو اور اس کے حصے میں رسوائی نہ آئی ہو۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رِیاکاری کے بارے میں بتانے کا مقصد یہ ہے کہ ہم خود اپنے اعمال کا محاسبہ کریں نہ کہ دوسری اسلامی بہنوں کو رِیاکار کہتی پھریں۔ کیونکہ رِیاکاری کا تعلق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات ہم نہیں جان سکتیں۔ لہٰذا کسی مُسلمان اسلامی بہن کے بارے میں بدگمانی نہ کی جائے کہ وہ ریاکار ہے۔ کیونکہ ایسی بدگمانی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ چنانچہ

1 ... کیمیائے سعادت، رکن سوم، اصل هفتم، اندر علاج دوستی جاہ وحشمت، ۲/ ٦٥٩

بدگمانی حرام ہے

اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاوٰی رضویہ، جلد 16 صفحہ 499 پر فرماتے ہیں: بلاوجہِ شرعی مسلمان پر قصدِ ریا کی بدگمانی بھی حرام (ہے)۔ [1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب بھی کسی کے بارے میں دِل میں بُرا گمان آئے تو فوراً اپنے دل سے اس خیال کو نکال دیجئے اور اس کے بارے میں اچھا گمان قائم کرنے کی کوشش کیجئے۔ مثلاً کسی اسلامی بہن کو نعت یا بیان کے دوران روتا دیکھیں یا دعا میں عاجزی وانکساری کرتی دیکھ کر آپ کے دِل میں اُس کے متعلِّق ریاکاری کی بدگمانی پیدا ہو تو فوراً حسنِ ظن قائم کریں کہ وہ اخلاص کے ساتھ یہ عمل کر رہی ہے۔ ورنہ یاد رکھئے! ہو سکتا ہے کہ بدگمانی کی وجہ سے آپ نیکی کے کاموں سے محروم ہو جائیں۔ چنانچہ

بدگمانی کی وجہ سے رونے سے محروم ہونا

حضرت مکحول دِمشقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کسی کو روتے دیکھو تو اُس کے ساتھ رونے لگ جاؤ یہ بدگمانی نہ کرو کہ وہ لوگوں کو دکھانے کے لئے ایسا کر رہا ہے۔ میں نے ایک بار ایک شخص کو روتا دیکھ کر بدگمانی کی تھی کہ یہ رِیاکاری کر رہا ہے تو اس کی سزا میں ایک سال تک (خوفِ خُدا اور عشقِ مصطفےٰ میں) رونے سے محروم رہا۔ [2]

خدا! بدگمانی کی عادت مٹا دے مجھے حُسنِ ظن کا تو عادی بنا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... فتاوٰی رضویہ، ١٦/ ٤٩٩

2... تنبیہ المغترین، الباب الثانی، فی جملة اخری من الاخلاق، ص ١٠٧

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ریاکاری کے متعلق سن رہی تھیں، یاد رکھئے! جس طرح ہر مرض کی کچھ علامتیں ہوتی ہیں، جن سے اُس مرض کی پہچان ہوتی ہے، اسی طرح رِیاکاری کی بھی کچھ علامتیں ہیں۔ آیئے! اس کی چند علامات سنتی ہیں، تاکہ اس مرض کی اچھی طرح پہچان ہوجائے اور اس کا علاج کرنے میں آسانی ہو جائے۔ چنانچہ

رِیاکاری کی علامات

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین، مولائے کائنات، حضرت علیُّ المرتضی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: رِیاکار کی تین علامتیں ہیں: (1) تنہائی میں ہو تو عمل میں سُستی کرے اور لوگوں کے سامنے ہو تو چُستی دِکھائے۔ (2) تعریف کی جائے تو عمل میں اِضافہ کردے اور (3) مذمت کی جائے تو عمل میں کمی کردے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ریاکاری کی ان تینوں علامات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں دِیانت داری کے ساتھ اپنی حالت پر غور کرنا چاہیے کہ عِبادَت کے مُعامَلے میں کہیں ہم تنہائی میں سُستی اور دینی اجتماع وغیرہ کے موقع پر دوسروں کے سامنے چستی کا مظاہرہ تو نہیں کرتیں؟ کہیں ہم نیکی کرنے کے بعد اس کا بِلاضَرورت اِظہار تو نہیں کردیتیں؟ پھر اگر کوئی اس پر ہماری تعریف کردے تو "پُھول کر" عمل میں اِضافہ تو نہیں کردیتیں؟ اور تعریف نہ ہونے کی صُورت میں کہیں غمگین تو نہیں ہوجاتیں اور اس عمل میں کمی تو نہیں آجاتی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمیں دوسروں کے سامنے نیکی کرنے میں بڑی لذّت ملتی ہو، مگر تنہائی میں مَزہ بالکل نہ آتا ہو؟ کہیں ہم

1۔۔۔ الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثانیۃ، الشرک الاصغر۔۔۔الخ، ۱/۸۶

اپنے بارے میں سیاہ کار، گنہگار، مُجرم، حقیر اور عاجز و مسکین جیسے اَلفاظ کہہ کر اُنہیں متاثر کرنے کی کوشش تو نہیں کرتیں؟ اگر ان سُوالات کے جوابات، ہاں میں آئیں تو فوراً سے پیشتر توبہ کر لیجئے اور حصولِ اِخلاص کی کوشِشوں میں لگ جائیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے موت آجائے اور رِیا کاری کے سبب دوزخ میں ڈال دیا جائے۔

عَطا کردے اِخْلَاص کی مجھ کو نعمت نہ نزدیک آئے رِیا یاالٰہی
مری زِندگی بس تری بندگی میں ہی اے کاش گُزرے سَدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اخلاص پیدا کرنے کے طریقے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم اپنے دل میں رِیا کی علامات محسوس کریں تو ہمیں چاہئے کہ ہم جلدی سے توبہ کریں۔ ریاکاری سے بچتے ہوئے اپنے دل میں اخلاص پیدا کریں اور اپنے ظاہر و باطن کو پاکیزہ کرنے کی کوشِش کریں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہمارا ظاہِر بھی ستھرا ہو جائے گا اور باطن بھی۔ آیئے! ریاکاری کی تباہ کاریوں سے پیچھا چُھڑانے اور اپنے دل میں اخلاص پیدا کرنے کے چند طریقے سنتی ہیں۔ چنانچہ

﴿1﴾ اخلاص کے ساتھ اعمال کرنا

رِیاکاری سے بچنے کا سب سے پہلا طریقہ یہ ہے کہ اپنے عمل میں اِخلاص پیدا کیا جائے اور ہر عمل کو رضائے الٰہی کے لئے کیا جائے۔ کیونکہ اخلاص ایسا بہترین عمل ہے جس کو یہ نصیب ہو جاتا ہے وہ حبِّ جاہ اور ریاکاری جیسی آفتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کریں، کیونکہ اللہ کریم کی بارگاہ میں اخلاص کے ساتھ کیے جانے والے اعمال قبول ہوتے ہیں۔

نبیِّ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: اے لوگو! اللہ کریم کے لئے اِخْلاص کے ساتھ عمل کرو، کیونکہ اللہ کریم وُہی اعمال قَبول فرماتا ہے، جو اُس کے لئے اِخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔[1]

مخلص کسے کہتے ہیں؟

کسی بُزرگ سے پوچھا گیا: **مخلص کون ہے؟** تو اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیاں اس طرح چُھپائے جس طرح اپنی بُرائیاں چُھپاتا ہے۔ ایک اور بُزرگ سے عرض کی گئی: اِخلاص کی اِنتہا کیا ہے؟ تو انہوں نے اِرشاد فرمایا: وہ یہ کہ تم لوگوں سے تعریف کی خواہش نہ کرو۔[2]

﴿2﴾ نیک نیتی سے اعمال کرنا

ریاکاری سے بچنے اور اپنے دل میں اخلاص پیدا کرنے کا دوسرا طریقہ نیت کی حفاظت کرنا بھی ہے۔ سرورِ عالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **اَعمال کا دار و مدار نیّتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی وہ نیت کرے۔**[3]

ایک اور حدیثِ مُبارکہ میں ہے: **اِنَّمَا یُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰی نِیَّاتِھِمْ** یعنی بروزِ محشر

---

1 ۔۔۔ دارقطنی، کتاب الطہارۃ، باب النیۃ، ۱/۷۳، حدیث: ۱۳۰

2 ۔۔۔ الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثانیۃ، الشرک الاصغر۔۔۔الخ، ۱/۱۰۲

3 ۔۔۔ بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی۔۔۔الخ، ۱/۵، حدیث: ۱

لوگوں کو اُن کی نیتوں پر اُٹھایا جائے گا۔[1]

یاد رکھئے! اچھی نیت عمل کو خالص بنا دیتی ہے، اچھی نیت کی بدولت عمل کرنے سے پہلے ہی اجر و ثواب ملنا شروع ہو جاتا ہے۔

اچھی نیت کا فائدہ

منقول ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص قحط کے زمانے میں ریت کے ایک ٹیلے کے پاس سے گزرا تو دل میں کہا: اگر یہ سارا کھانا ہوتا اور میری ملکیت میں ہوتا تو میں اِسے لوگوں میں تقسیم کر دیتا۔ اللہ کریم نے اُن کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں شخص سے فرمادیجئے: اللہ کریم نے تیرا صدقہ قبول کر لیا ہے اور تیری اچھی نیت کو شَرَفِ قبولیت سے نوازا ہے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی چاہئے کہ جو بھی عمل کریں اس میں اچھی اچھی نیتوں کو ضرور شامل کریں اگر دِکھاوے کی بُو پائیں تو فوراً اپنی نِیَّت کی اِصلاح کریں اور یہ ذِہن بنائیں کہ صِرف وُہی عمل مقبول ہو گا، جو رِضائے الٰہی کیلئے کِیا جائے گا، اگر میں نے دوسروں کو دِکھانے یا سنانے کی خاطِر کوئی نیکی کی تو قَبول ہونا تو دُور کی بات، جہنّم کے عذاب کی حقدار ہو جاؤں گی۔ لٰہذا شیطان اگرچِہ لاکھ رُکاوٹ ڈالے مگر ریا اور دکھاوے کی نِیَّت سے بچ کر اچّھی نِیَّت ضرور کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...ابن ماجه، کتاب الزهد، باب النية، ۴۸۲/۴، حديث: ۴۲۲۹

2...تفسیر کبیر، پ۱، البقرة، تحت الاٰية: ۱۱۲، ۷/۲

﴿3﴾ ریاکاری کے نُقصانات پیشِ نظر ہونا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رِیاکاری سے بچنے اور اپنے دل میں اخلاص پیدا کرنے کا تیسرا طریقہ یہ ہے کہ ہم ریاکاری کی آفتوں اور اس پر ملنے والے عذابات کو پیشِ نظر رکھیں۔ کیونکہ انسان کا دل کسی چیز کو اُس وقت تک ہی پسند کرتا ہے، جب تک وہ اُسے نفع بخش اور لذیذ نظر آتی ہے۔ مگر جب اُسے اُس شے کے نُقصان دہ ہونے کا پتا چلتا ہے تو وہ اُس سے بچتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک اسلامی بہن شہد کو اس کی لذّت اور مِٹھاس کی وَجہ سے بہت پسند کرتی ہے، مگر جب اسے بتادیا جائے کہ یہ شہد جسے تم پینے جارہی ہو، اِس میں زہر ملا ہوا ہے، تو وہ اُس میں موجود مِٹھاس کو نہیں زہر کو دیکھے گی اور اسے ہرگز نہیں پیئے گی۔ اِسی طرح دوسری اسلامی بہنوں پر اپنا نیک عمل ظاہِر کرنے اور ان کی طرف سے واہ واہ ہونے میں یقیناً نفس کو بڑی لذّت ملتی ہے۔ لیکن اگر ہم اِس لذّت کے بجائے رِیاکاری کے نُقصانات ذِہن میں رکھیں، تو اس سے بچنا ہمارے لئے قدرے آسان ہوجائے گا۔ آیئے! عبرت کے لئے ایک حدیثِ مبارکہ سنئے۔ چنانچہ

ریاکاری جنّت سے محرومی کا سبب

نبیِّ کریم، رءُوف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنّت کی طرف لایا جائے گا جب وہ جنت کے قریب پہنچیں گے، اس کی خوشبو سونگھیں گے، جنتیوں کے محلات کو دیکھیں گے، تب اللہ پاک فرمائے گا:

انہیں واپس لے جاؤ، ان کا جنت میں کوئی حصہ نہیں ہے، وہ ایسی حسرت لے کر لوٹیں گے کہ اول و آخر اس کی مثال نہیں ملے گی اور کہیں گے: اے ربّ! اگر جنت اور اس میں رہنے والوں کے لئے جو انعامات تیار ہیں وہ دکھانے سے پہلے ہی ہمیں جہنم میں بھیج دیتا تو ہمیں کچھ آسانی رہتی۔ ربِّ کریم فرمائے گا: یہ تمہارے ساتھ اس لئے کیا گیا ہے کہ جب تم میری بارگاہ میں آتے تو اکڑ کر آتے لیکن جب تم لوگوں سے ملتے تو جھک جھک کر ملتے تھے، **لوگوں کو اپنے دلوں میں چھپی باتوں سے بے خبر رکھتے اور ریاکاری سے کام لیتے تھے۔** تم لوگوں سے ڈرتے تھے مگر مجھ سے نہیں ڈرتے تھے، آج میں تمہیں دائمی نعمتوں سے محروم کرکے دردناک عذاب کا مزا چکھاؤں گا۔[1]

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی
رِیا کاریوں سے سیاہ کاریوں سے بچا یاالٰہی بچا یاالٰہی

(فیضانِ سنت، ص۲۲۸)

(4) نیکیاں چُھپایئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ریاکاری سے بچنے اور اپنے دل میں اخلاص پیدا کرنے کا چوتھا طریقہ یہ ہے کہ "اپنی نیکیاں چُھپایئے"۔ اے کاش! ہم اپنی نیکیوں کو بھی اُسی طرح چُھپائیں، جس طرح اپنے گُناہوں کو چُھپاتی ہیں اور بس اِسی کو کافی سمجھیں کہ اللہ کریم ہماری نیکیاں جانتا ہے۔ بالخصوص پوشیدہ نیکی کرنے کے بعد

1... معجم اوسط، ۴/۱۳۵، حدیث: ۵۴۷۸ ملتقطا

نفس کی خُوب نگرانی کریں۔ آیئے! اپنی نیکیوں کو چھپانے کا جذبہ پانے کے لئے نیکیاں چھپانے کی فضیلت سنتی ہیں۔ چنانچہ

تنہائی میں عبادت کی فضیلت

تابعی بزرگ، حضرت کَعْبُ الْاَحْبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے ایک رات بھی اللہ کریم کی ایسے عبادت کی کہ اسے کوئی جاننے والا نہ دیکھے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے اپنی رات سے (دن کی طرف) نکل جاتا ہے۔[1]

اَعمال کو پوشیدہ رکھنے کی فضیلت

مزید فرماتے ہیں: جسے یہ پسند ہو کہ فرشتوں کی ایک بڑی جماعت اس کے لئے دعائے مغفرت کرے، اس کی حفاظت کرے اور غموں سے بے نیاز ہو جائے تو اسے چاہئے کہ جتنا ہو سکے گھر میں چُھپ کر نماز پڑھے۔ ان کے لئے خوشخبری ہے جو اپنے گھروں کو سجدہ گاہ بناتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: اللہ کریم اپنے فرشتوں کے سامنے اُن لوگوں پر فخر فرماتا ہے جو اپنی نماز، روزہ اور خیرات کو پوشیدہ رکھتے ہیں۔[2]

پوشیدہ اعمال کے فضائل

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ اپنی جن نیکیوں کو چھپا سکتی ہوں، اُنہیں چھپانے کی کوشش کریں، کیونکہ پوشیدہ عمل افضل ہے۔ پوشیدہ عمل، اعلانیہ عمل سے ستّر(70) گُنا فضیلت رکھتا ہے۔ پوشیدہ عمل اللہ پاک کے غضب

1 ۔۔۔ حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۵/۴۲۰، رقم: ۷۵۹۰

2 ۔۔۔ حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۵/۴۲۱، رقم: ۷۵۹۵

کو روکتا ہے، پوشیدہ عمل بہت سی باطنی بیماریوں سے بچاتا ہے، پوشیدہ عمل تکبّر و غرور سے بچاتا ہے، پوشیدہ عمل حُبِّ جاہ سے بچاتا ہے، پوشیدہ عمل رِیاکاری کی تباہ کاری سے بچاتا ہے، پوشیدہ عمل عرشِ اِلٰہی کے سائے تلے جگہ دِلائے گا۔ تنہائی میں چھپ کر نوافل پڑھنا لوگوں کے سامنے پڑھنے سے افضل ہے، تنہائی میں چھپ کر 2 نوافل پڑھنے والی کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ چنانچہ

جہنم سے آزادی کا پروانہ

نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو تنہائی میں 2 رکعت نماز پڑھے کہ اللہ پاک اور اُس کے فرشتوں کے سِوا کوئی نہ دیکھے اُس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔(1)

رسالہ "نیکیاں چھپاؤ" کا تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نیک اعمال کو چھپانے کا جذبہ بڑھانے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا ایک بہت ہی پیارا رِسالہ "نیکیاں چھپاؤ" حاصل کرکے خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی مطالعے کی ترغیب دلائے۔ اس رسالے میں نیکیاں چھپانے کے بارے میں آیاتِ کریمہ، اَحادیثِ مبارکہ، اللہ کے نیک بندوں کے واقعات، اصلاح کا بہترین طریقہ، نیکیوں کے اظہار کی جائز صورتیں، مخلص ہونے کی علامت کیا ہے؟ اور بہت ساری معلومات ہیں۔ اسے حاصل فرماکر ضرور مطالعہ کیجئے۔

---

1 ۔۔۔ کنز العمال، کتاب الصلاۃ، الباب الاول فی فضل الصلوۃ، ۴/۱۲۵، جز:۷، حدیث: ۱۹۰۱۵

خوب مخلص بنوں، میں ریا سے بچوں ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4) مدنی ماحول اپنائیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رِیاکاری سے بچنے اور اپنے دل میں اخلاص پیدا کرنے کا ایک طریقہ اچھی صحبت اختیار کرنا بھی ہے۔ کیونکہ اچھی صحبت کی وجہ سے عُمدہ اخلاق میسر آئیں گے۔ فی زمانہ اچھی صحبت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اس کی برکت سے اعلیٰ اَخلاقی اوصاف آپ کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر بدھ کو اپنے اپنے علاقے میں ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور ہر ہفتے کو ہونے والے مدنی مذاکرے کو دیکھنے کی نیت کرلیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عاشقانِ رسول نیک اسلامی بہنوں کی صحبت میں رہنے کی برکت سے ریاکاری سے بچنے، اپنے دل میں اخلاص پیدا کرنے، زبان کو فحش کلامی اور فضول گوئی سے بچا کر دُرُودِ پاک پڑھنے کی سعادت نصیب ہو جائے گی۔ تلاوتِ قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادت بن جائے گی، غصے کی عادت رخصت ہو جائے گی اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی، بے صبری کی عادت چھوڑ کر صبر و شکر نصیب ہو جائے گا، تکبر سے جان چھوٹ جائے گی اور اِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دنیاوی مال و دولت کی لالچ سے بچ کر نیکیوں کی حرص ملے گی۔

دعا ہے یہ تجھ سے دل ایسا لگا دے نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول
یہاں سنتیں سیکھنے کو ملیں گی دلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول
(وسائلِ بخشش، ص۶۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے محبَّت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے **گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب** سنتی ہیں: ☆ جب بھی گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: **بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ کریم پر بھروسا کیا، اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت۔[2] اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گی، آفتوں سے حفاظت ہو گی۔ ☆ گھر میں داخل ہونے کی دعا: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا** ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے

1... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2... ابوداود، کتاب الادب، باب مایقول اذا خرج۔۔۔الخ ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۵

داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتی ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئیں اور اسی کے نام سے باہر آئیں اور اپنے ربِّ کریم پر ہم نے بھروسا کیا۔[1] دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کرے پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کرے، اس کے بعد سورۃُ الاِخلاص شریف پڑھے۔ اِنْ شَآءَ اللہ روزی میں برکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہوگی۔ ☆ اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: **اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْن** ترجمہ: "ہم پر اور اللہ کریم کے نیک بندوں پر سلام" تو فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔[2] یا اس طرح کہے: **اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ** (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔[3] ☆ جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کیا میں اندر آسکتی ہوں؟ ☆ اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے۔ ہوسکتا ہے کسی مجبوری کے تحت آپ کو اجازت نہ دی ہو۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدیۃً حاصِل کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ... ابوداود، کتاب الادب، باب مایقول الرجل اذا دخل...الخ، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۶

2 ... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۸۲

3 ... بہارِ شریعت، ۳/۴۵۳، حصہ ۱۶

بیان:11 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: اَکْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلَائِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلَاتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا، یعنی جُمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرُود بھیجا کرو، کیونکہ یہ یومِ مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فِرِشتوں کی خُصُوصی حاضِری کا دن) ہے، اس دن فِرِشتے (خُصُوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضِر ہوتے ہیں، جب کوئی شخص مجھ پر دُرُود بھیجتا ہے تو اس کے فارغ ہونے تک اس کا دُرُود میرے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو دَرْدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: (یارسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ!) اور آپ کے وصال کے بعد کیا ہو گا؟ ارشاد فرمایا: ہاں (میری ظاہری) وفات کے بعد بھی اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ یعنی اللّٰہ پاک نے زمین کیلئے اَنبیائے کرام علیھم الصّلوۃ والسّلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ، پس اللّٰہ کریم کا نبی زندہ ہے اور اسے رِزْق بھی عطا کیا جاتا ہے۔[1]

1... ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ذكر وفاته... الخ، ۲/۲۹۱، حديث:۱۶۳۷

بیکار گفتگو سے مری جان چھوٹ جائے   ہر وقت کاش! لب پہ دُرود و سلام ہو

(وسائلِ بخشش، ص۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کیئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نابینا مرد سے بھی پردہ

ایک دن اُمُّ المومنین حضرت سیّدَتُنا اُمِّ سلمہ اور اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا بارگاہِ نبوت میں حاضر تھیں کہ اتنے میں سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ اِبنِ اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ کو شَرَفِ باریابی پانے کے لیے آتے ملاحظہ فرمایا۔ اس وَقْت پردے کا حکم نازِل ہو چکا تھا۔ چنانچہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا سے اِرشَاد فرمایا: اِحْتَجِبَا مِنْهُ یعنی اِن سے پردہ کیجئے۔ تو اُمُّ الْمومنین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا نے عرض کی: یَا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اَلَیْسَ هُوَ اَعْمٰی؟ کیا وہ بینائی سے محروم نہیں؟ لَا یُبْصِرُنَا وَ لَا یَعْرِفُنَا وہ ہم کو دیکھ سکتے ہیں نہ پہچان سکتے ہیں۔ اس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: کیا تم دونوں بھی بینائی سے محروم ہو اور کیا تم انہیں نہیں دیکھ رہیں؟[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی ازواجِ پاک کو پردے کی کس قدر تاکید اور حکم فرماتے تھے کہ ایک نابینا صحابی سے بھی پردہ کرنے کا فرمایا۔ حالانکہ وہ نابینا صحابی ازواجِ پاک کو دیکھ نہیں سکتے تھے۔ ازواجِ پاک ہر مومن مرد و عورت کی ماں ہیں۔ ان کے لئے غلط گمان بھی نہیں رکھا جاسکتا مگر ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ حکم احتیاط کے لئے فرمایا اور اس میں ہمارے لئے بھی نصیحت ہے کہ ہم غیر مردوں بلکہ نابینا مردوں

1... ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی احتجاب... الخ، ۴/۳۵۶، حدیث: ۲۷۸۷

سے بھی پردہ کریں۔ ازواجِ پاک کے نفوس پاک تھے جبھی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نکاح میں آئیں۔ مگر ہمارے ساتھ تو ہر وقت نفس و شیطان ہیں، اور یہ دور بھی خطروں سے خالی نہیں لہٰذا ہمیں غیر مردوں سے بات چیت کرنا، ہنسی مذاق کرنا، ملاقات کرنا تو دور کی بات اُن کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہئے۔ کیونکہ پہلے آنکھ بہکتی ہے پھر دل بہکتا ہے۔ لہٰذا گناہوں میں ملوث ہونے سے پہلے ہی ہمیں اپنی آنکھوں کی حفاظت کرنی چاہئے۔

پردہ مرد و عورت دونوں پر واجب ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مشہور مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: عورت و مرد پر دو طرفہ پردہ واجب ہے کہ نہ تو مرد اجنبی عورت کو دیکھے نہ اجنبی عورت مرد کو۔ اس حدیث کی بنا پر بعض علما کا فرمان ہے کہ عورت بھی اجنبی مرد کو نہیں دیکھ سکتی، بعض نے فرمایا کہ دیکھ سکتی ہے ان کی دلیل حضرت عائشہ صدیقہ کی ایک روایت ہے۔[1]

پردہ و حجاب اسلامی شعار ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پردہ و حجاب اسلامی شعار کی حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ اسلام سے قبل عورت بے پردہ تھی اور اسلام نے اسے پردہ و حجاب کے زیور سے آراستہ کرکے عَظَمت و کردار کی بُلَندی عطا فرمائی، جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

1... مرآۃ المناجیح، ۵/ ۲۰

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (پ ٢٢، الاحزاب: ٣٣)

خَلیفۂ اعلیٰ حضرت صدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدِّین مُراد آبادی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس آیتِ مُبارَکہ کے تَحت تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں: اگلی جاہلیت سے مُراد قبلِ اسلام کا زمانہ ہے، اُس زمانہ میں عورَتیں اِتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت و مَحاسِن (یعنی بناؤ سنگھار اور جسم کی خوبیاں مثلاً سینے کے اُبھار وغیرہ) کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مَرد دیکھیں۔ لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اَعضا اچھّی طرح نہ ڈھکیں۔ [1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دورِ جاہلیت میں جس طرح بے پردگی اور بے حیائی کا مظاہرہ ہوتا تھا اسی طرح اس دور میں بھی بے حیائی اور بے پردگی عام ہوتی جارہی تھی۔ مغربی ممالک تو بے حیائی میں نمبر ایک ہیں۔ افسوس! ✽ ان کی دیکھا دیکھی مسلم ممالک میں بھی بے پردگی و بے حیائی عام ہوتی جارہی ہیں۔ ✽ اللہ رسول کا کلمہ پڑھنے والیاں آج بے راہ روی کا شکار ہوتی جارہی ہیں۔ ✽ آج مسلم خواتین کی ایک تعداد ہے جو اپنی حیا کا پردہ چاک کرتی نظر آرہی ہے، ✽ فیشن کے نام پر نیم عریاں کپڑے پہنے جارہے ہیں، ✽ بازاروں میں بے پردہ گھومنے والیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے، ✽ شادیوں میں بن سنور کے غیر مردوں سے ہنسی مذاق کیا جاتا ہے۔ ✽ آج وہی زمانۂ جاہلیت جیسی بے پردگی کا دور آچکا ہے۔ حالانکہ

1... خزائن العرفان، پ ٢٢، الاحزاب، تحت الآیۃ: ٣٣، ص ٧٨٠

اسلام نے عورت کو پردے و حجاب کی صورت میں عَظَمت و سربلندی عطا کی ہے۔

عہدِ رسالت کی مقدس خواتین نے حجاب کو اس قدر اپنایا کہ حجاب آزاد مسلمان عورتوں کی علامت بن گیا تھا۔

حجاب آزاد عورت کی نشانی

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا بیان ہے کہ نبیِّ رَحمت، شَفیعِ امّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خیبر اور مدینہ منوَّرہ کے درمیان تین دن قیام فرمایا، اسی دوران حضرتِ سَیِّدَتُنا صَفِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو اپنے حَرَم میں داخِل فرمایا، پھر دورانِ سفر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی دعوتِ ولیمہ کی۔ اس میں روٹی اور گوشت کا اِہتِمام نہ تھا بلکہ آپ نے دستر خوان بچھانے کا حکم دیا اور اُس پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا۔ یہی سب کچھ ولیمہ تھا، لیکن تا حال صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر یہ واضِح نہ ہوا تھا کہ حضرتِ سَیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زوجیت میں لیا ہے یا کہ باندی بنایا ہے (کیونکہ یہ خیبر کی جنگی قیدیوں میں شامل تھیں) انہوں نے اپنی اس الجھن کو حل کرنے کے لئے طے کیا کہ اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کو پردہ کراتے ہیں تو سمجھو کہ زَوجیت میں لیا ہے اور اگر حجاب (یعنی پردہ) نہ کرایا تو سمجھو باندی بنایا ہے۔ جب قافلے نے کوچ کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے پیچھے حضرتِ سَیِّدَتُنا صَفِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی جگہ بنائی اور ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا۔(1)

1... بخاری، کتاب النکاح، باب البناء فی السفر، ۳/۴۵۰، حدیث: ۵۱۵۹

عورت ہی پردہ لازم ہونے کی وجہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دورِ حاضر میں فتنہ وفساد کی راہیں کھولی جا رہی ہیں۔ دین کے احکام کو بدلنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اسلام دشمن طاقتیں مسلم خواتین کو آزاد خیال بنانا چاہتی ہیں۔ آج کہا جارہا ہے کہ پردہ کرنا ضروری نہیں۔ حالانکہ عورت کی عزت و عظمت کا محافظ پردہ ہی ہے۔ آیئے! پردے کی چند حکمتیں سنتی ہیں، چنانچہ حضرت علامہ مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اپنی کتاب ''اسلامی زندگی'' کے صَفۡحَہ 106 پر فرماتے ہیں:

1) عورت گھر کی دولت ہے اور دولت کو چھپا کر گھر میں رکھا جاتا ہے، ہر ایک کو دکھانے سے خطرہ ہے کہ کوئی چوری کرلے۔ اسی طرح عورت کو چھپانا اور غیروں کو نہ دِکھانا ضروری ہے۔

2) عورت گھر میں ایسی ہے جیسے چمن میں پھول اور پھول چمن میں ہی ہرا بھرا رہتا ہے، اگر توڑ کر باہر لایا گیا تو مرجھا جائے گا۔ اسی طرح عورت کا چمن اس کا گھر اور اس کے بال بچے ہیں، اس کو بلاوجہ باہر نہ لاؤ ورنہ مرجھا جائے گی۔ عورت کا دل نہایت نازک ہے، بہت جلد ہر طرح کا اثر قبول کرلیتا ہے، اس لئے اس کو کچی شیشیاں فرمایا گیا۔

3) ہمارے یہاں بھی عورت کو صِنفِ نازُک کہتے ہیں اور نازُک چیزوں کو پتھروں سے دور رکھتے ہیں کہ ٹوٹ نہ جائیں۔ غیروں کی نگاہیں اس کے لئے مضبوط پتھر ہیں، اس لیے اس کو غیروں سے بچاؤ۔

4) عورت اپنے شوہر، باپ بلکہ سارے خاندان کی عزت اور آبرو ہے اور اس کی مثال سفید کپڑے کی سی ہے، سفید کپڑے پر معمولی سا داغ دھبہ دور سے چمکتا ہے اور غیروں کی نگاہیں اس کے لئے ایک بد نما داغ ہیں، اس لئے اس کو ان دھبوں سے دور رکھو۔

5) عورت کی سب سے بڑی تعریف یہ ہے کہ اس کی نگاہ اپنے شوہر کے سوا کسی پر نہ ہو۔ اس لئے قرآن کریم نے حوروں کی تعریف میں فرمایا: **قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ** (پ۲۷، الرحمٰن:۵۶)(ترجمۂ کنزُالایمان: شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں)۔ اگر اس کی نگاہ میں چند مرد آ گئے تو یوں سمجھو کہ عورت اپنا جوہر کھو چکی، پھر اس کا دل اپنے گھر بار میں نہ لگے گا جس سے یہ گھر آخر تباہ ہو جائے گا۔

6) گھر عورت کیلئے قید خانہ نہیں بلکہ اس کا چمن ہے گھر کے کام اور اپنے بال بچّوں کو دیکھ کر وہ ایسی خوش رہتی ہیں جیسے چمن میں بُلبل، گھر میں رکھنا اس پر ظلم نہیں، بلکہ عزت و عصمت کی حِفَاظَت ہے اس کو قدرت نے اسی لئے بنایا ہے، بکری اسی لئے ہے کہ رات کو گھر رکھی جائے اور شیر چیتا اور محافظ کتا اس لئے ہے کہ ان کو آزاد پھرایا جائے، اگر بکری کو آزاد کیا تو اس کو شِکاری جانور پھاڑ ڈالیں گے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پردہ و حجاب کے تین درجات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پردہ اور حجاب کے تین درجے ہیں۔ آیئے اس بارے میں سنتی ہیں۔

1 ... اسلامی زندگی، ص۱۰۶ ملتقطاً

پہلا درجہ

پردے اور حجاب کا پہلا درجہ یہ ہے کہ عورت خود کو گھر کی چار دیواری اور پردے کا اس طرح پابند بنالے کہ کسی غیر مرد کی نگاہ اس پر نہ پڑے۔ یعنی کوئی غیر محرم اس کا جسم تو دور کی بات اس کے لباس تک کو نہ دیکھ پائے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

اسی طرح ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْــٴَـلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۳) ترجمۂ کنزُ الایمان: اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ آیتِ مُبارَکہ اُمَّہَاتُ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللہ عَنْھُنَّ کی شان میں نازِل ہوئی۔ چنانچہ امام بیضاوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی خِدمَت میں نیک بھی حاضِر ہوتے ہیں اور بد بھی، لہٰذا امہات المومنین کو پردے کا حکم اِرشاد فرمائیے۔ چنانچہ یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی۔[1]

لیکن یہ حکم ہر مسلمان عورت کے لئے بھی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اس حکم پر عمل کرتے ہوئے پردے میں سختی کریں اور خود کو گھر اور چار دیواری تک

1...تفسیر بیضاوی، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۳، ۴/۳۸۴

محدود رکھیں۔ آیئے اب ان صحابیات کے بارے میں سنتی ہیں جنہوں نے پردے کا حکم نازِل ہونے کے بعد پردے کے اس پہلے درجہ پر عَمَل کرتے ہوئے خود کو گھر کی چار دیواری تک محدود کر لیا۔

گھر سے جنازہ ہی نکلا

ایک بار اُمُّ الْمُومِنِین حضرت سَیِّدَتُنا سودہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے عرض کی گئی: آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ باقی اَزواج کی طرح حج کرتی ہیں نہ عمرہ؟ تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے فرمایا: میں نے حج و عمرہ کر لیا ہے، چونکہ میرے ربّ نے مُجھے گھر میں رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا خدا کی قسم! اب میں پیامِ اَجَل (موت) آنے تک گھر سے باہَر نہ نکلوں گی۔ راوی فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا گھر کے دروازے سے باہَر نہ نکلیں یہاں تک کہ آپ کا جنازہ ہی گھر سے نکالا گیا۔ (1)

مجھے کوئی دیکھنے نہ پائے

حضرت سَیِّدَتُنا ریحانہ بنتِ شمعون رَضِیَ اللہُ عَنْہَا غزوۂ بنو قریظہ میں قید ہو کر بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوئیں تو حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سے اِرشاد فرمایا: اگر تم اللہ و رسول کو اِختیار کرتی ہو تو ہم تمہیں اپنے لیے پسند فرمالیں گے۔ اس پر سیّدہ ریحانہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے عرض کی: ہاں! میں اللہ اور اس کے رسول کو اِختیار کرتی ہوں۔ چنانچہ آپ مسلمان ہو گئیں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں آزاد فرما کر ان سے نکاح کر لیا اور دیگر اَزواج کی طرح ان کی بھی باری مُقَرَّر فرما دی اور انہیں پردہ

---

1 . . . درمنثور، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۶/۵۹۹

کرنے کا حکم دیا۔ پھر کسی وجہ سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں طلاق دے دی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھا پر یہ بات بہت گراں گزری۔ آپ اکثر روتی رہتیں، بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھا نے اپنے گھر والوں سے کہہ دیا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد مجھے کوئی اور دیکھنے نہ پائے گا۔ (1) گویا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھا نے یہ عہد کر لیا کہ چار دیواری کو لازم پکڑ لیں گی اور کسی اور کی نظر ان کے جسم یا لباس پر نہ پڑے گی۔

جنازے پر کسی غیر کی نظر نہ پڑے

اسی طرح مروی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے بوقتِ وفات یہ وصِیَّت فرمائی کہ بعدِ اِنتقال مجھے رات کے وَقْت دفن کرنا تاکہ میرے جنازے پر کسی غیر کی نظر نہ پڑے۔ (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا اعلیٰ درجے کا پردہ صحابیات ہی کا کام تھا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حجاب پر عَمَل کرنے والی صحابیات کی زندگیوں کا یہ پہلو آج کے دور کی خواتین کے لیے عَمَلی نمونہ ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ یہ انتہائی مشکل کام ہے اور صِرف صحابیات کے ہی بس میں تھا، اب کسی کے لیے اس طرح کے پردے کا اِہتِمام کرنا ممکن نہیں تو ایسی بات نہیں، کیونکہ تاریخ میں ایسی روشن ضمیر و باپردہ صالحات کا تذکرہ بھی ملتا ہے کہ جن کے دامَن کے دھاگے پر بھی کسی غیر محرم

---

1 . . . طبقات ابن سعد، رقم ۴۱۳۶، ریحانۃ بنت زید، ۱۰۳/۸، ملتقطا

2 . . . مدارج النبوت، قسم پنجم، باب اوّل، ذکر وفات فاطمہ زہرا، الجزء الثانی، ص ۴۶۱

کی نگاہ نہیں پڑی۔ چنانچہ

شیخ عَبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اَخبارُ الاَخیار میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خشک سالی ہوئی، لوگوں نے بہُت دُعائیں کیں مگر بارِش نہ ہوئی، تو شیخ نظامُ الدِّین رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اپنی والدہ ماجدہ کے پاکیزہ دامن کا ایک دھاگا اپنے ہاتھ میں لیا اور بارگاہِ ربُّ العزّت میں یوں عرض کی: اے اللہ! یہ اُس خاتون کے دامَن کا دھاگا ہے جس پر کبھی کسی نامحرم کی نظر نہ پڑی، مولا اِس کے طُفیل بارانِ رحمت (یعنی رحمت کی بارش) نازِل فرما۔ مُحدِّث دِہلوی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ابھی شیخ نظامُ الدِّین رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ جُملہ مکمل کیا ہی تھا کہ ہر طرف بارِش برسنے لگی۔[1]

برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسرا درجہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم حجاب اور پردے کے درجات کے بارے میں سُن رہیں تھیں۔ اب پردے کے دوسرے درجے کے بارے میں سنتی ہیں۔ پردے کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے گھر کی چار دیواری میں خود کو پابند نہ کر سکیں اور باہر نکلنا پڑے تو خوب پردے کا اِہتمام کر کے نکلیں تاکہ کوئی آپ کو پہچان نہ پائے۔ چنانچہ

1... اخبار الاخیار ذکر بعضے از نسائے صالحات، بی بی سارہ، ص ۲۹۴

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ عطیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم نو عمر لڑکیوں اور پردے والیوں کو عیدَین پر گھر سے نکلنے کا حکم دیا۔ میں نے عرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم میں سے بعض کے پاس تو جِلْبَاب (برقع) نہیں ۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: اس کی بہن اسے اپنے برقع میں چھپا کر لے آئے۔ (1)

صحابیات کا حجاب کیسا تھا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا عورت کو گھر میں ہی رہنا چاہئے اگر کبھی کسی شرعی مجبوری کی وجہ سے گھر سے باہَر نکلنا بھی پڑے تو بغیر پردہ کے بالکل نہ نکلے، پردہ بھی ایسا کہ جسم کے کسی حِصّے پر کسی کی نگاہ نہ پڑے۔ چنانچہ اُمّ المُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ جب قرآنِ مجید کی یہ آیتِ مُبارکہ نازِل ہوئی:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّؕ

ترجمۂ کنزُالایمان: اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں۔

(پ۲۲، الاحزاب: ۵۹)

تو اَنصار کی خواتین سیاہ چادر اَوڑھ کر گھروں سے نکلتیں، ان کو دور سے دیکھ کر یوں لگتا کہ ان کے سروں پر کوّے بیٹھے ہیں۔ (2)

1 ... مسلم، کتاب صلاة العیدین، باب ذکر اباحة ... الخ، ص ۴۴۳، حدیث: ۸۹۰ ملخصاً

2 ... ابو داود، کتاب اللباس، باب فی قوله یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ ... الخ، ۴/۸۴، حدیث: ۴۱۰۱

گھر سے باہَر نکلنے کی احتیاطیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا اگر ہمیں کسی وجہ سے گھر سے باہَر نکلنا پڑے اور شریعت بھی اس کی اِجازَت دیتی ہو تو گھر سے باہر نکلتے وَقْت خوب خوب پردے کا اِہتِمام کرلیجئے۔ اس سلسلے میں ہمیں کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے؟ کتاب ”**پردے کے بارے میں سوال جواب**“ صَفْحہ 42 پر امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: شَرعی اِجازَت کی صُورَت میں گھر سے نکلتے وَقْت اِسلامی بہن غیر جاذِبِ نظر کپڑے کا ڈِھیلا ڈھالا مَدَنی بُرقع اَوڑھے، ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں جُرابیں پہنے۔ مگر دستانوں اور جُرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے۔ جہاں کہیں غیر مردوں کی نظر پڑنے کا اِمکان ہو وہاں چہرے سے نِقاب نہ اٹھائے مثلاً اپنے یا کسی کے گھر کی سیڑھی اور گلی مَحلّہ وغیرہ۔ نیچے کی طرف سے بھی اِس طرح بُرقع نہ اٹھائے کہ بدن کے رنگ برنگے کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے۔ واضح رہے کہ عورت کے سر سے لیکر پاؤں کے گِٹّوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصّہ بھی مثلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا یا پیٹ یا پنڈلی وغیرہ اجنبی مَرد (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو) پر بلا اِجازَتِ شَرعی ظاہر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا پتلا ہے جس سے بدن کی رنگت جھلکے یا ایسا چُست ہے کہ کسی عُضْو کی ہَیْئَت (یعنی شکل وصورت یا اُبھار وغیرہ) ظاہِر ہو یا دوپٹّہ اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی بے پَردَگی ہے۔ اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو وَضْعِ لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) وطریقۂ پوشِش (یعنی پہننے کا انداز) اب عورات میں

رائج ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصّہ کُھلا ہو یوں تو سوا خاص مَحارِم کے جن سے نکاح ہمیشہ کو حَرام ہے کسی کے سامنے ہونا سخت حرامِ قَطعی ہے۔[1]

خواہ مخواہ کی عذر خواہی سے بچئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بعض وہ اسلامی بہنیں جنہیں کسی مجبوری کی بنا پر گھر سے باہَر بالخصوص کسی سفر پر نکلنا پڑتا ہے تو پردے کا اِہتِمام نہیں کرپاتیں، پھر بعد میں بے پردگی کا عذر یوں بیان کرتی نظر آتی ہیں کہ ہمارے لیے ایسا ممکن نہیں۔ ایسی تمام اسلامی بہنوں کی ترغیب کے لیے حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا کی یہ حکایت ہی کافی ہے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ سے مروی ہے کہ فتحِ مکہ کے موقع پر جب دشمنِ اسلام ابوجہل کے بیٹے حضرت سَیِّدُنا عِکرِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کی زوجہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم بنتِ حارِث رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا نے اِسلام قبول کیا تو بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: اے اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عکرمہ (جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) یمن کی طرف بھاگ گئے ہیں اور وہ اس بات سے خوف زدہ ہیں کہ آپ انہیں قتل کر دیں گے، لہٰذا انہیں اَمان عطا فرما دیجئے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی درخواست قبول کرتے ہوئے سَیِّدُنا عکرمہ کو اَمان دیدی۔ پھر حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا اپنے ایک غلام کے ہمراہ عکرمہ کی تلاش میں نکل پڑیں۔ راستے میں وہ

1... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۲۱۷

غلام خواہشِ نفس کے لیے آپ کو ورغلانے لگا مگر آپ اسے برابر منع کرتی رہیں یہاں تک کہ قبیلہ عک میں پہنچیں تو وہاں کے لوگوں کو اپنے غلام کی بدنیتی پر آگاہ کیا اور اس کے خِلاف مَدَد چاہی۔ لہٰذا انہوں نے غلام کو رسیوں سے باندھ دیا۔ پھر اکیلی ہی تہامہ کے ساحل کی طرف روانہ ہو گئیں۔ اُدھر عکرمہ ساحل پر پہنچ کر کشتی میں سوار ہوئے تو کشتی ڈگمگانے لگی، کشتی بان نے کہا: اِخلاص سے رب کو یاد کرو۔ عکرمہ بولے: میں کون سے الفاظ کہوں؟ اس نے کہا: لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہو! تو بولے: اس کلمہ کی وجہ سے تو میں یہاں تک پہنچا ہوں، لہٰذا تم مجھے یہیں اتار دو۔ اتنے میں حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے آپ کو دیکھ لیا اور ان سے کہنے لگیں: اے میرے چچازاد! میں ایک ایسی عظیم ہستی کے پاس سے آرہی ہوں جو بہُت زیادہ رحم دل اور احسان فرمانے والی ہے، وہ لوگوں میں سب سے افضل ہے۔ لہٰذا خود کو ہلاکت میں مت ڈالئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے اِصرار پر عکرمہ رُک گئے، پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے انہیں اَمان کی یقین دہانی کراتے ہوئے واپسی کے لیے آمادہ کر لیا، اس کے بعد دونوں مکہ مکرمہ لوٹ آئے اور یوں حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اپنے شوہر حضرت سَیِّدُنا عکرمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ساتھ باپردہ بارگاہِ نبوت میں حاضِر ہوئیں اور ان کے شوہر نے اَمان کی یقین دہانی کے بعد اسلام قبول کر لیا۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس طویل حکایت میں اسلامی بہنوں کے لیے بہت سے مدنی پھول موجود ہیں۔ جس میں سب سے اہم یہ ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اسلام لانے کے بعد اپنے شوہر کو بھی اسلام کی حقانیت کے

---

1 . . . کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابة، جزء:۷، ۱۳/ ۲۳۲، حدیث: ۳۷۴۱۶ مفهوماً

سائے میں لانے کے لیے کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کیں۔ اس قدر طویل اور پُر مَشَقَّت سفر میں بھی باپردہ رہیں۔ بالآخر ان کی اپنے گھر کو اسلامی ماحول کا گہوارہ بنانے کی سوچ رنگ لائی اور ان کے شوہر بھی اسلامی رنگ میں رنگ گئے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنے گھروں کو مدنی ماحول کا گہوارہ بنانے کیلیے اگر آپ کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے تو حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی مشکلات کو یاد کر لیا کیجئے اور یاد رکھئے کہ اس راہِ پر خطر پُر چلنا بڑے دل گردے کا کام ہے۔ سچی وفا یہ ہے کہ جب خود مدنی ماحول کی برکتوں سے فیض یاب ہوں تو اپنے گھر والوں کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی معطر و مشک بار فضا سے دور نہ رہنے دیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پردے کا تیسرا درجہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم پردے کے درجات کے بارے میں سن رہی تھیں۔ اب پردے کے تیسرے درجے کے بارے میں سنتی ہیں۔ پردے کا تیسرا اور سب سے کم تر درجہ یہ ہے کہ عورت کم از کم اس قدر پردے کا اِہتِمام ضَرور کرے کہ جس قدر رب کی بارگاہ میں حاضِر ہوتے یعنی نماز پڑھتے وَقْت لازِم ہے۔ مُراد یہ ہے کہ نامحرم کے سامنے کم از کم سَتْرِ عورت کا خیال ضَرور رکھے۔ آیئے سَتْرِ عورت کے بارے میں سنتی ہیں۔ چنانچہ

ستر عورت کیا ہے؟

مکتبۃ المدینۃ کی کتاب "**اسلامی بہنوں کی نماز**" کے صَفْحَہ 91 پر ہے: اسلامی بہن

کے لئے ان پانچ اَعضا: مُنہ کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلووں کے علاوہ سارا جسم چُھپانا لازِمی ہے [1] البتّہ اگر دونوں ہاتھ (گٹّوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمّل ظاہِر ہوں تو ایک مُفْتٰی بِہٖ قَول پر نَماز دُرُست ہے۔ اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصّہ جس کا نَماز میں چُھپانا فرض ہے نظر آئے یاجِلد (یعنی چمڑی) کارنگ ظاہِر ہو نَماز نہ ہوگی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پردہ دار کے لئے آزمائش

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کل کچھ گھروں میں پردہ کرنے والیوں کا مذاق اُڑایا جاتا ہے، کبھی کوئی باپردہ ہوکر عورَتوں کی کسی تقریب میں مَدَنی بُرقع اوڑھ کر چلی جائے تو ❁ کوئی کہتی ہے: ارے! یہ کیا اَوڑھ رکھا ہے اُتارو اِس کو! ❁ کوئی بولتی ہے: بس ہمیں معلوم ہوگیا ہے کہ تم بَہُت پردہ دار ہو اب چھوڑو بھی یہ پردہ وَردہ! ❁ کوئی کہتی ہے، دنیا بَہُت ترقّی کرچکی ہے اور تم نے یہ کیا دَقْیانُوسی انداز اپنا رکھا ہے! وغیرہ۔ اِس طرح کی دل دُکھانے والی باتوں سے شَرعی پردہ کرنے والی کا دل ٹوٹ پھوٹ کرچکنا چُور ہوجاتا ہے۔ اگرچہ واقعی یہ حالات نہایت ہی نازُک ہیں اور شَرعی پردہ کرنے والی اسلامی بَہن سخت آزمائش میں مبتلا رَہتی ہے مگر اسے ہمّت نہیں ہارنی چاہیے۔ مذاق اُڑانے یا اِعتِراض کرنے والیوں سے زور دار بحث شُروع کردینا یا

---

1 ... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی ستر العورۃ، ص ۵۸

2 ... فتاوی ھندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الاول، ۱/۵۸

غصّے میں آکر لڑ پڑنا سخت نقصان دِہ ہے کہ اس طرح مسئلہ حل ہونے کے بجائے مزید اُلجھ سکتا ہے۔ ایسے مَوقَع پر یہ یاد کر کے اپنے دل کو تسلّی دینی چاہیے کہ جب تک تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عام اِعلانِ نبوت نہیں فرمایا تھا اُس وَقت تک کُفّار آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِحتِرام کی نظر سے دیکھتے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو امین اور صادِق کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ مگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جُونہی علَی الْاِعلان اِسلام کا ڈنکا بجانا شروع کیا وُہی کُفّارِ بد اطوار طرح طرح سے ستانے، مذاق اُڑانے اور گالیاں سنانے لگے، صِرف یہی نہیں بلکہ جان کے درپے ہو گئے۔ مگر قربان جایئے! سرکارِ نامدار، اُمّت کے غم خوار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کہ آپ نے بِالکل ہمّت نہ ہاری، ہمیشہ صَبْر ہی سے کام لیا۔ اب اسلامی بہن صَبْر کرتے ہوئے غور کرے کہ میں جب تک فیشن ایبل اور بے پردہ تھی میرا کوئی مذاق نہیں اُڑاتا تھا، جُونہی میں نے شَرعی پردہ اپنایا، ستائی جانے لگی۔ اللہ کا شکر ہے کہ مجھ سے ظُلْم پر صَبْر کرنے کی سنّت ادا ہو رہی ہے۔ کیسا ہی صَدمہ پہنچے صَبْر کا دامَن ہاتھ سے مت چھوڑیئے اور بِلا اجازتِ شَرعی ہرگز زَبان سے کچھ مت بولئے۔ حدیثِ قُدسی میں ہے، اللہ فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اگر تُو اوّل صدمے کے وَقت صَبْر کرے اور ثواب کا طالِب ہو تو میں تیرے لئے جنّت کے سِوا کسی ثواب پر راضی نہیں۔ (1)

پردے کی برکتیں اور بے پردگی کی تباہ کاریاں

لٰہذا صبر کرتے ہوئے یہ ذہن بنایئے کہ ❀ پردہ کرنے میں اَحْکامِ خدا و رسول

1 . . . ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ماجاء في الصبر على المصيبة، ۲/۲۶۶، حديث: ۱۵۹۷

کی اطاعت ہے۔ ❀ پردہ دلوں کی طہارت کا سبَب ہے۔ ❀ پردہ عفت و پاکدامنی کی نشانی ہے۔ ❀ پردہ ایمان کی علامت ہے۔ ❀ پردہ عَلامَتِ حَیا ہے۔ ❀ پردہ مُحافِظِ حَیا ہے۔ ❀ پردہ ستر کو چھپاتا ہے۔ ❀ پردہ غیرت کا تقاضا ہے۔

جبکہ ❀ بے پردگی اللہ و رسول کی نافرمانی ہے۔ ❀ بے پردگی ہلاکت خیز گناہ ہے۔ ❀ بے پردگی اللہ کی رحمت سے دوری اور لعنت کا سبَب ہے۔ ❀ بے پردگی جہنمی عورتوں کی صِفَت ہے۔ ❀ بے پردگی بروزِ قیامت اندھیرے کا باعث ہے۔ ❀ بے پردگی نفاق کی عَلامَت ہے۔ ❀ بے پردگی ایک فحش کام ہے اور فحش کام میں اللہ کی ناراضی ہے۔ ❀ بے پردگی معاشرے میں فحاشی کے پھیلاؤ کا ذریعہ ہے۔ ❀ بے پردگی رسوائی کا باعث بنتی ہے۔ ❀ بے پردگی شیطانی کام ہے۔ ❀ بے پردگی غیر مسلموں کا طریقہ ہے۔ ❀ بے پردگی زمانۂ جاہلیت کا طریقہ ہے۔ ❀ بے پردگی فطرت کے خلاف ہے۔ ❀ بے پردگی میں انسانی تہذیب کی تذلیل و تنزلی ہے۔ ❀ بے پردگی بے شمار برائیوں کی اصل ہے۔ ❀ بے پردگی حیا و غیرت کے خاتمے کا سبَب ہے۔ ❀ بے پردگی نوجوان نسل کی تباہی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ ❀ بے پردگی کئی گناہوں کا سبب ہے۔

لہٰذا ہمیں کبھی بھی بے پردگی کے قریب نہیں جانا چاہیے بلکہ ہمیشہ پردے کی پاسداری کرنی چاہیے۔ پردے کی پاسداری میں کن کن باتوں کو دھیان رکھنا ضروری ہے، آیئے سنتی ہیں: چنانچہ حضرت اِمام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں۔ ❀ عورت کو چاہئے کہ ہمیشہ اپنے گھر کی چاردیواری میں گوشہ نشین رہے۔ ❀ چھت پر بار بار نہ

چڑھے۔ ❀ اپنی گفتگو پر پڑوسیوں کو آگاہ نہ کرے۔ (یعنی اتنی آواز میں گفتگو کرے کہ اس کی آواز چار دیواری سے باہر نہ جائے)۔ ❀ بِلاضرورت پڑوسیوں کے پاس آیا جایا نہ کرے۔ ❀ جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو اُسے خوش کرے۔ ❀ شوہر کی غیر موجودگی میں اُس کی عزّت کی حفاظت کرے۔ ❀ گھر سے نہ نکلے، (ضرورتاً) اگر کسی کام سے نکلنا پڑے تو باپردہ ہو کر نکلے۔ ❀ ایسے راستے اور جگہ سے گزرے جہاں زیادہ ہجوم اور آمدورَفت نہ ہو۔ ❀ اپنی غُربت وغیرہ کو چھپائے۔ ❀ اپنی تمام تر کوشش نفس کی اِصلاح اور گھریلو مُعامَلات کی دُرُستی میں صَرف کرے۔ ❀ نماز، روزے کی پابندی کرے۔ ❀ اپنے عُیُوب پر نظر رکھے۔ ❀ دِینی مُعاملہ میں خوب غور و تفکر کرے۔ ❀ خاموشی کی عادت بنائے۔ ❀ نگاہیں نیچی رکھے۔ ❀ اپنے دِل میں ربِّ جبّار کا خوف پیدا کرے۔ ❀ کثرت سے اللہ کا ذِکر کرے۔ ❀ اپنے شوہر کی فرمانبردار رہے۔ ❀ شوہر کو رزقِ حلال کمانے کی ترغیب دلائے۔ ❀ شوہر سے تحائف وغیرہ کی زِیادہ فرمائش نہ کرے۔ ❀ شرم وحیا کو لازم پکڑے۔ ❀ بدزبانی وفُحش کلامی نہ کرے۔ ❀ صبر و شکر کا دامن کبھی نہ چھوڑے۔ ❀ اپنے نفس کے مُعاملے میں اِیثار کرے۔ ❀ شوہر کی غیر موجودگی میں کسی کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دے اور دروازے پر آنے والے سے کثرتِ کلام نہ کرے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اے کاش کہ ہم ان نصیحتوں کو پلو سے باندھ لیں اور ہمیشہ ان پر عمل کریں۔ اللہ پاک ہمیں تمام گناہوں اور بالخصوص بے پردگی

---

1 . . . مجموعہ رسائلِ امام غزالی، رسالہ ادب فی الدین، آداب المرأۃ فی نفسھا، ص ۴۴۲ ملخصاً

اور بے حیائی سے محفوظ فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تلاوت کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے تلاوت کے چند آداب بیان کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کیلیے شفاعت کرنے والا ہو کر آئے گا۔[1] (2) ارشاد فرمایا: میری اُمَّت کی افضل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔[2] ☆ قرآنِ پاک کو اچّھی آواز سے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا سنّت ہے۔[3] ☆ مُسْتَحَب یہ ہے کہ باوُضو قبلہ کی جانب رُخ کرکے اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کریں۔[4] ☆ تلاوت کے شروع میں "اَعُوْذُ" پڑھنا مُسْتَحَب ہے اور سورت کی اِبتدا میں "بِسْمِ اللہِ" پڑھنا سنّت ہے ورنہ مُسْتَحَب ہے۔[5] ☆ قرآنِ کریم دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے۔[6] ☆ قرآنِ پاک دیکھ کر تلاوت کرنے پر دو ہزار اور بغیر دیکھے پڑھنے پر ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[7] ☆ قرآنِ

---

1 ۔۔۔ مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین...الخ، باب فضل قراءۃ القرآن...الخ، ص ۳۱۴، حدیث: ۱۸۷۴

2 ۔۔۔ شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/ ۳۵۴، حدیث: ۲۰۲۲

3 ۔۔۔ احیاء العلوم، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الثانی فی ظاھر آداب التلاوۃ، ۱/ ۳۷۱

4 ۔۔۔ بہارِ شریعت، ۱/ ۵۵۰، حصہ ۳

5 ۔۔۔ صراط الجنان، مقدمہ، ۱/ ۲۱

6 ۔۔۔ صراط الجنان، مقدمہ، ۱/ ۲۱

7 ۔۔۔ کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب فی تلاوۃ القرآن...الخ، جزء: ۱، ۱/ ۲۶۰، حدیث: ۲۳۰۱ ملخصا

کریم کی تلاوت کے وقت رونا مُسْتَحَب ہے۔[1] ☆جب بلند آواز سے قرآنِ کریم پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سُننا فرض ہے، جب کہ وہ لوگ قرآنِ کریم سننے کی غرض سے حاضر ہوں ورنہ ایک کا سننا کافی ہے۔[2] ☆سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے۔ اگر چند لوگ پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔[3] ☆تین دن سے کم میں قرآنِ کریم ختم نہ کرے، کم از کم تین دن یا سات دن یا چالیس دن میں قرآنِ کریم ختم کرے تاکہ معانی کو سمجھ کر تلاوت کرے۔[4] ☆ تلاوت کے لئے سب سے افضل وقت سال بھر میں رَمَضان شریف کے آخری دس دن اور ذُوالْحِجَّہ کے ابتدائی دس دن ہیں۔[5]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . صراط الجنان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:۱۰۹، ۵/ ۵۲۶

2 . . . صراط الجنان، مقدمہ، ۱/ ۲۲

3 . . . صراط الجنان، مقدمہ، ۱/ ۲۲

4 . . . عجائب القرآن، ص۲۳۸

5 . . . عجائب القرآن، ص۲۳۹

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

بیان: 12

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں محبّت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبیٔ پاک (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (1)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شَمْسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائق بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

---

1 ... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرور تاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُنیا آزمائش کی جگہ ہے، ایک پَل بیماری ہے تو دوسرے پَل صحت و تندرستی، ایک عام خاتون جس کی نظر فقط آسائشوں پر ہوتی ہے، تو اس کے لئے بیماری و پریشانی اور آزمائش کی معمولی سی گھڑی بھی اذیت ناک بن جاتی ہے اور وہ بے صبری اور شکوہ شکایات کا مُظاہرہ کر بیٹھتی ہے، مگر کامل ایمان والیاں جو دنیا کی فانی آسائشوں کے دھوکے میں کھو کر آخرت کی یاد سے غافِل نہیں ہوتیں، ان کی نظر میں مَصَائِب و مشکلات اور بیماریوں کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی، وہ ہر مصیبت، پریشانی اور بیماری میں صبر کر کے اجر و ثواب حاصل کرنے کی کوشش

کرتی ہیں، آج کے بیان میں ہم بیماریوں، تکلیفوں اور پریشانیوں پر صبر کرنے کے فضائل و برکات اور بزرگانِ دین کے واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے نکات سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں:

صبر ہو تو ایسا

مکتبۃُ المدینہ کے رسالے "صحابیات وصالحات اور صبر" کے صفحہ نمبر 2 پر ہے، حضرتِ اَصْمَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنے ایک دوست کے ساتھ سفر پر تھا کہ جنگل سے گزرتے ہوئے ہم راستہ بھول گئے، پھر ایک خیمہ دیکھا تو وہاں جاکر بلند آواز سے سلام کیا، ایک خاتون خیمے سے باہر تشریف لائیں اور ہمارے سَلام کا جواب دے کر پوچھا: کون ہو؟ ہم نے عَرض کی: ہم راستہ بھول گئے ہیں، خیمہ دیکھا تو اس طرف چلے آئے۔ اس پر وہ بولیں: ٹھیک ہے، تم لوگ یہیں ٹھہرو، میں تمہاری مہمانی کے لئے کچھ کرتی ہوں کہ جس کے تم حق دار ہو۔ پھر فرمانے لگیں: اپنا منہ دُوسری طرف کرلو تاکہ تمہیں تمہارا حق دیا جائے۔ ہم دوسری طرف دیکھنے لگے تو انہوں نے اپنی چادر اُتار کر بچھائی اور خود پردے کی اَوٹ میں ہو کر کہنے لگیں: اس پر بیٹھ جائیں، میرا بیٹا ابھی آتا ہی ہو گا، پھر تمہاری مہمان نوازی کا اِہتِمام کر دیا جائے گا۔ ہم بیٹھ گئے، اتنے میں ایک سُوار آتا دکھائی دیا تو وہ بولیں: یہ اونٹ تو میرے بیٹے کا ہے لیکن اس کا سوار میرا بیٹا نہیں۔ کچھ دیر بعد سوار نے خیمے کے پاس آکر اس سے عرض کی: اے اُمِّ عقیل! اللہ پاک تمہارے بیٹے کے معاملے میں تمہیں عظیم اجر

عطا فرمائے۔ یہ سن کر اس عورت نے کہا: تمہارا بھلا ہو، کیا میرا بیٹا انتقال کر گیا؟ اس سوار نے کہا: جی ہاں۔ پوچھا: کیسے؟ کہا: وہ اونٹوں کے درمیان پھنس گیا تھا، اونٹوں نے اسے کنوئیں میں دھکیل دیا جس کی وجہ سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ بیٹے کی موت کی خبر سن کر وہ صابرہ خاتون روئی نہ کسی قسم کا واویلا کیا، بلکہ اس اونٹ والے سے کہا: ہمارے ہاں کچھ مہمان آئے ہیں، ان کی ضیافت کا اِہتمام کرو، وہ مینڈھا لے کر اسے ذَبح کر دو۔ چنانچہ مینڈھا ذَبح کیا گیا اور اس کے گوشت سے ہماری دعوت کی گئی۔

ہم کھانا کھاتے ہوئے سوچ رہے تھے کہ یہ عورت کتنی صبر والی ہے کہ جوان بیٹے کی موت پر اس نے کچھ بھی واویلا نہ کیا۔ جب ہم کھانا کھا چکے تو صابِرہ خاتون نے کہا: تم میں سے کوئی شخص مجھے اللہ پاک کی کتاب میں سے کچھ آیات سنا کر مجھ پر اِحسان کرے گا؟ میں نے کہا: ہاں! میں آپ کو قرآنی آیات سناتا ہوں۔ صابرہ خاتون نے کہا: مجھے کچھ ایسی آیات سنایئے گا جن سے صبر و شکر کی دولت نصیب ہو۔ لہٰذا میں نے سورۂ بقرہ کی ان آیات کی تِلاوَت کی:

وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔

(پ۲، البقرۃ: ۱۵۵، ۱۵۶)

اس خاتون نے جب یہ آیاتِ قرآنیہ سنیں تو کہنے لگیں: جو کچھ آپ نے ابھی پڑھا کیا قرآن میں بِالکل اسی طرح ہے؟ میں نے کہا: ہاں! خدا کی قسم! قرآن میں اسی

طرح ہے۔ اس پر وہ بولیں: تم پر سلامتی ہو، اللہ پاک تمہیں خوش رکھے۔ پھر وہ نماز پڑھ کر کہنے لگیں: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ۔ بے شک میرا بیٹا عقیل اللہ پاک کی بارگاہ میں پہنچ گیا ہوگا، تین مرتبہ یہ کلمات کہے، پھر بارگاہِ خداوندی میں یوں عَرض گزار ہوئیں: اے میرے پاک پَروَرْدگار! جیسا تو نے حکم دیا میں نے ویسا ہی کیا اب تو بھی اپنے اُس وعدے کو پورا فرما دے جو تُو نے کیا ہے، بے شک تُو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! صبر ہو تو ایسا اور یقین ہو تو ایسا۔ یہ صبر کرنے والی خاتون نہ تو صحابیہ تھیں اور نہ ہی کوئی عالمہ مفتیہ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ۔ بلکہ وہ جنگل میں رہنے والی ایک عام خاتون تھیں، اگر ان کا یہ واقعہ ہم تک نہ پہنچتا تو ہم ان کی عظمت کے متعلق کبھی نہ جان سکتیں، اس خوش بخت ماں کی عظمت کو سلام کہ جس نے اپنے جگر کے ٹکڑے کی موت کی خبر سن کر چیخ وپکار نہ کی۔ بلکہ صبر کیا اور حکمِ خداوندی سُن کر فوراً اس پر عَمَل کرتے ہوئے نَماز ادا کی اور وہی کہا جو اللہ پاک نے کہنے کا حکم دیا تھا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی صبر بہت عظیم صفت ہے۔ جس نے دنیا میں مصیبتوں پر صبر کیا ہوگا، قیامت کے دن اس کی ایسی عزت افزائی کی جائے گی کہ لوگ رشک کریں گے۔ دنیا میں آزمائشوں پر صبر کرنے والیوں کو عظیم اجر و ثواب کی خوشخبری سنائی گئی ہے، صبر کرنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں، صبر کی

---

1 - - - عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والثلاثون بعد الثلا ثمائۃ، ص ۳۰۳

فضیلت و عظمت کو سمجھنے کے لئے اس بات پر غور کیجئے کہ قرآن کریم میں تقریباً 90 سے زائد مقامات پر صبر کا ذکر فرمایا گیا ہے، صبر سے متعلق اللہ پاک پارہ 23 سورۂ زُمَر آیت نمبر 10 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (پ۲۳، الزمر: ۱۰) ترجَمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

حضرت علّامہ مولانا محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تفسیرِ خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا کہ ہر نیکی کرنے والے کی نیکیوں کا وزن کیا جائے گا سوائے صبر کرنے والوں کے کہ انہیں بے اندازہ اور بے حساب دیا جائے گا اور یہ بھی مروی ہے کہ مصیبتوں اور آزمائشوں میں مبتلا رہنے والے حاضر کئے جائیں گے نہ ان کے لئے میزان قائم کیا جائے گا، نہ ان کے لئے دفتر کھولے جائیں گے بلکہ ان پر اجر و ثواب کی بے حساب بارش ہو گی یہاں تک کہ دنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے انہیں دیکھ کر آرزو کریں گے کہ کاش وہ اہلِ مصیبت میں سے ہوتے اور ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے کہ آج یہ صبر کا اجر ان کا مقدر بھی بنتا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا بیماریوں اور دیگر پریشانیوں پر صبر کرنا بہت بڑی سعادت مندی ہے اس لیے کہ یہ اللہ پاک کی محبت نصیب ہونے کا ذریعہ ہے، بیماری میں مبتلا ہونے والی کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، لہٰذا چاہے کتنی ہی بیمار ہو جائیں، مصیبتیں آپڑیں، آزمائشوں کے طوفان برپا ہو جائیں، پریشانیوں کا سیلاب

اُمنڈ آئے اور بیماریاں مکھیوں کی طرح چمٹ جائیں تب بھی صبر کا دامن ہاتھ سے مت جانے دیجئے گا کہ بروزِ قیامت ایسیوں کے لئے زبردست انعام اور جنت کے اعلیٰ محلات تیار کئے گئے ہیں، چنانچہ

انعام واکرام کی بارشیں

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: قیامت کے دِن جب مُنادی ندا کرے گا: کون ہے جس کا اللہ پاک پر قرض ہے؟ تو مخلوق کہے گی: ایسا کون ہے جس کا قرض اللہ پاک پر ہو؟ فرشتے کہیں گے: وہ جسے (دنیا میں) ایسی مصیبت میں مبتلا کیا گیا جس سے اس کا دل غمگین ہوا، آنکھوں سے آنسو بہے، لیکن اس نے ثواب کی امید پر اللہ پاک کی رضا کے لئے صبر کیا، آج وہ کھڑا ہو جائے اور اللہ پاک سے اپنا اجر لے لے۔ چنانچہ

بہت سے لوگ کھڑے ہو جائیں گے، فرشتے کہیں گے: تم اپنے نامۂ اعمال دکھاؤ۔ فرشتے نامۂ اعمال دیکھیں گے تو جس کے نامۂ اعمال میں (اللہ کی ناراضگی والا) غصہ اور فحش کلام پائیں گے تو اس سے کہیں گے: تُو صبر کرنے والوں میں سے نہیں۔ اسی طرح جب عورت کے نامۂ اعمال میں غصہ کرنا پائیں گے تو اسے بھی واپس بھیج دیں گے اور صبر کرنے والوں کو عرش کے نیچے لے جا کر اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے ہمارے رب! یہ تیرے صابر بندے ہیں۔

اللہ پاک فرمائے گا: ان سب کو شَجَرَۃُ الْبَلْوٰی (یعنی ایک جنتی درخت) کے پاس لے جاؤ۔ وہ انہیں ایسے درخت کی طرف لے جائیں گے جس کی جڑ سونے کی اور پتے

چاندی کے ہوں گے اور اس کا سایہ اتنا وسیع ہو گا کہ ایک گھڑ سوار اس کے نیچے سو سال تک چلتا رہے، صبر کرنے والے اس کے سائے میں بیٹھ جائیں گے۔ اللہ پاک یکے بعد دیگرے ہر مرد و عورت پر تجلّی فرمائے گا اور ان سے اس طرح ارشاد فرمائے گا، جیسے کوئی دوست اپنے دوست سے گفتگو کرتا ہے: چنانچہ

ربِّ کریم فرمائے گا: اے میرے صابر بندو! میں نے تمہیں آزمائش میں اس لئے نہ ڈالا تھا کہ تم میرے نزدیک ذلیل تھے، بلکہ میں نے چاہا کہ تمہیں اپنی بارگاہ میں عزّت دوں، دنیا میں تمہیں آزمائش میں ڈال کر تمہارے گناہوں کو مٹا دوں اور جن درجات تک تم اپنے اعمال کے ذریعے نہیں پہنچ سکتے تھے (مصیبت میں مبتلا کرکے) تمہیں وہ بلند درجات عطا کر دوں، تم نے میری رضا کی خاطر صبر کیا اور مجھ سے حیا کی اور میرے فیصلے پر غصے کا اظہار نہیں کیا تو آج میں تم سے حیا کرتے ہوئے نہ تمہارے لئے میزان رکھوں گا اور نہ تمہارے نامۂ اعمال کو کھولوں گا۔

پھر فرشتے (تمام صبر کرنے والوں) کو عمدہ قسم کی سواریوں پر سوار کر کے جنت کی طرف لے جائیں گے تو لوگ کہیں گے: کیا یہ شہید ہیں یا نبی ہیں؟ تو فرشتے کہیں گے: یہ نہ شہیدوں میں سے ہیں اور نہ انبیا میں سے بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی مصیبتوں پر صبر کیا تھا، تو لوگ تمنا کریں گے کہ کاش! ہم بھی مصائب و آلام کی سختیوں میں مبتلا ہوئے ہوتے تاکہ ہمارے لئے بھی ان کے ساتھ حصہ ہوتا۔

پھر جب وہ (صبر کرنے والے) لوگ جنت کے پاس پہنچ کر اس کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے تو حضرت رضوان عَلَیْہِ السَّلَام (جنت پر مقرر ایک فرشتے وہ) آکر پوچھیں گے: یہ کون

ہیں؟ فرشتے کہیں گے: دروازہ کھولو۔ حضرت رضوان عَلَیْہِ السَّلَام پوچھیں گے: ان کا حساب کس وقت ہوا، انہوں نے کب نجات پائی؟ ابھی تک تو اللہ پاک نے نامۂ اعمال بھی نہیں کھلوائے اور نہ ہی میزان رکھا ہے؟ ملائکہ کہیں گے: یہ صبر کرنے والے ہیں ان پر حساب نہیں، اے رضوان! ان کے لئے جنت کا دروازہ کھول دو تاکہ یہ چین وسکون کے ساتھ اپنے محلّات میں بیٹھ جائیں۔ تو حضرت رضوان عَلَیْہِ السَّلَام ان کے لئے جنت کے دروازے کھولیں گے، تو وہ اپنے جنتی گھروں میں داخل ہو جائیں گے، خُدّام کلمہ پڑھتے اور تکبیر کہتے ہوئے خوشی سے ان کا استقبال کریں گے، پھر وہ پانچ سو(500) سال تک جنت کے بلند درجات پر فائز رہیں گے۔

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کون سی چیز میزان کو بھاری کرے گی؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صبر اور جس کا صبر جتنا زیادہ ہو گا اس کے لئے پُل صراط اتنا ہی چوڑا ہو گا۔ (1)

مصیبت کسے پیش آتی ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ بروزِ قیامت مصیبتوں، تکلیفوں اور آزمائشوں پر صبر کرنے والوں کو کتنے زبردست فضائل وبرکات حاصل ہوں گے، پانچ سو سال پہلے جنت میں داخلہ نصیب ہو گا، حساب وکتاب کی سختیوں سے نجات ملے گی، جنتی محلات ان کا مقدر بنیں گے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصیبتوں اور آزمائشوں کا آنا باعثِ رحمت ہے نہ

---

1 ... قرۃ العیون، الباب السادس، ص ۳۹۴ تا ۳۹۵ ملخصا وملتقطا

کہ رحمت، اللہ پاک بیماری، پریشانی اور آزمائشوں میں اُس کو مبتلا کرتا ہے جس سے راضی ہوتا ہے۔ اللہ پاک جس کو بلند درجات عطا کرنا چاہتا ہے اس کو بیماری اور پریشانی میں مبتلا کرتا ہے، جیسا کہ ابھی ہم نے حدیثِ پاک سنی کہ قیامت کے دن اللہ پاک مصیبت پر صبر کرنے والوں سے فرمائے گا کہ میں نے تمہیں پریشانی اور آزمائش میں اس لیے مبتلا نہیں کیا تھا کہ تمہیں ذلیل و رسوا کر دوں، بلکہ تمہیں اپنی بارگاہ میں عزت عطا کرنے کے لیے آزمائش میں مبتلا کیا تھا۔ آیئے! صبر کے مزید بھی کچھ فضائل سنتی ہیں: چنانچہ

صبر کے فضائل

✪ اللہ پاک صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ ✪ صبر کرنے والے کو عمل سے اچھا اجر ملے گا۔ ✪ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر ملے گا۔ ✪ صبر کرنے والوں کی جزا دیکھ کر قیامت کے دن لوگ حسرت کریں گے۔[1] ✪ صبر کرنے والے ربِّ کریم کی طرف سے ہدایت اور رحمت پاتے ہیں۔ ✪ صبر کرنے والے اللہ پاک کو محبوب ہیں۔ ✪ صبر آدھا ایمان ہے۔[2] ✪ صبر جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔[3] ✪ صبر کرنے والے کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔[4] ✪ صبر ہر بھلائی کی کنجی ہے۔[5]

---

1 ... معجم کبیر، ۱۲/ ۱۴۱، حدیث: ۱۲۸۲۹

2 ... مستدرک، کتاب التفسیر، الصبر نصف الایمان، ۳/ ۲۳۷، حدیث: ۳۷۱۸

3 ... احیاء العلوم، کتاب الصبر و الشکر، بیان فضیلۃ الصبر، ۴/ ۷۶

4 ... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، ۴/ ۱۷۹، حدیث: ۲۴۰۷

5 ... شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، ۷/ ۲۰۱، حدیث: ۹۹۹۶

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! صبر کا ثواب اور بیان کردہ فضائل اُسی وقت حاصل ہونگے جب کہ بیماری یا پریشانی آتے ہی صبر کیا جائے، بعض اسلامی بہنیں اپنے دل کی ساری بھڑاس نکالنے، شکوے کرنے، رونے اور پیٹنے کے بعد کہتی ہیں "ہم نے صبر کیا" حالانکہ رونے پیٹنے، واویلا کرنے، چیخ وپکار اور شکوہ شکایت کرنے کے بعد کیا جانے والا صبر وہ نہیں کہ جس پر اجر وثواب کی اُمید کی جاسکے۔

صبر مصیبت کی ابتدا میں ہوتا ہے

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ایک عورت کے قریب سے گزرے جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: خدا سے ڈر اور صبر کر۔ (وہ آپ کو نہ پہچان سکی اور) کہا: آپ تشریف لے جائیں اور مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں آپ کو کیا معلوم کہ مجھے کیا مصیبت پہنچی ہے۔ جب اسے بتایا گیا کہ وہ تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم ہیں، تو وہ درِ اقدس پر حاضر ہوئی اور اس نے (معذرت خواہانہ انداز میں) عرض کی: میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا (اب میں صبر کرتی ہوں)۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: صبر تو صدمے کی ابتدا کے وقت ہوتا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی حقیقی صبر وہی ہوتا ہے جو صدمے، تکلیف یا بیماری کے آغاز میں کیا جائے ورنہ مصیبت کا وقت گزر جانے کے بعد سکون آجانا صبر نہیں بلکہ غم کو بھول جانا ہے۔ جبکہ مصیبت کی ابتدا میں دل کو اچانک ایسا دھچکا لگتا ہے کہ اس وقت پُرسکون رہنا اور تقدیر پر راضی رہنا حقیقی صبر ہی کے ذریعے ممکن

1... بخاری، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، ۱/۴۳۳، حدیث: ۱۲۸۳

ہے۔یہ بھی کہا گیا ہے کہ اجر مصیبت پر نہیں ملتا، کیونکہ وہ انسان کی اختیار کردہ نہیں ہوتی، البتہ اجر و ثواب اچّھی نیّت اور مصیبت پر صبرِ جمیل کی بدولت ملتا ہے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیمار کے لئے تحفہ

سَرورِ عالَم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے کہ جاکر دیکھو میرا بندہ کیا کہتا ہے۔ بیمار اگر اللہ کریم کی حمد و ثنا کرتا (مَثَلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتا) ہے تو فرشتے اللہ پاک کی بارگاہ میں جاکر اس کا قول عرض کرتے ہیں حالانکہ اللہ کریم خوب جانتا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہوتا ہے: اگر میں نے اِس بندے کو اس بیماری میں موت دے دی تو اسے جنّت میں داخل کروں گا اور اگر صحّت عطا کی تو اسے پہلے سے بھی بہتر گوشت اور خون دوں گا اور اس کے گناہ کو مُعاف کر دوں گا۔(2)

یہ ترا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر   یہ مرض تیرے گناہوں کو مٹا جاتا ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا بیماری میں مبتلا ہونا فائدے سے خالی نہیں ہوتا، کیونکہ جب تک انسان بیماری یا تکلیف میں رہتا ہے اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں درج ہوتی، گناہ معاف ہوتے اور درجات بلند ہوتے ہیں۔

دیکھا جاتا ہے کہ بعض اسلامی بہنیں بڑے فخریہ انداز میں اپنے بیمار نہ ہونے

---

1 ۔۔۔ عمدۃ القاری، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، ۶/۹۴، تحت الحدیث: ۱۲۸۳ ملخصا

2 ۔۔۔ موطا امام مالک، کتاب العین، باب ما جاء فی اجر المریض، ۲/۴۲۹، حدیث: ۱۷۹۸

اور پریشانیوں میں مبتلا نہ ہونے کا تذکرہ کرتی ہیں۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ حدیثِ پاک میں یہ بتایا گیا ہے کہ بیماری، پریشانی اور مصیبتوں کی کثرت اس کیلئے ہے جس سے اللہ پاک محبت فرماتا ہے۔ چنانچہ

آزمائش رضائے الٰہی کا سبب ہے

حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک زیادہ اجر سخت آزمائش پر ہی ہے اور اللہ پاک جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے تو جو اس کے فیصلے پر راضی ہو اس کے لئے رضا ہے اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضی ہے۔(1)

علامہ مِیْرَک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مصیبت کا آنا محبّت کی علامت ہے پس جو مصیبت آنے پر راضی رہا تو وہ اللہ پاک کا محبوب بندہ بن جاتا ہے اور جو مصیبت پر ناراض ہوا تو وہ اللہ پاک کا ناپسندیدہ بندہ بن جاتا ہے۔(2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ مصیبتیں اور آزمائشیں ربِّ کریم کی رضا و خوشنودی کا سبب ہیں، اللہ پاک کی محبت نصیب ہونے کا ذریعہ ہیں، لہٰذا کوشش کرنی چاہیے کہ جب بھی مصیبت یا پریشانی آئے تو اس میں صبر کا مظاہرہ ہو۔ آج ایک تعداد ہے جو ہلکے سے سر درد اور بخار میں گھر سر پر اٹھا لیتی ہے، ایسی خواتین خود تو بیماری کی وجہ سے پریشان ہوتی ہی ہیں، گھر کے دیگر افراد کا سکون بھی غارت کر

---

1 ۔۔۔ ابن ماجه، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۰۳۱

2 ۔۔۔ مرقاة، کتاب الجنائز، باب عیادة المریض ۔۔۔ الخ، ۴/۴۲، تحت الحدیث: ۱۵۶۶

دیتی ہیں۔ حالانکہ ایسا کرنے سے بیماری دور نہیں ہوتی بلکہ بعض اَوقات دوسرے افراد اُکتا جاتے ہیں کہ اس کی تو یہی عادت ہے۔ بیماری میں بلاشبہ چڑ چِڑا پن آہی جاتا ہے اور منہ سے اول فول باتیں نکل جاتی ہیں، مگر ہمیں ہمیشہ صبر کا دامن تھامے رہنا چاہئے، آیئے! ترغیب کے لئے کچھ واقعات سنتے ہیں: چنانچہ

زخمی ہوتے ہی ہنس پڑیں

ایک بزرگ کی زوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا ایک مرتبہ زور سے گریں جس سے ناخن ٹوٹ گیا، لیکن دَرد سے "ہائے ہو" کرنے کے بجائے ہنسنے لگیں! کسی نے پوچھا: کیا زَخم میں دَرد نہیں ہو رہا؟ فرمایا: صبر کے بدلے میں ہاتھ آنے والے ثواب کی خوشی میں مجھے چوٹ کی تکلیف کا خیال ہی نہ آسکا۔(1)

سر درد کے شکرانے میں 400 رکعت نفل

منقول ہے کہ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دردِ سر ہُوا تو خوش ہو کر ارشاد فرمایا: اللہ کریم نے مجھے وہ مَرض عنایت فرمایا جو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو درپیش ہوتا تھا، لہٰذا اب اس کا شکرانہ یہ ہے کہ میں 400 رکعت نفل پڑھوں۔(2)

صبر واستقامت کی لازوال مثال

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: معراج کی رات میں نے ایک پاکیزہ خوشبو سونگھی تو میں نے کہا: اے جبرائیل! یہ خوشبو کیسی ہے؟

1...المجالسة للدينوري، ۳/۱۳۴

2...152 رحمت بھری حکایات، ص۱۷۱

عَرض کی: فِرعَون کی بیٹی کے سر میں کنگھی کرنے والی اور اس کے بچوں کی۔ میں نے کہا: اس کا کیا مُعامَلہ ہے؟ عرض کی: ایک دن یہ فِرعَون کی بیٹی کے سر میں کنگھی کر رہی تھی کہ اس کے ہاتھ سے کنگھی گر گئی اور اس کی زبان سے نکلا بِسْمِ الله۔ فرعون کی بیٹی نے کہا: میرا باپ؟ اس نے جواب دیا: نہیں! بلکہ اللہ پاک تو وہ ہے جو میرا، تیرا اور تیرے باپ کا بھی ربّ ہے۔ فرعون کی بیٹی نے کہا: کیا میرے باپ کے عِلاوہ بھی تیرا کوئی رب ہے؟ اللہ پاک کی نیک بندی نے جواب دیا: ہاں۔ کہنے لگی: تو کیا میں اپنے باپ کو یہ بات بتادوں؟ کہا: ہاں بتادو۔ چنانچہ

اس نے اپنے باپ (فرعون) کو اس کی خبر دی تو فرعون نے اس نیک بندی کو اپنے پاس بلایا۔ جب یہ مومنہ خاتون اس کے دربار میں پہنچیں تو فرعون نے کہا: اے فلاں عورت! کیا میرے علاوہ بھی تیرا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: ہاں میرا اور تیرا رب اللہ پاک ہے۔ فرعون اس نیک عورت کی ایمان افروز گفتگو سن کر بہت غضب ناک ہوا اور تانبے کی دیگ میں تیل گرم کرنے کا حکم دیا۔

جب تیل خوب کھولنے لگا تو اس کے بچوں کو اس میں ڈالنے کا حکم دے دیا۔ اس مومنہ خاتون کے چھوٹے بچوں کو باری باری اُبلتے ہوئے تیل میں ڈالنا شروع کر دیا گیا۔ صابرہ عورت نے کہا: میری ایک آرزو ہے؟ فرعون نے کہا۔ وہ کیا؟ اس نے کہا: میں چاہتی ہوں کہ تم میری اور میرے بچوں کی ہڈیاں ایک کپڑے میں ڈال کر ایک ہی جگہ ان کی تدفین کرو۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے تمہاری اس خواہش کو پورا کرنا ہمارے ذِمّہ ہے۔ چنانچہ جب آخری دودھ پیتا بچہ رہ گیا تو اس کی وجہ سے وہ مومنہ خاتون کچھ پیچھے

ہٹیں۔ اللہ پاک نے بچے کو قوّتِ گویائی (بولنے کی طاقت) عطا فرمائی اور اس نے پُکار کر کہا: اے ماں! پروانہ کر! بے شک دنیا کی تکلیف آخرت کے عذاب کے مقابلے میں بہت آسان ہے۔ اس کے بعد اس مومنہ عورت کو بھی اس کے بچوں کے ساتھ اُبلتے ہوئے تیل میں ڈال دیا گیا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ اس خاتون پر مصیبتوں کے کیسے کیسے پہاڑ ٹوٹے، مگر قربان جائیں ان کی استقامت پر! انہوں نے صبر سے کام لیا اور ہمارے لئے بھی مشعلِ راہ بن گئیں، آہ! ایک ہم ہیں کہ نیکی کی دعوت دیتے ہوئے راہِ خدا میں اگر کبھی تھوڑی سی تکلیف کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے تو ہمت ہار جاتی ہیں، حالانکہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مکمل زِندگی ہمارے سامنے ہے، کافروں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے، پتھر برسائے، راہ میں کانٹے بچھائے، جسمِ اطہر پر نجاستیں ڈالیں، ڈرایا، دھمکایا، بُرا بھلا کہا، قتل کی سازشیں کیں مگر کائنات کے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی کوئی ذاتی انتقامی کاروائی نہ کی، خود بھی صبر سے کام لیا اور رہتی دنیا تک اپنے ماننے والوں کو مصائب میں صبر کی تلقین ارشاد فرمائی۔ چنانچہ

آقا کی مصیبت کو یاد کیجئے

مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جسے کوئی مصیبت پہنچے اسے چاہئے کہ اپنی مصیبت کے مقابلے میں میری مصیبت یاد

1 --- کنز العمال، کتاب القصص ... الخ، قصة ماشطة بنت فرعون، جز: ۱۵، ۸/۶۹، حدیث: ۴۰۴۶۱

کرے بے شک وہ سب مصیبتوں سے بڑھ کر ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر زندگی میں کبھی کوئی ایسا موقع آجائے جب آپ کا دل غم وغصے اور جذبات سے بھر جائے اور شکوہ و شکایات کرنے یا مصیبت پر واویلا کرنے کا دل کرے تو ٹھنڈے دماغ سے سوچئے اور کبھی بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیئے، بیماریوں، مصیبتوں اور تکلیفوں پر صبر کا ذہن بنایئے، آیئے! ترغیب کے لئے بُزرگانِ دین کے صبر و شکر کے واقعات سنتی ہیں: چنانچہ

صابر وشاکر بُزرگ

حضرت امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بُزرگ نے یہ واقعہ سُنایا کہ میں اولیائے کرام کی تلاش میں ہر وقت حیران و پریشان رہتا اور صحراؤں، پہاڑوں اور جنگلوں میں پھرتا تاکہ ان کی صحبت سے فیض یاب ہو سکوں۔ ایک مرتبہ اسی مقصد کے لئے مصر کی طرف روانہ ہوا، جب میں مصر کے قریب پہنچا تو ویران سی جگہ میں ایک خیمہ دیکھا، جس میں ایک ایسا شخص موجود تھا، جس کے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں (جُذّام کی) بیماری سے ضائع ہو چکی تھیں، لیکن اس حالت میں بھی وہ مردِ عظیم ان الفاظ کے ساتھ اپنے ربِّ کریم کی حمد وثنا کر رہا تھا کہ اے میرے پروردگار! میں تیری وہ حمد کرتا ہوں جو تیری تمام مخلوق کی حمد کے برابر ہو۔ اے میرے پروردگار! بے شک تو تمام مخلوق کا خالق ہے اور تُو سب پر فضیلت رکھتا ہے، میں اس انعام پر تیری حمد کرتا

1 ... جامع الاحادیث، ۱۲۵/۷، حدیث: ۲۱۳۴۶

ہوں کہ تُو نے مجھے اپنی مخلوق میں کئی لوگوں سے افضل بنایا۔

وہ بُزرگ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں نے اس شخص کی یہ حالت دیکھی تو میں نے کہا: خُدا کی قسم! میں اس شخص سے یہ ضرور پوچھوں گا کہ حمد کے یہ پاکیزہ کلمات تمہیں سکھائے گئے ہیں یا تمہیں اِلہام ہوئے ہیں؟ چنانچہ اسی ارادے سے میں اس کے پاس گیا اور اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا۔ میں نے کہا: اے نیک بندے! میں تم سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں، کیا تم جواب دوگے؟ وہ کہنے لگا: اگر مجھے معلوم ہوا تو اِنْ شَآءَ اللہ! ضرور جواب دوں گا۔ میں نے کہا: وہ کونسی نعمت ہے جس پر تم اللہ کی حمد کر رہے ہو اور وہ کونسی فضیلت ہے جس پر تم شکر ادا کر رہے ہو؟ (حالانکہ تمہارے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں وغیرہ سب ضائع ہو چکی ہیں پھر بھی تم حمد بجالا رہے ہو) وہ شخص کہنے لگا: کیا تُو دیکھتا نہیں کہ میرے ربّ نے کیا مُعاملہ فرمایا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، میں سب دیکھ چکا ہوں۔ پھر وہ کہنے لگا: دیکھو! اگر اللہ پاک چاہتا تو مجھ پر آسمان سے آگ برسا دیتا جو مجھے جلا کر راکھ بنا دیتی، اگر وہ پروردگار چاہتا تو پہاڑوں کو حکم دیتا اور وہ مجھے تباہ و برباد کر ڈالتے، اگر اللہ چاہتا تو سمندر کو حکم فرماتا جو مجھے غرق کر دیتا یا پھر زمین کو حکم فرماتا تو وہ مجھے اپنے اندر دھنسا دیتی لیکن دیکھو، اللہ پاک نے مجھے ان تمام مصیبتوں سے محفوظ رکھا پھر میں اپنے رَبِّ کریم کا شکر کیوں نہ ادا کروں؟ اس کی حمد کیوں نہ کروں؟ اور اس پاک پروردگار سے محبت کیوں نہ کروں؟۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... عیون الحکایات، الحکایۃ الحادیۃ والسبعون، ۱۴۶ ملخصا

چھوٹی مصیبتوں پر بڑا ثواب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صبر ہو تو ایسا! آخِر کون سی مصیبت ایسی تھی جو اُن بُزرگ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه پر نہیں ٹوٹی تھی۔ مگر اُن کے صبر و اِستقلال میں ذرّہ برابر فرق نہ آیا، وہ "رِضائے الٰہی پر راضی رہنے" کی عظیم منزل پر فائز تھے۔ ایسے ہی اللہ والوں کی کہاوت ہے: "**نَحْنُ نَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ کَمَا یَفْرَحُ اَھْلُ الدُّنْیَا بِالنِّعَمِ**" یعنی ہم بلاؤں اور مصیبتوں کے ملنے پر ایسے ہی خوش ہوتے ہیں جیسے اَہلِ دنیا دُنیوی نعمتیں ہاتھ آنے پر خوش ہوتے ہیں۔

آج ہماری حالت یہ ہے کہ چھوٹی سی مصیبت آجائے، بخار ہو جائے، سر میں درد ہو جائے، ٹھوکر لگ کر پاؤں زخمی ہو جائے، آنکھ میں تکلیف ہو جائے، دانت یا داڑھ کی تکلیف سے دوچار ہو جائیں، الغرض کوئی بھی بیماری ہو جائے فوراً بے صبری کرتی اور واویلا مچا دیتی ہیں، حالانکہ بیماری پر بے صبری اور واویلا کرنے کے بجائے دیگر نعمتوں پر نظر کرتے ہوئے ربِّ کریم کا شکر ادا کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔

کبھی شکر کی پٹی باندھی؟

حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا نے ایک شخص کو سر پر پٹی باندھے ہوئے دیکھا تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا نے اس سے اِس کا سبب پوچھا، تو اس نے عرض کی: میرے سَر میں بہت درد ہے۔ آپ نے پوچھا کہ تمہاری عمر کتنی ہے؟ اس نے عرض کی تیس (30) سال۔ آپ نے اُس کو چوٹ کرنے والے انداز میں فرمایا کہ تم نے تیس سال میں کبھی صحت مندی کے شکرانے میں شکر کی پٹی تو باندھی نہیں اور ایک دن کے درد میں شکایت

کی پٹی فوراً باندھ لی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرتِ رابعہ بصریہ خواتین میں بہت مشہور ولیہ گزری ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْهَا نہایت عابدہ، زاہدہ، خوفِ خدا رکھنے والی اور اللہ پاک پر بھروسہ کرنے والی خاتون تھیں، آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْهَا ہر حال میں صبر و شکر کرنے والی تھیں یہی وجہ ہے کہ جب آپ نے ایک شخص کو سر پر پٹی باندھے دیکھا تو اسے صبر و شکر کا ذہن دینے کے لئے فرمایا: تم نے ربِّ کریم کی طرف سے ملنے والی صحت مندی کی نعمت پر کبھی شکر کی پٹی نہیں باندھی تو آج دردِ سر کی معمولی مصیبت پر شکایت کی پٹی کیوں باندھ لی؟ واقعی حضرت رابعہ بصریہ کی نصیحت آمیز اس گفتگو میں ہمارے لئے بھی درس ہے، ہمیں چاہئے کہ ہم غور و فکر کریں کہ جب صحت مند ہوتی ہیں تو اس وقت اپنے ربّ کا شکر ادا کرتی ہیں یا نہیں؟ جب کوئی پریشانی نہیں ہوتی اس وقت اپنے ربّ کا شکر ادا کرتی ہیں یا نہیں؟ جب دنیاوی خوشیاں ملتی ہیں اس وقت اپنے ربِّ کریم کا شکر ادا کرتی ہیں یا نہیں؟

یاد رکھئے! جس طرح بیماریوں، تکلیفوں اور پریشانیوں پر صبر کرنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں ایسے ہی بے صبری کرنے کے نقصانات بھی ہیں، آیئے! بے صبری کے چند نقصانات سنئے اور اس سے پیچھا چھڑانے کے لئے کمربستہ ہو جایئے، چنانچہ

بے صبری کا نقصان

حضرت عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے فرمایا: مصیبت ایک ہوتی ہے لیکن جب وہ کسی پر پہنچے اور وہ صبر نہ کرے تو دو مصیبتیں بن جاتی ہیں ایک تو وہی مصیبت

اور دوسری مصیبت بے صبری کر کے اجر کا ضائع کر دینا اور یہ مصیبت پہلی مصیبت سے بڑھ کر ہے۔(1)

صبر کا ذہن کیسے بنے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ بیماریوں اور تکلیفوں پر صبر کر کے ربِّ کریم کی رضا اور اجر و ثواب حاصل کریں، جب بھی کبھی بیماریوں، تکلیفوں اور آزمائشوں پر بے صبری کرنے کا ذہن بنے تو فوراً اپنے سے زیادہ مصیبت والیوں کو یاد کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ! بے صبری سے بچنے اور صبر کرنے کا ذہن بنے گا، جیسا کہ ہمارے بُزرگانِ دین اپنے سے زیادہ مصیبت میں مبتلا شخص کو دیکھتے تھے، چنانچہ

حضرت شیخ سعدی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: زندگی میں ایک بار میرے دل میں شکوہ کی کیفیت آئی اور وہ اس طرح کہ میں حصولِ علم کے لیے گھر سے نکلا مگر میرے پاس جوتی نہیں تھی ننگے پاؤں تھا، میں کوفہ کی جامع مسجد میں پہنچا تو وہاں مسجد کے باہر ایک فقیر دیکھا جس کی دونوں ٹانگیں کٹی ہوئی تھیں تو میں مسجد کے اندر جا کر اللہ پاک کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گیا، میں نے کہا: یااللہ! جو میرے دل میں وسوسہ آیا میں اس کی معافی چاہتا ہوں کہ میرے تو جوتے غائب ہیں اس غریب کی تو دونوں ٹانگیں ہی غائب ہیں۔(2)

مرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر کر الفت میں اپنی فنا یاالٰہی
مجھے دونوں عالم کی خوشیاں عطا ہوں مٹا دے زمانے کے غم یاالٰہی

---

1 . . . درۃ الناصحین، المجلس الخمسون فی بیان صبر ایوب، ص ۱۹۳ ملخصا

2 . . . حکایات گلستان سعدی، ص ۲۰

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ کو سامنے رکھتے ہوئے سوچئے اور اللہ پاک کا کروڑ ہا کروڑ شکر ادا کیجئے کہ ہماری ٹانگیں سلامت ہیں اور ہم چلنے پھرنے کے قابل ہیں۔زبان سے بول سکتی ہیں، آنکھوں سے دیکھ سکتی ہیں،اگر کسی کو بخار آ جائے، کمر میں تکلیف ہو جائے تو اسے یوں سوچنا چاہئے کہ یہ چھوٹی بیماریاں ہیں، بالفرض اگر ایک ہاتھ کٹ جاتا تو وہ کئی اہم کام کرنے میں دوسروں کی محتاج ہو جاتی، اگر دونوں ہاتھ کٹ جاتے تو میں دوسروں کی محتاج بن جاتی، اسی طرح یوں سوچئے کہ میرے دونوں پاؤں سلامت ہیں، اللہ نہ کرے کسی بیماری کی وجہ سے میرے دونوں پاؤں کٹ جاتے تو میں بالکل گوشت کا لوتھڑا بن کر بے سہارا پڑی رہتی اور اپنے کاموں میں دوسروں کی محتاج ہو جاتی، اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دوسروں کا منہ دیکھتی، اس طرح ہر اسلامی بہن اپنے سے زیادہ بیمار یا مصیبت زدہ کو دیکھ کر صبر کا ذہن بنا سکتی ہے۔

رسالہ ”بیمار عابد“ کا تعارف

بیماریوں اور تکلیفوں پر صبر کرنے کا جذبہ بڑھانے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا بہت ہی پیارا رِسالہ ”بیمار عابد“ حاصل کر کے اس کا مطالعہ کیجئے۔ اس رسالے میں مختلف بیماریوں پر صبر کرنے کے فضائل کے بارے میں اَحادیثِ مبارکہ، مصیبت چھپانے کے فضائل، بخار اور سر درد کی برکتیں، صبر کے تعلق سے اللہ کے نیک بندوں کے واقعات اور عیادت کرنے کے اہم نکات کے ساتھ ساتھ دیگر بہت ساری معلومات موجود ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سلام کرنے کی سنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب سنئے: ☆مسلمان (محارم) سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔☆ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 459 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگی ہوں اُس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں اُن میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتی ہوں۔[2] ☆دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔☆ سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔ ☆جو سلام میں پہل کرے وہ اللہ کریم کا مُقَرَّب ہے۔ ☆جو سلام میں پہل کرے وہ تکبُّر سے بھی بَری ہے، جیسا کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باصفا

---

1 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 . . . بہارِ شریعت، ۳/۴۵۹، حصہ ۱۶

ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔[1] ☆سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔[2] ☆اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ، شامل کریں تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔ ☆سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ جس اسلامی بہن نے سلام کیا وہ سُن لے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ہَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...شعب الایمان، باب فی مقاربة وموادة اهل الدین، ۶/ ۴۳۳، حدیث: ۸۷۸۶

2...کیمیائے سعادت، ۱/ ۳۹۴

بیان:13 ہر مبلغ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

بخیل کون ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا شیخ شُعَیب حَرِیفیش رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه نَقْل فرماتے ہیں: اُمُّ الْمومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللهُ عَنْہا فرماتی ہیں: میں وَقْتِ سَحَر کچھ سی رہی تھی کہ میرے ہاتھ سے سُوئی گر گئی اور چراغ بجھ گیا۔ اِتنے میں حُضُورِ پُرنور، شافعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے، آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے چہرۂ ضِیا بار کے اَنوار سے سارا کمرہ جگمگا اُٹھا اور سُوئی مِل گئی۔ میں نے عَرض کی: یا رسولَ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! آپ کا چہرۂ اَنْوَر کتنا روشن ہے! تو آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے عائشہ! ہَلاکت ہے اُس کے لئے جو بَروزِ قِیامَت مجھے نہ دیکھے گا۔ میں نے عَرض کی: بَروزِ قِیامت آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے کون (بدنصیب) مَحروم رہے گا؟ اِرشَاد فرمایا: بخیل۔ میں نے پوچھا: یا رسولَ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! بخیل کون ہے؟ اِرشَاد فرمایا: جو میرا نام سُن کر مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... القول البدیع، الباب الثالث فی تحذیر من ترک الصلاۃ علیه عند ذکرہ، ص ۱۵۳ مفهومًا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے بیان کا موضوع ہے: **"صحابیات اور نصیحتوں کے مدنی پھول"** جس میں ہم کچھ نصیحتیں اور ان سے حاصل شدہ مدنی

[1] ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ اے کاش کہ سارا بیان مکمل توجہ اور اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننے کی سعادت مل جائے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک حکایت سنتی ہیں:

بے مثال مہر

چنانچہ منقول ہے کہ جب حضرت بی بی اُمِّ سُلیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے اپنی قوم سمیت اسلام قبول کیا، تو آپ کے شوہر مالک بن نَضْر نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت بی بی اُمِّ سُلیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے اسے بھی دین کی دعوت دی، مگر اس کی قسمت میں یہ سعادت نہیں تھی، بلکہ وہ ناراض ہو کر ملکِ شام چلا گیا اور وہیں رہنے لگا۔ کچھ عرصے بعد اس کا انتقال ہو گیا، جب اس کی ہَلاکَت کی خَبَر حضرت اُمِّ سُلیم کو ملی تو اس وَقْت ان کے بیٹے حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عَنْہ بَہُت چھوٹے تھے، چُنانچہ انہوں نے ارادہ کر لیا کہ ابھی کچھ عرصہ نکاح نہ کریں گی۔ جب کچھ عرصہ گزر گیا تو حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ان کو نکاح کا پیغام دیا چونکہ وہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے اس لیے حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے فرمایا: مجھے یہ زیب نہیں کہ میں ایک غیر مسلم سے نکاح کروں۔ ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا: اے ابو طلحہ! آپ جیسے لوگوں کے پیغام کو رَدّ نہیں کیا جا سکتا لیکن آپ مسلمان نہیں ہیں جبکہ میں مسلمان ہوں۔ لہٰذا میرا آپ سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ پھر فرمانے لگیں: اے ابو طلحہ! کیا تم نہیں جانتے کہ جس خُدا کی تم عبادت کرتے ہو وہ تو زمین سے اُگنے والا ایک درخت ہے، جسے فلاں قبیلے کے ایک حبشی نے تراشا (یعنی بنایا) ہے؟ انہوں نے اقرار کیا تو فرمانے لگیں:

اس کے باوجود تمہیں شرم نہیں آتی کہ زمین سے اُگنے والی ایک لکڑی کو سجدہ کرتے ہو جسے فلاں قبیلے کے حبشی نے تیّار کیا ہے۔ تو کیا اب گواہی دیتے ہو کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کے رسول ہیں؟ اگر یہ گواہی دیتے ہو تو میں شادی کے لئے تیّار ہوں اور تمہارا اسلام قبول کرنا ہی میرا (حق) مَہر ہوگا۔

اس پر حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے سوچنے کیلئے کچھ وَقْت مانگا اور چل دیئے، جب کچھ سوچنے کے بعد واپس آئے تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ پھر حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اپنے بیٹے حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو حُکْم دیا کہ وہ ان کا نکاح پڑھوا دیں۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نکاح کا حق مَہر کیا ہو؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہاں یہ بات ذِہن نشین فرمالیں کہ نکاح کا حق مَہر صرف مالِ مُتَقَوّم ہی ہو سکتا ہے۔ [2] اور شریعتِ محمدیّہ میں حق مَہر کی کم از کم مقدار دو تولہ ساڑھے سات ماشے چاندی ہے۔ جبکہ (باہمی رضامندی سے) زیادہ سے زیادہ کی کوئی حَد (Limit) نہیں ہے۔ [3] اور ابھی جو واقعہ ہم نے سنا کہ حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم نے مَہر اسلام لانے کو قرار دیا تھا تو اس کی شرح میں علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ یا تو حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے مَہر معاف کر دیا تھا، یا یہ مطلب ہے کہ مَہرِ

1... طبقات ابن سعد، رقم: ۴۵۷۱، ام سلیم بنت ملحان، ۸/ ۳۱۳، ۳۱۴ ملخصا

2... بہارِ شریعت، ۲/ ۶۵، حصہ: ۶ ملخصا

3... فتاویٰ رضویہ، ۱۲/ ۱۶۵-۱۶۶ ماخوذا

مُعَجَّل یعنی نکاح کا چڑھاوا کچھ نہ لیا تھا۔[1]

دین کو ترجیح دیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت میں ہمارے لیے درس کے کئی پہلو موجود ہیں۔ ایک بات تو یہ پتہ چلی ہے کہ ماضی کی خواتین واقعتاً بے مثال تھیں، غور کیجئے! آج کے اس تَرَقّی یافتہ دَور میں بھی اگر کوئی خاتون خُدانخواستہ بیوہ ہو جائے تو اسے ایک مضبوط سہارے کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر کہیں سے یہ سہارا مل جائے تو اسے اپنانے میں دیر نہیں کی جاتی اور نہ کرنی چاہیے جبکہ وہ دَور تو ابھی جہالت کی ظلمتوں سے نکل رہا تھا، وہاں بیوہ کے ساتھ کیا سُلوک ہوتا ہوگا اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، ایسے ماحول میں جب حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی صورت میں ایک مضبوط سہارا مل رہا تھا، جو مالدار تھے، معزّز لوگوں میں شامل تھے، عزّت وحَشْمت کے مالک تھے، جب انہوں نے پیغامِ نکاح بھیجا تو حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے خُوش ہونے کی بجائے، اپنی قسمت پر ناز کرنے کی بجائے، حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مال ودولت کی طرف توجہ دینے کی بجائے اور اپنے مستقبل کے اچھے اچھے خواب دیکھنے کی بجائے دین اور اسلام کی دعوت دینے کو سب پر ترجیح دی، اسلام کی خدمت کرنے کو انہوں نے ترجیح دی، اور اپنی بہترین نصیحتوں سے حضرت ابو طلحہ کو دین کی طرف مائل کرلیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۵/ ۱۳۰

سرکار کی صحابیات کو نصیحتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صحابیات طیبات کی زندگیاں فرامینِ مصطفےٰ پر عَمَل کی وجہ سے ہمارے لیے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہیں، کیونکہ ان کی حیاتِ فانی فرامینِ مصطفےٰ پر عَمَل کی بَرَکت سے حیاتِ جاوِدانی (ہمیشہ کی زِندگی) میں بدل گئی۔

لِہٰذا آیئے! نصیحتوں کے کچھ ایسے مَدَنی پھول اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کرتی ہیں جن کی بَرَکت سے ہمارا سینہ بھی مدینہ بن جائے۔ نصیحتوں کے یہ مَدَنی پھول اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابیات طیبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ کو براہِ راست عطا فرمائے یا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابیات طیبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ کی مَوجُودَگی میں یہ مَدَنی پھول کسی اور کو عطا فرمائے اور انہوں نے بھی ان مَدَنی پھولوں کو اپنے دِل کے مَدَنی گلدستے میں سجالیا۔ چنانچہ

سیدتنا عائشہ صدیقہ کو عطا کردہ مدنی پھول

خلیفۂ اوّل حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی لختِ جگر اور حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ رُومان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی نورِ نظر اُمّ الْمومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو ہجرت سے قَبْل مکہ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَوجیّت میں آنے کا شَرَف حاصِل ہوا مگر رُخصتی بعدِ ہجرت مدینہ مُنَوَّرہ میں ہوئی۔[1] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ ایک بار سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر میں تشریف لائے تو روٹی کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے

---

۱ . . . طبقات الکبری، ذکر ازواج رسول اللہ، ۴۱۲۸-عائشۃ بنت ابی بکر، ۴۶/۸ ملتقطًا

پونچھ کر کھالیا اور اِرشَاد فرمایا: عائشہ! اچھی چیز کا اِحترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو لوٹ کر نہیں آئی۔[1] یعنی اگر ناشکری کی وجہ سے کسی قوم سے رِزْق چلا جاتا ہے تو پھر واپَس نہیں آتا۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدتنا اسما بنت صدیق کو نصیحتیں

اَمیرُ الْمومنین حضرت ابو بکر صِدّیق کی دوسری صاحبزادی، جنّتی صحابی حضرت سَیِّدُنا زبیر بن عوام کی زوجہ اور حضرت سَیِّدُنا عبدالله بن زبیر عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی والدہ ماجدہ حضرت سَیِّدَتُنا اسما رَضِیَ اللهُ عَنۡہا فرماتی ہیں: جس زمانہ میں قریش نے حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے معاہدہ کیا تھا میری ماں جو مُشْرِکہ تھی، میرے پاس آئی تو میں نے اس کے مُتَعَلِّق بارگاہِ نبوّت میں عَرْض کی: یارسولَ الله صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری ماں آئی ہے اور وہ اسلام کی طرف راغب ہے یا وہ اِسلام سے اِعراض کیے ہوئے ہے، میں اس کے ساتھ کیسا برتاؤ کروں؟ اِرشَاد فرمایا: اس کے ساتھ اَچھّا برتاؤ کرو۔[3]

ایک بار تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللهُ عَنۡہا کو نصیحتوں کے مَدَنی پھول عَطا کرتے ہوئے اِرشَاد فرمایا: خرچ کر اور شُمار نہ کیا کر، ورنہ

1 . . . ابن ماجة، كتاب الاطعمة، باب النهى عن القاء الطعام، ص ۵۴۵، حديث: ۳۳۵۳

2 . . . بہار شریعت، ۳/۳۶۴

3 . . . بخارى، كتاب الجزية والموادعة، ۱۸-باب، ص ۸۱۶، حديث: ۳۱۸۳

اللہ پاک بھی تجھے شُمار کر کے دے گا اور مال کو اپنے پاس روک کر نہ رکھ، ورنہ اللہ پاک بھی تجھ سے اپنا رِزْق روک لے گا۔[1] نیز بقدرِ اِسْتِطاعت خَرْچ کیا کر۔[2]

مَرْوِی ہے کہ ایک بار آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھا باریک کپڑے پہن کر حُضُور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے آئیں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منہ پھیر لیا اور یہ فرمایا: **اے اسما! جب عورت بالغ ہو جائے تو اُس کے بدن کا کوئی حِصّہ دکھائی نہ دینا چاہیے، سِوا منہ اور ہتھیلیوں کے۔**[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عورت کا چہرہ اگرچہ عورت نہیں، مگر بوجہِ فتنہ غیر مَحْرَم کے سامنے منہ کھولنا مَنْع ہے۔ یونہی اس کی طرف نظر کرنا، غیر مَحْرَم کے لیے جائز نہیں۔[4]

شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **پردے کے بارے میں سوال جواب** میں فرماتے ہیں: اگر ایک گھر میں رہتے ہوئے عورت کیلئے قریبی نامحرم رشتہ داروں سے پردہ دشوار ہو تو چہرہ کھولنے کی تو اِجازَت ہے مگر کپڑے ہرگز ایسے باریک نہ ہوں جن سے بدَن یا سر کے بال وغیرہ چمکیں یا ایسے چُسْت نہ ہوں کہ بدَن کے اَعْضَا جِسْم کی ھَیْئَت (یعنی صورت و گولائی) اور سینے کا اُبھار وغیرہ ظاہر ہو۔[5]

---

1. ... بخاری، کتاب الھبۃ، باب ھبۃ المراۃ لغیر زوجھا...الخ، ص ٦٦٦، حدیث: ٢٥٩١
2. ... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ فیما استطاع، ص ٤٠١، حدیث: ١٤٣٤
3. ... ابوداود، کتاب اللباس، باب فیما تبدی المراۃ من زینتھا، ص ٦٤٥، حدیث: ٤١٠٤
4. ... بہارِ شریعت، ١/ ٤٨٤
5. ... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ٥٢

سیدتنا قسرہ کندیہ کو عطا کردہ مدنی پھول

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدَتُنا قُسرہ کِنْدِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو نصیحتوں کے یہ مَدَنی پھول اِرشاد فرمائے:

- اے قُسرہ! گناہ کے وَقْت اللہ پاک کو یاد کرو (اور گناہ سے رُک جاؤ) تو اللہ پاک تمہیں مَغْفِرَت کے وَقْت یاد فرمائے گا۔
- اپنے خاوند کی اِطاعَت و فرمانبرداری کرو تو دنیا و آخِرَت کے شَر سے تمہاری حِفَاظَت ہو گی۔
- اپنے والدین کے ساتھ اَچھّا سُلُوک کرو تو تمہارے گھر میں خیر و بَرَکت کی کَثْرت ہو گی۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدتنا اُمِّ سائب کو عطا کردہ مدنی پھول

ایک مرتبہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سائب یا اُمِّ مُسیّب کے ہاں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ آپ پر کپکپی طاری ہے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسَار فرمایا: اے اُمِّ سائب یا اُمِّ مُسیّب! کیوں کپکپا رہی ہو؟ عَرض کی: بُخار کی وجہ سے۔ پھر فوراً کہنے لگیں کہ اللہ پاک اس میں بَرَکت نہ عَطا فرمائے تو ان کے اس جملے پر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد

---

1 ... الاستیعاب، کتاب النساء وکناھن، باب القاف، ۳۴۸۱-قسرۃ بنت رواس، ۵۶۱/۲

فرمایا: بخار کو بُرا مت کہو! یہ تو ابنِ آدم کی خطاؤں کو یوں دُور کرتا ہے جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے میل کو دور کرتی ہے۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدُنا حصین بن محصن کی پھوپھی کو عطا کردہ مدنی پھول

حضرت سَیِّدُنا حُصَیْن بِن مِحْصَن رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی پھوپھی جان کسی کام کے سلسلے میں اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالی شان میں حاضِر ہوئیں اور جب اپنے کام سے فارِغ ہو گئیں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے اِسْتِفْسار فرمایا: کیا تمہارا شوہر ہے؟ عَرْض کی: جی ہاں۔ پھر اِسْتِفْسار فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ سُلُوک کیسا ہے؟ عَرْض کی: میں ان کے کسی کام میں کوتاہی نہیں کرتی مگر جس کام سے میں عاجِز آجاؤں۔ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: تم اپنے سُلُوک پر غوروفِکْر کرلو کیونکہ تمہارا شوہر ہی تمہاری جنّت اور جہنّم ہے۔(2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابیات طیبات کی نصیحتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسلام سے قَبْل عورت کی حَیْثِیَّت مُعاشرے میں ایک دھتکارے ہوئے فَرد کی سی تھی، یہ اِسلام ہی ہے جس نے سب سے پہلے عورت کو بے کسی و بے بسی کی ذِلّت بھری زِنْدَگی سے نجات دی اور مذہبی و سماجی اور قومی ذِمّہ

---

1 . . . اصابة، کتاب النساء، فصل فیمن عرف...الخ، حرف السین، ۱۲۰۴۳-ام السائب الانصاریة، ۴۴۹/۸

2 . . . طبقات الکبری، من نساء بنی مالک بن النجار، ۴۱۲۸-عمة حصین بن محصن، ۳۳۶/۸

داریوں میں اسے ایک خاص مَقام عَطا فرمایا۔ یوں عورت خواہ ماں کے روپ میں ہو یا بہن کے، بیوی کے روپ میں ہو یا بیٹی کے، اسے مَراتِب کے لِحاظ سے بُلند مَقام ومرتبہ مِلا تو اِسلام کی اِن اَوّلین خواتین یعنی صحابیات طیبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ نے بھی اس مَقام و مرتبہ کی لاج رکھی اور اپنی ذِمّہ داریوں سے کبھی دامَن نہ چھڑایا، بلکہ وہ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَرْج ذیل فرمان کی عَمَلی تصویر تھیں۔ یعنی اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ۔ دنیا (کی ہر چیز) قابلِ نَفْع ہے اور اس کی سب سے بہتر نَفْع والی چیز نیک عورت ہے۔[1] صحابیات طیبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ کی دینی خدمات کا جائزہ لینے سے مَعْلُوم ہوتا ہے کہ وہ خیر خواہی کی پیکر تھیں اور خیر خواہی کا مَوْقَع کبھی بھی ہاتھ سے جانے نہ دیتیں۔ انہوں نے دین کی سربلندی کے لیے خود بھی کبھی پہلو تہی سے کام نہ لیا اور نہ کسی کو اس مُعامَلے میں سستی کرنے دی۔ آیئے صحابیات طیبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ کی ماں، بہن، بیوی، بیٹی، خالہ اور پھوپھی کے مُقَدَّس رشتوں کے اِعْتِبار سے چند نصیحتیں بھی سنتی ہیں:

صحابیات کی بطورِ ماں نصیحت

ماں کی گود چونکہ بچوں کی اَوّلین تَربِیَت گاہ ہوتی ہے، لہٰذا ہر ماں پر لازِم ہے کہ اپنے بچوں کو نیکیوں کی رَغْبت اور گناہوں سے نَفْرَت دِلانے کے لیے انہیں خَیر خواہی کی باتیں بتاتی رہے اور اس کا آغاز بچوں کی شِیر خوارگی کے زمانے سے ہی کر دے اور کوشِش کرے کہ ان کی زبان ہمیشہ اللّٰہ کریم و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکرِ

1 ... مسلم، کتاب الرضاع، باب خیر متاع الدنیا المراۃ الصالحۃ، ص ۵۵۵، حدیث: ۱۴۶۷

جمیل سے تر رہے، جیسا کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا کے مُتَعَلِّق مَرْوِی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا اپنے شیر خوار بیٹے حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کو کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت پڑھنے کی تلقین کرتی رہتیں، چنانچہ جب انہوں نے بولنا شروع کیا تو سب سے پہلے یہی کلماتِ طیبات ان کی زبان سے ادا ہوئے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ بھی کوشش کیجئے کہ آپ کے بچوں کی زبان سے بھی سب سے پہلے اللہ پاک کا نامِ نامی ہی اَدا ہو کہ ایک فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے کہ اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہلواؤ۔[2]

ترغیب کیلئے عرض کرتی ہوں کہ شیخِ طریقت، حضرت علّامہ محمد اِلیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی نواسی کیلئے سب گھر والوں کو کہہ رکھا تھا کہ اس کے سامنے اللہ اللہ کا ذِکر کرتے رہیں تاکہ اس کی زبان سے پہلا لفظ اللہ نکلے اور جب وہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں لائی جاتی تو آپ خود بھی اس کے سامنے ذِکْرُ اللہ کرتے۔ چنانچہ جب اس نے بولنا شروع کیا تو پہلا لفظ "اللہ" ہی بولا۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بچوں کے بڑے ہو جانے کے بعد بھی ماں کی ذِمّہ داری خَتْم نہیں ہو جاتی کہ وہ انہیں نصیحتیں کرنا بند کر دے، بلکہ جب بھی ضرورت محسوس اولاد کو نصیحتیں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ بچے عموماً ماں کی نصیحت فوراً قبول کر لیتے ہیں۔

1... طبقات الکبریٰ، من نساء بنی عدی بن النجار، ۴۵۷۱-ام سلیم بنت ملحان، ۸/۳۱۲ مفہوماً

2... شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاھلین، ۶/۳۹۷، حدیث: ۸۶۴۹

3... تربیت اولاد، ص ۱۰۰

بچوں کو نصیحتیں کرنے والی عظیم ماں

مکتبۃ المدینہ کے 24 صَفحات پر مُشتَمِل رسالے **جوشِ ایمانی** صَفْحَہ 5 پر ہے:

جنگِ قادِسیہ (جو امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے دورِ خِلافت میں لڑی گئی تھی) میں حضرتِ سیِّدَتُنا خَنسا رَضِیَ اللہُ عَنْہا چاروں شہزادوں سَمیت شریک ہوئی تھیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے جنگ سے ایک روز قَبْل اپنے چاروں شہزادوں کو اس طرح نصیحت فرمائی: میرے پیارے بیٹو! تم اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے اور اپنی ہی خوشی سے تم نے ہجرت کی، اس ذات کی قَسَم! جس کے سِوا کوئی مَعْبُود نہیں، تم ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہو، میں نے تمہارے نَسَب کو خراب نہیں کیا، تمہیں مَعْلُوم ہے کہ اللہ غَفَّار نے کُفّار سے مُقابَلہ کرنے میں مجاہِدین کے لئے عظیمُ الشّان ثواب رکھا ہے۔ یاد رکھو! آخِرت کی باقی رہنے والی زِندَگی دنیا کی فنا ہونے والی زِندَگی سے بدَرَجہا بہتر ہے۔ سنو! سنو! قرآنِ پاک میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۠ (۲۰۰)	ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! صَبْر کرو اور صَبْر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اِسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، اس اُمّید پر کہ کامیاب ہو۔

(پ ۴، آل عمران: ۲۰۰)

لہٰذا صُبح کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ جنگ میں شِرکت کرو اور دشمنوں کے مُقابلے میں اللہ پاک سے مَدَد طَلَب کرتے ہوئے آگے بڑھو اور جب تم دیکھو کہ لڑائی زور پر آگئی اور اس کے شُعلے بھڑکنے لگے ہیں تو اس شعلہ زن آگ میں کود جانا، کافروں کے

سردار کا مُقابَلہ کرنا،اِنْ شَآءَ اللہ عزّت و اِکرام کیساتھ جنّت میں رہو گے۔ جنگ میں حضرتِ سیِّدَتُنا خَنسا رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے چاروں شہزادوں نے بڑھ چڑھ کر کُفّار کا مُقابَلہ کیا اور یکے بعد دیگرے جامِ شَہادَت نوش کر گئے۔ جب ان کی والِدۂ محترمہ کو ان کی شَہادَت کی خَبَر پہنچی تو اُنہوں نے بجائے واوَیلا مچانے کے کہا: اُس پیارے اللہ پاک کا شُکْر ہے جس نے مجھے چار شہید بیٹوں کی ماں بننے کا شَرَف عَطا فرمایا۔ مجھے اللہ رَبُّ العزّت کی رَحْمت سے اُمّید ہے کہ میں بھی ان چاروں شہیدوں کے ساتھ جنّت میں رہوں گی۔ (1)

غلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے
یہ سر کٹ جائے یا رہ جائے کچھ پروا نہیں کرتے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابیات کی بطورِ بہن نصیحت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بہن بھائی کے رشتے کی عَظَمت بھی کیا خوب ہے۔ بہنیں ہمیشہ اپنے بھائیوں کے لیے دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی چاہتی ہیں۔ صحابیات طیبات رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ کی حیاتِ طیبہ اس حوالے سے بھی ہر اُس اسلامی بہن کے لیے مَشْعَلِ راہ ہے کہ جس کا کوئی بھائی ہے۔ صحابیات کا اس بارے کیا معمول تھا؟ آیئے! سنتی ہیں:

مَرْوِی ہے کہ ایک بار اُمّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے سامنے ان کے بھائی حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابی بکر رَضِیَ اللہُ عَنْہ وُضو کرنے لگے تو

---

1 ... اسد الغابۃ، حرف الخاء، ۶۸۸۳ - خنساء بنت عمرو، ۷/ ۹۰

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے انہیں وُضو کرتے دیکھ کر اِرشاد فرمایا: (اے میرے بھائی!) ہر ہر عُضو کو اَچھّی طرح دھویئے! کیونکہ میں نے رَسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِرشاد فرماتے ہوئے سنا ہے خشک ایڑیوں کے لیے جہنّم کا عَذاب ہے۔ (1)

اسی طرح اُمّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے بھائی حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے جب تَرْکِ نِکاح کا اِرادہ کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے ان سے فرمایا: (اے میرے بھائی!) نِکاح کر لیجئے! اگر آپ کے ہاں بیٹے کی وِلادت ہوئی اور وہ زندہ رہا تو آپ کے لیے دعا کرے گا۔ (2) نیز اس حوالے سے حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوق اَعْظَم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے اِسلام لانے کا واقعہ بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ ان کے اسلام لانے کا سَبَب بھی ان کی بہن ہی بنی تھیں۔

صحابیات کی بطورِ بیوی نصیحت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! میاں بیوی کا رشتہ اگرچہ کچے دھاگے سے بندھا ہوتا ہے مگر اِسلام نے دونوں کو ایک دوسرے کے حُقُوق کا خَیال رکھتے ہوئے اس رشتے کو مَضْبُوط بنانے کا جو طریقہ بتایا ہے، اس کے پیشِ نَظر زِنْدَگی کے ساتھ ساتھ اس مُقَدَّس رشتے کی مَضْبُوطی میں مزید اِضافہ ہی ہوتا ہے۔ میاں بیوی چونکہ گاڑی کے دو پہیوں کی مِثْل ہوتے ہیں جن کا متوازی اور ایک دوسرے کے سنگ چلنا بہت ضَروری ہوتا ہے، لہٰذا زِنْدَگی کے کسی موڑ پر اگر ایک پہیہ کمزور بھی پڑ جائے

1 ... مسلم، کتاب الطھارۃ، باب وجوب غسل الرجلین بکمالھا، ص ۱۱۱، حدیث: ۲۴۰

2 ... مسند شافعی، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، ۳/۳۶، حدیث: ۱۱۲۴

تو دوسرا اسے سہارا دیتا ہے۔ صحابیات طیبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُنَّ کی ازدواجی زِندَگی کا مُطالَعَہ کیا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عَیاں ہوتی ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اپنے زِندَگی کے ہم سَفَر کا ساتھ دیا، ان کے دُکھ سُکھ اور سَفَر و حضر میں ان کے قَدَم سے قَدَم ملا کر چلتی رہیں۔ زِندَگی کے کسی موڑ پر بھی انہوں نے اپنے ہم سَفَر کو کبھی تھکن محسُوس نہ ہونے دی، بلکہ ہمیشہ ان کی ڈھارس بندھائے رہتیں۔

جیسا کہ جنگِ یرموک کے مَوْقَع پر رومیوں کی پے در پے یلغار کی تاب نہ لاتے ہوئے جب حضرت سَیِّدُنا ابو سفیان رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ جیسے بطلِ جلیل (بہت بڑے بہادر) کا حوصلہ بھی پَسْت ہو گیا تو ان کی زوجہ حضرت سَیِّدَتُنا ہندہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھا نے جس طرح ان کے حوصلے کو مہمیز لگائی وہ اپنی مِثال آپ ہے۔

حضرت عکرمہ کے ایمان کا واقعہ

اسی طرح فتحِ مکہ کے مَوْقَع پر حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمہ بن ابو جہل رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ (جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) جب اس بات سے خوف زدہ ہو کر یمن کی طرف بھاگ گئے کہ کہیں رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں قَتْل نہ کر دیں تو آپ کی زوجہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھا نے آپ کے لیے نہ صِرف سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اَمان حاصل کی بلکہ تِہامہ کے ساحِل تک ان کی تلاش میں گئیں تاکہ ان کی طرح ان کے زِندَگی کے ہمسَفَر بھی دولتِ اسلام سے مالا مال ہو جائیں۔ پھر ان کے مل جانے پر خیر خواہی سے بھرپور لہجے میں یوں گویا ہوئیں: اے میرے چچا زاد! میں ایک ایسی عظیم ہستی کے پاس سے آ رہی ہوں جو بہُت زیادہ رحم دِل اور اِحسان فرمانے

والی ہے، وہ لوگوں میں سب سے اَفضل ہے۔ لہٰذا خود کو ہَلاکَت میں مَت ڈالئے۔ آخر آپ کی یہ نصیحت بھری باتیں حضرت سَیِّدُنا عِکْرِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے دِل میں گھر کر گئیں اور وہ بارگاہِ نبوّت میں حاضر ہو کر اِسلام لے آئے۔ [1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَفسوس صد اَفسوس! آج ہم میں سے بیشتر کی حالَت یہ ہو گئی ہے کہ اپنے شوہروں کو نارِ جہنّم سے بچانے کے بجائے اپنی بے جا خواہشات کی تکمیل کے لیے انہیں خود اپنے ہاتھوں جہنم کی آگ کا ایندھن بننے پر مَجبُور کر رہی ہوتی ہیں اور ایک وہ صحابیاتِ طیبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ تھیں کہ خود حاجت مند ہونے کے باوُجُود اپنے شوہر کو سب کچھ راہِ خدا میں خَرْچ کر دینے کا مشورہ دیا کرتی تھیں۔

فقرا کی فہرست میں حاکم کا نام

جیسا کہ مَنْقُول ہے کہ ایک بار امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اہلِ حِمْص کو یہ مَکْتُوب روانہ فرمایا کہ مجھے اپنے فُقَرا کے مُتَعَلِّق بتاؤ۔ انہوں نے اپنے شہر کے تمام فُقَرا کے نام لکھ کر پیش کر دیئے۔ ان میں حضرت سَیِّدُنا سعید بن جُذَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا نام بھی تھا اور ایک قول کے مُطابِق حضرت سَیِّدُنا عُمَیر بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا نامِ نامی تھا۔ چنانچہ اَمیرُ الْمُومنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے پوچھا: یہ سعید بن جُذیم کون ہیں؟ عَرض کی: اے اَمیرُ الْمُومنین! یہ ہمارے حاکم

1 . . . كنز العمال، كتاب الفضائل، فضائل الصحابة، حرف العين، عكرمة رضی الله عنه، جزء ۱۳، ۲۳۲/۷، حديث: ۳۷۴۱۶ مفهومًا

ہیں۔ پوچھا: کیا وہ فقیر ہیں؟ عَرض کی: جی ہاں! ہم میں ان سے بڑا کوئی فقیر نہیں۔ دَرْیافت فرمایا: وہ تحائف ووَظائف کا کیا کرتے ہیں؟ عَرض کی: وہ سب کچھ راہِ خُدا میں خَرْچ کر دیتے ہیں اور اپنے اور اپنے اَہْل وعَیال کے لیے کچھ بچا کر نہیں رکھتے۔

یہ جان کر امیر المومنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضرت سَیِّدُنا سعید بن حُذَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو 400 دینار بھیجے اور حُکْم اِرشَاد فرمایا کہ انہیں خود پر اور اپنے گھر والوں پر خَرْچ کیجئے گا۔ جب یہ رقم ان کے پاس پہنچی تو وہ رونے لگے اور پھر روتے روتے اپنی زوجۂ محترمہ کے پاس گئے تو انہوں نے عَرض کی: آپ کو کیا ہوا ہے؟ کیا اَمیرُ الْمُومنین اس دُنیائے فانی سے کُوچ فرما گئے ہیں؟ فرمایا: اس سے بھی بڑا حادِثہ رُونُما ہوا ہے۔ عَرض کی: کیا مسلمانوں میں اِنْتِشَار پیدا ہو گیا ہے؟ فرمایا: اس سے بھی بڑا مُعَاملہ ہے۔ عَرض کی: تو پھر خود ہی بتا دیجئے کہ کیا ہوا ہے؟ فرمانے لگے: میرے پاس دنیا آگئی ہے، حالانکہ میں اللہ پاک کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہا مگر دنیا مجھ پر کُشَادہ نہ ہو سکی، اَمیرُ الْمُومنین حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے زمانے میں بھی دنیا مجھ پر کُشَادَگی میں کامیاب نہ ہو سکی اور اب اَمیرُ الْمُومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے زمانے میں یہ آخِر میرے پاس آ ہی گئی ہے، ہائے اَفْسوس! یہ زمانہ بھی کیسا ہے! ان کی یہ بات سن کر نیک بخت زوجہ نے عَرض کی: میری جان آپ پر قربان! اس کے ساتھ جو سُلُوک چاہے فرمایئے۔ فرمایا: کیا میں جو چاہتا ہوں اس میں میری مَدَد کریں گی؟ عَرض کی: جی ہاں! ضَرور کروں گی۔ فرمایا: مجھے وہ پُرانی چادَر دیجئے۔ راوی فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس چادَر کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے

تین تین، پانچ پانچ اور دس دس دِینار کی تھیلیاں بنائیں یہاں تک کہ تمام دِینار خَتْم ہو گئے، پھر ان تمام تھیلیوں کو اپنے بڑے تھیلے میں ڈالا اور بَغَل میں دَبا کر باہر چل دیئے، راستے میں جِہاد پر جانے والے مسلمانوں کا ایک لشکر ملا تو ان میں سے ہر ایک کی حالَت کے مُطابِق اسے ایک ایک تھیلی دے کر واپَس گھر لوٹ آئے اور اپنے اَہل و عَیال کے لیے ایک دینار بھی باقی نہ رکھا۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابیات کی بطورِ بیٹی نصیحت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیٹیوں کے رَحْمت ہونے میں شاید ہی کسی کو شک ہو، خود سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی بیٹیوں سے مَحبَّت بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، یہی وجہ ہے کہ اِسلام نے والِدین پر بیٹی کی تعلیم و تربیت کے لیے کافی زور دیا۔ نصیحت چونکہ خیر خواہی چاہتے ہوئے کسی کو نازیبا بات سے مَنْع کرنے کو کہتے ہیں، لہٰذا اس کے مُتَعَلِّق عام مفہوم یہی پایا جاتا ہے کہ نصیحت کا حَق صِرف بڑوں کو ہی ہے اور چھوٹا اگر بڑوں کی تَوَجُّہ کسی خاص بات کی طرف مَبْذُول کرائے تو بسا اَوقات وہ اِسے اپنی آن کا مسئلہ بنا کر ڈانٹ دیتے ہیں۔ ایسا نہ کرنا چاہئے کیونکہ اس حوالے سے بھی صحابیاتِ طیبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ کی حیاتِ طیبہ میں ہمارے لیے روشن مِثالیں مَوجُود ہیں کہ بیٹی نے والِدین کو راہِ حَق سے ہٹتے ہوئے پایا تو بَصد اِحْتِرام ان کی تَوَجُّہ اس طرف مَبْذُول کرا کر تاریخ کے سنہری اَوراق میں اپنا نام دَرْج کروالیا۔ چنانچہ

---

1 . . . قوت القلوب، الفصل الثانی والثلاثون، ذکر وصف الزاھد وفضل الزھد، ۱/ ۴۲۹

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رضا ہی ہماری رضا ہے

مَرْوِی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا جُلَیْبِیْب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایک خوش مِزاج شخص تھے، جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا رشتہ حضرت سَیِّدُنا بَرزَہ اَسلمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی بیٹی سے کرنا چاہا تو سَیِّدُنا بَرزَہ اَسلمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنی زوجہ سے مُشاوَرت کے بعد اس رشتے سے اِنکار کر دینے کا فیصلہ کر لیا۔ ادھر ان کی وہ بیٹی بھی یہ تمام باتیں سن رہی تھی کہ جن کے لیے یہ رشتہ آیا تھا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ان کے والِد اِنکار کرنے کے لیے دربارِ رِسالَت میں جانے لگے ہیں تو انہوں نے بَصَد اِحترام اپنے والِدین کی خِدمَت میں عَرض کی: کیا آپ لوگ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُکم کو رَدّ کرنا چاہتے ہیں؟ اگر ان کی اس رشتے میں رَضا ہے تو آپ مجھے سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سُپرد کر دیں وہ کبھی مجھے ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ بیٹی کی نصیحت پر مبنی یہ بات سن کر والدین بھی اس رشتے پر راضی ہو گئے۔[1]

دودھ میں پانی نہ ملانے والی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حوالے سے وہ حِکایَت بھی ہمارے لیے مَشْعَلِ راہ ہے جس میں مَرْوِی ہے کہ اَمِیرُ الْمُومنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنے دورِ خِلافَت میں اَکْثَر رات کے وَقْت مدینہ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کا دورہ فرماتے تاکہ اگر کسی کو کوئی حاجت ہو تو اسے پورا کریں، ایک رات آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ چلتے چلتے اچانک ایک گھر کے پاس رُک گئے، اندر سے ایک عورت کی آواز آ رہی

1 ... مسند امام احمد، مسند البصريين، حديث ابی برزة الاسلمی، ۸/۱۱۷، حديث: ۱۹۸۰۳ ملتقطًا

تھی: بیٹی دودھ میں تھوڑا سا پانی ملا دو۔ لڑکی یہ سن کر بولی: امی جان! کیا آپ کو مَعْلُوم نہیں کہ اَمِیْرُ الْمُومنین نے کیا حُکْم جاری فرمایا ہے؟ ماں بولی: بیٹی! ہمارے خلیفہ نے کیا حُکْم جاری فرمایا ہے؟ لڑکی نے بتایا: اَمِیْرُ الْمُومنین نے یہ اِعلان کروایا ہے کہ کوئی بھی دودھ میں پانی نہ ملائے۔ ماں نے یہ سن کر جب یہ کہا: بیٹی! اب تو تمہیں حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نہیں دیکھ رہے، انہیں کیا مَعْلُوم کہ تم نے دودھ میں پانی ملایا ہے، جاؤ اور دودھ میں پانی ملا دو۔ تو لڑکی بولی: بخدا! میں ہرگز ایسا نہ کروں گی کہ ان کے سامنے تو فرمانبرداری کروں اور غیر مَوجُودَگی میں نافرمانی کروں، اس وَقْت اگرچہ وہ مجھے نہیں دیکھ رہے، لیکن میرا رب تو مجھے دیکھ رہا ہے، میں ہرگز دودھ میں پانی نہ ملاؤں گی۔ حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ماں بیٹی کے درمیان ہونے والی یہ تمام گفتگو سنی تو صُبْح ہوتے ہی تفتیشِ حال کے بعد اپنے بیٹے حضرت سَیِّدُنا عاصِم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے لیے اس لڑکی کا رشتہ مانگ لیا جو بخوشی قبول کر لیا گیا۔ پھر شادی کے بعد ان کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی جس سے حضرت عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی وِلادَت ہوئی۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابیات کی بطورِ خالہ نصیحت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خالہ کو اِسلام نے ماں کا رتبہ عَطا کیا ہے۔ چنانچہ خالہ کو بھی وُہی حَق حاصِل ہے جو ماں کو ہے۔ یعنی خالہ اپنے بھانجے کو کسی بھی بات پر اس کی ماں کی طرح ہی نصیحت کر سکتی ہے۔ صحابیات کا اس بارے کیا معمول

1... عیون الحکایات، الحکایة الثانیة عشرة، حکایة بنت بائعة اللبن، ص۲۸-۲۹، ماخوذًا

تھا؟ آیئے! سنتی ہیں:

ایک مرتبہ اُمّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو مَعْلُوم ہوا کہ ان کے بھانجے حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما اپنی زوجہ کا بِسْتَر عورت کے مخصوص اَیّام میں نہ صِرف جُدا کر دیتے ہیں بلکہ خود بھی دُور دُور رہتے ہیں تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے انہیں یہ نصیحت آموز پیغام بھیجا: کیا تم سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت سے اعراض کیے ہوئے ہو، کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اپنی اَزْوَاجِ مُطَہَّرات کے ساتھ ان کے مخصوص ایام میں بھی ان کے ساتھ ایک ہی بستر پر آرام فرمالیا کرتے اور درمیان میں صِرف گھٹنوں تک کپڑا ہوتا۔[1] اسی طرح اُمّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے ایک اور بھانجے حضرت سَیِّدُنا یزید بن اَصَم رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے اور اُمّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے بھانجے یعنی جنّتی صحابی حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بیٹے نے مل کر مدینہ شریف زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کے ایک باغ میں گھس کر کچھ کھایا تو یہ بات اُمّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو مَعْلُوم ہو گئی، اس وَقْت آپ مکہ مکرمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا سے واپَس تشریف لا رہی تھیں، ابھی آپ راستے میں ہی تھیں کہ ہم دونوں کی ان سے ملاقات ہو گئی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اپنے بھانجے کے ساتھ ساتھ نہ صِرف مجھے بھی ڈانٹا ڈپٹا بلکہ اَہْلِ بَیْتِ نبی سے تعلّق کی پاسداری کا خیال رکھتے ہوئے آئندہ ایسا کرنے سے مَنْع بھی فرمایا۔[2]

1... مسند امام احمد، مسند النساء، حدیث میمونۃ...الخ، ۱۰/۱۱۱، حدیث: ۲۷۵۷۶ مفہومًا

2... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر الصحابیات من ازواج، ۵/۴۲، حدیث: ۶۸۷۸ مفہومًا

صحابیات کی بطورِ پھوپھی نصیحت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عورتیں عام طور پر اپنے بہن بھائیوں کی اولاد سے بھی اسی قَدْر مَحبّت کرتی ہیں جس قَدْر وہ اپنے بچوں سے کرتی ہیں اور بطورِ خالہ وپھوپھی وہ ہمیشہ اپنے بہن بھائیوں کی اولاد کی خیر خواہی کو بھی پیشِ نَظر رکھتی ہیں۔ صحابیات کا اس بارے کیا معمول تھا؟ آیئے! سنتی ہیں:

ایک بار اُمُّ الْمُومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنہا کی بھتیجی حضرت سَیِّدَتُنا حفصہ بنت عبد الرحمٰن رَضِیَ اللہُ عَنہا باریک دوپٹہ اوڑھے آپ رَضِیَ اللہُ عَنہا کی خِدمَت میں حاضِر ہوئیں تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنہا نے اس دوپٹے کو پھاڑتے ہوئے اِرشَاد فرمایا: اللہ پاک نے سورۂ نُور میں جو نازِل فرمایا ہے تمہیں اس کا عِلْم نہیں؟ پھر ایک موٹا دوپٹا منگوا کر انہیں اوڑھا دیا۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے صحابیات طیبات کا دوسروں کو مختلف اعتبار سے نصیحتیں کرتے سنا۔ ہمیں بھی اس پر عمل کرنا چاہیے۔ جب بھی موقع ملے دوسروں کو نصیحت کرکے ان کی دنیا و آخرت کو بہتر کرنے کی کوشش کرتی رہا کریں۔ ربِّ کریم ہمیں اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

سنّت کی فضیلت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی

---

1 . . . طبقات کبری، ذکر ازواج رسول الله، ۴۱۲۸-عائشة بنت ابی بکر الصدیق، ۸/۵۷

فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

بیٹھنے کی چند سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں: ☆چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے۔ ☆جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہئے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔ (2) قبلہ رُخ ہو کر بیٹھیں۔ (3) ☆اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مَوْلانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: پیر و استاذ کی نشست پر ان کی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔ (4) ☆جب کبھی اِجتماع یا مجلِس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ☆جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔ (5) ☆مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین

---

1 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 . . . ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، ۴/۳۳۸، حدیث: ۴۸۲۱

3 . . . رسائلِ عطاریہ، حصہ ۲، ص ۲۲۹

4 . . . سنتیں اور آداب، ص ۱۰۰

5 . . . جامع صغیر، ص ۴۰، حدیث: ۵۵۴

بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو اسلامی بہن مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: "**سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ**" ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتی ہوں اور تیری طرف توبہ کرتی ہوں۔[1] ☆ جب والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے "**101 مَدَنی پھول**" اور "**163 مَدَنی پھول**" ھدیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، ۴/۳۴۷، حدیث: ۴۸۵۷

بیان:14 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

رَسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جُمعہ تمہارے دِنوں میں سے سب سے اَفْضَل دن ہے، اسی میں حضرت آدم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) پیدا ہوئے، اسی دن صُور پھونکا جائے گا اور اسی دن قِیامَت آئے گی، لہٰذا اس دن مجھ پر کَثْرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا دُرُودِ پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عَرض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارا دُرُودِ پاک آپ تک کیسے پہنچے گا حالانکہ آپ کے وِصال کو مُدَّت ہو چکی ہو گی؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: اللّٰہ پاک نے زمین پر اَنبیائے کِرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے جسموں کو کھانا حَرام فرما دیا ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ

1 ۔۔۔ ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة ... الخ، باب فی فضل الجمعة، ۸/۲، حدیث: ۱۰۸۵

مِّنْ عَمَلِہٖ ”مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی اور تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُنیا آزمائش کی جگہ ہے، ایک پل مصیبت ہے تو دوسرے پل راحت اور خوشیاں ہوتی ہیں یوں ہی عمر بسر ہو جاتی ہے۔ زندگی نام ہی اسی کا ہے کہ کبھی غم کا سامنا ہو تو کبھی خوشیوں کی بارش۔ کمال تب ہے جب دنیا کے غموں کی بجائے دین کی خاطر غم لاحق ہوں۔ کمال تب ہے جب دنیا کی

---

1 ... معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

خاطر نہیں دین کی خاطر قربانیاں دی جائیں۔ آج کے بیان میں ہم صحابیات اور ان کی دین کی خاطر دی گئی قربانیوں سے متعلق سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! پہلے ایک حکایت سنتی ہیں:

چہرہ لہولہان ہو گیا

اِسلام قبول کرنے سے پہلے اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت عُمَر فَارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اِیمان لانے والوں کے بَہُت خِلاف تھے۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی بہن (حضرت فاطمہ بنتِ خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا) اور ان کے شوہر حضرت سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ شروع ہی میں مسلمان ہو گئے تھے مگر یہ دونوں حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے ڈر سے اپنا اسلام پوشیدہ رکھتے تھے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو ان دونوں کے مسلمان ہونے کی خَبَر ملی تو غصّہ میں آگ بگولا ہو کر بہن کے گھر پہنچے، دروازہ بند تھا اور اندر سے قرآن پڑھنے کی آواز آرہی تھی، دروازہ کھٹکھٹایا تو حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی آواز سن کر سب گھر والے اِدھر اُدھر چُھپ گئے، بہن نے دروازہ کھولا تو حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ چِلّا کر بولے کہ اے اپنی جان کی دشمن! کیا تو نے بھی اِسلام قبول کر لیا ہے؟ پھر اپنے بہنوئی حضرت سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پر جھپٹے اور ان کی داڑھی پکڑ کر زمین پر پچھاڑ دیا اور مارنے لگے۔ انکی بہن حضرت فاطِمہ بِنتِ خَطّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اپنے شوہر کو بچانے کے لئے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو پکڑنے لگیں تو ان کو حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ایسا طَمانچہ مارا کہ کان کے جھُومَر ٹوٹ کر گر پڑے اور چہرہ خون سے رنگین ہو گیا۔ بہن نے نہایت جُرأت کے ساتھ صاف

صاف کہہ دیا کہ عمر! سن لو تم سے جو ہو سکے کر لو مگر اب ہم اِسْلام سے کبھی ہر گز ہر گز نہیں پھر سکتے۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بہن کا جو لَہولُہان چہرہ دیکھا اور ان کا جوش و جذبات میں بھرا ہوا جملہ سنا تو ایک دَم ان کا دل نَرْم پڑ گیا، تھوڑی دیر چُپ کھڑے رہے پھر کہا کہ اَچّھا تم لوگ جو پڑھ رہے تھے وہ مجھے بھی دِکھاؤ، بہن نے قرآن شریف کے ورقوں کو سامنے رکھ دیا، حضرت عمر نے سورۂ حدید کی چند آیتوں کو بغور پڑھا تو کانپنے لگے اور قرآن کی حَقّانِیَّت کی تاثیر سے دل بے قابو ہو کر تھرّا گیا۔ جب اس آیت پر پہنچے کہ: اٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ [1] یعنی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ تو پھر حضرت عمر ضَبْط نہ کر سکے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے بدَن کی بوٹی بوٹی کانپ اٹھی اور زور زور سے پڑھنے لگے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، پھر ایک دم اٹھے اور حضرت زید بن اَرْقم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے مکان پر جاکر رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دامَنِ رَحمت سے چمٹ گئے اور پھر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور سب مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے کر خانہ کعبہ میں گئے اور اپنے اِسْلام کا اِعْلَان کر دیا۔ [2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت سے یہ معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم اللہ پاک کا سچا کلام ہے، اگر کسی کے سامنے اس کی تلاوت کی جائے اور رب کی رحمت ہو جائے تو اللہ پاک سننے والے کے دل میں اپنے کلامِ پاک کے صدقے ہدایت کا نور پیدا فرما دیتا ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کی ابتدائے اسلام میں جن لوگوں نے اللہ پاک

1... پ۲۷، الحدید:۷

1... تاریخ الخلفاء، عمر بن الخطاب، فصل فی الاخبار الواردۃ فی اسلامہ، ص ۱۷، مفہوما

کے پیارے دین کو قبول کیا انہیں ہر طرح کی تکلیفیں دی گئیں تاکہ وہ اس دینِ متین سے اپنے آپ کو دور کرلیں مگر قربان جائیں ان صحابہ و صحابیات پر کہ تکالیف کو برداشت کرنا گوارا کرلیا مگر دینِ کامل واکمل کو چھوڑنا، اللہ پاک کی وحدانیت و حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کے انکار کرنے کو گوارا نہیں کیا، بلکہ جب بھی جس بھی میدان میں دینِ حق کی خاطر جانی، مالی، یا بدنی قربانیوں کی ضرورت پڑی تو صحابۂ کرام نے اپنا تن من دھن پیش کردیا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صحابۂ کرام کے ساتھ ساتھ دینِ حق کی خاطر قربانیاں دینے کے لئے صحابیات بھی ہر دم نہ صرف تیار رہا کرتیں تھیں بلکہ کئی صحابیات نے ضرورت کے وقت راہِ حق کے لئے اپنے مال، اپنی اولاد، بھائی، والد اور شوہر، یہاں تک کہ اپنی جانوں تک کا نذرانہ پیش کردیا، کئی صحابیات کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے سنگین تکلیفیں دی گئی، گھر والوں نے بھی ان پر ظلم و مصیبتوں کی نئی نئی داستانیں رقم کیں مگر اللہ پاک کی ان نیک بندیوں نے ہر تکلیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرلیا لیکن دینِ اسلام سے منہ موڑنا قبول نہیں کیا۔

آیئے! مزید ایسی صحابیات کے تذکرے و واقعات سنتی ہیں جنہوں نے اسلام کے راستے میں آنے والی ہر رکاوٹ کو ہنستے ہوئے عبور کیا۔

اسلام کی پہلی شہیدہ

ان صحابیات میں مشہور صحابی حضرت عمّار بن یاسر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی والِدہ ماجِدہ حضرتِ سیّدَتُنا سُمیّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بھی ہیں۔ یہ وہ شیر دِل خاتون ہیں جنہوں نے سب

سے پہلے اپنے خون کا نذرانہ پیش کر کے شَجَرِ اِسلَام کی جڑوں کو مَضبُوط کیا۔ انہیں اِسلام کی پہلی شہیدہ ہونے کا اِعزاز حاصِل ہوا۔

آپ رَضِیَ اللہُ عَنہا کا اسلام قبول کرنا ہی آپ کا جُرم بن گیا اور کُفر کے اندھوں نے ان پر ظُلم و سِتَم کے وہ پہاڑ توڑے کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ مَروِی ہے کہ رسولِ اَکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنہا کو اپنے بیٹے حضرت عمّار رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور شوہر حضرت سَیِّدُنا یاسِر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سمیت مکّہ شریف کے تپتے صَحرا میں تکلیفیں اٹھاتے دیکھتے تو اِرشَاد فرماتے: اے آلِ یاسِر! صَبر کرو! تمہارے لیے جنّت کا وعدہ ہے۔(1) اہلِ مکّہ بِالخُصُوص دشمنِ اسلام ابوجَہل نے ان پر ہر سِتم کیا جس طرح سے وہ بدبخت انہیں تکلیف پہنچا سکتا تھا اس نے دی۔ ایک کام یہ بھی کیا جاتا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنہا کو لوہے کی زِرہ پہنا کر سَخت دھوپ میں کھڑا کر دیا جاتا۔(2) آپ یہ سب برداشت کر لیتی تھیں مگر دین سے نہ پھرتیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا تَصَوُّر کیجئے کہ جب دھوپ کی گرمی سے لوہے کا لِباس تپنے لگتا ہو گا تو عَرَب میں سُورَج کی تَپِش اور اس پر لوہے کے آگ برساتے لِباس میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنہا کا کیا حال ہوتا ہو گا۔ مگر قُربان جایئے اس شہیدۂ اوّل کی عَظمَت و اِستِقامَت پر! آپ کے دل میں اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت اس طرح رچ بس گئی تھی کہ اتنی سَخت تکلیفوں کے

1...اصابہ، ۱۱۳۴۲، سمیہ بنت خباط، ۸/ ۲۰۹

2...اسد الغابہ، رقم: ۷۰۲۱، سمیہ ام عمار، ۷/ ۱۵۳ ماخوذا

باوُجود آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے اسلام کا دامَن نہیں چھوڑا، بلکہ ڈٹ کر اِن مُشکِل حالات کا مُقابَلہ کیا اور اس سلسلے میں ان قریشی سرداروں کی عَظَمت و برتری کا بالکل بھی لحاظ نہیں کیا جو ہر لمحہ انہیں دوبارہ کُفر کے اندھیروں میں دھکیلنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگارہے تھے، آپ کا صَبْر و اِستِقامَت سے اسلام پر ڈٹ جانا ان سردارانِ قُرَیش کے منہ پر گویا ایک طَمانچہ تھا، کیونکہ قُرَیش کی عَظَمت کا سِکّہ تو پورے عرب پر تھا اور وہ اس بات کو کیسے بَرْداشْت کرسکتے تھے کہ انہی کی آزاد کردہ ایک نادار عورت ان کی غیرت کو یوں للکارے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اس شِکَسْت کو بَرْداشْت نہ کرسکے اور آپ کے خون سے سرزمینِ عَرَب کو سَیراب کرکے اپنے تئیں آپ کا قِصّہ تمام کردیا۔

جس کا سَبَب کچھ یوں ہوا کہ ایک مرتبہ ابوجَہْل نے نیزہ تان کر انہیں دھمکاتے ہوئے کہا کہ تُو کَلِمہ نہ پڑھ ورنہ میں تجھے یہ نیزہ مار دوں گا۔ حضرت بی بی سُمَیّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے سینہ تان کر زور زور سے کَلِمہ پڑھنا شروع کردیا، ابوجَہْل نے غصّہ میں بھر کر ان کی ناف کے نیچے اس زور سے نیزہ مارا کہ وہ خون میں لت پت ہوکر گر پڑیں اور شہید ہوگئیں۔[1] اللہ پاک کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔ آمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جان دینا یا کسی کی جان لینا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بلا شُبہ حضرت سَیِّدَتُنا سُمَیّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا

1...الاستیعاب، رقم: ٣٣٩٧، سمیہ ام عمار بن یاسر، ٢/٥٣٤

دِین پر مَر مٹنے والی خواتین کی سردار ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے جس دَور میں اِسلام قبول کیا وہ وَقت بڑا اکڑا تھا، ہر طرف ظُلْم و سِتَم کی منہ زور آندھیاں چل رہی تھیں، مگر جب دین کو ایک مَضْبُوط عِمارَت کا سائبان مُیَسَّر آیا تو دین کے رکھوالے ظُلْم و سِتَم کی ان آندھیوں کے سامنے اس طرح سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑے ہو گئے کہ کُفْر کے ایوانوں میں زلزلہ برپا ہو گیا۔ چُنَانْچِہ جب دین پر مَر مٹنے کے لیے اپنی جان دینے اور کسی کی جان لینے کا مَرحلہ آیا تو مَردانِ حَق کی ہمّتوں اور ارادوں کو مَضْبُوط سے مَضْبُوط تر بنانے میں جو کردار صَحَابِیّاتِ طَیِّبَات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ نے ادا کیا وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ اس لیے کہ جب بھی کفّار کی یلغار کے وَقت بَرسرِ پیکار عاشقانِ مصطفےٰ کے قَدَم لڑکھڑائے یا کبھی کسی مَوْقَع پر انہوں نے کمزوری دِکھائی تو اِسْلَام کی یہ اَوَّلین و بہادر خواتین میدانِ جِہاد میں اس طرح کُودیں کہ باطِل کو ہمیشہ اپنے منہ کی کھانا پڑی۔

شکاری خود شکار ہو چلے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صَحَابِیّاتِ طَیِّبَات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ نے دین کی خاطِر جو تکالیف بَرْدَاشْت کیں بسا اَوقات ان کا یہ تکالیف سہنا دوسروں کے قبولِ اسلام کا سبب بھی بن گیا۔ چُنَانْچِہ مَرْوِی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ شریک رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے دل میں جب اسلام کی عَظَمَت نے بسیرا کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو یہ فِکْر دامَن گیر ہوئی کہ یہ خود تو نجاتِ اُخْرَوِی پا جائیں گی مگر ان کی جاننے والیاں کہیں جہنّم کا ایندھن نہ بن جائیں۔ چُنَانْچِہ انہوں نے اپنی جاننے والیوں کو بھی جہنّم کا ایندھن بننے سے بچانے کے لیے رات دن کوششیں شروع فرما دیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بڑی خاموشی اور

اِسْتِقَامَت سے قریش کی خواتین تک نیکی کی دَعْوَت پہنچایا کرتی تھیں، اَہلِ مکّہ کو جب خَبَر ہوئی تو انہوں نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو پکڑ لیا اور کہنے لگے: اگر ہمیں تمہارے قبیلے کا لِحَاظ نہ ہوتا تو تمہیں سَخْت سزا دیتے لیکن اب ہم تمہیں (یہاں اپنے پاس مکّہ میں نہیں رہنے دیں گے بلکہ) مسلمانوں کے پاس (مدینہ طیبہ) پہنچا کر ہی دَم لیں گے۔ لہٰذا اُنہوں نے اِنہیں ایک ایسے اُونٹ پر سوار کیا جس پر کوئی کجاوہ تھا نہ کوئی کپڑا اور زین وغیرہ۔ مزید یہ کہ جب بھی وہ کسی مَقام پر پڑاوَ ڈالتے تو انہیں باندھ کر دھوپ میں ڈال دیتے اور خود سائے میں جا کر بیٹھ جاتے۔ مسلسل تین دن تک ان کی یہی حَالَت رہی، وہ انہیں نہ کچھ کھلاتے نہ پلاتے۔

قُربان جائیں ان کی اِسْتِقَامَت پر! انہوں نے عَرَب کی اس چِلْچِلاتی دھوپ میں سَفَر کی تکلیفوں کے عِلاوہ بھوک پیاس کی سختیاں بھی جھیلیں مگر لمحہ بھر کے لیے بھی صَبْر کا دامَن اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ آخر جب یہ اپنے ہوش سے بیگانہ ہونے لگیں تو رَحْمَتِ خداوندی نے آگے بڑھ کر انہیں اپنی آغوش میں لے لیا اور ان پر کَرَم کی ایسی بارش برسائی کہ ان پر ظُلْم و سِتَم کرنے والے خود تائب ہو کر مسلمان ہو گئے گویا شکاری خود شکار ہو گئے۔

ہوا کچھ یوں کہ ایک دن جب قافلے والوں نے ایک جگہ پڑاوَ ڈالا اور انہیں باندھ کر حَسْبِ مَعْمُول دھوپ میں ڈال کر خود سائے میں چلے گئے تو اچانک انہوں نے اپنے سینہ پر کسی چیز کی ٹھنڈک مَحْسُوس کی، دیکھا تو وہ پانی کا ایک ڈول تھا جو آسمان کی وسعتوں سے نمودار ہوا تھا۔ انہوں نے بے تابی سے ابھی تھوڑا سا پانی پیا تھا کہ وہ

بلند ہو گیا، کچھ دیر بعد ڈول پھر آیا انہوں نے اس بار بھی تھوڑا سا ہی پانی پیا تھا کہ اسے پھر اٹھا لیا گیا۔ کئی بار ایسا ہوا، جب تھوڑا تھوڑا کر کے پانی ان کے جِسْم میں گیا تو یہ قدرے جان میں آگئیں اور پھر وہ ڈول سارے کا سارا ہی ان کے حوالے کر دیا گیا، انہوں نے خوب سیر ہو کر پیا اور باقی پانی اپنے جِسْم اور کپڑوں پر اُنڈیل لیا۔

جب وہ لوگ آئے، ان پر پانی کا اَثَر پایا اور انہیں اَچّھی حالَت میں دیکھا تو پوچھنے لگے: کیا تم نے کھل کر ہمارے مشکیزوں سے پانی پیا ہے؟ انہوں نے اِنْکار کرتے ہوئے جب انہیں اَصْل ماجرا بتایا تو انہیں قطعاً یقین نہ آیا، البتہ! کہنے لگے کہ اگر تم سچی ہو تو پھر تمہارا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ لہٰذا جب انہوں نے اپنے مشکیزوں کو دیکھا اور انہیں ایسے ہی پایا جیسے انہوں نے چھوڑے تھے تو وہ سب مسلمان ہو گئے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گھبرائیے مت!

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! بغیر ہمّت ہارے آپ بھی خوب خوب انفرادی کوشش کرتی رہئے اور اِس ضِمْن میں اگر کوئی بھی تکلیف پہنچے تو صَبْر کا دامَن ہاتھ سے مَت چھوڑیئے بلکہ آنے والی مصیبت پر ہمیشہ صَحابِیّاتِ طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کی ان تکلیفوں اور اَذِیَّتوں کو یاد کر لیجئے جو انہوں نے راہِ خُدا میں بَرْداشت کیں اور کبھی بھی صَبْر کا دامَن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ ان صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کے صَدْقے خُدا کا کَرَم ہو گا اور آپ کا ان تکالیف پر صَبْر کرنا آپ کے لیے بہت

1 ... معرفة الصحابه، رقم: ۴۱۱۲، ام الشریک الدوسیه، ص ۳۵۱۸، حدیث: ۷۹۶۷ مفهوما

بڑی بھلائی کا سبب ہو گا۔

یاد رکھئے! دِیْنِ اِسْلَام قُربانیوں سے پھیلا ہے، ہم تو مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئیں، دنیا میں آتے ہی کانوں میں اَذان گونجی، ہر طرح کی مذہبی آزادی مُیَسَّر، کوئی نَماز سے روکنے والا نہ کوئی کَلِمہ پڑھنے پر ظُلْم ڈھانے والا۔ یہ سب نعمتیں انہی نُفُوسِ قُدْسِیَہ کی قُربانیوں کا نتیجہ ہیں جنہوں نے اپنا سب کچھ لُٹا دیا مگر دین پر آنچ نہ آنے دی، بِلاشُبہ ان سب کی قُربانیوں کو کسی صُورَت فَرامَوش نہیں کیا جا سکتا کہ جو قومیں اپنے مُحْسِنوں کو بھول جاتی ہیں زوال ان کا مُقَدَّر ٹھہر تا ہے۔

راہِ خدا میں کیسی چیز پیش کی جائے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خَیر و بھلائی حاصِل کرنے کا ایک بَہُت بڑا ذریعہ یہ بھی ہے کہ راہِ خُدا میں ہمیشہ ایسی چیز کا نذرانہ پیش کیا جائے جو پسندیدہ و مَحْبُوب ہو۔ جیسا کہ اللہ پاک نے خود ہماری اس مُعَامَلے میں رَہنُمائی کچھ یوں فرمائی ہے، چنانچہ پارہ 4 سورہ آلِ عمران کی آیت نمبر 92 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: تم ہر گز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خُدا میں اپنی پیاری چیز نہ خَرْچ کرو۔ (پ ۴، آل عمران: ۹۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب صَحَابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ کی راہِ خُدا میں مال اور خاندان کے حوالے سے دی جانے والی چند قُربانیاں مُلَاحَظہ کرتی ہیں: چنانچہ

کنگن حکمِ سرکار پر قربان

ایک صحابیہ بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوئیں تو ان کے ہاتھ میں سونے کے دو بڑے بڑے کنگن تھے جنہیں دیکھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافْت فرمایا: کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ عَرْض کی: نہیں! اِرشاد فرمایا: تو کیا یہ پسند کرتی ہو کہ قِیامَت کے دن اللہ پاک تمہیں (ان کی زکوٰۃ نہ دینے کے سَبَب) آگ کے کنگن پہنائے؟ یہ سن کر اس نیک بَخْت صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے فوراً وہ کنگن اُتار کر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَت میں پیش کرتے ہوئے عَرْض کی: یہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ہیں۔[1]

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! ان صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی عَظْمَت پر قربان! جیسے ہی سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ حق ترجمان سے حُکْمِ شَرِیْعَت اور عَذابِ الٰہی کی وَعِید سنی، فوراً کنگن رَسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَدَموں میں پیش کر دیئے۔ صَحَابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کی سیرت کا مُطَالَعَہ کرنے سے یہ بات مَعْلُوم ہوتی ہے کہ راہِ خُدا میں مال خَرْچ کرنے میں انہوں نے کبھی بھی ٹال مَٹول سے کام نہ لیا، بلکہ ان کے پیشِ نَظَر ہمیشہ رَضائے خُداوندی کا حُصُول رہا اور بسا اَوقات وہ مال و دولت کی فراوانی کو اپنے لیے بوجھ مَحْسُوس کیا کرتیں۔ چُنَانْچِہ

ایک رِوایَت میں ہے کہ ایک بار اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے قرابت دار حضرت سَیِّدُنا مُنْکَدِر بن عبداللہ رَحمۃُ اللہ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی

1 . . . ابوداود، کتاب الزکوۃ، باب الکنز ماھو...الخ، ۲/۱۳۷، حدیث: ۱۵۶۳

خِدْمَت میں حاضِر ہو کر اپنی کسی حاجَت کا ذِکْر کیا، (اس وَقْت آپ کے پاس کچھ نہ تھا، چُنَانْچِہ) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے ان سے فرمایا: جو کچھ بھی مجھے ملا میں سب سے پہلے آپ کو ہی بھیجوں گی۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کسی نے دس ہزار دِرْہَم آپ کی خِدْمَت میں پیش کئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اپنے آپ سے فرمانے لگیں: اے عائشہ! کس قَدْر جَلْد تمہیں مال کی آزمائش میں مُبْتَلا کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا فوراً وہ تمام دِرْہَم حضرت سَیِّدُنا مُنْکَدِر بن عبد اللّٰہ رَحِمَہُ اللّٰہ کو بھجوا دیئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ صحابیات اپنی جان اور مال کی قربانی کے لئے ہر دم تیار رہتی تھیں، یہاں تک کہ اگر ہزاروں روپے بھی ہاتھ میں آتے تو وہ اللّٰہ پاک کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کی راہ میں غریبوں مسکینوں، محتاجوں، یتیموں، ناداروں اور بیواؤں میں تقسیم کر دیا کرتی تھی، مگر آج ہماری ایک تعداد ہے جو خیرات کرنے سے کتراتی ہے، بلکہ ایک تعداد تو عید الاضحیٰ پہ کی جانے والی قربانی کا گوشت تک اپنے گھروں میں اسٹور کر لیتی ہے مگر کسی کو دینا گوارا نہیں، خود سے تقسیم کرنا تو دور اگر کوئی مستحق سائل گوشت مانگنے دروازے پر آجائے تو اسے جھڑک کر بھگا دیا جاتا، اگر خیر سے تقسیم کرنے پر آجائیں تو کوشش ہوتی ہے کہ گوشت کا عمدہ حصہ بچا لیا جائے اور ہڈیاں، چربی یا وہ ٹکڑے جو نہ کھائے جا سکیں انہیں تقسیم کیا جاتا ہے، ابھی ابھی ہم نے سنا کہ اللّٰہ کریم قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

1 . . . صفة الصفوة، محمد بن المنكدر...الخ، المجلد الاول، ۹۷/۲

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ (پ۴، آل عمران: ۹۲) ترجمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خُدا میں اپنی پیاری چیز نہ خَرچ کرو۔

تفسیر خازن میں اس آیت کی تفسیر میں بھلائی سے مراد تقویٰ اور فرمانبرداری ہے اور خرچ کرنے کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا کہ "یہاں خرچ کرنے میں واجب اور نفلی تمام صدقات داخل ہیں۔ امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: جو مال مسلمانوں کو محبوب ہو اسے رضائے الٰہی کے لیے خرچ کرنے والا اس آیت کی فضیلت میں داخل ہے خواہ وہ ایک کھجور ہی ہو۔ [1]

مجھے شکر محبوب ہے

حضرت عمر بن عبدالعزیز رَضِیَ اللہُ عَنْہُ شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا: اس کی قیمت صدقہ کیوں نہیں کر دیتے؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: شکر مجھے محبوب ہے، میں چاہتا ہوں کہ اللہ پاک کی راہ میں اپنی پیاری چیز خرچ کروں۔ [2]

سبحٰن اللہ! کیا جذبہ تھا ہمارے اسلاف کا، اپنی پسند کی چیز صدقہ و خیرات کرنے میں کس قدر آگے تھے مگر آج ہم یا تو صدقہ و خیرات کرتی ہی نہیں، اور اگر کرتی ہیں تو کوشش ہوتی ہے کہ وہ چیز جو یا تو زائد ہے یا ہمیں پسند نہیں یا سرے سے قابلِ استعمال ہی نہیں وہ بطور صدقہ دے دی جائے۔ کاش کہ ہمیں بھی ہمارے اسلاف جیسا جذبہ نصیب ہو جائے، اللہ کریم ہمارے حال پر کرم فرمائے۔ اور ہمیں

---

1 ... تفسیر خازن، پ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۹۲، ۱/۲۷۲

2 ... تفسیر مدارک، پ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۹۲، ص ۱۷۲

اپنی محبوب اور پسندیدہ چیزیں راہِ خدا میں دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

باپ، بھائی اور شوہر کی قربانی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اسلام کی خاطر صحابیات کی قربانیوں سے متعلق سن رہی تھیں کہ دین کو ضرورت پڑنے پر کس کس انداز میں ان نیک سیرت خواتین نے قربانیاں پیش کیں آیئے! اسی طرح کا ایک اور واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

منقول ہے کہ غزوۂ اُحد کے مَوْقَع پر جب یہ شیطانی اَفواہ پھیلی کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شہید ہوگئے ہیں۔ یہ افواہ سن کر قبیلہ بنی دِینار کی ایک صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا جذبات پر قابو نہ رکھ پائیں اور اپنے گھر سے نِکل کر میدانِ جنگ کی طرف چل پڑیں، راستے میں انہیں ان کے باپ، بھائی اور شوہر کی شَہادت کی خَبَر ملی مگر انہوں نے کوئی پَروا نہیں کی اور لوگوں سے یہی پوچھتی رہیں: یہ بتاؤ! میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے ہیں؟ جب انہیں بتایا گیا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر طرح سے بخیریت ہیں تو بھی ان کی تَسلّی نہ ہوئی اور کہنے لگیں: تم لوگ مجھے ان کی زیارت کرادو۔ جب لوگوں نے انہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب لے جا کر کھڑا کر دیا اور انہوں نے جَمالِ نبوّت کو دیکھا تو بے اِختیار زبان سے یہ جُملہ نِکل پڑا: کُلُّ مُصِیْبَۃٍ بَعْدَکَ جَلَلٌ۔ یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہوتے ہوئے ہر مصیبت ہیچ (معمولی) ہے۔

بڑھ کر اُس نے رُخِ اَنْور کو جو دیکھا تو کہا! تو سَلامَت ہے تو پھر ہیچ ہیں سب رَنْج و اَلَم
میں بھی اور باپ بھی شوہر بھی بَرادَر بھی فِدا اے شہِ دیں! ترے ہوتے کیا چیز ہیں ہم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صبر وایثار کی اعلیٰ مثال

صَحابِیّاتِ طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ نے بارگاہِ رِسالَت سے دین کی خاطِر قُربانیوں اور پھر ان پر صَبْر واِسْتِقامَت کا جو جذبہ پایا تھا، یہ انہیں پاک بی بیوں کا حِصّہ تھا کہ وہ راہِ خُدا میں اپنے عزیزوں کی مُثْلہ شُدہ لاشوں (یعنی جس لاش کے ناک، کان اور دیگر اَعْضا وغیرہ کاٹ دیئے جائیں، اس) کو دیکھ کر بھی کمال صَبْر کا مُظاہرہ کرتیں۔ چُنانچہ جب میدانِ اُحد میں حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بڑی بے دردی سے شہید کیا گیا اور ان کے ناک کان وغیرہ کاٹ کر لاش مُبارک کی بے حرمتی کی گئی تو آپ کی بہن حضرت صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کفن لے کر حاضِر ہوئیں تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں آگے آنے سے مَنْع کرنے کا حُکْم اِرشاد فرمایا، کہ کہیں آپ اپنے بھائی کی حالَت دیکھ کر صَبْر کا دامَن ہاتھ سے کھو نہ بیٹھیں۔ چُنانچہ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے بیٹے حضرت سَیِّدُنا زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے آپ سے عَرْض کی: امّی جان! اللہ پاک کے مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کو واپَس جانے کا فرما رہے ہیں۔ اس پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے کہا: مجھے خَبَر مل چکی ہے کہ میرے بھائی کا مُثْلہ کیا گیا ہے، چونکہ ایسا راہِ خُدا میں ہوا ہے، اس لیے میں اس سے راضی ہوں اور صَبْر کروں گی، اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ لہٰذا انہیں آگے جانے کی اِجازَت مل گئی[1] اور جب

1...الاصابہ، رقم: ۱۱۴۱۱، صفیہ بنت عبد المطلب، ۸/۲۳۶ ملخصا

حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو کفن پہنانے لگے تو حضرت سَیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اس مَوْقَع پر ایسے اِیثار کا مُظاہرہ کیا جو رہتی دنیا تک اِنْ شَآءَ اللّٰہ سنہرے حُرُوف سے لکھا جاتا رہے گا اور وہ یہ کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اپنے عزیز بھائی کے کَفَن کے لیے دو کپڑے لائی تھیں مگر جب آپ کو کَفَن پہنایا گیا تو آپ کے ساتھ دَفْن ہونے والے صحابی کے کَفَن کے لیے کوئی کپڑا مُیَسَّر نہ تھا، چُنَانْچِہ آپ نے ایک کپڑا اس صحابی کو دیدیا اور ایک کپڑے سے اپنے بھائی کو کَفَن دیا۔ (1)

آج دین کیا چاہتا ہے؟

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! صَحابِیّاتِ طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کی مَذْکُورہ بالا قُربانیوں سے ہمیں دَرْس حاصِل کرنا چاہیے، آج دنیا کے اَکْثَر خِطّوں میں بسنے والے کروڑوں مسلمانوں کو اس قَدْر آسانیاں مُیَسَّر ہیں کہ دِیْنِ اِسْلَام ان میں سے کسی سے گھر بار چھوڑنے کا تقاضا کرتا ہے نہ کسی سے خون کا نذرانہ مانگتا ہے، آج کسی کو دین کیلئے بہن بھائیوں اور دیگر اَعِزّا و اَقْرِبا کی ہمیشہ کے لیے جُدائی بَرْدَاشْت کرنے کی حاجت ہے نہ دِین کی خاطِر ہجرت کرکے دِیارِ غیر کی تکلیفیں جھیلنے کی کوئی ضَرورت۔ بلکہ آج دین کا ہم سے صرف اور صرف یہ تقاضا ہے: ☜ کسی طرح ہم اس کی خاطِر وَقْت کی قُربانی دینے والیاں بن جائیں۔ ☜ کسی طرح ہم صِراطِ مستقیم پر چلنے والیاں بن جائیں۔ ☜ کسی طرح ہم اپنے گھر والوں کو صِراطِ مستقیم پر چلانے والیاں بن جائیں۔ ☜ کسی طرح ہم دُنْیَوی فُضُول رسم و رِواج کو قُربان کرنے والیاں بن جائیں۔ ☜ کسی طرح

1 ... مسند امام احمد، مسند الزبیر بن العوام، ۱/۳۵۷، حدیث: ۱۴۱۸ ماخوذا

ہم گناہوں سے قَطعِ تَعَلُّق کرنے والیاں بن جائیں۔ ☜ کسی طرح ہم اپنے غُرُور و تکبُّر اور اَنا کا گلا گھونٹنے والیاں بن جائیں۔ ☜ کسی طرح ہم عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دَعْوتِ اِسلامی کے مَدَنی مَاحَول سے وَابَستہ ہو کر اپنی آخِرت کو سنوارنے کی فِکْر کرنے والیاں بن جائیں۔ ☜ کسی طرح ہم جھوٹ اور غیبت جیسی دیگر جہنّم میں لے جانے والی باتوں کے خِلاف جنگ کو جاری رکھنے والیاں بن جائیں۔ ☜ کسی طرح ہم حَسَد وغیرہ جیسے مُہلِک گناہوں سے بچنے والیاں بن جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صلح کرنے کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے صلح کرنے کے آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔

☆مسلمانوں کے درمیان صُلح کروانا سُنّتِ اِلٰہیہ ہے۔[(1)] ☆حدیثِ پاک میں ہے: مخلوق میں صُلح کرواؤ، کیونکہ اللہ کریم بھی بروزِ قیامت مسلمانوں میں صُلح کروائے گا۔[(2)] ☆مسلمانوں کے درمیان پیار و مَحبّت پیدا کرنا اور صُلح کروانا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی (بھی) سُنّت ہے۔[(3)] ☆ ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَوس و خَزرَج دو قبیلوں کے درمیان صُلح کروائی۔[(4)] ☆تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اِس میں گناہ نہیں: (1) جب ظالم ظلم کرنا چاہتا ہو اُس کے

---

1 ... فیصلہ کرنے کے مدنی پھول، ص۳۱

2 ... مستدرک، کتاب الاھوال، باب اذالم یبق من الحسنات ... الخ، ۵/۷۹۵، حدیث: ۸۷۵۸

3 ... تفسیر صراط الجنان، پ۴، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۰، ۲/۱۹ ماخوذا

4 ... تفسیر در منثور، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۰، ۲/۲۷۹ ماخوذا

ظلم سے بچنے کے لیے بھی جائز ہے۔ (2)دو اسلامی بہنوں میں اِختلاف ہے اور یہ اُن دونوں میں صُلح کرانا چاہتی ہے، مثلاً ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمہیں اچھا جانتی ہے، تمہاری تعریف کرتی تھی یا اُس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے اور دوسری کے پاس بھی اِسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت (دشمنی) کم ہو جائے اور صُلح ہو جائے۔ (3)(شوہر اپنی) بیوی کو خوش کرنے کے لیے کوئی بات خلافِ واقع کہہ دے۔[1] ☆جو شخص لوگوں کے درمیان صُلح کرواتا ہے اللہ پاک اُسے ہر کَلِمَہ کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اُس کے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے۔[2] ☆سب سے افضل صَدقہ رُوٹھے ہوئے لوگوں میں صُلح کرا دینا ہے۔[3] ☆عمدہ اَخلاق اور اچھے اعمال میں سے لوگوں میں صُلح کروانا بھی ہے۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اہلسنّت کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . بہار شریعت، ۳/ ۵۱۷، حصہ: ۱۶ بتغیر

2 . . . الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی اصلاح بین الناس، ۳/ ۳۲۱، حدیث: ۹ ملتقطا

3 . . . الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی اصلاح بین الناس، ۳/ ۳۲۱، حدیث: ۶

4 . . . احیاء العلوم، ۲/ ۲۶۶ ماخوذا

بیان:15 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله
اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

دُرُود شریف کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرتِ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دُعا زمین و آسمان کے درمیان روکی جاتی ہے جب تک تُو اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود نہ بھیجے بلند نہیں ہو پاتی۔ (1)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ'' مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ... ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی... الخ، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۶

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

3 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذوالحجۃ الحرام کا مقدس مہینا اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارشیں برسا رہا ہے، اس ماہ کی **18 تاریخ** کو زبانِ مصطفٰے سے جنت کی خوش خبری پانے والے، صحابیت کا شرف پانے والے، رسولِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک کے بعد دوسری شہزادی سے نکاح کا شرف پانے والے، انتہائی ظالمانہ طریقے سے شہید ہونے والے، بہت زیادہ سخاوت فرمانے والے، اسلامی لشکروں کی مالی مدد کرنے والے، دو ہجرتیں فرمانے والے، قرآنِ کریم کو جمع کرنے والے، مہمان نوازی فرمانے والے، قبولِ اسلام کے بعد مشکلیں برداشت

کرنے والے، اسلام کی خاطر سب کچھ قربان کرنے والے، صبر و شفقت فرمانے والے، بہت زیادہ شرم وحیا کرنے اور غریبوں سے بہت محبت فرمانے والے، اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے، مومنوں کے امیر، تیسرے خلیفۂ راشد حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا یومِ شہادت ہے اور عنقریب یہ دن آنے والا ہے، اسی مناسبت سے آج ہم ان کی شان و عظمت، عبادت وریاضت اور سخاوت کے چند ایمان افروز واقعات سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ آیئے! امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اہلِ بیتِ کرام سے محبت کا ایک بے مثال واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اہلِ بیت سے محبت

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: ایک بار رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر والوں نے چار (4) دن تک کچھ نہ کھایا حتی کہ بچے بے چین ہونے لگے، نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور فرمایا: کیا میرے بعد تم لوگوں نے کوئی چیز پائی؟ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اگر اللہ پاک آپ کے دستِ مبارک سے نہ لائے تو کہاں سے آئے گی؟ یہ سن کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وُضو فرمایا اور مسجد تشریف لے گئے، کبھی ایک جگہ نماز ادا فرماتے اور دعا کرتے تو کبھی دوسری جگہ نماز ادا فرماتے اور دعا کرتے۔ دن کے آخری حصے میں امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حاضر ہوئے اور داخل ہونے کی اجازت طلب کی، (اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں:) میں نے چاہا کہ ان سے ہمارا یہ معاملہ چھپا رہے لیکن پھر سوچا کہ یہ مالدار مسلمانوں میں

سے ہیں، ہو سکتا ہے کہ اللہ کریم نے انہیں اہلِ بیت کی خیر خواہی کیلئے بھیجا ہو۔ میں نے انہیں اجازت دی تو وہ اندر آئے اور کہا: اُمّی جان! نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کہاں ہیں؟ میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ یہ سُن کر امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رونے لگے اور کہنے لگے دنیا کی خرابی ہو، اے اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن! آپ نے مجھے، عبدالرحمن بن عَوف، ثابِت بن قیس اور دیگر مالدار مسلمانوں کو اپنی اس حالت کی خبر کیوں نہ کی؟ پھر آپ باہر تشریف لائے، آٹا، گندم اور کھجور کے تھیلے، ایک کھال اُتری ہوئی بکری اور ایک تھیلی بھیجی، جس میں 300 درہم تھے۔ پھر فرمایا: یہ سب سامان جلدی میں بھیجا ہے، بعد میں روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت بھی لے آئے اور فرمایا: آپ یہ کھالیجئے اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کیلئے بھی رکھ دیجئے، پھر مجھے قسم دے کر کہا: آئندہ جب بھی ایسا معاملہ ہو تو مجھے ضرور خبر دیجئے گا، تھوڑی دیر بعد رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی تشریف لے آئے اور پوچھا: اے عائشہ! کیا میرے بعد تم لوگوں نے کوئی چیز پائی ہے، میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے عِلْم تھا کہ آپ ربِّ کریم کی بارگاہ میں دعا کیلئے باہر تشریف لے گئے ہیں اور مجھے یہ بھی عِلْم تھا کہ ربِّ کریم آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعا کو رَدّ نہیں فرمائے گا۔ فرمایا: تم لوگوں کو کیا ملا؟ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے عرض کی: اتنا آٹا، گندم، کھجور، ایک کھال اُتری بکری، 300 درہم کی تھیلی، روٹیاں اور بھنا ہوا گوشت۔ فرمایا: یہ کس کی طرف سے آیا ہے؟ میں نے عرض کی: حضرت عثمان (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کی طرف سے، وہ خود ہی آئے تھے، جب میں نے انہیں سارا واقعہ

بتایا تو رونے لگے، دنیا کی بُرائی بیان کی اور مجھے قسم دی کہ آئندہ ایسی حالت میں مبتلا ہونے کی میں انہیں ضرور خبر دوں۔ یہ سُن کر رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مسجدِ نبوی میں تشریف لے گئے اور بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اُٹھا کر امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کیلئے 3 بار یوں دعا کی: **"اے اللہ پاک! میں عثمان سے راضی ہوں، تُو بھی ان سے راضی ہو جا۔"** (1)

اللہ سے کیا پیار ہے عثمانِ غنی کا
محبوبِ خدا یار ہے عثمانِ غنی کا
اللہُ غنی حد نہیں انعام و عطا کی
وہ فیض پہ دربار ہے عثمانِ غنی کا
جو دل کو ضیاء دے جو مقدر کو جِلائے
وہ جلوۂ دیدار ہے عثمانِ غنی کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! جس کو جو ملتا ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے ہی مِلا کرتا ہے۔ اگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چاہتے تو سونے (Gold) کے پہاڑ آپ کے ساتھ ساتھ چلتے لیکن آپ نے خود ہی آخرت کو دنیا پر ترجیح دی اور کئی کئی دن ایسے گزرے کہ کھانے پینے کو کچھ نہ ہوتا،

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

1... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مسلسل کئی راتیں بھوک کو شرف بخشتے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اہلِ خانہ کو رات کی روٹی نہ ملتی اور اکثر "جَو شریف" کی روٹی کھاتے۔(1)

کبھی جو کی موٹی روٹی تو کبھی کھجور پانی ترا ایسا سادہ کھانا مدنی مدینے والے

تری سادگی پہ لاکھوں تری عاجزی پہ لاکھوں ہوں سلام عاجزانہ مدنی مدینے والے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بھوک شریف آپ کے اپنے اختیار کرنے سے تھی، اُمّت کو سکھانا تھا کہ مصیبتوں اور تکلیفوں میں بے صبری نہیں کرنی چاہیے، شکوہ و شکایت اور بے صبری کے قریب بھی نہیں جانا چاہیے بلکہ ربِّ کریم کی عبادت میں مزید اضافہ کرنا چاہیے، جیسا کہ خود نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک عمل سے معلوم ہوا! کھانے کے لئے کچھ بھی نہ ہونے کے باوجود آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نوافل ادا کرنے اور دعا مانگنے میں مصروف ہوگئے۔ افسوس! کئی نادان اسلامی بہنیں چھوٹی چھوٹی آزمائشوں پر شکوہ شکایت اور چیخ و پکار کرتی ہیں، حالانکہ دنیا میں تکلیف برداشت کرنے اور آزمائشوں پر صبر کرنے والے لوگ قیامت کے دن بہت زیادہ خوشحال ہوں گے۔ اللہ کریم ہمیں مصیبتوں اور آزمائشوں پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سیرت کے متعلق مزید واقعات بھی سنیں گی مگر اس سے پہلے آپ کا مختصر

---

1 . . . ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی معیشۃ النبی و اھل، ۴/۱٦۰، حدیث: ۲۳٦۷

تعارف سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا مختصر تعارف

☆ امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا نام "عُثمان" اور کُنْیَت "ابو عَمْرو" ہے۔ ☆ "اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن، ذُوالنُّوْرَیْن (یعنی دو نور والا)، کامِلُ الْحَیاءِ وَ الْاِیْمان، (حیا اور ایمان میں کامل)، جامِعُ القرآن (قرآن جمع کرنے والے)، سَیِّدُ الْاَسْخِیَاء (سخیوں کے سردار)، عثمان باحیا وغیرہ آپ کے مشہور (Famous) القابات ہیں۔ [1] ☆ مگر آپ کے تمام القابات میں سے "ذُوالنُّوْرَیْن" (یعنی دو نور والا) زیادہ مشہور ہے۔ ☆ اس لقب کی زیادہ مشہور وجہ یہ ہے کہ آپ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے حُضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیاں حضرت رُقَیّہ اور حضرت اُمِّ کُلْثُوم رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا آئیں، ☆ اسی وجہ سے آپ کو "ذُوالنُّوْرَیْن" (یعنی دو نور والا) کہا جاتا ہے۔ [2]

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا ہو مبارک تم کو ذُوالنُّوْرَیْن جوڑا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۶)

مختصر وضاحت: یعنی امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو بارگاہِ رسالت سے دو نورانی چادریں عطا کی گئیں یعنی حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیاں حضرت رُقَیَّہ و اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا یکے بعد دیگرے آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے نکاح میں آئیں۔ اے دو

1...کراماتِ عثمانِ غنی، ص۵، ۳، ۱۱

2...تہذیب الاسماء، باب العین والثاء المثلۃ، ۱/۲۹۷

نور والے پیارے صحابی! یہ نورانی جوڑا آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔

✯ آپ خلفائے راشدین میں تیسرے خلیفہ ہیں۔(1) ✯ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کوششوں سے اسلام لائے اور اسلام قبول کرنے والوں میں آپ کا شمار چوتھے نمبر پر ہوتا ہے، چنانچہ آپ خود ارشاد فرماتے ہیں: اِنِّیْ لَرَابِعُ اَرْبَعَۃٍ فِی الْاِسْلَامِ یعنی میں اسلام قبول کرنے والے 4 اشخاص میں سے چوتھا ہوں۔(2) ✯ 18 ذوالحجۃ الحرام سن 35 ہجری میں جمعہ کے دن روزے کی حالت میں تقریباً 82 سال کی عمر پا کر نہایت مظلومیت کے ساتھ شہید ہوئے۔(3) ✯ حضرت جُبَیْر بن مُطْعِم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے **نمازِ جنازہ** پڑھائی۔ ✯ آپ جَنَّتُ الْبَقِیْع میں آرام فرما رہے ہیں۔(4)

دُرِّ منثور قرآں کی سِلک بَہی　　زَوجِ دو نور عِفت پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمان صاحبِ قمیصِ ہدیٰ　　حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۱۲)

پہلے شعر کی وضاحت: امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہ عظیم صحابی ہیں، جنہوں نے قرآنِ کریم کے بکھرے ہوئے موتیوں یعنی آیاتِ قرآنیہ کو نہایت عمدگی سے ایک لڑی میں پرو دیا یعنی انہیں ایک جگہ جمع کر دیا۔ دو پاکیزہ نوروں

1... جنتی زیور، ص۱۸۲ ملخصاً

2... معجم کبیر، ۱/۸۵، حدیث: ۱۲۴، اسد الغابۃ، عثمان بن عفان، ۳/۶۰۶ ملخصاً

3... الاصابۃ، ۴/۳۷۹ ماخوذا

4... اسد الغابۃ، عثمان بن عفان، ۳/۶۱۴-۶۱۶ ملخصاً

یعنی نور والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیوں کے شوہر پر لاکھوں سلام ہوں۔

دوسرے شعر کی وضاحت: امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے خلافت و ہدایت کی مبارک قمیص پہنی ہوئی تھی اور آپ نے شہادت کا جنتی لباس پہنا ہوا تھا یعنی آپ کو شہادت کا مرتبہ حاصل ہوا۔ آپ پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عثمانِ غنی کے پاکیزہ اوصاف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیر المؤمنین حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بہت ساری خوبیوں والے تھے، کون سا ایسا نیک وصف ہے جو آپ کی ذات میں نہ پایا جاتا ہو۔ چنانچہ ☜ حضرت عثمانِ غنی خوفِ خدا والے تھے۔ ☜ حضرت عثمانِ غنی شرم و حیا والے تھے۔ ☜ حضرت عثمانِ غنی ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ ☜ حضرت عثمانِ غنی نرم دل تھے۔ ☜ حضرت عثمانِ غنی نرم گُفتار تھے۔ ☜ حضرت عثمانِ غنی راہِ خدا میں قربان کرنے کے لیے اپنے گھر بار، جان اور اولاد کی بھی پروا نہیں کرتے تھے۔ ☜ حضرت عثمانِ غنی راہِ خدا میں کثرت سے مال صدقہ کیا کرتے تھے۔ ☜ حضرت عثمانِ غنی حقیقی عبادت گزار تھے۔ ☜ حضرت عثمانِ غنی کی ساری زندگی زُہد و تقویٰ سے معمور تھی۔ ☜ حضرت عثمانِ غنی کی آنکھیں اکثر خوفِ خدا سے تر رہتی تھیں۔ ☜ حضرت عثمانِ غنی دوسروں کو بھی تقویٰ و پرہیز گاری کا درس دیا کرتے تھے۔ ☜ حضرت عثمانِ غنی ایسے پرہیز گار تھے کہ جو آپ کی صحبت میں رہتا وہ بھی پرہیز گار بن جاتا تھا۔ ☜ حضرت عثمانِ غنی دوسروں سے خوفِ خدا والی باتیں سنا

کرتے تھے۔ حضرت عثمانِ غنی ہمیشہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہتے تھے۔ حضرت عثمانِ غنی عاجزی و انکساری کے پیکر تھے۔ حضرت عثمانِ غنی نے دین کی سربلندی کے لیے خدمات انجام دی ہیں۔ حضرت عثمانِ غنی ایک ناقابلِ فراموش شخصیت تھے۔ حضرتِ عثمان ایک عہد ساز شخصیت تھے۔ اللہ کریم حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے صدقے ہمیں بھی تقویٰ و پرہیزگاری والی زندگی نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا شمار ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے جنہیں قبولِ اسلام کے بعد کئی مصیبتوں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ نے استقامت کا پہاڑ بن کر ان تمام تر پریشانیوں اور تکلیفوں کا سامنا کیا، چنانچہ

حضرت عثمانِ غنی کی ثابت قدمی

جب امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اسلام لائے تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو نہ صرف اپنے گھر والوں بلکہ پورے خاندان کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا، اسی وجہ سے آپ کو مارا پیٹا بھی کیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا چچا حَکَم بن ابی العاص اس قدر ناراض ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو پکڑ کر ایک رسی سے باندھ دیا اور کہا: تم نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر ایک دوسرا نیا مذہب اختیار کرلیا ہے، جب تک کہ تم اس نئے مذہب کو نہیں چھوڑو گے ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے اسی طرح باندھ کر رکھیں گے۔ یہ

سن کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: خدا کی قسم! مذہبِ اسلام کو میں کبھی نہیں چھوڑ سکتا! میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو یہ ہو سکتا ہے مگر دل سے دینِ اسلام نکل جائے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ حَکَم بن اَبِی العاص نے جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ثابت قدمی کو دیکھا تو مجبور ہو کر آپ کو رہا کر دیا۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا شمار ان خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے جن کے حق میں حُضُور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہونٹوں نے کئی بار حرکت فرمائی، کبھی آپ کو دربارِ رسالت سے جنت کی خوش خبری عطا ہوئی، تو کبھی آپ کو میٹھے مصطفے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا جنتی ساتھی قرار دیا، کبھی آپ کو مکمل حیا کی سند عطا فرمائی تو کبھی آپ کی شفاعت کے ذریعے لوگوں کے جنت پانے کا اعلان فرمایا۔ آیئے! شانِ عُثمانِ غنی کے تعلق سے چار (4) فرامینِ مصطفے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں، چنانچہ

شانِ عثمان بزبانِ سَرورِ ذیشان

1. ارشاد فرمایا: عثمان (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) مجھ سے ہے اور میں عثمان (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) سے ہوں۔ [2]

2. ارشاد فرمایا: جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہو گا اور میرے ساتھی عثمان بن

1... تاریخ مدینۃ دمشق، رقم: ۴۶۱۹، عثمان بن عفان۔۔۔الخ، ۲۶/۳۹

2... تاریخ مدینۃ دمشق، رقم: ۴۶۱۹، عثمان بن عفان۔۔۔الخ، ۱۰۲/۳۹

عفان (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) ہیں۔[1]

3. ارشاد فرمایا: قیامت کے دن عثمان (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کی شفاعت سے ستر ہزار (70000) ایسے آدمی بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہو گی۔[2]

4. ارشاد فرمایا: حیا ایمان سے ہے اور میری اُمّت میں سب سے زیادہ حیا کرنے والے عثمان (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) ہیں۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس قدر شرم و حیا فرماتے تھے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی مبارک زبانِ پاک سے ان کو اُمّت میں سب سے زیادہ حیا کرنے والا ارشاد فرمایا۔ افسوس! اب ہمارے معاشرے سے شرم و حیا ختم ہوتی جارہی ہے اور ہر طرف بے حیائی نے اپنے پنجے گاڑھ رکھے ہیں۔ اس بُری آفت نے تقریباً ہر شعبے سے وابستہ لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے، مردوں کے ساتھ ساتھ اب خواتین کی اکثریت بھی بے حیائی کے اس بپھرے ہوئے سیلاب میں بہتی چلی جارہی ہیں، حالانکہ اسلام نے عورت کی عزت و عصمت کی حفاظت کے پیشِ نظر اسے چادر اور گھر کی چار دیواری میں رہتے ہوئے گھر کے کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ بچوں کی اچھی تعلیم

1... تاریخ مدینۃ دمشق، رقم: ۴۶۱۹، عثمان بن عفان۔۔۔الخ، ۱۰۴/۳۹

2... تاریخ مدینۃ دمشق، رقم: ۴۶۱۹، عثمان بن عفان۔۔۔الخ، ۱۲۲/۳۹

3... تاریخ مدینۃ دمشق، رقم: ۴۶۱۹، عثمان بن عفان۔۔۔الخ، ۹۲/۳۹

وتربیت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، چنانچہ

پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت نمبر 33 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی

بیان کردہ آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر روح البیان میں لکھا ہے: یعنی اے میرے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزواج (یعنی پاک بیویو)! تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور اپنی رہائش گاہوں میں سکونت پذیر (رہائش اختیار کئے) رہو (اور شرعی ضرورت کے بغیر گھروں سے باہر نہ نکلو۔) یاد رہے! اس آیت میں خطاب اگرچہ ازواجِ مطہرات (یعنی رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاک بیویوں) رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ کو ہے لیکن اس حکم میں دیگر عورتیں بھی داخل ہیں۔ (1)

تفسیر صراط الجنان جلد 8 صفحہ 20 پر لکھا ہے: یاد رہے! دینِ اسلام میں عورت کو گھر میں ٹھہری رہنے کا جو حکم دیا گیا اس سے مقصود یہ ہرگز نہیں کہ دینِ اسلام عورتوں کے لئے یہ چاہتا ہے کہ جس طرح پرندے پنجروں میں اور جانور باڑے میں زندگی بسر کرتے ہیں اسی طرح عورت بھی پرندوں اور جانوروں کی طرح زندگی بسر کرے، بلکہ اسے یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اس میں اس کی عزت و عصمت کا تَحَفُّظ زیادہ ہے۔ اسے آسان انداز میں یوں سمجھئے کہ جس کے پاس قیمتی ترین ہیرا ہو وہ

---

1 ... روح البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۷/ ۱۷۰

اسے لے کر سرِ عام بازاروں میں نہیں گھومتا بلکہ اسے مضبوط سے مضبوط لاکر میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ اس کی یہ دولت محفوظ رہے اور کوئی لُٹیرا اسے لوٹنے کی کوشش نہ کرے اور اس کا یہ عمل عقلِ سلیم رکھنے والوں کی نظر میں بہت اچھا اور قابلِ تعریف ہے اوراس کی بجائے اگر وہ شخص اپنا قیمتی ترین ہیرا لے کر سرِ عام بازاروں میں گھومنا شروع کر دے اور لوگوں کی نظر اس ہیرے پر آسانی سے پڑتی رہے تو عین ممکن ہے کہ اسے دیکھ کر کسی کی نیت خراب ہو جائے اور وہ اسے لُوٹنے کی کوشش کرے اور ایسے شخص کو جاہل اور بیوقوف جیسے خطابات سے نوازا جائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ قیمتی ہیرے کا زیادہ تحفظ اسے مضبوط لاکر کے اندر رکھنے میں ہے نہ کہ اسے لے کر سرِ عام گھومنے میں اور اسی طرح عورت کی عصمت کا زیادہ تحفظ اس کا گھر کے اندر رہنے میں ہے نہ کہ غیر مردوں کے سامنے آنے اور ان کے درمیان گھومنے میں ہے۔اس سے معلوم ہوا! خود کو دانشور (سمجھدار) کہلانے والے وہ لوگ حقیقت میں دانش و حکمت سے نہایت دور ہیں جو دینِ اسلام کے اس حکم کے بنیادی مقصد کو پسِ پُشت (پیٹھ پیچھے) ڈال کر اور غیر مسلموں کے طرزِ زندگی (زندگی گزارنے کے طریقوں) سے مَرعوب و مغلوب (متاثر) ہو کر غلامانہ ذہنیت سے اعتراضات کرتے ہیں۔ایسے لوگوں کا اہم ترین مقصد یہ ہے کہ لوگوں کی نظر میں اسلام کے احکام کی قدر ختم ہو جائے، عورت اسلامی احکام کو اپنے حق میں سزا تصور کرے اور وہ اپنی عصمت جیسی قیمتی ترین دولت تک لٹیروں کے ہاتھ پہنچنے کی ہر رُکاوٹ دور کر دے۔ اللہ پاک مسلمانوں کو اسلامی اَحکام کے مقاصد سمجھنے، ان پر عمل کرنے، عورت کی عفت و

عصمت کے دشمنوں کے عزائم کو سمجھنے اور ان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی پاکیزہ سیرت کا ایک روشن پہلو یہ بھی تھا کہ آپ مسلمانوں کے زبردست خیر خواہ اور سخاوت کے سمندر تھے۔ آیئے! آپ کی بے مثال سخاوت کے 2 واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

(1) مُسلمانوں کے لیے پانی خریدنا

جب مہاجرین، مکہ شریف سے ہجرت فرماکر مدینہ پاک آئے تو یہاں کا نمکین پانی انہیں راس نہ آیا۔ بَنی غفار کے ایک شخص کا پانی کا ایک میٹھا چشمہ تھا جسے " رُومہ " کہا جاتا تھا۔ وہ اس کی ایک مَشک ایک مُد (عرب کا ایک پیمانہ) کے بدلے بیچتے تھے۔ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سے فرمایا: یہ چشمہ میرے ہاتھ ایک جنّتی چشمے کے بدلے بیچ دو۔ اس نے عرض کی: "یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا اور میرے بچوں کا گزارا اسی پر ہے، مجھ میں ایسا کرنے کی طاقت نہیں۔" جب یہ خبر امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تک پہنچی تو آپ نے وہ چشمہ اس کے مالک سے پینتیس ہزار (35000) درہم میں خرید لیا، پھر بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہِ اَتَجْعَلُ لِی مِثْلَ الَّذِی جَعَلْتَہٗ لَہٗ عَیْنًا فِی الْجَنَّۃِ اِنِ اشْتَرَیْتُھَا؟ یعنی یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جس طرح آپ اس شخص کو جنّتی چشمہ عطا فرما رہے تھے، اگر میں یہ چشمہ اس سے خرید لوں تو کیا حُضور مجھے بھی عطا فرمائیں گے؟ تو مالکِ جنت، قاسمِ نعمت

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ یہ سن کر امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: میں نے وہ چشمہ خرید کر مسلمانوں پر وقف کر دیا۔[1]

(2) ایسا سخی کہ سخاوت بھی نازاں

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: خلافتِ صدیقی میں قحط پڑ گیا، لوگ بارگاہِ صدیقی میں حاضر ہوئے اور عرض کی: آسمان بارش نہیں برسا رہا، زمین سبزہ نہیں اُگا رہی اور لوگ سخت مصیبت و پریشانی میں ہیں۔ خلیفۂ رسول امیر المؤمنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: جاؤ اور صبر کرو، شام گزرنے سے پہلے ہی اللہ کریم تمہاری تنگی دور فرما دے گا۔ چنانچہ کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ شور اُٹھا ”ملکِ شام سے عثمان کا تجارتی قافلہ آیا ہے“، اس سامان میں سو (100) اُونٹ کھانے پینے کی چیزوں سے لدے تھے، لوگ حضرت کے دروازے پر جمع ہو گئے، دروازہ کھٹکھٹایا، آپ باہر تشریف لائے اور پوچھا: کیا چاہتے ہو؟ لوگوں نے کہا: بہت تنگی کا وقت ہے نہ آسمان سے بارش برس رہی ہے نہ زمین سبزہ اُگا رہی ہے اور لوگ انتہائی پریشانی میں ہیں، آپ کھانے پینے کا سامانِ تجارت ہمیں بیچ دیں تاکہ ہم غریب مسلمانوں کی مدد کر کے ان پر کشادگی کریں۔ فرمایا: محبت و شوق سے اندر آؤ اور خرید لو۔ تاجر اندر گئے تو کھانے کا سامان سامنے موجود تھا۔ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں نے ملکِ شام سے جتنے میں خریدا ہے آپ حضرات اس پر مجھے کتنا فائدہ دیں گے؟ تاجر بولے: دس (10) کے بدلے بارہ (12) دیں گے۔ فرمایا: مجھے اس سے زیادہ مل رہا ہے۔ تاجروں نے کہا:

1 . . . معجم کبیر، ۲/۴۱، حدیث: ۱۲۲۶

دس(10) کے بدلے پندرہ(15) دیں گے۔ فرمایا: مجھے اس سے بھی زیادہ مل رہا ہے۔ تاجر حیران ہو کر کہنے لگے: اے ابو عَمْرو! ہمارے علاوہ تو مدینۂ طیبہ میں اور کوئی تاجر نہیں، آپ کو کون زیادہ دے رہا ہے؟ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: مجھے میرا ربِّ کریم زیادہ دے رہا ہے، ایک کے بدلے دس(10) عطا فرما رہا ہے، کیا تم اس سے زیادہ دے سکتے ہو؟ تاجر بولے: خدا کی قسم! ہم نہیں دے سکتے۔ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں اللہ پاک کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے یہ تمام کھانے کی چیزیں ضرورت مند مسلمانوں پر صدقہ کر دی ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کس طرح اپنا مال راہِ خدا میں لٹانے کے لئے ہر وقت نہ صرف تیار رہا کرتے تھے بلکہ جب بھی ایسا موقع آیا آپ کا حصہ اس میں شامل رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ راہِ خدا میں خرچ کرنے کے حوالے سے ازواجِ مطہرات، صحابیات و وَلِیّات کا کردار بھی بڑا ہی شاندار رہا ہے، سخاوت اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ ان کے اندر بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آیئے! ترغیب کے لئے چند ایمان افروز واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت عائشہ صدیقہ کی سخاوت

حضرت اُمِّ ذَرَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میں اکثر اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس حاضر ہوا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ اُمُّ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا

1... الرقۃ والبکاء لابن قدامہ، ص ۹۲

کی طرف کسی نے مال کے 2 تھیلے بھیجے، میرے خیال میں ان میں تقریباً 80 ہزار یا ایک لاکھ درہم ہوں گے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے ایک بڑا تھال منگوایا اور وہ مال اس میں رکھ کر لوگوں میں تقسیم کرنے لگیں یہاں تک کہ شام تک ان کے پاس ایک درہم بھی باقی نہ بچا۔ شام کے وقت جب خادمہ سے فرمایا: اِفطاری کا سامان لے آؤ تو وہ خشک روٹی اور زیتون کا تیل لے کر حاضر ہوئی، چنانچہ میں نے عرض کی: آج آپ نے جو مال تقسیم کیا ہے اس سے ہمارے لئے گوشت خرید لیتیں تو ہم اس سے روزہ افطار کر لیتیں۔ فرمانے لگیں: مجھے شرمندہ نہ کرو! اگر یاد کروا دیتیں تو میں ضرور کچھ نہ کچھ رکھ لیتی۔ (1)

حضرت ہند بن مُہَلَّب کی سخاوت

حضرت ہند بنت مُہَلَّب رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ بھی راہِ خدا میں بہت زیادہ خرچ فرمایا کرتی تھیں، بلکہ آپ کے بارے میں تو یہاں تک بیان کیا جاتا ہے کہ قیمتی موتی اور ہیروں پر تسبیح پڑھا کرتیں اور تسبیح سے فارغ ہوتیں تو جو خواتین ملنے کو خدمت میں حاضر ہوتیں ان سب کو وہ تمام موتی اور ہیرے دے کر ارشاد فرماتیں: انہیں آپس میں تقسیم کر لو۔ (2)

یاد رہے! یہ سخاوت کا ایک انداز تھا مگر اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ بہت قیمتی دانوں والی تسبیحات استعمال کریں، بلکہ ہمارے دین نے اس حوالے سے بھی ہماری رہنمائی فرمائی ہے کہ بہت قیمتی تسبیح کو منع فرمایا ہے اور مکروہ کہا گیا ہے۔

---

1 . . . حلية الاولياء، عائشة زوج رسول الله، ۵۸/۲، رقم: ۱۴۷۰

2 . . . تاريخ مدينة دمشق، رقم: ۹۴۴٦ هند بنت المهلب بن ابى صفرة، ۱۹۲/۷۰

حضرت امام ابراہیم بیہقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت ہند بنت مُہَلَّب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے ایک مرتبہ ایک ہی دن میں 40 غلام آزاد کئے۔[1]

حضرت اَسما کی سخاوت

حضرت اَسما رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کچھ بھی جمع نہ فرماتیں۔[2] بلکہ جیسے ہی کچھ ملتا، راہِ خدا میں دے دیتیں اور ایسا وہ کیوں کرتی تھیں، خود ہی اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں: ایک مرتبہ میں کوئی چیز تولنے میں مصروف تھی کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس سے گزرے اور ارشاد فرمایا: اے اَسما! گن گن کر نہ رکھ! ورنہ اللہ پاک بھی تمہیں گن گن کر دے گا۔ فرماتی ہیں: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان کے بعد میں نے کبھی آمدن کو شمار کیا نہ گن گن کر (راہِ خدا میں) خرچ کیا۔[3]

اس کے علاوہ ایک مرتبہ انہیں خود رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان الفاظ میں ایسا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا تھا: راہِ خدا میں خرچ کرنے سے مت رُک ورنہ رزق روک دیا جائے گا۔[4] نیز انہوں نے اپنے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا تھا، چنانچہ ایک بار سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں 3 پرندے تحفے میں پیش کئے گئے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک پرندہ اپنے

1... المحاسن والمساوی، محاسن السخاء، ص ۲۰۱

2... الادب المفرد، باب سخاوۃ النفس، ص ۹۲، حدیث: ۲۸۰

3... مسند امام احمد، مسند النساء، حدیث اسماء بنت ابی بکر، ۱۱/۱۵۲، حدیث: ۲۷۷۲۹

4... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب التحریض علی الصدقۃ... الخ، ص ۴۰۰، حدیث: ۱۴۳۳

غلام کو کھانے کے لئے عطا فرما دیا، دوسرے روز غلام وہ پرندہ لے کر جب خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: کیا میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا کہ کل کے لئے کچھ بچا کر نہ رکھا کر؟ کیونکہ اللہ پاک ہر دوسرے دن کا رزق عطا فرماتا ہے۔[1]

کوڑی نہ رکھ کفن کو، تج ڈال مال و دھن کو | جس نے دیا ہے تن کو، دیگا وُہی کفن کو

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رہے! مالِ حلال جمع کرنا حرام نہیں، کیونکہ مال جمع رکھنا بعدِ وفات چھوڑ جانا حلال ہے جبکہ اِس سے زکوٰۃ، فطرہ، قربانی، بندوں اور بندیوں کے حقوق ادا کئے جاتے رہے ہوں۔ ہمارے بزرگوں کا اندازِ زندگی قناعت و توکل والا تھا۔ اے کاش! ہمیں بھی توکل و قناعت کی دولت نصیب ہو جائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ماہِ ذوالحجۃ الحرام رحمتیں بانٹ رہا ہے، اسی ماہ کی 19 تاریخ کو خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولانا سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یومِ عرس ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آپ کی سیرتِ مبارکہ کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

سیرتِ مبارکہ کی چند جھلکیاں

مفسرِ قرآن حضرت علامہ مولانا سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

[1]... شعب الایمان، باب التوکل والتسلیم، ۱۱۹/۲، حدیث:۱۳۴۷

کی ولادت 21 صفر المظفر ۱۳۰۰ھ بمطابق یکم جنوری 1883 پیر شریف کو "ہند" کے شہر "مراد آباد" میں ہوئی، آپ کا نام "**محمد نعیم الدین**" رکھا گیا، آپ کے والدِ ماجد حضرت مولانا سید محمد معین الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے کئی بیٹے قرآنِ پاک کے حافظ ہونے کے بعد وفات پاچکے تھے، آپ کی پیدائش پر آپ کے والدِ محترم نے نذر مانی کہ اللہ پاک نے اسے زندگی بخشی تو خدمتِ دین کے لئے وقف کردوں گا اور انہوں نے ایسے ہی کیا۔ آپ بڑے مہمان نواز اور سخی تھے، بہت بڑے عالم ہونے کے باوجود عاجزی وانکساری والے تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بہت قریب تھے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے انہیں خلافت بھی عطا فرمائی تھی۔ آپ 19 ذوالحجۃ الحرام ۱۳۶۷ھ ہجری کو اس دنیا سے رُخصت ہوگئے۔ جامعہ نعیمیہ (مرادآباد ہند) کی مسجد کی اُلٹی طرف آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔ ان کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "**تذکرۂ صدر الافاضل**" کا مطالعہ کیجئے اور تقسیمِ رسائل بھی کیجئے۔

عُرسِ حضرت عبدُ اللہ شاہ غازی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! 20 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام سید عبد اللہ شاہ غازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عُرس مبارک بھی ہے۔ آیئے! اسی نسبت سے آپ کی سیرت کی مختصر جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

❁ سید عبد اللہ شاہ غازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ 98 ہجری میں اس دنیا میں تشریف لائے۔ ❁ سید عبد اللہ شاہ غازی نے مدینۂ منورہ میں آنکھ کھولی۔ ❁ سید عبد اللہ شاہ غازی کے والدِ محترم کا نام حضرت سید محمد نفس ذَکِیَّہ تھا۔ ❁ سید عبد اللہ شاہ

غازی حسنی، حسینی سید ہیں۔ ❋ سید عبد اللہ شاہ غازی کی تعلیم و تربیت آپ کے والدِ محترم کے زیرِ سایہ مدینۂ منورہ میں ہی ہوئی۔ ❋ سید عبد اللہ شاہ غازی علمِ حدیث میں ماہر تھے۔ ❋ سید عبد اللہ شاہ غازی میں علم کے جوہر موجود تھے۔ ❋ حضرت سید عبد اللہ شاہ غازی نے اپنے علم کی روشنیوں سے کئی لوگوں کو منور کیا۔ ❋ سید عبد اللہ شاہ غازی 12 برس تک اسلام کی تبلیغ میں کوشش کرتے رہے اور مقامی آبادی کے سینکڑوں لوگوں کو مسلمان کیا۔ ❋ سید عبد اللہ شاہ غازی نہایت عابد و زاہد متقی بلند ہمت، دین کا درد رکھنے والے اور لوگوں پر انتہائی مہربان تھے۔ ❋ سید عبد اللہ شاہ غازی کے اخلاقِ کریمانہ سے بہت سے لوگ متاثر ہوئے۔ ❋ سید عبد اللہ شاہ غازی سندھ میں داخل ہونے والے پہلے سید بزرگ و مبلغ تھے۔ ❋ سید عبد اللہ شاہ غازی ذوالحجۃ الحرام 151 ہجری میں شہید ہوئے۔ ❋ سید عبد اللہ شاہ غازی کا مزارِ پُر انوار کراچی کے ساحلی علاقے کلفٹن میں عوام و خواص کو فیض یاب کر رہا ہے، اپنی نورانیت اور برکت سے اس شہر کو خصوصاً اور پورے پاکستان کو عموماً اپنی رحمت میں لیے ہوئے ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صِلۂ رحمی کے نِکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے صِلۂ رحمی کے بارے میں چند نِکات سُننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔

پہلے دو (2) فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ہر حُسنِ سُلوک

صَدَقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔[1] (2) جس نے والدین سے حُسنِ سُلوک کیا اُسے مُبارَک ہو کہ اللہ پاک نے اُس کی عُمر بڑھادی۔[2] ☆صِلَۂ رحمی واجِب ہے اور قَطعِ رحمی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[3] ☆رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آئی تم اس کے پاس چلی گئیں۔ حقیقتاً صِلَۂ رحمی یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتی ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقوق کی رعایت و لحاظ کرو۔[4] ☆صِلَۂ رحمی کی مُختلِف صورتیں ہیں، اُن کو ہَدِیّہ و تحفہ دینا اور اگر اُنہیں کسی بات میں تمہاری اِمداد درکار ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی ملاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ ☆محارم رشتے داروں سے ناغہ دے کر ملتی رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے کہ اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت و اُلفت زیادہ ہوتی ہے، بلکہ قَرابَت داروں سے جُمعہ جُمعہ ملتی رہے یا مہینے میں ایک بار۔ ☆حق اور جائز باتوں میں قبیلے اور خاندان والوں کو مُتَّحِد ہونا چاہئے یعنی اگر رشتے دار حق پر ہوں تو دوسروں سے مقابلہ اور اِظہارِ حق میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔ ☆رشتے دار حاجت

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴

2 ... مستدرک، کتاب البر و الصلۃ، باب من بر والدیہ... الخ، ۵/۲۱۳، حدیث: ۷۳۳۹

3 ... بہارِ شریعت، ۳/۵۵۸، حصہ: ۱۶

4 ... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۷۸

پیش کرے تو رَدّ کر دینا گناہ ہے، جب اپنا کوئی رشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اس کو رَد کر دینا رِشتہ توڑنا ہے۔ (1)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... الدرر الحکام، کتاب الکراھیۃ والاستحسان، فصل صلۃ الرحم، ۱/۳۲۳

بیان:16 ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

ہمارے کریم آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں محبّت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔(1)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حصولِ ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(2)

---

1 ... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔
نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُنیا آزمائش کی جگہ ہے، ایک پل مصیبت ہے تو دوسرے پل راحت اور خوشیاں ہوتی ہیں یوں ہی عمر بسر ہو جاتی ہے، ایک عام اسلامی بہن جس کی نظر صرف دنیا اور اس کی آسائشوں پر ہوتی ہے، اور جس کو مصیبت پر صبر کرنے کے بدلے میں ملنے والے ثواب کے بارے میں علم نہیں ہوتا وہ معمولی سی تنگی اور پریشانی میں بے صبری کا مُظاہرہ کرکے عظیم ثواب کو ضائع کر بیٹھتی ہے، جبکہ کامل ایمان والی اور صبر کے ثواب کے متعلق علم رکھنے والی کی نظر میں مَصَائِب

ومشکلات کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی، وہ ہر مصیبت وپریشانی میں صبر کرکے اجرو ثواب حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم تکلیفوں اور پریشانیوں پر صبر کرنے کے فضائل وبرکات اور اللہ پاک کے نیک بندوں کے واقعات اور ان سے حاصل ہونے والے نکات سنیں گی تاکہ ہمارا بھی مصیبتوں پر صبر کرنے کا ذہن بن جائے۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

صبر ہو تو ایسا!

حضرتِ اَصْمَعِی رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنے ایک دوست کے ساتھ سَفَر پر تھا کہ جنگل سے گزرتے ہوئے ہم راستہ بھول گئے، پھر ایک خیمہ دیکھا تو وہاں جاکر بلند آواز سے سَلام کیا، ایک خاتون خیمے سے باہر تشریف لائیں اور ہمارے سَلام کا جواب دے کر پوچھا: کون ہو؟ ہم نے عَرض کی: ہم راستہ بھول گئے ہیں، خیمہ دیکھا تو اس طرف چلے آئے۔ اس پر وہ بولیں: ٹھیک ہے، تم لوگ یہیں ٹھہرو، میں تمہاری مہمانی کے لئے کچھ کرتی ہوں کہ جس کے تم حق دار ہو۔ پھر فرمانے لگیں: اپنا منہ دُوسری طرف کرلو تاکہ تمہیں تمہارا حق دیا جائے۔ ہم دوسری طرف دیکھنے لگے تو انہوں نے اپنی چادر اُتار کر بچھائی اور خود پردے کی اَوٹ میں ہو کر کہنے لگیں: اس پر بیٹھ جائیں، میرا بیٹا ابھی آتا ہی ہوگا، پھر تمہاری ضِیافت کا اِہتِمام بھی کر دیا جائے گا۔ ہم بیٹھ گئے، اتنے میں ایک سوار آتا دکھائی دیا تو وہ بولیں: یہ اونٹ تو میرے بیٹے کا ہے لیکن اس کا سوار میرا بیٹا نہیں۔ کچھ دیر بعد سوار نے خیمے کے پاس آکر اس سے عرض

کی: اے اُمِّ عقیل! اللہ پاک تمہارے بیٹے کے مُعَاملے میں تمہیں عظیم اجر عَطا فرمائے۔ یہ سن کر اس عورت نے کہا: تمہارا بھلا ہو، کیا میرا بیٹا مر گیا؟ کہا: ہاں۔ پوچھا: کیسے؟ کہا: وہ اونٹوں کے درمیان پھنس گیا تھا، اونٹوں نے اسے کنوئیں میں دھکیل دیا جس کی وجہ سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ بیٹے کی موت کی خَبَر سن کر وہ صابرہ خاتون روئی نہ کسی قسم کا واویلا کیا، بلکہ اس اونٹ والے سے کہا: ہمارے ہاں کچھ مہمان آئے ہیں، ان کی ضِیافَت کا اِہتِمام کرو، وہ مینڈھا لے کر اسے ذَبح کر دو۔ چُنانْچِہ مینڈھا ذَبح کیا گیا اور اس کے گوشت سے ہماری دَعْوَت کی گئی۔ ہم کھانا کھاتے ہوئے سوچ رہے تھے کہ یہ عورت کتنی صَبْر والی ہے کہ جوان بیٹے کی موت پر اس نے کچھ بھی واویلا نہ کیا۔ جب ہم کھانا کھا چکے تو صابِرہ خاتون نے کہا: تم میں سے کوئی شخص مجھے اللہ پاک کی کتاب میں سے کچھ آیات سنا کر مجھ پر اِحْسان کرے گا؟ میں نے کہا: ہاں! میں آپ کو قرآنی آیات سناتا ہوں۔ صابرہ خاتون نے کہا: مجھے کچھ ایسی آیات سنائیے گا جن سے صَبْر و شُکر کی دولت نصیب ہو۔ لِہٰذا میں نے سورۂ بقرہ کی درج ذیل آیات بیّنات کی تِلاوت کی:

وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۵، ۱۵۶)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مُصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔

خاتون نے یہ آیاتِ قرآنیہ سنیں تو کہنے لگیں: جو کچھ آپ نے ابھی پڑھا کیا قرآن میں بِالْکُل اسی طرح ہے؟ میں نے کہا: ہاں! خدا کی قسم! قرآن میں اسی طرح ہے۔ اس پر

وہ بولیں: تم پر سلامتی ہو، اللہ پاک تمہیں خوش رکھے۔ پھر وہ نماز پڑھ کر کہنے لگیں: قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ (پ ۲، البقرۃ: ۱۵۶) بے شک میرا بیٹا عقیل اللہ پاک کی بارگاہ میں پہنچ گیا ہوگا، تین مرتبہ یہ کلمات کہے پھر بارگاہِ خداوندی میں یوں عَرض گزار ہوئیں: اے میرے پاک پَروَرْدگار! جیسا تو نے حکم دیا میں نے ویسا ہی کیا اب تو بھی اپنے اُس وعدے کو پورا فرمادے جو تو نے کیا ہے، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔[1] اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کے حکم پر عمل کرنے والیاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مشکلات پر صَبْر کرنا بہت اجر و ثواب کا باعث ہے، مگر اَفْسوس! دین سے دوری کے باعث جہاں زمانۂ جاہِلیّت کی اور بہُت سی رُسُومات ہمارے مُعاشرے میں جَنَم لے چکی ہیں انہیں میں سے ایک مشکلات اور مَصائِب پر بے صَبْری کا مُظاہرہ کرنا بھی ہے، جس کی مثالیں جابجا مُعاشرے میں مُلاحَظہ کی جاسکتی ہیں، مگر جب ہم اِن مَصائِب پر صَبْر کے حوالے سے صَحَابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ اور دیگر صالحات کی سیرت کا مُطالَعہ کرتی ہیں یا ان کے بارے میں سنتی ہیں تو دل میں مَدَنی اِنْقلاب برپا ہو جاتا ہے اور یہ ذِہن بنتا ہے کہ ہمیں بھی اِن مَصائِب پر صَبْر و تَحَمُّل کا مُظاہرہ کرتے ہوئے اجرِ عظیم حاصِل کرنا چاہئے۔ جیسا کہ زمانہ جاہِلیّت میں مُردوں پر نوحہ کرنا، بال نوچنا، کپڑے پھاڑ ڈالنا، اپنے مرنے والوں پر مُدّتوں مَرثِیہ خوانی کرتے رہنا عربوں کا قومی شِعار

1 ... عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والثلاثون بعد الثلاثمائۃ، حکایۃ امراۃ صابرۃ علی فقد ولدھا، ص ۳۰۳

تھا، لیکن قربان جایئے! تَربِیَتِ نَبَوی پر! جس نے صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ کو صَبْر کا ایسا عادی بنادیا کہ ان کے مَصَائِب پر صَبْر کے واقعات پڑھ اور سُن کر عقل حیران ہوتی ہے۔ بیان کردہ حکایت کو ہی دیکھ لیجئے! یہ صبر کرنے والی خاتون صحابیہ تھیں نہ علم و دانش سے آگاہ کوئی عالمہ۔ بلکہ جنگل میں رہنے والی ایک عام خاتون تھیں، اگر ان کا یہ واقعہ ہم تک نہ پہنچتا تو ہم ان کی عَظَمت کے مُتَعَلِّق کبھی نہ جان سکتیں، اس خوش بخت ماں کی عَظَمت کو سلام کہ جس نے اپنے جگر کے ٹکڑے کی موت کی خبر سن کر چیخ وپکار سے کام نہ لیا۔ بلکہ صبر کیا اور جب حُکْمِ خداوندی مَعْلُوم ہوا تو فوراً اس پر عَمَل کرتے ہوئے نَماز ادا کی اور وہی کہا جو اللہ پاک نے کہنے کا حُکْم دیا تھا۔ اللہ پاک ہمیں بھی مَصَائِب و آلام پر صَبْر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مصیبتوں میں حَرْفِ شِکایَت زبان پر نہ لانے اور مَصَائِب و آلام سے نہ گھبرانے والوں کے صَدْقے اللہ پاک صَبْر و شُکْر کی دولت عَطا فرمائے۔

زباں پر شِکوۂ رَنْج و اَلَم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ پاک میں صبر کرنے کے بہت سے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ آیئے! صبر کے متعلق اللہ کریم کا فرمان سنتی ہیں۔ اللہ کریم پارہ 23 سورۃ الزمر آیت نمبر 10 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)	ترجمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

صدرُ الاَفاضل حضرتِ علاّمہ مولانا سیّد محمد نعیمُ الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیَت کی تفسیر میں اَمیرُ الْمُومِنین حضرتِ سیّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا قَول نَقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہر نیکی کرنے والے کی نیکیوں کا وَزْن کیا جائے گا سِوائے صَبْر کرنے والوں کے کہ اِنہیں بے اندازہ اور بے حِساب دیا جائے گا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! صبر کے فضائل پر مزید فرامینِ باری تعالیٰ سنتی ہیں:

☆صبر کرنے والے رب کی طرف سے درود و ہِدایَت اور رَحْمت پاتے ہیں۔[2] ☆صبر کرنے والے اللہ پاک کو مَحْبُوب ہیں۔[3] ☆اللہ پاک صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔[4] ☆صبر کرنے والے کو اس کے عَمَل سے اچھا اجر ملے گا۔[5]

صبر کے فضائل و فوائد کے متعلق احادیث

پیاری پیاری اسلامی بہنو! احادیثِ مبارکہ میں بھی صبر کے کثیر فضائل بیان ہوئے ہیں آیئے! ان میں سے بھی کچھ سنتی ہیں۔

1. ارشاد فرمایا: جو صَبْر کرنا چاہے گا اللہ پاک اُسے صَبْر کی توفیق عَطا فرمادے گا اور صَبْر سے بہتر اور وُسعَت والی عَطا کسی پر نہیں کی گئی۔[6]

---

1 ... خزائن العرفان، پارہ ۲۳، سورۃ الزمر، تحت الآیۃ: ۱۰، ص ۸۵۰

2 ... پ ۲، البقرۃ: ۱۵۷

3 ... پ ۴، آل عمران: ۱۴۶

4 ... پ ۱۰، الانفال: ۴۶

5 ... پ ۱۴، النحل: ۹۶

6 ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل التعفف والصبر، ص ۳۷۶، حدیث: ۱۰۵۳

2. ارشاد فرمایا: جب اللہ پاک کی طرف سے بندے کے لئے کوئی مَرتبہ مُقدَّر ہو اور بندہ اپنے کسی عَمَل کے ذَرِیعے اُس تک نہ پہنچ پائے تو اللہ پاک اُسے جسمانی یا مالی یا اولاد کی پریشانی میں مُبتَلا فرما دیتا ہے، پھر اُسے صَبْر کی توفیق عَطا فرماتا ہے اور اُسے اُس مَرتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اللہ پاک کی طرف سے اس کے لئے مُقدَّر ہوتا ہے۔ (1)

3. ارشاد فرمایا: جب اللہ پاک مخلوق کو جَمْع فرمائے گا تو ایک مُنادِی ندا کرے گا: صبر والے کہاں ہیں؟ تو کچھ لوگ کھڑے ہوں گے جن کی تعداد بہت کم ہو گی۔ جب یہ جلدی سے جنَّت کی طرف بڑھیں گے تو فرشتے ان سے مُلاقات کریں گے اور کہیں گے: ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم تیزی سے جَنَّت کی طرف جا رہے ہو، تم کون ہو؟ وہ جواب دیں گے: ہم صَبْر والے ہیں۔ فرشتے کہیں گے: تمہارا صَبْر کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے ہم اللہ پاک کی اِطَاعَت پر اور اس کی نافرمانی سے صَبْر کرتے تھے۔ پس ان سے کہا جائے گا: جَنَّت میں داخِل ہو جاؤ اور اچھے عَمَل والوں کا ثواب کتنا اَچھّا ہے۔ (2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً کسی بھی مصیبت پر صبر کرنا بہت ہی اعلیٰ صفات میں سے ہے اور اس سے دین و دنیا کی بہت سی برکتیں نصیب ہوتی ہیں۔ ✲ صبر کرنے سے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا نصیب ہوتی ہے۔ ✲ صَبْر اِیمان کا نِصْف حِصّہ ہے۔ (3) ✲ صَبْر اِیمان کا ایک سُتُون ہے۔ (4) ✲ بندے کو

---

1 ۔۔۔ ابوداود، کتاب الجنائز، باب الامراض المکفرة للذنوب، ص ۴۹۹، حدیث: ۳۰۹۰

2 ۔۔۔ موسوعة ابن ابی دنیا، الصبر، ۲۲/۴، حدیث: ۵

3 ۔۔۔ حلیة الاولیاء، زبید بن حارث الایامی، ۳۸/۵، حدیث: ۶۲۳۵

4 ۔۔۔ شعب الایمان، باب القول فی زیادة الایمان ونقصانه...الخ، ۷۰/۱، حدیث: ۳۹

صَبْر سے بہتر اور وسیع کوئی چیز نہیں دی گئی۔[1] ✮ اگر صَبْر کسی مرد کی شکل میں ہوتا تو وہ عزّت والا مرد ہوتا۔[2] ✮ صَبْر بہترین سواری ہے۔[3] ✮ صَبْر کرنے سے مَدَد ملتی ہے۔ ✮ صَبْر کے ساتھ آسانی کا اِنتِظار کرنا عِبَادَت ہے۔[4] ✮ صَبْر مومِن کا بہترین ہتھیار ہے۔[5] ✮ صبر کرنے والے کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔[6] ✮ آنکھیں چلی جانے پر صَبْر کرنے کی جزا جنّت ہے۔[7] ✮ صَبْر افضل ترین عَمَل ہے۔[8] ✮ فتنے کی شِدَّت پر صَبْر کرنے والے کو قِیامَت کے دن نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفَاعَت نصیب ہوگی۔[9] ✮ لوگوں سے میل جول رکھنے والا اور ان کی طرف سے پہنچنے والی اذیتوں پر صَبْر کرنے والا اُن مسلمانوں سے اَفْضَل ہے جو ایسے نہیں ہیں۔[10] ✮ صَبْر کرنے اور اپنا مُحَاسَبہ کرنے والے کو اللہ پاک حِساب کے بغیر جنّت میں داخِل فرما دے گا۔[11] ✮ صَبْر بھلائیوں کے خَزانوں میں سے ایک خَزانہ ہے۔[12] الغرض صبر

1 . . . مستدرک، کتاب التفسیر، ۱۳۸۸، ما رزق عبد خیر له... الخ، ۳/۱۸۷، حدیث: ۳۶۰۵
2 . . . حلیة الاولیاء، ۴۱۵-ابو مسعود الموصلی، ۸/۳۲۱، حدیث: ۱۲۳۵۲
3 . . . جامع صغیر، ص ۳۳۵، حدیث: ۳۸۶۸
4 . . . شعب الایمان، السبعون من شعب الایمان... الخ، ۷/۲۰۴، حدیث: ۱۰۰۰۳
5 . . . مسند الفردوس، ۴/۲۶۷، حدیث: ۶۷۸۷
6 . . . ترمذی، کتاب الزهد، باب ما جاء فی الصبر علی البلاء، ص ۵۷۰، حدیث: ۲۳۹۸ مفهوما
7 . . . بخاری، کتاب المرضٰی، باب فضل من ذهب بصره، ۱۴۳۳، حدیث: ۵۶۵۳
8 . . . شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، ۷/۱۲۲، حدیث: ۹۷۱۰
9 . . . شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، ۷/۱۲۴، حدیث: ۹۷۲۱
10 . . . ترمذی، ابواب صفة القیامة... الخ، ص ۵۹۲، حدیث: ۲۵۰۷ مفهوما
11 . . . معجم کبیر، ۲/۳۲۳، حدیث: ۳۱۱۴
12 . . . موسوعة ابن ابی دنیا، الصبر، ۴/۲۴، حدیث: ۱۶

کرنے کی برکتیں ہی برکتیں ہیں۔ اللہ کریم ہمیں مصیبتوں اور پریشانیوں پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مصیبت اور پریشانی پر صبر کرنے کے شمار فوائد و فضائل ہیں، ان فضائل اور فوائد کو حاصل کرنے کے لیے پہلے کی نیک عورتوں کا عمل ہمارے لئے نمونہ ہے۔ آیئے! صبر کا ذہن بنانے کے لیے نیک سیرت خواتین کے کچھ واقعات سنتی ہیں:

بھائی کی مُثلہ شُدہ لاش پر صبر

(1) غزوۂ اُحد میں جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا حضرت حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو شہید کیا گیا اور کافروں نے اِن کے ناک، کان کاٹ کر اور آنکھیں نکال کر شکم چاک کر دیا تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے فرمایا: میری پھوپھی حضرت صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو میرے چچا کی لاش پر مت آنے دینا ورنہ وہ اپنے بھائی کی لاش کا یہ حال دیکھ کر رنج و غم میں ڈوب جائیں گی، جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اپنے بھائی کو دیکھنے آئیں، تو حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کہا: امی جان! رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کو واپس جانے کا فرما رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ مجھے خَبَر ملی ہے کہ میرے بھائی کا مُثلَہ کیا (یعنی کان اور ناک کو کاٹ دیا) گیا ہے۔ یہ اللہ پاک کے راستے میں ہوا ہے ہمیں اس سے راضی رہنا چاہیے۔ **میں ضرور ضرور اس پر صَبْر کروں گی اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔** حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بات کی خبر دی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ان کو جانے دو حضرت

صفیہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا ان کے پاس آئیں اور مغفِرت کی دُعا کی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا نے کس طرح اپنے بھائی کی شہادت پر صبر کیا، اور فرمایا کہ یہ سب اللہ پاک کی طرف سے ہے لہٰذا ہمیں اس پر راضی رہنا چاہیے۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کے اس عمل سے ہمیں بھی یہ سبق ملتا ہے کہ ہمارا کوئی پیارا فوت ہو جائے تو واویلا کرنے، چیخ و پکار کرنے، اپنا منہ نوچتے ہوئے بے صبری کرنے کے بجائے اللہ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے صبر کرنا چاہیے۔

آیئے! ایک اور واقعہ سنتی ہیں:

بیماری پر صبر

(2) حضرتِ عَطا بن اَبی رِباح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں جنّتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے عَرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: یہ سیاہ رنگ کی عورت ہے۔ اس نے بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر عَرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں کھل جاتی ہوں (یعنی دوپٹہ وغیرہ اُتر جاتا ہے اور خوف کرتی ہوں کہ کبھی بیہوشی میں سِتْر نہ کھل جائے)، لہٰذا میرے لئے دُعا فرمایئے۔ تو مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: اگر تم صَبْر کرو تو تمہارے لئے جنت ہے اور اگر چاہو تو میں تمہارے لئے صِحَّت یابی کی دُعا کر دیتا ہوں۔ اس نے عَرض کی: میں صَبْر کروں گی۔ لیکن ستر نہ کھلنے کی

1 ... الاصابۃ، کتاب النساء، حرف الصاد، ۱۱۴۱۱ - صفیہ بنت عبد المطلب، ۲۳۶/۸

دُعا فرما دیجئے۔ چُنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے لئے دُعا فرمائی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! یہ صحابیہ بیماری پر صَبْر کرنے کو تندرستی پر ترجیح دے کر جنّت کی حق دار بن گئیں۔ مگر افسوس! ایک ہم ہیں کہ ہلکے سے سر درد اور بخار میں گھر سر پر اٹھا لیتی ہیں، بسا اَوقات خود تو بیماری کی وجہ سے پریشان ہوتی ہی ہیں، گھر کے دیگر افراد کا سکون بھی غارت کر دیتی ہیں۔ حالانکہ ایسا کرنے سے بیماری دور نہیں ہوتی بلکہ بعض اَوقات دوسرے افراد اکتا جاتے ہیں کہ اس کی تو یہی عادت ہے اور وہ پروا کرنا ہی چھوڑ دیتے ہیں یا پروا تو کرتے ہیں مگر جس قَدْر بیماری میں تَوَجُّہ دَرْکار ہوتی ہے وہ نہیں دیتے، بیماری میں بلاشبہ چڑچڑا پن آہی جاتا ہے اور منہ سے اول فول باتیں نکل جاتی ہیں، مگر ہمیں ہمیشہ درج ذیل فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُطابِق اپنی بزرگ خواتین کی طرح صبر کا دامن تھامے رہنا چاہئے تاکہ بیماری پر ثواب کے ساتھ ساتھ دوسروں کو سر دردی سے بچانے کی وجہ سے مزید ثواب کی حق دار بن سکیں، وہ فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ ہیں:

❖ حضرت فاطمہ خُزَاعِیَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ تاجدارِ رِسالَت، شہنشاہِ نُبوت، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انصار کی ایک عورت کی عِیادَت فرمائی اور اس سے پوچھا: کیسا محسوس کر رہی ہو؟ تو اس نے عَرْض کی: بہتر! مگر اس بُخار نے مجھے تھکا دیا ہے۔ تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: صَبْر کرو کیونکہ بُخار آدمی کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔[2]

---

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب المرضیٰ، باب فضل من یصرع من الریح، ص ۱۴۳۳، حدیث: ۵۶۵۲

2 ۔۔۔ الترغیب والترھیب، کتاب لجنائز، الترغیب فی الصبر سیمالمن ابتلی۔۔۔الخ، ص ۱۰۷۲، حدیث: ۷۸

❖ حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت اُمِّ سائب رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس تشریف لائے تو ان سے پوچھا: تمہیں کیا ہوا؟ کیوں کانپ رہی ہو؟ عرض کی: مجھے بُخار ہے، اللہ اس میں برکت نہ دے۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بُخار کو بُرا نہ کہو کیونکہ یہ آدمی کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹّی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔[1]

ایک بے مثال شاعرہ کے بیٹوں کی شہادت پر صبر

حضرتِ خنسا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا وہ صحابیہ ہیں جو زمانہ جاہلیت میں بہت بڑی مرثیہ گو شاعرہ تھیں، یہ مسلمان ہوئیں اور حضرت اَمیرُ الْمُومِنین عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے دربارِ خِلافت میں بھی حاضر ہوئیں، انہیں صَحابیت کا شَرَف بھی حاصل ہوا، آپ بے مثال شعر گوئی کے ساتھ ساتھ بہت ہی بہادر بھی تھیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اپنے چار بیٹوں کے ساتھ جنگِ قادِسیہ میں شریک ہوئیں تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اپنے چاروں بیٹوں کو وصیّت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بیٹو! تم اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے اور اپنی ہی خوشی سے تم نے ہجرت کی، اس ذات کی قسم! جس کے سِوا کوئی معبود نہیں، تم ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہو، میں نے تمہارے نَسَب کو خراب نہیں کیا، تمہیں مَعْلُوم ہے کہ اللہ پاک نے کُفّار سے مُقابلہ کرنے میں مُجاہِدین کے لئے عظیمُ الشّان ثواب رکھا ہے۔ یاد رکھو! آخِرت کی باقی رہنے والی زِندَگی دنیا کی فنا ہونے والی زِندَگی سے بدرَجہا بہتر ہے۔ سنو! سنو! قرآنِ پاک میں اِرشاد ہوتا ہے:

1 ۔۔۔ مسلم، کتاب البر والصلۃ والاداب، باب ثواب المومن فیما یصیبہ ۔۔۔ الخ، ص ۹۹۹، حدیث: ۲۵۷۵

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان : اے ایمان والو! صَبْر کرو اور صَبْر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اِسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس اُمّید پر کہ کامیاب ہو۔ (پ۴، آل عمران: ۲۰۰)

صُبح کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ جنگ میں شرکت کرو اور دشمنوں کے مُقابَلے میں اللہ پاک سے مَدَد طَلَب کرتے ہوئے آگے بڑھو اور جب تم دیکھو کہ لڑائی زور پر آگئی اور اس کے شُعلے بھڑکنے لگے ہیں تو اس شُعلہ زَن آگ میں کود جانا، کافِروں کے سردار کا مُقابَلہ کرنا، اِنْ شَآءَ اللہ عزّت و اِکرام کیساتھ جنّت میں رہو گے۔ جب صُبْح ہوئی تو چاروں بھائی پورے جوش و جذبے کے ساتھ میدانِ جنگ میں اترے اور یکے بعد دیگرے سبھی شہید ہوگئے۔ ہر نوجوان نے اپنی شہادت سے پہلے کچھ اشعار پڑھے اور اپنے بھائیوں کو جوش و جذبہ دِلاتے ہوئے میدانِ جنگ میں روانہ ہوا۔ جب اِن کی شہادت کی خَبَر ان کی والدہ کو پہنچی (تو اس شیر دل خاتون نے صَبْر کرتے ہوئے) کچھ اس طرح دُعا پڑھی: سب تعریفیں اللہ پاک کیلئے ہیں جس نے مجھے اِن کی شہادت کے ذَرِیعے شَرَف بخشا اور میں اپنے ربِّ کریم سے اُمّید کرتی ہوں کہ وہ مجھے ان کے ساتھ جنّت میں جگہ عَطا فرمائے گا۔ (1)

غلامانِ محمد جان دینے سے نہیں ڈرتے
یہ سر کٹ جائے یا رہ جائے کچھ پروا نہیں کرتے

---

1 … الاستیعاب، کتاب النساء وکناھن، باب الخاء، ۳۳۵۱-خنساء بنت عمرو السلمیة ۴/۳۸۷

مدنی انقلاب کیسے آیا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرتِ خنسا رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا بہت عظیم خاتون تھیں۔ انہوں زمانۂ جاہلیت میں اپنے بھائی کی موت پر دُکھ سے بھرپور ایسے اشعار لکھے جس کی مثال آج بھی مشکل سے ملتی ہے اور انہیں پڑھ کر آج بھی آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں، لیکن یہ ہی خاتون جب اسلام سے وابستہ ہوئیں تو خود اپنے بیٹوں کو راہِ خُدا میں قربان ہو جانے پر نہ صرف ابھار رہی ہیں، بلکہ ان کی شہادت پر صبر کر کے اجرِ عظیم کی تمنّا بھی رکھتی ہیں۔ انہوں نے یہ سب کچھ اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَربیت سے سیکھا، کیونکہ انہوں نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان سن رکھا ہو گا کہ: جس پر مُصِیبت آئے (اور صَبر کرنا دُشوار معلُوم ہو) وہ میرے مَصَائِب کو یاد کر لے بے شک وہ بڑے مصائب ہیں۔[1] اس لئے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِبتدائے اِسلَام میں نیکی کی دَعوَت عام کرنے پر بے شُمار اذیتوں اور تکلیفوں کا سامنا کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پتّھر برسائے گئے، راہوں میں کانٹے بچھائے گئے، مَعَاذَ اللہ جھوٹا، کاہن اور جادوگر کہا گیا، سماجی قَطع تَعلّق (Social Boycott) کیا گیا، شِعْبِ ابی طالِب (مکہ کے قریب ایک گھاٹی) میں مَحْصُور کیا گیا، طرح طرح کے اِلزامات عائد کئے گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اِیمان لانے والوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے، غَرَض کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالی، بدنی، ذِہنی ہر طرح کی اَذِیّتوں سے دوچار کیا گیا، لیکن جواب میں شفیق و مہربان آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صِرف اور صِرف صَبر کیا اور آپ کے

---

1 ... جمع الجوامع، ۹۸/۷، حدیث: ۲۱۳۴۶

صَبر و تحمل کی ایسی بَرَکتیں ظاہر ہوئیں کہ جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خُون کے پیاسے تھے وہ مُحافِظ و جاںنثار بن گئے، جو کفر و شرک کے اندھیروں میں بھٹک رہے تھے، وہ نُورِ اِیمان سے اپنے سینوں کو مُنوَّر کرنے لگے، جو اپنی پھول جیسی بیٹیوں کو زندہ در گور (یعنی زندہ دَفن) کر دیتے تھے، وہ انہیں باعثِ رَحمت سمجھنے لگے۔ نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَبر و تحمل ہی کی بَرَکتیں ہیں کہ آج آفتابِ اسلام اپنی نورانی کرنیں پھیلا رہا ہے۔

بے صبری کے نقصانات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مَصائِب و تکالیف، مشکلات اور نیکی کی راہ میں صَبر کرنے کی جہاں کثیر دینی و دُنیاوِی برکات ہیں وہیں بے صبری کے نقصانات بھی بہُت زِیادہ ہیں۔ آیئے! بے صبری کے کچھ نقصانات بھی سنتی ہیں:

✪ حضرت عبدالله بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مُصِیبت ایک ہوتی ہے لیکن جب وہ کسی پر پہنچے اور وہ صَبر نہ کرے تو 2 مصیبتیں بن جاتی ہیں، ایک تو وُہی مُصِیبت اور دُوسری مُصِیبت صَبر کے اجر کا ضائع ہونا اور یہ مُصِیبت پہلی سے بڑھ کر ہے۔ ✪ بے صبری کا ایک بہُت بڑا نُقصان یہ ہے کہ صَبر کرنے سے جو اَجر و ثواب ہمیں حاصِل ہونا تھا بے صبری کی وجہ سے اس سے مَحرُوم ہو جاتی ہیں۔ ✪ بعض اوقات بے صبری گناہ بھی کروا دیتی ہے مَثَلاً کسی کی بات سے ہمیں دُکھ پہنچا تو صَبر سے کام لے کر ثواب کمانے کے بجائے ہم نے ہاتھوں ہاتھ اس کا بَدلہ لے لیا اور بد اخلاقی سے پیش آئیں یا پھر دل میں کینہ و بُغض کو جگہ دیدی تو بھی نُقصان ہمارا ہی ہو گا۔

✪ بعض اوقات بے صبری کفر تک لے جاتی ہے مَثَلاً کسی قریبی عزیز کی فوتگی پر یہ کہنا

کہ اللہ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا یا اس طرح کہنا کہ اللہ کو اس کی ضرورت تھی جو اسے اپنے پاس بلا لیا وغیرہ وغیرہ۔ ✪ بے صَبْری کرنے والیوں کو مُعاشَرے میں کوئی اچھا نہیں سمجھتا۔ ✪ بے صبری کرنے والی اسلامی بہنیں عموماً دوسری اِسْلَامی بہنوں کو مَدَنی مَاحول کے قریب لانے میں ناکام ہو جاتی ہیں۔ ✪ بے صبری کا مُظاہَرہ کرنے والی اسلامی بہنیں چونکہ اَنْجام کی طرف تَوَجُّہ کئے بغیر کسی بھی کام کو سر اَنْجام دینے کیلئے بے تاب ہوتی ہیں لہٰذا حُسْنِ تدبیر سے مَحْرُوم ہو جاتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جن کاموں کا اَنْجام باعِثِ نُقْصان ہے وہ کر گزریں گی اور بعد میں پچھتائیں گی۔ ✪ صَبْر سے مَحْرُوم اسلامی بہنیں عموماً جلد باز ہوتی ہیں جس کی وجہ سے اکثر بے جا پریشانی و بے سکونی کا شِکار رہتی ہیں۔ ✪ بے صبری سے مُصِیبَت دور ہونے کے بجائے زِیادہ ہوتی ہے۔[1] ✪ مُصِیبَت کے وَقْت بے صبری مُصِیبَت سے زِیادہ بدتر مُصِیبَت ہے۔[2] ✪ بے صبری اللہ پاک کی اِطَاعَت کا جذبہ کم کر دیتی ہے۔ ✪ بے صبری کرنے والیاں قَنَاعَت کی دولت سے مَحْرُوم ہو جاتی ہیں۔ ✪ بے صبری کرنے والیوں کے کاموں میں مَددِ اِلٰہی شامل نہیں ہوتی۔ ✪ بے صبری کرنے والیاں عِلْم و حِلْم سے مَحْرُوم رہتی ہیں۔ ✪ بے صبری کرنے والیاں حکمِ اِلٰہی سے اِعْرَاض کرتی ہیں۔ ✪ بے صبری کرنے والیاں تقویٰ و پرہیزگاری سے مَحْرُوم رہتی ہیں۔ ✪ بے صبری سے دِین پر ثابِت قَدَمی مُشکِل ہو جاتی ہے۔ ✪ بے صبری سے مُعَاشَرتی بُرائیوں سے بچنا مُشکِل ہو جاتا ہے۔ ✪ بے صبری انسان کو رَحْمَتِ

1 ... فیضانِ ریاض الصالحین، صبر کا بیان، ۱/ ۳۷۴ ماخوذا

2 ... منهاج العابدين، العقبة الرابعة، فصل نصائح في التوكل... الخ، ص ۲۹۳

الٰہی سے نااُمّید کر دیتی ہے۔✫ بے صبری سے لڑائی جھگڑے کا اندیشہ رہتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بے صبری کے علاج

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب بھی مُصِیبَت آئے گھبرا کر بارگاہِ خُداوندی میں حاضِر ہو کر خوب توبہ و اِسْتِغْفار کیجئے اور اپنے آپ کو سراپا خطا تَصَوُّر کرتے ہوئے ہر حال میں خُدائے ذُوالجلال کا شُکْر ادا کیجئے کہ میں تو سَخْت ترین مُجْرِم ہونے کے سَبَب شدید عذاب کی حقدار ہوں مجھ پر آئی ہوئی مُصِیبَت اگر میرے گناہوں کی سزا ہے تو میں بہُت ہی سَسْتی چُھوٹ رہی ہوں ورنہ دُنیا کے بجائے آخِرت میں جہنّم کی سزا ملی تو میں کہیں کی نہ رہوں گی۔(1)

مُصِیبَت پر صَبْر کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور خصوصاً مدینے والے مصطفےٰ، سردارِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور صَحَابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ پر آنے والے مَصَائِب و آلام یاد کئے جائیں۔ مزید یہ کہ صَبْر کرنے والوں کو قِیامَت کے دن اللہ پاک کی طرف سے جو عَظِیْمُ الشَّان اَجر و ثواب عطا کیا جائے گا اُس پر نَظَر کی جائے۔ جیسا کہ تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّیْن میں ہے: کسی بزرگ نے حضرت حسن بن ذَکوان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اِن کی وفات کے ایک سال بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا: کون سی قبریں زِیادہ روشن ہیں؟ فرمایا: دُنیا میں مُصِیبَت اُٹھانے والوں کی۔(2)

1... خود کشی کا علاج، ص ۳۰ بتصرف

2... تنبیہ المغترین، الباب الثالث من جملۃ اخری من الاخلاق، ص ۱۴۱ ملتقطا

صَبْر کا ذِہن بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے سے بڑھ کر مُصِیبَت زَدہ کے بارے میں غور کیا جائے اِس طرح اپنی مُصِیبَت ہلکی مَحْسُوس ہو گی اور صبر کرنا آسان ہو گا۔ (1)

رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: دو عادتیں ایسی ہیں جس میں یہ ہوں گی اللہ پاک اُسے اپنے نزدیک صابِر و شاکِر لکھ دے گا اور جس میں نہ ہوں گی اسے صابِر و شاکِر نہیں لکھے گا۔ اِن میں سے ایک عادت یہ ہے کہ وہ دِین کے مُعَاملے (یعنی عِلْم و عَمَل) میں اپنے سے برتر کی طرف نظر کرے اور اُس کی پَیْرَوِی کرے۔ دُوسری یہ کہ دُنیا کے مُعَاملے میں اپنے سے کم تر کی طرف دیکھے اور اس بات پر اللہ پاک کی حَمد بیان کرے کہ مجھے دوسرے شخص پر فضیلت ملی ہے تو اللہ اسے شاکر و صابر لکھ دیتا ہے۔ مگر جو اپنے دین میں اپنے سے کمتر کو دیکھے اور اپنی دنیا میں اپنے سے برتر کو دیکھے اور اس بات پر افسوس کرے جو اسے نہیں ملا تو اللہ پاک اسے صابِر و شاکِر نہیں لکھتا۔ (2)

اللہ پاک حضورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَبْر کے صَدْقے ہمیں بھی مَصَائِب و آلام میں صَبْر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور بے صبری سے مَحْفُوظ فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آدابِ صبر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں اپنے پیارے اللہ پاک سے عافیت کا

1 . . . خود کشی کا علاج، ص ۳۴

2 . . . ترمذی، ابواب صفة القيامة ... الخ، ۵۳-باب، ص ۵۹۳، حدیث: ۲۵۱۲

سوال کرنا چاہیئے اور یہ دعا مانگنی چاہیے کہ اے اللہ ہمیں ہر قسم کی پریشانی، بیماری، تکلیف، مصیبت سے محفوظ فرما۔ پھر اگر کبھی کوئی مصیبت آجائے، کوئی پریشانی آجائے، بیماری آجائے، الغرض کسی بھی وجہ سے پریشانی سے دوچار ہوجائیں تو صبر کرتے ان آداب پر عمل کرنا چاہیے۔ ❁جب مُصِیبَت پہنچے تو اسی وَقْت صَبْر واِسْتِقْلَال سے کام لیا جائے، جیسا کہ حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایَت ہے، حضور اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشَاد فرمایا: صَبْر صَدْمَہ کی اِبْتِدَا میں ہوتا ہے۔[1] ❁مُصِیبَت کے وَقْت اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا جائے۔ ❁مُصِیبَت آنے پر زَبان اور دیگر اَعْضَا سے کوئی ایسا کلام یا فعل نہ کیا جائے جو شَرِیعَت کے خِلاف ہو جیسے زَبان سے اللہ پاک کی بارگاہ میں شِکْوَہ و شِکَایَت کے کلمات بولنا، سینہ پیٹنا اور گریبان چاک کرلینا وغیرہ۔ ❁صَبْر کی بہترین صُورَت یہ ہے کہ مُصِیبَت زَدہ پر مُصِیبَت کے آثار ظاہِر نہ ہوں۔

صبر کے متعلق ملفوظاتِ امیر اہل سنّت

پیاری پیاری اِسْلَامی بہنو! شَیْخِ طَرِیقَت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کُتُب و رسائل اور مدنی مذاکروں میں صَبْر کے مُتَعَلِّق ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔ آیئے! کچھ ملفوظات ہم بھی سنتی ہیں:

1. پریشان حال کو چاہئے کہ اللہ پاک کی رِضا پر راضی رہے اور اپنے آپ کو سمجھاتے ہوئے دل ہی دل میں کہے کہ شہیدان واَسیرانِ کربلا پر جو مصیبتیں آئی تھیں وہ

1… بخاری، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، ص ۳۶۳، حدیث: ۱۲۸۳

یقیناً مجھ پر آنے والی مصیبتوں سے کروڑوں گُنا زیادہ تھیں مگر اُنہوں نے ہنسی خوشی بَرْداشْت کیں اور صَبْر کرکے جنّت کے حق دار بنے۔ میں کہیں بے صبری کرکے آخِرت کی سَعَادَت سے محروم نہ ہو جاؤں۔

2. مُصِیْبَت آنے پر دل کو اللہ پاک سے ڈرانے، صَبْر پر اِسْتِقامَت پانے اور غَلَط قدم اٹھانے سے خود کو بچانے کیلئے توبہ واِسْتِغْفار کرتے ہوئے یہ ذِہن بنائیے کہ ہم پر جو مُصِیْبَت نازِل ہوئی ہے اُس کا سَبَب ہمارے اپنے ہی کرتُوت ہیں جیسا کہ پارہ 25 سورۃُ الشُّورٰی کی 30 ویں آیتِ کریمہ میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍؕ ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہیں جو مُصِیْبَت پہنچی وہ اس کے سَبَب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہُت کچھ تو مُعاف فرما دیتا ہے۔[1]

3. صَبْر کا ذِہن بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے سے بڑھ کر مُصِیْبَت زدہ کے بارے میں غور کیا جائے اس طرح اپنی مُصِیْبَت ہلکی محسوس ہو گی اور صَبْر کرنا آسان ہو گا۔[2]

4. مُصِیْبَت پر صَبْر کیلئے خود کو تیّار کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بڑی بڑی مصیبتوں کا پہلے ہی سے تصوُّر کرکے صَبْر کا عَزم کر لیا جائے۔ مَثَلاً یہ تصوُّر کر لیا جائے کہ اگر گھر میں میرے جیتے جی کسی کی فوتگی ہو گئی تو اِنْ شَآءَ اللہ میں صَبْر کروں گی یا میرے اندر کوئی مُسْتَقِل جسمانی عیب پیدا ہو گیا مَثَلاً لنگڑی، کانی یا

1... خود کشی کا علاج، ص ۲۸

2... خود کشی کا علاج، ص ۳۴

اچانک اندھی ہوگئی یا کسی نے جھاڑ دیا، دل آزاری کر دی تو صَبْر کر کے اَجْر حاصل کروں گی۔ اگر واقعی مُصِیبت آبھی جائے تو پھر اپنے عَزمِ صَبْر پر قائم رہا جائے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج یکم ذو الحجہ ہے۔ عنقریب ایامِ قربانی آنے والے ہیں۔ ہم میں سے کئی اسلامی بہنیں ایسی ہوں گی جن پر قربانی واجب ہوگی، جس جس اسلامی بہن پر قربانی واجب ہے وہ لازمی قربانی کرے۔ بہت سی اَحادیثِ مُبارکہ قربانی کے **فَضائل ومَسائل** سے مالا مال ہیں۔ آیئے! قُربانی کے فضائل پر مُشتمل چار(4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتی ہیں، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔[2]
2. ارشاد فرمایا: جس نے خُوش دِلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی، تو وہ آتَشِ جہنَّم سے حِجاب (یعنی رُوک) ہو جائے گی۔[3]
3. ارشاد فرمایا: اے فاطِمہ! اپنی قربانی کے پاس مَوْجُود رہو کیونکہ اِس کے خُون کا پہلا قطرہ گرے گا تمہارے **سارے گُناہ مُعاف** کر دیئے جائیں گے۔[4]
4. ارشاد فرمایا: انسان قربانی کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ پاک کو خُون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قِیامت میں اپنے سِینگوں بالوں اور کُھروں کے

1... خود کشی کا علاج، ص ۸۴ بتصرف قلیل

2... ترمِذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیة، ۱۶۲/۳، حدیث: ۱۴۹۸

3... معجم کبیر، ۸۴/۳، حدیث: ۲۷۳۶

4... سنن کبری للبیھقی، کتاب الضحایا، باب مایستحب للمرء... الخ، ۴۷۶/۹، حدیث: ۱۹۱۶۱

ساتھ آئے گی اور قربانی کا خُون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ پاک کے ہاں قبول ہو جاتا ہے۔ لٰہذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

ناخن کاٹنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مَدَنی پھول" سے ناخُن کاٹنے کی سنتیں اور آداب سنئے: ☆ جُمُعہ کے دن ناخُن (Nails) کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔[3] صَدرُ الشَّریعہ، مَولانا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرشوائے (کاٹے) اللہ کریم اُس کو دوسرے جُمُعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔[4] ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرشُوائے (کاٹے) تو رَحمت آئے گی اور گناہ جائیں گے۔[5] ☆ ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۱۶۲/۳ حدیث: ۱۴۹۸

2 ۔۔۔ مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۵۵/۱، حدیث: ۱۷۵

3 ۔۔۔ درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ۶۶۸/۹ ماخوذا

4 ۔۔۔ معجم اوسط، ۳۲۸/۳، حدیث: ۴۷۴۶ - بہارِ شریعت: حصہ ۱۶، ۵۸۳/۳

5 ۔۔۔ عمدۃ القاری، کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار، ۹۰/۱۵

کاخُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کرکے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔[1] ☆پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کرکے چھنگلیا سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔[2] ☆دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔[3] ☆ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور دو رسالے **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور ان کا مُطالَعہ فرمایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...احیاء العلوم، کتاب اسرار الطھارۃ، القسم الثالث فی النظافۃ...الخ، ۱/۱۹۳

2...احیاء العلوم، کتاب اسرار الطھارۃ، القسم الثالث فی النظافۃ...الخ، ۱/۱۹۳

3...فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان...الخ، ۵/۳۵۸

4...فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان...الخ، ۵/۳۵۸

ماہ مئی 2020 میں ہونے والے کورسز کی تاریخیں

تاریخ	کورس کا نام	کورس کروانے والی مجلس
28 مئی	اصلاح اعمال کورس	مجلس دار السنہ للبنات

ماہ جون 2020 میں ہونے والے کورسز کی تاریخیں

تاریخ	کورس کا نام	کورس کروانے والی مجلس
یکم جون	اسلام کی بنیادی باتیں کورس	مجلس شارٹ کورسز
10 جون	اسلامی زندگی کورس	مجلس دار السنہ للبنات
12 جون	معلمہ تجوید القرآن کورس	مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات
22 جون	فیضان حج و عمرہ کورس	مجلس شارٹ کورسز
22 جون	اسپیشل اسلامی بہن کورس	مجلس دار السنہ للبنات
22 جون	فیضان نماز کورس	مجلس دار السنہ للبنات

ماہ جولائی 2020 میں ہونے والے کورسز کی تاریخیں

تاریخ	کورس کا نام	کورس کروانے والی مجلس
2 جولائی	جنت و دوزخ کیا ہے	مجلس شارٹ کورسز
5 جولائی	معلمہ مدنی قاعدہ کورس	مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات
5 جولائی	مفتش کورس	مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات
5 جولائی	فیضان قرآن کورس	مجلس دار السنہ للبنات
10 جولائی	اسپیشل اسلامی بہنوں کا دہرائی اجتماع	مجلس دار السنہ للبنات
17 جولائی	اصلاح اعمال کورس	مجلس دار السنہ للبنات

ماہ اگست 2020 میں ہونے والے کورسز کی تاریخیں

تاریخ	کورس کا نام	کورس کروانے والی مجلس
یکم اگست	مدنی قاعدہ کورس	مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات
4 اگست	فیضان نماز کورس	مجلس دار السنہ للبنات
7 اگست	سورہ رحمن تفسیر کورس	مجلس شارٹ کورسز
16 اگست	اسلامی زندگی کورس	مجلس دار السنہ للبنات

کورسز کی مزید معلومات متعلقہ شعبہ کے ای میل ایڈریس سے لی جاسکتی ہے۔

دار السنہ للبنات	ib.darulsunnahpak@dawateislami.net
مجلس شارٹ کورسز	ib.coursespak@dawateislami.net
مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات	ib.madrasabaligat@dawateislami.net cours.madrasabaligat@dawateislami.net

ماہ مئی تا اگست 2020 میں اسلامی بہنوں کے شعبہ مدرسۃ المدینہ بالغات، دار السنہ للبنات، مجلس شارٹ کورسز کے تحت میں ہونے والے کورسز کی تاریخیں

ماہ مئی 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت ماہ مئی میں **12 دن کا اصلاح اعمال کورس** کا آغاز 28 مئی 2020 سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو۔

ماہ جون 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) مجلس شارٹ کورسز کے تحت ماہ جون 2020 میں **30 دن کا اسلام کی بنیادی باتیں کورس**۔ کا آغاز یکم جون 2020 سے روزانہ دو گھنٹے غیر رہائشی ہوگا یہ کورس علاقہ سطح پر ہوگا اس میں عقائد و فقہ، اسلامی تہوار اور دیگر اسلامک ایکٹیویٹیز اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا 7 سال سے 9 سال کے بچوں اور 7 سے 13 سال تک کی بچیوں کے لیے۔

(2) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت جون 2020 میں **12 دن کا اسلامی زندگی کورس** کا آغاز 10 جون 2020 سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو۔

(3) مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات کے تحت ماہ جون میں **63 دن کا معلمہ تجوید القرآن کورس** کا آغاز 12 جون 2020 سے ہوگا اس کورس میں ایسی مدرسات جو ناظرہ پڑھی ہوئی ہیں لیکن ناظرہ تدریسی ٹیسٹ پاس نہیں ہیں۔ اسکو داخلہ دیا جائے گا۔

(4) مجلس شارٹ کورسز کے تحت ماہ جون 2020 میں **7 دن کا فیضان حج و عمرہ کورس**۔ کا آغاز 22 جون 2020 سے روزانہ 1 گھنٹہ 41 منٹ غیر رہائشی ہوگا یہ کورس علاقہ سطح پر ہوگا اس میں مسائل حج و عمرہ اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا حج اور عمرہ پر جانے والی اسلامی بہنوں کے لیے

(5) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت جون میں **12 دن کا اسپیشل اسلامی بہن کورس** کا آغاز 22 جون 2020 سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو، بہتر ہے کہ Sharp Mind بھی ہو تاکہ جلد اشارے سیکھنے اور سمجھنے میں آسانی رہے۔

(6) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت اگست 2020 میں **12 دن کا فیضان نماز کورس** کا آغاز 4 اگست سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو۔

ماہ جولائی 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) مجلس شارٹ کورسز کے تحت جولائی 2020 میں **3 دن ورکشاپ بجنت و دوزخ کیا ہے کا** آغاز 2 جولائی سے روزانہ 1 گھنٹہ 21 منٹ غیر رہائشی ہوگا یہ کورس علاقہ سطح پر ہوگا اس میں جنت و دوزخ سے متعلق دینی معلومات اس کورس میں بچوں اور تمام عوام اسلامی بہنوں کے لئے انکو داخلہ دیا جائے گا۔

(2) مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات کے تحت جولائی 2020 میں **12 دن کا معلمہ مدنی قاعدہ کورس** کا آغاز 5 جولائی 2020 سے ہوگا اس کورس میں عمر کم از کم 18 سال، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو۔ دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ مدنی قاعدہ کے ٹیسٹ میں کامیاب ہوں اسکو داخلہ دیا جائے گا۔

(3) مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات کے تحت جولائی 2020 میں **12 دن کا مفتش کورس** کا آغاز 5 جولائی 2020 سے ہوگا اس کورس میں عمر کم از کم 18 سال، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو۔ دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ مدنی قاعدہ کے ٹیسٹ میں کامیاب ہوں اسکو داخلہ دیا جائے گا۔ (یہ کورس ان شہروں **(کراچی، حیدر آباد، فیصل آباد)** میں ہوگا)

(4) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت جولائی میں **12 دن کا فیضان قرآن کورس** کا آغاز 5 جولائی سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو۔

(5) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت جولائی میں **3 دن کا اسپیشل اسلامی بہنوں کا دہرائی اجتماع** کا آغاز 10 جولائی سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو، دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ اسپیشل اسلامی بہن کورس کیا ہو اور انھیں مجلس رہائشی کورسز کی طرف سے بیان کرنے کی اجازت ہو۔

(6) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت جولائی میں **12 دن کا اصلاح اعمال کورس** کا آغاز 17 جولائی سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو۔

ماہ اگست 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات کے تحت اگست 2020 میں **26 دن کا مدنی قاعدہ کورس** کا آغاز یکم اگست سے ہوگا اس کورس میں وہ اسلامی بہن جو کم از کم ایک بار بغیر تجوید ناظرہ قرآن پاک پڑھ چکی ہو اسکو داخلہ دیا جائے گا۔

(2) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت اگست 2020 میں **12 دن کا فیضان نماز کورس** کا آغاز 4 اگست سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو۔

(3) مجلس شارٹ کورسز کے تحت اگست 2020 میں **03 05 دن کا سورہ رحمن تفسیر کورس** کا آغاز 7 اگست روزانہ ایک گھنٹہ 12 منٹ غیر رہائشی ہوگا یہ کورس علاقہ سطح پر ہوگا اس میں تمام اسلامی بہنیں داخلہ لے سکتی ہے۔

(4) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت اگست 2020 میں **12 دن کا اسلامی زندگی کورس** کا آغاز 16 اگست 2020 سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو۔

تفصیلی فہرست

ماخذومراجع

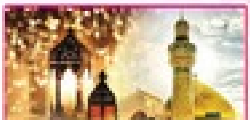
قرآن مجید		
نام کتاب	مؤلف / مصنّف / متوفی	مطبوعہ
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ١٣٤٠ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر الطبری	ابوجعفر محمد بن جریر الطبری، متوفی ٣١٠ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
تفسیر مدارک	ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی، متوفی ٧١٠ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤٢١ھ
تفسیر صاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی	دارلفکر بیروت ١٤٢١ھ
الدرالمنثور	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ٩١١ھ	دارالفکر بیروت
تفسیر روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ١١٣٧ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤٠٥ھ
تفسیر خازن	علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی، متوفی ٧٤١ھ	مطبعہ میمنیہ مصر ١٣١٧ھ
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی شافعی، متوفی ٦٠٦ھ	داراحیاء التراث العربی ١٤٣٠ھ
تفسیر بغوی	حسین بن مسعود الفراء البغوی، متوفی ٥١٦ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ١٤١٤ھ
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ١٣٦٧ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٢ھ
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ١٣٩١ھ	مکتبہ اسلامیہ، لاہور
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٥ھ
عجائب القرآن مع غرائب القرآن	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ١٤٠٦ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٧ھ
صحیح البخاری	امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ٢٥٦ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ١٤١٩ھ
صحیح مسلم	امام ابوحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ٢٦١ھ	دارالکتاب العربی بیروت ٢٠٠٨ء
سنن ابی داود	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ٢٧٥ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤٢١ھ
سنن الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ٢٧٩ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ
سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی، متوفی ٣٠٣ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ٢٠٠٩ء
سنن ابن ماجہ	امام ابوعبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ٢٧٣ھ	دارالمعرفہ بیروت
سنن الدارمی	حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی السمرقندی، متوفی ٢٥٥	دارالکتاب العربی بیروت ١٩٨٧ء
صحیح ابن حبان	امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان، متوفی ٣٥٤ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ١٤١٧ھ
فضائل صحابہ	امام ابوعبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ٢٤١ھ	جامعۃ ام القری ١٤٠٣ھ
مستدرک	ابوعبد اللہ امام محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ٤٠٥ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤١٨ھ
مسند امام احمد	ابوعبد اللہ امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، متوفی ٢٤١ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ
موطا امام مالک	امام مالک بن انس اصبحی المدنی، متوفی ١٧٩ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤٣٣ھ

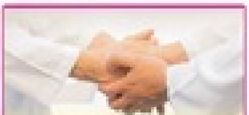
المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۲ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۱ھ
مصنف عبد الرزاق	امام ابو بکر عبد الرزاق بن همام بن نافع صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۱ھ
موسوعة ابن ابی الدنیا	حافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد المعروف بابن ابی الدنیا	مکتبة العصریة بیروت
مسند ابی یعلی	ابو یعلی احمد بن علی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۸ھ
مسند فردوس	ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۶
القربی ابن بشکوال	ابو القاسم خلف بن عبد الملک بن بشکوال، متوفی ۵۷۸ھ	دار الکتب العلمیة بیروت
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
شرح السنة	امام ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
الترغیب والترھیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
القول البدیع	حافظ امام محمد بن عبد الرحمن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	مؤسسة الریان بیروت ۱۴۲۳ھ
الاحادیث المختارة	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد	دار خضر بیروت ۱۴۲۰ھ
جامع صغیر	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۵ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۱
جامع الاحادیث	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر، بیروت
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ھیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین برھان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۹ھ
مشکاة المصابیح	ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب، متوفی ۷۴۲ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
شرح صحیح مسلم	امام ابو زکریا محی الدین بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۱ھ
عمدة القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
مرقاة المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرءوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۳۲ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن، لاہور
نزہۃ القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی	فرید بک اسٹال لاہور ۱۴۲۱ھ
الدر المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۳ھ
رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفة بیروت ۱۴۲۰ھ
کتاب الدرر الحکام	قاضی ملا خسرو حنفی	میر محمد کتب خانہ کراچی
فتاوی ھندیہ	شیخ نظام وجماعة من علماء الهند، متوفی ۱۱۶۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۳ھ

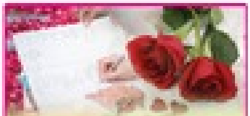
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
وقار الفتاویٰ	مفتی وقار الدین قادری متوفی ۱۴۱۳ھ	بزمِ وقار الدین کراچی
پردے کے بارے میں سوال جواب	امیرِ اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ
وضو کا طریقہ	امیرِ اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ
تنبیہ الغافلین	ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد السمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	پشاور
قرۃ العیون	ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد السمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ
الرسالۃ القشیریۃ	امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن القشیری	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
قوت القلوب	شیخ محمد بن علی المعروف ابو طالب مکی، متوفی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الحدیقۃ الندیۃ	عبد الغنی بن اسماعیل نابلسی، متوفی ۱۱۴۳ھ	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء
لباب الاحیاء	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
کیمیائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ
منہاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
منہاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
آنسوؤں کا دریا	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی، متوفی ۵۹۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
الروض الفائق	علامہ شعیب بن سعد الکافی، متوفی ۸۱۰ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ
تنبیہ المغترین	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۳۲۵ھ
الزواجر	علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن حجر ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۳۱۹ھ
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
روض الریاحین	عبد اللہ بن اسعد بن علی یافعی، متوفی ۷۶۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
سعادۃ الدارین	علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
اخبار الاخیار	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	فاروق اکیڈمی خیر پور پاکستان
تاریخ ابن عساکر	امام علی بن حسن المعروف ابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
تاریخ بغداد	حافظ ابوبکر علی بن احمد خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
اسد الغابہ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	مراکش ۱۴۱۷ھ
معرفۃ الصحابۃ	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ

الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ھ
سیر اعلام النبلاء	امام محمد بن احمد بن عثمان ذھبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ
الکامل	امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
سبل الھدی والرشاد	امام محمد بن یوسف صالحی شامی، متوفی ۹۴۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ
زرقانی علی المواھب	محمد زرقانی بن عبد الباقی بن یوسف، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
صفۃ الصفوۃ	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۷ھ
لسان العرب	محمد بن مکرم ابن منظور افریقی، متوفی ۷۱۱ھ	مؤسسۃ الاعلمی بیروت ۱۴۲۶ھ
تھذیب الاسماء واللغات	امام ابی زکریا محی الدین یحیی بن شرف النووی متوفی ۶۷۶ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
کتاب التعریفات	علامہ سید شریف علی بن محمد جرجانی	دار المنار لبنان
جنتی زیور	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
الاستیعاب	علامہ ابو عمر یوسف عبد اللہ بن محمد بن عبد البر قرطبی	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
طبقات ابن سعد	علامہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۹۷ء
الطبقات الکبری	علامہ عبد الوھاب بن احمد شعرانی، متوفی ۹۷۳	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۵
تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین سیوطی، متوفی ۹۱۱	قدیمی کتب خانہ کراچی
فیضانِ فاروقِ اعظم	مؤلفین شعبہ فیضانِ صحابہ واہلِ بیت المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ
فیضانِ امہات المؤمنین	مؤلفین شعبہ فیضانِ صحابیات المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ
فیصلہ کرنے کے مدنی پھول	مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
غیبت کی تباہ کاریاں	امیرِ اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ
نیکی کی دعوت	امیرِ اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
فیضانِ اعلیٰ حضرت	حافظ محمد ریحان احمد قادری عطاری	شبیر برادرز ۱۴۳۴
تذکرۂ امام احمد رضا	امیرِ اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
سیدی قطبِ مدینہ	امیرِ اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضانِ سنت	امیرِ اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ
سنتیں اور آداب	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
ذوقِ نعت	مولانا حسن رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۹ھ
سامانِ بخشش	شہزادۂ اعلیٰ حضرت مصطفےٰ رضا خان نوری، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۴۰ھ
وسائلِ بخشش مرمّم	امیرِ اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع
میں بیانات کا شیڈول









ISBN 978-969-579-562-0

0101009

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

مُحَرَّمُ الحرام تا رَبِیْعُ الآخِر (1442 ہجری کے) 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 20 بیانات





اسلامی بیانات

(جلد:4)

اسلامی بہنوں کے لئے



پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)

مُحَرَّمُ الْحَرام تا رَبِیْعُ الْآخِر(1442ہجری)4ماہ کے اصلاحی موضوعات پر20بیانات



اسلامی بیانات

(جلد: 4)



اسلامی بہنوں کے لئے

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : اسلامی بیانات (جلد:4)

صفحات : 471

پہلی بار : ذوالحجہ ۱۴۴۱ھ، جولائی 2020ء

تعداد : 8000 (آٹھ ہزار)

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: 10-06-2020 حوالہ نمبر: 244

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب **"اسلامی بیانات (جلد:4)"** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

10-06-2020

E-mail : ilmia@dawateislami.net www.dawateislami.net

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول

(4ماہ: محرم الحرام تا ربیع الآخر 1442ھ / ستمبر تا دسمبر 2020ء کے بیانات)

ہفتہ	متوقع اسلامی تاریخ	عیسوی تاریخ	بیان کا نام	صفحہ
پہلا ہفتہ	یکم محرم الحرام	19 اگست	دکھیاری امّت کی خیر خواہی	11
دوسرا ہفتہ	7	26	امامِ حُسین کی عبادات	33
تیسرا ہفتہ	14	2 ستمبر	وقت کی اہمیّت	98
چوتھا ہفتہ	21	9	مقامِ صحابہ و اہلبیت	122
پانچواں ہفتہ	28	16	اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے	142
پہلا ہفتہ	5 صفر المظفر	23	معاشرے کی رسومات	165
دوسرا ہفتہ	12	30	اُمّتِ مصطفٰے کی خصوصیات	185
تیسرا ہفتہ	19	7 اکتوبر	اعلیٰ حضرت کا تصوف	208
چوتھا ہفتہ	26	14	تبرکات کی برکتیں	230
پہلا ہفتہ	4 ربیع الاوّل	21	آقا کریم کی امت سے محبّت	256
دوسرا ہفتہ	11	28	کمالاتِ مصطفٰے	277
تیسرا ہفتہ	18	4 نومبر	امام مالک کا عشقِ رسول	299
چوتھا ہفتہ	25	11	امدادِ مصطفٰے	321
پہلا ہفتہ	2 ربیع الآخر	18	انبیائے کرام کی نیکی کی دعوت	343
دوسرا ہفتہ	9	25	غوثِ پاک کا خاندان	366
تیسرا ہفتہ	16	2 دسمبر	اولیائے کرام کے پاکیزہ اوصاف	387
چوتھا ہفتہ	23	9 دسمبر	اَوراد و وظائف کی برکتیں	410

اجمالی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”دعوتِ اسلامی“ کے 10 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”10 نیّتیں“

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۱۸۵/٦، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تَعَوُّذ و تَسْمِیَہ سے آغاز کروں گی۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا) (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعَہ کروں گی۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالَعَہ کروں گی۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گی۔ (۵) جہاں جہاں ”**سرکار**“ کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں **صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**، جہاں جہاں کسی **صحابی** کا نام آئے گا وہاں **رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ** اور جہاں کسی **بزرگ** کا نام آئے گا تو وہاں **رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ** پڑھوں گی۔ (٦) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گی۔ (۷) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو مَدَنِیہ اسلامی بہن سے پوچھ لوں گی۔ (۸) (اپنے ذاتی نسخے کے) ”یادداشت“ والے صفحہ پر ضروری نِکات لکھوں گی۔ (۹) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی۔ (۱۰) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلطی ملی تو کسی مَحْرَم کے ذریعے ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گی۔

(ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عَزْمِ مُصَمَّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحُسن و خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **"المدینۃُ العلمیہ"** بھی ہے جو دعوتِ اِسلامی کے عُلَماء و مفتیانِ کرام کَثَّرَهُمُ اللّٰہُ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(1) شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت **(2)** شعبہ درسی کتب **(3)** شعبہ اِصلاحی کُتُب
(4) شعبہ تراجمِ کُتُب **(5)** شعبہ تفتیشِ کُتُب **(6)** شعبہ تخریج[1]

"المدینۃُ العلمیہ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اَعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مجدّدِ دین و ملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ

---

1 . . . اب ان شعبوں کی تعداد 16 ہو چکی ہے: (7) فیضانِ قرآن (8) فیضانِ حدیث (9) فیضانِ صحابہ واَہلِ بیت (10) فیضانِ صحابیات و صالحات (11) شعبہ امیرِ اہلِ سنّت (12) فیضانِ مَدَنی مُذاکَرہ (13) فیضانِ اَولیاء و عُلَماء (14) بیاناتِ دعوتِ اِسلامی (15) رسائلِ دعوتِ اِسلامی (16) شعبہ مدنی کاموں کی تحریرات (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ **اِمام اَحمد رَضا خان** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حَتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اِشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ کریم **"دعوتِ اسلامی"** کی تمام مجالس بشمول **"المدینۃُ العلمیۃ"** کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عَمَلِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رَمَضانُ المُبارَک ۱۴۲۵ھ

پیشِ لفظ

عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** منظم اور مربوط طریقے سے دین کا کام کرنے والی تحریک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بھائیوں کے بارہ اور اسلامی بہنوں کے آٹھ مدنی کام دعوتِ دین پھیلانے کے بڑے اہم ذرائع ہیں۔ ہزاروں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مدنی کاموں کی برکت سے گناہوں کے راستے کو چھوڑ کر راہِ ہدایت پر گامزن ہوئے ہیں۔ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ان مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک ہزاروں مقامات پر ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کا سلسلہ سالوں سے جاری و ساری ہے۔ ان ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے لوازمات میں سے ایک اہم جز بیان بھی ہے۔ یہ بیانات اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے 475 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

مرکزی مجلسِ شوریٰ کی ہدایات کے مطابق اسلامی بہنوں کے بیانات پہلے ہی کتابی صورت میں شائع کر دیئے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں سن 1441 ہجری کے تمام بیانات اردو زبان میں تین جلدوں بنام **"اسلامی بیانات (جلد1، 2 اور 3)"** کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ سن 1442 ہجری کے پہلے چار ماہ کے بیانات کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس میں 17 بیانات ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے ہیں جبکہ اسلامی بہنوں کی فرمائش پر 3 اضافی بیانات بھی مجموعے کا حصہ ہیں۔

شائع ہونے والے تمام بیانات درجن سے زائد مراحل (مطالعہ، تلاشِ مواد، ترتیب، فارمیشن، شعبہ ذمہ دار کا فائنل کرنا، رکنِ شوریٰ حاجی ابورجب محمد شاہد عطاری اور حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی سے تنظیمی تفتیش، دارُ الافتا اہلسنّت کے مفتی صاحب سے شرعی تفتیش، مکمل مواد کی تفتیش، تخریج اور تقابل، انگلش الفاظ کی ایڈیٹنگ و مجلس تراجم سے چیکنگ، پیج سیٹ اپ اور پیراگرافنگ، آیات پیسٹنگ، فائنل پروف ریڈنگ، اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے اس کی چیکنگ، کورل پر پیسٹنگ اور اس کے لوازمات) سے گزار کر اشاعت کیلئے پیش کئے جاتے ہیں۔ ان بیانات پر اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے **شعبے بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے سات اسلامی بھائیوں نے کام کیا، بالخصوص محمد حامد سراج عطاری مدنی، محمد جان رضا عطاری مدنی، عبدالجبار عطاری مدنی، محمد منعم عطاری مدنی اور حفیظ الرحمن عطاری مدنی زَادَھُمُ اللّٰہُ عِلْمًا وَّعَمَلًا نے خوب کوشش کی۔

اسلامی بہنوں میں بھی اشاعتِ دین کیلئے مختلف مجالس قائم ہیں، ان میں سے تین مجالس (مجلس شارٹ کورسز، مجلس دارالسنہ للبنات اور مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات) کے تحت مختلف کورسز کا سلسلہ سال بھر جاری رہتا ہے۔ ستمبر تا دسمبر 2020ء میں اسلامی بہنوں کیلئے ہونے والے مختلف کورسز کا شیڈول اور تفصیلات بیانات کے بعد کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

(مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ)

بیان:1 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں محبّت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور ہاتھ ملائیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرودِ پاک بھیجیں تو اُن کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1 ۔۔۔ مسند ابی یعلی، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱

2 ۔۔۔ معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰـہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰـہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج ہم آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمّت کی خیر خواہی سے متعلق بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے واقعات سُنیں گی، امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خیر خواہیِ اُمّت کے کچھ واقعات بھی سُنیں گی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا ذِکْرِ خیر بھی سُنیں گی، خیر خواہی کی تعریف بھی سُنیں گی، اِس کی ترغیب پر مشتمل احادیثِ طَیِّبَہ بھی سُنیں گی۔ اِس کے ساتھ ساتھ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سمیت دیگر بزرگوں کے خیر خواہی کے کچھ واقعات اور اُن سے حاصل ہونے والے نِکات بھی سُنیں گی۔ خیر خواہی کے دُنیوی اور اُخروِی فوائد کیا کیا ہیں؟ یہ بھی سُنیں گی۔ اللہ کرے کہ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایک خاندان کی خیر خواہی

ایک رات امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ مدینۂ مُنَوَّرہ کا دورہ فرما رہے تھے کہ ایک خیمے پر نظر پڑی، جب قریب گئے تو آپ کو کسی کے تکلیف میں مبتلا ہونے کی آواز آئی، اُس خیمے کے باہر ایک شخص بیٹھا تھا۔ آپ نے سلام کے بعد اُس سے حال پوچھا تو معلوم ہوا! وہ خلیفۂ وقت سے ہی ملنے آیا ہے البتہ اُسے یہ معلوم نہیں تھا کہ خلیفۂ وقت اُس کے سامنے کھڑے ہیں۔ بہر حال اُس نے بتایا کہ اُس کی زَوجہ اُمید سے ہے اور بچے کی پیدائش کا وقت قریب ہے۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی زَوجۂ محترمہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کُلثوم بنتِ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے فرمایا: کیا تم ثواب کمانا چاہتی ہو؟ اللہ پاک نے اُسے خود تم تک پہنچایا ہے۔ وہ کہنے لگیں: بات کیا ہے؟ آپ نے بتایا کہ کسی عورت کے ہاں ولادت کا وقت قریب ہے اور اُس کے پاس کوئی بھی نہیں ہے۔ وہ کہنے لگیں: اگر آپ راضی ہیں تو میں چلتی ہوں۔ فرمایا: ٹھیک ہے، تم ضروری سامان لے لو۔ جب وہاں پہنچے تو آپ نے اپنی زَوجہ کو اندر بھیج دیا اور خود اُس شخص کے پاس بیٹھ گئے۔ اُس سے فرمایا: آگ جلاؤ۔ اُس نے آگ جلائی تو آپ نے ہانڈی اُس کے اوپر رکھ دی۔ اِدھر ہانڈی پک گئی اور اُدھر بچے کی ولادت بھی ہو گئی، آپ کی زَوجہ (Wife) نے اندر سے آواز دی: اے امیرُ المؤمنین! اپنے ساتھی کو بیٹے کی خوشخبری دے دیجئے۔ جیسے ہی اُس شخص نے لفظ **"امیرُ المؤمنین"** سُنا تو ڈر گیا اور عاجزی کے ساتھ تھوڑا سا پیچھے ہٹ کے بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: جیسے بیٹھے تھے ویسے ہی بیٹھے

رہو۔ پھر آپ نے ہانڈی اُٹھا کر اپنی زوجہ کو دی اور فرمایا: خاتون کو پیٹ بھر کر کھلاؤ۔ پھر آپ نے اُس شخص کو بھی کھانے کے لیے دیا اور فرمایا: کل صبح میرے پاس آنا میں تمہاری ضروریات کو پورا کر دوں گا۔ جب وہ شخص صبح آپ کے پاس آیا تو آپ نے اُس کے بچے کا وظیفہ (خرچہ) بھی جاری کیا اور اُسے بھی مال وغیرہ عطا کیا۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کس طرح ایک پریشان حال کی خیر خواہی فرمائی، اپنی نگرانی میں آگ روشن کروائی، اپنے ہاتھوں سے ہانڈی چڑھائی اور کھانا تیار کروایا، پھر خود ہی کھانا نکال کر اپنی زَوجۂ محترمہ کے ذریعے اُس عورت کیلئے بھیجا۔

حالانکہ یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں جن کے سائے سے شیطان بھاگتا ہے۔ (2) یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں جن کو حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ مبارک سے جنتی ہونے کی خوشخبری دی ہے۔ (3) یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں جن کے بارے میں حُضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ دعا فرمائی ہے کہ اے اللہ! عُمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما! (4) یہ وہی فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہیں جو یتیموں بے سہارا لوگوں کی خیر خواہی کیلئے راتوں کو جاگ کر دورہ فرمایا کرتے تھے۔ یہ وہی فاروقِ اعظم ہیں جن کی رائے کے مطابق قرآنِ کریم کی کئی آیاتِ مبارکہ نازل ہوئیں۔ (5) یہ

---

1 ...تبصرة لابن جوزی، المجلس التاسع والعشرون فی فضل...الخ، ۱/۴۲۰

2 ...بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۲/۵۲۶، حدیث: ۳۶۸۳

3 ...بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن خطاب...الخ، ۲/۵۲۵ حدیث: ۳۶۷۹

4 ...ابن ماجه، کتاب السنة، فضل عمر، باب، ۱/۷۷، حدیث: ۱۰۵

5 ...تاریخ الخلفاء، ص ۹۶، الصواعق المحرقة، ص ۹۹

وہی فاروقِ اعظم ہیں جن کا فرمان ہے: لَوْمَاتَتْ شَاةٌ عَلٰى شَطِّ الْفُرَاتِ ضَائِعَةً لَظَنَنْتُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَائِلِي عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اگر نہرِ فُرات کے کنارے بکری کا بچہ بھی پیاسا مَر گیا تو میں ڈرتا ہوں کہ اللہ پاک مجھ سے اُس کے بارے میں حساب نہ لے لے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! اتنی بلند و بالا شان و شوکت کے باوجود امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے ساتھ خیر خواہی اور حاجت روائی فرما رہے ہیں۔ لہٰذا اگر ہماری کوئی اسلامی بہن کسی تکلیف میں ہو یا کسی بھی مُعاملے میں اُسے ہماری ضرورت ہو اور ہم اُس کی پریشانی دُور کرنے کی قدرت بھی رکھتی ہوں تو ہمیں بھی امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنی اسلامی بہن کی خیر خواہی کرنی چاہیے۔ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خیر خواہیِ اُمّت کے مزید واقعات بھی ہم سُنیں گی لیکن اِس سے پہلے آیئے! آپ کا مختصر تعارف سُنئے، چنانچہ

سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف

♣ آپ کی کُنْیَت "ابو حفص"، لقب "فاروقِ اعظم" اور نام "عمر" ہے۔ ♣ آپ کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کو بے حد خوشی ہوئی اور اُن کو بہت بڑا سہارا مل گیا، یہاں تک کہ حُضور رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ محترم میں کھلم کھلا نَماز ادا فرمائی۔ ♣ آپ اسلامی جنگوں میں مُجاہِدانہ شان سے شامل ہوئے اور تمام منصوبہ بندیوں میں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وزیر و

---

1 ۔۔۔ حلیة الاولیاء، عمر بن خطاب، ۱/۸۹، رقم: ۱۴۱

مُشیر کی حیثیت سے وفادار ساتھی بن کر رہے۔ ♣ آپ نے تختِ خِلافت پر رَونق اَفروز رہ کر جانشینِ مصطفےٰ کی تمام تر ذِمّہ داریوں کو بہت ہی اچھے انداز سے سر اَنجام دیا۔ ♣ آپ مُرادِ رسول تھے (یعنی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ تھے۔) ♣ آپ کا دل اَنوارِ الٰہی سے خوب روشن تھا۔ ♣ آپ عقلمندی اور سمجھداری کے روشن سورج تھے۔ ♣ آپ کی جرأت و بہادری، عاجزی و سادگی، ہمت و مَردانگی، حوصلہ و استقامت، دیانت و امانت، ذہانت وفَطانت اور صبر کی مثالیں آج بھی تاریخ کے صفحات میں نقش ہیں۔ ♣ آپ نے اپنی ایک ایک عادت کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھال رکھا تھا، الغرض! آپ گفتار و کردار کے حقیقی غازی تھے۔ بالآخر نَمازِ فجر میں ایک بد بخت نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر خنجر سے وار کیا اور آپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شرفِ شہادت سے سر فراز ہو گئے۔ وفات کے وَقْت آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عمر شریف 63سال تھی۔ ♣ حضرت سَیِّدُنا صُھَیْب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے آپ کی نَمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ روضۂ مُبارَکہ کے اندر امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پہلوئے انور میں دفن ہوئے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیرُ المؤمنین سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عادتِ مبارَکہ تھی کہ دوسروں کی ہر وَقْت غمخواری فرماتے رہتے، صحرائے عرب کی سخت دھوپ اور رات کی تاریکی بھی مخلوقِ خدا کی غمخواری سے آپ کو نہ روک سکی۔ آپ کی سیرت کے کئی ایسے واقعات ملتے ہیں جن میں آپ نے مخلوقِ

---

1 ۔۔۔ الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ۱/۲۸۵-۴۰۸-۴۱۸، ملخصا وملتقطا

خدا کی دیکھ بھال کرتے ہوئے اُن کے مختلف مسائل کو حل فرمایا۔ آیئے! اِسی طرح کے کچھ واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

بھوکے بچوں والی خاتون کی خیر خواہی

منقول ہے کہ ایک بار حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنے خادم حضرت اسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ رات کے وقت مدینہ شریف کا دورہ فرما رہے تھے، ایک خاتون اپنے بچوں کے ساتھ اپنے گھر میں موجود تھی، جو رات کے وَقت اپنے بچوں کو بہلانے کے لیے ہنڈیا میں پانی ڈال کر چولہے پر چڑھائے بیٹھی تھی، حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُس کی اس طرح خیر خواہی فرمائی کہ اپنے کاندھوں پر کھانے کا سامان لے کر آئے، اپنے ہاتھوں سے پکا کر اُس خاتون کے بچوں کو کھلایا، جب تک وہ بچے سو نہ گئے آپ وہیں رہے، بعد ازاں آپ تشریف لے آئے۔ (1)

معذور، نابینا، بوڑھی عورت کی مدد

حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے روایت ہے، ایک بار رات کے وقت حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے گھر سے نکلے تو حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُنہیں دیکھ لیا اور چپکے چپکے اُن کا پیچھا کرنے لگے کہ دیکھوں امیرُ المؤمنین اِس وقت کہاں جا رہے ہیں؟ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک گھر میں داخل ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد باہر آئے اور پھر ایک اور گھر میں داخل ہو گئے۔ حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُس گھر کو ذہن میں بٹھا لیا اور صبح اُس گھر میں گئے تو

1...الکامل فی التاریخ، ۲/۴۵۳ ملخصا

دیکھا کہ اُس میں ایک بوڑھی، پاؤں سے معذور نابینا خاتون رہتی ہے۔ اُس سے پوچھا: مَا بَالُ هٰذَا الرَّجُلِ يَأْتِيْكَ؟ یہ شخص تمہارے گھر میں کیوں آتا ہے؟ اُس نے کہا: یہ شخص میرے پاس کافی عرصے سے آ رہا ہے، (میں چونکہ معذور ہوں لہٰذا) یہ میرے گھریلو کام کاج کر دیتا ہے، میری تکالیف دور کر دیتا ہے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْهُ میں خیر خواہی کا کیسا جذبہ تھا کہ مسلمانوں کے امیر اور خلیفہ ہونے کے باوجود لوگوں کے کام کر دیا کرتے تھے۔ اگر ہم بھی اپنا یہ ذہن بنا لیں کہ اپنے گھر والوں (مثلاً والِدَین، بھائی، بہن) اور محارم رشتہ داروں سمیت اپنی کسی بھی اسلامی بہن کو خواہ اُسے جانتی ہوں یا نہ جانتی ہوں، کسی پریشانی میں مبتلا پائیں گی تو رضائے الٰہی اور خیر خواہی کی نیّت کرتے ہوئے اُن کی مدد ضرور کریں گی۔ اِس کی برکت سے اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ اِنْ شَآءَ اللہ ایک پُر اَمن معاشرہ بنانے میں بھرپور مدد ملے گی۔

شَیْخُ الحدیث حضرت علامہ عبدُ المصطفیٰ اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک: اَلدِّيْنُ نَصِيْحَةٌ یعنی **دین مسلمانوں کی خیر خواہی ہی ہے** (2) کے تحت فرماتے ہیں: **دوسروں کا بھلا چاہنا** اور مسلمان کے ساتھ **خیر خواہی کرنا**، اِس کے مفہوم میں بڑی وُسْعَت (کشادگی) ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ "مسلمان کی خیر خواہی" یہ ایک ایسا عملِ خیر ہے کہ اگر ہر مسلمان اِس تعلیمِ نُبُوَّت کو حرزِ جان بنا کر (یعنی بہت عزیز سمجھتے ہوئے) اِس پر عمل شروع کر دے تو ایک دم مسلمانوں کے بگڑے ہوئے معاشرے کی کایا پلٹ جائے اور

---

1 ۔۔۔ حلیۃ الاولیاء، عمر بن الخطاب، ۱/۸۴، رقم: ۱۴۳

2 ۔۔۔ مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الدین النصیحۃ، ص ۵۱، حدیث: ۱۹۶

مسلم معاشرہ آرام وراحت اور سُکون و اطمینان کا ایک ایسا گہوارہ بن جائے کہ دنیا ہی میں جنّت کے سُکون و اطمینان کا جلوہ نظر آنے لگے۔ نہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کے ساتھ خیانت کرے گا، نہ چغلی، غیبت اور بہتان تراشی کا مُرتکِب ہوگا، نہ ظلم کے کسی پہلو کو اپنے گوشۂ خیال میں آنے دے گا، نہ کسی کے بنتے ہوئے کام میں روڑا اَٹکائے گا بلکہ وہ سب کا بھلا چاہے گا اور سب کے ساتھ بھلائی کرے گا۔ جس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ بھی اُس کی خیر خواہی اور بھلائی کریں گے اور وہ بھی ہر نقصان سے محفوظ رہے گا اور ہمیشہ اُس کا بھلا ہوتا رہے گا۔ (1)

خیر خواہی کی تعریف

حکیمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خیر خواہی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اصطلاح میں کسی کی خالص خیر خواہی کرنا جس میں بد خواہی (بُرا چاہنے) کا شائبہ (شک وشُبہ) نہ ہو یا خُلوصِ دل سے کسی کا بھلا چاہنا نصیحت (یعنی خیر خواہی) ہے۔ (2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! لفظِ خیر خواہی اپنے مفہوم کے اعتبار سے عام ہے مثلاً اپنے محارِم رشتے داروں، اپنی پڑوسنوں اور دیگر اسلامی بہنوں کے ساتھ نرمی و بھلائی سے پیش آنا، اُن کی مالی مدد کرنا، اُن کی پریشانی دور کرنا، اُنہیں کپڑے فراہم کرنا، اُنہیں کھانا کھلانا، انہیں آرام وسکون پہنچانا، ان کی ضروری خواہشات کو پورا کرنا، شرعی رہنمائی کرنا یا کروا دینا، بھٹکی ہوئی اسلامی بہنوں کو راہِ راست پر لانا، الغرض کسی بھی

1 . . . منتخب حدیثیں، ص۲۳۱ ملخصا

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۵۷

طرح سے ان کے ساتھ خیر خواہی کرنا ثواب کا کام ہے۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم **"یا شیخ اپنی اپنی دیکھ"** کے تحت صرف اپنے معاملات سُلجھانے کی فکر میں رہتی ہیں۔ ☆ ہمارے آس پاس کتنی اسلامی بہنیں پریشان حال ہیں ہمیں اس کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ ☆ وہ اسلامی بہنیں جن سے ہمارا روزانہ واسطہ پڑتا ہے ان میں سے کتنی خوش دِلی سے اور کتنی پریشان چہروں سے ہمیں ملتی ہیں ہمیں اس کی کوئی فکر نہیں۔ ☆ ہماری جاننے والیوں میں سے کتنی اسلامی بہنیں قرضوں میں جکڑی ہوئی ہیں بلکہ خاندان میں ہمارے کتنے محرم رشتہ دار غربت و افلاس کی چکی میں پِس رہے ہیں ہمیں اِس کی کوئی خبر نہیں۔ ☆ ہماری پڑوسنوں کو دو وقت کا کھانا بھی نصیب ہوتا ہے یا نہیں؟ ہمیں اِس سے کوئی سرو کار نہیں۔ ☆ پہننے کے لئے مناسب کپڑے بھی ملتے ہیں یا نہیں ہمیں اِس سے کوئی غرض نہیں۔ ☆ کتنی بیمار اسلامی بہنوں کی راتوں کی نیند اور دن کا سکون پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے برباد ہو رہا ہے اِس طرف ہماری توجہ ہی نہیں ہوتی۔ آیئے! اپنے اندر خیر خواہی کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے 2 فرامینِ مصطفٰے سنتی ہیں، چنانچہ

خیر خواہی کے فضائل

❖ اِرشاد فرمایا: لوگوں کیلئے بھی وہی پسند کرو، جو اپنے لیے کرتے ہو اور جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو اُسے دوسروں کے لیے بھی ناپسند کرو، جب تم بولو تو اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔ (1)

❖ اِرشاد فرمایا: دین مسلمانوں کی خیر خواہی ہی ہے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے

1 ... مسند امام احمد، حدیث معاذ بن جبل، ۸/۲٦٦، حدیث: ۲۲۱۹۳

عرض کی:یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ!کس کے لیے؟ اِرشاد فرمایا: اللہ پاک کے لئے،اُس کی کتاب کے لئے،اُس کے رسول کے لئے،مسلمانوں کے اماموں اور عوام کے لئے ۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:✡**اللہ پاک کے لیے (بندوں کو) نصیحت** یہ ہے کہ✡اللہ پاک کی ذات وصفات کے متعلق خالص اسلامی عقیدہ رکھنا،✡خلوصِ دل سے اُس کی عبادت کرنا،✡ اُس کے محبوبوں سے محبت،✡دشمنوں سے عداوت(دشمنی) رکھنا،✡اُس کے متعلق اپنے عقیدے خالص رکھنا۔✡**کتابُ اللہ** یعنی قرآنِ مجید کی(بندوں کو) نصیحت یہ ہے کہ✡اُس کے **کتابُ اللہ** ہونے پر ایمان رکھنا،✡اُس کی تلاوت کرنا،✡اُس میں بقدرِ طاقت غور کرنا،✡اُس پر صحیح عمل کرنا۔✡**اللہ پاک کے رسول** یعنی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نصیحت یہ ہے کہ✡اُنہیں تمام نبیوں کا سردار ماننا،✡ اُن کی تمام صفات کا اعتراف کرنا،✡جان ، مال و اَولاد سے زیادہ اُنہیں پیارا رکھنا ،✡اُن کی اِطاعت و فرمانبرداری کرنا اور ✡اُن کا ذِکر بلند کرنا۔✡**عام مسلمانوں کی نصیحت** (یعنی خیر خواہی) یہ ہے کہ✡بقدرِ طاقت ان کی خدمت کرنا،✡ان سے دینی و دنیاوی مصیبتیں دور کرنا،✡ان سے محبّت کرنا،✡ان میں عِلمِ دین پھیلانا،✡نیک اعمال کی رغبت دینا،✡جو چیز اپنے لیے پسند نہ کرے ان کے لیے پسند نہ کرنا۔ (2)

1…مسلم،کتاب الایمان،باب بیان الدین النصیحۃ،ص ۵۱،حدیث:۱۹۶

2… مرآۃ المناجیح،۶/ ۵۵۷ملخصا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے کے بڑے فضائل ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہمارے بزرگوں کے دلوں میں اُمّت کی خیر خواہی اور غمخواری کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، وہ مُقدّس ہستیاں لوگوں کی خیر خواہی کرتے اور اپنے دلوں کو سکون پہنچاتے تھے، چنانچہ

ایک شرابی کو سَیِّدُنا فاروقِ اعظم کی نصیحت

امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایک مَرتبہ ملکِ شام کے ایک بہادر شخص کو تلاش کیا لیکن وہ نہ ملا، آپ کو بتایا گیا کہ وہ شخص شراب کا عادی ہو گیا ہے۔ آپ نے اپنے لکھنے والے سے فرمایا: لکھو! عمر بن خطاب کی طرف سے فلاں کے نام! تم پر سلامتی اُترے، میں تمہارے متعلق اللہ پاک کا شکر گزار ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو گناہوں کو بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا، بڑے اِنعام والا ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر آپ نے اُس کے حق میں دعا کی: اللہ پاک اُسے بیماری سے شفا عطا فرما دے، اُس کے دل کو پھیر دے، اُس کو توبہ کی توفیق دے دے۔ جب نمائندہ وہ خط لے کر اُس کے پاس پہنچا، اُس شخص نے خط پڑھا تو کہنے لگا: میرا ربِّ کریم گناہوں کو بخشنے والا ہے، یقیناً اللہ پاک نے میری مغفرت کا مجھ سے وعدہ فرما لیا ہے اور وہی توبہ کو قبول کرنے والا ہے، اس کی پکڑ بڑی سخت ہے، اللہ پاک نے مجھے اپنے عذاب سے ڈرایا ہے، وہ بڑے انعام والا ہے اور اُس کا اِنعام خیرِ کثیر ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ وہ بار بار

یہی کہتا رہا یہاں تک کہ زار و قطار رونے لگا۔ پھر اُس نے شراب پینے سے سچی پکی توبہ کی اور اُسے بالکل چھوڑ دیا۔ جب حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو یہ خبر ملی تو آپ نے فرمایا: تم لوگ بھی اُسی طرح کیا کرو، اُسے سیدھے راستے پر لانے کی کوشش کرو اور اُس کی طرف خصوصی توجہ کرو، اُس کے لیے دعا کرو کہ اللہ پاک اُسے توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور اُس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔ (1)

سخت گوئی کی مِٹ جائے خصلت　　نرم گوئی کی پڑ جائے عادت
واسطہ خُلقِ محبوب کا ہے　　یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۳۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لوگوں کی دینی تربیت اور اُن کی اصلاح کے بارے میں کیسی کوشش فرماتے تھے۔ یقیناً آپ کی یہ مدنی تربیت سب کے لیے ایک مشعلِ راہ ہے، آپ خلیفۂ وقت اور بے پناہ مصروفیات کے باوجود اپنی بارگاہ میں آنے والے ایک ایک فرد کی غیر حاضری کو فوراً محسوس کر لیتے، پھر اُسے نظر انداز نہیں کرتے بلکہ اُس کے بارے میں پوچھتے تھے تاکہ اگر اُس کے ساتھ کوئی مسئلہ (Problem) پیش آ گیا ہو تو اُسے حل کر کے حاجت روائی اور خیر خواہی کا ثواب حاصل کریں۔ بالفرض اگر وہ بیمار ہو گیا ہے تو اُس کا علاج کرائیں تاکہ وہ تندرست ہو جائے۔ کسی پریشانی میں مبتلا ہے تو اُس کی پریشانی دور کریں۔ مگر آہ! آج ہماری حالت تو یہ ہے کہ اپنے سگے بھائیوں تک کی کوئی خیر خبر نہیں لیتیں۔ ہماری اسلامی

1... حلیۃ الاولیاء، یزید بن الاصم، ۴/۱۰۲، رقم: ۴۹۰۲

بہنوں میں سے کوئی غیر حاضر ہو جائے تو ہمیں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ کہاں ہے اور کیوں نہیں آرہی؟ اور نہ ہی ہم کوشش کرتی ہیں کہ اُس کی کوئی خیریت معلوم کر لیں کہ کہیں اُس کے ساتھ کوئی آزمائشی معاملہ تو در پیش نہیں آگیا؟ کہیں وہ بیمار تو نہیں ہو گئی؟ کاش! ہم بھی سیرتِ فاروقی پر عمل کرنے والیاں بن جائیں۔

آیئے! مسلمانوں کی خیر خواہی کے حوالے سے امیرِ اَہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے معمولات کے بارے میں سنتی ہیں۔

اَمیرِ اَہلسنّت اور خیر خواہیِ اُمّت

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی فرماتے رہتے ہیں۔ آپ کو جب کسی کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی آزمائش میں مبتلا یا بیمار ہے تو اُس کی عیادت کرتے ہیں، بیماروں کیلئے شفا یابی اور پریشان حالوں کی پریشانی دُور ہونے کی دعائیں کرتے ہیں، کسی اسلامی بھائی کا انتقال ہو جائے تو فون کر کے یا صوتی (آڈیو) یا صوری (ویڈیو) پیغام کے ذریعے اُس کے رشتے داروں سے تعزیت فرماتے، مرحوم کے لئے بخشش و مغفرت کی دعا فرماتے اور خیر خواہی فرماتے ہوئے گھر والوں کو نیکی کی دعوت دیتے ہیں۔

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ صِرف خود ہی مسلمانوں کی خیر خواہی نہیں فرماتے، بلکہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے تربیت پانے والے بھی اُمّتِ مُسلِمہ کی خیر خواہی کے جذبے سے سر شار ہوتے ہیں، جیسا کہ

محبوبِ عطّار، حاجی زم زم رضا عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بچوں کی امّی کا کہنا ہے

کہ مرحوم کو دُکھیاروں کی حاجت روائی اور مالی امداد کا بہت جذبہ تھا، خود تو غریب تھے مگر مُخَیِّر اسلامی بھائیوں کے ذریعے ضرورت مندوں کی مالی مشکلات حل (Solve) فرما دیتے اور رِیا (دکھلاوے) سے بچنے کیلئے اِسے چُھپانے کی بھی کوشش فرماتے، مجھ سے بھی چُھپاتے البتّہ کبھی کبھی باہر سے معلوم ہو جاتا۔ (1)

اِسی طرح مَرحوم نگرانِ شوریٰ، بلبلِ روضۂ رسول حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی اُمّت کی خیر خواہی میں پیش پیش رہتے تھے۔ آپ کی سیرت کی خوشبوؤں سے لبریز کتاب **"عطار کا پیارا"** کے صفحہ نمبر 40 پر لکھا ہے: ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میرے اُستادِ محترم ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے مَدْرَسَۃُ المدینہ بالغان میں آپ سے درست تَلَفُّظ و مخارِج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سیکھا ہے۔ آپ دوسروں کی پریشانیوں اور دکھ درد کو اپنا درد سمجھتے تھے، دل میں کوئی پریشانی ہو اگر اُن کو بتادی جاتی تو وہ اپنا دُکھ سمجھ کر اتنا پیارا مشورہ عنایت فرمایا کرتے کہ غمزدہ کو تسلّی ہو جاتی جبکہ خود کبھی کسی سے اپنی پریشانی بیان نہ کرتے اور ہر دم دامنِ صَبْر و شکر تھامے رکھتے۔ (2)

زباں پر شکوہ رَنج و اَلَم لایا نہیں کرتے نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

(عطار کا پیارا، ص ۴۰)

ایک رُکنِ شُوریٰ کا بیان ہے: دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ میں شامل ہونے کے کچھ عرصے بعد میرے بچوں کی امّی کے گلے میں کچھ اِس طرح کی تکلیف

---

1 . . . محبوب عطار کی 122 حکایات، ص ۱۲۳

2 . . . عطار کا پیارا، ص ۴۰

ہوئی کہ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کر دیا۔ اِس آزمائش کی وجہ سے میں کافی پریشان تھا۔ اِس دوران مجھے سب سے زیادہ فون مرحوم نگرانِ شوریٰ حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کیے۔ آپ فون پر فرماتے: بھائی گھر میں سب کی طبیعت کیسی ہے؟ بچوں کی امّی کی طبیعت کیسی ہے؟ آپ مدنی کاموں کا شیڈول اپنے اعتبار سے بنایئے گا، پہلے گھر کو دیکھئے، آپریشن کروایا یا نہیں کروایا؟ کیا رپورٹ آئی؟ کیسی طبیعت ہے؟ گھر والوں کا خیال رکھئے گا۔ گفتگو کا اختتام یوں فرماتے: میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور اِرشاد فرمایئے گا، کسی چیز کی ضرورت ہو تو ضرور یاد فرمایئے گا۔ اِس کے بعد آپ خوب دعاؤں سے نوازتے۔ حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی دل جوئی اور خیر خواہی کے یہ مُخلصانہ انداز آج بھی یاد آتے ہیں اور آپ کی شفقتوں کی مہک آج بھی میرے دل ودماغ کو مہکا دیتی ہے۔[1] آیئے! اللہ پاک سے دعا کرتی ہیں:

جو ہیں بیمار صحّت کے طالب اُن پہ فرما کرم ربِّ غالب
تجھ سے رَحم و کرم کی دعا ہے یاخُدا! تجھ سے میری دعا ہے
آہ! رَنج و اَلَم نے ہے مارا یاالٰہی! مجھے دے سہارا
ایک غمگین دل کی صدا ہے یاخُدا! تجھ سے میری دعا ہے
میری جان آفتوں سے چھڑانا مُوذِی اَمراض سے بھی بچانا
تجھ کو صِدّیق کا واسطہ ہے یاخُدا! تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۳۶-۱۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . عطار کا پیارا، ص۱۴۲

مقروض کی اِمداد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اُمّت کی خیر خواہی کے بارے میں بزر گانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے واقعات سُن رہی تھیں۔ ہمارے بزر گانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن خیر خواہیِ اُمّت کے لیے ہر وَقْت تیار رہتے اور خیر خواہی کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ اِن کی پاکیزہ سیر توں اور عمدہ اخلاق کی خوشبوئیں آج بھی ماحول کو مہکا رہی ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا بہاءُ الدِّین زَکَرِیَّا ملتانی سُہر وَردِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی اُمّتِ مُسلمہ کے عظیم خیر خواہوں میں سے ایک ہیں۔ جُود و سخاوت، مہر و محبت اور مہربانی و شفقت میں آپ اپنی مثال آپ تھے۔ غریبوں اور حق دار افراد کے لیے آپ کے خزانے کا منہ ہر وقت کھلا رہتا۔ محتاج و مسکین آتے اور آپ کے دربار سے مالا مال ہو کر جاتے۔ ایک مرتبہ آپ اپنے کمرے میں مصروفِ عبادت تھے۔ چند درویش بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک آپ اپنے مُصَلّٰے سے اُٹھے اور رقم کی ایک تھیلی ہاتھ میں لیے باہر نکل گئے۔ درویش بھی حیرانی کے عالَم میں آپ کے ساتھ ہو لیے، باہر آکر دیکھا کہ چند آدمی ایک غریب شخص کو اپنے قرض کی وصولی کے لئے تنگ (Disturb) کررہے ہیں اور اُس شخص کے پاس ایک کوڑی بھی نہیں تھی۔ آپ نے قرض خواہوں کو بُلا کر فرمایا: یہ تھیلی لے لو اور جس قدر اِس شخص سے لینے ہیں نکال لو۔ ایک قرض خواہ نے اپنے قرض سے کچھ روپے زیادہ لینے چاہے۔ فوراً اُس کا ہاتھ خشک ہو گیا۔ چِلّا کر بولا: حضور! معاف فرمائیے، میں زیادہ لینے سے توبہ کرتا ہوں۔ فوراً اُس کا ہاتھ ٹھیک ہو گیا۔ مقروض آپ کو دعائیں

دینے لگا۔ آپ درویشوں کے ساتھ واپس تشریف لے آئے اور فرمایا: اللہ پاک نے مجھے اُس شخص کی مدد کے لئے بھیجا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اُس کا مطلب پورا ہو گیا۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مسلمانوں کی خیر خواہی کر کے اُن کی مشکلات کو دور کرتے، اپنے پاس سے خرچ کر کے اُن کے قرض اُترواتے اور اُن کی خوشیوں کے اسباب پیدا کرتے۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری حالت یہ ہے کہ ❁ ہم اپنا کام کروانے کے لئے کبھی سگے رشتہ داروں کو تکلیف پہنچاتی ہیں تو کبھی کسی پڑوسن کو، ❁ کبھی کسی کو دھمکی دے کر اپنا کام نکلواتی ہیں تو کبھی دھوکہ دے کر دوسروں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کرتی ہیں، ❁ کبھی کسی کو دُھونس دھڑلّے سے قابو کرتی ہیں تو کبھی جھوٹ بول کر اپنی راہ کی رکاوٹیں صاف کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ بس ہماری یہی دُھن ہوتی ہے کہ اپنا کام ہونا چاہئے اگرچہ اِس سے دوسری اسلامی بہن کا بنابنایا کام بگڑ جائے۔

یاد رکھئے! دینِ اسلام انسانیت کا سب سے بڑا خیر خواہ ہے اور اپنے ماننے والوں کو بھی دوسروں سے خیر خواہی کرنے اور اُن سے بھلائی کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ مسلمانوں کی خیر خواہی میں مشغول رہنا جہاں دنیا وآخرت میں سعادت کا باعث ہے وہیں رحمتِ الٰہی کے حصول کا بھی ذریعہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . فیضانِ بہاءالدین زکریا ملتانی، ص ۱۴۱

بیماروں کی عیادت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیمار کی عیادت کرنا بھی خیر خواہی کی ایک صورت ہے۔ اپنی اسلامی بہنوں اور محارِم رشتے داروں کی بیماری کا احساس کرکے، دل جوئی اور دلداری کی خاطر اپنی مصروفیات سے وَقْت نکال کر عیادت کے لیے جانا دین و دنیا کے کئی فوائد کا سبب ہے۔

سلسلۂ رفاعیہ کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امام احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے: وہ گاؤں کے کسی شخص کی بیماری کا سُنتے تو اُس کے پاس جا کر اُس کی عیادت کرتے اگرچہ راستہ کتنا ہی دور کیوں نہ ہوتا اور (کبھی کبھار) جانے آنے میں ایک دو دن لگ جاتے، کبھی یوں بھی ہوتا کہ آپ راستوں پر کھڑے ہو کر نابیناؤں کا انتظار کرتے اگر کوئی مل جاتا تو ہاتھ پکڑ کر اُسے منزل تک پہنچادیا کرتے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگوں کا طرزِ زندگی کس قدر خوب تھا کہ کہیں کسی کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آتے تو کہیں بیماروں کی تیمارداری کیا کرتے، کہیں محتاجوں اور پریشان حالوں کی مدد فرماتے تو کہیں نابیناؤں کی خیر خواہی فرمایا کرتے۔ غرض یہ حضرات میٹھے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِس فرمانِ ذیشان: خَیْرُ النَّاسِ اَنْفَعُھُمْ لِلنَّاسِ یعنی بہترین وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔[2] کی عملی تصویر ہوا کرتے تھے۔

1 . . . فیضانِ سید کبیر احمد رفاعی، ص ۱۳

2 . . . جامع صغیر، ص ۲۴۶، حدیث: ۴۰۴۴

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر اِس گئے گزرے دَور میں ہم سب اسلامی بہنیں ایک دوسرے کی غمخواری و غمگساری کا ذہن بنا کر اس میں لگ جائیں تو آناً فاناً دنیا کا نقشہ ہی بدل کر رہ جائے۔ آج بھی اگر خیر خواہی کی مشکبار ہوا ہمارے معاشرے میں چل پڑے تو قتل و غارت گری، دھوکا دہی، بدنیّتی، چوری چکاری، جھوٹ اور بد دیانتی، غیبت اور بد نگاہی جیسے ہزاروں ناسُور اپنی موت آپ مر جائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں نفرتیں مٹانے اور مَحبتیں بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت، مہمان نوازی کی چند سنّتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تِری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

مہمان نوازی کی سنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! مہمان نوازی کی سنّتیں اور آداب سُننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ ❁ مہمان کو چاہیے کہ اپنے میزبان کی مصروفیات اور ذِمّے داریوں کا لحاظ رکھے۔ ❁ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ

---

1 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار (4) باتیں ضروری ہیں: (1) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔ (2) جو کچھ اُس کے سامنے پیش کیا جائے اُس پر خوش ہو، (یہ نہ ہو کہ کہنے لگے: اِس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتی ہوں یا اِسی قسم کے دوسرے الفاظ) (3) میزبان سے اجازت لئے بغیر وہاں سے نہ اُٹھے۔ (4) جب وہاں سے جائے تو اُس کے لیے دعا کرے۔[1] ❁ اسی طرح مہمان کو چاہیے گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعامَلات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔ ❁ میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں ڈالنے والے سُوالات نہ کرے۔ مثلاً کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوجود مہمان مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کرے گی تو گنہگار ہوگی۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ "آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟" کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادتِ کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے کے باوجود اصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مہمان کو کہنا پڑ جائے کہ "میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے۔" ❁ میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ "اور کھاؤ" مگر اِس پر اِصرار نہ کرے۔[2] کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اُس کے لیے نقصان دہ ہو۔ ❁ میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے۔[3]

---

1 . . . فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیہ، باب فی الھدایا والضیافات، ۵/۳۴۴

2 . . . فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیہ، باب فی الھدایا والضیافات، ۵/۳۴۴

3 . . . فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیہ، باب فی الھدایا والضیافات، ۵/۳۴۵

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات)اور 120صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:2 ہر مُبلِّغ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔(1)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: قِیامت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا، جو حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ رہے اور حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہَمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرُود شریف کی کَثْرت ہے۔ اس سے مَعْلُوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جَنَّت ملتی ہے اور اس سے بَزمِ جَنَّت کے دُولہا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ملتے ہیں۔(2)

اسی لئے تو میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

1 ... ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ... الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴

2 ... مرآۃ المناجیح، ۲/۱۰۰

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لُوں رَضا
لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۴)

مختصر وضاحت: اے رضا! میدانِ حشر میں **اللہ** اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب اپنے عُشّاق اور دیوانوں پر فَضْل وکَرَم فرما رہے ہوں گے تو اس عالَم میں میری بے خودی کا عالَم کیسا ہو گا؟ بس میں تو سرکارِ والا تبار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامَن تھام لُوں گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (1)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَى

1...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

اَلْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مُحَرَّمُ الْحَرام کا بابرکت مہینا جاری و ساری ہے، اس مُبارَک مہینے کو شہیدانِ کربلا اور بالخصوص اِمامِ عالی مَقام، سَیِّدُنا اِمامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ ایک خاص نسبت ہے، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے تقویٰ و پرہیزگاری، صدقہ وخیرات، فضائل ومناقب، شان وعظمت، آقا کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے محبت اور بالخصوص (Specially) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبادت کا ذوق وشوق، عبادت کے واقعات اور آخر میں عاشوراء (10 مُحَرَّمُ الحرام) کے دن روزہ رکھنے کے فضائل کے حوالے سے مدنی پھول سُنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں:

محبتِ اِمامِ حُسین کا اجر

حضرت سَیِّدُنا علامہ عبدالرحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ عَمرو بن لیث کے سامنے اس کی تمام فوج کو جمع کیا گیا، عمرو بن لیث نے جب اپنی فوج کی یہ کثرت دیکھی تو رو پڑا اور دل ہی دل میں کہنے لگا، اے کاش! امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی

شہادت کے وقت میں وہاں موجود ہوتا اور میرے پاس اتنی فوج ہوتی تو میں اپنی جان، شان و شوکت اور ساری فوج کو ان پر قربان کر دیتا۔ اس زمانے کے کسی ولی کو خواب میں حُضورِ اکرم، نُورِ مُجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عمرو بن لیث سے کہہ دو کہ اس کے دل میں جو خیال آیا ہے ہمیں اس کی خبر ہے اور ہم نے اس کے ارادے کو قبول کرلیا ہے، اللہ کریم تمہیں اس ارادے اور اس خیال پر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ جب خواب دیکھنے والے نے عَمرو بن لیث کو یہ خوش خبری سنائی تو وہ خوشی سے جھوم اُٹھا اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ جو خوش نصیب رِضائے الٰہی اور خوشنودیِ مصطفےٰ کے حُصول کی خاطر امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے عقیدت و محبت کا اظہار کرے، اپنے دل میں ان کی خدمت کرنے کی تمنّا بسائے تو اس خوش قسمت پر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ضرور کرم ہوتا ہے جیسا کہ بیان کردہ واقعہ میں اپنے ایک غلام کے خواب میں تشریف لا کر عَمرو بن لیث کیلئے خوشخبری ارشاد فرمائی اور اس کے دل میں آنے والے خیال کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمایا۔ عَمرو بن لیث کو محبتِ امامِ حُسین کی وجہ سے اور کیا انعام ملا، آیئے! سنتی ہیں:

محبتِ امامِ حُسین کی وجہ سے مغفرت ہوگئی

چنانچہ منقول ہے کہ عَمرو بن لیث کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر

1 ... بستان الواعظين، مجلس في فضل يوم عاشوراء وما جاء فيه، ص ٢٤٠ ملتقطا

پوچھا: اللہ پاک نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس نے کہا: اللہ کریم نے مجھے بخش دیا، پوچھا: کس سبب سے؟ اس نے کہا: ایک مرتبہ میں پہاڑ سے اپنے لشکر کی کثرت دیکھ کر خوش ہو رہا تھا تو میں نے تمنا کی تھی کہ کاش! میں اُس وقت میدانِ کربلا میں ہوتا جب یزیدی لشکر امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور دیگر اہلِ بیت پر ظلم و ستم کر رہے تھے تو میں آپ کی کچھ خدمت کر سکتا۔ ربِّ کریم نے اِسی نیت کے سبب میری مغفرت فرمادی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ حقیقت ہے جو اسلامی بہن اہلِ بیت اور سَیِّدُنا امامِ حُسین کی محبت کو اپنے دل میں بسا لیتی ہے وہ دنیا و آخرت کی برکتوں سے حصہ پا لیتی ہے۔ کیونکہ اہلِ بیتِ اطہار سے محبت کرنا ایسا ہی ہے جیسے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرنا۔ اہلِ بیتِ اطہار کی محبت دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیوں کا سرچشمہ ہے۔ یہاں تک کہ اہلِ بیتِ اطہار کی محبت شفاعتِ مُصْطَفٰے حاصل ہونے کا ذریعہ ہے، جیسا کہ

مصطفےٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جو وَسیلہ حاصل کرنا چاہے اور یہ چاہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی خدمت ہو، جس کے سبب میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں، اُسے چاہئے کہ میرے اہلِ بیت کی خدمت کرے اور اُنہیں خُوش کرے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی چاہئے کہ اہلِ بیتِ اطہار اور بالخصوص سَیِّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ طیّبہ کے روشن پہلوؤں پر عمل کریں،

---

1 . . . مدارج النبوت، باب نہم ذکر حقوق آنحضرت، ۳۰۵/۱ ملخصا

2 . . . برکاتِ آلِ رسول، ص۱۱۰

اِن مقدّس ہستیوں کا خوب خوب اَدب کیا کریں، ان سے دِل وجان سے محبت کریں، کیونکہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضراتِ حسنینِ کریمین سے بے پناہ محبت فرماتے تھے، چنانچہ

حضراتِ حسنینِ کریمین سے محبت

حضرتِ سَیِّدُنا ابوایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضراتِ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ! کیا آپ اِن سے محبت کرتے ہیں؟ نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں، جبکہ یہ میرے دو پھول ہیں جن کی مہک میں سونگھتا ہوں۔[1]

کس زباں سے ہو بیانِ عِزّوشانِ اہلِ بیت ۔۔۔ مدح گوئے مصطفےٰ ہے مدح خوانِ اہلِ بیت

مصطفےٰ عزت بڑھانے کے لئے تعظیم دیں ۔۔۔ ہے بلند اِقبال تیرا دُودمانِ اہلِ بیت

(ذوقِ نعت، ص۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ربِّ کریم نے حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بہت سی خصوصیات اور بڑی شانوں سے نوازا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبادت وریاضت، تقوی وپرہیزگاری کے واقعات سننے سے پہلے آیئے! آپ کا مختصر ذکرِ خیر اور تعارف(Introduction) سنتی ہیں: چنانچہ

---

1 . . . معجم کبیر، ۱۵۵/۳، حدیث: ۲۹۹۰

مختصر تعارف

☆حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی وِلادت 5 شعبان 4ھ کو مدینہ شریف میں ہوئی۔ ☆آپ کا نام نبیِّ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **"حُسین"** اور **"شبیر"** رکھا۔ ☆حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کُنْیت "ابوعبداللہ" اور لَقب "سِبْطُ رَسُوْلِ اللّٰہِ" اور "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" ہے۔ ☆حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔[1] ☆نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کے کان میں اذان دی۔[2] ☆حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نہایت سخی اور نیک خصلت تھے۔ ☆حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کئی حج پیدل کئے تھے۔ حضرت سَیِّدُنا مُصعَب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مدینہ شریف سے پیدل چل کر 25 حج کئے۔[3] ☆حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے رَسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیّدُنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے علمِ دین کا بیش بہا خزانہ پایا۔ ☆حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی علم سے بھرپور گُفتگو ایسی دلکش ہوتی تھی کہ لوگوں کی یہ خواہش ہوتی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ خاموش نہ بیٹھیں بلکہ عِلم وحِکمت کے مَدَنی پھول لُٹاتے ہی رہیں۔ ☆حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنے جدِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اپنے والدِ محترم، والدۂ مُحترمہ اور اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمرِ فاروق عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے اَحادیث سُنیں اور رِوایت کیں۔ ☆حضرتِ امامِ حسین

---

1 … سیر اعلام النبلاء، الحسین الشھید...الخ، ۴/۴۰۲-۴۰۴ ملتقطا

2 … کنز العمال، حصہ: ۱۶، ۸/۲۵۲، حدیث: ۴۵۹۹۳

3 … اسد الغابۃ، رقم: ۱۱۷۳، الحسین بن علی، ۲/۲۸ ماخوذا

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مُستقل علمی حلقہ مسجدِ نبوی میں لگتا، جس میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ لوگوں کو فقہی مسائل سے آگاہ فرماتے تھے۔ ☆حضرتِ امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت 10 محرم الحرام 61 ہجری کو میدانِ کربلا میں ہوئی۔

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زَہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پھول

(حدائقِ بخشش، ص۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امامِ حُسین کی عبادت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ طیّبہ کے روشن پہلوؤں سے معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہر وصف میں اپنی مثال آپ تھے۔ یہ اوصاف آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اپنے ہی گھر سے تربیت میں ملے تھے کیونکہ بچے کی تربیت کا سب سے پہلا مکتب (اسکول) اس کا گھر ہوتا ہے، بچے کے سب سے پہلے اُستاد والدین ہوتے ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا گھرانہ وحی والہام کا مرکز اور علم و عرفان کا چشمہ تھا، آپ کا گھرانہ رشکِ کائنات اور مرکزِ تجلیات تھا، آپ کا گھرانہ عبادت و ریاضت اور سخاوت کا مرکز تھا، آپ کا گھرانہ زہد و تقوی اور پرہیز گاری کا سرچشمہ تھا، آپ کا گھرانہ غریبوں کی حاجت روائی اور غم کے ماروں کا سہارا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو تو بچپن میں تعلیم و تربیت کا ایسا بابرکت نورانی وروحانی ماحول میسر آیا کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود سے تربیت ملی، حُضور نبیِّ رحمت

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا خاص فیضان ملا، یہی وجہ تھی کہ **حضرتِ امامِ حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ علم وفضل میں یکتائے زمانہ تھے، **حضرتِ امامِ حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایثار وتوکل کے پیکر تھے، **حضرتِ امامِ حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شجاعت وبہادری میں بے مثال تھے، **حضرتِ امامِ حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تقویٰ وپرہیزگاری کے پہاڑ تھے، **حضرتِ امامِ حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صدقہ وخیرات کے خوگر تھے، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صبر وشکر کے پیکر تھے، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عبادت وریاضت کے شوقین تھے، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی نفلی عبادت وریاضت، نفل نمازوں اور بھلائی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا تذکرہ ملتا ہے، آیئے! آپ کی عبادت کے متعلق 2 روایات سنتی ہیں: چنانچہ

نماز وروزے کے پابند

1. علامہ ابنِ اثیر جزری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **کَانَ الْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاضِلاً کَثِیْرَ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوۃِ وَالْحَجِّ وَالصَّدَقَۃِ وَاَفْعَالِ الْخَیْرِ جَمِیْعِھَا** یعنی حضرت سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کثرت سے نماز پڑھتے، روزہ رکھتے، حج کرتے، صدقہ وخیرات کرتے اور تمام بھلائی کے کاموں میں حصہ لیتے تھے۔[1]
2. آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بیٹے حضرتِ سیّدنا امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: میرے والدِ گرامی حضرت سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دن اور رات میں ہزار رکعت نوافل ادا فرمایا کرتے تھے۔[2]

1... اسد الغابۃ، رقم: ١١٧٣، الحسین بن علی، ٢/٢٨

2... عقد الفرید، باب من کلام الزھاد و أخبار العباد، ٣/١١٤ مختصرا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ حضرتِ **امامِ حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ذوقِ عبادت کیسا تھا؟ **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ روزوں کی کثرت فرماتے تھے، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کثیر نوافل ادا کرتے تھے، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کثرت سے صدقہ و خیرات کرتے تھے، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نیک اعمال بجالاتے تھے، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حج کے شوقین تھے، الغرض! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنی زندگی کے شب و روز ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت و ریاضت میں گزارتے اور کوئی لمحہ (Moment) فضولیات میں نہ گزارتے۔ بلکہ ہر وقت دل یادِ خداوندی میں مصروف رہتا تو زبان ذکرِ خُدا سے معمور رہتی، گویا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے گویا ہر وقت ربِّ کریم کا ذکر کرتے اور خصوصاً نماز کی ادائیگی کا بے حد خیال فرماتے اور بڑے ذوق و شوق سے نماز ادا فرماتے کیونکہ نماز کی تعلیم تو بچپن ہی میں نبیِّ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حاصل ہوئی تھی، یہ نبوی تربیت کا ہی فیضان تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرض نمازوں کے شیدائی تھے، اس کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی بڑی کثرت فرماتے تھے۔

سُبْحٰنَ اللہ! قُربان جائیے! نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی عبات و ریاضت کے ذوق و شوق پر کہ جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بلند مرتبہ صحابی ہیں، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اہلِ بیتِ مُصطفٰے میں شامل ہیں، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اَمیرُ المؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے شہزادے ہیں، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ

عَنْہَا کے جگر کے ٹکڑے ہیں، **حضرتِ امامِ حُسین** رَضِیَ اللہُ عَنْہ دو جہاں کے **مالک و مختار، مکی مدنی** سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے ہیں، **مگر پھر بھی فرائض کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات کی کثرت فرمارہے ہیں۔**

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم عبادت اور نفل نمازوں کی کثرت کیا کرتے تھے جبکہ دوسری طرف ہمارا حال یہ ہے کہ ہماری فرض نمازوں کے معاملے میں سستیاں مُسلسل بڑھتی جارہی ہیں، کانوں میں اَذان کی آواز آتی ہے مگر ہم اپنے کام کاج کا بہانہ بنا کر یا پھر سُستی کی وجہ سے نماز قضا کرڈالتی ہیں۔ جبکہ گُناہ کرنے کیلئے ہماری سُستی فوراً چُستی میں بدل جاتی ہے۔ بعض تو ایسی بھی مَن چلی اور منہ پھٹ ہوتی ہیں کہ جب اُن کو دِین کا درد رکھنے والی کوئی اسلامی بہن نیکی کی دعوت دے اور نمازیں ادا کرنے کی ترغیب دِلائے تو کہتی ہیں **"اِنْ شَآءَاللہ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کریں گی یا رَمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کریں گی"** یوں کسی قسم کی شرم و جِھجک کئے بِغیر بڑی دلیری کے ساتھ **مَعَاذَاللہ** اس بات کا گویا اِقرار کررہی ہوتی ہیں کہ ہم نمازیں تَرک کرنے کا یہ کبیرہ گُناہ جُمُعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مُسلسل جاری رکھیں گی۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے گھروں میں اتفاق نہیں، آپس میں پیار محبت اور نرمی کا برتاؤ ختم ہوتا جارہاہے، آئے دن لڑائی جھگڑے معمول بن گئے ہیں۔ ایک تعداد ہے جو بے برکتی کا رونا روتی نظر آتی ہے۔ کہیں والدین اپنی نافرمان اولاد سے بیزار ہیں، تو کہیں بھائی بھائی یا بھائی بہن کے درمیان ناچاقیاں پیدا ہورہی ہیں۔

بچوں کی اچھی تربیت کریں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شاید اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل چھوڑ کر دن رات نافرمانی والے کاموں میں مشغول ہو گئیں، نہ صرف خُود نمازوں سے دُور ہوئیں بلکہ ہمارے بچے اور گھر والے بھی نمازوں سے دور ہوتے جارہے ہیں، ہمارے بھی اخلاق اچھے نہیں ہیں اور ہم اپنے بچوں کی بھی اچھی تربیت نہیں کرپاتیں، نہ خود نماز پڑھتی ہیں نا اپنے بچوں کو نمازوں کا ذہن دیتی ہیں۔ یادرکھیں! والدین پر لازم ہے کہ بچوں کی اچھی تربیت کریں ورنہ کل بروزِ قیامت اس کے بارے میں پوچھا جائے گا، چنانچہ

حضرتِ سیّدنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے ایک شخص سے فرمایا: اپنے بچے کی اچھی تربیت کرو کیونکہ تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کی کیسی تربیت کی اور تم نے اسے کیا سکھایا؟(1)

اس روایت کو سامنے رکھتے ہوئے یادرکھئے کہ اگر ہم نے اپنے بچوں کی اصلاح کی کوشش نہ کی اور ان کو نماز، روزے کا پابند نہ بنایا، ان میں حرام و حلال کی تمیز نہ پیدا کی، برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کا ذہن انہیں نہ دیا، نیک اوصاف کو ان میں پروان نہ چڑھایا، بری عادتوں سے ان کو نہ بچایا تو بروزِ قیامت کی رسوائی کے ساتھ ساتھ دنیاوی نقصان یہ ہوگا کہ بچے بڑے ہو کر ہماری بات نہیں مانیں گے، ہمیں آنکھیں دکھائیں گے اور آئے دن ہماری پریشانیوں میں اضافے کا سبب بنتے رہیں گے لیکن اس وقت سوائے پچھتاوے

1 . . . شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاھلین، ٦/٤٠٠، حدیث: ٨٦٦٢

کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ اس لیے ابھی وقت کو غنیمت سمجھتے ہوئے اپنے بچوں کی اچھی پرورش بھی کریں اور ان کی اسلامی تربیت بھی کریں۔ اللہ کریم ہمارا حامی وناصر ہو۔ آمین

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن کا جذبہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کثرت سے نوافل ادا فرمانے کا شوق تھا اسی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے کا بھی شوق تھا۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے کے متعلق سنتی ہیں: چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا امام شَعبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **رَاَیْتُ الْحُسَیْنَ یَتَخَتَّمُ فِیْ شَھْرِ رَمَضَان** یعنی میں نے دیکھا سیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَمَضانُ المُبارک میں مکمل قرآنِ مجید ختم فرمایا کرتے تھے۔[1]

قرآن کے باعمل عالِم

حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قرآن کے عالِمِ باعمل، تقویٰ و پرہیزگاری کے پیکر، خوفِ خُدا رکھنے والے اور صاحبِ سخاوت تھے۔[2]

تلاوتِ قرآن اور نماز سے محبت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سَیِّدُنا امامِ حسین کی قرآن کریم اور

1...سیر اعلام النبلاء، الحسین بن علی، ۴/۴۱۰

2...شہادت نواسہ سید الابرار، ص ۴۷۳ ملخصاً

نمازوں سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ 9 محرم الحرام کو جب یزیدیوں کے ساتھ مصالحت کی امید ختم ہوگئی تو امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے بھائی کو فرمایا کہ کسی طرح یہ لڑائی کل تک مؤخر ہو جائے اور آج کی رات ہمیں عبادتِ الٰہی کے لئے مل جائے تو بہتر ہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے بھائی کو ارشاد فرمایا: اگر موقع مل جائے تو آج کی رات نماز، دعا اور استغفار میں گزاریں کیونکہ مجھے ربِّ کریم کی رضا کیلئے نماز اور تلاوتِ قرآن سے محبت ہے اور کثرت کے ساتھ دعا اور استغفار میرا معمول ہے۔ (1)

ذرا سوچئے! جب ہر طرف دشمنوں کا ہجوم ہو، مصیبتیں اور آزمائشیں آرہی ہوں، پینے کے لئے پانی نہ مل رہا ہو تو ہم میں سے ہر ایک کی تمنا یہی ہو گی کہ کاش کسی طرح ان مصیبتوں سے چھٹکارا مل جائے، مگر سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی تمنا دیکھئے کہ کیا فرما رہے ہیں کاش کہ یہ رات بھی عبادت کرنے کے لئے مل جائے، یہ رات بھی تلاوتِ قرآن کیلئے مل جائے، یہ رات بھی دعا و مناجات کے لئے مل جائے۔ واقعی یہ اُسی عبادت کا ذوق و شوق تھا کہ میدانِ کربلا میں اتنی مصیبتیں آنے کے باوجود بھی یہ جذبہ ٹھنڈا نہ ہوا اور میدانِ کربلا میں دس دن کوئی نماز قضا نہ ہوئی، عبادت سے محبت کا عَالَم یہ تھا کہ آخری وقت اپنا سر بارگاہِ خداوندی میں جھکایا اور سجدہ کی حالت میں شہادت کو سینے سے لگایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صدقہ و خیرات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی عبادات

1…الکامل فی التاریخ، ۳/۴۱۵

کے واقعات سن رہی تھیں جس طرح آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ فرائض وواجبات کے پابند ہونے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نفل نمازیں ادا کیا کرتے تھے اسی طرح آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کثرت سے نفلی صدقہ وخیرات کرتے، غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ اہلِ بیت کے سخی گھرانے کے چشم وچراغ تھے اس لیے سخاوت اور راہِ خدا میں خرچ کرنے میں کسی سے پیچھے نہ رہتے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی ذات میں صَدَقہ و خَیرات کا جذبہ اِس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ بسا اَوقات تو اپنی ضروریات کو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پر قُربان کردِیا کرتے تھے۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے صدقہ وخیرات کرنے کے بارے میں ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

کریم ہو تو ایسا!

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت سیّدنا امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تنگدستی اور فقر وفاقہ کی شکایت کی، آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے فرمایا: تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ! ہمارا وظیفہ آنے والا ہے، جیسے ہی وظیفہ پہنچے گا ہم آپ کو رخصت کر دیں گے۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی طرف سے ایک ایک ہزار دینار کی پانچ تھیلیاں آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ قاصد نے عرض کی: سَیِّدُنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے معذرت کی ہے کہ یہ تھوڑی سی رقم ہے اسے قبول فرما کر غریبوں میں تقسیم فرما دیجئے۔ حضرت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے ساری رقم اس غریب آدمی کے حوالے کر دی اور اس سے معذرت فرمائی کہ آپ کو انتظار کرنا پڑا۔ (1)

1 . . . کشف المحجوب، باب فی ذکر آئمتهم من اهل البیت، ص ۷۷

بھوکے رہتے تھے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے

کیسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے سے **دو مدنی پھول** حاصل ہوتے ہیں۔ **ایک مدنی پھول** تو یہ حاصل ہوا کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صدقہ و خیرات کرنے اور غریبوں، تنگدستوں، محتاجوں اور حاجت مندوں کی مدد کرنے کے عادی تھے، جیسا کہ ابھی ہم نے سنا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ساری رقم فوراً اس غریب و محتاج کو عطا فرمادی۔ ہمیں بھی صدقہ و خیرات کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔ افسوس فی زمانہ ہم راہِ خدا میں خرچ کرنے سے ہچکچاتی ہیں اور صَدَقہ و خَیرات کرنے میں سُستی کرتی ہیں، اگر کوئی حاجت مند اسلامی بہن آ بھی جائے تو بہانے تراشتے ہوئے اس کی مدد سے کتراتی ہیں، اور اگر کبھی کسی کی مدد کرنے کی توفیق مل بھی جائے تو حُبِّ جاہ اور ریا کاری کی آفت میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھئے! صَدَقہ و خَیرات کرنے سے بظاہر تو مال میں کمی واقع ہوتی ہے لیکن حقیقت میں برکت ہی برکت ہوتی ہے۔

صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: **مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ** یعنی صَدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔ (1)

دوسرا مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے واقعات

1 ۔۔۔ معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۲۱۹، حدیث: ۷۷۰

سے ہمیں **دوسرا مدنی پھول** یہ ملا کہ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عاجزی وانکساری کے پیکر تھے تبھی تو تھوڑی سی تاخیر ہونے پر اس شخص سے معافی مانگی، حالانکہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے لئے معافی مانگنا ضروری نہیں تھا مگر پھر بھی معافی مانگی، جبکہ اگر ہم اپنی حالت پر غور کریں تو عاجزی وانکساری تو دور کی بات، ہم غلطیاں (Mistakes) کرنے کے باوجود بھی ٹَس سے مَس نہیں ہوتیں اور ہٹ دھرمی کرتے ہوئے یوں کہتی سنائی دیتی ہیں کہ **جو ہم سے جھگڑا کرے گی ہم دیکھ لیں گی اسے، جو ہمیں ایک بات سنائے گی ہم اسے دس سنائیں گی، جو ہمیں تکلیف پہنچائے گی ہم اس کا جینا حرام کر دیں گی وغیرہ وغیرہ۔** جبکہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم تو خود سے بدتمیزی کرنے والوں کے ساتھ بھی حُسنِ اخلاق سے پیش آتے، ہمارے بزرگانِ دین تو غلطی نہ ہونے کے باوجود بھی معافی مانگ لیتے، ہمارے بزرگانِ دین تو گالیاں بکنے والوں کو بھی دعائیں دیتے تھے، ہمارے بزرگانِ دِین تو دل آزاریاں کرنے والوں کے ساتھ بھی عفو و درگزر سے کام لیتے تھے۔ جبکہ دوسری طرف ہم ہیں کہ دوسری اسلامی بہنوں کی دل آزاریاں کرتی ہیں، ایک تعداد ہے جو آج جان بوجھ کر دوسری اسلامی بہنوں کو تکلیفیں دیتی ہیں، دوسری اسلامی بہنوں کی غیبتیں کرنا ہم میں عام ہے۔ ناحق دوسروں کو ستانے کے واقعات ہم میں بہت ہیں۔ دوسروں کی چیزیں ناحق دبالینا، قبضہ کرکے بیٹھ جانا یہ بھی ہم میں پایا جاتا ہے۔ دوسری اسلامی بہنوں کا مذاق اڑانے کے مواقع تلاش کرنا ہم میں سے کئیوں کا معمول ہے۔ حالانکہ ہمیں ان سب باتوں سے دور رہنا چاہیے۔ ہمیں تو چاہیے کہ ان بری عادات (Bad Habits) کو چھوڑ کر اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے

ہوئے عفوو درگزر، حلم و بردباری، تحمل مزاجی، تواضع اور انکساری جیسی اچھی عادتیں اپنائیں۔ عاجزی وانکساری کے بڑے فائدے ہیں۔ جبکہ تکبر کرنے اور بات بات پر لڑنے والیوں سے دوسری اسلامی بہنیں دور ہو جاتی ہیں۔

عاجزی اختیار کیجئے

حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: جو اللہ کریم کے لئے عاجزی اختیار کرے اللہ پاک اسے بلندی عطا فرمائے گا، پس وہ خود کو کمزور سمجھے گا مگر لوگوں کی نظروں میں وہ عظیم ہو گا اور جو تکبر کرے اللہ کریم اسے ذلیل کردے گا پس وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہو گا مگر خود کو بڑا سمجھتا ہو گا یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک خنزیر سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (2)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

---

1 . . . مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب کلام عمر بن الخطاب، ۱۹/۱۴۴، حدیث: ۳۵۶۰۲ ملتقطا

2 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثْمد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[1] ☆ پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں۔ ☆ سُرمہ سوتے وَقت استِعمال کرنا سُنّت ہے۔[2] ☆ سُرمہ استعمال کرنے کے تین (3) منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں، (2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور اُلٹی میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔[3] ☆ اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ ☆ ادب و تعظیم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لٰہذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب "بہارِ شریعت" حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھَدِیَّۃً طلب کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...ابن ماجه، كتاب التحفه، باب الكحل بالاثمد، ۴/۱۱۵، حديث: ۳۴۹۷

2...مرآۃ المناجیح، ۶/۱۸۰

3...شعب الايمان، فصل فى الكحل، ۵/۲۱۸، حديث: ۶۴۲۸

بیان:3 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اُبَی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دُرُود کی کثرت کرتا ہوں، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھنے کے لئے کتنا وقت مُقرَّر کروں؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو۔ انہوں نے عرض کی: چوتھائی؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو لیکن اگر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھو گے تو بہتر ہے۔ عرض کی: نِصف؟ فرمایا: جتنا چاہو پڑھو، مگر زِیادہ پڑھو گے تو بہتر ہے۔ عرض کی: تہائی؟ فرمایا: جتنا چاہو پڑھو، مگر زِیادہ پڑھو گے تو بہتر ہے۔ عرض کی: میں سارا وقت آپ پر دُرُودِ پاک پڑھتا رہوں گا۔ فرمایا: پھر تو یہ عمل تمہاری پریشانیوں کو کفایت کرے گا اور تمہاری مغفرت کا سبب بن جائے گا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ

1۔۔۔ مستدرک، کتاب التفسیر، باب اکثروا علیّ الصلٰوۃ۔۔۔الخ، ۱۹۸/۳، حدیث: ۳۶۳۱

مِّنْ عَمَلِهٖ "مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔"[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰـهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰـهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ مُحَرَّمُ الحَرام ہمارے درمیان جاری و ساری ہے، یہ مہینا ہر سال ہمیں شُہدائے کربلا اور بالخصوص نواسۂ مصطفٰے، سَیِّدُ الشُّہدا، اِمامِ عالی مقام حضرت سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کی یاد دِلاتا ہے، کیونکہ آج سے صدیوں پہلے اِکسٹھ (61) ہجری کو تاریخِ اسلام میں حق و باطل کے درمیان ایک عظیم معرکہ پیش آیا، جسے **واقعۂ کربلا** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس معرکے میں

---

1 . . . معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

شُہدائے کربلا رَضِیَ اللہُ عَنۡہُم کے استقامت بھرے انداز نے تمام اہلِ حق کو باطل کے سامنے ڈَٹ جانے اور ضرورت پڑنے پر دینِ اسلام کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کرنے کا سبق دیا۔ اگر سُلطانِ کربلا، حضرتِ سَیِّدُنا اِمامِ عالی مقام، اِمام حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ چاہتے تو یزیدیوں کو تباہ وبرباد کرسکتے تھے مگر قُدرت کے باوجود خون کے پیاسوں پر بھی کرم نوازی فرمائی اور جنگ میں پہل نہ کی بلکہ آپ آخری وقت تک ان کو سمجھاتے رہے اور اللہ پاک کے عذاب سے ڈراتے رہے۔ میدانِ کربلا میں حُجّت پوری کرنے کے لئے حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے اپنے گھوڑے پر سُوار ہوکر یزیدی لشکر کا رُخ کیا اور جو کچھ فرمایا، اس کا ہر لفظ کرم نوازی پر مبنی تھا۔ چُنانچہ

آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میری بات سُنو اور جلد بازی کا مُظاہَرہ نہ کرو، حتّٰی کہ میں تمہیں اُس چیز کے مُتَعَلِّق نصیحت نہ کرلوں جو مجھ پر لازِم ہوچکی ہے اور اپنے آنے کا عُذر بیان نہ کرلوں۔ پس اگر تم میرا عُذر قبول کرلو، میری بات کی تصدیق کرو اور میرے بارے میں اِنْصاف سے کام لو تو تم اس معاملے میں بامُراد ہو جاؤ گے اور تم سے میرے مُتَعَلِّق کوئی مُواخَذہ (یعنی سوال) بھی نہ ہوگا۔ ہاں! اگر تم میرا عُذر قبول نہیں کرتے تو سُنو! پھر یہ آیاتِ مُبارَکہ تلاوت فرمائیں:

فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَیَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾

(پ ۱۱، یونس: ۷۱)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: تو تم اپنا کام اور اپنے شریکوں کو جمع کرلو پھر تمہارا کام تم پر پوشیدہ نہ رہے پھر میرے بارے میں جو کچھ کرسکتے ہو کرلو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو۔

اِنَّ وَلِیِّ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖۚ وَ هُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹۶﴾ (پ۹، الاعراف:۱۹۶)

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اُتاری اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔

پھر آپ نے اللہ پاک کی حَمْد و ثَنا کرنے کے بعد (اُن یزیدیوں سے) فرمایا: تم لوگ میری نِسْبَت کے بارے میں غور کرلو کہ میں کون ہوں...؟ کیا تمہارے لئے میرا قتل جائز و دُرُست ہے...؟ کیا میں تمہارے نبی کا نواسہ نہیں...؟ کیا سَیِّدُ الشُّہدا حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ میرے والد کے چچا نہیں...؟ کیا حضرت سَیِّدُنا جعفر طیّار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ میرے چچا نہیں...؟ کیا تم تک میرے اور میرے بھائی سے مُتَعَلِّق رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ ارشاد نہ پہنچا تھا کہ تم دونوں نوجوانانِ جنّت کے سردار ہو...؟ تو اگر تم میری بات کی تصدیق کرو(تو سُن لو) کہ یہی حق ہے، کیونکہ میں نے اُس وقت سے جُھوٹ نہیں بولا، جب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ جُھوٹ اللہ پاک کو سخت ناپسند ہے اور اگر تم مجھے جُھٹلاتے ہو تو حضرت سَیِّدُنا جابِر بن عبدُاللہ، ابوسعید، سَہل بن سَعد، زید بن اَرْقَم یا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اَجْمَعِیْن سے پُوچھ لو، کیونکہ ان سب نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے (میرے مُتَعَلِّق) یہ فضائل سُن رکھے ہیں۔ کیا میری اِس نصیحت میں تمہارے لئے کوئی ایسی بات نہیں جو تمہیں میرا خُون بہانے سے روک سکے...؟ پھر آپ نے فرمایا: اگر تمہیں میری بات میں یا میرے مُتَعَلِّق نبی کا نواسہ ہونے میں کوئی شک ہو تو خُدا کی قسم! مَشْرِق و مَغْرِب میں میرے سِوا تم میں یا تمہارے سِوا کسی اور قوم میں کوئی نبی کا نواسہ موجود نہیں۔ ذرا بتاؤ

تو سہی! کیا تمہیں مجھ سے اپنے کسی مقتول کا بدلہ طَلَب کرنا ہے یا میں نے تمہارا مال ضائع کر دِیا ہے کہ اُس کے بدلے مال چاہتے ہو؟ یا پھر اپنے زخمیوں کا قِصاص دَرکار ہے (آخر کس چیز کا بدلہ چاہتے ہو)۔۔۔؟ وہ بَدبَخْت خاموش رہے، آپ نے فرمایا: اے شَبَث بن رِبْعی، اے حَجّار بن اَبْجَر، اے قَیْس بن اَشْعَث، اے زید بن حارِث! کیا تم لوگوں نے ہی مجھے خُطُوط بھیج کر نہیں بُلوایا تھا؟ وہ صاف مُکَر گئے اور بولے: ہم نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، خُدا کی قسم! تم ہی لوگوں نے تو ایسا کیا تھا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! اگر تم میری بیعت کرنا پسند نہیں کرتے تو مجھے چھوڑ دو تاکہ میں کسی محفوظ جگہ چلا جاؤں۔ بدنصیب قَیْس بن اَشْعَث بولا: آپ اِبنِ زِیاد کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خَم کرلیں (تو آپ کو چھٹکارا مل سکتا ہے) آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ہرگز اس کی بیعت نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! میں اپنے اور تمہارے رَبِّ کریم کی پناہ لیتا ہوں، اِس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ میں تمہارے اور اپنے رَبِّ کریم کی پناہ لیتا ہوں، ہر اُس مُتَکَبِّر سے جو حِساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بدبخت یزیدیوں نے نصیحت پر مشتمل آپ کے اس کریمانہ انداز کا جواب سخت اذیتیں اور تکلیفیں پہنچا کر دیا، مگر آپ کو مصیبتوں کا ہُجُوم راہِ حق سے نہ ہٹا سکا اور آپ کے عزم و استقلال میں کوئی کمی نہ آئی، حق و صداقت کا حامی مصیبتوں کی بھیانک گھٹاؤں سے نہ ڈرا اور طوفانِ بلا کی موجوں سے اس کی ثابت قدمی میں کوئی فرق نہ آیا، دِینِ حق کا شیدائی دنیا کی آفتوں کو خیال میں نہ

---

1 ۔۔۔ الکامل فی التاریخ، رقم: ٦١، ذکر مقتل الحسین، ۳/۴۱۸۔۴۱۹ ملتقطاو ملخصا

لایا۔ اگر آپ یزید کی بیعت کر لیتے تو وہ تمام لشکر آپ کے قدموں میں ہوتا، آپ کا احترام کیا جاتا، خزانوں کے منہ کھول دیئے جاتے اور دولتِ دنیا قدموں پر لُٹادی جاتی، مگر جس کا دل حُبِّ دنیا سے خالی ہو اور دنیا کی ناپائیداری کا راز جس پر واضح ہو، وہ دنیا کے نمائشی رنگ ورُوپ پر کیا نظر ڈالے۔

حضرت سیّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے راحتِ دنیا کے منہ پر ٹھوکر ماردی اور راہِ حق میں پہنچنے والی مصیبتوں کا خوش دلی سے استقبال کیا اور اس قدر آفتوں اور بلاؤں کے باوجود یزید جیسے فاسقِ مُعْلِن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والے) شخص کی بیعت کا خیال بھی اپنے دل میں نہ آنے دیا، اپنا گھر لُٹانا اور خود کو قربان کرنا منظور کر لیا، مگر شریعت کی خلاف ورزی گوارا نہ فرمائی اور اسلام کی عزت پر حرف نہیں آنے دیا۔ خدا کی قسم! میدانِ کربلا میں کربلا والوں کا اسلام کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا، رہتی دُنیا کے مسلمانوں کیلئے بہت بڑی کرم نوازی تھی۔ اس کے علاوہ بھی اُن حضرات کے کردار کے بہت سے پہلو مسلمانوں کیلئے قابلِ تقلید نمونہ ہیں، آیئے آج کے بیان میں عفو و درگُزر، مہمان نوازی اور مسلمانوں کی خیر خواہی وغیرہ سے متعلق **"کربلا والوں کے کریمانہ انداز"** سے متعلق سنتی ہیں۔ آیئے! پہلے ایک حکایت سنئے! چنانچہ

کریم ہو تو ایسا

منقول ہے کہ ایک آدمی کے پاس بیس (20) یا تیس (30) اُونٹ تھے، مگر وہ ان کے کھانے پینے کا کوئی اِنْتِظام نہیں کر پا رہا تھا، کسی شخص نے اُسے حضرت سیّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا مشورہ دیا، لہٰذا وہ شخص اپنی مُراد لے کر

چل پڑا۔ جس وقت وہ حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی بارگاہ میں پہنچا تو آپ اپنے خادمین کے ساتھ کھانا کھانے میں مصروف تھے، اس نے دل میں سوچا کہ شاید یہ مجھے کھانے میں شریک نہ کریں۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: آیئے! ہمارے ساتھ کھانے میں شامل ہوجایئے۔ وہ شخص کھانے میں شامل ہوگیا۔ کھانے سے فراغت کے بعد آپ نے ہاتھ دھوئے اور اس کی جانب متوجہ ہوکر اُس کی حاجت پوچھی، حاجت سُن کر ارشاد فرمایا: اپنے اونٹوں کو لے آؤ! اِس جگہ سے اپنے اونٹوں کو کھلاؤ۔ اس نے آپ کی کرم نوازی دیکھی تو بے ساختہ کہنے لگا: **میرے ماں باپ آپ پر قربان، اللہ کی قسم! یہ سخاوت بے مثال ہے۔**(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی کرم نوازی کی کیا ہی بات ہے! کبھی آپ کسی کی مشکل دُور فرماتے، کبھی کسی غریب کی حاجت پوری فرماتے، کبھی کسی مسافر کو نوازتے تو کبھی کسی کی مجبوری و بے بسی کا ذکر سُن کر اس کی امداد کے لیے کمربستہ ہو جاتے، کیونکہ سخاوت کا عظیم وَصف آپ کو اپنے پیارے نانا جان، دوجہاں کے سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملا تھا، جیسا کہ نبیِّ اکرم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے لاڈلے نواسے کے بارے میں خود ارشاد فرمایا: حسین میری جُرأت اور سخاوت کا وارث ہے۔(2) لہٰذا آپ جُود و سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے، آیئے! آپ کی کریمانہ سخاوت سے متعلق 2 مزید حکایات سنتی ہیں: چنانچہ

1…موسوعۃ ابن ابی الدنیا، مکارم الاخلاق، ۵۱۲/۳ مفہوما

2…معجم کبیر، ۴۲۳/۲۲، حدیث: ۱۰۴۱ ملتقطا

(1)ایک ایک ہزار دینار کی پانچ تھیلیاں

ایک مرتبہ حضرت امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر اپنی تنگدستی اور فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ! ہمارا وظیفہ آنے والا ہے، جیسے ہی وظیفہ پہنچے گا، ہم آپ کو رخصت کر دیں گے۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی طرف سے ایک ایک ہزار دِینار (یعنی سونے کے سکّوں) کی پانچ(5) تھیلیاں آپ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ قاصد نے عرض کی: حضرت سیّدنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے معذرت کی ہے کہ یہ تھوڑی سی رقم ہے، اِسے قبول فرما کر غریبوں میں تقسیم فرما دیجئے۔ حضرت سیّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وہ ساری رقم اس غریب آدمی کے حوالے کر دی اور اِس کرم نوازی کے باوجود تاخیر پر معذرت بھی فرمائی۔(1)

یا شہیدِ کربلا فریاد ہے نورِ چشمِ فاطمہ فریاد ہے
ہے مری حاجت میں طیبہ میں مروں اے مرے حاجت رَوا فریاد ہے
مفلس و ناچار و خَستہ حال ہوں مَخزنِ جُود و عطا فریاد ہے
بخت کی ہیں جس قدر بھی گتّھیاں ساری سُلجھا دو شہا! فریاد ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۸۷– ۵۸۸)

(2)چرواہے کو نواز دیا

ایک مرتبہ نواسۂ مصطفےٰ، جگر گوشۂ شیرِ خدا حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا گُزر

1…کشف المحجوب، باب فی ذکر آئمتھم من اھل البیت، ص۷۷

ایک چرواہے کے پاس سے ہوا جو بکریاں چَرا رہا تھا، وہ چرواہا آپ کے پاس حاضر ہوا اور تحفے کے طور ایک بکری آپ کی خدمت میں پیش کر دی، آپ نے اس سے پوچھا کہ تم آزاد ہو یا غلام؟ اس نے عرض کی: حضور! میں غلام ہوں۔ آپ نے وہ بکری اسے واپس لوٹا دی۔ اس نے عرض کی: حضور! یہ میری اپنی بکری ہے تو آپ نے بکری قبول فرمالی۔ پھر آپ نے اس غلام کو بھیڑ بکریوں سمیت اس کے آقا سے خرید کر آزاد فرمادیا اور بھیڑ بکریاں اسے تحفے میں دے دیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سخاوت کے کریمانہ انداز کے بارے میں ہم نے سُنا، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی سخاوت جیسی عظیم صفت اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اپنی استطاعت کے مطابق اپنی پریشان حال اسلامی بہنوں کی مدد کیا کریں، حدیثِ پاک میں ہے: قیامت کے روز جبکہ اللہ پاک کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہ ہو گا، تین(3) شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) جس نے میرے کسی اُمّتی کی پریشانی دُور کی ہو گی۔ (2) جس نے میری سُنّت کو زندہ کِیا ہو گا۔ (3) جس نے مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔[2] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ جو مال اللہ پاک نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس کے ذریعے اپنے عزیز رشتے داروں اور غریب اسلامی بہنوں کے ساتھ خیر خواہی کیا

---

1 ۔۔۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب البیوع والاقضیة، باب فی الرجل یھدی الرجل۔الخ، ١١/٢٦٥، حدیث: ٢٣٦٤٢

2 ۔۔۔ البدور السافرة، ص ١٣١ حدیث: ٣٦٦

کریں۔ آیئے! سخاوت کا جذبہ دل میں پیدا کرنے کے لئے سخاوت و صدقے کے بارے میں تین(3) فرامینِ مصطفٰے سنتی ہیں:

سخاوت وصدقے کے بارے میں تین فرامینِ مصطفٰے

(1) سخی، اللہ پاک سے، جنّت سے اور لوگوں سے قریب ہے جبکہ دوزخ سے دُور ہے۔[1]

(2) تین باتیں وہ ہیں جن پر میں قسم کھا سکتا ہوں۔ ان میں سے ایک بات کی میں تمہیں خبر دیتا ہوں اسے یاد رکھو کہ کسی بندے کا مال صَدَقَہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔[2]

(3) نماز (ایمان کی) دلیل ہے اور روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! میدانِ کربلا میں کربلا والوں کو کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر ان مشکل گھڑیوں میں بھی اُن مبارک ہستیوں نے اپنے **کریمانہ انداز** میں کوئی تبدیلی نہیں آنے دی بلکہ ان کٹھن حالات میں ظاہری بے سَروسامانی کے باوجود بھی اپنی سخاوت کے دریا بہاتے رہے، آیئے! اس سلسلے میں حضرت سَیِّدَتُنا زینب بنتِ شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی کرم نوازی کا ایک واقعہ سنتی ہیں:

1 ...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باما جاء فی السخاء، ۳/۳۸۷، حدیث:۱۹۶۸

2 ...مسند احمد، حدیث ابی کبشۃ الانماری رضی اللّٰہ عنہ، ۶/۲۹۸، حدیث:۱۸۰۵۳ ملتقطا

3 ...ترمذی، کتاب السفر، باب ما ذکر فی فضل الصلاۃ، ۲/۱۱۷، حدیث:۶۱۴

انوکھی سخاوت

واقعۂ کربلا کے بعد اہلِ بیت کو مدینۂ منورہ تک پہنچانے کے لئے جس شخص کو مقرّر کیا گیا تھا، وہ بہت نیک دل تھا، اس نے پورے راستے اہلِ بیت کی ضروریات کا خیال رکھا اور اُن کے ساتھ نرمی اور حُسنِ سُلوک سے پیش آیا، جب یہ قافلہ مدینہ شریف پہنچ چکا تو شیرِ خدا کی شہزادی بی بی زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی چھوٹی بہن فاطمہ بنتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اُن سے عرض کی: اس شخص نے پورے سفر میں ہمارا خوب خیال رکھا ہے، ہمیں بھی اسے کچھ نہ کچھ انعام دینا چاہیے۔ حضرت سَیِّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے فرمایا کہ ہم اس شخص کو صرف اپنے زیورات ہی پیش کرسکتے ہیں۔ چُنانچہ دونوں شہزادیوں نے اپنے کنگن وغیرہ اُتار کر اُسے دے دیئے اور ساتھ ہی معذرت بھی کی (کہ اس کے علاوہ ہمارے پاس دینے کے لئے کچھ بھی نہیں،) اس شخص نے وہ تمام سامان واپس لوٹا دیا اور عرض کی: اگر میں نے وہ خدمت گُزاری دُنیوِی مفاد کے لئے کی ہوتی تو یقیناً اس انعام پر مجھے خوشی ہوتی، مگر میں نے تو وہ خدمت صرف اللہ پاک کی خُوشنودی اور رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے آپ لوگوں کی قرابت داری کی وجہ سے کی تھی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اہلِ بیتِ اطہار کی کرم نوازی کس قدر اعلیٰ درجے کی تھی کہ حضرتِ بی بی زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے عقیدت کا اظہار کرنے اور اہلِ بیت کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آنے والے کو نہ صرف اپنے زیورات عطا فرمادیئے بلکہ اس بات پر اس سے معذرت کا اظہار بھی فرمایا کہ اس

1 . . . الکامل فی التاریخ، رقم: ٦١، ذکر مقتل الحسین، ٣/٤٤٠

کے علاوہ تمہیں دینے کے لئے ہمارے پاس مزید کوئی چیز نہیں، اِن مبارک ہستیوں کے روشن کردار سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ اگر کوئی ہمارے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو بدلے میں ہمیں بھی اُس کے شکریے کے طور پر اس سے اچھا برتاؤ کرنا چاہئے، حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ یعنی جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کریم کا بھی شکر گُزار نہیں ہوتا۔(1)

اس حکایت سے ہمیں یہ مدنی پھول بھی حاصل ہوا کہ اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے اور پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے اپنی سچی محبت کا اظہار کرنے کے لئے ہمیں بھی اپنے دل میں اہلِ بیت کی عقیدت و محبت کا چراغ روشن رکھنا چاہئے کیونکہ محبتِ اہلِ بیت، دُنیا و آخرت کی سعادتیں حاصل ہونے کے علاوہ شفاعتِ مصطفےٰ حاصل ہونے کا بھی کا ذریعہ ہے، جیسا کہ

مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص وسیلہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی خدمت ہو، جس کے سبب میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں، اُسے چاہئے کہ میرے اہلِ بیت کی خدمت کرے اور اُنہیں خُوش کرے۔(2)

سُبْحٰنَ اللہ! کس قدر خُوش قسمت ہے وہ اسلامی بہن جو اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی آلِ پاک کی خوشی کا سبب بنے۔ آیئے! اہلِ بیتِ اطہار کے فضائل پر مشتمل مزید 3 فرامینِ مصطفےٰ سنتی ہیں:

1...ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الشکر...الخ، ۳۸۴/۳، حدیث: ۱۹۶۲

2...برکات آلِ رسول، ص ۱۱۰

(1) ارشاد فرمایا: جو میرے اہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں قیامت کے دن اُسے اِس کا صِلہ عطا فرماؤں گا۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: جو شخص اولادِ عبدُ المُطّلِب میں سے کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی (بھلائی) کرے گا، اُس کا صِلہ دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ قیامت کے دن مجھ سے ملے گا۔[2]

(3) ارشاد فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے باعثِ امن ہیں اور میرے اہلِ بیت میری اُمت کے لئے باعثِ امن ہیں۔[3]

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی زَہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پھول

(حدائقِ بخشش، ص۷۹)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس شعر میں اپنے آپ کو مخاطب کرکے یوں ارشاد فرماتے ہیں: اے رضا اُس کرم و رحمت والے باغ کی کیا بات ہے، جس باغِ رسالت کی کلی بی بی فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اور امامِ حسن و امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما جس مہکتے باغ کے پھول ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح اہلِ بیتِ اطہار کی محبت دنیا و آخرت میں نجات پانے اور شفاعت نصیب ہونے کا ذریعہ ہے، ایسے ہی اِس پاک گھرانے سے بُغض و عناد رکھنا ہلاکت کا سبب ہے۔ جیسا کہ

1...جامع صغیر، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱

2...تاریخ بغداد، رقم: ۵۲۲۱، عبداللّٰہ بن محمد بن ابی کامل، ۱۰/۱۰۲

3...کنز العمال، کتاب الفضائل، باب اهل البیت، جز: ۱۲، ۶/۴۵، حدیث: ۳۴۱۵۰

بحر و بر کے بادشاہ، دو عالم کے شَہَنشاہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حضراتِ حَسَنَینِ کریمین رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے ارشاد فرمایا: جو تم سے جنگ کرے میں اس سے جنگ کروں گا اور جو تم سے صلح کرے اس کی مجھ سے صلح ہے۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: خبر دار! جو شخص اہلِ بیت کی بُغض و عداوت پر مرا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ اللہ کی رحمت سے ناامید ہے۔ اور آگاہ ہو جاؤ! جو شخص اہلِ بیت سے بُغض و عداوت کی حالت پر مرا وہ کافر مرا اور کان کھول کر سُن لو! جو شخص اہلِ بیت کی بُغض و عداوت پر مرا اسے جنّت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہو گی۔[2]

باغ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلِ بیت تم کو مُژدہ نار کا اے دُشمنانِ اہلِ بیت

(ذوقِ نعت، ص ۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اہلِ بیت سے بُغض رکھنے کی کیسی سخت وعیدیں ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر دم ان کا خُوب ادب و احترام کریں اور اہلِ بیت سے عداوت و دُشمنی رکھنے والیوں کی صحبت سے کوسوں دُور رہیں کیونکہ صحبت ضرور رنگ لاتی ہے، اگر اچھوں کی صحبت مل جائے تو انسان میں اچھائی پیدا ہو ہی جاتی ہے اور دل بھی گُناہوں سے بیزار، نیکیوں کا طلبگار اور بُزرگانِ دین اور اہلِ بیتِ اطہار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی محبت سے سرشار ہو جاتا ہے۔ جبکہ اگر خدانخواستہ

---

1 … ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل فاطمة، ۵/۴٦۵، حدیث: ۳۸۹٦

2 … الشرف المؤبد، ص ۷۹

بُری صحبت میسر آجائے تو انسان نہ چاہتے ہوئے بھی بُرائیوں میں مبتلا ہو ہی جاتا ہے، لہٰذا اولیا اور اہلِ بیت سے عقیدت و محبت رکھنے والیوں ہی کی صحبت اختیار کی جائے تاکہ ان کی صحبت کی برکت سے ہمیں بھی اُن نیک ہستیوں کا ادب و احترام نصیب ہو، بد قسمتی سے آج کل بُری صحبتیں اس قدر عام ہو چکی ہیں کہ اچھی صحبت ملنا مشکل ہو چکا ہے، ایسے حالات میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول یقیناً اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے جو اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کرنے کے عظیم مدنی مقصد کے پیشِ نظر لوگوں کو گُناہوں سے بچانے، نیکیوں کی راہ پر لانے اور اُنہیں اولیا و اہلِ بیتِ اطہار کی محبت گھول کر پلانے میں مصروفِ عمل ہے، لہٰذا ہم سب دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیں اور گُناہوں سے نفرت، نیکیوں کی رغبت اور اہلِ بیت کی سچی محبت اپنے دل میں پیدا کرنے کے لئے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرتی رہیں اور اسلامی بہنوں کے دیگر مدنی کاموں میں بھی خوب خوب شرکت کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "امامِ حسین کی کرامات" کا تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کربلا والوں کی محبت و اُلفت دل میں پیدا کرنے کیلئے اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"امامِ حسین کی کرامات"** کا مطالعہ نہایت مفید ہے، یہ رسالہ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ولادت، آپ کے فضائل و کمالات اور کرامات کے علاوہ یزید اور یزیدیوں کے دردناک انجام کی **معلومات** اور **عاشورا کے فضائل** پر مشتمل ہے، آج ہی یہ رسالہ مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کرکے

خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰه! شعبۂ تراجم کی کوششوں سے اس رسالے کا انگلش، ہندی، سندھی اور گجراتی سمیت کُل 7 زبانوں میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رِسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! کربلا والوں کے مزید کریمانہ انداز کے بارے میں سنتی ہیں: چنانچہ

حق تلفی کرنے والے کو معاف کرنا اور درگزر سے کام لینا بھی اَہلِ بیتِ اطہار کے بے مثال کریمانہ انداز کا حصہ ہے، بلکہ دوسروں کو معاف کرنا نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سنّت ہونے کے ساتھ ساتھ دِینی اور دُنیوی اعتبار سے بہت ہی عُمدہ خصلت ہے، قرآنِ کریم میں عفو و درگزر سے کام لینے کا حکم بھی دیا گیا ہے، جیسا کہ پارہ 9 سورۃُ الاَعْراف کی آیت نمبر 199 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۹۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معافی کی برکت سے باہمی صلح کی فضا پیدا ہوتی ہے، آپس کے مسائل حل ہوتے ہیں، باہمی ناراضیوں کا خاتمہ ہوتا ہے، آپس

میں محبت بڑھتی ہے اور دل میں **بغض** و کینہ کے جذبات پیدا نہیں ہوتے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ **کربلا والوں** کے **اندازِ کریمانہ** اپناتے ہوئے عفو و درگُزر سے کام لیا کریں، کسی اسلامی بہن کا قُصور معاف کرنے سے معاف کرنے والی کی عزّت کم نہیں ہوتی بلکہ اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** کسی کو معاف کرنے کی وجہ سے اللہ پاک (معاف کرنے والے) بندے کی عزّت ہی میں اضافہ فرماتا ہے۔[1] آیئے! عفو و درگُزر سے متعلق **کربلا والوں کے کریمانہ انداز** کے بارے میں تین (3) واقعات سنتی ہیں: چنانچہ

(1) گالیاں دینے والے کو دعائیں دیں

ایک مرتبہ عِصام بن مُصْطَلِق نامی ملکِ شام کا ایک باشندہ جو کہ مولائے کائنات حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے **بغض** رکھتا تھا، حضرت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے سامنے اُنہیں اور اُن کے والدِ محترم حضرت سیّدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بُرا بھلا کہنے لگا۔ حضرت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے جھڑکنے، اُلجھنے یا تلخ کلامی سے کوئی جوابی کاروائی کرنے کے بجائے اَعُوْذُ بِاللہ اور بِسْمِ اللہ پڑھنے کے بعد یہ آیاتِ مبارکہ تلاوت فرمائیں:

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ

تَرْجَمَۂ کنز الایمان: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو، اور اے سُننے والے اگر شیطان

1 ... مسلم، کتاب البر... الخ، باب استحباب العفو والتواضع، ص ١٠٧١، حدیث: ٦٥٩٢ ملتقطا

اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾

(پ۹،الاعراف:۱۹۹-۲۰۱)

تجھے کوئی کونچا دے (کسی بُرے کام پر اُکسائے) تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہی سُنتا جانتا ہے۔ بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے، ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

پھر فرمایا: اپنے اوپر بوجھ ہلکا رکھ اور میں اللہ پاک سے تیرے لئے اور اپنے لئے مغفرت کا سوال کرتا ہوں، اس کے علاوہ آپ اس کے ساتھ اس قدر عفو و درگُزر، نرمی اور خندہ پیشانی سے پیش آئے کہ اس کا بُغض و عداوت ایک دَم محبت میں تبدیل ہو گیا اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گیا: وَمَا عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ وَمِنْ اَبِيهِ یعنی رُوئے زمین پر حضرت امامِ حسین اور اِن کے والد حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہیں۔[1]

گالیاں سُن کر دُعا دیتے ہو تم اے شہیدِ کربلا! تم پر سلام
ہے فلاح کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

(2) گالی دینے والے کے ساتھ خیر خواہی

ایک مرتبہ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے شہزادے حضرتِ سَیِّدُنا امام زینُ العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو کسی نے گالی دی تو آپ نے (غُصّہ ہونے اور انتقامی کاروائی کرنے کے بجائے)

1 ... تفسیر قرطبی پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۹۹ تا ۲۰۱، ۴/۲۵۰

اُسے اَپنا مُبارَک کُرتا اور **ایک ہزار درہم** دینے کا حکم دیا۔ کسی نے کہا: آپ نے پانچ(5) خصلتیں جمع کر لی ہیں: (۱) بُردباری (۲) تکلیف نہ دینا (۳) اس شخص کو ایسی بات سے رہائی دینا جو اُسے اللہ پاک سے دُور کر دیتی (۴) اسے توبہ وندامت کی طرف راغب کرنا (۵) بُرائی کے بعد تعریف کی طرف رجوع کرنا۔ آپ نے معمولی دنیا کے ساتھ یہ تمام عظیم چیزیں خَرِید لیں۔ (1)

(3) میں نے اپنا غُصّہ پی لیا

ایک بار امام زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اُن کی لونڈی وضو کروا رہی تھی، اچانک اس کے ہاتھ سے برتن آپ کے چہرے پر گِر گیا جس سے چہرہ زخمی ہو گیا۔ آپ نے اس کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو اس نے عرض کی: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: "**وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ**" "اور غُصّہ پینے والے" امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں نے اپنا غُصّہ پی لیا۔ اس نے پھر عرض کی: "**وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ**" "اور لوگوں سے درگزر کرنے والے" ارشاد فرمایا: اللہ پاک تجھے معاف کرے۔ پھر عرض گزار ہوئی: "**وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ**" "اور اللہ پاک احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے" ارشاد فرمایا: جا! تُو اللہ پاک کی رِضا کے لئے آزاد ہے۔ (2)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ یہ حضرات کتنے نرم

1…احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب والحقد…الخ، ۳/۲۲۱

2…ابن عساکر، ۴۸۷۵، علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب، ۴۱/۳۸۷

مزاج اور بُردبار ہوا کرتے، لوگوں کی غلطیوں پر ان کو ڈانٹنے، جھڑکنے اور اُن کے ساتھ اُلجھنے کے بجائے ان کے قصور کو معاف کرنے والے ہوتے تھے۔

ہم **کربلا کے جاںنثاروں** سے محبت کا دم تو بھرتی ہیں لیکن ہمیں اس پر بھی غور کر لینا چاہئے کہ کیا ہم بھی دوسری اسلامی بہنوں کی غلطیوں کو معاف کرتی ہیں یا ان سے فوراً بدلہ لینے کا، اِنتقامی کاروائی کرنے کا جذبہ دل میں جوش مارنے لگتا ہے اور تکلیف پہنچانے والی کو اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی کوشش کرتی ہیں۔

ابھی ہم نے کنیز کو معاف کرنے اور رِضائے الٰہی کے لئے آزاد کرنے سے مُتَعَلِّق جو حکایت سُنی، اس میں ان اسلامی بہنوں کیلئے خوب درس ہے جو اپنے گھر میں کام کرنے والی ملازماؤں کے ساتھ نہایت غیر مناسب سلوک کرتی ہیں اور ان کی معمولی غلطیوں پر انہیں خوب جھاڑ پلاتی اور ان کی حوصلہ شکنی و دل آزاری کرتی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہر مسلمان بہن سے حُسنِ اخلاق سے پیش آئیں، دوسری اسلامی بہنوں کی غلطیوں پر انہیں پیار اور محبت سے سمجھائیں اور اللہ پاک کی رِضا کے لئے اُن سے عفوودرگزر کریں، اِنْ شَآءَاللہ اس کی خوب خوب برکتیں اور رحمتیں حاصل ہوں گی۔ **احادیث میں عفوودرگزر** کے کثیر فضائل بیان کئے گئے ہیں، آیئے! معاف کرنے کی فضیلت کے بارے میں احادیثِ مُبارکہ سنتی ہیں:

(1)... حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے: رَسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ حساب کے لئے ٹھہرے ہوں گے تو اس وقت ایک مُنادی یہ اعلان کرے گا کہ جس کا اجر اللہ پاک کے ذِمَّۂ کرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں

داخل ہو جائے۔ پھر دوسری بار اعلان کرے گا کہ جس کا اجر اللہ پاک کے ذِمَّۂ کرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا کہ وہ کون ہے جس کا اجر اللہ پاک کے ذِمَّۂ کرم پر ہے؟ منادی کہے گا: ان کا جو لوگوں (کی خطاؤں) کو معاف کرنے والے ہیں۔ پھر تیسری بار مُنادی اعلان کرے گا: جس کا اجر اللہ پاک کے ذِمَّۂ کرم پر ہے وہ اُٹھے اور جنّت میں داخل ہو جائے۔ تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بِلا حساب جنّت میں داخل ہو جائیں گے۔ (1)

(2)... حضرت سَیِّدُنا اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِّ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کے لئے (جنّت میں) محل بنایا جائے اور اس کے درجات بلند کئے جائیں تو اسے چاہیے کہ جو اس پر ظلم کرے وہ اسے معاف کر دے اور جو اسے محروم کرے، وہ اُسے عطا کرے اور جو اس سے تعلقات توڑے وہ اس سے تعلقات جوڑے۔ (2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی جب بُرا بھلا کہا جائے یا ہمارے ساتھ بُرا سلوک کیا جائے، کسی کی طرف سے تکلیف پہنچائی جائے، تو ہمیں بھی **اہلِ بیتِ اطہار کے کریمانہ انداز** کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے درگزر سے کام لینا چاہیے۔ اے کاش کہ ہمیں بھی عفو و درگزر کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... معجم اوسط، ١/٥٤٢، حدیث: ١٩٩٨ ملتقطا

2... مستدرک، کتاب التفسیر، شرح آیۃ: کنتم خیر امۃ۔۔۔الخ، ٣/١٢، حدیث: ٣٢١٥

تلاوتِ قرآن کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے تلاوت کرنے کے چند آداب بیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:(1)ارشاد فرمایا:قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کرنے والا ہو کر آئے گا۔[1] (2)ارشاد فرمایا:میری اُمَّت کی افضل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔[2] ☆قرآنِ پاک کو اچھی آواز سے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا سنّت ہے۔[3] ☆مُسْتَحَب یہ ہے کہ باوُضو قبلہ کی جانب رُخ کرکے اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے۔[4] ☆تلاوت کے شروع میں "اَعُوْذُ" پڑھنا مُسْتَحَب ہے اور سورت کی اِبتدا میں "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھنا سنّت ہے ورنہ مُسْتَحَب ہے۔[5] ☆قرآنِ کریم دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے۔[6] ☆قرآنِ پاک دیکھ کر تلاوت کرنے پر دو ہزار(2000)اور بغیر دیکھے پڑھنے پر ایک ہزار(1000) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[7] ☆قرآنِ کریم کی تلاوت کے وقت رونا مُسْتَحَب ہے۔[8] ☆جب بلند آواز سے قرآنِ کریم پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سُننا

---

1 . . . مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین...الخ، باب فضل قراءۃ القرآن...الخ، ص ۳۱۴، حدیث:۱۸۷۴

2 . . . شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۳۵۴، حدیث:۲۰۲۲

3 . . . احیاء العلوم، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الثانی فی ظاھر آداب التلاوۃ، ۱/۳۷۱

4 . . . بہارِ شریعت، ۱/۵۵۰، حصہ ۳

5 . . . تفسیر صراط الجنان، مقدمہ، ۱/۲۱

6 . . . تفسیر صراط الجنان، مقدمہ، ۱/۲۱

7 . . . کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب فی تلاوۃ القرآن...الخ، جزء: ۱، ۱/۲۶۰، حدیث: ۲۳۰۱ ملخصا

8 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:۱۰۹، ۵/۵۲۶

فرض ہے، جب کہ وہ قرآنِ کریم سننے کی غرض سے حاضر ہوں ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگرچہ باقی اپنے کام میں مصروف ہوں۔[1] ☆سب بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے۔ اگر چند پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔[2] ☆تین(3) دن سے کم میں قرآنِ کریم ختم نہ کرے بلکہ کم از کم تین(3)دن یا سات(7) دن یا چالیس (40)دن میں قرآنِ کریم ختم کرے تاکہ معانی کو سمجھ کر تلاوت کرے۔[3] ☆ترتیل کے ساتھ **اطمینان** سے اور ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرے۔[4] ☆تلاوت کے لئے سب سے **افضل** وقت سال بھر میں رَمَضان شریف کے آخری دس(10)دن اور ذُوالْحِجَّه کے ابتدائی دس(10)دن ہیں۔[5]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدیۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . تفسیر صراط الجنان، مقدمہ، ۱/ ۲۲

2 . . . تفسیر صراط الجنان، مقدمہ، ۱/ ۲۲

3 . . . عجائب القرآن، ص۲۳۸

4 . . . عجائب القرآن، ص۲۳۸

5 . . . عجائب القرآن، ص۲۳۹

بیان:4 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ الله

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شَخْص وہ ہوگا، جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 . . . مسند الفردوس، ۲/۴۷۱، حدیث ۸۲۱۰

2 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرکار کی مَحَبَّت پانے کا نسخہ!

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بھی تھے، ان میں سے ایک دائیں کندھے پر اور دوسرے بائیں کندھے پر سوار تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دونوں کو باری باری چُوم رہے تھے۔ ایک شخص نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ان سے مَحَبَّت فرماتے ہیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں! جس نے ان سے مَحَبَّت کی، اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے بُغْض رکھا، اس نے مجھ سے بُغْض رکھا۔[1]

حضرت اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو محبّتِ رسول کا یہ معیار بارگاہِ رسالت سے عطا ہوا تھا،

1 . . . مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، رکوب الحسن والحسین. . . الخ، ۴/۱۵۶، حدیث: ۴۸۳۰

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے تمام عمر اسے اپنائے رکھا، جب مروان بن حکم حضرت سَیِّدُنا اَبُوہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی بارگاہ میں بوقتِ وفات حاضر ہوا تو کہنے لگا: جب سے آپ کی صحبت اختیار کی ہے، میں نے آپ کی ذات میں حضراتِ حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی مَحَبَّت بہت دیکھی ہے۔ یہ سُن کر حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بیقرار ہو کر اُٹھ بیٹھے اور ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ہم نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ کہیں جانے کے لیے نکلے، ابھی کچھ ہی راستہ طے کیا تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے رونے کی آواز سُنی۔ وہ دونوں اُس وَقْت اپنی والدہ کے پاس تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلدی جلدی چلتے ہوئے ان کے پاس تشریف لے گئے۔ میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سیِّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے یہ فرماتے سُنا: میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ عرض کی: پیاس (یعنی پیاس کی وجہ سے دونوں رو رہے ہیں۔) نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پانی لینے کے لیے مشکیزے کی طرف بڑھے، مگر اس میں پانی مَوْجُود نہ تھا کیونکہ اُن دِنوں پانی کی اتنی سخت قِلَّت تھی کہ لوگ پانی کی تلاش میں رہا کرتے تھے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو پُکار کر فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاووں (سواریوں کے بیٹھنے کیلئے اونٹ کی کمر پر بنائی گئی نشستوں) سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر انہیں ایک قطرہ تک نہ ملا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خاتونِ جنّت، سیِّدہ فاطمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے فرمایا: ایک بچہ مجھے دو۔ خاتونِ جنّت سیِّدہ فاطمہ نے ایک بچے کو پردے کے نیچے سے دے دیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں لے کر اپنے سینے سے لگایا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مُسلسل رو رہے

تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کے مُنہ میں اپنی زبان مُبارک ڈالی تو وہ اُسے چُوسنے لگے حتّٰی کہ سیر اب ہو گئے، (حضرت سیّدنا اَبُوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ) میں نے دوبارہ ان کے رونے کی آواز نہ سُنی، جبکہ دوسرے (شہزادے) اسی طرح مُسلسل رورہے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دوسرے کو بھی مجھے دو۔ خاتونِ جنّت سیّدہ فاطمہ نے دوسرے کو بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے کر دیا، حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے ساتھ بھی وہی مُعاملہ فرمایا، (یعنی ان کے مُنہ میں بھی اپنی مُبارک زبان ڈال دی تو وہ بھی سیر اب ہوگئے) اس کے بعد دونوں شہزادے ایسے خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ ان کے رونے کی آواز نہ سُنی۔ حضرت سیّدنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مزید فرماتے ہیں: میں ان سے مَحَبَّت کیوں نہ کروں جبکہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کے ساتھ ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ اُصول اچھی طرح ذِہن نشین کر لیجئے کہ جس طرح صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اہلِ بیتِ اَطہار کی مَحَبَّت دُنیا و آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے، ایسے ہی ان سے بُغض وعداوت رکھنے میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے، جیسا کہ

دُشمنِ صحابہ کا انجام

ایک شخص حضرت سَیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سامنے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کی شان میں گُستاخی وبے اَدَبی کے الفاظ بکنے لگا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ تم

1 ... معجم کبیر، بقیۃ اخبار حسن بن علی بن أبی طالب، ۳/۵۰، حدیث: ۲۶۵۶

اپنی اس خبیث حرکت سے باز رہو ورنہ میں تمہارے لیئے بد دُعا کر دوں گا۔ اُس گستاخ و بے باک نے کہہ دیا کہ مجھے آپ کی بد دُعا کی کوئی پروا نہیں۔ آپ کی بد دُعا سے میرا کچھ بھی نہیں بگڑ سکتا۔ یہ سُن کر آپ کو جلال آ گیا اور آپ نے اس وَقْت یہ دُعا مانگی کہ اے اللہ! اگر اس شخص نے تیرے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے صحابیوں کی توہین کی ہے تو آج ہی اس کو اپنے قَہر و غَضَب کی نشانی دکھا دے تاکہ دوسروں کو اِس سے عِبرت حاصل ہو۔ اس دُعا کے بعد جیسے ہی وہ شخص مسجد سے باہر نکلا تو اچانک ایک پاگل اُونٹ کہیں سے دوڑتا ہوا آیا اور اس کو دانتوں سے پچھاڑ دیا اور اس کے اُوپر بیٹھ کر اس کو اس قدر زور سے دَبایا کہ اس کی پسلیوں کی ہڈیاں چُور چُور ہو گئیں اور وہ فوراً ہی مر گیا۔ یہ منظر دیکھ کر لوگ دوڑ دوڑ کر حضرت سَیِّدُنا سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مبارک باد دینے لگے کہ آپ کی دُعا مقبول ہو گئی اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کا دشمن ہلاک ہو گیا۔ (1)

ایں ہیں یہ قرآن و دینِ خدا کے — مدارِ ہُدیٰ اعتبارِ صحابہ
رسالت کی منزل میں ہر ہر قدم پر — نبی کو رہا انتظارِ صحابہ
انہیں میں ہیں صدّیق و فاروق و عثماں — انہیں میں علی شہسوارِ صحابہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کی شان میں گُستاخی کرنے والے کا اَنْجام کیسا عبرتناک ہوا، واقعی یہ حقیقت ہے کہ اللہ والوں کی شان میں گستاخی کرنا یا انہیں کسی بھی طرح سے تکلیف پہنچانا، اللہ پاک

1 . . . دلائل النبوة للبيهقي، ۱۹۰/۲

کے عذاب کو دعوت دینے والی بات ہے۔ ان بُزرگوں کی شان میں گُستاخی و بے ادبی کرنے والا دُنیا میں تو ذلیل ورُسوا ہوتا ہی ہے آخرت میں بھی ذِلّت اُس کا مُقدّر ہوگی۔

ایسے بدنصیبوں میں سے ایک یزید پلید بھی ہے جو نہ صرف صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم کی توہین کا مُرتکب ہوا بلکہ اس کی پیشانی پر اہلِ بَیتِ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کو بے گُناہ شہید کرنے کا سِیاہ داغ (بھی) ہے۔ یہ ایسا بُرا کام ہے کہ ہر زمانے میں دُنیائے اسلام اس کی مذمّت کرتی رہی ہے اور قیامت تک اس کا نام حقارت (ذِلّت) کے ساتھ لیا جائے گا۔ یہ بَدباطن، سِیاہ دل (شخص) 25 ہجری کو دَمِشق میں پیدا ہوا۔ نہایت موٹا، بدنُما، بداَخلاق، بدمزاج، فاسِق، فاجِر، شرابی، بدکار، ظالِم، بے اَدب اور پرلے درجے کا گُستاخ تھا۔ اس کی شرارتیں اور بیہودگیاں ایسی تھیں کہ جن سے بدمُعاشوں کو بھی شرم آئے۔ (1)

یزید پلید کی خُرافات

صَدرُ الۡاَفَاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شہزادۂ کونین، حضرت امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا وُجُودِ مُبارَک یزید کی آزادیوں کیلئے ایک زبردست مُحۡتَسِب (یعنی حساب لینے والا) تھا، وہ جانتا تھا کہ آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) کے زمانۂ مُبارَک میں اُس کو کُھل کر کھیلنے کا موقع نہ ملے گا اور اُس کی کسی بھی اُلٹی حرکت اور گمراہی پر حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ صبر نہ فرمائیں گے، اس کو نظر آتا تھا کہ امام (حسین) جیسے دِیندار کا کوڑا ہر وقت اس کے سر پر گھوم رہا ہے، اسی وجہ سے وہ اور بھی زیادہ حضرتِ امام (حسین) رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی جان کا دُشمن تھا اور اسی لئے

1 . . . سوانحِ کربلا، ص ۱۱۱ ملتقطاً

حضرتِ امام (حسین) رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شہادت اس کیلئے باعثِ مَسَرَّت ہوئی۔

حضرتِ امام (حسین) رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا سایہ اُٹھنا تھا، یزید کھُل کر کھیلا (یعنی بالکل آزاد ہو گیا) اور اَنْواع و اَقْسام کے مَعاصی (یعنی گُناہوں) کی گرم بازاری ہو گئی۔ حرام کاری، بھائی بہن کا نکاح، سُود، شراب اعلانیہ رائج ہوئے، نمازوں کی پابندی اُٹھ گئی، بَغاوت و سرکشی اِنْتہا کو پہنچی، خَباثَت نے یہاں تک زور کیا کہ مُسلِم بن عُقْبہ کو بارہ ہزار (12000) یا بیس ہزار (20,000) کا لشکر لے کر مدینۂ طَیِّبَہ کی چڑھائی کیلئے بھیجا۔ اِس نامُراد لشکر نے مدینۂ طَیِّبَہ میں وہ طُوفان برپا کیا کہ اللہ کی پناہ! قتل و غارت اور طرح طرح کے مَظالِم، رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمسایوں پر کئے۔ وہاں کے رہنے والوں کے گھر لُوٹ لئے، سات سو (700) صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو شہید کیا اور دوسرے عام باشندے مِلا کر دس ہزار (10,000) سے زیادہ کو شہید کیا، لڑکوں کو قید کرلیا، ایسی ایسی بدتمیزیاں کیں جن کا ذکر کرنا ناگوار ہے۔ مسجدِ نَبَوِی شریف کے سُتونوں میں گھوڑے باندھے، تین دن تک مسجد شریف میں لوگ نماز سے مُشَرَّف نہ ہو سکے۔ صرف حضرت سَعِیْد بن مُسَیَّب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ دِیوانے بن کر وہاں حاضر رہے۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن حَنْظَلہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا کہ یزیدیوں کی بُری حرکات اس حد تک پہنچیں کہ ہمیں اندیشہ ہونے لگا کہ اِن کی بدکاریوں کی وجہ سے کہیں آسمان سے پتھر نہ برسیں۔[1] پھر یہ شریر لشکر، مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی طرف روانہ ہوا، راستہ میں اَمیرِ لشکر مر گیا اور دُوسرا شخص اُس کا قائم مقام کیا گیا۔ مَکَّۂ مُعَظَّمَہ پہنچ کر اُن بے دِینوں نے مِنْجَنِیْق (یہ پتّھر پھینکنے کا آلہ ہوتا ہے

1 . . . الصواعق المحرقه، الباب الحادی عشر، الخاتمه فی بیان اعتقاد اهل السنة، ص ۲۲۱ ملخصا

جس سے پتّھر پھینک کر مارا جاتا ہے اس کی زَد بڑی زبردست اور دُور کی مار ہوتی ہے اس آلے) سے پتّھروں کی بارش کی۔ اِس سنگ باری سے حَرَم شریف کا صحنِ مُبارَک پتّھروں سے بھر گیا اور مسجدِ حرام کے سُتون ٹُوٹ پڑے اور کعبۂ مُقَدَّسہ کے غِلاف شریف اور چھت کو اُن بے دِینوں نے جلادِیا۔ اِسی چھت میں اُس دُنبے کے سینگ بھی تَبَرُّک کے طور پر محفوظ تھے، جو حضرت سَیِّدُنا اسمٰعیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فِدْیہ میں قُربانی کیا گیا تھا، وہ (سِینگ) بھی جل گئے، کعبۂ مُقَدَّسہ کئی روز تک بے لباس رہا اور وہاں کے باشندے (یزیدی لشکر کی طرف سے پہنچنے والی) سخت مصیبت میں مُبتلا رہے۔ (1)

خُرافاتِ یزید

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ یزید پلید نے اپنے دَورِ حکومت میں بد کرداری کا ثُبوت دیتے ہوئے کئی خُرافات کو عام کیا مثلاً، مَحارِم (وہ رشتے دار جن سے نکاح حرام ہے ان) سے نکاح اور سُود وغیرہ کو اِس بے دِین نے عَلانِیَہ رواج دیا، مکہ شریف اور مدینہ شریف کی بے حُرمتی کرائی، صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اَطہار کو ظُلماً شہید کروادیا، گانے باجے سُننا، خُوب شراب پینا، نماز نہ پڑھنا، اَلْغَرَض! اس نے ہر وہ کام کیا جس سے شریعت نے منع فرمایا۔

یقیناً انسان عزّت و شہرت، مال و دولت اور حکومت ملنے سے سرکش و بے باک بن جاتا ہے اور پھر دھیرے دھیرے دین سے دُور اور دُنیا سے قریب تر ہو جاتا ہے، اپنے تخت و تاج کی لاج رکھنے کیلئے اللہ پاک کی نافرمانیوں اور اس کے پیاروں کی

1 ... خلاصہ سوانح کربلا، ص۱۷۷ تا ۱۷۹ ملخصا

گستاخیوں سے بھی باز نہیں آتا۔ یزید پلید بھی اِقْتِدار و حکومت کی مَحبَّت میں مُبتلا ہو کر ایسا سَر کَش ہوا کہ مَعَاذَ اللّٰہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں گستاخیاں کیں، اُن کو تکلیفیں پہنچائیں، اُن کا دل دُکھایا، بعض کو تو شہید بھی کروادیا، حالانکہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تو وہ مقدّس ہستیاں ہیں، جن کی شان و عظمت کے بارے میں خود سُلْطانِ دو جہان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اَکْرِمُوا اَصْحَابِی فَاِنَّھُمْ خِیَارُکُمْ یعنی میرے صحابہ کی عزّت کرو کہ وہ تمہارے نیک تَرین لوگ ہیں۔[1] مزید فرمایا: خَیْرُ اُمَّتِی اَلْقَرْنُ الَّذِینَ یَلُوْنِی ثُمَّ الَّذِینَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِینَ یَلُوْنَھُمْ یعنی میری اُمّت میں سب سے بہتر میرے زمانہ والے ہیں (یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) پھر اُن کے بعد کے لوگ (یعنی تابعین) پھر اُن کے بعد کے لوگ ہیں (تبع تابعین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن)[2]

نمایاں ہے اسلام کے گلستاں میں ہر اک گل پہ رنگِ بہارِ صحابہ
یہ مُہریں ہیں فرمانِ خَتمُ الرُّسُل کی ہے دِینِ خدا شاہکارِ صحابہ
انہیں میں ہیں بدر و اُحد کے مجاہد لقب جن کا ہے جاں نثار صحابہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یزید کا بُرا کِردار اور اُسکی وجہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یزید پلید صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مُبارک زمانہ پا کر بھی اُن کا قُرب حاصل نہ کر سکا اور نہ ہی اُن کی تعظیم کر کے اپنے لئے آخرت

1 ... مشکاۃ، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، ۲/۴۱۳، حدیث: ۶۰۱۲

2 ... مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب فضل الصحابۃ ...الخ، ص ۱۰۵۲، حدیث: ۶۴۶۹

کی نجات کا سامان کر سکا بلکہ اس نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاک گھرانے پر ظُلم و سِتم کی آندھیاں چلائیں اور اُن پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑے۔ یزید پلید نے یہ سب تاج و حکومت اور دُنیاوی مال و دولت کی مَحبَّت میں کیا، کیونکہ اس ظالم کو امامِ عالی مقام، حضرتِ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ذاتِ گرامی سے اپنے اِقْتِدار کو خطرہ محسوس ہوتا تھا حالانکہ حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دُنیائے ناپائیدار سے کیا سروکار! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تو کل بھی اُمَّتِ مُسلمہ کے دِلوں کے تاجدار تھے، آج بھی ہیں اور رہتی دُنیا تک رہیں گے۔ مگر اُس یزید بدبخت نے مال و دولت کے نَشے میں بدمست ہو کر اپنی آخرت کے ساتھ ساتھ دُنیا بھی تباہ و برباد کر ڈالی۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا کی مَحبَّت ہر فِتْنہ و فَساد کا سبب ہے، یہ ساری تباہی **دُنیا** کی مَحبَّت ہی نے مچائی ہے، **دُنیا** کی مَحبَّت انسان کو ظالم بنا دیتی ہے، **دُنیا** کی مَحبَّت انسان کو بے حِس و بے باک بنا دیتی ہے، **دُنیا** کی مَحبَّت انسان کو پتھر دِل بنا دیتی ہے، **دُنیا** کی مَحبَّت اعمال کو ضائع کر دیتی ہے، **دُنیا** کی مَحبَّت دِین کو نُقْصان پہنچانے کا سبب ہے، **دُنیا** کی مَحبَّت گمراہی کا سبب ہے، **دُنیا** کی مَحبَّت انسان کو نیکیوں سے دُور کر دیتی ہے، **دُنیا** کی محبت آخرت کی یاد سے غافل کر دیتی ہے، دنیا کی محبت عشقِ خدا و عشقِ مصطفےٰ سے محروم کر دیتی ہے، **دُنیا** کی مَحبَّت ہی گُناہوں پہ دلیر کر دیتی ہے، الغرض دنیا کی محبت میں کسی بھی طرح کی بھلائی نہیں ہے۔ آیئے! **دُنیا** کی مذمّت پر 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں:

1. دُنیا کی مَحبَّت تمام گُناہوں کی جڑ ہے۔[1]

---

1 . . . موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، ۲۲/۵، حدیث: ۹

2. چھ (6) چیزیں عمل کو ضائع کر دیتی ہیں: (۱) مخلوق کے عُیُوب کی ٹُوہ میں لگے رہنا (۲) دل کی سختی (۳) دُنیا کی مَحَبَّت (۴) حَیا کی کمی (۵) لمبی اُمید اور (۶) حد سے زِیادہ ظُلم۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا دُنیا کس قدر حقیر چیز ہے، لہٰذا اِس کو اہم سمجھنا بڑی بے وقوفی ہے کیونکہ اللہ پاک کے نزدیک تو دُنیا کی حیثیت مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہے۔ یاد رکھیں یہ دُنیا تو آخرت کی کھیتی ہے، اگر ہم اس میں اچھے اعمال کی صُورت میں بِیج بوئیں گی تو آخرت میں اَجْروثواب کی صُورت میں فصل کاٹ سکیں گی۔ لہٰذا مال و دولت کی حِرص پالنے کے بجائے اللہ پاک کی طرف سے جو نعمتیں عطا کی گئیں ہیں، اُنہی پر قناعت کرتے ہوئے اُس کی رِضا پر راضی رہتے ہوئے حِرص کی آلُودگیوں سے خُود کو بچانا چاہئے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُنیاوی مال و دولت کے حُصُول کی خواہش و کوشش کرنے کے بجائے آخرت کی نعمتوں کو پانے کیلئے خوب نیکیاں کیجئے اور دُنیا سے بے رغبتی اختیار کیجئے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کی: ہم سب میں بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اَزْھَدُکُمْ فِی الدُّنْیَا وَاَرْغَبُکُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ یعنی تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو دنیا سے زیادہ بے رغبتی اور آخرت میں زیادہ رغبت رکھنے والا ہو۔ [2]

---

1 . . . کنز العمال، کتاب المواعظ والرقاق الخ، قسم الاقوال، جزء: ۱۶، ۸/۳۶، حدیث: ۴۴۰۱۶

2 . . . شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/۳۴۳، حدیث: ۱۰۵۲۱

دُنیا سے بے رغبتی کسے کہتے ہیں؟

حضرتِ علامہ عبدُ الرؤف مَناوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: دُنیا کے فنا اور عیب دار ہونے کی وجہ سے بے رغبتی کرے اور آخرت کی بُزرگی اور ہمیشہ رہنے کی وجہ سے آخرت میں رغبت رکھے، عقلمند وہ ہے جو دُنیا اور دُنیا کے میل کچیل سے اپنے آپ کو بچائے اور دُنیا کو اپنا خادِم بنائے، ضرورت کے مُطابق دُنیا جمع کرے اور اس کے علاوہ دنیا سے کنارہ کَشی اختیار کرے کیونکہ جب کوئی دنیا سے مُنہ موڑتا ہے تو دُنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے، جو دُنیا کمانے کی خاطر جتنا دُنیا کے پیچھے بھاگتا ہے، دُنیا اس سے اتنی ہی بھاگتی ہے، جیسے سایہ سُورج کی طرف مُنہ کرکے چلنے والے کے پیچھے پیچھے آتا اور سُورج سے پیٹھ پھیر کر چلنے والے کے آگے آگے بھاگتا ہے، اگر یہ شخص اپنے آگے بھاگنے والے سایہ کو پکڑنے کی کوشش کرے بھی تو ناکام ہو گا۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ حقیقت ہے کہ جو دُنیا کے پیچھے بھاگتا ہے تو دُنیا اسے اپنے پیچھے بھگاتی ہے اور وہ دُنیا کی مَحَبَّت میں سَرکَش و نافرمان ہو کر دِھیرے دِھیرے دِین سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے۔ جبکہ جو خوش نصیب دُنیا سے بے رغبتی اِختیار کرتا ہے تو دُنیا خود اس کے قدموں میں چلی آتی ہے۔ اگر ہم دُنیا کی مَحَبَّت سے پیچھا چُھڑا کر فکرِ آخرت پیدا کرنا چاہتی ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، اِنۡ شَآءَ اللّٰہ اس کی برکت سے شریعت و سُنَّت کے مُطابق عمل کرنے کی سعادت نصیب ہو گی۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مُتَّقِی و پرہیز گار، اچھی عادات و کردار کے حامل

---

1 ...فیض القدیر، ۳/ ۲۶۶ تحت الحدیث: ۴۱۱۴

بے شُمار لوگ وابستہ ہیں۔ اللہ کریم ہمیں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت عطا فرمائے اور خُوب خُوب نیکیاں کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی خُرافات اور ان کا بائیکاٹ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یزید پلید نے جن خُرافات اور بُرائیوں کا سَرِعام اِرْتِکاب کیا تھا، بد قسمتی سے آج وہی چیزیں ہمارے مُعاشرے میں بھی عام ہوتی جارہی ہیں، حالانکہ ہمارا پیارا دین ہمیں ان تمام خرافات سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ آئیے! اسی بارے میں مزید کچھ سنتی ہیں:

یزید کی ایک بُرائی شراب نوشی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یزید کی بُری عادتوں میں سے ایک شراب نوشی بھی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شراب پینا حرامِ قطعی ہے اور اسے حلال جان کر پینا تو کُفر ہے۔ بدقِسمتی سے ہمارے مُعاشرے میں یہ بُرائی بھی عام ہوتی جارہی ہے۔ یاد رکھئے! شراب تمام بُرائیوں کی جڑ ہے کہ شراب پی کر انسان ہر گُناہ میں بآسانی مُبتلا ہوسکتا ہے کیونکہ شرابی کو ہوش نہیں ہوتا اور وہ اچھے بُرے کی تمیز بھی کھو بیٹھتا ہے۔ شراب کیا گُل کِھلاتی ہے؟ آیئے! اس ضمن میں ایک حدیثِ پاک سنتی ہیں: چنانچہ

شراب نے کیا گُل کِھلائے

حُضور نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: بُرائیوں کی اصل

(یعنی شراب) سے بچو کیونکہ تم سے پہلے ایک شخص تھا، جو اللہ پاک کی عبادت کیا کرتا اور لوگوں سے الگ تھلگ رہتا، ایک عورت اس کی مَحَبَّت میں گرفتار ہوگئی اور اس کی طرف خادِم کو کہلا بھیجا کہ ہم تمہیں گواہی کے لئے بُلا رہے ہیں۔ چنانچہ وہ وہاں پہنچ گیا۔ جب بھی وہ کسی دروازے سے اندر داخل ہوتا تو وہ اس پر بند کر دیا جاتا، یہاں تک کہ وہ ایک نہایت حسین و جمیل عورت کے پاس پہنچا، جس کے قریب ایک لڑکا کھڑا تھا اور وہاں شیشے کا ایک بڑا برتن تھا، جس میں شراب موجود تھی۔ اس عورت نے عابد سے کہا: میں نے تجھے کسی قسم کی گواہی دینے کے لئے نہیں بُلایا بلکہ اس لئے بُلایا ہے کہ تُو اس لڑکے کو قتل کرکے مجھ سے بدکاری کرے یا پھر شراب کا صرف ایک جام پی لے، اگر تُو نے اِنْکار کیا تو میں واویلا کروں گی اور تجھے ذلیل و رُسوا کر دوں گی۔ جب اس شخص نے دیکھا کہ اس کے پاس اس سے چُھٹکارے کی کوئی راہ نہیں تو اس نے کہا: مجھے شراب کا گلاس پلا دے۔ عورت نے شراب کا ایک جام پلایا تو اس نے مزید مانگا، پس وہ اسی طرح شراب پیتا رہا یہاں تک کہ اس عورت کے ساتھ مُنہ بھی کالا کیا اور لڑکے کو بھی قتل کر دیا۔ لہٰذا تم شراب سے بچتے رہو۔ اللہ کی قسم! ایمان اور شراب نوشی دونوں کسی شخص کے سینے میں کبھی جمع نہیں ہوسکتے، ہاں! عنقریب ایک دوسرے کو باہر نکال دے گا۔ [1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

یزید کی دوسری بُرائی، گانے باجے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یزید پلید میں ایک بُرائی یہ بھی تھی کہ وہ

1 . . . ابن حبان، کتاب الاشربة، ذکر مایجب علی المرء . . . الخ، ۷/۳۶۷، حدیث: ۵۳۲۴

گانے باجے سُننے کا عادی تھا جبکہ گانے باجے سُننا ناجائز، سخت حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ مگر افسوس! صد کروڑ افسوس! یہی بُرائی آج ہمارے معاشرے میں بھی عام ہوتی نظر آرہی ہے، چھوٹی ہو یا بڑی، اسلامی بھائی ہوں یا اسلامی بہنیں ایک تعداد ہے جو اس بُرائی میں مُبتلا نظر آتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا موسیقی مسلمانوں کی نَس نَس میں اُترتی چلی جارہی ہے، آج تو ہر جگہ ہی موسیقی کی دُھنیں سُنی جاتی ہیں۔ بچوں کے اکثر کھلونوں میں میوزک ہے۔ ان کے جھولوں میں میوزک ہے یہاں تک کہ بچوں کے جوتوں میں بھی میوزک ہے۔ غور کریں جب بچپن ہی سے بچہ میوزک سُننے کا عادی ہوگا تو بڑا ہو کر میوزک سے کیسے بچ سکے گا۔ فی زمانہ موبائل فون کے ذریعے **مَعَاذَ اللّٰہ** گانے باجے سننا تو بہت ہی آسان ہو چکا ہے۔ دورِ جدید کی اس ایجاد سے جہاں دن رات گانے سُننے کا گناہ ہو رہا ہے، وہیں اپنے موبائل فون پر میوزک بھری کالرٹون (Caller Tune) اور رِنگ ٹون(Ring Tune) سیٹ کرکے دوسروں کو سُنا کر مزید اپنی آخرت خراب کی جارہی ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! گانے سُننا ناجائز و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ احادیثِ مُبارَکہ میں اس بُرے فعل کی مُمانعت وارِد ہوئی ہے۔ آیئے! اس بارے میں 3 روایات سنتی ہیں۔

(1) جو گانا سُنتا ہے، قِیامت کے دن اللہ پاک اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سِیسہ اُنڈیلے گا۔[1]

---

1 ... کنزُ العُمّال، کتاب اللھو... الخ، قسم الاقوال، جزء:۱۵، ۹۶/۸، حدیث: ۴۰۶۶۲

(2) گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ یہ شہوت کو اُبھارتے اور غیرت کو برباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے قائم مقام ہیں، ان میں نشے کی سی تاثیر ہے۔[1]

(3) گانا اور لَہو دل میں اس طرح نِفاق اُگاتے ہیں، جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔ قسم ہے اس ذاتِ مُقَدَّس کی جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! بے شک قرآن اور ذِکْرُ اللہ ضرور دل میں اس طرح ایمان اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبز گھاس اُگاتا ہے۔[2]

اللہ پاک ہمیں گانے باجے کی نحوست سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر وقت نعت و تلاوت، سُنَّتوں بھرے بیانات، مدنی مُذاکرے اور مدنی چینل کے ایمان افروز سلسلے دیکھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میں گانے باجوں اور فِلموں ڈِراموں کے گنہ چھوڑوں
پڑھوں نعتیں کروں اکثر تلاوت یا رَسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی تیسری بُرائی، سُود

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یزید پلید کی خُرافات میں سے ایک بُرائی یہ بھی تھی کہ اُس نے سُود جیسے گھناؤنے گُناہ کو عام کیا، حالانکہ سُود قطعی حرام اور جہنَّم

1 ... تفسیر درمنثور، پ ۲۱، لقمان، تحت الآیۃ ۶، ۶/۵۰۶، شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، ۴/۲۸۰، حدیث:۵۱۰۸

2 ... مسند الفردوس، ۲/۱۰۱، حدیث:۴۲۰۴

میں لے جانے والا کام ہے۔ اس کے حرام ہونے کا اِنکار کرنے والا کافر اور جو حرام سمجھ کر اس بیماری میں مُبتلا ہو، وہ فاسِق اور اُس کی گواہی نامقبول ہے۔ بد قسمتی سے یہ بُرائی بھی ہمارے مُعاشرے میں بڑی تیزی سے پھیلتی جارہی ہے، اگر کسی حاجت مند کو قرض (Loan) کی ضرورت پڑ جائے تو جگہ جگہ سُودی اِدارے قائم ہیں، جن سے بآسانی سُود پر قرض مل جاتا ہے اور قرض لینے والے بھی مکمل رضا مندی سے یہ حرام کرتے نظر آتے ہیں۔ ایسے موقع پر اگر کوئی سمجھانے کی کوشش بھی کرے تو اس قسم کی باتیں سُننے کو ملتی ہیں: کیا کریں مجبوری ہے، ہم تو بے بس ہیں، اس کے بغیر چارہ ہی نہیں، ہم اکیلی کر بھی کیا سکتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ یہ باتیں دُرُست نہیں، کیونکہ نہ تو ہم بے بس و مجبور ہیں اور نہ ایسا ہے کہ ان حرام کاریوں کے بغیر چارہ نہیں اور جہاں تک اس بات کا تعلّق ہے کہ ہم اکیلی کیا کر سکتی ہیں، کم از کم ہم اپنی اصلاح کی کوشش کا جذبہ تو پیدا کریں، ہمّت و حوصلے اور خُلوصِ نیّت کے ساتھ عملی میدان میں آگے تو بڑھیں، کیا خالی نعرے لگانے سے مُعاشرے کا بگڑا ہوا نظام دُرست ہو جائے گا؟ کیا محض کُڑھتی رہنے سے مُعاشرے میں تبدیلی آجائے گی؟ جی نہیں! بلکہ ہمیں سب سے پہلے اپنے آپ کو بدلنا ہو گا، اپنا جائزہ لینا ہو گا، آپ تاریخ کے اوراق اُٹھا کر دیکھ لیجئے، اسلام کے عظیم سپہ سالاروں کے حیرت میں ڈالنے والے عظیم کارناموں کو دیکھ لیجئے، جہاں بھی تبدیلی آئی، وہ کسی اِنقلابی قدم اُٹھانے کے سبب آئی۔ ابھی تو ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرَام اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، اس ماہِ مقدّس کی 10 تاریخ کو جو عظیم واقعہ رُونما ہوا، اس میں ہمارے لیے مدنی تربیت کے بے شمار مدنی پھول ہیں، لاکھوں سلام! اہلبیت کے اُن عظیم شاہسواروں پر کہ جن کے

سروں پر ظلم و سِتم کے بادل منڈلا رہے تھے، ہر طرف سے اذِّیت و تکلیف کی آندھیاں چلائی جارہی تھیں مگر کسی کی **نماز قضا نہیں ہوتی**، لاکھوں سلام! خاندانِ اہلبیت کی اُن پاک دامن بیبیوں پر کہ اپنی آنکھوں کے سامنے خون کی ندیاں بہتی دیکھ رہی ہیں، مگر **شریعت کا دامن** ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اللہ پاک خاندانِ اہلبیت کے صدقے ہمیں بھی عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ جذبۂ ایمانی نصیب فرمائے، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے کچھ کر گزرنے کی ہمت و توفیق بھی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایک بات یاد رکھیں کہ دوا کھائی جاتی ہے تب ہی بیماری سے شفا ملتی ہے۔ جبکہ ہم چاہتی ہیں کہ دوا بھی نہ کھائیں اور مرض سے شِفا بھی مل جائے۔ مانا کہ مُعاشی خوشحالی کے لئے پورے مُعاشرے کو سُود اور دیگر بُرائیوں سے پاک کرنے کی ضرورت ہے مگر یاد رکھیں! مُعاشرہ فرد سے بنتا ہے، جب تک ہم اپنی اصلاح کی کوشش نہیں کریں گی، سارے مُعاشرے کی اصلاح کیسے ہو گی؟ آیئے! اب سُود کی مَذمّت پر چند روایات سنتی ہیں: چنانچہ

1. **ارشاد فرمایا:** سُود (کا گناہ) ستّر (70) حصّہ ہے، ان میں سب سے کم درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زِنا کرے۔[1]
2. **ارشاد فرمایا:** (ظاہری طور پر) سُود اگرچہ زیادہ ہی ہو، آخرِ کار اس کا اَنْجام کمی پر ہوتا ہے۔[1]

1...ابن ماجة، ابواب التجارات، باب التغليظ في الربا، ۳/۷۲، حديث: ۲۲۷۴

3. **ارشاد فرمایا:** قیامت کے دن سُود خور کو اس حال میں اُٹھایا جائے گا کہ وہ دِیوانہ و مَخْبُوْطُ الْحَوَاس (گھبرایاہوا) ہو گا۔[2]

4. **ارشاد فرمایا:** جس قوم میں سُود پھیلتا ہے اس قوم میں پاگل پن پھیلتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یزید کی چوتھی بُرائی، نماز نہ پڑھنا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یزید پلید جن بُرائیوں میں مبتلا تھا ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ وہ یا تو سِرے سے نماز ہی نہیں پڑھتا تھا اور اگر پڑھتا بھی تھا تو قضا کر کے پڑھتا تھا، حالانکہ نماز قضا کر کے پڑھنا بھی گُناہ ہے، اور نہ پڑھنا تو اس سے بھی بڑا گُناہ ہے۔ فی زمانہ یہ گناہ بھی بالکل عام ہے۔ اوّل تو ہماری اکثریت نمازوں کی ادائیگی سے غافل اور حُقُوقُ اللّٰہ پامال کرنے کی طرف مائل نظر آتی ہے اور جو اسلامی بہنیں پڑھتی بھی ہیں ان میں سے شاید ایک بڑی تعداد کو نماز دُرست پڑھنا نہیں آتی ہو گی۔ حالانکہ نماز اِنتہائی اَہمیَّت کی حامِل ہے، جس کا اَندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا کہ روزِ قِیامَت حُقُوقُ اللّٰہ میں سب سے پہلے اسی کے مُتَعَلِّق سوال کیا جائے گا۔ حَدِیْثِ پاک میں ہے **"اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ صَلَاتُہ"** یعنی کل قِیامَت کے دن بندے سے سب پہلے اس کی نماز کے بارے میں سوال ہو گا۔ اس حَدِیْثِ پاک کے تَحْت حَضْرتِ علّامہ عَبْدُ الرَّؤف مناوِی

---

1 ... مسند امام احمد، مسند عبد اللّٰہ بن مسعود، ۲/۱۰۹، حدیث: ۴۰۲۶

2 ... معجم کبیر، ۱۸/۲۰، حدیث: ۱۱۰

3 ... کتاب الکبائر للذھبی، الکبیرۃ الثانیۃ عشرۃ، ص ۷۰

رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ بے شک نماز اِیمان کی عَلامَت اور اَصْلِ عِبادَت ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِسلام میں جو اَہمیَّت نَماز کو حاصِل ہے وہ کسی اور عِبادَت کو حاصِل نہیں، نَماز اَرْکانِ اِسلام میں سے ایک اَہَم ترین رُکْن ہے، نَماز ایک بہُت ہی عَظِیْم عِبادَت ہے، نَماز جنَّت میں لے جانے والا عَمَل ہے، نَماز نُور ہے، خُشُوع وخُضُوع کے ساتھ دو رَکعتیں ادا کرنے والے کے لئے جنَّت واجِب ہو جاتی ہے،[2] دو رَکْعت نَماز دُنیا و مَافِيْهَا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اِس میں ہے اس سب) سے بہتر ہے، نَماز اللہ پاک کے نزدیک پسندیدہ ترین عَمَل ہے، نَماز میں ہر سجدے کے عِوَض ایک نیکی لکھی جاتی، ایک گُناہ مِٹایا جاتا اور ایک دَرَجہ بُلند کیا جاتا ہے، نَمازی بروزِ قِیامت سَلامتی کے ساتھ جنَّت میں داخِل کیا جائے گا، نَماز سے گُناہ جھڑتے ہیں، ایک نَماز پچھلی نَماز کے دوران ہونے والے گناہوں کو دھوڈالتی ہے، نَمازی خَیْر میں رات گُزارتا ہے، نَماز بُرائیوں کو مِٹادیتی ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی روزانہ پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نفل نمازوں کی سعادت بھی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے بالخصوص اُن گناہوں کی مذمّت اور ان کے نُقصانات سُنے، جن کو یزید پلید نے عام کیا۔ یادرکھئے! گناہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، اس میں نقصان ہی نقصان ہے اور گناہوں میں کس قدر نُحُوست ہے، اس کی تباہی و بربادی کا اندازہ اس روایت سے لگائیے، چنانچہ

1 . . . التیسیر شرح جامع الصغیر، ۱/۳۹۱

2 . . . مسلم، کتاب الطهارة، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، ص۱۱۸، حدیث: ۲۳۴

امیرُ المؤمنین حضرت عمر بن خَطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا کہ تم اللہ پاک کے اس فرمان (پارہ8، سورۂ اَنعام، آیت نمبر:160) سے ہر گز دھوکے میں نہ پڑنا:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا (پ۸، الانعام:۱۶۰)

تَرْجَمۂ کنزالایمان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں اور جو برائی لائے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اس کے برابر۔

کیونکہ گناہ اگر چہ ایک ہی ہو اپنے ساتھ دس(10) بُری خصلتیں لے کر آتا ہے: (۱)جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ پاک کو غضب دِلاتا ہے اور وہ اسے پورا کرنے پر قُدرت رکھتا ہے۔(۲)وہ(یعنی گناہ کرنے والا) اِبلیس ملعُون کو خوش کرتا ہے۔(۳)جنّت سے دُور ہو جاتا ہے۔(۴)جہنّم کے قریب آجاتا ہے۔(۵)وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے۔(۶)وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے۔ (۷)اعمال لکھنے والے فرشتوں یعنی کِرَاماً کاتِبِیْن کو اِیذا دیتا ہے۔ (۸)وہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روضۂ مبارکہ میں رنجیدہ کرتا ہے۔(۹)زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنالیتا ہے۔(۱۰)وہ تمام انسانوں سے خیانت اور ربُّ العالمین کی نافرمانی کرتا ہے۔[1]

آہ! ہر لمحہ گنہ کی کثرت اور بھرمار ہے ‎ غلبۂ شیطان ہے اور نفسِ بداَطوار ہے
ہائے! نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں ‎ آہ! نامے میں گُناہوں کی بڑی بھرمار ہے

---

[1] ۔۔۔بحرالدموع، الفصل الثانی عواقب المعصیة، ص:۳۰

چُھپ کے لوگوں سے گناہوں کا رہا ہے سلسلہ　　تیرے آگے یا خدا ہر جُرم کا اظہار ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۴۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حُسنِ سلوک کے نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے حُسنِ سلوک سے متعلق چند نکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔

پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ہر حُسنِ سلوک صدقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔[1] (2) فرمایا: جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلَۂ رحمی کرے۔[2] ☆ قرآن و حدیث میں رشتہ داروں اور ذَوِی الْقُرْبٰی (یعنی قرابت والوں) کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کا حکم ہے۔[3] ☆ حُسنِ سلوک کی مختلف صورتیں ہیں، ہَدِیّہ و تحفہ دینا اور اگر ان کو کسی کام میں مدد درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔[4] ☆ حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کروگے تو وہ تمہارے ماں باپ کی طرح ہو جائیں گے اگرچہ تمہارے اور ان کے درمیان کوئی

1…مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴
2…بخاری، کتاب الادب، باب اکرام الضیف…الخ، ۴/۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۸
3…ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل البیع، ۹/۶۷۸ ماخوذا
4…الدرر الحکام، کتاب الکراھیۃ والاستحسان، فصل من ملک امۃ…الخ، ۱/۳۲۳ ملخصا

رشتہ ناطہ نہ ہو۔[1] ☆اولیاءُ اللہ اپنی بُرائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے درپے رہنے والوں کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک کیا کرتے ہیں۔[2] ☆حُسنِ سلوک کرنے سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ ☆حُسنِ سلوک لوگوں کی خوشی کا سبب ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے فرشتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے شیطان کو رَنج پہنچتا ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے رِزْق میں برکت ہوتی ہے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ16(312صفحات)120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ امام اعظم کی وصیتیں، ص۲۶

2 ۔۔۔ غیبت کی تباہ کاریاں، ص۳۴۲ ماخوذا

3 ۔۔۔ تنبیہ الغافلین، ص۳۷ ملخصا

بیان:5 ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ کریم اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے قِیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 . . . معجم اوسط، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵

2 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"وقت کی اہمیت"** اس بیان میں ہم وقت کی قدر کرنے، وقت کے قدر دانوں کے واقعات، قرآن و حدیث میں وقت کی قدر پر مشتمل ترغیبات، وقت ضائع کرنے والے امور کے ساتھ ساتھ وقت کے عظیم قدر دان حضرت امام زینُ الْعابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت کے کچھ گوشوں سے مُتَعَلِّق بھی سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! سب سے پہلے دعوتِ اِسلامی کے ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"قُوْتُ الْقُلُوْب"** جلد 1 کے صفحہ نمبر 474 سے ایک سبق آموز حکایت سنئے اور اس سے حاصل

ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل میں سجانے کی کوشش کیجئے! چنانچہ

غفلت کی نیند اور زندگی کی بربادی

کسی (نادان شخص) نے ایک فلسفی حکیم سے کہا کہ میرے سامنے کسی ایسی شے کی خوبیاں بیان کیجئے کہ جس کے اِستِعمال سے میں دن کے وَقْت بھی سوتا رہوں۔ حکیم نے کہا: اے فُلاں! تُو کتنا کَم عَقْل ہے! تیری عُمْر کا آدھا حِصّہ تو پہلے ہی (رات کو غفلت میں) سوتے ہوئے گزر رہا ہے، حالانکہ نیند مَوْت کا دوسرا نام ہے اور اب تُو اپنی عُمْر کے (4 حصوں میں سے) تین چوتھائی (3/4) حِصّے کو مزید نیند کی نَذر کرنا چاہتا ہے اور صرف ایک چوتھائی (1/4) حِصّے کو زندگی؟ تو اُس بندے نے پوچھا: وہ کیسے؟ اُس حکیم نے بتایا: مثلاً تیری عُمْر 40 سال ہو تو آدھی عُمْر 20 سال ہو گی اور تُو ہے کہ اِسے بھی مزید 10 سال بنانا چاہتا ہے۔ (یعنی جب دن کو بھی مزید سویا رہے گا تو مزید 10 سال کم ہو جائیں گے اور تیرے پاس آخرت کے لیے زادِ راہ اِکٹھا کرنے کے لیے صِرْف 10 سال ہی باقی بچیں گے، لہٰذا زیادہ سونے کی خواہش کو دل سے نکال دے۔)(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ اس عقلمند شخص نے زیادہ سونے کی آرزو رکھنے والے شخص کی کیسے اچھّے اَنداز میں اِصلاح کی اور اُسے فِکْرِ آخرت کا مَدَنی ذِہْن دینے کی کیسی پیاری کوشش کی۔ بیان کردہ واقعے میں بالخُصُوص اُن نادان اسلامی بہنوں کے لئے عِبرت کا سامان ہے کہ جن کا اَکثر وَقْت فقط سونے میں یا بیماروں

1... قوت القلوب، ۱/۴۷۴

کی طرح بستر پر پڑی رہنے میں ہی کٹ جاتا ہے اور اُن کو نہ تو نمازوں کا ہوش ہوتا ہے اور نہ ہی گھر والوں اور شوہر کے حُقُوق کی پروا۔ یاد رکھئے! بِلا وجہ زیادہ سونا ایک ایسی بُری عادت ہے کہ جو وَقْت کی شدید بَربادی کے ساتھ ساتھ دنیا و آخِرت میں ذِلّت و رُسوائی کا باعِث بھی بن سکتی ہے۔ چنانچہ

نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: حضرت سُلیمان بن داوٗد عَلَیْہِمَا السَّلَام سے اُن کی والِدۂ ماجِدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے فرمایا: اے میرے بیٹے! رات کو زیادہ دیر نہ سونا، کیونکہ رات کو زیادہ سونا انسان کو قِیامت کے دن فقیر بنادے گا۔[1]

شَیْخُ الحدیث، حضرت علّامہ عَبْدُ الْمُصْطَفٰی اَعْظَمِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمام بُزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ تین (3) عادتوں کو لازم پکڑو۔ کم بولنا، کم سونا، کم کھانا کیونکہ زیادہ بولنا، زیادہ سونا، زیادہ کھانا، یہ عادَتیں بہت ہی خَراب ہیں اور اِن عادَتوں کی وجہ سے انسان دِین و دُنیا میں نُقصان اُٹھاتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! وَقْت اللہ پاک کی ایک ایسی نعمت ہے جو ہر اِنسان کو برابر ملتی ہے۔ ایسا نہیں کہ غریب کے لئے دن رات میں 24 گھنٹے ہیں تو اَمیر کے لیے 27 بلکہ اللہ کریم نے ہر ایک کو دن رات کی صورت میں 24 گھنٹے ہی عطا فرمائے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کون اِن اَوْقات کی قَدْر کرتا ہے اور کون انہیں بَرباد کرتا ہے، کیونکہ عنقریب اِس زِنْدَگی کے سَفَر کا اِخْتِتَام ہونے ہی والا ہے، جیسا کہ

---

1 . . . ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فی قيام الليل، ۱۲۵/۲، حديث، ۱۳۳۲

2 . . . جنتی زیور، ص۱۲۵

اِبنِ آدم کا ٹھکانہ

حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ اے اِبنِ آدم!تُو مختلف مَرحَلوں کا مَجْمُوعہ ہے، جب بھی تیرے پاس سے دن یارات گزرتے ہیں تو تیرا ایک مَرحَلہ خَتْم ہو جاتا ہے اور جب تیرے تمام مَراحِل خَتْم ہو جائیں گے تو تُو اپنی مَنْزِل یعنی جَنَّت یا جہنَّم تک پہنچ جائے گا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! وَقْت کی قَدْر سے کیا مُراد ہے؟وَقْت کی قَدْر کیسے کی جائے؟ آیئے!اِس کو قُرآنِ کریم کی آیتِ مبارکہ سے سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں، چنانچہ پارہ 30 سُوْرَۃُ عَصْر کی آیت نمبر 1 تا 3 میں اِرْشادِ باری ہے:

وَالْعَصْرِۙ(۱) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍۙ(۲) اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۠(۳) (پ۳۰،العصر: ۱تا۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اس زمانۂ محبوب کی قسم۔بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے۔ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

مشہور مُفسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:(اِنسان)اپنی اَصْل پُونجی (یعنی)عُمْر کو، کفر، گناہ، غفلت، دُنیا طَلَبی، کھیل کُود میں بَرباد کر رہا ہے، اِسے آخرت (کو بہتر) بنانے کا ذَرِیعہ نہیں بناتا۔ اِنسان تاجِر ہے، زِنْدَگی اُس کی دُکان اور اَعْمال دُکان کے سودے ہیں، اگر (اَعْمال) اچھے ہیں تو اُن کا خریدار ربِّ

1 . . . قوت القلوب، الفصل الثامن والعشرون، ذکر المقام الرابع فی مراقبۃ الموقنین، ۲۲۲/۱

کریم ہے اور جنّت اُن کی قیمت، اگر بُرے ہیں تو شَیطان خریدار ہے اور دوزخ اُن کی قیمت، جیسا سودا ویسے خریدار۔ (1)

عُمر اور بَرْف میں مُشابہت

اِمام فخرُ الدّین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا یہ قَول نَقْل فرماتے ہیں کہ میں نے سُورۂ عَصْر کا مَفہوم ایک بَرْف فَروش سے سمجھا جو بازار میں یہ آوازیں لگارہا تھا: اُس شخص پر رَحْم کرو جس کا سَرمایہ پگھلا جارہا ہے۔ اُس شخص پر رَحم کرو جس کا سَرمایہ پگھلا جارہا ہے۔ اُس کی یہ بات سُن کر میں نے کہا: یہ ہے: ﴿اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ﴾ "(تَرْجَمۂ کنزالایمان: بے شک آدمی ضرور نُقصان میں ہے﴾ کا مطلب۔ (مزید فرماتے ہیں) لہٰذا جس کی عُمْر بے کار گزر رہی ہے تو ایسا شخص نُقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو گا۔ (2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ ہماری زِنْدَگی بلکہ زِنْدَگی کا ہر ہر لمحہ کتنا قیمتی ہے اور زِنْدَگی کا یہ مُختصر سَفَر کس تیزی کے ساتھ کَٹ رہا ہے، لہٰذا عقلمند وہی ہے کہ جو اِس فانی دنیا کے دھوکے میں مُبْتَلا نہ ہو، سونے اور جَواہِرات سے زیادہ قیمتی لَمحات کی ناقَدْری نہ کرے، تَقْویٰ و پرہیز گاری اپنائے، اپنے شب وروز کو فُضُولیات میں نہ گنْوائے، جن کاموں کے کرنے کا شریعت نے حکم فرمایا ہے، اُنہیں بجالانے میں ہرگز ہرگز سُستی کا مُظاہَرہ نہ کرے، بِالفَرْض نَفْس سُستی دِلائے تو نَفْس کو خُوب خُوب ڈانٹنے کی عادت بنائے اور جن کاموں سے رُکنے کا شریعت نے حُکْم فرمایا ہے اُن سے

1 ... تفسیر نورالعرفان، پ۳۰، العصر، تحت الآیۃ:۲

2 ... تفسیر کبیر، پ۳۰، العصر، تحت الآیۃ: ۱، ۱۱/۲۷۸

رُکنے میں **"اگر مگر"** **"چُونکہ چُنانچہ"** سے کام لینے کے بجائے ایک لمحے کی بھی تاخیر نہ کرے، کیونکہ اگر ہم اِس فانی دُنیا کی رَنگینیوں میں ہی کھوئی رہیں، صرف اور صرف دُنیوی مُستَقبِل کو سَنْوارنے میں ہی ہمارے قیمتی اَیّام غفلت کی نَذر ہو گئے اور مَوت کا فِرِشتہ آن پہنچا تو اللہ کی قَسم! ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی بھی مُہلَت نہیں دی جائے گی۔ لٰہٰذا ابھی وقت ہے اس کی قدر کیجئے۔ آیئے! ایک عِبرت ناک حِکایَت سُنتی ہیں: چُنانچہ

مال تقسیم کرنے کی بھی مہلت نہ ملی

دعوتِ اسلامی کے اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"اِحْیَاءُ الْعُلُوْم کا خُلاصہ"** کے صَفْحَہ 389 پر ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُو بَکْر بن عَبْدُ اللہ مُزنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بَنی اِسرائیل میں سے ایک شخص نے مال جمع کیا۔ جب اُس کی مَوت کا وَقْت آیا تو بیٹوں سے کہنے لگا: مجھے میرے مُختَلِف اَموال دِکھاؤ، اُس کے پاس بہت سے گھوڑے، اُونٹ اور غُلام لائے گئے۔ جب اُس نے اُن کی طرف دیکھا تو حسرت سے رونے لگا۔ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسے روتے ہوئے دیکھا تو پوچھا: کیوں رو رہے ہو؟ اُس ذات کی قسم! جس نے تجھے یہ سب کچھ دیا ہے! جب تک میں تیری رُوح اور بدَن کو ایک دوسرے سے جُدا نہ کر دُوں، یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ اُس نے کہا: مجھے کچھ مُہلَت دیجئے کہ میں اِس مال کو تقسیم کر دُوں۔ فِرِشتے نے کہا: اب تجھے مُہلَت نہیں، تُو نے یہ کام اپنی مَوْت کے آنے سے پہلے کیوں نہ کیا۔ چُنانچہ (پھر) مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کی رُوح قَبض فرمالی۔ (1)

1 ... لباب الاحیاء، ص ۳۸۹

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حِکایت بِالْخُصُوص اُن غافل اسلامی بہنوں کے لئے باعثِ عبرت ہے کہ جن کے پاس مال کی کمی نہیں مگر اِس کے باوُجُود وہ اِس میں مزید اِضافے کے لئے دن رات سوچتی رہتی ہیں۔ لاکھوں، کروڑوں بلکہ اَربوں روپے اور کئی جائیدادیں حاصل کرنے کے بعد بھی دل نہیں بھرتا، مال جمع کرنے کی حِرص ہے کہ کم ہونے کے بجائے مزید بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ یادرکھئے! مال جمع کرنا مُطْلَقاً بُرا نہیں، مال وہی بُرا ہے کہ جس کے حُقوقِ واجبہ (مثلاً زکوٰۃ، فطرہ وغیرہ) ادا نہ کئے جائیں، مال وہی بُرا ہے جو ہمیں شَرعی اَحکام کی بجاآوری، مَوت، قَبْر وحَشْر کے مُعاملات، اچّھے اَعمال واچّھی صحبت سے غافِل کردے۔ لہٰذا وَقْت کی اَہَمِیّت کو سمجھنے کی کوشش کیجئے اور بَقدرِ ضرورت ہی مال جمع کیجئے، کیونکہ زندگی باربار نہیں ملتی، آیئے! بطورِ ترغیب وَقْت کی اہمیت پر 3 فَرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں: چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بَہُت سے لوگ دھوکے میں ہیں۔ ان میں سے ایک صحّت اور دوسری فَراغت ہے۔[1]
2. ارشاد فرمایا: پانچ(5) چیزوں کو پانچ(5) چیزوں سے پہلے غَنِیمت جانو! (1) جَوانی کو بُڑھاپے سے پہلے، (2) صِحَّت کو بیماری سے پہلے، (3) مالداری کو تنگدستی سے پہلے، (4) فُرصَت کو مَشْغُولِیَّت سے پہلے اور (5) زِندَگی کو مَوت سے پہلے۔[2]
3. ارشاد فرمایا: روزانہ جب سُورج طُلُوع ہوتا ہے تو "دِن" یہ اِعلان کرتا ہے کہ اگر

1 . . . بخاری، کتاب الرقاق، باب ماجاء فی الرقاق . . . الخ، ۴/۲۲۲، حدیث: ۶۴۱۲

2 . . . مستدرک، کتاب الرقاق، باب نعمتان مغبون فیهما . . . الخ، ۵/۴۳۵، حدیث: ۷۹۱۶

آج کوئی اچّھا کام کرنا ہے تو کر لو کہ آج کے بعد میں کبھی پلَٹ کر نہیں آؤں گا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ اَحادیثِ مُبارَکہ سُن کر خُصُوصاً اُن اسلامی بہنوں کو خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہیے جو گھنٹوں اَخبارات اور ناولوں کا مطالعہ کرنے، باربار آئینہ دیکھنے، فلمیں ڈرامے یا موسیقی سے بھرپور پروگرام دیکھنے سننے، کرکٹ یا دیگر کھیلوں کی نشریات دیکھنے یا اِن کی تفصیلات سُننے، موبائل یا کمپیوٹر پر گیمز کھیلنے، نائٹ پیکجز کے ذریعے نامَحرم مردوں سے فون پر باتیں کرنے اور سوشَل مِیڈیا (Social Media) کا فضول یا گناہوں بھرا اِستِعمال کرنے میں وَقْت کی نعمت کو بَرباد کرتی اور دُنیا وآخرت میں حسرت و شرمندگی کا سامان اکٹھا کرتی ہیں۔ اگر یہی وَقْت نماز، روزوں، ذِکْر و دُرُود، تِلاوَت، حَمد و نعت، والدَین کی خدمت، نیکی کی دعوت، قَبْر و آخرت کے مُعامَلات کی تیاری، اَوْلاد کی تَرْبِیَت اور حُصُولِ عِلْمِ دِین جیسے نیک کاموں میں گزرتا تو یقیناً دُنیا و آخِرت میں اِس کی برکتیں نصیب ہوتیں، مگر آہ! ہماری غفلتیں!!!

یاد رکھئے! وَقْت اللہ پاک کی ایک عَظِیْمُ الشّان نعمت ہے، بَروزِ قِیامت جس طرح بندوں سے مُخْتَلِف نعمتوں سے مُتَعَلِّق سُوال ہو گا، اِسی طرح وقت کے مُتَعَلِّق بھی پوچھا جائے گا اور یہ بھی پوچھا جائے گا کہ عُمر کن کاموں میں گزاری، چنانچہ پارہ 30 سُوْرَۃُ تَکَاثُرْ کی آیت نمبر 8 میں اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۠ (پ٣٠، التکاثر:٨)

ترجَمۂ کنزالایمان: پھر بے شک ضرور اُس دن تم سے نعمتوں سے پُرسش ہو گی۔

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی الصیام، ماجاء فی لیلۃ النصف من الشعبان، ٣٨٦/٣، حدیث: ٣٨٤٠

حضرت علّامہ مَولانا مُفْتِی محمد سَیِّد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: (وہ نعمتیں کہ) جو اللہ تعالٰی نے تمہیں عطا فرمائی تھیں (مثلاً) صِحَّت و فَراغ و اَمن و عَیْش و مال وغیرہ، جن سے دنیا میں لذّتیں اُٹھاتے تھے۔ (ان کے بارے) پوچھا جائے گا: یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں، اِن کا کیا شُکْر ادا کیا؟ اور تَرکِ شُکْر (ناشُکْرِی) پر عذاب کیا جائے گا۔[1] چنانچہ

نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: قِیامت کے دن بندہ اُس وَقْت تک قَدَم نہ اُٹھا سکے گا جب تک کہ اُس سے 5 چیزوں کے مُتَعَلِّق سُوال نہ کرلیا جائے: **(1) عُمر کِن کاموں میں صَرْف کی؟ (2) جَوانی کیسے گُزاری؟ (3) مال کہاں سے کَمایا؟ (4) کہاں خَرْچ کیا؟ (5) اور اپنے عِلْم پر کہاں تک عَمل کیا۔**[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج دنیا میں ہی ان سوالات کے جوابات تیار کرلیجئے، ان سُوالات کے جوابات تیار کرنے کا ایک ذریعہ اپنے وقت کو اچھے کاموں میں صرف کرنا ہے۔ یاد رکھئے! لفظِ **"وقت"** میں صرف تین (3) حُرُوف ہیں، مگر دَرحقیقت یہ بہت قیمتی چیز ہے، وَقْت کو نہ کوئی خرید سکتا ہے اور نہ ہی اِسے ذخیرہ کیا جاسکتا ہے، یہ ایک ایسا مُسَافِر ہے کہ جو مُسَلْسَل اپنا سَفَر جاری رکھے ہوئے ہے، جو کہیں پَڑاؤ نہیں ڈالتا اور تمام لوگوں سے بے پَرْوَا ہو کر اپنی مَنْزِلِ مَقْصُود کی جانِب گامزن رہتا ہے، قوموں کے عُرُوج و زَوال میں وَقْت کا کردار بہت اَہَم رہا ہے، جو قومیں وَقْت کی قَدْر دان ہوتی

1... تفسیر خزائن العرفان، پ۳۰، التکاثر، تحت الآیۃ: ۸، ص ۱۱۱۸

2... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ... الخ، باب فی القیامۃ، ۴/۱۸۸، حدیث: ۲۴۲۴

ہیں اوراپنے صبح و شام کو وَقْت کا پابند بنالیتی ہیں تو تَرَقّی خود آگے بڑھ کر اُن کا اِستقبال کرتی ہے ،اِس کے بَرعکس جو قومیں وَقْت کو بیکار سمجھ کر یُوں ہی گَنوا دیتی ہیں تو ایسی قومیں غُلامی کی زِنْدَگی بَسَر کرتی ہیں، وَقْت کی بَربادی اُنہیں ذِلّت ورُسوائی کے گڑھے میں اس طریقے سے دَھکیل دیتی ہے کہ اُن کا نام و نِشان بھی باقی نہیں رہتا۔ وَقْت کے مُعَامَلے میں اگر ہم اپنی زِندَگی اور اللہ کریم کے نیک بندوں کی زِنْدَگیوں کا تقابل کریں تو ہمارے اور اُن کے اندازِ زِندَگی میں واضح فَرق دیکھ کر شاید ہم اَفسوس وشَرمِندگی کے سَمُنْدر میں ڈُوب جائیں، کیونکہ یہ حضرات ٹائم پاس (Time pass) کرنے کے عادِی نہ تھے، بلکہ اِن کے ذہن و دِماغ میں وَقْت کی قَدْر و مَنْزِلَت کُوٹ کُوٹ کر بَھری ہُوئی تھی، نَزع کے عالَم میں اِنسان پر جو گُزرتی ہے، اس کو مرنے والا ہی جانتا ہے مگر اللہ والے اُس نازُک گھڑی میں بھی وَقْت کی اَہَمِیَّت سے غافِل نہیں ہوتے تھے بلکہ وہ آخری لمحات بھی نیکیوں میں گزارنا چاہتے تھے۔ آیئے! ایک اِیمان اَفروز حِکایت سُنتی ہیں اور وَقْت کی قَدْر وقیمت کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں، چنانچہ

اَبھی وَقْت ہے

حضرت سَیِّدُنا اَحمد بن محمد بن زِیَاد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے منقول ہے: میں نے حضرت سَیِّدُنا ابو بَکْر عطّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب حضرت سَیِّدُنا ابُو قاسم جُنَیْد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ انتقال ہُوا تو میں اور میرے کچھ دوست وہاں مَوْجُود تھے، ہم نے دیکھا کہ انتِقال سے کچھ دیر قَبْل ضُعف (یعنی کمزوری) کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیٹھ کر نَماز پڑھ رہے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دونوں پاؤں سُوجے ہوئے تھے۔ جب رُکُوع و سُجُود کرتے

تو ایک پاؤں موڑ لیتے جس کی وجہ سے بہت تکلیف اور پریشانی ہوتی۔ دوستوں نے یہ حالت دیکھی تو کہا: اے ابُو قاسِم! یہ کیا ہے؟ آپ کے پاؤں سُوجے ہوئے کیوں ہیں؟ فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَر یہ تو نعمت ہے۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت سَیِّدُنا ابُو محمد حَرِیرِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کہا: اے ابُو قاسِم! اگر آپ لیٹ جائیں تو کیا حَرَج ہے؟ فرمایا: ابھی وَقْت ہے جس میں کچھ نیکیاں کرلی جائیں، اِس کے بعد کہاں موقع ملے گا۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہا اور اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی رُوح اِس دَارِ فَانی سے عالَمِ بالا کی طرف پرواز کرگئی۔ یہ بھی منقول ہے کہ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے کہا گیا: حُضُور! اپنی جان پر کچھ نَرمی کیجئے، تو فرمایا: اب میرا نامۂ اَعمال بند کیا جارہا ہے، اِس وَقْت نیک اَعمال کا مُجھ سے زِیادہ کون حاجت مَند ہوگا۔ (1)

کر جَوانی میں عِبادت کاہِلی اچھّی نہیں جب بُڑھاپا آ گیا کچھ بات بن پڑتی نہیں
ہے بُڑھاپا بھی غَنیمت جب جَوانی ہوچکی یہ بُڑھاپا بھی نہ ہوگا مَوت جس دَم آگئی

(مرآۃ المناجیح، ۳/۱۶۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! عقلمند خاتون نہ تو خُود اپنا وَقْت ضائع کرتی ہے اور نہ ہی دُوسروں کا وَقْت بَرباد کرتی ہے بلکہ وہ تو اپنے وَقْت کی قَدْر کرتی، اپنے کام سے کام رکھتی، وَقْت کو اچھّے اچھّے کاموں میں صرف کرتی اور دُوسری اسلامی بہنوں کو بھی اِس کی ترغیب دِلاتی ہے، ٹائم پاس کرنے کی سوچ رکھنے والیوں کی اِصلاح کرتی اور فُضُول بات نکل جانے کی صورت میں فکرِ مدینہ کرتے ہوئے اپنا اِحْتِسَاب

1 . . . عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والستون بعد المائتین، ص ۲۵۰

بھی کرتی ہے۔ یہی وہ مَدَنی سوچ ہے کہ جس کے واضح آثار ہمیں بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت میں نُمایاں طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب 2 اِیمان اَفروز واقِعات سُنتی اوران سے عِبرت کے مَدَنی پُھول چُنتی ہیں، چنانچہ

ٹائم پاس کرنے والے کی اِصلاح

دعوتِ اِسلامی کے اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ''اِحیاءُ العُلُوم'' جِلد 2 صَفحہ نمبر 829 پر ہے: حضرت فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مسجِدِ حَرام میں اَکیلے تشریف فرما تھے کہ ایک دوست اُن کے پاس آیا تو آپ نے اُس سے آنے کا سبب دَرْیافت کیا، اُس نے کہا: میں آپ سے اُنْسِیَّت (Company) پانے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ تو وَحشت والا کام ہے! تم یہی چاہتے ہو کہ تم میرے لئے اپنا کلام مُزَیَّن کرو، میں تمہارے لئے اپنا کلام مُزَیَّن کروں، تم میرے لئے جھوٹ بولو اور میں تمہارے لئے جُھوٹ بولوں؟ (لہٰذا بہتری اِسی میں ہے کہ) یا تو تم میرے پاس سے چلے جاؤ یا میں تمہارے پاس سے چلا جاتا ہوں۔[1]

ایک سال کے روزے رکھے

دعوتِ اسلامی کے اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"منہاجُ العابدین"** صَفحہ نمبر 173 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا حَسّان بن سِنَان تابِعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک بالاخانے (بُلند و بالا مکان) کے پاس سے گُزرے تو اُس کے مالک سے دَرْیافت کیا: یہ بالا خانے بنائے تمہیں کتنا عَرْصہ گزرا ہے؟ یہ سُوال کرنے کے بعد آپ دل میں سخت نادِم ہوئے اور

1... احیاء العلوم، ۲/ ۸۲۹

اپنے نَفْس سے مُخاطِب ہو کر یُوں فرمایا: اے مَغْرُور نَفْس! تُو فُضُول و بے مَقْصَد سُوالات میں قیمتی وَقْت کو ضائع کرتا ہے۔ پھر اِس فُضُول سُوال کے کَفّارے میں آپ نے ایک سال کے روزے رکھے۔[1]

نَفْس یہ کیا ظُلْم ہے جب دیکھو تازہ جُرْم ہے ناتُواں کے سَر پہ اِتنا بوجھ بھاری واہ واہ!

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۴)

کلامِ رَضا کی وَضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس شعر میں فرماتے ہیں: اے بَدْکار نَفْس! تیرے ظُلْم و سِتَم کی بھی اب حَد ہو گئی! تُو ہر لَمحہ میری خطاؤں میں برابر اِضافہ کرواتا اور مجھ کمزور ترین کے سَر گناہوں کا بھاری بوجھ لَدْواتا چلا جا رہا ہے۔

وقْت ضائع کرنے والے اُمور

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین وَقْت کے بارے میں کس قدر مُحتاط تھے۔ اگر اُن کا کوئی دوست مَحض اِس لئے آتا کہ تھوڑا دل بہل جائے اور کچھ ٹائم پاس ہو جائے تو یہ حضرات اُسے وَقْت کی اَہَمِیَّت پر مَدَنی پھول عطا فرماتے اور وَقْت کی بَربادی کے نُقصانات بتا کر اُس کی اِصلاح فرماتے۔ مگر افسوس کہ ہم اپنا وقت ضائع کر کے اُس پر نادم ہونے اور پچھتانے کے بجائے فخر محسوس کرتی ہیں۔ وہ کون کون سے فُضُول کام ہیں جن میں مُبْتَلا ہو کر ہم اپنے قیمتی لمحات کو ضائع کر رہی ہیں اور ہمیں ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ آیئے! کچھ ایسے اُمور کے مُتَعَلِّق سنتی ہیں جن میں مبتلا ہو کر ہماری اکثریت اپنا قیمتی وقت ضائع کر رہی ہے: چنانچہ

---

1 ... منہاج العابدین، ص ۱۷۳

انٹرنیٹ (Internet)

وقت ضائع کرنے والے ذرائع میں سے ایک بہت بڑا ذریعہ انٹرنیٹ بھی ہے۔ انٹرنیٹ کا دُرُست استعمال جہاں بے شُمار فوائد کے حُصول کا ذریعہ ہے، وہیں اس کے غلط اور غیر ضروری استعمال کی وجہ سے ان گنت نُقصانات کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے، جن میں سے ایک بہت بڑا نُقصان وَقْت کا برباد ہونا بھی ہے۔ بعض اسلامی بہنیں انٹرنیٹ، فیس بُک (Facebook) اور واٹس ایپ (Whatsapp) کی ایسی عادی ہو چکی ہیں کہ ایک لمحے کیلئے بھی موبائل فون نہیں چھوڑتی اور وقفے وقفے سے اپنے سونے جاگنے، شاپنگ کرنے، اچھا کھانے پینے اور دیگر مُعاملات اپنی سہیلیوں سے شیئر (Share) کرتی ہیں، بے شرمی و بے حیائی کی حدوں کو توڑتی ہوئی بے پردہ لڑکیاں اپنی تصاویر (Pictures) عام کرنے میں فخر محسوس کرتی ہیں۔ ہماری نوجوان نسل (New Genretion) انٹرنیٹ کے غلط استعمال میں اس قدر منہمک ہو چکی ہے کہ وہ اپنے کئی گھنٹے اس میں ضائع کر دیتی ہے۔ اگر کسی دن استعمال نہ کر سکیں تو عجیب سی بے چینی محسوس کی جاتی ہے اور ٹائم پاس نہیں ہوتا۔ ذرا سوچئے! کسی دن قرآنِ پاک کی تلاوت کا ناغہ ہونے پر اس قدر بے چینی اور اُداسی ہُوئی؟ اِشراق وچاشت یا تہجد کے نوافل ادا نہ کرنے پر اس قدر بے چینی ہوئی؟ **اے کاش! ہمیں تِلاوتِ قرآن کا ذوق وشوق** نصیب ہو جائے، **اے کاش! ہمیں کثرتِ عبادت** کی توفیق نصیب ہو جائے۔

عبادت میں گُزرے میری زندگانی   کرم ہو کرم یا خُدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

موبائل فون

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح انٹرنیٹ کا صحیح استعمال کرنے سے کثیر دِینی اور دُنیوی فوائد حاصل ہوسکتے ہیں،اِسی طرح موبائل فون کا ضروری استعمال بھی ہمارے رشتے داروں سے تعلُّقات،سہیلیوں سے حال واحوال اور دیگر ضروریات کیلئے ہمارا مددگار ہے۔ مگر ہم نے اسے وقت ضائع کرنے کا شاید ایک آلہ سمجھ رکھا ہے، بالخصوص ہماری نوجوان اسلامی بہنیں اس کا غلط اور بے جا استعمال کرتے ہوئے سارا سارا دن ویڈیو گیمز کھیلتی یا فُضُول SMS بھیجتی(Send) کرتی ہیں،جن میں بے ہُودہ مذاق، عِشقِیہ وفِسقِیہ اشعار، اخلاقیات کو بگاڑنے اور بعض اوقات تو ایسے غیر شرعی کلمات ہوتے ہیں، جن کی وجہ سے حکمِ کفر لازم آتا ہو۔ مزید یہ کہ ایسے SMS پڑھ کر مَعَاذَ اللہ! خُوشی کا اِظہار کرکے دُوسروں کو بھی بھیجتی (Forward) ہیں۔ **یاد رکھئے!** اس طرح سارادن موبائل فون کا استعمال آنکھیں کمزور ہونے، تعلیمی نقصان ہونے، غور و فکر کی صلاحیت ختم ہونے ،پیسے اور زندگی کے قیمتی لمحات ضائع کرنے کا بھی سبب ہے۔ اگر ہمارے پاس موبائل فون ہے تو ہمیں اپنا پیسہ اور قیمتی وقت بچاتے ہوئے اس کا صحیح استعمال کرنا چاہیے،موبائل فون پر گانے سننے کے بجائے مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے نعت و تلاوت اور اَمیرِ اَہلسنّت، نگرانِ شُوریٰ کے سُنَّتوں بھرے بیانات، فرض عُلُوم کورس، علمِ دِین سے مالا مال رنگ برنگے قیمتی مدنی پھولوں کی خوشبوؤں سے مہکتے ہوئے مدنی مذاکروں والے میموری کارڈ ھدیۃً حاصل کیجئے اور توجہ کے ساتھ سُنئے۔ جی ہاں! علمِ دین کا شوق رکھنے والوں اور والیوں کے لیے دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی کی طرف سے

مختلف **ایپلی کیشنز** (Applications) بھی متعارف کروائی جاچکی ہیں، مثلاً مولانا محمد الیاس قادری، الحاج عبید رضا عطاری، حاجی محمد عمران عطاری، اوقاتُ الصّلوٰۃ (Prayer Time)، القرآنُ الکریم، رُوحانی علاج، مدنی انعامات، مدنی چینل، مدنی خاکہ، **دارُالافتاء اہلسنّت**، حج وعمرہ وغیرہ ان ایپلی کیشنز (Applications) کے ذریعے بھی معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً یہ زندگی چندروزہ ہے، اگر ہم اس کو بے مقصد کاموں میں ضائع کرنے کے بجائے فائدہ مند کاموں میں صرف کریں، گُناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں گُزاریں تو ہماری دنیا بھی اچھی اور آخرت بھی بہتر ہوگی۔ ہمارے اَسلاف وقت کے بڑے قدر دان ثابت ہوئے تو آج تک اُن کے چرچے عوام و خَواص کی زبانوں پر جاری ہیں، مثلاً صحابۂ کِرام، اَہلِ بَیتِ اَطہار، تابِعین، تبعِ تابعین رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن، اَوْلیائے کامِلین، مُحدِّثین، مُفَسِّرِین، فُقَہائے کِرام اور صُوفیائے کِرام وغیرہ وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ جن کا ذِکرِ خَیر کرنا ہم اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھتی ہیں اور اِن کا نام آتے ہی مُنہ سے بے ساختہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جاری ہو جاتا ہے، کیوں؟ اِس لئے کہ وہ حضرات وَقت کی قدر و اہمیت سے بخوبی واقف تھے۔ انہی وقت کی قدر کرنے والوں میں ایک نمایاں نام اہلِ بیتِ اطہار کے چشم و چراغ حضرت امام زینُ الْعابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا بھی ہے۔ آپ نے وقت کی ایسی قدر کی زینُ الْعابدین (عبادت گزاروں کی زینت) اور سجّاد (یعنی کثرت سے سجدہ کرنے والے) کے لقب سے مشہور ہوگئے، آیئے! اسی مناسبت سے آپ کی سیرت کی چند جھلکیاں سنتی ہیں: چنانچہ

سیرت حضرتِ امام زَینُ الْعابدین

☆آپ کا نام علی بن حسین ہے، ☆آپ کی وِلادت 38 ہجری میں مدینۃُ المنوّرہ میں ہوئی۔ ☆آپ کی کُنیت ابو محمد، اَبُوالحسن، اَبُوالقاسم اور اَبُو بکر ہے، جبکہ کثرتِ عبادت کے سبب آپ کا لقب سجّاد، زینُ العابدین، سیِّدُ العابدین اور امین ہے۔ ☆آپ نے 2 سال تک اپنے دادا حضور حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی کی آغوش میں پرورش پائی، ☆ پھر 10 سال اپنے تایا جان حضرتِ سیِّدُنا امام حسن کے زیرِ سایہ رہے اور تقریباً 11 سال اپنے والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا امام حسین کی زیرِ نگرانی تربیت پا کر علومِ معرفت کی منازل طے کیں۔ ☆آپ اپنے اکابرین کی پاکیزہ زندگیوں کی چلتی پھرتی تصویر تھے اور خوفِ خدا کے پیکر تھے۔ ☆امام مالک نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا موت تک روزانہ ایک ہزار رکعت نفل پڑھنے کا معمول تھا اوران کو کثرت عبادت کی وجہ سے "زینُ العابدین" کہا جاتا تھا۔[1] ☆ امام زُہری حضرت علی بن حسین کا تذکرہ کرتے ہوئے روتے تھے اور انہیں زینُ العابدین کے نام سے یاد کرتے تھے۔[2] ☆امام ابو نعیم نے فرمایا کہ حضرت امام زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عبادت گزاروں کی زینت، قانتین کی علامت، عبادت کا حق ادا کرنے والے اور انتہائی سخی و مشفق تھے۔[3] ☆آپ جب وضو کرتے تو خوف کے مارے آپ کے چہرے کا رنگ زرد پڑ جاتا۔ گھر والے دریافت کرتے، یہ وضو کے وقت آپ کو کیا

1... سیر اعلام النبلا، رقم: ۵۲۴، علی بن حسین، ۳۳۶/۵

2... حلیۃ الاولیاء، زین العابدین علی بن الحسین، ۱۵۹/۳، رقم: ۳۵۴۲

3... حلیۃ الاولیاء، زین العابدین علی بن الحسین، ۱۵۷/۳

ہو جاتا ہے؟ تو فرماتے: تمہیں معلوم ہے کہ میں کس کے سامنے کھڑے ہونے کا ارادہ کر رہا ہوں؟[1] ☆ میدانِ کربلا کی طرف جانے والے حسینی قافلے کے شرکا میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ بھی شامل تھے مگر جب 10 محرّمُ الحرام کو بزمِ شہادت سجی تو آپ شدید بیمار تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ حسینی قافلے کے واحد مرد تھے جو اس معرکہ حق و باطل کے بعد زندہ بچے تھے۔ ☆58 برس کی عمر میں ولید بن عبدُ الملک نے آپ کو زہر دیا جس کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ محرّمُ الحرام 94 ہجری میں شہادت کے منصب پر فائز ہو کر مدینہ شریف میں جنّتُ البقیع میں آرام فرما ہوئے۔

سیّدِ سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے   علمِ حق دے باقرِ علمِ ہُدیٰ کے واسطے

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَمیرِ اہلِ سنّت اور وقت کی قدر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت امام زینُ العابدین کی سیرت طیّبہ کے روشن پہلوؤں سے معلوم ہوا کہ آپ اپنے وقت کے بہت زیادہ پابند تھے، تبھی تو اتنی زیادہ عبادات و ریاضات آپ کی زندگی کا حصہ تھیں، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ! آج کے اِس پُر فِتَن دور میں شَیۡخ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اَسلافِ کِرام کی یاد تازہ کرنے والی وہ عظیم ہستی ہیں کہ جن کا ہر عمل ہمارے لئے لائقِ تقلید ہے، کیونکہ آپ نے اپنے وَقۡت کو ایک بہترین انداز میں تقسیم کیا ہوا ہے چنانچہ نَماز، اَوْرَاد و وَظائف، بَیانات، مدنی مُذاکرے، مُطالعہ، روزوں کا تَسلسُل، نَوافل کی کثرت، مَدَنی مشورے،

1 ... احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الصحابة والتابعین... الخ، ۴/۲۲۷

سَحَری و اِفطار، مُرِیدِین ومُتَعَلِّقِین اور عُلَما و عوام سے مُلاقات، مکتوبات کے جوابات، مَرِیضوں کی عِیادت، مرحومین کے لواحقین سے تعزیت، مدنی کاموں کی ترقی پر ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی کی حوصلہ افزائی کے مدنی پھول، اَہلِ خانہ کی ضرورت، اپنی اولاد کی مدنی تربیت کے ساتھ ساتھ نواسوں، نواسیوں، پوتوں اور پوتیوں کی مَدَنی تَربِیَت، تَحریری کام، آرام اور روز مَرّہ زِنْدَگی کے بے شُمار مَعمولات کو مُختلف اَوقات میں تقسیم کرکے اِسْتِقَامَت سے اس پر عمل آپ کا وَقْت کی قَدْر دانی کا مُنہ بولتا ثُبوت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آپ نے مسلمانوں کے دل و دماغ میں وَقْت کی اَہَمِیَّت کا اِحساس بیدار کرنے اور اُن کے سینوں میں بُزرگوں کی مَدَنی سوچ مُنْتَقِل کرنے کے لئے قرآنی آیات، اَحادیثِ مُبارَکہ، اَقْوالِ بُزرگانِ دِین اور نصیحت سے بھرپور مَدَنی پھولوں سے آراستہ **"انمول ہیرے"** نامی ایک رِسالہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجلسِ تراجم کی طرف سے اِس رِسالے کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ہوچکا ہے، ان میں عربی، انگلش، ہندی، گجراتی اور سندھی وغیرہ شامل ہیں۔ آج ہی مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خود بھی مُطَالَعَہ کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی تُحْفَۃً پیش کیجئے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَمیرِ اَہلِ سنّت نہ صرف خود وقت کے پابند ہیں بلکہ آپ کی صحبت سے فیض یافتہ ہونے والے عاشقانِ رسول بھی اپنے وقت کی قدر کرتے ہیں، آپ کے مریدین میں اپنے وقت کی قدر کرنے والوں میں ایک نمایاں نام، مرحوم رُکنِ شوریٰ، مفتیٔ دعوتِ اسلامی، مفتی محمد فاروق عطاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ہے، آپ وقت کے بڑے پابند تھے، ہر کام وقت پر کرنے کے عادی اور آج کا کام کل پر نہ چھوڑنے

کا عملی نمونہ تھے، آیئے! مفتیِ دعوتِ اسلامی کے چند اوصاف سنتی ہیں: چنانچہ

مختصر تعارف

♣ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا نام "محمد فاروق" تھا۔ ♣ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی وِلادت 26 اگست 1976 کو رَمَضانُ الْمبارک کے مہینے میں لاڑکانہ بابُ الْاِسلام سندھ میں ہوئی۔ ♣ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔ ♣ 7 فروری 2002ء میں اپنے مرشدِ کریم، حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ساتھ حج وزِیارتِ مدینۂ منوّرہ کی سعادت سے مُشَرَّف ہوئے۔[1] ♣ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا معمول تھا کہ ہر ماہ پابندی سے مدنی انعامات کا رسالہ جمع کرواتے۔[2] ♣ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرائض، واجبات، سُنَّتوں اور مُستحبّات کے عامل، وَقْت کے قدر دان اور بہترین امام تھے۔ ♣ اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب "غیبت کی تباہ کاریاں" کے صفحہ 466 پر فرماتے ہیں: ♣ دعوتِ اسلامی کی "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے رُکن مُفْتِیِ دعوتِ اِسلامی مولانا مفتی محمد فاروق عطارِی مدنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں میرا حُسنِ ظن ہے کہ وہ دعوتِ اسلامی کے مخلِص مبلّغ اور اللہ پاک سے ڈرنے والے بُزرگ تھے۔ ♣ گویا (وہ) اِس حدیثِ پاک کے مِصداق تھے: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ یعنی "دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو۔[3] ♣ 18 مُحَرَّمُ الْحرام 1427 ھ مطابق 17 فروری 2006 جُمُعۃ

1... مفتیِ دعوتِ اسلامی، ص ۱۳ تا ۱۶، ملخصاً وملتقطاً

2... مفتیِ دعوتِ اسلامی، ص ۲۵

3... بخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی: کن فی الدنیا... الخ، ۴/۲۲۳، حدیث: ۶۴۱۶

اُلْمبارک کو بعد نَمازِ جمعہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس دنیا سے پردہ فرمایا۔[1] ♣ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی نمازِ جنازہ دعوتِ اسلامی کے عَالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ الْمدینہ کراچی میں اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے پڑھائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مَزارِ پُرانوار صحرائے مدینہ (نزد ٹُول پلازہ) کراچی میں ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وَقْت کی قدر کرنے کا طریقہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اپنے وقت کی قدر کرنے کے جذبے کو مزید پروان چڑھانے کیلئے چند ایسے طریقے سنتی ہیں، جن پر عمل کی بدولت ہمیں ثابت قدمی نصیب ہوسکتی ہے، چنانچہ

❀ موبائل فون و انٹرنیٹ کے غیر ضروری استعمال سے پرہیز کیجئے اور ضرورتاً سادہ اور سستا سا موبائل استعمال کیجئے۔ ❀ حتَّی الاِمکان لکھ کر گفتگو کی عادت ڈالئے ورنہ کم سے کم الفاظ میں گفتگو کی ترکیب بنایئے۔ ❀ وقت کی قدر کا جذبہ بڑھانے کے لئے خود کو زیادہ سے زیادہ نیکی کے کاموں میں مشغول رکھئے اور پورے دن کا ایک جدول (Schedule) بنالیجئے، جس میں فُضُول اور وقت ضائع کرنے والے کام شامل نہ ہوں۔ ❀ صبح جلدی اُٹھ کر ہوسکے تو نمازِ تہجد ادا کیجئے۔ ❀ گھر والوں کو صدائے مدینہ لگا کر نمازِ فجر کے لئے جگایئے۔ ❀ نمازِ فجر کے بعد قرآنِ کریم کی 3 آیات مع ترجمہ و تفسیر پڑھ یا سُن کر اس کی برکتیں لُوٹنے کو معمول بنایئے۔ درسِ فیضانِ سُنَّت، شجرۂ

1... مفتی دعوتِ اسلامی، ص۷۵ ملخصاً

2... مفتی دعوتِ اسلامی، ص۶۱ تا ۶۵ ملخصاً وملتقطاً

قادریہ رضویہ عطّاریہ اور اِشراق و چاشت کے نوافل بھی ادا کیجئے۔ رات کا کھانا اور عشا کی نماز ادا کرنے کے بعد ضروری مُعاملات سے فارغ ہو جانے کے بعد جلدی سونے کی عادت بنائیے۔ بِلاوجہ زیادہ دیر تک جاگنے سے صبح نمازِ فجر کیلئے اُٹھنے میں سُستی ہو گی۔ اس جَدول کے علاوہ سارا دن فُضُول باتوں سے بچنے کیلئے زبان کا قُفلِ مدینہ لگائیے، فارغ لمحات میں ذِکرُ و دُرود کی کثرت کیجئے، فلمیں ڈرامے اور گناہوں بھرے مختلف چینلز دیکھنے کے بجائے خود بھی 100 فیصد اسلامی چینل، **مدنی چینل** دیکھئے اور گھر والوں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے۔ اگر اس طرح ہم جَدوَل بنا کر اس پر عمل کریں تو اِنْ شَآءَ اللہ ہمارا وَقْت فُضُول کاموں میں برباد ہونے کے بجائے نیکیوں میں بسر ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں: فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: تمام سُرموں

1۔۔۔مشکاۃ،کتاب الایمان،باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵،حدیث:۱۷۵

میں بہتر سرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[1] ☆پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں۔☆سُرمہ سوتے وَقْت استِعمال کرنا سُنّت ہے۔[2]☆سُرمہ استعمال کرنے کے تین 3 منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں، (2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔[3]☆اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔☆ادب و تعظیم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ابن ماجه ،كتاب التحفه ،باب الكحل بالاثمد، ۴/۱۱۵ ،حديث:۳۴۹۷

2 ۔۔۔مرآۃ المناجیح، ۶/ ۱۸۰

3 ۔۔۔شعب الايمان ،باب فى الملابس والاوانى، ۵/۲۱۸ ،حديث:۶۴۲۸

بیان:6 ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبّت کی وجہ سے تین، تین مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا، اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔[1]

کعبہ کے بدرُ الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...معجم کبیر، ۳۶۲/۱۸، حدیث:۹۲۸

2...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث:۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج کے بیان میں صحابۂ کرام اور اَہلِ بیتِ عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مقام و مَرتبے اور اُن کی شان سُننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ پہلے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان سے متعلق قرآنِ پاک کی آیت اور کچھ احادیثِ مبارَکہ بیان کی جائیں گی۔ اِس کے بعد اَہلِ بیتِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبّت کی اَہمیّت اور اِس سے متعلق احادیثِ مبارَکہ سُنیں گی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نبیِّ پاک عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آل سے کیسی محبّت کرتے تھے اِس کے چند واقعات بھی بیان کئے جائیں گے۔ اللہ کرے! ہم پورا بیان سُننے میں کامیاب ہو جائیں۔ بعض اسلامی بہنیں دورانِ بیان تسبیح کے ذریعے ذِکر و دُرود شریف وغیرہ

پڑھتی رہتی ہیں۔یاد رکھئے! یہ اِس کا موقع نہیں ہے، ہم چونکہ عِلْمِ دین سیکھنے کی نیّت سے یہاں جمع ہیں تو دورانِ بیان پوری توجہ بیان کی طرف ہی ہونی چاہئے۔ویسے عِلْمِ دین سیکھنے پر مشتمل بیان سُننا بھی ذِکْرُ اللہ ہی میں شامل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم کی اَصحابِ کہف سے ملاقات

کتاب **"فیضانِ فاروقِ اعظم"** جلد1 صفحہ نمبر304 پر لکھا ہے: ایک دن اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ربِّ کریم کی بارگاہ میں اَصحابِ کہف سے مُلاقات کی آرزو کی تو اُسی وقت حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ اُنہیں دنیا میں ظاہری طور پر نہیں دیکھ پائیں گے، البتہ اپنے صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے چار(4) صحابیوں کو اُن کے پاس بھیج دیں تاکہ وہ آپ کا پیغام اُن تک پہنچائیں اور انہیں آپ پر ایمان لانے کی دعوت دیں۔ بھیجنا یوں ہے کہ آپ اپنی چادر(Shawl) مبارک بچھائیے! ایک طرف حضرتِ ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ، دوسری طرف حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ، تیسری طرف حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور چوتھی طرف حضرتِ ابو ذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بٹھا دیجئے۔ پھر اُس ہوا کو بلائیے جو حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے تابع تھی اور اُسے حکم فرمائیے کہ اِن چاروں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اَجْمَعِیْن کو اُٹھائے اور اُس غار تک لے جائے جہاں اَصحابِ کہف آرام فرما ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا ہی فرمایا۔ ہَوا نے وہ چادر جس پر چاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آرام و سُکون سے بیٹھے تھے اُسے

اٹھایا اور اَصحابِ کہف کے غار کے پاس چادر کو زمین پر رکھ دیا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے غار کے قریب پہنچ کر اُس کے دہانے سے پتھر ہٹایا، جیسے ہی روشنی اندر پہنچی تو اَصحاب کہف کے کتے نے ہلکی سی آواز نکالی اور حملہ کرنے کے لیے باہر آیا لیکن جب اُس نے رسولِ پاک، سَرْوَرِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو دیکھا تو اُن کے قدموں کو چومنے اور اپنی دُم ہلانے لگا اور پھر سَر کے اِشارے سے اندر آنے کو کہا۔ چاروں صحابہ غار کے اندر گئے اور سوئے ہوئے اَصحابِ کہف کو یوں سلام کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہ۔ اللہ پاک نے اپنے کرم سے اَصحابِ کہف کو بیدار فرمایا اور اُنہوں نے بھی جواب میں سلام کیا۔ چاروں صحابہ نے اپنا تعارف کروایا اور سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کا سلام پہنچایا۔ اُنہوں نے سلام کا جواب دیا اور سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام پر ایمان لے آئے، دینِ اسلام کو قبول کیا اور عَرْض کی: ہماری طرف سے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سلام پیش کیجئے گا۔ پھر وہ اپنی اپنی جگہوں پر دوبارہ لیٹ گئے۔ وہ چاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان دوبارہ چادر پر بیٹھ گئے اور ہَوا اُنہیں بارگاہِ رسالت میں پہنچانے کے لیے چادر کو لے کر چل پڑی۔

اُدھر حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہو گئے اور اُن چاروں صحابہ کے ساتھ جو ہوا سب کچھ بیان کر دیا۔ جب چاروں صحابہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے بھی پورا واقعہ بیان کیا اور اَصحابِ کہف کا سلام بھی پہنچایا، یہ سُن کر نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت خوش ہوئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھا دیئے اور بارگاہِ الٰہی میں یوں

دعا فرمائی: اے ربِّ کریم! میرے، میرے رشتہ داروں، میرے دوستوں اور مجھ سے مَحَبَّت کرنے والوں کے درمیان کبھی جُدائی نہ ڈالنا اور جو مجھ سے، میرے اَہلِ بیت اور میرے اَصحاب (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) سے مَحَبَّت کرتا ہے اُن سب کی مغفرت فرمادے۔ [1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت کے اندر بہت سے نکات موجود ہیں، آیئے! ہم بھی چند نکات سُننے کی کوشش کرتی ہیں:

(1) اللہ کریم نے نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالک و مختار بنایا بلکہ ایسی حکمرانی و بادشاہی اور شہنشاہی عطا فرمائی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کائنات کی ہر ہر چیز پر اللہ پاک کے حکم سے حکومت فرماتے ہیں۔ چنانچہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہَوا کو حکم اِرشاد فرمایا تو وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کی بجا آوری کرتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اَصحابِ کہف کے غار (Cave) تک لے گئی، یقیناً یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک زبردست معجزَہ ہے کہ ہواؤں پر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حکمرانی کا سکہ چلتا ہے۔

خالقِ کُل نے آپ کو مالکِ کُل بنا دیا دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اِختیار میں

(2) تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان یہ ہے کہ انسان تو انسان بے زبان جانور بھی اُنہیں پہچانتے اور اُن کی تعظیم و تَوقیر بجا لاتے تھے، چنانچہ غار کے اندر موجود اَصحابِ کہف کے کتے نے جب صحابیوں کو دیکھا تو اُن کے مبارَک قدموں کو چومنے لگا، اپنی دُم (Tail) ہِلانے لگا

1 … تفسیر ثعلبی، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ:۱۰، ۱۵۲/۲، روح البیان، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ:۱۰، ۲۳۱/۵، انوار آفتاب صداقت، ۱۹۸/۲ - فیضانِ صدیقِ اکبر، ص۶۱۲ - فیضانِ فاروقِ اعظم، ۳۰۴/۱

اور پھر سَر کے اِشارے سے اندر آنے کو کہا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

دامنِ مصطفٰے سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا جس کے حُضور ہو گئے اُس کا زمانہ ہو گیا

(3)صحابۂ کرام اور اَہلِ بیتِ مصطفٰے عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبّت کرنے والوں کے لئے اللہ پاک کے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مغفرت کی دعا اِرشاد فرمائی، ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اَہلِ بیتِ کرام اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے عقیدت و محبّت رکھیں، اُن کی شان و عظمت کے ترانے گنگناتی رہیں، اُن کی بے ادَبی سے بچتی رہیں اور اُن کی تعظیم و تَوقیر بجا لاتی رہیں۔ اے کاش! دعائے مصطفٰے میں سے ہمیں بھی حِصّہ نصیب ہو جائے اور اللہ پاک اُن سے محبت کرنے کی برکت سے ہمیں بھی مغفرت یافتہ لوگوں میں شامل فرمالے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بے مثل ہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح کسی مسلمان کی بڑی سے بڑی نیکی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی چھوٹی سی نیکی کے برابر نہیں ہو سکتی، اِسی طرح کوئی کتنا ہی بڑا ولی، غوث اور قُطب بن جائے اور اُس کی ذات سے کثرت سے کرامات بھی ظاہر ہوتی رہیں، لیکن پھر بھی وہ کسی ادنیٰ صحابی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا۔

کتاب ”**کراماتِ صحابہ**“ کے صفحہ نمبر 53 پر لکھا ہے: تمام عُلَماءِ اُمَّت و اکابِرینِ اُمَّت کا اِس مسئلہ پر اِتّفاق ہے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم ”اَفْضَلُ الاَولیا“ ہیں یعنی قِیامت تک کے تمام اَوْلیا (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) اگرچہ وہ دَرَجۂ وِلایت کی بلند ترین منزل پر

فائز ہو جائیں، مگر ہر گز ہر گز کبھی بھی وہ کسی صحابی کے کمالاتِ ولایت تک نہیں پہنچ سکتے۔ خدا وَندِ قُدُّوس نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَمْعِ نُبُوَّت کے پروانوں کو مَرتَبہٴ ولایت کا وہ بلند و بالا مقام عطا فرمایا ہے اور اُن مُقَدَّس ہستیوں کو ایسی ایسی عظیمُ الشّان کرامتوں سے سرفراز فرمایا ہے کہ دوسرے تمام اَوْلیا(رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کے لیے اِس مِعراجِ کمال کا تَصَوُّر بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اِس میں شک نہیں کہ حضراتِ صحابہٴ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم سے اِس قدر زیادہ کرامتوں کا صُدور نہیں ہوا، جس قدر کہ دوسرے اَوْلیائے کرام (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) سے کرامتیں منقول ہیں، لیکن واضح رہے کہ کثرتِ کرامت افضلیتِ وِلایت کی دلیل نہیں، کیونکہ وِلایت درحقیقت قُربِ الٰہی کا نام ہے۔ قُربِ الٰہی جس کو جس قدر زیادہ حاصل ہوگا، اُسی قدر اُس کی ولایت کا دَرَجہ بلند سے بلند تر ہو گا۔ صحابہٴ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم چونکہ نگاہِ نُبُوَّت کے انوار اور فیضانِ رسالت کے فُیُوض و برکات سے مُسْتَفِیْض (فیض یافتہ) ہیں، اِس لیے بارگاہِ خداوندی میں اُن بزرگوں کو جو قُرب و تَقَرُّب حاصل ہے، وہ دوسرے اَوْلِیاءُ اللہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کو حاصل نہیں۔ (1)

شانِ صحابہ اور قرآن وحدیث

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی صحابہٴ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان ایسی بے مثال ہے کہ کوئی بھی اُن کے مقام و مَرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔ یہ وہ مبارَک ہستیاں ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا، یہ وہ خوش نصیب اَفراد ہیں

1 . . . کراماتِ صحابہ، ص ۵۲

جنہیں اللہ پاک نے اپنے محبوبِ پاک عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دوستی ووفاداری کے لیے منتخب فرمایا، یہی وہ مقدّس جماعت ہے جسے سب سے پہلے تبلیغِ اسلام کی سعادتیں ملیں، یہی وہ پاکیزہ لوگ ہیں جنہوں نے دینِ اسلام کی ترویج واِشاعت کے لیے ظالموں کے ظلم وستم کو برداشت کیا، یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ابتدائے اسلام کے مشکل ماحول میں بھوک پیاس برداشت کر کے، پیٹ پر پتھر باندھ کر، قریبی رشتہ داروں کی دشمنیاں مول لے کر بھی پرچمِ اسلام کو بلند رکھا، یقیناً اُن کی دن رات کی مسلسل محنتوں اور قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہم اللہ پاک اور اُس کے پیارے رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نام لیوا ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مقام ومَرتبہ اِس قدر بلند ہے کہ خود اللہ پاک نے قرآنِ پاک کی مختلف آیات میں اِنتہائی شاندار طریقے سے اُن کی تعریف فرمائی ہے۔ آیئے! اُن پاک ہستیوں کی شان وعظمت کے بارے میں قرآنِ پاک کی ایک آیتِ مبارکہ سنتی ہیں، تاکہ ہمارے دلوں میں بھی اُن کی عظمت وعقیدت مزید اُجاگر ہو جائے، چنانچہ

پارہ 11 سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ کی آیت نمبر 100 میں اِرشاد ہوتا ہے:

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۰۰﴾ (پ ۱۱، التوبة: ۱۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور اُن کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ اُن میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان کس قدر بلند و بالا ہے کہ اللہ پاک نے اُن کے اَعمال قَبول فرما کر اُنہیں اپنی رِضا اور جنّتی نعمتوں کی خوشخبری سُنائی اور

بھی کئی آیات ہیں جن میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان اور دیگر خوبیاں و کمالات بیان ہوئے ہیں۔ اللہ پاک کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی مختلف مواقع پر اپنے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کی شان و عظمت اور اُن کے مقام و مَرتبے کو عظیمُ الشّان انداز میں بیان فرمایا ہے۔ آیئے! برکت حاصل کرنے کیلئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت پر 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں: چنانچہ

1. اِرشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک نے مجھے چُن لیا اور میرے لئے میرے اَصحاب کو پسند فرمایا، پھر اُن میں سے میرے وزیر، مددگار اور رشتے دار بنائے، فَمَنْ سَبَّهُمْ پس جو اُنہیں گالی دے گا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اُس پر اللہ پاک، اُس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا، روزِ قیامت اللہ پاک نہ اُس کا کوئی فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔ (1)

2. اِرشاد فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرتے رہو۔ میرے بعد اُنہیں (اِلزاموں اور بُری باتوں کا) نشانہ مَت بنانا، پس جس نے اُن سے محبّت کی، تو اُس نے مجھ سے محبّت کی وجہ سے ایسا کیا اور جس نے اُن سے دشمنی رکھی تو اُس نے مجھ سے دشمنی کی وجہ سے ایسا کیا، جس نے اُنہیں اَذِیَّت دی، اُس نے مجھے اَذِیَّت دی اور جس نے مجھے اَذِیَّت دی، اُس نے اللہ پاک کو اَذِیَّت دی اور جو اللہ پاک کو اِیذا دے، عنقریب اللہ پاک اُس کی پکڑ فرمائے گا۔ (2)

---

1 … الصواعق المحرقہ، ص ۴

2 … مشکاۃ، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابہ، ۲/۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۴

3. اِرشاد فرمایا: جس نے میرے اَصحاب کے متعلق بُری بات کہی تو وہ میرے طریقے سے ہٹ گیا، اُس کا ٹھکانا آگ ہے۔[1]

اَہلِ بیت کی محبّت کی اَہمیّت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے دشمنی رکھنے والے حدیثِ پاک کے مطابق، اللہ پاک، اُس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت کے حق دار ہیں۔ اِس لیے ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ہمیشہ پیار اور ادب کا تعلق رکھنا چاہیے، اللہ پاک ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبّت میں ہمیشہ گم رکھے، اُن کی محبت کا چراغ ہمارے دلوں میں سدا روشن رہے اور ہم یہی چراغ لے کر قَبْر میں جائیں اور اِس کی برکت سے ہماری قَبْر کا اندھیرا دور ہو جائے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ساتھ اَہلِ بیتِ عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبّت و عقیدت رکھنا بھی ضروری ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبّت ہو اور دل **مَعَاذَ اللہ** اَہلِ بیتِ عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی دشمنی سے بھرا ہو، یا اَہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبت تو دل میں ہو ساتھ ہی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے **مَعَاذَ اللہ** دشمنی کے بیج بھی دل میں ہوں ایسا ہر گز نہیں ہونا چاہیے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچے وفادار ساتھی ہیں تو اَہلِ بیتِ عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد ہیں۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی لاڈلی شہزادی حضرت بی بی فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ

1 ...الریاض النضرۃ، الباب الاول، ذکر ماجاء فی الحث علی حبھم والاحسان الیھم...الخ، ۲۲/۱

عَنْہَا کی اَولاد ہیں۔ حبیبِ خدا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی سچی محبّت کا اِظہار کرنے کیلئے ہمیں بھی اپنے دل میں اَہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبّت رکھنی چاہیے۔

مصطفےٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو وسیلہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میری بارگاہ میں اُس کی کوئی خدمت ہو، جس کے سبب میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں، اُسے چاہئے کہ میرے اَہلِ بیت (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کی خدمت کرے اور اُنہیں خوش کرے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! کس قدر خوش قسمت ہے وہ اسلامی بہن جو اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آلِ پاک کو خوش کرنے والے کام کرے اور اِسی وجہ سے اُن کے نانا جان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کی اُمیدوار بن جائے۔ جبکہ کتنی بد نصیب ہے وہ جو اَہلِ بیتِ پاک عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے دشمنی رکھے اور اِسی دشمنی میں زندگی گزار دے۔

یاد رکھئے! جس طرح اَہلِ بیتِ پاک عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے محبّت کرنا رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت کرنا ہے ایسے ہی اَہلِ بیتِ پاک عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے دشمنی رکھنا گویا سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے دشمنی ہے۔ وہ لوگ جو اَہلِ بیت پاک عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے دشمنی رکھتے ہیں اور اُن کی شان میں نامناسب الفاظ کہتے ہیں ایسوں کو سوچنا چاہیے کہ کل بروزِ قیامت جب شفیعِ اُمّت، نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن سے منہ موڑ لیں گے تو پھر یہ کِدھر جائیں گے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خود اپنے اَہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے

1 . . . برکاتِ آلِ رسول، ص ۱۱۰

دشمنی رکھنے پر وعیدیں اِرشاد فرمائی ہیں۔ آیئے! عبرت کے لیے 3 وعیدیں سنتی ہیں:

1. جو اَہلِ بیت (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) سے جنگ کرے میں اُس سے جنگ کرنے والا ہوں اور جو اِن سے صُلح کرے اُس کی مجھ سے صُلح ہے۔ (1)
2. خبر دار! جو اَہلِ بیت (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کی دشمنی پر مَرا، وہ قیامت کے دن اِس حال میں آئے گا کہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا۔ "یہ اللہ پاک کی رَحمت سے نا اُمید ہے۔" (2)
3. جو اَہلِ بیت (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) سے دشمنی یا حسد کرے گا، اُسے قِیامت کے دن حَوضِ کَوثر سے آگ کے کوڑوں سے دُور کیا جائے گا۔ (3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! اَہلِ بیتِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے دشمنی کتنی ہلاکت والی ہے کہ اِن سے جنگ کرنا گویا آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم سے جنگ کرنا ہے اور اُن سے جنگ کرنا قیامت کے دن اللہ پاک کی رَحمت سے دُوری کا سبب ہے، اِسی طرح اُن سے جنگ کرنا کل بروزِ قیامت حَوضِ کَوثر سے محرومی کا سبب ہے۔ وہ حَوضِ کَوثر کہ جس سے نیک لوگ سیر اب ہو رہے ہوں گے اور شاہِ کوثر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کے مبارَک ہاتھوں سے بھر بھر کر جام پی رہے ہوں گے۔ اللہ پاک اَہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی محبّت سے ہمارے دلوں کو آباد فرمائے، مَرتے دَم تک ہم اِسی محبت پر

1...ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل فاطمة، ۵/۴۶۵، حدیث: ۳۸۹۶

2...الشرف المؤبد، ص ۸۱

3...کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل اھل البیت، جزء ۱۲، ۶/۴۸، حدیث: ۳۴۱۹۸

قائم و دائم رہیں، کل بروزِ قیامت اَہلِ بیتِ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے نانا جان، سَروَرِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت بھی نصیب ہو اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھوں سے کَوثر کے جام بھی نصیب ہوں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حَوضِ کَوثر کیا ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حوضِ کَوثر کیا ہے؟ اِس بارے میں مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ لکھتے ہیں: یہ حَوض نبی (کریم) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَرحمَت ہوا (ہے) حق ہے۔ اِس حَوض کی مَسافت ایک مہینے کی راہ ہے، اِس کے کناروں پر موتی کے قُبّے ہیں، چاروں گوشے برابر ہیں، اِس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے، اِس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اِس پر (جو) برتن (رکھے ہوئے ہیں وہ) ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ ہیں۔ جو اِس کا پانی پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا، اِس میں جنّت سے دو پَرنالے (Drains) ہر وقت گرتے ہیں، ایک سونے کا، دوسرا چاندی کا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام اور عشقِ رسول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس بات میں کوئی شک و شُبہ نہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نبیِّ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچے اور سب سے بڑے عاشق تھے، آج ہم بھی یہ دعویٰ کرتی ہیں کہ ہمیں نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ

1۔۔۔ بہار شریعت، ۱/ ۱۴۵ حصہ: ۱

وَسَلَّم سے عشق ہے مگر عشق کے تقاضے پورے نہیں کرتیں جبکہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ جنہوں نے اپنے کردار سے یہ ثابت کر کے بتادیا کہ عشقِ رسول ہی دینِ حق کی پہلی شرط ہے، گویا اُنہوں نے عشقِ حبیب میں خود کو گُم کر دیا، یہی وجہ ہے کہ آج کئی صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی یہ حضرات عاشقانِ رسول کے دلوں کی دھڑکن ہیں۔ عموماً بعض مریضوں کو ڈاکٹر مخصوص (Specified) دوائیں کھانے کا کہتے ہیں، مریض اگر وہ دوائیں کھائیں تو ٹھیک رہتے ہیں اور نہ کھائیں تو اُن کی حالت بگڑتی چلی جاتی ہے، اِسی طرح صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم کا حال تھا کہ یہ عشقِ رسول کے مُقدَّس مریض تھے، اِن کے لیے دیدارِ مصطفٰے، صحبتِ مصطفٰے، اِطاعتِ مصطفٰے اور اِتّباعِ مصطفٰے دوا کی سی حیثیت رکھتے تھے اور یہ ایسی دوا تھی کہ جس سے اِن کی موت و زندگی وابستہ تھی، اِس کے بغیر اِن کا جینا دشوار تھا۔ اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے یہ سچے جانثار اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک ایک ادا کو نوٹ کرتے اور پھر اُس پر عمل کرتے۔ رسولِ اکرم، نبیِّ محترم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنے اَہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم سے پیار اور اُلفت کا بَرتاؤ یہ ایسا مُعاملہ تھا جو صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سے چُھپا ہوا نہ تھا، صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان اچھی طرح جانتے تھے کہ آقا کریم عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے اَہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم سے کیسی محبّت رکھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام بھی اَہلِ بیت کرام سے سچی محبّت کرتے تھے اور ہمیشہ اُن سے ادب اور پیار کا تعلق رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے زیادہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم کو عزیز رکھتے تھے۔ چنانچہ،

صحابۂ کرام اور اَہلِ بیت کی محبّت

منقول ہے: حضرت سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جب مومنوں کے امیر اور مسلمانوں کے خلیفہ چُن لئے گئے تو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تعلق کی وجہ سے آپ اَہلِ بیتِ اَطہار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کا بہت خیال رکھا کرتے اور اَہلِ بیتِ اَطہار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: نبیِ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رشتہ دار مجھے اپنے رشتہ داروں سے زیادہ پیارے ہیں۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر کو اَہلِ بیت کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے کیسی محبّت تھی کہ اُنہیں اپنے گھر والوں پر ترجیح دیتے۔ آیئے! صحابۂ کرام کی اَہلِ بیتِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے محبّت کے مزید کچھ واقعات سنتی ہیں:

1. حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! جب حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کلام فرماتے تو آپ کی آواز میں شیر کی سی گرج (Thunder) ہوتی، جب ظاہر ہوتے تو چاند کی طرح روشن ہوتے اور جب نوازتے تو بارش کی طرح بے انتہا عطا فرماتے۔ بعض حاضرین نے پوچھا: آپ افضل ہیں یا حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ؟ فرمایا: حضرت سَیِّدُنا علی کے چند نقوش بھی آلِ ابو سفیان سے بہتر ہیں۔ پھر فرمایا: جو شخص حضرت علی کی تعریف میں اُن کے شایانِ شان شعر سُنائے

1 … بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث بنی نضیر، ۳/۲۹، حدیث: ۴۰۳۶

میں اُس کو ہر شعر کے بدلے ہزار (1000) دینار اِنعام دُوں گا۔ چنانچہ حاضرین نے شعر سُنائے، حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے تھے: اِن اَشعار میں جو آپ نے **"امیرُ المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان و عظمت بیان کی آپ اِس سے بھی زیادہ افضل ہیں۔"** پھر حضرت سَیِّدُنا عَمرو بن عاص نے بھی حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان و عظمت پر کئی اَشعار پڑھے۔[1]

2. منقول ہے: کسی جنازے میں نواسۂ رسول حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین اور مشہور صحابیِ رسول حضرت ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا جمع تھے۔ وہاں سے واپسی پر حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو تھکاوٹ محسوس ہوئی تو ایک جگہ آپ آرام کے لئے کچھ دیر بیٹھ گئے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنی چادر سے حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاؤں سے گرد و غبار صاف کرنے لگے تو حضرتِ امامِ حُسین نے اُنہیں منع فرمایا۔ اِس پر حضرت سَیِّدُنا ابو ہُریرہ نے عرض کی: فَوَ اللّٰہِ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مِنْکَ مَا اَعْلَمُ لَحَمَلُوْکَ عَلٰی رِقَابِہِمْ یعنی اللہ پاک کی قسم! آپ کی جو عظمت میں جانتا ہوں اگر لوگوں کو پتہ چل جائے تو وہ آپ کو اپنے کندھوں پر اُٹھالیں۔[2]

3. حضرت سَیِّدُنا محمد بن ابو یعقوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے ملاقات ہوئی تو حضرتِ امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مَرْحَبًا وَّ اَھْلًا بِابْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم یعنی "اے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بیٹے! خوش

1...الناهية، ص ۱۳۲ مختصراً

2...تاريخ ابن عساكر، رقم ۱۵۶۶، الحسين بن علي...الخ، ۱۴/۱۷۹ مختصرا

آمدید" کہتے ہوئے اُن کا اِستقبال فرمایا اور حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں تین لاکھ درہم پیش کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا۔[1]

4. حضرتِ امامِ حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک بار امیرُ المؤمنین سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! میری تمنا(Wish) ہے کہ آپ ہمارے پاس آیا کریں۔ چنانچہ میں ایک دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گھر گیا مگر آپ حضرت امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ علیحدگی میں مصروفِ گفتگو تھے اور آپ کے بیٹے حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا دروازے پر کھڑے انتظار کر رہے تھے۔ کچھ دیر انتظار کے بعد جب وہ واپس جانے لگے تو میں بھی لوٹ آیا۔ بعد میں سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: لَمْ اَرَكَ یعنی آپ ہمارے پاس دوبارہ آئے ہی نہیں؟ میں نے عرض کی: اے امیرُ المؤمنین! میں تو آیا تھا مگر آپ حضرت امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ مصروفِ گفتگو تھے۔ آپ کے بیٹے حضرت عبدُ اللہ بن عُمر بھی باہر کھڑے انتظار کر رہے تھے (میں نے سوچا جب بیٹے کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے مجھے کیسے ہو سکتی ہے) لہٰذا میں واپس چلا گیا۔ آپ نے فرمایا: اَنْتَ اَحَقُّ بِالْاِذْنِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اِنَّمَا اَنْبَتَ فِیْ رُؤُوْسِنَا اللّٰهُ ثُمَّ اَنْتُمْ یعنی آپ میری اولاد سے زیادہ اِس بات کے حق دار ہیں کہ اندر آجائیں۔ ہمارے سروں پر یہ جو بال ہیں اللہ پاک کے بعد تم نے ہی تو اُگائے ہیں۔[2]

1…الطبقات الکبیر لابن سعد، حسین بن علی، ۶/۴۰۹

2…تاریخ ابن عساکر، رقم ۱۵۶۶، الحسین بن علی…الخ، ۱۴/۱۷۹، ریاض النضرہ، باب الثانی، ذکر صلۃ اقارب رسول اللّٰہ، ۱/۳۴۱

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی زَہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پھول

(حدائقِ بخشش، ص۷۹)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس شعر میں اپنے آپ کو مخاطب کر کے یوں اِرشاد فرماتے ہیں: اے رضاؔ اُس کرم و رحمت والے باغ کی کیا بات ہے، جس باغِ رسالت کی کلی فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ہوں اور امامِ حسن و امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما جس میں مہکتے ہوئے پھول ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تعظیمِ سادات کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے تعظیمِ سادات کے بارے میں چند آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں: پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: جو میرے اہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں روزِ قیامت اس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔[1] (2) فرمایا: جو شخص اَولادِ عَبْدُ الْمُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صِلہ (بدلہ) دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ روزِ قیامت مجھ سے ملے گا۔[2] ☆سادات ِ کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔[3] ☆ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسُولِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1…جامع صغیر، ص۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱

2…تاریخ بغداد، رقم ۵۲۲۱، عبداللہ بن محمد بن ابی کامل، ۱۰/۱۰۲

3…کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۷

وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔[1] ☆اللہ پاک کے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم وتوقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔[2] تعظیم کے لیے نہ یقین دَرکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت، لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔[3] ☆جو واقع میں سیّد نہ ہو اور دِیدہ ودِانستہ (جان بوجھ کر) سَیِّد بنتا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔[4] ☆اگر کوئی بدمذہب سیّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بدمذہبی حدِّ کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہرگز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔[5] ☆سادات کی تعظیم پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔[6] ☆استاد بھی سیّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔[7] ☆ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جاسکتا ہے جس میں ذِلَّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔[8] ☆سیّد کی بطورِ سیّد یعنی وہ سیّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔[9]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت**

1 . . . سادات کرام کی عظمت، ص۷

2 . . . **الشفاء، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل و من اعظامہ... الخ، جزء: ۲، ص ۵۲**

3 . . . سادات کرام کی عظمت، ص۱۴

4 . . . سادات کرام کی عظمت، ص۱۶

5 . . . سادات کرام کی عظمت، ص۱۷

6 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۲ / ۴۲۳ ماخوذاً، سادات کرام کی عظمت، ص۸

7 . . . کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۸۴

8 . . . سادات کرام کی عظمت، ص۱۲

9 . . . کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۶

حصّہ 16(312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:7 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنّت میں اپنا مَقام نہ دیکھ لے۔[1]

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا ہم مُفلس کیا مول چُکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۳۲۶/۲، حدیث: ۲۵۹۰

2 ...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کیئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج ہمارے بیان کا **موضوع** ہے **"اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے"** اس بیان میں ہم سنیں گی کہ اسلام نے عورتوں پر کیا کیا احسانات فرمائے ہیں، اس تعلق سے حضرت عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے دور کا ایک دلچسپ واقعہ بھی بیان ہوگا، اسلام نے والدین کے حوالے سے ہمیں کیا تعلیمات ارشاد فرمائی ہیں اس بارے میں کچھ اہم باتیں بھی سنیں گی۔ پڑوسیوں کے حقوق بیان کرنے کے ساتھ اس تعلق سے کچھ احادیثِ طیّبہ بھی بیان کی جائیں گی، اس بارے میں کچھ واقعات بھی سنیں گی۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کرلیں۔

بعض اسلامی بہنیں دورانِ بیان تسبیح کے ذریعے ذِکرودرود شریف وغیرہ پڑھتی رہتی ہیں۔یاد رکھئے! یہ اِس کا موقع نہیں ہے،ہم چُونکہ عِلمِ دِین سیکھنے کی نیّت سے یہاں جمع ہوئی ہیں تو دورانِ بیان پوری توجہ بیان کی طرف ہی ہونی چاہئے، کیونکہ عِلمِ دین سیکھنے پر مشتمل بیان سُننا بھی ذِکْرُ اللہ ہی میں شامل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں کوئی شک نہیں کہ اِسلام ایک امن پسند، سچا، پیارا، کامل و اکمل، انتہائی تیزی کے ساتھ پھیلتا ہوا،عالمگیر اور آفاقی مذہب ہے۔اسلام میں دینی، دنیاوی، اُخروی، اخلاقی، ظاہری، باطنی، گھریلو، خاندانی،معاشرتی اور معاشی اَلْغَرَض! زندگی کے تمام شعبہ جات سے وابستہ افراد کے لئے بہترین اُصول و ضوابط اور شاندار ہدایات موجود ہیں۔اسلام کی یہ تعلیمات اور ہدایات اس بات کی دلیل ہیں کہ **"اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے"**۔اسلام کی شان یہ ہے کہ خود خالقِ کائنات نے اسے پسندیدہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ پارہ6سورۃُ المائدۃ کی آیت نمبر3 میں ربِّ کریم کا فرمانِ حقیقت بنیاد ہے:

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاؕ (پ۶،المائدۃ:۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

اس آیت سے کئی احکام معلوم ہوئے:(1)صرف اسلام اللہ کریم کو پسند ہے

یعنی جو اَب دینِ محمدی کی صورت میں ہے، باقی سب دین اب ناقابلِ قبول ہیں۔ (2)اس آیت کے نازل ہونے کے بعد قیامت تک اسلام کا کوئی حکم منسوخ نہیں ہو سکتا۔ (3)اصولِ دین میں زیادتی کمی نہیں ہو سکتی۔ اجتہادی فروعی مسئلے ہمیشہ نکلتے رہیں گے۔ (4)نبیوں کے سلطان، سَروَرِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا کیونکہ دین کامل ہو چکا۔ سورج نکل آنے پر چراغ کی ضرورت نہیں، لہٰذا قادیانی جھوٹے، بے دین اور اللہ پاک کے کلام اور دین کو ناقص سمجھنے والے ہیں۔ (5)اسلام کو چھوڑ کر کوئی لاکھوں نیکیاں کرے اللہ پاک کو پیارا نہیں کیونکہ اسلام جڑ ہے اور اعمال شاخیں اور پتے اور جڑ کٹ جانے کے بعد شاخوں اور پتوں کو پانی دینا بے کار ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دینِ اسلام نے عورتوں کے حوالے سے بہت سے حقوق بیان فرمائے ہیں اور انہیں معاشرے میں وہ مقام و مرتبہ بخشا ہے جس نے انسانیت کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ آیئے! عورتوں کے بارے میں اسلام کی عطا کردہ حَسین تعلیمات کی ایک روشن مثال ملاحظہ کرتی ہیں تاکہ ہمیں بھی اس بات کا یقینِ کامل حاصل ہو جائے کہ بِلا شُبہ **"اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے"** چنانچہ

فاروقِ اعظم کا بہترین جواب

تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن میں ہے: ایک شخص اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر حاضر ہوتا ہے۔ جب آپ

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۶، المائدہ، تحت الآیۃ: ۳، ۲/ ۳۸۳

کے دروازے پر پہنچا تو ان کی زوجہ اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو ناراضی کے عالم میں گفتگو کرتے سنا۔وہ شخص یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ گیا کہ میں تو اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے ارادے سے ان کے پاس آیا تھا (مگر) یہی معاملہ تو خود ان کے ساتھ بھی ہے (لہٰذا یہ کیسے میرا مسئلہ حل کر پائیں گے؟) اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اسے بلوایا اور آنے کا مقصد دریافت فرمایا۔اس نے عرض کی کہ میں تو آپ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے ارادے سے آیا تھا، تو جب میں نے (آپ کے بارے میں) آپ کی زوجۂ محترمہ کی گفتگو سنی تو (مایوس ہو کر) واپس لوٹ گیا۔ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس سے ارشاد فرمایا: میری بیوی کے مجھ پر چند حقوق (Rights) ہیں، (یعنی مجھے اس سے چند فوائد حاصل ہوتے ہیں) جن کی بنا پر میں اس سے درگزر کرتا ہوں:(1) وہ میرے لئے جہنّم سے آڑ ہے، اس کی وجہ سے میرا دل حرام سے بچا رہتا ہے۔(یعنی میں اس کے ذریعے خواہشِ نفس کی تسکین کرلیتا ہوں اور یوں حرام کام سے بچ جاتا ہوں) (2) جب میں اپنے گھر سے نکل جاتا ہوں تو وہ میری خزانچی اور میرے مال کی حفاظت کرنے والی بن جاتی ہے۔(3) میری دھوبن ہے، میرے کپڑے دھوتی ہے۔(4) میرے بچے کی پرورش کرتی ہے اور (5) میرے لئے روٹیاں اور کھانا پکاتی ہے۔ یہ سن کر وہ شخص بولا کہ مجھے بھی اپنی بیوی سے وہی فائدے حاصل ہوتے ہیں جو آپ کو حاصل ہیں مگر میں نے اس کے ساتھ کبھی درگزر سے کام نہ لیا۔اب میں بھی درگزر سے کام لوں گا۔[1]

سُبْحٰنَ اللّٰہ! سُنا آپ نے! اسلام عورتوں کے حقوق کا کتنا بڑا محافظ، پیارا اور

1...تنبیہ الغافلین، باب حق المرأۃ علی الزوج، ص ٢٨٠

مُہَذَّب ترین مذہب ہے کہ نہ صرف ہر قسم کی ظلم و زیادتی سے روکتا ہے بلکہ اپنے ماننے والوں کو قوّتِ برداشت کا بھی درس دیتا ہے چنانچہ جب ایک شخص بارگاہِ فاروقی میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر حاضر خدمت ہوا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے دیانت داری کا ثبوت دیتے ہوئے اس معاملے میں اسلامی تعلیمات کو اس کے سامنے نہایت حسین انداز میں اُجاگر فرمایا۔ جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اسلام ہی عورت کی عزت و ناموس کا حقیقی پاسبان ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام سے پہلے عورتوں کا حال بہت خراب تھا، عورتیں دن رات محنت مزدوری کر کے جو کچھ کماتیں وہ بھی مردوں کو دے دیا کرتی تھیں مگر مرد پھر بھی ان عورتوں کی کوئی قدر نہیں کرتے تھے بلکہ جانوروں کی طرح ان کو مارتے پیٹتے، ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے کان ناک و دیگر اعضا کاٹ لیا کرتے۔ کبھی تو عورت کو قتل بھی کر ڈالتے۔ خصوصاً عرب کے لوگ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے، عورتوں کو ان کے ماں باپ بھائی بہن یا شوہر کی میراث میں سے کوئی حصہ نہیں ملتا تھا نہ عورتیں کسی چیز کی مالک ہوا کرتی تھی۔ جب رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے مہکتے پھول صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **"دینِ اسلام"** لے کر تشریف لائے تو دنیا بھر کی ستائی ہوئی عورتوں کی قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا۔ اسلام کی بدولت ظالم مردوں کے ظلم و ستم سے کچلی اور روندی ہوئی عورتوں کا درجہ اس قدر بلند و بالا ہو گیا کہ بیٹی کی صورت میں اس کو رحمت قرار دیا، ماں کے روپ میں اس کے قدموں کو جَنَّت کی چوکھٹ سے تشبیہ دی اور معاشرے میں اسے وہ عزت اور مقام دیا جس کا اس سے پہلے تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا، عبادات و معاملات بلکہ زندگی اور موت کے ہر مرحلے اور ہر

موڑ پر مردوں کی طرح عورتوں کے بھی حقوق مقرر ہو گئے، چنانچہ

عورتوں کو مالکانہ حقوق حاصل ہو گئے، عورتیں اپنے مہر کی رقموں، اپنی تجارتوں، اپنی جائیدادوں کی مالک بنادی گئیں، اپنے ماں باپ، بھائی بہن اولاد اور شوہر کی میراثوں کی وارث قرار دی گئیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماں باپ سے متعلق اسلامی تعلیمات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماں باپ وہ عظیم ہستیاں ہیں جن کا سب کچھ ان کی اولاد ہوا کرتی ہے، اولاد چاہے ناکارہ ہو، نافرمان ہو، اگرچہ معذور ہی کیوں نہ ہو مگر وہ والدین کے جگر کا ٹکڑا ہوتی ہے۔ افسوس! والدین معاشرے کے وہ مجبور ولاچار افراد ہیں کہ جو ہر دور میں ظلم و ستم کی چکی میں بُری طرح سے پِسے ہوئے نظر آتے ہیں، والِدَین کے سارے احسانات کو بُھلا کر انہیں اب اپنے لئے کباب میں ہڈّی کی طرح خیال کیا جاتا ہے، والدین کے ساتھ نوکروں سے بھی بُرا سُلُوک کیا جاتا ہے، والدین اولاد کی بہتری کے لئے کوئی نصیحت کر دیں تو انہیں گھور گھور کر دیکھا جاتا ہے، انہیں جھاڑا جاتا، طعنے دیئے جاتے اور گھر سے بے دخل کر دینے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں حتّٰی کہ معاملات اب اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ بعض ملکوں میں تو گھر سے بے دخل کئے اور اولاد کے ستائے والدین کی دیکھ بھال کے لئے باقاعدہ اب اولڈ ہاؤسز (Old Houses) قائم ہیں جہاں پر ان بیچاروں کی ساری زندگی اپنی اولاد کی

1 . . . جنتی زیور، ص۳۹تا ۴۲ ملخصاً وملتقطاً

جدائی کے غم، ان کی یاد میں روتے بلکتے اور ایڑیاں رگڑتے رگڑتے گزر جاتی ہے۔ اسلام ان تمام چیزوں کی سختی کے ساتھ بُرائی بیان فرماتا ہے، ماں باپ کی عزت و ناموس اور ان کے حقوق کی بجا آوری کے حوالے سے اسلام میں بڑی واضح ہدایات بکثرت موجود ہیں، والدین کے حقوق کی بجا آوری اور ان کی عزت و ناموس کے تحفظ کی اسلام نے جس قدر ترغیب و تاکید ارشاد فرمائی ہے وہ غافلوں کو بیدار کرنے کے لئے کافی ہے۔ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتے ہوئے ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ﴿۲۴﴾

(پ۱۵، اسراء: ۲۳-۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سُلُوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہُوں (اُف تک) نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دنوں نے مجھے چھٹپن (بچپن) میں پالا۔

بیان کردہ آیاتِ مبارکہ کے تحت صدرُ الْافاضِل حضرت علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب والدین پر ضُعف (کمزوری) کا غلبہ ہو، اعضا میں قوّت نہ رہے اور جیسا تو بچپن میں ان کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخرِ عمر میں تیرے پاس ناتُواں رہ جائیں تو کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ

سمجھا جائے کہ ان کی طرف سے طبیعت پر کچھ گرانی ہے۔نہ انہیں جھڑ کنا،نہ تیز آواز سے بات کرنا بلکہ کمال حُسنِ ادب کے ساتھ ماں باپ سے اس طرح کلام کر جیسے غلام و خادم آقا سے کرتا ہے۔ان سے نرمی و تواضع سے پیش آ! اور ان کے ساتھ تھکے وقت میں شفقت و محبّت کا برتاؤ کر کہ انہوں نے تیری مجبوری کے وقت تجھے محبّت سے پرورش کیا تھا اور جو چیز انہیں دَرکار ہو وہ ان پر خرچ کرنے میں دَرَیغ (بخل) نہ کر۔ مُدعا یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سُلُوک اور خدمت میں کتنا بھی مبالغہ کیا جائے لیکن والدین کے احسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔اس لئے بندے کو چاہئے کہ بارگاہِ الٰہی میں اُن پر فضل ورحمت فرمانے کی دعا کرے اور عرض کرے کہ یاربّ !میری خدمتیں ان کے احسان کی جزا نہیں ہو سکتیں تو ان پر کرم کر کہ ان کے احسان کا بدلہ ہو۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آیاتِ مُبارکہ میں والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے، آیئے! اسی مناسبت سے والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے اور ان کے حقوق سے متعلق تین احادیث سنتی ہیں: چنانچہ

1. حضرت ابُوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے عرض کی: یَارَسُولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم !سب سے زیادہ حُسنِ صحبت (یعنی احسان) کا مستحق کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں (یعنی ماں کا حق سب سے زیادہ ہے۔) انہوں نے پوچھا: پھر کون؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔انہوں نے پوچھا: پھر کون؟ حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہاری ماں۔انہوں نے پھر پوچھا کہ پھر کون؟ ارشاد فرمایا: تمہارا والد۔(2)

1... تفسیر خزائن العرفان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۲۳

2... بخاری، کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبة، ۴/۹۳، حدیث: ۵۹۷۱

2. حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے روایت ہے، رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں جنّت میں گیا اس میں قرآن پڑھنے کی آواز سنی، میں نے پوچھا: یہ کون پڑھتا ہے؟ فرشتوں نے کہا: حارثہ بن نعمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہیں۔ پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہی حال ہے احسان کا، یہی حال ہے احسان کا۔ [1] اور شعب الایمان کی روایت میں مزید یہ بھی ہے کہ حارثہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنی ماں کے ساتھ بہت بھلائی کرتے تھے۔ [2]

3. حضرت ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی اطاعت والد کی اطاعت کرنے میں ہے اور اللہ پاک کی نافرمانی والد کی نافرمانی کرنے میں ہے۔ [3]

شَیْخُ الحدیث، حضرتِ علامہ مولانا عَبْدُ المصطفےٰ اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ماں باپ کے حُقوق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (1) خبردار خبردار ہرگز ہرگز اپنے کسی قول و فعل سے ماں باپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ دیں۔ اگرچہ ماں باپ اولاد پر کچھ زیادتی بھی کریں مگر پھر بھی اولاد پر فرض ہے کہ وہ ہرگز ہرگز کبھی بھی اور کسی حال میں بھی ماں باپ کا دل نہ دکھائیں۔ (2) اپنی ہر بات اور اپنے ہر عمل سے ماں باپ کی تعظیم و تکریم کرے اور ہمیشہ ان کی عزت و حرمت کا خیال رکھے۔ (3) ہر جائز کام میں ماں باپ کے حکموں کی فرماں برداری کرے۔ (4) اگر ماں باپ کو کوئی بھی حاجت ہو تو

---

1 ...شرح السنّۃ، کتاب البرّ والصلۃ، باب برّ الوالدین، ۶/۴۲۶، حدیث: ۳۳۱۲

2 ...شعب الایمان، الخامس والخمسون من شعب الایمان...الخ، ۶/۱۸۴، حدیث: ۷۸۵۱

3 ...معجم اوسط، ۱/۶۴۱، حدیث: ۲۲۵۵

جان و مال سے ان کی خدمت کرے۔ (5) اگر ماں باپ اپنی ضرورت سے اولاد کے مال و سامان میں سے کوئی چیز لے لیں تو خبردار خبردار ہرگز ہرگز برا نہ مانیں۔ نہ اظہار ناراضی کریں بلکہ یہ سمجھیں کہ میں اور میرا مال سب ماں باپ ہی کا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حُضورِ انور، بی بی آمنہ کے دلبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص سے یہ فرمایا کہ اَنْتَ وَ مَالُكَ لِاَبِیْكَ یعنی تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔[1] (6) ماں باپ کا انتقال ہو جائے تو اولاد پر ماں باپ کا یہ حق ہے کہ ان کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے رہیں اور اپنی نفلی عبادتوں اور خیرات کا ثواب ان کی روحوں کو پہنچاتے رہیں۔ کھانوں اور شیرینی وغیرہ پر فاتحہ دلا کر ان کی ارواح کو ایصالِ ثواب کرتے رہیں۔ (7) ماں باپ کے ذمہ جو قرض ہو اس کو ادا کریں یا جن کاموں کی وہ وصیت کر گئے ہوں، ان کی وصیتوں پر عمل کریں۔ (8) جن کاموں سے زندگی میں ماں باپ کو تکلیف ہوا کرتی تھی ان کی وفات کے بعد بھی ان کاموں کو نہ کریں کہ اس سے ان کی روحوں کو تکلیف پہنچے گی۔ (9) ماں باپ کے لئے دعائے مغفرت کریں اس سے ماں باپ کی اَرواح کو خوشی ہو گی اور فاتحہ کا ثواب فرشتے نور کی تھالیوں میں رکھ کر ان کے سامنے پیش کریں گے اور ماں باپ خوش ہو کر اپنے بیٹے بیٹیوں کو دعائیں دیں گے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! اسلام کتنا پیارا دین ہے کہ جس نے حقیقی معنٰی میں ماں باپ کے حقوق کے حوالے سے لوگوں میں عقل و شعور

---

1 ...ابن ماجه، كتاب التجارات، باب ماللرجل من مال ولده، ۳/۸۱، حديث: ۲۲۹۲

2 ... جنتی زیور، ص۹۲تا۹۴ ملخصاً

بیدار کیا، اگر اسلام کی جلوہ گری نہ ہوتی تو اس عظیمُ الشّان طریقے سے ان کے حقوق کے تحفظ کی پاسداری کا سبق کون سکھاتا؟ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اسلامی تعلیمات کو عملی طور پر اپناتے ہوئے ماں باپ کی قدر کریں، ان کے حقوق بجالائیں، ان کی ناراضی والے کاموں سے بچیں اور ان کی خدمت کو اپنا معمول بنالیں۔ اللہ کریم ہمیں والدین کا ادب واحترام اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بڑے بھائی کے حوالے سے اسلامی تعلیمات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! والدین کے بعد بہن بھائی کا رشتہ بہت قریبی شمار کیا جاتا ہے۔ والدین کے مرنے کے بعد عُموماً ان کے درمیان تعلُّقات خراب ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ لہٰذا بھائی بہنوں کے درمیان ناراضیوں کا دروازہ بند کرنے کے لئے والدین کے بعد گھر کے افراد میں سے جس شخصیت کے مقام و مرتبے کو اسلام نے شان و شوکت سے نوازا اور جس کے ادب واحترام کا درس دیا ہے وہ ہے بڑا بھائی۔ بڑے بھائی کے مقام کی اَہمیّت کو اُجاگر کرتے ہوئے نبیِّ رحمت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: حَقُّ کَبِیْرِ الْاِخْوَۃِ عَلٰی صَغِیْرِھِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ یعنی بڑے بھائیوں کا حق اپنے چھوٹے بہن بھائیوں پر ایسا ہے جیسا کہ باپ کا حق اپنے بیٹے پر۔ [1]

بڑے بھائی کا مقام اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم ان کا ادب کریں، والِدَین کی

1 ...شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۶/۲۱۰، حدیث: ۷۹۲۹

غیر مَوْجُودگی میں انہیں اپنے والدین کا مرتبہ دیں، انہیں اپنا سرپرست سمجھیں، ان کی غیبت، چُغلی اوران کے مُتعلّق بدگمانیوں سے بچیں۔ حتّی الامکان ان کے اَحْکامات کی تکمیل کریں، ہمیشہ ان سے اچھے تعلُّقات قائم رکھیں اوراگر کبھی ناراضی ہو جائے تو خود بڑھ کر بڑے بھائی سے معافی مانگیں اور انہیں منانے کیلئے جس قدر ممکن ہو کوشش کریں۔

بڑے بھائی سے اچّھا سُلُوک کیجئے

حضرت سَیِّدُنا جَرِیر بن حازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میرا سر میرے ہاتھوں میں ہے، اس کی تعبیر جاننے کیلئے میں نے اپنا یہ خواب حضرت سَیِّدُنا امام اِبْنِ سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو سنایا(جو خوابوں کی تعبیر بتانے میں زبردست مہارت رکھتے تھے) اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں، ارشاد فرمایا: کیا تمہارا کوئی بڑا بھائی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک سے ڈرتے رہو، اس کے ساتھ اچّھا سُلُوک کیا کرو اور اس سے تعلّق توڑنے سے باز رہو۔[1]

بڑے بھائی بہن کا میں کہا مانا کروں ہر دم
کروں ماں باپ کی دن رات خدمت یَارَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۱)

چھوٹوں پر شفقت

یاد رکھئے! اسلام نے جہاں چھوٹوں کو بڑے بھائی کا ادب کرنے کا درس دیا ہے،

1 . . . شعب الایمان، باب فی برالوالدین، ۶/۲۱۰، حدیث: ۷۹۲۸

وہیں بڑوں کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ بھی اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ شَفْقَت و محبّت کا برتاؤ کریں۔ آیئے! بطورِ ترغیب 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: جس کی 3 بیٹیاں یا 3 بہنیں ہوں، یا 2 بیٹیاں یا 2 بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سُلُوک کرے اور ان کے معاملے میں اللہ پاک سے ڈرے تو اس کے لئے جنّت ہے۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی عزّت نہ کرے اور ہمارا حق نہ پہچانے، وہ ہم سے نہیں۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بڑے بہن بھائیوں پر چھوٹوں کے کیا حُقُوق ہیں اور چھوٹوں پر اپنے بڑے بہن بھائیوں کے کیا حُقُوق ہیں؟ آیئے یہ بھی سنتی ہیں

بڑے بہن بھائیوں پر چھوٹوں کے حُقُوق وآداب

بڑے بھائی اور بڑی بہن پر، چھوٹے بھائی بہنوں کے حقوق میں سے ہے کہ

1. والِدَین کی وفات پر چھوٹے بہن بھائیوں کی پرورش کرنا اور ان کی اَچّھی تربِیَت کرنا۔
2. ان کی ضروریاتِ زندگی کو پُورا کرنا اور ہر مُشکِل گھڑی میں ان کا ساتھ دینا اور جتنا ہو سکے ان کی حاجت رَوائی و دِلداری کرنا۔

---

1 . . . ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی النفقۃ علی . . . الخ، ۳/۳۶۷، حدیث: ۱۹۲۳

2 . . . معجم کبیر، ۱۱/۳۵۵، حدیث: ۱۲۲۷۶

3. والِدَین کی حیات میں بھی ان سے شَفْقت و مَحَبَّت سے پیش آنا۔

4. غیبت، چُغلی، بد گُمانی اور حسد عام مُسلمان سے حرام ہے تو ان سے بدرجۂ اَولیٰ ناجائز ہے۔

5. بَتقاضائے بشریت ان سے سرزد ہونے والی خطاؤں کو مُعاف کرنا اور ہمیشہ ان سے نرمی کا برتاؤ کرنا۔

چھوٹے بہن بھائیوں پر بڑوں کے حُقُوق و آداب

اسی طرح چھوٹے بہن بھائیوں پر بڑوں کے یہ حُقُوق و آداب ہیں کہ

1. ان کی عزّت واِحترام کرتے ہوئے ان کے شایانِ شان مرتبہ و مقام دینا۔

2. والِدَین کی غیر مَوْجُودگی میں انہیں والدین کا مرتبہ دینا، ورنہ انہیں اپنا سرپرست ورَہنُما سمجھنا۔

3. حتّی الاِمکان ان کے جائز اَحْکامات پر عمل کی کوشش کرنا۔

4. اپنی طرف سے ہونے والی غلطیوں پر خُود بڑھ کر مُعافی مانگنا۔

5. ان کی دل آزاریوں سے بچنے کی کوشش کرنا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ دینِ اسلام کی خوبصورتی ہے کہ اس نے ہماری ہر معاملے میں رہنمائی فرمائی ہے۔ ابھی ہم نے بڑوں اور چھوٹوں کے ساتھ حسنِ سلوک کے حوالے سے سنا اور بڑوں چھوٹوں کے حقوق کے متعلق بھی سماعت کیا، یقیناً اگر ہم ان باتوں پر عمل کی کوشش کریں گی، تو ان کی برکت سے بہن بھائیوں کے درمیان ہونے والی ناراضیوں اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والی دُوریوں سے کافی

حد تک چھٹکارا مل جائے گا اور بہن بھائیوں کے درمیان محبت والی فضاء قائم ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

رشتے داروں کے حوالے سے اسلامی ضابطۂ حیات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح گھریلو رشتوں کے حوالے سے دینِ اسلام ہماری تربیت و رہنمائی فرماتا اور ایک دوسرے کے حقوق کی رعایت کرنے کا درس دیتا ہے اسی طرح رشتے داروں کے حوالے سے بھی اس مذہب میں ہمارے لئے رہنما اُصول و قوانین موجود ہیں۔ رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سلوک کے حوالے سے اسلام ہمیں کیا حکم فرماتا ہے اور ہمیں ان کے ساتھ کس طرح کا رویہ (Behavior) رکھنا چاہئے۔ آیئے! سنئے اور رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کی بھرپور کوشش کیجئے، چنانچہ پارہ 4 سورۃ النسآء کی پہلی آیتِ مبارکہ میں ارشادِ رحمٰن ہے:

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝ (پ:۴، النساء:۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رِشتوں کا لحاظ رکھو، بے شک اللہ ہر وَقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

تفسیرِ نعیمی میں اس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: مُسلمانوں پر جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ضروری ہے، ایسے ہی اپنے قَرابت داروں کے حق اَدا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ مزید اِرشاد فرماتے ہیں: اپنے عزیزوں، قریبوں پر اچھا سُلُوک بہت ہی مُفید ہے، دُنیا میں بھی، آخرت میں بھی، اس سے زِندگی، موت، آخرت سب سنبھل جاتی ہے۔ (1)

1... تفسیر نعیمی، پ ۴، النساء، تحت الآیۃ: ۱، ۴/ ۴۵۵-۴۵۶ ملتقطا

شَیْخُ الحدیث حضرتِ علّامہ مَولانا عَبدُ المصطفٰے اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دادا، دادی، نانا، نانی، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ وغیرہ کے حقوق بھی ماں باپ ہی کی طرح ہیں۔[1] ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: رشتوں کو کاٹنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، لہٰذا ہر مُسلمان کو ہمیشہ اِس کا خیال رکھنا چاہیے کہ کسی رشتے دار سے تَعَلُّق نہ کاٹے بلکہ ہمیشہ اِس کوشش میں لگا رہے کہ رشتے داروں سے تَعَلُّق قائم رہے اور کبھی بھی رشتہ کٹنے نہ پائے۔ بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ جو رشتے دار ہم سے تَعَلُّق رکھے گا، ہم بھی اُس سے تَعَلُّق رکھیں گے اور جو ہم سے کٹ جائے گا، ہم بھی اُس سے کٹ جائیں گے، یہ کہنا اور یہ طریقہ بھی اِسلام کے خِلاف ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) رشتے داروں کے ساتھ تَعَلُّق کاٹ دینے کی ایک ہی صُورت جائز ہے اور وہ یہ کہ شریعت کے مُعاملے میں تَعَلُّق کاٹ دیا جائے، مثلاً کوئی رشتے دار اگرچہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہو، اگر وہ مُرتَد (یعنی اسلام سے پھر جائے) یا گمراہ و بد دِین ہو جائے تو پھر اُس سے تَعَلُّق کاٹ لینا واجب ہے یا کوئی رشتہ دار کسی گُناہِ کبیرہ میں گرفتار ہے اور منع کرنے پر بھی باز نہیں آتا بلکہ اپنے گُناہِ کبیرہ پر ضِد کرکے اَڑا ہوا ہے تو اُس سے بھی قطعِ تَعَلُّق کرلینا ضروری ہے، کیونکہ اُس کے ساتھ تَعَلُّق رکھنا اور تعاوُن کرنا گویا اُس کے گُناہِ کبیرہ میں شرکت کرنا ہے اور یہ ہرگز ہرگز جائز نہیں۔[2] لیکن اگر یہ اس کے گناہ میں کسی طرح کی معاونت (مدد) نہیں کرتی اور اس کے گناہ کی وجہ سے اس کے اندر گناہوں کی نحوست پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو پھر قطعِ تعلقی کرنا واجب نہیں ہے اور اگر ممکن ہو تو نیکی کی

---

1 . . . جنتی زیور، ص۹۴

2 . . . بہشت کی کنجیاں، ص۱۹۷ ملتقطا وملخصا

دعوت ضرور دیتی رہے تاکہ وہ گناہوں سے باز رہے۔ یاد رہے! شریعتِ مطہرہ نے سب کے حقوق بیان کیے ہیں مگر شریعت کے دائرے کے مطابق، والدین ہوں یا رشتہ دار، بہن بھائی ہوں یا پڑوسی بہر صورت حقوق کی پاسداری اسی صورت میں ہے جب وہ شریعت کے عین مطابق ہو، اگر والدین یا رشتہ دار یا دوست احباب خلافِ شریعت کام کا حکم دیں تو پھر کسی کی اطاعت نہیں کی جائے گی اور نہ رشتہ نبھایا جائے گا بلکہ اللہ پاک اور رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کی جائے گی کیونکہ اللہ پاک کی نافرمانی والے کاموں میں مخلوق میں سے کسی کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ یہ نکتہ ہمیں ہر جگہ پیشِ نظر رکھنا چاہیے اور ہر جگہ اس پر عمل پیرا رہنا ضروری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

معاشرتی اعتبار سے اسلامی رہنمائی کے روشن پہلو

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معاشرے میں انسان کا سب سے زیادہ جن لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے وہ اس کے پڑوسی (Neighbors) ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسلام کا انسانیت پر یہ بہت بڑا فضل و احسان ہے کہ اس نے پڑوسیوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک بجالانے کا حکم فرما کر اپنے ماننے والوں کو ایک دوسرے کی عزت و ناموس کا محافظ بنادیا۔ آیئے! فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی روشنی میں ہم سنتی ہیں کہ اسلام نے پڑوسیوں کے متعلق ہمیں کیا رہنمائی عطا فرمائی ہے اور ہم پر ان کے حقوق کی بجا آوری کس قدر لازم و ضروری ہے: چنانچہ

ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟ یہ کہ جب وہ تم سے مدد

مانگے اس کی مدد کرو، جب قرض مانگے اسے قرض دو، جب محتاج ہو اسے دو، جب بیمار ہو اس کی عیادت کرو، جب اسے خیر پہنچے تو اسے مبارک باد دو، جب مصیبت پہنچے تو اس سے تعزیت کرو، بغیر اس کی اجازت کے اپنی عمارت بلند نہ کرو کہ اس کی ہوا روک دو، اپنی ہانڈی سے اس کو تکلیف نہ دو مگر یہ کہ اس میں سے کچھ اسے بھی دے دو، اگر پھل خریدو تو اس کے لئے بھی بھیجو، اگر بھیجنا (ممکن) نہ ہو تو چھپا کر مکان میں لاؤ اور تمہارے بچے اسے لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی کے بچے کو تکلیف ہوگی۔ (1)

ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! وہ (کامل) مومن نہیں ہوگا، اللہ پاک کی قسم! وہ (کامل) مومن نہیں ہوگا، اللہ پاک کی قسم! وہ (کامل) مومن نہیں ہوگا۔ عرض کی گئی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! کون؟ ارشاد فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف نہ ہو۔ (2)

ایک شخص نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! مجھے ایسا عمل بتایئے کہ جس سے میں جنت میں داخل ہوجاؤں؟ تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نیک بن جاؤ۔ اس نے عرض کی: مجھے اپنے نیک بن جانے کا عِلْم کیسے ہوگا؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے **"پڑوسیوں"** سے پوچھو اگر وہ تمہیں نیک کہیں تو تم نیک ہو اور اگر وہ بُرا کہیں تو تم بُرے ہی ہو۔ (3)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ

---

1 ... شعب الایمان، باب فی اکرام الجار، ۷/۸۳، حدیث: ۹۵۶۰ ملتقطا

2 ... بخاری، کتاب الادب، باب اثم من لایامن جارہ بوائقہ، ۴/۱۰۴، حدیث: ۶۰۱۶

3 ... شعب الایمان، باب فی اکرام الجار، ۷/۸۵، حدیث: ۹۵۶۷

اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی مبارک زندگیاں اسلامی سانچے میں ڈھلی ہوئی ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ حضرات اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہا کرتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب 2 ایمان افروز حکایات ملاحظہ کیجئے! چنانچہ

غریب نواز اور پڑوسیوں کے حقوق

دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"بہتر کون؟"** کے صفحہ نمبر 62 پر ہے کہ حضرتِ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے پڑوسیوں کا بہت خیال رکھا کرتے، ان کی خبر گیری فرماتے، اگر کسی پڑوسی کا انتقال ہو جاتا تو اس کے جنازے کے ساتھ ضرور تشریف لے جاتے، اس کی تدفین کے بعد جب لوگ واپس ہو جاتے تو آپ تنہا اس کی قبر کے پاس تشریف فرما ہو کر اس کے حق میں مغفرت و نجات کی دعا فرماتے نیز اس کے اَہلِ خانہ کو صبر کی تلقین کرتے اور انہیں تسلّی دیا کرتے۔ (1)

پڑوسیوں کے لئے بھی گوشت خریدتے تھے

ایک بزرگ فرماتے ہیں: ہم نے ہمیشہ صوفی بزرگ حضرتِ شیخ ابو عبداللہ محمد عَرَبی فِشْتالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پڑوسیوں سے اُن کی تعریفیں ہی سنی ہیں، آپ کے پڑوسی بہت اچھے الفاظ سے آپ کو یاد کرتے تھے۔ پڑوسیوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب بھی گھر والوں کے لئے گوشت خریدتے تو پڑوسیوں کے لئے بھی خریدتے اور فرماتے تھے: میں اکیلا گوشت پکا کر اپنے پڑوسیوں کو محروم نہیں چھوڑ سکتا۔ (2)

1 . . . بہتر کون، ص ۶۲

2 . . . بہتر کون، ص ۵۵

احکام کے حوالے سے اسلامی ضابطۂ حیات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معاشرے کو فتنہ و فساد اور خون ریزی سے بچانے کے لئے اسلامی نظام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اسلامی احکام برادریوں کے اعتبار سے نہیں بدلتے اور نہ ہی کسی کے رتبے اور مقام کی وجہ سے ان میں تبدیلی ہوتی ہے بلکہ امیر و غریب، گورے کالے، عربی عَجمی سب کے لئے اسلام کے احکام برابر (Equal) ہیں جس کا اندازہ اس روایت سے لگائیے کہ حضرت بی بی عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: قریش ایک مخزومی عورت کے بارے میں بہت ہی پریشان تھے جس نے چوری کی تھی، لوگ کہنے لگے کہ اس بارے میں رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے گفتگو کون کرے؟ بعض آدمیوں نے کہا کہ حضرت سَیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے علاوہ ایسی جُرأت اور کون کر سکتا ہے کیونکہ وہ حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہیتے ہیں۔ جب حضرت سَیِّدُنا اُسامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس بارے میں حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے گفتگو کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم اللہ پاک کی حدود کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: بے شک تم سے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے تھے کہ جب کوئی مالدار چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ اللہ پاک کی قسم! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ [1]

1 … بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ٥٦، ٢/٤٦٨، حدیث: ٣٤٧٥

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ دینِ اسلام کی بہت بڑی خوبی ہے کہ اس میں شرعی سزائیں دینے میں کسی بھی صاحبِ مرتبہ یا مال دار آدمی کی رعایت نہیں کی جاتی، جب شرعی حدود کا معاملہ آجاتا ہے تو امیر و غریب کا فرق کیے بغیر صرف اور صرف اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم دیکھا جاتا ہے اور اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں دینِ اسلام سے سچی پکی محبت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صِلۂ رحمی کے نِکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے صِلۂ رحمی کے بارے میں چند نِکات سُننے کی سعادت حاصِل کرتی ہیں۔

پہلے دو(2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) ہر حُسنِ سُلوک صَدَقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔[1] (2) جس نے والدین سے حُسنِ سُلوک کیا اُسے مُبارَک ہو کہ اللہ پاک نے اُس کی عُمر بڑھادی۔[2] ☆صِلۂ رحم واجِب ہے اور قَطعِ رحم حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[3] ☆رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بَدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آئی تم اس کے پاس چلی گئیں۔ حقیقتاً صِلۂ رحمی یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴

2 . . . مستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب من بر والدیہ . . . الخ، ۵/۲۱۳، حدیث: ۷۳۳۹

3 . . . بہار شریعت، ۳/۵۵۸، حصہ: ۱۶

جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتی ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقوق کی رعایت و لحاظ کرو۔[1] ☆صِلَہ رحمی کی مُختلِف صورتیں ہیں، اُن کو ہَدِیّہ و تحفہ دینا، اُنہیں کسی بات میں تمہاری اِمداد درکار ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی ملاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ ☆محارم رشتے داروں سے ناغہ دے کر ملتی رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے کہ اِس طرح کرنے سے مَحبّت واُلفت زیادہ ہوتی ہے، باقی قَرابَت داروں سے جُمعہ جُمعہ ملتی رہے یا مہینے میں ایک بار۔ ☆حق اور جائز باتوں میں قبیلے اور خاندان والوں کو مُتَّحِد ہونا چاہئے یعنی اگر رشتے دار حق پر ہوں تو دوسروں سے مقابلہ اور اِظہارِ حق میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔ ☆رشتے دار حاجت پیش کرے تو ردّ کر دینا گناہ ہے، جب کوئی رشتے دار حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اس کو رَد کر دینا رِشتہ توڑنا ہے۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور مطالعہ فرمایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۷۸

2 ...کتاب الدرر الحکام، ۱/۳۲۳

بیان:8 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اپنے دل کے اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس (10) رَحمتیں نازِل فرمائے گا، اُس کے دس (10) دَرَجے بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس (10) گناہ مٹا دے گا۔[1]

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

1… سنن کبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ثواب الصلاۃ علی النبی، ۶/۲۱، حدیث: ۹۸۹۲

2… معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج کے بیان میں ہم **"معاشرے کی رسومات"** میں سے چند بُری رسموں کے بارے میں سُنیں گی۔ مصر میں ایک انسانیت سوز رَسم جو کافی عرصے سے جاری تھی۔ وہ رَسم کیا تھی اور کس عظیم ہستی کی کرامت سے اس کا خاتمہ ہوا؟ اس بارے میں سنیں گے۔ ماہِ صفر سے متعلق بہت سی غلط باتیں اور رَسمیں ہمارے معاشرے میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے بارے میں علمائے دین کے بیان کردہ اِرشادات بھی سنیں گی اور یہ بھی سنیں گی کہ آج کل معاشرے میں شادی بیاہ کے موقع پر کون کون سی غیر شرعی رَسومات رائج ہیں، اللہ کرے کہ ہم پورا بیان سننے میں کامیاب ہو جائیں۔ بعض اسلامی بہنیں دورانِ بیان تسبیح کے ذریعے ذکر و درود وغیرہ میں مشغول رہتی ہیں۔ یاد رکھئے! یہ اِس کا موقع نہیں، ہم چُونکہ عِلْمِ دِین سیکھنے

کی نیّت سے یہاں جمع ہوئی ہیں، لہٰذا دورانِ بیان پوری توجہ بیان کی طرف ہی ہونی چاہیے، ویسے عِلمِ دین سیکھنے پر مشتمل بیان سُننا بھی ذِکْرُ اللہ ہی میں شامل ہے۔

رُکے دَرْیا کو جاری کر دیا فاروقِ اعظم نے

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه اپنے رسالے **"کراماتِ فاروقِ اعظم"** میں ایک حکایت نقل فرماتے ہیں: جب مصر فتح ہوا تو ایک روز اہلِ مِصر نے حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے عرض کی: اے امیر! ہمارے دریائے نیل کی ایک رَسْم ہے جب تک اُس کو ادا نہ کیا جائے دریا جاری نہیں رہتا۔ انہوں نے اِسْتِفْسار فرمایا (یعنی سوال کیا): کیا؟ کہا: ہم ایک کنواری لڑکی کو اُس کے والِدَین سے لے کر عُمدہ لباس اور نفیس زیور (Fine Jewellery) سے سجا کر دریائے نیل میں ڈالتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: اسلام میں ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا اور اسلام پُرانی واہیات رَسموں کو مٹاتا ہے۔ پس وہ رَسْم موقوف رکھی (یعنی روک دی) گئی اور دریا کی روانی کم ہوتی گئی، یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں سے چلے جانے کا قَصْد (یعنی ارادہ) کیا، یہ دیکھ کر حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اَمیرُ الْمُؤمنین خلیفۂ ثانی حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خدمت میں تمام واقعہ لکھ بھیجا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جواب میں تحریر فرمایا: تم نے ٹھیک کیا، بے شک اسلام ایسی رسموں کو مٹاتا ہے۔ میرے اس خط میں ایک رُقعہ ہے اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا۔ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس جب اَمیرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا خط پہنچا اور اُنہوں نے وہ رُقعہ اس خط میں سے نکالا تو اُس میں لکھا تھا: (اے دریائے

نیل!) اگر تُو خود جاری ہے تو نہ جاری ہو اور اللہ پاک نے جاری فرمایا تو میں اللہ پاک سے عرض گزار ہوں کہ تجھے جاری فرمادے۔ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے یہ رُقْعہ دَریائے نیل میں ڈالا، ایک رات میں 16 گز پانی بڑھ گیا اور یہ رَسْم مِصر سے بالکل ختم ہو گئی۔ (1)

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے، کایا ہی پلَٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی، سردار کا عالَم کیا ہو گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! کائنات میں اسلامی تعلیمات کا نور پھیلنے سے پہلے کیسی کیسی عجیب وغریب، دردناک اور غیر شرعی رسومات وخُرافات نے مُعاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا، مثلاً جب دریائے نیل خشک ہونے لگتا تو اہلِ مصر کے لوگ ہر سال ایک بے گناہ نوجوان لڑکی کو زیورات سے آراستہ کرکے اُسے دریا کی بھینٹ چڑھاتے یعنی دریا میں ڈال دیا کرتے اور یہ باطل نظریہ قائم کرلیا تھا کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو دریائے نیل خشک (Dry) ہو جائے گا، مگر قربان جائیے! نگاہِ نُبُوّت سے فیض یافتہ، بارگاہِ رِسالت کے تربِیت یافتہ اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر! جن کی بدولت برسا برس سے جاری اس جاہلانہ اور شرمناک رَسْم کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . کرامات فاروق اعظم، ص ۱۲

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح اَہلِ مِصر میں دریائے نیل کو جاری رکھنے کے لئے غَلَط اِعتقاد پر مبنی رسمِ بد جاری تھی اِسی طرح دورِ حاضِر میں بھی بہت سے غَلَط اِعتقادات، تَوَہُّمات، ناجائز رُسومات اور غیر شرعی تہواروں کی تباہ کاریوں نے معاشرے کو شریعت و سنّت سے دور کرکے تباہی کے قریب لاکھڑا کیا ہے۔ آیئے! چند ناجائز رَسومات و تہواروں کے بارے میں سنتی ہیں: چنانچہ

ماہِ صفر سے متعلق پھیلے بے بنیاد خیالات

دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"بدشگونی"** میں ہے کہ نُحوست کے وہمی تصورات کے شکار لوگ ماہِ صفر کو مصیبتوں اور آفتوں کے اُترنے کا مہینا سمجھتے ہیں خصوصاً اس کی ابتدائی تیرہ (13) تاریخیں جنہیں **"تیرہ تیزی"** کہا جاتا ہے بہت منحوس تصوُّر کی جاتی ہیں۔ وہمی لوگوں کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ صفر کے مہینے میں نیا کاروبار شروع نہیں کرنا چاہئے نقصان کا خطرہ ہے، سفر کرنے سے بچنا چاہئے ایکسیڈنٹ (Accident) کا اندیشہ ہے، شادیاں نہ کریں، بچیوں کی رخصتی نہ کریں گھر برباد ہونے کا امکان ہے، ایسے لوگ بڑا کاروباری لین دین نہیں کرتے، گھر سے باہر آمد ورفت میں کمی کر دیتے ہیں، اس گمان کے ساتھ کہ آفات نازل ہورہی ہیں اپنے گھر کے ایک ایک برتن کو اور سامان کو خوب جھاڑتے ہیں، اسی طرح اگر کسی کے گھر میں اس ماہ میں میت ہو جائے تو اسے منحوس سمجھتے ہیں اور اگر اس گھرانے میں اپنے لڑکے یا لڑکی کی نسبت طے ہوئی ہو تو اس کو توڑ دیتے ہیں۔ تیرہ تیزی کے عنوان سے سفید چنے (کابُلی چنے) کی نیاز بھی دی جاتی ہے۔ نیاز فاتحہ کرنا مُستَحَب و باعثِ ثواب ہے

اور ہر طرح کے رزقِ حلال پر ہر ماہ کی ہر تاریخ کو دی جاسکتی ہے لیکن یہ سمجھنا کہ اگر تیرہ تیزی کی فاتحہ نہ دی اور سفید چنے پکا کر تقسیم نہ کئے تو گھر کے کمانے والے افراد کا روزگار متاثر ہوگا، یہ بے بنیاد خیالات ہیں۔

عربوں میں ماہِ صفر کو منحوس سمجھا جاتا تھا

دورِ جاہلیت میں (یعنی اسلام سے پہلے) بھی ماہِ صفر کے بارے میں لوگ اسی قسم کے وہمی خیالات رکھا کرتے تھے کہ اس مہینے میں مصیبتیں اور آفتیں بہت ہوتی ہیں، چنانچہ وہ لوگ ماہِ صفر کے آنے کو منحوس خیال کیا کرتے تھے۔[1]

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سوال ہوا: کیا مُحرم و صفر میں نکاح کرنا منع ہے؟ ارشاد فرمایا: نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں، یہ غلط مشہور ہے۔[2]

صَدرُالشَّریعہ، حضرت علّامہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ماہِ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے، لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصاً ماہِ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ نحس (یعنی نُحوست والی) مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ **"صفر کوئی چیز نہیں۔"**[3] یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غَلَط ہے۔ اسی طرح ذیقعدہ کے مہینہ

---

1 . . . عمدۃ القاری، کتاب الحج، باب التمتع . . . الخ، ۷/۱۱۰، تحت الحدیث: ۱۵۶۴ مفهوما

2 . . . ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۹۵

3 . . . بخاری، کتاب الطب، باب الجذام، ۴/۲۴، حدیث: ۵۷۰۷

کو بھی بہت لوگ بُرا جانتے ہیں اور اس کو خالی کا مہینا کہتے ہیں یہ بھی غَلَط ہے اور ہر ماہ میں 3، 13، 23، 8، 18، 28 (تاریخ) کو منحوس جانتے ہیں یہ بھی لَغْو (یعنی بے کار) بات ہے۔[1]

اصل نحوست تو گناہوں میں ہے

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسلام میں کوئی دن یا کوئی ساعت (وقت) منحوس نہیں ہاں! بعض دن بابرکت ہیں۔[2] تفسیرِ رُوح البیان میں ہے: صفر وغیرہ کسی مہینے یا مخصوص وَقْت کو منحوس سمجھنا دُرُست نہیں، تمام اوقات اللہ کریم کے بنائے ہوئے ہیں اور ان میں انسانوں کے اعمال واقع ہوتے ہیں۔ جس وَقت میں بندۂ مومن اللہ کریم کی اطاعت وبندگی میں مشغول ہو وہ وَقْت مبارک ہے اور جس وَقْت میں اللہ کریم کی نافرمانی کرے وہ وَقْت اس کے لئے منحوس ہے۔ درحقیقت اصل نُحوست تو گناہوں میں ہے۔[3]

دن رات مسلسل ہے گناہوں کا تسلسل   کچھ تم ہی کرو نا یہ نحوست نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۳۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معاشرے کی ناجائز رسومات اور تہواروں میں سے ایک ''بَسَنْت میلا'' بھی ہے۔ یہ تہوار اگرچہ غیر مسلموں کا ایجاد کردہ ہے مگر عِلْمِ دین سے دوری کے باعث مسلمانوں میں بھی اب اس تہوار کو منانے کا رواج زور پکڑتا جارہا

1... بہارِ شریعت، ۳/ ۶۵۹، حصہ: ۱۶
2... مرآۃ المناجیح، ۵/ ۴۸۴
3... **تفسیر روح البیان**، پ: ۱۰، **التوبة، تحت الآية**: ۳۶، ۳/ ۴۲۸

ہے۔ یاد رکھئے! بَسَنْت میلا کثیر برائیوں اور بے حیائی کا مجموعہ، پیسے برباد کرنے کا ذریعہ اور قیمتی جانوں کے ضائع ہونے کا سبب ہے۔

بَسَنْت میلے اور پتنگ بازی کی آفات

شیخِ طریقت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: بَسَنْت میلا یہ ایک گستاخِ رسول کی یادگار ہے اسے جاری کرنے والے مرکھپ کر اپنے کیفرِ کردار کو پہنچ گئے مگر افسوس! صد کروڑ افسوس! اپنی یقینی اور اٹل موت سے غافل مسلمانوں نے اسے جاری رکھنے میں اپنا کردار ادا کیا اور کر رہے ہیں جس کی وجہ سے اب بھی یہ گناہوں بھرا سلسلہ تمام تر ہلاکت خیزیوں کے ساتھ اپنی نحوستیں لُٹا رہا ہے۔ آج مسلمان کہلانے والے "بَسَنْت" کے نام سے غیر مسلموں کے اس تہوار کو فخریہ طور پر بڑی دھوم دھام سے مناتے ہیں جس میں پتنگ بازی کے خوب مقابلے ہوتے ہیں، ایک دوسرے کی ڈَوریں کاٹی اور لوٹی جاتی ہیں، مکانوں کی چھتوں پر ڈیک لگا کر فُحش گانے چلائے جاتے ہیں۔ پتنگ کٹ جانے پر اتنی خوشی منائی جاتی ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے مل کر رَقْص کرتے ہیں، مرد تو مرد خواتین بھی اس کارِ گناہ میں مردوں سے پیچھے رہ جانے کو گویا خلافِ شان خیال کرتی ہیں، بڑے بڑے شہروں میں پہلے ہی سے ہوٹل اور اونچی اونچی عمارتوں کی چھتیں بک ہو جاتی ہیں، جس میں ملک کے طول و عرض سے بے شمار لوگ شریکِ مَعاصی (گناہ) ہوتے ہیں، اَلْغَرَض! بے حیائی و فحاشی اور دیگر گناہوں کا بازار خوب گرم ہوتا ہے کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔

ہر سال اس منحوس تہوار کے باعث بے شمار افراد چھتوں سے گر کر، پتنگ کی

ڈور پھنسنے، بجلی کی تاروں کے گرنے یا مقابلہ بازی کے دوران آپس میں لڑ جھگڑ کر موت کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں، نہ جانے کتنے ہی بچّوں کی شہ رَگیں تیز ڈور سے کٹ جاتی ہیں، بیسیوں افراد ٹانگیں یا بازو تُڑوا کر عمر بھر کے لئے اَپاہج اور والدین اور دیگر اہلِ خانہ کیلئے وبالِ جان بن جاتے ہیں اور کئی ماں باپ اپنے بچّے کو اس منحوس تہوار کی نَذر کر کے پوری زندگی کے لیے دل پر اولاد کی جُدائی کا داغ لیے پھرتے ہیں۔ اہم شخصیتوں کے علاوہ غیر ملکی سفیروں کو بھی مدعُو کر کے پتنگ بازی کے نظارے کی زحمت دی جاتی ہے اور وہ لوگ اس قوم کی ان کارستانیوں (شرارتوں) کو دیکھ کر مسکراتے ہیں کہ اس قوم کا بچّہ بچّہ ہزاروں کا مقروض ہے لیکن یہ قوم اپنے ملک (Country) کو بچانے کے بجائے کروڑوں روپے پتنگ بازی کی نذر کر رہی ہے۔ اَلْغَرَض! نفس و شیطان کی چال میں آکر بے شمار مسلمان اپنا وقت اور پیسہ ضائع کرنے کے ساتھ ساتھ بسا اوقات اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ اللہ پاک سبھی مسلمانوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے اور ان فضول و بیہودہ کاموں سے خود بھی بچنے اور دوسروں کو بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے معاشرے میں منگنی اور شادی کے موقع پر مختلف رسومات ادا کرنے کا بہت زیادہ رواج ہے۔ پھر ہر علاقے، ہر قوم اور ہر خاندان کی اپنی مخصوص رسوم ہوتی ہیں۔ چونکہ یہ رسوم محض عُرف کی بنیاد پر ادا کی جاتی ہیں اور کوئی بھی انہیں فرض وواجب تصور نہیں کرتا لہٰذا جب تک کسی رسم میں

1 . . . یقینِ کامل کی برکتیں، ص ۲۶

کوئی شرعی قباحت (خرابی) نہ پائی جائے اسے حرام وناجائز نہیں کہہ سکتے۔ جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رسوم کی پابندی اسی حد تک کی جاسکتی ہے کہ کسی فعلِ حرام میں مبتلا نہ ہونا پڑے مگر بعض لوگ اس قدر پابندی کرتے ہیں کہ ناجائز فعل کرنا پڑے تو پڑے مگر رسم کا چھوڑنا گوارا نہیں۔ مثلاً لڑکی جوان ہے اور رسوم ادا کرنے کو روپیہ نہیں تو یہ نہ ہوگا کہ رسوم چھوڑ دیں اور نکاح کر دیں کہ سُبُکدوش (آزاد) ہوجائیں اور فتنہ کا دروازہ بند ہو بلکہ سُود جیسی لعنت کو گلے لگانے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں۔[1]

یہ شادی ہوئی یا اعلانِ جنگ؟

مزید فرماتے ہیں: شادی میں ناچ باجے کا ہونا بعض کے نزدیک اتنا ضروری اَمْر (معاملہ) ہے کہ نسبت (یعنی منگنی) کے وقت طے کر لیتے ہیں کہ ناچ گانا ہوگا ورنہ ہم شادی نہ کریں گے۔ لڑکی والا یہ نہیں خیال کرتا کہ بیجا صرف (ضرورت سے زائد خرچ) نہ ہو تو اُسی کی اولاد کے کام آئے گا۔ ایک وقتی خوشی میں یہ سب کچھ کر لیا مگر یہ نہ سمجھا کہ لڑکی جہاں بیاہ کر گئی وہاں تو اب اُس کے بیٹھنے کا بھی ٹھکانا نہ رہا۔ ایک مکان تھا وہ بھی سود میں گیا اب تکلیف ہوئی تو میاں بی بی میں لڑائی ٹھنی اور اس کا سلسلہ دراز ہوا تو اچھی خاصی جنگ قائم ہوگئی، یہ شادی ہوئی یا اعلانِ جنگ۔ ہم نے مانا کہ یہ خوشی کا موقع ہے اور مدت کی آرزو کے بعد یہ دن دیکھنے نصیب ہوئے بے شک خوشی کرو مگر حد سے گزرنا اور حدودِ شرع سے باہر ہوجانا کسی عاقل کا کام نہیں۔[2]

1 . . . بہارِ شریعت ۲/۱۰۴، حصہ: ۷ ماخوذاً

2 . . . بہارِ شریعت، ۲/۱۰۶، حصہ: ۷

گانے باجے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایک تعداد ہے جہاں رواج ہے کہ شادی کے ایام میں رشتہ دار اور محلے کی عورتیں جمع ہو کر ڈھولک بجاتی اور گیت گاتی ہیں، یہ حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام پھر عورتوں کا گانا، مزید یہ کہ عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچانا اور وہ بھی گانے کی۔ جو عورتیں اپنے گھروں میں بات کرتے وقت گھر سے باہر آواز جانے کو معیوب (بُرا) جانتی ہیں ایسے موقعوں پر وہ بھی شریک ہو جاتی ہیں گویا ان کے نزدیک گانا کوئی عیب ہی نہیں، کتنی ہی دور تک آواز جائے کوئی حرج نہیں نیز ایسے گانے میں جوان کنواری لڑکیاں بھی شریک ہوتی ہیں۔ ایسے اشعار پڑھنا یا سننا کس حد تک ان کے دبے ہوئے جوش کو اُبھارے گا اور اخلاق و عادات پر اس کا کہاں تک اثر پڑے گا یہ باتیں ایسی نہیں جن کے سمجھانے کی ضرورت ہو یا ثبوت پیش کرنے کی حاجت ہو۔[1]

مہندی کی رسم

اسی طرح مہندی کی رسم بھی ہے جس میں نوجوان لڑکیاں غیر شرعی لباس پہنے خوب بن سنور کر بے پردہ حالت میں بازاروں اور گلیوں میں سے مہندی کے تھال لئے ہوئے گزرتی ہیں اور پھر دلہن یا دولہا کے گھر جا کر ناچ گانے کی **"پرائیویٹ"** محفل سجاتی ہیں اور طرح طرح کے فتنوں کی پیدائش کا ذریعہ بنتی ہیں۔[2]

1... بہار شریعت، ۲/ ۱۰۵، حصہ: ۷ ماخوذا

2... تربیت اولاد، ص ۳۶

میوزیکل فنکشن

اسی پر بس نہیں بلکہ اب تو باقاعدہ میوزیکل فنکشن کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں سازوآلات کے ساتھ گلوکاروں اور گلوکاراؤں سے اسپیکر (Speaker) پر گانے سنے جاتے ہیں اور طوائفوں کا ناچ دیکھا جاتا ہے اور ہاتھ پیٹ پیٹ کر تالیوں کی صورت میں انہیں "داد" بھی دی جاتی ہے۔ اس قسم کی محافل میں جن فواحش و بدکاریوں اور اخلاق خراب کرنے والی باتوں کا اجتماع ہوتا ہے ان کے بیان کی حاجت نہیں۔ مَعَاذَاللہ! ماں باپ، بیٹا بیٹی، بھائی بہن ایک ساتھ ان خوشیوں میں مگن ہوتے ہیں اور "حیا" دُور کھڑی شرم سے پانی پانی ہو رہی ہوتی ہے۔ ایسی ہی محفلوں کی وجہ سے اکثر نوجوان آوارہ ہو جاتے ہیں اور اپنا دھن دولت برباد کر بیٹھتے ہیں۔[1]

منگنی کی رسم

منگنی شادی کے وعدہ کا نام ہے۔ لیکن اس موقع پر بھی بے ہودہ رسموں کا انعقاد ضروری سمجھا جاتا ہے جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لڑکا خود اپنے ہاتھوں سے اپنی منگیتر کے ہاتھ میں انگوٹھی پہناتا ہے۔[2] مرد کو سر اور داڑھی کے بالوں کے سوا مہندی لگانا ناجائز ہے مگر کچھ دولہے اپنے ہاتھ بلکہ پاؤں کو بھی مہندی سے رنگے ہوئے ہوتے ہیں۔[3] بینڈ باجے والے بلوائے جاتے ہیں جو بارات کی آمد کے موقع پر اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ساز وآلات بجانے کے گناہ کمانے کے ساتھ ساتھ سوئے

1 . . . تربیت اولاد، ص۳۷
2 . . . تربیت اولاد، ص۳۷
3 . . . تربیت اولاد، ص۳۷

ہوئے مسلمانوں اور مریضوں کو اذیت بھی پہنچاتے ہیں۔[1]

دودھ پلائی کی رسم

رخصتی کے موقع پر دُودھ پلائی کی رسم ادا کی جاتی ہے جس میں دولہے کو نامحرم خواتین کے مجمع (Crowd) میں بلایا جاتا ہے۔ اس کے دوست ایسے موقع پر اسے تنہا نہیں چھوڑتے اور اس کے ساتھ ہی تشریف لاتے ہیں۔ پھر کوئی نامحرم نوجوان لڑکی اپنی ہم عمر لڑکیوں کے جھرمٹ میں دولہے کو دودھ کا گلاس پیش کرتی ہے اور پھر ہلہ گلہ ہوتا ہے اور دولہا کے دوست نامحرم عورتوں کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہیں، پھر آخر میں دولہے سے دودھ پلائی کا مطالبہ کیا جاتا ہے جو عموماً اس کی حیثیت سے کئی گنا زائد ہوتی ہے۔[2]

آتش بازی

ناچ باجے آتش بازی حرام ہیں، کون ان کی حرمت سے واقف نہیں مگر بعض لوگ (ان کاموں میں) ایسے منہمک (مشغول) ہوتے ہیں کہ یہ نہ ہوں تو گویا شادی ہی نہ ہوئی بلکہ بعض تو اتنے بے باک ہوتے ہیں کہ اگر شادی میں یہ محرمات (شرعاً ممنوع کام) نہ ہوں تو اسے غمی اور جنازہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک تو گناہ اور شریعت کی مخالفت ہے، دوسرے مال ضائع کرنا، تیسرے تمام تماشائیوں کے گناہ کا یہی سبب ہے اور سب کے مجموعہ کے برابر اس پر گناہ کا بوجھ۔ آتش بازی میں

1 . . . تربیت اولاد، ص ۳۸

2 . . . تربیت اولاد، ص ۳۸

کبھی کپڑے جلتے کبھی کسی کے مکان میں آگ لگ جاتی ہے کوئی جل جاتا ہے۔ مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کرے، اللہ (پاک) ورسولِ (کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی مخالفت سے بچے اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

"ویلنٹائن ڈے" کی خُرافات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معاشرے میں پھیلی ہوئی ناجائز رسومات و تہواروں میں سے ایک **"ویلنٹائن ڈے"** بھی ہے۔بسنت کی طرح یہ بھی غیر مسلموں کے تہواروں میں سے ایک تہوار ہے جو کثیر برائیوں کا مجموعہ ہے۔افسوس! صد کروڑ افسوس! بَسَنْت کی طرح **"ویلنٹائن ڈے"** کے موقع پر بھی بعض نادان لوگ تمام شرعی حُدود کو پامال کرتے ہوئے گناہوں کا بازار خوب گرم کرتے ہیں۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے بے پردگی و بے حیائی کے ساتھ میل ملاپ، تحفے تحائف کے لین دَین سے لے کر فحاشی و عُریانی کی ہر قسم کا مُظاہرہ کھلے عام یا چوری چُھپے جس کا جتنا بس چلتا ہے عام دیکھا سُنا جاتا ہے، گفٹ شاپس (Gift shops) اور پھولوں کی دُکان پر رش میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ان اشیا کو خریدنے والے بھی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہوتی ہیں۔ ویلنٹائن ڈے پر ہوٹلز کی بکنگ عام دنوں کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے۔ مَعَاذَ اللہ! شراب کا بہت زیادہ کاروبار ہوتا ہے جبکہ ساحلِ سمندر پر بے پردگی اور بے حیائی کا ایک نیا سُمندر ہوتا ہے۔

وہ ممالک جہاں غیر مسلم مذہبی اور اخلاقی پابندیوں سے آزاد رہتے ہیں اور بے

1... بہار شریعت، ۲/ ۱۰۶، حصہ:۷ ملتقطا

حیائی کے کاموں کو وہاں ہر طرح کی قانونی چُھوٹ حاصل ہے۔اِس دن کے ہنگامے سے بعض اوقات وہ بھی پریشان ہو جاتے ہیں اور اس کے خلاف بعض اوقات کہیں کہیں سے دَبی دَبی صدائے احتجاج بھی بلند ہوتی رہتی ہے لیکن اِنتہائی دُکھ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اِس دن کو غیر مسلموں کی طرح بے حیائی کے ساتھ منانے والے بہت سے مسلمان بھی اللہ پاک اور اُس کے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کے عطا کردہ پاکیزہ احکامات کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے کھلم کھلا گناہوں کا اِرتکاب کرکے نہ صرف اپنے نامۂ اعمال کی سیاہی میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ مسلم مُعاشرے کی پاکیزگی کو بھی ناپاک وآلُودہ کرتے ہیں۔بد نگاہی، بے پردگی، فَحاشی و عُریانی، اَجنبی لڑکے اور لڑکیوں کا میل ملاپ، ہنسی مذاق، اِس ناجائز تعلُّق کو مضبوط رکھنے کے لئے تحائف کا تبادلہ اور آگے بدکاری تک کی نوبتیں یہ سب وہ باتیں ہیں جو اِس دن زور و شور سے جاری رہتی ہیں۔ اِن شیطانی کاموں کے ناجائز و حرام ہونے میں کسی مسلمان کو بالکل بھی شبہ نہیں ہوسکتا کیونکہ قرآنِ کریم کی روشن آیات اور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کے واضح اِرشادات سے اِن کاموں کی حُرمت ومذمت ثابت ہے۔اِس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اِس طرح کی تمام خُرافات سے بچیں اور اللہ کریم کو راضی کرنے والے کاموں میں لگ جائیں۔ربِّ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

صدقہ مجھے سرکار نواسوں کا عطا ہو　　اغیار کے ٹکڑوں سے شہنشاہ بچالو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم معاشرے کی بُری رَسم ورَواج اور ان کی

تباہ کاریوں کے بارے میں سُن رہی ہیں۔ عموماً بعض نادان خوشی و غمی کے موقع پر غیر شرعی رسومات کرنے اور غیر مسلموں کے تہوار منانے کے حد سے زیادہ شیدائی ہوتے ہیں۔ دنیا اِدھر سے اُدھر ہو جائے، آندھیاں، طوفان، سیلاب یا زلزلے آجائیں، قانون حرکت میں آجائے مگر پھر بھی وہ ان ناجائز رسومات کو ادا کرنے اور غیر مسلموں کے تہواروں کو منانے کے بُرے ارادے سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، بالفرض کوئی ان کی اصلاح کرنے کی کوشش کرے اور انہیں ان خرافات کے دینی و دنیاوی نقصانات بتلائے تو جواب ملتا ہے کہ یہ ہماری خاندانی رسمیں ہیں اور ہمارے باپ دادا کے زمانے سے چلتی آرہی ہیں، لہٰذا ہم ان رسموں کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔ یاد رکھئے! ناجائز رسموں کے لئے خاندان (Family) وغیرہ کے عمل کو دلیل بنالینا ہرگز عقلمندی نہیں بلکہ شریعت کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔

غمی خوشی کی ناجائز رسموں میں مبتلا لوگوں کو نصیحت

تفسیرِ صراط الجنان میں ہے: ان لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہیے جو غمی خوشی کے موقع پر شریعت کے خلاف رسمیں بجالانے اور دیگر اَفعال کرنے پر کوئی شرعی دلیل پیش کرنے کی بجائے یہ کہنے لگتے ہیں کہ ہمارے بڑے بوڑھے عرصۂ دراز سے یہ رسم و کام کرتے چلے آرہے ہیں اور ہمارے خاندان میں شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جو غمی خوشی کے موقع پر ان رسموں اور کاموں کو نہ کرتا ہو، پھر ہم کسی کے کہنے پر ان چیزوں کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں! اگر یہ لوگ اللہ پاک اور اس کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیئے ہوئے احکام کو سامنے رکھ کر اپنے طرزِ عمل پر صحیح

طریقے سے غور کریں تو انہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ ان کی کچھ رسمیں اور افعال شریعت کے سراسر خلاف ہیں اور یہ ان کے کندھوں پر اپنے اور دوسروں کے گناہوں کا بہت بھاری بوجھ ہیں۔[1]

شریعت کے مقابلے میں باپ دادا کی پیروی کرنا کیسا؟

(یاد رکھئے!) گناہ کے کاموں میں باپ دادا کی پیروی ناجائز ہے کہ بحکمِ حدیث اللہ کریم کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔[2]

ہمارے ہاں شادی، مرگ اور دیگر کئی مواقع پر شریعت پر چلنے کا کہا جائے تو لوگ آگے سے یہی باپ دادا، خاندان اور برادری کے رسم و رواج کا عذر پیش کرتے ہیں یہ بھی سراسر غلط و باطل ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ بُروں کی پیروی بُری ہے اور اچھوں کی پیروی اچھی جیسے ہم صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان)، تابعین، ائمہ مجتہدین، اولیا و صالحین (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اجمعین) کی پیروی کرتی ہیں تو یہ بہت اچھی ہے کہ اس کا حکم خود قرآن نے دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور سچوں کے ساتھ ہو۔

(پ۱۱، التوبہ: ۱۱۹)

ہر نماز میں بزرگوں کی پیروی کی دعا مانگنے کا حکم دیا گیا: چنانچہ فرمایا:

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ﴙ تَرجَمۂ کنزالایمان: راستہ اُن کا جن پر تُو نے اِحسان کیا۔

(پ۱، الفاتحہ: ۷)

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۱۹، الشعراء، تحت الآیۃ: ۷۶، ۷/ ۱۰۴

2 ... مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعۃ الامراء... الخ، ص ۷۸۹، حدیث ۴۷۶۵

اللہ کریم ہمیں اچھوں کی پیروی کرنے اور بُروں کی پیروی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے معاشرے میں پائی جانے والی مختلف رسوم اور تہواروں کے بارے میں سنا۔ یاد رکھئے! ہر وہ رَسم اور رواج جو شریعت سے ٹکرائے ہمیں اس سے خود بھی بچنا چاہیے اور اپنے گھر والوں کو بھی بچانا چاہیے۔ اس میں شک نہیں کہ اگر ہم یہ عہد کرلیں کہ ہم اپنے گھر میں اپنے خاندان میں کوئی بھی غیر شرعی رسم و رواج نہیں ہونے دیں گی اور شریعت کے تقاضوں کے مطابق اس کی پوری کوشش بھی کریں تو تمام غیر شرعی رسوم و رواج خود بخود دم توڑ جائیں گے۔ لہٰذا آج سے پختہ ذہن بنائیے کہ آئندہ غیر شرعی رسم و رواج سے بچنے کی پوری کوشش کیا کریں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[2]

---

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۷۰، ۱/۱۷۲ ملتقطا

2 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

بیٹھنے کی چند سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیٹھنے کی چند سنتیں اور آداب سنتی ہیں: ☆ چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے۔ ☆ جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیئے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔[1] قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔[2] ☆ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، مَوْلانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: پیر و استاذ کی نشست پر ان کی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔[3] ☆ جب کبھی اِجتماع یا مَجلِس میں آئیں تو دوسروں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ☆ جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔[4] ☆ مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو اسلامی بہن مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: "**سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ**" ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا

1 . . . ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، ۳۳۸/۴، حدیث: ۴۸۲۱

2 . . . رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص۲۲۹

3 . . . فتاوٰی رضویہ، ۳۲۴/۳۶۹/۲۴

4 . . . جامع صغیر، ص ۴۰، حدیث: ۵۵۴

ہوں۔[1] ☆جب والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312 صفحات)120صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، ۴/۳۴۷، حدیث:۴۸۵۷

بیان:9 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ کریم فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یَومِ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ مُجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (1)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی کوئی کمی سَرورا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...کنز العمال، کتاب الاذکار، قسم الاقوال، ۱/۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴

2...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے بیان میں ہم **"حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امّت کی خصوصیات"** کے بارے میں سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ سب سے پہلے ہم سنیں گی کہ تورات شریف میں اُمّتِ مصطفےٰ کی کن کن خصوصیات (Characteristics) اور فضائل و کمالات کو اُجاگر کیا گیا ہے، جب حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اُمّتِ محبوب کی خصوصیات کا علم ہوا تو انہوں نے کس چیز کی خواہش کا اِظہار کیا، اس خواہش کے بارے میں بھی ہم سنیں گی، اس کے بعد اُمّتِ محبوب کی افضلیت کی وجہ اور اُمّتِ سرکار کے 6 عظیمُ الشّان فضائل بھی بیان ہوں گے، اُمّتِ محبوب کے افراد کے حافظے کس قدر مضبوط ہوتے ہیں اس تعلّق

سے بُزرگوں کے اَقْوال اور حافِظ الْحدیث حضرت سَیِّدُنا امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بے مثال یادداشت کا ایک واقعہ بھی ہم سنیں گی۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔ بعض اسلامی بہنیں دورانِ بیان تسبیح کے ذریعے ذِکرودرود شریف وغیرہ پڑھتی رہتی ہیں۔ یاد رکھئے! یہ اِس کا موقع نہیں ہے، ہم چُونکہ عِلمِ دِین سیکھنے کی نیّت سے یہاں جمع ہوئی ہیں تو دورانِ بیان پوری توجہ بیان کی طرف ہی ہونی چاہئے، کیونکہ عِلمِ دین سیکھنے پر مشتمل بیان سُننا بھی ذِکْرُ اللہ ہی میں شامل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تورات میں امّتِ محمدیہ کے فضائل

دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃُ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب **"اللہ والوں کی باتیں"** جلد 5 صفحہ نمبر 516 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے مولا! میں نے تورات میں ایک ایسی امّت کا ذکر پایا ہے جو سب امّتوں سے بہتر (Better) ہوگی، لوگوں کو بھلائی کا حکم دے گی اور بُرائی سے منع کرے گی، وہ پہلے اور بعد والی تمام کتابوں پر ایمان لائے گی، گمراہوں سے قِتال کرے گی حتّٰی کہ کانے دجّال کو بھی قتل کرے گی۔ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پاک پَرْوَرْدَگار! اسے میری امّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! وہ احمدِ مُجتبٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں نے ایک ایسی اُمّت کا ذکر پایا

جس کے لوگ اللہ پاک کی بہت حمد کریں گے، سورج کا خیال رکھیں گے (یعنی نماز اور روزوں کی وجہ سے ہمیشہ سورج کے طلوع و غروب کا حساب رکھیں گے اور اس کی جنتریاں چھاپا کریں گے۔ اسلامی نمازیں اِفطار سحری تو سورج سے ہیں مگر خود روزے عیدیں حج وغیرہ چاند سے اس لئے مسلمان دونوں کا حساب رکھتے ہیں اور کوئی قوم یہ دونوں کام نہیں کرتی۔)[1] اور جب کسی کام کا ارادہ کریں گے تو کہیں گے: اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہم اس کام کو کریں گے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پَرْوَرْدَگار! اسے میری اُمّت بنا دے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! وہ احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔ حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ربِّ کریم! میں نے تورات میں ایسی اُمّت کا ذکر پایا جن کی دعائیں قبول ہوں گی اور ان کے حق میں دعائیں قبول کی جائیں گی، ان کی سفارش قبول ہو گی اور ان کے حق میں سفارش قبول کی جائے گی۔ یہ کہہ کر حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: الٰہی! تو انہیں میری اُمّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! وہ احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ربِّ کریم! میں نے تورات میں ایسی اُمّت کا ذکر پایا ہے جو بلندی پر چڑھیں گے تو اللہ پاک کی کبریائی بیان کریں گے اور جب کسی وادی میں اُتریں تو اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کریں گے، ان کے لئے پوری زمین پاک ہو گی اور وہ جہاں بھی ہوں ساری زمین ان کے لئے قابلِ نماز ہو گی، وہ

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۸/ ۵ ملتقطا

ناپاکی سے پاکی حاصل کریں گے، جہاں پانی (Water) نہ پائیں گے وہاں مٹی سے پاکی حاصل کرنا ان کے لئے ایسا ہو گا جیسے پانی سے اور بروزِ قیامت وضو کے اثر سے ان کے اعضائے وضو چمکتے ہوں گے۔ یہ کہہ کر حضرت سَیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پَرْوَرْدَگار! تُو انہیں میری اُمّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ احمدِ مُجتبیٰ، محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔ حضرت سَیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے ربِّ کریم! میں نے (تورات میں) ایسی اُمّت کا ذکر پایا ہے کہ جب وہ کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کریں گے تو ان کے لئے ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور جب وہ نیکی کرلیں گے تو ان کی نیکی کو 10 سے 700 گُنا تک بڑھادیا جائے گا اور اگر کسی گناہ کا ارادہ کریں گے تو ان کے لئے کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر گناہ کا اِرتکاب کر بیٹھیں گے تو اُن کے لئے صرف وہی گناہ لکھا جائے گا۔ یہ کہہ کر حضرت سَیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پَرْوَرْدَگار! تُو انہیں میری اُمّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ اَحمدِ مُجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔ حضرت سَیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے اللہ پاک! میں نے ایک اُمّتِ مرحُومہ کا ذکر پایا جو کمزور ہونے کے باوجود کتابُ اللہ کے وارث ہوں گے اور تُو نے انہیں چن لیا ہے، ان میں سے کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہو گا، کوئی درمیانی راہ چلنے والا ہو گا اور کوئی نیکیوں میں سبقت کرنے والا ہو گا، میں نے ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں پایا جس پر رحم نہ کیا گیا ہو۔ یہ کہہ کر حضرت سَیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے پاک پروردگار! تُو انہیں میری اُمّت بنا دے۔ اللہ پاک

نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ احمدِ مُجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔

حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھاتو عرض کی: اے اللہ پاک! ان کے مَصاحِف ان کے سینوں میں (محفوظ) ہوں گے، وہ اَہْلِ جنّت کا سا مختلف (Different) رنگوں کا لباس پہنیں گے اور جہنّم میں ان میں سے وہی شخص داخل ہوگا جو نیکیوں سے اس طرح خالی ہو جیسے پتھر درخت کے پتوں سے خالی ہوتا ہے۔ یہ کہہ کر حضرتِ سَیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پَرْوَرْدَگار! تُو انہیں میری اُمّت بنادے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! وہ احمدِ مُجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت ہے۔ جب حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اس فضیلت سے تعجب ہونے لگا جو اللہ پاک نے سَیِّدُ الْاَنبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کی اُمّت کو عطا فرمائی تو کہنے لگے: کاش! میں حضرت سَیِّدُنا محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَصحاب میں سے ہوتا۔ تو اللہ پاک نے ان کی رضا کے لئے تین آیات نازل فرمائیں:

یٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَیْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَ بِكَلَامِیْ ﳲ فَخُذْ مَاۤ اٰتَیْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ كَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَاؕ سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۴۴، ۱۴۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اے موسیٰ میں نے تجھے لوگوں سے چُن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے تُو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور شکر والوں میں ہو اور ہم نے اس کے لئے تختیوں میں لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل اور فرمایا اے موسیٰ اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا بے حکموں کا گھر۔

وَ مِنۡ قَوۡمِ مُوۡسٰۤی اُمَّۃٌ یَّہۡدُوۡنَ بِالۡحَقِّ وَبِہٖ یَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۵۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ ہے کہ حق کی راہ بتاتا اور اسی سے انصاف کرتا۔

یہ سن کر حضرت سیّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پوری طرح راضی ہو گئے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! سُنا آپ نے! اُمّتِ سرکار کو ربِّ کریم نے دو چار یا پانچ نہیں بلکہ بے شمار فضائل و برکات اور کئی خصوصیات سے نوازا ہے، وہ تورات شریف جسے اللہ پاک نے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل فرمایا اس مقدّس آسمانی کتاب کے اندر بھی اس عظیم اُمّت کے فضائل و کمالات اور شاندار خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے، حتّٰی کہ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو علم ہوا کہ یہ تمام فضائل و کمالات اُمّتِ سرکار کے ہیں تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اس اُمّت کو اپنی اُمّت بنانے کی درخواست کی مگر جب اس کی اجازت نہ ملی تو پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُمَّتِ محبوب میں شامل ہونے کی خواہش کا اِظہار ان الفاظ میں کیا کہ **”کاش! میں حضرت سیّدُنا محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب میں سے ہوتا۔“** اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ احسان ہے کہ اس نے رسولِ کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں ہمیں مسلمان بنایا اور ہمیں رحمتِ کونین، نانائے حَسَنَیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت میں شامل فرما کر ہم پر اتنا بڑا احسان فرمایا ہے کہ اگر ہم اس کے اس احسان پر ساری زندگی بھی اس کا شکر بجالاتی رہیں تب بھی اس کا حق ادا نہ کر پائیں۔

---

1 . . . اللہ والوں کی باتیں، ۵ / ۵۱۶ تا ۵۱۹ ملخصاً و ملتقطاً

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دیوان ”وسائلِ بخشش“ میں لکھتے ہیں کہ

شکر تیرا کہ اُن کی اُمّت میں مجھ کو اے ذُوالجلال رکھا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اُمّتِ سرکار کے افضل ہونے کی وجہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تمام رسولوں کے سردار اور سب سے **افضل** ہیں، بِلا تشبیہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صدقہ میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی اُمّت تمام اُمّتوں سے **افضل**۔[1] **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!** ہم کتنی خوش نصیب ہیں کہ اللہ کریم کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں آیا یقیناً ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں سب سے **افضل** ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت بھی پچھلی تمام اُمّتوں سے **افضل** ہے پارہ 4، سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 110 میں ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِؕ

(پ۴، آلِ عمران: ۱۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

1 . . . بہارِ شریعت، ۱/۵۴، حصہ: ۱

تفسیرِ خازن میں اس آیتِ مُبارکہ کے تحت لکھا ہے: اس اُمّت کو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کی بدولت دیگر تمام اُمّتوں پر فضیلت دی گئی ہے اور اسی سبب سے یہ اُمّت تمام امّتوں میں سب سے بہترین اُمّت ہے، پس ثابت ہوا! اس اُمّت کے بہترین ہونے کی وجہ اس کے افراد کا نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا ہے۔ (1)

اب ہمیں اپنے بارے میں غور کرنا چاہیے کہ کیا ہم نیکی کی دعوت دینے والیاں اور بُرائی سے روکنے والیاں ہیں؟ یاد رہے! اگر ہمارا گمان غالب ہو کہ بُرائی کرنے والی کو بُرائی سے روکیں گی تو وہ بُرائی سے رُک جائے گی تو ہمیں روکنا واجب ہے، نہ روکیں گی تو گناہ گار ہوں گی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کا اِحسان ہے کہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں نصیب ہے، قربان جایئے! اَمیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مبارک سوچ پر! جنہوں نے ایک عظیمُ الشّان **مَدَنی مقصد** ہمیں عطا فرمایا ہے **عاشقانِ رسول** کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی **نمازی بڑھاؤ تحریک** ہے، **کاش!** ہم بھی اِس تحریک کا حصہ بن کر عملی طور پر نیکی کی دعوت دینے والیوں میں شامل ہو جائیں، یہ بہت اچھا ہے کہ ہم زِیادہ سے زِیادہ نیکی کی دعوت کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں، "**نیکی کی دعوت**" عام کرنے کی تو بہت زِیادہ ضرورت ہے، اس کے لیے ہمیں وَقْت کی قربانی دینی ہوگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... تفسیرِ خازن، پ۴، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۱/ ۲۸۹

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اُمّتِ مصطفٰے کے مزید فضائل و کمالات کے بارے میں سنتی ہیں، چنانچہ

اُمّتِ محبوب کے 6 فضائل

مشہور مُفَسّرِ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کردہ آیتِ مُبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے بے شمار فضائل ہیں، یہاں ان میں سے کچھ عرض کئے جاتے ہیں: (1) یہ اُمّت آخر اُمَم ہے، گزشتہ اُمّتوں کے عُیُوب قرآنِ کریم میں بیان ہوئے، جس سے وہ ساری دُنیا میں بدنام ہو گئیں، مگر اِس اُمّت کے بعد نہ کوئی نیا نبی آئے گا، نہ کوئی آسمانی کتاب جس میں اِس کے عُیُوب بیان ہوں، غرضیکہ اس اُمّت کی پردہ پوشی کی گئی۔ (2) پچھلی کُتُب میں اس اُمّت کے اَوصاف کا ذِکر تو تھا ان کے عُیُوب کا تذکرہ نہ تھا جس کے باعث وہ لوگ اس اُمّت میں ہونے کی تمنّا (Wish) کرتے تھے۔ (3) جیسے ربِّ کریم نے دیگر اَنبیائے کرام (عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو نام لے کر پُکارا ہمارے حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اَلْقاب سے، اسی طرح ان کی اُمّتوں کو نَسبی ناموں سے پکارا گیا: (یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ، یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْا) وغیرہ مگر اس اُمّت کو (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا) کے دِلکش و پیارے خطاب سے نوازا گیا۔ (4) پچھلی اُمتیں اپنے نبیوں کے بعد ساری ہی گمراہ ہو جاتی تھیں مگر اِس اُمّت میں تا قیامت ایک فرقہ (سوادِ اعظم یعنی اَہلسنّت وجماعت) حق پر رہے گا۔ (5) اِس اُمّت میں ہمیشہ اَولیاءُ اللہ و عُلَمائے رَبّانی ہوتے رہیں گے، جس درخت کی جڑ ہری رہے اس میں پھل پھول آتے ہی رہتے ہیں۔ (6) یہی اُمّت کل قیامت کے دِن بارگاہِ الٰہی

میں گزشتہ نبیوں کی گواہی دے گی کہ خدایا! انہوں نے اپنی قوموں کو تبلیغ کی تھی۔[1]

اے خدائے دو جہاں احسان تیرا ہے بڑا ۔۔۔ تُو نے پیدا ان کی امّت میں ہمیں فرمایا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۴۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمّتِ سرکار کو ربِّ کریم نے جن خصوصیات سے نوازا ہے ان میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے اس امّت کو حافظے کی مضبوطی کی عَظِیْمُ الشّان نعمت عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ

کم عمری میں علم کا حُصُول

حضرت سَیِّدُنا حسین بن عبدُ الرَّحیم عراقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس اُمّت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ لوگوں نے اپنی کم عمری میں جن علوم پر عبور حاصل کیا، گزشتہ امتیں لمبی عمر ملنے کے باوجود حاصل نہ کر سکیں، یہی وجہ ہے کہ اتنی کم عمری میں اس اُمّت کے مجتہدین پر علوم و معارف کے خزانے کھل گئے۔[2]

حفظ و یادداشت کی صلاحیت

حضرتِ سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ کریم نے اس اُمّت کو حفظ و یادداشت کی وہ صلاحیت عطا فرمائی ہے جو پچھلی اُمّتوں میں سے کسی کو بھی عطا نہیں کی گئی، (حیرت انگیز حافظے کی) اللہ پاک نے اس نعمت کو سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب

1 . . . تفسیر نعیمی، پ ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۴/ ۹۱

2 . . . شرح زرقانی علی المواهب، خصائص امته . . . الخ، ۷/ ۴۷۸

و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے ساتھ خاص فرمایا اور اس کی بدولت اس اُمّت کی عزت افزائی فرمائی۔(1)

آیئے! حُصولِ برکت کے لئے قوتِ حافِظہ کے عظیم جوہر سے مالا مال اور اُمّتِ محبوب کو فیضانِ حدیث سے فیضیاب فرمانے والے ایک عاشقِ رسول بُزرگ کے قوتِ حافِظہ کے بارے میں سُنئے اور جھومئے، چنانچہ

تین لاکھ احادیثِ مبارکہ

نَاصِرُ الحَدِیْث،اَمِیْرُالمُؤمِنِیْن فِی الْحَدِیْث حضرت سَیِّدُنا ابو عَبْدُ اللہ محمد بن اسماعیل بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قوتِ حافظہ بیان کرنے کے لئے یہ بات ہی کافی ہے کہ جس کتاب کو وہ ایک نظر دیکھ لیتے تھے وہ انہیں حفظ ہو جاتی تھی، تحصیلِ علم کے ابتدائی دور میں انہیں ستر ہزار (70000) اَحادیث حفظ تھیں اور بعد میں جا کر یہ عدد تین لاکھ تک پہنچ گیا، جن میں سے ایک لاکھ اَحادیث صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح تھیں، ایک مرتبہ "بلخ" نامی شہر گئے تو وہاں کے لوگوں نے فرمائش کی آپ اپنے شُیوخ سے ایک ایک روایت بیان کریں تو آپ نے ایک ہزار شُیوخ سے ایک ہزار اَحادیث زَبانی بیان کر دیں۔(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمّتِ محبوب کی خصوصیات میں سے ایک بہترین خصوصیت یہ بھی ہے کہ بروزِ قیامت جب پچھلی اُمتیں اپنے نبیوں کو جھٹلائیں

1 . . . شرح زرقانی علی المواہب، خصائص امتہ . . . الخ، ۴۷۸/۷

2 . . . ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۵۹/۱ ملتقطا

گی تو اللہ کریم اُمّتِ سرکار کو یہ شرف عطا فرمائے گا کہ اس دن یہ انبیائے کرام کے حق میں گواہی دے گی، جیسا کہ

نبیوں کے حق میں اُمتِ محبوب کی گواہی

نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کریم قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی اُمّت کو بُلائے گا اور فرمائے گا: تم نے نوح کو کیا جواب دیا تھا؟ وہ کہیں گے: انہوں نے نہ ہمیں کبھی دعوت دی، نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کبھی نصیحت کی اور نہ ہمیں کسی چیز کا حکم دیا اور نہ منع کیا، حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: اے میرے ربّ کریم! میں نے انہیں ایسی دعوت دی جو اوّلین و آخرین سب کو شامل تھی، اللہ کریم فرشتوں سے فرمائے گا: احمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) اور ان کی اُمّت کو بلاؤ، تو سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمّت اس شان سے حاضر ہوں گے کہ ان کا نُور ان کے آگے آگے ہو گا۔ حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت سے کہیں گے: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے اپنی قوم کو اللہ پاک کا پیغام پہنچا دیا تھا اور انہیں سمجھانے کی بہت کوششیں کی تھیں، انہیں پوشیدہ اور علانیہ طور پر دوزخ سے بچانے کی کوششیں کیں لیکن پھر بھی یہ میری دعوت سے دُور بھاگتے رہے۔ تو مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کی اُمّت کہیں گے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے، وہ سب سچ ہے۔ اس پر حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کہے گی: اے احمد: آپ کو اور آپ

کی اُمّت کو اس کا کیا علم؟ہم سب سے پہلی اُمّت ہیں جبکہ آپ اور آپ کی اُمّت سب سے آخر میں تشریف لائے ہیں، تو مکی مدنی سلطان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سورۂ نوح تلاوت فرمائیں گے، جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سورت ختم فرمائیں گے تو آپ کی اُمّت کہے گی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ سچا واقعہ ہے اور اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک اللہ پاک ہی غالب حکمت والا ہے۔(1)

یہ سب اللہ کی عنایت ہے مل گئی مصطفٰے کی اُمّت ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

طاعون اس امّت کے لئے رحمت ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! طاعون ایک جان لیوا وبائی بیماری ہے جس کو ڈاکٹر (پلیگ) Plague کہتے ہیں۔ اس بیماری میں آم کی گٹھلی کے برابر گلٹیاں نکل آتی ہیں۔ جن میں بے پناہ درد اور ناقابلِ برداشت سوزش ہوتی ہے۔ شدید بخار چڑھ جاتا ہے، آنکھیں سرخ ہو کر دردناک جلن سے شعلے کی طرح جلنے لگتی ہیں، (بالآخر) مریض شدتِ درد اور شدید بے چینی و بے قراری میں تڑپ تڑپ کر بہت جلد مر جاتا ہے۔(2)

یاد رہے! طاعون کا یہ تباہ کن مرض پچھلی اُمّتوں کے لئے عذاب مقرر کیا گیا تھا مگر یہ اُمّتِ محبوب کی خصوصیات میں سے ہے کہ اللہ پاک نے اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ

1 . . . مستدرک، کتاب: تواریخ المتقدمین۔۔الخ، شھادة نبینا و امته . . . الخ، ۳/۴۱۴، حدیث: ۴۰۶۶

2 . . . عجائب القرآن، ص۲۶۱

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں اسی مرض کو مسلمانوں کے لئے باعثِ رحمت بنا دیا، چنانچہ

اُمّتِ محمدیہ پر اللہ کریم کا ایک خاص فضل

بُخاری شریف کی حدیثِ پاک میں ہے کہ تمام نبیوں کے سردار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ پاک جس پر چاہتا اسے بھیجتا۔ پھر اللہ کریم نے مؤمنین کے لئے اسے رحمت بنادیا۔ تو جو شخص طاعون پھیلنے کے زمانے میں اپنے شہر میں صبر کے ساتھ طلبِ ثواب کے لئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرا رہے کہ اسے وہی پہنچے گا جو اللہ کریم نے اس کے لئے لکھ دیا ہے تو اس کے لئے شہید کی مثل ثواب ہے۔[1]

حضرت علامہ غلام رسول رَضَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اس اُمّتِ مُحَمَّدِیَہ پر اللہ کریم کی بہت مہربانی ہے کیونکہ جو بیماری دوسری اُمّتوں کے لئے عذاب مقرر کی گئی ہے وہ اس امّت کے لئے اللہ پاک کی رحمت ہے۔ طاعون بنی اسرائیل کے لئے عذاب اور اِس امّت کے لئے رحمت ہے۔[2] دوسرے مقام پر فرمایا: اس اُمّت کے مومنوں کے لئے طاعون کو رحمت کیا ہے اس کا رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ یہ شہید کے ثواب کو شامل ہے اگرچہ صورت کے اعتبار سے سخت تکلیف دہ ہے۔[3]

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ کریم کی رحمت پر قربان کہ اس نے مدینے کے تاجدار، دو

---

1 ... بخاری، کتاب الطب، باب اجر الصابر فی الطاعون، ۴/۳۰ حدیث: ۵۷۳۴

2 ... تفہیم البخاری، ۵/۳۵۵

3 ... تفہیم البخاری، ۸/۸۰۰

عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے لئے طاعون جو پچھلی اُمّتوں کے لئے بطورِ عذاب مقرّر تھا اسے اس اُمّت کے لئے رحمت بنادیا۔ جس سے یہ اندازہ لگانا ذرا بھی مشکل نہیں کہ اللہ پاک اپنے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کی امّت سے کتنی محبّت فرماتا ہے۔ ذرا سوچئے! گناہوں کے ارتکاب کے سبب اگر اس اُمّت کے لئے بھی طاعون کو عذاب بنادیا جاتا تو کس قدر ذلت و رسوائی ہوتی، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ پاک کی نافرمانیوں سے بچیں، خوب خوب نیکیاں بجا لائیں اور سُنّتوں بھری زندگی گزاریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شبِ قدر وہ عظیمُ الشّان رات ہے جس کی اَہَمِّیّت و فضیلت کو مسلمان کا بچہ بچہ جانتا ہے، کیونکہ اِس رات میں قُرآنِ کریم اُتارا گیا، یہ رات ہزار (1000) مہینوں سے افضل ہے، اِس رات کی فضیلت میں قرآنِ کریم کے تیسویں پارے میں ایک مکمل (Complete) سُورت بھی موجود ہے اس کے علاوہ اس رات کے اور بھی بہت سے فضائل و برکات کتابوں میں موجود ہیں۔ یاد رہے! اس اُمّت سے پہلے بھی کئی اُمّتیں آئیں مگر کسی کو بھی یہ عظیمُ الشّان نعمت نہیں ملی مگر ربِّ کریم نے تمام نبیوں کے سردار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امّت کو یہ شرف بخشا کہ اسے شبِ قدر جیسی عظیم الشان اور مبارک رات کا تُحفہ عطا فرمایا، چنانچہ

شبِ قدر عطا کی گئی

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ ہوا، جس نے ایک ہزار ماہ اللہ کریم کی راہ میں لڑائی کی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اس سے بہت تعجب ہوا اور تمنّا کرنے لگے: کاش! ان کے لئے بھی ایسا ممکن ہوتا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے ربِّ کریم! تو نے میری اُمّت کو کم عمر عطا فرمائی اب ان کے اعمال بھی کم ہوں گے۔ تو اللہ کریم نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو شبِ قدر عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم)! شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو میں نے تجھے اور تیری اُمّت کو ہر سال عطا فرمائی ہے۔ یہ رات ماہِ رمضان میں تمہارے لئے اور قیامت تک آنے والے تمہارے اُمّتیوں کے لئے ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! سُنا آپ نے! ہمارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمّت پر کس قدر مہربان ہیں کہ جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا قصہ بیان ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم غمِ اُمّت میں بے قرار ہوگئے اور اسی بے قراری کے عالم میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ الٰہی میں غمِ اُمّت کا اِظہار کیا تو اللہ پاک نے رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لعل صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اُمّت کو شبِ قدر جیسی مبارک نعمت سے سرفراز فرمایا۔ یاد رہے! غمِ اُمّت کا یہ پہلا واقعہ نہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی اُمّت سے اتنی محبّت ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی مواقع پر

1... الروض الفائق، المجلس السابع فی فضائل لیلۃ القدر... الخ، ص ۴۹

گناہگار امّت کو یاد فرمایا: چنانچہ

دنیا میں جَلوہ اَفروز ہوتے ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سَجدہ فرمایا اور ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِی یعنی پَروَرْدَگار! میری اُمّت میرے حوالے فرما۔[1]

امام زُرقانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: "اُس وَقْت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُنگلیوں کو اِس طرح اُٹھائے ہوئے تھے جیسے کوئی گِریہ وزاری کرنے والا اُٹھاتا ہے۔[2]

رَبِّ هَبْ لِی اُمَّتِی کہتے ہوئے پیدا ہوئے حق نے فرمایا کہ بخشا الصَّلٰوۃُ والسَّلام

(قبالۂ بخشش، ص۹۴)

اِسی طرح رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سفرِ مِعراج پر روانگی کے وقت گناہگار اُمّت کو یاد فرما کر آبدیدہ ہوگئے، دیدارِ جمالِ خُداوندی اور خصُوصی نوازشات کے وقت بھی گنہگار اُمّت کو یاد فرمایا۔[3] عُمر بھر (وقتاً فوقتاً) گنہگار اُمّت کے لیے غمگین رہے۔[4] جب قَبر شریف میں اُتارالبِ جاں بخش کو جُنبش تھی، بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان نے کان لگا کر سُنا، آہستہ آہستہ اُمَّتِی (میری اُمّت) فرماتے تھے۔ قِیامت میں بھی اِنہیں کے دامن میں پناہ ملے گی، تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے نَفْسِی نَفْسِی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِی (یعنی آج مجھے اپنی فکر ہے کسی اور کے پاس چلے جاؤ) کہیں گے اور اس غمخوارِ اُمّت کے لب پر یَا رَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِیْ (اے رَبّ! میری اُمّت کو بخش دے) کا شور ہوگا۔[5]

1... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۷۱۲

2... شرح زرقانی علی المواهب، ولادته وعجائب ومارات...الخ، ۱/ ۲۱۱

3... بخاری، کتاب التوحید، باب قوله تعالٰی (وكلم اللّٰه موسىٰ تكليمًا)، ۴/ ۵۸۱، حدیث: ۷۵۱۷ مفهوما

4... مسلم، کتاب الایمان، باب دعاء النبی لامته،...الخ، ص ۱۰۹، حدیث: ۴۹۹ مفهوما

5... مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اهل الجنّة منزلة فیها، ص ۱۰۵، ۱۰۶، حدیث: ۴۸۰ مفهوما

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گناہگار اُمّت سے کتنی مَحَبَّت واُلفت فرماتے ہیں اور آپ کو اپنی اُمّت کا کتنا خیال رہا۔ جبکہ دوسری جانب اگر ہم اس اُمّت کے حالِ زار کا جائزہ لیں تو یہ دل خراش حقیقت(Reality) سامنے آئے گی کہ اُمّتِ مسلمہ کی اکثریت اب اپنے اس محسن و مہربان آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احسانات اور فرامین کو بُھلا کر فرائض و واجبات کی ادائیگی سے غافل ہوکر نفس و شیطان کی پیروی میں مشغول ہے، قرآنِ کریم کے ارشادات کو بُھلا بیٹھی ہے، علم کی اہمیّت سمجھنے سے محروم دکھائی دیتی ہے، اپنے بزرگوں کی تعلیمات کو بالکل فراموش کرچکی ہے، سنّتوں سے منہ موڑ کر فیشن پرستی کی دلدل میں دھنستی جارہی ہے، حقوق اللہ و حقوق العباد کی ادائیگی کی اہمیت سے غافل ہوچکی ہے، قطعِ رِحمی کی آفت میں مبتلا ہے، جبکہ جھوٹ، غیبت، حسد، تکبر، وعدہ خلافی، ظلم، عیب جوئی، والدین کی نافرمانی، بے حیائی اور بے پردگی جیسی کئی تباہ کُن بُرائیوں کا شکار ہے۔ حالانکہ ہمیں تو زیادہ سے زیادہ اپنے کریم آقا کے فرامین پر عمل کرنا چاہیے۔ ان کی پیروی کرنی چاہیے۔ اے کاش کہ ہمیں عمل کی توفیق مل جائے۔ اٰمین

وہی اُمّت خطاؤں میں پڑی ہے رات میں جن کے
لئے رویا کئے مانند شبنم یا رَسُولَ اللّٰہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صفر المظفر کا مبارک مہینا ہمارے درمیان اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے۔ 17 صفر المظفر 1398ھ اُمِّ عطّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کا یوم ہے۔ تو آیئے!

اسی مناسبت سے اُمِّ عطّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کا مختصر تعارف سنتی ہیں:

اُمِّ عطار رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا کا ذِکرِ خیر

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدہ ماجدہ ایک نیک، صالحہ اور پرہیز گار خاتون تھیں۔ شوہر کی وفات کے باوجود سخت ترین معاشی آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خُطوط پر مدنی تربیت کی، جس کا مُنہ بولتا ثُبوت خود امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکت ہے۔ امیرِ اَہلِ سنّت نے ایک بار بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ والدۂ محترمہ کا شروع ہی سے فرائض و واجبات پر عمل کرنے اور کروانے کا اس قدر ذہن تھا کہ چھوٹی عمر ہی سے ہم بہن بھائیوں کو نمازوں کی تلقین فرمانے کے ساتھ سختی سے عمل بھی کرواتیں، بالخُصوص نمازِ فجر کے لئے ہم سب کو لازمی اُٹھاتیں۔ والدۂ ماجدہ کی اس طرح تلقین و مدنی تَرْبِیَت کی بَرَکت سے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری بچپن میں بھی کبھی نمازِ فجر چُھوٹی ہو۔

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: والدۂ محترمہ کا شبِ جُمعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) کو میٹھادر (کراچی) کے علاقے میں اِنتقال ہوا۔ موت کے وَقْت مجھے بہت یاد کر رہی تھیں، ہمشیرہ نے بتایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کلِمہ طَیِّبَہ اور اِستغفار پڑھنے کے بعد زبان بند ہوئی۔ بِالخُصوص غُسل دینے کے بعد چہرہ نہایت ہی رَوشن ہو گیا تھا۔ جس حصّۂ زمین پر رُوح قبض ہوئی، اس سے کئی روز تک خوشبو آتی رہی اور خُصوصاً رات کے جس حصے میں اِنتقال ہوا تھا، اس میں طرح طرح کی خوشبوئیں آتی رہیں۔ سوئم والے دن صبح کے وَقْت چند گُلاب کے پھول لاکر رکھے تھے

جو شام تک تقریباً تر و تازہ رہے جو میں نے اپنے ہاتھ سے والدہ کی قبر پر چڑھائے۔ یقین جانیں اُن میں ایسی عجیب بھینی بھینی خوشبو تھی کہ میں حیران رہ گیا، کبھی گُلاب کے پھولوں میں، میں نے ایسی خوشبو نہیں سُونگھی تھی نہ ابھی تک سونگھی ہے بلکہ گھنٹوں تک وہ خُوشبو میرے ہاتھوں سے بھی آتی رہی۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتی ہوں۔ سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (2)

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اَمیرِ اَہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے لباس پہننے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں: پہلے دو (2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: ☆جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتر کے درمیاں پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے۔ (3) حکیمُ الْاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

---

1 . . . تذکرۂ امیر اہلسنت (قسط 2)، ص ۴۱

2 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

3 . . . معجم اوسط، ۲/۵۹، حدیث: ۲۵۰۴

جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جِنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔(1) ☆جو کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ**۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔(2) ☆جو باوُجُودِ قدرت زَیب وزِینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔(3) ☆لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نَماز قَبول نہیں ہوتی۔ ☆پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنّت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں ☆ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے۔ ☆مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔ ☆**تکبُّر** کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے تکبُّر ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت تھی اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آ گیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صفت ہے۔(4)

1...مرآۃ المناجیح، ۱/۲۶۸

2...شعب الایمان، باب الملابس والاوانی، ۵/۱۸۱، حدیث: ۶۲۸۵

3...ابوداود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ۴/۳۲۶، حدیث: ۴۷۷۸

4...ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، مطلب فی اللبس، ۹/۵۷۹، بہارِ شریعت، ۳/۴۰۹، حصہ: ۱۶

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:10 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے، (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) اور مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے والا۔[1]

شافِعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرُود دافِعِ جُملہ بلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 … البدور السافرة للسيوطی، ص ۱۳۱، حديث: ۳۶۶

2 … معجم کبير، ۱۸۵/۶، حديث: ۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کیئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرور تاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کا ہمارا بیان اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے تصوف کے واقعات پر مشتمل ہو گا، سب سے پہلے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بیعت و خلافت کا ایک دلچسپ واقعہ، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف (Introduction) اور آپ کی سیرت کی چند جھلکیاں بیان ہوں گی، اعلیٰ حضرت کو نماز سے کیسی محبّت تھی، آپ توکّل و قناعت میں کس قدر بلند مقام پر فائز تھے۔ اس تعلّق سے آپ کی سیرت کے کچھ واقعات بھی ہم سنیں گی۔ اللہ کرے کہ ہم دِلجمعی کے ساتھ اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی بیعت و خلافت

دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے **"پیر پر اِعتراض منع ہے"** کے صَفْحہ نمبر **47** پر ہے: اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اکیس (21) سال کی عمر میں اپنے والدِ ماجد رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے ساتھ حضرت سیّد شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سِلسلۂ عالیہ قادِرِیَّہ میں ان سے بیعت کی۔ ان کے مرشِد نے (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو مُرید بنانے کے ساتھ ساتھ) تمام سِلسلوں کی اجازت و خلافت کے ساتھ سندِ حدیث بھی عطا فرمائی۔ حالانکہ حضرت شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ خلافت واجازت کے معاملے میں بڑے محتاط تھے۔ مگر جب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو مرید ہوتے ہی تمام سِلسلوں کی اجازت ملی تو خانقاہ کے ایک خادم سے رہا نہ گیا۔ عرض کی: حُضور! آپ کے خاندان میں تو خلافت بڑی ریاضت اور مجاہدے کے بعد دی جاتی ہے۔ ان کو آپ نے فوراً خلافت عطا فرمادی۔ حضرت شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اس شخص سے ارشاد فرمایا: لوگ گندے دل اور نفس لے کر آتے ہیں، ان کی صفائی پر خاصا وقت لگتا ہے مگر یہ پاکیزہ نفس کے ساتھ آئے تھے۔ صرف نسبت کی ضَرورت تھی، وہ ہم نے عطا کر دی۔ پھر حاضرین (Audience) سے مخاطب ہو کر فرمایا: مجھے مدّت سے ایک فکر پریشان کئے ہوئے تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! وہ آج دور ہو گئی۔ قِیامت میں جب اللہ پاک پوچھے گا کہ **آلِ رسول! ہمارے لئے کیا لایا ہے؟ تو میں اپنے مُرید احمد رضا خان کو پیش کر دوں گا۔** پھر آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو وہ تمام اعمال واشغال عطا فرمادیئے جو خانوادۂ بَرَکاتیہ میں سینہ در سینہ چلے آرہے ہیں۔

جو ہے اللہ کا ولی بے شک عاشقِ صادقِ نبی بے شک
غوثِ اعظم کا جو ہے متوالا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمّم،۵۷٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! ہمارے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تصوف کے کیسے بلند مراتب پر پہنچے ہوئے تھے، حالانکہ 21 سال کی بھری جوانی میں تو اُمیدیں جوان ہوتی ہیں، خواہشات کا ہجوم ہوتا ہے، دنیوی عیش ولذّت سے لطف اندوز ہونے کی تمنا ہوتی ہے، نفس و شیطان پوری طاقت سے انسان کو فکرِ آخرت اور نیک اعمال سے غافل کر کے اُس کی قبر و آخرت کو تباہ کرنے کی کوشش میں ہوتے ہیں، انسان پر مال و دولت جمع کرنے اور بینک بیلنس بڑھانے کا جُنون سوار ہو جاتا ہے، اَلْغَرَض! اس عمر میں انسان عموماً اللہ پاک کی یاد سے غافل ہو ہی جاتا ہے۔ لیکن قربان جائیے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر! جنہوں نے جوانی کی نعمت کی قدر کرتے ہوئے ان تمام بُرائیوں سے اپنے دامن کو پاک وصاف رکھا، بچپن سے ہی زُہد و تقویٰ کو اختیار کیا اور سنّت کے مطابق زندگی گزاری، اسی لیے جب آپ جب اپنا روشن سینہ لے کر حضرت شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہِ مُقدّسہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اپنے نورِ فراست سے آپ کے باطن کو ملاحظہ فرمالیا اور ہاتھوں ہاتھ آپ کو اجازت و خلافت اور سندِ حدیث عطا فرما دی۔ اس تمام انعام واکرام سے نوازنے کے بعد آپ کے پیر و مرشد نے اپنے اس مریدِ کامل کی شان وعظمت کو یوں اُجاگر فرمایا کہ قِیامت میں جب اللہ پاک پوچھے گا کہ **آلِ رسول! ہمارے**

لئے کیا لایا ہے ؟ تو میں اپنے مرید احمد رضا خان کو پیش کر دوں گا۔

بیان کردہ حکایت سے یہ مدنی پھول بھی ملا کہ اگر پیر اپنے کسی مرید کو نوازے تو اس عطا پر اس سے ہرگز کوئی حسد نہ کرے ورنہ اس کا نقصان خود حسد کرنے والے کو اُٹھانا پڑے گا۔ جیسا کہ حضرت امام عبدالوہّاب شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مرید پر لازم ہے کہ جب اس کا مرشد اس کے پیر بھائیوں میں سے کسی ایک کو اس سے آگے بڑھادے (یا کوئی منصب عطا کرے) تو وہ اپنے مرشد کے اَدَب کی وجہ سے اپنے اس پیر بھائی کی خدمت (اور اطاعت) کرے اور حَسَد ہرگز نہ کرے۔ ورنہ اس کے جمے ہوئے پاؤں پھسل جائیں گے اور اسے بڑا نقصان پیش آئے گا۔ لیکن اگر کوئی مرید اپنے پیر بھائیوں سے آگے بڑھنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مرشد کی خوب اطاعت کرے اور اپنے آپ کو ایسی صفات سے آراستہ کرلے جن کے ذریعہ وہ آگے بڑھ جانے کا مستحق ہو جائے اور اس وقت مرشد بھی اِسے اُسی پیر بھائی کی طرح دوسرے پیر بھائیوں سے آگے بڑھادے گا کیونکہ مرشد تو مریدوں کا حاکم اور ان کے درمیان عدل کرنے والا ہوتا ہے اور بہت کم ہے کہ کوئی مرید اس مرض سے بچ جائے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آئیے! اب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف اور آپ کی سیرت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

تعارفِ اعلیٰ حضرت اور سیرتِ رضا کی چند جھلکیاں

☆اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادتِ

1…الانوار القدسیہ، الجزء الثانی، ص ۲۹

باسعادت بریلی شریف میں دس(10) شَوّالُ الْمُکَرَّم 1272ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظُہر مطابق چَودہ(14) جُون 1856ء کو ہوئی۔[1] ☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خاندانی لحاظ سے پٹھان، مسلک کے لحاظ سے حنفی اور طریقت کے لحاظ سے قادِری تھے۔ ☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ ماجد مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دادا مفتی رضا علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔[2] ☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا پیدائشی نام "محمد" ہے۔ ☆والِدہ ماجِدہ "اَمَّن میاں" پکارتی تھیں ☆والدِ ماجد و دیگر رشتے داروں نے "احمد میاں" اور دادا نے "احمد رضا" نام رکھا ☆تاریخی نام "اَلْمُخْتَار" تھا ☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے نام سے پہلے "عبدُ المصطفٰے" لکھا کرتے تھے[3] ☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن ہی سے نہایت ذہین اور سنجیدہ طبیعت کے مالک تھے ☆چھ (6) سال کی ننھی سی عمر میں آپ نے میلادُ النبی کے ایک مجمع میں فصیح عربی زبان میں خطاب فرما کر لوگوں کو حیران کر دیا۔[4] ☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ قہقہہ نہیں لگاتے تھے ☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جماہی آنے پر انگلی دانتوں میں دبا لیتے اور کوئی آواز پیدا نہ ہوتی ☆سمتِ قبلہ کے ادب کی وجہ سے کلی کرتے وقت بایاں ہاتھ داڑھی شریف پر رکھ کر سر جھکا کر پانی منہ سے گراتے ☆قبلہ کی طرف رُخ کر کے کبھی نہ تھوکتے ☆نہ ہی قبلہ کی طرف پائے مبارک دراز کرتے ☆نمازِ پنجگانہ مسجد میں باجماعت ادا کرتے ☆فرض نماز باعمامہ پڑھا کرتے ☆مسواک

1... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۷ تسہیلا

2... فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص۷۶ بتغیر قلیل

3... تجلیات امام احمد رضا، ص۲۱ بتغیر قلیل

4... فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۸۵

کیا کرتے اور سر مبارک میں تیل بھی ڈلواتے ☆آپ کا ظاہر و باطن ایک تھا جو کچھ آپ کے دل میں ہوتا وہی زبان سے ادا فرماتے اور جو کچھ زبان سے فرماتے اُس پر آپ کا عمل ہوتا☆جب کسی سنّی عالم سے ملاقات ہوتی دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے اور اس کی ایسی عزت و قدر کرتے جس کے لائق وہ اپنے کو نہ سمجھتا☆آپ کے دروازے سے کوئی سائل خالی واپس نہ جاتا☆کتبِ احادیث پر دوسری کتاب نہ رکھتے ☆مجلسِ میلاد شریف میں ذکرِ ولادت شریف کے وقت صلوٰۃ و سلام پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے باقی شروع سے آخر تک ادباً دوزانو بیٹھے رہتے[1]☆کسی بھی چیز کے لینے دینے میں سیدھا ہاتھ ہی اِستعمال فرماتے اگر کبھی لینے والے نے اپنا اُلٹا ہاتھ آگے بڑھادیا تو آپ اپنا ہاتھ روک لیتے اور فرماتے کہ سیدھے ہاتھ میں لیجئے کہ اُلٹے ہاتھ میں شیطان لیتا ہے۔[2] ☆آپ کا وصال 25صفر1340ھ 18اکتوبر 1921 میں ہوا۔[3] ☆آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ مَساجِد کا بہت اَدب کرتے ☆مسجد میں داخِل ہوتے ہوئے ہمیشہ دایاں قدم پہلے داخِل فرماتے ☆جبکہ باہر آتے ہوئے پہلے بایاں قدم جوتے کے بالائی حصے پر رکھتے پھر سیدھے پاؤں میں جوتا پہن کر اُلٹے پاؤں میں جوتا پہنتے(تاکہ سُنّت کے مُطابِق عمل ہوجائے) ☆ایک روز نمازِ فجر ادا کرنے کے لیے خلافِ مَعمُول اعلیٰ حَضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کو تھوڑی دیر ہو گئی، نمازیوں کی نگاہیں بار بار گھر کی طرف جارہی تھیں کہ عین اِنتظار میں جلدی جلدی تشریف لائے، اس جلدی کی کیفیت میں اتِّباعِ سنّت کا عالَم یہ

---

1 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۲ - ۱۱۳ ملتقطاً

2 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۰۹

3 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۶۳۱

تھا کہ دروازۂ مسجد کے زینے پر جس وَقْت اُن کا قدم پہنچا تو سیدھا، مسجد کے نئے فرش اور پُرانے فَرش پر قدم پہنچا تو سیدھا، آگے صحنِ مَسجد میں ایک صَف بچھی تھی اُس پر قدم پہنچا تو سیدھا اور اِسی پر بَس نہیں ہر صَف پر پہلے سیدھا ہی قدم رکھا، یہاں تک کہ محراب میں مصلے پر بھی سیدھا قدم ہی پہنچایا۔[1]

اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "وسائلِ بخشش" میں تحریر فرماتے ہیں:

اس کی ہستی میں تھا عمل جوہر سُنّتِ مصطفےٰ کا وہ پیکر
عالِمِ دین، صاحبِ تقویٰ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تصوّف کس چیز کا نام ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شریعت کے بہت بڑے مفتی اور تصوف و طریقت کے ولیِّ کامل تھے۔ یہاں یہ بات یاد رکھئے! **تصوف** اتباعِ شریعت کا نام ہے، **تصوف** گناہوں سے بچنے کا نام ہے، **تصوف** سنّتوں پر عمل پیرا ہونے کا نام ہے، **تصوف** رضائے الٰہی والے کام کرنے کا نام ہے، **تصوف** حُقُوقُ اللہ کی پاسداری کا نام ہے، **تصوف** حقوقُ العباد کی پابندی کا نام ہے، **تصوف** دین پر عمل کا نام ہے، **تصوف** نمازوں کے ساتھ ساتھ اشراق و چاشت اور تہجد کی بھی پابندی کا نام ہے، **تصوف** فرض و واجب اور مُستحب کو اپنانے کا نام ہے، **تصوف**

1 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت ۱۲۰ ابتغیر

مسلمانوں کی پریشانیوں کو حل کرنے کا نام ہے، **تصوف** حُسنِ اَخلاق کا نام ہے، **تصوف** مسلمانوں کی خیر خواہی کا نام ہے، **تصوف** دوسروں کی خدمت کرنے کا نام ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نام کے نہیں بلکہ حقیقی صوفی تھے اور تصوف کی علامات آپ کی ذاتِ پاک میں پورے طور پر پائی جاتی تھیں اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ آپ کے سینے میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سنئے اور اس سے درس حاصل کیجئے، چنانچہ

عیادت کے لئے شہر سے باہر گئے

ایک مرتبہ شیر پور ضلع پیلی بھیت کے دو(2) صاحبان جو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کے بڑے عقیدت مند تھے، اُن کے رشتہ داروں میں کوئی عورت بیمار ہوئیں تو شیر پور سے کچھ لوگ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کو لینے کیلئے آئے اور ساتھ چلنے کیلئے بے حد اصرار کیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ نے ان کے ساتھ چلنے کا وعدہ فرمالیا، اسٹیشن پر بہت سے لوگ اِستقبال کیلئے موجود تھے، آپ کو بڑی شان وشوکت کے ساتھ لے گئے، جیسے ہی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ وہاں پہنچے ایک صاحب تشریف لائے اور عرض کی کہ حضور! آپ شاید ریل (Train) پر سوار ہوئے ہوں (گے) کہ مریضہ کو شفا ہونی شروع ہو گئی۔ اب حضور کے قدم مبارک آگئے ہیں تو بالکل صحت یاب ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللّٰہ! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ نے دو دن قیام فرمایا، اللّٰہ پاک کے فضل و کرم سے مریضہ اچھی ہو گئی، ان لوگوں نے بڑی تعظیم کے ساتھ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کو رخصت کیا۔ (1)

1 . . . فیضان اعلیٰ حضرت، ص ۱۸۳ ملخصا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک باکرامت ولی تھے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دن رات خدمتِ دین میں مشغول رہنے کے باوجود لوگوں کی دِلجوئی میں بھی پیش پیش رہا کرتے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جب بھی کسی سے وعدہ کرتے تو اسے ضرور پورا فرماتے تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مریضوں کی عیادت کرکے سنّت پر عمل کیا کرتے تھے۔ اب ہم اپنا اِحتِساب کریں کہ کیا خدمتِ دین کا ایسا جذبہ ہمارے اندر بھی موجود ہے؟ کیا ہمارے سینے بھی دوسری اسلامی بہنوں کی دلجوئی کے جذبے سے سرشار ہیں؟ کیا ہم بھی وعدے کی پابندی کرتی ہیں؟ کیا ہمیں بھی دوسری اسلامی بہنوں کی عیادت کرنے کی سعادت ملتی ہے؟ اگر نہیں! تو آیئے! نیّت کیجئے کہ اعلیٰ حضرت کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دینِ اسلام کی خوب خوب خدمت کریں گی، دوسری اسلامی بہنوں کی دلجوئی میں پیش پیش رہیں گی، بلاوجہ شرعی کبھی بھی کسی کا دل نہیں دکھائیں گی، جائز وعدہ کریں گی تو اسے ضرور نبھائیں گی، مریضوں (Patients) کی عیادت والی سنّت پر عمل کی بھرپور کوشش کریں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بناوٹی صوفی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فی زمانہ تصوّف کو ایک عجیب رنگ دے دیا گیا ہے، شریعت کی خلاف ورزیوں اور فسق و فجور میں مبتلا لوگ تصوف اور طریقت کی آڑ لے کر عوام کو بیوقوف بنا رہے ہیں۔ یاد رکھئے! تصوّف شریعت کی خلاف ورزی کرنے،

نمازیں چھوڑنے کا نام نہیں، تصوّف منشیات کے نشے میں ڈوب کر طریقت طریقت کی رٹ لگانے، بالوں کے بڑھانے اور رنگ برنگے کپڑے پہننے کا نام نہیں۔

شریعت اور طریقت کا باہمی تعلق

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے یہ سوال ہوا کہ بعض لوگ اپنے آپ کو مَجْذُوب یا فقیر کا نام دے کر، خلافِ شَریعت کاموں کو مَعَاذَ اللہ! اپنے لئے جائز قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ طریقت کا معاملہ ہے، یہ تو فقیری لائن ہے ہر ایک کو سمجھ میں نہیں آسکتی۔ پھر اگر ان سے نماز پڑھنے کو کہا جائے تو مَعَاذَ اللہ! کہتے ہیں کہ یہ ظاہری شریعت، ظاہری لوگوں کے لیے ہے، ہم باطنی اَجسام کے ساتھ خانہ کعبہ یا مدینے میں نماز پڑھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ایسوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ اس سوال کے جواب میں اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:

شریعت چھوڑ کر خلافِ شرع کاموں کو طریقت یا فقیری لائن قرار دینا یا طریقت کو شریعت سے جُدا خیال کرنا گمراہی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شریعت اور طریقت کے باہمی تعلق کو یوں بیان فرماتے ہیں: شریعَت مَنْبَع ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا ہے۔ عُموماً کسی مَنْبَع یعنی پانی نکلنے کی جگہ سے اگر دریا بہتا ہو تو اسے زمینوں کو سیراب کرنے میں مَنْبَع کی حاجت نہیں ہوتی لیکن شریعَت وہ مَنْبَع ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا یعنی طریقت کو ہر آن اس کی حاجت ہے کہ اگر شریعَت کے مَنْبَع سے طریقت کے دریا کا تعلّق ٹوٹ جائے، تو صرف یہی نہیں کہ آئندہ کے لیے اس میں پانی نہیں آئے گا بلکہ یہ تعلّق ٹوٹتے

ہی دریائے طریقت فوراً فنا ہو جائے گا۔[1]

ظاہری اور باطنی شریعت کی حقیقت

صَدْرُ الشَّریعہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: طریقت منافیِ شریعت (یعنی شریعت کے خلاف) نہیں وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے، بعض جاہل مُتَصَوِّف جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ طریقت اور ہے شریعت اور، محض گمراہی ہے اور اس زُعمِ باطل (غَلَط خیال) کے باعث اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کُفر و اِلْحاد (کفر و بے دینی ہے۔) احکامِ شرعیہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو سُبکدوش نہیں ہو سکتا۔ بعض جُہّال جو یہ بک دیتے ہیں کہ شریعت راستہ ہے، راستہ کی حاجت ان کو جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں، ہم تو پہنچ گئے۔ سیّدُ الطائفہ حضرت جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے انہیں فرمایا: صَدَقُوْا لَقَدْ وَصَلُوْا، وَلٰکِنْ اِلٰی اَیْنَ؟ اِلَی النَّارِ وہ سچ کہتے ہیں بیشک پہنچے، مگر کہاں؟ جہنّم کو۔[2] البتہ اگر مَجذوبیت سے عقلِ تکلیفی زائل ہو گئی ہو جیسے غشی والا تو اس سے قلمِ شریعت اُٹھ جائے گا مگر یہ بھی سمجھ لو جو اس قسم کا ہو گا اس کی ایسی باتیں کبھی نہ ہوں گی، شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کرے گا۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تصوّف کا باب نہایت کشادہ ہے، صوفیائے کرام نے تصوف کی مختلف تعریفیں بیان کی ہیں، ایک تعریف یہ بھی ہے کہ

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۵۲۵، تسہیلاً، فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط:10: ولی اللہ کی پہچان، ص ۲۱

2 . . . الیواقیت والجواهر، الفصل الرابع، المبحث السادس والعشرون، ص ۲۰۶ ماخوذاً

3 . . . بہارِ شریعت، ۱/ ۲۶۵، حصہ: ۱

عجز وانکساری اپنانے اور توکُّل و قناعت اختیار کرنے کا نام تصوف ہے۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہمارے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عاجزی و انکساری کے پیکر ہونے کے ساتھ ساتھ توکل و قناعت کی دولت سے مالا مال تھے اور آپ اِنتہائی کم غِذا اِسْتِعْمال فرمایا کرتے تھے، آپ کی عام غِذا چکّی کے پسے ہوئے آٹے کی روٹی اور بکری کا قورمہ تھا، بڑھاپے میں یہ غِذا مزید کم ہو کر فقط ایک پیالی بکری کے گوشت کا شوربا بِغیر مرچ کا اور ایک ڈیڑھ بسکٹ(Biscuit)سُوجی کا تَناوُل فرماتے تھے،اَلْغَرَض! کھانے پینے کے مُعاملے میں آپ نہایت سادہ تھے۔[2] اسی طرح روزہ رکھنا آپ کو بہت پسند تھا، کیسی ہی علالت (بیماری) ہوتی، کتنی ہی نقاہت (کمزوری) ہوتی (ماہِ رمضان کا) روزہ کبھی نہ چھوڑتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بھتیجے اور خلیفہ مَوْلانا حَسْنَیْن رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: روزے کی قَضا کے بارے میں نہ اُن کے کسی بڑے کی زَبانی سُنا نہ کسی برابر والے نے بتایا نہ ہم چھوٹوں نے کبھی ماہِ مُبارَک کا کوئی روزہ قضا کرتے دیکھا۔ بعض مرتبہ ماہِ (رَمَضان) مُبارَک میں بھی عَلالت ہوئی مگر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے روزہ نہ چھوڑا، اگر کسی نے بَاِصرار عَرض بھی کیا کہ ایسی حالت میں روزے سے کمزوری اور بڑھے گی تو اِرشاد فرمایا: مَریض ہوں تو عِلاج نہ کروں ؟لوگ تعجّب سے کہتے تھے کہ روزہ بھی کوئی عِلاج ہے۔ اَرشاد فرمایا: اِکْسِیر عِلاج ہے، میرے آقا مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بتایا ہوا ہے۔ اِرشاد فرماتے ہیں: صُوْمُوا تَصِحُّوا یعنی روزہ رکھو تَنْدُرُست ہو جاؤ گے۔[3]

1 . . . اللہ والوں کی باتیں، ۵/۳۹

2 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۳

3 . . . معجم اوسط، ۶/۱۴۶، حدیث: ۸۳۱۲

جب1339 ہجری کا ماہِ رَمضان مئی، جون 1921 میں پڑا اور مسلسل عَلالت اور شدید کمزوری کے باعِث اعلیٰ حضرت (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) نے اپنے اندر موسمِ گرما میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ پائی تو اپنے حق میں یہ فتویٰ دیا کہ پہاڑ پر سردی ہوتی ہے وہاں روزہ رکھنا ممکن ہے لہٰذا روزہ رکھنے کے لیے وہاں جانا استطاعت کی وجہ سے فَرض ہوگیا۔ پھر آپ روزہ رکھنے کے ارادے سے کوہِ بھوالی ضلع نینی تال تشریف لے گئے۔ (1) اور ایسا بھی نہ تھا کہ روزوں میں پیٹ بھر کر کھانا کھانا آپ کے معمولات میں ہو، عام ایام میں جتنی غذا آپ کھاتے رمضان میں وہ اور کم ہو جاتی تھی۔

روزہ میں ایک وقت کھانا

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت مَوْلانا محمد حُسین مِیر ٹھی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بَیان ہے کہ میں نے رَمَضانُ المبارک کی 20 تاریخ سے اِعتِکاف کیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسجِد میں تشریف لائے تو فرمایا: جی تو چاہتا ہے کہ میں بھی اِعتِکاف کروں، مگر فُرصت نہیں ملتی۔ آخِر 26 رَمَضانُ المُبارَک کو فرمایا: آج سے میں بھی مُعْتَکِف ہی ہو جاؤں۔ حضرت مَوْلانا محمد حُسین مِیر ٹھی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آپ افطار کے بعد صرف پان کھا لیتے اور سَحَر کے وَقْت صِرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرینی اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی، وہ نوش فرمایا کرتے۔ ایک دن میں نے دریافت کیا: حُضُور! فیرینی اور چٹنی کا کیا جوڑ؟ فرمایا: نمک سے کھانا شروع کرنا اور نمک ہی پر خَتْم کرنا سُنّت ہے۔ (2)

1 . . . تجلیاتِ امام احمد رضا، ص ۱۴۳ ماخوذا

2 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۱۴

مصطفےٰ کا وہ لاڈلا پیارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! پیکرِ سنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **میٹھی فیرینی سے قبل اور بعد** اس لئے نمکین چٹنی استعمال فرماتے تھے کہ کھانے کے اوّل آخر نمک استعمال کرنے کی سُنّت ادا ہو جائے۔ کھانے کے اوّل آخر نمک (یا نمکین) کھانے سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ستر (70) بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔[1] ہمیں بھی غور کرنا چاہیے کہ ہم کیوں پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں سے منہ موڑے بیٹھی ہیں؟ **ایک دور تھا کہ جب** کھڑے ہو کر کھانا یا کھلانا بہت ہی بُرا سمجھا جاتا تھا مگر اب ایسا کرنا گویا ایک فیشن بنتا جارہا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** اُلٹے ہاتھ سے کھانے پینے کو عیب شمار کیا جاتا تھا اور فوراً اِصلاح کی جاتی تھی جبکہ آج الٹے ہاتھ سے کھانا کھانے کو **"بچپن کی عادت"** کہہ کر ٹال دیا جاتا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** ایک ایک لقمے کی قدر کی جاتی اور برتن کو صاف کرکے کھانے کو ضائع ہونے سے بچایا جاتا تھا مگر اب بہت سا کھانا جان بوجھ کر یا عدمِ توجہی سے ضائع کر دیا جاتا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** مسلمان کا بچّہ بچّہ سُنّتوں کا شیدائی ہوا کرتا تھا مگر اب سُنّتوں پر عمل کا جذبہ ختم ہوتا جارہا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** ناجائز فیشن کرنے کو ہر کوئی بُرا سمجھتا تھا مگر اب اس کو باعثِ فخر سمجھا جاتا ہے، **ایک دور تھا کہ جب** سُنّتیں اپنانے والوں کو ہر جگہ عزت دی جاتی تھی مگر اب پابندِ سنّت

1 . . . فیضانِ سنّت، ص۶۵۹

اسلامی بہنوں اور اسلامی بھائیوں کو طرح طرح سے ستایا جاتا، جی بھر کر ان کا مذاق اڑایا جاتا، ان کا دل دکھایا جاتا اور انہیں عجیب و غریب القابات سے نوازا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صوفیائے کرام شریعت کی پیروی کرنے والے، خواہشاتِ نفس کو مٹانے والے، فرائض و واجبات کی پابندی کرنے والے اور عشقِ رسول کو اپنے سینے میں بسانے والے ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایسے صوفی تھے جن میں یہ تمام خوبیاں پائی جاتی تھیں اور آپ فرائض و واجبات کی پابندی کا خوب اہتمام فرماتے تھے۔ آیئے! اس ضمن میں دو ایمان افروز واقعات سنتی ہیں: چنانچہ

سفر و حضر میں نمازِ باجماعت کا اہتمام

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سفر و حضر، صحت و علالت ہر حال میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری خیال فرماتے تھے۔ آپ کے معمولات میں تھا کہ کہیں سفر کرنا ہوتا تو پہلے سے تفتیش کرواتے کہ نماز کا وقت کہاں درپیش ہو گا۔ اگر اسٹیشن پر وقت بنتا تو ٹھیک ورنہ گاڑی بدل دیا کرتے تھے یا نمازِ باجماعت کے لیے کسی اسٹیشن (Station) پر اُتر جاتے اور اُس گاڑی کو چھوڑ دیتے پھر نمازِ باجماعت ادا کرنے کے بعد جو گاڑی ملتی بقیہ سفر اُس سے پورا فرماتے۔ (1)

نماز سے محبّت کا عالَم

ایک دفعہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاؤں کا انگوٹھا پک گیا، اُن کے خاص طبیب

1 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ۱۳۶

نے اِس انگوٹھے کا آپریشن کیا، پٹی باندھنے کے بعد انہوں نے عرض کی: حضور اگر حرکت نہ کریں گے تو یہ زخم دس بارہ روز میں ٹھیک ہوجائے گا ورنہ زیادہ وقت لگے گا وہ یہ کہہ کر چلے گئے، یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ مسجد کی حاضری اور جماعت کی پابندی ترک کردی جائے۔ جب ظہر کا وقت آیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وضو کیا کھڑے نہ ہو سکتے تھے تو بیٹھ کر باہر دروازے تک آگئے لوگوں نے کُرسی پر بٹھا کر مسجد میں پہنچادیا اور اسی وقت اہلِ محلہ اور خاندان والوں نے یہ طے کیا کہ ہر اذان کے بعد ہم سب میں سے چار مضبوط آدمی کرسی لے کر حاضر ہو جایا کریں گے اور پلنگ سے ہی کرسی پر بٹھا کر مسجد کی محراب کے قریب بٹھادیا کریں گے۔ یہ سلسلہ تقریباً ایک ماہ تک بڑی پابندی سے چلتا رہا جب زخم اچھا ہوگیا اور آپ خود چلنے کے قابل ہوگئے تو یہ سلسلہ ختم ہوا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نماز تو نماز ہے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی جماعت کا ترک بھی بلا عُذرِ شرعی شاید کسی صاحب کو یاد نہ ہو گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو نمازِ باجماعت سے کیسی مَحَبَّت تھی کہ کسی حال میں جماعت چھوڑنا گوارا نہ تھا، نمازِ باجماعت سے آپ کی مَحَبَّت کا عالم تو دیکھئے کہ پاؤں میں شدید زخم کے سبب چلنے میں دُشواری ہے لیکن پھر بھی مسجد میں جا کر نمازِ باجماعت ادا فرما رہے ہیں۔ بیان کردہ واقعات میں ان اسلامی بہنوں کے لئے عبرت کے مدنی پھول موجود ہیں جو نماز کے اوقات میں فضول باتوں یا فضول کاموں میں مشغول رہتی ہیں اور نماز چھوڑ دیتی ہیں۔

1 . . . فیضانِ اعلیٰ حضرت، ۱۳۶ ملتقطا

تقسیمِ رَسائل کی دُھومیں مچایئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مسلمانوں کو نیک نمازی بنانے کے لیے مختلف طریقوں سے نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ دلاتے رہتے ہیں ان میں سے ایک طریقہ تقسیمِ رسائل بھی ہے۔ اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اکثر و بیشتر رسائل تقسیم کرنے کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف "نیکی کی دعوت" میں فرماتے ہیں: جن جن اسلامی بہنوں سے بن پڑے ایک "مَدَنی بیگ" خریدلیں اور اُس میں حسبِ توفیق مکتبۃُ المدینہ کے رسائل رکھیں۔ بے شک سارا دن نہ سَہی صِرف حسبِ موقع وہ مدنی بیگ اپنے ساتھ ہو اور رسائل دوسروں کو تُحفَۃً پیش کئے جائیں۔ موقع کی مناسبت سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض کو صرف پڑھنے کیلئے دیں، جب وہ پڑھ کر لوٹا دیں تو دوسرا رسالہ پیش کریں۔ یوں کرنے سے آپ بے اندازہ ثواب کما سکتی ہیں مگر یہ سب کچھ اپنی جیبِ خاص سے ہو اِس کیلئے چندہ نہ کیا جائے۔ نیز جشنِ ولادت کے موقع پر یا اپنے مرحوم عزیزوں کے ایصالِ ثواب کیلئے مختلف اوقات میں تقسیمِ رسائل کی ترکیب بھی فرمایئے۔ درس و اجتماعات اور مدنی مشوروں میں اور ایصالِ ثواب کی مجالس میں مکتبۃُ المدینہ کے مَدَنی رسائل تقسیم فرما کر خوب خوب نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمایئے۔ (1)

رسائل تقسیم کرنے والیوں کیلئے اَمیرِ اَہلِ سنّت کتنی پیاری دعا فرماتے ہیں کہ:

ہر مہینے جو کوئی بارہ رسالے بانٹ دے — اِن شَآءَ اللّٰہ دو جہاں میں اُس کا بیڑا پار ہے

(فیضانِ سنت ص ۲۷۲)

---

1 . . . نیکی کی دعوت، ص ۶۲ بتصرف قلیل

ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی ترغیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بہنوں کے لیے ہونے والے سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی خوب خوب بہاریں ہیں، اجتماع میں شرکت کی برکت سے جہاں کثیر اسلامی بہنوں کو توبہ کی توفیق ملی اور وہ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیک بن گئیں وہیں بعض اوقات ربِّ کائنات کی عنایات سے ایمان افروز کَرِشمات کا بھی ظُہُور ہوتا ہے مثلاً مریضوں کو شفا ملی، بے اولادوں کو اولاد نصیب ہوئی، آسیب زدہ کو خلاصی ملی، وغیرھا۔ پاکستان کے بے شمار شہروں اور دُنیا میں مُتَعَدَّد مقامات پر اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات ہوتے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اِجتماع میں کیا ہوتا ہے؟

یہ سُنّتوں بھرے اجتماعات تِلاوتِ قرآن، نعتِ رَحْمَتِ عَالَمِیَّان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنّتوں بھرے بیان، رِقّت انگیز دُعاؤں، ذِکر و دُرُود، صلوٰۃ و سَلام کے مَدَنی پھولوں اور عِلْمِ دِین کے گُلدَستوں سے سجے ہوئے ہوتے ہیں اور یقیناً اس طرح کے اِجتماعات میں شِرکَت کثیر اَجر و ثَواب اور بَرکات کے حُصول کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ

پاکیزہ باتیں چننے والے

رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: قِیامت کے دِن کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ انبیا ہوں گے نہ شُہَدا، (مگر) ان کے چہروں کا نُور دیکھنے والوں کی نِگاہوں کو خیرہ (یعنی چکا چوند) کرتا ہوگا۔ انبیا و شُہَدا ان کے مقام اور قُربِ الٰہی کو دیکھ کر اظہارِ مَسَرَّت فرمائیں گے۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے کسی صَحابی نے

عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کون (خوش نصیب) ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ مختلف قبائل اور بستیوں کے لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) اللہ کریم کی یاد کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے تھے اور پاکیزہ باتیں اس طرح چُنتے تھے جس طرح کھجور کھانے والا بہترین کھجوریں چُنتا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ نیک اجتماعات میں شرکت کرنے کی کتنی بڑی فضلیت ہے لہٰذا نیّت کیجئے کہ نہ صرف خود اِجتماع میں شرکت کریں گی بلکہ دوسری اسلامی بہنوں کو بھی شرکت کروائیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! 20 صَفَرُ الْمُظَفَّر کو حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری کا عرس شریف منایا جاتا ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے داتا حضور سیّد علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف سنتی ہیں:

وِلادت وسِلسلۂ نسب

حُضُور سیّد داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وِلادَتِ با سَعادَت کم وبیش 400 ؁ھ میں غَزنی شہر (City) میں ہُوئی۔ کچھ عَرصے بعد آپ کا خاندان محلہ ہَجْویر آ گیا، اِسی نِسبَت سے آپ ہَجْویری کہلاتے ہیں۔ آپ کا نام **"عَلی"** والِد کا نام **"عثمان"** ہے۔ آپ کا سِلسِلۂ نَسَب چھ (6) واسِطوں سے سَیِّدُ الشُّھَدا، راکِبِ دوشِ مُصْطَفٰے، حضرت سَیِّدُنا امامِ حَسَنِ مُجْتَبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے جاملتا ہے۔ آپ کی کُنْیَت **"اَبُوالْحَسَن"** ہے۔[2]

1 . . . الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی حضور مجالس الذکر الخ، ۲/۲۵۲، حدیث: ۱۱

2 . . . فیضانِ داتا علی ہجویری، ص ۷ بتغیر قلیل

مَشہور و مَعرُوف لَقَب **"گَنْج بَخْش"** اور **"داتا صاحب"** ہے۔

آپ بہت بڑے عالِمِ دین، شیخِ طریقت، عبادت گزار اور متقی بزرگ تھے، آپ کی کتاب کَشْفُ الْمَحْجُوْب دنیا بھر میں مشہور ہے۔ آپ کا وصالِ پُرملال 20 صَفَرُ الْمُظَفَّر 425ھ کو لاہور (پاکستان) کی سرزمین پر ہوا اور یہیں پر آپ کا مزار شریف واقع ہے جو دعاؤں کی قبولیت کا مرکز ہے۔ داتا صاحب کی سیرتِ مبارکہ کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ **"فیضانِ داتا علی ہجویری"** کا مُطالَعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نام رکھنے کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے نام رکھنے کے چند آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔[1] (2) ارشاد فرمایا: انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ناموں پر نام رکھو۔[2] ☆ بچّے کی کُنیت رکھنا جائز ہے اور حُصُولِ برکت کے لئے بُزرگوں کی نسبت سے کُنیت رکھنا بہتر ہے، مثلاً ابوتُراب (یہ حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کُنیت ہے) وغیرہ[3] ☆ عَبدُ المصطفیٰ، عَبدُ النَّبی اور عَبدُ الرَّسول نام رکھنا بالکل جائز ہے کہ اس سے شرفِ نسبت مقصود ہے۔ عبد کے دو معانی ہیں، بندہ اور غلام، اس لئے یہ

1 . . . ابو داود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۴۸

2 . . . ابو داود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۵۰

3 . . . بہار شریعت، ۳/۶۰۳، حصہ ۱۶ ملخصاً

نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسین وغیرہ نام رکھنا جن میں غلام کی نسبت انبیاوصالحین کی طرف کی گئی ہو، بالکل جائز ہے۔[1] ☆ محمد بخش، احمد بخش، پیر بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام رکھنا جس میں نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملایا گیا ہو، بالکل جائز ہے (کہ اصل دینے والا صرف اور صرف اللہ پاک ہی ہے، اللہ پاک جسے چاہے اختیار دے تو اللہ پاک کے اختیار دینے سے ہی کوئی نبی، ولی دے سکتا ہے)۔[2] ☆ طٰہٰ، یٰسین نام نہ رکھے جائیں کہ یہ الفاظ مُقَطَّعَاتِ قرآنیہ میں سے ہیں جن کے معانی معلوم نہیں۔[3] ☆ جو نام بُرے ہوں اُنہیں بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1. . . . بہارِ شریعت، ۳/ ۶۰۴، حصہ: ۱۶ ماخوذا
2. . . . بہارِ شریعت، ۳/ ۶۰۴، حصہ: ۱۶
3. . . . بہارِ شریعت، ۳/ ۶۰۵، حصہ: ۱۶
4. . . . بہارِ شریعت، ۳/ ۶۰۳، حصہ: ۱۶

بیان:11 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

کعبہ کے بَدْرُ الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شَمْسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۹۵/۳، حدیث: ۲۹۵۱

2...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج جو بیان ہم سنیں گی اس کا عنوان ہے **"تبرکات کی برکتیں"** جس میں ہم تبرکات اور اس کے ثبوت میں دو (2) قرآنی واقعات سنیں گی، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نبیِّ اکرم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقدّس تبرُّکات کی کیسی تعظیم کیا کرتے اس تعلق سے کچھ واقعات بھی سنیں گی۔ تبرُّکات کی تعظیم سے کیا کیا فائدے ہوتے ہیں اور تبرُّکات کی بے ادبی سے کیا نقصانات ہوتے ہیں یہ بھی سنیں گی۔ ضمناً کئی مدنی پھولوں کی مدنی مہک سے دل و دماغ کو معطّر کریں گی۔ اللہ کرے کہ ہم سارا بیان توجہ کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

قحط سالی سے نجات مل گئی!

حضرتِ شیخ عبدُ الحق محدِّثِ دہلوی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سخت قحط سالی ہوئی، لوگوں کی بہت دعاؤں کے باوجود بارش نہ ہوئی، حضرتِ سیِّدنا بابا نظامُ الدّین اولیا رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے اپنی امّی جان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا کے کپڑے کا ایک دھاگا ہاتھ میں لے کر عرض کی: اے اللہ پاک! یہ اُس خاتون کے دامن کا دھاگا ہے جس پر کبھی کسی نامحرم کی نظر نہ پڑی، میرے مولیٰ! اسی کے صدقے رحمت کی برکھا (بارش) برسا دے! ابھی دعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ رحمت کے بادل گھر گئے اور رِم جِھم رِم جِھم بارش شروع ہو گئی۔[1]

تبرُّکات کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ بُزرگوں سے نسبت رکھنے والے لباس کے ایک دھاگے کی بھی کتنی شان ہے کہ اسے ہاتھ میں رکھ کر مانگی گئی دعا قبول ہو گئی۔ اللہ پاک نے اپنے نیک بندوں کو ایسی برکتوں سے نوازا ہوتا ہے کہ جو چیزیں ان سے **منسوب** ہو جائیں وہ بھی بابرکت ہو جاتی ہیں۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیائے عظام رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے **منسوب** چیزیں بڑی بابرکت اور فیض رساں ہوتی ہیں۔

تبرُّک کسے کہتے ہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تبرُّک کہتے کسے ہیں؟ تو یاد رکھیں کہ اس

1 . . . اخبار الاخیار، ص ۲۹۴

سے مراد بُزرگانِ دین کی وہ چیزیں ہیں جو برکت کے طور پر رکھی جائیں۔[1] پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسم سے مَسّ (Touch) ہونے والی اور نسبت رکھنے والی ہر ہر چیز بھی مُتَبَرَّک ہے، اسی طرح صحابۂ کرام و بُزرگانِ دین رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مبارک اَجسام سے چھو جانے والی (اور نسبت رکھنے والی) ہر چیز بھی مُتَبَرَّک ہے۔[2] ہمیں ہر اس چیز کا ادب واحترام کرنا چاہیے جسے بُزرگوں سے نسبت ہوجائے۔ ان کے موئے مبارک، قمیص، جبہ، دستار، پیالہ اَلْغَرَض! ان سے نسبت رکھنے والا کوئی تنکا ہو یا لباس کا دھاگا ہو اس کا ادب و احترام کرنے سے بھی اِنْ شَآءَ اللہ برکتیں نصیب ہوں گی۔

فیض پانے کیلئے کامل اعتماد شرط ہے

تبرُّکات سے فیض پانے کیلئے اِعتِقاد پکّا ہونا چاہئے، ڈِھلمِل یقین (یعنی کچا یقین) نہ ہو، مثلاً یہ سوچنا کہ موئے مبارک سے برکتیں ملتی ہیں یا نہیں ملتی۔ زَم زَم پینے سے بیماریاں دُور ہوتی ہیں یا نہیں، تعویذات سے مشکلات حل ہوتی ہیں یا نہیں وغیرہ۔ اس طرح کے کچے اور مشکوک خیالات سے فائدہ نہیں ہوتا۔ فیض پانے کے لیے پختہ اعتقاد شرط ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ فیض ملنے میں وقت کی کوئی قید نہیں ہوتی، اپنا اپنا مقدَّر ہوتا ہے کسی کو فوراً فیض مل جاتا ہے کسی کا برسوں تک کام نہیں ہوتا۔ کام ہو یا نہ ہو "یک در گیر و مُحکَم گیر یعنی ایک دروازہ پکڑ اور مضبوطی کے ساتھ پکڑ" کے

1 . . . تبرکات کا ثبوت، ص ۲ بتغیر

2 . . . تبرکات کا ثبوت، ص ۳-۴ ملتقطا

مِصداق بنے رہنا چاہئے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ! کبھی نہ کبھی نظرِ کرم ضرور ہوگی اور سوئی ہوئی قسمت جاگ جائے گی اور دنیا و آخرت میں بگڑی سنور جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تبرکات سے برکتیں ملتی، مشکلات دور ہوتی اور مصیبتیں ٹلتی ہیں یہ عقیدہ رکھنا کوئی نئی بات نہیں ہے، قرآنِ پاک کی کئی آیات میں تبرکات کی اہمیت اور پچھلی اُمّتوں کے تبرکات سے فیض پانے کے واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ تابوتِ سکینہ سے بنی اسرائیل کا برکتیں لینا، محرابِ مریم میں حضرت سیِّدنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کا دعا مانگنا اور اس کا قبول ہونا۔ تبرکات سے برکتیں پانے کے یہ وہ واقعات ہیں جو قرآنِ پاک میں بڑی تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ آیئے تبرکات کی برکتیں ملنے سے متعلق دو قرآنی واقعات سنتی ہیں: چنانچہ

قمیصِ یوسف سے شفا ملنا

سورۂ یوسف میں اللہ پاک کے نبی حضرت سیِّدنا یعقوب اور حضرت سیِّدنا یوسف عَلَیْہِمَا السَّلَام کا طویل واقعہ بیان ہوا ہے، جب حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کے سوتیلے بھائیوں نے دھوکے سے کنویں میں ڈال دیا اور کچھ تاجر انہیں کنویں سے نکال کر مصر لے گئے اور وہاں بیچ دیا، حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اپنے بیٹے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی جدائی سے بڑے غمگین ہوئے اور اس غم میں آنسو بہا بہا کر آنکھوں کی روشنی ختم کر بیٹھے، کئی سال بعد جب حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے بھائیوں کے ذریعے والدِ محترم کی بصارت کے ختم ہونے کا معلوم ہوا تو انہوں نے اپنا قمیص بطور

تبرُّک اپنے والد کیلئے بھیجا، اور جو کچھ فرمایا قرآنِ پاک میں وہ یوں بیان کیا گیا ہے:

اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا ۚ (پ ١٣، یوسف: ٩٣)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: میرا یہ کُرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو اُن کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

جب حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائیوں نے وہ کرتا حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے چہرے پر ڈالا تو کیا ہوا، اسے کچھ آیات کے بعد یوں بیان کیا گیا ہے:

فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ۚ (پ ١٣، یوسف: ٩٦)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: پھر جب خوشی سنانے والا آیا اس نے وہ کُرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں (روشن ہو گئیں)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! حضرت سیِّدنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام خود نبی ہیں، وہ ایک اور نبی یعنی اپنے والد حضرت سیِّدنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے آنکھوں کے مرض کیلئے بطور تبرُّک اپنا کُرتا بھیج رہے ہیں اور جب اس کُرتے کو ان کے چہرے پر ڈالا گیا تو اللہ پاک نے انہیں آنکھوں کی بیماری سے شفا عطا فرمادی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں سے نسبت رکھنے والی اشیا کو تبرک سمجھنا اور ان سے برکتیں لینا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا طریقہ ہے، اور اس واقعے کو قرآنِ پاک میں ذکر فرمانا اس بات کا اعلان ہے کہ تبرُّکات سے فائدہ ہوتا ہے۔

مقامِ ابراہیم سے تبرک

کعبۂ معظّمہ میں ایک پتھر ہے جسے مقامِ ابراہیم کہتے ہیں۔ یہ وہ پتھر ہے جس پر

اللہ پاک کے نبی، جنابِ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا قدم مبارک رکھا، تو جتنا ٹکڑا ان کے زیرِ قدم آیا تر مٹی کی طرح نرم ہو گیا یہاں تک کہ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا قدم مبارک اس میں جم گیا، پھر جب ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے قدم اٹھایا اللہ پاک نے دوبارہ اس ٹکڑے میں پتھر کی سختی پیدا کر دی کہ وہ نشانِ قدم محفوظ رہ گیا۔[1] تو ربِّ کریم نے رہتی دنیا کے تمام مسلمانوں کو مقامِ ابراہیم کی تعظیم کرنے اور اس کا قرب پانے اور یہاں نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ

اللہ پاک پارہ 1 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 125 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ (پ ۱، البقرۃ:۱۲۵) تَرجَمۂ کنز الایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مقامِ ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے کعبۂ معظمہ کی تعمیر کی وہ بھی حضرت خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی برکت سے شَعَائِرُاللہ بن گیا اور اس کی تعظیم ایسی لازم ہو گئی کہ طواف کے نفل اس کے سامنے کھڑے ہو کر پڑھنا سُنّت ہو گئے۔ بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین کے قدم پڑ جانے سے صفا مروہ اور مقامِ ابراہیم شَعَائِرُاللہ بن گئے اور قابلِ تعظیم ہو گئے۔[2]

"تفسیر صراطُ الجنان" میں ہے: اس (آیت) سے معلوم ہوا! جس پتھر کو نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی قدم بوسی حاصل ہو جائے وہ عظمت والا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا! جب پتھر

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۱ / ۳۹۹ ملتقطاً

2 . . . علم القرآن، ص ۴۸ ملتقطاً

نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قدم مبارک لگنے سے عظمت والا ہو گیا تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات، اہلِ بیت اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کی عظمت کا کیا کہنا۔(لہٰذا) اس سے تبرُّکات کی تعظیم کا بھی ثبوت (Proof) ملتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بدگمانی سے بچئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اولیائے کرام اور اللہ پاک کے نیک بندوں سے تبرُّک کے حصول میں دل میں کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہیے، دل میں مختلف وساوس کو جگہ دے کر، امتحان لینے اور آزمانے کی آرزو لے کر تبرُّکات لینے والے کو ہاتھوں ہاتھ سزا بھی مل جاتی ہے، اس بات کو اس حکایت سے سمجھئے اللہ پاک کے ایک ولی کی خدمت میں بادشاہِ وقت قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ ان کے پاس کچھ سیب نذر میں آئے تھے۔ انہوں نے ایک سیب بادشاہ کو دیا اور کہا: کھاؤ۔ اس نے عرض کی: حضور بھی نوش فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی۔ اس وقت بادشاہ کو دِل میں خیال گزرا کہ یہ جو سب سے بڑا خوش رنگ سیب ہے اگر اپنے ہاتھ سے اٹھا کر مجھے دے دیں تو میں جان لوں گا کہ یہ ولی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وہی سیب اٹھا کر فرمایا: ہم مصر گئے تھے، وہاں بہت لوگ جمع تھے، دیکھا کہ ایک شخص ہے اس کے پاس ایک گدھا ہے اور اس گدھے کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے۔ ایک شخص کی ایک چیز دوسرے کے پاس رکھ دی جاتی ہے۔ اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے، گدھا

1... تفسیر صراط الجنان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۲۵، ۱/ ۲۰۵

ساری مجلس کا دورہ کرتا ہے، جس کے پاس ہوتی ہے، جا کر سر ٹیک دیتا ہے۔ پھر وہ اللہ پاک کے ولی فرمانے لگے: یہ حِکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سیب نہ دیں تو ہم ولی ہی نہیں، اور اگر دیں گے تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال دِکھایا۔ یہ فرما کر سیب بادشاہ کی طرف پھینک دِیا۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! حُسنِ ظن میں فائدے ہی فائدے ہیں، جبکہ بدگمانی میں نقصانات ہی نقصانات ہیں۔ افسوس! آج کے دور میں ہماری ایک تعداد ہے جو حُسنِ ظن کی بجائے بدگمانی کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے۔ بات بات پہ بدگمانی کے نظارے عام ہیں۔ کسی کو فون کریں اور وہ ریسیو Receive نہ کرے تو بدگُمانی۔۔۔ بیٹے کی توجہ ماں سے کم ہو جائے تو فوراً بہو سے بدگُمانی۔۔۔ تنظیمی طور پر خِلافِ تَوَقُّع بات ہو گئی تو ذِمہ داران سے بدگُمانی۔۔۔ اِجْتِماعِ ذِکْر و نعت کے اِنتِظَامات میں کمزوری ہوئی تو فوراً مُنتَظِمین سے بدگُمانی۔۔۔ اِجْتِماعِ ذِکْر و نعت میں کوئی اسلامی بہن جُھوم رہی ہے یا رو رہی ہے تو بدگُمانی۔۔۔ کسی ذمہ دارہ نے اپنی ماتحت اسلامی بہنوں کی ترغیب کے لئے کوئی اپنا واقِعہ بیان کر دیا تو فوراً ان سے بدگُمانی۔۔۔ کسی نے وَقْت دیا اور آنے میں تاخیر ہو گئی تو بدگُمانی۔۔۔ کسی کے پاس تھوڑے ہی عرصے میں اچّھا مکان اور دیگر سہولیات آ گئیں تو بدگُمانی۔ اَلْغَرَض! ہمارا معاشرہ اس وقت بدگمانی کی خوفناک آفت کی لپیٹ میں ہے۔

یاد رکھئے! **بدگمانی** دیگر کئی گناہوں میں مبتلا کرا دیتی ہے۔۔۔ **بدگمانی** دوسروں کے

---

1 ... بدگمانی، ص ۳۰

عیبوں کی ٹوہ میں لگاتی ہے۔۔۔ **بدگمانی** حسد پر ابھارتی ہے۔۔۔ **بدگمانی** غیبت کرواتی ہے۔۔۔ **بدگمانی** دل میں نفرتوں کے بیج اُگاتی ہے۔۔۔ **بدگمانی** آپس میں مزید دوریاں بڑھاتی ہے۔۔۔ **بدگمانی** حُسنِ سلوک سے محروم کرواتی ہے۔۔۔ **بدگمانی** انسان کو بد خلق بناتی ہے۔۔۔ **بدگمانی** الزام تراشی پر ابھارتی ہے۔۔۔ **بدگمانی** دنیا اور آخرت میں رسوا کرواتی ہے۔ لہٰذا عقل مند وہی ہے جو بدگمانی کی بجائے حُسنِ ظن کی عادت اپنائے، کیونکہ ☆**حُسنِ ظن** ایک عمدہ عبادت ہے، ☆**حُسنِ ظن** گناہوں سے بچانے والا عمل ہے، ☆**حُسنِ ظن** رکھنا ایمان کے تقاضوں میں سے ہے، ☆**حُسنِ ظن** ایمان کا حصہ ہے، ☆**حُسنِ ظن** اللہ والوں کی عادات میں سے ہے، ☆**حُسنِ ظن** ثواب کا باعث ہے، ☆**حُسنِ ظن** دوسروں کی عزتوں کا محافظ ہے، ☆**حُسنِ ظن** سے سکون اور قرار ملتا ہے، ☆**حُسنِ ظن** انسان کو شیطان کے چنگل سے بچاتا ہے، ☆**حُسنِ ظن** ایمان کو تقویت دیتا ہے، ☆**حُسنِ ظن** قلب وروح کو پاکیزہ کرتا ہے، ☆**حُسنِ ظن** انسان کو نیک بناتا ہے، ☆**حُسنِ ظن** سے اللہ پاک اور اس کے مدنی حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا ملتی ہے۔ ایک بار نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کعبہ کو مُخاطب کرکے اِرشاد فرمایا: **تُو خُود اور تیری فضا کتنی اچھی ہے؟ تُو کتنی عظمت والا ہے اور تیری حُرمت کتنی عظیم ہے؟ اُس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی جان ہے! اللہ پاک کے نزدیک مؤمن کی جان ومال اور اُس سے اچھا گمان رکھنے کی حُرمت، تیری حُرمت سے بھی زِیادہ ہے۔**[1]

---

1 ۔۔۔ ابن ماجه، کتاب ابواب الفتن، باب حرمة دم المؤمن وماله، ۳۱۹/۴، حدیث: ۳۹۳۲

خُدایا عطا کر دے رحمت کا پانی رہے قلب اُجلا دُھلے بدگمانی

(شیطان کے بعض ہتھیار، ص ۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تبرکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ نبیِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سراپا رحمت و برکت ہیں، جو چیز بھی آقا کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت کا شرف پاتی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے باعثِ برکت سمجھتے۔ اسی لیے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کئی طریقوں سے پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے برکتیں پانے کی کوشش کرتے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو تبرُّک سمجھتے اور اس سے برکتیں اٹھاتے، جس پانی سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنا مبارک ہاتھ دھوتے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے اپنے چہروں اور بدن کے حصوں پر بطورِ تبرُّک ملتے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بچے ہوئے کھانے سے تبرُّک حاصل کرتے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پسینۂ مبارک، لعابِ دہن، موئے مبارک، انگوٹھی مبارک، بستر مبارک، لباس مبارک، چارپائی مبارک اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی استعمال فرمائی ہوئی چٹائی مبارک سے بھی برکتیں حاصل کرتے، اَلْغَرَض! ہر وہ شے جسے تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تھوڑی یا زیادہ نسبت حاصل ہو جاتی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے اپنے لئے تبرُّک بنا لیتے، احادیثِ مبارکہ میں اس طرح کے درجنوں واقعات

ملتے ہیں۔ آیئے! ان میں سے 3 واقعات سنتے ہیں:

(1) منقول ہے کہ مشہور صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس نبیِّ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کی مبارک قمیص اور مقدّس ناخنوں کے کچھ تراشے تھے۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا وقتِ وصال آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وصیت فرمائی کہ مجھے اُس قمیص میں کفن دیا جائے جو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے انہیں عطا فرمائی تھی اور وہ مبارک قمیص میرے جسم سے بالکل ملا کر رکھی جائے۔ جبکہ آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مبارک ناخنوں کے بارے میں وصیت فرمائی کہ باریک کرکے ان کی آنکھوں اور منہ پر رکھ دیئے جائیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مزید فرمایا: یہ کام ضرور انجام دینا اور مجھے سب سے زیادہ رحم و کرم کرنے والے ربِّ کریم کے سپرد کردینا۔[1]

(2) امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی صاحبزادی حضرت بی بی اسما رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پاس حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا ایک جُبّہ تھا (ایک مرتبہ) آپ نے وہ جبہ نکالا اور فرمایا: یہ جُبَّۃ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا ہے، آپ اسے پہنا کرتے تھے اب ہم اسے بیماروں کے لئے دھوتے ہیں اور اس سے شفا حاصل کرتے ہیں۔[2]

مشہور مفسرِ قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب لوگ اس کی زیارت کرنے آتے تھے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا یہ فرما کر زیارت کراتی تھیں کہ یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ حیات شریف میں پہنا کرتے تھے جس سے معلوم

1 . . . اسد الغابۃ، رقم: ۴۹۷۷، معاویہ بن صخر بن ابی سفیان، ۵/۲۲۳

2 . . . مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم لبس الحریر . . . الخ، ص ۸۸۳، حدیث: ۵۴۰۹ ملخصا

ہوتا ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کے لباس کی زیارت کرانا سُنّتِ صحابہ ہے، جیسا کہ فی زمانہ موئے مبارک کی زیارت کرائی جاتی ہے۔ معلوم ہوا بُزرگوں کے تبرُّکات کی زیارت کرانا ان کا لباس دھو کر بیماروں کو پلانا سُنّتِ صحابہ ہے ان میں شفا ہے۔ آبِ زمزم حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلام کی ایڑی سے پیدا ہوا تمام بیماریوں کے لئے شفا ہے۔[1] بعض حضرات اُمّ الْمُؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی خدمت میں حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم) کے تبرکات کی زِیارت کرنے آیا کرتے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا انہیں زِیارت کراتی تھیں۔[2]

(3) حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے رَسُوْلُ الله صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کو اپنے اس پیالہ سے ہر قسم کے شربت، شہد، نبیذ، پانی اور دودھ پلائے ہیں۔[3]

حکیمُ الْاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا پیالہ تھا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے لوگوں کو دکھا کر فرمایا: اس پیالہ سے میں نے حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کو بہت قسم کے شربت اور دودھ پلایا ہے یعنی یہ پیالہ بڑا ہی مُتَبَرَّک ہے کہ اسے حُضورِ انور کے ہاتھ اور لب بارہا لگے ہیں۔ معلوم ہوا! حضراتِ صحابہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کے استعمالی برتنوں کو برکت کے لئے اپنے پاس رکھتے تھے اور لوگوں کو اس کی زیارت کراتے تھے۔

---

1. . . . مرآۃ المناجیح، ٦/٩٨ ملتقطا
2. . . . مرآۃ المناجیح، ٦/٩١
3. . . . مسلم، کتاب الاشربۃ، باب اباحۃ النبیذ. . . الخ، ص٨٥٧، حدیث: ٥٢٣٧

مثنوی شریف میں ہے: حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گھر وہ کپڑے کا دستر خوان تھا جس سے حضور نے ہاتھ و منہ پونچھ لئے تھے جب وہ میلا ہو جاتا تھا تو اسے آگ میں ڈال دیتے، میل جل جاتا کپڑا محفوظ رہتا تھا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ عقیدہ تھا کہ آقا کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تبرُّکات میں برکتیں ہی برکتیں ہیں۔ ہمیں بھی یہی عقیدہ رکھنا چاہیے، اور بزرگوں سے منسوب تبرُّکات مثلاً ان کے لباس، استعمال کی چیزیں، رہنے کی جگہیں، اَلْغَرَض! ان سے نسبت رکھنے والی کوئی بھی چیز ہو ہمیں اس کا ادب اور احترام کرنا چاہیے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ **نیک لوگوں کے تبرُّکات کی برکتوں** سے شفائیں ملتی ہیں، **نیک لوگوں کے تبرُّکات کی برکتوں** سے فیض پانا انبیائے کرام کا طریقہ ہے۔ **نیک لوگوں کے تبرُّکات کی برکتوں** سے رزق میں کشادگی ہوتی ہے۔ **نیک لوگوں کے تبرُّکات کی برکتوں** سے سکون ملتا ہے۔ **نیک لوگوں کے تبرُّکات کی برکتوں** سے فیض پانا صحابۂ کرام کا طریقہ رہا ہے۔ **نیک لوگوں کے تبرُّکات کی برکتوں** سے دنیا و آخرت کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ **نیک لوگوں کے تبرُّکات کی برکتوں** سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ **نیک لوگوں کے تبرُّکات کی برکتوں** سے بیماریاں ٹلتی ہیں۔ **نیک لوگوں کے تبرُّکات کی برکتوں** سے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے اور **نیک لوگوں کے تبرُّکات** کے ادب و احترام کی وجہ سے سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے لوگ ہدایت پا جاتے ہیں۔

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ٦/ ٨١ ملتقطا

اور یہ بھی حقیقت ہے کہ بزرگانِ دین کے **تبرُّکات کی زیارت سے** دلوں کو چین ملتا ہے، بزرگانِ دین کے **تبرُّکات کی زیارت سے** آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے، بزرگانِ دین کے **تبرُّکات کی زیارت** کے وقت قبولیتِ دعا کا امکان بڑھ جاتا ہے، بزرگانِ دین کے **تبرُّکات کی زیارت** سے اللہ پاک کی رحمتیں نصیب ہوتی ہیں، بزرگانِ دین کے **تبرُّکات کی زیارت سے** ان جیسا بننے کا جذبہ ملتا ہے، بزرگانِ دین کے **تبرُّکات کی زیارت سے** گناہوں سے دوری کا ذہن بنتا ہے، بزرگانِ دین کے **تبرُّکات کی زیارت سے** نیکیاں کرنے کا جذبہ ملتا ہے۔ آیئے! اسی تعلق سے ایک حکایت سنتی ہیں: چنانچہ

تبرّک کے ادب کی برکتیں

حضرت سَیِّدُنا ابو علی روزباری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بہن فاطمہ بنت احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا فرماتی ہیں: شہرِ بغداد میں کچھ نوجوانوں نے اپنے میں سے ایک کو کسی ضرورت سے بھیجا، اس نے لوٹنے میں تاخیر کر دی، یہ لوگ غضبناک ہونے لگے، اتنے میں وہ ایک خربوزہ لئے ہنستا ہوا پہنچا۔ نوجوانوں نے دریافت کیا: ایک تو تُو دیر سے آرہا ہے، اس پر ہنستا بھی ہے؟ لڑکے نے کہا: میں آپ لوگوں کے لئے ایک عجیب چیز لایا ہوں۔ سب نے پوچھا: وہ کیا؟ لڑکے نے اپنے ہاتھ کا خربوزہ انہیں پیش کیا اور کہا: اس خربوزہ پر حضرت سَیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہاتھ رکھ دیا تھا، اس لئے میں نے اسے بیس درہم میں خرید لیا۔ اس کی بات سُن کر سب نے خربوزے کو چوما اور اپنی اپنی آنکھوں سے لگایا۔ ان میں سے ایک نے کہا: حضرت سَیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کس چیز نے

اس مقام پر پہنچایا؟ کسی نے کہا: تقویٰ نے۔ ایک نے کہا: میں تمہیں گواہ بنا کر اللہ پاک سے توبہ کرتا ہوں، اس کے بعد سب نے اسی کی طرح توبہ کی، پھر وہ سب طرطوس نامی شہر تشریف لے گئے اور وہیں شہادت کا رُتبہ پالیا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! حضرت سیدنا بشر حافی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے ہاتھ لگائے ہوئے خربوزے کا ادب کرنے کی وجہ سے ان نوجوانوں کے دلوں کی کایا پلٹ گئی، انہوں نے گناہوں سے توبہ کی اور شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز ہوئے، اس حکایت سے ہمیں یہ مدنی پھول ملا کہ اگر بزرگوں سے نسبت رکھنے والی کسی شے کا خلوص سے احترام کیا جائے تو بندے دین و دنیا کی سعادتوں سے سرفراز ہوسکتے ہیں۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ جس طرح تبرُّکات اور آثار کی تعظیم اور احترام کرنے سے کئی فائدے ملتے ہیں اور برکتیں نصیب ہوتی ہیں اسی طرح اگر ان کی تعظیم نہ کی جائے اور ان کی بے ادبی اور توہین کی جائے تو بسا اوقات دنیا میں ہی اس کی سزا بھی مل جاتی ہے۔ اس کی سب سے واضح مثال تابوتِ سکینہ ہے، چنانچہ

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"عجائب القرآن مع غرائب القرآن"** کے صفحہ نمبر 52 اور 53 پر ہے: (تابوتِ سکینہ) شمشاد کی لکڑی کا ایک صندوق تھا جو حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام پر نازل ہوا، آپ عَلَیۡہِ السَّلَام کی آخرِ زندگی تک آپ کے پاس ہی رہا، پھر بطورِ میراث یکے بعد دیگرے آپ عَلَیۡہِ السَّلَام کی اولاد کو ملتا رہا، یہ بڑا ہی مُقَدَّس اور بابرکت صندوق (Box) تھا۔ بنی اسرائیل میں جب کوئی اختلاف پیدا ہوتا تھا تو لوگ اسی صندوق سے فیصلہ کراتے تھے، صندوق سے فیصلہ کی آواز اور فتح کی بشارت سنی

1… روض الریاحین، الحکایۃ السادسۃ والثلاثون بعد المئتین، ص۲۱۸

جاتی تھی، بنی اسرائیل اس صندوق کو وسیلہ بنا کر دعائیں مانگتے تھے تو ان کی دعائیں مقبول ہوتی تھیں، بلاؤں کی مصیبتیں اور وباؤں کی آفتیں ٹل جایا کرتی تھیں، اَلْغَرَض! یہ صندوق بنی اسرائیل کے لئے تابوتِ سکینہ، برکت و رحمت کا خزینہ اور نصرتِ خداوندی کے نزول کا مُقَدَّس اور بہترین ذریعہ تھا۔ مگر جب بنی اسرائیل طرح طرح کے گناہوں میں ملوّث ہو گئے اور ان لوگوں میں معاصی و طغیان اور سرکشی و عصیان کا دور دورہ ہو گیا تو ان کی بداعمالیوں کی نحوست سے ان پر خدا کا یہ غضب نازل ہو گیا کہ قومِ عَمالِقہ کے کفار نے ایک لشکرِ جرّار کے ساتھ ان لوگوں پر حملہ کر دیا، ان کافروں نے بنی اسرائیل کا قتلِ عام کر کے ان کی بستیوں کو تاخت و تاراج کر ڈالا۔ عمارتوں کو توڑ پھوڑ کر سارے شہر کو تہس نہس کر ڈالا، اور اس مُتَبَرِّک صندوق کو بھی اٹھا کر لے گئے۔ اس مقدّس تبرُّک کو نجاستوں کے کوڑے خانہ میں پھینک دیا۔ لیکن اس بے ادبی کا قومِ عَمالِقہ پر یہ وبال پڑا کہ یہ لوگ طرح طرح کی بیماریوں اور بلاؤں کے ہجوم میں جھنجھوڑ دیئے گئے۔ چنانچہ قومِ عَمالِقہ کے پانچ شہر بالکل برباد اور ویران ہو گئے۔ یہاں تک کہ ان کافروں کو یقین ہو گیا کہ صندوق کی بے ادبی کا عذاب ہم پر پڑ گیا ہے تو ان کافروں کی آنکھیں کھل گئیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے اس مقدس صندوق کو ایک بیل گاڑی پر لاد کر بیلوں کو بنی اسرائیل کی بستیوں کی طرف ہانک دیا۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا! بُزرگوں کے تبرُّکات کی اہانت و بے ادبی کرنا قہرِ قہار اور غضبِ جبار کو دعوت دینا ہے کیونکہ قومِ عَمالِقہ نے جب اس بابرکت صندوق کی بے ادبی کی تو ان پر ایسا قہرِ الٰہی کا پہاڑ ٹوٹا کہ وہ

---

1 . . . عجائب القرآن، ص ۵۲-۵۳

بلاؤں کے ہجوم سے بلبلا اٹھے اور انہیں اس بات کا یقین ہو گیا کہ ہم پر بلاؤں اور وباؤں کا حملہ اسی بابرکت صندوق کی بے ادبی کی وجہ سے ہوا ہے۔ چنانچہ اسی لئے ان لوگوں نے اس مُقدّس صندوق کو بیل گاڑی پر لاد کر بنی اسرائیل کی بستی میں بھیج دیا تاکہ وہ لوگ بلاؤں سے نجات پالیں۔

اس واقعے سے یہ مدنی پھول بھی ملا کہ کوئی بھی قوم تب تک اللہ پاک کی رحمتوں اور نعمتوں سے حصہ پاتی رہتی ہے جب تک وہ اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتی رہے۔ جب وہ اللہ پاک کی نافرمانی اور گناہوں میں مبتلا ہو جائے تو دنیا اور آخرت کی کئی پریشانیاں ان کا مقدر بن جاتی ہیں، جیسا کے بنی اسرائیل کے ساتھ ہوا کہ جب تک وہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے تابعدار رہے، ان کی بیان کردہ باتوں پر عمل کرتے رہے اور ان کے احکامات کی پیروی کرتے رہے تو نہایت سکون اور اطمینان سے رہے لیکن جیسے ہی انہوں نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بتائے ہوئے احکاماتِ اِلٰہیہ سے منہ موڑا ذلتیں اور رسوائیاں ان کا مقدّر بن گئیں۔ اگر غور کیا جائے تو آج مسلمانوں کی بھی یہی حالت ہے۔ صدیوں تک مسلمان دنیا پر غالب رہے اور ہر میدان میں ترقی کرتے رہے۔ لیکن جب سے قرآنِ کریم کے احکامات اور اس کی تعلیمات پر عمل سے دور ہونے لگے اور سَرْوَرِ دوعالم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت و فرمانبرداری سے روگردانی شروع کر دی اور اسلامی احکامات سے منہ موڑا تو طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہوتے گئے اور آج جو حالت ہے وہ سب کے سامنے ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اب بھی وقت ہے، آج بھی اگر ہم شریعت پر عمل کرنے والی بن جائیں تو تمام مصیبتیں ختم ہو سکتی ہیں۔ جب ہماری پیدائش کا

اصل مقصد اللہ پاک کی عبادت ہے اور ہم شریعت کے احکام سے آزاد بھی نہیں ہیں اور ہمیں قیامت کے دن اپنے ہر عمل کا حساب بھی بہر صورت دینا ہے تو اس کی عبادت سے غافل ہو جانا، اس کے احکامات کو پسِ پشت ڈال دینا اور دنیا کے کاموں میں ہی مصروف رہنا کہاں کی دانشمندی ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ ربیعُ النّور کی آمد آمد ہے، آیئے! اسی مناسبت سے **"جشنِ ولادت کے بارے میں مکتوبِ عطّار"** سنتی ہیں۔

جشنِ ولادت کے بارے میں مکتوبِ عطّار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے تمام اسلامی بہنوں کی خدمتوں میں جشنِ ولادت کی خوشی میں لہراتے ہوئے سبز سبز پرچموں، جگمگاتے بلبوں اور ننھے ننھے قُمقُموں کو چومتا ہوا جھومتا ہوا شہد سے بھی میٹھا میٹھا مَدَنی سلام،

السلامُ علیکم و رَحْمَۃُ اللہ و برکاتُہ الحمد للہ رَبِّ العٰلمینَ علٰی کلِّ حال۔

تم بھی کرکے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ
اونچے میں اونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ
ربیعُ النُّور اُمّیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا
دعاؤں کی قَبولیَّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

(1): اسلامی بہن کا بے پردَگی کرنا حرام ہے۔ برائے کرم! رَبیعُ النُّور شریف کی بَرَکت سے اسلامی بہنیں مُستَقِل شَرعی پردہ اور زَہے قسمت مَدَنی بُرقع پہننے کی نیّت کریں۔

(عورت کا بے پردَگی کرنا حرام اور فوراً توبہ کرکے اس گناہ سے باز آنا واجِب ہے)

جُھک گیا کعبہ سبھی بُت منہ کے بل اَوندھے گرے
دَبدبہ آمد کا تھا، اَھْلاً وَّ سَھْلاً مرحبا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۴۷)

سنّتوں اور نیکیوں پر استِقامت پانے کا عظیم مَدَنی نُسخہ یہ ہے کہ تمام اسلامی بہنیں روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے رسالے پُر کرکے ہر ماہ جمع کروانے کی نیّت کریں اور دل میں کہیں: اِنْ شَآءَاللہ

بدلیاں رَحمت کی چھائیں بُوندیاں رَحمت کی آئیں
اب مُرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہِ عَرَب ہے

(قبالۂ بخشش، ص۳۳۷)

(2): تمام اسلامی بہنیں 30 دن تک روزانہ گھر کے اندر (صِرف گھر کی اسلامی بہنوں اور مَحرموں میں) درسِ **فیضانِ سنّت** جاری کریں اور پھر آئندہ بھی روزانہ جاری رکھنے کی نیّت فرمائیں۔

(3): اپنے گھر پر 12 عَدَد ورنہ کم از کم ایک عَدَد سبز سبز پرچم ربیعُ النّور شریف کی چاند رات سے لیکر سارا مہینہ لہرایئے۔ اِنْ شَآءَاللہ ہر گھر میں سبز سبز پرچموں کی بہاریں مسکراتی نظر آئیں گی۔

ضَروری احتِیاط

اگر جھنڈے پر نقشِ نَعلِ پاک یا کوئی لکھائی ہو تو اس بات کا خیال رکھئے کہ نہ وہ لِیرے لِیرے ہو، نہ ہی زمین پر تشریف لائے۔ نیز جُوں ہی ربیعُ النُّور شریف کا مہینہ

تشریف لے جائیے فوراً اُتار لیجئے۔ اگر احتیاط کرنا مشکل ہے اور بے ادبی ہو جاتی ہے تو بِغیر نقش و تحریر کے سادہ سبز پرچم لہرائیے۔

(4): اپنے گھر پر 12 جھالَروں (یعنی لڑیوں) یا کم از کم 12 بلبوں سے 12 دن تک خوب چَراغاں کیجئے۔ (مگر ان کاموں کیلئے بجلی چوری کرنا حرام ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں جائز ذرائع کی ترکیب بنائیے)

مشرِق و مغرِب میں اِک اِک بامِ کعبہ پر بھی ایک
نَصب پرچم ہوگیا، اَہْلاً وَّسَہْلاً مرحبا
(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۴۶)

(5): ہر اسلامی بہن حسبِ توفیق مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل اور مَدَنی پھولوں کے مختلف پمفلٹ جلوسِ میلاد میں تقسیم کروائے۔

بانٹ کر مَدَنی رسائل دین کو پھیلائیے کرکے راضی حق کو حقدارِ جناں بن جائیے

(6): سگِ مدینہ کا تحریر کردہ پمفلٹ ”جشنِ ولادت کے ۱۲ مدنی پھول“ ممکن ہو تو 112 ورنہ کم از کم 12 عدد نیز ہو سکے تو رسالہ ”صبحِ بہاراں“ 12 عدد مکتبۃُ المدینہ سے ھَدِیّۃً حاصل کرکے تقسیم کروائیے۔

(7): گیارہ کی شام کو ورنہ 12 ویں شب کو غسل کیجئے۔ ہو سکے تو اس عیدوں کی عید کی تعظیم کی نیّت سے ہو سکے تو نیا لباس پہنئے اور ممکنہ صورت میں اپنے استعمال کی ہر چیز نئی لیجئے۔

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا عالَم نے رنگ بدلا صبحِ شبِ وِلادت
(ذوقِ نعت، ص۹۵)

(8): 12 ویں شب گزار کر بوقتِ صبحِ صادِق اپنے ہاتھوں میں سبز سبز پرچم اُٹھائے

دُرُود و سلام کے ہار لئے اشکبار آنکھوں سے "صبحِ بہاراں" کا استقبال کیجئے۔

عیدِ میلادُ النّبی تو عید کی بھی عید ہے ۔۔۔ بالیقیں ہے عیدِ عیداں عیدِ میلادُ النّبی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۳۸۰)

(9): ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ ولادت مناتے رہے۔ آپ بھی یادِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں 12 ربیعُ النُّور شریف کو روزہ رکھئے۔ اس دن جہاں تک ممکن ہو باوُضو رہئے۔ لب پر دُرُود و سلام اور نعتوں کے نغمے سجائے رکھئے۔

ربیعُ الاوّل تجھ پر اہلسنّت کیوں نہ ہوں قرباں
کہ تیری بارھویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

(قبالہ بخشش، ص ۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تقسیمِ رَسائل کی دُھوم مچایئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ مسلمانوں کو نیک نمازی بنانے کے لیے مختلف طریقوں سے نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ دلاتے رہتے ہیں ان میں سے ایک طریقہ تقسیمِ رسائل بھی ہے۔ اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اکثر و بیشتر رسائل تقسیم کرنے کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔ آپ دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف "نیکی کی دعوت" میں فرماتے ہیں: جن جن اسلامی بہنوں سے بن پڑے ایک "مَدَنی بیگ" خرید لیں اور اُس میں حسبِ توفیق مکتبۃُ المدینہ کے

رسائل رکھیں۔بے شک سارا دن نہ سہی صِرف حسبِ موقع وہ مدنی بیگ اپنے ساتھ ہو اور رسائل دوسروں کو تحفۃً پیش کئے جائیں۔ موقع کی مناسَبَت سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض کو صرف پڑھنے کیلئے دیں،جب وہ پڑھ کر لوٹادیں تو دوسرا رِسالہ پیش کریں۔ یوں کرنے سے آپ بے اندازہ ثواب کما سکتی ہیں مگر یہ سب کچھ اپنی جیبِ خاص سے ہو اِس کیلئے چندہ نہ کیا جائے۔ نیز جشنِ ولادت کے موقع پر یا اپنے مرحوم عزیزوں کے ایصالِ ثواب کیلئے مختلف اوقات میں تقسیمِ رسائل کی ترکیب بھی فرمایئے۔ درس و اِجتماعات اور مدنی مشوروں میں اور ایصالِ ثواب کی مجالس میں مکتبۃُ المدینہ کے مَدَنی رسائل تقسیم فرما کر خوب خوب نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمایئے۔[1]

رسائل تقسیم کرنے والیوں کے لئے اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کتنی پیاری دعا فرماتے ہیں کہ:

ہر مہینے جو کوئی بارہ رسالے بانٹ دے
ان شآءَ اللہ دو جہاں میں اُس کا بیڑا پار ہے

(آدابِ طعام، ص۲۷۲)

ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی ترغیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بہنوں کے لیے ہونے والے سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی خوب خوب بہاریں ہیں،اِجتماع میں شرکت کی برکت سے جہاں کثیر اسلامی بہنوں کو توبہ کی توفیق

1...نیکی کی دعوت، ص ۴۶۲ بتصرف

ملی اور وہ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیک بن گئیں وہیں بعض اوقات ربّ کائنات کی عنایات سے ایمان افروز کرِشمات کا بھی ظُہور ہوتا ہے، مَثَلًا مریضوں کو شفا ملی، بے اولادوں کو اولاد نصیب ہوئی، آسیب زدہ کو خلاصی ملی، وغیرہا۔ پاکستان کے بے شمار شہروں اور دُنیا میں مُتَعَدَّد مقامات پر اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماعات ہوتے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں کیا ہوتا ہے؟

یہ سُنّتوں بھرے اِجتماعات تِلاوتِ قرآن، نعتِ رَحْمَتِ عَالَمِیَّان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، سُنّتوں بھرے بیان، رِقّت اَنگیز دُعاؤں، ذِکر ودُرُود، صلٰوۃ وسلام کے مَدَنی پھولوں اور عِلْمِ دِین کے گُلدَستوں سے سجے ہوئے ہوتے ہیں، لہٰذا آپ تمام اسلامی بہنیں نیت کیجئے کہ آنے والے 12 بارہ ہفتوں تک مکمل پابندی کے ساتھ نہ صرف خود اجتماع میں شرکت کریں گی بلکہ دوسری اسلامی بہنوں کو بھی شرکت کروائیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتی ہوں۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (1)

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلِ سُنَّت دَامَتْ

1...مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"101 مَدَنی پُھول"** سے چھینکنے کی سُنّتیں اورآداب سنئے۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے:(1)اللہ پاک کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔[1] (2)جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اوراگر وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے۔[2] ☆چھینک کے وَقْت سَر جُھکا یئے، منہ چھپایئے اورآواز آہستہ نکالئے چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔[3] ☆چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے۔ (خزائن العرفان صفحہ 3 پر طحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حَمْدِ اِلٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدَہ لکھا ہے) ☆بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن جو سنے اس پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ الله(یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے)کہےاور اتنی آواز سے کہے کہ جسے چھینک آئی وہ خُود سن لے۔[4] ☆جواب سُن کر چھینکنے والی کہے یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے)یا یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)[5] ☆مرآۃ المناجیح میں ہے کہ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اوراپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ الله دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔[6]

1... بخاری،کتاب الادب،باب اذاتثاوب فلیضع...الخ، ۱۶۳/۴،حدیث:۶۲۲۶
2... معجم کبیر، ۳۵۸/۱۱،حدیث:۱۲۲۸۴
3... ردالمحتار،کتاب الحظر والاباحۃ،مطلب فی البیع، ۶۸۴/۹
4... بہارِ شریعت،۴۷۷/۵، حصہ:۱۶
5... فتاوی ھندیۃ،کتاب الکراھیۃ،باب السلام وتشمیت العاطس، ۳۲۶/۵
6... مرآۃ المناجیح،۳۹۶/۶

☆حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مُبْتَلا نہیں ہو گا۔ (1)

☆چھینک کا جواب ایک مَرتبہ واجِب ہے دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (2)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمِیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...مرقاۃ المفاتیح، کتاب الادب، باب العطاس والتثاوب، ۸/ ۴۹۹، تحت الحدیث: ۴۷۳۹

2...فتاوی ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، باب السلام وتشمیت العاطس، ۵/ ۳۲۶

بیان:12 ہر مُبلِّغ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

سرکارِ ابد قرار، ہم بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: جبریل (عَلَیْہِ السَّلَام) نے مجھ سے عرض کی کہ رَبِّ کریم فرماتا ہے: اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمّتی تم پر ایک بار دُرُود بھیجے، میں اُس پر دس رحمتیں نازل کروں اور آپ کی اُمّت میں سے جو کوئی ایک سلام بھیجے، میں اُس پر دس سلام بھیجوں۔(1)

حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رَبِّ کریم کے سلام بھیجنے سے مُراد یا تو بذریعۂ ملائکہ (فرشتوں کے ذریعے) اسے سلام کہلوانا ہے یا آفتوں اور مصیبتوں سے سلامت رکھنا (مراد ہے۔)(2)

دُنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت پیارے پڑھوں نہ کیوں کر تم پر سلام ہر دم

(ذوقِ نعت، ص۱۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... مشکاۃ، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی وفضلھا، ۱/ ۱۸۹، حدیث: ۹۲۸ ملتقطا

2... مرآۃ المناجیح، ۲/ ۱۰۲

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" "مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔"(1)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج کے بیان میں ہم "**آقا کریم** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کی اُمّت سے محبت**" کے تعلق سے سنیں گی۔ یعنی آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی امّت سے کتنا محبّت فرماتے ہیں اس بارے میں سننے کی

1…معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲

سعادت حاصل کریں گی۔ لہٰذا آج کے بیان میں ہم سنیں گی کہ بروزِ قیامت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم **فکرِ اُمّت** میں کس قدر غمگین ہوں گے، گنہگار اُمّتیوں کی بگڑیاں بنائیں گے، **آپ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں **اُمّتِ مصطفٰے** پر دنیا میں جو عنایتیں ہوئیں اور جو آخرت میں ہوں گی ان کی چند جھلکیاں بھی بیان ہوں گی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا میں اپنی **کمزور اُمّت** کو کتنا یاد فرمایا اور **اُمّت کی یاد** میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر گریہ وزاری فرماتے رہے یہ بھی سنیں گی، اللہ کرے کہ ہم سارا بیان توجہ کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

لو وہ آیا میرا حامی

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُما سے مروی ہے کہ اُمّت پر مہربان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عرش کے قریب وسیع میدان میں ٹھہرے ہوئے ہوں گے، آپ پر دو سبز کپڑے ہوں گے، اپنی اولاد میں سے ہر اُس شخص کو دیکھ رہے ہوں گے جو جنّت میں جارہا ہوگا اور اپنی اَولاد میں سے اُسے بھی دیکھ رہے ہوں گے جو دوزخ میں جارہا ہوگا۔ اسی دوران جنابِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام میرے ایک اُمّتی کو دوزخ میں جاتا ہوا دیکھیں گے۔ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پکاریں گے: یا اَحمد! یا اَحمد! میں کہوں گا: لَبَّیْکَ اے اَبُوالْبَشَر! حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کہیں گے: آپ کا یہ اُمّتی دوزخ میں جا رہا ہے۔ یہ سن کر میں بڑی چُستی کے ساتھ تیز تیز (قدموں سے) فِرِشتوں کے پیچھے چلوں گا اور کہوں گا: اے میرے رَبّ کے فِرِشتو! ٹھہرو۔ وہ عرض کریں گے: ہم مُقَرَّر

کردہ فِرِشتے ہیں، جس کام کا ہمیں اللہ پاک نے حکم دیا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے، ہم وہی کرتے ہیں جس کا ہمیں حکم ملا ہے۔ جب میں افسردہ ہو جاؤں گا اور اپنی داڑھی کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر عرش کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے عرض کروں گا: اے میرے پَرْوَرْدْگار! کیا تُو نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا ہے کہ تو مجھے میری اُمّت کے بارے میں رُسوا نہ فرمائے گا۔ عرش سے نِدا (پکار) آئے گی: اے فرِشتو! محمد کی اِطاعت کرو اور اِسے لَوٹا دو۔ پھر میں اپنی جھولی سے سفید کاغذ نکالوں گا اور اُسے مِیزان کے دائیں پَلڑے میں ڈال کر کہوں گا: "بِسْمِ اللّٰہ" تو وہ نیکیوں والا پلڑا برائیوں والے پَلڑے سے بھاری ہو جائے گا۔ آواز آئے گی: خوش بَخْت ہے، سعادت یافتہ ہو گیا ہے اور اس کا مِیزان بھاری ہو گیا ہے۔ اِسے جنّت میں لے جاؤ۔ وہ بندہ کہے گا: اے میرے پاک پَرْوَرْدْگار کے فِرِشتو! ٹھہرو، میں اِس بندے سے بات تو کر لوں جو اپنے رَبّ کے حُضُور بڑی عزت رکھتا ہے۔ پھر وہ کہے گا: میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں، آپ کا چہرۂ انور کتنا حسین ہے اور آپ کی صورت کتنی خُوبصُورت ہے، آپ نے میری لغزِشوں کو مُعاف فرمایا اور میرے آنسوؤں پر رَحم فرمایا، (آپ کون ہیں؟) تو میں اس سے کہوں گا: میں تیرا نبی محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہوں اور یہ تیرا وہ دُرُود ہے جو تُو مجھ پر بھیجتا تھا، اس نے تجھ کو پورا نفع پہنچایا جتنی تجھے اس کی ضرورت تھی۔[1]

اس حکایت کی عکاسی کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

1 . . . موسوعۃ ابن ابی الدنیا کتاب حسن الظن باللّٰہ، ۱/ ۹۱، حدیث: ۷۹

ان کی آواز پہ کر اُٹھوں میں بے ساختہ شور ۔۔۔ اور تڑپ کر یہ کہوں اب مجھے پَروا کیا ہے
لو وہ آیا مِرا حامی مِرا غم خوارِ اُمَم! ۔۔۔ آگئی جاں تنِ بے جاں میں یہ آنا کیا ہے
پھر مجھے دامنِ اَقدس میں چُھپالیں سَروَر ۔۔۔ اور فرمائیں ”ہٹو! اس پہ تقاضا کیا ہے“
چھوڑ کر مجھ کو فِرِشتے کہیں محکوم ہیں ہم ۔۔۔ حکمِ والا کی نہ تعمیل ہو زَہرہ کیا ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ اپنے اندر کئی اہم نکات سموئے ہوئے ہے، مثلاً غیب دان آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کریم کی عطا سے غیب کا علم رکھتے ہیں، جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ آئندہ ہونے والا ہے بلکہ قیامت میں جو کچھ ہو گا تمام باتوں کا علم اللہ کریم نے آپ کو عطا فرمادیا، اسی لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں بتادیا کہ بروزِ قیامت وہ عرش کے قریب کشادہ میدان میں تشریف فرما ہوں گے، دو سبز کپڑے زیبِ تن کئے ہوں گے، اپنی اولاد کو بھی دیکھیں گے حتّٰی کہ نبیِّ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک اُمّتی کو دوزخ میں جاتے ہوئے ملاحظہ کرکے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی جانب مُتَوَجِّہ کرکے اس کی مدد کریں گے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ دُرُودِ پاک پڑھنے کی بہت برکتیں ہیں، دُرودِ پاک پڑھنے والیاں جس طرح دنیا میں اس کی برکتوں سے فیضیاب ہوتی ہیں اِنْ شَآءَ اللہ! بروزِ قیامت بھی اِن کے وارے نیارے ہوجائیں گے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے محسن آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاک بارگاہ میں اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اَلْغَرَض!

ہر وقت (Every time) دُرُودِ پاک کے نذرانے پیش کرتی رہا کریں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ دُرُودِ پاک کی بَرَکت سے دنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت بھی سنور جائے گی۔

اس حکایت سے ایک مدنی پھول یہ بھی ملا کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اُمّتیوں سے بڑی محبّت فرماتے ہیں۔ بروزِ قیامت جب ہر طرف نفسی نفسی کا عالَم ہوگا، وہ دن جس کے بارے میں اللّٰہ پاک اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم کے پارہ 30 سورۂ عَبَسَ کی آیت 34 تا 37 میں ارشاد فرماتا ہے:

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِۙ (۳۴) وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِۙ (۳۵) وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِيْهِؕ (۳۶) لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَىٕذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِؕ (۳۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ۔ اور جورو اور بیٹوں سے۔ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے۔

(پ ۳۰، عبس: ۳۴تا۳۷)

قربان جائیے! ایسے مشکل ترین وَقت میں بھی آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے گناہ گار اُمّتیوں کی خاطر بے چین و بے قرار ہوں گے، انہیں اپنے دامنِ رحمت میں چھپائیں گے، ربِّ کریم سے ان کی بخشش کروائیں گے اور بارگاہِ الٰہی میں سفارش کروا کر انہیں جنّت میں داخل کروائیں گے۔ آئیے! ایک اور ایمان افروز واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

بروزِ قیامت فکرِ اُمّت کا انداز

شفیعِ روزِ شمار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: قیامت کے دن تمام اَنبیائے کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) سونے کے منبروں پر جلوہ گر ہوں گے، میرا منبر

خالی ہو گا، کیونکہ میں اپنے رب کے حُضُور خاموش کھڑا ہوں گا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنّت میں جانے کا حکم فرمادے اور میری اُمّت میرے بعد پریشان پھرتی رہے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے محبوب! تیری اُمّت کے بارے میں وُہی فیصلہ کروں گا جو تیری چاہت ہے۔ میں عرض کروں گا: اَللّٰھُمَّ عَجِّلْ حِسَابَھُمْ یعنی اے اللہ! ان کا حساب جلدی لے لے۔ یہ مسلسل عرض کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے دوزخ میں جانے والے میرے اُمّتیوں کی فہرست دے دی جائے گی (جو جہنّم میں داخل ہو چکے ہوں گے انکی شَفاعت کرکے میں انہیں نکالتا جاؤں گا) یوں عذابِ الٰہی کے لیے میری اُمّت کا کوئی فرد نہ بچے گا۔[1]

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہو گی یا روزِ جزا　　دی اُن کی رَحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۰)

سُبْحٰنَ اللہ! ذرا سوچئے! حضورِ انور، شافِعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم پر کتنے شفیق و مہربان ہیں، اب ذرا ہم اپنے بارے میں بھی غور کریں کہ ہمیں اپنے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی محبّت ہے؟ ہم نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِحسانات کے بدلے میں آپ کو کتنا خوش کیا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر ہم کتنا عمل کرتی ہیں؟ ذرا سوچئے! جو اپنے والدین سے مَحبّت کرتی ہیں وہ اُن کا دل نہیں دُکھاتی، جنہیں اپنے بچے سے مَحبّت ہوتی ہے وہ اُنہیں ناراض نہیں ہونے دیتیں، کوئی بھی اپنی سہیلی کو غم زدہ دیکھنا گوارا نہیں کرتی کیونکہ جس سے مَحبّت ہوتی ہے اُسے رَنجیدہ نہیں کیا جاتا مگر آہ! آج ہم عشقِ رسول کا دعوی تو کرتی ہیں مگر ہمارے کام نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خوش کرنے والے نہیں، ہم کیسے عشقِ رسول کا

1...کنز العمال، کتاب القیامۃ، قسم الاقوال، جزء:۱۴، ۷/۱۷۸، حدیث:۳۹۱۱۱

دعویٰ کرتی ہیں کہ فرض نماز سے جی چُرا کر، جان بوجھ کر قضا کر کے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ پُرانوار کے لئے تکلیف کا سبب بنتی ہیں۔ یہ کون سی مَحَبَّت اور کیسا عشق ہے کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ماہِ رَمضان کے روزوں کی تاکید فرمائیں مگر ان کی محبّت کا دَم بھرنے والیاں اِس حکمِ والا سے منہ موڑ کر ناراضیِ مُصطفٰے کا سبب بنیں، حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پردے کا حکم ارشاد فرمائیں اور ہم بے پردگی کریں، حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گانے باجوں اور فلموں ڈراموں سے منع فرمائیں اور ہمارے گھروں میں فلمیں اور ڈرامے باجے چلیں، حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم والدین کی فرمانبرداری کا حکم ارشاد فرمائیں اور ہم والدین کی نافرمانی کرتی جائیں، سوچیں کیا یہی عشقِ رسول ہے؟ کیا یہی محبّتِ رسول ہے؟ کیا اسی کو اُلفتِ رسول میں جینا مرنا کہتے ہیں؟ کیا ہم یہی اَعمال لے کر اپنے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش ہوں گی؟ یاد رکھیں! آج وقت ہے، ہمیں چاہیے کہ اس وقت سے فائدہ اٹھائیں اور نیک کام کرنے والی بن جائیں۔ آیئے! مل کر نیّت کرتی ہیں کہ آج سے ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی، ماہِ رمضان کا کوئی روزہ قضا نہیں ہونے دیں گی، زکوٰۃ فرض ہوئی تو پوری ادا کریں گی، حج (Hajj) فرض ہوا تو ادائیگی میں تاخیر نہیں کریں گی، ناجائز فیشن کے قریب بھی نہیں جائیں گی، شرعی پردے کا خیال کریں گی، فلموں ڈراموں اور گانے باجوں سے خود بھی بچیں گی اور اپنے گھر والوں کو بھی بچائیں گی، والدین کا دل نہیں دکھائیں گی، اللہ پاک اور بندوں کے حقوق کے معاملے میں غفلت نہیں کریں گی۔ اللہ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کائنات بہت بڑی ہے یہ سبھی کو پتا ہے مگر اس کی ایک حد تو ضرور ہے، زمین بہت کشادہ ہے یہ سبھی کو پتا ہے مگر اس کی ایک حد تو ضرور ہے، سمندر بہت بڑا ہے یہ سبھی کو پتا ہے مگر اس کے کنارے اور گہرائی (Depth) کی ایک حد تو ضرور ہے، ستاروں کی تعداد بہت زیادہ ہیں یہ سبھی کو پتا ہے مگر ان کی ایک حد تو ضرور ہے، مخلوقِ خدا کی تعداد بہت زیادہ ہے یہ سبھی کو پتا ہے مگر اس کی ایک حد ضرور ہے **مگر یاد رکھئے! غمخوارِ اُمّت، تاجدارِ رسالت** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اُمّت پر شفقت و محبّت ایک ایسے سمندر کی طرح ہے جس کی گہرائی اور کنارے کا نشان ملنا مشکل ہے۔ **آپ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اُمّت سے محبّت و شفقت کا بیان قرآنِ کریم میں بھی موجود ہے، چنانچہ پارہ 11 سورۂ توبہ کی آیت نمبر 128 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ (پ ۱۱، التوبۃ:۱۲۸)	ترجمۂ کنزالایمان: بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

یعنی قرآنِ پاک بھی گواہی دے رہا ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی امّت پر بڑے رحیم و کریم ہیں۔ آیئے! اب تفسیر صراطُ الجنان سے مسلمانوں پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رحمت و شفقت کی چند مثالیں بھی ملاحظہ ہوں:

اُمّت پر شفقت ورحمت کی چند مثالیں

(1) اُمّت کے کمزور، بیمار اور کام کاج کرنے والے لوگوں کی مَشَقَّت کے پیشِ نظر عشا کی نماز کو تہائی رات تک مُؤَخَّر نہ فرمایا۔ (2) کمزور، بیماروں اور بچوں کا لحاظ کرتے ہوئے نماز کی قراءت کو زیادہ لمبا نہ کرنے کا حکم دیا۔ (3) رات کے نوافل پر ہمیشگی نہ فرمائی تاکہ یہ اُمّت پر فرض نہ ہو جائیں۔ (4) اُمّت کے مَشَقَّت میں پڑ جانے کی وجہ سے انہیں صومِ وصال کے روزے رکھنے سے منع کر دیا۔ (5) اُمّت کی مَشَقَّت کی وجہ سے ہر سال حج کو فرض نہ فرمایا۔ (6) مسلمانوں پر شفقت کرتے ہوئے طواف کے تین چکروں میں رَمل کا حکم دیا تمام چکروں میں نہیں دیا۔ (7) تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پوری پوری رات جاگ کر عبادت میں مصروف رہتے اور اُمّت کی مغفرت کے لئے اللہ پاک کے دربار میں انتہائی بے قراری کے ساتھ گریہ وزاری فرماتے رہتے، یہاں تک کہ کھڑے کھڑے اکثر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاؤں مُبارک پر وَرَم آجاتا تھا۔[1]

اللہ کیا جہنّم اب بھی نہ سَرد ہوگا ‏ ‏ ‏ رو رو کے مصطفےٰ نے دریا بہا دیے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۲)

مختصر وضاحت: اِس شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ربِّ کریم کے پاک دربار میں عرض گزار ہیں: اے پروردگار! کیا جہنّم کی آگ غلامانِ مصطفےٰ کے حق میں اب بھی ٹھنڈی نہ ہوگی جبکہ تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمّت کی بخشش کیلئے دعائیں کرتے ہوئے اتنا روئے ہیں اِتنا روئے ہیں، گویا رو رو کر دریا بہا دیئے ہیں۔

1... تفسیر صراط الجنان، پ۱۴، الحجر، تحت الآیۃ: ۸۸، ۵/ ۲٦۷ ملخصا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے جو آیتِ مُبارکہ سنی اس کے تحت تفسیرِ صراطُ الجنان میں یہ بھی لکھا ہے کہ لوگ تو اپنی اور اپنی اولاد کی بھلائی کے حریص (بھلائی کے چاہنے والے) ہوتے ہیں مگر یہ رسولِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمّت کی بھلائی اور ان کی خیر خواہی پر حریص ہیں۔ آیئے! اُمت پر ان کی حرص اور شفقت کی جھلک سنتی ہیں: چنانچہ

اُمّت کے لئے دُعائیں

حُضورِ پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے مجھے تین (3) سوال عطافرمائے، میں نے دوبار (تو دنیا میں) عرض کرلی: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ" اے اللہ! میری اُمّت کی مغفرت فرما، اے اللہ! میری اُمت کی مغفرت فرما۔ "وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ اِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى اِبْرَاهِيْمُ" اور تیسری عرض اس دن کے لیے اٹھا رکھی، جس میں مخلوقِ الٰہی میری طرف نیاز مند ہو گی، یہاں تک کہ (اللہ پاک کے خلیل) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بھی میرے نیاز مند ہوں گے۔[1]

اے خدائے دو جہاں احسان تیرا ہے بڑا ‏ ‏ ‏ تُو نے پیدا اُن کی اُمّت میں ہمیں فرمایا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۴۶۲)

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے گنہگارانِ اُمّت! کیا تم نے اپنے مالک و مولیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ کمال رأفت و رحمت (نرمی و رحمت کی انتہا) اپنے حال پر نہ دیکھی کہ بارگاہِ الٰہی سے تین (3) سُوال

1 . . . مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب بیان ان القرآن علی سبعة...الخ، ص ۳۱۸، حدیث: ۱۹۰۴ ملتقطا

حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کو ملے کہ جو چاہو مانگ لو عطا ہوگا۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) نے ان میں کوئی سوال اپنی ذاتِ پاک کے لیے نہ رکھا، سب تمہارے ہی کام میں صَرف فرما دیئے، دو (2) سوال دنیا میں کیے وہ بھی تمہارے ہی واسطے، تیسرا آخرت کو اُٹھا رکھا (یعنی آخرت کے لئے باقی رکھ لیا)، وہ تمہاری اس عظیم حاجت کے واسطے جب اس مہربان مولیٰ، رؤف و رحیم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سوا کوئی کام آنے والا، بگڑی بنانے والا نہ ہوگا۔ قسم اس کی جس نے انہیں آپ پر مہربان کیا! ہرگز ہرگز کوئی ماں اپنے عزیز پیارے اکلوتے بیٹے (The only son) پر بھی اتنی مہربان نہیں جس قدر وہ اپنے ایک اُمّتی پر مہربان ہیں۔ [1]

روتا ہے جو راتوں کو اُمّت کی محبّت میں — وہ شافِعِ محشر ہے سردار مدینے کا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً کوئی بھی بچہ جب اس دنیا میں آتا ہے تو نہ اسے بولنا آتا ہے، نہ وہ چل سکتا ہے، نہ اپنی کوشش سے اِدھر اُدھر حرکت کر سکتا ہے، نہ کوئی بات سمجھ سکتا ہے اور نہ ہی کسی کو جانتا پہچانتا ہے، اَلْغَرَض! اسے کسی بھی چیز کی کچھ بھی سمجھ بوجھ نہیں ہوتی مگر میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تو شان ہی نرالی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ پاک نے سَرورِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ معجزہ عطا فرمایا تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا میں جلوہ گر ہوتے ہی کلام فرمایا اور اس کلام میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُمّت کو یاد فرمایا، چنانچہ

1... فتاوی رضویہ، ۲۹/۵۸۳ ملتقطاً

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا میں جلوہ اَفروز ہوتے ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سَجدہ فرمایا اور ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ یعنی پَرْوَرْدَگار! میری اُمَّت میرے حوالے فرما۔ [1]

امام زُرقانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: اُس وَقْت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُنگلیوں (Fingers) کو اِس طرح اُٹھائے ہوئے تھے جیسے کوئی گِریہ وزاری کرنے والا اُٹھاتا ہے۔ [2]

ہوتے ہی پیدا، کرتے ہیں اُمّت کو یاد آپ اُمّت کی مَغْفِرت کے طَلَب گار آگئے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۱۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آقائے مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ساری زندگی اپنی اُمّت کو یاد فرمایا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمّت کی بخشش و نجات کے لئے راتوں کو عبادت کرتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غاروں کی تنہائیوں میں جاکر اَشکباری فرماتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اَشک بار ہوتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُمّت کے گناہگاروں اور قیامت کی سختیوں کا خیال کرکے بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری فرماتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قرآن کی اُس آیت کی تلاوت سُن کر اَشکباری فرماتے تھے کہ جس آیت میں ہر اُمّت سے گواہ لانے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام لوگوں پر گواہ بنانے کا ذکر موجود ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی ایک ہی آیت کی تلاوت کرتے ساری رات گزار دیتے، کبھی لمبے لمبے قیام و رکوع فرماتے، کبھی پیشانی سجدہ میں رکھ کر اُمّت کی

1... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۷۱۲ ملخصا

2... شرح زرقانی علی المواھب، ولادتہ وعجائب ومارات... الخ، ۱/ ۲۱۱

بھلائی طلب فرماتے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَ سَلَّم گریہ وزاری و شب بیداری فرماتے،رورو کر گنہگار اُمّتیوں کی نجات اور قبر وحشر کی تکلیفوں سے بچانے کے لئے دعائیں کیا کرتے۔ چنانچہ

رونے کا سبب کیا ہے؟

بخشے بخشائے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے دونوں دستِ مُبارک اُٹھا کر اُمّت کے حق میں رو کر دُعا فرمائی اور عرض کیا:اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اے اللہ!میری اُمّت میری اُمّت۔اللہ پاک نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ تم میرے حبیب کے پاس جاؤ۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے مگر ان سے پوچھو کہ ان کے رونے کا سبب کیا ہے؟حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے حکم کے مطابق حاضر ہو کر دریافت کیا تو سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَ سَلَّم نے انہیں تمام حال بتایا اور غمِ اُمّت کا اظہار کیا۔ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی کہ اے اللہ! تیرے حبیب یہ فرماتے ہیں اور اللہ پاک خوب جاننے والا ہے۔اللہ پاک نے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ جاؤ اور میرے حبیب (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وَسَلَّم) سے کہو کہ ہم آپ کو آپ کی اُمّت کے بارے میں عنقریب راضی کریں گے اور آپ کے قلبِ مُبارک کو رنجیدہ نہ ہونے دیں گے۔(1)

صَد شُکْر خدایا تُو نے دیا، ہے رَحمت والا وہ آقا
جو اُمّت کے رنج و غم میں، راتوں کو اَشک بہاتا رہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۷۵)

1 . . . مسلم،کتاب الایمان،باب دعاء النبی لامتہ...الخ،ص۱۰۹،حدیث:۴۹۹

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: تُو نے کبھی سُنا ہے کہ جس کو تجھ سے اُلفتِ صادِقہ (سچی مَحبّت) ہے اور پھر محبوب بھی کیسا، جانِ ایمان وکانِ احسان (ایمان کی جان اور مہربانی کی کان)، جس کے جمالِ جہاں آرا (جہاں کو سجانے والی خوبصورتی) کا نظیر (مثل) کہیں نہ ملے گا اور خامۂ قدرت نے اس کی تصویر بنا کر ہاتھ کھینچ لیا کہ پھر کبھی ایسا نہ لکھے گا، کیسا محبوب، جسے اس کے مالک نے تمام جہاں کے لئے رحمت بھیجا، کیسا محبوب، جس نے اپنے تن پر ایک عالَم کا بار اٹھالیا، کیسا محبوب، جس نے تمہارے غم میں دن کا کھانا، رات کا سونا ترک کر دیا، تم رات دن اس کی نافرمانیوں میں مُنہَمِک (بہت مصروف) اور لَہْو ولَعب (کھیل کود) میں مشغول ہو اور وہ تمہاری بخشش کے لئے شب و روز گِریاں و مَلول (یعنی دن رات روتے اور غمگین رہتے) شب، کہ اللہ کریم نے آسائش (آرام) کے لئے بنائی، صبح قریب ہے، ٹھنڈی نسیموں (ہواؤں) کا پنکھا ہو رہا ہے، ہر ایک کا جی اس وقت آرام کی طرف جھکتا ہے، بادشاہ اپنے گرم بستروں، نرم تکیوں میں مست خواب ناز (آرام میں مشغول) ہے اور جو محتاج بے نوا (بے سہارا) ہے اس کے بھی پاؤں دو گز کی کملی (چادر) میں دراز، ایسے سہانے وقت، ٹھنڈے زمانہ میں، وہ معصوم، بے گناہ، پاک داماں (پاک دامن)، عِصمت پناہ (جس کی پناہ میں پاکدامنی ہو) اپنی راحت و آسائش کو چھوڑ، خواب و آرام سے منہ موڑ، جبینِ نیاز (پیشانیِ اقدس کو) آستانۂ عزت پر (بارگاہِ الٰہی میں) رکھے (ہوئے) ہے کہ الٰہی! میری اُمّت سیاہ کار ہے، درگزر فرما، اور ان کے تمام جسموں کو آتشِ دوزخ (دوزخ کی آگ) سے بچا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۷۱۶ - ۷۱۷ ملتقطاً

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم آقا کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اپنی اُمّت سے مَحَبَّت کے بارے میں سن رہی ہیں۔ آیئے! غور کریں کہ دنیا میں بے شمار ایسے لوگ بستے ہیں جن کا آپس میں پیار و مَحَبَّت کا رشتہ قائم ہوتا ہے، مثلاً والدین اپنی اولاد سے مَحَبَّت کرتے ہیں، اولاد اپنے والِدَین سے مَحَبَّت کرتی ہے، بہنیں اپنے بھائیوں سے مَحَبَّت کرتی ہیں، دوست اپنے دوستوں سے مَحَبَّت کرتے ہیں، رشتے دار آپس میں ایک دوسرے سے مَحَبَّت کرتے ہیں وغیرہ، مگر یاد رہے! یہ سب محبتیں عارضی ہوتی ہیں، یہ محبتیں فانی ہوتی ہیں، یہ محبتیں دنیا کی حد تک محدود ہوتی ہیں، اِدھر زندگی کی ڈور کٹی اُدھر محبتوں کے ان تمام سلسلوں کو گویا بریک (Brake) لگ جاتا ہے اور سب ایک دوسرے کو بھول کر اپنے اپنے معمولات میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

مگر یاد رہے! مَحَبَّت کا ایک ایسا رشتہ اب بھی قائم ہے جس کو زوال نہیں، جو کسی وقت کے ساتھ خاص نہیں، گزرتے زمانے کے ساتھ جس میں کمی نہیں آئی، اور وہ ہے کریم و مہربان آقا، مکے مدینے کے شہنشاہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنی اُمّت سے محبّت کا رشتہ، جی ہاں! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُمّت کو اپنی حیاتِ ظاہری میں بھی یاد رکھا، قبرِ اطہر میں جسمِ انور کو اُتارا جا رہا تھا تو اس وقت بھی اُمّت کو یاد کیا، قبرِ انور میں داخل ہونے کے بعد بھی یاد فرما رہے ہیں حتّٰی کہ قیامت میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمّت کو یاد فرما رہے ہوں گے، آیئے! اس ضمن میں دو واقعات سنئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے، چنانچہ

(1) تا قِیامت "اُمّتی اُمّتی" فرمائیں گے

حضرت سیِّدُنا قُثَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ شخص تھے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قبرِ انور

میں اُتارنے کے بعد سب سے آخِر میں باہَر آئے تھے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا بیان ہے کہ میں ہی آخِری شخص ہوں جس نے حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا رُوئے مُنَوَّر، قبرِ اَطہر میں دیکھا تھا، میں نے دیکھا کہ سلطانِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم قَبرِ انور میں اپنے لبہائے مُبارَکہ کو جُنبِش فرما رہے تھے (یعنی مُبارَک ہونٹ ہل رہے تھے) میں نے اپنے کانوں کو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَہَن (یعنی منہ) مُبارَک کے قریب کیا، میں نے سنا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے تھے: رَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِی (یعنی پروردگار! میری اُمّت میری اُمّت)۔(مَدارِجُ النُّبُوۃ، ۲/۴۴۲) اور فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جب میری وفات ہوجائے گی تو اپنی قبر میں ہمیشہ پکارتا رہوں گا: یا رَبِّ اُمَّتِی اُمَّتِی یعنی اے پَرْوَرْدَگار! میری اُمّت میری اُمّت یہاں تک کہ دوسرا صُور پھونکا جائے۔[1]

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

جنھیں مَرقَد میں تاحشر اُمّتی کہہ کر پکاروگے ہمیں بھی یاد کرلو اُن میں صدقہ اپنی رحمت کا

(حدائقِ بخشش، ص۳۹)

(2) مُحدِّثِ اعظم پاکستان نے فرمایا

مُحدِّثِ اعظم پاکستان، حضرت علّامہ مولانا سردار احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ حُضُورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تو ساری عمر ہمیں اُمَّتی اُمَّتی کہہ کر یاد فرماتے رہے، قبرِ انور میں بھی اُمَّتی اُمَّتی فرما رہے ہیں اور حشر تک فرماتے رہیں گے یہاں تک کہ محشر کے روز بھی اُمّتی اُمّتی فرمائیں گے۔ حق یہ ہے کہ اگر صِرف ایک بار بھی

1... کنز العمال، کتاب القیامۃ، قسم الاقوال، جزء:۱۴، ۷/۱۷۸، حدیث:۳۹۱۰۸

اُمّتی فرمادیتے اور ہم ساری زندگی یانبی یانبی، یَارَسولَ اللہ، یاحَبِیبَ اللہ کہتے تب بھی اُس ایک بار اُمّتی کہنے کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔[1]

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اپنے نعتیہ دِیوان **"حدائقِ بخشش"** میں لکھتے ہیں:

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے　　آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

وُسعتیں دی ہیں خدا نے دامنِ محبوب کو　　جُرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں　　لوحِ دل سے نقشِ غم کو اب مٹاتے جائیں گے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۵۶، ۱۵۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت سے کیسی اُلفت ہے کہ دنیا میں تو اُمّت کو یاد فرماتے ہی رہے، دنیا میں تو اُمّت پر احسانات فرماتے رہے، دنیا میں تو اُمّت کے لئے آسانیوں کی راہیں ہموار کرواتے رہے، دنیا میں تو اُمّت کی بگڑی بناتے رہے مگر قربان جایئے! بروزِ قیامت بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمّت کو یاد فرمائیں گے اور اُمّتیوں کی مدد بھی فرمائیں گے، بِلا شبہ یہ اُمّت پر حضورِ انور، شافِعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اتنا بڑا احسان ہے کہ اگر ایک تو کیا کروڑوں زندگیاں بھی مل جائیں تب بھی اُمّت اس احسان کا بدلہ نہیں چکا سکتی۔

12 ہفتے تک اجتماع میں شرکت کی نیت کر لیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب نبیِّ کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1 . . . عاشقِ اکبر، ص ۵۳

وَسَلَّم ہم سے اتنی محبّت فرماتے ہیں تو ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی میٹھے میٹھے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی محبّت کا ثبوت دیں۔ وہ ایسے کہ ان کے فرامین پر عمل کریں، خود بھی سنّتوں پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں، اس کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جانا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہر بدھ کو اسلامی بہنوں کا ہفتہ وار اجتماع ہوتا ہے جس میں محبّتِ رسول کے جام پلانے کے ساتھ ساتھ نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے، اپنے دل میں حقیقی عشقِ رسول کی شمع روشن کرنے کی ترغیبات دلائی جاتی ہیں، لہٰذا آپ بھی کم از کم اگلے 12 ہفتوں تک کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں نہ صرف خود بلکہ اپنے ساتھ کم از کم ایک اسلامی بہن کو لانے کی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تقسیمِ رسائل کی ترغیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل کا مہینا اپنی برکتیں لٹاتا ہوا ہمارے درمیاں جلوہ فرما ہے۔ یہ وہ مُقَدَّس مہینا ہے جس میں ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دنیا میں تشریف لائے، آپ کے میلاد کی خوشی میں ہر مسلمان اپنے اپنے انداز میں خوشیاں مناتا ہے، ہمیں بھی منانی چاہئے لیکن اس دفعہ ہم اپنی خوشی یوں منائیں کہ ہم اپنے پیارے آقا کی میلاد کی خوشی میں اسلامی بہنوں میں رسائل تقسیم کریں، بِالْخصوص رسالہ **صبحِ بہاراں** اور بالعموم دیگر رسائل بھی تقسیم کریں۔ ہو سکتا ہے ہماری اس چھوٹی سی کوشش سے

کسی اسلامی بہن کو نیکیوں بھری زندگی نصیب ہو جائے اور وہ گناہوں سے بچ کر دوسری اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دینے والی بن جائے، لہٰذا ہر اسلامی بہن حَسْبِ تَوفیق زِیادہ ورنہ 112 یا کم اَز کم 12 روپے کے مکتبۃُ المدینہ کے رسائل اور مَدَنی پھولوں کے مُختلف پمفلٹ بانٹے اور تقسیم کروائے۔ اِسی طرح سارا سال کچھ نہ کچھ رسائل تقسیم کر کے نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچایئے۔ شادی غَمی کی تَقاریب میں اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کی خاطِر بھی تقسیمِ رسائل کی ترکیب کیجئے اور دیگر اسلامی بہنوں کو بھی اِس کی ترغیب دیجئے۔ ڈھیروں ڈھیر ثواب ملے گا۔

بانٹ کر مَدَنی رسائل دِین کو پھیلایئے ۔۔۔ کر کے راضی حق کو حقدارِ جِناں بن جایئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تعزیت کے مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے تعزیت کرنے کے چند مدنی پھول سنتی ہیں:

پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اس کے لئے اس مصیبت زدہ جتنا ثواب ہے۔[1] (2) جو بندۂ مومن اپنے کسی مصیبت زدہ بھائی کی تعزیت کرے گا، اللہ پاک قیامت کے دن اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔[2] ☆ تعزیت کا معنٰی ہے: مصیبت زدہ کو صبر کی تلقین کرنا۔ ☆ تعزیت

1...ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی اجر من عزی مصابا، ۳۳۸/۲، حدیث: ۱۰۷۵

2...ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عزی مصابا، ۲۶۸/۲، حدیث: ۱۶۰۱

مسنون (یعنی سنّت) ہے۔[1] ☆دفن سے پہلے بھی تعزیت جائز ہے، مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو یہ اُس وقت ہے کہ اولیائے میّت جزع و فزع نہ کرتے ہوں، ورنہ ان کی تسلی کے لیے دفن سے پیشتر (پہلے) ہی کرے۔[2] ☆مستحب یہ ہے کہ میّت کے تمام اقارب کو تعزیت کریں، چھوٹے بڑے مرد و عورت سب کو مگر عورت کو اُس کے محارم ہی تعزیت کریں۔ تعزیت میں یہ کہے، اللہ پاک میّت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔[3] ☆میّت کے اَعِزّہ (یعنی رشتے داروں) کا گھر میں بیٹھنا کہ لوگ ان کی تعزیت کو آئیں اس میں حرج نہیں۔[4] ☆جو ایک بار تعزیت کر آئے اسے دوبارہ تعزیت کے لیے جانا مکروہ ہے۔[5]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت،** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... بہار شریعت، ۱/ ۸۵۲، حصہ: ۴

2... الجوھرة النيرة، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۴۱

3... بہار شریعت، ۱/ ۸۵۲، حصہ: ۴

4... ردالمحتار على الدر المختار، كتاب الصلاة، مطلب في كراهة الضيافة من اهل الميت، ۳/ ۱۷۶

5... الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ۳/ ۱۷۷

بیان:13 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا فرمانِ رحمت نشان ہے:** جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس(10) رحمتیں اُتارتا ہے اور جو مجھ پر دس(10) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر سو (100) رحمتیں اُتارتا ہے اور جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ [2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ... معجم اوسط، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کیئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج ہم کمالاتِ مصطفٰے سے متعلق بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ جس میں سب سے پہلے ہم سُنیں گی کہ مختصر سا کھانا چودہ سو (1400) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو کیسے کافی ہو گیا اور بکری کیسے زندہ ہو گئی؟ مُعْجِزَہ کسے کہتے ہیں؟ کرامت کیا ہوتی ہے؟ مَعُونت اور اِسْتِدْرَاج کیا ہے؟ یہ بھی سُنیں گی کہ اللہ پاک نے ہمارے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر کیسی عزت و عظمت عطا فرمائی ہے، اِس کے ساتھ ساتھ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی کو برکت کی دعا دیتے تو کیسی برکتیں ظاہر ہوتی تھیں اِس بارے میں بھی سُنیں گی۔ اللہ کرے! ہم سارا بیان توجہ کے ساتھ سُننے میں کامیاب ہو جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بکری کان جھاڑتی اُٹھ کھڑی ہوئی

مشہور صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں: (غَزوۂ خندق کے موقع پر) خندق کھودتے وَقْت اچانک ایک ایسی چٹان ظاہر ہوگئی جو کسی سے نہ ٹُوٹتی تھی۔ جب ہم نے بارگاہِ رسالت میں یہ ماجرا عَرض کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُٹھے، تین(3) دن کا فاقہ تھا اور پیٹ مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ہاتھ مبارک سے پھاوَڑا مارا تو وہ چٹان ریت کے بکھرے ہوئے بڑے ٹکڑے کی طرح بِکھر گئی۔[1] ایک اور روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس چٹان پر تین(3) مرتبہ پھاوَڑا مارا، ہر بار مارنے پر اُس میں سے ایک روشنی(Light) نکلتی تھی اور اُس روشنی میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شام و اِیران اور یَمَن کے شہروں کو دیکھ لیا اور اِن تینوں ملکوں کے فَتْح ہونے کی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو خوش خبری دی۔[2]

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مسلسل فاقوں (بُھوکا رہنے) کی وجہ سے نبیِّ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیٹ مبارک پر پتھر بندھا ہوا دیکھ کر میرا دل بھر آیا، میں حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اِجازت لے کر اپنے گھر آیا اور اپنی زَوجہ سے کہا: میں نے نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اِس قدر شدید بُھوک کی حالت میں دیکھا ہے کہ مجھ سے صَبْر نہ ہو سکا۔ کیا گھر میں کچھ کھانا ہے؟ اُنہوں نے کہا: گھر میں ایک صاع (تقریباً چار کلو) جَو کے علاوہ کچھ بھی نہیں، میں نے

1...بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الخندق...الخ، ۳/۵۱، حدیث: ۴۱۰۱

2...المواھب اللدنیة مع شرح الزرقانی، باب غزوة الخندق...الخ، ۳/۳۱

کہا: تم جلدی سے اُس جَو کو پیس کر گُوندھ لو، پھر میں نے اپنے گھر کا پلا ہوا ایک بکری کا بچّہ ذَبح کرکے اُس کی بوٹیاں بنائیں اور زَوجہ سے کہا: جلد سے جلد سالن اور روٹیاں تیار کر لو، میں حُضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو بُلا کر لاتا ہوں۔ چلتے وقت زَوجہ نے کہا: دیکھو! آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علاوہ صِرف چند ہی اَصحاب عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو ساتھ لانا، کیونکہ کھانا کم ہے، زیادہ افراد لاکر مجھے رُسوا مت کر دینا۔ حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے خندق پر آکر آہستہ آواز میں عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! ایک صاع (تقریباً 4کلو) آٹے کی روٹیاں اور ایک بکری کے بچے کا گوشت میں نے گھر میں تیار کروایا ہے، لہٰذا آپ چند لوگوں کے ساتھ چل کر کھا لیجئے! ، یہ سُن کر حُضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے خندق والو! جابر نے کھانے کی دعوت دی ہے، لہٰذا سب لوگ اِن کے گھر چل کر کھانا کھالیں! پھر مجھ سے فرمایا: جب تک میں نہ آجاؤں روٹیاں مت پکوانا! چنانچہ

جب حُضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو گُوندھے ہوئے آٹے میں اپنا تُھوک مبارک ڈال کر برکت کی دعا فرمائی اور گوشت کی ہانڈی میں بھی اپنا تھوک مبارک ڈال دیا۔ پھر روٹی پکانے کا حکم دیا اور فرمایا: ہانڈی چُولہے سے نہ اُتاری جائے۔ جب روٹیاں پک گئیں تو حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زَوجہ نے ہانڈی سے گوشت نکال کر دینا شروع کیا، ایک ہزار (1000) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے پیٹ بھر کر کھانا کھالیا مگر گُوندھا ہوا آٹا جتنا پہلے تھا اُتنا ہی رہ گیا اور ہانڈی چولہے پر اُسی طرح جوش مارتی رہی۔ [1]

---

1 . . . بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق...الخ، ۳/۵۱، حدیث: ۴۱۰۱ ملخصا- سیرتِ مصطفےٰ، ۳۲۵-۳۲۷ بتغیر قلیل

حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ **فرماتے ہیں: پھر نبیِّ کریم، رسولِ عظیم** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **ایک** برتن کے بیچ میں کھائی ہوئی ہڈیوں(Bones) کو جمع کیا، اُن پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور کچھ کلام پڑھا جسے میں نے نہیں سُنا۔ ابھی جس کا گوشت کھایا تھا وُہی بکری اچانک کان جھاڑتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی، **آپ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اپنی بکری لے جاؤ! میں بکری اپنی زوجۂ محترمہ کے پاس لے آیا۔ وہ (حیرت سے) بولیں: یہ کیا؟ میں نے کہا: اللہ پاک کی قسم! یہ ہماری وُہی بکری ہے جس کو ہم نے ذَبح کیا تھا۔ دعائے مصطفٰے سے اللہ کریم نے اِسے زندہ کر دیا ہے! یہ سُن کر اُن کی زَوجۂ محترمہ بے ساختہ پکار اُٹھیں: میں گواہی دیتی ہوں کہ بے شک وہ اللہ پاک کے سچے رسول ہیں۔ (1)

مُردوں کو جِلاتے ہیں روتوں کو ہنساتے ہیں   آلام مٹاتے ہیں بگڑی کو بناتے ہیں
سرکار کِھلاتے ہیں سرکار پلاتے ہیں   سلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں

(فیضانِ سنّت، ص ۳۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کمالاتِ مصطفٰے کی جھلک

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! ہمارے ہاں کھانا کم ہو اور کھانے والے افراد زیادہ ہو جائیں تو سوائے کھانے کی مقدار بڑھانے کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا، چار(4) کلو آٹا اور بکری کا بچہ چاہے کتنا بھی صحت مند ہو مشکل سے پچاس (50) ساٹھ(60) افراد کے پیٹ بھر کر کھانے کا سامان بن سکتا ہے۔ لیکن نبیِّ رَحمت،

1 … خصائص کبرٰی، باب آیاته فی احیاء الموتی وکلامهم، ۲/۱۱۲

شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تُھوک مبارَک کی برکت سے اِتنا کھانا نہ صِرف صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی مکمل جماعت کو پورا ہو گیا بلکہ جتنا پکایا تھا اُتنا ہی باقی بچا رہا۔ اور پھر بکری کی بچی ہوئی ہڈیوں پر کلام پڑھا تو وہ گوشت پوست پہن کر پہلے جیسی بکری ہو کر کان جھاڑتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ یہ حکایت سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کئی کمالات کو واضح کرتی ہے۔

حکیمُ الْاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے اِس حدیثِ پاک کے تحت جو کچھ اِرشاد فرمایا ہے اُس میں سے کچھ سنتی ہیں: ✡جن اَفراد نے کھانا کھایا اُن کی تعداد چودہ سو(1400) تھی۔ اُن میں سے ایک ہزار(1000) تو خندق کھودنے والے تھے اور چار سو(400) وہ حضرات تھے جو بعد میں بچے کھچے رہے، جو مدینہ شریف کے گھروں، بازاروں وغیرہ میں تھے، مدینۂ مُنَوَّرَہ کے بچے عورتیں بھی اُس دعوت میں شامل کر لی گئی تھیں۔ غرض کہ کھانے والوں کے میلے لگ گئے تھے۔ خوش نصیب تھے وہ لوگ جو اُس برکت والے کھانے سے مُشَرَّف ہوئے۔ ✡حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سب کی دعوت کر دی، اُس دن لنگر حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کا تھا(اور) گھر حضرت جابر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کا، لہٰذا یہ اعلان اور دعوت بالکل درست ہے۔ جو چیز استعمال سے گھٹے نہیں وہ مالک کی بغیر اجازت استعمال کی جا سکتی ہے جیسے کسی کے چراغ کی روشنی میں مطالعہ کر لینا، کسی کی دیوار سے سایہ لے لینا۔ آج یہ کھانا اُن کھانے والوں کے استعمال سے گھٹے گا نہیں لہٰذا حضرت جابر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کی بغیر اجازت حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سب کو دعوت دے دی۔ ✡حضرت جابر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) تمام

آدمیوں کو دعوت دینے اور اُن میں اعلان کرنے سے حیران رہ گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کی حیرانی مُلاحظہ فرمائی اور تسکین (تَسلّی) دینے کے لیے یہ فرمایا: گھبراؤ نہیں! اللہ (پاک) فضل کرے گا جو لائے گا وہ کھلائے گا، تم اِتنا کرنا کہ میرے آنے سے پہلے ہانڈی چولہے سے نہ اُتارنا اور آٹا پکانا شروع نہ کرنا پھر قدرتِ خدا کا تماشا دیکھنا۔

✡اِس واقعہ میں حُضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے لُعاب (تُھوک) شریف کے بہت سے معجزات ہیں: بوٹیوں میں کثرت وبرکت، شوربے کے پانی میں برکت، شوربے کے نمک مرچ مصالحہ گھی میں برکت و کثرت، آٹے میں برکت و کثرت، جس لکڑی سے یہ چیزیں پکائی گئیں اُس میں برکت، روٹی پکانے والی کے ہاتھ میں قوّت وطاقت ورنہ اتنی بڑی جماعت کی دعوت کے لیے کئی مَن گوشت، لکڑیاں، آٹا چاہیے، بہت پکانے والے اور بہت تنور چاہئیں جیسا کہ آج کل شادیوں کی دعوتوں میں دیکھا جاتا ہے۔ ✡(حضرت) موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے عصا (یعنی لاٹھی) سے پانی کے بارہ(12) چشمے پتھر (Stone) سے پھوٹے یہاں حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے لُعاب (تُھوک مبارَک) سے ہانڈی سے بوٹیوں شوربے کے چشمے پھوٹے۔(1)

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا ۔۔۔ تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرّہ تیرا
فیض ہے یا شہِ تَسنیم نِرالا تیرا ۔۔۔ آپ پیاسوں کے تَجَسُّس میں ہے دریا تیرا
آسماں خَوان، زمیں خَوان، زمانہ مہمان ۔۔۔ صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۵،۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... مرآۃ المناجیح،۸/ ۱۷۷-۱۷۹ ملتقطاً

مُعْجِزَہ کی تعریف

حکیمُ الْاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ معجزے کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وہ کام جس کے مُقابَلہ سے بلکہ اُس کی سمجھ سے مخلوق عاجز ہو اُسے **"مُعْجِزَہ"** کہتے ہیں۔ شریعت کی اِصطلاح میں مُعْجِزَہ ہر وہ عجیب و غریب خلافِ عادت کام ہے جو نُبُوَّت کا دعویٰ کرنے والے کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ دعویٰ نُبُوَّت سے پہلے جو (خلافِ عادت کام) نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہو اُسے کہتے ہیں **"اِرہاص"**۔ اَولیاءُ اللہ کے ہاتھ پر جو عجیب بات ظاہر ہو اُسے کہتے ہیں **"کرامت"**۔ عام مؤمنین کے ہاتھ پر اگر کبھی کوئی عجیب بات ظاہر ہو وہ ہے **"مَعُونت"**۔ اور کفار کے ہاتھ سے جو عجوبہ (عجیب و غریب کام) ظاہر ہو وہ ہے **"اِسْتِدْرَاج"**۔ مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: سارے نبیوں کے معجزے قصے (Stories) بن گئے، ہمارے حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بہت سے معجزے تا قیامت دیکھنے میں آئیں گے، ذِکرِ کثیر، محبوبیتِ قرآنِ مجید، پتھروں، جانوروں پر حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام کَنْدَہ (نقش کیا ہوا) ملنا وغیرہ یہ زندہ جاوید معجزات ہیں۔ حُضور کے اَولیاءُ اللہ ان کی کرامتیں حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زندہ معجزے ہیں۔ [1]

جامعُ الْمُعْجِزات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مُعْجِزَہ نبی کی نُبُوَّت کی دلیل ہوا کرتا ہے، لہٰذا اللہ پاک نے ہر نبی کو اُس دَور کے ماحول اور اُن کی اُمّت کے مِزاجِ عقل و

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۶۲

فَہم (سوچنے سمجھنے کی صلاحیت) کے مناسب معجزات سے نوازا۔ مثلاً حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے دورِ نُبُوَّت میں چونکہ جادو(Magic) کے ذریعے کارنامے اپنی ترقّی کی اعلیٰ ترین منزل پر پہنچے ہوئے تھے،اِس لئے اللہ پاک نے آپ کو "یَدِ بَیْضا(سفید ہاتھ)" اور "عَصا(لاٹھی)" کے معجزات عطا فرمائے، جن سے آپ نے جادوگروں کے سَاحِرانہ (جادوئی) کارناموں پر اِس طرح غلَبہ حاصل فرمایا کہ تمام جادوگر سجدہ میں گر پڑے اور آپ پر ایمان لائے۔اِسی طرح حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے میں عِلْمِ طِبّ اِنتہائی ترقّی پر پہنچا ہوا تھا اور اس دَور کے طَبِیْبوں یعنی ڈاکٹروں نے بڑے بڑے امراض کا علاج کرکے اپنی فنّی مَہارت سے تمام انسانوں کو مَسْحُور (اپنے قابو میں) کر رکھا تھا، اِس لئے اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو مادر زاد(پیدائشی) اندھوں اور کوڑھیوں کو شفا دینے اور مُردوں کو زندہ کر دینے کا مُعْجِزَہ عطا فرمایا، جس کو دیکھ کر آپ کے دور کے اَطِبّا(یعنی ڈاکٹروں) کے ہوش اُڑ گئے اور وہ حیران رہ گئے، بالآخر اُنہوں نے ان معجزات کو انسانی کمالات سے بالاتَر (بہت اُونچا) مان کر آپ کی نُبُوَّت کا اِقْرار کر لیا۔ اَلْغَرَض! ہر نبی کو اُس دَور کے ماحول کے مطابق اور اُس کی قوم کے مِزاج اور اُن کی طبیعت کے مناسب کسی کو ایک، کسی کو دو(2)، کسی کو اِس سے زیادہ معجزات عطا ہوئے، مگر نبیِ آخرُ الزّماں، سَرورِ کَون و مَکاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چونکہ تمام نبیوں کے بھی نبی ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مُقدَّسہ تمام انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کی مُقدَّس زندگیوں کا خُلاصہ (Summary) ہے، آپ کی تعلیم تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعلیمات کا عطر (یعنی نچوڑ) ہے اور آپ دنیا میں ایک عالمگیر دین لے کر تشریف لائے تھے اور عالَمِ کائنات میں اَوَّلین و آخرین (پہلے اور بعد) کی تمام اَقْوام

اور ملّتیں آپ کی مُقدّس دعوت کی مُخاطَب تھیں، اِس لئے اللہ پاک نے آپ کی ذاتِ مُقدّسہ کو انبیائے سابقین (پچھلے نبیوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے تمام معجزات کا مجموعہ (Collection) بنا دیا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قِسم قِسم کے ایسے بے شمار معجزات سے سَرفراز فرمایا جو ہر طبقہ، ہر گروہ (جماعت)، ہر قوم اور تمام اہلِ مذاہب کے مزاجِ عقل و فہم کے لئے ضروری تھے۔[1] اس کے علاوہ بے شمار ایسے معجزات سے بھی اللہ پاک نے اپنے آخری پیغمبر، شفیعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ممتاز فرمایا جو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خصائص کہلاتے ہیں۔ یعنی یہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ کمالات و معجزات ہیں جو کسی اور نبی و رسول کو عطا نہیں کئے گئے۔[2] لہٰذا ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات جامِعُ الْمُعْجِزَات ہے۔

سب سے اَولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی!

تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تمام کمالات، تمام اچھائیاں، اَوصاف اور سارے کے سارے معجزات آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات میں موجود ہیں۔ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی افضلیت کو قرآنِ پاک میں بھی بیان کیا گیا، پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 253 میں اِرشادِ باری ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (پ۳، البقرۃ: ۲۵۳)

ترجَمۂ کنزُالایمان: یہ رسول ہیں کہ ہم نے اِن میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا اِن میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر دَرَجوں بلند کیا

1 . . . سیرتِ مصطفٰے، ص ۱۲ے تا ۱۴ے ملخصاً وملتقطاً

2 . . . سیرتِ مصطفٰے، ص ۸۲۰ ملخصاً

تفسیرِ صراط الجنان جلد1 صفحہ نمبر 379 پر اِس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: ❋ جن کے بارے میں فرمایا گیا کہ ہم نے انہیں دَرَجوں بلندی عطا فرمائی اِس سے مُراد ہمارے آقا و مولا، ملجا و ماویٰ (پناہ ملنے کی جگہ)، حُضورِ پُر نور، سَیِّدُ الْاَنْبِیا، جنابِ محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ ❋ آپ کو کثیر (بے شُمار) دَرَجات کے ساتھ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر فضیلت عطا فرمائی۔ ❋ اِس جگہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نام کا ذِکْر نہ فرمانا بھی آپ کی بلندیِ شان کے لیے ہے۔ اِس طرح کہ بتانا مقصود ہے کہ جب بھی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر فضیلت کا ذِکْر کیا جائے تو کسی اور طرف گمان نہ جائے بلکہ صِرْف حُضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذات ہی ذہن میں آئے۔ ❋ حُضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ خصائص (Qualities) و کمالات جن میں آپ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر فائق و افضل ہیں اور اُن میں آپ کا کوئی شریک نہیں، بے شمار ہیں۔ کیونکہ قرآنِ کریم میں یہ اِرشاد ہوا ہے کہ دَرَجوں بلند کیا اور اُن دَرَجوں کا کوئی شمار قرآنِ کریم میں ذِکْر نہیں فرمایا گیا تو اب اُن دَرَجوں کی کون حد لگا سکتا ہے۔ ❋ آپ کو ملنے والے خصائص میں سے کچھ یہ ہیں کہ آپ کی رسالت عامہ ہے یعنی تمام کائنات آپ کی اُمّت ہے۔ آپ پر نُبُوَّت ختم کی گئی۔ آپ کو تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے زیادہ معجزات عطا فرمائے گئے۔ آپ کی اُمّت کو تمام اُمّتوں پر افضل کیا گیا۔ حَوضِ کَوثر، مقامِ محمود، شفاعتِ کُبریٰ آپ کو عطا ہوئی۔ شبِ معراج خاص قُربِ الٰہی آپ کو ملا۔ اِس کے علاوہ بے اِنتہا خصائص آپ کو عطا ہوئے۔ (1)

1... تفسیرِ صراط الجنان، پ۳، البقرة، تحت الآیۃ: ۲۵۳، ۱/ ۳۸۰

سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مَولیٰ کا پیارا ہمارا نبی دونوں عالَم کا دُولہا ہمارا نبی
بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
خَلْق سے اَولیا اَولیا سے رُسُل اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
مُلکِ کَونَین میں انبیا تاجدار تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کھِلے چُھپ گئے پَر نہ ڈوبے نہ ڈُوبا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۸، ۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے معجزات بے شمار ہیں، اللہ پاک نے اپنی عطا سے آپ کو ایسا زبردست اِختیار دیا اور قوّت عطا فرمائی ہے کہ جس کا اندازہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔ آپ چاہیں تو چاند کے ٹکڑے کر دیں، آپ چاہیں تو ڈُوبا سورج پلٹا دیں، آپ چاہیں تو پانی میں پتھر تیرا دیں، آپ چاہیں تو لکڑیاں بلب کی طرح روشنی دینے لگیں، آپ چاہیں تو تُھوک مبارَک ڈال کر کھاری کنوؤں کو میٹھا کر دیں، آپ چاہیں تو اُنگلیوں سے پانی کے چشمے بہادیں، آپ چاہیں تو درختوں اور پتھروں سے کلام کریں، آپ چاہیں تو درخت آپ کی بارگاہ میں حاضری کو آئیں، آپ چاہیں تو تھوڑا سا دودھ سَتَّر (70) آدمیوں کو کافی ہو جائے، آپ چاہیں تو تھوڑا سا کھانا کثیر جماعت کو کافی ہو، آپ چاہیں تو جانور انسانی بولی بولنے لگیں، اَلْغَرَض! آپ جیسا چاہیں اِس دنیائے رنگ وبو میں تَصَرُّف فرمائیں آپ کے پاس سب اِختیارات ہیں۔ آیئے! حُصولِ عِلْمِ دین کی نیّت سے چند مزید معجزاتِ رسول سنتی ہیں، چنانچہ

کھانے میں برکت ہوگئی

حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد نے بتایا: ہم ایک بار جنگی سفر میں نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے اور زادِ راہ تقریباً ختم ہو چکا تھا، جب بھوک کی شدت نے تنگ کیا تو لوگوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِس بات کی اجازت (Permission) طلب کی کہ "بعض سُواریاں ذَبح کر لی جائیں تاکہ کچھ تو بھوک کم کی جا سکے۔" حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جب یہ دیکھا کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُنہیں اِس بات کی اجازت دینے ہی والے ہیں تو اُنہوں نے آگے بڑھ کر عرض کی: یَا رَسُولَ الله! اگر ہم اپنی سُواریاں ذَبح کر کے کھانا شروع کر دیں تو دشمن کے سامنے ہم بھوکے اور بغیر سُواریوں کے ہوں گے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یَا رَسُولَ الله! میری رائے یہ ہے کہ آپ ہمارا بچا ہوا زادِ راہ منگوائیں پھر اسے جمع فرمائیں پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس میں برکت کی دعا فرمائیں تو اللہ پاک آپ کی دعا سے اُس کھانے میں ایسی برکت پیدا فرما دے گا کہ وہ کھانا ہم سب کے لیے کافی و وافی ہو گا۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بچا ہوا زادِ راہ طلب فرمایا۔ چنانچہ جس کے پاس جو کچھ بچا ہوا تھا سب نے بارگاہِ رسالت میں لا کر پیش کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: فَجَمَعَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَدَعَا مَا شَآءَ اللهُ اَنْ يَدْعُوَ یعنی پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن تمام چیزوں کو ایک جگہ جمع کر دیا، پھر کھڑے ہوئے اور اُس پر اللہ پاک کی مرضی سے جو دعا فرمانی تھی فرمادی۔ پھر

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لشکر کے تمام لوگوں کو حکم اِرشاد فرمایا: اپنے اپنے برتن اِس سے بھر لیں۔ راوی فرماتے ہیں: فَمَا بَقِیَ فِی الْجَیْشِ وِعَاءٌ اِلَّا مَلَاؤُہُ وَبَقِیَ مِثْلُہُ یعنی لشکر میں موجود تمام کے تمام برتن اِس سے بھر گئے اور وہ ویسا ہی رہا اُس میں بھی کچھ کمی نہ آئی۔ یہ دیکھ کر حُضور نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اِتنا مسکرائے کہ آپ کی مُبارک داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ اِرشاد فرمایا: اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللہِ لَا یَلْقَی اللہَ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِھِمَا اِلَّا حُجِبَتْ عَنْہُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ پاک کا رسول ہوں۔ یہ دونوں کلمات پڑھنے والا کل بروزِ قیامت اللہ پاک سے اِس حال میں ملاقات کرے گا کہ اُس کے اور دوزخ کے درمیان ایک آڑ (Barrier) قائم کر دی جائے گی۔ (1)

کَونَین بنائے گئے سرکار کی خاطر　　کَونَین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا
کُنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے　　محبوب کیا مالِک و مختار بنایا

(ذوقِ نعت، ص۴۷-۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس حدیثِ پاک سے جہاں رسولِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعا کی برکتیں معلوم ہوئیں وہیں اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے طرزِ عمل سے یہ بھی پتہ چلا کہ ہمیشہ دوسروں کی خیر خواہی کی کوشش کرنی چاہیے۔

1 ۔۔۔ مسند امام احمد، مسند المکیین، ۵/۲۶۴، حدیث: ۱۵۴۴۹

خیر خواہی کیجئے!

افسوس! آج ہمارے مُعاشَرے میں خیر خواہی کا جذبۂ خیر بھی دَم توڑتا نظر آ رہا ہے۔ حالانکہ ہمارا دین "دینِ اسلام" انسانیت کا سب سے بڑا خیر خواہ ہے۔ ایک دوسرے کی بھلائی چاہنا اور خیر خواہی کرنا اِس کی تعلیمات کا سنہری باب ہے۔ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس کی خوب ترغیب اِرشاد فرمائی ہے، چنانچہ

حضرت تمیم داری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دین خیر خواہی ہے، ہم نے عرض کی: کس کی؟ فرمایا: اللہ پاک کی، اُس کی کتاب، اُس کے رسول اور مسلمانوں کے اِماموں اور عوام کی۔ (1)

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "**منتخب حدیثیں**" صفحہ نمبر 231 پر لکھا ہے: خیر خواہی کے مفہوم میں بڑی وُسعت ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ "مسلمان کی خیر خواہی" یہ ایک ایسا عملِ خیر ہے کہ اگر ہر مسلمان اِس تعلیمِ نُبُوَّت کو حرزِ جان بنا کر اِس پر عمل شروع کر دے تو ایک دَم مسلمانوں کے بگڑے ہوئے مُعاشَرے کی کایا پلٹ جائے اور "مسلم مُعاشَرہ" آرام و راحت اور سُکون و اطمینان کا ایک ایسا گہوارہ بن جائے کہ دُنیا ہی میں بِہِشْت (جنّت) کے سُکون و اِطمینان کا جلوہ نظر آنے لگے۔ (2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! لفظِ خیر خواہی اپنے مفہوم کے اعتبار سے عام ہے، مثلاً اپنے محارِم اور دیگر اسلامی بہنوں کے ساتھ نرمی و بھلائی سے پیش آنا، اُن کی مالی مدد کرنا، اُن کی پریشانی دور کرنا، اُنہیں کپڑے فراہم کرنا، اُنہیں کھانا

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحۃ، ص ۵۱، حدیث: ۱۹۶

2 . . . منتخب حدیثیں، ص ۲۳۱

کھلانا، اُنہیں آرام و سُکون فراہم کرنا، اُن کی ضروری خواہشات کو پورا کرنا، شرعی رہنمائی کرنا یا کروا دینا، بھٹکی ہوئی اسلامی بہنوں کو راہِ راست پر لانا، اَلْغَرَض! کسی بھی طرح سے اسلامی بہنوں کے ساتھ خیر خواہی کرنا ثواب کا کام ہے۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم **"یا شیخ اپنی اپنی دیکھ"** کے تحت صِرْف اپنے معاملات سُلجھانے کی فکر میں رہتی ہیں۔ ❋ ہمارے آس پاس کتنی اسلامی بہنیں پریشان حال ہیں، ہمیں اِس کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ ❋ وہ اسلامی بہنیں جن سے ہمارا روزانہ واسطہ پڑتا ہے اُن میں سے کتنی خوش دلی سے اور کتنی پریشان چہروں سے ہمیں ملتی ہیں، ہم نے کبھی اِس پر غور کیا؟ ❋ ہماری جاننے والیوں میں سے کتنی اسلامی بہنیں قرضوں میں جکڑی ہوئی ہیں بلکہ خاندان میں ہمارے کتنے محارِم رشتہ دار غربت و اَفلاس کی چکی میں پِس رہے ہیں، ہمیں اِس کی کوئی خبر نہیں۔ ❋ ہماری پڑوسنوں کو دو وقت کا کھانا بھی نصیب ہوتا ہے یا نہیں، ہمیں اِس سے کوئی سروکار نہیں۔ ❋ پہننے کے لئے مناسب کپڑے بھی ملتے ہیں یا نہیں، ہمیں اِس سے کوئی غرض نہیں۔ ❋ کتنی بیمار اسلامی بہنوں کی راتوں کی نیند اور دن کا سُکون پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے برباد ہو رہا ہے، اِس طرف ہماری توجہ ہی نہیں ہوتی۔

یاد رکھئے! اچھی مسلمان خاتون وہی ہے جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسری اسلامی بہن کے لئے بھی پسند کرے۔ اس بات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہمیں بھی چاہئے کہ جو ہم اپنے لئے پسند کریں وہی اپنی اسلامی بہن کے لئے بھی پسند کریں۔ آیئے! اپنے دل میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی خیر خواہی کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتی ہیں، چنانچہ

خیر خواہی کی فضیلت

♣ اِرشاد فرمایا: لوگوں کیلئے بھی وہی پسند کرو، جو اپنے لیے کرتے ہو اور جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو، اُسے دوسروں کے لیے بھی ناپسند کرو، جب تم بولو تو اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِجتماع کی ترغیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسلامی بہنوں کی دینی خیر خواہی کا ایک بہترین ذریعہ اُنہیں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کروانا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شریک ہو کر اسلامی بہنیں نہ صرف عِلْمِ دین حاصل کرتی ہیں بلکہ اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے بھی کوششیں کرتی ہیں، یوں عِلْمِ دین کے ساتھ ساتھ عملِ خَیر کی برکتیں بھی پاتی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہزاروں مقامات پر اِسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات ہوتے ہیں، جن میں لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کر کے عِلْمِ دین حاصل کرتے اور اِس مدنی مقصد کے ساتھ واپس لوٹتے ہیں کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ**

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے سات سو سے زائد جبکہ

1… مسند امام احمد، مسند الانصار، ۲۶۶/۸، حدیث: ۲۲۱۹۳

اسلامی بہنوں کے سات ہزار سے زائد ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں۔ آپ تمام اسلامی بہنوں سے گزارش ہے کہ کم از کم 12 ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات میں پابندی سے شرکت کی نیت کیجئے۔ اللہ کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خزانے لُٹانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم معجزات اور کمالاتِ مصطفٰے سے متعلّق سُن رہی تھیں۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سراپا معجزہ ہیں، جتنی کثرت سے معجزات آپ سے ظاہر ہوئے اور کسی نبی سے نہیں ہوئے۔ احادیثِ طَیِّبَہ میں کئی ایسے واقعات ملتے ہیں کہ جب سَرْوَرِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توجہ سے تھوڑا سا کھانا کئی افراد کے لیے کئی کئی مہینوں کے لیے کافی ہو جاتا تھا۔ اِن واقعات سے اندازہ ہوگا کہ اللہ پاک نے اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کتنے اِختیارات عطا فرمائے ہیں۔ جس کے حق میں آپ کے ہاتھ اُٹھ جاتے یا جس کے لیے آپ کے مبارک ہونٹ حرکت فرماتے دنیا و آخرت کی برکتیں اُس کا مُقَدَّر بن جاتیں۔ آیئے! عِلْمِ دین حاصل کرنے کی نیت سے دو(2) مزید معجزات سنتی ہیں: چنانچہ

1. حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک شخص نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کچھ کھانا طلب کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے نِصْف وَسْق (یعنی تقریباً ایک سو بیس کلو گرام) جَو دے دیئے، وہ آدمی، اُس کی بیوی اور اُن کے مہمان (ایک عرصہ تک) وہی جو کھاتے رہے یہاں تک کہ ایک دن

اُس شخص نے وہ جو ماپ (تول) لئے۔ پھر وہ حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر تم اُسے نہ ماپتے (یعنی نہ تولتے) تو تم وہ جَو کھاتے رہتے اور وہ یونہی باقی رہتے۔ (1)

2. صحابیِ رسول، حضرت ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا بیان ہے: میں حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں کچھ کھجوریں (Dates) لے کر حاضر ہوا اور عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ! اِن کھجوروں میں برکت کی دعا فرما دیجئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کھجوروں کو جمع کر کے دعائے برکت فرمادی اور اِرشاد فرمایا: تم اِن کو اپنے توشہ دان میں رکھ لو اور جب چاہو ہاتھ ڈال کر اِس میں سے نکالتے رہو لیکن کبھی توشہ دان جھاڑ کر خالی نہ کرنا، حضرت ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اُن کھجوروں میں سے خود بھی کھاتے، لوگوں کو بھی کھلاتے اور مَنوں کے حساب سے اللہ پاک کی راہ میں بھی دیتے۔ آپ ہمیشہ اُس تھیلی کو اپنی کمر سے باندھے رہتے تھے یہاں تک کہ اَمیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت کے دن وہ تھیلی اُن کی کمر سے کٹ کر کہیں گر گئی۔ (2)

اِنہیں خدا نے کیا اپنے مُلک کا مالک　　اِنہی کے قبضے میں رب کے خزانے آئے ہیں
جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اُسے دیں گے　　کریم ہیں یہ خزانے لُٹانے آئے ہیں
سُنو گے "لا" نہ زبانِ کریم سے نوریؔ　　یہ فیض و جُود کے دریا بہانے آئے ہیں

(سامانِ بخشش، ص۱۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...مسلم، کتاب الفضائل، باب فی معجزات النبی، ص ۹۶۳، حدیث ۵۹۴۶
2 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب لابی ہریرہ، ۵/۴۵۴، حدیث: ۳۸۶۵

تقسیمِ رسائل کی ترغیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزید معجزات و کمالات کے بارے میں جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ مدنی رسائل کو خود بھی پڑھئے اور دوسری اسلامی بہنوں میں تقسیم بھی کیجئے۔ اگر ہم چاہتی ہیں کہ معاشرے کی اِصلاح ہو جائے، اگر ہم چاہتی ہیں کہ اسلامی بہنوں میں بھی حقیقی مدنی اِنقلاب آجائے، اگر ہم چاہتی ہیں کہ اسلامی بہنیں بھی زیورِ عِلْم سے آراستہ ہو جائیں، اگر ہم چاہتی ہیں کہ اسلامی بہنیں بھی نیک و پرہیزگار بن جائیں، اگر ہم چاہتی ہیں کہ مُعاشَرے سے بے حیائی کا خاتمہ ہو جائے، اگر ہم چاہتی ہیں کہ اسلامی بہنیں اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، مَرکزی مجلسِ شوریٰ، عالَمی مجلسِ مُشاورت اور اپنے والِدَین کی فرمانبردار بن جائیں، اگر ہم چاہتی ہیں کہ اللہ پاک اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہم سے راضی ہو جائیں، اگر ہم چاہتی ہیں کہ اسلامی بہنوں کو بھی صحابۂ کرام و صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن، اَولیائے کرام و ولیات رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سچی پکی محبّت و غلامی نصیب ہو جائے، تو مکتبۃُ المدینہ سے مدنی رسائل حاصل کر کے اِنہیں اسلامی بہنوں اور اپنے مَحارِم رشتے داروں میں تقسیم کر کے اپنے لئے صدقۂ جاریہ کا سامان کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت، چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت

سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیٹھنے کی چند سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: ✸ چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے۔ ✸ جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ ✸ اللہ پاک کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اُس پر سے سایہ رُخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اُسے چاہیے کہ وہاں سے اُٹھ جائے۔ (2) ✸ قبلہ رُخ ہو کر (قبلے کی طرف منہ کر کے) بیٹھیں۔ (3) ✸ جب کبھی اِجتماع یا محفل میں آئیں تو اسلامی بہنوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ✸ جب بیٹھیں تو جوتے اُتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔ (4) ✸ محفل سے فارغ ہو کر یہ دعا تین (3) بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو اسلامی بہن محفلِ خیر و محفلِ ذکر میں پڑھے تو اُس کیلئے اُس خیر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ پاک! تیرے ہی لئے تمام

1…مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2…ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، ۴/۳۳۸، حدیث: ۴۸۲۱

3…رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص۲۲۹

4…جامع صغیر، ص ۴۰، حدیث: ۵۵۴

خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتی ہوں اور تیری طرف توبہ کرتی ہوں۔[1]

✷ جب کوئی سیّدہ اسلامی بہن یا والِدَین آئیں تو تعظیماً کھڑی ہو جانا ثواب ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب، **بہارِ شریعت** حِصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **" 163 مدنی پھول"** ھَدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی کفارة المجلس، ۴/۳۴۷، حدیث: ۴۸۵۷

بیان:14 ہر مُبَلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جب جمعرات کا دن آتا ہے، اللہ کریم فرشتوں کو بھیجتا ہے، جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون جمعرات کے دن اور جُمعہ کی رات مجھ پر زیادہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر

1 ...کنز العمال، کتاب الاذکار، باب فی الصلاۃ علیہ...الخ، جز: ۱، ۱/۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴

2 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب،اُذْکُرُوااللّٰہَ،تُوْبُوْااِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے ہمارے بیان کا موضوع ہے **"اِمام مالک کا عشقِ رسول"** جس میں ہم عالمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف، آپ کی خِدْمات اور آپ کے متعلق فرامینِ رسول سُننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ شہرِ مدینہ،خاکِ مدینہ اور حدیثِ پاک کے ادب و تعظیم کے بارے میں آپ کی سیرت کے چند ایمان افروز واقعات بھی بیان کریں گے۔ امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کتنے بڑے عبادت گزار تھے، تلاوتِ قرآن سے آپ کو کیسی محبّت تھی اور آپ کا اندازِ عبادت کس قدر حَسِین تھا اِس بارے میں عُلَمائے کرام کے اِرشادات بھی سُنیں گی۔ اللہ کرے! ہم دلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کرلیں۔ آیئے !سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

امام مالِک اور مسجدِ نبوی کا ادب

ایک دفعہ خلیفہ ابو جعفر منصور نے حضرت سَیِّدُنا امامِ مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مسجدِ

نبوی شریف میں مُناظَرہ کیا، دورانِ مُناظَرہ ابو جعفر کی آواز کچھ بلند ہوئی تو امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اُس کو (نیکی کی دعوت دیتے ہوئے) فرمایا: اے اَمیرُ المؤمنین! اِس مسجد میں اپنی آواز اُونچی نہ کرو، کیونکہ اللہ پاک نے ایک جماعت کو ادب سکھاتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (پ۲۶، الحجرات:۲)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اے ایمان والو اپنی آوازیں اُونچی نہ کرو اُس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے

دوسری جماعت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (پ۲۶، الحجرات:۳)

ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسولُ اللہ کے پاس

اور ایک قوم کی مَذمّت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ (پ۲۶، الحجرات:۴)

ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں

پھر امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و حُرمت اب بھی اُسی طرح ہے جس طرح آپ کی ظاہری زندگی میں تھی۔ یہ سُن کر ابو جعفر خاموش ہو گیا، پھر پوچھا: اے ابو عبدُ اللہ! میں قبلہ کی طرف مُنہ کرکے دعا مانگوں یا، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف متوجہ ہو کر؟ فرمایا: تم کیوں حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے منہ پھیرتے ہو، حالانکہ حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

واٰلِہٖ وَسَلَّم تمہارے اور تمہارے والد حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بروزِ قیامت اللہ پاک کی بارگاہ میں وسیلہ ہیں، لہٰذا تم حُضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی طرف متوجہ ہو کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے شفاعت مانگو پھر اللہ کریم آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ (1)

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

تجھ سے چھپاؤں مُنہ تو کروں کس کے سامنے　　　کیا اور بھی کسی سے تَوَقُّع نظر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! مالکیوں کے عظیم رہنما حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیسے زَبردست عاشقِ رسول تھے! آپ اپنی ذات کے لئے تو سب کچھ برداشت کر لیا کرتے تھے، لیکن اگر کوئی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مسجد شریف میں آواز بلند کر کے بے ادبی کرتا تو آپ کو جوش آ جاتا، آپ اُس کی اِس نامناسب حرکت پر خاموش نہ رہ پاتے اور اُسی وقت اُسے نیکی کی دعوت دیتے ہوئے بارگاہِ رسالت کے آداب (Manners) یاد دلاتے کہ یہ وہ مُقَدَّس مقام ہے جس کے آداب ہمارے رب نے قرآنِ کریم میں بیان فرمائے ہیں۔ اِس واقعے میں جہاں حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عشقِ رسول کا ظہور ہے وہیں یہ بھی

1 . . . الشفاء، الباب الثالث، فصل واعلم انّ حرمة النبی . . . الخ، ۲/۴۱

پتا چلا کہ آپ نیکی کی دعوت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ **افسوس!** اب نیکی کی دعوت کا جذبہ گزرتے دن کے ساتھ ساتھ ٹھنڈا ہوتا جا رہا ہے۔ اگر ہم نیک اعمال کر بھی لیں تو دوسری اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے روکنے میں سُستی کا شکار ہو جاتی ہیں، حالانکہ اَحادیثِ مُبارَکہ میں بُرائی سے روکنے کی ترغیبات موجود ہیں: چنانچہ

حُضورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سَیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تم میں سے کوئی جب کسی بُرائی کو دیکھے تو اُسے چاہیے کہ بُرائی کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اور جو اپنے ہاتھ سے بدلنے کی قوت نہ رکھے اُسے چاہیے کہ اپنی زبان سے بدل دے اور جو اپنی زبان سے بدلنے کی بھی طاقت نہ رکھے اُسے چاہیے کہ اپنے دل میں بُرا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان کی علامت ہے۔ (1)

کیا ہم دل میں بُرا جانتی ہیں؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنے آپ سے سُوال کیجئے کہ کسی کو گناہ کرتی دیکھ کر ہاتھ یا زبان سے روکنے میں خود کو بے بس پانے کی صورت میں کیا ہم نے دل میں بُرا جانا؟ صد کروڑ افسوس! اگر ہمیں ہماری پسند کے کھانے نہ ملیں، ہماری پسند کے کپڑے نہ ملیں تو ضرور ناگوار گزرتا ہے، بیٹا اسکول کی چھٹی کر لے تو ضرور غصہ آتا ہے لیکن گھر والوں (مثلاً والِدَین، بہن بھائیوں) کی روزانہ پانچوں نمازیں قضا ہو رہی ہوں تو ماتھے پر بَل تک نہیں آتے، اُنہیں سمجھانے کی کوشش تک نہیں کی جاتی۔ ذرا

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النھی عن المنکر . . . الخ، ص۴۸، حدیث:۱۷۷

سوچئے! میوزک بج رہا ہے، بے شک روکنے پر قدرت نہیں مگر کیا یہ ہمارے دل میں کھٹکتا ہے؟ کیا ہم اِسے بُرا محسوس کرتی ہیں؟ جی نہیں، اِس لئے کہ خود اپنے موبائل میں بھی تو مَعَاذَ اللہ **"میوزیکل ٹیون (Musical tune)"** موجود ہے۔ کسی اسلامی بہن نے جھوٹ بولا، کیا ہمیں ناگوار گزرا؟ جی نہیں، کیوں؟ اِس لئے کہ خود اپنی زبان سے بھی **مَعَاذَ اللہ** جھوٹ نکل ہی جاتا ہے۔ یہ مثالیں صِرف چوٹ کرنے کیلئے ہیں، ورنہ بہت سی اسلامی بہنوں کی حالت یہ ہے کہ اپنے فون میں میوزیکل ٹیون نہیں، گالی اور جھوٹ کی عادت نہیں، پھر بھی **"دل میں بُرا جاننے"** کا ذہن نہیں۔ اگر رضائے الٰہی کیلئے حقیقی معنوں میں بُرائی کو دل میں بُرا جاننے کی سوچ بن جائے، کُڑھنے کی عادت پڑ جائے تب تو دوسری اسلامی بہنوں کو سمجھانا بھی شروع کر دیں گی، یوں ہر طرف سنّتوں کی بہاریں آ جائیں گی اور **"نیکی کی دعوت"** کی دھوم مچ جائے گی۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رَحم فرمائے اور ہمیں عقلِ سلیم دے کہ ہم بھی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت اور نیکی کی دعوت کی دھوم مچانے والیاں بن جائیں۔

اِس حکایت سے ایک نکتہ یہ بھی مِلا کہ عالِمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ روضۂ رسول کی طرف رُخ کر کے دعا کرنے کو نہ صرف جائز سمجھتے تھے بلکہ اِس عمل کی تاکید فرماتے۔ چونکہ آپ عالِمِ مدینہ بھی تھے، لہٰذا اگر روضۂ رسول کی طرف رُخ کر کے دعا کرنا ناجائز یا شرک ہوتا تو آپ ضرور اِس عمل سے روکتے اور اِس کی ہرگز اجازت نہ دیتے۔ گویا آپ کا عشق یہ کہتا تھا کہ کعبے کی اَہمیّت و عظمت سے اِنکار نہیں، مگر یاد رکھو! کائنات میں جس کو جو کچھ بھی مِلا ہے بلکہ مِل رہا ہے، مکی مدنی مصطفٰے،

دو عالَم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہی مل رہا ہے، جیسا کہ امامِ عشق و محبّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ "**حدائقِ بخشش**" میں لکھتے ہیں:

لَا وَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو مِلا اُن سے مِلا بٹتی ہے کَونَین میں نعمت رسولُ اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب عالِمِ مدینہ حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف پر سنتی ہیں: چنانچہ

سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادت و سلسلۂ نسب

حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت درست ترین قول کے مطابق (ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل) 93 ہجری مدینۂ مُنَوَّرہ میں ہوئی۔[1] آپ کا نام مالِک اور کُنْیَت ابوعبداللہ ہے، آپ کا سِلسلۂ نسب یہ ہے: مالِک بن اَنَس بن مالِک بن ابو عامر۔ آپ کے پَر دادا (Great grandfather) ابو عامر "**یَمَن**" سے مدینۂ مُنَوَّرہ منتقل ہو کر نعمتِ اسلام سے سرفراز ہوئے اور صحابی ہونے کا شرف حاصل کیا۔[2] حدیثِ پاک کی مشہور کتاب "**مُؤَطّا امام مالِک**" حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تصنیفِ لطیف ہے۔[3] حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا وِصال مدینۂ مُنَوَّرہ میں 179 ہجری ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل میں ہوا، جَنَّتُ الْبَقِیْع میں سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ

1 ...تذکرۃ الحفاظ، رقم: ۱۹۹، مالک بن انس بن مالک، ۱/۱۵۷

2 ...ترتیب المدارک، ۱/۴۷ ملخصا

3 ...ترتیب المدارک، ۱/۱۰۰-۱۰۱ مفھوما

وَسَلَّم کے شہزادے حضرت سَیِّدُنا ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے قُرب میں آپ کو دفن کیا گیا۔[(1)] اور یہیں پر آپ کا مزارِ مُبارک بھی ہے۔

عالمِ مدینہ کا حُلیۂ مبارَک

عالمِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا قد لمبا، جسم بھاری اور رنگ زردی مائل سفید تھا۔ سر اور داڑھی کے بال سفید، نہایت اچّھے لباس والے تھے۔ آپ شہرِ عَدن کے بنے ہوئے نہایت عمدہ اور مہنگے کپڑے پہنتے تھے۔ اِس کے علاوہ خُراسان اور مِصر کے اعلیٰ قسم کے کپڑے بھی پہنا کرتے تھے۔ آپ کا لباس اکثر سفید ہوتا تھا اور آپ عطر لگایا کرتے تھے۔[(2)]

عالمِ مدینہ کے اَلقابات

آپ کو اِمامُ الۡاَئِمّہ، عالمِ مدینہ اور امامِ دارِ الۡھِجرۃ کے القاب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

عالمِ مدینہ کے اساتذہ کی تعداد

علامہ زُرقانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے 900 سے زیادہ عُلَمائے کرام سے عِلۡم حاصل کیا۔[(3)]

دَرۡس و تدۡرِیس اور فتویٰ لکھنا

حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے سَترہ (17) سال کی عُمر میں عِلۡمِ دین

1...وفیات الاعیان، ۴/۵ ملخصا

2...بستان المحدثین، ص ۱۳ ملتقطا

3...شرح زرقانی علی الموطا، ۱/۳۵

پڑھنا شروع کیا۔ آپ کے اساتذہ بھی آپ کے پاس مسائل کے حل کے لئے آتے تھے۔ آپ نے تقریباً ستّر (70) سال تک فتاویٰ لکھے اور لوگوں کو عِلْمِ دین سکھاتے رہے۔ بڑے بڑے عُلَمائے کرام آپ سے شریعت اور حدیث کا عِلْم حاصل کرتے رہے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عالِمِ مدینہ، حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ وہ عظیم مُحَدِّث اور بہت بڑے عالِمِ دین ہیں، جنہیں مُحَدِّثین و عُلَمائے کرام میں ایک خصوصی (Special) مقام حاصل ہے۔ بعض اَحادیث میں بھی آپ کے مقام و مرتبے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ آیئے! اسی بارے میں دو روایتیں سنتی ہیں: چنانچہ

امام مالِک کی شان میں 2 روایات

(1) فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: عِلْم ختم ہو جائے گا تو عالِمِ مدینہ سے زیادہ عِلْم والا باقی نہ رہے گا۔ (2)

(2) فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: عنقریب لوگ (عِلْم کے لئے) سفر کریں گے تو عالِمِ مدینہ سے زیادہ عِلْم والا کوئی نہ پائیں گے۔ (3)

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُحَدِّثینِ کرام کے نزدیک **"عالِمِ مدینہ"** سے مُراد حضرت سَیِّدُنا امام مالِک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہیں۔ (4) حضرت سَیِّدُنا

1… شرح زرقانی علی الموطا، ۱/۳۵، سیر اعلام النبلاء، رقم: ۱۱۸۰، مالک الامام، ۷/۳۸۷ ملخصا
2… ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی عالم المدینة، ۴/۳۱۱، حدیث: ۲۶۸۹ ملتقطا
3… مستدرک، کتاب العلم، باب یوشک الناس… الخ، ۱/۲۸۰، حدیث: ۳۱۴
4… التمهید لابن عبد البر، زید بن رباح، ۲/۶۷۴، تحت الحدیث: ۱۲۲

عبدُ الرزّاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہماری رائے یہ ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امام مالِک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علاوہ کوئی بھی **"عالِمِ مدینہ"** کے نام سے معروف نہیں۔ لوگوں نے حُصولِ عِلْم کے لئے جتنا آپ کی طرف سفر کیا اِتنا کسی کی طرف نہیں کیا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک سچے عاشقِ رسول تھے، عشقِ رسول آپ کی نس نس اور رگ رگ میں سمایا ہوا تھا۔ اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے کے سبب آپ نبیوں کے سَروَر، رسولوں کے افسر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روشن فرامین، شہرِ مدینہ اور خاکِ مدینہ سے والہانہ عقیدت رکھتے، بلکہ اِن کی اِنتہائی تعظیم و توقیر اور ادب و احترام کرتے تھے۔ آیئے! ترغیب کے لئے چند ایمان افروز جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

امام مالِک اور حدیثِ پاک کا ادب

حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (نے 17 سال کی عُمْر میں درسِ حدیث دینا شروع کیا) جب اَحادیثِ مُبارَکہ سُنانی ہوتی (تو نہاتے)، چَوکی (مَسنَد) بچھائی جاتی اور آپ عمدہ لباس پہن کر خوشبو لگا کر نہایت عاجِزی کے ساتھ اپنے حُجرۂ مُبارَکہ سے باہر تشریف لا کر اُس پر باادب بیٹھتے (درسِ حدیث کے دوران کبھی پہلو نہ بدلتے) اور جب تک اُس مجلس میں حدیثیں پڑھی جاتیں انگیٹھی (آگ رکھنے کے بَرتَن) میں عُود (ایک قسم کی کالی لکڑی جو آگ میں جل کر نہایت عمدہ خوشبو دیتی ہے) و لُوبان (ایک قسم کا گوند جو آگ

1… ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی عالم المدینۃ، ۴/۳۱۱ ملخصا

پر رکھنے سے خوشبو دیتا ہے) سلگتا (جلتا) رہتا۔[1]

بچھو کا ڈسنا مگر درسِ حدیث نہ چھوڑنا

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مبارَک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ درسِ حدیث دے رہے تھے کہ بچھو نے آپ کو 16 ڈنک مارے۔ درد کی شِدَّت سے چہرۂ مبارَک پیلا پڑ گیا مگر درسِ حدیث جاری رکھا۔ (اور پہلو تک نہ بدلا) جب دَرْسِ ختم ہوا اور لوگ چلے گئے تو میں نے عرض کی: اے ابو عبدُ اللہ! آج میں نے آپ میں ایک عجیب بات دیکھی ہے کہ بچھو نے آپ کو سولہ (16) ڈنک مارے مگر آپ نے پہلو نہیں بدلا؟ اِس میں کیا حکمت تھی؟ فرمایا: میں نے حدیثِ رسول کی تعظیم کی بِنا پر صبر کیا۔[2]

چہرے کا رنگ تبدیل ہو جاتا

حضرت سَیِّدُنا مُصعَب بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سامنے نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْر کیا جاتا تو آپ کے چہرے کا رنگ تبدیل (Change) ہو جاتا اور کمر مُبارَک جھک جاتی۔ ایک دن حاضرین نے امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اُن کی اِس کیفیت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: جو کچھ میں نے دیکھا ہے، تم دیکھتے تو مجھ پر اعتراض نہ کرتے۔ میں نے قاریوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے جب بھی کوئی

1 . . . بستان المحدثین، ص۱۹ - ۲۰

2 . . . الشفاء، الباب الثالث، فصل واعلم انّ حرمة النبی . . . الخ، ۲/۴۶

حدیث پوچھی تو وہ عظمتِ حدیث اور یادِ رسول میں رو دیتے یہاں تک کہ مجھے اُن کے حال پر رحم آنے لگتا۔(1) اے کاش! ہمیں بھی عشقِ رسول اور یادِ نبی میں رونا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور تعظیمِ خاکِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دروازے پر خُراسان یا مِصر کے گھوڑے بندھے ہوئے دیکھے۔ اُن سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے میں دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیں۔ تو آپ نے فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اِس مُبارَک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں سے روندوں، جس میں اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں۔(2)

قضائے حاجت میں احتیاطیں

حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے تعظیمِ خاکِ مدینہ کی وجہ سے مدینۂ مُنَوَّرَہ میں کبھی بھی قضائے حاجت نہیں کی، اِس کیلئے ہمیشہ حرمِ مدینہ سے باہر (OutSide) تشریف لے جاتے تھے، البتہ حالتِ مَرَض میں مجبور تھے۔(3)

1 . . . الشفاء، الباب الثالث، فصل واعلم انّ حرمة النبی . . . الخ، ۲/۴۲ ملخصا
2 . . . احیاء العلوم، کتاب العلم، باب الثانی فی العلم المحمود والمذموم واقسامهما واحکامهما، ۱/۴۸
3 . . . بستان المحدثین، ص۱۹

کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سَرْوَر مدینے میں مدینہ اِس لیے عطار جان و دل سے ہے پیارا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۲۸۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کتنے زَبردست عاشقِ رسول تھے، جو نہ صِرف آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے کے سبب حدیثِ رسول، خاکِ مدینہ اور شہرِ مصطفےٰ سے کس قدر عقیدت و محبّت فرماتے تھے۔ اے کاش! امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی حدیثِ رسول کے ادب کی مدنی سوچ نصیب ہو جائے اور ہم بھی شہرِ مصطفےٰ کے حَسِین تصورات میں گم رہنے کی عادت بنا لیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنا عشقِ رسول کے حُصول کا بہترین ذریعہ ہے، لہٰذا آپ بھی اِس مدنی ماحول سے وابستہ رہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! جس طرح عالِمِ مدینہ عشقِ رسول کی دولت سے مالا مال تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ ایک سچے عاشقِ رسول تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ کا سینہ شہرِ مصطفےٰ کی محبّت سے سَرشار تھا، جس طرح عالِمِ مدینہ نسبتِ رسول کی اَہمیّت و فضیلت سے پوری طرح واقف تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ حدیثِ رسول کا دلنشین انداز میں ادب و اِحترام کرتے تھے، جس طرح عالِمِ مدینہ حدیثِ رسول کی خدمت کی بدولت عوام و خواص میں مشہور و معروف تھے، اِسی طرح عالِمِ مدینہ کی مُبارَک سیرت کا ایک دلکش پہلو یہ بھی ہے کہ آپ عبادت و ریاضت اور تلاوتِ قرآن کے بھی بہت زیادہ شیدائی تھے۔ آیئے! عُلمائے کرام کی زبانی آپ کی عبادت و ریاضت اور تلاوتِ

قرآن سے محبّت کی چند ایمان افروز جھلکیاں سن کر اپنے اندر عبادت کا جذبہ بیدار کرنے کی کوشش کرتی ہیں: چنانچہ

امام مالک کی عبادت وریاضت

❁ حضرت سَیِّدُنا علامہ قاضی عِیاض مالِکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا زُبیر بن حبیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب بھی کسی (اسلامی) مہینے کی آمد ہوتی تو امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُس مہینے کی پہلی رات کو شب بیداری فرمایا کرتے یعنی رات بھر جاگ کر عبادت کرتے۔ ❁ مزید فرماتے ہیں: میرے خیال میں آپ یہ عبادت مہینے کا استقبال کرنے کی غرض سے کیا کرتے تھے۔ ❁ آپ کی صاحبزادی فاطمہ بنت مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا فرماتی ہیں: حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہر رات اپنا وظیفہ پورا کرتے تھے اور جب جُمعہ کی رات آتی تو پوری رات اللہ پاک کی عبادت میں مشغول رہتے۔ ❁ حضرت مُغیرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ رات کے وقت لوگوں کے سو جانے کے بعد میں حضرت امام مالِک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس سے گزرا، میں نے دیکھا کہ آپ کھڑے ہو کر نماز میں مشغول ہیں، جب آپ سورۂ فاتحہ پڑھ چکے تو سورۂ "اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ" شروع کر دی، حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب اِس آیتِ کریمہ پر پہنچے:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ۠ ﴿۸﴾ (پ۳۰، التکاثر:۸)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: پھر بیشک ضرور اُس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

تو بہت دیر تک روتے رہے۔ میں آپ کی تلاوت سُننے میں مشغول ہو گیا اور

وہیں کھڑا رہا، آپ اِسی آیت کو دہراتے رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ صبح چمکنے لگی، پھر آپ نے رُکوع کیا۔ میں اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گیا، میں وُضو کر کے مسجد میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد میں (عِلْمِ دین کی) مجلس قائم ہے، لوگ آپ کے اِردگرد حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے چہرۂ مُبارَک میں خوبصورت نور چمک رہا ہے۔ ❁ محمد بن خالد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب بھی میں حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا چہرۂ مُبارَک دیکھتا ہوں تو آپ کے چہرے میں مجھے آخرت (کا خوف رکھنے والوں) کی نشانیاں نظر آتی ہیں۔ جب آپ کلام فرماتے ہیں تو میں جان لیتا ہوں کہ حق آپ کے منہ سے نکلتا ہے۔ ❁ حضرت ابو مُصْعَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رات کے ایک حِصّے میں لمبے رُکوع اور سُجود کرتے تھے۔ جب آپ نماز میں کھڑے ہوتے تو یوں لگتا کہ جیسے کوئی خشک لکڑی ہو۔ جب آپ کو کوڑوں کی سزا دی گئی تو آپ سے کہا گیا: مختصر نماز پڑھ لیا کریں! فرمایا: بندے کو چاہئے کہ وہ اللہ پاک کے لئے جو بھی عمل کرے، اچھی طرح کرے۔ (پارہ 29 سُوْرَۃُ الْمُلْك کی آیت نمبر 8 میں) اللہ پاک فرماتا ہے:

لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًاؕ ترجَمۂ کنزُالعرفان: تا کہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے۔ (پ ۲۹، الملک: ۲)

حضرت اِبنِ وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالِک بن اَنَس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے زیادہ مُتَّقِی و پرہیز گار نہیں دیکھا۔ ❁ اِبنِ قاسم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے خادم نے بتایا: حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے چالیس (40) سال تک اکثر عشا کے وُضو سے فجر کی نماز ادا کی۔

❁ اِبنِ وَہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دن و رات میں نفل عبادات اکثر اکیلے میں کرتے تھے تاکہ کوئی دیکھ نہ سکے۔[1] ❁ علامہ شعیب حَرِیْفِیْش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سحری کے وقت کثرت کے ساتھ نماز، ذِکْرِ الٰہی اور اَوراد و وظائف کا اہتمام فرماتے، پھر دَرْس و تَدْرِیس (عِلْمِ دِین پڑھانے) میں مشغول ہو جاتے۔[2]

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی
عبادت میں گزرے مِری زندگانی کرم ہو کرم یاخدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کتنے بڑے عبادت گزار تھے، جو دن رات تلاوتِ قرآن و نفل عبادات میں مشغول رہا کرتے تھے، آپ کا اندازِ عبادت بھی کتنا پیارا تھا کہ نفل عبادت ہمیشہ اکیلے میں کرتے تھے تاکہ لوگ آپ کو عبادت گزار نہ سمجھیں۔ مگر آہ! عبادت کے حوالے سے ہمارا کردار نہایت خراب ہے۔ ہم دوسروں کی کوتاہیوں کو تو نوٹ کرتی ہیں مگر اپنا مُحَاسَبَہ (Accountability) نہیں کرتیں، مثلاً ہم سوچیں کہ کیا ہم روزانہ پانچ وقت کی فرض نمازیں پڑھتی ہیں؟ اگر پڑھتی ہیں تو کیا پابندی سے پڑھتی ہیں؟ جلدی جلدی پڑھتی ہیں یا اطمینان سے؟ کیا ہم عبادات میں اِخلاص پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہیں؟ نیکیاں کر کے دوسروں پر بِلاوجہ اِظہار کر کے کہیں اِنہیں ضائع تو

1 … ترتیب المدارک، ۹۲/۱ ملتقطا
2 … حکایتیں اور نصیحتیں، ص۴۲۱

نہیں کر بیٹھتیں؟ کیا نفل عبادات کی ادائیگی ہمارے معمولات میں شامل ہے؟ ہم روزانہ کتنے پارے تلاوت کرتی ہیں؟ اگر تلاوت کرتی ہیں تو کیا قواعد و مخارج کی رعایت بھی کرتی ہیں؟ کیا تلاوتِ قرآن کر کے یا سُن کر ہمیں خوفِ خُدا سے کبھی رونا آیا؟ کیا ہم دُرودِ پاک کی کثرت کرتی ہیں؟ کیا ہمارے لب بھی ذِکْرُ اللہ سے تَر رہتے ہیں؟ کیا ہماری آنکھوں سے بھی خوفِ خُدا کے سبب آنسو بہتے ہیں؟ کیا ہم نفل روزے رکھ پاتی ہیں؟ کیا ہمارا زیادہ وَقْت عبادت میں گزرتا ہے؟ کیا ہم موبائل، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا سو فیصد دُرُست استعمال کرتی ہیں؟ کیا مدرسۃُ المدینہ بالغات میں ہمارا پڑھنے یا پڑھانے کا معمول ہے؟ کیا ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور حیثیت کے مطابق مدنی رسائل تقسیم کر پاتی ہیں؟ اگر ایسا نہیں ہے تو جلد از جلد ان کاموں کو اپنی زندگی میں داخل کریں۔ بالخصوص ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور مدنی رسائل تقسیم کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع اور مدنی رسائل کی تو کیا ہی بات ہے کہ اِن کی برکت سے اسلامی بہنیں نہ صرف عِلْمِ دین حاصل کرتی ہیں بلکہ اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے بھی کوششیں کرتی ہیں، یوں عِلْمِ دین کے ساتھ ساتھ عملِ خَیر کی برکتیں بھی پاتی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہزاروں مقامات پر اِسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات ہوتے ہیں، جن میں لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کر کے عِلْمِ دین حاصل کرتے اور اِس مدنی مقصد کے ساتھ واپس لوٹتے ہیں کہ

مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

لہٰذا تمام اسلامی بہنیں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات میں پابندی سے شرکت

کی نیّت کیجئے۔ اگر ہم پابندی سے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کریں گی تو ہمیں اِس کی ڈھیروں ڈھیر برکات نصیب ہوں گی۔ اللہ کریم تمام اسلامی بہنوں کو پابندی کے ساتھ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کرنے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی شرکت کروانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

تقسیمِ رسائل کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مکتبۃُ المدینہ سے شائع شدہ رسائل میں معلومات کا قیمتی خزانہ ہوتا ہے۔ یہ رسائل عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کی مشہوری کا ذریعہ ہے۔ ان رسائل میں ظاہری و باطنی اَمراض کی نشاندہی اور اِن کا علاج بھی تجویز کیا جاتا ہے۔ ان رسائل کے مطالعے کی برکت سے کئی اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مدنی اِنقلاب آچکا ہے، لہٰذا مکتبۃُ المدینہ سے زیادہ تعداد میں رسائل حاصل کریں اور اِنہیں اسلامی بہنوں اور اپنے مَحارِم رشتے داروں میں تقسیم کر کے اپنے لئے صدقۂ جاریہ کا سامان کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ رسول کے تقاضے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عشقِ رسول کے بارے میں سُن رہی ہیں۔ یقیناً آج کثیر مسلمان سَرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق و محبّت کا دعویٰ کرتے ہیں، مگر یاد رہے! یہ دعویٰ اُسی صورت میں سچا مانا جاسکتا ہے جب ہم عشقِ رسول کے تقاضوں (Demands) پر بھی حقیقی معنیٰ میں عمل کریں گی۔ عشقِ رسول کن باتوں کا تقاضا کرتا ہے۔

آئیے! اُن میں سے 4 باتوں کے متعلق سنتی ہیں:

(1) اِطاعت و اِتّباع

عشق کا سب سے بنیادی تقاضا یہ ہے کہ محبوب کی اِطاعت و اِتّباع کی جائے، لہٰذا محبوبِ دو جہان، سَروَرِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن باتوں کا حکم دیا ہے اُن پر عمل کیا جائے، جن چیزوں سے منع فرمایا ہے اُن سے بچا جائے، جن چیزوں سے پسندیدگی کا اِظہار فرمایا ہے اُنہیں اپنی پسند کا حِصَّہ بنایا جائے اور جن چیزوں سے نفرت وبیزاری کا اِظہار فرمایا ہے اُن سے نفرت وبیزاری ظاہر کی جائے۔

(2) تعظیم و تکریم

عشق کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ بی بی آمنہ کے لعل، رسولِ بے مثال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حد درجہ تعظیم و تکریم کی جائے۔ اللہ پاک نے اپنے پاکیزہ کلام میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم وتوقیر کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 26، سُوْرَۃُ الْفَتْح کی آیت نمبر 9 میں اِرشادِ باری ہے:

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ (پ۲۶، الفتح: ۹) ترجَمۂ کنزُالایمان: اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔

(3) کثرتِ ذِکر

عشق کا ایک تقاضا کثرتِ ذکر بھی ہے۔ انسان جس سے عشق و محبّت کا دعویٰ کرتا ہے تو کثرت کے ساتھ اُس کا ذِکر بھی کرتا ہے کیونکہ عاشقِ صادق کو اپنے محبوب کے ذِکر سے لذّت ملتی ہے۔ چونکہ ہمارے عشق و محبّت کا مرکز سَروَرِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مبارکہ ہے اِس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم کثرت سے آپ صَلَّی اللہُ

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکر کریں۔ جھوم جھوم کر شرعی تقاضوں کے مطابق آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نعتیں پڑھیں اور سُنیں، آپ کی ثنائیں بیان کریں اور سُنیں اور دُرُودِ پاک کی کثرت کرتی رہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِس کی خوب خوب برکتیں نصیب ہوں گی۔

(4) دوستوں سے دوستی، دشمنوں سے دشمنی

عشق کے تقاضوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس طرح ایک سچے عاشق کو اپنے محبوب سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے محبّت ہوتی ہے، اپنے محبوب کے دوستوں اور اُس کے عزیزوں سے عقیدت ہوتی ہے اِسی طرح اُس کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا، اُن سے تعلق (Relation) نہ رکھنا بھی عشق کا تقاضا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی سَرورِ کَونَین، نبیِّ حَرَمَین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے والی چیزوں کو محبوب رکھیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دوستوں یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور آپ کے اَہلِ بیتِ اطہار رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے محبّت و اُلفت رکھیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے تعلق رکھنے والوں کی بے اَدَبی و گستاخی کرنے والیوں سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں گی تو نہ صِرف عشقِ مصطفٰے نصیب ہو گا بلکہ اِس کے تقاضے پورے کرنے کی سوچ بھی نصیب ہو گی۔ اللہ کریم ہم سب کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت، چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

چلنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مَدَنی پھول**" سے چلنے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں: چنانچہ

✿ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 37 میں اِرشادِ باری ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۳۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

✿ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔ (2) ✿ رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو ذرا سا آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بلندی سے اُتر رہے ہیں۔ (3) ✿ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے

---

1 . . . مشكاة، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ۱/۵۵، حديث: ۱۷۵

2 . . . مُسلِم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم التبختر فى المشى...الخ، ص ۸۹۰، حديث: ۵۴۶۵ ملخصا

3 . . . شمائل ترمذى، باب ماجاء فى مشية رسول الله، ص ۸۷، رقم: ۱۱۸

کنارے کنارے درمیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں اور نہ اِتنا آہستہ کہ آپ بیمار لگیں۔ ✿راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروقار طریقے پر چلئے۔ ✿چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ✿چلتے ہوئے جو بھی چیز آڑے آئے اسے لاتیں مارنا یہ قطعاً غیر مُھَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔ ✿اخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور منرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:15 ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

دُرودِ پاک کی فضیلت

سُلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمعہ کے دن اور رات میں سو(100) مَرتَبہ دُرودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس کی سو (100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دنیا کی اور اللہ پاک ایک فرشتہ مُقرَّر فرما دے گا جو اُس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلا شُبہ میرا عِلْم میرے وصال کے بعد ویسا ہی ہو گا جیسا میری زندگی میں ہے۔ (1)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹)

کلامِ رضا کی وضاحت: یعنی اُس آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود ہوں جو بے سہاروں کا سہارا ہیں اور اُن پر سلام ہو جو بے خبروں کی بھی خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1...جمع الجوامع، ۱۹۹/۷، حدیث:۲۲۳۵۵

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ'' مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب، اُذْكُرُوا اللّٰه، تُوْبُوْا اِلَى اللّٰه وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَبِیْعُ الْاَوَّل کا مُبارَک مہینا چل رہا ہے، ہر طرف پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکْر کے چرچے ہیں۔ کہیں آپ کی ولادت کا ذکر ہے تو کہیں آپ کے کمالات کی بات ہے۔ کہیں آپ کی سیرت

---

1 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

کا بیان ہے تو کہیں آپ کی مُبارَک صورت کاذِکرِ خیر ہے۔

تقسیمِ رسائل کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بہنیں بھی مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ مدنی رسائل تقسیم کر کے میلادِ مصطفےٰ کی خوشیاں منانے اور بانٹنے میں مصروف نظر آتی ہیں۔ یاد رکھیں! مدنی رسائل تقسیم کرنا سیرتِ رسول کو اُجاگر کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ مدنی رسائل تقسیم کرنا عشقِ رسول کو فروغ دینے کا ذریعہ ہے۔ مدنی رسائل تقسیم کرنا لوگوں تک دُرست اسلامی معلومات پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ مدنی رسائل تقسیم کرنے کی برکت سے ظاہری و باطنی اَمراض کی نشاندہی اور اِن کا علاج کرنے میں مدد ملتی ہے۔ مدنی رسائل تقسیم کرنا ثوابِ جاریہ کا بہترین ذریعہ ہے، لہٰذا آپ بھی مکتبۃُ المدینہ سے زیادہ تعداد میں مدنی رسائل حاصل کر کے اِنہیں اسلامی بہنوں اور اپنے مَحارِم رشتے داروں میں تقسیم کر کے اپنے لئے صدقۂ جاریہ کا سامان کیجئے اور جشنِ ولادت کی خوشیوں میں شامل ہو جائیے۔

آیئے! رَبِیْعُ الْاَوَّل کی مُناسبت سے آج ہم **"اِمدادِ مصطفےٰ کے واقعات"** پر مُشْتَمِل بیانات سُنتی ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور دیگر بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ مشکل حالات میں کس طرح رسولِ خُدا، شاہِ اَرض و سما صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فریاد کرتے۔ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس طرح اپنے اُمّتیوں کی مدد کرتے ہیں یہ بھی سُنیں گی۔ اِسی طرح آقا کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جانوروں کی بھی فریاد سُنتے اور امداد کرتے ہیں اِس کے بھی چند واقعات سُنیں گی۔ اِس کے ساتھ اور بھی کئی

طرح کے نکات سُننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ اللہ کرے! دلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساتھ بیان سننے کی سعادت حاصل کرلیں۔

آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

سَیْفُ اللہ کی فریاد

دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ صِدّیقِ اکبر"** کے صفحہ نمبر 384 پر لکھا ہے: اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا عِکرِمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو مُسَیْلِمہ کَذّاب کی سَرکوبی (یعنی اُسے کچلنے) کے لیے روانہ فرمایا اور پھر حضرت سَیِّدُنا شُرَحْبِیل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اُن کی مدد کے لیے بھیجا لیکن اُن دونوں کے آگے اُس بد بخت نے ہتھیار نہ ڈالے کیونکہ حُضورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد مُسَیْلِمہ کَذّاب کا کاروبار چمک اُٹھا تھا اور تقریباً ایک لاکھ سے زائد افراد اُس کے گرد جمع ہو گئے تھے، حضرت سَیِّدُنا عِکرِمہ اور حضرت سَیِّدُنا شُرَحْبِیل رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے بھی اُس کی خوب لڑائی ہوئی جس میں اُس کے کئی لوگ مارے گئے، اتنے میں اِن دونوں صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کی مدد کے لیے حضرت سَیِّدُنا خالد بن وَلید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی آ پہنچے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے لشکر کی تعداد چوبیس ہزار (24000) تھی اور مُسَیْلِمہ کَذّاب کے پاس اُس وقت چالیس ہزار (40000) فوج تھی، دونوں لشکر بہادری سے لڑے اور جنگ کا نقشہ کئی بار تبدیل ہوا، کبھی حالات مسلمانوں کے حق میں ہو جاتے اور کبھی مُرْتَدِّین (یعنی اِسلام سے پھر جانے والوں) کا پلڑا بھاری رہتا۔ ثُمَّ بَرَزَ خَالِدٌ وَدَعَا اِلَی الْبَرَازِ وَنَادٰی بِشِعَارِھِمْ وَکَانَ

شِعَارُھُمْ یَا مُحَمَّدَاہ، فَلَمْ یَبْرُزْ اِلَیْہِ اَحَدٌ اِلَّا قَتَلَہٗ یعنی جب حضرت سَیِّدُنا خالد بن وَلید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو یقین ہو گیا کہ بَنُوْحَنِیْفَہ قبیلے والے اُس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک مُسَیْلِمَہ کَذَّاب کو قتل نہ کر دیا جائے تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بذاتِ خود میدان میں تشریف لائے اور مقابلے کے لیے مُسَیْلِمَہ کَذَّاب کے شہسواروں کو طلب کیا اور مسلمانوں کے شِعَار یعنی عادت کے مطابق "یَا مُحَمَّدَاہ" کا نعرہ لگایا اور اُس وقت جنگ میں مسلمانوں کا شِعَار یہ تھا کہ وہ مشکل وقت میں بآوازِ بلند یہ نعرہ لگایا کرتے تھے "یَا مُحَمَّدَاہ" یعنی یَا رَسُولَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! ہماری مدد فرمائیے۔ اِسی طرح حضرت سَیِّدُنا خالد بن وَلید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بھی نعرہ لگایا اور پھر دشمنوں کی طرف سے جو بھی مقابلے پر آیا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُس کی گردن اُڑا دی۔ بالآخر مُسَیْلِمَہ کَذَّاب کے ساتھیوں کو شکست ہوئی اور وہ سارے بھاگ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں کی ایک جماعت نے اُن کا پیچھا کیا، بہت ساروں کو واصلِ جہنّم کیا اور بہت ساروں کو گرفتار کر کے قیدی بنا لیا۔ اس کے ساتھ بہت سامالِ غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔(1)

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے نعتیہ دیوان "**حدائقِ بخشش**" میں یوں عرض کرتے ہیں:

فریاد اُمّتی جو کرے حالِ زار میں ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۰)

شعر کی مختصر وضاحت: یعنی بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مصیبت میں پھنسا ہوا کوئی اُمّتی خُلوصِ نیّت کے ساتھ آپ کو پکارے مگر تمام مخلوقات

1 . . . فیضانِ صدیقِ اکبر، ص۸۴۳ بتغیر قلیل

میں سب سے بہترین شخصیت یعنی حُضورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَ سَلَّم اُس پر آئی ہوئی مصیبت سے بے خبر رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے میں جس جنگ کا ذِکْر ہے وہ جنگِ یَمَامَہ ہے، جس میں حضرت سَیِّدُنا خالد بن وَلید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مشکل گھڑی میں شہنشاہِ کون و مکان، مَحبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَ سَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد مدینۂ مُنَوَّرَہ سے بہت دور ہو کر بھی "**یَا مُحَمَّدَاہ**" کے نعرے لگا رہے ہیں۔ غَور فرمایئے! وہ خالد بن وَلید جنہیں مکی مدنی سُلطان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَ سَلَّم نے سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہ یعنی اللہ پاک کی تلواروں میں سے ایک تلوار کے خطاب سے نوازا، وہ خالد بن ولید جو خود نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَ سَلَّم کے تربیت یافتہ تھے، وہ خالد بن وَلید جو ایسے عظیم لشکرِ اسلام کے سپہ سالار تھے جس میں رسولِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَ سَلَّم کے تربیت یافتہ اور شریعت کے پابند بڑے بڑے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان موجود تھے، اگر نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَ سَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَ سَلَّم کو مدد کے لیے پُکارنا جائز نہ ہوتا تو یقیناً دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان خاموش نہ رہتے بلکہ اُسی وقت آپ کو اِس عمل سے روک دیتے، مگر اُنہوں نے نہ روکا لہٰذا اُن کا نہ روکنا ہی اِس بات کی دلیل بن گیا کہ خالد بن وَلید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا عمل شرعاً جائز تھا۔ لہٰذا جب کبھی کوئی مصیبت آجائے تو پوری تَوَجُّہ اور کامل یقین سے رسولِ کائنات، فَخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَ سَلَّم کو مدد کے لئے پُکاریئے اور دل میں یہ یقین رکھئے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَ سَلَّم نہ صِرْف میری فریاد سُن رہے ہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا سے میری مدد بھی فرمائیں گے۔

یا رَسُوْلَ اللّٰہ کے نعرے سے ہم کو پیار ہے　　ہم نے یہ نعرہ لگایا اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غَیْرُ اللّٰہ سے مدد مانگنا کیسا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! ربِّ کریم کی ذات کے علاوہ کسی غیر سے مدد مانگنا بالکل جائز ہے، شریعت میں اِس کی کہیں بھی ممانعت موجود نہیں ہے، بلکہ اللہ پاک کے علاوہ دوسروں سے مدد مانگنے کا ثبوت موجود ہے جبکہ عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ **انبیائے کرام** عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اُس کی عطا سے مدد فرماتے ہیں۔ جو لوگ اِس طرح کی باتیں بناتے ہیں کہ صرف ربِّ کریم ہی سے مدد مانگنی چاہیے، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے مدد نہیں مانگنی چاہئے، یہ اُن پر شیطانی وار ہوتا ہے، اِس طرح کی باتیں کرنے والے بسا اوقات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے عِظام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی توہین بھی کر جاتے ہیں اور توہینِ انبیا کے سبب سیدھا کُفر میں جا پڑتے ہیں۔

اِس وسوسے کی کاٹ کیلئے یہ بات ذہن میں بٹھا لیجئے کہ حقیقتاً مدد فرمانا صِرْف اللہ پاک کی ذاتِ پاک کے ساتھ ہی خاص ہے۔ اُس کی عطا کے بغیر کوئی ذرّہ بھی فائدہ نہیں دے سکتا، ہاں! اُس کی عطا سے اُس کے مُقرَّب بندے یا دیگر جاندار و بے جان چیزیں "**فائدہ و نقصان**" کے مالک ہو سکتے ہیں، جیسا کہ

پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 45 میں ربِّ کریم کا اِرشاد ہے:

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ　　ترجمۂ کنزالایمان: اور صَبْر اور نماز سے مدد چاہو۔

(پ ۱، البقرۃ: ۴۵)

ذرا غور کیجئے! وہ مدد گارِ حقیقی و مدد گارِ عالَم اللہ پاک خود فرمارہا ہے کہ صبر اور نماز سے مدد مانگو۔ تو اگر اللہ کریم کے علاوہ مدد مانگنا ناجائز ہوتا تو اللہ پاک یہ حکم کیوں اِرشاد فرماتا کہ صبر اور نماز سے مدد چاہو! کیونکہ صبر اور نماز خدا نہیں ہیں بلکہ غَیْرِ خُدا ہیں۔

اِسی طرح پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 64 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا(۶۴) (پ۵، النسآء: ۶۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اُن کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اِمامِ اَہلسنّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس آیت کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: کیا اللہ پاک (اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے گناہوں کو) اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا۔ پھر یہ کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں اور تُو اللہ (پاک) سے اُن کی بخشش چاہے تو یہ (توبہ جیسی) دولت و نعمت پائیں گے۔ (ربِّ کریم کا گناہگاروں کو درِ مصطفےٰ پہ حاضری کا حکم دینا اور وہاں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنا سفارشی بنوانا یہی غَیْرُ اللہ سے مدد مانگنا ہے اور) یہی ہمارا مطلب ہے۔ جو قرآن کی آیت صاف فرما رہی ہے۔ [1]

خود انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی اللہ پاک کے سِوا غیروں سے مدد مانگی ہے اور خود قرآنِ پاک میں اِس کو بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ

1... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۳۰۵

حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حَواریوں سے مدد طلب فرمائی، چنانچہ

پارہ 28 سُوْرَۃُ الصَّف کی آیت نمبر 14 میں اِرشاد ہوتا ہے:

قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ (پ۲۸، الصف:۱۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کون ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں حواری بولے ہم دِینِ خُدا کے مدد گار ہیں۔

اِسی طرح حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو جب تبلیغ (نیکی کی دعوت) کے لیے فرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا تو اُنہوں نے بندے کی مدد حاصل کرنے کے لیے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی، چنانچہ پارہ 16 سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر 29 تا 31 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ اجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِی ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ﴿۳۱﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۲۹ تا ۳۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور میرے لئے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کر دے۔ وہ کون، میرا بھائی ہارون اُس سے میری کمر مضبوط کر۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً اِن آیاتِ مُبارَکہ کو سُن کر اِس شیطانی وسوسے کی ضرور کاٹ ہوگئی ہوگی، کیونکہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی اللہ کریم کے سِوا دوسروں سے مدد مانگی ہے۔ اگر مَعَاذَ اللہ! اللہ پاک کے سِوا کسی سے مدد مانگنا دُرست نہ ہوتا تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یہ کام کبھی بھی نہ کرتے اور اگر کوئی ایسا کرتا تو ضرور اُس کو منع فرمادیتے۔

ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مبارکہ میں مدد کرنے

کی تو اتنی مثالیں موجود ہیں کہ اگر سب جمع کی جائیں تو ایک عظیمُ الشّان کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ آیئے! مختصراً چند مثالیں سنتی ہیں:

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تھوڑے سے کھانے سے پورے لشکر کو سیر فرما دیا۔[1] آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دودھ کے ایک پیالے سے 70 صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن کو سیراب کر دیا۔[2] اُنگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کر کے چودہ سو (1400) یا اِس سے بھی زائد اَفراد کو سیراب کر دیا۔[3] لُعابِ دَہن (تھوک مُبارَک) سے بہت سے لوگوں کو شفاعطا فرمائی۔[4] جنگِ بدر میں حضرت سَیِّدُنا عُکّاشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی تلوار ٹوٹ گئی تو وہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُنہیں ایک چھڑی دی جو اُن کے ہاتھ میں پہنچتے ہی تلوار بن گئی۔[5] جنگِ اُحُد کے موقع پر حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی آنکھ تیر لگنے سے نکل گئی تو وہ ڈھیلا (آنکھ کے اندر کا گول حِصّہ) لے کر سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضر ہوگئے تو آپ نے ان کی آنکھ ٹھیک کر دی۔ اُنہیں آنکھ عطا کر دی۔[6] غزوۂ خَیبر کے موقع پر حضرت سَیِّدُنا سَلَمہ بن اَکْوَع رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنی ٹوٹی ہوئی پنڈلی لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

1…بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق…الخ، ۳/۵۱-۵۲، حدیث: ۴۱۰۱ماخوذا

2…بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی…الخ، ۴/۲۳۴، حدیث: ۶۴۵۲ ماخوذا

3…بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیۃ، ۳/۶۹، حدیث: ۴۱۵۲ماخوذا

4…خصائص کبری، باب آیاتہ فی ابراء المرضی…الخ، ۲/۱۱۵ ماخوذا

5…جامع الاصول، عکاشہ بن محصن، ۱۳/۳۲۴ملخصا

6…مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، باب فی فضل الانصار، ۷/۲۷۰، حدیث: ۳۳۰۳۱ملخصا

وَسَلَّم نے اُسی وقت اُن کی پنڈلی کو دُرست کر دیا۔[1] قحط سے نجات پانے کیلئے ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دعا کی درخواست کی، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا فرمائی تو ایسی بارش برسی کہ ہفتہ بھر رُکنے کا نام نہ لیا۔[2] صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن ایک مرتبہ سفر میں پیاس سے بے قرار ہوئے تو بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہو کر اپنی پیاس کے بارے میں عرض کی، سرکارِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنگلیوں سے پانی کے چشمے بہا کر اُنہیں سیراب کر دیا۔[3] نیز حضرت سَیِّدُنا رَبیعہ بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جنّت مانگی تو اُنہیں جنّت بھی عطا کر دی۔[4]

جہاں بانی عطا کر دیں بھری جنّت ہِبہ کر دیں ۔۔۔ نبی مختارِ کُل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کر دیں

جہاں میں اُن کی چلتی ہے وہ دَم میں کیا سے کیا کر دیں ۔۔۔ زمیں کو آسماں کر دیں ثُرَیَّا کو ثَرا کر دیں

(سفینۂ بخشش، ص۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماع کی ترغیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس طرح کے مزید ایمان افروز واقعات سُننے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں خود بھی شرکت کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر، ۸۳/۳، حدیث: ۴۲۰۶ ملخصا

2 ۔۔۔ بخاری، کتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء علی المنبر، ۳۴۸/۱، حدیث: ۱۰۱۵ ماخوذا

3 ۔۔۔ بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ ۔۔۔ الخ، ۴۹۵/۲، حدیث: ۳۵۷۹ ماخوذا

4 ۔۔۔ مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود ۔۔۔ الخ، ص ۱۹۹، حدیث: ۱۰۹۴ ماخوذا

اِس کی بھرپور ترغیب دلائیے بلکہ ہو سکے تو اِجتماع میں اِنہیں اپنے ساتھ لے کر آئیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شریک ہو کر اسلامی بہنیں نہ صرف عِلْمِ دین حاصل کرتی ہیں بلکہ سیرتِ رسول کے حَسِین واقعات سُن کر اپنے سینوں میں عشقِ رسول کو بڑھانے کا سامان کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہزاروں مقامات پر اِسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات ہوتے ہیں، جن میں لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کر کے عِلْمِ دین حاصل کرتے اور اِس مدنی مقصد کے ساتھ واپس لوٹتے ہیں کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ**

لٰہذا آپ تمام اسلامی بہنیں کم از کم 12 ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات میں پابندی سے شرکت کی نیت کیجئے۔ اگر ہم پابندی سے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کریں گی تو ہمیں اِس کی ڈھیروں ڈھیر برکات نصیب ہوں گی۔ اللّٰہ کریم ہم تمام اسلامی بہنوں کو پابندی کے ساتھ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کرنے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی شرکت کروانے کی توفیق نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بلا شک و شُبہ ہمارے آقا و مولیٰ، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اُمّتیوں پر مہربان ہیں اور بہت زیادہ لطف و عنایت بھی فرماتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے ہر اُمّتی کو نہ صِرف پہچانتے ہیں بلکہ

مشکل حالات میں پھنسے اُمّتیوں کی اِمداد بھی فرماتے ہیں۔ آیئے! اِس ضِمن میں دو ایمان افروز روحانی واقعات سنتے ہیں: چنانچہ

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے چہرے کی سیاہی دُور فرما دی

حضرت سَیِّدُنا سفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے دورانِ طواف ایک شخص کو ہر قدم پر حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھتے ہوئے دیکھا تو اُس سے پوچھا: اے بھائی! سُبْحٰنَ اللّٰہ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے بجائے دُرودِ پاک کا وِرد کئے جا رہے ہو، اِس میں کیا راز ہے؟ تو وہ پوچھنے لگا: اللہ پاک آپ کو معاف فرمائے، آپ کون ہیں؟ میں نے بتایا: میں سفیان ثَوری ہوں۔ تو اُس نے کہا: اگر آپ اَہلِ زمانہ میں اجنبی نہ ہوتے تو میں آپ کو اپنے حال اور اِس راز کی خبر نہ دیتا، پھر بولا کہ میں اپنے والدِ گرامی کے ساتھ حجِ بیتُ اللہ کے اِرادے سے چل پڑا۔ دورانِ سفر میرے والدِ محترم بیمار ہو گئے، اُن کا چہرہ سیاہ (Black) ہو گیا، آنکھیں نیلی پڑ گئیں اور پیٹ پھول گیا، میں نے روتے ہوئے یہ پڑھا:

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اُسی کی طرف پھرنا (پ۲، البقرۃ:۱۵۶)

(تھوڑی دیر بعد) اِسی ویرانے میں میرے والد کا انتقال ہو گیا، پھر میں نے اُن کے چہرے پر چادر ڈال دی۔ اچانک مجھ پر نیند کا غَلَبہ ہوا اور میں سو گیا، میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اُس سے زیادہ حسین و جمیل اور صاف ستھرے لباس والا میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ میرے والدِ محترم کے قریب تشریف لائے اور اُن کے چہرے

سے چادر ہٹا کر اپنا مبارَک ہاتھ چہرے پر پھیرنے لگے۔ تو اُن کا چہرہ دودھ سے زیادہ سفید ہو گیا۔ پھر اُنہوں نے پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو وہ پہلے کی طرح ہو گیا، پھر وہ پلٹنے لگے تو میں کھڑا ہو گیا اور میں نے اُن کی چادر کو تھام کر پوچھا: یا سَیِّدِی! اللہ پاک آپ پر رحم فرمائیے، آپ کون ہیں؟ جن کے سبب اللہ پاک نے میرے والدِ محترم پر اِس ویرانے میں یہ اِحسان فرمایا ہے۔ اُنہوں نے پوچھا: کیا تم مجھے نہیں پہچانتے؟ میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہوں، تیرا یہ باپ بہت بڑا گناہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک بھیجتا تھا۔ جب یہ اِس بیماری میں مبتلا ہوا تو مجھ سے فریاد کی اور بے شک جو مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھتا ہے میں اُس کی فریاد کو پہنچتا ہوں۔ پھر میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ میرے والدِ گرامی کا چہرہ سفید اور پھولا ہوا پیٹ دُرست ہو چکا تھا۔ [(1)] تب سے میں ہر وقت درودِ پاک پڑھتا رہتا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

درد اور سُوجن سے نجات بخش دی

حضرت سَیِّدُنا عَبدُ الرَّحمٰن بن اَحمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (ایک دفعہ دورانِ غُسل) حَمّام (نہانے کی جگہ) میں گرنے کے سبب مجھے ہاتھوں میں سخت تکلیف محسوس ہو رہی تھی پھر میرے ہاتھوں میں سُوجن بھی ہو گئی، اِسی تکلیف کے عالَم میں مجھے نیند آ گئی، سویا تو خواب میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جلوہ نظر آیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! تمہارے دُرود نے مجھے

1 ...تفسیر روح البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۶، ۲۲۵/۷

(تمہاری جانب) متوجہ کیا۔ صبح اُٹھا تو مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی برکت سے سُوجن اور درد کا نام ونشان تک مِٹ چکا تھا۔ (1)

مجھے آفتوں نے گھیرا، ہے مصیبتوں کا ڈیرا یا نبی مدد کو آنا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے ہمارے پیارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مشکل وقت میں اپنے اُمّتیوں کی کس طرح مدد فرماتے ہیں! بیان کردہ واقعات میں جہاں آقائے دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ظاہری وصال کے بعد مدد کرنا ثابت ہو رہا ہے وہیں دُرودِ پاک کی فضیلت کا بھی بیان ہے اور یہ بھی معلوم ہوا! دُرودِ پاک پڑھنے سے بڑی سے بڑی بَلا ٹل جاتی ہے نیز دُرودِ پاک پڑھنے والوں پر سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم خُصوصی شفقتیں فرماتے اور مصیبت کے وقت اُن کی حاجت روائی بھی فرماتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم فضول کاموں میں اپنا وقت برباد کرنے کے بجائے اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت اپنی زبان کو ذِکر و دُرود سے تر رکھنے کی کوشش کریں۔ آیئے! بطورِ ترغیب دُرودِ پاک پڑھنے سے حاصل ہونے والی برکات کے مُتَعَلِّق سنتی ہیں: چنانچہ

مشہور مُحدِّث حضرت شیخ عبدُ الحق مُحدِّثِ دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ☆ دُرود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، ☆ بیماریوں سے شِفا حاصل ہوتی ہے، ☆ خوف دُور ہوتا

---

1 . . . سعادۃ الدارین، الباب الرابع فیما ورد من لطائف . . . الخ، ص ۱۴۰

ہے، ☆ظلم سے نجات حاصل ہوتی ہے، ☆دشمنوں پر فَتْح (Victory) حاصل ہوتی ہے، ☆اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے اور دل میں اُس کی محبت پیدا ہوتی ہے، ☆فرشتے اُس کا ذِکْر کرتے ہیں، ☆ اَعمال کی تکمیل ہوتی ہے، ☆دل و جان، اَسباب ومال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، ☆دُرود پڑھنے سے خوش حالی آتی ہے، ☆برکتیں حاصل ہوتی ہیں، ☆اَولاد دَر اَولاد چار نسلوں تک برکت رہتی ہے، ☆دُرود شریف پڑھنے سے قِیامت کی ہولناکیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے، ☆موت کی سختیوں میں آسانی ہوتی ہے، ☆ دُنیا کی تباہ کاریوں سے نجات ملتی ہے، ☆تنگدستی دُور ہوتی ہے، ☆بھولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں، ☆فرشتے گھیر لیتے ہیں، ☆دُرود شریف پڑھنے والا جب پُل صِراط سے گزرے گا تو نُور پھیل جائے گا اور وہ اُس میں ثابت قدم ہو کر پلک جھپکنے میں نجات پاجائے گا، ☆عظیم تر سعادت یہ ہے کہ دُرود شریف پڑھنے والے کا نام حُضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے، ☆تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبّت بڑھتی ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خوبیاں دل میں گھر کر جاتی ہیں، ☆ کثرتِ دُرود شریف سے حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا تصوُّر ذہن میں قائم ہو جاتا ہے، ☆خوش نصیبوں کو قُربتِ مصطفےٰ نصیب ہو جاتی ہے، ☆خواب میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دیدار نصیب ہوتا ہے، ☆ فرشتے مرحبا کہتے ہیں اور محبّت رکھتے ہیں، ☆فرشتے اُس کے دُرود کو سونے کے قلموں سے چاندی کی تختیوں پر لکھتے اور اُس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور زمین پر سیر کرنے والے فرشتے دُرود شریف کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ بے

کس پناہ میں پڑھنے والی اور اُس کے باپ کے نام کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ (1)

دُکھوں نے تم کو جو گھیرا ہے تو دُرود پڑھو جو حاضِری کی تمنا ہے تو دُرود پڑھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِمدادِ مصطفےٰ کا باب بہت وَسیع و کُشادہ ہے، نبیوں کے سُلطان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مشکل کُشائی کا یہ فیضان صِرف انسانوں تک ہی محدود نہیں، اِس لئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صِرف انسانوں ہی کے نبی نہیں بلکہ تمام مخلوقات کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں لہٰذا جس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے دُکھیارے اُمّتیوں کی فریادیں سُنتے اور اللہ پاک کی عطا سے اُن کی مشکل کُشائی فرماتے ہیں۔اِسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مصیبت میں مبتلا جانوروں، پرندوں حتّٰی کہ بے جان چیزوں کی بھی فریادیں سُنتے، اُن کی بولیاں سمجھ لیتے اور اُن کی مدد بھی فرماتے ہیں، چنانچہ

حکیمُ الْاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود تو عَرَبی بولتے تھے مگر ساری زبانیں سمجھتے تھے حتّٰی کہ جانوروں کی بولیاں بھی سمجھ لیتے تھے اِس لیے اُونٹوں، چڑیوں (Sparrows) نے حُضور(انور) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آستانے پر فریادیں کیں اور دادیں پائیں۔ (2) ایک اور جگہ فرماتے ہیں: (حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو) پتھر (بھی) سلام کرتے تھے، لکڑی کا

1…جذب القلوب، ص ۲۲۹ بتغیر

2… مرآۃ المناجیح،۸/۱۹۱بتغیر قلیل

سُتُون " حَنَّانَہ "حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کے فِراق (یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی جُدائی) میں رویا، آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) سے دل کا دُکھ دَرْد کہا اور حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) نے سب کچھ سمجھ لیا۔ آج حُضور (انور) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے دروازے پر ہر اُمّتی اپنی بولی میں حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) سے فریادیں کرتا ہے کوئی ترجمہ کرنے والا درمیان میں نہیں ہوتا، سب کی سُنتے سمجھتے ہیں سب کی فریادرَسی کرتے (فریاد کو پہنچتے) ہیں۔ یہ ہے حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کا سب زبانیں جاننے کا ثُبوت۔[1]

مزید فرماتے ہیں: حضرت (سَیِّدُنا) سلیمان (عَلَیْہِ السَّلَام) صِرْف چڑیوں، چیونٹیوں کی بولی سمجھتے تھے، حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) شَجَر و حَجَر (درخت اور پتھر)، خُشک و تَر ساری مخلوق کی بولی جانتے ہیں، حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) حاجت رَوا، مشکل کُشا ہیں۔ یہ وہ مسئلہ ہے جسے جانور بھی مانتے ہیں۔[2]

آیئے! اب ہم جانوروں سے مُتَعَلِّق اِمدادِ مصطفےٰ کے دو ایمان اَفروز روحانی واقعات سنتی ہیں: چنانچہ

ہَرنی کی فریاد

حضرت سَیِّدُنا زَید بن اَرْقَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مدینے کی گلیوں سے گزر رہا تھا، ہمارا گزر ایک اَعرابی کے خیمے کے پاس سے ہوا جس کے ساتھ ایک ہَرنی بھی بندھی ہوئی تھی۔ ہَرنی

1...مرآۃ المناجیح، ۸/۳۸

2...مرآۃ المناجیح، ۸ ۲۳۹

(Female Deer) نے عرض کی: یَارَسُوْلَ الله صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ خیمے والا اَعرابی مجھے شِکار کرکے لے آیا ہے حالانکہ میرے دو(2) بچے جنگل میں موجود ہیں، یہ مجھے چھوڑتا نہیں کہ جنگل میں اپنے بچوں کو دودھ پلا آؤں۔ ہِرنی کی فریاد سُن کر آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر میں تجھے چھوڑ دوں تو کیا پلٹ کر واپس آجائے گی؟ عرض کی: جی ہاں! اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ پاک مجھے (ناجائز) ٹیکس وُصول کرنے والے کا سا عذاب دے۔ تو حُضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے چھوڑ دیا، وہ بڑی تیزی و بے قراری سے جنگل کی طرف چلی گئی ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہ خوشی خوشی واپس آگئی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے خیمے کے ساتھ باندھ دیا۔ اتنے میں وہ اَعرابی بھی پانی کا مشکیزہ اُٹھائے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گیا۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس سے فرمایا: کیا یہ ہِرنی ہمیں بیچو گے؟ اُس نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ الله صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یہ بطورِ ہَدِیَّہ پیشِ خدمت ہے۔ چُنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہِرنی کو آزاد فرما دیا۔ حضرت سَیِّدُنا زَید بن اَرْقَم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! میں نے اُس ہِرنی کو دیکھا کہ وہ جنگل (Jungle) میں تسبیح اور کلمۂ طَیِّبہ پڑھتی ہوئی جا رہی تھی۔ (1)

اُونٹ کی فریاد

حضرت سَیِّدُنا یعلیٰ بن مُرَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک دن ہم حُضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ سفر پر جا رہے تھے، اچانک ہمارا گزر ایک ایسے اُونٹ کے پاس

1...دلائل النبوة، باب ماجاء فی کلام الظبية...الخ، ۳۵/۶

سے ہوا جس پر پانی کی مشکیزیں لادی جا رہی تھیں، جب اُونٹ نے حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھا تو وہ بِلْبِلانے (آوازیں نکالنے) لگا اور اپنی گردن کو جُھکا لیا، حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: اِس اُونٹ کا مالک کہاں ہے؟ (اتنے میں) وہ آگیا، حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم اِسے میرے ہاتھ بیچ دو، اُس نے کہا بلکہ یہ میں آپ کو تحفۃً پیش کرتا ہوں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بلکہ اِسے بیچ دو، اُس نے کہا، بلکہ تحفۃً پیش کیا، البتہ وہ ایسے گھرانے کا ہے جس کا ذریعۂ روزگار اِس کے سوا اور کوئی نہیں، حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بہر حال جب تم نے اِس کا مُعامَلہ ذِکْر کر ہی دیا ہے تو سُنو! اِس نے کام زیادہ لینے اور چارہ کم دینے کی شکایت کی ہے لہٰذا اِس کے ساتھ اچھا سُلوک کیا کرو۔[1]

اپنے مولیٰ کی ہے بس شانِ عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گِرا کرتے ہیں
ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اِسی دَر پر شُتُرانِ ناشاد گلۂ رنج و عنا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۲-۱۱۳)

کلامِ رضا کی وضاحت: پہلے دو مِصرعوں کا مطلب یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں تو چِڑیاں بھی آکر فریاد کرتی ہیں، ہَرنی مدد طلب کرتی ہے جبکہ اُونٹ بُھوک و غم کی کہانی سُناتے ہیں۔ تیسرے اور چوتھے مِصرعے کا مطلب یہ ہے کہ

1 . . . دلائل النبوة، ذكر المعجزات الثلاث التي شهدن . . . الخ، ۲۳/۶

ہمارے آقا و مولیٰ، مکے مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری شان تو دیکھو! جانور اُن کا احترام کرتے ہیں، پتھر ادب سے سلام کرتے ہیں اور درخت اُنہیں سجدہ کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوشبو کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے خوشبو لگانے کے بارے میں چند مدنی پھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں: پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: مجھے تمہاری دنیا میں سے تین(3) چیزیں محبوب ہیں: خوشبو، عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز بنائی گئی۔[1] (2) فرمایا: چار (4) چیزیں نبیوں کی سنّت میں داخل ہیں: نکاح، مسواک، حیا اور خوشبو لگانا۔[2] * آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوشبو کا تحفہ رَد (نا منظور) نہیں فرماتے (تھے)۔[3] * نَماز میں ربِّ کریم سے مُناجات (اللہ پاک کی تعریف اور اپنی عاجزی کا اِظہار) ہے تو اِس کے لئے زینت (خوبصورتی اِختیار) کرنا، عطر لگانا مستحب ہے۔[4] * آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ عمدہ خوشبو استعمال کرتے اور اِسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے (تھے)۔[5] * ناخوشگوار بو یعنی بدبو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناپسند

1 . . . نسائی، کتاب عشرة النسآء، باب حب النسآء، ص ۶۴۴، حدیث: ۳۹۴۵

2 . . . مشکاة، کتاب الطهارة، باب السواک، ۱/۸۸، حدیث: ۳۸۲

3 . . . سنتیں اور آداب، ص ۸۵

4 . . . نیکی کی دعوت، ص ۲۰۷

5 . . . سنتیں اور آداب، ص ۸۳

فرماتے (تھے)۔ [1] ❋ عورَتوں کے لئے مہک کی ممانعت اُس صورت میں ہے جبکہ وہ خوشبو اجنبی مَردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خوشبو خاوند (شوہر) یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔ [2] ❋ اسلامی بہنوں کو ایسی خوشبو نہیں لگانی چاہیے جس کی خوشبو اُڑ کر غیر مَردوں تک پہنچ جائے۔ [3] ❋ ارشاد فرمایا: عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی بدکاری کرنے والی ہے۔ [4] ❋ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "مُشْك" (خوشبو دار کالے رنگ کا مادہ جو ایک قسم کے ہرن کی ناف سے نکلتا ہے) سرِ اقدس کے مُقدَّس بالوں اور داڑھی مبارَک میں لگاتے (تھے)۔ [5]
❋ ائیر فریشنر کے اِستعمال سے اِجتناب کرنا (بچنا) چاہیے۔ [6]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب "**بہارِ شریعت**" حصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سنّتیں اور آداب**" ھَدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اِس کا مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . سنّتیں اور آداب، ص ۸۳

2 . . . سنّتیں اور آداب، ص ۸۵

3 . . . سنّتیں اور آداب، ص ۸۶

4 . . . ترمذی، کتاب الادب، باب ما جآء فی کراھیۃ خروج المرأۃ متعطرۃ، ۴/ ۳۶۱، حدیث: ۲۷۹۵

5 . . . سنّتیں اور آداب، ص ۸۳

6 . . . سنّتیں اور آداب، ص ۸۴

بیان:16 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مَرتَبہ دُرودِ پاک پڑھے **اللہ پاک** اُس پر دس(10) رَحمتیں اُتارے گا، اُس کے دس (10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس(10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس(10) گناہ مٹادے گا۔ (1)

میری زبان تَر رہے ذِکر و دُرود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فضول

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 . . . سنن کبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم . . . الخ، باب ثواب الصلاۃ . . . الخ، ۶/۲۱، حدیث: ۹۸۹۲

2 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللہ! آج کے بیان میں ہم **"انبیائے کرام کی نیکی کی دعوت کے واقعات"** کے بارے میں سُنیں گی۔ جس میں ہم سُنیں گی کہ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم کو کتنے عرصے تک دین کی دعوت دیتے رہے اور آپ کی قوم آپ کے ساتھ کیا سُلوک کرتی تھی، اِس کے ساتھ ساتھ یہ بھی سُنیں گی کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے کس طرح بہترین حکمتِ عَمَلی سے ملکۂ سبا کو دین کی دعوت دی اور وہ کیسے اپنی قوم کے ساتھ آپ پر ایمان لائی۔ اِس کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی سُنیں گی کہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دین کی دعوت دینے پر کتنا ستایا گیا اور آپ نے اُن ستانے والوں کے ساتھ کیا سُلوک کیا۔ اِس کے ساتھ ساتھ مزید کئی

نکات بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! سب سے پہلے اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام اور آپ کی نیکی کی دعوت کے بارے میں سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام اور نیکی کی دعوت

حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام حضرت اِدریس عَلَیْہِ السَّلَام کے پَڑپوتے ہیں۔ چالیس (40) یا پچاس (50) سال کی عُمر میں آپ نے نبوّت کا اِعلان فرمایا۔[1] نو سو پچاس (950) سال تک اپنی قوم کو دعوت دیتے رہے۔[2] آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کے لوگوں کو بُرائیوں سے روکا، اُنہیں تقویٰ اِختیار کرنے اور باطل معبودوں کو چھوڑ کر صِرف معبودِ حقیقی کی عبادت کرنے کا حکم دیا۔[3] آپ عَلَیْہِ السَّلَام ایک لمبا عرصہ اپنی قوم کو تبلیغ فرماتے رہے۔[4] اور تبلیغ (نیکی کی دعوت) کے لیے آپ نے ہر طریقہ اِستعمال کیا لیکن صِرف چند خوش نصیب ہی آپ پر ایمان لائے۔ لوگوں کی اکثریت حق سُننے اور ماننے کو تیار نہ تھی۔[5] اُلٹا وہ بد نصیب لوگ طرح طرح سے آپ کی تحقیر کرتے اور طرح طرح کی تکلیفوں سے آپ کو ستاتے۔ یہاں تک کہ کئی بار اُن ظالموں نے آپ کو اِس قدر مارا کہ آپ بے ہوش ہو گئے اور لوگوں نے آپ کو مُردہ

1 ... صراط الجنان، ۳/۳۴۷ ماخوذا

2 ... صراط الجنان، ۴/۴۲۵

3 ... پ۲۹، نوح: ۲، ۳ مفھوما

4 ... پ۲۰، العنکبوت: ۱۴ مفھوما

5 ... پ۱۲، ھود: ۴۰ ملخصا

خیال کر کے کپڑوں میں لپیٹ کر مکان میں ڈال دیا۔ جب آپ ہوش میں آئے تو پھر مکان سے نکل کر دین کی تبلیغ فرمانے لگے۔ اِسی طرح وہ ظالم بارہا آپ کا گلا گھونٹتے رہے یہاں تک کہ آپ کا دم گھٹنے لگا اور آپ بے ہوش ہو جاتے مگر اُن تکلیفوں اور مصیبتوں پر بھی آپ یہی دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے میرے پَرْوَرْدَگار! تُو میری قوم کو بخش دے اور ہدایت عطا فرما کیونکہ یہ مجھ کو نہیں جانتے، نو سو(900) سال سے زائد عرصہ گزر گیا اور آپ نیکی کی دعوت دیتے رہے مگر قوم اپنی سرکشی سے باز نہ آئی تو حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنی کوشش اور قوم کی ہٹ دھرمی کے بارے میں عرض کی اور اُن کی تباہی و بربادی کی دعا کی۔ اللہ پاک نے اُن کی قوم کے نافرمانوں پر طوفان(Storm) کا عذاب بھیجا اور وہ لوگ ڈوب کر ہلاک ہو گئے۔ قرآنِ پاک میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی تبلیغ (نیکی کی دعوت) کے واقعات کو مختلف جگہ کافی تفصیل سے بیان فرمایا گیا ہے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں سے حضرت سَیِّدُنا نُوح عَلَیْہِ السَّلَام نے دورانِ تبلیغ کتنی تکلیفیں برداشت فرمائیں لیکن پھر بھی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے اَہم فریضے کو نہیں چھوڑا۔ یہ حقیقت ہے کہ نیکی کی دعوت دینے والوں کو بڑی مصیبتوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر جب کوئی اِس راہ میں مستقل مزاجی سے ثابت قدم رہتے ہوئے صَبْر وتَحَمُّل کے ساتھ اِس اَہم فریضے کو انجام دے تو اللہ پاک غیب سے اُس کی کامیابی(Success) کا سامان پیدا فرما دیتا ہے۔ وہ ربِّ کریم دلوں کو بدلنے

1 . . . عجائب القرآن، ص ۱۱۳ ملخصا

والا اور ہدایت دینے والا ہے۔ وہ ربِّ کریم ایک لمحے میں لوگوں کے دلوں کو بدل دیتا ہے اور اُن کے دلوں میں ہدایت کا نور پیدا فرما دیتا ہے۔ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوموں کو نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے اُنہیں ربّ کے ایک ہونے کا یقین دلایا اور باطل معبودوں کو پوجنے کے بجائے اللہ پاک کی عبادت کی طرف بُلایا تو اُن میں سے کچھ لوگ اُن پر ایمان لاتے اور اکثر اُن کی دعوت قبول کرنے سے اِنکار کر دیتے مگر اُن انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی اپنی کوشش جاری رکھتے ہوئے اِس فریضے کو نبھانے میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ آیئے! اب حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی نیکی کی دعوت کا واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی نیکی کی دعوت

جب فرعَون نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا تو اللہ پاک نے اپنے رسول حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو فرعَون کی طرف بھیجا۔[1] حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام دینِ حق کی دعوت دینے فرعَون کے محل (Palace) پہنچے، وہاں وہ اپنی قوم کے عزت دار لوگوں کے ساتھ موجود تھا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اللہ پاک نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اور میں تمہارے پاس اُس کا پیغام لے کر آیا ہوں۔[2] فرعَون نے کہا: میں تو خود ہی خدا ہوں اور یہ بھی یاد رکھو! اگر تم نے اِنکار کیا تو میں تمہیں قید کر دوں گا۔[3] جب فرعَون نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی باتیں ماننے سے اِنکار کر

1...پ۱۶، طٰہٰ: ۴۴

2...تفسیر خازن، ۱۲۴/۲

3...پ۱۹، الشعراء: ۲۹ مفہوما

دیا اور اُنہیں قید کرنے کی دھمکی دی تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرعَون سے کہا: مجھے میرے ربِّ کریم نے معجزات عطا کئے ہیں۔ فرعَون نے کہا: ہمیں بھی دکھاؤ وہ معجزات کیا ہیں؟ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا عصا زمین پر پھینکا تو وہ بہت بڑا اژدہا بن گیا اور جب آپ نے اژدہے کو پکڑا تو دوبارہ عصا بن گیا۔ فرعَون نے کہا: اور بھی کچھ لائے ہو؟ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے ہاتھ کو گریبان میں ڈال کر نکالا تو ہاتھ سورج کی طرح چمکنے لگا۔[1] حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام جب اپنے معجزے دکھا چکے تو فرعون نے سرداروں سے کہا: یہ تو جادوگر ہے اور اپنے جادو کے زور پر تم سے تمہارا ملک چھیننا چاہتا ہے، مشورہ دو کہ اب کیا کریں؟[2] سرداروں نے اُسے شہروں سے جادوگروں کو بُلانے کا مشورہ دیا، جب تمام جادوگر جمع ہو گئے تو لوگوں میں میلے کا اعلان کر دیا گیا کہ سب لوگ میلے والے دن جمع ہو جائیں۔[3] جب میلے والے دن سب ایک جگہ جمع ہو گئے اور مقابلہ ہوا تو جادوگروں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے اپنی رسیاں اور لکڑیاں پھینک دیں، اُنہوں نے اپنے جادو کا اتنا زبردست مُظاہَرہ کیا کہ دیکھنے والوں کو میدان میں سانپ ہی سانپ نظر آنے لگے۔[4] حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا عصا زمین پر پھینکا تو وہ بہت بڑا اژدہا بن گیا[5] اور

1...پ ۱۹، الشعراء: ۲۹ تا ۳۳ ملخصا

2...پ ۱۹، الشعراء: ۳۴ تا ۳۵ ملخصا

3...پ ۱۹، الشعراء: ۳۶ تا ۳۹ ملخصا

4...تفسیر خازن، ۲/۱۲۷

5...پ ۱۹، الشعراء: ۳۲

تمام سانپوں (Snakes) کو کھا گیا۔[1] جادو گر یہ منظر دیکھ کر فوراً سجدے میں گر گئے اور مسلمان ہو گئے۔ کیونکہ اُنہیں یقین ہو گیا تھا کہ یہ جادو نہیں بلکہ معجزہ ہے۔[2] مگر فرعَونی ظلم وستم، اپنی نافرمانی اور کفر پر قائم رہے۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا! حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی تمام چیزوں کی پرواکئے بغیر دینِ حق کی دعوت دی اور اِس راہ میں دی گئی دھمکیاں بھی آپ کے مقصد کو ناکام نہ کر سکیں۔ آپ اِستقامت کے ساتھ نیکی کی دعوت اور تبلیغِ دین کا فریضہ سر انجام دیتے رہے۔ آپ کا یہ عمل ہمارے لئے بھی ایک بہترین مثال ہے کہ ہم بھی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِس مقصد کو اپنی زندگی کا ایک اہم مقصد سمجھیں۔ یادرکھئے! زندگی میں قدم قدم پر آزمائشیں آتی ہیں، اللہ پاک اپنے بندوں کو کبھی مَرَض سے آزماتا ہے، تو کبھی جان ومال کی کمی سے اُن کا اِمتحان لیا جاتا ہے، کبھی دشمن کے خوف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تو کبھی کسی نقصان سے دو چار ہونا پڑتا ہے، کبھی مصیبتیں گھیر لیتی ہیں تو کبھی نِت نئے فتنے استقبال کرتے ہیں۔ یہ تو عام زندگی کی حالت ہے جبکہ راہِ دین اور تبلیغِ دین تو خُصوصیت سے ایسا راستہ ہے جس میں قدم قدم پر تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اِس میں آزمائشیں کئی گُنا بڑھ جاتی ہیں، اِسی سے کھرے اور کھوٹے میں پہچان ہوتی ہے، اِسی سے اللہ پاک کے فرمانبردار ونافرمان کے راستے جُدا ہوتے ہیں، اِس سے عشقِ حقیقی کے کھوکھلے نعرے

1…پ ۱۹، الشعراء:۴۵

2…خازن، ۱۲۷/۲

3…تفسیر خازن، ۳۰/۲تا ۳۲ ملتقطاوملخصا

لگانے والوں اور حقیقت میں اِس کا دم بھرنے والوں میں فرق ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام پر اکثر قوم کا ایمان نہ لانا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا آگ میں ڈالا جانا، اپنے حقیقی بیٹے کو قربانی کیلئے پیش کرنا، حضرت ایّوب عَلَیْہِ السَّلَام کا مختلف مصیبتوں کا سامنا کرنا، اُن کی اَولاد اور اَموال کو ختم کر دیا جانا، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا مِصر اور مَدیَن کی طرف ہجرت کرنا، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ستایا جانا اور کئی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا شہید کیا جانا یہ سب آزمائشوں اور صَبْر ہی کی مثالیں ہیں۔ اِن مُقدَّس ہستیوں کی آزمائشیں اور صَبْر ہر مسلمان کے لئے ایک نمونے (Model) کی حیثیت رکھتی ہیں۔ لہٰذا ہر اسلامی بہن کو چاہیے کہ اُسے جب بھی کوئی مصیبت آئے اور وہ کسی تکلیف میں مبتلا ہو تو بے صَبْری کرنے، کسی کے سامنے اپنی پریشانی کا رونا رونے کے بجائے اللہ پاک کی ذات پر بھروسا رکھے اور صَبْر کا دامن تھامے رکھے۔

یاد رکھئے! بیماری اور پریشانی پر شِکوہ شکایت کرنے سے مصیبت دُور نہیں ہو جاتی بلکہ بے صَبْری کرنے سے صَبْر کا اَجر ضائع ہو جاتا ہے۔ بِلا ضرورت بیماری و مصیبت کا اِظہار کرنا بھی اچھی بات نہیں، چنانچہ

سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اُس نے اُسے چھپایا اور لوگوں سے اُس کی شکایت نہ کی تو اللہ پاک پر حق ہے کہ اُس کی مغفرت فرمادے۔ (1)

مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ تو بڑے رُتبہ والوں کی شان

1 ۔۔۔ معجم اوسط، ۱/۲۱۴، حدیث: ۷۳۷

ہے کہ (وہ) تکلیف کا بھی اُسی طرح اِستقبال کرتے ہیں جیسے راحت (آرام و سکون) کا (اِستقبال کرتے ہیں) مگر ہم جیسے (لوگ) کم سے کم اِتنا تو کریں کہ (جب کوئی مصیبت یا تکلیف آئے تو) صَبر و اِستقلال سے کام لیں اور جَزع و فَزع (یعنی رونا پیٹنا) کر کے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ (جانے) دیں۔ سب جانتے ہیں کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت جاتی نہ رہے گی پھر اُس بڑے ثواب (جو مصیبتوں میں صَبر کرنے پر ملتا ہے اُس) سے محرومی دوہری (دُگنی) مصیبت ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی نیکی کی دعوت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! انبیائے کرام میں سے ایک حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام بھی ہیں۔ آیئے! ان کے بارے میں کچھ سنتی ہیں: چنانچہ منقول ہے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک سے دعا کی تھی کہ اُنہیں ایسی حکومت عطا کی جائے جو کسی اور کو نہ ملی ہو۔[2] ایسی بے مثل سلطنت (حکومت) کی دعا کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ سلطنت (Empire) بھی آپ کا **مُعْجِزَہ** ہو۔ آپ کی یہ دعا قبول ہوئی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو تیرہ (13) سال کی عُمر میں سلطنت عطا کی گئی اور چالیس (40) سال تک آپ نے حکومت فرمائی۔[3] جِنّوں، انسانوں، پرندوں اور جانوروں سب پر آپ کی حکومت تھی اور آپ ہر ایک کی زبان جانتے تھے۔[4] آپ کے لشکر میں جنات اور

1... بہارِ شریعت، ١/٧٩٩ ملخصا

2... پ ٢٣، صٓ: ٣٥

3... تفسیر خازن، ٣/٤٠٤، ٤١٤

4... تفسیر خازن، ٣/٤٠٤

جانوروں کی طرح پرندوں کا ایک دستہ بھی شامل ہوا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام مَکَّۂ مُکَرَّمَہ سے واپس آتے ہوئے یمن کے علاقے صنعا پہنچ کر ٹھہر گئے۔ پرندوں کے دستے میں موجود ہُد ہُد نے اِس موقعے کو غنیمت جانا اور سیر کو نکل گیا۔ وہ اُڑتے اُڑتے ملکِ سبا کی ملکہ ''بلقیس'' کے باغ میں پہنچ گیا۔ وہاں اُسے ایک اور ہُد ہُد نظر آیا۔ اُس ہُد ہُد نے ملکہ بلقیس اور اُس کی سلطنت، لشکر اور تخت کے بارے میں بتایا اور بلقیس کی سلطنت کا نظارہ بھی کروایا اِس لیے اُسے کافی دیر ہو گئی۔(1) ہُد ہُد کی ذِمّہ داری ہوتی تھی کہ جہاں بھی حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام ٹھہرا کرتے وہاں یہ پانی کی نشاندہی کرتا۔ کیونکہ وہ پانی کے قریب یا دور ہونے کے بارے میں جان لیتا تھا، جہاں اُسے پانی نظر آتا وہ اپنی چونچ سے اُس جگہ کو کھودنا شروع کر دیتا پھر جنات آتے اور اُس جگہ کو کھود کر پانی نکال لیتے تھے۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام جب اُس جگہ اُترے تو آپ کو پانی کی حاجت ہوئی۔ لشکر والوں نے پانی تلاش کیا لیکن اُنہیں نہ ملا۔ ہُد ہُد کو دیکھا گیا تاکہ وہ پانی کے بارے میں بتائے لیکن ہُد ہُد موجود نہ تھا۔(2) جب ہُد ہُد حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس سے تاخیر کا سبب پوچھا: اُس نے نہایت ادب سے عرض کی: میں ملکِ سبا کی خبر لایا ہوں، اُس ملک پر ایک عَورت حکومت کر رہی ہے، اُس کے پاس ہر وہ چیز ہے جو بادشاہوں کے شایانِ شان ہے اور اُس کے پاس ایک بہت بڑا اور عالیشان تخت بھی ہے۔ وہ عَورت اور اُس کی قوم شیطان کے بہکانے کی وجہ سے اللہ پاک کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتی ہے،

1 ... تفسیر معالم التنزیل، ۳/ ۳۵۳
2 ... تفسیر معالم التنزیل، ۳/ ۳۵۳ ملتقطا

حالانکہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں۔[1] جب ہُد ہُد نے اپنی پوری بات سُنادی تو حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ہم (تمہارا امتحان لے کر) دیکھتے ہیں کہ تم نے سچ کہا ہے یا جھوٹ۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہُد ہُد کو ایک خط (Letter) دیا اور کہا: میرا یہ خط لے جاؤ اور اُس پر پھینک دو۔ پھر دور ہٹ کر دیکھنا کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ ایک دن جب ملکہ بلقیس وزیروں اور درباریوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی، اتنے میں ہُد ہُد آیا اور اُس نے خط ملکہ پر پھینک دیا۔ ملکہ نے خط اُٹھایا اور اُس پر لگی ہوئی مہر دیکھ کر وزیروں سے کہا: میرے پاس ایک بہت بڑے بادشاہ کا عزت والا خط آیا ہے۔ پھر اُس نے خط پڑھ کر سُنایا، اُس خط کا مضمون قرآنِ پاک میں بھی بیان فرمایا گیا ہے، چنانچہ پارہ 19 سُوْرَۃُ النَّمْل کی آیت نمبر 30 اور 31 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَ اْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ۝

ترجَمۂ کنزُالعرفان: بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا ہے۔ یہ کہ میرے مقابلے میں بلندی نہ چاہو اور میرے پاس فرمانبردار بنتے ہوئے حاضر ہو جاؤ۔

(پ ۱۹، النمل: ۳۱،۳۰)

پھر ملکہ نے اپنے مُشیروں (Advisors) سے مشورہ کیا، طے یہ پایا کہ پہلے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف تحفہ بھیجا جائے۔ اِسی سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ بادشاہ ہیں یا نبی، اگر وہ صِرْف بادشاہ ہیں تو تحفہ قبول کرلیں گے اور اگر نبی ہیں تو قبول نہیں کریں گے بلکہ وہ صِرْف اِسی پر راضی ہوں گے کہ ہم اُن کے دین کی پیروی کریں۔ ایسے ہی ہوا یعنی حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے سارے تحفے واپس لوٹا دیئے اور نمائندے

---

1 ... تفسیر معالم التنزیل، ۳/۳۵۴ ملتقطا

سے فرمایا: اگر ملکہ اور اُس کی قوم کے لوگ میرے پاس مسلمان ہو کر حاضر نہ ہوئے تو اُن کا انجام یہ ہو گا کہ ہم اُنہیں جنگ میں شکست دے کر وہاں سے نکال دیں گے۔ نمائندے نے آکر ملکہ بلقیس کو جب بتایا تو اُسے یقین ہو گیا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام صِرف بادشاہ نہیں بلکہ اللہ پاک کے نبی بھی ہیں۔ پھر وہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات کرنے کے لیے ایک لشکر لے کر آپ کی طرف روانہ ہوئی۔ جب وہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دربار کے قریب پہنچی تو آپ نے اپنے درباریوں میں سے اپنے ایک وزیر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے پلک جھپکنے سے پہلے اُس کا تخت منگوایا[1] اور اپنے خادموں کو حکم دیا کہ ملکہ کے تخت کی شکل وصورت کو تبدیل کر دیا جائے، تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ اپنے تخت کو پہچان پاتی ہے یا نہیں؟ جب ملکہ بلقیس حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دربار میں آئی تو اُس سے پوچھا گیا: کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ اُس نے جواب دیا: گویا یہ وہی ہے۔ اُسے بتایا گیا کہ یہ تیرا ہی تخت ہے۔ پھر اُسے کہا گیا: صحن میں آجاؤ، وہ صحن شفاف شیشے کا بنا ہوا تھا، اُس کے نیچے پانی جاری تھا، پانی میں مچھلیاں تیر رہی تھیں اور اُس صحن کے درمیان میں حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اپنے تخت پر تشریف فرما تھے۔ ملکہ نے جب اُس صحن کو دیکھا تو وہ سمجھی کہ پانی بہہ رہا ہے، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس سے فرمایا: یہ پانی نہیں بلکہ یہ تو شیشہ سے بنا ہوا ایک صحن ہے۔ یہ سُن کر ملکہ بلقیس حیران رہ گئی اور اُس نے یقین کر لیا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا ملک اور حکومت اللہ پاک کی طرف سے ہے۔ جب حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسے دعوتِ اسلام دی تو اُس نے اللہ پاک کے ایک ہونے کا اِقرار کرتے ہوئے اسلام

1۔۔۔تفسیر معالم التنزیل، ۳/ ۳۵۹، ۳۶۰، ملتقطا

قبول کر لیا اور سورج کی عبادت کو چھوڑ کر اللہ پاک کی عبادت کرنا شروع کر دی۔[1]

نیکی کی دعوت میں حکمتِ عَمَلی کی اَہمیت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا! کیسے دلکش انداز میں حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے غیر مسلموں تک دین کا پیغام پہنچایا۔ یقیناً یہ آپ کی حکمت سے بھرپور دعوت کا اثر تھا کہ اُن لوگوں نے اللہ کریم کے ایک ہونے کا اِقرار کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔ اِس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا! نیکی کی دعوت دینے میں ہمیشہ حکمت اور تدبیر (Strategy) کو مدِّ نظر رکھنا چاہیے، بسا اوقات حکمت اور سمجھداری بڑی بڑی رُکاوٹوں سے بچا لیتی ہے۔ اِس لیے موقع کی مناسبت سے حکمتِ عَمَلی اور پکی تدبیر سے بھی کام لینا چاہیے۔ خود قرآنِ پاک میں اِس کی ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل کی آیت نمبر 125 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُؕ (پ۱۴، النحل:۱۲۵)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بُلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور اُن سے اُس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔

تفسیرِ صراطُ الجنان میں اِس آیتِ کریمہ کے تحت لکھا ہے: اِس آیت میں تین(3) طریقوں سے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کا حکم فرمایا: **(1) حکمت کے ساتھ** ۔ اِس سے وہ مضبوط دلیل مُراد ہے جو حق کو واضح اور شُبہات (یعنی وَسْوَسوں) کو زائل (ختم) کر دے۔ **(2) اچھی نصیحت کے ساتھ**۔ اِس سے مُراد ترغیب و ترہیب

1…تفسیر معالم التنزیل، ۳/ ۳۶۱، ۳۶۰ ملتقطا

ہے یعنی کسی کام کو کرنے کی ترغیب دینا اور کوئی کام کرنے سے ڈرانا۔ **(3)** سب سے **اچھے طریقے سے بحث** کرنے کے ساتھ۔ اِس سے مُراد یہ ہے کہ اللہ پاک کی طرف اُس کی آیات اور دلائل سے بُلائیں۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس میں کوئی شک نہیں کہ اگر ہم قرآن کی بتائی ہوئی اِن تین (3) باتوں کو مدِّ نظر رکھنا شروع کر دیں تو ہماری دی ہوئی نیکی کی دعوت میں پہلے سے کئی گنا زیادہ اثر پیدا ہو سکتا ہے۔ آیئے! حکمتِ عَمَلی اور نرم گفتگو سے لبریز نیکی کی دعوت دینے کا ایک حیرت انگیز واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

میٹھے بول کی برکتیں

خُراسان کے ایک بُزرگ کو خواب میں حکم ہوا: "تاتاری قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو!" اُس وقت ہلاکو کا بیٹا تگودار اِقتدار میں تھا۔ وہ بُزرگ سفر کر کے تگودار کے پاس تشریف لے آئے۔ سنّتوں کے پیکر چہرے پر داڑھی شریف سجائے مسلمان مُبَلِّغ کو دیکھ کر اُسے مَسْتی سوجھی اور کہنے لگا: "میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچھے یا میرے کُتّے کی دم؟" بات اگرچہ غُصّہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مُبَلِّغ تھے لہٰذا نہایت نرمی (اور حکمتِ عَمَلی) کے ساتھ فرمانے لگے: "میں بھی اپنے خالِق و مالِک اللہ پاک کا کتّا ہوں، اگر جاں نثاری اور وفاداری سے اُسے خوش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں اچھا ورنہ آپ کے کُتّے کی دُم ہی مجھ سے اچھی" تگودار نے اپنے "زہریلے کانٹے" کے جواب میں اُس باعمل مُبَلِّغ کی

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۱۲۵، ۵ / ۴۰۳ بتغیر

طرف سے "خوشبو دار پھول" پایا تو پانی پانی ہو گیا اور نرمی سے بولا: آپ میرے مہمان (Guest) ہیں! میرے ہی یہاں قِیام فرمائیے۔ چنانچہ آپ اُس کے پاس مقیم ہو گئے۔ تگودار روزانہ رات آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اُسے نیکی کی دعوت پیش کرتے۔ آپ کی انفرادی کوشش نے تگودار کے دل میں انقلاب پیدا کر دیا! وُہی تگودار جو کل تک اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے تھا آج اسلام کا شیدائی بن چکا تھا۔ اُسی با عمل مُبَلِّغ کے ہاتھوں تگودار اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہو گیا اور اُس کا اسلامی نام احمد رکھا گیا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

مُبَلِّغَہ کو کیسا ہونا چاہئے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً اگر تگودار کے کڑوے جملے پر وہ بُزرگ غصّے میں آ جاتے تو ہرگز یہ نتائج بر آمد نہ ہوتے۔ لہٰذا کوئی کتنا ہی غُصّہ دلائے ہمیں اپنی زبان کو قابو میں ہی رکھنا چاہیے کہ زبان جب بے قابو ہو جاتی ہے تو بعض اوقات بنے بنائے کھیل بھی بگاڑ کر رکھ دیتی ہے۔

اِس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نیکی کی دعوت دیتے ہوئے بسا اَوقات سخت لہجوں، کڑوے جملوں، خراب چہروں اور نیکی کی دعوت قبول کرنے سے منہ موڑنے والیوں سے بھی سامنا کرنا پڑ جاتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی صَبْر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیے، دل بڑا کرنا چاہیے، ہمت اور حوصلے سے کام لینا چاہیے اور اِس عظیم

1 . . . غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۵۴ بتغیر قلیل

کام کی اَہمیت کو سمجھتے ہوئے اِخلاص کے ساتھ نیکی کی دعوت دینے پر ہی توجہ رکھنی چاہیے۔ یاد رکھئے! نیکی کی دعوت دینا ایسا بہترین کام ہے جس میں ناکامی کی کوئی وجہ تو ہو ہی نہیں سکتی۔ کیوں کہ اچھی نیت کی صورت میں نیکی کی دعوت دینے والی ثوابِ آخرت کی حق دار تو ہو ہی جاتی ہے، جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: کسی بزرگ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "نیکی کی دعوت" دینے والے مسلمان کو چاہیے کہ اپنے آپ کو صَبْر کا عادی بنائے اور اللہ پاک کی طرف سے نیکی کی دعوت کے (بدلے) ملنے والے ثواب پر یقین رکھے۔ جس کو ثواب کا کامل یقین ہو اُس کو اِس مبارَک کام میں تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔[1] اسلامی بہنوں کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف کی وجہ سے نیکی کی دعوت دینے سے رُکنا نہیں چاہیے کہ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام نے تکالیف برداشت کرنے کے باوجود ساڑھے نو سو (950) سال تک تبلیغ فرمائی (یعنی نیکی کی دعوت دی۔) تبلیغِ دین (نیکی کی دعوت) کیلئے جُرأت اور ہمت کی ضرورت ہوتی ہے، بُزدل اور ڈرپوک انسان تبلیغ (نیکی کی دعوت) کا حق ادا نہیں کر سکتا۔[2] نیکی کی دعوت دینے کا مُعاملہ ہو یا بُرائی سے منع کرنے کا ہر صورت نرمی کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ نرمی کے جو فوائد ہیں وہ سختی سے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے۔

اِسی طرح یہ بات بھی ذہن نشین رکھئے کہ مُبَلِّغَہ کو ہر جگہ مُبَلِّغَہ ہی ہونا چاہیے، اُسے ہر وَقت ہر جگہ اپنا انداز سنتوں بھرا رکھنا چاہیے اور موقع کی مُناسبت سے

1 . . . احیاء العلوم، ۲ / ۴۱۰

2 . . . تفسیر صراط الجنان، پ ۱۱، یونس، تحت الآیۃ: ۷۱، ۴ / ۳۵۸ بتغیر

نیکی کی دعوت دینے میں شرم بھی نہیں کرنی چاہیے۔ ایک **مُبَلِّغَہ** کو کِن اَوصاف سے مالامال ہوناچاہیے، آیئے! سنتی ہیں:

مُبَلِّغَہ کے اَوصاف

۞ **مُبَلِّغَہ** ارکانِ اسلام کی پابند اور سنّتِ رسول کی حقیقی آئینہ دار ہو، کیونکہ زیورِ عِلْم کے ساتھ عمل کی قوّت دعوت کو زیادہ مُؤثّر و کارآمد بناتی ہے۔ ۞ نیکی کی دعوت دیتے وقت خالص اللہ پاک کی رضا کی نیت پر دلی توجہ رہے، اِس عظیم کام کے بدلے میں کسی دُنیوی مال و جاہ یا نمود و نمائش کی طلب نہ ہو بلکہ صِرْف بارگاہِ الٰہی سے اَجر و ثواب کی اُمّید رکھنے والی ہو۔ ۞ **مُبَلِّغَہ** اپنے عِلْم کی کثرت،زورِ بیان اور صلاحیت و قابلیت پر نہیں بلکہ اللہ پاک پر بھروسا کرنے والی ہو کہ وُہی ہدایت دینے والا ہے۔ ۞ **مُبَلِّغہ** حُسنِ اخلاق کی پیکر اور نرمی کی عادی ہو۔ ۞ **مُبَلِّغَہ** کو کبھی راہِ خدا میں کوئی مشکل پیش آ جائے، کسی سخت کلام اسلامی بہن سے واسطہ پڑ جائے تو صَبْر کرنے والی ہو۔ ۞ **مُبَلِّغَہ** کیلئے ضروری ہے کہ حالات بھانپ کر اور موقع دیکھ کر اُس کے مطابق گفتگو کرے۔ ۞ **مُبَلِّغَہ** کو خود کسی بحث و تکرار میں نہیں اُلجھنا چاہیے۔ ۞ **مُبَلِّغَہ** کو چاہیے کہ ہمیشہ اللہ پاک کی رَحمت پر نظر رکھے اور مایوسی کو قریب بھی نہ آنے دے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا

1 . . . سرکار کا اندازِ تبلیغِ دین، ص ۲۰ تا ۲۴ ملخصاً بتغیر

یہ وہ بنیادی مقصد ہے جس کی تکمیل کے لیے انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اِس کائنات میں تشریف لائے، قرآنِ پاک کی سورۂ انبیا میں حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت نُوح، حضرت داوٗد، حضرت سلیمان، حضرت ایّوب، حضرت اسماعیل، حضرت اِدریس، حضرت ذُوالْکِفْل، حضرت یونس، حضرت زَکَرِیّا، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان فرمائے گئے۔ ان تمام واقعات کو بیان کرنے کے بعد فرمایا گیا: سب انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہی ایک مقصد تھا کہ وہ مخلوق کو اللہ پاک کی عبادت کی دعوت دیں۔[1] امامُ الانبیا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کا عظیم منصب (Status) لے کر اِس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے۔ آج جہاں کہیں دین کی روشن کرنوں سے یہ زمانہ روشن ہو رہا ہے یہ سب ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دی ہوئی نیکی کی دعوت کا صدقہ ہے۔ آپ کی ہی مسلسل محنتوں اور کوششوں سے دین کا جھنڈا ہر سمت لہرایا۔ آیئے! آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیکی کی دعوت دینے کی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے،

طائف میں نیکی کی دعوت

ابتدائے اسلام میں جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طائف والوں کو اسلام کی دعوت دینے کیلئے ''طائف'' کا سفر فرمایا تو حضرت سَیِّدُنا زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ طائف میں بڑے بڑے مالدار لوگ رہتے تھے۔ اِن

1... تفسیر صراط الجنان، ۶/۲۷۷ ملخصا

میں ”عَمرو“ کا خاندان تمام قبائل کا سردار شُمار کیا جاتا تھا۔ یہ لوگ تین(3) بھائی تھے: (1)اِبْنِ عَبْدِ یَالِیل۔ (2)مسعود اور(3)حبیب۔ حُضورِ پاک عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام اِن تینوں کے پاس تشریف لے گئے اور اسلام کی دعوت دی۔ اِن تینوں نے اسلام قَبول نہیں کیا بلکہ انتہائی گستاخانہ جواب دیا۔ اِن بدنصیبوں نے اِسی پر بس نہیں کیا بلکہ طائف کے شریروں کو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ بُرا سُلوک کرنے پر اُبھارا۔ چنانچہ اِن شریروں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہر طرف سے حملہ کر دیا اور آپ پر پتھر برسانے لگے، یہاں تک کہ آپ کا جسمِ نازنین زخموں سے لہولہان ہو گیا۔ نَعْلَینِ مبارَک خون سے بھر گئیں۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زخموں سے بے تاب ہو کر بیٹھ جاتے تو یہ ظالم انتہائی بے دردی کے ساتھ آپ کا بازو پکڑ کر اُٹھاتے اور جب آپ چلنے لگتے تو پھر آپ پر پتھروں کی بارش کرتے اور ساتھ ساتھ طعنہ زَنی کرتے، گالیاں دیتے، تالیاں بجاتے، ہنسی اُڑاتے۔

حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دوڑ دوڑ کر حُضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر آنے والے پتھروں کو اپنے بدن پر لیتے تھے اور حُضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بچاتے تھے، یہاں تک کہ وہ بھی خون میں نہا گئے اور زخموں سے نڈھال ہو گئے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انگور کے ایک باغ میں پناہ لی۔[(1)]

جنگِ اُحد سے بھی سخت دن

اِس سفر کے لمبے عرصے بعد ایک مرتبہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا: یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی

1 . . . مواھب لدنیہ، ھجرتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ۱/۱۳۷، ۱۳۶

اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آپ پر گزرا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ہاں اے عائشہ! وہ دن میرے لئے جنگِ اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت تھا، جب میں نے طائف میں وہاں کے ایک سردار "اِبْنِ عَبْدِیَالِیْل" کو اسلام کی دعوت دی۔ اُس نے دعوتِ اسلام کو حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا اور طائف والوں نے مجھ پر پتھراؤ کیا۔ میں اِس رَنج و غم میں سَر جھکائے چلتا رہا، یہاں تک کہ مقامِ "قَرْنُ الثَّعَالِب" میں پہنچ کر میرے ہوش و حواس بحال ہوئے۔ وہاں پہنچ کر جب میں نے سَر اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بدلی (بادل کا چھوٹا سا ٹکڑا) مجھ پر سایہ کئے ہوئے ہے، اُس بادل میں سے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلام نے مجھے آواز دی اور کہا: اللہ پاک نے آپ کی قوم کا قول اور اُن کا جواب سن لیا اور اب آپ کی خدمت میں پہاڑوں کا فرشتہ حاضر ہے تاکہ وہ آپ کے حکم کی تعمیل کرے۔ حُضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: پہاڑوں کا فرشتہ مجھے سلام کر کے عرض کرنے لگا: اے محمد! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں "اَخْشَبَیْن" (ابُوقُبَیْس اور قُعَیْقِعان) دونوں پہاڑوں کو اِن پر اُلٹ دوں تو میں اُلٹ دیتا ہوں۔ یہ سُن کر حُضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواب دیا: نہیں، بلکہ میں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ پاک اِن کی نسلوں سے اپنے ایسے بندوں کو پیدا فرمائے گا جو صِرف اللہ پاک کی ہی عبادت کریں گے اور شِرْک نہیں کریں گے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم اٰمین...الخ، ۲/۳۸۶، حدیث: ۳۲۳۱

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس واقعے سے جہاں سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا نیکی کی دعوت دینے کا عظیم جذبہ ظاہر ہو رہا ہے۔ وہیں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوّتِ برداشت اور معاف کرنا بھی ظاہر ہو رہا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مکمل زندگی صَبْر وتَحَمُّل سے بھری ہوئی ہے، ظالموں نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے، پتھر برسائے، راہ میں کانٹے بچھائے، ڈرایا، دھمکایا، قتل کی سازشیں کیں مگر کائنات کے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی کوئی انتقامی کاروائی نہ کی، خود بھی صَبْر سے کام لیا اور رہتی دنیا تک اپنے ماننے والوں کو بھی مصیبتوں میں صَبْر کی تلقین ارشاد فرمائی، چنانچہ

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے: جسے کوئی مصیبت پہنچے اُسے چاہیے کہ اپنی مصیبت کے مقابلے میں میری مصیبت یاد کرے بے شک وہ سب مصیبتوں سے بڑھ کر ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! اِنفرادی زندگی ہو یا اِجتماعی، گھریلو ہو یا سماجی، صَبْر کے بغیر زندگی کی کتاب نامکمل رہتی ہے۔ آج ضرورت اِس چیز کی ہے کہ ہم ہر وقت صبر کی سُواری پر سُوار رہیں، مصیبتوں، پریشانیوں، بے جا مخالفتوں اور غموں کا سامنا ہوتا ہی رہے گا، صَبْر اِن تمام چیزوں کا بہترین جواب ہے۔ اللہ پاک ہمیں صَبْر کی دولت عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے

1 . . . جامع کبیر، ۹۸/۷، حدیث: ۲۱۳۴٦

سنّت کی فضیلت، چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ شہنشاہِ نُبُوَّت، مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

زُلفوں اور سر کے بالوں وغیرہ کی سنّتیں اور آداب

آیئے! اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مدنی پھول**" سے سر کے بالوں وغیرہ کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: ❁ عَورت کا سَر مُنڈوانا حرام ہے۔[2] ❁ عَورت کو سر کے بال کٹوانا ناجائز و گناہ ہے اور اُس پر لعنت آئی۔ شوہر نے ایسا کرنے کو کہا جب بھی یہی حکم ہے کہ عَورت ایسا کرنے میں گنہگار ہو گی کیونکہ شریعت کی نا فرمانی کرنے میں کسی (یعنی ماں باپ یا شوہر وغیرہ) کا کہنا نہیں مانا جائے گا۔[3] ❁ چھوٹی بچیوں کے بال مردانہ طرز پر نہ کٹوایئے، بچپن ہی سے اِن کو لمبے بال رکھنے کا ذہن دیجئے۔ ❁ بعض لوگ سیدھی یا اُلٹی جانب مانگ نکالتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے۔ ❁ سنّت یہ ہے کہ بیچ میں مانگ نکالی جائے۔ ❁ آج کل قینچی یا مشین کے ذریعے بالوں کو مخصوص طرز پر کاٹ کر کہیں بڑے تو کہیں چھوٹے کر دیئے جاتے ہیں، ایسے بال رکھنا سنّت نہیں۔ ❁ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے بال ہوں وہ اُن کا اِکرام کرے۔[4] یعنی اُن کو دھوئے، تیل لگائے اور کنگھا کرے۔

1... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۶۶۴ ملخصا

3... بہارِ شریعت، ۳/۵۸۸، حصہ ۱۶

4... ابو داود، کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر، ۴/۱۰۳، حدیث: ۴۱۶۳

✿ سر میں مہندی لگا کر سونا نہیں چاہئے۔ ایک حکیم کا کہنا ہے: اِس طرح مہندی لگا کر سو جانے سے سر وغیرہ کی گرمی آنکھوں میں اُتر آتی ہے جو بینائی کے لئے نقصان دِہ ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"163 مدنی پھول"** اور **"101 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اِن کا مطالَعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:17 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرودِ پاک کی فضیلت

حُضُورِ انور، شافِعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نور بار ہے: زَیِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّكُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔[1]

ذِکر و دُرود ہر گھڑی وِردِ زباں رہے　　میری فُضول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

1 … جامع صغیر، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰

2 … معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔
نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج کے اِس ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں ہم **"سرکارِ بغداد، حُضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے خاندان"** کی **شان و عظمت** مثلاً **غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے **والِدَین** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِما **کا تقویٰ**، **نانا جان** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے **حالات**، آپ کی **پھوپھی جان** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کی **کرامت** اور اِس کے علاوہ کچھ مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ اللہ کرے! ہم سارا بیان توجہ اور دلجمعی کے ساتھ سُننے کی سعادت حاصل کرلیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سرکارِ بغداد، حُضورِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نہایت عالیشان گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ کا خاندان زُہد و تقویٰ کی وجہ سے

بہت مشہور تھا۔ آپ کی والدہ کا نام **"فاطمہ بنتِ شیخ عبدُ الله صَومَعِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا"** والِدہ کی کُنْیَت **"اُمُّ الْخَیْر"** جبکہ لقب **"اَمَۃُ الْجَبّار** (اللہ پاک کی کنیز)" تھا۔[1] آپ کے والدِ گرامی کا نامِ مبارَک **"سیّد موسیٰ"** کُنْیَت **"ابو صالح"** جبکہ لقب **"جنگی دوست"** ہے۔ حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ والد کی نسبت سے حَسَنی (اور والِدۂ ماجدہ کی طرف سے حُسینی سَیِّد) ہیں۔ آپ کے والدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے وقْت کے مشہورِ زمانہ اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے تھے۔[2]

اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خاندانِ غوثِ پاک کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مُکَرَّم شہا تیرے سارے کے سارے ہیں آباء و اَجداد یا غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۵۵)

آیئے! سب سے پہلے حُضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والِدَین کریمَین کے تقویٰ وپرہیز گاری سے مُتَعَلِّق ایک دلچسپ واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

والِدَینِ غوثِ پاک کا تقویٰ

منقول ہے: حضرت ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دریا کے کنارے بیٹھے تھے کہ ایک سیب (Apple) بہتا ہوا آیا، آپ نے اُسے کھا لیا۔ سیب کھانے کے بعد آپ پر خوفِ خُدا کا غلَبہ ہوا اور آپ اِس طرح غور و فکر کرنے لگے کہ نہ جانے یہ سیب کس کا تھا؟ اور کیا اِس طرح نامعلوم سیب کھانا میرے لئے حلال ہو سکتا

1 . . . سیرت غوث اعظم، ص۲۷ ملخصا

2 . . . غوثِ پاک کے حالات، ص۱۶

ہے؟ یہ خیال پیدا ہوتے ہی آپ اپنا قصور معاف کروانے کیلئے سیب کے مالک کی تلاش میں دریا کے کنارے کنارے چل دیئے۔ ایک لمبا سفر کرنے کے بعد آپ کو دریا کے قریب ایک نہایت عظیمُ الشّان عمارت نظر آئی، جس میں سیب کا ایک بہت بڑا درخت لگا ہوا تھا، جس کی شاخوں پر پکے ہوئے سیب لگے ہوئے تھے اور سیبوں سے بھری یہ شاخیں پانی پر پھیلی ہوئی تھیں۔ آپ کو یقین ہو گیا کہ جو سیب میں نے کھایا تھا، وہ اِسی درخت کا ہے، چنانچہ آپ نے لوگوں سے اُس درخت کے مالک کے بارے میں پوچھا تو پتہ چلا کہ اُس باغ کے مالک تو اپنے زمانے کے مشہور عابد وزاہد حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ ہیں۔

غوثِ پاک کے نانا جان کا تعارف

یاد رہے! حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ جیلان شریف کے بُزرگوں میں سے تھے، جو نہایت مُتَّقِی و پرہیزگار اور باکمال ولی تھے۔

سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ صَومَعِی کا مقام و مرتبہ

حضرت علامہ شیخ ابو محمد اَلدّار بانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حضرت عَبْدُ اللہ صَومَعِی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی دعائیں بہت جلد قبول ہو جاتی تھیں۔ آپ کا مقام و مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں اتنا بلند و بالا تھا کہ اگر آپ کسی سے (کسی شرعی وجہ کے سبب کبھی) ناراض ہو جاتے تو اللہ کریم اُس سے بدلہ لیتا اور جس سے آپ خوش ہو جاتے تو اللہ پاک اُس کو اِنعام و اِکرام سے نوازتا۔ آپ جسمانی کمزوری کے باوجود بھی کثرت سے نوافل ادا فرماتے اور ذِکر و اَذکار میں مشغول رہتے تھے۔ اللہ پاک کی عطا سے

آپ اکثر غیب کی خبریں بتا دیا کرتے تھے اور جیسا آپ نے فرمایا ہوتا حقیقت میں بھی ویسا ہی ہو جایا کرتا تھا، بِلا شُبہ یہ آپ کی ایک شاندار کرامت تھی۔[1]

بہر حال جب حضرت سَیِّدُنا ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو باغ کے مالِک حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ صَومَعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے متعلق عِلْم ہو گیا تو آپ بغیر کسی تاخیر کے اُن کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضر ہو گئے اور سارا ماجرا عَرض کرنے کے بعد اُن سے معافی چاہی۔ حضرت عبدُ اللّٰہ صَومَعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ چونکہ ولایت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے، لہٰذا آپ سمجھ گئے کہ یہ شخص اللّٰہ کریم کے مقبول بندوں میں سے ایک بندہ ہے، جبھی تو اپنا قصور معاف کروانے کی خاطر اتنا لمبا سفر کر کے یہاں تک آیا ہے: چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ صَومَعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے آپ کی بات سُن کر فرمایا: بارہ (12) سال ہماری خدمت میں رہو گے تب ہی معافی ملے گی، قربان جایئے! حضرت سَیِّدُنا ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پر جنہوں نے بغیر کسی بحث و تکرار کئے اِس شرط کو بخُوشی منظور فرما لیا اور بارہ (12) سال تک اُن کی صحبتِ بابرکت میں رہ کر اُن کی خدمت کرتے رہے۔ جب 12 سال پورے ہو گئے تو اگلا امتحان آپ کا استقبال کرنے کے لئے تیار تھا اور اِس دفعہ کا امتحان شاید پچھلے امتحان سے عجیب اور سخت تھا، وہ یہ کہ ولیِ کامل حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ صَومَعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے آپ سے فرمایا: ایک خِدمت اور بھی ہے اور وہ یہ کہ میری ایک لڑکی ہے، جس میں چار (4) عیب ہیں: (1) آنکھوں سے اندھی ہے، (2) کانوں سے بہری ہے، (3) ہاتھوں سے

---

1 ۔۔۔ بهجة الاسرار، ذكر نسبه وصفته، ص ۱۷۲ ملخصا

معذور ہے اور (4) پاؤں سے لنگڑی ہے، تمہیں اُس سے نکاح بھی کرنا ہو گا اور دو (2) سال تک مزید میری خدمت بھی کرنی ہو گی، اِس کے بعد جہاں تمہارا جی چاہے چلے جانا۔ حضرت سَیِّدُنا ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ چونکہ اسلامی تعلیمات سے آگاہ، خوفِ خُدا کے پیکر اور بہترین سوچ رکھنے والے تھے، لہٰذا آپ نے اِس شرط کو بھی قبول فرما لیا۔ اب آپ کا دوسرا امتحان بھی شروع ہو گیا، حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی شہزادی کا نکاح آپ سے کر دیا، نکاح کے بعد جیسے ہی اپنی زوجہ سے آپ کا سامنا ہوا تو آپ ایک عجیب سی کشمکش میں مبتلا ہو گئے کیونکہ نگاہوں کے سامنے جو منظر دکھائی دے رہا تھا وہ بتائی گئی صورتِ حال کے بالکل ہی اُلٹ (Opposite) تھا، کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کی زوجۂ محترمہ کے تو تمام ہی اَعضا صحیح سلامت ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر آپ اپنی نئی نویلی دلہن کے قریب تک نہ گئے بلکہ وہیں سے واپس پلٹ آئے اور حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ صَومَعِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے ماجرا بیان کیا۔ اُنہوں نے فرمایا: پریشان ہونے کی ضرورت نہیں! تمہاری زَوجہ وہی ہے جسے تم ابھی ابھی دیکھ کر آ رہے ہو، بات دراصل یہ ہے کہ میں نے اپنی لڑکی کی جو جو باتیں تم سے بیان کی تھیں وہ سب کی سب اُس میں موجود ہیں، "وہ آنکھوں سے اندھی ہے" اِس سے میری مُراد یہ تھی کہ **"نامَحرم کیلئے اُس کی آنکھیں اندھی ہیں"**، "کانوں سے بہری ہے" اِس سے میری مُراد یہ تھی کہ **"ناحق بات سُننے کیلئے اُس کے کان بہرے ہیں"**، "ہاتھوں سے معذور ہے" اِس سے میری مُراد یہ تھی کہ **"غیر مردوں کو چھونے کیلئے اُس کے ہاتھ معذور ہیں"** اور "پاؤں سے معذور ہے" اِس سے میری مراد یہ تھی کہ **"اپنے شوہر کے حکم کے خلاف قدم اُٹھانے کیلئے اُس کے پاؤں لنگڑے**

ہیں" جب آپ نے حضرت سَیِّدُنا عبدُ الله صَومَعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زبانی اپنی نئی نویلی دلہن کے متعلق وضاحتیں سُنیں تو آپ کے دل کو قرار آگیا، آپ کے دل میں اپنی زَوجہ کی اَہمیّت اُجاگر ہو گئی اور الله پاک کے فضل و کرم سے آپ کو اپنے زمانے کے زبردست ولی کی بہت سی اچھی خوبیوں سے آراستہ خوبصورت اور خوب سیرت بیٹی کا شوہر بننے کا شرف نصیب ہوا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا: الله پاک کے نیک بندے، بندوں کے حقوق کے معاملے میں انتہائی حُسّاس ہوتے ہیں، الله پاک کے نیک بندے خوفِ خُدا والے ہوتے ہیں، الله پاک کے نیک بندے فکرِ آخرت کی نعمت سے مالا مال ہوتے ہیں، الله پاک کے نیک بندے ایک گم نام سیب کھانے کے بارے میں بھی اپنا مُحَاسَبہ کرتے ہیں، الله پاک کے نیک بندے اپنے قصور کو معاف کرانے کی خاطر بڑے جتن کرتے ہیں۔ اب ذرا ہم اپنا احتساب کریں کہ کیا ہمارے اندر بھی یہ خوبیاں پائی جاتی ہیں؟ کیا ہم بھی دوسروں کے حقوق پورے طور پر ادا کرتی ہیں؟ کیا ہمارے دل بھی خوفِ خُدا سے سرشار ہیں؟ کیا ہم بھی اپنے اعمال کا محاسبہ کرتی ہیں؟ کیا ہم بھی اپنے قصور معاف کروانے کے لئے کوششیں کرتی ہیں؟ افسوس! آج کل حقوق العباد کا ذرا بھی خیال نہیں رکھا جاتا، ہماری ذات سے کس کو تکلیف پہنچ رہی ہے، کس کی حق تلفی ہو رہی ہے اس طرف ذرا بھی توجہ نہیں دی جاتی، الله پاک ہمیں حقوق الله کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی ادا

1... سیرتِ غوثِ اعظم، ص۲۶ ملخصاً

کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حُقوقُ العباد! آہ! ہوگا مِرا کیا! کرم مجھ پہ کر دے کرم یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص۱۱۰)

(2)دوسری بات یہ معلوم ہوئی! پہلے کی خواتین میں نامحرموں سے شرعی پردہ کرنے کا مدنی جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، جیسا کہ سرکارِ بغداد، حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدہ کے بارے میں ہم نے سُنا، یہی وجہ ہے کہ اُن کی نسلوں میں اولیائے کاملین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن پیدا ہوا کرتے تھے۔ مگر آہ! اب تو ہر طرف بے پردگی و بے حیائی کی آفت نے اپنے پنجے گاڑھ رکھے ہیں۔ طِب، سفر، تعلیم، بینکنگ، صحت، کھیل، تجارت، میڈیا اور ٹیلی کام وغیرہ مختلف شعبہ جات میں عورتوں کی ایک واضح تعداد تعینات ہوتی ہے، دُنیوی شعبہ جات میں عوامی رہنمائی اور خدمت کا شاید ہی کوئی ایسا شعبہ (Department) ہو جہاں بے پردہ اور ماڈرن عورتیں موجود نہ ہوتی ہوں۔ اِسی طرح منگنی، شادی، ولیمہ، عیدِسعید، سالگرہ، عقیقہ، ویلنٹائن ڈے، نیو ائیر نائٹ، بَسَنْت اور جشنِ آزادی کے مواقع پر بھی اکثر خواتین چادر اور چار دیواری کا تقدّس پامال کر کے سرِعام بے حیائی کے تمام ریکارڈز توڑ ڈالتی ہیں۔ حالانکہ اللہ کریم نے عورتوں کو اپنے گھروں میں ٹھہری رہنے کا حکم اور شرعی ضرورت و حاجت کے بغیر اپنے گھروں سے نکلنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزاب آیت نمبر 33 میں فرمایا گیا:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى

ترجمۂ کنزُالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

(پ۲۲، الاحزاب:۳۳)

بیان کردہ آیتِ مقدّسہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا شیخ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی اے میرے حبیب کی اَزواج! تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور اپنی رہائش گاہوں میں سکونت پذیر رہو (اور شرعی ضرورت کے بغیر گھروں سے باہر نہ نکلو۔) یادرہے! اِس آیت میں خطاب اگرچہ ازواجِ مُطَهَّرات رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ کو ہے لیکن اس حکم میں دیگر عورتیں بھی داخل ہیں۔[1]

وہ بہنیں جو پہنیں سدا "مدنی بُرقع" اُنہیں حشر میں بخشوا غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۵۵۰)

(3) تیسری بات یہ معلوم ہوئی! جو ماں باپ مُتَّقِی و پرہیز گار، عبادت گزار، شرم و حیا کے پیکر اور مدنی رنگ میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں تو یہی خصوصیات اُن کی اولاد میں بھی منتقل ہو جاتی ہیں اور اللہ پاک ایسوں کی نسلوں کو بھی سنوار دیتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک انسان کی نیکوکاری سے اس کی اَولاد اور اَولاد، دَر اَولاد کی اِصلاح فرما دیتا ہے، اُس کی نسل اور اُس کے پڑوسیوں میں اُس کی حفاظت فرماتا ہے اور وہ سب اللہ پاک کی طرف سے امان میں رہتے ہیں۔[2]

ہاں! ماں باپ ہی اگر فیشن کے دیوانے ہوں گے، ماں باپ ہی فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے کے شیدائی ہوں گے، ماں باپ ہی بے عَمَلی کا شکار ہوں گے، ماں باپ ہی ضروری دینی مسائل سے ناواقف ہوں گے، ماں باپ ہی سنّتوں سے منہ

---

1 ...تفسیر روح البیان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۷/ ۱۷۰

2 ...تفسیر درمنثور، پ ۱۶، الکھف، تحت الآیۃ: ۸۲، ۵/ ۴۲۲

موڑے ہوئے ہوں گے، ماں باپ ہی بے پردگی و بے حیائی اور طرح طرح کے باطنی اَمراض کا شکار ہوں تو ایسوں کی اولاد باعمل و باکردار اور عاشقِ رسول بن جائے ایسا ہونا کافی مشکل ہے۔ لہٰذا ماں باپ کو چاہئے کہ سب سے پہلے وہ خود عِلْم و عمل کے زیور سے آراستہ ہوں، خصوصاً فرض عُلوم سیکھیں، سُنّتیں اپنائیں، شرم و حیا کے پیکر بنیں اور اپنے ظاہر و باطن کو اسلامی تعلیمات کے مطابق سنوارنے کی کوشش کریں تاکہ وہ اپنی اَولاد کی صحیح معنٰی میں تربیت کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ یاد رکھئے! اَولاد کی اسلامی طریقے سے تربیت کرنا والِدَین کی اہم ترین ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ اللہ کریم تمام والِدَین کو اپنی اور اپنی اولاد کی اسلامی طریقے کے مطابق تربیت کر کے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو جہنّم کی آگ سے بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مِری آنیوالی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں اُنہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا اِصلاحِ اُمّت اور اُمّتِ مصطفٰے کی خیر خواہی کا بہترین ذریعہ ہے، یہ وہ عظیمُ الشّان کام ہے جس کو تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے بہترین انداز میں سر انجام دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! سرکارِ بغداد، حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی اللہ پاک کے مقبول ولی تھے، آپ کا سینہ بھی اِصلاحِ اُمّت اور اُمّت کی خیر خواہی کے مُقدَّس

جذبے سے سرشار تھا، لہٰذا آپ نے نبیوں اور ولیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیکی کی دعوت کے اِس عظیم فریضے کو اچھی طرح انجام دیا۔ آیئے! آپ کا نیکی کی دعوت دینے کے انداز پر مشتمل ایک دلنشین واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

شراب کے مٹکے توڑ دیئے

حضرت سَیِّدُنا ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک دن جامع مسجد کی طرف جارہے تھے، دیکھا کہ بادشاہِ وقت کے چند ملازم شراب کے مٹکے سروں پر اُٹھائے، بادشاہ کے محل کی طرف بڑھے چلے جارہے تھے۔ جب آپ نے یہ منظر دیکھا تو بُرائی سے روکنے کے مُقدَّس جذبے سے سرشار ہو کر آگے بڑھے اور اُن کے مٹکوں کو توڑ دیا۔ آپ کے رُعب و دَبْدَبے، جلال اور بُزرگی کو دیکھ کر کسی بھی ملازم کو کچھ کہنے کی ہمت نہ ہوئی لیکن اُنہوں نے جاتے ہی بادشاہ کے سامنے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ بادشاہ نے کہا: سیّد موسیٰ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کو فوراً میرے دربار میں پیش کرو! چنانچہ

حضرت سیّد موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دربار میں تشریف لے آئے تو بادشاہ نے غُصّے میں پوچھا: آپ کون ہوتے ہیں میرے ملازمین کی محنت کو ضائع کرنے والے؟ حضرت سید موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں مُحْتَسِب (یعنی نگرانی کرنے والا) ہوں اور میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ بادشاہ نے کہا: آپ کس کے حکم سے مُحْتَسِب (یعنی نگرانی کرنے والے) مُقرّر کئے گئے ہیں؟ موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے رُعب دار لہجے میں جواب دیا: جس کے حکم سے تم حکومت کر رہے ہو۔ آپ کے اِس اِرشاد سے خلیفہ پر ایسی رِقّت طاری ہوئی کہ وہ گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر بعد سر اُٹھا کر عرض کی: حُضور!

مٹکوں کو توڑنے میں کیا حکمت تھی؟ حضرت سیّد ابو صالح موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: تمہارے حال پر شفقت کرتے ہوئے اور تمہیں دنیا و آخرت کی رُسوائی اور ذِلّت سے بچانے کی خاطر ایسا کیا۔ خلیفہ پر آپ کی اِس حکمت بھری گفتگو کا بہت اثر ہوا اور مُتأثّر ہو کر وہ آپ کی خِدمتِ اقدس میں عَرض گزار ہوا: عالی جاہ! آپ میری طرف سے بھی مُحْتَسِب کے منصب پر مامور ہیں۔ آپ نے بڑی بے نیازی سے فرمایا: جب میں اللہ پاک کی طرف سے مامور ہوں، تو پھر مجھے مخلوق کی طرف سے مامور ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ اُسی دن سے آپ **"جنگی دوست"** کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا! اللہ والے جاہ و منصب رکھنے والوں کے رُعب و دبدبے سے مُتأثّر نہیں ہوتے، اللہ والے اُونچے منصب والوں کی خوشامد و چاپلوسی نہیں کرتے، اللہ والے دُنیوی عہدوں پر فائز لوگوں کو بُرائی میں مبتلا دیکھ کر خاموش نہیں رہ پاتے، اللہ والے اُنہیں بھی نصیحت (Advice) فرماتے ہیں۔ کیونکہ دولت مندوں کی خوشامد تو وہ کرے، جسے دنیا کی ذلیل دَولت پانے کا لالچ ہو، جبکہ اللہ والے تو قناعت کی قیمتی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، اللہ والوں کی نظر دولتمندوں کے فانی مال پر نہیں بلکہ رَحمتِ الٰہی پر ہوتی ہے۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھیں کہ ہمارا کام صِرف نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا ہے، منوانا ہمارا کام نہیں ہے۔ البتہ اگر کہیں کسی غیر شرعی کام کو روکنے کی قدرت (Power) ہے تو اُسے روکنا بھی ضروری ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1... غوث پاک کے حالات، ص١٦ ملخصا

والدۂ محترمہ کے اَوصاف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدِ محترم کی سیرت کے بارے میں سُن رہی تھیں ۔ آیئے !اب حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کے بارے میں بھی کچھ سنتی ہیں: چنانچہ

حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ اُمُّ الخیر حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا (اپنے) وقت کی انتہائی نیک سیرت خاتون اور تقویٰ و پرہیز گاری کی پیکر تھیں۔[1] آپ دیگر بہت سی بہترین خوبیوں سے بھی آراستہ تھیں مگر آپ کی ذات میں ایک خاص(Special) بات یہ بھی تھی کہ آپ تلاوتِ قرآن کی بہت شیدائی تھیں اور کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنا آپ کا معمول تھا اس کا اثر یہ ہوا کہ جنابِ غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے آپ کے پیٹ میں رہ کر پورے اَٹھارہ (18) پارے یاد کر لئے تھے: چنانچہ

18 پارے سُنا دیئے

منقول ہے کہ جب شہنشاہِ بغداد، حُضورِ غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پانچ(5) سال کی عُمر میں پہلی بار بِسْمِ اللّٰہ پڑھنے کی رَسم کے لیے کسی بُزرگ کے پاس بیٹھے، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھی، پھر سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ سے لے کر 18 پارے سُنا دیئے۔ اُن بُزرگ نے کہا: بیٹے !اور پڑھئے۔ کہا: بس مجھے اِتنا ہی یاد ہے کیوں کہ میری ماں کو بھی اِتنا ہی یاد تھا، جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اُس

1 . . . سیرتِ غوث اعظم، ص۵۱ ملخصا

وقت وہ پڑھا کرتی تھیں، میں نے سُن کر یاد کر لیا تھا۔[1]

واہ کیا مَرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا اُونچے اُونچوں کے سَروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سَر بَھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا اَولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۱۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے جس طرح ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجدہ کے شوقِ تلاوت کا پتا چلا وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پیدائشی ولی ہیں، آپ کی کرامات کا ظہور آپ کے پیدا ہوتے ہی شروع ہو گیا تھا اور والدہ کے پیٹ میں 18 پارے یاد فرما کر دنیا میں جلوہ گر ہوئے تھے۔

اس واقعے سے ہمیں بھی درس ملتا ہے کہ ہم بھی کچھ نہ کچھ وقت نکال کر تلاوتِ قرآنِ کریم کی سعادت پائیں، اِس مقصد کے لئے مدرسۃُ المدینہ بالغات میں پڑھیں یا پڑھائیں۔ اللہ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح ہمارے غوثِ پاک کے نانا جان ولایت کے بلند منصب پر فائز تھے، جس طرح ہمارے غوثِ پاک کے والدِ محترم آسمانِ ولایت کا روشن ستارہ تھے، جس طرح ہمارے غوثِ پاک کی والدۂ ماجدہ اللہ پاک کی مقبول ولیہ تھیں، اِسی طرح ہمارے غوثِ پاک کی پھوپھی جان کو بھی اللہ کریم نے ولایت کا مرتبہ عطا فرمایا تھا، آپ ایک باکرامت ولیہ تھیں اور آپ کا مقام و

1 . . . رسالہ مُنّے کی لاش، ص ۴ ملخصا

مرتبہ اللہ پاک کی بارگاہ میں اِس قدر بلند و بالا تھا کہ لوگ بارش کے لئے دعائیں کروانے کے لئے آپ کی پاک بارگاہ میں حاضری دیا کرتے اور اللہ پاک کی رحمت کا نظارہ کرتے۔ آیئے! حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی پھوپھی جان کی ایک ایمان افروز کرامت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

غوثِ پاک کی پھوپھی جان کی کرامت

ایک دفعہ جیلان میں بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے خشک سالی ہوگئی (یعنی لوگ پانی کی بُوند بُوند کو ترس گئے)، لوگوں نے نمازِ اِسْتِسْقَاء (یعنی بارش کے لیے پڑھی جانے والی نماز) پڑھی، لیکن بارش نہ ہوئی تو لوگ آپ کی پھوپھی جان حضرت سَیِّدہ اُمِّ عائشہ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہَا کے گھر آئے اور اُن سے بارش کے لئے دعا کرنے کی درخواست (Request) کی، وہ اپنے گھر کے صحن کی طرف تشریف لائیں اور زمین پر جھاڑو دے کر دعا مانگی: اے ربِّ کریم! میں نے تو جھاڑو دے دی، اب تُو چھڑکاؤ فرما دے (یعنی بارش سے سیراب فرما دے۔) کچھ ہی دیر میں آسمان سے بارش برسنا شروع ہوگئی، لوگ اپنے گھروں کو اِس حال میں لوٹے کہ تمام کے تمام پانی سے تر تھے اور پورا جیلان خوشحال ہوگیا۔[1]

بخش دے میری ساری خطائیں کھول دے مجھ پر اپنی عطائیں
برسا دے رَحمت کی برکھا یااللہ میری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... بهجة الاسرار، ذکر نسبه وصفته، ص ۱۷۳ ملخصا

اولیائے کرام کی محبّت کی برکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اولیائے کرام کی محبّت بگڑیاں بنا دیتی ہے، اولیائے کرام کی محبّت شیطان سے بچنے کا کامیاب ترین ہتھیار ہے، اولیائے کرام کی محبّت شیطان کے واروں کو پہچاننے کا زبردست ذریعہ ہے، اولیائے کرام کی محبّت ربِّ کریم کی پہچان کا ذریعہ ہے، اولیائے کرام کی محبّت گناہوں سے نفرت سکھاتی ہے، اولیائے کرام کی محبّت دنیا و آخرت کی بھلائیاں پانے کا نسخہ ہے، اولیائے کرام کی محبّت ولایت کی منزل تک پہنچا دیتی ہے۔ اَلْغَرَض! اولیائے کرام سے محبّت کرنے والی اسلامی بہن اِن کے فیوض و برکات سے خوب مالا مال ہوتی اور رضائے الٰہی پانے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اللہ پاک کی نیک بندیوں کی صحبت اختیار کریں اور اپنی دنیا و آخرت کو بہتر بنائیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ پاک نے ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو یہ طاقت و قوت بخشی ہے کہ آپ شیطان کے خفیہ واروں کو نہ صِرف اچھی طرح پہچانتے ہیں بلکہ اللہ پاک کی عطا سے اِن کو ناکام بنانے کا اختیار بھی رکھتے ہیں۔ آیئے! سنتی ہیں کہ آپ کی صحبت سے فیضیاب ہونے کی برکت سے آپ کی زَوجہ شیطان کے وار سے کیسے محفوظ رہیں: چنانچہ

شیطان کے خُفیہ وار کو ناکام بنا دیا

حُضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شہزادے سَیِّد شیخ عَبدُ الجبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی والدۂ ماجدہ کے بارے میں فرماتے ہیں: جب بھی والدۂ محترمہ کسی اندھیرے

مکان میں تشریف لے جاتیں تو وہ جگہ چراغ کی طرح روشن(Bright) ہو جاتی۔ایک موقع پر میرے والدِ محترم سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بھی وہاں تشریف لے آئے، جیسے ہی اُن کی نظر اُس روشنی پر پڑی تو وہ روشنی غائب ہو گئی، آپ نے اِرشاد فرمایا: یہ چراغ در حقیقت شیطان تھا جو تمہاری خدمت کرتا تھا اور تمہیں گمراہ کرنے کے لیے آتا تھا، اِس لیے میں نے اُسے ختم کر دیا،اب میں تمہاری اِس روشنی کو رحمانی نور میں تبدیل کئے دیتا ہوں، چنانچہ اِس کے بعد جب بھی اَمّی جان کسی اندھیرے مکان میں تشریف لے جاتیں تو وہاں ایسی روشنی ہو جاتی جیسے چاند کی چاندنی ہوتی ہے۔(1)

المدد یا غوثِ اعظم دَسْتْ گیر بے کساں　　پھنس گئی ہے ناؤ طوفاں میں لگادیں آپ پار

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۲۲)

سُبْحٰنَ الله!سُنا آپ نے!قُطبِ ربانی، محبوبِ سُبحانی، شیخ سیِّد ابو محمد عَبدُ القادِر جیلانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کیسی شان و شوکت والے ہیں کہ آپ کے وجودِ مسعود کی بَرکت سے شیطان بھاگ گیا اور آپ کی زوجۂ محترمہ اُس مَردود کے خفیہ وار سے محفوظ ہو گئیں۔بیان کردہ حکایت سے جہاں سرکارِ بغداد، حُضورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی کرامت ظاہر ہوئی وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ شیطان بڑا مکّار و عیّار ہے،وہ طرح طرح کے جادوئی کَرتَب(Magical tricks) بھی دکھاتا ہے،اُس کے وار سے ہمیشہ خبردار رہنا چاہیے، اپنی عقل و ہوشیاری پر اعتماد کرنے کے بجائے اللہ پاک کے فضل و کرم پر نظر رکھنی چاہیے۔

---

1 ... بهجة الاسرار، ذكر فضل اصحابه و بشراهم، ص ۱۹٦ ملخصا

یادر ہے! جس کے پاس مال ہوتا ہے اُس کے پاس چور آتا ہے، جس کے پاس دولتِ ایمان ہے اُس کے پاس ایمان کا لٹیرا شیطان ضرور آتا ہے، جس کا ایمان جتنا مضبوط ہوتا ہے اس کے پاس اسی قدر نیکیوں کے خزانے کی بھی کثرت ہوتی ہے، لہٰذا وہاں شیطان بہُت زیادہ زور لگاتا ہے۔ ہمارے پیرو مرشد حُضُورِ غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زوجۂ محترمہ کے پاس ایمان واعمال کے خزانے کے انبار دیکھ کر شیطان نے ڈاکہ ڈالنے اور ان کو گمراہ کرنے کی خطرناک کوشش کی مگر ولیوں کے سردار، حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بَرَکت سے وہ مردود ناکام ونامُراد ہوگیا۔

دمِ نزع شیطاں نہ ایمان لے لے حفاظت کی فرما دعا غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۵۳)

بیعت ہونے کی ترغیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ بھی اپنے ایمان و اعمال کی حفاظت کے لئے غوثِ پاک کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جایئے، آیئے! شیطانی چالوں سے بچنے کے لئے غوثِ پاک کی غلامی کا پٹا اپنے گلے میں ڈال لیجئے، آیئے! غوثِ پاک کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جایئے اوراَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے قادِری عطاری سلسلے میں بیعت ہو کر فیضانِ غوثِ پاک سے مالا مال ہو جایئے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یادر ہے! **کسی پیرِ کامل سے** بیعت ہونے کی بہت بر کتیں اور بڑے فائدے ہیں، مثلاً اِس کی بر کت سے ایمان کی حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ ☆ **نماز روزے** کی پابندی نصیب ہوتی ہے۔ ☆ **فرض عُلوم** سیکھنے کی سوچ ملتی

ہے۔ ☆**حلال، حرام** کی پہچان نصیب ہوتی ہے۔ ☆ **جذبۂ ایمانی** نصیب ہوتا ہے۔ ☆شیطان سے حفاظت ہوتی ہے۔ ☆دل میں عبادت کا شوق اور تِلاوتِ قرآن کا ذوق ملتا ہے۔ ☆بُری صحبت سے بچنے کا ذہن بنتا ہے۔ ☆دین کی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ ☆گناہوں سے توبہ نصیب ہوتی ہے۔ ☆دینی و دنیاوی پریشانیاں دُور ہوتی ہیں۔ ☆انسان کا کردار اچھا ہو جاتا ہے۔ اَلْغَرَض! پیرِ کامل سے بیعت ہونے کی ڈھیروں ڈھیر برکتیں نصیب ہوتی ہیں۔

مِلا سِلسلہ قادری فضلِ ربّ سے میں ہوں کس قدر بَخْتْوَر غوثِ اعظم

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۵۷)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت، چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ سرکارِ ابدِ قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: **جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔** (1)

"گھر میں آنے جانے کی" سنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے **گھر میں آنے جانے کی سنّتیں و آداب** سنتی ہیں: چنانچہ

1…مشكاة، كتاب الايمان، باب الاعتصام...الخ، ١/٥٥، حديث:١٧٥

☆جب بھی گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ کریم پر بھروسا کیا، اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت۔[1] اِنْ شَآءَ اللّٰه! اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گی، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہ کریم کی مدد شاملِ حال رہے گی۔ ☆گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَ عَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتی ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئیں اور اسی کے نام سے باہر آئیں اور اپنے ربِّ کریم پر ہم نے بھروسا کیا۔[2] دعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سلام کریں پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کریں اس کے بعد سورۃُ الاِخلاص شریف پڑھیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه! روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی۔ ☆اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ ترجمہ: ''ہم پر اور اللہ کریم کے نیک بندوں پر سلام'' تو فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔[3] یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔[4] ☆جب کسی کے

1...ابوداود، کتاب الادب، باب مایقول اذا خرج...الخ ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۵

2...ابوداود، کتاب الادب، باب مایقول الرجل اذا دخل...الخ، ۴/۴۲۰، حدیث: ۵۰۹۶

3...ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۸۲

4...بہارِ شریعت، ۳/۴۵۳، حصہ: ۱۶

گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کیا میں اندر آسکتی ہوں؟ ☆اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جائیے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت آپ کو اجازت نہ دی ہو۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16(312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:18 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بے مثال ہے: جو روزِ جُمعہ مجھ پر سو بار درودِ پاک پڑھے، جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک نور ہو گا اگر وہ نور پوری مخلوق میں بھی تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کفایت کرے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 ...حلیۃ الاولیاء، ابراھیم بن ادھم، ۸/۴۹، رقم: ۱۱۳۴۹

2 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیرِ ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ رَبِیْعُ الْآخِر جاری ہے۔ اس مہینے کو قُطبِ ربّانی، غوثِ صَمدانی، قِنْدِیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے خاص نسبت حاصل ہے، اسی مناسبت سے ہم آج کے بیان میں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور اپنے دیگر بُزرگانِ دین کے چند اوصافِ حمیدہ کا ذکر سنیں گی۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ پاک کے نیک بندے خوفِ خُدا، کثرتِ عبادت، جذبۂ اصلاحِ امّت، فکرِ آخرت، حُسنِ اخلاق، زُہد و تقویٰ، عاجزی و اِنکساری، اتباعِ شریعت، عفو و در گزر، صبر و شکر، محبّتِ الٰہی، محاسبۂ نفس اور مخالفتِ شیطان سمیت کئی اوصافِ حمیدہ کے پیکر ہوتے ہیں۔ حصولِ برکت کیلئے آج ہم غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور دیگر نیک بندوں سے متعلق تین صفات کا ذکرِ خیر سنیں گی۔ سب سے پہلے **عبادت و ریاضت** سے متعلق سنیں گی، ہمارے غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ عبادت کے کیسے شیدائی تھے اس

کے کچھ واقعات سننے کے ساتھ دیگر اولیائے کرام کی عبادت و ریاضت سے متعلق بھی سنیں گی۔ ضمناً عبادتِ الٰہی کی اہمیّت اور اس کے فوائد سے متعلق کچھ مدنی پھول بھی سننے کی سعادت پائیں گی۔ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور دیگر اولیائے کرام میں پائے جانے والے ایک اور نیک وصف **"خوفِ خُدا"** سے متعلق بھی کچھ واقعات بیان کئے جائیں گے۔ ساتھ ہی خوفِ خُدا کی اہمیّت اور اس کے فوائد بھی ذکر کئے جائیں گے۔ اس کے بعد عِلْمِ دین کی اہمیّت اور بُزرگانِ دین کے بچپن ہی سے عِلْمِ دین سیکھنے کے کچھ واقعات بھی پیش کئے جائیں گے۔ اللہ کرے کہ ہمیں دِلجمعی کے ساتھ اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عبادت کا ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور کثرتِ عبادت

حضرت شیخ محمد بن اَبُوالْفَتح ہَرَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ راتیں حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں رہا۔ ان راتوں میں آپ کا یہ معمول میں نے دیکھا کہ تہائی رات تک نفل پڑھتے اور پھر ذِکرواَذکار میں مصروف ہو جاتے، پھر کچھ اوراد و وظائف پڑھتے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کبھی آپ کا جسم کمزور (Weak) ہو جاتا، کبھی صحت مند، کسی وقت میری نگاہوں سے غائب ہو جاتے، پھر تھوڑی دیر بعد آجاتے اور قرآنِ کریم پڑھتے، یہاں تک کہ رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا، سجدے بہت طویل کرتے، اپنے چہرے کو زمین پر رکھتے، تہجد ادا فرماتے اور مُراقبہ ومشاہدہ میں طلوعِ فجر تک بیٹھے رہتے، پھر نہایت عجز و نیاز اور خشوع

سے دعا مانگتے، اس وقت آپ کو ایسا نُور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہو جاتے، یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لیے درِ دولت سے باہر نکلتے۔[1]

ایک اور روایت میں خود غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنی عبادت و ریاضت کے معمولات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں پچیس (25) سالوں تک تنہا بیابانوں اور ویرانوں میں ریاضت کرتا رہا اور پندرہ (15) سال تک میں نے عشا اس طرح ادا کی کہ اس کے بعد ختمِ قرآن کرتا، اس حال میں کہ میں ایک پاؤں پہ کھڑا رہتا۔ ایک رات سیڑھی پر چڑھتے ہوئے میرے نفس نے مجھ سے کہا: تم ایک گھڑی بھی آرام نہیں کرتے؟ تو میں نے نفس کی یہ بات اپنے لیے خطرہ سمجھتے ہوئے یہ کیا کہ ایک پاؤں پر کھڑا ہو گیا اور قرآنِ پاک پڑھنا شروع کر دیا اور تب تک ایسے ہی کھڑا رہا جب تک کہ قرآنِ پاک ختم نہ ہو گیا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عبادت و ریاضت کے کیسے شیدائی تھے، عبادت سے محبّت کا عالم یہ تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے رات کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، رات کے کسی حصے میں ذکر و اذکار کرتے، کسی حصے میں نوافل ادا کرتے، کبھی لمبے لمبے سجدے کرتے تو کبھی غور و

1... بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص ۱۶۴ ملخصا

2... نزهة الخاطر الفاتر: ۵۰

فکر میں مصروف ہو جاتے، کسی وقت تلاوتِ قرآن کرتے تو کبھی عجز و انکساری کے ساتھ دُعائیں مانگنے میں مشغول ہو جاتے۔ ساری رات یہی سلسلہ رہتا۔ ☆یقیناً یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہی کی شان ہے کہ کئی کئی سالوں تک جنگلوں اور ویرانوں میں عبادت کرتے رہے، ☆یہ بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہی کی شان ہے کہ پندرہ سال تک عشا کی نماز اس طرح سے ادا کی کہ اس کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر ختمِ قرآن کرتے۔ ☆یہ بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہی کی شان ہے کہ چالیس(40) سال(Forty years) تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی، ☆اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تو فوراً وضو فرماتے اور دو رکعت نماز نفل پڑھا کرتے۔[1]

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور ہمارا کردار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! ایک طرف تو ہمارے سامنے سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مقدّس حیات ہے جبکہ دوسری طرف ہم اپنے حال پر بھی نظر کریں۔ ☆غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا معمول تھا کہ دن رات عبادت میں گزارا کرتے جبکہ ہم اپنی زندگیاں نہ جانے کن کن فُضول کاموں میں برباد کر رہی ہیں؟ ☆غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے ولیُّ اللہ ہونے کے باوجود آخری عمر تک عبادت کرنے اور نیکیاں کمانے میں مصروف رہے، جبکہ ہم میں سے کچھ ایسی اسلامی بہنیں بھی ہیں جو اپنی ساری زندگی غفلت میں گُزار کر بُڑھاپے میں بھی نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتیں، ☆غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز کے بہت پابند تھے جبکہ ہم فرض نمازوں کو سستی

---

1 ... بھجۃ الاسرار، ذکر طریقه، ص ۱۶۴ ملخصا

کی وجہ سے چھوڑ دیتی ہیں یا پھر قضا کر کے پڑتی ہیں۔ ☆غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ساری زندگی اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں کی اتباع میں گزاری جبکہ ہم نِت نئے فیشنوں، دنیا کی رنگینیوں اور بے پردگی میں مبتلا ہیں۔ اَلْغَرَض! ہمارا حال یہ ہے کہ ہم نے زندگی کو بس کھانے پینے، سونے جاگنے اور فضول کاموں میں گزارنے کا نام دے دیا ہے اور اپنے اَسلاف کے طریقے سے بہت دور ہو گئے ہیں، ہمیں چاہیے کہ آج میسّر آنے والی ان چند سانسوں کو غنیمت جانیں اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر عبادت میں زندگی گزاریں۔

عبادتِ الٰہی کی برکتیں

یاد رکھئے! **اللہ پاک کی کثرت سے عبادت کرنا** انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا شیوہ ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کا طریقہ ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** دل میں محبّتِ الٰہی کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** شیطان کے چُنگل سے نکلنے کا طریقہ ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** قُربِ الٰہی پانے کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** گناہوں کے مرض سے شفا پانے کا ذریعہ ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** ظاہر و باطن کی اصلاح کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** روح کی تازگی کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** دِلوں کے اطمینان کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** شریعت کو مطلوب ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** ہر بندۂ مومن پر حق ہے۔ اَلْغَرَض! ہماری پیدائش کا مقصد ہی **اللہ پاک کی عبادت کرنا** ہے۔ جیسا کہ پارہ 27 سورۃ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 56 میں اللہ پاک انسان کے مقصدِ حیات کو

بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ﴿۵۶﴾ (پ۲۷، الذّٰرِیٰت:۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ مُبارَکہ میں واضح بیان ہے کہ انسانوں اور جِنّوں کو اللہ پاک کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور جب ہمارے خالق و مالک اللہ کریم نے ہمیں ہماری تخلیق کا مقصد (Purpose) بتا دیا ہے تو اب ہم پر بھی لازم ہے کہ ہم اس مقصد کو پانے میں مصروف ہو جائیں اور خوب خوب اللہ پاک کی عبادت کریں۔

اگر ہم بُزرگانِ دین کی سیرت کا جائزہ لیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ ☆اللہ پاک کے تمام نیک بندے عبادت و ریاضت کے شیدائی ہوتے تھے، ☆ان کے شب و روز عبادت و بندگی میں بسر ہوتے، ☆ہر وقت یادِ الٰہی میں منہمک رہنا ان کا محبوب ترین مشغلہ ہوتا۔ آیئے! ذوقِ عبادت بڑھانے اور بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کے لیے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کی کثرتِ عبادت کے تین واقعات سنتی ہیں: چنانچہ

(1) رات بھر عبادت اور دن بھر روزہ

منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا حبیب نجار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رات بھر عبادت کرتے اور دن بھر روزہ رکھتے اور افطار کیلئے جو کھانا حاضر کیا جاتا وہ بھی دوسروں میں تقسیم فرما دیتے اور خود ساری رات بھوکے ہی قیام میں گزار دیتے۔ جب صبح قریب ہونے لگتی تو

عاجزی وانکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں عرض (دعا) کرتے: میں غفلت کے سمندروں میں ڈُوبا رہا اور گناہ کے میدانوں میں چلتا رہا۔ یاالٰہی! یہ تیرا ذلیل، گنہگار اور بیمار بندہ تیرے بابِ کرم پر حاضر ہے اور تجھ سے پناہ کا طلب گار ہے۔ (1)

عبادت میں گُزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یاخُدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہوسکتا ہے حضور غوثِ پاک اور حضرت حبیب نجار کی عبادات کا واقعہ سن کر کسی اسلامی بہن کے دل میں یہ وسوسہ آئے کہ یہ تو مرد تھے، مرد اتنی دیر کھڑے ہو کر عبادت کرسکتے ہیں، ہم عورتیں کمزور ہیں ہم اتنی دیر کھڑی نہیں ہوسکتیں، ہم سارا دن گھر کا کام کاج کرکے رات کو اتنی عبادت کیسے کریں؟ تو آیئے! اس وسوسہ کو بھی دور کرلیجئے اور دیکھئے پہلے کی عورتیں بھی کیسے کثرت سے عبادت کرتی تھیں، چنانچہ

(2) بغیر چراغ کے گھر روشن رہتا!

اپنے زمانہ کی مشہور ولیّہ حضرت حفصہ بنتِ سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا جو کہ خوابوں کا علم رکھنے والے بہت بڑے عالم اور امام حضرت محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی بہن ہیں، یہ شہرِ بصرہ کی انتہائی عبادت گزار خاتون تھیں، آپ ساری رات نماز پڑھتے ہوئے گزار دیتیں اور نماز میں آدھا قرآنِ پاک تلاوت فرماتیں۔ بسا اوقات اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر اتنی دیر نماز میں کھڑی رہتیں کہ آپ کا چَراغ (Lamp) بجھ جاتا، لیکن

1 ... الروض الفائق، باب فی النزیہ و ذکر الصالحین، ص ۲۴۶ ملخصا

آپ کیلئے صُبح تک (چراغ کی روشنی کے بغیر) گھر روشن رہتا۔[1]

(3) اے نفس تُو کتنا سوئے گا؟

مشہور ولیّہ حضرتِ رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی وفات تک یہ عادت رہی کہ ساری رات نماز پڑھتی رہتیں اور جب فجر کا وقت قریب ہوتا تو تھوڑی دیر کے لئے سو جاتیں، پھر بیدار ہو کر کہتیں: اے نفس! تم کتنا سوؤ گے اور کتنا جاگو گے، عنقریب تم ایسی نیند سو جاؤ گے کہ اس کے بعد قیامت کی صبح کو ہی بیدار ہو گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خُدا کی اہمیّت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اللہ کے نیک بندے اور نیک بندیاں کتنی عبادت کرتے، مناجات کرتے اور ساری ساری رات اللہ پاک کا ذکر کرتے، قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے، اَلْغَرَض! زندگی بھر عبادت وریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ لوگ اللہ پاک سے بہت ڈرتے تھے اور خوفِ خُدا کے پیکر ہوتے تھے۔ یقیناً "خوفِ خُدا" ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ ہماری اُخْرَوِی نَجات کے لئے خوفِ خُدا بڑی اَہمیّت کا حامل ہے، کیونکہ عبادات کی بَجا آوری اور ممنوع چیزوں سے باز رہنے کا عظیم ذَرِیعہ خوفِ خُدا ہی ہے۔ نبیِّ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی

1...تفسیر روح البیان، الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴، ۶/۲۴۲

2...تفسیر روح البیان، الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴، ۶/۲۴۲

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "رَأْسُ الْحِکْمَةِ مَخَافَةُ اللهِ "یعنی حکمت کا سَر چشمہ اللہ پاک کا خوف ہے۔[1] جبکہ اللہ پاک خود پارہ 4 سورۂ آلِ عمران آیت نمبر 175 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۵﴾ تَرجَمۂ کنز الایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔ (پ ۴، اٰلِ عمرٰن: ۱۷۵)

معلوم ہوا کہ **خوفِ خُدا** بندۂ مومن کے ایمان کی نشانی ہے۔ آیئے! سرکارِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے خوفِ خُدا کا ایک ایمان افروز واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا خوفِ خُدا

حضرت سَیِّدُنا شیخ سَعدِی شِیرازِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مَسجدُ الْحرام میں کچھ لوگ کعبۃُ اللہ شریف کے قریب عبادت میں مصروف تھے۔ اچانک اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ دیوارِ کعبہ سے لپٹ کر زار و قطار رو رہا ہے اور اس کے لبوں پر یہ دُعا جاری ہے: اے اللہ پاک! اگر میرے اعمال تیری بارگاہ کے لائق نہیں ہیں تو بروزِ قیامت مجھے اندھا (Blind) اُٹھانا۔ لوگوں کو یہ عجیب و غریب دُعا سُن کر بڑا تَعَجُّب ہوا، چُنانچہ اُنہوں نے دُعا مانگنے والے سے پوچھا، اے شیخ! ہم تو قیامت میں عافیت کے طلب گار ہیں اور آپ اندھا اُٹھائے جانے کی دُعا فرمارہے ہیں، اس میں کیا راز ہے؟ اس شخص نے روتے ہوئے جواب دیا: میرا مطلب یہ ہے کہ اگر میرے اعمال اللہ پاک کی بارگاہ کے لائق نہیں تو میں قیامت میں اس لئے اندھا اٹھایا جانا پسند کرتا ہوں

1...شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۷۱، حدیث: ۷۴۴

کہ مجھے لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ وہ سب لوگ اس عارفانہ جواب کو سُن کر بے حد متأثر ہوئے، لیکن اپنے مُخاطب کو پہچانتے نہ تھے، اس لئے پوچھا: اے شیخ! آپ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا: میں عَبدُ القادر جیلانی ہوں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا جذبۂ خوفِ خُدا مرحبا! اے کاش کہ ہم بھی خوفِ خُدا رکھنے والی بن جائیں۔ یقیناً **خوفِ خُدا** بہت بڑی نعمت ہے، جسے یہ نعمت نصیب ہو جائے اس کی دنیا بھی اچھی ہوتی ہے اور اس کی آخرت بھی سنور جاتی ہے۔ کیونکہ جب انسان میں خوفِ خُدا پیدا ہوتا ہے تو اس کا گناہوں سے بچنا اور نیکیاں کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ **خوفِ خُدا** نیکیوں کی رغبت پیدا کرنے کا بہترین نسخہ ہے، **خوفِ خُدا** گناہوں سے بچانے کا آلہ ہے۔ **خوفِ خُدا** ایمان کی مضبوطی کی علامت (Sign) ہے، **خوفِ خُدا** اللہ پاک کی معرفت و قربت کا ذریعہ ہے۔ **خوفِ خُدا** شریعت کا پاسدار بنانے والا ہے۔ **خوفِ خُدا** انسان کے ظاہر کو سنوارنے والا ہے، **خوفِ خُدا** انسان کے باطن کا نگہبان ہے، **خوفِ خُدا** حقوقُ العِباد کی ادائیگی کا محافظ ہے، **خوفِ خُدا** حقوقِ الٰہی کی ادائیگی کا بھی ضامن ہے، **خوفِ خُدا** سے دنیا اچھی ہوتی ہے، **خوفِ خُدا** سے قبر میں بھی اجالے پھیلتے ہیں اور **خوفِ خُدا** محشر کی پریشانیوں سے بھی بچانے والا ہے۔ اَلْغَرَض! یہ ایک ایسی صفت ہے جو بندے میں کئی نیک خوبیوں اور اچھی عادتوں کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔

1... خوفِ خدا، ص۱۱۹

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خوفِ خُدا کہتے کسے ہیں؟ آیئے! یہ بھی سماعت کرلیجئے: چنانچہ

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایۂ ناز کتاب **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ 26 پر فرماتے ہیں: "**خوفِ خُدا**" سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گرِفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غضب اور اس کے نتیجے میں ایمان کی بربادی وغیرہ سے خوف زدہ رہنے کا نام **"خوفِ خُدا"** ہے۔

یہ نیک صفت بھی اولیائے کرام کی زندگیوں کا لازمی (Compulsory) جز ہوتی ہے۔ خود سرکارِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہ باوجود بہت بڑے عابد و زاہد ہونے کے خوفِ خُدا میں اپنی مثال آپ تھے۔ اس کے ساتھ ہمارے دیگر اسلاف بھی خوفِ خُدا سے معمور ہوتے تھے۔ جیسا کہ

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا خوفِ خُدا

اَمیرُ الموٴمنین، حَضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ خوفِ خُدا کے سبب اکثر گریہ وزاری فرماتے، نماز میں خوفِ خُدا سے مُتَعَلِّق آیات سُن کر آپ کی حالت غیر ہو جاتی تھی۔ آپ کے شہزادے صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے اَمیرُ الموٴمنین، حَضرتِ سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پیچھے نماز ادا کی تو میں نے 3 صفوں کے پیچھے سے آپ کے رونے کی آواز

سُنی۔[1] ایک بار آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے زمین سے ایک مٹی کا ڈھیلا اٹھایا اور فرمایا: اے کاش! میں مٹی کا ڈھیلا ہوتا، اے کاش! میری ماں نے مجھے نہ جَنا ہوتا، اے کاش! میں کچھ بھی نہ ہوتا، اے کاش! میں کوئی بُھولی بِسری شے ہوتا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اپنے ایمان کی فکر کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ خوفِ خُدا کے سبب اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے بطورِ عاجزی مٹّی کا ڈَھیلا بننے کی خواہش کر رہے ہیں، کیونکہ مٹّی کو بُرے خاتمے کا خوف نہیں ہوتا، اُسے نَزع کی سختیوں، قبر کی وَحشتوں اور جہنّم کی سزاؤں سے واسِطہ نہیں پڑے گا۔ غور کیجئے کہ جب حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قطعی جنّتی ہونے کے باوجود اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں، تو ہمیں اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر کا کس قدر خوف ہونا چاہیے اور ہمیں اپنے ایمان کی سلامتی کی کتنی زیادہ فکر کرنی چاہیے۔ افسوس کہ آج اسلامی بہنوں کی بھی ایک تعداد ہے جو دُنیا کی مستیوں میں ایسی غرق ہوئی ہے کہ ایمان کی سلامتی کی فکر کو بظاہر فراموش کرتی نظر آرہی ہے، ایسیوں کے لیے مقامِ عبرت ہے کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: جس کو (زندگی میں) سلبِ ایمان (ایمان چِھن جانے) کا خوف نہ ہو، نزع کے وقت اس کا ایمان سلب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔

1... حلیۃ الاولیا، عمر بن الخطاب، ۱/۸۸، رقم: ۱۳۴

2... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام عمر بن خطاب، ۸/۱۴۹، حدیث: ۳۵۶۲۱

اسی وجہ سے تو اللہ پاک نے ہمیں اپنے خوف سے ڈرتے رہنے اور آخری دم تک اسلام پر ثابت قدم رہنے کی تاکید فرماتے ہوئے پارہ 4 سُوْرَۂ آلِ عِمْرٰن کی آیت نمبر 102 میں ارشاد فرمایا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾
(پ۴، آل عمران، آیۃ: ۱۰۲)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہر گز نہ مرنا مگر مسلمان۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ مبارکہ سے خوفِ خُدا کی اہمیّت معلوم ہوتی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ **ہمارے بُزرگانِ دین** اللہ پاک کے خوف سے رونے والے تھے، **ہمارے بُزرگانِ دین** نیک اعمال کی کثرت کے باوجود ان پر تکیہ نہیں کرتے تھے، **ہمارے بُزرگانِ دین** فکرِ آخرت کے لئے بے چین رہنے والے تھے، **ہمارے بُزرگانِ دین** قبر و حشر کے خوف سے لرزنے والے تھے، **ہمارے بُزرگانِ دین** اللہ پاک سے اسی طرح ڈرنے والے تھے جیسا اللہ پاک سے ڈرنے کا حق ہے، **ہمارے بُزرگانِ دین** اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ہمیشہ خوف زدہ رہنے والے تھے اور **ہمارے بُزرگانِ دین** اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھن رکھنے والے تھے، بِلاشبہ یہ لوگ ایمان کے حقیقی معنیٰ میں قدردان تھے، انہیں اپنے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم" **اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔**[1] پر پورا پورا یقین تھا جبھی ان کے شب و روز صرف اسی فکر میں بسر ہوتے کہ کہیں ہمارا ایمان ہم سے چھین نہ

1 . . . بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، ۴/۲۷۴، حدیث: ۶۶۰۷

لیاجائے۔ ہمیں بھی اس سے عبرت پکڑنی چاہیے اور ہمیں چاہیے کہ فانی دُنیاکے دھوکے میں مُبتلا رہنے اور اپنا قیمتی وقت فُضولیات، ناجائز و حرام کاموں میں برباد کرنے کے بجائے ایمان کی حفاظت کیلئے کوشاں رہیں، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے توبہ واِسْتِغْفار کریں اور اپنے ظاہر و باطن کو گُناہوں سے پاک رکھیں، ہر عمل اللہ پاک کی رضا کیلئے کریں اور ہر وقت اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتی رہیں۔ اللہ پاک ہمیں ہمیشہ خوفِ خدا سے بے قرار رہنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تیرے ڈر سے سدا تھر تھراؤں خوف سے تیرے آنسو بہاؤں
کَیف ایسا دے، ایسی ادا کی میرے مولیٰ تُو خَیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور تحصیلِ عِلمِ دِین

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور دیگر بُزرگانِ دین کے پاکیزہ اوصاف سے متعلّق سن رہی تھیں۔ ان اوصاف میں سے ایک وصف حصولِ علم بھی ہے۔ یقیناً آج عِلْمِ دِین کے حُصول کے لیے جو سہولیات (Facilites) ہیں وہ پہلے کبھی نہ تھیں، پہلے تَحصیلِ علم کے لیے قدم قدم پر مشکلات پیش آتی تھیں، پھر بھی ہمارے اسلاف بچپن ہی سے عِلمِ دین کی طرف مائل ہو جاتے تھے یوں آخر دم تک ان کا تعلیم و تَعَلُّم (یعنی علم حاصل کرنے اور دوسروں تک علم پہنچانے) کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بھی بچپن ہی سے عِلمِ دین سیکھنے میں مشغول ہو گئے تھے: چنانچہ

منقول ہے کہ ابھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کم سن تھے کہ اپنی والِدۂ مُحترَمہ کی اجازت سے عِلْمِ دِین کے حصول کے لیے بغداد پہنچے تھے۔[1] دورِ طالب علمی کے کچھ واقعات بیان کرتے ہوئے سرکارِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہ خود فرماتے ہیں: میں اپنے طالِبِ عِلْمی کے زمانے میں اَساتِذہ سے سبق لے کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا، پھر دن ہو یا رات، آندھی ہو یا مُوسلادھار بارش، گرمی ہو یا سردی اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا تھا، اُس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عمامہ باندھتا اور معمولی تَرکاریاں کھا کر پیٹ کی آگ بجھایا کرتا، کبھی کبھی یہ تَرکاریاں بھی ہاتھ نہ آتیں، کیونکہ بُھوک کے مارے ہوئے دوسرے فُقَرا بھی اِدھر کا رُخ کر لیا کرتے تھے، ایسے مَواقِع پر مجھے شَرم آتی تھی کہ میں دَرْویشوں کی حق تلفی کروں، مجبوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مُطالَعہ (Studey) جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا۔[2]

عِلْمِ دِین کی برکتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعہ سے ہمیں بھی درس حاصل کرنا چاہیے اور اپنی اولاد کو بچپن سے ہی عِلْمِ دِین سیکھنے پر لگا دینا چاہیے۔ عِلْمِ دِین کے فضائل کی تو کیا ہی بات ہے! مکتبۃُ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 ص 618 پر لکھا ہے: ☆علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ☆ساری دنیا جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے ☆اس کا حاصل کرنا بلندی کی علامت

1...بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص۱۶۷ ملخصا

2...قلائد الجواهر، ص۱۰ ملخصا

ہے۔ ☆یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے۔ ☆یہی وہ چیز ہے جس سے دنیا و آخرت سدھرتی ہے۔ ☆(اور علم سے) وہ علم مراد ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو۔ ☆یہی وہ علم ہے جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں۔ ☆یہی وہ علم ہے جو ذریعۂ نجات ہے۔ ☆یہی وہ علم ہے جس کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں۔ ☆اور یہی وہ علم ہے جس کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی **عِلْمِ دِین** ہی ایک لازوال دولت ہے، **عِلْمِ دین** انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی میراث ہے، **عِلْمِ دین** قربتِ الٰہی کا راستہ ہے، **عِلْمِ دین** ہدایت کا سرچشمہ ہے، **عِلْمِ دین** گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے، **عِلْمِ دین** خوفِ خُدا کو بیدار کرنے کا نسخہ ہے، **عِلْمِ دین** دنیا و آخرت کی عزت پانے کا سبب ہے، **عِلْمِ دین** مُردہ دلوں کی حیات (Life) ہے، **عِلْمِ دین** ایمان کی سلامتی کا محافظ ہے، **عِلْمِ دین** خَلقِ خُدا کی محبّت پانے کا سبب ہے۔ اَلْغَرَض! **عِلْمِ دین** بے شمار خوبیوں کا جامع ہے، **عِلْمِ دین** میں دین بھی ہے، **عِلْمِ دین** میں دنیا بھی ہے، **عِلْمِ دین** میں سکون بھی ہے، **عِلْمِ دین** میں اطمینان بھی ہے، **عِلْمِ دین** میں لذت بھی ہے، **عِلْمِ دین** میں آرام بھی ہے، لٰہٰذا عقل مند وہی ہے جو عِلْمِ دین میں مشغول ہو کر دنیا کے ساتھ نجاتِ آخرت کی بہتری کا بھی سامان کر جائے۔

افسوس! ہمارے معاشرے کی اکثریت نہ تو خود عِلْمِ دِین سیکھنے کی طرف متوجّہ ہوتی ہے اور نہ ہی اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین سکھاتی ہے۔ اپنے ہونہار بچوں کو دنیاوی علوم و

1...بہار شریعت، ۳/۶۱۸، حصہ ۱۶ بتغیر

فنون تو خوب سکھائے جاتے ہیں مگر سنتیں سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ یہ خواہش تو کی جاتی ہے کہ میرا بیٹا ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر اور کمپیوٹر پروگرامر بنے مگر اپنی اولاد کو عالمِ دین، مفتیِ اسلام اور شیخ الحدیث بنانے کی سوچ ختم ہوتی جا رہی ہے۔ حالانکہ

اسلاف کا شوقِ علم دین

عِلْمِ دِین ایک ایسی انمول دولت ہے کہ بڑے بڑے بادشاہ خود بھی اس دولت کو پانے کی کوشش کرتے اور اپنی اولاد کو بھی عِلْمِ دِین کی تعلیم دلواتے، آیئے! اس پر کچھ واقعات سنتی ہیں: چنانچہ

ایک بار بادشاہِ وقت خلیفہ ہارون رشید نے (اپنے بیٹے) مامون رشید کی تعلیم کے لئے حضرتِ امام کسائی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) سے عرض کِیا تو آپ نے فرمایا: میں یہاں پڑھانے نہ آؤں گا، شہزادہ میرے ہی مکان پر آجایا کرے۔ ہارون رشید نے عرض کی: وہ وہیں حاضر ہو جایا کرے گا مگر اس کا سبق پہلے ہو۔ فرمایا: یہ بھی نہ ہو گا بلکہ جو پہلے آئے گا اس کا سبق پہلے ہو گا۔ غرض مامون رشید نے پڑھنا شروع کیا، اتفاقاً ایک روز ہارون رشید کا گزر ہوا، دیکھا کہ امام کسائی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور مامون رشید پانی ڈالتا ہے۔ بادشاہ غضب ناک ہو کر اترا اور مامون رشید کو کوڑا مار کر کہا: او بے ادب! خُدا نے دو ہاتھ کس لئے دیئے ہیں؟ ایک ہاتھ سے پانی ڈال اور دوسرے ہاتھ سے اِن کا پاؤں دھو۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعہ سے جہاں استاذ کے بے حد

1... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۴

ادب و تعظیم کرنے کا درس ملا ساتھ یہ بھی مَعلُوم ہوا خلیفہ ہارون رشید کی اپنے اولاد کو عِلْمِ دِین سکھانے کی دلی خواہش تھی جبھی اس نے حضرتِ امام کسائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اپنے بیٹے کو پڑھانے کی اِلتجا (Request) کی اور اس سلسلے میں امام کسائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تمام شرطیں بھی قبول کیں۔

اسی طرح اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عَبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا نہایت عمدہ انتظام کیا، جَلیلُ القدر مُحدّث حضرتِ سَیِّدُنا صالح بن کیسان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جو خود ان کے بھی استاذ تھے انہیں اپنی اولاد کا اَتالیق (نگران استاذ) مقرّر فرمایا۔[1]

اس طرح ہمارے اسلاف بھی بچپن ہی سے عِلْمِ دین کی تحصیل میں مصروف ہو جایا کرتے تھے۔ منقول ہے کہ حُجّۃُ الاِسلام حَضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود اگرچہ پڑھے لکھے نہ تھے لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو عِلْمِ دین کی اہمیّت کا بہت احساس تھا، جبھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دلی خواہش تھی کہ اُن کے دونوں صاحبزادگان محمد غزالی اور احمد غزالی رَحِمَہُمَا اللہ زیورِ عِلْمِ شریعت و طریقت سے آراستہ ہوں۔ اسی مقصد کے لیے انہوں نے اپنے صاحبزادگان کے لیے کچھ اثاثہ بھی بچایا جو ان کے اِنتقال پر ان دونوں سعادت مند بیٹوں کے حصولِ علم اور سفرِ تکمیلِ علم میں بہت کام آیا۔[2]

اسی طرح سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت امام احمد رضا خان قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

1... عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات، ص ٥٥

2... مقدمۂ احیاء العلوم مترجم از علامہ صدیق ہزاروی، ص ١٨ ملخصا

بھی بچپن ہی سے عِلْمِ دِین کی طرف متوجّہ ہوئے، یہاں تک کہ ساڑھے چار سال کی ننھی سی عمر میں قرآنِ مجید ناظرہ مکمَّل پڑھنے کی نعمت سے باریاب ہو گئے اور صِرف تیرہ (13) سال دس ماہ چار دن کی عمر میں تمام مُرَوَّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رئیسُ الْمُتَکَلِّمِیْن مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کی۔[1]

مدنی انعامات کو اپنا لیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً آج کے بیان کو سننے کے بعد ہمارے اندر کثرت سے عبادت کرنے، اپنے دل میں خوفِ خُدا پیدا کرنے اور عِلْمِ دین حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا گا، تو آیئے! میں آپ کو اس جذبہ کو پروان چڑھانے کا نسخہ بتاتی ہوں۔

اس جذبہ کو پروان چڑھانے کا نسخہ ہے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جانا، ہر بدھ کو اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنا اور مدنی انعامات کے رسالے پر عمل کرنا۔ جی ہاں مَدَنی اِنعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں دیئے گئے سُوالات کے جوابات میں خود ہی "ہاں" یا "نا" کے ذریعے اپنے اَعْمال کے اچھے بُرے ہونے کا جائزہ لیتے ہوئے ہم اپنی غَلَطیوں کو سُدھار سکتی ہیں اور اپنے دل میں عبادت کا شوق اور خوفِ خُدا پیدا کر سکتی ہیں، کیونکہ یہ مَدَنی اِنعامات ہمیں روزانہ اپنی ہی قائم کردہ خود اِحتِسابی کی عدالت میں حاضر کر کے اپنے ہی ضمیر سے فیصلہ کرواتے اور ہمیں اپنی اِصلاح و نَجات کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ در حقیقت یہ مَدَنی اِنعامات جنّت میں لے جانے والے اعمال کرنے اور جہنّم میں لے جانے والے اَعْمال

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۷۱ ملخصا

سے بچنے کی ترغیب کا مجموعہ ہیں۔ لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ آپ بھی آج ہی سے مدنی انعامات کا رسالہ بستے سے حاصل کر لیجئے اور اس پر عمل شروع کر دیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ! آپ کو بھی گناہوں سے بچنے کے ساتھ نیکیاں کرنے اور سنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ نصیب ہوگا۔ اللہ پاک ہمیں مدنی انعامات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیعت ہونے کے نکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے بیعت ہونے کے نکات بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ چنانچہ

☆ دنیا میں کسی نیک کو اپنا اِمام بنالینا چاہیے شَرِیْعَت میں تَقْلید کرکے اور طریقت میں بیعت کرکے تاکہ حشر اچھوں کے ساتھ ہو۔[1] ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی مرشِدِ کامل سے مرید ہونا بھی ہے۔[2] ☆ شیخ جامع شرائط سے بیعت ہونا سنّتِ مُتوارِثہ مسلمین ہے اور اس میں بے شمار مَنافِع وبَرَکتِ دِین و دنیا و آخرت ہیں۔[3] ☆ پیر اُمورِ آخِرت کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی رہنمائی اور باطنی توجّہ کی بَرَکت سے مرید اللہ پاک و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضگی والے کاموں سے بچتے ہوئے رِضائے رَبُّ الانام کے مطابق اپنے شب و روز گزار سکیں۔[4] ☆ جو کسی شیخ جامعِ شَرائط سے

1 . . . آداب مرشد کامل، ص۱۳

2 . . . آداب مرشد کامل، ص۱۲

3 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۶/۵۷۵

4 . . . آداب مرشد کامل، ص۱۳

بیعت ہو تو دوسرے سے بیعت نہ ہو۔[1] ☆حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مرید بننے میں ایمان کے تحفظ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، جہنّم سے آزادی اور جنّت میں داخلے جیسے عظیم منافع موجود ہیں۔[2] ☆مرید بننے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔[3] ☆ایک مرید کے دو شیخ نہیں ہوسکتے۔☆جو مرید دو پیروں کے درمیان مشترک ہو وہ کامیاب نہیں ہوتا۔[4] ☆جو پیر سنی صحیح العقیدہ عالم غیرِ فاسق ہو اور اس کا سلسلہ آخر تک متصل ہو اس سے بیعت کیلئے والدین خواہ شوہر کسی کی اجازت کی حاجت نہیں۔[5] ☆پیر کے افعال واقوال پر اعتراض سخت حرام اور موجبِ محرومیِ برکاتِ دارَین ہے۔[6] ☆مرید کو ملنے والا فیض بظاہر کسی بھی بُزرگ یا صاحبِ مزار سے ملے مگر اسے اپنے مرشِدِ کامل کا فیض ہی تصور کرنا چاہیے۔[7] ☆مرید کو ہر وقت محتاط اور بااَدَب رہنا چاہئے کہ ذراسی غفلت اور بے احتیاطی دِین و دنیا کے کسی ایسے بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے جس کی شاید تلافی بھی نہ ہوسکے۔[8] حضرتِ ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی مرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا، تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔[9]

---

1. . . فتاوی رضویہ، ۲۶/ ۵۷۹
2. . . فیضِ مدینہ، ص۱۶۱
3. . . آداب مرشد کامل، ص ۲۲
4. . . فتاوی رضویہ، ۲۶ / ۵۸۰
5. . . فتاوی رضویہ، ۲۶/ ۵۸۴
6. . . فتاوی رضویہ، ۲۶/ ۵۸۸
7. . . آداب مرشد کامل، ص۹۸
8. . . آداب مرشد کامل، ص۷۰
9. . . الرسالۃ القشیریۃ، باب الآدب، ص ۳۱۹

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:19 ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا بِهَا مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهَا حَتّٰى يُبَلِّغَنِيْهَا یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس (10) رحمتیں اُتارتا ہے اور ایک فرشتہ اس دُرُودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مُقرّر رہے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1... معجم کبیر، ۱۳۴/۸، حدیث: ۷۶۱۱

2... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰـہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰـهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے بیان میں ہم مختلف اَوراد و وظائف کی برکتوں سے متعلق سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ ابھی ہم نے درودِ پاک کی فضیلت پر مشتمل جو حدیثِ پاک سنی اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دُرُودِ پاک ایک ایسا بہترین وظیفہ ہے کہ ہمارا درود و سلام ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔ لٰہذا خصوصاً دُکھیاری، غم کی ماری، مصیبتوں اور امراض میں مبتلا اسلامی بہنیں اسی طرح مکے شریف اور مدینے پاک کی حاضری کی تڑپ رکھنے والی اسلامی بہنوں کو چاہیے کہ وہ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وَقْت پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر زیادہ سے زیادہ دُرُود شریف پڑھنے کی عادت بنائیں بلکہ اسے اپنا وظیفہ بنا لیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دُرودِ پاک کی فضیلتوں پر مُشْتَمِل بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ عُلَمائے کرام اور عالمات بھی اس کی فضیلتیں، فائدے اور اس کی برکتوں کو بیان فرماتے ہی رہتے ہیں۔ آیئے! مزید سنتی ہیں کہ دُرُودِ پاک کی کثرت کرنے کی کیسی کیسی برکتیں ملتی ہیں: چنانچہ

"تفسیرِ صراطُ الْجِنان" جلد8 صفحہ نمبر 81 پر لکھا ہے: **(1)** جو خوش نصیب مسلمان رسولُ الله صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرود بھیجتا ہے، اس پر الله پاک، فرشتے اور رسولُ الله صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود دُرود بھیجتے ہیں۔ **(2)** دُرود شریف خطاؤں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ **(3)** درود شریف سے اعمال پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔ **(4)** دُرود شریف سے درجات بلند ہوتے ہیں۔ **(5)** گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ **(6)** دُرود بھیجنے والے مسلمان کے لئے دُرود خود اِستغفار کرتا ہے۔ **(7)** اس کے نامۂ اعمال میں اجر (ثواب) کا ایک قیراط لکھا جاتا ہے جو اُحد پہاڑ کی مثل ہوتا ہے۔ **(8)** دُرود پڑھنے والے مسلمان کو اجر (ثواب) کا پورا پورا پیمانہ ملے گا۔ **(9)** دُرود شریف اس مسلمان کے لئے دنیاو آخرت کے تمام اُمور (کاموں) کیلئے کافی ہو جائے گا جو اپنے وظائف کا تمام وقت دُرودِ پاک پڑھنے میں بسر کرتا ہو۔ **(10)** مَصائب (مصیبتوں) سے نجات مل جاتی ہے۔ **(11)** دُرودِ پاک کی حُضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ گواہی دیں گے۔ **(12)** دُرودِ پاک پڑھنے سے شفاعت واجب ہوجاتی ہے۔ **(13)** دُرود شریف سے الله پاک کی رضا اور اس کی رحمت حاصل ہوتی ہے۔ **(14)** الله پاک کی ناراضی سے امن ملتا ہے۔ **(15)** عرش کے سایہ کے نیچے جگہ ملے گی۔ **(16)** میزان میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔ **(17)** حوضِ کوثر پر حاضری کا موقع مُیسَّر آئے گا۔ **(18)** قیامت کی پیاس سے حفاظت ہو گی۔ **(19)** جہنّم کی آگ سے چھٹکارا ملے گا۔ **(20)** پُل صراط پر چلنا آسان ہو گا۔ **(21)** مرنے سے پہلے جنّت کی منزل دکھادی جائے گی۔ **(22)** دُرود شریف تنگدست کے حق میں صدقہ کے قائم مقام ہو گا۔ **(23)** یہ سراپا پاکیزگی و طہارت ہے۔ **(24)** دُرود کے وِرد سے مال میں برکت ہوتی ہے۔ **(25)** اس

کی وجہ سے سو (100) بلکہ اس سے بھی زیادہ حاجات پوری ہوتی ہیں۔ **(26)** یہ ایک عبادت ہے۔ **(27)** درود شریف اللہ پاک کے نزدیک پسندیدہ اعمال میں سے ہے۔ **(28)** دُرود شریف مجالس (محافل) کی زِینت ہے۔ **(29)** دُرود شریف سے غُربت و فقر دور ہوتا ہے۔ **(30)** زندگی کی تنگی دُور ہو جاتی ہے۔ **(31)** اس کے ذریعے خیر کے مقام تلاش کئے جاتے ہیں۔ **(32)** دُرود شریف سے دُرود پڑھنے والی خود، اس کے بیٹے پوتے نفع (فائدہ) پائیں گے۔ وہ بھی نفع (فائدہ) حاصل کرے گا جس کو دُرودِ پاک کا ثواب پہنچایا گیا۔ **(33)** اللہ پاک اور اس کے رسولِ کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قرب نصیب ہو گا۔ **(34)** دُرودِ پاک ایک نور ہے۔ **(35)** نفاق (مُنافَقَت) اور زنگ سے دل پاک ہو جاتا ہے۔ **(36)** خواب میں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوتی ہے۔ **(37)** دُرود شریف پڑھنے والی لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتی ہے۔ دُرود شریف تمام اَعمال سے زیادہ بَرکت والا اور افضل عمل ہے۔ **(38)** دُرود شریف دین و دُنیا میں زیادہ نفع بخش (یعنی فائدہ دینے والا) ہے اور اس کے علاوہ اس وظیفہ میں اس سمجھدار اسلامی بہن کے لئے بہت وسیع (زیادہ) ثواب ہے، جو اعمال کے ذَخائر کو اکٹھا کرنے پر حریص ہے اور عظیم فضائل، بہترین مناقب اور کثیر فوائد پر مشتمل عمل کے لئے جو کوشاں ہے۔ اللہ کریم ہمیں بکثرت دُرودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب سب سے پہلے قرآنِ کریم

1... تفسیرِ صراط الجنان، ۸/ ۸۱ بتغیر

سے اَوراد و وظائف کا ثُبوت سنتی ہیں: چنانچہ

اللہ کریم پارہ 17 سورۂ انبیاء آیت نمبر 87 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ (پ۱۷، انبیا:۸۷)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو اس نے اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر عیب سے پاک ہے، بیشک مجھ سے بے جا ہوا۔

حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: حضرت یُونس عَلَیْہِ السَّلَام نے مچھلی کے پیٹ میں جب دعا مانگی تو یہ کلمات کہے " لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ " جو مسلمان ان کلمات کے ساتھ کسی مقصد کے لئے دعا مانگے تو اللہ پاک اسے قبول فرماتا ہے۔[1]

حضرت سَعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں خبر نہ دوں کہ جب تم میں سے کسی شخص پر کوئی مصیبت یا دنیا کی بلاؤں میں سے کوئی بلا نازل ہو اور وہ اس کے ذریعے دعا کرے تو اس کی مصیبت و بلا دور ہو جائے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کی گئی: کیوں نہیں! ارشاد فرمایا: (وہ چیز) حضرت یُونس کی دعا " لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ " ہے۔[2]

وظیفے کی بَرَکت سے بیڑیاں ٹُوٹ گئیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! وظیفوں کی مزید برکات سنتی ہیں:

1... ترمذی، کتاب الدعوات، ۸۱-باب، ۵/۳۰۲، حدیث: ۳۵۱۶

2... مستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر... الخ، باب من دعا بدعوة ذی النون... الخ، ۲/۱۸۳، حدیث: ۱۹۰۷

چنانچہ حضرت سیدنا محمد بن اسحاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے، حضرت مالِک اَشْجَعِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خِدمتِ اَقْدَس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میرا بیٹا عَوف (دشمنوں کی) قید میں ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم اپنے بیٹے کی طرف یہ پیغام بھجوا دو کہ اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے کثرت سے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔

حضرت سیدنا عَوف بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دشمنوں نے زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا، مگر اس وظیفے کی بَرَکت سے ان کی زنجیریں ٹُوٹ گئیں، وہ دشمنوں کی قید سے نکل کر ان کی ایک اُونٹنی پر سُوار ہو کر چل پڑے۔ راستے میں ایک چراگاہ میں دشمنوں کے جانور چَر رہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے انہیں پکارا تو وہ سب کے سب دوڑتے بھاگتے ہوئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ جب آپ گھر پہنچے تو دروازے (Door) پر آکر اپنے والدین کو پکارا تو ان کے والدین خوشی سے جھُوم اُٹھے اور حیرت بھی کر رہے تھے کہ عوف تو قید میں تھے پھر یہاں کیسے آگئے؟ بہر حال جب ان کے والدین اور ان کا خادم دروازے کی طرف گئے تو دیکھا کہ حضرت سیّدنا عوف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ بہُت سارے اُونٹ موجود ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے والدین کو اپنے اور اُونٹوں کے بارے میں بتایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے والدِ محترم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے فرمایا: ٹھہرو! میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ان اُونٹوں کے بارے میں پوچھ لوں (کہ یہ اونٹ ہمارے لئے حلال ہیں یا نہیں؟) چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے والدِ محترم نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر پورا

واقعہ عرض کر دیا، تو مدینے کے سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: ان اُونٹوں کا تم جو چاہو کرو(یعنی وہ اُونٹ تمہارے لئے حلال ہیں)۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ اَوراد و وظائف کی کیسی کیسی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں کہ جب حضرت سیّدنا عَوف بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے دشمنوں کی قید میں رہتے ہوئے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عطا کردہ وظیفے کو کثرت سے پڑھا تو اللہ پاک کی طرف سے مدد آئی، زنجیریں خود بخود ٹُوٹ گئیں، قید سے آزادی نصیب ہو گئی، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کرامت سے اُونٹوں کا ریوڑ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی آواز پر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پیچھے پیچھے چل پڑا اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اللہ پاک کی رحمت اور اس کی عنایتوں کا نظارہ کرنے کے بعد خوشی خوشی اپنے گھر کی جانب چل پڑے۔ بیان کردہ حکایت میں جہاں بہت سے نکات ہیں وہیں **لاحول** شریف کی اہمیّت و فضیلت بھی معلوم ہوئی کہ یہ ایک ایسا طاقتور(Powerfull)وظیفہ ہے جو مشکلات سے نکالنے میں بہت فائدہ دیتا ہے، لہٰذا جب بھی کوئی مشکل یا بیماری آجائے، مثلاً دل میں گھبراہٹ ہوتی ہو، جانی یا مالی نقصان ہو جائے، سامان یا رقم چوری ہو جائے، گھر میں آگ لگ جائے، ناانصافی یا دھوکہ ہو جائے، دشمنوں کا خوف سکون ختم کر دے، حالات خراب ہو جائیں، ناحق کسی مقدمے (Case) میں پھنسا دیا جائے، کوئی حادثہ ہو جائے، جن سے قرض لیا تھا وہ قرض لوٹانے کا مطالبہ کریں، آندھی، سیلاب یا زلزلہ

1...تفسیر ابن کثیر، پ۲۸، سورۃ الطلاق، تحت الآیۃ:۲، ۳، ۸/۱۷۰

آجائے، گھر میں کوئی بیمار ہو جائے تو لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ زیادہ سے زیادہ پڑھا جائے، اِنْ شَآءَ اللہ! فائدہ ہو گا اور فائدہ کیوں نہ ہو کہ خود رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی حق بیان کرنے والی مُبارَک زبان سے لَاحَوْل شریف کے فضائل اور اس کی برکات کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! بَرَکت حاصل کرنے کے لئے ہم بھی 4 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتی ہیں: چنانچہ

(1)...ارشاد فرمایا: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ پڑھا کرو، کیونکہ یہ جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔(1)

(2)...ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ عرض کی: وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ۔(2)

(3)...ارشاد فرمایا: جس نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ پڑھا تو یہ (اس کیلئے) ننانوے (٩٩) بیماریوں کی دوا ہے، ان میں سب سے ہلکی بیماری پریشانی و غم ہے۔(3)

(4)...ارشاد فرمایا: اے علی! میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتادوں، جنہیں تم مصیبت کے وَقْت پڑھ لو؟ عرض کی: ضرور ارشاد فرمایئے! آپ پر میری جان قربان! تمام اچھائیاں میں نے آپ ہی سے سیکھی ہیں۔ ارشاد فرمایا: جب تم کسی مشکل میں پھنس جاؤ تو اس طرح پڑھو: بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پس اللہ پاک اس کی بَرَکت سے جن بلاؤں کو چاہے گا دُور فرمادے گا۔(4)

1...مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب خفض الصوت بالذکر، ص ١١١٢، حدیث: ٢٧٠٤

2...مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی لاحول ولاقوۃ...الخ، ١١٨/١٠، حدیث: ١٦٨٩٧

3...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی قول لاحول...الخ، ٢٩١/٢، حدیث: ٢٤٤٨

4...عمل الیوم واللیلۃ، ص ١٢٠

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عُلَمائے کرام نے بھی **لَاحَوْل** شریف کی برکتوں کو بیان فرمایا ہے، چنانچہ

حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: صُوفیائے کرام (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ) فرماتے ہیں: جو کوئی صبح و شام اِکّیس (21) بار **لَاحَوْل** شریف (یعنی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم) پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ! وَسوسۂ شیطانی سے نجات ملے گی۔[1]

صبح و شام کی تعریف

اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **شجرہ، قادِریہ، رضویہ، ضیائیہ، عطاریہ** کے صفحہ نمبر 11 پر **صبح اور شام کی تعریف** بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: آدھی رات گزرنے کے بعد سے سُورج کی پہلی کرن چمکنے تک **"صُبح"** ہے۔ اس سارے وَقت میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے صُبح میں پڑھنا کہیں گے اور ظہر کا وَقت شروع ہونے سے لے کر غُروبِ آفتاب تک **"شام"** ہے۔ اِس پورے وَقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے شام میں پڑھنا کہیں گے۔[2]

آیئے! **فتاویٰ رضویہ** جلد 23 صفحہ نمبر 398 سے **اَوراد و وظائف** کے متعلّق کچھ معلوماتی نکات سنتی ہیں: چنانچہ

1. جب بھی کوئی وظیفہ پڑھا جائے تو وہ کسی جائز کام کو پورا کرنے کے لیے، اللہ پاک کی بارگاہ میں عاجزی کرنے کا ذریعہ ہو۔ وظیفہ کو اللہ پاک کی بارگاہ میں وسیلہ

1... مرآۃ المناجیح، ۱/ ۸۷ ملخصا

2... شجرۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ، ص ۱۱

بنائے اور ثواب کی نیّت سے وظیفہ کریں۔

2. اگر وظیفہ صرف اسی نیّت سے کیا جائے کہ میرا کام ہو جائے تب بھی جائز تو ہے مگر ثواب نہیں ملے گا۔

3. یہ کیسے پتہ چلے کہ وظیفہ ثواب و دُعا سمجھ کر کر رہی ہیں یا اپنا مقصد پانے کے لیے؟ اس کی ایک نشانی یہ ہے کہ اگر وظیفہ کرنے کے باوجود مقصد نہ مِلا تو وظیفہ ہی چھوڑ دیا تو یہ وظیفہ اپنا کام نکالنے ہی کے لیے تھا، کیونکہ اگر دُعا و ثواب سمجھ کر کرتیں تو جاری رہتا۔

4. وظیفہ جائز کام حاصل کرنے کے لیے ہو۔ اگر ناجائز کام کے لیے ہو مثلاً میاں بیوی میں لڑائی کروانے کے لیے تو ایسا وظیفہ حرام ہے۔

5. وظیفہ اگر کسی جائز کام کے لیے ہی ہو، مگر کسی ناجائز طریقے سے ہو مثلاً سفلی عِلْم وغیرہ کے ذریعے تب بھی حرام ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً جب انسان بیمار ہوتا ہے تو سیدھا کسی ڈاکٹر یا حکیم کے پاس جاتا ہے، وہ ڈاکٹر یا حکیم مریض کی حالت کے مطابق اس کو چند چیزوں کا پرہیز بتاتا ہے، مثلاً سادہ غذائیں کھانے کی تاکید کرتا ہے اور کہتا ہے: اگر پرہیز کرو گے تو ہی دوا اثر کرے گی، پرہیز کرنے سے جلد عِلاج ہو جائے گا، اگر پرہیز نہ کیا تو پیسہ ضائع کرنے کے علاوہ کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ اب مریض اگر اس کی ہدایت کے مطابق دوا (Medicine) وَقْت پر لے اور پابندی سے پرہیز بھی جاری رکھے

1... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۳۸۹ ملخصاً

تو اِنْ شَآءَ اللہ! وہ جلد صحت یاب ہو جائے گا، لیکن اگر وہ دوا وَقْت پر نہ کھائے، منع کی گئیں چیزیں بھی ڈَٹ کر کھاتا پیتا رہے، اس کے دل و دماغ میں اس طرح کے خیالات بھی آتے رہیں کہ پتا نہیں دوا اثر کرے گی یا نہیں، پتا نہیں مجھے شفا ملے گی یا نہیں، کہیں اس سے مجھے کوئی نقصان تو نہیں ہو جائے گا؟ تو یقیناً یہ نادانی ہے۔

اسی طرح اَوراد و وظائف کا معاملہ ہے کہ اگر کوئی اَوراد و وظائف کے اُصول و قوانین کی پابندی نہ کرے، جن چیزوں کو کرنا چاہئے، ان کو نہ کرے اور جن سے بچنا چاہئے، ان کو کرے، اس کے دل و ماغ میں اس کے خیالات آتے رہیں کہ پتا نہیں وظیفہ کرنے سے بیماری دُور ہو گی یا نہیں، وظیفہ کرنے سے والد، شوہر یا بھائی کے روزگار میں بَرَکت ہو گی یا نہیں، وظیفہ کرنے سے اللہ پاک کی رحمت ہو گی یا نہیں، وظیفہ کرنے سے بچی کی شادی ہو گی یا نہیں، کہیں وظیفہ کرنے سے دماغ خراب تو نہیں ہو جائے گا، کہیں وظیفہ کرنے سے اُلٹا مجھے کوئی نقصان تو نہیں ہو گا وغیرہ تو ایسی صورت میں اپنے مقصد میں کبھی بھی کامیابی نہیں ہو سکے گی اور نہ ہی اَوراد و وظائف کا کوئی فائدہ نصیب ہو گا۔ جبکہ اس کے مقابلے میں اَوراد و وظائف کو شرائط و آداب کے ساتھ کرنے والیوں کو اس کے بھرپور فائدے ملتے ہیں، چنانچہ

اَوراد و وظائف کے ضروری آداب

"جنّتی زیور" میں لکھا ہے: یاد رکھو! جس طرح جڑی بوٹیوں اور تمام دواؤں کی تاثیر اسی وَقْت ظاہر ہوتی ہے جب کہ وہ دوائیں اسی طرح استعمال کی جائیں جو ان کے استعمال کا طریقہ ہے، اسی طرح عملیات اور تعویذات کی بھی کچھ شرائط، کچھ ترکیبیں

(اور) کچھ لوازمات ہیں کہ جب تک ان سب چیزوں کا خیال نہ کیا جائے گا، عملیات کی تاثیرات ظاہر نہ ہوں گی اور برکتیں حاصل نہ ہوں گی، ان شرائط میں سے سات (7) شرطیں نہایت ہی اہم اور انتہائی ضروری ہیں کہ جن کے بغیر قرآنی اَعمال میں تاثیر کی اُمید رکھنا بیوقوفی ہے۔ وہ شرطیں یہ ہیں: چنانچہ

اعمال اور دعاؤں کی 7 شرائط

(1) حلال لقمہ کھانا اور حرام غذاؤں سے بچنا۔ (2) سچ بولنا اور جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہنا۔ (3) نیّت کو دُرست اور پاکیزہ رکھنا کہ ہر نیکی اللہ کریم ہی کے لئے کرنا۔ (4) شریعت کے احکام کی پوری پوری پابندی کرنا۔ (5) اللہ کریم کے دِین کے سُتونوں مثلاً قرآن، کعبہ، نبی، نماز وغیرہ کی تعظیم اور بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کا ہمیشہ دل میں اَدب واِحترام رکھنا۔ (6) جو وظیفہ بھی پڑھیں مکمل توجہ کے ساتھ پڑھنا۔ (7) جو عمل اور وظیفہ پڑھیں اس کی تاثیر پر پورا پورا یقین اور پختہ عقیدہ رکھنا۔ اگر شک و شبہ ہوا تو وظیفہ یا عمل میں اثر نہ رہے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بسا اوقات اَوراد و وظائف کی **فضیلتیں اور برکتیں** سُن کر پڑھنے کا ذہن تو بنتا ہے، مگر اِس پر اِستقامت نہیں مِل پاتی، اس کی 2 **بُنیادی وجوہات** ہو سکتی ہیں، ایک تو یہ کہ شاید ہمیں دُرست پڑھنا نہیں آتا، جس کی وجہ سے ہم **اَوراد و وظائف** پڑھنے سے محروم رہتی ہیں، اِس کمزوری کو دُور کرنا چاہئے، ویسے بھی ہمیں نماز تو پڑھنی ہی پڑھنی ہے، تِلاوتِ قرآن تو کرنی ہی ہے، ہم **قرآنِ**

کریم دُرست پڑھنا سیکھ لیں، اس کی بَرَکت سے **اَوراد و وظائف** دُرست پڑھنا آسان ہو جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں **قرآنِ کریم** کو مخارِج کی دُرستی کے ساتھ پڑھنے کا با قاعدہ اِہتمام کیا جاتا ہے، **مجلسِ مدرسۃ المدینہ بالغات** کے تحت ملک و بیرونِ ملک ہزاروں **مدرسۃ المدینہ بالغات** لگائے جاتے ہیں، جن میں ہزاروں اسلامی بہنیں مُفت تَعلیمِ قرآن حاصل کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی ان کے ساتھ شامل ہو کر دُرست مخارِج کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھنے کی سعادت حاصل کریں۔

اَوراد و وظائف میں سُستی کی دُوسری وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ شاید ہم جلد گھبرا جاتی ہیں کہ فُلاں وظیفے پر تو اِتنا وَقْت لگتا ہے، میرے پاس تو اِتنا وَقْت ہی نہیں ہے، اِس کمزوری کو دُور کرنے کا طریقہ ایک مثال کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں، چنانچہ

اگر کسی انسان کو لمبے سفر پر جانا ہو، مثلاً لاہور سے کراچی جانا ہو تو وہ وقفے وقفے سے سڑک پر دِیئے گئے **کلومیٹرز کے نشانات** کو دیکھتا ہے کہ اب اِتنا سفر باقی ہے، اب اِتنا سفر باقی ہے، ان **کلومیٹرز کے نشانات** کو دیکھتے رہنے سے اُسے محسوس ہوتا ہے کہ شاید اُس کا سفر آسان ہوتا جارہا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی **منزل پر پہنچ** جاتا ہے۔

اِسی طرح **ثواب پر نظر** رکھی جائے اور ابتدا میں چند وظائف کے لیے **وَقْت کا اندازہ** کرلیا جائے کہ فُلاں وظیفہ پڑھنے میں کتنا وَقْت لگتا ہے، مثلاً سُورۂ مُلک کی تِلاوت پر تقریباً 5 منٹ لگتے ہیں، **شجرۂ قادِریہ، رضویہ، ضیائیہ، عطاریہ** میں دیئے گئے **اَوراد و وظائف** میں سے **روزانہ کا** ایک وظیفہ ہے جسے **70 بار** پڑھنا ہوتا ہے اور وہ ہے "**اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْه**"، اِس پر تقریباً **4 منٹ** لگتے ہیں، **166 بار** یہ پڑھنا ہوتا

ہے "**لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**"، (آخر میں "مُحَمَّدٌ رَّسولُ الله") اِس پر تقریباً **سوا 4 منٹ** لگتے ہیں، **111 بار** اگر یہ دُرُود شریف "**صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد**" پڑھا جائے تو تقریباً **ساڑھے 4** ($4^1/_2$) **منٹ** لگتے ہیں۔ **تینوں قُل** (سُورۂ اِخلاص، سُورۂ فَلَق اور سُورۂ نَاس) پڑھنے والی کے لیے **ہر بلا سے حفاظت** کی خوشخبری ہے، اس وظیفے پر تقریباً **ڈیڑھ** ($1^1/_2$) **منٹ** لگتا ہے۔ اِس طرح ہم غور کرتی جائیں، کئی وظائف اور بھی ایسے ہوں گے، جن پر بہت **مختصر وَقْت** یعنی صرف چند منٹ لگتے ہیں، اِس انداز سے جائزہ لینے سے اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ پڑھنے میں ثابت قدمی نصیب ہو گی۔ اِنْ شَآءَ الله

پھر ہم یہ بھی غور کریں کہ روزانہ نہ جانے کتنے گھنٹے **فضول گفتگو** میں گزر جاتے ہوں گے، جس میں **غیبت** بھی ہو جاتی ہو گی، کئی اسلامی بہنوں کا **دِل دُکھ جاتا ہو گا**، زبان کی بے اِحتیاطی کی وجہ سے **جھوٹ** بھی نکل جاتا ہو گا۔ اللہ پاک ہمیں زبان کا دُرست اِستعمال کرتے ہوئے کثرت کے ساتھ اپنا **ذِکر** کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰه! موجودہ دور میں اَمیرِ اَہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کی صورت میں ایک پیرِ کامل موجود ہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کے عطا کردہ **تعویذات و وظائف** انتہائی تاثیر والے ہوتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه! آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه نے مسلمانوں کی خیر خواہی کے عظیم جذبے کے تحت مشہور قرآنی سورتوں، دُرُودوں، روحانی و طبّی علاجوں پر مشتمل کتاب "**مَدَنی**

پنج سورہ"، علاج کے گھریلو نسخوں پر مُشْتَمِل کتاب **"گھریلو علاج"** اور اللہ کریم کے مُبارَک ناموں کی برکتوں سے معمور رسالہ **"چالیس (40) روحانی علاج مع طِبّی علاج"** کے تحفے اُمّت کو عطا فرمائے ہیں۔ ان کے علاوہ ان رسائل **"بیمار عابد"**، **"زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی"**، **"چڑیا اور اندھا سانپ"**، **"مینڈک سُوار بچھو"** اور کتاب **"پردے کے بارے میں سُوال جواب"** میں بھی آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سینکڑوں وظائف تحریر فرمائے ہیں۔ لہٰذا ان کتب و رسائل کو آج ہی مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے قیمۃً طلب کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! جس طرح تعویذات و وظائف مصیبتوں، پریشانیوں اور بیماریوں سے نجات دلانے میں فائدہ مند ہیں، اسی طرح قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا بھی پریشانیوں اور بیماریوں سے چھٹکارا پانے کا ایک بہترین وظیفہ ہے، تِلاوتِ قرآن کی بَرَکت اور اللہ پاک کی رحمت سے ہمارے کئی مسائل حل ہو سکتے ہیں، چنانچہ

قرآن سے علاج

ایک شخص نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں گلے میں دَرْد کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: قرآن پڑھا کرو۔ (1)

اسی طرح ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: میرے سینے

1 ... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۵۱۹، حدیث: ۲۵۸۰

میں تکلیف ہے۔ ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو، اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور دلوں کی شفا۔[1]

(پ ١١، یونس:٥٧)

بلکہ قرآنِ کریم تو مختلف بیماریوں کی بہترین دَوا بھی ہے، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: خَیْرُ الدَّوَاءِ اَلْقُرْاٰنُ یعنی بہترین دَوا قرآنِ کریم ہے۔[2]

حضرت علّامہ عبدالرَّؤف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی بہترین تعویذ وہ ہے جو کسی قرآنی آیت کے ذَریعے سے کیا جائے، چنانچہ

پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 82 میں اِرشادِ باری ہے:

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم قرآن میں وہ چیز اُتارتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔

(پ ١٥، بنی اسرائیل:٨٢)

تو قرآنِ کریم دل، بدن اور رُوح سب کے لیے دَوا ہے۔ جب بعض کلاموں کی بھی خاصیتیں اور فائدے ہوتے ہیں، تو پھر ربِّ کریم کے کلام کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ جس کی فضیلت دیگر کلاموں پر ایسی ہے، جیسی اللہ کریم کی اس کی مخلوق پر۔ قرآنِ پاک میں کچھ ایسی آیات ہیں جو خاص اَمراض اور مصیبتوں کے خاتمے کے لیے ہیں، ان آیات کی پہچان خاص لوگوں کو ہوتی ہے۔[3]

1...تفسیر در منثور، پ ١١، یونس، تحت الآیہ:٥٧، ٣٦٦/٤

2...ابن ماجہ، کتاب الطب، باب الاستشفاء بالقرآن، ١١٦/٤، حدیث: ٣٥٠١

3...فیض القدیر، ٦٢٨/٣ تحت الحدیث:٤٠٠٧

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! قرآنِ پاک کی ہر سُورت کی اپنی ہی فضیلت، خاصیت اور شان ہے، جو جان و مال کی حِفاظَت کرنے، دکھ درد مِٹا کر دل میں خوشی داخل کرنے اور مَرض سے نَجات دِلانے کیلئے کافی ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"جنّتی زیور"** سے قرآنِ پاک کی چند سورتوں کے فضائل و خصوصیات اور فوائد سنتی ہیں: چُنانچہ

قرآنی سورتوں کے فضائل و خُصُوصیات اور فوائد

☆**سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** 100 مرتبہ پڑھ کر جو دُعا مانگی جائے، قبول ہوتی ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ** کی تلاوت سے شیطان گھر سے بھاگ جاتا ہے، ☆**آیَۃُ الْکُرْسِی** پڑھنے سے مُحتاجی دُور ہوتی ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْکَھْف** کو ہمیشہ پڑھنے سے دَجّال کے فتنوں سے حفاظت ہو گی، ☆**سُوْرَۃُ الدُّخَان** پڑھنے سے مُشکل دُور ہوتی ہے، ☆جو مرنے کے قریب ہو اس پر **سُوْرَۃُ الْجَاثِیَہ** کا دَم کرنے سے اس کا خاتِمہ بالخیر ہو، ☆**سُوْرَۃُ الْحُجُرَات** کا پڑھنا اور دَم کر کے پینا گھر میں خَیر و برکت کے لئے مُفید ہے، ☆ **سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن** 11 بار پڑھنے سے تمام مَقاصِد پُورے ہوتے ہیں، ☆**سُوْرَۃُ الْوَاقِعَہ** پڑھنے سے کبھی فاقہ نہ ہو گا، ☆**سُوْرَۃُ الْمُلْک** کو ہر رات پڑھنے سے عذابِ قبر سے حفاظت ہو گی، ☆**سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل** کو 11 بار پڑھنے سے ہر مُشکل آسان ہو جاتی ہے، ☆**سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت** پڑھنے سے موت کی تکلیف نہیں ہو گی، ☆ **سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَح** کو جس مال پر پڑھ دیا جائے، اس میں خُوب برکت ہو گی، ☆**سُوْرَۃُ التِّیْن** 3 مرتبہ پڑھنے سے اَخلاق و کردار بہترین ہوتے ہیں، ☆**سُوْرَۃُ الْعَلَق** میں جوڑوں کے دَرْد کا علاج ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْقَدْر** جو صُبح و شام

پڑھے، اللہ پاک اس کی عزت بڑھا دے گا، ☆**سُوْرَۃُ الْبَیِّنَہ** برص اور یرقان کا علاج ہے، ☆**سُوْرَۃُ الزِّلْزَال** چوتھائی قرآن کے برابر ہے، ☆جس کو نظر لگی ہو اس پر **سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت** کا دَم مُفید ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْقَارِعَہ** پڑھنے سے بَلاؤں سے حِفاظَت رہتی ہے، ☆**سُوْرَۃُ التَّکَاثُر** کو 300 بار پڑھنے سے بہت جلد قَرض اَدا ہو جاتا ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْعَصْر** پڑھنے سے غم دُور ہو جاتا ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْھُمَزَہ** اور **سُوْرَۃُ الْفِیْل** دُشمن کے شَر سے حِفاظَت اور **سُوْرَۃُ قُرَیْش** جان کی حِفاظَت کے لئے مُجرَّب ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن** بڑی مشکل کے وقت پڑھنا بہت مفید ہے، ☆ **سُوْرَۃُ الْکَوْثَر** کی تلاوت سے بے اَولاد، کو اولاد مل جاتی ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن** چوتھائی قرآن کے برابر ہے، ☆**سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** تہائی قرآن کے برابر ہے، اس کے بہت فضائل ہیں، ☆**سُوْرَۃُ الْفَلَق** اور **سُوْرَۃُ النَّاس** سے جن و شیطان اور حاسدوں کے شر سے حفاظت رہتی ہے۔(1) **اے کاش!** ہم سب کو تلاوتِ قرآن کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(2)

1... جنتی زیور، ص۵۸۸

2... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں: ☆ مسلمان (محارم) سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔ ☆ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 459 پر لکھے ہوئے جُزْیئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگی ہوں اُس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں اُن میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتی ہوں۔[1] ☆ دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود محرموں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔ ☆ سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔ ☆ جو سلام میں پہل کرے وہ اللہ کریم کی مُقرّب ہے۔ ☆ جو سلام میں پہل کرے وہ تکبُّر سے بھی بَری ہے، جیسا کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فَرمان ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔[2] ☆ سلام (میں پہل کرنے والے) پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔[3] ☆ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ، شامل کریں تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المقام

1. . . بہارِ شریعت، ۳/ ۴۵۹، حصہ ۱۶ ملخصا
2. . . شعب الایمان، باب فی مقاربة وموادة اهل الدین، ۶/ ۴۳۳، حدیث: ۸۷۸۶
3. . . کیمیائے سعادت، ۱/ ۳۹۴

اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔ ☆سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ جس اسلامی بہن نے سلام کیا وہ سُن لے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312 صفحات)120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:20 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ سَمُرَہ سُوَائی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ہم سرکارِ عالی وَقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ گُہر بار میں حاضِر تھے کہ ایک شخص حاضِر ہو کر عرض گُزار ہوا: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بارگاہِ خُداوندی میں سب سے اچھا عمل کون سا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: سچ بولنا اور اَمانت اَدا کرنا۔ (راوی فرماتے ہیں:) میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید کچھ اِرشاد فرمائیے! فرمایا: کَثْرَتِ ذِکْر اور مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا (بھی اچھا عمل ہے) کہ یہ عمل فَقْر (یعنی غُربت) کو دُور کرتا ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ...الخ، ص ۲۷۳ مختصرا

2...معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمَٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کیلئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کیلئے آہستہ آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ سُنوں گی اسے سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ کریم نے ہمیں زِندَگی کی اَنمول نِعْمَت سے نوازا ہے، ہمیں چاہیے کہ اس کی قدر کریں، کیونکہ زِندَگی بَرف کی طرح پگھل رہی ہے اور موت اپنی تمام تر سختیوں سمیت ہماری طَرف بڑھ رہی ہے۔ بَہُت جَلْد ہمیں مرنا، اندھیری قَبر میں اترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے۔ یقیناً وہ اِسْلَامی بہنیں خوش نصیب ہیں جو مرنے سے قبل آخِرت کی تیاری کر لیتی ہیں۔ لِہٰذا زِندَگی کی آخری سانس پوری ہونے سے پہلے جو بھی وَقْت میسّر ہے اسے غنیمت جان کر اپنے رب کی رضا حاصل کرنے میں مشغول ہوجایئے اور اس کا ایک آسان ذَرِیْعَہ یہ ہے کہ ہم اپنے ربِّ کریم کی عبادت کثرت سے کریں۔ آج کے بیان میں ہم صحابیات کی

عبادت کے حوالے سے سنیں گی وہ نیک ہستیاں اپنے ربِّ کریم کی کتنی عبادت کرتی تھیں تاکہ ہم بھی ان کی سیرت پر چل کر عبادت کریں اور ہمیں بھی نیک اعمال کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے خاتونِ جنّت، حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی عبادت کا ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

شبِ عروسی عبادت میں گزاری

خاتونِ جنت، شہزادیِ رسول حضرت بی بی فاطِمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کیلئے مُہاجِرین و اَنصار کے مُعَزَّزِین نے نکاح کے پیغامات بھیجے۔ لیکن رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواباً اِرشاد فرمایا: میں خُدائی فیصلے کا مُنتَظِر ہوں۔ بالآخر جب حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے نِکاح کا پیغام دیا تو مَحْبُوبِ خُدا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ اَنْوَر خوشی و مَسَرَّت سے کِھل اُٹھا اور مُناسِب اِنْتِظامات کے بعد (ہجرت کے دوسرے سال ماہِ صفر المظفّر میں[1]) اپنی لَخْتِ جِگر کا نِکاح فرما دیا۔ جب اس نِکاح کو ایک مہینہ گزر گیا تو سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خواہش پر حُضُور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَہُت بڑی دَعْوَتِ طَعام کا اِہتِمام فرمایا اور پھر خود پیدل چل کر کاشانۂ علی تک تشریف لائے اور دُعا دیتے ہوئے سیِّدہ خاتونِ جنّت کو رُخصت فرمایا۔ جب رات کا اندھیرا چھا گیا اور سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے مَحَبَّت بھری گفتگو فرمانے لگے تو اچانک آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے رونا شروع کر دیا۔ شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حیران ہو کر جب اس اَشک باری کی وجہ دَرْیافت کی تو فرمانے لگیں: میں تو اپنی اُس

1... سیرت سید الانبیاء، ص۲۹۶

حالَت و مُعَاملے کے متعلِّق سوچ کر رو رہی ہوں کہ جب میری عُمر بیت جائے گی اور مجھے قَبْر میں داخِل کر دیا جائے گا، آج میرا عزّت و فخر کے بِسْتَر میں داخِل ہونا کل قَبْر میں داخِل ہونے کی مانند ہے۔ لہٰذا چاہیے کہ آج رات ہم اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر عِبادَت کریں کہ وُہی عِبادَت کا زیادہ حَق رکھتا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد دونوں پاک ہستیاں اٹھیں اور ربِّ کریم کی عِبَادَت میں مَشْغُول ہو گئیں۔ (1)

تخلیقِ انسانی کا مقصد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شادی خانہ آبادی بلاشبہ دو اَفراد کے درمیان ایک ایسے بندھن کا نام ہے جس کے دَوَام کے لئے ذہنی ہم آہنگی اور ہم مِزاجی کا اعتبار اور لحاظ بہت ضروری ہے۔ جب یہ بندھن قائم ہو جاتا ہے تو مسرتوں اور خوشیوں کا گویا سیلاب ہوتا ہے جس میں ہر ایک بہتا چلا جاتا ہے۔ مگر قربان جایئے! سیِّدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی مَدَنی سوچ پر! جب یہ پاکیزہ بندھن میں بندھیں تب بھی اپنی قبر کو یاد کرنے لگیں۔ کیسا خوفِ خُدا تھا کہ دلہن بن کر انہوں نے اس حقیقت سے منہ نہ موڑا کہ آج اگرچہ انہیں دلہن بنا کر ان کے دامَن کو خوشیوں سے بھر دیا گیا ہے مگر کل ان کا جَنازہ بھی تو اُٹھایا جانے والا ہے۔ یہی دنیا کی حقیقت ہے، ایک طرف خوشی کے شادیانے بج رہے ہوتے ہیں تو دوسری طرف کسی کی میّت پر آہ و فُغاں کا شور ہوتا ہے۔ ایک طرف خوشی و مسرت کے پھول کھل رہے ہوتے ہیں تو دوسری طرف کہیں دکھوں اور غموں کی تیز دھوپ وجود کو جلا رہی ہوتی ہے۔ کسی نے سچ کہا کہ

1. . . . الروض الفائق، المجلس الثامن والاربعون: فی زواج علی . . . الخ، ص ۲۷۴، ملتقطاو مفهوما

نسیمِ صُبح گُلشن میں گُلوں سے کھیلتی ہوگی کسی کی آخری ہچکی کسی کی دِل لگی ہوگی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے اس واقعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ صِرف ایک نبی کی بیٹی ہونے کا حَق ادا کیا بلکہ یہ بھی ثابِت کردیا کہ آپ واقعی جنّت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔ کیونکہ جہاں آپ نے مَحْبُوبِ ربِّ دَاوَر، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانِ عالیشان پر عمل کیا: **عقلمند اور سمجھدار وہ ہے جو اپنے نَفْس کا مُحَاسَبہ کرے اور موت کے بعد والی زِندَگی کے لئے عمل کرے۔** وہیں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اپنے رب کی یاد سے بھی غافل نہ ہوئیں، بلکہ اس بات کو پیشِ نَظر رکھا کہ اللہ پاک نے انہیں اس دنیا میں اپنی عبادَت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ جیسا کہ پارہ 27 سورۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر 56 میں اِرشَاد ہوتا ہے:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی لیے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔

(پ۲۷، الذّٰریٰت: ۵۶)

سَیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے اس عمل کو گویا خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مُحَدِّثِ اَعْظَمِ ہند حضرت مولانا شاہ ابو المحامِد سَیِّد محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنے اس شعر میں کیا خوب بیان فرمایا ہے:

دِن کو ہشیار رہو رات کو بیدار رہو چین کی نیند کہاں ملتی ہے تُربَت کے سِوا

(فرش پر عرش، ص۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بندی بندگی سے ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اوپر بیان کردہ آیت کریمہ کو سامنے رکھتے ہوئے ہر عَقْلمند اِسلامی بہن بھی یہ جانتی ہے کہ جو چیز جس کام کے لیے بنائی جائے اگر اُس کام میں نہ آئے تو بے کار ہے، لہٰذا جو اِسلامی بہن اپنے خالق و مالِک کو نہ پہچانے، اُس کی بَنْدَگی و عِبَادَت نہ کرے وہ نام کی بندی تو ہے حقیقت میں نہیں بلکہ ایک بے کار چیز ہے۔ اس لیے ہم کہہ سکتی ہیں کہ عِبَادَت وبَنْدَگی ہی سے بندی، بندی ہے اور اسی سے اس کی فلاحِ دُنیوی و نَجاتِ اُخْرَوِی ہے۔

مگر افسوس! دنیا کی نُحُوسَت جہاں ہمیں اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں حاضِری کے اِرادے سے باز رکھتی ہے، وہیں اس کی فِکْر بَنْدَگی و اَعمالِ خَیر سے بھی روکتی ہے، ذرا سوچئے! جب دنیا کی فِکْر باعِثِ رُکاوَٹ ہے تو خود دنیا کس قَدْر رُکاوَٹ کا باعِث ہو گی۔ حالانکہ یہ دنیا عِبَادَت وبَنْدَگی بجالانے کی جگہ ہے اور اللہ پاک نے ہم سب کو اسی مَقْصَد کے لیے پیدا فرمایا ہے، لہٰذا ہم سب پر لازِم ہے کہ ہر اِعْتِبار سے اس کی بَنْدَگی بجالائیں اور اپنے ہر فِعْل کو اپنے مالِک وخالق کی مَرضی کے مُطابِق سَر اَنْجام دیں، کیونکہ اگر ہم نے باوُجُودِ قُدْرَت اللہ پاک کی عِبَادَت یا اس کی رَضا کا خَیال نہ رکھا بلکہ اپنی شَہوَت کی پَیرَوِی میں لگی رہیں اور اس کی عِبَادَت وبَنْدَگی سے منہ موڑا تو ضَرور اپنے مالِک و مولیٰ کی طرف سے مَلامَت اور سزاوار قرار پائیں گی۔

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے
یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے بن تو مت انجان آخر موت ہے

مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی عاقل و نادان آخر موت ہے
کیا خوشی ہو دل کو چندِ زیست سے غمزدہ ہے جان آخر موت ہے
ملکِ فانی میں فنا ہر شے کو ہے سن لگا کر کان آخر موت ہے
بارہا علمیؔ تجھے سمجھا چکے مان یا مت مان آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بارگاہِ خُداوندی تک رَسائی حاصِل کرنے کے ذرائع اگرچہ بہت زیادہ ہیں، مگر ان میں سب سے زیادہ مَحبوب ذریعہ فرائض کی ادائیگی ہے۔ جیسا کہ ایک حَدِیْثِ قُدسی میں اللہ کریم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعے میرا قُرب چاہتا ہے ان میں مجھے سب سے زیادہ فرائض پسند ہیں۔(1)

یادرکھئے! ہر مسلمان پر دو قسم کی عِبادَات فَرض ہیں۔ ایک وہ جن کا تَعَلُّق ظاہِری اَعْضَاو جَوَارِح سے ہے: یعنی نَماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نِکاح، خرید و فَروخت وغیرہ۔ جبکہ دوسری وہ جن کا تَعَلُّق قَلْب سے ہے: مثلاً مُنْجِیَات یعنی عاجِزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہ کا حُصُول اور باطِنی گناہ مثلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد وغیرہ سے بچاؤ اور مُہلِکَات یعنی ہَلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ جھوٹ، غیبت، چُغلی اور بُہتان وغیرہ۔ ہمیں ان سب کے مُتَعَلِّق ضَروری مَعْلُومَات حاصل کرنی چاہئے۔

صحابیات اور شوقِ عبادت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فرائض وواجبات کی اَدائیگی ہم پر

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۴/۲۴۸، حدیث:۶۵۰۲

لازِم ہے جو ہم نے ہر صُورَت میں کرنی ہے اور اگر ہم کَثْرت سے ذِکر و فِکر اور دیگر عِبادات نہ بھی کر سکیں تو یہی ہمارے لیے کافی ہے۔ البتہ! ربِّ کریم کا مزید فَضْل و کَرَم پانے کے لیے ہمیں چاہیے کہ دیگر عِبادات بھی گاہے بگاہے بجا لائیں۔ آیئے! اپنے دل میں عبادت کا ذوق و شوق پیدا کرنے کے لئے چند صَحَابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ کی عبادات کے واقعات سنتی ہیں کہ وہ مقدس ہستیاں کس قدر عبادت کرتی تھیں: چنانچہ

ایک بار اللہ کے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد شریف میں تشریف لائے تو دیکھا کہ دو سُتونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی ہے، اس کے مُتَعَلِّق دَرْیافت فرمایا: تو معلوم ہوا کہ یہ رسی جنابِ حَمْنَہ بِنْتِ جَحْش رَضِیَ اللہُ عَنْھا نے باندھ رکھی ہے، جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے پڑھتے تھک جاتی ہیں تو اس کا سہارا لے لیتی ہیں۔ اس پر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ اِرشَاد فرمایا کہ انہیں چاہیے کہ وہ اتنی ہی نَماز پڑھا کریں جس قَدر طاقت رکھتی ہیں اور جب تھک جایا کریں تو بیٹھ جائیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں ایک صحابیہ "حمنہ بنتِ جحش" رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کے مسجد میں نماز پڑھنے کا تذکرہ ہے، یاد رکھئے! یہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری کی بات ہے، حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع کر دیا تھا۔ جیسا کہ حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت عمر

1...ابو داود، کتاب التطوع، باب النعاس فی الصلاۃ، ۲/۵۰، حدیث: ۱۳۱۲

فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ عورتوں کو مسجد سے روک دیا اور حضرتِ عائشہ صدّیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا) نے اس کی تائید کی اور فرمایا کہ اگر حضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بھی آج کے حالات دیکھتے تو عورتوں کو مسجد سے روک دیتے۔[1]

بیان کردہ حدیث پاک میں بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے کا بھی تذکرہ ہے تو اس حوالے سے مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کھڑے ہو کر نوافل پڑھتے پڑھتے تھک جائے تو اسے چاہیئے کہ بیٹھ کر پڑھے یا کچھ دیر آرام کر لے، جیسا کہ اگر کھڑے کھڑے نوافل پڑھتے تھک گیا ہے تو بیٹھ کر پڑھے۔ اس بیٹھنے میں اِنْ شَآءَ اللہ قیام کا ثواب ملے گا۔ یا اگر نماز نفل سے تھک گیا ہے تو کچھ دیر آرام کے لیے بیٹھ جائے۔ اس آرام میں نفل کا ثواب ملے گا کیونکہ یہ آرام آئندہ نفل کی تیاری کے لیے ہے۔ جو عادت عبادت کی تیاری کے لیے ہو وہ عبادت ہے۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ عالِم کی نیند عبادت ہے کہ اس کے ذریعہ وہ بہت سے کام کرے گا۔[2]

خاتونِ جنّت اور نفلی عبادت

اسی طرح حضرت خاتونِ جنّت کی عبادت کے متعلق آپ کے شہزادے امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو اس حالَت میں بھی دیکھا ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا مَسجِدِ بیت کے محراب میں ساری ساری رات نَماز پڑھتی رہتیں یہاں تک کہ صُبْح طُلُوع ہو جاتی۔[3] یہی نہیں بلکہ ایک

1... مرآۃ المناجیح، ۱/۳۸۲

2... مرآۃ المناجیح، ۲ / ۲۶۴

3... مدارج النبوت، قسم پنجم، باب اول در ذکر اولاد، وصل دختران آنحضرت علیہ السلام، ۲/۴۶۱

رِوایت میں تو یہاں تک ہے کہ سیّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہا اور اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے شادی کے پہلے تین[3] دن اور رات اس حالَت میں بَسَر کیے کہ دِن کے وَقْت روزہ رکھتے اور رات عِبادَت میں گزارتے، یہاں تک کہ چوتھے روز حضرتِ سیّدُنا جبرائیل امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمَتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر عَرْض کی: اللہ کریم آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام بھیجتا ہے اور اِرشاد فرماتا ہے کہ علی اور فاطمہ نے تین دن سے نیند اور بِستَر کو ترک کر رکھا ہے، عِبادَت اور روزوں میں مَصروف ہیں، ان سے اِرشاد فرمایئے کہ اللہ پاک تمہاری وجہ سے مُقَرَّب ملائکہ پر فَخْر فرما رہا ہے اور یہ کہ تم دونوں بروزِ قِیامَت گنہگاروں کی شفاعت کروگے۔(1)

عطا کر عافیت تو نزع و قبر و حشر میں یاربّ وسیلہ فاطمہ زہرا کا کر لطف و کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۸)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت حَمنَہ بِنْتِ جَحْش اور خاتونِ جنّت، سیّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی عبادات سے معلوم ہوا کہ یہ نیک ہستیاں فرائض کے ساتھ ساتھ ہر وقت عبادتِ الٰہی کی طرف مُتوجّہ رہتیں، راتوں کو جاگ کر عبادت و مُناجات (دُعا) میں مصروف رہتیں، یہی نہیں بلکہ سیّدہ خاتونِ جنّت کو اللہ پاک کی عبادت اور اس کے ذِکر و اَذکار سے اس قدر مَحَبَّت تھی کہ اپنے گھریلو کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ یادِ الٰہی سے کبھی غافل نہ ہوتیں۔ چنانچہ

1 ...الروض الفائق، المجلس الثامن والاربعون: فی زواج علی...الخ، ص۲۷۸

کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت

اَمِیْرُ الْمُؤمنین، حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کھانا پکانے کی حالت میں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت جاری رکھتیں۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! خاتونِ جنّت سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو عبادت کا کتنا ذوق و شوق تھا کہ آپ گھریلو مصروفیت کے دوران بھی زبان سے قرآنِ کریم کی تلاوت جاری رکھتیں، مگر افسوس فی زمانہ کئی نادان خواتین گھر کے کام کاج کے دوران گانے سنتی ہیں، فلمیں ڈرامے دیکھتی ہیں، گویا گانے باجوں کے بغیر ان کے کام ہی نہیں ہوتے۔ اسی طرح بعض اسلامی بہنیں بچوں کو سلاتے ہوئے بھی طرح طرح کی لوریاں سناتی ہیں یا گانے گنگنا رہی ہوتی ہیں، لیکن شہزادیِ رسول، حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ زہرا بتول رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے مُتَعَلِّق مَرْوِی ہے کہ جب ان کے جگر گوشے جناب حَسَنَینِ کریمین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) سو رہے ہوتے تو ایک طرف آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ہاتھوں سے پنکھا جھول رہی ہوتیں تو دوسری طرف زبان سے کلامِ الٰہی کی تِلاوَت سے ان کے قُلُوب و اَذْہان کو مُنَوَّر فرما رہی ہوتیں۔(2)

صحابیات اور تلاوتِ قرآن

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بچپن میں سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے تِلاوَتِ قرآن کی جو لوریاں سنائی تھیں وہ ان کے لہو میں

1 ... سفینۂ نوح، حصہ دوم، ص ۳۵

2 ... سفینۂ نوح، حصہ دوم، ص ۳۵

اس طرح رَچ بَس گئی تھیں کہ اس جہانِ فانی سے کوچ کے بعد بھی نیزے کی نوک پر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی زبان سے تِلاوَت جاری تھی۔ یاد رکھئے! سیّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے مَقامِ رفیع سے کوئی یہ مت سمجھے کہ یہ شاید ان کی خُصُوصِیَّت تھی، بلکہ تِلاوَتِ قرآن سے مَحبّت تو تمام صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ کی فِطرَت میں شامل تھی، چنانچہ

مَرْوِی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ ورقہ انصاریہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا قرآنِ مجید، فُرقانِ حمید کی بہترین قاریہ تھیں۔ شب و روز تِلاوت میں مَصْرُوف رہتیں، ہر رات آپ کے گھر سے تِلاوَت کی آواز سنائی دیا کرتی۔ ایک رات خِلافِ مَعْمُول جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی آواز سنائی نہ دی، تو اَمِیرُ المؤمنین، حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے صُبْح ہوتے ہی اِرشَاد فرمایا: آج رات میں نے اپنی خالہ حضرت اُمِّ وَرَقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی تِلاوَت کی آواز نہیں سنی۔ جب ان کے گھر تشریف لے گئے کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ وَرَقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا اسی رات اس دارِ فانی سے کوچ فرما چکی ہیں۔ [1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ہماری صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ کو قرآنِ کریم سے کیسی بے مثال تھی کہ کوئی گھر میں کام کاج کرتے اور بچوں کو سلاتے ہوئے تلاوتِ قرآن کرتی تو کوئی ساری ساری رات تلاوتِ قرآن کرتی ہوئی گزار دیتیں، اے کاش! ہمیں بھی عبادت و تلاوتِ قرآن کا ایسا ذوق شوق نصیب ہو جائے اور ہمارا کوئی لمحہ فضول کاموں میں بسر نہ ہو۔ اے کاش! ہماری ہر گھڑی ذِکْر و دُرُود کے سبب رحمت بھری گزرے۔ اے کاش! گانے باجے سننے اور

---

1 . . . الاصابة، رقم: ١٢٢٩٨، ام ورقة بنت عبد الله، ٨/٤٨٧ ماخوذا

گنگنانے کی ہماری عادت بد نکل جائے اور ہم گھریلو کاموں میں مشغول ہوں یا کہیں اور ہر وقت ہمارے لَبوں پر تلاوتِ قرآن، ذکرو دُرُود اور نعتِ رسول جاری رہے۔

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یاخدا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص١٠٥)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نفلی روزے اور صحابیات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صَحابِیّات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ جس طرح نفل نمازوں اور تلاوتِ قرآن کی عادی تھیں اسی طرح صَحابِیّات فَرض روزوں کے ساتھ ساتھ نوافل روزے بھی رکھتیں تھی کیونکہ اس میں بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں اور ثواب تو اِتنا ہے کہ جی چاہتا ہے بس روزے رکھتی ہی چلی جائیں۔ اُمُّ المؤمنین، حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحِبِ مِعراج صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو بندہ روزہ کی حالَت میں صُبح کرتا ہے، اُس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اَعضا تسبیح کرتے ہیں اور آسمانِ دُنیا پر رَہنے والے (فِرِشتے) اس کے لیے سورج ڈوبنے تک **مَغْفِرَت** کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ ایک یا دو رَکعتیں پڑھتا ہے تو یہ آسمانوں میں اس کیلئے نُور بن جاتی ہیں اور حُورِ عِین (یعنی بڑی آنکھوں والی حُوروں) میں سے اُس کی بیویاں کہتی ہیں: اے اللہ! اس کو ہمارے پاس بھیج دے ہم اس کے دیدار کی بَہُت زِیادہ مُشتاق ہیں اور اگر وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا سُبْحٰنَ اللّٰہ یا اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھتا ہے تو 70 ہزار فِرِشتے اُس کا

ثواب سُورَج ڈوبنے تک لکھتے رہتے ہیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نفل روزوں پر حاصل ہونے والے اَجر و ثواب کے حُصُول کے لیے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم کثرت سے **نفل** روزے رکھ کر اجرو ثواب حاصل کریں۔

صدقہ وخیرات اور صحابیات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم صَحابِیّات کی عبادات کے حوالے سے سن رہی ہیں، راہِ خُدا میں مال خَرْچ کرنا جہاں بہُت بڑی سَعَادَت ہے وہیں یہ ایک **عظیم عِبَادَت** بھی ہے۔ قرآنِ پاک میں کئی مَقامات پر اس کی ترغیب اور فضائل مَوجُود ہیں۔ جیسا کہ ربِّ کریم پارہ 3 سورۂ بقرہ آیت نمبر 261 میں اِرشَاد فرماتا ہے:

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾

(پ۳، البقرۃ: ۲۶۱)

ترجمۂ کنز الایمان: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اُوگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وُسعَت والا علم والا ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ کریمہ کو سامنے رکھتے ہوئے اگر صَحابِیّات کی حَیاتِ طیّبہ کے اس رُخ کو دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ انہوں نے کبھی بھی

---

1 ... شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل الصوم، ۳/۲۹۹، حدیث: ۳۵۹۱

مال کی مَحبَّت کو دِل میں جگہ نہ دی بلکہ بسا اَوقات جو کچھ پاس آیا اسے راہِ خُدا میں خرچ کر دیا۔ جیسا کہ

ایک بار حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بِن زُبَیر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا نے اُمُّ المؤمنین، حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا کی خِدْمَت میں ایک لاکھ دَراہِم بھیجے تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا نے وہ سب دِرہم ایک ہی دن میں راہِ خُدا میں تقسیم کر دیئے اور اپنے لیے کچھ بھی بچا کر نہ رکھا۔[1] اسی طرح ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا کی بہن حضرت سَیِّدَتُنا اَسما رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا نے ایک باندی فَرَوخْت کی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا کے شوہرِ نامدار حضرت سَیِّدُنا زبیر رَضِیَ اللہُ عَنۡہ نے اپنی کسی غَرَض کے لیے اس باندی کی فَرَوخْت شُدہ رَقَم مانگی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا نے عَرض کی: میں تو یہ ساری رَقَم صَدَقَہ کرنے کی نِیَّت کر چکی ہوں۔[2]

یہی نہیں بلکہ ایسی بہُت سی مثالیں صَحابِیّات طَیِّبات رَضِیَ اللہُ عَنۡہُنَّ کی حَیاتِ طیبہ سے دی جاسکتی ہیں کہ انہوں نے کبھی بھی راہِ خُدا میں خَرْچ کرنے سے گُرَیز نہ کیا، عام طور پر کہا جاتا ہے کہ عورتیں اپنے زیورات سے بہُت مَحبَّت کرتی ہیں، مگر قربان جایئے! صَحابِیّات کے مقدس جذبے پر! ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عید کے خطبہ میں انہیں وَعظ و نصیحت فرماتے ہوئے صَدَقَہ و خیرات کا حکم دیا تو انہوں نے اپنے کانوں کی بالیاں اور انگوٹھیاں تک صَدَقَہ کر دیں۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی

1... مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ، ۲/۴۷۳

2... مسلم، کتاب السلام، باب جواز ارداف... الخ، ص ۹۲۵، حدیث: ۵۶۹۳ مفہوما

3... ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب خطبۃ یوم العید، ۱/۴۲۱، حدیث: ۱۱۴۳ مفہوما

ہے کہ صَحابِیّات اور دیگر صالحات نے کبھی بھی مال و دولت کو جمع کر کے نہ رکھا، بلکہ جب بھی جہاں بھی راہِ خُدا میں خَرچ کرنے کا مَوقع مُیَسَّر آیا فوراً خَرچ کر دیا اور اَفسوس ایک ہم ہیں کہ اپنی اور اپنے بچوں کی دُنیاوِی زِندَگی کی بہتری کے لئے بَہُت کچھ جَمع کرتی رہتی ہیں، مگر اُخرَوِی زِندَگی کی بہتری کے لئے کچھ جَمع کرنے کے مُتَعَلِّق نہیں سوچتیں، حالانکہ ہم نے جو کچھ جَمع کر رکھا ہے، اس میں ہمارا کچھ نہیں، کیونکہ ہمارا وُہی ہے جو اِستِعمال کر لیا یا راہِ خُدا میں خَرچ کر دیا۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: انسان کہتا ہے: **میرا مال میرا مال**۔ حالانکہ اے ابنِ آدم! تمہارا مال وُہی ہے جو تم نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صَدَقہ کر کے آگے بھیج دیا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ ربِّ کریم نے ہمیں جو مال عطا کیا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ راہِ خُدا میں خرچ کرتی رہیں، مگر افسوس فی زمانہ ہم نے توکل و قناعت کا دامن چھوڑ دیا، آج جو رشوت ستانی کا جو بازار گرم ہے اور گھروں میں بے برکتی کا رونا رویا جا رہا ہے اس کی ایک بڑی وجہ آج کی عورت بھی ہے، کیونکہ آج کی عورت کی ضروریات ہیں کہ پورا ہونے کا نام ہی نہیں لیتیں، آئے دن کی شاپنگ اور نت نئے ڈیزائنز کے ملبوسات و جیولری کی فرمائشوں نے شوہروں کو ناجائز آمدنی کے ذرائع اِختیار کرنے پر مَجبُور کر دیا ہے، راہِ خُدا میں خَرچ کرنا تو ایک طرف رہا کثیر آمدنی کے باوُجُود ہر طرف یہی رونا رویا جاتا ہے کہ پوری نہیں ہوتی۔ آج گھروں میں ناچاقیوں کا بھی ایک بڑا اَسبَب یہی ہے کہ عورتوں نے اپنے ہاتھوں سے

1 . . . مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن المومن . . . الخ، ص ١٢١٠، حدیث: ٧٤٢٠

اپنے گھروں کو برباد کرنے کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے، وہ گھر جو کبھی امن کا گہوارہ ہوا کرتے تھے، مرد شام کو تھکاماندہ گھر آتا تو بیوی بچوں کو دیکھ کر تھکن بھول جاتا، آج وہ گھر کے بجائے باہر سکون محسوس کرتا ہے کہ گھر جاتے ہی روز کی طرح پھر سننا پڑیں گی کہ مجھے یہ چاہیئے وہ چاہیئے، اَلْغَرَض! ایسی کئی مثالیں ہیں۔

اس میں شک نہیں تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے اور گھر کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے مرد و عورت دونوں کو اپنا اپنا کردار ادا چاہیئے، لِہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنا کردار بخوبی نبھائیں اور کبھی مردوں سے ایسے مطالبات نہ کریں کہ انہیں ہماری وجہ سے کسی گناہ کے کام پر مَجْبُور ہونا پڑے، بلکہ تَوَکُّل کا دامَن ہمیشہ تھامے رہنا چاہیئے اور جو رُوکھی سوکھی ملے اس پر صَبْر و شُکْر کرنا چاہیئے اور ہمیشہ اپنی آخِرَت کو بہتر بنانے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تبلیغِ دینِ اسلام اور صحابیات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسلام میں تبلیغِ دین بڑی اَہَم عِبادت ہے کہ تمام عبادات کا فائدہ اپنی ذات کو ہوتا ہے مگر اس کا فائدہ دوسروں کو ہوتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ بہتر وہی ہے جو اپنی ذات کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اِصلَاح کو بھی پیشِ نَظر رکھے۔

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدَتُنا دُرَّہ بِنْتِ ابو لَہَب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عَرض کی: بہترین بندہ کون ہے؟ تو اِرشَاد فرمایا: اللہ پاک سے

سب سے زیادہ ڈرنے والا، صِلَہ رِحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک) کرنے والا، اَچّھی باتیں بتانے والا اور بُرائیوں سے روکنے والا۔[1] گویا کہ جو اسلامی بہن اَچّھی باتوں کا حکم دے اور بُرائیوں سے روکے وہ اللہ کریم، اُس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم اور اُس کی کِتاب (یعنی قرآنِ کریم) کی نِیابَت کا فریضہ سر اَنْجام دیتی ہے۔[2]

یادرکھئے! تبلیغ بہترین جِہاد ہے۔[3] جیسے تبلیغ کرنا بہترین عِبَادَت ہے ایسے ہی تبلیغ چھوڑ دینا بدترین جُرم۔[4] لِہٰذا تبلیغِ دینِ اسلام یعنی نیکی کی دَعْوَت کو عام کرنے کے لئے صَحابِیّات رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ کا کِردار اگر دیکھا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضِح نَظَر آتی ہے کہ اس میدان میں بھی صَحابِیّات کسی بھی طرح صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پیچھے نہ رہیں، بلکہ کئی جلیل القدر صحابہ انہی صَحابِیّات طَیِّبَات رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں اِسلَام کی اَبدی و سرمدی نعمتوں سے مالا مال ہوئے۔ مثلًا اَمیرُ الْمُؤمِنِین، حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوق رَضِیَ اللہُ عَنْہ اپنی بہن کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں ایمان لائے، اسی طرح حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی نیکی کی دعوت سے متاثر ہو کر دامَنِ مصطفٰے کو تھاما۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہا جب اپنی قوم سمیت مُشَرَّف بہ اسلام ہوئیں تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اپنے شوہر مالِک بن نضر کو بھی اِسلَام کی دَعْوَت پیش کی۔ یہ سَعَادَت چونکہ اس کے نصیب میں نہ تھی، لہٰذا وہ اپنے کُفر پر ڈٹا رہا بلکہ ناراض ہو

1... تفسیر روح المعانی، پ۴، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۴، ۲/۳۲۶
2... تفسیر روح المعانی، پ۴، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۴، ۲/۳۲۶ مفهوما
3... تفسیر کبیر، پ۴، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۴، ۳/۳۱۶
4... تفسیر نعیمی، پ۴، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۴، ۴/۷۲

گیا اور پھر بعد میں مُلکِ شام جا کر ہلاک ہو گیا۔[1] جب اسکی ہَلاکت کی خبر حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلیم رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو ملی تو اس وَقْت حضرت سَیِّدُنا اَنَس بِن مالِک بہُت چھوٹے تھے، چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اِرادہ کر لیا کہ ابھی کچھ عرصہ نِکاح نہ کریں گی۔[2]

پھر جب اس عہد کو کچھ عرصہ گزر گیا تو حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ان سے نِکاح کی خواہش کا اِظْہار کیا، چونکہ وہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے اس لیے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے فرمایا: مجھے یہ زیبا نہیں کہ میں ایک مُشْرِک سے نِکاح کروں۔ پھر فرمانے لگیں: اے ابو طلحہ! کیا تم نہیں جانتے کہ جن خداؤں کی تم عِبادَت کرتے ہو انہیں تو بنی فلاں کے ایک بڑھئی غلام نے تراشا ہے، اگر انہیں آگ میں رکھو گے تو وہ انہیں جلا دے گی۔ یہ سن کر اس وقْت تو وہ چلے گئے مگر یہ بات ان کے دِل میں گھر کر گئی۔ ایک رِوایَت میں ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے فرمایا: اے ابو طلحہ! کیا تم نہیں جانتے کہ جس خُدا کی تم عِبادَت کرتے ہو وہ تو زمین سے اُگنے والا ایک دَرَخْت ہے، جسے فلاں قبیلے کے ایک حبشی نے تراشا ہے؟ انہوں نے اِقْرار کیا تو فرمانے لگیں: اس کے باوُجُود تمہیں شرم نہیں آتی کہ زمین سے اگنے والی ایک لکڑی کو سجدہ کرتے ہو جسے فلاں قبیلے کے حبشی نے تیّار کیا ہے۔ تو کیا اب گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی مَعْبُود نہیں اور محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے رسول ہیں؟ اگر یہ گواہی دیتے ہو تو میں شادی کو تیار ہوں اور تمہارے قبولِ اِسْلَام کے عِلاوہ کوئی اور مہر کا اِرادہ بھی نہیں رکھتی۔ اس پر حضرت سَیِّدُنا ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے سوچنے کیلئے کچھ وَقْت مانگا اور چل

1 . . . الاستیعاب، کتاب کنی النساء، رقم: ۳۵۹۷، ام سلیم بنت ملحان، ۴/۴۹۴ مفھوما

2 . . . طبقات کبریٰ، رقم: ۴۵۷۱، ام سلیم بنت ملحان، ۸/۳۱۳ ماخوذا

دیئے، جب قدرے غور و فکر کے بعد واپس آئے تو شَہادَتَین پڑھتے ہوئے اِسلام قبول کر لیا۔ پھر حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سُلیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے اپنے بیٹے حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو حکم دیا کہ وہ ان کا نِکاح پڑھوا دیں۔(1)

دین کو ترجیح دیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی دین سے محبت اور تبلیغِ دین کی کوشش مرحبا کہ جب انہیں حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی صورت میں ایک مضبوط سہارا مل رہا تھا، جو مالدار تھے، اپنے دَور کے معزّز لوگوں میں شامل تھے، عزّت و حَشْمت کے مالک تھے، جب انہوں نے پیغامِ نکاح بھیجا تو حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے خُوش ہونے کی بجائے، اپنی قسمت پر ناز کرنے کی بجائے، حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مال و دولت کی طرف توجہ دینے کی بجائے اور اپنے مستقبل کے اچھے اچھے خواب دیکھنے کی بجائے دین اور اسلام کی دعوت دینے کو سب پر ترجیح دی، اسلام کی خدمت کرنے کو انہوں نے ترجیح دی، نیکی کی دعوت دینے کو انہوں نے ترجیح دی اور اپنے اس عمل سے انہوں نے یہ بتا دیا کہ دین کی مَحبّت، دین کا پیار، دین کی خدمت کی سوچ، نیکی کی دعوت کو ترجیح دینے کا جذبہ اور دین کی تبلیغ کا جذبہ زیادہ اہم ہے۔

اس سے اندازہ لگائیں کہ انہیں دین سے کتنا پیار اور تبلیغِ دین سے کتنی محبّت تھی کہ اپنی ذات سے مُتَعَلِّق بہتریوں میں بھی دین اور نیکی کی دعوت کو پہلے نمبر پر رکھا۔ اب ہمیں بھی سوچنا چاہیے کہ ہم کتنی نیکی کی دعوت دیتی ہیں، تبلیغِ دین کا یہ اہم فریضہ

1 . . . طبقات کبریٰ، رقم: ۴۱۵۷، ام سلیم بنت ملحان، ۸/۳۱۳، ۳۱۴ مفہوما

ہم کتنا ادا کرتی ہیں، حالانکہ نیکی کی دعوت دینا بہت بڑی عبادت و نیکی ہے، چنانچہ

ایک مرتبہ نبیِّ کریم رءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبرِ اقدس پر جلوہ فرما تھے کہ **ایک** صَحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! لوگوں میں سب سے اچھا کون ہے؟ فرمایا: لوگوں میں سے وہ سب سے اچھا ہے جو کثرت سے قرآنِ کریم کی تِلاوت کرے، زیادہ مُتَّقی ہو، **سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا ہو** اور سب سے زیادہ صِلۂ رِحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچھّا برتاؤ) کرنے والا ہو۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا کَعبُ الاَحبار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا اِرشاد ہے: جنّتُ الفردوس خاص اُس شخص کے لیے ہے جو اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر کرے یعنی نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر آپ بھی نیکی کی دعوت کے یہ فضائل حاصل کرنا چاہتی ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر اسلامی بہنوں کے 8 مدنی کاموں کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کر کے کثیر اجر و ثواب حاصل کیجئے۔ اپنے دل میں مزید عبادت کا جذبہ بڑھانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک سے وابستہ ہو جایئے اور ہر بدھ کو ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی نیت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

مہمان نوازی کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے

1... مسندامام احمد، ١٠/٤٠٢، حدیث: ٢٧٥٠٤

2... تنبیہ المغترین، ص ٢٣٦

مہمان نوازی کے چند آداب سُنّتی ہیں۔

پہلے (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) جو شخص (باوُجُودِ قدرت) مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں بھلائی نہیں۔[1] (2) آدمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے مہمان سے خدمت لے۔[2] (3) سُنّت یہ ہے کہ مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔[3] ☆مہمان کو چاہئے کہ اپنے میزبان کی مصروفیات اور ذِمّے داریوں کا لحاظ رکھے۔☆حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضَروری ہیں: (1) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔ (2) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خُوش ہو، (یہ نہ ہو کہ کہنے لگے: اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ۔) (3) میزبان سے اجازت لئے بِغیر وہاں سے نہ اُٹھے اور (4) جب وہاں سے جائے تو اس کے لیے دُعا کرے۔[4] ☆گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعامَلات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔ میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مثلاً کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجُود مہمان مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کریگا تو گنہگار ہو گا۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ ''آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟'' کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ

1...مسند امام احمد، مسند الشامیین، ۱۴۲/٦، حدیث: ۱۷۴۲۴

2...جامع صغیر، ص ۲۸۸، حدیث: ٤٦٨٦

3...ابن ماجه، کتاب الاطعمه، باب الضیافة، ۵۲/۴، حدیث: ۳۳۵۸

4...فتاوی هندیه، کتاب الکراهیه، باب ثانی عشر...الخ، ۳۴۴/۵

عادتِ کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے کے باوُجُود اصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مِہمان کو کہنا پڑ جائے کہ "میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے"۔ ☆میز بان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ "اور کھاؤ" مگر اس پر اِصرار نہ کرے۔(1) کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے نقصان دِہ ہو۔ ☆میز بان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے۔(2)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... فتاوی هندیه، کتاب الکراهیه، باب ثانی عشر...الخ، ۵/ ۳۴۴

2 ... فتاوی هندیه، کتاب الکراهیه، باب ثانی عشر...الخ، ۵/ ۳۴۵

ماہِ ستمبر 2020 میں ہونے والے کورسز

تاریخ	کورس کا نام	کورس کرانے والی مجلس
1 ستمبر 2020	ناظرہ قرآن کورس	مدرسۃ المدینہ بالغات
3 ستمبر 2020	مدنی کام کورس	دار السنہ للبنات
7 ستمبر 2020	مسلمانوں کے کارنامے	شارٹ کورسز
18 ستمبر 2020	اسپیشل اسلامی بہن کورس	
	فیضانِ نماز کورس	دار السنہ للبنات

ماہِ اکتوبر 2020 میں ہونے والے کورسز

تاریخ	کورس کا نام	کورس کرانے والی مجلس
1 اکتوبر 2020	مُعَلِّمہ مدنی قاعدہ کورس	مدرسۃ المدینہ بالغات
1 اکتوبر 2020	فیضانِ قرآن کورس	دار السنہ للبنات
14 اکتوبر 2020	اصلاحِ اعمال کورس	دار السنہ للبنات
27 اکتوبر 2020	فیضانِ نماز کورس	دار السنہ للبنات

ماہِ نومبر 2020 میں ہونے والے کورسز

تاریخ	کورس کا نام	کورس کرانے والی مجلس
2 نومبر 2020	مسکرانے کے دینی اور دنیوی فوائد	شارٹ کورسز
10 نومبر 2020	مدنی کام کورس (جامعۃ المدینہ کی طالبات کے لیے)	دار السنہ للبنات
24 نومبر 2020	اسلامی زندگی کورس	دار السنہ للبنات

ماہِ دسمبر 2020 میں ہونے والے کورسز

تاریخ	کورس کا نام	کورس کرانے والی مجلس
1 دسمبر 2020	مدنی قاعدہ کورس	مدرسۃ المدینہ بالغات
1 دسمبر 2020	طہارت کا بیان	شارٹ کورسز
9 دسمبر 2020	اسپیشل اسلامی بہن کورس	دار السنہ للبنات
9 دسمبر 2020	فیضانِ نماز کورس	دار السنہ للبنات
20 دسمبر 2020	مدنی کام کورس	دار السنہ للبنات
27 دسمبر 2020	اسپیشل اسلامی بہنوں کا دوماہی اجتماع	دار السنہ للبنات
28 دسمبر 2020	ورکشاپ بیٹی کا کردار	شارٹ کورسز

کورسز کی مزید معلومات متعلقہ شعبہ کے ان ای میل ایڈریس سے لی جا سکتی ہے۔

دار السنہ للبنات	ib.darulsunnahpak@dawateislami.net
مجلس شارٹ کورسز	ib.coursespak@dawateislami.net
مجلس مدرسۃ المدینہ للبنات	ib.madrasabaligat@dawateislami.net cours.madrasabaligat@dawateislami.net

ماہِ ستمبر تا دسمبر 2020میں اسلامی بہنوں کے شعبہ مدرسۃُ المدینہ بالغات، دارُ السنہ للبنات اور مجلس شارٹ کورسز کے تحت ہونے والے کورسز

ماہِ ستمبر 2020میں ہونے والے کورسز

(1) **"مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات"** کے تحت ستمبر میں 6 ماہ کا **"ناظرہ قرآن کورس"** کا آغاز 1 ستمبر 2020 سے روزانہ 2 گھنٹے غیر رہائشی ہو گا۔ اس کورس میں اُس اسلامی بہن کو داخلہ دیا جائے گا جو 26دن کا مدنی قاعدہ کورس کر چکی ہو یا اس کی اہلیت رکھتی ہو۔

(2) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"مدنی کام کورس"** کا آغاز 3 ستمبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔

(3) **"مجلس شارٹ کورسز"** کے تحت 3 دن کا **"مسلمانوں کے کارنامے کورس"** کا آغاز 7 ستمبر 2020سے روزانہ ایک گھنٹہ 12منٹ غیر رہائشی ہو گا۔ یہ کورس علاقائی سطح پر ہو گا۔

(4) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"اسپیشل اسلامی بہن کورس"** کا آغاز 18 ستمبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا۔ جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔ بہتر ہے کہ Sharp Mind بھی ہو تا کہ اشارے جلد سیکھ اور سمجھ سکے۔

(5) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"فیضانِ نماز کورس"** کا آغاز 18 ستمبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو،

قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔

ماہِ اکتوبر 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) **"مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات"** کے تحت 12 دن کا **"مُعَلِّمہ مدنی قاعدہ کورس"** کا آغاز 1 اکتوبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو، کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو اور **"مدنی قاعدہ"** کے ٹیسٹ میں کامیاب ہو چکی ہو۔

(2) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"فیضانِ قرآن کورس"** کا آغاز 1 اکتوبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔

(3) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"اصلاحِ اعمال کورس"** کا آغاز 14 اکتوبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔

(4) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"فیضانِ نماز کورس"** کا آغاز 27 اکتوبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔

ماہِ نومبر 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) **"مجلس شارٹ کورسز"** کے تحت 1 دن کا **"مسکرانے کے دینی اور دنیوی فوائد کورس"** کا آغاز 2 نومبر 2020 سے روزانہ 1 گھنٹہ 12 منٹ غیر رہائشی ہو گا۔ یہ کورس علاقائی سطح پر

ہو گا۔ اس میں مسکرانے کی سنت پر عمل کرنے کے دینی، دنیوی اور طبی فوائد کے بارے میں بتایا جائے گا۔ اس کورس میں تمام اسلامی بہنیں داخلہ لے سکتی ہیں۔

(2) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"مدنی کام کورس"** کا آغاز 10 نومبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔

(3) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"اسلامی زندگی کورس"** کا آغاز 24 نومبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔

ماہِ دسمبر 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) **"مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات"** کے تحت 26 دن کا **"مدنی قاعدہ کورس"** کا آغاز 1 دسمبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جو بغیر تجوید کے ناظرہ قرآن پاک پڑھ چکی ہو۔

(2) **"مجلس شارٹ کورسز"** کے تحت 3 دن کا **"طہارت کورس"** کا آغاز 1 دسمبر 2020 سے روزانہ ایک گھنٹہ 12 منٹ غیر رہائشی ہو گا۔ یہ کورس علاقائی سطح پر ہو گا۔ اس میں طہارت کے بنیادی مسائل سکھائے جائیں گے۔ اس کورس میں تمام اسلامی بہنیں داخلہ لے سکتی ہیں۔

(3) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"اسپیشل اسلامی بہن کورس"** کا آغاز 9 دسمبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔ بہتر

ہے کہ Sharp Mind بھی ہو تاکہ اشارے جلد سیکھ اور سمجھ سکے۔

(4) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"فیضانِ نماز کورس"** کا آغاز 9 دسمبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔

(5) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 12 دن کا **"مدنی کام کورس"** کا آغاز 20 دسمبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو اور کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔

(6) **"مجلس دار السنہ للبنات"** کے تحت 3 دن کا **"اسپیشل اسلامی بہنوں کا دہرائی اجتماع کورس"** کا آغاز 27 دسمبر 2020 سے ہو گا۔ اس کورس میں اُس کو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا جانتی ہو، کم از کم 12 ماہ سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو۔ "اسپیشل اسلامی بہن کورس" کیا ہوا ہو اور انہیں "مجلس رہائشی کورسز" کی طرف سے بیان کرنے کی اجازت بھی ہو۔

(7) **"مجلس شارٹ کورسز"** کے تحت 3 دن کا ورکشاپ **"بیٹی کا کردار"** کا آغاز 28 دسمبر 2020 سے روزانہ ایک گھنٹہ 12 منٹ غیر رہائشی ہو گا۔

تفصیلی فہرست

عَوْرَت نامحرم کو تحفہ دے سکتی ہے یا نہیں؟

سوال: اسلامی بہن اپنے نامحرم رشتے دار مثلاً بہنوئی، خالو، پھوپھا وغیرہ کو نیتِ صالحہ کے ساتھ کسی محرم کے ذریعے تحفہ بھجوا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں بھجوا سکتی۔ تحفے کی تاثیر عجیب ہوتی ہے۔ حدیث پاک میں کہ "تحفہ حکیم (یعنی عقلمند دانا) کو اندھا کر دیتا ہے۔"

(مسند الفردوس، ٤/٣٣٥، حدیث: ٦٩٦٩)

ایک اور حدیث مبارک میں ہے: "تحفہ دو مَحَبَّت بڑھے گی"

(سنن کبریٰ للبیہقی، ٦/٣٢٣، حدیث: ١١٩٤٦)

بہر حال عَوْرَت کو اپنے نامحرم رشتے دار کے دل میں مَحَبَّت کی جڑیں اُستوار کرنے کی اِجازت نہیں دی جا سکتی۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ٣٣٠)

ماخذومراجع

نام کتاب	مؤلف / مصنف / متوفی	مطبوعہ
قرآن مجید		
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر مدارک	ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۱ھ
تفسیر صاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱
تفسیر بغوی	ابو محمد حسین بن مسعود البغوی، متوفی ۵۱۶	دار الکتب العلمیہ بیروت
تفسیر قرطبی	امام محمد بن احمد القرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت
الدر المنثور	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت
تفسیر روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۰۵ھ
روح المعانی	ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر بیضاوی	عبد اللہ بن عمر بیضاوی، متوفی ۶۸۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر خازن	علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	مطبعہ میمنیہ مصر ۱۳۱۷ھ
تفسیر البحر المحیط	ابو حیان محمد بن یوسف اندلسی، متوفی ۷۴۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
تفسیر ابن کثیر	اسماعیل بن عمر بن کثیر دمشقی شافعی، متوفی ۷۷۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
تفسیر جمل	علامہ سلیمان جمل	کراچی
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی شافعی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی لاہور
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ، لاہور
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۵
عجائب القرآن مع غرائب القرآن	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
علم القرآن	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو حسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۲۰۰۸ء
سنن ابی داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۰۰۹

سنن ابن ماجہ	امام ابوعبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت
مستدرک	ابوعبد اللہ امام محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ٤٠٤ھ	دار المعرفہ بیروت ۱٤۱۸ھ
مسند امام احمد	ابو عبد اللہ امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، متوفی ۲٤۱ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۱٤ھ
المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳٦۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲۲ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی البیہقی، متوفی ٤٥۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲۱ھ
مصنف ابن ابی شیبہ	محمد بن ابی شیبۃ العبسی، متوفی ۲۳٥ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۲۷ھ
موسوعۃ ابن ابی الدنیا	حافظ ابوبکر عبداللہ بن محمد المعروف بابن ابی الدنیا	مکتبۃ العصریۃ بیروت
مسند ابی یعلی	ابویعلی احمد بن علی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۱۸ھ
مسند فردوس	ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ٥۰۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸٦
القربی ابن بشکوال	ابو القاسم خلف بن عبد الملک بن بشکوال، متوفی ٥۷۸	دار الکتب العلمیۃ بیروت
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳٦۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱٤۲۲ھ
شرح السنۃ	امام ابو محمد الحسین بن مسعود بغوی	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲٤ھ
السنن الکبری	امام احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱٤۱۱ھ
جامع الاصول	امام مبارک بن محمد شیبانی المعروف بابن اثیر جزری، متوفی ٦۰٦ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ٦٥٦ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۱۸ھ
القول البدیع	حافظ امام محمد بن عبد الرحمن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان بیروت ۱٤۲۲ھ
الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱٤۱۷ھ
جامع صغیر	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲٥ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲۱
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیتمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۲۰ھ
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین برہان پوری، متوفی ۹۷٥ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۱۹ھ
مشکاۃ المصابیح	ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب، متوفی ۷٤۲ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۲۱ھ
التمہید	امام یوسف بن عبد اللہ محمد بن عبد البر، متوفی ٤٦۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸٥٥ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۱۸ھ
ارشاد الساری	علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی	مکتبۃ الرشد ۱٤۲۰ھ
فیض القدیر	عبد الرؤوف المناوی، متوفی ۱۰۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت
التیسیر	عبد الرؤوف المناوی، متوفی ۱۰۰۳ھ	مکتبہ امام شافعی ریاض ۱٤۰۸ھ
شرح زرقانی علی الموطا	محمد زرقانی بن عبد الباقی بن یوسف، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن، لاہور

تفہیم البخاری	علامہ غلام رسول رضوی	فیصل آباد پنجاب
الدر المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۳ھ
الجوہرۃ النیرۃ	ابو بکر بن علی حداد علیہ الرحمہ، متوفّٰی ۸۰۰ھ	کراچی پاکستان
رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
کتاب الدرر الحکام	قاضی ملا خسرو حنفی	میر محمد کتب خانہ کراچی
فتاوی ہندیہ	شیخ نظام و جماعۃ من علماء الہند، متوفی ۱۱۶۱ھ	کوئٹہ
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تنبیہ الغافلین	ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد السمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	المکتبۃ الحقانیۃ پشاور
تنبیہ المغترین	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۵ھ
قوت القلوب	شیخ محمد بن علی المعروف ابو طالب مکی، متوفی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
کیمیائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ
منہاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
کتاب الکبائر	امام محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	پشاور پاکستان
الزہد الکبیر	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
الروض الفائق	علامہ شعیب بن سعد الکافی، متوفی ۸۱۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۳۰ھ
الروض الریاحین	امام عبد اللہ بن اسعد الیافعی، متوفی ۷۶۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
الانوار القدسیۃ	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی	المکتبۃ العلمیۃ بیروت
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
البدور السافرۃ	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی، متوفی ۹۱۱	مؤسسۃ الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
کشف المحجوب	داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری، متوفی ۴۶۵ھ	نوائے وقت پرنٹر لاہور
جذب القلوب	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی
رسالہ قشیریۃ	عبد الکریم ہوازن قشیری، متوفّٰی ۴۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
اخبار الاخیار	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	فاروق اکیڈمی خیر پور پاکستان
تاریخ ابن عساکر	امام علی بن حسن المعروف ابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر علی بن احمد خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
اسد الغابۃ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۶۵۲ھ	مراکش ۱۴۱۷ھ

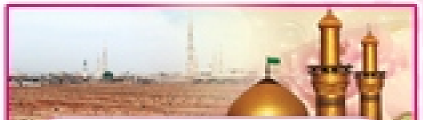
ترتیب المدارک	عیاض بن موسی مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
سیر اعلام النبلاء	امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ
تذکرۃ الحفاظ	امام محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
تہذیب الکمال	یوسف بن الزکی عبد الرحمن بن یوسف مزی، متوفی ۷۴۲ھ	مؤسسۃ الرسالہ ۱۴۰۰ھ
بستان المحدثین	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، متوفی ۱۲۳۹ھ	کراچی
دلائل النبوۃ	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
دلائل النبوۃ	ابو نعیم الاصبہانی	المکتبۃ العصریۃ
الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ	حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی	مراکش ۱۴۱۵ھ
مدارج النبوۃ	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات
مواہب اللدنیۃ	علامہ شہاب الدین احمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
زرقانی علی المواہب	محمد زرقانی بن عبد الباقی بن یوسف، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
شمائل ترمذی	امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت
الشفا	عیاض بن موسی مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
شرح الشفاء	علامہ قاری علی بن سلطان حنفی، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
سیرت سید الانبیا	شیخ کبیر مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی، متوفی ۱۱۷۴ھ	مظہر علم لاہور ۱۴۲۳ھ
سیرت مصطفٰے	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
بستان الواعظین	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
بحر الدموع	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	مکتبۃ دار الفجر دمشق
عیون الحکایات	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
التبصرۃ	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۳ھ
بہجۃ الاسرار	ابو الحسن علی بن یوسف، متوفی ۷۱۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۳ھ
قلائد الجواہر	علامہ محمد بن یحیی الحلبی متوفی ۹۶۱ھ	ملتزم الطبع والنشر
حکایتیں اور نصیحتیں	مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
جنتی زیور	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
الکامل	علامہ عبد اللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
الاستیعاب	ابو عمر یوسف عبد اللہ بن محمد بن عبد البر قرطبی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
طبقات ابن سعد	علامہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی، متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۹۷ء
طبقات کبری	علامہ عبد الوہاب بن احمد بن علی احمد شعرانی	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ

تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین سیوطی، متوفی ۹۱۱	قدیمی کتب خانہ کراچی
الخصائص الکبری	امام جلال الدین سیوطی، متوفی ۹۱۱	دار الکتب العلمیہ بیروت
الصواعق المحرقۃ	علامہ احمد بن حجر ہیتمی مکی، متوفی ۹۷۴ھ	ملتان پاکستان ۱۴۱۰ھ
الیواقیت والجواھر	امام احمد بن علی الشعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
تبرکات کا ثبوت	مؤلفین شعبہ فیضان مدنی مذاکرہ المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
الریاض النضرۃ	امام ابو جعفر احمد محب طبری	دار الکتب العلمیہ بیروت
سعادۃ الدارین	علامہ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲
فیضانِ صدیق اکبر	مؤلفین شعبہ فیضان صحابہ واہل بیت المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳
فیضانِ فاروق اعظم	مؤلفین شعبہ فیضان صحابہ واہل بیت المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
عاشقِ اکبر	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
مقدمہ احیاء العلوم	علامہ صدیق ہزاروی	پروگریسو بکس
نزہۃ الخاطر الفاتر	علامہ علی القاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	قادری کتب خانہ لاہور ۲۰۰۳ء
سیرت غوث اعظم	علامہ عبد الرحیم خان قادری	شبیر برادرز لاہور ۱۴۳۱
غوثِ پاک کے حالات	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
مُردے کی لاش	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضان سید کبیر احمد رفاعی	مؤلفین شعبہ فیضان اولیاء وعلما المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضان بہاء الدین زکریا ملتانی	مؤلفین شعبہ فیضان اولیاء وعلما المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
حیات اعلیٰ حضرت	مولانا ظفر الدین بہاری، متوفی ۱۳۸۲ھ	مکتبہ نبویہ لاہور ۲۰۰۳ء
فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں	ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۰ء
تجلیات امام احمد رضا	خلیفہ مفتی اعظم ہند الحاج قاری محمد امانت رسول قادری	برکاتی پبلشر
فیضانِ اعلیٰ حضرت	محمد ریحان احمد قادری	شبیر برادرز لاہور ۱۴۳۴ھ
شہادت نواسۂ سید الابرار	محمد عبد السلام قادری	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۰ھ
سوانح کربلا	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
سفینۂ نوح	مولانا شفیع اوکاڑوی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
کراماتِ صحابہ	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تذکرۂ امیر اہلسنت (قسط2)	مؤلفین شعبہ امیر اہل سنت المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینۃ کراچی
مفتی دعوت اسلامی	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینۃ کراچی
محبوب عطار کی 122 حکایات	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینۃ کراچی

امامِ اعظم کی وصیتیں	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
آدابِ مرشد کامل	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
عطار کا پیارا	مؤلفین شعبہ فیضانِ اولیاء وعلما المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
بہشت کی کنجیاں	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تربیت اولاد	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
بہتر کون؟	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
بدگمانی	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
خوفِ خدا	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
غیبت کی تباہ کاریاں	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
نیکی کی دعوت	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
کراماتِ فاروقِ اعظم	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
بزرگانِ لاہور	پیر غلام دستگیر	مکتبۃ المدینہ کراچی
برکاتِ آلِ رسول	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	مکتبہ قادریہ لاہور ۱۴۰۰ھ
ساداتِ کرام کی عظمت	مؤلفین شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضانِ سنت	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
آدابِ طعام	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
یقین کامل کی برکتیں	مؤلفین شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
ولی اللہ کی پہچان	مؤلفین شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
سرکار کا اندازِ تبلیغِ دین	مؤلفین شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
سنتیں اور آداب	مؤلفین شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
فکرِ مدینہ	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
اردو دائرۃ المعارف	دانش گاہ پنجاب	لاہور پاکستان
رسائلِ عطاریہ	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
شرح شجرہ قادریہ	مؤلفین شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
ذوقِ نعت	مولانا حسن رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۹ھ
قبالۂ بخشش	جمیل الرحمن خان قادری رضوی، متوفی ۱۳۴۳ھ	ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی
وسائلِ بخشش مرمم	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی


اس کتاب میں متعدد احکام وہ ہیں
جن کا سیکھنا اسلامی بہنوں کیلئے فرض ہے۔
اسلامی بہنوں کی نماز
(حنفی)
شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ
وضو کا طریقہ 11
غسل کا طریقہ 47
تیمم کا طریقہ 64
جواب اذان کا طریقہ 72
نماز کا طریقہ 78
قضا نمازوں کا طریقہ 147
نوافل کا بیان 170
استنجا کا طریقہ 195
حیض و نفاس کا بیان 213
زنانی بیماریوں کے گھریلو علاج 230
نجاستوں کا بیان 240
اسلامی بہنوں کی 23 مدنی بہاریں 269
مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
MC 1286

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول



دکھیاری امت کی خیر خواہی

پہلا ہفتہ، مع تاریخ یکم محرم الحرام ۱۴۴۲ / 19 اگست 2020

امام حسین کی عبادت

دوسرا ہفتہ، ۷ محرم الحرام / 26 اگست 2020

وقت کی اہمیت

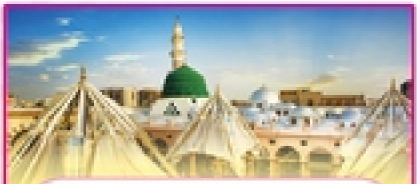
تیسرا ہفتہ، ۱۴ محرم الحرام / 2 ستمبر 2020

مقام صحابہ و اہلبیت

چوتھا ہفتہ، ۲۱ محرم الحرام / 9 ستمبر 2020

اسلام ایک ضابطۂ حیات ہے

پانچواں ہفتہ، ۲۸ محرم الحرام / 16 ستمبر 2020



آقا کریم کی امت سے محبت

پہلا ہفتہ، ۴ ربیع الاول ۱۴۴۲ / 21 اکتوبر 2020

کمالاتِ مصطفےٰ

دوسرا ہفتہ، ۱۱ ربیع الاول ۱۴۴۲ / 28 اکتوبر 2020

امام مالک کا عشق رسول

تیسرا ہفتہ، ۱۸ ربیع الاول ۱۴۴۲ / 4 نومبر 2020

امدادِ مصطفےٰ

چوتھا ہفتہ، ۲۵ ربیع الاول ۱۴۴۲ / 11 نومبر 2020



معاشرے کی رسومات

پہلا ہفتہ، ۵ صفر المظفر ۱۴۴۲ / 23 ستمبر 2020

حضور پاک کی امت کی خصوصیات

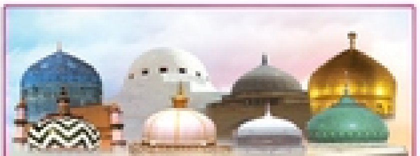
دوسرا ہفتہ، ۱۲ صفر المظفر / 30 ستمبر 2020

اعلیٰ حضرت کا تصوف

تیسرا ہفتہ، ۱۹ صفر المظفر / 7 اکتوبر 2020

تبرکات کی برکات

چوتھا ہفتہ، ۲۶ صفر المظفر / 14 اکتوبر 2020



انبیائے کرام کی نیکی کی دعوت کے واقعات

پہلا ہفتہ، ۲ ربیع الآخر ۱۴۴۲ / 18 نومبر 2020

غوث پاک کا خاندان

دوسرا ہفتہ، ۹ ربیع الآخر ۱۴۴۲ / 25 نومبر 2020

اولیائے کرام کے پاکیزہ اوصاف

تیسرا ہفتہ، ۱۶ ربیع الآخر ۱۴۴۲ / 2 دسمبر 2020

اوراد و وظائف کی برکتیں

چوتھا ہفتہ، ۲۳ ربیع الآخر ۱۴۴۲ / 9 دسمبر 2020

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

جُمَادَی الْاُوْلٰی تا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم (1442 ہجری) 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات

اسلامی بیانات

(جلد: 5)

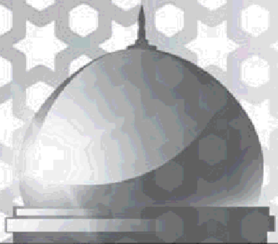
خواتین کے لئے

صفحات 412

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)

جُمادَی الْاُوْلٰی تا شَعْبانُ الْمُعَظَّم (1442 ہجری) 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات



اسلامی بیانات

(جلد: 5)



اسلامی بہنوں کے لئے

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ   وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : اسلامی بیانات (جلد:5)

صفحات : 412

پہلی بار : صفرالمظفر ۱۴۴۲ھ، اکتوبر 2020ء

تعداد : 3000 (تین ہزار)

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: 25-07-2020   حوالہ نمبر: 246

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب **"اسلامی بیانات** (جلد:5)**"** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

25-07-2020

www.dawateislami.net   E-mail: ilmia@dawateislami.net

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرور تاً انڈر لائن کیجیے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجیے۔اِنْ شَآءَ اللہ! علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول

(4ماہ: جُمادَی الاُولیٰ تا شعبانُ المُعظّم 1442ھ / دسمبر 2020 تا اپریل 2021ء کے بیانات)

ہفتہ	متوقع اسلامی تاریخ	عیسوی تاریخ	بیان کا نام	صفحہ
پہلا ہفتہ	یکم جمادی الاولیٰ	16 دسمبر	حُسنِ اَخلاق کی برکتیں	11
دوسرا ہفتہ	8	23	ہم ڈرتے کیوں نہیں؟	31
تیسرا ہفتہ	15	30	ماں کی دعا کا اثر	52
چوتھا ہفتہ	22	6 جنوری 2021	مرض سے قبر تک	75
پانچواں ہفتہ	29	13	بے پردگی کے نقصانات	98
پہلا ہفتہ	6 جمادی الاخریٰ	20	اے کاش! فضول گوئی کی عادت نکل جائے	120
دوسرا ہفتہ	13	27	غفلت کا انجام	145
تیسرا ہفتہ	20	3 فروری	صدیق اکبر کا حسن اخلاق	169
چوتھا ہفتہ	27	10	جھگڑے کے نقصانات	191
پہلا ہفتہ	5 رجب المرجب	17	عبادت میں لذت کیسے حاصل ہو؟	211
دوسرا ہفتہ	12	24	دنیا نے ہمیں کیا دیا؟	235
تیسرا ہفتہ	19	3 مارچ	برکاتِ صدقات	259
چوتھا ہفتہ	26	10	آقا کا سفر معراج	286
پہلا ہفتہ	3 شعبان المعظم	17	ظالموں کا انجام	311
دوسرا ہفتہ	10	24	معاف کرنے کے فضائل	335
تیسرا ہفتہ	17	31	اموات سے عبرت حاصل کیجئے	358
چوتھا ہفتہ	24	7 اپریل	رمضان کی آمد مرحبا	382

اجمالی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”دعوتِ اسلامی“ کے 10 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”10 نِیّتیں“

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تعوُّذ و تَسْمِیہ سے آغاز کروں گی۔ (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا) (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعہ کروں گی۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گی۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارکہ کی زِیارت کروں گی۔ (۵) جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسْمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، جہاں جہاں کسی صحابی کا نام آئے گا وہاں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور جہاں کسی بزرگ کا نام آئے گا تو وہاں رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پڑھوں گی۔ (۶) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گی۔ (۷) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو مَدَنِیہ اسلامی بہن سے پوچھ لوں گی۔ (۸) (اپنے ذاتی نسخے کے) ”یادداشت“ والے صفحہ پر ضروری نِکات لکھوں گی۔ (۹) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی۔ (۱۰) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلطی ملی تو کسی مَحْرم کے ذریعے ناشرین کو تحریری طور پر مطّلع کروں گی۔

(ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عَزْمِ مُصَمَّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بَحُسْن وخوبی سر انجام دینے کے لئے مُتَعَدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **"اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ"** بھی ہے جو دعوتِ اِسلامی کے عُلَماء و مفتیانِ کِرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(1) شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (2) شعبہ درسی کتب (3) شعبہ اِصلاحی کُتُب
(4) شعبہ تراجِمِ کُتُب (5) شعبہ تفتیشِ کُتُب (6) شعبہ تخریج[1]

"اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اَعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مجدّدِ دین و ملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت،

---

1 . . . اب ان شعبوں کی تعداد 16 ہو چکی ہے: (7) فیضانِ قرآن (8) فیضانِ حدیث (9) فیضانِ صحابہ واہل بیت (10) فیضانِ صحابیات وصالحات (11) شعبہ اَمیرِ اَہلِ سنّت (12) فیضانِ مَدَنی مذاکرہ (13) فیضانِ اَولیاء وعُلَماء (14) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (15) رسائلِ دعوتِ اسلامی (16) شعبہ مدنی کاموں کی تحریرات (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ **اِمام اَحمد رَضا خان** رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اِشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ کریم **"دعوتِ اسلامی"** کی تمام مجالس بشمول **"المدینۃُ العلمیۃ"** کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمِیۡن بِجاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رَمَضانُ المُبارَک ۱۴۲۵ھ

پیشِ لفظ

"نُطق"یعنی بولنا اور گفتگو کرنا انسان کی ایسی خصوصیت ہے جس کی وجہ سے اللہ کریم نے اسے دوسری مخلوق سے ممتاز فرمایا ہے۔ ایک انسان جب بہت سے انسانوں سے مخاطب ہوتا اور اپنے جذبات وخیالات کو بیان کرتا ہے تو اسے خطابت، تقریر اور بیان کہا جاتا ہے۔ بیان و تقریر دین سکھانے اور پہنچانے کے اہم ذرائع میں شامل ہے۔ کم وقت میں کئی افراد تک دین کا پیغام پہنچانا تقریر و بیان کے ذریعے ممکن ہے۔ بیان اگر مستند (Authentic) مواد، عمدہ ترتیب، بہترین الفاظ کے ساتھ اخلاص کے جذبے سے مالا مال ہو تو سننے والوں کے دلوں کو زیر و زَبَر کرڈالتا (یعنی بدل دیتا) ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف اجتماعات میں بیانات کا سلسلہ رہتا ہے، ان میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں ہونے والے بیانات بھی شامل ہیں۔ ملک و بیرون ملک ان ہزاروں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شرکت کرتے ہیں۔[1] اور ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیانات سے علمِ دین حاصل کر کے اپنی اصلاح کا سامان کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے بیانات اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے 475 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ کی ہدایات کے مطابق اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کے بیانات پہلے ہی کتابی صورت میں شائع کر دیئے جاتے ہیں۔

---

1 ... فروری 2020ء کی کارکردگی کے مطابق دنیا بھر میں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے 12 ہزار 500 سے زیادہ ہفتہ وار اجتماعات ہوتے ہیں جن میں شرکاء کی تعداد ہر ہفتے اوسطاً 4 لاکھ 90 ہزار رہے

اس سلسلے میں سن 1441 کے تمام اور سن 1442 کے پہلے چار ماہ کے بیانات اردو زبان میں چار جلدوں بنام **"اسلامی بیانات (جلد1تا4)"** کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں سے جلد4 کے بیانات بیرون ملک کے اجتماعات کیلئے مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ہوئے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے جُمادَی الاُولیٰ تا شَعبانُ المعظّم سن 1442 ہجری کے 17 بیانات کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

شائع ہونے والے تمام بیانات درجن سے زائد مراحل (مطالعہ، تلاشِ مواد، ترتیب، فارمیشن، شعبہ ذمہ دار کا فائنل کرنا، رکنِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری اور حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی سے تنظیمی تفتیش، دارُالافتا اہلسنّت کے مفتی صاحب سے شرعی تفتیش، مکمل مواد کی تفتیش، تخریج اور تقابل، انگلش الفاظ کی ایڈیٹنگ و مجلس تراجم سے چیکنگ، پیج سیٹ اپ اور پیراگرافنگ، آیات پیسٹنگ، فائنل پروف ریڈنگ، اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے اس کی چیکنگ، کورل پر پیسٹنگ اور اس کے لوازمات) سے گزار کر اشاعت کیلئے پیش کئے جاتے ہیں۔ ان بیانات پر اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے **بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے سات اسلامی بھائیوں (محمد حامد سراج عطاری مدنی، عبد الجبار عطاری مدنی، محمد جان رضا عطاری مدنی، محمد منعم عطاری مدنی، محمد حسین فریدی عطاری، سید عدیل ذاکر چشتی مدنی اور حفیظ الرحمٰن عطاری مدنی زَادَھُمُ اللّٰہُ عِلْمًا وَّعَمَلًا) نے کام کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ پاک ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی اور عروج نصیب فرمائے۔ اٰمین

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

(مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ)

25.07.2020

بیان:1 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے مجھ پر دَس مَرتبہ صُبْح اور دَس مَرتبہ شام دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قِیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔[1]

شَفاعت کرے حَشْر میں جو رضاؔ کی سِوا تیرے کِس کو یہ قُدرت ملی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" "مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔"[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب مایقول اذا اصبح واذا امسی، ۱۶۳/۱۰، حدیث: ۱۷۰۲۲

2 ۔۔۔ معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"حُسنِ اخلاق کی برکتیں"** اس بیان میں ہم اچھے اَخلاق کی بَرکتیں، قرآنِ کریم اور اَحادیثِ مُبارکہ میں بیان کردہ حُسنِ اخلاق کے فضائل، بُزرگانِ دین کے حُسنِ اخلاق کے واقعات اور اچّھے اخلاق سے ملنے والی برکتیں مثلاً ❁ اچھے اَخلاق قُربِ مصطفٰے کا ذَرِیعہ ہیں، ❁ اچھے اَخلاق والیاں ہی کامل ایمان والیاں ہیں، ❁ اچھے اَخلاق دل جیتنے کا زبردست نُسخہ ہیں، ❁ اچھے اَخلاق کی بَرَکت سے گناہوں میں مبتلا لوگوں کی اِصلاح کا سامان ہو جاتا ہے، ❁ اچھے اخلاق کی بَرَکت سے دِین کا کام خُوب تَرَقّی کرتا ہے، ❁ اچھے اَخلاق کی بَرَکت سے دُشمنیاں دوستیوں میں بدل جاتی ہیں، ❁ اچھے اخلاق کی بَرَکت سے غیر مسلموں کو دَولتِ ایمان نصیب ہو جاتی ہے۔ اللہ کرے ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجّہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آمین

آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

اچھے اَخلاق کی بَرَکتیں

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب یہ خَبَر ملی کہ نَجْد (مَوْجُودہ رِیاض) کے ایک مشہور بہادُر "دُعْثُور بن حارِث مُحارِبی" نے مدینے پر حَملہ کرنے کیلئے ایک لشکر تیار کرلیا ہے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم چار سو (400) صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی فَوج لے کر مُقابلے کے لئے رَوانہ ہوگئے۔ دُعْثُور کو جب یہ خَبَر ملی کہ رَسولِ اَکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے شہر میں آگئے ہیں تو وہ بھاگ نِکلا اور اپنے لشکر کو لے کر پہاڑوں پر چَڑھ گیا مگر اِس کی فَوج کا ایک آدمی **"حَبَّان"** گِرِفتار ہو گیا اور بار گاہِ رِسالت میں آکر اِسلام لے آیا۔ اِتِّفاق سے اُس دِن زور دار بارِش ہوگئی۔ رَسولِ کَرِیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ایک دَرَخْت کے قَرِیب اپنے کپڑے سکھانے لگے۔ پہاڑ کی بُلندی سے غیر مُسلموں نے دیکھا کہ صَحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اپنے اپنے کاموں میں مَشغول ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اکیلے ہیں تو اُنھوں نے دُعْثُور کو نبیِّ کَرِیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر حَملہ کرنے کے لئے اُبھارا۔ دُعْثُور یہ جُملہ "اگر میں محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کو قَتْل نہ کر سکا تو اللہ مجھے قَتْل کردے" کہتے ہوئے تلوار لے کر رَسولِ اَکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بڑھا حتی کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سَرِ مُبارَک پر تلوار بُلند کرکے بولا: اب مجھ سے آپ کو کون بچائے گا؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: **"اللہ کَرِیم مجھے تجھ سے بچائے گا۔"** اِتنا کہنا تھا کہ حضرت جِبْرِیلِ اَمین عَلَیْہِ السَّلَام فوراً زمین پر اُترے اور دُعْثُور کے سینے پر ایسا گُھونسہ مارا کہ تلوار اُس کے ہاتھ سے

چُھوٹ کر گِر پڑی۔ رَسُولِ کَرِیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فَوراً تلوار اُٹھالی اور فرمایا: **اب مُجھ سے تجھے کون بچائے گا؟** دُعْثُور نے کہا: مجھے آپ سے کوئی بھی نہیں بچاسکتا۔ نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُس کی بے بَسی پر رَحم آ گیا۔ آپ نے نہ صِرف اُس کا قُصور مُعاف فرمادیا بلکہ اُس کی تلوار بھی اُسے واپَس لوٹادی۔ دُعْثُور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ کَرِیمانہ سے اِس قَدر مُتَاَثِّر ہُوا کہ کلمہ پڑھ کر اُسی وَقْت مُسلمان ہو گیا اور اپنی قَوم میں آکر اِسلام کی دَعْوَت دینے لگا۔(1)

مُسلماں کیا عَدُو بھی تیرا قائل یارَسُولَ اللہ
تِرے اَخْلاق پر قُرباں تِرے اَوْصاف پر وارِی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۳۷)

شعر کی وَضاحت: یعنی یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کے اچھے اَخْلاق اور عُمدہ اَوْصاف پر قُربان کہ اپنے تو اپنے، غَیْر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخْلاقِ حسنہ اور اَوْصافِ حَمِیدہ سے مُتَاَثِّر ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق کتنے اچھے تھے! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قُدْرَت و اِخْتِیار ہونے کے باوُجود اپنی ذات کے لئے کبھی بھی بَدْلہ نہ لیتے بلکہ بُرائی کا جواب اچّھائی سے ہی دِیا کرتے تھے حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے خون کے پیاسوں سے بھی اِس قَدر نَرْمی کا بَرتاؤ فرماتے کہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسنِ اخلاق کے اَسِیر ہوکر رہ جاتے۔ جیسا کہ بَیان کردہ واقِعے سے ظاہِر ہُوا کہ دُعْثُور جو آپ کا جانِی دُشمن تھا جب اُس نے نَبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَرگُزر اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

---

1 - - - المواهب اللدنية مع شرح الزرقاني، باب غزوة غطفان، ۲/۳۷۸-۳۸۱ ملخصا

اَخلاقِ کَریمانہ کا شاندار مُظاہرہ دیکھا تو وہ مُتأثّر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور فوراً کلمہ پڑھ کر داخلِ اسلام ہوگیا۔ معلوم ہوا! حُسنِ اَخلاق دل جیتنے کا نسخہ ہے اور یہ ایسا نسخہ ہے جو ہر ایک کیلئے فائدہ مَند ہے، کیونکہ اچّھے اَخلاق میں نہ تو رقم خرچ ہوتی ہے اور نہ ہی اِس میں کوئی نُقصان ہے۔ بالخصوص مُبلّغات کا اچّھے اَخلاق کی دَولت سے آراستہ ہونا بہت ضَروری ہے، کیونکہ بااَخلاق مُبلّغہ کی بَرَکت سے مَدنی کام خُوب بَھلتا پُھولتا ہے، بااَخلاق مُبلّغہ مَدنی کام کو دُرُست انداز میں کَر سکتی ہے، بااَخلاق مُبلّغہ کی کوششوں سے علاقے میں مَدنی کاموں کی دُھومیں مچ جاتی ہیں، بااَخلاق مُبلّغہ دَعوتِ اسلامی کی نیک نامی کا سَبَب بنتی ہے، بااَخلاق مُبلّغہ نئی اسلامی بہنوں کو مَدنی ماحول سے وابَستہ کر سکتی ہے، بااَخلاق مُبلّغہ ایک کامیاب ذِمّہ دارہ کہلاتی ہے، بااَخلاق مُبلّغہ کو اِنفرادی کوشِش میں بہت آسانی رہتی ہے۔ اَلغَرَض! اخلاق کا اچھا ہونا کثیر فوائد کا سبب بنتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم نَرمی اور اچّھے اَخلاق کو اپنے کردار کا حصّہ بنائیں۔ مگر یاد رکھئے! یہ ضروری نہیں کہ ہم کسی سے مسکرا کر ملیں تو وہ بھی خندہ پیشانی سے ہمارا اِستقبال کرے بلکہ ممکن ہے سامنے والی ہماری مسکراہٹ (Smile) کو طنز سمجھ کر غصّے میں آجائے اور بداَخلاقی سے پیش آئے، ایسے موقع پر اللہ پاک کا یہ فرمان پیشِ نظر رکھنا چاہیے، چنانچہ قرآن کریم کے پارہ 24 سورۂ حٰمٓ السَّجْدَۃ کی آیت نمبر 34 میں ہے:

وَ لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّیِّئَةُؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ (پ ۲۴، حٰمٓ السجدۃ: ۳۴)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور نیکی اور بدی برابر نہ ہوجائیں گی اے سُننے والے بُرائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اُس میں دُشمنی تھی ایسا ہوجائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔

حضرت علامہ مولانا سیّد مفتی محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کا طریقہ بتاتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: مثلاً غُصّے کو صبر سے، جَہْل (لا علمی) کو حِلْم (بُردباری) سے، بدسُلوکی کو عَفْو (وَدَرگُزر) سے کہ اگر کوئی تیرے ساتھ بُرائی کرے تُو مُعاف کر۔ اِس خصلت (خوبی) کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دُشمن دوستوں کی طرح محبّت کرنے لگیں گے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مسلمان ہوں یا غیر مسلم سبھی اِس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ اِسلام اچھے اَخلاق اور نَرمی کی بدولت پھیلا ہے۔ آج ہمیں ہر طرف اسلام کی جو روشنی دکھائی دیتی ہے اس میں ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ان کے پیارے صحابہ و اہلبیت رَضِیَ اللہُ عَنْھُم اَجْمَعِیْن اور ان کے بعد آنے والے اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے اچھے اَخلاق کا بہت بڑا عمل دخل ہے۔ آج بھی عاشقانِ رسول کے اچھے اَخلاق کی بَرَکتوں کی بدولت بے شمار غیر مسلم اسلام کی دَولت سے سَرفراز ہورہے ہیں۔ جبکہ شرابیوں، سُود خوروں، والِدَین کے نافرمانوں، بدکاروں، فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے کے شیدائیوں، فیشن پرستوں، ایک دوسرے کے خُون کے پیاسوں، مُعاشَرے کے ناسُور سمجھے جانے والوں، بدعقیدہ لوگوں اور طرح طرح کے گُناہوں میں مبتلا رہنے والوں کی زندگیوں میں حقیقی اِنقلاب برپا ہورہا ہے۔ آیئے! اچھے اَخلاق کی بَرَکتوں پر مشتمل

1 . . . تفسیر خزائن العرفان، پ ۲۴، حٰم السجدۃ، تحت الآیۃ: ۳۴

ایک اِیمان اَفروز حکایت سنتی ہیں، چنانچہ

شَرابی کی توبہ

حضرت سیِّدُنا محمد بن زَکریا رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ایک بار میں اِبنِ عائِشہ رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیۡہ کے پاس حاضِر ہوا، آپ نمازِ مغرب کے بعد مسجِد سے گھر کی جانِب روانہ ہوئے، راستے میں ایک قُریشی نوجوان نشے میں دُھت نظر آیا، اُس نے ایک عَورت کے ساتھ نازیبا حرکت کی، عَورت چِلّائی، لوگ اُس نوجوان پر ٹُوٹ پڑے، حضرت سَیِّدُنا اِبنِ عائِشہ رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیۡہ نے اُسے پہچانا اور لوگوں سے چُھڑا کر شَفْقت کے ساتھ سینے سے لگالیا، اپنے گھر لائے اور اُسے سُلا دیا۔ جب وہ جاگا تو اُس کا نَشہ اُتر چکا تھا۔ اُسے نشے کے دَوران ہونے والے قصّے اور پِٹائی کا معلوم ہوا تو مارے شَرم کے رو پڑا اور جانے لگا۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیۡہ نے اُسے نہایت نَرمی کے ساتھ نیکی کی دعوت دی اور اِحساس دِلایا کہ بیٹا! آپ تو قُریشی ہیں، آپ کی خاندانی شَرافت مرحبا! یہ تو غَور فرمایئے کہ آپ کس عظیم ہستی کی اَولاد ہیں! بیٹا! اللہ پاک سے ڈریئے اور ہمیشہ کے لئے شراب نوشی اور دیگر گناہوں سے تَوبہ کر لیجئے۔ وہ نَوجوان اِس پیار بھری نیکی کی دعوت سے پانی پانی ہوگیا اور اُس نے رو رو کر تَوبہ کی۔ شراب اور دیگر گناہوں کے قریب نہ جانے کا عہد کیا۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیۡہ نے شَفْقَت سے اُس کا ماتھا چُوما اور خوب حَوصَلہ اَفزائی فرمائی۔ وہ بے حد مُتَاَثِّر ہوا، آپ رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیۡہ کی صحبت میں رہنے لگا اور اَحادیثِ مبارکہ لکھنے پر مامُور ہو گیا۔(1)

1...احیاء العلوم، کتاب الامر بالمعروف...الخ، الباب الثانی فی ارکان...الخ، ۲/۴۱۱ ملتقطا

نعمتِ اخلاق کر دیجے عطا یہ کرم یا مصطفےٰ فرمایئے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۵۱۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! حضرت سَیِّدُنا اِبنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نیکی کی دعوت دینے کا اَنداز کس قدر شاندار تھا۔ اسی لئے جب آپ نے ایک شَرابی کو لوگوں سے پِٹتا ہوا مُلاحَظہ فرمایا تو اُسے چُھڑوا کر اپنے گھر لائے اور جب اُس کا نَشہ اُترا تو اِنتہائی نَرمی سے نصیحتوں کے مَدَنی پُھول ارشاد فرمائے۔ پھر ان کے میٹھے بول، شفقت بھرے اَنداز اور اچھے اَخلاق نے اُس شرابی کے دل پر اِس قَدَر گہرا اَثر کیا کہ وہ شراب نوشی اور دیگر گناہوں سے تائب ہو کر حضرت ابنِ عائشہ کی صحبت میں رہ کر حدیثِ پاک کی خدمت میں مشغول ہو گیا۔

اگر آپ بھی اُس پر ٹُوٹ پڑتے اور اُس کی پٹائی میں شریک ہو جاتے، اُس پر سختی فرماتے یا بداَخلاقی سے پیش آتے تو ذرا سوچئے! کیا اِس کے بعد اُس شخص پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اِنْفِرادی کوشش اور نصیحتوں کا کوئی اَثر ہوتا؟ کیا وہ اپنے گناہوں سے باز آجاتا؟ کیا اُس کی اِصلاح کا سامان ہو پاتا؟ کیا اُسے گناہوں سے سچی تَوبہ کی تَوفیق نصیب ہوتی؟ کیا اُس کی زِندگی میں حقیقی معنیٰ میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہوتا؟ یقیناً ہرگز نہیں! تو اگر ہم چاہتی ہیں کہ معاشَرے میں سُنّتوں کی بہاریں آجائیں، اسلامی بہنیں اللہ کریم اور رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقیقی فرمانبرداری اِختیار کرکے اِس مَدَنی مقصد کو اپنانے والیاں بن جائیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ "** تو ہمیں چاہئے کہ جو اسلامی بہنیں نمازوں اور

سُنّتوں سے دُور ہیں یا مختلف گناہوں میں مشغول ہیں اُنہیں پیار و مَحبّت، نَرمی وشَفقت کے جام پلائیں اوراچھے اَخلاق کے ذَرِیعے اُنہیں مدنی ماحول سے قریب کرنے کی کوشش کریں۔

اچھے بُرے اخلاق کا نتیجہ

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اچھے اَخلاق اَجْنَبی کو اپنا بنادیتے ہیں اور بُرے اَخلاق اَپنوں کو اَجْنَبی بنادیتے ہیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کُتبِ اَحادیث اچھے اَخلاق کے فضائل سے مالامال ہیں۔ آیئے! اچّھے اخلاق کی عادت بنانے اور بُرے اخلاق سے بچنے کی نیّت سے بطورِ تَرغیب 4 اَحادیثِ مبارَکہ سنتی ہیں: چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو اپنے اَموال سے خُوش نہیں کرسکتے، لیکن تمہاری خَنْدہ پیشانی اور خُوش اَخْلاقی اُنہیں خُوش کرسکتی ہے۔[2]

(2) ارشاد فرمایا: قِیامت کے دن بندۂ مومن کے میزانِ عمل میں اچھے اَخْلاق سے زِیادہ وزنی کوئی عمل نہیں ہوگا۔[3]

(3) ارشاد فرمایا: ایمان میں زِیادہ کامِل وہ مومنین ہیں، جن کے اَخْلاق زِیادہ اچھے ہوں۔[4]

---

1 . . . دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص۲۶۸

2 . . . شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/۲۵۳، حدیث: ۸۰۵۴

3 . . . ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجآء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۳، حدیث: ۲۰۰۹

4 . . . ابو داود، کتاب السنة، باب الدلیل . . . الخ، ۴/۲۹۰، حدیث: ۴۶۸۲

(4) ارشاد فرمایا: میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور قیامت کے دن مجھ سے قریب تر وہ لوگ ہوں گے، جن کے اَخْلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے۔[1]

اَخْلاق ہوں اچّھے مِرا کِردار ہو ستھرا   محبوب کا صدقہ تُو مجھے نیک بنا دے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۱۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اچھے اَخلاق کی کیسی بَرَکتیں ہیں کہ اچھے اَخلاق سے دوسری اسلامی بہنیں خوش ہوتی ہیں، اچھے اَخلاق بروزِ قِیامت میزانِ عمل میں سب سے زیادہ وزنی ہوں گے، اچھے اَخلاق والیاں ہی کامل ایمان والیاں ہیں، اچھے اَخلاق والیوں کو بروزِ قِیامت قُربِ مصطفےٰ نصیب ہوگا۔ اچھے اَخلاق کے اِس قَدَر فضائل و بَرَکات سُن کر اُمّید ہے کہ ہمارا بھی اچھے اَخلاق اپنانے کا ذِہن بناہوگا۔ آیئے! یہ بھی سنتی ہیں کہ اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟ چُنانچہ

اچھے اَخْلاق کسے کہتے ہیں؟

ایک شخص نے نبیِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اچھے اَخْلاق کے مُتعلّق سُوال کیا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کے سامنے یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوت فرمائی:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ (۱۹۹)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے محبوب مُعاف کرنا اِختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہِلوں سے منہ پھیر لو۔

(پ۹، الاعراف: ۱۹۹)

اَمِیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا مولیٰ مُشْکِل کُشا، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے

---

1 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی معالی الاخلاق، ۳/۴۰۹، حدیث: ۲۰۲۵

ہیں کہ رَسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں اگلوں اور پچھلوں کے بہترین اَخلاق کے مُتعَلِّق تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی، ضرور ارشاد فرمایئے، تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو تمہیں مَحرُوم کرے تم اُسے عَطا کرو، جو تم پر ظُلم کرے تم اسے مُعاف کر دو اور جو تم سے تَعَلُّق توڑے تم اُس سے تَعَلُّق جوڑو۔(1)

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خُوش مزاجی سے مُلاقات کرنا، خُوب بھلائی کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینا، اچھے اَخلاق میں سے ہے۔(2)

ہو اَخلاق اچّھا ہو کِردار سُتھرا مُجھے مُتّقی تُو بنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اچھے اَخلاق کی بَرکتوں میں سے ایک بَرکت یہ بھی ہے کہ جس اسلامی بہن کی شَخْصِیَّت اچھے اَخلاق سے جتنی آراستہ ہو گی وہ اُسی قَدَر تَرَقّی کی منزِلیں طے کرتی اور خوب فائدے سمیٹتی ہے۔اِس بات کو یُوں سمجھئے کہ بعض دکانداروں کی دُکانوں پر گاہکوں کا بے حد رَش رہتا ہے اور کثیر لوگ اُن کی دُکانوں کا رُخ کرتے اور خریداری کرتے ہیں، اُن کی کامیاب دُکانداری کا ایک راز یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنے گاہکوں سے نہایت اچھے اَخلاق سے پیش آتے ہیں، موقع کی مناسبت سے اُنہیں چائے، بسکٹ اور کولڈ رنک وغیرہ پیش کرتے ہیں، گاہک ایک چیز دِکھانے کا مطالَبہ کرے

---

1 ... شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۶/۲۲۱، حدیث: ۷۹۵۶

2 ... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۴، حدیث: ۲۰۱۲

تو وہ 10 چیزیں اُس کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ اَلْغَرَض! گاہک (Customer) کے ساتھ اُن کا اَخلاق اِس قدر اچھا ہوتا ہے کہ وہ خریداری کئے بغیر نہیں جاتا۔ بالفرض کوئی گاہک دُکان دار کے ساتھ بد سُلوکی بھی کر جائے تو دُکاندار اُسے خندہ پیشانی سے برداشت کرلیتا ہے اور گاہک نہیں ٹُوٹنے دیتا۔ اب ذرا ہم اپنا اِحتساب کریں کہ کیا نئی اسلامی بہنوں پر اِنْفِرادی کوشش کے دوران ہمارا اَنداز بھی ایسا میٹھا ہوتا ہے، کیا اسلامی بہنوں سے ملاقات کے وَقْت ہمارے چہرے پر بھی مسکراہٹ ہوتی ہے؟ کیا ہم نیکی کی دعوت دیتے وَقْت کوئی تحفہ مثلاً مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ پیش کرتی ہیں؟ کیا ہمارے اَخلاق سے مُتَاَثِّر ہوکر بھی کوئی اسلامی بہن آج تک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئی یا کسی کو توبہ کی تَوفیق نصیب ہوئی؟ کیا ہم نے کبھی اپنے اُوپر سختی کرنے والیوں کی سختی کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا یا اینٹ کا جواب پتّھر سے دے کر بدسلوکی تو نہیں کی؟ ہمارے اَخلاق تو اتنے پیارے ہونے چاہئیں کہ دیکھنے والیوں کی زبانوں پر بے ساختہ جاری ہو جائے کہ جس نبی کا کلمہ پڑھنے والیوں کا اَخلاق ایسا ہے تو وہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیسے پاکیزہ اخلاق کے مالک ہوں گے۔ یاد رکھئے! اچھے اَخلاق کی بَرَکتیں صِرف بااَخلاق لوگوں تک ہی مَحدود نہیں رہتیں بلکہ اَولاد کو بھی اِس کے فوائد حاصل ہوتے ہیں، چُنانچہ

والد کے اچھے اَخلاق کی بدولت بیٹی کی رِہائی!

رَسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس قَبِیلۂ طَیْء کے قیدی لائے گئے تو ایک قیدی لڑکی نے کھڑے ہو کر عَرض کی: اے محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اگر آپ بہتر سمجھیں تو مجھے آزاد فرمادیں اور قبائلِ عَرَب کو مجھ پر نہ ہنسائیں کیونکہ میں اپنی قَوم کے

سردار حاتِم طائی کی بیٹی ہوں اور بے شک میرا باپ اپنی قوم کی حمایت کرتا، قیدیوں کو آزاد کرتا، بھوکوں کو سیر کرتا، کھانا کھلاتا، سلام کو عام کرتا اور کسی ضرورت مند کو کبھی واپس نہیں لوٹاتا تھا۔ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اے لڑکی! یہ (تو) سچّے اِیمان والوں کی صِفَت (خوبی) ہے۔ اگر تیرا باپ مسلمان ہوتا تو ہم ضرور اُس کے لئے رحمت کی دعا کرتے۔ (پھر ارشاد فرمایا:) اِس لڑکی کو آزاد کر دو کیونکہ اِس کا باپ اچھے اَخلاق کو پسند کرتا تھا اور اللہ کریم بھی اچھے اَخلاق کو پسند فرماتا ہے۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! جنّت میں صرف اچھے اَخلاق والا ہی داخل ہوگا۔[1]

مِرے اَخلاق اچھے ہوں مِرے سب کام اچھے ہوں
بنا دو مجھ کو تم پابندِ سُنّت یارَسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے اپنے اَخلاق کی بدولت جس طرح بُھولے بھٹکے لوگوں کی اِصلاح کا فَریضہ سَر اَنجام دِیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اِصلاحِ اُمّت اور نیکی کی دعوت کا یہ مُبارَک سِلْسِلہ اب بھی جاری وساری ہے اور آج کے اِس پُرفِتَن دور میں بھی ایسی کئی نیک ہستیاں اِس دُنیا میں جَلْوہ گر ہیں کہ جن کے عُمدہ اَخلاق کی بَرَکت سے بے شُمار لوگوں کی اِصلاح ہوئی اور غیر

---

1 … نوادر الاصول، الاصل الثانی والتسعون والمائة، ۲/۷۲۷، حدیث: ۱۰۰۱ ملتقطا

مسلموں نے اِسلام قبول کیا۔اِنہی ہستیوں میں سے ایک امیرِ اَہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی ذاتِ بابرکات بھی ہے کہ جن کی شب وروز کی کوششوں اور عُمدہ اَخلاق کی بدولت کثیر لوگوں کی زِندگیوں میں اِنقلاب برپا ہوا ہے۔ آیئے!اِس وَلیِ کامِل کے اَخلاق سے مُتاَثّر ہو کر دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے والے ایک اسلامی بھائی کی مَدَنی بہار سُنئے اوراِس سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پُھولوں کو اپنے دِل کے مَدَنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے۔ چُنانچِہ

گناہ کی دعوت دینے والے کو نیکی کی دعوت

یہ اُن دنوں کی بات ہے جب دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع دعوتِ اسلامی کے اَوّلین مَدَنی مرکز **"گلزارِ حبیب مسجد"** گلستانِ شفیع اوکاڑوی (سولجر بازار) بابُ المدینہ کراچی میں ہوتا تھا۔ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ اِجتماع میں شرکت کے لئے اسلامی بھائیوں کے ساتھ جب سینماگھر کے قریب سے گزرے تو ایک نوجوان جو فِلْم کا ٹکٹ لینے کی غَرَض سے قِطار میں کھڑا تھا اُس نے بُلند آواز سے اَمیرِ اَہلسنّت کو مخاطب کر کے کہا: مولانا بڑی اچھی فلم لگی ہے آکر دیکھ لو۔ اِس سے پہلے کہ آپ کے ہمراہ اسلامی بھائی جذبات میں آکر کچھ کرتے اَمیرِ اَہلسنّت نے بلند آواز سے اُسے سلام کیا اور قریب پہنچ کر بڑی ہی نَرمی کے ساتھ انفرادی کوشش کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:بیٹا!میں فلمیں نہیں دیکھتا البتہ آپ نے مجھے دعوت پیش کی تو میں نے سوچا کہ آپ کو بھی دعوت پیش کروں! ابھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ گلزارِ حبیب مسجد میں سُنّتوں بھرا اِجتماع ہو گا، آپ سے شرکت کی درخواست ہے، اگر آپ ابھی نہیں آسکتے تو پھر کبھی ضرور تشریف لائیے گا۔ پھر آپ

نے اُسے ایک عطر کی شیشی تحفے میں پیش کی۔ چند سالوں بعد اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں سُنّتوں کے عامِل ایک اسلامی بھائی سَبز عمامہ سجائے حاضِر ہوئے اور کچھ اِس طرح سے عَرض کی: حُضور! چند سال قبل ایک نوجوان نے آپ کو فلم دیکھنے کی دعوت دی تھی اور آپ نے کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے ناراض ہونے کے بجائے اِجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی تھی وہ نوجوان میں ہی ہوں۔ میں آپ کے حُسنِ اَخلاق سے بے حد مُتأثّر ہوا اور ایک دن اِجتماع میں آ گیا، پھر مجھ پر کرم ہو گیا اور میں گناہوں سے تَوبہ کر کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اَمیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا انفرادی کوشِش کرنے کا طریقہ کتنا پیارا تھا! اگر آپ اُس جوان کی نامناسِب حَرَکت پر غُصّے میں آجاتے اور کوئی سخت بات کہہ دیتے تو کبھی بھی ایسے نتائج بر آمد نہ ہوتے۔ لہٰذا اگر آپ بھی اِصلاحِ اُمّت کا درد اپنے سینے میں رکھتی ہیں تو اچھے اَخلاق، عاجِزی، صبر اور نَرمی کو اپنی طبیعت میں شامل کرلیجئے، کیونکہ کبھی کبھی بُرے اَخلاق اچھے عمل کو بھی خراب کر دیتے ہیں، جیسا کہ

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اچھے اخلاق گناہ کو اِس طرح پِگھلا دیتے ہیں جس طرح پانی برف کو پِگھلا دیتا ہے اور بُرے اخلاق عمل کو ایسے خراب کرتے ہیں جیسے سِرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . تعارف امیر اہلسنت، ص ۴۰

2 . . . معجم کبیر، ۱۰/ ۳۱۹، حدیث: ۱۰۷۷۷

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بُرے اَخلاق کے چند دِینی اور دُنیوی نُقصانات کے بارے میں سنئے: چُنانچہ

بداَخلاقی کے دینی ودُنیوی نُقصانات

❁ بداَخلاقی نَحوست ہے، ❁ بداَخلاقی خُود بھی بدعملی ہے اور بہت سی بدعملیوں کا ذَرِیعہ ہے۔[1] ❁ جُھوٹ، خِیانت، وعدہ خِلافی سب بداَخلاقی کی شاخیں ہیں۔[2] ❁ بداَخلاقی آپس کے اِختلاف کا باعث ہے۔[3] ❁ بداَخلاقی آپس میں بُغض وحَسَد اور جُدائی پیدا کرتی ہے۔[4] ❁ بداَخلاقی سے ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پناہ طَلَب فرمائی۔[5] ❁ بداَخلاقی و بدزبانی سے اللہ پاک ناراض ہوتا ہے، ❁ بداَخلاق سے ہر کوئی دور رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ ❁ بداَخلاقی بُرا شگون ہے۔[6] ❁ بداَخلاقی اگر اِنسانی شکل میں ہوتی تو وہ (بہت) بُرا آدمی ہوتا۔[7] ❁ اللہ پاک کے نزدیک سب سے بڑی بُرائی بُرے اَخلاق ہیں۔[8] ❁ بے شک بے حیائی اور بداَخلاقی کا اسلام کی کسی چیز سے کوئی تَعلُّق نہیں۔[9] ❁ بداَخلاقی نیکی کی دعوت

1... مرآۃ المناجیح، ٦/٤٣٦

2... مرآۃ المناجیح، ٦/٤٣٦

3... احیاء العلوم، ٢/٥٦٩ بتغیر قلیل

4... احیاء العلوم، ٢/٥٦٩

5... ابو داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، ٢/١٣٠، حدیث: ١٥٤٦ ماخوذا و مفھوما

6... کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الثانی... الخ، جزء٣، ٢/١٧٨، حدیث: ٧٣٤٣

7... کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الثانی... الخ، جزء٣، ٢/١٧٨، حدیث: ٧٣٥١

8... جامع الاحادیث، ١٩/٤٠٦، حدیث: ١٤٩٢٢ ملخصا

9... مسند امام احمد، مسند البصریین، ٧/٤٣١، حدیث: ٢٠٩٩٧

دینے میں بہت بڑی رُکاوٹ ہے، ❁ بداَخلاقی بڑے بڑے رشتوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔ یہاں تک کہ اسی بداخلاقی کی وجہ سے بسااوقات میاں بیوی میں طَلاق کی نَوبت آجاتی ہے، ❁ بداَخلاقی کی نَحوست سے گھر کا سُکون برباد ہوجاتا ہے، ❁ بداَخلاق ایک گُناہ سے توبہ کرتا ہے تو اُس سے بدتر گُناہ میں گِرِفتار ہوجاتا ہے۔[1] ❁ بداَخلاق شخص کو بارہاناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اَلْغَرَض! بداَخلاقی کثیر بُرائیوں کا مجموعہ اور دُنیاو آخِرت میں ہلاکت وبَربادی کا سبب ہے۔ اللہ کریم سب مسلمانوں کو بُرے اَخلاق کی نَحوست سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مسکرا کر سب سے مِلنا دل سے کرنا عاجِزی
بھاگتے ہیں سُن لے بداَخلاق اِنساں سے سبھی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے بداَخلاقی کے دِینی و دُنیوی نُقصانات کے بارے میں سُنا، اے کاش! اِنہیں سُن کر ہمارے دل میں بھی اِس سے نفرت پیدا ہوجائے اور ہمارا توبہ کا ذِہن بھی بن جائے۔ آیئے! اب ہم اچھے اَخلاق کی پیکر بننے کے 12 طریقے سنتی ہیں: چنانچہ

بااَخلاق بننے کے طریقے

(1) اچھے اَخلاق کی پیکر بننے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑایئے اور اپنے ہاتھوں کو بلند کرکے اَشکبار آنکھوں سے بُرے اَخلاق سے نجات کی دُعا مانگئے۔

---

1 . . . جامع الاحادیث، ۲/۳۷۵، حدیث: ۶۰۶۴

(2)اچھے اَخلاق کے فضائل اور بُرے اَخلاق کے نُقصانات پر مُشْتَمِل اَحادیث و رِوایات، واقِعات اور اَقوالِ بُزرگانِ دِین کو بار بار پڑھیے اور سنئے۔

(3)دِن کا اکثر حِصّہ خاموشی اِختیار کیجئے اور حتَّی الاِمکان لکھ کر یا اِشارے سے گفتگو کی عادت بنائیے۔

(4)پابندی کے ساتھ تلاوتِ قرآن مع ترجمۂ قرآن کنزُالایمان اور اِس کے ساتھ تفسیرِ خزائنُ العرفان یا نورُ العرفان یا صراطُ الجنان کا مُطالعہ کرنے کا معمول بنالیجئے۔

(5)بُری (بداخلاق) سہیلیوں کی صحبت سے بچیں۔

(6) دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے آٹھ (8) مَدَنی کاموں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیجئے۔

(7)دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں پابندی کے ساتھ شرکت کیجئے۔

(8)روزانہ فِکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کیجئے۔

(9)دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے کورس کرلیجئے۔

(10)مَدَنی چینل پر نشر ہونے والے مختلف سلسلے دیکھتی رہئے۔

(11) کسی پیرِ کامل کا دامَن مضبوطی سے تھام لیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اَمیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ میں پیرِ کامل کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں، لہٰذا آپ بھی اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذَرِیعے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی خادماؤں میں شامل ہو جائیں۔

(12) دعوتِ اسلامی کے تحت قائم شُعبہ جات میں سے کسی شعبے میں اپنی خدمات پیش کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ! اِن طریقوں پر عمل کی بَرَکت سے بُرے اَخلاق کا خاتِمہ ہو گا اور اچھے اَخلاق اپنانے کا ذِہن بنے گا۔

تُو عطا حِلْم کی بھیک کر دے میرے اَخلاق بھی ٹھیک کر دے
تجھ کو فاروق کا واسطہ ہے یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

خُوشبو کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! خُوشبو کی سُنّتیں اور چند آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: چار چیزیں نبیوں کی سُنّت میں داخل ہیں: نکاح، مسواک، حیا اور خوشبو لگانا۔[2] ☆ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے تھے۔[3] ☆ نماز میں ربِّ کریم سے مُناجات ہے تو اس

1 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵
2 . . . مشکاۃ، کتاب الطھارۃ، باب السواک، ۱/۸۸، حدیث: ۳۸۲
3 . . . سنتیں اور آداب، ص۸۵

کے لئے زینت کرنا عطر لگانا مستحب ہے۔[1] ☆آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ عمدہ خُوشبو استعمال کرتے اور اسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے۔[2] ☆ناخوشگوار بُو یعنی بدبو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناپسند فرماتے۔[3]

☆عورتوں کے لئے مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خوشبو اجنبی مَردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خُوشبو خاوند یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔[4] ☆اسلامی بہنوں کو ایسی خوشبو نہیں لگانی چاہیے جس کی خوشبو اُڑ کر غیر مَردوں تک پہنچ جائے۔[5] ☆فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی بدکارہ ہے۔[6]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے دو رسالے "101 مدنی پھول" اور "163 مدنی پھول" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . نیکی کی دعوت، ص۲۰۷

2 . . . سنتیں اور آداب، ص۸۳

3 . . . سنتیں اور آداب، ص۸۳

4 . . . سنتیں اور آداب، ص۸۵

5 . . . سنتیں اور آداب، ص۸۶

6 . . . ترمذی، کتاب الادب، باب ماجآء فی کراھیۃ خروج . . . الخ، ۳۶۱/۴، حدیث: ۲۷۹۵

بیان:2 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے۔ (۲) میری سُنّت کو زندہ کرنے والا۔ (۳) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (1)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

1...البدور السافرة، ص ۱۶۹، حدیث: ۳۶۴

2...معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰـہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰـہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خُدا کے سبب کمر ٹوٹ گئی

حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ کی کمر جوانی ہی میں جھک گئی تھی، لوگوں نے کئی مرتبہ اس کی وجہ جاننے کی کوشش کی لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کوئی جواب نہیں دیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ایک شاگرد (Student) کافی عرصہ تک کسی موقع کی تلاش میں رہا کہ وہ آپ سے اس کا سبب پوچھ سکے، آخر ایک دن اس نے موقع پا کر آپ سے اس بارے میں پوچھ ہی لیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پہلے تو کوئی جواب نہ دیا لیکن پھر اس کے مسلسل اصرار پر فرمایا: میرے ایک

استاد جن کا شمار بڑے علما میں ہوتا تھا اور میں نے ان سے کئی علوم وفُنُون سیکھے تھے، جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھ سے فرمانے لگے: اے سفیان! کیا تُو جانتا ہے کہ میرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ میں پچاس سال تک مخلوقِ خدا کو ربِّ کریم کی اطاعت کرنے اور گناہوں سے بچنے کی تلقین کرتا رہا، لیکن افسوس! آج جب میری زندگی کا چراغ گُل ہونے کو ہے، اگر اللہ کریم نے مجھے اپنی بارگاہ سے یہ فرما کر نکال دیا کہ تُو میری بارگاہ میں آنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ اپنے استاد کی یہ بات سن کر خوف سے میری کمر ٹوٹ گئی، جس کے ٹوٹنے کی آواز وہاں موجود لوگوں نے بھی سنی اور میں اپنے رَبِّ کریم کے خوف سے آنسو بہاتا رہا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ میرے پیشاب میں بھی خون آنے لگا اور میں بیمار ہو گیا، جب بیماری شدت اختیار کر گئی تو میں ایک غیر مسلم حکیم کے پاس گیا، پہلے تو اسے میری بیماری کا پتہ نہ چل سکا پھر اس نے غور سے میرے چہرے کا جائزہ لیا اور میری نبض دیکھی اور کچھ دیر سوچنے کے بعد کہنے لگا، میرا خیال ہے کہ اس وقت مسلمانوں میں اس جیسا نوجوان کہیں نہ ہو گا کہ اس کا جگر خوفِ الٰہی کی وجہ سے پھٹ چکا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندوں کے دل ہر وقت خوفِ خدا سے معمور ہوتے تھے، ان کا اُٹھنا، بیٹھنا چلنا پھرنا اَلْغَرَض! زندگی کے شب و روز فکرِ آخرت میں گزرتے تھے کیونکہ ان کے نزدیک دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ ان کے دل مَحبّتِ الٰہی

---

1 … حکایات الصالحین، ص ۴۵

سے ایسے معمور ہوتے کہ وہ صرف رَبِّ کریم کی رضا چاہتے تھے اور ان کے دلوں میں اللہ پاک کا ایسا خوف ہوتا کہ ان کے پیشِ نظر ہر وقت قیامت کے ہولناک مناظر رہتے تھے، لیکن افسوس! آج ہمارے دلوں سے خوفِ خدا ختم ہوتا جارہا ہے، کسی کو ڈرانے کیلئے عذاب پر مشتمل کتنی ہی آیات سنادی جائیں، گناہوں کی وعیدوں پر کتنی ہی حدیثیں بیان کردی جائیں، گناہگاروں کے عبرت ناک انجام کی حکایات سنادی جائیں لیکن اسلامی بہنوں کی ایک تعداد ہے جو ٹَس سے مَس نہیں ہوتی، ادھر ادھر دیکھ کر لاپرواہی سے سنتی ہیں، توجہ نہیں رہتی، دل کو چوٹ نہیں لگتی، گناہوں سے دوری نہیں ملتی اور نیکیوں کی محبت نصیب نہیں ہوتی۔ شاید اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ گناہوں کی کثرت کے سبب دل اس قدر زنگ آلود ہوچکے ہیں کہ اب وہ نصیحت (Advice) کی کسی بات کا اثر نہیں لیتے۔

ذرا سوچیں تو سہی کہ اگر ہم نے اپنی زندگی یُونہی گناہوں میں بسر کردی تو ایسا نہ ہو کہ بروزِ قیامت ہمارا حشر بھی ایسے مجرموں کے ساتھ ہو جنہوں نے اپنی زندگی ربِّ کریم اور اس کے پیارے رسولِ عظیم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهٖ وَسَلَّم کی نافرمانی اور نیک اعمال سے دور رہ کر گزاری ہوگی، ایسے لوگ بروزِ قیامت اللہ پاک کی رحمت سے محروم ہوں گے، گناہوں کی وجہ سے ان کے چہرے سیاہ ہوں گے، یہ لوگ قیامت کے دن ادھر ادھر بھاگتے پھریں گے مگر کوئی ان کا حامی و مددگار نہ ہوگا، قیامت کے اس ہولناک منظر کو پارہ 30 سُوْرَۃُ عبس آیت نمبر 33 تا 37 میں یوں بیان کیا گیا ہے:

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیْهِ ﴿۳۵﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ اس دن آدمی بھاگے گا اپنے

وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَىٕذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ﴿۳۷﴾ بھائی اور ماں اور باپ اور جورو (بیوی) اور بیٹوں سے ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے۔ (پ ۳۰، العبس: ۳۴-۳۷)

پھر ایک وقت آئے گا کہ مجرموں کو گھسیٹ کر جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔ چنانچہ پارہ 16 سورۂ مریم آیت نمبر 86 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِیْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ (پ ۱۶، مریم: ۸۶) تَرجَمۂ کنز الایمان: اور مجرموں کو جہنّم کی طرف ہانکیں گے پیاسے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیے اور مرنے کے بعد گناہگاروں کا حال سُن کر ڈر جائیے اور توبہ کر کے نیکیوں میں زندگی بسر کیجئے۔ افسوس صد افسوس! ہمارے مُعاشرے میں دن رات دوسروں کے خوف سے تو چُھپ چُھپ کر گناہ کیے جاتے ہیں کہ کہیں میری سَہیلیوں اور گھر والوں کو نہ معلوم ہو جائے لیکن اُس ربّ کا ڈر نہیں رہتا جو رات کی تاریکی میں بھی ہمارے حال سے باخبر ہے۔ افسوس گناہ کرتے وقت اس بات کا بھی خوف نہیں رہتا کہ بروزِ قیامت تمام اہلِ محشر کے سامنے گناہوں سے بھرپور نامۂ اعمال پڑھ کر ہمیں سنانا پڑے گا جہاں وہ لوگ بھی ہوں گے کہ دنیا میں جن کے دلوں میں ہماری عزت و اہمیّت تھی۔ اے کاش! اس وقت کی بدنامی اور شرمندگی سے بچنے کیلئے ابھی سے ہمیں خوفِ خدا کی دولت نصیب ہو جائے۔ اے کاش! ہم گناہوں سے دور رہنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اے کاش! ہم ہر لمحہ نیکیوں میں بسر کرنے والیاں بن جائیں۔ اے کاش! قیامت کے ہولناک دن کو ہمیشہ یاد رکھنے والیاں بن جائیں۔ اگر ہمیں خوفِ خدا کی دولت نصیب ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ اس کی

برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذہن بن جائے گا۔ ہمارے بُزرگانِ دین تو ایسے تھے کہ دن رات نیکیوں میں بسر کرتے، ہر وقت اللہ پاک کے خوف اور اس کی مَحَبَّت سے سرشار رہتے پھر بھی وہ اپنے اعمال کو کافی نہ سمجھتے اور خوفِ خدا سے خوب آنسو بہایا کرتے تھے، چنانچہ

معلوم نہیں میرا ٹھکانا جنّت ہوگا یا جہنم!

حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ ایک مقام پر انہوں نے ایک بزرگ کو دیکھا تو ان سے حال پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: اے مالک! اس شخص کا حال کیا ہوگا جس کی صبح و شام ایسے طویل سفر میں بسر ہو جس میں کوئی سامانِ سفر اور زادِ راہ موجود نہ ہو اور اُسے بندوں کے درمیان عدل و انصاف فرمانے والے رَبّ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا۔ یہ کہہ کر وہ بزرگ زُور زُور سے رونے لگے، حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں میں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا: میں دنیا کی حرص پر نہیں رو رہا اور نہ ہی موت کے خوف اور مصیبت نے مجھے رُلایا ہے بلکہ میں تو اپنی زندگی کے اس دن پر رو رہا ہوں جس میں کوئی اچھا عمل نہیں کرسکا، خُدا کی قسم مجھے تو زادِ راہ کی کمی، کامیابی سے دُوری اور دُشوار گزار گھاٹی نے رُلایا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ میں جنّت میں جاؤں گا یا جہنّم میں۔ حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں میں نے یہ حکمت بھرا کلام سُن کر کہا: لوگ تو آپ کو مجنوں سمجھتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم بھی دنیا والوں کی طرح دھوکے میں مُبتلا ہو گئے؟ اگرچہ میرے اندر جنتیوں والی کوئی اور خوبی نہیں لیکن میرے دل، رگوں، گوشت، خون اور ہڈیوں

میں اللہ پاک کی مَحبّت سَرایت کرچکی ہے۔ میں اللہ کریم کی مَحبّت میں گرفتار ہو کر دیوانہ بن گیا ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! ہمارے بُزرگانِ دین رَبِّ کریم کے خوف سے کس قدر گریہ وزاری فرماتے تھے اور دن رات نیکیوں میں مشغول رہنے کے باوجود بھی اپنے اعمال کو کافی نہ سمجھتے تھے لیکن افسوس! ہماری حالت یہ ہے کہ ایک تو ہم نیک عمل کرتی نہیں اگر کوئی عمل کر بھی لیں تو کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی طرح لوگ مجھے دیکھ لیں تاکہ میری نیک نامی ہو۔ یاد رکھئے! ریاکاری کے ساتھ کیا جانے والا عمل ہرگز قابلِ قبول نہیں، لہٰذا ہر نیک عمل سے پہلے اپنی نِیّت پر اچھی طرح غور کرلینا چاہیے کہ اُس سے مقصود رَبّ کریم کی رِضا ہے یا مال و زَر کا حُصُول یا کوئی اور دُنیاوی فائدہ؟ بد قسمتی سے آج کل ہماری عِبادات سے اِخْلَاص رُخصت ہوتا جارہا ہے، نماز پڑھتی ہیں تو اس لئے کہ لوگ ہمیں نمازی کہیں۔ صدقہ وخیرات کرتی ہیں تو اس لئے کہ لوگوں میں ہماری سخاوت کے چرچے ہوں۔ حج و عمرہ اس لئے کرتی ہیں کہ لوگوں میں ہماری واہ واہ ہو۔ گھر میں بات بات پر جھگڑا کرتی ہیں لیکن دوسری خواتین سے حُسنِ اخلاق سے اس لئے پیش آتی ہیں کہ اُن میں بااَخلاق مشہور ہوجائیں۔ یاد رکھئے! جن نیک کاموں کو زِندگی بھر ہم نے اپنے لیے توشۂ آخرت اور نَجات کا ذَرِیعہ سمجھا ہوا ایسا نہ ہو ریاکاری کی وجہ سے یہ سب برباد ہوجائیں اور قیامت کے دن حسرت وندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے۔ آیئے! ریاکاری کی مَذمّت پر دو فرامینِ مصطفٰے سنئے اور اس باطنی مرض سے

1 . . . حدائق الاولیاء، ۲/۲۲۲

بچنے کی کوشش بھی کیجئے، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: جنّت کی خُوشبو پانچ سو (500) برس کی مُسافت (یعنی دُوری) سے سُونگھی جاسکتی ہے مگر آخرت کے عمل سے دُنیا طلب کرنے والا اُسے نہ پاسکے گا۔[1]

2. ارشاد فرمایا: جو شہرت کیلئے عمل کرے گا، اللہ پاک اُسے رُسوا کرے گا، جو دِکھاوے کیلئے عمل کرے گا، اللہ پاک اسے عذاب دے گا۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ریاکاری کرنے والے بدنصیب کو جنّت کی خوشبو بھی نہیں پہنچے گی۔ ایسے بد عمل کو بروزِ قیامت ذلیل ورسوا کیا جائے گا اور اسے سخت عذابِ الٰہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ یاد رکھیں ریاکاری سے دنیا میں نیک نامی اور فوائد تو مل سکتے ہیں مگر آخرت میں ایسے عمل کی کوئی جزا نہیں ہوگی۔ لہٰذا اپنے دل سے لوگوں کی تعریفیں سننے کی خواہش نکال دیں۔ ہر وقت قبر وحشر کی ہولناکیوں اور جہنّم کی کڑی سزاؤں کو ذہن نشین رکھیں۔ صرف رضائے الٰہی کیلئے عمل کریں اور بُزرگانِ دین کی سیرت کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے خوفِ خدا کی دولت نصیب ہوگی۔

اللہ پاک کے مقرب بندوں کی عملی حالت بیان کرتے ہوئے ایک بزرگ فرماتے ہیں: وہ لوگ (کثرت سے نیکیاں کرنے کے باوجود اس کی خفیہ تدبیر سے) خوف زدہ رہتے اور تم تفریط (یعنی گناہوں میں ڈوبنے کے باوجود) بے خوف رہتے ہو۔ وہ مبارک ہستیاں نیکیوں کے باوجود رویا کرتی تھیں اور تم بے کار رہ کر بھی ہنستے ہو۔ وہ لوگ بیمار رہنے کے باوجود

---

1 . . . کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الثانی، جز ۳، ۲/۱۹۰، حدیث: ۷۴۸۹

2 . . . جامع الاحادیث، ۷/۴۴، حدیث: ۲۰۷۴۰

رات بھر (عبادت کے لئے) شب بیداری کرتے اور تم تندرست ہو کر بھی پڑے سوتے رہتے ہو۔ وہ درست راہ چلا کرتے اور تم غضب کی شاہراہوں پر دوڑتے چلے جا رہے ہو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی آج ہماری عملی حالت بہت خراب ہے۔ ہم اپنے بزرگوں کے طریقے سے بالکل دور ہوتی جا رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج آزادیِ نسواں اور عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کے نعروں نے ہماری نوجوان نسل کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ فیشن پرستی اور بے حیائی اس قدر بڑھ چکی ہے کہ گھر گھر میں بے حیائی کے دل سوز نظارے ہیں، مخلوط تعلیمی اداروں، ہسپتالوں، دفتروں اور تفریح گاہوں میں مردوں اور عورتوں کا اِختلاط (میل جول) عام ہو چکا ہے۔ اسی میل جول کے سبب **مَعَاذَ اللّٰہ** آج ہماری نوجوان نسل گرل فرینڈ (Girlfriend) اور بوائے فرینڈ (Boyfriend) کے مَنحوس چکّر میں پھنس کر کس طرح اپنی شرم و حیا سے ہاتھ دھو بیٹھی ہے یہ کسی پر مخفی نہیں۔

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے　　شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پہلے جب یہ نَعْرہ بُلَند ہوا کہ مرد و عورت شانہ بشانہ چلیں تو اس کی نحوست نے گھر کی چار دیواری میں محفوظ عورت کو باہر لا کھڑا کیا اور اب مَغْرِب سے چلنے والا یہ جملہ لیڈیز فرسٹ (Ladies First) یعنی **"پہلے خواتین"** یہاں بھی آ پہنچا۔ پہلے کندھے سے کَنْدھا مِلا کر کھڑا کیا تھا اب ایک قدم آگے پہنچا کر

---

1 ... حدائق الاولیاء، ۲/۲۲۶

مزید بے باکی و بے حیائی میں اضافہ کر دیا، عورت سمجھی اس جُملے کے ذریعے مجھے عِزت دی جا رہی ہے حالانکہ اس جُملے کا مقصد عورتوں کو کسی قسم کی عِزت دینا نہیں بلکہ صِنْفِ نازُک کو بے وقوف بنا کر اس کے حُسْن و جَمال کو اپنے مالی فَوائد کے حُصُول کا ذَرِیعہ بنانا ہے جس کا مُظَاہَرہ فیشن شوز، بِل بورڈز(Billboards) اور اِشْتِہارات کے ذریعے سرِ عام ہوتا ہے، اسی طرح دفتروں، بینکوں اور ہسپتالوں غرض جہاں جائیں بِالْخُصُوص اِسْتِقْبالِیَہ (Receptions) پر ماڈرن لڑکیوں کو ہی رکھا جاتا ہے تاکہ لوگوں کی توجہ حاصل کر کے اپنے کاروبار کو تَرَقّی دی جائے، اب تو بے حیائی اس قدر بڑھ چکی ہے کہ غیر محرموں سے ہاتھ مِلانے تک کو بُرا محسُوس نہیں کیا جاتا اور بڑی ڈھٹائی سے یہ کہا جاتا ہے کہ ماڈرن دور ہے سب چلتا ہے۔ آیئے! فیشن پرستی کی مذمت پر ایک روایت سُنئے: چنانچہ

ناجائز فیشن کرنے والوں کا انجام

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (مِعراج کی رات) میں نے کچھ مَردوں کو دیکھا جن کی کھالیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جا رہی تھیں، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ جبریلِ امین نے بتایا: یہ لوگ ناجائز اَشیا سے زِینت حاصل کرتے تھے۔ اور میں نے ایک بَدبُودار گڑھا دیکھا جس میں شور و غَوغا بَرپا تھا، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو بتایا: یہ وہ عورَتیں ہیں جو ناجائز اَشیا سے زِینت حاصل کرتی تھیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! ایک طرف تو یہ روایت ہے اور دوسری طرف ہمارے گھروں کا ماحول۔ یہ یاد رہے کہ ہر وہ فیشن جو شریعت کے خلاف نہ

---

1 ... تاریخِ بغداد، رقم: ٣٦٩، محمد بن ابراھیم، ١/٤١٥

ہو جائز ہے جبکہ وہ فیشن جس میں شریعت کی خلاف ورزی ہو وہ ناجائز ہی ہے۔ ہمارے ہاں خواتین کی ایک تعداد ہے جو اس فیشن کی طرف مائل ہے جس کی شریعت میں گنجائش نہیں ہے۔ افسوس صد افسوس! فی زمانہ خود والدین اپنے بچوں کو فیشن ایبل بنانے کے لئے ایسے اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم دلواتے ہیں، جہاں ناجائز فیشن اور بے حیائی سکھائی بھی جاتی ہے اور ایسا ماحول بھی دیا جاتا ہے۔ آج ایک تعداد ہے جو اولاد کو سنتوں بھرے اجتماعات میں جانے اور شرعی پردہ کرنے سے روکتی ہے، آج ایک تعداد ایسی بھی ہے جو دین پر عمل کرنے میں اپنی اولاد کیلئے رکاوٹ بنتی ہے۔ حالانکہ یہ کتنی بڑی نادانی ہے اور خود کو محروم کرنے والی بات ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰه! دعوتِ اسلامی کا فیضان ہے کہ آج ایسے والدین بھی ہیں جو شریعت کے حکم پر اپنا سر جھکا کر ہمت و حوصلے کے ساتھ طعنوں کو برداشت کرتے ہیں اور اپنی اولاد کی اصلاح اور ان کی اسلامی تربیت کر کے اپنی اور ان کی آخرت بہتر بنانے کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسا ذہن رکھنے والوں کی اولاد میں کوئی حافظۂ قرآن بنتی ہے، کوئی قاریۂ قرآن بننے کی سعادت پاتی ہے تو کوئی دعوتِ اسلامی کی مبلغہ بنتی ہے۔ جن ماں باپ کے بچے اس انداز سے دِین کی خدمت کر رہے ہوں وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر و انجینئر وغیرہ بنانے کے فوائد (Benefits) محض دنیا تک ہی محدود ہوتے ہیں جبکہ نیک اولاد والدین کی وفات کے بعد بھی فائدہ مند ثابت ہوتی ہے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا بُریدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پَروَرْدَگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک

سورج کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو حُلّے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت یہ دُنیا ادا نہیں کر سکتی تو وہ پوچھیں گے: ہمیں یہ لباس کیوں پہنائے گئے ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تمہارے بچوں کے قرآن کو تھامنے کے سبب۔[1] ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ پاک ایک نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند فرمائے گا تو وہ کہے گا کہ اے میرے ربِّ کریم! مجھے یہ مرتبہ کیسے ملا؟ تو اللہ پاک فرمائے گا کہ تیرے بیٹے نے تیرے لیے مغفرت کی دعا مانگی ہے۔[2]

مری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ جن کی اَوْلاد نیک اور قرآن کی حافظ ہوگی اور شریعت پر عمل کرنے والی ہوگی انہیں بروزِ قیامت ایسا قیمتی تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی طرح ہوگی، ایسے خوش نصیبوں کو بیش قیمت لباس پہنایا جائے گا۔ جنت میں ان کے درجات بلند کیے جائیں گے۔ لہٰذا خود بھی نیک اعمال کیجئے تلاوتِ قرآن کا معمول بنائیے، اپنے دل میں خوفِ خدا پیدا کیجئے اور اپنی اولاد کی تَربِیَت کرتے ہوئے انہیں بھی ابتدا سے خوفِ خدا کا ذہن دیجئے کہ اگر بچپن ہی سے خوفِ خدا کی دولت نصیب ہوگئی تو زندگی بھر گناہوں کی طرف قدم بھی نہیں بڑھائیں گے۔

---

1 ... مستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب من قرا القرآن و تعلمه ... الخ، ۲/۲۷۸، حدیث: ۲۱۳۲

2 ... مشکاۃ، کتاب الدعوات، باب الاستغفار و التوبۃ، ۱/۴۴۰، حدیث: ۲۳۵۴

آیئے! بچوں میں خوفِ خدا پیدا کرنے کیلئے ایک ایمان افروز حکایت سنئے، چنانچہ

حقیقی مَدَنی مُنّے کا خوفِ خدا

ایک چار سالہ سیِّد زادہ بچہ سرِ بازار زار و قطار رو رہا تھا، کسی صاحِب نے آلِ رسول کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر عرض کی: شہزادے! کیا بات ہے؟ اگر کسی چیز کی ضَرورت ہو تو حکم فرما دیجئے ابھی حاضِر کرتا ہوں۔ یہ سُن کر بچے کے رونے کی آواز اور بُلند ہو گئی اور کہا: چچا جان! اللہ پاک کے غضب اور عذابِ جہنّم کے خوف سے دل بیٹھا جا رہا ہے! اُن صاحِب نے شَفقت سے عرض کی: شہزادے! آپ بَہُت ہی کمسِن ہیں، ابھی سے اِتنا خوف کیسا؟ اطمینان رکھئے! بچّوں کو عذاب نہیں دیا جائے گا۔ یہ سُن کر مَدَنی مُنّے کا خوف مزید نُمایاں ہو گیا اور روتے ہوئے بولا: چچا جان! میں نے دیکھا ہے کہ بڑی لکڑیاں سُلگانے کیلئے ان کے گرد چھوٹی چھوٹی لکڑیاں (Sticks) چُن دی جاتی ہیں، چھوٹی لکڑیاں جلدی سے آگ پکڑ لیتی ہیں اور ان کی بدولت پھر بڑی لکڑیاں بھی جل اٹھتی ہیں! میں ڈرتا ہوں کہ ابوجہل اور ابولَہَب جیسے بڑے بڑے غیر مسلموں کو جہنّم میں جلانے کیلئے چھوٹی لکڑیوں کی جگہ کہیں مجھے آگ میں نہ ڈال دیا جائے![1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس نصیحت آموز واقعے میں عبرت کیلئے کئی

---

1 . . . انیس الواعظین، ص۷۵ بتغیر

مدنی پھول ہیں۔ سوچیں تو سہی کہ وہ ایک چھوٹا سا بچہ ہو کر بھی جہنم کے خوف سے آنسو بہا رہا ہے جبکہ ہماری ایک تعداد ہے جو بچپن تو کیا بُڑھاپے کی دہلیز تک پہنچ کر بھی دل میں خوفِ خدا کی شمع روشن نہیں کر سکتی۔ ذرا سوچیں کہ اگر ہماری بُرائیوں کے سبب قبر (Grave) میں سانپ اور بچھو آ گئے تو کیا ہو گا؟ ہماری بد اعمالیوں کی وجہ سے قبر میں آگ بھڑکا دی گئی تو کیا کریں گی؟ مرتے وقت ایمان کی دولت چھین لی گئی تو کیا بنے گا؟ گانے باجوں کی نحوست سے کانوں میں اگر پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا گیا تو اس وقت کیا ہو گا؟ بے پردگی کرنے کے سبب عذاب میں مبتلا کی گئیں تو ہمارا کیا بنے گا؟ آج اگر ہمارے پاؤں میں کانٹا چُبھ جائے، ہاتھ پر چُھری لگ جائے یا پاؤں میں ٹھوکر لگ جائے تو مارے درد کے چیخ اُٹھتی ہیں تو پھر جہنّم کے عذاب کے بارے میں آخر یہ کیوں کہتی ہیں کہ "جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔ لہٰذا "جو ہو گا دیکھا جائے گا" والی غلط سوچ کو اپنے دل و دماغ سے نکال کر خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیے، اپنے دل میں رَبِّ کریم کا خوف پیدا کیجئے، کیونکہ خوفِ خدا رکھنے والیاں اللہ و رسول کی پسندیدہ بن جاتی ہیں، خوفِ خدا رکھنے والیاں گناہوں سے بچتی رہتی ہیں، خوفِ خدا رکھنے والیاں خوشحال زندگی بسر کرتی ہیں، خوفِ خدا رکھنے والیوں سے مخلوقِ خدا محبّت کرنے لگتی ہے۔ آیئے! خوفِ خدا کے فضائل پر مشتمل تین (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے، چنانچہ

- ارشاد فرمایا: اللہ کریم اپنے اس بندے سے محبّت رکھتا ہے جو مُتّقی یعنی پرہیز گار اور اللہ پاک سے ڈرنے والا ہو، لوگوں سے بے پرواہ ہو اور اپنے گرد لوگوں کی رَیل پَیل کی خواہش رکھنے والا نہ ہو بلکہ گوشہ نشین ہو۔[1]

---

1 ... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن المؤمن ... الخ، ص ۱۲۱۲، حدیث: ۷۴۳۲

- ارشاد فرمایا: اللہ کریم فرمائے گا کہ اُسے آگ سے نکالو، جس نے مجھے کبھی یاد کیا ہو یا کسی مقام میں میرا خوف کیا ہو۔[1]
- ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کریم سے ڈرتا ہے، ہر چیز اس سے ڈرتی ہے اور جو اللہ کریم کے سوا کسی سے ڈرتا ہے تو اللہ کریم اسے ہر شے سے خوف زَدہ کرتا ہے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گرِفت (پکڑ) اور اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذاب سے ڈر کر گناہوں سے توبہ کیجئے اور نیک اعمال کی طرف راغب ہو جائیے۔ یاد رکھئے! توبہ پر اِستِقامت پانے اور نیکیوں کا ذِہن بنانے کیلئے نیک اسلامی بہنوں کی صحبت حاصل کرنا بے حد ضروری ہے، کیونکہ نیک اسلامی بہنوں کی صحبت اِختیار کرنا بڑی برکتوں کا باعث ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اچھی صحبت پانے بہترین کا ذریعہ ہے آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اللہ کریم عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کا دروازہ کھلتا ہے یا دوزخ کا؟

حضرت سَیِّدُنا سَرُوْقُ الاجُوع تابعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اتنی لمبی نماز ادا فرماتے کہ ان کے پاؤں سُوج جایا کرتے تھے اور یہ دیکھ کر ان کے گھر والوں کو ان پر ترس آتا اور وہ رونے لگتے۔ ایک دن ان کی والدہ نے کہا: میرے بیٹے! تو اپنے کمزور جسم کا خیال کیوں نہیں کرتا؟

1 ... شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ، ۱/۴۶۹، حدیث: ۷۴۰

2 ... شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ، ۱/۵۴۱، حدیث: ۹۷۴

اس پر اتنی مشقت کیوں لادتا ہے؟ تجھے اس پر ذرا رحم نہیں آتا؟ کچھ دیر کے لئے آرام کر لیا کرو، کیا اللہ پاک نے جہنم کی آگ صرف تیرے لئے پیدا کی ہے کہ تیرے علاوہ کوئی اور اس میں نہیں جائے گا؟ انہوں نے جواباً عرض کی: امی جان! انسان کو ہر حال میں مجاہدہ کرنا چاہیے کیونکہ قیامت کے دن دو ہی باتیں ہوں گی، یا تو مجھے بخش دیا جائے گا یا پھر میری پکڑ ہو جائے گی، اگر میری مغفرت ہو گئی تو یہ محض اللہ پاک کا فضل اور اس کی رحمت ہو گی اور اگر میں پکڑا گیا تو یہ اس کا عدل ہو گا، لہٰذا اب میں آرام نہیں کروں گا اور اپنے نفس کو مارنے کی پوری کوشش کرتا رہوں گا۔ جب ان کی وفات (Death) کا وَقْت قریب آیا تو اُنہوں نے گریہ وزاری شروع کر دی۔ لوگوں نے پوچھا: آپ نے تو ساری عمر مُجاہدوں اور ریاضتوں میں گُزاری ہے، اب کیوں رو رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: مجھ سے زیادہ کس کو رونا چاہیے کہ میں سَتّر (70) سال تک جس دروازے کو کھٹکھٹاتا رہا، آج اسے کھول دیا جائے گا لیکن یہ نہیں معلوم کہ جنّت کا دروازہ کھلتا ہے یا دوزخ کا؟ کاش! میری ماں نے مجھے جَنم نہ دیا ہوتا اور مجھے یہ مشقت نہ دیکھنا پڑتی۔ (1)

اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

کاش کے نہ دُنیا میں پیدا مَیں ہوا ہوتا　　　قَبْر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا
آہ! سَلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے　　　کاش کے مِری ماں نے ہی نہیں جَنا ہوتا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین کا طرزِ

---

1 . . . حکایات الصالحین، ص۳۶ بتغیر

زندگی کیسا تھا کہ یہ حضرات لمبی لمبی نمازیں پڑھنے کے باوجود خوفِ خدا اور خوفِ جہنّم کے سبب کس قدر لَرزاں و تَرساں رہتے جبکہ ہم اپنے کردار کا جائزہ لیں تو شرم سے پانی پانی ہو جائیں۔ کیونکہ ہمارا حال تو کچھ ایسا ہے کہ نیکیاں پلّے نہیں، نمازوں اور تلاوتِ قرآن میں دل لگتا نہیں، سُنّتوں پر عمل ہوتا نہیں، دوسروں کی اصلاح کے لئے تو کُڑھتی ہیں لیکن اپنی اصلاح کی فکر نہیں، گناہوں اور فُضول گوئی کی عادت اور بُری سہیلیوں کی بیٹھکوں سے جان چُھوٹتی نہیں، توبہ کی جانب دل مائل ہوتا نہیں، موت کی سختیوں، قبر و حشر اور جہنَّم کے عذابوں سے ڈر لگتا نہیں۔ اَلْغَرَض! ہماری حالت دن بدن بدترین ہوتی جارہی ہے اور ہم گُناہوں کی دلدل میں تیزی سے دھنستی چلی جارہی ہیں۔ اے کاش! ہمیں گناہوں کی بیماری سے چھٹکارا مل جائے۔۔۔ اے کاش! ہم ہر ہر لمحہ نیکیوں میں بسر کرنے والیاں بن جائیں۔۔۔ اے کاش! ہماری آنکھیں ہر وقت خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے میں رونے والی بن جائیں۔۔۔ اے کاش! ہمیں بھی اپنے بُزرگوں کی طرح جہنّم کا خوف نصیب ہو جائے۔

یاربّ بچالے تُو مجھے نارِ جَحیم سے اَولاد پر بھی بلکہ جہنّم حرام ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ رحمٰن کی رَحمتیں بے حد و بے حساب ہیں، اگر کوئی رَبِّ کریم کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کرکے اس کی بارگاہ میں جُھک جائے تو اللہ کریم اس کے گناہوں کو مُعاف فرما کر اپنی محبوب بندی بنالیتا ہے کیونکہ اللہ پاک **توبہ کرنے والیوں** کی ساری خطاؤں کو مُعاف فرمادیتا ہے، **توبہ کرنے والیوں** کو اپنا قرب نصیب

کرتا ہے، **توبہ کرنے والیوں** کو جنّت عطا فرماتا ہے، **توبہ کرنے والیوں** کو جہنّم سے آزادی عطا فرما دیتا ہے۔ آیئے! توبہ کے فضائل پر مشتمل دو (2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے: چنانچہ

- ارشاد فرمایا: اگر تم اتنے گُناہ کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر تم اللہ کریم کی بارگاہ میں توبہ کرو تو اللہ پاک تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔[1]
- ارشاد فرمایا: اللہ کریم اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کسی کا اُونٹ جنگل میں گم ہونے کے بعد دوبارہ اسے مل جائے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے توبہ کی کتنی برکتیں ہیں، توبہ کرنے والیوں کی توبہ اللہ کریم قبول فرماتا ہے، توبہ کرنے والیوں کی توبہ سے ربِ کریم خوش ہوتا ہے، آیئے! اپنے دل میں توبہ کا جذبہ بڑھانے کے لئے توبہ کی قبولیت سے متعلق ایک ایمان افروز واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

بنی اسرائیل کے نوجوان کی توبہ

منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک نوجوان تھا جس نے 20 سال تک اللہ پاک کی عبادت کی، پھر 20 سال تک نافرمانی کی، پھر آئینہ دیکھا تو داڑھی میں بال سفید تھے وہ غم زدہ ہو گیا اور کہنے لگا: اے میرے مالک! میں نے 20 سال تک تیری عبادت کی اور 20 سال تک تیری نافرمانی کی، اگر میں تیری طرف آؤں تو کیا میری توبہ قبول ہو گی؟ اس نے آواز سُنی کہ تم نے ہم سے مَحبّت کی ہم نے تم سے مَحبّت کی، پھر تُو نے ہمیں چھوڑ دیا

---

1 ... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبۃ، ۴/۴۹۰، حدیث: ۴۲۴۸

2 ... بخاری، کتاب الدعوات، باب استغفار النبی فی الیوم واللیلۃ، ۴/۱۹۱، حدیث: ۶۳۰۹

اور ہم نے بھی تجھے چھوڑ دیا، تُو نے ہماری نافرمانی کی اور ہم نے تجھے مہلت دی اور اگر تُو توبہ کرکے ہماری طرف آئے گا تو ہم تیری توبہ قبول کریں گے۔[1]

کر لے توبہ رَبّ کی رحمت ہے بڑی   قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا   جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اَمیرِ اَہلِ سنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مدنی پھول**" سے لباس پہننے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں:

پہلے دو(2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: ☆جنات کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔[3] حکیمُ الْاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور

---

1 . . . مکاشفۃ القلوب، الباب السابع عشر فی بیان الامانۃ و التوبۃ، ص ٦٢

2 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ، ١/ ٥٥، حدیث: ١٧٥

3 . . . معجم اوسط، ٢/ ٥٩، حدیث: ٢٥٠٤

پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جِنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔[1] ☆ جو کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔[2] ☆ جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔[3] ☆ لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نَماز قَبول نہیں ہوتی۔ ☆ پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔ ☆ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے مرد مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔ ☆ تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔ تکبُّر ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت تھی اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آگیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صِفَت ہے۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، بہارِ شریعت

1...مرآۃ المناجیح، ۱/۲۶۸

2...شعب الایمان، باب الملابس والاوانی، ۵/۱۸۱، حدیث:۶۲۸۵

3...ابوداود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ۴/۳۲۶، حدیث: ۴۷۷۸

4...ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، مطلب فی اللبس، ۹/۵۷۹، بہارِ شریعت، ۳/۴۰۹، حصہ ۱۶:

حصّہ 16(312 صفحات)120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:3 ہر مُبَلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مَرتبہ دُرودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر دس (10) رَحمتیں اُتارے گا، اُس کے دس (10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس (10) گناہ مٹادے گا۔[1]

میری زبان تَر رہے ذِکر و دُرود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فضول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1…سنن کبرٰی للنسائی، کتاب عمل الیوم... الخ، باب ثواب الصلاۃ…الخ، ۶/۲۱، حدیث: ۹۸۹۲

2…معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰـہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰـہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماں کی شان!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! "ماں" قُدرت کا اَنمول تحفہ ہے، ماں کا مقام قرآن و حدیث میں بَیان ہوا ہے، ماں کی فرمانبردار اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا پانے میں کامیاب ہو جاتی ہے، ماں اَولاد کے آرام کی خاطر اپنے آرام کو قربان کر دیتی ہے، ماں کے خونِ جگر سے اَولاد کا وجود بنتا ہے، ماں کئی سال تک اپنی اَولاد کو تھپکیاں دے کر سُلاتی ہے، ماں بیمار اَولاد کو دیکھ کر تڑپتی اور آنسو بہاتی ہے، ماں بیمار اَولاد کی خاطر سخت سردیوں میں بھی ساری ساری رات جاگ کر گزارتی ہے، ماں بیمار اولاد کی خاطر مہنگے اسپتالوں اور دواخانوں کے دھکے کھاتی ہے، ماں اَولاد

کے مستقبل کو سنوارنے کے لئے اپنی تمام تر زندگی کو اَولاد کے لئے وَقْف کر دیتی ہے۔

ماں اَولاد کے لئے سایہ دار درخت کی طرح ہوتی ہے، ماں خود گرمی برداشت کر کے اَولاد کو پنکھا جھلتی رہتی ہے، ماں اَولاد کو چھاؤں میں بٹھا کر خود دُھوپ میں بیٹھ جاتی ہے، ماں اَولاد کے ناز نخرے اُٹھاتی ہے، ماں قَرض لے کر بھی اَولاد کی فرمائشوں کو پُورا کرتی ہے، ماں اپنے شوہر کی وَفات(Death) کے بعد اَولاد کو دَربَدر بھٹکنے نہیں دیتی، ماں اَولاد کی پیدائش سے پہلے، پیدائش کے دَوران اور بعد کی تکالیف کو برداشت کرتی ہے، ماں اَولاد کو اچّھا انسان بنانے کی پوری کوشش کرتی ہے، ماں اپنے حصّے کا نوالہ بھی اَولاد کے منہ میں ڈال کر خوش ہوتی اور خود بھوکی سو جاتی ہے، ماں اولاد کو گرم بستر میں لِٹاتی اور خود ٹھنڈے فرش پر لیٹ جاتی ہے، ماں اولاد کے حق میں بُرا نہیں سوچتی، ماں اولاد کو خوش دیکھ کر خوش ہوتی ہے، ماں اولاد کو دکھ تکلیف میں مبتلا دیکھ کر بے قرار ہوجاتی ہے، ماں معذور اَولاد کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑتی، ماں نافرمان اَولاد پر بھی شفقت و مہربانی ہی کرتی ہے، ماں نہ ہو تو گھر ویران لگتا ہے، ماں کا خدمت گار چین و سکون کی زندگی گزارتا ہے، ماں کی خدمت اَولاد کو جنّت میں داخل کروائے گی، ماں کو راضی رکھنا اولاد پر لازم ہے، ماں کے حُقوق سے آزاد ہونا ناممکن ہے۔

ماں کے حُقوق سے فراغت ہوگئی؟

منقول ہے کہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: ایک راہ میں ایسے گرم پتّھر تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سُوار کر کے چھ(6) میل تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حُقُوق سے فارِغ ہو گیا ہوں؟ سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں

دَرد کے جس قَدَر جھٹکے اُس نے اُٹھائے ہیں شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماں ہی وہ مہربان ہستی ہے جو اَولاد کے لئے رو رو کر دُعائیں کرتی ہے، ماں کی دُعا جنّت میں لے جاتی ہے، ماں کی دُعا رحمت کے دروازے کھلوا دیتی ہے، ماں کی دُعا بُرائیوں سے بچاتی ہے، ماں کی دُعا اَولاد کو مقامِ وِلایت تک پہنچا دیتی ہے، ماں کی دُعا اَولاد کی قسمت سَنوار دیتی ہے، ماں کی دُعا اَولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے، ماں کی دُعا کامیابیاں دِلاتی ہے، ماں کی دُعا نُزولِ رَحمت کا سبب ہے، ماں کی دُعا گناہوں کی مُعافی کا ذَرِیعہ ہے، ماں کی دُعا کی برکت سے ربِّ کریم اَولاد سے مصیبتوں اور آزمائشوں کو ٹال دیتا ہے۔ آیئے! آج ہم ماں کی دُعاؤں کی بَرَکتوں پر مُشتَمِل چند اِیمان اَفروز واقعات سننے کی سعادت حاصِل کرتی ہیں۔ چنانچہ

ماں کی دعا کا اثر

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن اَحمد رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والِد کو کہتے ہوئے سُنا کہ ایک مرتبہ ایک بُوڑھی عورت حضرت سَیِّدُنا ابنِ مَخْلَد رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوئی اور عَرض کی: میرے جوان بیٹے کو رُومیوں نے قَید کر لیا ہے۔ میرا ایک چھوٹا سا گھر ہے، اِس کے عِلاوہ میرے پاس کچھ بھی مال نہیں اور اُس گھر کو میں بیچ بھی نہیں سکتی، لہٰذا آپ کسی صاحبِ حَیثِیَّت سے کہہ دیجئے کہ وہ فدیہ دے کر میرے بیٹے کو آزاد کرالے کیونکہ اب نہ تو مجھے دن کو قرار آتا ہے اور نہ رات کو نیند آتی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے اُسے تسلّی دیتے ہوئے فرمایا: مُحْتَرمہ! آپ جایئے!

---

1 . . . معجم صغیر، ۱/ ۹۲، حدیث: ۲۵۷

میں آپ کے معاملے کو حل کرنے کو شش کرتا ہوں۔ راوِی کہتے ہیں: جب وہ بڑھیا چلی گئی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سر جُھکا کر بیٹھ گئے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مبارک ہونٹ جُنْبِش کررہے تھے (جیسے کچھ پڑھ رہے ہوں)۔ کچھ عرصے بعد وہی بوڑھی عورت اپنے جوان بیٹے کے ساتھ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو دُعائیں دیتے ہوئے کہنے لگی: (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) میرا بیٹا سلامتی کے ساتھ لوٹ آیا ہے اور وہ آپ کی بارگاہ میں اپنا سفر نامہ بھی بیان کرے گا۔

چنانچہ پھر اس عورت کا بیٹا (آیا اور) بولا: میں قَیدیوں کی ایک جماعت کے ساتھ رُومی بادشاہ کی قَید میں تھا، اُس کے قبضے میں بہت سارے باغات تھے، وہ ہر روز ہمیں اپنے باغات (Gardens) میں کام کرنے کے لئے بھیجتا اور (شام کو) واپس قَید خانے میں ڈلوا دیتا۔ ایک دن جب ہم مغرِب کے بعد (باغات میں) کام کرکے واپس قَید خانے کی طرف آرہے تھے تو اچانک میرے پاؤں میں بندھی مضبوط بیڑیاں خود بخود ٹُوٹ کر زمین پر گر پڑیں۔ (راوِی کا بیان ہے کہ) نَوجوان نے جس دن اور جس وَقْت میں بیڑیاں ٹُوٹنے کے بارے میں بتایا تھا، وہ وہی (دن اور) وَقْت تھا جس میں بُڑھیا حضرت ابنِ مَخْلَد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں دُعا کے لئے حاضِر ہوئی تھی۔ سپاہیوں نے مجھ (یعنی بوڑھی عورت کے بیٹے) سے پوچھا: کیا تُو نے بیڑیاں توڑی ہیں؟ میں نے کہا: نہیں! وہ تو خود بخود میرے پاؤں سے ٹُوٹ کر گر پڑیں ہیں۔ نوجوان کی یہ بات سُن کر سپاہی بہت حیران ہوئے اور اُنہوں نے جاکر اپنے اَفسر کو بتادیا، وہ بھی حَیران ہوا اور اُس نے فوراً ایک لوہار کو بُلوا کر کہا: اِس نوجوان کو بیڑیوں میں جکڑ دو! لوہار نے مجھے بیڑیاں پہنادیں، ابھی میں چند قدم ہی چلا تھا کہ وہ بیڑیاں پھر میرے پاؤں سے ٹُوٹ گئیں۔

میرے اِس معاملے پر سب لوگ بہت حیران ہوئے اور اُنہوں نے اپنے راہِبوں (مذہبی پیشواؤں) کو بُلاکر ساری صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ راہِبوں نے ساری گفتگو سُن کر مجھ سے پوچھا: کیا تمہاری والِدہ زِندہ ہے؟ میں نے کہا: ہاں، راہِب میری بات سُن کر اُن لوگوں کی طرف مُتوَجِّہ ہوا اور کہنے لگا: اللہ کریم نے اِس کی ماں کی دُعا قبول فرمالی ہے۔ سِپاہی بولے: جب اللہ پاک نے تجھے آزاد فرمادیا ہے تو ہم کیونکر تجھے بیڑیوں میں جکڑ سکتے ہیں؟ یہ کہہ کر رُومیوں نے مجھے رِہا کردیا اور مجھے مسلمانوں سے ملا دیا۔ (تو یُوں ماں کی دُعا اور سَیِّدُنا ابن مَخْلَد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بَرَکت سے اُس نوجوان کو رِہائی کا پروانہ نصیب ہو گیا۔)[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں شک نہیں کہ اللہ کریم نے ماں کی دُعاؤں میں تاثیر رکھی ہے۔ ماں جب اپنی اَولاد کے حق میں دُعا کرتی ہے تو ربِّ کریم اُس کے اُٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھتا اور اَولاد کے حق میں اُس کی دُعا قبول فرمالیتا ہے اور بڑی بڑی مصیبتیں ماں کی دعاؤں کی برکت سے دور ہو جاتی ہیں۔

یقیناً بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ کہ جن کے والِدَین حیات ہیں اور اپنی اولاد سے راضی ہیں۔ ایسی اولاد بھی سَعادت مَنْد ہے جو اپنے ماں باپ کا سَہارا بنتی ہے۔ جو والدین کی خدمت کرکے دنیا و آخرت کی بہتری کی دُعائیں لیتی ہے اور رِضائے الٰہی کی حق دار قَرار پاتی ہے۔ ہماری بھی اگر خواہش ہے کہ ربِّ کریم ہم سے راضی رہے، اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہم سے خوش ہو جائیں، ہمارے والِدَین ہمارے

---

1 ... عیون الحکایات، الحکایۃ الثامنۃ والاربعون بعد المائۃ، ص۱۶۶

لئے دُعائیں کیا کریں تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے والِدَین کی قدر کریں، اُن کے اِحسانات کو یاد رکھیں، اُن کی خلافِ مزاج باتوں سے درگزر کریں، اُن کا ہر طرح سے خیال رکھیں، اُن سے اچّھا سُلوک کریں، اُن کا ہر جائز حکم بجالائیں۔

بالخُصوص جب والِدَین بُڑھاپے کی دہلیز پر قدم رَکھ چُکے ہوں تب تو ان کا اور زیادہ خیال رکھیں۔ کیونکہ ایسے وقت میں اُنہیں اولاد کی ہمدردی کی زِیادہ ضَرورت ہوتی ہے۔ بُڑھاپے میں اُن کے اَعضا جواب دے جاتے ہیں، بدن بیماریوں میں جکڑ جاتا ہے اور اپنے بھی پَرائے ہو جاتے ہیں۔ماں باپ کا بُڑھاپا انسان کو اِمتحان میں ڈال دیتاہے، بسا اَوقات بُڑھاپے میں بِستر ہی پر قضائے حاجت کا سلسلہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے عُمُوماً اَولاد بیزار ہو جاتی ہے، مگر یاد رکھئے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازِمی ہے۔ بچپن میں ماں بھی بچّے کی گندَگی صاف کرتی ہے۔ لِہٰذا بُڑھاپے اور بیماریوں کے باعث ماں باپ کے اندر خواہ کتناہی چِڑچِڑاپن آجائے، بِلاوَجہ لَڑیں، چاہے کتنا ہی جھگڑیں اور پریشان کریں، مگر صبر، صبر اور صبر ہی کرنا ہے اور ہمیشہ اُن کی تعظیم بجالانا ضَروری ہے۔ اُن سے بد تمیزی کرنا اور اُن کو جھاڑنا وغیرہ تو دُور کی بات ہے اُن کے آگے ''اُف'' تک نہیں کرنا چاہئے، ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی اور دونوں جہاں کی تَباہی مُقدّر بن سکتی ہے کہ والِدَین کا دِل دُکھانے والی اِس دُنیا میں بھی ذَلیل وخوار ہوتی ہے اور آخِرت کے عذاب کی بھی حق دار ہوتی ہے، چنانچہ

والدین کو بُرا بھلا کہنے کا انجام

رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: مِعراج کی رات میں نے کچھ

لوگ (People) دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے تو میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عَرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جو دُنیا میں اپنے باپوں اور ماؤں کو بُرا بھلا کہتے تھے۔[1]

قبر پسلیاں توڑ دیتی ہے

منقول ہے: جب ماں باپ کے نافرمان کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اُسے دباتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں (ٹوٹ پھوٹ کر) ایک دوسرے میں پیوَسْت ہو جاتی ہیں۔[2]

دِل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا ورنہ ہے اِس میں خَسارہ آپ کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۷۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماں باپ کا مقام اور اُن کی شان و عظمت کس قدر بُلند ہے اِس کا اندازہ اِس بات سے لگایئے کہ اللہ کریم نے قرآنِ پاک میں جہاں اپنی عِبادت کا حکم اِرشاد فرمایا ہے وہیں والِدَین کے ساتھ بھلائی اور اِحسان کرنے کا حکم بھی اِرشاد فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 15 سُورۂ بَنی اِسرائیل کی آیت نمبر 23 اور 24 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ترجمۂ کنزُ العرفان: اور تمہارے رب نے حکم

---

1 ۔۔۔ الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۲/۱۳۹

2 ۔۔۔ الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۲/۱۴۰

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ؕ ﴿۲۴﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۲۳-۲۴)	فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خوبصورت، نرم بات کہنا۔ اور ان کے لئے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور دعا کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آیاتِ مُبارکہ کے تحت حضرت علّامہ مَولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: جب والِدَین پر ضُعف (کمزوری) کا غَلَبہ ہو، اَعضا میں قُوَّت نہ رہے اور جیسا تُو بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخرِ عُمر میں تیرے پاس ناتُواں (کمزور) رہ جائیں۔ تو کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ گرانی (بوجھ) ہے۔ نہ اُنہیں جِھڑکنا نہ تیز آواز سے بات کرنا بلکہ کمالِ حُسنِ اَدب (نہایت اچھے ادب) کے ساتھ ماں باپ سے اِس طرح کلام کر جیسے غُلام و خادِم (اپنے) آقا سے کرتا ہے۔ اُن سے نَرمی و تَواضُع سے پیش آ، اور اُن کے ساتھ تھکے وقت میں شَفقت و مَحبَّت کا برتاؤ کر کہ اُنہوں نے تیری مجبوری کے وَقت تجھے مَحبَّت سے پَرْوَرِش کیا تھا اور جو چیز اُنہیں دَرکار ہو وہ اُن پر خَرچ کرنے میں دَرِیغ (بخل) نہ کر۔ مُدَّعا (مطلب) یہ ہے کہ دنیا

میں بہتر سُلوک اور خدمت میں کتنا بھی مُبالَغہ کیا جائے لیکن والِدَین کے اِحسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے بندے کو چاہیے کہ بارگاہِ الٰہی میں اُن پر فَضْل ورحمت فرمانے کی دُعا کرے اور عَرض کرے کہ یاربّ! میری خدمتیں اُن کے اِحسان کی جَزا (بدلہ) نہیں ہو سکتیں تو اُن پر کرم کر کہ اُن کے اِحسان کا بدلہ ہو۔

حضرت صدر الافاضل پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت 83 کے تحت فرماتے ہیں: والِدَین کے ساتھ اِحسان کے طریقے جو مَرْوِی ہیں وہ یہ ہیں: چنانچہ

1. تہِ دل (یعنی سچّے دل) سے اُن کے ساتھ مَحبّت رکھے۔
2. رَفتار و گُفتار میں نِشَسْت وبَرخَاست (اُٹھنے بیٹھنے) میں اَدب لازِم جانے۔
3. اُن کی شان میں تعظیم کے لفظ کہے۔
4. اُن کو راضی کرنے کی سَعی (کوشِش) کرتا رہے۔
5. اپنے نفیس (عمدہ) مال کو اُن سے نہ بچائے۔
6. اُن کے مَرنے کے بعد اُن کی وصیتیں جاری کرے (یعنی اُن کی وصیتوں پر عمل کرے۔)
7. اُن کے لئے فاتِحہ، صَدَقات، تلاوتِ قرآن سے اِیصالِ ثَواب کرے۔
8. اللہ کریم سے اُن کی مَغْفِرَت کی دُعا کرے۔
9. والِدَین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخِل ہے کہ اگر وہ گناہوں کے عادِی ہوں یا کسی بدمذہبی میں گرفتار ہوں تو اُن کو بڑی نرمی کے ساتھ اِصلاح وتقویٰ اور دُرُست عقائد کی طرف لانے کی کوشِش کرے۔

اَلْغَرَض! اگر ساری زِندگی والِدَین کی خدمت کی جائے تب بھی اُن کے اِحسانات

کا بدلہ نہیں اُتر سکتا۔[1]

بڑے بھائی بہن کا میں کہا مانا کروں ہر دم | کروں ماں باپ کی دن رات خدمت یا رَسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح قرآنِ پاک میں والِدَین کی تعظیم و تَوقیر کرنے کی ترغیب ہے اِسی طرح اَحادیثِ مبارکہ میں بھی کئی مقامات پر والدین کی اِطاعت و فرمانبرداری کا حکم اور اُن کی شان و عظمت کو بیان فرمایا گیا ہے۔ آیئے! بطورِ تَرغیب 4 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے: چنانچہ

1. فرمایا: جب اَولاد اپنے ماں باپ کی طرف رَحمت کی نظر کرے تو اللہ پاک اُس کے لئے ہر نَظر کے بدلے حِجِ مَبْرُور (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: اگرچہ دن میں 100 مرتبہ نظر کرے! فرمایا: نَعَمْ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ یعنی ہاں، اللہ پاک سب سے بڑا ہے اور اَطْیَب (یعنی سب سے زیادہ پاک) ہے۔[2] یعنی اُسے سب کچھ قُدرت ہے، اِس سے پاک ہے کہ اُس کو اِس (ثواب) کے دینے سے عاجِز کہا جائے۔[3]

2. فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کی حالت میں صُبح کی تو اُس کے لئے جنّت کے دو (2) دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اگر والِدَین میں سے ایک ہو تو

---

1 . . . خزائن العرفان، پ۱، البقرہ، تحت الآیۃ: ۸۳

2 . . . شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۱۸۶/۶، حدیث: ۷۸۵۶

3 . . . بہار شریعت، ۳/ ۵۵۴، حصہ: ۱۶

ایک دروازہ(Door) کُھلتا ہے اور جس نے اِس حال میں صُبح کی کہ وہ اپنے والِدَین کا نافرمان ہو تو اُس کے لئے جہنّم کے دو(2)دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اگر والِدَین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کُھلتا ہے۔ ایک شخص نے عَرض کی: وَاِنْ ظَلَمَاہُ؟ اگرچہ وہ ظُلم کریں؟ اِرشاد فرمایا: اگرچہ ظُلم کریں، اگرچہ ظُلم کریں، اگرچہ ظُلم کریں۔ (1)

3. ایک شخص نے عَرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! والِدَین کا اپنی اَولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا: ھُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ یعنی وہ ہی تیری جنّت اور تیری دوزخ ہیں۔ (2)

4. ایک شخص نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں آکر عرض کی: میری اچّھی خدمت کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ ارشاد فرمایا: **تمہاری ماں۔** اُس نے عَرض کی: پھر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: **تمہاری ماں،** اُس نے دوبارہ عَرض کی: پھر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: **تمہاری ماں۔** عرض کی: پھر کون ہے؟ اِرشاد فرمایا: تمہارا باپ۔ (3)

مُطِیع اپنے ماں باپ کا کر میں اُنکا ہر اک حکم لاؤں بجا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ اَحادیثِ مبارکہ سے معلوم

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۲۰۶/۶، حدیث: ۷۹۱۶

2 . . . ابن ماجه، کتاب الادب، باب بر الوالدین، ۱۸۶/۴، حدیث: ۳۶۶۲

3 . . . بخاری، کتاب الادب، باب من احقّ الناس بحسن الصحبة، ۹۳/۴، حدیث: ۵۹۷۱

ہوا کہ ماں باپ کا مقام و مرتبہ نہایت بُلند و بالا ہے کہ اگر انسان اِنہیں راضی رکھے تو اُس کی دُنیا و آخِرت سَنور جاتی ہے جبکہ اِنہیں ناراض کرنا جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ والِدَین اگرچہ ظُلم کرتے ہوں مگر پھر بھی اَولاد پر اُن کی فرمانبرداری کرنا ضروری ہے۔ بالفرض والِدَین کسی سے ناراض ہوں، ڈانٹ ڈپٹ کریں، ماریں تو اُسے چاہئے کہ وہ ماں باپ کو قُصور وار ٹھہرانے کے بجائے اپنے ضمیر کو یُوں مَلامت کرے کہ اِس میں میری اپنی ہی غَلَطی ہوگی۔ اگر میں اُنہیں راضی رکھتی تو آج مجھے یہ دن دیکھنا نہ پڑتا کیونکہ والِدَین تو اَولاد پر بہت زیادہ مہربان ہوتے ہیں، بھلا وہ کیوں میرے ساتھ اِس طرح کا سُلوک کریں گے۔

یہاں پر ان اسلامی بہنوں کے لئے مقامِ غور ہے جن کے والِدَین حیات ہیں، ایسی اسلامی بہنوں کو سوچنا چاہیے کہ کیا وہ اپنے والِدَین کے حُقُوق پُورے کرتی ہیں؟ کیا ان کے والِدَین ان سے راضی ہیں؟ کیا وہ اُن سے نرم انداز میں گفتگو کرتی ہیں؟ کیا وہ اُن کا ہر جائز حکم مانتی ہیں؟ اُن سے لڑتی جھگڑتی تو کرتیں؟ اُن کے آگے زبان درازی تو نہیں کرتیں؟ اُن کی خدمت کو بوجھ تو نہیں سمجھتیں؟ اُن کے کام کرتے وقت پیشانی پر بَل تو نہیں آتے؟ والدین کے ڈانٹنے پر اُنہیں آنکھیں تو نہیں دِکھاتیں؟ وہ کچھ مانگیں تو طرح طرح کے حیلے بہانے تو نہیں بناتیں؟ کیا انہیں دیکھ کر ان کی والِدہ کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے؟ کیا اپنی ماں کا ادب و اِحترام بجالاتی ہیں؟ کیا اپنی ماں سے دعاؤں کی درخواست کرتی ہیں؟ یاد رکھئے! ماں کی دعا بہت جلد قَبُولیَّت کی معراج کو پہنچ جاتی ہے۔ جیسا کہ

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: ماں کی دُعا (اَولاد کے لئے) جلد قبول

ہوتی ہے۔ عَرض کی گئی، اِس کی کیا وجہ ہے؟ اِرشاد فرمایا: ماں، باپ کے مقابلے میں زِیادہ مہربان (Kind) ہوتی ہے اور رحم کی دُعا رَد نہیں ہوتی۔ (1)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب ہم ماں کی دعاؤں کی بَرکتوں پر مُشتَمِل چند واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

جنّت کا ساتھی

اَمیرِ اَہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"سَمُنْدَری گنبد"** صفحہ نمبر 7 پر بیان فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ایک بار اللہ پاک کے دربار میں عَرض گزار ہوئے۔ اے ربِّ غفّار! مجھے میرا جنّت کا ساتھی دکھا دے۔ اللہ کریم نے فرمایا: فُلاں شہر میں جاؤ، وَہاں فُلاں قصّاب (قصائی) تمہارا جنّت کا ساتھی ہے، چنانچہ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام وہاں اُس قصّاب (قصائی) کے پاس تشریف لے گئے، (جان پہچان نہ ہونے کے باوُجود مسافر و مہمان ہونے کے ناطے) اُس نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعوت کی۔ جب کھانا کھانے بیٹھے تو اُس نے ایک بڑا سا ٹوکرا اپنے پاس رکھ لیا، اندر دو نِوالے ڈالتا اور ایک نِوالہ خود کھاتا۔ اِتنے میں کسی نے دروازے پر دستک دی، قصّاب (قصائی) اُٹھ کر باہَر گیا۔ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس ٹوکرے میں دیکھا تو اُس کے اندر بہت بُوڑھے مَرد و عورَت تھے۔ حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نظر پڑتے ہی اُن کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی، اُنہوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی رِسالت کی گواہی دی اور اُسی وَقت اِنتِقال کر گئے۔

1... طبقات الشافعیة الکبری للسبکی، ٦/٣١٧

جب قَصّاب واپس آیا تو زَنْبِیل (کھجور کے پتّوں سے بنے ٹوکرے) میں اپنے والِدَین کو فوت شُدہ دیکھ کر مُعاملہ سمجھ گیا اور آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کی دَسْت بوسی کرکے عَرْض کی: آپ اللہ پاک کے نبی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام معلوم ہوتے ہیں؟ فرمایا: تمہیں کیسے اندازہ ہوا؟ عَرْض کی: میرے ماں باپ روزانہ گڑگڑا کر دُعا کیا کرتے تھے کہ **"ہمیں حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے جلووں میں مَوت نصیب کرنا"**۔ اِن دونوں کے اِس طرح اچانک اِنتِقال فرمانے سے میں نے اندازہ لگایا کہ آپ ہی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہونگے۔ قصّاب (قَصائی) نے مزید عرض کی: میری ماں جب کھانا کھالیتی، تو خوش ہوکر میرے لئے یوں دُعا کیا کرتی تھی: **"میرے بیٹے کو جنّت میں حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ساتھی بنانا۔"** حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مبارک ہو کہ اللہ کریم نے تم کو میرا جنَّت کا ساتھی بنایا ہے۔[1]

پڑوسی بنا مجھ کو جنّت میں اُن کا خدائے محمد برائے مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳٦۹)

ماں کی دعا کے سبب عتیق

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللہ عَنْہ کو **"عَتِیْق"** کہنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ آپ کی والِدہ کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا، جب آپ کی والِدہ نے آپ کو جنم دیا تو وہ آپ کو لے کر بیتُ اللہ شریف گئیں اور گڑگڑا کر یوں دُعا مانگی: اے میرے پَرْوَرْدگار! اگر میرا یہ بیٹا مَوت سے آزاد ہے تو یہ مجھے عطا فرمادے۔ اس کے بعد آپ کو عَتِیْق کہا جانے لگا۔[2]

1... سمندری گنبد، ص۷ ملخصا

2... تاریخ الخلفاء، ص ۲۲

ماں کا ادب

حضرت بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سردیوں کی ایک سخت رات میں میری والِدہ نے مجھ سے پانی مانگا، میں آبخورہ (یعنی گلاس) بھر کر آیا تواُنہیں نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا، پانی کا آبخورہ لئے اِس انتظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں، کھڑے کھڑے کافی دیر ہوچکی تھی اور آبخورے سے کچھ پانی گر کر میری اُنگلی (Finger) پر جم کر برف بن گیا تھا۔ بہر حال جب والِدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے آبخورہ پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی اُنگلی جوں ہی آبخورے (یعنی پانی کے گلاس) سے جُدا ہوئی اُس کی کھال اُدھڑ گئی اور خون بہنے لگا۔ ماں نے دیکھ کر پوچھا یہ کیا؟ میں نے سارا ماجرا (واقعہ) عَرض کیا: تو اُنہوں نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی: اے اللہ! میں اِس سے راضی ہوں تُو بھی اِس سے راضی رہنا۔ (1)

عظیم ماں

مُحَدِّثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا سردار اَحمد قادِری چشتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والِدہ مُحْتَرَمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا اکثر فرمایا کرتی تھیں: اِنْ شَآءَ اللہ میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شَخْصِیَّت کا مالِک ہو گا اور ساتھ ہی یہ دُعا بھی کرتیں: آپ کا نام سردار ہے، اللہ پاک آپ کو دِین و دُنیا کا سردار بنائے۔ پھر دُنیا نے دیکھا کہ واقعی عظیم بیٹے کے حق میں ماں کی دُعا قَبول ہوئی اور اللہ پاک نے آپ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کو سردار بنا دیا۔ (2)

---

1. . . سمندری گنبد، ص۴
2. . . حیاتِ محدثِ اعظم، ص۳۰ ملخصا

پیر و مُرشِد پر مِرے ماں باپ پر ہو سدا رَحمت اے نانائے حُسینؑ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! ماں جب اَولاد کے حق میں دُعا کرتی ہے تو اِس کے کیسے مبارک اَثَرات ظاہر ہوتے ہیں کہ ماں کی دُعا کی بَرَکت سے ایک بندہ نہ صرف جنّتی ہو گیا بلکہ اُسے جنّت میں نبی کا پڑوس عطا ہونے کی خوش خَبَری سے بھی نوازا گیا جبکہ ماں کی دُعا کی بَرَکت سے ہی مُحَدِّثِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو دین و دنیا کی سرداری عطا ہو گئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اپنی ماں کی خدمت گزاری کر کے اُسے راضی رکھ کر اُن کی دعاؤں میں سے حِصّہ پاتے تھے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اِن اللہ والوں کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی ماں کی خدمت پر کمر بَستہ ہو جائیں تاکہ ہم بھی اُن کی آنکھوں کا تارا بن جائیں اور وہ خوش ہو کر خود ہمارے حق میں دُعائیں کریں۔

آیئے! آج ہم سب نِیَّت کریں کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرتی رہیں گی، اُن کی نافرمانی سے بچیں گی، اُن سے زبان درازی نہیں کریں گی، اُن کے سامنے آواز دھیمی اور نگاہیں نیچی رکھیں گی، اُن کی خلافِ مزاج باتوں اور سخت جُملوں پر صَبْر کریں گی، اُن کی ضرورتوں کو پُورا کریں گی، ماں باپ کی پسند و ناپسند کا خیال رکھیں گی، ماں باپ کے دُکھ تکلیف میں اُن کا سہارا بنیں گی، ماں باپ کے آرام میں خلل نہیں ڈالیں گی، رُوٹھے ہوئے والِدَین کو منانے کی کوشش کریں گی، اُن کے کھانے پینے رہن سہن، دوا اور دیگر چیزوں میں اُن کی خیر خواہی کریں گی، اُن کا ہر جائز حکم مانیں گی۔ اللہ کریم

ہمیں عمل کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً ماں باپ کی اِطاعت و فرمانبرداری کرنا اَولاد پر لازِم ہے، البتّہ ماں باپ اگر کوئی ایسا کام کرنے کا کہیں جو شریعت کے خلاف ہو تو ایسی باتوں میں ان کا کہا نہیں مانا جائے گا۔ مثلاً والدین کہیں کہ پردہ مت کرو، یا کہیں کہ نماز مت پڑھا کرو وغیرہ تو یہ باتیں تسلیم نہیں کی جائیں گی۔ کیونکہ ربِّ کریم کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری کرنا جائز نہیں۔

اگر ماں باپ آپس میں لڑیں تو اولاد کیا کرے؟

سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر ماں باپ میں باہَم تَنازُع (یعنی لڑائی) ہو تو نہ ماں کا ساتھ دے نہ باپ کا، ہرگز ایسا نہ ہو کہ ماں کی مَحبَّت میں باپ پر سختی کرے۔ باپ کی دل آزاری یا اُس کو سامنے جواب دینا یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرنا یہ سب باتیں حرام ہیں اور اللہ کریم کی نافرمانی ہے۔ اَولاد کو ماں باپ میں سے کسی کا ایسا ساتھ دینا ہرگز جائز نہیں، وہ دونوں اُس کی جنّت اور دوزخ ہیں، جسے اِیذا (تکلیف) دے گا جہنّم کا حقدار ٹھہرے گا۔ وَالْعِیاذُ بِاللہ۔ (اللہ پاک کی پناہ) مَعْصِیَّتِ خالِق (یعنی اللہ پاک کی نافرمانی) میں کسی کی اِطاعت (یعنی فرماں برداری جائز) نہیں، مَثَلاً ماں چاہتی ہے کہ بیٹا اپنے باپ کو کسی طرح آزار (یعنی تکلیف) پہنچائے اور اگر بیٹا نہیں مانتا یعنی باپ پر سختی کرنے کیلئے تیّار نہیں ہوتا تو وہ ناراض ہوتی ہے، تو ماں کو ناراض ہونے دے اور ہرگز اِس مُعاملے میں ماں کی بات نہ مانے، اِسی طرح ماں

کے مُعاملے میں باپ کی نہ مانے۔ عُلَمائے کرام نے یوں تقسیم فرمائی ہے کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی حاکم و آقا ہے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا ماں باپ اگر کسی ناجائز بات کا حکم دیں تو اُن کی بات نہ مانیں اگر ناجائز باتوں میں اُن کی پَیرْوِی کریں گی تو گنہگار ہوں گی مَثَلاً ماں باپ جُھوٹ بولنے کا حکم دیں تو اُن کی یہ بات ہرگز نہ مانیں، چاہے وہ کتنے ہی ناراض ہوں، آپ نافرمان نہیں ٹھہریں گی، ہاں اگر مان لیں گی تو خدائے حنّان و منّان کی ضَرور نافرمان قرار پائیں گی۔ اِسی طرح ماں باپ میں باہَم طَلاق ہوگئی تو اب ماں لاکھ رو رو کر کہے کہ دودھ نہیں بخشوں گی اور حکم دے کہ اپنے والِد سے مت ملنا تو یہ حکم نہ مانے، والِد سے ملنا بھی ہوگا اور اُس کی خدمت بھی کرنی ہوگی کہ ان کی آپَس میں اگرچِہ جدائی ہوچکی مگر اَولاد کا رِشتہ جُوں کا تُوں باقی ہے، اَولاد پر دونوں کے حُقُوق برقرار رہیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح ماں کی دُعا اَولاد کے حق میں مقبول ہے اِسی طرح اُس کی بددُعا بھی مقبول ہے، لہٰذا ہرگز ہرگز کوئی ایسا کام نہ کریں جس کے سبب والِدہ کو کسی قسم کی تکلیف پہنچے اور وہ بددُعائیں کرے، کتنے نادان ہیں وہ لوگ کہ جو ماں کی بددُعائیں لینے والے کام کرتے ہیں۔ خُدا کی قسم! اگر ماں ناراض ہو کر اپنی اَولاد کے لئے بددُعا کر دے تو ذِلّت و رُسوائی مُقَدَّر بن جاتی ہے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک سبق آموز حکایت مُلاحَظہ کیجئے اور عبرت حاصِل کیجئے، چنانچہ

1...سمندری گنبد، ص ۲۱

ماں کی بد دعا سے ٹانگ کٹ گئی

اَمیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **"نیکی کی دعوت"** صَفْحہ نمبر 441 پر تحریر فرماتے ہیں: حضرت علّامہ کمالُ الدِّین دَمیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: "زَمَخْشَری" (جو مُعْتَزِلی فِرقے کا ایک عالِم گُزرا ہے اُس) کی ایک ٹانگ کَٹی ہوئی تھی، لوگوں کے پوچھنے پر اُس نے اِنکشاف کیا کہ یہ میری ماں کی بد دُعا کا نتیجہ ہے، قِصّہ یُوں ہوا کہ میں نے بچپن میں ایک چڑیا پکڑی اور اُس کی ٹانگ میں ڈوری باندھ دی، اِتِّفاق سے وہ میرے ہاتھ سے چُھوٹ کر اُڑتے اُڑتے ایک دیوار کی دَراڑ میں گھس گئی، مگر ڈَوری باہَر ہی لٹک رہی تھی، میں نے ڈَوری پکڑ کر بے دَرْدِی سے کھینچی تو چِڑیا پھڑکتی ہوئی باہَر نکل پڑی، مگر بے چاری کی ٹانگ ڈوری سے کٹ چکی تھی، میری ماں نے یہ دَردناک منظر دیکھا تو صدمے سے تڑپ اُٹھی اور اُس کے منہ سے میرے لئے یہ بد دُعا نکل گئی: **جس طرح تُو نے اِس بے زَبان کی ٹانگ کاٹ ڈالی، اللہ تیری ٹانگ کاٹے۔** بات آئی گئی ہوگئی، کچھ عرصے کے بعد تَحْصیلِ عِلْم کے لئے میں نے **"بُخارا"** کا سَفَر اِختیار کیا، اَثنائے راہ (یعنی راستے میں) سُواری سے گِر پڑا، ٹانگ پر شدید چوٹ لگی، **"بُخارا"** پہنچ کر کافی علاج کیا مگر تکلیف نہ گئی بِالآخر ٹانگ کٹوانی پڑی۔ (1)

دل دکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا ورنہ ہے اِس میں خسارہ آپ کا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۷۱۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت میں جہاں جانوروں اور

---

1 ... حیاۃ الحیوان الکبریٰ، ۲/ ۱۶۳

ماں باپ کو تکلیف دینے والوں کے لئے عبرت کے مَدَنی پھول ہیں، وہیں ماں باپ کے لئے بھی مقامِ غور ہے، خُصُوصاً وہ مائیں جو بات بات پر اپنی اَولاد کو اِس طرح کہہ کر کہ تیرا ستیاناس (سَت۔تیا۔ناس) جائے، تُو پھٹ پڑے، پیٹ میں کیڑے پڑیں، بیڑا غرق ہو وغیرہ وغیرہ بددعائیں دیتی ہیں، اُنہیں اپنی زَبان پر قابُو رکھنا چاہئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ قَبولیَّت کی گھڑی ہو، دُعا قبول ہو جائے اور اَولاد کو سچ مُچ "کچھ" ہو جائے اور یُوں ماں خُود بھی ٹینشن میں آجائے۔ لہٰذا اولاد کو صِرف دُعائے خَیر سے نوازتے رہنا زیادہ مُناسِب ہے۔ اللہ کریم ہمیں اپنے ماں باپ کو خوش رکھنے اور اُن کی دعائیں لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شکر ادا کرنے کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے شکر ادا کرنے کے چند آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہیں:

پہلے دو(2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) اللہ پاک کو یہ بات پسند ہے کہ بندہ ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر اللہ کریم کا شکر ادا کرے۔[1] (2) تمہیں چاہئے کہ زبانیں ذکر سے اور دل شکر سے تر رکھو۔[2] ☆شکر اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔[3] ☆اللہ پاک کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔[1] ☆شکر کی توفیق عظیم سعادت

---

1 . . . مسلم، کتاب الذکر و الدعاء ... الخ، باب استحباب حمد اللّٰہ ... الخ، ص ۱۱۲۲، حدیث: ۶۹۳۲
2 . . . شعب الایمان، باب فی محبة اللّٰہ، ۱/۴۱۹، حدیث: ۵۹۰ ملتقطا
3 . . . شکر کے فضائل، ص ۱۲

ہے۔☆شکر میں نعمتوں کی حفاظت ہے۔☆شکر ہی سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں۔☆شکر اللہ والوں کی عادت ہے۔[2]☆نعمت ملنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی صورت میں بندہ عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔[3]☆عبادت بغیر شکر کے مکمل نہیں ہوتی۔[4]☆شکر تمام عبادتوں کی اصل ہے۔[5]☆حضرت ابو بکر شِبلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شکر یہ ہے کہ نظر نعمت عطا کرنے والے پر ہو نہ کہ نعمت پر۔[6]☆حضرت اَبُو سلیمان واسطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو یاد کرنے سے دل میں اللہ پاک کی محبّت پیدا ہوتی ہے۔[7]☆حضرت عمر بن عَبْدُ الْعزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو شکر کے ذریعے محفوظ کر لو۔[8]☆امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دل کا شکر یہ ہے کہ نعمت کے ساتھ خیر اور نیکی کا ارادہ کیا جائے۔☆زبان کا شکر یہ ہے کہ اس نعمت پر اللہ پاک کی حمد و ثنا کی جائے۔☆باقی اعضا کا شکر یہ ہے کہ اللہ پاک کی نعمتوں کو اللہ پاک کی عبادت میں خرچ کیا جائے۔☆آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ کسی مسلمان کا عیب دیکھے تو اس پر پردہ ڈالے۔[9]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، بہارِ شریعت

---

1 . . . خزائن العرفان، پ ٢، البقرہ، تحت الآیۃ: ١٧٢

2 . . . شکر کے فضائل، ص ١٢

3 . . . تفسیر صراط الجنان، پ ١٢، ھود، تحت الآیۃ: ١١، ٤/ ٤٠٦

4 . . . تفسیر بیضاوی، پ ٢، البقرۃ، تحت الآیۃ: ١٧٢، ١/ ٤٤٩

5 . . . تفسیر کبیر، پ ٢، البقرۃ، تحت الآیۃ: ١٧٢، ٢/ ١٩١

6 . . . احیاء العلوم، کتاب الصبر و الشکر، الرکن الاول فی نفس الشکر، ٤/ ١٠٣

7 . . . تاریخ ابن عساکر، رقم: ٤١٣٣، عبد العزیز بن عمیر...الخ، ٣٦/ ٣٣٤

8 . . . حلیۃ الاولیاء، عمر بن عبد العزیز، ٥/ ٣٧٤، رقم: ٧٤٥٥

9 . . . احیاء العلوم، کتاب الصبر و الشکر، الرکن الاول فی نفس الشکر، ٤/ ١٠٣ ملخصا

حصہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:4 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ اُبَی بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی کہ میں (سارے وِرد، وظیفے چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت دُرُود خوانی میں صرف کروں گا، تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ تمہاری فکریں دور کرنے کے لئے کافی ہو گا اور تمہارے گُناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔(1)

کیوں کہوں بے کس ہوں میں، کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پہ فِدا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(2)

1...ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب (۸۷)، ۴/۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۵

2...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سرکار نے عیادت فرمائی

حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن بَراء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیمار ہوئے تو اُمّت کے غمخوار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ان کی عیادت کیلئے تشریف لائے اس حال میں کہ سردی کا موسم تھا اور آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ واپسی پر حضرت طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گھر والوں سے فرمایا کہ اب ان کا آخری وقت معلوم ہوتا ہے، مجھے خبر کر دینا کہ میں ان کی نمازِ جنازہ پڑھوں اور ان کی تجہیز (دفن کیلئے تیار کرنے) میں جلدی کرنا۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم محلہ بنی سالم تک پہنچے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ حضرت طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نے رات شروع ہونے پر اپنے گھر والوں کو وَصِیَّت کردی تھی کہ جب میں مروں تو مجھے دفن کردینا اور حضورِ اقدس صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو نہ بلانا، مجھے غیر مسلموں سے اندیشہ ہے کہ حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو میرے سبب سے کوئی تکلیف نہ پہنچادیں، ان کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا۔ صبح نبیِّ کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو خبر ہوئی تو پیارے آقا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم حضرت طلحہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کی قبرِ مبارک پر تشریف لائے، صحابۂ کرام نے صف بنائی پھر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ہاتھ اُٹھا کر دعا کی: اے اللہ پاک! طلحہ سے تیری ملاقات اس حال میں ہو کہ وہ مسکراتے ہوں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ پیارے آقا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سخت سردی کے باوجود حضرت طلحہ بن براء رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے اور جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی قبر پر جاکر ان کیلئے دعائے مغفرت بھی فرمائی۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہم اس پیاری سُنَّت کی ادائیگی میں بھی سستی کا مظاہرہ کرتی ہیں، آج اسلامی بہنوں کی ایک تعداد ہے جو پڑوسیوں اور خاندان میں ہونے والی اموات پر تعزیت کیلئے جانے سے جی چراتی ہے۔ حالانکہ تعزیت کرنا ایک بہترین عمل ہے۔ دُنیاوی کام کاج میں مگن ہو کر ہم نے یہ بھلا دیا کہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے، ہم نے یہ بھلا دیا کہ حقیقی مسلمان آپس کے دُکھ درد میں شریک ہوتے ہیں، ہم یہ بھول گئی ہیں کہ ایک حقیقی مسلمان بیمار، تنگدست و پریشان حال کی مدد کرنے والا ہوتا ہے۔ آج ہماری حالت کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ سگے بہن بھائیوں میں مَحَبَّت ختم ہوتی جارہی ہے، بھائی بسترِ

---

1. . . معجم کبیر، ۴/۲۸، حدیث: ۳۵۵۴ ملخصا

مرگ پر آخری سانسیں لے رہا ہوتا ہے اور دوسرا بھائی پُرانے لڑائی جھگڑوں کو بنیاد بنا کر آخری بار اس سے ملنے تک نہیں جاتا، کسی کا ایکسیڈنٹ (Accident) ہو جائے تو اس کو ہسپتال لے جانے والا کوئی نہیں ہوتا، مصروفیات کے باعث ہمارے پاس کسی کی عیادت کیلئے وقت نہیں، حالانکہ مریض کے گھر جا کر عیادت کرنا، اس کی دلجوئی کیلئے اس کے پاس بیٹھنا، اس کو نیکی کی دعوت دیتے ہوئے توبہ واستغفار کی ترغیب دلانا اور اس کی صحت کیلئے دعا کرنا باعثِ اجر و ثواب ہے۔

تُو سارے مریضوں کو اللہ شفا دیدے اچھا ہے فقط وہ جو بیمارِ مدینہ ہے
افسوس مرض بڑھتا جاتا ہے گناہوں کا دے دیجے شفا عرض اے سرکارِ مدینہ ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ۴۹۲-۴۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دینِ اسلام نے ہمیں حُسنِ اخلاق کا درس دیتے ہوئے مریض کی دلجوئی اور اس کی غمخواری کیلئے اس کی عیادت کا حکم دیا ہے اور اس کے آداب بھی سکھائے ہیں۔ مریض کی تیمارداری سے اس کی تکلیف کم تو نہیں ہوتی مگر اس کا دل ضرور خوش ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنے محرم رشتہ داروں اور خاندان بھر کی خواتین اور پڑوسنوں کے بیمار ہونے پر ان کی عیادت کرنی چاہیے۔ آیئے! مریض کی عیادت پر مشتمل دو (2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور اخلاص کے ساتھ عمل کی نیّت بھی کیجئے۔ چنانچہ

❖ ارشاد فرمایا: جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ پاک کی رضا کیلئے اپنے کسی اسلامی بھائی سے ملنے جاتا ہے تو ایک پکارنے والا اسے مخاطب کرتے ہوئے کہتا

ہے کہ خوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تُو نے جنت میں اپنا ٹھکانا بنا لیا ہے۔(1)

❖ ارشاد فرمایا: جس نے مریض کی عیادت کی اللہ کریم اس پر 75 ہزار ملائکہ کے ذریعے سایہ فرمائے گا اور اس کے ہر قدم اُٹھانے پر اس کیلئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپے رکھے گی۔(2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ مُسلمان کی عیادت کرنا کس قدر باعثِ فضیلت ہے کہ فرشتہ **مریض کی عیادت** کرنے والی خوش نصیب کو جنت میں ٹھکانے کی خوشخبری دیتا ہے۔ **مریض کی عیادت** کرنے والی پر 75 ہزار ملائکہ سایۂ رحمت کرتے ہیں۔ **مریض کی عیادت** کرنے والی کے ہر قدم پر گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ **مریض کی عیادت** کرنے والی پر رحمتِ الٰہی کی بارش ہوتی ہے۔ لہٰذا جب کسی مَحرم کی عیادت کیلئے جانا ہو تو خیریت پوچھنے کیلئے خندہ پیشانی کیساتھ انتہائی شفقت بھرا لہجہ اختیار کریں اور اس کی صحت یابی کیلئے دعا بھی کریں۔ حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ امت کے غمخوار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کسی مریض کی عیادت کیلئے تشریف لے جاتے تو فرماتے: لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔ یعنی کوئی حرج کی بات نہیں اِنْ شَآءَ اللّٰه یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔(3)

1... ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء فی زیارة... الخ، ۴۰۵/۳، حدیث: ۲۰۱۵

2... الترغیب و الترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی عیادة... الخ، ۱۶۵/۴، حدیث: ۱۳

3... بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة... الخ، ۵۰۵/۲، حدیث: ۳۶۱۶

یہ ترا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر یہ مرض تیرے گناہوں کو مٹا جاتا ہے
اصل آفت تو ہے ناراضیِ ربِّ اکبر اس کو کیوں بھول کے برباد ہوا جاتا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کل مریض کی عیادت کرتے وقت ایسا ماحول بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ عیادت کیلئے آنے والے مریض کی دلجوئی کرنے کے بجائے اس کی پریشانی اور دل آزاری کا باعث بنتے ہیں۔ بعض اوقات مریض کی عیادت کیلئے ایک ساتھ کئی افراد پہنچ جاتے ہیں اور اس کے سر پر کھڑے ہو کر طرح طرح کے سوالات کرتے ہیں، بلاوجہ بیماری کی تفصیل پوچھتے ہیں، طِبّی معاملات سے لاعِلم ہوتے ہوئے مختلف علاج اور ٹوٹکے اپنانے کا مشورہ (Suggestions) دیتے اور فضول سوالات اور بچوں کے شور شرابے سے مریض کو بیزار کر دیتے ہیں، حالانکہ عیادت کرتے وقت مریض کی کیفیت کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے۔ اگر یہ محسوس ہو جائے کہ ہماری موجودگی مریض کیلئے تکلیف کا سبب بن رہی ہے تو جلد ہی اُٹھ جانا چاہئے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اَفْضَلُ الْعِیَادَۃِ سُرْعَۃُ الْقِیَام یعنی بہترین عیادت جلد اُٹھ جانا ہے۔(1)

لہٰذا جب بھی مریض کے پاس جائیں تو اس کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں، ایسی باتیں کریں کہ اس کا حوصلہ بلند ہو اور رحمتِ الٰہی پر اس کی اُمید مضبوط ہو اور بیماری میں صبر و شکر کرنے کے فضائل بتائیں تاکہ مریض اپنے رَبِّ کریم کی طرف سے آنے والی اس آزمائش پر صبر کرتے ہوئے اجر و ثواب کمانے میں کامیاب ہو سکے۔ کسی

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی عیادۃ المریض، ۶/۵۴۲، حدیث: ۹۲۲۱

مصیبت یا بیماری پر صبر کرنے کے کتنے فضائل ہیں، آیئے! اس سے مُتَعَلِّق 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں:

❖ ارشاد فرمایا: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ کریم پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔(1)

❖ ارشاد فرمایا: مسلمان کو مرض، پریشانی، رنج، اذیّت اور غم میں سے جو مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ رحمٰن اس (مصیبت) کو اُس انسان کے گناہوں کا کفّارہ بنا دیتا ہے۔(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُہلِک امراض سے تحفظ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ بیماری میں صبر کرنا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے اور بیماری کے سبب بیمار کے گناہ معاف ہوتے ہیں، حتّٰی کہ پاؤں میں چبھنے والا کانٹا بھی گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ یاد رکھئے! دُنیا کے دیگر مذاہب میں بیماری کو صرف آفت و مصیبت ہی سمجھا جاتا ہے جبکہ دینِ اسلام ایسا پیارا مذہب ہے کہ جہاں صحت و تندرستی کو نعمت قرار دیتا ہے وہیں بیماریوں اور تکلیفوں کو بھی رحمت سے تعبیر کرتا ہے کیونکہ بیماریاں جہاں گناہوں کے بخشوانے کا ذریعہ ہیں وہیں بعض معمولی بیماریاں مہلک اَمراض سے تحفظ کا ذریعہ بھی ہوتی ہیں۔ جیسا کہ

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ☆زُکام بیماری نہیں ہے بلکہ

1... معجم کبیر، ۱۱/۱۴۸، حدیث: ۱۱۴۳۸

2... بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارة المرض، ۴/۳، حدیث: ۵۶۴۱

دماغی بیماریوں کا علاج ہے۔ اس سے بہت (سے) مرض دفع ہو جاتے ہیں۔ زُکام والے کو دیوانگی و جنون نہیں ہوتا☆ جسے کبھی خارش ہو اسے جُذام و کوڑھ نہیں ہوتا، زکام و خارش میں ربِّ کریم کی بہت حکمتیں ہیں۔[1]

جبکہ حضرت علامہ مفتی جلالُ الدِّین امجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیماریوں کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بیماری سے بظاہر تکلیف پہنچتی ہے لیکن حقیقت میں وہ بہت بڑی نعمت ہے جس سے مومن کو اَبدی راحت و آرام کا بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ اس لئے کہ یہ ظاہری بیماری حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے بشرطیکہ آدمی مومن ہو اور سخت سے سخت بیماری میں صبر و شکر سے کام لے، اگر صبر نہ کرے بلکہ جزع فزع (رونا پیٹنا) کرے تو بیماری سے کوئی معنوی (حقیقی) فائدہ نہ پہنچے گا یعنی ثواب سے محروم رہے گا۔[2]

صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! جب کوئی بیماری یا تکلیف آئے تو بے صبری اور شکوہ شکایت کرنے، چیخنے چلانے اور ہر ایک کو بتانے سے مرض تو نہیں جاتا بلکہ بذریعہ صبر ملنے والا اجر ضائع ہو جاتا ہے، لہٰذا بیماری میں صبر کا دامن ہرگز مت چھوڑیئے اور یوں اپنا ذہن بنایئے کہ انسان کی ہمیشہ ایک جیسی حالت نہیں رہتی۔ اگر کوئی بیمار ہوتا ہے تو جلد صحت یاب بھی ہو جاتا ہے، کبھی کوئی غم پہنچتا ہے تو اس کے بعد کئی خُوشیاں بھی نصیب ہوتی ہیں، تنگدستی کے بعد خوشحالی بھی نصیب ہوتی ہے۔

1... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۳۹۵

2... انوار الحدیث، ص۱۹۷

ایک مسلمان کو ہر حال میں صبر و شکر کے ساتھ رضائے الٰہی پر راضی رہتے ہوئے زندگی بسر کرنی چاہیے۔

وہ بچارے کہ بیمار ہیں جو / جنّ و جادو سے بیزار ہیں جو
اپنی رحمت سے ان کو شفا کی / میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے
وہ کہ آفات میں مبتلا ہیں / جو گرفتارِ رنج و بلا ہیں
فضل سے ان کو صبر و رضا کی / میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نزع کے وقت کیا کرنا چاہیے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بسا اوقات عیادت کیلئے کسی ایسے مریض کے پاس بھی جانا ہوتا ہے جس میں موت کی علامات پائی جاتی ہیں اور اس پر نزع کا عالَم طاری ہوتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ بس کچھ ہی دیر میں رُوح نکل جائے گی۔ ایسے میں رونے پیٹنے کے بجائے صبر سے کام لیتے ہوئے یہ ذہن بنانا چاہئے کہ جو اس دنیا میں آیا ہے اُسے ایک دن یہاں سے جانا بھی ہے۔ یہ سوچنا چاہیے کہ اس کی طرح ہمیں بھی ایک دن مرنا ہوگا اور ان تمام مَراحل سے گزرنا پڑے گا۔ یاد رکھئے! جس پر نزع کا عالَم طاری ہو اس کا ایک ایک لمحہ ہمیں بھی موت کی یاد دلاتا ہے لیکن ہم اپنی موت کو بھلائے نجانے کونسی "کل" کے انتظار میں مطمئن بیٹھی ہیں کہ جس میں گُناہوں سے توبہ کریں گی، اپنی بد اعمالیوں کو چھوڑ کر نیکیاں شروع کریں گی، ہر روز اُٹھتے ہوئے جنازے نجانے کیوں ہمیں غفلت سے نہیں جگاتے۔ حضرت سَیِّدُنا منصور بن عمار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک

نوجوان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے نوجوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈالے، کتنے ہی نوجوان ایسے تھے جنہوں نے توبہ میں تاخیر کی اور لمبی لمبی اُمیدیں باندھ لیں، موت کو بھلا کر یہ کہتے رہے کہ کل توبہ کرلیں گے، پرسوں توبہ کرلیں گے، یہاں تک کہ اسی غفلت کی حالت میں ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام آگئے اور وہ قبر میں جا پڑے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نزع کا وقت بڑا ہی کٹھن ہوتا ہے۔ جو اس کیفیت سے گزرتا ہے وہی اس کی سختیوں کو محسوس (Feel) کرسکتا ہے۔ اگر مُردہ قَبْر سے نکل کر دُنیا والوں کو موت کی تکلیف کی کیفیّت بتادے تو ان کی زِندگی کا چین و سُکون برباد ہوجائے۔ نزع کی سختیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت سیِّدُنا شدّاد بن اَوس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مومن پر دُنیا و آخرت میں موت سے بڑھ کر کوئی ہولناک چیز نہیں ہے کہ اس کی تکلیف آروں کے چِیرنے، قینچیوں کے کاٹنے اور ہانڈیوں میں اُبالے جانے سے بھی بڑھ کر ہے، اگر کوئی مُردہ قَبْر سے نکل کر دُنیا والوں کو موت کے بارے میں بتائے تو وہ لوگ زِندگی سے کوئی نَفْع اُٹھا سکیں نہ نیند میں کوئی سُکون پائیں۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ موت کا جام کیسا کڑوا ہے کہ جو نہ چاہتے ہوئے بھی ہر ایک کو پینا پڑتا ہے۔ نزع کا وقت ایسا نازُک ہوتا ہے کہ اس میں ایک طرف تو موت کے یہ مَصائِب اور دوسری طرف شیطان لَعِین کے حملے۔ کیونکہ شیطان موت کے وَقْت اِیمان چھیننے کیلئے طرح طرح کے ہتھ کنڈے اِستعمال کرتا ہے،

1... مکاشفة القلوب، ص ٣٤

2... احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت...الخ، الباب الثالث فی سکرات الموت...الخ، ٥/ ٢٠٩

حتی کہ ماں باپ کا رُوپ دھار کر بھی بعضوں کے اِیمان پر ڈاکہ ڈالتا ہے۔

ایسے موقع پر اللہ رَحْمٰن کا جس پر خاص کرم و اِحْسان ہوتا ہے ، وہ شیطان کے ہاتھوں اپنا ایمان بچانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں دینِ اسلام نے ہمیں ایک مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا کیا حکم دیا ہے اور رُوح نکلنے سے پہلے اور بعد کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے آیئے ! اس بارے میں چند اَہم مدنی پھول سنتی ہیں جن پر عمل کرنا نہ صرف ہمارے لئے بلکہ اس مرنے والے کیلئے بھی اِنْ شَآءَ اللہ ! بہت مفید ثابت ہو گا۔ چنانچہ

☼ جب مریض پر موت کی علامتیں ظاہر ہوں تو سُنَّت یہ ہے کہ دائیں پہلو پر لٹا کر قبلہ کی طرف مُنہ کر دیں۔ (اس طرح کرنے میں مریض کو تکلیف ہو تو ایسا نہ کریں۔)

☼ قریبُ المرگ (یعنی مرنے کے قریب) ہو تو اسے تلقین کریں ، یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں: اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ مگر اُسے پڑھنے کا حکم نہ کریں۔

☼ جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کر دیں۔ اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخری کلام "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ" ہو۔

☼ تلقین وہ کرے جو نیک ہو ، کیونکہ اس وقت نیک اور پرہیز گار کا وہاں ہونا بہت اچھی بات ہے اور اس وقت مریض کے پاس سورۂ یٰسٓ شریف کی تلاوت کی جائے اور وہاں خوشبو ہونا مستحب ہے۔

☼ کوشش کی جائے کہ مکان میں کوئی تصویر یا کُتا نہ ہو ، اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً

نکال دی جائیں کیونکہ جہاں یہ چیزیں ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جاکر گرہ لگادیں کہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کردیں اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیں، اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کرسکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔[1]

مرتے وقت کلمہ پڑھنے کی فضیلت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر کبھی ایسا موقع آئے کہ ہم کسی کو اس کیفیت میں پائیں تو ان مدنی پھولوں پر عمل کرنے میں ہرگز سستی سے کام نہ لیں کہ ہماری تھوڑی سی توجہ مرنے والے کیلئے نجات و مغفرت کا سامان بن سکتی ہے۔ بالخصوص مرنے والے کو کلمہ طیبہ کی تلقین تو ضرور کرنی چاہئے کہ حدیثِ پاک میں مرتے وقت کلمہ پڑھنے والے کے لئے جنت کی بشارت ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ امّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ کَانَ آخِرُ کَلَامِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ دَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنی جس کا آخری کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہو وہ جنّت میں جائے گا۔[2]

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اگرچہ عمر بھر کلمہ پڑھتا رہا لیکن مرتے وقت کلمہ ضرور پڑھنا چاہئے کہ اس کی برکت سے بخشش ہوگی۔[3] معلوم ہوا کہ جب بھی کسی مسلمان کا آخری وقت آئے تو اس کے پاس موجود لوگ کلمہ طیبہ پڑھیں، اللہ کا ذکر کریں اور قرآنِ کریم کی

1... بہارِ شریعت، ١/ ٨٠٧، ٨٠٨، حصہ: ۴ ملخصا

2... ابو داود، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، ٣/ ٢٥٥، حدیث: ٣١١٦

3... مرآۃ المناجیح، ٢/ ۴۴٦

تلاوت کریں تاکہ اس کو بھی کلمہ پڑھنا یاد آجائے۔ جن لوگوں کو وقتِ آخر کلمہ طیبہ پڑھنا نصیب ہو جائے تو یقیناً وہ بڑے خوش نصیب ہیں۔ اللہ کریم ہمیں بھی ایسوں میں داخل فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیرتِ سیّدہ اَسما بنتِ ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ جُمادَی الاُولیٰ چل رہا ہے اور اس کی 27 تاریخ کو مشہور صحابیہ حضرتِ اَسما بنتِ ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا عرس مبارک ہے، آیئے! اسی مناسبت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا تذکرہ سنتی ہیں: چنانچہ

حضرتِ اسما بنتِ ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا، خلیفہ اول حضرتِ سیّدنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کی سب سے بڑی بیٹی ہیں، اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی بہن ہیں، صحابیِ رسول، حضرت زبیر بن عَوّام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی زوجہ ہیں۔ حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ نے ان سے مکہ مکرمہ میں نکاح کیا۔ مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی والدہ ماجدہ ہیں، آپ خود صحابیہ ہیں آپ کے والد صحابی و خلیفہ اول، آپ کے بھائی صحابی، آپ کی بہن بھی صحابیہ و حضور اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چہیتی زوجہ، آپ کے شوہر بھی صحابی اور عشرہ مبشرہ میں سے تھے اور آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بھی صحابی تھے۔[1] آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بہت سخی تھیں پہلے جو کچھ خرچ کرتی تھیں اندازہ سے ناپ تول کر خرچ کرتی تھیں مگر جب حضورِ انور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ باندھ باندھ کر نہ رکھا کرو

1 . . . فیضانِ صدیقِ اکبر، ص ۴۷

اور حساب نہ لگایا کرو جتنا بھی قدرت میں ہو خرچ کیا کرو تو پھر خوب خرچ کرنے لگیں۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اپنی بیٹیوں اور گھر کی عورتوں کو نصیحت کیا کرتی تھیں کہ اللہ پاک کے راستے میں خرچ کرنے اور صدقہ کرنے میں ضرورت سے زیادہ ہونے اور بچنے کا انتظار نہ کیا کرو کہ اگر ضرورت سے زیادتی کا انتظار کرتی رہو گی تو ہونے کا ہی نہیں (کہ ضرورت خود بڑھتی رہتی ہے) اور اگر صدقہ کرتی رہو گی تو صدقہ میں خرچ کر دینے سے نقصان میں نہ رہو گی۔[1] ہجرت کے موقع پر زادِ سفر باندھنے کے لیے کوئی کپڑا نہ تھا آپ نے ہی اپنے کمر بند کے دو ٹکرے کر کے باندھا تھا اس وقت سے آپ ذَاتُ النِّطَاقَیْن کے لقب سے مشہور ہو گئیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے سو سال عمر پائی، آخری عمر میں بینائی جاتی رہی۔ ان کا وصال مکہ مکرمہ میں ہوا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میت پر نوحہ کرنا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو اس موقع پر کئی خلافِ شریعت کاموں کا اِرْتِکاب کیا جاتا ہے جن میں سے ایک نوحہ کرنا یعنی میّت کے اَوصاف (خوبیاں) مُبالَغہ کے ساتھ (خوب بڑھا چڑھا کر) بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بَین (بھی) کہتے ہیں یہ بِالِاجماع حرام ہے۔

یوں ہی واوَیلا مچانا، ہائے مصیبت کہہ کر چلّانا، گَرِیبان پھاڑنا، مُونھ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کُوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیت کے کام اور حرام ہیں۔ آواز

1 . . . صحابہ کرام کا عشقِ رسول، ص ۶۵

2 . . . فیضانِ صدیقِ اکبر، ص ۴۷

سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں۔[1] میت پر رونے میں بسا اوقات تو بے صبری کی انتہا ہو جاتی ہے اور اللہ پاک کی ذات سے شکوے شکایات کرتے ہوئے کفریات بھی بک دیئے جاتے ہیں جس سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ بہت بڑی جہالت اور بد نصیبی ہے۔

تین دن سے زیادہ سوگ منانا

میت کے موقع پر خلافِ شریعت کاموں میں سے ایک کام تین دن سے زیادہ عرصے تک سوگ منانا بھی ہے جو کہ حرام ہے۔ اِسلام سے پہلے عرب میں بیوہ عورت شوہر کے اِنتقال کے بعد ایک سال تک بُرے مکان بُرے لباس میں رہتی اور تمام گھر والوں سے علیحدگی اختیار کرتی تھی۔[2] اور یُوں ایک سال تک سوگ کیا کرتی تھی۔ لیکن اسلام کے بعد تاجدارِ انبیا، سَرورِ ہر دوسرا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شوہر کے علاوہ دیگر رِشتہ داروں کے (اِنتقال پر) سوگ کیلئے تین (3) دن مُقرَّر فرمائے۔[3] جبکہ بیوی اپنے شوہر کی وَفات پر عِدَّت کی مُدَّت چار مہینے دس دن تک سوگ میں رہے گی۔ اَلبتّہ کسی قریبی (رِشتہ دار) کے مر جانے پر عورت کو تین دن (3) تک سوگ کرنے کی اِجازت ہے اس سے زائد کی (اِجازت) نہیں۔[4]

جب رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دَورِ جاہلیت کے اس طریقے کو ختم فرمایا

---

1 . . . بہارِ شریعت، ۱/ ۸۵۴، ۸۵۵، حصہ: ۴ بتغیر قلیل

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۵/ ۱۵۱

3 . . . صحابۂ کرام کا عشقِ رسول، ص ۲۳۰

4 . . . ردالمحتار، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ۵/ ۲۲۳

تو صحابیات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ نے حضور کے اس فرمان پر عمل کرنا شروع کر دیا اور یہ غلط رسم دَم توڑ گئی۔ چُنانچہ

منقول ہے کہ جب حضرت سَیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحش رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے بھائی کا اِنتقال ہو گیا، تو اُنہوں نے خوشبو منگوا کر لگائی اور کہا کہ مجھے خُوشبو کی ضرورت نہ تھی لیکن میں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مِنْبَر پر یہ فرماتے سُنا کہ کسی مُسلمان عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زِیادہ کسی کا سوگ کرے مگر شوہر کے انتقال پر چار ماہ دس دن۔[1]

اسی طرح جب اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے والد (حضرت ابُوسفیان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کا انتقال ہوا تو اُنہوں نے اپنے رُخساروں پر خُوشبو لگائی اور کہا: مجھے اس کی ضرورت نہ تھی، صرف حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم کی تعمیل مَقْصُود تھی۔[2]

سرد خانے میں رکھوانا

کسی کے فوت ہونے پر خلافِ شریعت کاموں میں سے ایک رواج یہ بھی عام ہوتا جارہا ہے کہ میت کے بیٹے وغیرہ شہر یا ملک سے باہر ہوں تو یہ سوچ کر ان کا انتظار (Wait) کیا جاتا ہے کہ اگر بیٹا جنازے میں شریک نہیں ہوگا تو جنازہ کیسے ہوگا۔ حالانکہ اس وقت دیگر بیٹے، بیٹیاں، بہن بھائی سب گھر میں موجود ہوتے ہیں اور اس آنے والے کو چھٹیاں نہ ملنے، یا گاڑی وغیرہ لیٹ ہو جانے کی وجہ سے کافی تاخیر ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں بیچارے مردے پر جو ظلم کیا جاتا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ اس بے بس میت کے جسم کو خراب ہونے سے بچانے کیلئے یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے کہ اسے کولڈ اسٹوریج

1 . . . ابو داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنہا زوجہا، ۲/ ۴۲۲، حدیث: ۲۲۹۹

2 . . . ابو داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنہا زوجہا، ۲/ ۴۲۲، حدیث: ۲۲۹۹

(سرد خانے) میں رکھوا دیا جاتا ہے جس سے وہ لاش (Dead body) برف بن جاتی ہے اور مردے کو اس سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ جب وہ زندہ تھا اور اسے کوئی تکلیف پہنچتی تو سب گھر والے بے چین ہو جاتے تھے، اس کی بیماری میں ساری ساری رات جاگ کر اس کے سرہانے بیٹھ کر گزار دیا کرتے تھے۔ اسے کوئی کانٹا چبھتا تو اس کی تکلیف خود محسوس کرتے تھے لیکن مرنے کے بعد اس کی ساری محبتوں کو فراموش کر کے بیچارے کو کس طرح سرد خانے میں رکھوانے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اس سے بچنے کی بھی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

غسل کے وقت مردے کو تکلیف دینا

ایسے ہی جب غسل دینے کا مرحلہ آتا ہے تو علم سے محرومی یا مُردے سے بے جا خوف کی بنا پر میت کے گھر والوں میں سے کوئی غسل دینے کیلئے تیار نہیں ہوتا تو پھر کوئی ایسا شخص غسل دینے کیلئے آگے بڑھ جاتا ہے جو سُنّتوں اور آداب سے ناواقف ہوتا ہے اور بڑی بے دردی کے ساتھ میت کو غسل دیتا ہے حالانکہ مردے کو غسل دیتے وقت بہت احتیاط اور نرمی کرنی چاہیے۔ حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ مرنے والا ہر چیز کو جانتا ہے حتی کہ غَسّال سے کہتا ہے کہ تجھے خُدائے رحمٰن کی قسم ہے تُو غسل میں میرے ساتھ نرمی کر۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اپنے گھر کی میت کو ہم خود ہی سُنَّت کے مطابق غسل و کفن دیں مگر افسوس! ہم نے اپنا مستقبل بہتر بنانے اور اعلیٰ دُنیاوی تعلیم حاصل کرنے پر ہی توجہ دی اور علمِ دین سے محروم رہیں، سنت

1 . . . شرح الصدور، ص ۹۵

کے مطابق ان کے کفن دفن کی ترکیب نہیں کر سکتیں، قرآنِ پاک پڑھ کر انہیں ایصالِ ثواب نہیں کر پاتیں۔ حالانکہ یہ کتنی بڑی محرومی ہے۔

آج وقت ہے خود بھی علم دین سیکھئے اور اپنی اولاد کو بھی دینی مسائل سکھایئے، نیک اعمال کی ترغیب کے ساتھ ساتھ گناہوں سے نفرت دلایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے آپ کو بھی علم کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا اور اگر آپ کی اولاد نیک بن گئی تو مرنے کے بعد آپ کیلئے ثوابِ جاریہ کا ذخیرہ ہو جائے گا۔

کتاب تجہیز و تکفین کا طریقہ کا تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تجہیز و تکفین کے مسائل کی معلومات حاصل کرنے کیلئے آج ہی مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"تجہیز و تکفین کا طریقہ"** حاصل کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کتاب میں مریض کی عیادت اور وقتِ نزع سے لیکر تجہیز و تکفین اور تدفین کے بارے میں معلومات موجود ہے۔ آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے منگوایئے، خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کے مطالعہ کی ترغیب دلایئے۔ اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صالحین کے قرب کی برکتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ممکن ہو تو اپنے مرحومین کی تدفین نیک

لوگوں کے قرب میں کرانی چاہئے کہ ان کی برکت سے مُردوں پر بھی کرم ہوتا ہے، وہ عذابِ الٰہی سے امن میں رہتے ہیں اور ان پر رحمتِ الٰہی کی چھماچھم برسات ہوتی ہے اور حدیثِ پاک میں اس کی ترغیب بھی موجود ہے، چنانچہ

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَدْفِنُوْا مَوْتَاکُمْ وَسْطَ قَوْمٍ صَالِحِیْنَ، اپنے مُردوں کو نیکوں کے درمیان دَفن کرو۔ (1)

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (مُردے کو) صالحین کے قریب دفن کرنا چاہئے کہ ان کے قرب کی برکت اسے شامل ہوتی ہے۔ اگر مَعَاذَ اللہ مستحقِ عذاب بھی ہوتا ہے تو وہ شفاعت کرتے ہیں، وہ رحمت کہ اُن پر نازل ہوتی ہے اِسے بھی گھیر لیتی ہے۔ (2)

لہٰذا اگر اللہ پاک کے کسی نیک بندے کے قرب میں آسانی سے جگہ مل جائے تو اپنے مُردوں کو وہیں دفن کرنا چاہئے۔ جب اولیائے کرام کی اتنی عظمت و فضیلت ہے کہ ان کے قرب میں دفن ہونے والا عذابِ الٰہی سے محفوظ ہو جاتا ہے تو پھر تمام اولیا و انبیا کے سردار، حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قرب یعنی جنت البقیع میں مدفون مسلمانوں کی شان و عظمت کیا ہو گی۔ اللہ کریم ہمیں مدینۂ طیبہ میں ایمان و عافیت کے ساتھ شہادت اور جنّتُ البقیع میں مَدفن اور جنّتُ الفردوس میں اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 . . . کنز العمال، کتاب الموت، الباب الثانی، ۸ جزء ۱۵، /۲۵۴، حدیث: ۴۲۳۶۴

2 . . . فتاوی رضویہ، ۹/ ۳۸۵

ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں　　مدفن مرا محبوب کے قدموں میں بنادے
اللہ کرم اتنا گنہ گار پہ فرما　　جنّت میں پڑوسی مرے آقا کا بنادے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! 　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُردوں کو ایصالِ ثواب سے فائدہ پہنچائیے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مُردے کی تدفین کے بعد اس کیلئے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کا مرحلہ آتا ہے جو تا قیامت جاری رہتا ہے اور مُردہ ہمیشہ اپنے گھر والوں کے ایصال ثواب کا منتظر رہتا ہے **کیونکہ** جب تک وہ زندہ تھا تو اس کے وَالِدین، بہن بھائی اور دوست واحباب وغیرہ اس کے ہر دُکھ درد اور آزمائشوں میں اس کے ساتھ ساتھ رہتے اور اس کا غم ہلکا کرنے کی کوشش کرتے تھے مگر جب یہ سب کو چھوڑ کر تنگ و تاریک قبر میں آیا تو نہ والدین اس کے ساتھ ہیں، نہ بہن بھائی، نہ اہل و عیال حتّٰی کہ اس کے دوست احباب بھی اس سے چھوٹ گئے اور یہ قبر میں اکیلا رہ گیا۔ اگر ہم چاہتی ہیں کہ اپنے فوت شدہ مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کریں، قبر کی تنہائی میں اسے خُوشی مُہیا کریں، اس کی راحت کا سامان کریں تو اس کیلئے خُوب خُوب دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کے تحفے پیش کریں کہ ایصالِ ثوب سے مُردے کو خُوشی ہوتی ہے اور اس پر رحمتِ الٰہی کی برسات ہوتی ہے اور مُردوں کو اپنے زندہ رشتہ داروں کی طرف سے ایصالِ ثواب کا شِدّت سے انتظار رہتا ہے، چنانچہ

رسولِ خدا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قبر میں مُردے کا حال

ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے جو شِدَّت سے انتظار کرتا ہے کہ والدین یا بیٹا یا کسی دوست کی دُعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ پاک قبر والوں کو ان کے زندہ مُتَعَلِّقِین کی طرف سے ہَدِیَّہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا تحفہ مُردوں کے لئے **"دعائے مغفرت کرنا"** اور ان کی طرف سے **"صدقہ کرنا"** ہے۔[1]

ایصالِ ثواب سے متعلق مزید معلومات کیلئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ"** مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کرکے خود بھی مطالعہ (Study) کیجئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

انگوٹھی پہننے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مَدَنی پھول"**

1... مسند الفردوس، ۲/۳۳۶، حدیث: ۶۶۶۴

2... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

سے انگوٹھی پہننے کی سنّتیں اور آداب سنئے۔ چنانچہ

☆مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ سُلطانِ دوجہان، رَحمتِ عالَمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔[1] ☆(نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زَیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔ اسی طرح بچوں کے ہاتھ پاؤں میں بلاضرورت مہندی لگانا ناجائز ہے۔[2] بچیوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانے میں حرج نہیں۔ ☆لوہے کی انگوٹھی جہنّمیوں کا زیور ہے۔[3] ☆مرد کیلئے وہی انگوٹھی جائز ہے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے ناجائز ہے۔[4] ☆بِغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے ☆حروفِ مقطعات (مُ۔قط۔ط۔عات) کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر حروفِ مقطعات والی انگوٹھی بغیر وُضو پہننا اور چھونا یا مصافحے کے وقت ہاتھ ملانے والے کا اس انگوٹھی کو بے وضو چھو جانا جائز نہیں ☆اِسی طرح مَردوں کے لیے ایک سے زیادہ انگوٹھی پہننا یا (ایک زیادہ) چھلّے پہننا بھی ناجائز ہے کہ یہ (چھلّا) انگوٹھی نہیں۔ عورتیں چھلّے پہن سکتی ہیں۔[5] ☆چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وَزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے۔ ☆عیدین میں انگوٹھی پہننا مُستحب

1... بخاری، کتاب اللباس، باب خواتیم الذھب، ۴/۶۷، حدیث: ۵۸۶۳

2... بہارِ شریعت، ۳/۴۲۸، حصہ: ۱۶

3... ترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الخاتم الحدید، ۳/۳۰۵، حدیث: ۱۷۹۲

4... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللباس، ۹/۵۹۷

5... بہارِ شریعت، ۳/۴۲۸، حصہ: ۱۶

ہے۔[1] ☆مرد کو چاہیے کہ انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی جانب اور عورت نگینہ ہاتھ کی پُشت (یعنی ہاتھ کی پیٹھ) کی طرف رکھے۔[2] ☆چاندی کا چھلّا خاص لباسِ زَنان (یعنی عورتوں کا پہناوا) ہے مردوں کو مکروہِ (تحریمی، ناجائز و گناہ ہے)۔[3] ☆عورت سونے چاندی کی جتنی چاہے انگوٹھیاں اور چھلّے پہن سکتی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو (2) رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . بہارِ شریعت، ۱/ ۷۸۰، حصہ: ۴

2 . . . الهداية، كتاب الكراهية، فصل في اللباس، جزء: ۴، ۲/ ۳۶۷

3 . . . فتاوٰی رضویہ ۲۲/ ۱۳۰

بیان:5 ہر مُبَلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جس نے قرآنِ پاک پڑھا، رَبّ کریم کی حمد کی، نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُود شریف پڑھا اور اپنے رَبِّ کریم سے مغفرت طَلَب کی تو اُس نے بھلائی کو اُس کی جگہ سے تلاش کر لیا۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عَفُوّ و غَفور بَخْش دو جُرم و خَطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴

2... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہوگا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شرم وحیا کی پیکر باپردہ صحابیہ کا سفرِ مدینہ

مسلمانوں کے حلیف (مددگار) قبیلے بنی خُزاعہ کا ایک شخص اپنے اُونٹ پر سُوار ہوکر کہیں جارہا تھا کہ وہ مَکَّۂ مُکَرَّمہ سے تھوڑی دُور شَرم وحَیا کی پیکر ایک باپردہ خاتون کو وِیرانے میں پیدل سفر کرتے دیکھ کر حَیران رہ گیا۔ اُسے شک گزرا کہ یہ پاکیزہ خاتون اُنہی مسلمانوں میں سے ہوں گی جنہیں اَہلِ مکہ نے مدینے جانے سے روک رکھا ہے۔ اُس خاتون سے پوچھنے پر جب اُس شخص کو یقین ہوگیا تو اُس کے دِل نے یہ گوارا نہ کیا کہ وہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دیوانی کو یُوں تنہا سفر کرنے دے۔ چُنانچہ اُس نے اپنا سفر روک کر اپنا اُونٹ اُس باپردہ خاتون کو پیش کرکے مدینے شریف پہنچانے کا پکّا اِرادہ

کر لیا اور شَرم و حیا کی پیکر اُس باپردہ خاتون نے بھی اِسے غیبی اِمداد سمجھ کر قبول کر لیا۔ یُوں ایک ایسا خاموش سفر شروع ہوا جس نے تاریخ کے اَوراق میں وہ سنہری یادیں چھوڑیں جس پر آج بھی رَشک کیا جاسکتا ہے۔

تنِ تنہا جانبِ مدینہ سفر کرنے والی اُس باپردہ خاتون کی ہِمّت کے بھی کیا کہنے! وہ خود اپنے اِس سفر کی داستان کچھ یُوں بیان کرتی ہیں کہ دورانِ سفر اُس شخص نے راستے بھر مجھ سے کوئی کلام نہ کیا، بلکہ جب آرام کا وَقْت ہوتا تو وہ اُونٹ کو بٹھا کر دُور ہٹ جاتا اور میں کجاوے سے نکل کر کسی سایہ دار درخت کے نیچے ہوجاتی، پھر وہ اُونٹ کو مجھ سے دُور کسی اور درخت کے نیچے باندھ دیتا اور خود بھی وہیں کہیں آرام کرلیتا اور جب دوبارہ سفر کا وَقْت ہوتا تو اُونٹ پر کجاوہ رکھ کر اُسے میرے پاس چھوڑ کر پھر دُور ہٹ جاتا، میرے سُوار ہونے کے بعد خاموشی سے آکر نکیل پکڑتا اور جانبِ مدینہ چل پڑتا۔ یوں دَورانِ سفر بھی میں نِقاب میں رہی اور پردے کے اِہتمام میں مجھے کوئی دُشواری پیش نہ آئی۔ اللہ پاک اُس شخص کو جزائے خَیر عطا فرمائے کہ اُس نے بہت اچھے کردار کا مُظاہرہ کیا۔ جب میں مدینے پہنچی تو سب سے پہلے اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے کاشانۂ اَقدس پر حاضِر ہوئی۔ میں اُس وَقْت بھی نِقاب میں تھی جس کی وجہ سے سیّدہ اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے مجھے نہ پہچانا، لہٰذا میں نے چہرے سے نِقاب ہٹا کر اُنہیں اپنا تعارُف کروایا اور جب بتایا کہ میں نے تنہا ہجرت کی ہے تو وہ حَیران رہ گئیں اور حَیرت سے پوچھنے لگیں کہ کیا واقعی! تم نے تنہا اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا کی خاطِر ہجرت کی ہے؟ میں نے اِقرار کیا، ابھی ہم باتیں ہی کر رہی تھیں کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی تشریف لے آئے اور تمام صورتِ حال

جان کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے اِس طرح اِسلام کی خاطِر ہجرت کرنے کو سراہا۔[1]

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اِسلام پلتا تھا
اِسی غَیرت سے اِنساں نُور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت میں جس باپردہ خاتون کا ذِکرِ خَیر ہوا وہ شَرْم و حیا کی پیکر اور مشہور صحابیہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم بنتِ عُقْبہ رَضِیَ اللہُ عَنہَا تھیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنہا مکہ شریف میں مسلمان ہوئیں اور چونکہ غُربت کی وجہ سے سُواری کا اِنتظام نہ ہو سکا اِس لئے پیدل چل کر ہجرت کی، مَدِیْنَۂ مُنَوَّرہ پہنچ کر نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے بیعت ہوئیں اور مدینے میں اِن سے حضرت سَیِّدُنا زَید بن حارِثہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نکاح فرمایا۔[2] حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ عَنہَا نے اِس قَدر لمبے سفر میں جس طرح شَرْم و حَیا کی لاج رکھی اور پردے کا اِہتمام کیا یقیناً وہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنہَا کا خاصّہ تھا، اِس کا اِنعام بارگاہِ نُبوّت سے یہ مِلا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کی ہجرت اور پردے کا اِہتمام کرنے پر خوشی کا اِظْہار فرمایا۔

کیا عورت کا تنہا سفر کرنا جائز ہے؟

یہاں یہ مَسئلہ بھی ذہن نشین رہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ عَنہَا نے مکہ شریف سے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کا جو سَفر اکیلے اور بغیر مَحْرَم کے کیا تھا وہ شَریعت

1...صفة الصفوة، ذكر المصطفيات...الخ، ام كلثوم بنت عقبه بن ابی معيط، جز ٢، ١/ ٣٩ ملخصا

2...الاستيعاب، كتاب كنى النساء، باب الكاف: ٣٦٣٧، ام كلثوم بنت عقبة، ٤/ ٥٠٨ ملخصا

کے مُطابِق تھا، جیسا کہ

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (عَورت کے تنہا سَفَر کرنے کی) مُمانَعَت (روکنے) کے حکم سے مہاجرہ (ہجرت کرنے والی) اور کفّار کی قید سے چھوٹنے والی عورَت خارِج ہے کہ یہ دونوں عورَتیں بغیر مَحْرَم اکیلی ہی دارُالسَّلام کی طرف سفر کر سکتی ہیں بلکہ یہ سَفَر اُن پر واجِب ہے۔[1] لہٰذا اِس واقعے سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اکیلی عورت کا اِس قدر دور دراز کا سَفَر کرنا جائز ہے، کیونکہ بغیر شوہر یا مَحْرَم کے عورت کا تین (3) دن کی دُوری پر واقِع کسی جگہ جانا حَرام ہے۔ یہاں تک کہ اگر عورت کے پاس سَفَرِ حج کے اَسْباب ہیں مگر شوہر یا کوئی قابلِ اِطمینان مَحْرَم ساتھ نہیں تو حج کے لئے بھی نہیں جاسکتی، اگر گئی تو گناہ گار ہوگی اگرچہ فرض حج ادا ہو جائے گا۔[2]

بہارِ شَریعت میں ہے کہ عورَت کو بغیر محرم کے تین (3) دن یا زیادہ کی راہ جانا، ناجائز ہے بلکہ ایک دِن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچہ یا مَعْتُوہ (کم عَقْل) کے ساتھ بھی سَفَر نہیں کر سکتی، ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضَروری ہے۔ محرم کے لیے ضَروری ہے کہ فاسق بے باک اور غیر محفوظ نہ ہو۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں شک نہیں کہ جیسے جیسے ہم زمانۂ رِسالت سے دُور ہوتی جارہی ہیں، بے عِلْمی و بے شرمی کے سائے مزید گہرے ہوتے جا

1... مرآۃ المناجیح، ۴/ ۹۰

2... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۶۳

3... بہارِ شریعت، ۱/ ۷۵۲، حصہ: ۶ ملخصا

رہے ہیں۔ دیگر بُرائیوں کے ساتھ ساتھ بے پردگی، بے حیائی اور بدنگاہی کی تباہ کاریوں نے ہمارے معاشَرے کو تباہی و بربادی کے کنارے لا کھڑا کیا ہے، اَجنبی عورَتوں اور مَردوں میں پردہ ختم کرنے اور اُن کے درمیان قُربتیں بڑھانے کے مختلف طریقے اِختیار کئے جارہے ہیں۔ اور دُنیوی معامَلات کے ہر میدان میں عورَت اور مَرد ایک دوسرے کے ساتھ نظر آرہے ہیں، آج پردے کو ترقّی کی راہ میں رُکاوٹ قرار دیا جارہا ہے، اَغیار کی دیکھا دیکھی آزادیِ اظہارِ رائے کے نام پر پردے کے خلاف جس قدر سازِشوں کا سِلسِلہ جاری ہے اور جس طرح اِسلام کی حَسِین تصویر کو بگاڑ کر پیش کیا جارہا ہے، یقیناً وہ کسی بھی عقلمند سے ڈھکا چھپا نہیں جبکہ دوسری جانب الیکٹرونک، پرنٹ اور سوشل میڈیا بھی پُوری قوّت کے ساتھ بے حیائی اور فَحاشی کو فروغ دینے میں مصروف ہے۔

بے حیائی و بے پردگی سے متعلق حالات اِتنے سنگین ہوچکے ہیں کہ پردہ دار گھرانوں کو پُرانی سوچ والے اور بدلتے وَقْت کے تقاضوں کے مطابق نہ چلنے والے کہہ کر اُن کی حوصَلہ شکنی اور دل آزاری کی جاتی ہے جبکہ دوسری طرف بے پردَگی و فَحاشی کو فَروغ دینے والیوں کو خوب پذیرائی دی جاتی ہے، پردہ کرنے والوں اور والیوں کو مُلّا اور مُلّانی کہہ کر اُن کا مَذاق اُڑایا جاتا ہے، اگر کوئی باپردہ اسلامی بہن کبھی عورَتوں کی کسی تقریب میں مَدَنی بُرقع اوڑھ کر چلی جائے تو کوئی کہتی ہے: ارے! یہ کیا اَوڑھ رکھا ہے؟ اُتارو اِس کو! کوئی بولتی ہے: بس رہنے دو! ہمیں معلوم ہے کہ تم بہُت پردہ دار ہو، کوئی کہتی ہے: دنیا بہُت تَرَقّی کرچکی ہے اور تم نے کیا یہ پُرانا انداز اپنا رکھا ہے!، کسی طرف سے آواز آتی ہے: چھوڑو بھی یہ پردہ وَردہ! دِین میں اِتنی بھی سختی نہیں ہے۔ تو کہیں سے یوں صدا آتی ہے: پردہ تو دل کا ہوتا ہے! یہ برقعہ وُرقَہ سب ڈھکوسلا ہے۔

”فقط دِل کا پردہ ہونا چاہئے“ ایسا کہنا کیسا؟

اَمیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے سُوال ہوا: **”فقط دل کا پردہ ہونا چاہئے“** اِس کی کیا حقیقت ہے؟ اِرْشاد فرمایا: یہ شیطان کا بَہُت بڑا اور بُرا وار ہے اور اِس قول میں اُن قُرآنی آیات کا اِنکار ہے جن میں ظاہِری جسم کو پردے میں چُھپانے کا حکم دیا گیا ہے، مَثَلًا

پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزاب آیت نمبر 33 میں فرمایا گیا:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى

تَرْجَمۂ کنزُالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسی اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! (یاد رکھئے!) جو جسم کے پردے کا انکار کرے اور کہے کہ **”صِرف دل کا پردہ ہونا چاہیے“** اُس کا اِیمان جاتا رہا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ خیال کہ باطن (یعنی دل) صاف ہونا چاہئے ظاہِر کیسا ہی ہو محض باطِل ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ ”اُس کا دل ٹھیک ہوتا تو ظاہِر آپ (یعنی خود ہی) ٹھیک ہو جاتا۔“[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اسلام ایک عالمگیر اور اللہ کریم کے نزدیک سب سے پسندیدہ دِین ہے، اسلام زندگی کے ہر موڑ پر ہماری کامل

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۶۰۵

رہنمائی فرماتا ہے۔ اسلام ہمیں عزت سے جینا سکھاتا ہے، اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا رضائے اِلٰہی پانے کا سبب ہے، اسلام اچھی عادات اور شَرْم وحیا کو فَروغ دیتا ہے، اسلام بُرائیوں کے راستوں کو بند کرتا ہے، اسلام نے ہی عورَت کو پردے میں رکھ کر اُس کی عزت وناموس کی حفاظت (Protection) کو یقینی بنایا ہے، اسلام مَرد و عورَت کو نگاہیں نیچی رکھنے کا دَرْس دیتا ہے، اسلام بے حیائی، فَحاشی، بے پردگی، بدنگاہی اور بدکاری سے دور رہنے کا حکم اِرْشاد فرماتا ہے: چنانچہ

بے حیائی حرام ہے!

پارہ 8 سُوْرَۃُ اَعْرَاف کی آیت نمبر 33 میں ربِّ کریم اِرْشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ (پ۸، الاعراف:۳۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ میرے ربّ نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں جو اُن میں کُھلی ہیں اور جو چُھپی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا غور کیجئے کہ قرآن ہمیں بے حَیائی سے روک رہا ہے، تو جب ہم اللہ کریم اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم پر اِیمان لائی ہیں تو عقلمندی کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اُن کے فرامین پر بھی عمل کریں! مگر ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم ان احکامات پر عمل کرنے کو تیار ہی نہیں! پاؤں ہیں کہ بے حیائی کی جانب اُٹھتے جا رہے ہیں، ہاتھ ہیں کہ بے حیائی کی جانب بڑھے جا رہے ہیں، آنکھیں ہیں کہ بے حیائی کے کاموں کو دیکھتی نظر آ رہی ہیں، آہ! ایسا دَور آچکا ہے کہ ایک تعداد ہے جو بڑھ چڑھ کر بے حیائی کے کاموں میں مشغول ہے۔ نِجی مُعاملات ہوں یا اِجتماعی

تقریبات، مَحلّہ ہو یا بازار ہر جگہ شَرْم و حیا کا قَتْلِ عام اور بے حیائی کی دُھوم دھام ہے۔ مُرَوَّجہ شادیوں ہی کو لے لیجئے جو اِبْتِدا سے اِنتہا تک فُضول خَرْچی، بدنگاہی، مخلوط نظام، بے حیائی، ناچ گانا، شراب نوشی، فحاشی، بے پردگی، نامَحْرَموں سے میل جول، ناجائز فیشن اور دیگر ناجائز و حرام کاموں کا مَجموعہ بن چکی ہیں۔ گانوں کی دُھنوں پر رَقص کرنا، بے حیائی سے بھرپور تقاریب کی مُووی (Movie) اور فوٹوز بنانا، بنوانا اور ڈانس فنکشن (Function) کا اِہْتِمام کرنا گویا اب شادیوں کا لازِمی حِصَّہ بن چُکا ہے۔

حیرت بالائے حَیرت! وہ عَورَت جو اپنے گھر کے محارِم مثلاً باپ یا سگے بھائی وغیرہ کے سامنے بھی بے پردہ آنے سے شرماتی اور بُرقع و حجاب کے بغیر گھر سے باہر قدم نہیں نکالتی، اب وہی عورت شادی بیاہ کے موقع پر سَج دَھج کر، اپنے جسم و لباس کی نمائش کرکے، شرم و حیا کی چادر اُتار کر، بِلا جھجک غیر مَردوں سے مُووِی اور تصویریں بنواکر سرِ عام بے حیائی کے تمام ریکارڈز توڑتی نظر آتی ہے، اسی طرح دُولھا اور دُلہن کی جس بے حیائی کے انداز میں شادی ہال میں اِنٹری کروائی جاتی اور نامحارِم کے سامنے بٹھایا جاتا ہے وہ بھی اِنتہائی بُرا ہے۔

اَلْغَرَض یوں لگتا ہے کہ جیسے آج شرم و حیا کا تصوُّر ہی معاشَرے سے بالکل خَتْم ہوچکا ہے۔ اِس کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ مسلمانوں نے اسلامی تہذیب سے تَعَلُّق توڑ کر مغربی تہذیب سے رشتہ جوڑ لیا ہے۔ اسلامی تہذیب میں تو قَلْب و نگاہ کو پاک رکھنے اور شرم و حیا کا دامن تھامنے کی تاکید کی گئی ہے اور کبھی بھی اِس طرح کی نام نہاد آزادی نہیں دی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا نے

اِرشاد فرمایا: اگر نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم (اِس بناؤ سنگھار کو) دیکھ لیتے جو عورتوں نے اَب اِیجاد کرلیا ہے تو اُن کو (مسجد میں آنے سے) منع فرمادیتے۔[1]

علامہ بَدرُ الدِّین عَینی حَنَفی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں: اگر اُمُّ الْمُؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اُس بناؤ سنگھار کو دیکھ لیتیں جو اِس زمانے کی بالخصوص شہری عورتوں نے اِیجاد کرلیا ہے اور اپنی زیبائش و نُمائش میں غیر شرعی طریقے اور بُری بدعات نکال لی ہیں، تو وہ عورتوں کی بہت زیادہ مَذمَّت فرماتیں۔[2]

کریں اسلامی بہنیں شَرعی پردہ عطا اِن کو حیا شاہِ اُمَم ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا فیشن کے نام پر ہر دور میں عورتوں نے کوئی نہ کوئی نیا کام ضرور کیا جس کی مَذمَّت اُس وَقْت کی نیک خواتین نے ضرور کی۔ تو آیئے! اسلامی تاریخ کے پُربہار گلستان میں جھانک کر چند روشن ضمیر و باپردہ خواتین کی حیاتِ طیّبہ کی تین (3) اِیمان افروز حکایتیں سُن کر اُن سے مَدَنی پُھول چنئے: چُنانچہ

(1) شیر سے پردہ کرنے والی وَلِیّہ

حضرت سَیِّدُنا اَصْمَعی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ میں (قافِلے کے ساتھ ملکِ

1 . . . بخاری، کتاب الاذان، باب انتظار الناس قیام الامام العالم، ۱/۳۰۰، حدیث: ۸۶۹

2 . . . عمدة القاری، ابواب صفة الصلوة، باب انتظار الناس . . . الخ، ۴/۶۴۹، تحت الحدیث: ۸۶۹

شام کے راستے حجِ بیتُ اللہ کے اِرادے سے نکلا۔ دورانِ سفر ایک بہت بڑا خوفناک شیر ظاہر ہوا اور راستے میں رُکاوٹ بن گیا۔ میں نے بَرابَر والے شخص سے پوچھا: کیا قافلے میں کوئی ایسا آدَمی نہیں جو تلوار لے اور اِس شیر کو یہاں سے ہٹا دے؟ تو اُس نے جواب دیا: میں کسی ایسے آدَمی کو نہیں جانتا، البتّہ! ایک عورَت ہے جو اُسے بغیر تلوار کے بھی ہٹا سکتی ہے۔ پھر ہم دونوں اُٹھ کھڑے ہوئے اور قریب ہی ایک سواری کے کجاوے کے پاس پہنچے۔ اُس شخص نے پکارا: اے بیٹی! کجاوے سے نیچے اُترو اور ہم سے اِس شیر کو دُور کر دو۔ اندر سے آواز آئی: اے میرے والدِ محترم! کیا آپ کا دل برداشت کرتا ہے کہ مجھے شیر دیکھے، وہ مُذَکَّر ہے اور میں مُؤنَّث۔ لیکن اے ابّا جان! شیر (Lion) کو جا کر کہہ دیجئے کہ میری بیٹی فاطِمہ تجھے سلام کہتی ہے اور اُس ذات کی قسم دیتی ہے جسے نہ نیند آتی ہے، نہ اُونگھ۔ تُو ہمارے راستے سے ہٹ جا۔ حضرت سَیِّدُنا امام اَصْمَعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! ابھی اُس کی گفتگو ختم بھی نہ ہوئی تھی میں نے دیکھا کہ شیر سامنے سے (واپس) جا رہا تھا۔[1]

(2) بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ خلّاد رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا بیٹا جنگ میں شہید ہو گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اُن کے بارے میں معلومات حاصِل کرنے کیلئے چہرے پر نِقاب ڈالے باپردہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئیں، اِس پر کسی نے حَیرت سے کہا: اِس وقت بھی آپ نے مُنہ پر نِقاب ڈالے رکھا ہے! کہنے لگیں: میں نے بیٹا ضَرور کھویا ہے، حیا نہیں کھوئی۔[2]

1... حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۴۳۵

2... ابو داود، کتاب الجهاد، باب فضل قتال الروم... الخ، ۳/۹، حدیث: ۲۴۸۸

(3) دامن کا دھاگہ

اَخبارُ الاَخیار میں ہے: ایک بار سَخْت قَحط سالی ہوئی، لوگوں کی بَہُت دُعاؤں کے باوُجود بارِش نہ ہوئی۔ حضرت سَیِّدُنا بابا نِظامُ الدّین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی اَمّی جان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا کے کپڑے کا ایک دھاگہ ہاتھ میں لے کر عرض کی: اے اللہ پاک! یہ اُس خاتون کے دامَن کا دھاگہ ہے جس پر کبھی کسی نامَحرَم کی نظر نہ پڑی، میرے مولیٰ! اِسی کے صَدقے رَحمت کی بارِش برسادے! ابھی دُعا خَتْم کی ہی تھی کہ رَحمت کے بادَل چھاگئے اور رِم جِھم رِم جِھم بارِش شُروع ہوگئی۔(1)

بے پردَگی کا خاتِمہ ہو عورَتوں کو دے زیور حیا و شرم کا یاربِّ مصطفٰے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ پہلے کی خواتین میں اسلامی تعلیمات پر عمل اور شرعی پردہ کرنے کا مَدَنی جذبہ کس قَدَر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ جو انسان تو انسان درندوں کے سامنے بھی بے پردہ آنے سے بچتی تھیں، قربان اُس عظیم ماں پر جس نے بیٹے کی شہادت کی خبر سُن کر بھی چیخ و پکار کرنے، گریبان چاک کرنے اور شرم وحیا کی چادر اُتار دینے کے بجائے صبر و بُردباری کا مظاہرہ کیا اور پردے کی اَہمیت سے ایک پَل بھی غافِل نہ ہوئی اور حضرت سَیِّدُنا بابا نِظامُ الدّین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والِدۂ ماجِدہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا نے بھی ساری زِندگی نامَحْرموں سے پردہ کئے رکھا، حتی کہ دنیا سے وصالِ ظاہری فرمالیا۔ کیا اب بھی ہماری اسلامی بہنیں اِن کی پاکیزہ سیرت کو نہیں

1 . . . اخبار الاخیار، ص۲۹۴

اپنائیں گی؟ کیا گلیوں اور بازاروں میں بے پردہ گھومنے پھرنے کا سِلْسِلہ اب بھی جاری رہے گا؟ کیا اب بھی نامَحْرم رشتے داروں سے بے تَکَلُّف ہونے اور بے پردَگی کے گناہ سے تَوبہ نہیں کی جائے گی؟ کیا اب بھی نامَحْرموں سے باتیں ہوتی رہیں گی؟ کیا اب بھی خوشی کے نام پر شادی بیاہ وغیرہ کے موقع پر اللہ پاک کی نافرمانیاں جاری رہیں گی؟ کیا اب بھی ہم اپنے گھر والوں کو بے پردگی کی آفت میں مبتلا دیکھ کر خاموشی اِختیار کئے رہیں گی؟ یاد رکھئے! جو لوگ باوُجُودِ قدرت اپنی عورَتوں اور مَحارِم کو بے پردَگی سے منع نہ کریں وہ دَیُّوث ہیں اور دَیُّوث پر جنّت کا داخِلہ حرام ہے۔[1] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم خود بھی بے پردگی کی آفت سے دور رہیں، اپنی آنکھوں اور دیگر اعضا کا قفلِ مدینہ لگائیں اور اپنے گھر کی دیگر خواتین کو بھی بے پردگی سے بچنے کی ترغیب دلاتی رہیں۔

عورت کیلئے پردہ کیوں ضروری ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسلام نے اپنے ماننے والوں اور والیوں کو جو بھی اَحکام عطا فرمائے ہیں یقیناً وہ سب حکمتوں سے بھرپور ہوتے ہیں۔ ہاں! یہ اور بات ہے کہ ہماری ناقِص عقلیں اُن حکمتوں کو سمجھنے سے عاجز رہیں۔ اسلام نے نامحارِم سے پردہ کرنے سے مُتَعَلِّق بھی واضح ہدایات ارشاد فرمائی ہیں اور اِس میں بھی بے شمار حکمتیں ہیں۔

آئیے! پردے کی اَہمیت کو ایک مثال سے سمجھنے کی کوشش کیجئے: چنانچہ

اگر ایک پلیٹ میں مٹھائی رکھ دی جائے اور اُسے کسی چیز سے ڈھانپ دیا جائے تو وہ

---

1 ... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن خطاب، ۲/۳۵۱، حدیث: ۵۳۷۲ ماخوذا

مکھیوں کے بیٹھنے سے محفوظ ہو جاتی ہے اور اگر اُسے ڈھانپا نہ جائے، پھر اُس پر مکھیاں بیٹھ جائیں تو یہ شکایت کرنا کہ اُس پر مکھیاں کیوں بیٹھ گئیں بہت بڑی بے وقوفی ہے کیونکہ مٹھائی ایسی چیز ہے جسے مکھیوں سے بچانے کے لئے اُسے ڈھانپ کر رکھنا ضروری ہے ورنہ اُنہیں مٹھائی پر بیٹھنے سے روکنا بہت مشکل ہے، اِسی طرح اگر عورت جو کہ چھپانے کی چیز ہے، اُسے پردے میں رکھا جائے تو (وہ) بہت سی معاشرتی برائیوں سے بچ سکتی ہے اور عزت و ناموس کے لُٹیروں سے اپنی حفاظت کر سکتی ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ تو سمجھانے کیلئے ایک مثال دی گئی ہے۔ ورنہ اس میں شک نہیں کہ پردے میں کثیر کثیر فوائد ہیں۔ آیئے! ایسے کچھ فوائد سنتی ہیں: چنانچہ

پردے کے دینی اور دُنیوی فوائد!

☆پردہ اللہ کریم اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے☆پردہ اِیمان کی علامت، اسلام کا شِعار اور مسلمان خواتین کی پہچان ہے☆پردہ شرم و حیا کی علامت ہے اور حیا اللہ پاک کو بہت پسند ہے☆پردہ عورَت کو شیطان کے شَر سے محفوظ بنا دیتا ہے☆باحیا اور پردہ دار عورت کو اسلامی معاشَرے میں بہت عزت و وقار کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔☆پردہ عورَت کو بُری نظر اور فتنے سے محفوظ رکھتا اور بُرائی کے راستے کو روکتا ہے☆عورت کے پردے سے معاشَرے میں بگاڑ پیدا نہیں ہوتا اور معاشرے میں اَمن و سُکون رہتا ہے☆پردہ

1... تفسیر صراط الجنان، پ۱۸، النور تحت الآیۃ:۲۴، ۶ / ۶۲۴ بتغیر

عورت کے وَقار میں اِضافہ کرتا اور اُس کی خوبصورتی کی حفاظت کرتا ہے۔[1]

مِری کاش! ساری بہنیں، رہیں مَدَنی بُرقعوں میں ہو کرم شہِ زمانہ مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۴۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح اسلام عورتوں کو نامحارِم سے پردہ کرنے کی تعلیم اِرشاد فرماتا ہے اِسی طرح مردوں کو بھی غیر عورتوں سے پردہ کرنے اور آنکھوں کی حفاظت کا ذہن عطا کرتا ہے، چنانچہ

رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو** (یعنی اگر اچانک بغیر ارادے کے کسی عورت پر نظر پڑی تو فوراً نظر ہٹالو اور دوبارہ نظر نہ کرو) **کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری نظر جائز نہیں۔**[2] نگاہوں کی حفاظت کے معاملے میں ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کا کس قدر زبردست مَدَنی ذہن بنا ہوا تھا۔ آیئے! اِس کی ایک ایمان افروز جھلک ملاحظہ کیجئے: چنانچہ

آنکھوں کا قفلِ مدینہ

حضرت سیِّدُنا حسّان بن اَبی سِنان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نمازِ عید کے لئے گئے۔ جب واپس گھر تشریف لائے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زَوجہ کہنے لگیں: آج آپ نے کتنی عورتیں دیکھیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خاموش رہے، جب اُنہوں نے زیادہ اِصرار کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: گھر سے نکلنے سے لے کر، تمہارے پاس واپس آنے تک میں اپنے

---

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۱۸، النور تحت الآیۃ: ۲۴، ۶/ ۶۲۴ بتغیر

2 . . . ابو داود، کتاب النکاح، باب ما یؤمر من غض البصر، ۲/ ۳۵۸، حدیث: ۲۱۴۹

(پاؤں کے) اَنگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا۔[1]

بولوں نہ فضول اور رہیں نیچی نگاہیں　　　آنکھوں کا زباں کا دے خدا قُفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح پردہ کرنے کی اپنی بَرَکتیں ہیں اِسی طرح بے پردَگی کی نحوستیں بھی کم نہیں اور اِس کے بھی بہت سے نقصانات ہیں۔ آیئے! بے پردگی کے چند نقصانات کے بارے میں سنیں تاکہ ہم خود بھی بے پردگی سے بچیں اور اپنے گھر والوں کو بھی یہ نقصانات بتا کر اُنہیں بھی بے پردگی سے بچنے کی ترغیب دلا سکیں: چنانچہ

بے پردگی کے نقصانات

☆بے پردَگی اللہ پاک اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی ہے۔☆بے پردگی ہلاکت خیز گناہِ کبیرہ ہے۔☆بے پردگی ربِّ کریم کی رحمت سے دُوری اور لعنت کا سَبَب ہے۔☆بے پردگی جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔☆بے پردگی بروزِ قِیامَت اندھیرے کا باعِث ہے۔☆بے پردگی نِفاق کی عَلامَت ہے۔☆بے پردگی ایک بُرا کام ہے جو اللہ پاک کو پسند نہیں۔☆بے پردگی مُعاشَرے میں فَحاشی کے پھیلاؤ کا ذریعہ ہے۔☆بے پردگی رُسوائی کا باعِث بنتی ہے۔☆بے پردگی شیطانی کام ہے۔ ☆بے پردگی زمانۂ جاہلیت کی یاد تازہ کرتی ہے۔☆بے پردگی فطرت کے خلاف ہے۔ ☆بے پردگی انسانی تہذیب کی ذِلّت و رُسوائی کا سبب ہے۔☆بے پردگی بے شُمار بُرائیوں کی اصل ہے۔☆بے پردگی حیا و غیرت کے خاتِمے کا سَبَب ہے۔☆بے پردگی نوجوان

1...موسوعۃ ابن ابی دنیا، کتاب الورع، ۱/۲۰۵، حدیث:۶۸

نسل کی تباہی کا بہُت بڑا ذریعہ ہے۔☆ بے پردگی بسا اوقات خاندانوں میں پھوٹ کا باعِث بن جاتی ہے۔☆ بے پردگی بد نگاہی کو فروغ دینے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔[1]

اَلْغَرَض! بے پردگی کے کثیر نقصانات ہیں۔ آیئے! بے پردگی کی آفت میں مبتلا ایک لڑکی کے عبرت ناک انجام پر مُشْتَمِل ایک نصیحت آموز حکایت سنتی ہیں: چنانچہ

وہ کفن پھاڑ کر اُٹھ بیٹھی

اَمیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ نمبر 280 پر لکھتے ہیں: غالِباً شعبان المعظم 1414 ہجری کا آخِری جُمعہ تھا۔ رات کو کورنگی (بابُ المدینہ کراچی) میں مُنْعَقِد ہونے والے ایک عظیمُ الشّان سُنّتوں بھرے اِجتماع میں ایک نوجوان سے میری ملاقات ہوئی، اُس نے کچھ اِس طرح حَلْفِیَّہ (یعنی قسم کھاکر) بیان دیا کہ میرے ایک عزیز کی جوان بیٹی اچانک فوت ہوگئی۔ جب ہم تدفین سے فارِغ ہو کر پلٹے تو مَرحومہ کے والِد کو یاد آیا کہ اُس کا ایک ہینڈ بیگ (Handbag) جس میں اہم کاغذات تھے وہ غَلَطی سے مَیِّت کے ساتھ قبر میں دَفن ہو گیا ہے۔ مجبوراً دوبارہ قبر کھودنی پڑی، جوں ہی قبر سے سِل ہٹائی خوف کے مارے ہماری چیخیں نکل گئیں کیونکہ جس جوان لڑکی کی کفن پوش لاش کو ابھی ابھی ہم نے زمین پر لِٹایا تھا وہ کفن پھاڑ کر اُٹھ بیٹھی تھی اور وہ بھی کمان کی طرح ٹیڑھی! آہ! اُس کے سر کے بالوں سے اُس کی ٹانگیں بندھی ہوئی تھیں اور کئی نامعلوم چھوٹے چھوٹے خوفناک جانور اُس سے چمٹے ہوئے تھے۔ یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر خَوف کے مارے ہم بول نہیں سکتے تھے اور ہینڈ بیگ نکالے بِغیر جُوں تُوں مِٹّی

1 . . . صحابیات اور پردہ، ص۳۸ ملخصا

پھینک کر ہم بھاگ کھڑے ہوئے۔ گھر آکر میں نے عزیزوں سے اُس لڑکی کا جُرم پوچھا تو بتایا گیا کہ اُس میں فی زمانہ معیوب سمجھا جانے والا کوئی جُرم تو نہیں تھا، البتّہ آج کل کی عام لڑکیوں کی طرح یہ بھی فیشن ایبل تھی اور پردہ نہیں کرتی تھی، ابھی انتقال سے چند روز پہلے رشتے داروں میں شادی تھی تو اُس نے فینسی بال کٹوا کر بن سنور کر عام عورتوں کی طرح شادی کی تقریب میں بے پردہ شرکت کی تھی۔[1]

اے مِری بہنو! سدا پردہ کرو　　تم گلی کُوچوں میں مت پھرتی رہو
ورنہ سُن لو قَبْر میں جب جاؤ گی　　سانپ بچھّو دیکھ کر چِلّاؤ گی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۷۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کیا اُس بدنصیب فیشن پرست لڑکی کی داستان سُن کر ہماری وہ اسلامی بہنیں درسِ عبرت حاصل نہیں کریں گی جو شیطان کے اُکسانے پر اِس طرح کے حیلے بہانے کرتی رہتی ہیں کہ میری تو مجبوری ہے، ہمارے گھر میں کوئی پردہ نہیں کرتا، خاندان کے رَواج کو بھی دیکھنا پڑتا ہے، ہمارا سارا خاندان پڑھا لکھا ہے، سادہ اور باپردہ لڑکی کے لیے ہمارے یہاں کوئی رِشتہ بھی نہیں بھیجتا وغیرہ وغیرہ۔ کیا خاندانی رَسم ورَواج اور نَفْس کی مجبوریاں اِنہیں عذابِ قَبْر و جہنّم سے نَجات دلادیں گی؟ کیا یہ بارگاہِ الٰہی میں اِس طرح کی ”کھوکھلی مجبوریاں“ بیان کرکے چھٹکارا حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گی؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر اِنہیں ہر حال میں بے پردَگی سے توبہ کرنی ہوگی۔ یاد رکھئے! اَلوحِ محفوظ پر جس کا جوڑا جہاں لکھا ہوتا ہے

---

1 . . . پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۲۸۰

وہیں شادی ہوتی ہے اور نہیں لکھا ہوتا تو شادی نہیں ہوتی جیسا کہ آئے دن کئی پڑھی لکھی ماڈرن کنواری لڑکیاں پلک جھپکتے میں موت کا شکار ہو کر رہ جاتی ہیں بلکہ بعض اَوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دُلہن اپنی ''رُخصتی'' سے قبل ہی موت کے گھاٹ اُتر جاتی ہے اور اُسے روشنیوں سے جگمگاتے، خوشبوئیں مہکاتے حُجرۂ عَروسی میں پہنچانے کے بجائے کیڑے مکوڑوں سے لبریز تنگ و تاریک قبر میں اُتار دیا جاتا ہے۔[1]

تُو خوشی کے پُھول لے گی کب تلک؟ تُو یہاں زندہ رہے گی کب تلک؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

''ویلنٹائن ڈے'' کی خُرافات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فی زمانہ مسلمانوں کی عملی حالت کافی خراب ہوتی جارہی ہے مُسلمان دینی تعلیمات کو چھوڑ کر اَغیار کی عادات واَطوار اپنانے میں بہت فخر محسوس کرتے ہیں۔ بالخصوص ان کے خاص اَیام کو مَنانے کیلئے خُوب روپیہ، پیسہ برباد کرتے ،وقت ضائع کرتے ہیں، ایک تعداد ہے جو بدنگاہی ، شراب نوشی اور بدکاری جیسے گناہوں میں بالکل بھی شرم محسوس نہیں کرتی۔

انہی ایام میں سے ایک **''ویلنٹائن ڈے''** ہے جو 14 فروری کو منایا جاتا ہے۔ ایک تعداد ہے جو اس دن تمام شرعی حُدود کو پامال کرتی ہے اور گناہوں کا بازار خوب گرم کرتی ہے۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے بے پردگی و بے حیائی کیساتھ میل ملاپ، تحفے تحائف کے لین دَین سے لے کر فحاشی و عُریانی کی ہر قسم کا مُظاہرہ کھلے عام یا چوری چُھپے غرض

1 . . . پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۲۸۲

جس کا جتنا بس چلتا ہے عام دیکھا سُنا جاتا ہے، گفٹ شاپس (Giftshops) اور پھولوں کی دُکان پر رَش میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ان اشیا کو خریدنے والے بھی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہوتی ہیں۔ ویلنٹائن ڈے پر ہوٹلز کی بکنگ عام دنوں کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے۔ مَعَاذَ اللہ شراب کا بہت زیادہ کاروبار ہوتا ہے جبکہ ساحلِ سمندر پر بے پردگی اور بے حیائی کا ایک نیا سُمندر دکھائی دیتا ہے۔

وہ ممالک جہاں غیر مسلم مذہبی اور اخلاقی پابندیوں سے آزاد رہتے ہیں اور بے حیائی کے کاموں کو وہاں ہر طرح کی قانونی چُھوٹ حاصل ہے۔ اِس دن کے ہنگامے سے بعض اوقات وہ بھی پریشان ہو جاتے ہیں اور اس کے خلاف بعض اوقات کہیں کہیں سے دَبی دَبی صدائے احتجاج بھی بلند ہوتی رہتی ہے لیکن اِنتہائی دُکھ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اِس دن کو غیر مسلموں کی طرح بے حیائی کے ساتھ منانے والے بہت سے مسلمان بھی اللہ پاک اور اُس کے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عطا کردہ پاکیزہ احکامات کو پَسِ پُشت ڈالتے ہوئے کھلم کھلا گناہوں کا اِرتکاب کرکے نہ صرف اپنے نامۂ اعمال کی سیاہی میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ مسلم مُعاشرے کی پاکیزگی کو بھی ناپاک وآلودہ کرتے ہیں۔ یاد رکھیں! اِن شیطانی کاموں کے ناجائز و حرام ہونے میں کسی مسلمان کو بالکل بھی شبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآنِ کریم کی روشن آیات اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واضح اِرشادات سے اِن کاموں کا حَرام ہونا ثابت ہے۔ اِس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اِس طرح کی تمام خُرافات سے بچیں اور اللہ کریم کو راضی کرنے والے کاموں میں لگ جائیں۔ ربِّ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

زینت کی سنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** صفحہ نمبر 78 سے زینت کی سنّتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں: چنانچہ

☆انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے، یہ حرام ہے۔ حدیثِ مبارک میں اُس پر لعنت آئی بلکہ اُس پر بھی لعنت آئی ہے جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں انسانی بالوں کی چوٹی گوندھی۔[1] ☆اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اُس عورت کے اپنے بال ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز ہے۔[2] ☆بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور بالی وغیرہ پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے یعنی کان چھدوانا بھی ناجائز اور اُسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔[3] ☆عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے۔ چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا ناجائز ہے، بچیوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔[4] حضرت سیِّدُنا ابو ہُرَیْرَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَروِی ہے کہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک ہیجڑا حاضر کیا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ اِرشاد فرمایا: اِس کا کیا حال ہے؟ (یعنی اِس نے کیوں مہندی لگائی ہے؟) لوگوں نے عَرض کی، یہ عورتوں کی نقل کرتا ہے۔ مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم فرمایا: اِسے شہر بدر کردو۔ لٰہٰذا اُس کو شہر بدر کردیا گیا، مدینہ

1 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب فی النظرِ والمس، ۹/ ۶۱۵

2 . . . درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب فی النظرِ والمس، ۹/ ۶۱۵

3 . . . ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/ ۵۹۸ ملخصا

4 . . . ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/ ۵۹۹ ملتقطا

مُنَوَّرہ سے نکال کر ”نَقِیْع“ (مدینۂ مُنَوَّرہ کے قریب ایک جگہ) بھیج دیا گیا۔[1] ☆جس طرح مردوں کو عورتوں کی نقل جائز نہیں اِسی طرح عورتیں بھی مَردوں کی نقل نہیں کر سکتیں، جیسا کہ حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُما سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے لعنت فرمائی زَنانہ مَردوں پر جو عورَتوں کی صورت بنائیں اور مَردانی عورتوں پر جو مَردوں کی صورت بنائیں۔[2] ☆خواتین اپنے شوہر کے لئے جائز اشیا کے ذریعے، مگر گھر کی چار دیواری میں زِینت کریں لیکن میک اپ کر کے اور بَن سَنْوَر کے گھر سے باہر نہ نکلا کریں کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عورت پوری کی پوری عورَت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب کوئی عورَت باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب **”بہارِ شریعت“** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **”سُنّتیں اور آداب“** اَمیرِ اَہلسنّت کے 2 رسالے **”163 مَدَنی پھول“** اور **”101 مَدَنی پھول“** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . ابو داود، کتاب الادب، باب فی الحکم فی المخنثین، حدیث: ۴۹۲۸، ۳۶۸/۴

2 . . . مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عباس، حدیث: ۲۲۶۳، ۵۴۰/۱

3 . . . ترمذی، کتاب الرضاع، باب ۱۸، ۳۹۲/۲، حدیث: ۱۱۷۶

بیان:6 ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ پاک فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ (1)

یانبی! بے کار باتوں کی ہو عادت مجھ سے دُور بس دُرُودِ پاک کی ہو خُوب کثرت یارسول

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۴۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ...کنزالعمال، کتاب الاذکار، باب فی الصلاة...الخ، جزء ۱، ۱/۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴

2 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جا سکتی ہے۔
نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً زبان اللہ پاک کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، جو اسلامی بہن اس نعمت کا اچھا استعمال کرتی ہے تو اس سے دُنیا میں بھی فائدہ اُٹھاتی ہے اور آخرت میں بھی اس کی برکتیں دیکھے گی۔ لیکن جو اپنی زبان کو کُھلی آزادی دے کر اس کی لگام ڈھیلی چھوڑ دیتی ہے تو وہ دنیا اور آخرت میں ذِلَّت ورُسوائی کا مُنہ دیکھتی ہے۔ آج ہم زبان کی حفاظت سے مُتَعَلِّق سُننے کی سعادت حاصل کریں گی، آیئے! سب سے پہلے ایک ایمان افروز حکایت سنتی ہیں: چنانچہ

حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی نصیحت

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام اپنے حوّاریوں کے پاس

اس حالت میں تشریف لے گئے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے جسمِ اَنور پر اُون کا جُبَّہ تھا اور ایک عام سی شلوار پہنی ہوئی تھی، ننگے پاؤں تھے اور سر پر بھی کوئی کپڑا وغیرہ نہیں تھا، آنکھوں سے آنسو جاری تھے، بُھوک (Hunger) کی وَجہ سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا رَنگ تبدیل ہوگیا تھا اور پیاس کی شِدّت سے ہونٹ بالکل خشک ہوچکے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حَوّاریوں کو سلام کیا اور کچھ نصیحتیں کرنے کے بعد زَبان کی حفاظت کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم فُضول گوئی سے بچتے رہو، کبھی بھی ذِکْرُ اللہ کے علاوہ اپنی زبان سے کوئی لفظ نہ نکالو، ورنہ تمہارے دل سَخت ہوجائیں گے۔ بے شک دل نَرم ہوتے ہیں لیکن فُضول گوئی اِنہیں سَخت کردیتی ہے۔ اور جس شخص کا دل سَخْت ہوجائے وہ اللہ پاک کی رَحْمت سے محروم ہوجاتا ہے۔(1)

بولوں نہ فُضول اور رہیں نیچی نگاہیں ‌ ‌ ‌ آنکھوں کا زباں کا دے خدا قفلِ مدینہ
دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں ‌ ‌ ‌ ہر عضو کا عطّار لگا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت میں اللہ پاک کے نبی حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حَواریوں کو جو نصیحتیں فرمائیں ان میں فضول گوئی سے بچنے اور اپنی زبان کو ذِکْرُ اللہ سے تر رکھنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ فضول گوئی دل کی سختی کا بھی سبب ہے۔ یادرکھئے! اس زبان کے ذَریعے ہم جہاں ذکر و دُرود، نعت و بیان اور نیکی کی دعوت دے کر نیکیاں کرکے

1 . . . عیون الحکایات، ۱/ ۱۸۵ ملتقطا

جنّت کی اَبدی نعمتوں کی حقدار بن سکتی ہیں وہیں اس کے غلط استعمال مثلاً کسی کی غیبت کرنے ، چغلی کھانے ، گالی دینے وغیرہ جیسے گناہوں کی مُرتکب ہو کر عذابِ نار میں گرفتار بھی ہوسکتی ہیں۔افسوس! فی زمانہ زبان کی حفاظت کا تصوُّر تقریباً ختم ہوتا جارہا ہے، ہمیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہے کہ گوشت کا یہ چھوٹا سا ٹکڑا جو دو ہونٹوں اور دو جبڑوں کے پہرے میں ہے کس طرح ہمارے پورے وُجُود کو دُنیوی واُخروی مَصائب میں مُبتلا کر سکتا ہے۔ مگر نتائج (Results) سے بے پرواہ ہو کر بغیر سوچے سمجھے بولتے رہنا ہماری عادت بن چکی ہے۔

یاد رکھئے! ہماری زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ اللہ کریم کے معصوم فرشتے لکھتے ہیں، جیسا کہ پارہ 26 سُوْرَۃُ قٓ کی آیت نمبر 18 میں ارشادِ ربِّ کریم ہے:

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾ (پ ۲۶، قٓ: ۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو

تم پر کچھ نگہبان ہیں

حضرت سیِّدُنا عطا بن اَبی رَباح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: تم سے پہلے کے لوگ فُضُول کلام ناپسند کرتے تھے اور ان کے نزدیک قرآن وسُنَّت، نیکی کی دعوت دینے، بُرائی سے منع کرنے اور دُنیاوی زندگی کی ضرورت کے علاوہ ہر کلام فضول تھا، کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ بے شک تم پر کچھ معزز لکھنے والے نگہبان ہیں جن میں ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں، کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک مُحافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے حیا نہیں کرتا کہ جب اس کا نامۂ اعمال

کھولا جائے کہ جسے اس نے اپنے دن کی اِبتدا ہی میں بھر دیا تھا تو اس میں اکثر وہ باتیں ہوں جن کا دین و دنیا سے کوئی تعلق نہ ہو۔[1]

میں بے کار باتوں سے بچ کے ہمیشہ کروں تیری حمد و ثنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ ہماری زبان سے نکلا ہوا ہر ایک لفظ فرشتے لکھتے ہیں۔ ذرا غور تو کیجئے کہ ہم دن بھر میں نہ جانے کتنی فضول گفتگو کرتی ہیں، نہ جانے کتنی غیبت اور چغلی کرتی ہیں، نہ جانے کیسی کیسی باتیں اپنی زبان سے نکالتی ہیں، اپنی چَرب زبانی سے کتنوں کو لاجواب کر دیتی ہیں، فضول بحث و مُباحَثہ میں کوئی ہم سے جیت نہیں سکتا مگر کبھی ہم نے یہ بھی سوچا کہ ان فضول باتوں اور بحثوں سے دنیا میں ہم لوگوں کو خاموش تو کروا سکتی ہیں، ان پر اپنی دھاک تو بٹھا سکتی ہیں لیکن کل بروزِ قیامت جب میدانِ محشر قائم ہو گا، حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی اپنی اُمّتوں کے ساتھ جلوہ فرما ہوں گے، اولیائے کرام اور ہمارے وہ مُتعلقین اور محبین بھی موجود ہوں گے جن کے سامنے دنیا میں ہماری عزت تھی، ایسے میں سورج آگ برسا رہا ہو گا، تانبے (Copper) کی دہکتی زمین ہو گی اور ہر ایک نے اپنے نامۂ اعمال کو سب کے سامنے پڑھ کر سُنانا ہو گا۔ اسی بات کو پارہ 15 سُورۂ بنی اِسرائیل آیت نمبر 13 اور 14 میں یوں بیان فرمایا گیا ہے:

---

1. . . احیاء العلوم، ۳/ ۳۴۸

وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًاؕ ﴿۱۴﴾

(پ۱۵، بنی اسرائیل:۱۳-۱۴)

ترجمہ کنزالعرفان: اور ہم اس کیلئے قیامت کے دن ایک نامۂ اعمال نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔ (فرمایا جائے گا کہ) اپنا نامۂ اعمال پڑھ، آج اپنے متعلق حساب کرنے کیلئے تو خود ہی کافی ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا سوچئے! بروزِ محشر اس وقت، تمام اَوّلین و آخرین کی موجودگی میں اپنا وہ نامۂ اعمال کس طرح پڑھ کر سُنائیں گی جو فُضول گفتگو سے بھرپور ہو گا، جو نامۂ اعمال گالی گلوچ اور بد کلامی سے بھرا ہوا ہو گا، جس میں مسلمانوں کی دل آزاریاں ہوں گی، جس میں مسلمانوں کی غیبت و چُغلی اور جھوٹ جیسے گُناہ موجود ہوں گے؟ وہ نامۂ اعمال سب کے سامنے کیسے سُنا پائیں گی؟ لہٰذا ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ کم سے کم گفتگو کریں اور فضول باتوں سے بچتے ہوئے صرف کام کی بات کریں یا اچھی بات کریں کیونکہ فُضول باتیں کرنے میں ہمارا نُقصان ہی نُقصان ہے۔

حُجَّۃُ الْاِسلام، حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چار وجوہات کی بِنا پر فُضُول باتوں کے نقصان بیان کرتے ہیں: (1) فُضُول باتیں کِراماً کاتِبِین (یعنی اعمال لکھنے والے فِرِشتوں) کو لکھنی پڑتی ہیں، لہٰذا آدمی کو چاہیے کہ ان سے شَرْم کرے اور انہیں فُضُول باتیں لکھنے کی تکلیف نہ دے۔ (2) فُضُول باتوں کی مَذَمَّت میں دوسری وجہ بیان کرتے ہیں کہ یہ بات اچھّی نہیں کہ فضول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ اللہ کریم کی بارگاہ میں پیش ہو۔ (3) فُضُول باتوں کی مَذَمَّت کی تیسری وجہ یہ ہے کہ اللہ کے دربار میں تمام مخلوق کے سامنے بندے کو حکم ہو گا کہ اپنا اعمال نامہ پڑھ کر سناؤ! اب قِیامت کی خوفناک سختیاں اس کے سامنے ہوں گی، انسان بے لباس ہو گا، سخت پیاسا ہو گا، بھوک

سے کمر ٹوٹ رہی ہو گی، جنّت میں جانے سے روک دیا گیا ہو گا اور ہر قسم کی راحت اُس پر بند کر دی گئی ہو گی، (غور کیجئے ایسے تکلیف دِہ حالات میں فُضُول باتوں سے بھرپور اعمال نامہ پڑھ کر سُنانا کس قدر پریشان کُن ہو گا!) (4) **فُضُول باتوں کی مَذَمَّت کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ** قیامت کے دن فُضُول باتوں پر مَلامت کی جائے گی اور شرمندہ کیا جائے گا۔ ہمارے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہو گا اور اللہ پاک کے سامنے شرم وندامت سے سے سر جھک جائے گا۔[1]

میری زَبان تَر رہے ذِکر و دُرود سے　　　　بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضُول

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بروزِ محشر اس رُسوائی سے خود کو بچانے کیلئے زبان کی حفاظت کا ذِہن بنایئے، فُضُول گفتگو سے بچنے کی عادت بنایئے کہ کم بولنا ایسا عمل ہے کہ اس پر ابُو البشر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے عہد (Promise) لیا گیا ہے چنانچہ

ابّاجان! آپ بولتے کیوں نہیں؟

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام جب زمین پر بھیجے گئے تو آپ کی خوب اولاد ہوئی۔ ایک دن آپ کے بیٹے، پوتے اور پڑپوتے سب آپ کے پاس جمع ہو کر باتیں کر رہے تھے جبکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام خاموش بیٹھے رہے اور کوئی گفتگو نہ فرمائی۔ اولاد عرض گزار ہوئی: اباجان! کیا بات ہے

[1] ... منہاج العابدین، الفصل الثالث اللسان، ص۶۷ ملتقطا

ہم گفتگو کر رہے ہیں اور آپ خاموش ہیں؟ حضرت سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹو! جب اللہ کریم نے مجھے اپنے قُرب (یعنی جنت) سے زمین پر اُتارا تو مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ اے آدم! گفتگو کم کرنا یہاں تک کہ میرے قُرب میں لوٹ آؤ۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ کم سے کم گفتگو کرنے کی کس قدر اَہمیت ہے کہ خود ربِّ کریم اپنے برگزیدہ نبی عَلَیْہِ السَّلَام کو کم گفتگو کرنے کا حکم ارشاد فرما رہا ہے تو ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرنے اور اسے فضول باتوں سے بچانے کیلئے کس قدر اِحتیاط کی حاجت ہے۔ افسوس صد افسوس! ہم نہ زبان کی حفاظت کا ذہن رکھتی ہیں اور نہ کثرتِ کلام اور بے تحاشا فضول گفتگو کرنے سے گھبراتی ہیں۔ یہ زبان ہی تو ہے جس کے غلط استعمال کی وجہ سے کئی لوگ جہنّم (Hell) میں داخل کئے جائیں گے، جیسا کہ

بُری بات دوزخ میں اوندھے منہ گرائے گی!

حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک روز گھر سے باہر تشریف لائے اور سُواری پر سُوار ہوئے تو حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مُبارک منہ کی طرف اشارہ کرکے ارشاد فرمایا: نیکی کی بات کے علاوہ خاموش رہنا۔ عرض کی: ہم زبان سے جو کچھ بولتے ہیں کیا اس پر اللہ پاک ہماری پکڑ فرمائے گا؟ تو سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1 . . . تاریخ بغداد، رقم: ۳۸۴۳، ابو علی مؤدب حسن بن شبیب، ۷/۳۳۹

ان کی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے مُعاذ! تمہیں تمہاری ماں روئے! زبانوں کا کہا ہوا ہی لوگوں کو اوندھے منہ جہنم میں گرائے گا۔ تو جو اللہ کریم اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا بُری بات سے خاموش رہے۔ (پھر ارشاد فرمایا:) اچھی بات کہو فائدے میں رہو گے اور بُری باتوں سے خاموش رہو سلامت رہو گے۔[1]

فُضول اور بیکار باتوں کے بدلے کروں کاش! ہر دم مدینے کی باتیں

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بے فائدہ گفتگو کی تعریف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سلامت رہنے کا کتنا پیارا نسخہ اِرشاد فرمایا کہ سلامتی اسی میں ہے کہ بندہ اپنی زبان سے اچھی بات نکالے اور بُری باتوں سے بچتا رہے۔ یاد رکھئے! زبان کا قُفلِ مدینہ لگانے اور فُضُول گفتگو کی آفات سے بچنے میں ہم اسی وقت کامیاب ہو سکیں گی جب ہمیں معلوم ہو کہ فضول گفتگو کہتے کسے ہیں۔ چنانچہ

اس بارے میں حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے فائدہ گفتگو کی تعریف (Definition) یہ ہے کہ تمہارا ایسا کلام کرنا کہ اگر اس سے رُک جاتے تو گناہ گار نہ ہوتے اور نہ ہی فی الحال یا آئندہ کوئی نقصان ہوتا۔ مثلاً تم کسی مجلس میں لوگوں کے

1 . . . مستدرک، کتاب الادب، باب قولوا خیرا۔ . . الخ، ۴۰۷/۵، حدیث: ۷۸۴۴ ملتقطا

سامنے اپنے سفر کا ذکر کرو اور اس میں جو پہاڑ اور نہریں دیکھیں اور جو واقعات تمہارے ساتھ پیش آئے انہیں بیان کرو اسی طرح جو کھانے اور کپڑے تمہیں اچھے لگے انہیں اور مختلف شہروں کے مشائخ کی تعجب خیز باتیں اور ان کے تعجب انگیز واقعات ذکر کرو۔ تو یہ وہ امور ہیں کہ اگر تم انہیں بیان نہ بھی کرتے تب بھی گنہگار نہ ہوتے اور نہ ہی کوئی نقصان اُٹھاتے۔ پھر اگرچہ تم اس بات کی بھرپور کوشش کرو کہ واقعہ بیان کرنے میں کوئی کمی بیشی نہ ہو جائے اور نہ اس میں کسی کی غیبت اور نہ مخلوقِ خُدا کی مَذمّت ہو، ان ساری احتیاطوں کے باوجود بھی تم اپنا وقت برباد کرنے والے ہوگے۔ اور فضول گفتگو کی آفات سے کیسے بچ سکوگے۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ بے فائدہ کلام سے مُراد یہ ہے کہ جس کے نہ کرنے سے کوئی نقصان نہ ہو، بس ہمیں بات کرنے سے پہلے اس کے نتیجے پر غور کرلینا چاہیے کہ اس سے میری آخرت کا کوئی فائدہ ہے یا نہیں۔ اگر فائدہ ہو تو کی جائے ورنہ خاموشی اختیار کی جائے۔ ہمارے ذہنوں میں اگر فضول اور بے ہودہ گفتگو کے سبب بروزِ محشر رُسوائی کا تصور ہوگا تو ہم کم گفتگو کرنے والی اور فُضُول گفتگو سے بچنے والی بن جائیں گی کیونکہ جسے کوئی دُنیاوی فکر لاحق ہوتی ہے تو اس کا دل اسی کی طرف لگا رہے گا، مثلاً کسی کے ماں باپ یا رشتہ دار کا اچانک انتقال(Death) ہو جائے، یا چلتا ہوا کاروبار اچانک کسی حادثے کا شکار ہو جائے، بات بات پر گھریلو جھگڑے شروع ہو جائیں تو بندے پر خاموشی طاری ہو جاتی ہے، اسی طرح اگر ہمیں جہنم کے عذابات کا تذکرہ

1 . . . احیاء العلوم، ۳/۳۴۵ ملتقطاً

سن کر فکرِ آخرت نصیب ہو جائے، خوفِ خدا سے ہمارا دل لرز جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ! خاموش رہنے کا ذہن بنے گا۔ مگر ہم تو کسی پل خاموش نہیں رہتی، ہر وقت بغیر سوچے سمجھے بولے چلی جاتی ہیں ۔ اگر ہم اپنے پیارے آقا مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مُبارکہ کا مُطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بہت کم گفتگو فرمایا کرتے تھے، اکثر خاموش رہا کرتے تھے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا جابر بن سَمُرَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بہت زیادہ خاموش رہا کرتے تھے۔(1)

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خاموشی سے مُراد ہے دُنیاوی کلام سے خاموشی، ورنہ حضورِ اقدس (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی زبان شریف اللہ پاک کے ذکر میں تر رہتی تھی، لوگوں سے بلاضرورت کلام نہیں فرماتے تھے، یہ ذکر ہے جائز کلام کا، ناجائز کلام تو عُمر بھر زبان شریف پر آیا ہی نہیں۔ حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) سراپا حق ہیں، پھر آپ تک باطل کی رسائی کیسے ہو۔(2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نہ صرف خود زبان کی حفاظت فرماتے بلکہ آپ نے اُمّت کو بھی خاموشی اختیار کرنے کی بہت زیادہ ترغیب دلائی بلکہ تاکید فرمائی ہے، آیئے! خاموشی کے فضائل پر مشتمل 6 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے۔ چنانچہ

---

1 . . . مسند امام احمد، مسند البصریین، ۷/۴۰۴، حدیث: ۲۰۸۳۶ ملتقطا

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۸/۸۱

خاموشی کے فضائل

(1) ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے عمدہ اور بدن پر سب سے آسان عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابیِ رسول نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیوں نہیں، ضرور ارشاد فرمایئے۔ ارشاد فرمایا: وہ حُسنِ اخلاق اور طویل خاموشی ہے ان دونوں کو لازِمی اختیار کرلو کیونکہ تم اللہ کریم کی بارگاہ میں ان جیسا کوئی اور عمل نہیں لے جاسکتے۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: خاموشی سب سے بلند عبادت ہے۔[2]

(3) ارشاد فرمایا: جو سلامت رہنا چاہتا ہے اُس پر خاموشی لازم ہے۔[3]

(4) ارشاد فرمایا: جو خاموش رہا اس نے نَجات پائی۔[4]

(5) ارشاد فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت نہیں پاسکتا جب تک اپنی زَبان کو روکے نہ رکھے۔[5]

(6) ارشاد فرمایا: خُوشخبری ہے اس شخص کیلئے جو اپنا زائد کلام بچا کر رکھے اور زائد مال خرچ کردے۔[6]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ خاموشی کے کس قدر

---

1 . . . موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت وأداب اللسان، ۳۴۶/۷، حدیث: ۶۵۰

2 . . . تاریخ اصبهان، رقم: ۹۹۹، عبدالله بن محمد، ۲/ ۳۴

3 . . . مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۲۷۱/۳، حدیث: ۳۵۹۵

4 . . . ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۵۰، ۲۲۵/۴، حدیث: ۲۵۰۹

5 . . . معجم اوسط، ۵۵/۵، حدیث: ۶۵۶۳

6 . . . معجم کبیر، ۷۲/۵، حدیث: ۴۶۱۶ ماخوذا

فضائل ہیں، **خاموشی اختیار کرنا** عُمدہ عمل ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** بہترین عبادت ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** سلامتی کی دلیل (Proof) ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** باعثِ نجات ہے۔ **خاموشی اختیار کرنا** ایمان کی حقیقت کو پانے کا ذریعہ ہے۔ لٰہذا ان احادیثِ مُبارکہ میں بیان کردہ فضائل کو پانے کیلئے خود بھی زبان کی حفاظت کیجئے اور اپنے گھر والوں کو بھی زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کا ذہن دیجئے کیونکہ بسا اوقات غیر ضَروری باتیں کرتے کرتے ''گناہوں بھری'' باتوں میں جا پڑنے کا قَوی اِمکان رہتا ہے لٰہذا خاموشی ہی میں بھلائی ہے۔

یارب نہ ضَرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں! اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
بَک بَک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسا دے اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فضول گوئی کے نقصانات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم فضول گوئی کی مذمّت کے بارے میں سُن رہی ہیں۔ یاد رکھئے! بے سوچے سمجھے بول پڑنا بے حد خطرناک نَتائج کا حامل ہو سکتا ہے اور اللہ پاک کی ہمیشہ ہمیشہ کی ناراضی کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ یقیناً زَبان کا قُفلِ مدینہ لگانے یعنی اپنے آپ کو غیر ضَروری باتوں سے بچانے ہی میں عافیّت ہے کیونکہ جو زیادہ بولتی ہے عُمُوماً خطائیں (Mistakes) بھی زیادہ کرتی ہے، راز (Secret) بھی فاش کر ڈالتی ہے۔ غیبت و چغلی اور عیب جُوئی جیسے گناہوں سے بچنا بھی ایسی خاتون کیلئے بہُت

دشوار ہوتا ہے، بلکہ فضول بولنے کی عادی بعض اوقات کُفریات بھی بک ڈالتی ہے۔

آیئے! فضول گوئی کے چند نقصانات کے بارے میں سنتی ہیں: چنانچہ

(1) اپنی عزت گنوادیتی ہے

یہ ایک حقیقت ہے کہ خاموشی اختیار کرنے میں ندامت وشَرمندگی کا اِمکان بہت کم ہوتا ہے جبکہ زیادہ بولنے والی کو غلطی ہو جانے پر بارہا مُعافی مانگنی پڑتی ہے اور دل میں یہ پچھتاوا بھی رہتا ہے کہ کاش اگر اس موقع پر میں کچھ نہ بولتی تو بہت اچھا رہتا۔ اسی بولنے کی وجہ سے ہی مجھے کھری کھری سننی پڑی اور دوسری اسلامی بہنوں کے سامنے میری عزت و وقار بھی خراب ہوا۔ حضرت سیّدنا محمد بن نضر حارثی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مَروِی ہے: زیادہ بولنے سے وقار یعنی رُعب (Dignity) جاتا رہتا ہے۔[1]

یاالٰہی! فالتو باتوں کی عادت دور ہو　　　کاش! لب پر کوئی بھی جاری نہ ہو بے جا کلام

(وسائلِ بخشش مرمّم، ۲۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) بدکلامی میں مبتلا ہونا

فضول باتیں کرنے کا ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ ایسی خاتون بالآخر بدگوئی اور بے حیائی کی باتیں بھی کرنے لگتی ہے۔ جبکہ حدیثِ پاک میں ہے: مومن عیب نکالنے والا، لعنت کرنے والا، فحش گو اور بے حیا نہیں ہوتا۔[2]

1 . . . موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت و آداب اللسان، ۶۰/۷، حدیث: ۵۲

2 . . . ترمذی، کتاب البر و الصلۃ، باب ماجاء فی اللعنۃ، ۳۹۳/۳، حدیث: ۱۹۸۴

(3) غیبت اور لڑائی جھگڑے میں مبتلا ہونا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فضول باتیں اور فضول سوالات بعض اوقات غیبت اور لڑائی جھگڑے کا باعث بھی بن جاتے ہیں، اگر کسی صحیح مقصد کیلئے کوئی بات پوچھی جائے تو حرج نہیں ہے لیکن عموماً سوالات کا صحیح مقصد نہیں ہوتا بلکہ پوچھنا برائے پوچھنا ہوتا ہے، مثلاً بعض اسلامی بہنوں کی عادت ہوتی ہے کسی کی چیز دیکھی تو اس سے پوچھنے بیٹھ جاتی ہیں یہ کتنے میں لی ہے؟ کہاں سے خریدی ہے؟ اس کی گارنٹی کتنے سال کی ہے؟ یاد رکھئے! بلا وجہ یہ باتیں پوچھنا فُضول گفتگو میں شمار ہوتا ہے اور آخرت میں اس کا حساب دینا ہوگا۔

بسا اوقات ان سوالات سے غیبت و چغلی اور لڑائی جھگڑوں کا دروازہ کھل جاتا ہے مثلاً کسی نے کرائے پر مکان لیا تو سوال ہوتا ہے: کتنے کمروں کا ہے؟ کرایہ کتنا ہے؟ اور مکان مالک کیسا ہے؟ مالک مکان کے بارے میں یہ سوال کافی خطرناک ہے، کہ اس کا جواب عموماً بلا اجازتِ شرعی کچھ اس طرح گناہوں بھرا ملتا ہے کہ ہمارا مکان مالک بہت سخت مزاج ہے۔ بے رحم ہے اور خَر دماغ ہے، کرائے میں ایک دن کی بھی تاخیر برداشت نہیں کرتا۔ یاد رکھئے! یہ سب غیبت کے زُمرے میں آتا ہے اور کسی مسلمان کی غیبت کرنا خود کو ہلاکت میں مبتلا کرنا ہے، چنانچہ

غیبت کی تباہ کاریاں صفحہ 26 پر ہے: غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔ ❁ غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے۔ ❁ بکثرت غیبت کرنے والی کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ ❁ غیبت سے نَماز روزے کی نورانیّت چلی جاتی ہے۔ ❁ غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی

ہیں۔ ❁غیبت نیکیاں جلا دیتی ہے۔ ❁غیبت کرنے والی توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخِر میں جنّت میں داخِل ہو گی۔ اَلغَرض! غیبت گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

(4) کفریات بک دینا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فی زمانہ علم سے دُوری کی وجہ سے بعض اسلامی بہنوں کو دیکھا جاتا ہے کہ جو مُنہ میں آتا ہے فوراً بول دیتی ہیں، لمحہ بھر بھی نہیں سوچتیں کہ کیا کہہ رہی ہیں؟ فضول گوئی کی یہ عادت نہ بولنے کا بُلواتی اور ناکوں چنے چَبواتی ہے۔ اسی کی نحوست سے بعض خواتین زبان سے کفریہ کلمات نکال کر اپنے سب سے قیمتی سرمائے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں، مگر انہیں کانوں کان خبر تک نہیں ہوتی کہ وہ مسلمان نہیں رہیں اور ان کا نکاح بھی ٹوٹ گیا۔ اسی طرح بعض خواتین ایسی نادان ہوتی ہیں کہ بات بات پر خوامخواہ اس طرح تائید طلب کرتی ہیں اور یوں دوسری خواتین کو اپنا شریک بنا لیتی ہیں، ان کے تائید طلب جملے کچھ یوں ہوتے ہیں: کیوں بہن! ٹھیک ہے نا؟ میں غَلَط تو نہیں کہہ رہی؟ کیا خیال ہے آپ کا؟ اب بات لاکھ نا قابلِ قبول ہو مگر نہ چاہتے ہوئے بھی ہاں میں ہاں ملانی پڑتی ہے۔ اس طرح فضول بولنے والیاں کبھی تو گمراہی کی باتیں بلکہ مَعَاذَاللہ! کفریات بک کر بھی حسبِ عادت تائید حاصل کرتی ہیں اور اس طرح کے جملے مثلاً: "کیوں جی ٹھیک کہہ رہی ہوں نا؟" کہہ کر اور سامنے والی سے ہاں کہلوا کر بعض اوقات اس کا بھی ایمان برباد کروا دیتی ہیں؟ کیونکہ ہوش وحواس کے ساتھ کفر کی تائید بھی کفر ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کفریہ کلمات کے بارے میں مزید اہم معلومات کیلئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

یارَبّ نہ ضرورت کے سوا کبھی کچھ بولوں　　　اللہ زَباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! فضول گفتگو ہر طرح سے قابلِ مذمت ہے۔ اس بارے میں امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس میں بے فائدہ کلام بھی شامل ہے، رہا وہ کلام جو مفید تو ہو لیکن حاجت سے زائد ہو کیونکہ مفید کلام کو مختصر گفتگو کے ذریعے بھی ذکر کرنا ممکن ہے اور بڑھا چڑھا کر اور تکرار کے ساتھ بھی ذکر کرنا ممکن ہے۔ جب ایک کَلِمہ کے ذریعے اپنے مقصود کو ادا کر سکتا ہے لیکن اس کے باوجود دو کلمے کہتا ہے تو دوسرا کلمہ فضول یعنی حاجت سے زائد ہو گا اور یہ بھی مذموم ہے۔[1] لہٰذا زبان کی حفاظت کرنے کیلئے فضول باتوں سے بچنا بے حد ضروری ہے، ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی ہر ہر ساعت ذِکْرُ اللہ میں بسر ہوتی تھی مگر پھر بھی وہ نیک لوگ زبان کی کس قدر حفاظت کیا کرتے تھے، آیئے! اس بارے میں ان ہستیوں کے مُبارک اقوال سنتی ہیں: چنانچہ

کہیں یہ فُضول کلام نہ ہو

❖ اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ گفتگو سے بچنے کے لئے اپنے مُنہ

1... احیاء العلوم، ۳/ ۳۴۸

میں کنکری رکھا کرتے اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کرتے: یہی وہ چیز ہے جو مجھے ہلاکت کی جگہوں پر لے گئی ہے۔

- ❖ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک شخص مجھ سے کوئی بات کرتا ہے تو اس کا جواب دینا مجھے اتنا زیادہ مرغوب و پسندیدہ ہوتا ہے جتنا ایک پیاسے شخص کو ٹھنڈا پانی بھی نہیں ہوتا، لیکن میں اس خوف سے اس کا جواب نہیں دیتا کہ کہیں یہ فضول کلام نہ ہو۔[1]
- ❖ حضرت سیِّدُنا موسیٰ بن علی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے ایک راہِب (یعنی دنیا سے الگ تھلگ عبادت میں مشغول شخص) کا قول ہے کہ عورت کی زینت شرم وحیا اور عقل مند کی زینت خاموشی ہے۔[2]
- ❖ حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بیس سال تک دُنیاوی گفتگو نہیں کی۔ جب صبح ہوتی تو دَوات، کاغذ اور قلم رکھتے اور جو گفتگو بھی کرتے اسے لکھ لیتے پھر شام کے وقت اپنے نفس کا مُحاسبہ کرتے۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین اپنی زبان کی کیسی حفاظت فرماتے تھے، یہ نیک لوگ ہر گھڑی ذکرو دُرُود میں بسر کرنے کے باوجود بھی فضول گفتگو سے بچنے کیلئے مُنہ میں پتھر (Stone) رکھا کرتے تھے اور کوئی بات کرتے تو اسے لکھ لیا کرتے اور شام کو اس کے بارے میں غور و فکر کرتے تھے۔ فی زمانہ اس

---

1 . . . احیاء العلوم، ۳/ ۳۴۸

2 . . . ایک چپ سو سکھ، ص۱۵

3 . . . احیاء العلوم، ۳/ ۳۳۹

کی جھلک ہمارے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ میں نظر آتی ہے، آپ نہ صرف خود ان بُزرگوں کی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہیں بلکہ آپ کے فیضان سے لاکھوں لوگ بھی راہِ ہدایت پر گامزن ہوچکے ہیں۔ آپ نے ہمیں زبان کی حفاظت کے کیلئے کئی مدنی اِنعامات عطا فرمائے ہیں، مثلاً

ایک مدنی انعام میں فرماتے ہیں: آج آپ نے کسی سے ایسے فُضول سوالات تو نہیں کئے جن کے ذَریعے مُسلمان عموماً جُھوٹ کے گناہ میں مُبتَلا ہوجاتے ہیں؟ (مثلاً بلاضَرورت پوچھنا آپ کو ہمارا کھانا پسند آیا؟ وغیرہ) ایک مدنی انعام ہے: کیا آج آپ نے (گھر میں اور باہر) کسی پر تُہمت تو نہیں لگائی کسی کا نام تو نہیں بگاڑا؟ کسی سے گالی گلوچ تو نہیں کی؟ اسی طرح ایک مدنی انعام ہے: کیا آج آپ کو جُھوٹ، غیبت، چُغلی، حسد، تکبُّر اور وعدہ خِلافی سے بچنے میں کامیابی حاصل ہوئی؟ ایک مدنی انعام ہے: کیا آج آپ نے زَبان کا قُفلِ مدینہ لگاتے ہوئے فُضول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کیلئے کچھ نہ کچھ اَشارے سے اور کم اَزْکم 12 بار لکھ کر بات کی؟ ایک مدنی انعام ہے: کیا آج آپ نے ضروری گفتگو بھی کم سے کم الفاظ میں نمٹانے کی کوشش فرمائی؟ نیز فضول بات منہ سے نکل جانے کی صورت میں فوراً نادم ہوکر ذکرو اذکار کیا یا کم از کم ایک بار درود شریف پڑھ لیا؟

غور کیجئے! بیان کردہ مدنی انعامات میں سے ہر ایک زبان کی حفاظت سے مُتَعلِّق ہے۔ ہمیں بھی فُضول گوئی سے پیچھا چُھڑانے اور خاموشی کی عادت بنانے کے لئے روزانہ کم از کم 12 بار لکھ کر گفتگو کرنی چاہیے، اگر کوشش کریں گی تو رفتہ رفتہ ہر بات لکھ کر کرنے کی عادت بن جائے گی مگر لکھ کر گفتگو کرتے وقت بھی اس بات کا لحاظ رکھنا

بے حد ضروری ہے کہ وہ باتیں فُضول نہ ہوں کیونکہ فُضول بات لکھ کر کرنا بھی منع ہے۔ اللہ کریم ہمیں فضول اور بے ہودہ باتوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی زبان کو ذکر و درود سے سجائے رہنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دَم دُرُودِ پاک ہم مولیٰ
ہماری فالتو باتوں کی عادت دُور ہو جائے
لگائیں مُستقل قفلِ مدینہ لب پہ ہم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ جُمادَی الاُخریٰ جاری ہے، اس ماہ کی 10 تاریخ کو حضرتِ طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور 11 تاریخ کو حضرت زبیر بن العوام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا یومِ عرس ہے، آیئے! ان حضراتِ صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما کی سیرت کی کچھ جھلکیاں سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔

طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی سیرت

☜ حضرتِ طلحہ بن عبیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جاںنثار صحابہ میں سے ایک ہیں، ☜ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مہاجر صحابی ہیں۔ ☜ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے مکہ شریف سے مدینہ پاک ہجرت فرمائی،[1] ☜ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ان دس خوش نصیب صحابۂ

1 ... تاریخ ابن عساکر، رقم: ۲۹۸۳، طلحۃ بن عبید اللہ، ۲۵/ ۶۶

کرام میں سے ایک ہیں جنہیں پیارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا میں ہی اپنی مبارک اور سچی زبان سے جنتی ہونے کی خوشخبری دی، ☜ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طَلحۃُ الخَیر، طَلحۃُ الفَیَّاض اور طَلحۃُ الجُود جیسے القابات عطا فرمائے،[1] ☜ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ وہ شخص ہیں جنہوں نے اپنے بچوں کے نام انبیاءِ کرام سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیہِم کے مبارک ناموں پر رکھے، ☜ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایک کامیاب تاجر تھے اور اسلام قبول کرنے کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنی جان و مال کو اسلام کے لئے پیش کر دیا، ☜ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اتنے سخی تھے کہ ایک ہی بار میں چار (4) لاکھ درہم اور ایک بار سات (7) لاکھ درہم اللہ پاک کی راہ میں تقسیم فرمادیے،[2] ☜ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہر غزوہ میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ شامل رہے، ☜ حضرت علامہ بَدْرُالدّین عَیْنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے کُل اڑتیس (38) احادیثِ مبارکہ مروی ہیں ان میں سے تین احادیث بخاری شریف میں اور چار مسلم شریف میں ہیں، ☜ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ 34 ہجری میں ایک تیر لگنے سے زخمی ہوئے اور اسی زخم میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شہادت ہوئی۔

مولیٰ علی شیرِ خُدا کا اظہارِ افسوس

اَمِیرُ المُؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو جب حضرتِ طلحہ بن عُبَیْدُاللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شہادت کی خبر ملی تو فوراً جسدِ خاکی کے پاس تشریف لائے، سواری سے اُتر کر

1...معجم کبیر، ۱/۱۱۲، حدیث:۱۹۷

2...طبقات ابن سعد، رقم:۴۷، طلحۃ بن عبید اللّٰہ، ۳/۱۶۵

حضرت طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس بیٹھ گئے اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے نورانی چہرے سے گرد و غبار صاف کر کے انتہائی درد بھرے انداز میں فرمایا: اے کاش! یہ دن دیکھنے سے بیس سال پہلے ہی میں اس دنیا سے چلا جاتا۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا تعارف

▣ حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے بیٹے ہیں۔ ▣ اپنی والدہ ماجدہ کی بہترین تربیت کی بدولت آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بچپن ہی سے بلند حوصلہ اور بڑے بہادر تھے۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے سولہ (16) برس کی عمر میں اس وقت اسلام قبول کیا جبکہ ابھی چھ یا سات لوگ ہی مسلمان ہوئے تھے۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سابقین اولین میں سے ہیں۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے راہِ خدا میں دو مرتبہ ہجرت کی۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے پہلے قافلے میں سب سے کم عمر مہاجر تھے۔ ▣ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو جنگِ خندق کے دن "حواری" (مخلص و جاں نثار دوست) کا خطاب عطا فرمایا۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بھی عشرۂ مبشرہ یعنی ان دس خوش نصیب صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم میں سے ہیں جن کو جنّتی ہونے کی خوشخبری ملی۔(2) ▣ آپ سب سے پہلے ایسے صحابی ہیں جنہوں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت و حمایت میں تلوار اُٹھانے

---

1 . . . تاریخ ابن عساکر، رقم: ۲۹۸۳، طلحۃ بن عبید اللہ، ۱۱۵/۲۵ - معجم کبیر، ۱/۱۱۳، حدیث: ۲۰۲

2 . . . کرامات صحابہ، ص ۱۲۰

کی سعادت پائی۔[1]

▣ اَمیرُ المؤمنین، حضرتِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اسلام کے ستونوں میں سے ایک ستون ہیں۔[2] ▣ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔[3] ▣ آپ جنگِ جمل سے بیزار ہو کر واپس تشریف لے جا رہے تھے کہ عمرو بن جرموز نے آپ کو دھوکہ دے کر شہید کر دیا۔ ▣ وقتِ شہادت آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی عمر شریف چونسٹھ (64) برس کی تھی۔ ▣ 36 سنِ ہجری میں آپ کی شہادت ہوئی۔[4]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت طلحہ اور حضرتِ زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما نے جنّتی ہونے کی ضمانت پانے کے باوجود ساری زندگی رضائے رب الانام کے حصول میں بسر کی، دینِ اسلام کی خاطر ایسی قربانیاں دیں جو تاقیامت مسلمانوں کے لئے نمونہ ہیں۔ ان حضرات کی سیرت سے ہمیں گناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے، دنیا سے بے رغبت رہنے اور فکرِ آخرت میں مصروف رہنے کی مدنی سوچ ملتی ہے۔ اے کاش! ہم صحابۂ کرام و صحابیات طیبات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کی سیرت پر عمل کرنے والی بن جائیں اور ساری زندگی نیکیاں کرتے اور اپنے رب کی خفیہ تدبیر سے ڈرتی ہوئیں گزاریں۔

1... حلية الاولياء، الزبير بن العوام، ۱/۱۳۲، رقم: ۲۸۰

2... الرياض النضرة، الباب السادس... الخ، فی ذکر شهادة عمر، جزء: ۴، ۲/۲۸۲

3... تاريخ ابن عساكر، ذكر من اسمه الزبير بن العوام، ۱۸/۳۹۱

4... کرامات صحابہ، ص۱۲۱

مختصر سی زندگی ہے بہنو! نیکیاں کیجئے، نہ غفلت کیجئے
گر رِضائے مصطفٰے درکار ہے سنّتوں کی خوب خدمت کیجئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[(1)]

بات چیت کرنے کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: ⊙ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ⊙ دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ⊙ چلاّ چلاّ کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ⊙ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنائیے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ⊙ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا

---

2. . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱ / ۵۵، حدیث: ۱۷۵

کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ⊙ جب تک دوسرا بات کرے، اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ ⊙ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ⊙ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطَب کے ظَرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ⊙ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرام ہے۔[1] حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنّتیں اور آداب"**، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے دو رسالے **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور ان کا مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . فتاوی رضویہ، ۱۲۷/۲۱

2 . . . موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت و آداب اللسان، ۲۰۴/۷ حدیث: ۳۲۵

بیان:7 ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

سُلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمعہ کے دن اور رات میں سو(100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ پاک اُس کی سو (100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دُنیا کی اور اللہ کریم ایک فرشتہ مُقرّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یُوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں۔ بیشک میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا جیسا میری حیات میں ہے۔[1]

ہے کرم ہی کرم کہ سُنتے ہیں! آپ خُوش ہو کے بار بار دُرود

(ذوقِ نعت، ص۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ

---

1 ۔۔۔ جمع الجوامع، ۷/۱۹۹، حدیث:۲۲۳۵۵

عَمَلِہٖ "مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔"[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع **"غفلت کا انجام"** ہے اس بیان میں ہم غفلت کے بارے میں واقعات، ان سے حاصل ہونے والے نکات اور نصیحتیں سنیں گی۔ غفلت کے دُنْیَوی اور اُخْرَوی نقصانات، غفلت کے اسباب اور اس سے بچنے کے طریقے بھی سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں مکمل بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجّہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

1…معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

غفلت کا انجام

قاضیٔ کوفہ محمد بن غَسّان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عیدِ قربان کے دن میں اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے وہاں پھٹے پُرانے بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے ایک بڑھیا کو دیکھا۔ مجھے اس کا اندازِ گفتگو بہت اچھا لگا۔ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا: یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ تمہاری خالہ عانیہ ہے جو ہارون رشید کے وزیر جعفر بن یحیٰ بَرمکی کی ماں ہے۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے ان کی خیریت دریافت کی اور پوچھا: آپ کی یہ حالت کیسے ہوئی؟ تو انہوں نے فرمایا: بیٹا ہم نے غفلت میں زندگی گزاری اور وقت ضائع کرنے میں لگے رہے تو زمانہ ہم سے روٹھ گیا۔ میں نے کہا: اپنی شان وشوکت کا کوئی واقعہ سنایئے۔ کہنے لگیں: ضرور، ایک چھوٹا سا واقعہ سناتی ہوں اس سے میری شان وشوکت کا اندازہ لگالینا۔

آج سے تین (3) سال پہلے عیدِ قربان کے موقع پر میرے پاس چار سو اوڑھنیاں تھیں۔ میرے بیٹے نے رسم کے طور پر میرے پاس ایک ہزار چار سو بکروں کے سر اور تین سو بیلوں کے سر بھیجے، زیورات اور لباس وغیرہ ان کے علاوہ تھے، اس کے باوجود میرا خیال تھا کہ میرا بیٹا میرا نافرمان ہے اور آج یہ حال ہے کہ میں تمہارے پاس دو بکروں کی کھالیں لینے آئی ہوں تاکہ ان کا لباس بناؤں۔ قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ ان کی داستانِ زوال سن کر میں بہت رنجیدہ ہوا اور میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو

گئے، اس وقت میرے پاس جو دینار تھے میں نے انہیں تحفۃً دے دیئے۔[1]

نہیں درکار وہ خوشیاں، جو غفلت کا بنیں ساماں عطا کر اپنی اُلفت اپنے پیارے کا تُو غم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غفلت کے اسباب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی جو دُنیوی نعمتوں سے دل لگاتی ہے وہ اپنی آخرت کے بارے میں غفلت کا شِکار ہو جاتی ہے۔ غفلت گناہوں پر دلیر کر دیتی ہے۔ غفلت نیکیوں سے دُور کر دیتی ہے۔ غفلت ربُّ العزّت کی ناراضی کا سبب بنتی ہے۔ اللہ پاک نے ہمیں دنیا میں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، عالیشان مکان اور اس میں ڈھیروں سہولیات یہ سب نعمت ہیں۔ عمدہ سواری بھی عظیم نعمت ہے۔ ماں باپ کیلئے اولاد بھی نعمت ہے، مگر یاد رکھئے! کسی بھی دنیاوی نعمت میں ضرورت سے زیادہ مشغولیت باعثِ غفلت اور نُقصان کا سبب ہے۔ چنانچہ

پارہ 28، سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْن آیت نمبر 9 میں ارشادِ خُداوندی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹ (پ۲۸، منافقون، ۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

---

1 ... بحر الدموع، الفصل السادس عشر، ص۱۰۵

اس آیتِ مُبارکہ میں ایمان والوں کو نصیحت کی جارہی ہے کہ اے ایمان والو! منافقوں کی طرح تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے کہ دنیا میں مشغول ہو کر دین کو بُھلا دے، مال کی مَحبَّت میں اپنے حال کی پرواہ نہ کرے اور اولاد کی خوشی کیلئے آخرت کی راحت سے غافل رہے تو یہی نقصان اُٹھانے والے ہیں کیونکہ اُنہوں نے فانی دنیا کے پیچھے آخرت کے گھر کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پرواہ نہ کی۔[1]

افسوس صد افسوس! آج ہم مسلمانوں کی عملی حالت بڑی خستہ ہوتی جارہی ہے۔ اپنے مکانات کی ڈیکوریشن (Decoration) پر پانی کی طرح پیسہ تو خرچ کیا جاتا ہے مگر راہِ خدا میں خَرچ کرنے سے جی چُراتی ہیں، بعض خواتین فرض ہونے کے باوجود زکوٰۃ کی ادائیگی بھی نہیں کرتیں، مال و دولت میں اِضافے کیلئے مختلف گُر تو اپنائے جاتے ہیں مگر نیکیوں میں بَرَکت کے معاملے میں سستی سے کام لیتی ہیں۔ یاد رکھئے! ابھی وقت ہے غفلت سے بیدار ہو کر فوراً توبہ کر لیجئے! کہیں ایسا نہ ہو کہ موت اچانک روشنیوں سے جگمگاتے کمرے میں آرام دِہ بستر سے اُٹھا کر کیڑے مکوڑوں سے بھری اندھیری قبر میں سُلا دے اور پھر چِلّاتی رَہ جائیں کہ اے مالک! مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے وہاں جا کر تیری خوب عبادت کروں گی، اپنا سارا مال تیری راہ میں لُٹا دوں گی، پانچوں نمازیں ادا کروں گی۔ یاد رکھئے! اُس وقت کی چیخ و پکار کوئی فائدہ نہ دے گی۔ کیونکہ قرآنِ پاک اس بارے میں پہلے ہی

---

1 ... تفسیر خازن، المنافقون، تحت الآیۃ: ۹، ۴/۲۷۴ - تفسیر مدارک، المنافقون، تحت الآیۃ: ۹، ص۱۲۴۵ ملتقطا

سے خبردار کر چکا ہے چنانچہ:

پارہ 28 سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْن کی آیت 10 اور 11 میں ارشادِ رَبُّ العزت ہے:

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰﴾ وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَاؕ وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱﴾

(پ۲۸، منافقون:۱۰-۱۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں کسی کو موت آئے پھر کہنے لگے، اے میرے ربّ تُو نے مجھے تھوڑی مُدّت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صَدَقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اُس کا وعدہ آجائے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! موت کے وقت آنکھوں سے غفلت کا پردہ اُٹھ جاتا ہے اور اس وقت بڑا افسوس ہوتا ہے کہ کاش! مجھے تھوڑی سی مہلت مل جاتی اور میں نیک عمل کر لیتی، کاش میں نے اپنی زندگی کو غفلت میں نہ گزارا ہوتا۔ کاش! میں نے ربِّ کریم کو راضی کر لیا ہوتا، لیکن اس وقت پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا عَقل مند وہی ہے جو اپنی زندگی میں غفلت سے بیدار رہتے ہوئے نیکیوں کا ذَخیرہ اِکٹھا کرلے اور سنّتوں کا مدنی چَراغ قبر میں ساتھ لے جائے اور یُوں قبر کی روشنی کا اِنتِظام کرلے ورنہ اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کی صُورت میں سِوائے حسرت ونَدامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ آیئے! عبرت کے لئے

ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

مال تقسیم کرنے کی بھی مہلت نہ ملی

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "اِحیاءُ العُلُوم کا خُلاصہ" صفحہ 389 پر ہے کہ حضرت ابُو بَکْر بن عَبْدُ اللہ مُزَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اِسرائیل میں سے ایک شخص نے مال جمع کیا۔ جب اُس کی مَوت کا وَقْت قریب آیا تو بیٹوں سے کہنے لگا: مجھے میرے مُختلف اَموال دکھاؤ، اُس کے پاس بہت سے گھوڑے، اُونٹ اور غُلام لائے گئے۔ جب اُس نے اُن کی طرف دیکھا تو حسرت سے رونے لگا۔ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسے روتے ہوئے دیکھا تو کہا: کیوں رو رہے ہو؟ اُس ذات کی قسم جس نے تجھے یہ سب کچھ دیا ہے! جب تک میں تیری رُوح اور بدن کو ایک دوسرے سے جُدا نہ کر دُوں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ اُس نے کہا: مجھے کچھ مہلت دیجئے کہ میں اس مال کو تقسیم کر دوں۔ فِرِشتے نے کہا: اب تجھے مہلت نہیں ملے گی، تُو نے یہ کام اپنی مَوت کے آنے سے پہلے کیوں نہ کیا۔ چنانچہ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کی رُوح قبض فرمالی۔

مَوت آکر ہی رہے گی یاد رَکھ! جان جا کر ہی رہے گی یاد رَکھ!
تیری طاقت تیرا فَن عُہدہ تِرا کچھ نہ کام آئے گا سَرمایہ تِرا
کرلے تَوبہ رَبّ کی رَحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۷۱۲-۷۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

انوکھی ندامت

حُجّۃُ الاِسلام، حضرت امام محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں، حضرت شیخ ابو علی دَقّاق رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایک بہت بڑے ولیُّ اللہ سخت بیمار تھے میں ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوا، میں نے اُن کے اِردگرد اُن کے شاگردوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا، وہ بزرگ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رو رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یاشیخ! کیا آپ دنیا پر رو رہے ہیں؟ فرمایا: نہیں بلکہ نمازیں قضا ہونے پر رو رہا ہوں۔ میں نے کہا: آپ تو عبادت گزار شخص تھے پھر نمازیں کس طرح قضا ہوئیں؟ فرمایا: میں نے جب بھی سجدہ کیا تو غفلت کے ساتھ اور جب سجدے سے سر اٹھایا تو غفلت کے ساتھ اور اب غفلت کی حالت میں مر رہا ہوں۔ (1)

محض دعویٰ بے کار ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ اللہ پاک کے نیک بندے ہر لمحہ یادِ الٰہی میں بسر کرنے اور ہر گھڑی فکرِ آخرت میں مشغول رہنے کے باوجود بھی اپنی عبادت و ریاضت کو کسی خاطر میں نہ لاتے اور اللہ کریم کی بے نیازی سے ڈرتے ہوئے گریہ وزاری کرتے مگر ہمارا حال یہ ہے کہ اوّل تو نیکیاں کرتی نہیں اور اگر کوئی نیک کام کرلیا تو جب تک لوگوں کے سامنے اپنی نیک نامی کی دھاک نہ بٹھالیں چین نہیں آتا۔ اللہ کریم کے نیک بندے گناہوں سے محفوظ ہونے کے باوجود ہر وقت اس کے خوف سے تھر تھراتے اور آنسو بہاتے ہیں مگر ہم دن رات بے دَھڑک گناہوں میں مشغول رہنے کے باوجود بھی ذرا نہیں ڈرتیں اور باتیں ایسی کرتی ہیں کہ ہم جیسا

1 . . . مکاشفۃ القلوب، ص ۲۲

کوئی نیک نہیں۔

ہمیں خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کیلئے حضرت شقیق بلخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگ تین باتیں صرف زبانی کرتے ہیں مگر عمل اس کے خلاف کرتے ہیں۔

(1) کہتے ہیں کہ ہم اللہ پاک کے بندے ہیں لیکن کام غلاموں جیسے نہیں بلکہ آزادوں کی طرح اپنی مرضی کے کرتے ہیں۔

(2) کہتے ہیں کہ اللہ پاک ہی ہمیں رزق دیتا ہے لیکن ان کے دل دنیا اور سامانِ دنیا جمع کئے بغیر مطمئن نہیں ہوتے اور یہ ان کے اقرار کے سراسر خلاف ہے۔

(3) کہتے ہیں کہ آخر ہمیں مرنا ہے مگر کام ایسے کرتے ہیں جیسے انہیں کبھی مرنا ہی نہیں۔[1]

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن ، قبر میں ہوگا ٹھکانا ایک دن
منہ خدا کو ہے دِکھانا ایک دن ، اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے ، کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج واقعی ہماری حالت یہ ہوتی جارہی ہے کہ ہم دنیاوی چیزیں حاصل کرنے کیلئے تو بہت کوشش کرتی ہیں مگر فکرِ آخرت سے غافل رہتی ہیں، دن رات مال و دولت کی کثرت کے سنہرے خواب تو دیکھتی ہیں، عمدہ گاڑیوں میں گھومنے، نت نئے فیشن اپنانے کیلئے کوشاں رہتی ہیں مگر ہم یہ بھول جاتی ہیں کہ ایک

---

1 . . . مکاشفۃ القلوب، ص ۴۵ ملخصا

دن ہمیں مرنا بھی پڑے گا اور اس ہنستی بستی دنیا کو چھوڑ کر خالی ہاتھ یہاں سے جانا ہو گا۔ مگر ہم میں سے کسی کو معلوم نہیں کہ موت کب آجائے، آج کا دن ہماری زِندگی کا آخری دن ہو گا یا آنے والی رات ہماری زِندگی کی آخری شب ہو گی، بلکہ ہمارے پاس تو اس کی بھی ضَمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس بھی لے پائیں گی یا نہیں؟ ممکن ہے جو سانس ہم لے رہی ہیں وہی آخری ہو، دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے۔ آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں بالکل ٹھیک ٹھاک تھی، اسے بظاہر کوئی مَرض بھی نہ تھا، لیکن اچانک ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے چند ہی لمحوں میں موت کے گھاٹ اُتر گئی۔

آیئے! خود کو غفلت سے جگانے کیلئے دو عبرت ناک واقعات سنئے اور گناہوں سے توبہ کر کے نیکیوں میں مشغول ہو جایئے۔ چنانچہ

(1) سیلاب میں غرق ہو گیا

منقول ہے ایک شخص نے سیلاب آنے کی جگہ اپنا گھر بنا رکھا تھا۔ جب اس سے کہا گیا کہ یہ بہت خطرناک جگہ ہے یہاں سے ہٹ جاؤ۔ تو اس نے کہا: مجھے معلوم ہے کہ یہ جگہ خطرناک ہے لیکن اس کی خُوبصورتی و شادابی نے مجھے تَعَجُّب میں ڈال دیا ہے۔ اس سے کہا گیا کہ تمام رونقیں اور خُوبصورتیاں زندگی کے ساتھ ہیں، لہٰذا اپنی جان کی حفاظت کر، اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈال۔ اُس نے کہا: میں یہ جگہ ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ پھر ایک رات حالتِ نیند میں اسے سیلاب نے آلیا اور وہ غرق ہو کر مر گیا۔ (1)

1 ...عیون الحکایات، ص ۲۳۳

(2)شادی کے ارمان خاک میں مل گئے

فیصل آباد کے میڈیکل کالج کے فائنل ائیر کا ایک ذہین ترین طالبِ علم اپنے دوست کے ہمراہ پکنک منانے چلا۔ پکنک پوائنٹ پر پہنچ کر اُس کا دوست ندی میں تیرنے کیلئے اترا تو وہ ڈوبنے لگا، مستقبل کے ڈاکٹر نے اُس کو بچانے کی غرض سے جذبات میں آکر پانی میں چھلانگ لگادی، اب وہ تیرنا تو جانتا نہیں تھا لہٰذا خود بھی پھنس گیا۔ قسمت کی بات کہ اُس کا دوست تو جُوں تُوں کر کے نکلنے میں کامیاب ہو گیا مگر آہ! مستقبل کا ڈاکٹر بے چارہ ڈوب کر موت کے گھاٹ اتر گیا۔ کُہرام مچ گیا، ماں باپ کے بڑھاپے کا سہارا پانی کی موجوں کی نذر ہو گیا، ماں باپ کے سُہانے سپنے شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے اور وہ بے چارہ ذہین طالب علم M.B.B.S کے فائنل امتحان کا رِزلٹ ہاتھ میں آنے سے قبل ہی قبر میں جا پہنچا۔

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے مکیں ہو گئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے زمیں کھا گئی نوجوان کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے وہ نوجوان ہاتھ میں ڈاکٹر کی ڈگری آنے سے پہلے ہی موت کے گھاٹ اتر گیا اور اس کے سب خواب چکنا چور ہو گئے، لہٰذا ابھی وقت ہے غفلت کی نیند سے بیدار ہو جائیے اور اپنے دل میں فکرِ آخرت پیدا کر کے مرنے سے پہلے ہی موت کی تیاری کر لیجئے۔ اگر ہم یونہی دنیا کی رونقوں میں

مست رہیں اور اچانک کسی مہلک بیماری میں مبتلا ہو کر، کسی حادثے کا شکار ہو کر یا اچانک ہی ہماری سانسیں رُک گئیں اور ہم موت کے گھاٹ اُتر گئیں تو پھر سوائے پچھتانے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

اپنے دل و دماغ سے یہ خوش فہمی نکال دیجئے کہ ابھی تو میری عمر ہی کیا ہے، ابھی تو میں جوان ہوں، ابھی تو لمبی زندگی پڑی ہے، ابھی بچوں کی شادی کرلوں آخری عمر میں نیکیاں کرلوں گی۔ یادرکھئے! موت صرف بڑھاپے یا بیماری میں ہی نہیں آتی بلکہ اچھی بھلی صحت مند ہنستی کھیلتی بھی اچانک موت کا شکار ہو کر اندھیری قبر میں چلی جاتی ہیں۔ اس دنیا کی حیثیت ایک گزر گاہ کی سی ہے، جسے طے کرنے کے بعد ہی ہم منزل تک پہنچ سکتی ہیں۔ اب وہ منزل جنّت ہوگی یا جہنّم! اِس کا اِنحصار اس بات پر ہے کہ ہم نے یہ سفر کس طرح طے کیا؟ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت گزار بن کر یا نافرمان بن کر؟

دنیا فانی اور آخِرت باقی ہے

اَمِیْرُ الْمُؤمنین، حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے سب سے آخِری خطبے میں یہ بھی ارشاد فرمایا: اللہ کریم نے تمہیں دنیا صرف اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اس کے ذَرِیعے آخِرت کی تیاری کرو۔ اِس لئے عطا نہیں فرمائی کہ تم اسی کے ہو کر رہ جاؤ، بے شک دنیا فانی اور آخِرت باقی ہے۔ تمہیں فانی (دنیا) کہیں بہکا کر باقی (آخرت) سے غافِل نہ کر دے، فنا ہو جانے والی دنیا کو باقی رہنے والی آخِرت پر تَرجیح نہ دو، کیونکہ دنیا مُنْقَطِعْ ہونے والی ہے اور بے شک اللہ پاک کی طرف لَوٹنا ہے۔ اللہ پاک سے ڈرو کیونکہ اس

کا ڈر اس کے عذاب کیلئے (رُوک اور) ڈھال اور اُس تک پہنچنے کا ذَرِیعہ ہے۔[1]

چند روزہ ہے یہ دُنیا کی بَہار دِل لگا اِس سے نہ غافِل ذِی نَہار
عُمر اپنی یُوں نہ غفلت میں گُزار ہوشیار اے مَحْوِ غفلت ہوشیار
ایک دِن مَرنا ہے آخِر مَوت ہے کرلے جو کرنا ہے آخِر مَوت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہماری زِنْدَگی کا ایک ایک لمحہ بڑا قیمتی ہے اور ہماری زِنْدَگی ہر آن تیزی سے کم ہوتی جارہی ہے۔ لہٰذا عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اِس فانی دُنیا کے دھوکے میں مبتلا ہو کر سونے اور جَواہرات سے زیادہ قیمتی لمحات کی ناقَدْری کرنے کے بجائے تَقْویٰ وپرہیز گاری اپنائیے، اپنے شب وروز کو فُضُولیات اور دُنْیَوی لذتوں میں برباد مت کیجئے، شریعت نے جن کاموں کا حکم دیا ہے ان کی ادائیگی میں سُستی نہ کیجئے اور جن سے منع کیا ہے اُن سے رکنے میں لمحہ بھر بھی تاخیر نہ کیجئے۔

ہمیں قرآن واحادیث میں نماز کا حکم دیا گیا ہے مگر ہم غَفْلت کے سبب نماز نہیں پڑھتیں حالانکہ نماز حُقُوقُ اللہ میں سے اِنْتِہائی اَہَم فریضہ ہے۔ نَماز دین کا سُتُون ہے۔ نَماز سے گُناہ مُعاف ہوتے ہیں، نَماز بیماریوں سے بچاتی ہے، نَماز دُعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے اور جان بوجھ کر نماز چھوڑ دینے والی کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔ شریعت نے ہمیں صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں پورے سال میں ایک مرتبہ اپنے مال کی زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا مگر ہماری ایک تعداد ہے جو اس سے غافل ہے، حالانکہ

1 ... موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، ۸۳/۵، حدیث: ۱۴۶ ملخصا

زکوٰۃ دینے سے مال میں برکت ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے گھر میں امن وسکون ہوتا ہے، زکوۃ دینے والی پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں، جیسا کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی، تو اللہ پاک نے اس سے شر کو دُور کر دیا۔[1]

اسی طرح شریعت نے ہمیں سال میں ایک بار رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا مگر ہم غفلت سے کام لیتی ہیں، یاد رکھئے! روزہ رکھنے میں جہاں شریعت کی فرمانبرداری ہے وہیں اس کے ڈھیروں طبی فوائد بھی ہیں۔ مثلاً روزہ رکھنے سے معدے کی تکالیف اور اس کی بیماریاں ٹھیک ہو جاتی ہیں اور نظامِ ہضم بہتر ہو جاتا ہے۔ روزہ شوگر لیول، کولیسٹرول اور بلڈ پریشر میں اعتدال لاتا ہے اور اس کی وجہ سے دل کا دورہ پڑنے کا خطرہ نہیں رہتا۔ روزے کے دوران خون کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے اور اس کی وجہ سے دل کو انتہائی آرام پہنچتا ہے۔ روزے سے جسمانی کھچاؤ، ذہنی تناؤ، ڈپریشن اور نفسیاتی امراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔ روزہ رکھنے سے موٹاپے میں کمی واقع ہوتی اور اضافی چربی ختم ہو جاتی ہے۔ روزہ رکھنے سے بے اولاد خواتین کے ہاں اولاد ہونے کے امکانات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔[2]

روزے کے تفصیلی احکام اور فضائل جاننے کیلئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلِ سنّت کی مایہ ناز تصنیف فیضانِ رمضان (مرمّم) کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔ اس کے علاوہ شریعت نے جن کاموں کا حکم دیا ان کے فضائل جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"جنّت میں لے**

---

1 . . . معجم اوسط، ۱/ ۴۳۱، حدیث: ۱۵۷۹

2 . . . تفسیر صراط الجنان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۸۴، ۱/ ۲۹۳

جانے والے اعمال ”اور جن کاموں سے بچنے کا حکم دیا ان کی تباہ کاریاں جاننے کیلئے ”**جہنّم میں لے جانے والے اعمال**“ کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غفلت میں مبتلا ہونا کا ایک سبب دنیاوی مال و دولت بھی ہے، چنانچہ

سونے کی اینٹ

منقول ہے کہ ایک نیک آدمی کو کہیں سے سونے کی اینٹ ہاتھ لگ گئی وہ دولت کی مَحبّت میں مست ہو کر رات بھر طرح طرح کے منصوبے باندھتا رہا کہ اب تو میں بہت اچھے اچھے کھانے کھاؤں گا، بہترین لباس سلواؤں گا اور بہت سارے خُدام اپناؤں گا۔ اَلْغَرَض! مالدار بن جانے کے سبب وہ راحتوں اور آسائشوں کے تصورات میں گم ہو کر اس رات ربِّ اکبر سے یکسر غافل ہو گیا، صبح اسی دَھن کی دُھن میں مگن مکان سے نکلا، اتفاقاً قبرستان کے قریب سے اس کا گزر ہوا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک شخص اینٹیں بنانے کے لئے ایک قبر پر مٹی گوندھ رہا ہے، یہ منظر دیکھ کر یَکدَم اس کی آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ گیا اور اس تصور سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کہ شاید مرنے کے بعد میری قبر کی مٹی سے بھی لوگ اینٹیں بنائیں گے۔ آہ! میرے عالیشان مکانات اور عمدہ ملبوسات دَھرے کے دَھرے رہ جائیں گے، لہٰذا سونے کی اینٹ سے دل لگانا تو زندگی کو سراسر غفلت میں گنوانا ہے، ہاں! اگر دل لگانا ہی ہے تو مجھے اپنے پیدا کرنے اور پالنے والے پیارے اللہ سے لگانا چاہئے، چنانچہ اس نے **سونے کی اینٹ** کو چھوڑ کر

قناعت کو اختیار کیا۔[1]

گو پیشِ نظر قبر کا پُر ہول گڑھا ہے افسوس! مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۳۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی مال و دولت ایسی چیز ہے جو انسان کو رَبِّ کریم سے غافل کر دیتی ہے۔ اس حکایت میں ہر وقت مال و دولت کی حِرص (Greed) میں مبتلا رہنے والیوں، جمعِ مال کی ہوس میں حلال و حرام کی تمیز بُھلا دینے والیوں اور صِرف مال و دولت میں زندگی کا سُکون تلاش کرنے والیوں کیلئے عِبرت ہی عِبرت ہے۔ یاد رکھئے! دولت سے دَوا تو خریدی جا سکتی ہے شِفا نہیں، دولت کے سبب اچھی زندگی تو گزاری جا سکتی ہے مگر اس کے ذَرِیعے موت نہیں ٹالی جا سکتی۔ دولت سے شُہرت تو حاصِل ہو سکتی ہے مگر عزّت نہیں۔ دولت سے اچھے مکانات، گاڑیاں اور عمدہ ملبوسات تو خریدے جا سکتے ہیں مگر اسے غلط کاموں میں استعمال کر کے ربِّ کریم کی رضا اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کی حقدار کوئی نہیں بن سکتی۔

یاد رکھئے! دنیا میں ہر مشکل کام کو آسان بنانے کیلئے تو شاید ہماری دولت کام آسکتی ہے مگر ہماری بداعمالیوں کے سبب قبر میں عذاب دیا گیا تو کیا وہاں بھی یہی دولت کام آئے گی؟ منکر نکیر کے سوالات کے جوابات نہیں بن پائے تو کیا اس وقت بھی ہم اپنی دولت سے نفع اٹھا سکیں گی؟ قبر میں سانپ بچھو حملہ آور ہو گئے تو کیا ہماری دولت ان

---

1 . . . غفلت، ص ۱

سے نجات کا سبب بن سکے گی؟ روزِ محشر کی ہولناکیوں میں کیا ہماری دولت راحت و سکون کا سبب بن سکے گی؟ کیا جہنّم سے چھٹکارہ پانے کیلئے ہماری دولت کام آسکے گی؟ نہیں ہرگز نہیں! بلکہ ان مشکل حالات سے نمٹنے کیلئے ہمارے وہ نیک اعمال ہی نجات کا ذریعہ بنیں گے جن سے آج ہم غافل ہیں۔

میں کیسے خوش رہوں؟

حضرتِ سیِّدُنا عَوْن بن عَبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے تھے کہ افسوس! میں کتنی غفلت کرتا ہوں؟ حالانکہ مجھ سے حساب و کتاب میں ہرگز غفلت نہیں برتی جائے گی، میری زندگی کیونکر خوشگوار ہو سکتی ہے؟ حالانکہ میرے سامنے ایک کٹھن دن ہے، میں عمل میں چُستی کیوں اختیار نہیں کرتا، حالانکہ میں نہیں جانتا کہ میری موت کا وقت کیا ہے، میں دنیا میں کیسے خوش رہوں؟ حالانکہ مجھے یہاں ہمیشہ نہیں رہنا، میں اسے ترجیح کیوں دوں؟ مجھ سے پہلے جس نے بھی دُنیا کو ترجیح دی دُنیا نے اسے نُقصان پہنچایا، میں اسے کیوں پسند کروں؟ یہ تو فنا ہو کر مٹ جائے گی، میں اس کی حرص کیوں رکھوں، کیونکہ میرا ٹھکانا تو کہیں اور ہے، میں اس (دنیا کے چلے جانے) پر کیوں افسوس کروں؟ کیونکہ اللہ پاک کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میرے گناہوں کی وجہ سے میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔(1)

غفلت سے بچنے کے طریقے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزُرگانِ دین خود کو

1 ... حلیۃ الاولیاء، عون بن عبد اللہ، ۴/۲۸۵، رقم: ۵۵۹۳ بتصرف

غفلت و حرص سے بچانے کیلئے ہر وقت فکرِ آخرت میں مشغول رہتے تھے۔ ہمیں بھی ان کی سیرت پر چلتے ہوئے زندگی میں ہی قبر و حشر کی تیاری شروع کر دینی چاہیے اور غفلت جیسی بیماری سے نجات کیلئے اس کا علاج کرنا چاہیے کیونکہ ہر بیماری سے بچنے کیلئے علاج کے مختلف طریقے اختیار کئے جاتے ہیں جن کی مدد سے بیماری پر قابو پایا جاتا ہے۔

آیئے! غفلت جیسی مہلک بیماری سے بچنے کے چند طریقے (Methods) سنئے اور اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے کوشش کیجئے۔

(1) دنیاوی محبت سے بچنا!

فی زمانہ نیکیوں سے دور ہونے اور غفلت کے گہرے گھڑے میں جا پڑنے کا ایک اہم سبب دنیا کی محبّت ہے، دنیا کی محبت انسان کو حلال و حرام کی تمیز بُھلا کر نیکیوں سے دور اور اپنے ربِّ کریم کی عبادت سے غافل کر دیتی ہے، لہٰذا اپنے دل سے دنیاوی محبّت نکال دیجئے کیونکہ یہی سارے فساد کی جڑ ہے۔ چنانچہ

دنیا کی محبّت کا نقصان

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے دنیا کی محبّت کا شربت پلایا گیا وہ تین چیزوں کا مزہ ضرور چکھے گا۔ (1) ایسی سختی جس سے اس کی تھکن دور نہ ہو گی۔ (2) ایسی حرص جس سے وہ غنی نہ ہو گا۔ (3) ایسی خواہش جس کی تکمیل نہ کر سکے گا۔ لہٰذا جس نے دنیا کو طلب کیا آخرت اس کے مرنے تک اسے تلاش کرتی رہے گی، جب وہ مر جائے گا تو وہ اسے پکڑ لے گی اور جس نے آخرت طلب کی دنیا اسے ڈھونڈتی رہے گی

یہاں تک کہ وہ اس میں سے اپنا پورا رزق حاصل کر لے۔[1]

مرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر کر اُلفت میں اپنی فنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) اچھی صحبت اختیار کرنا!

غفلت بھری زندگی سے پیچھا چھڑانے کیلئے نیکوں کی صحبت اختیار کیجئے کہ اس کی برکت سے ہمیں گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق ملے گی۔ فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اچھی صحبت پانے کیلئے کسی نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس مدنی ماحول کی برکت سے اب تک لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ بری صحبت سے ضرور بچنے کی کوشش کیجئے کہ بُری صحبت ہماری دنیا کے ساتھ ساتھ بربادیِ آخرت کا سامان بن سکتی ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں بُری صحبت سے بچنے کا حکم ہے۔ چُنانچہ اس بارے میں دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنئے اور عمل کی کوشش کیجئے: چنانچہ

1. **ارشاد فرمایا:** بُرے ساتھی سے بچو، کیونکہ وہ جہنّم کا ایک ٹکڑا ہے، اُس کی محبّت تمہیں فائدہ نہیں پہنچائے گی اور وہ تم سے اپنا وعدہ پورا نہیں کرے گا۔[2]
2. **ارشاد فرمایا:** بُرے ساتھی سے بچ کہ تُو اسی کے ساتھ پہچانا جائے گا (یعنی جیسے لوگوں

1...معجم کبیر، ۱۰/۱۶۲، حدیث: ۱۰۳۲۸ ملتقطا

2...مسند الفردوس، ۱/۲۲۴، حدیث: ۱۵۷۳

کے پاس آدمی کی نشست وبرخاست ہوتی ہے لوگ اسے ویسا ہی جانتے ہیں)۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) بُزرگانِ دین کی سیرت کا مطالعہ کرنا!

غفلت اور گناہوں بھری زندگی سے جان چھڑانے، نیکیوں کا پابند بننے، قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کا ایک طریقہ بُزرگانِ دین کی سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ کرنا اور ان کے سیرت و کردار کے مطابق عمل کرنا بھی ہے، کیونکہ ہمارے بُزرگانِ دین ہر وقت عبادتِ الٰہی اور فکرِ آخرت میں مصروف رہتے، ایسی ہی ایک ہستی جن کے علم و عمل، کردار اور سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ کرنے سے غفلت سے بچ کر فکرِ آخرت نصیب ہوتی ہے وہ ہستی عالمِ باعمل، صوفیِ باصفا، حجۃُ الاسلام حضرت سیدنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کی ذاتِ مبارکہ بھی ہے جن کا ہر لمحہ یادِ الٰہی اور فکرِ آخرت میں بسر ہوتا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ نے اپنے علمی شوق اور قابلیت وصلاحیت سے ایسے ایسے کارنامے اَنْجام دیئے کہ آپ کی تعلیمات سے آج بھی عَالَمِ اِسلام مُنوّر ہورہا ہے، آپ کی مُبارک زِندگی سے اُمّتِ مُسلِمہ کو اِطاعتِ خُداوندی، سُنّتوں کی پاسداری، زُہد وتقویٰ اور دیگر بہت سی نیک خصلتیں اپنانے کا جذبہ ملتا ہے، آیئے! حُصُولِ بَرَکت اور نُزولِ رَحمت کیلئے آپ کی مُبارک زِندگی کے چند مُختَصَر گوشوں کے بارے میں سنتی ہیں: چنانچہ

نام ونَسب، وِلادت اور رحلت

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کی کُنیت ابُوحامِد، لَقَب حُجَّۃُ الْاِسْلَام (اسلام کی دلیل) اور نامِ نامی،

1...تاریخ ابن عساکر، رقم: ۱۵۲۱، الحسین بن جعفر بن محمد بن حمدان...الخ، ۱۴/ ۴۶

اسمِ گرامی محمد بن محمد غزالی شافعی ہے، آپ ۴۵۰ھ میں ایران کے ضلع طُوس کے علاقے طابِران میں پیدا ہوئے۔ (1) اِبتدائی تعلیم اپنے شہر میں حاصل کی، جہاں کُتُبِ فقہ حضرت سیِّدُنا احمد راذ کانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پڑھیں، 20 سال سے کم عمر میں مزید حُصُولِ علم کیلئے (ایران کے مَشرقی شہر) جُرجان تشریف لے گئے، 473 ہجری میں (ایران کے قدیم شہر) نیشاپور میں اِمامُ الْحَرَمَیْن امام عبد الملک جُوَیْنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اُصولِ دین، مَنطق اور حکمت وغیرہ میں مکمل مہارت حاصل کی۔ (2) حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ہر تصنیف ہی علم و عرفان کا بیش بہا خزانہ ہے مگر اِحیاءُ الْعُلُوم ایسی کتاب ہے جس کی مثال کتابوں میں ملنا مُشکل ہے یہ کتاب انسان کو **"کامل انسان"** بنانے میں بے حد مُعاوِن ہے، ہر دَور میں مَشائخ و عارِفین، اَقطاب و اَولیا اور عُلما و صُوفیا کی توجُّہ کا مرکز رہی ہے، بالآخر امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بروز پیر ۱۴ جمادی الآخر 505ھ بمقام طابران (طُوس) میں اس دنیا فانی سے انتقال فرما گئے اور وہیں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مَزار مبارک ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ مَلِکُ العلما

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسی طرح ایک عظیم شخصیت مَلِکُ الْعُلَما، خَلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مفتی ظفرُ الدّین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بھی ہے۔ انہوں نے رضائے الٰہی کو مقصدِ حیات بنا کر حصولِ علم اور تبلیغِ دین میں ساری زندگی وقف کر

1 ... اتحاف السادۃ المتقین، مقدمۃ الکتاب، ۱/ ۹

2 ... اتحاف السادۃ المتقین، مقدمۃ الکتاب، ۱/ ۹

دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑے نیک اور تقویٰ و پرہیز گاری کے پیکر تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا آخری عمر تک یہ معمول رہا کہ فجر سے پہلے بیدار ہوتے اور نمازِ فجر کی تیاری کرتے، سنّتیں پڑھ کر وظائف میں مصروف ہو جاتے، پھر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ کر مختصر وظائف پڑھتے، پھر صبح کی سیر کے لیے جاتے تب بھی ذکرِ الٰہی جاری رہتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نمازِ باجماعت کے بڑے پابند تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سنّتوں کے متوالے اور مستحبات تک کی پابندی کرنے والے بزرگ تھے۔ آپ کو علم کے فروغ اور درس و تدریس کا ہمیشہ سے شوق رہا۔ آپ کا ایک باورچی (Cook) تھا جو پڑھا لکھا نہیں تھا، مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تبلیغِ علم اور تبلیغِ دین کا ایسا شوق رکھتے تھے کہ خود اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر اس باورچی کو قرآنِ کریم کے کئی پارے پڑھائے تھے۔ یہ عظیم بزرگ، عالم، مفتی بلکہ سینکڑوں علما کے استاذ تقریباً 80 سال کی کامیاب عمر گزار کر 19 جمادیٰ الاخریٰ 1382 ہجری کو اسمِ جلالت اللہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اس دارِ فانی سے کُوچ کر گئے۔[1]

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ گُناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، تاجدارِ رسالت،

1 . . . ملک العلما، ص۶۰ تا ۷۲ ملتقطا

شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

جوتے پہننے کی سنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے جوتے پہننے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: چنانچہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے)[2] (2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر الٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتدا کرنی چاہئے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔[3] (4) مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح)

---

1 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 . . . مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب ماجاء فی الانتعال . . . الخ، ص ۸۹۴، حدیث: ۵۴۹۴

3 . . . بخاری، کتاب اللباس، باب ینزع نعل الیسری، ۴/۶۵، حدیث: ۵۸۵۵

جوتے پہنتی ہے انھوں نے فرمایا: رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔[1] صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ، حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقالی کرنے) سے ممانعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔[2] (6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آکر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . ابو داود، کتاب اللباس، باب فی لباس النساء، ۴/۸۴، حدیث: ۴۰۹۹

2 . . . بہارِ شریعت، ۵/۴۲۲، حصہ: ۱۶

3 . . . سنی بہشتی زیور، ص ۶۰۱

بیان:8 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ہے: نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنا گناہوں کو اِس قَدَر جلد مٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ کو اُتنی جلدی نہیں بجھاتا اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجنا گردنیں (یعنی غلاموں کو) آزاد کرنے سے افضل ہے۔ (1)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...تاریخ بغداد، رقم:۳۶۰۷، جعفر بن عیسیٰ...الخ، ۱۷۲/۷

2...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث:۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔گُھورنے،جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰـہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰـہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔جو کچھ بیان ہوگا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صِدّیقِ اکبر کے اَوصاف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عَقْل مندی جہاں انسان کی روشن ضمیری کا باعِث بنتی ہے وہاں بعض دفعہ اُسے غلط راہوں پر بھی گامزن کر دیتی ہے، لیکن حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پر اللہ کریم کا یہ خاص فَضْل و اِحسان تھا کہ وہ اپنے گرد پھیلی ہوئی گمراہیوں، غلط رُسوم و رَواج، اَخلاقی و مُعاشرتی بُرائیوں سے ہمیشہ دُور رہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بُرے اَخلاق سے پاک صاف ہونے کے ساتھ ساتھ عُمدہ خُوبیوں سے بھی آراستہ تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اچھے اَخلاق، پاکیزہ کردار، مِلَنْسار، وعدے کے پکّے اور نہایت ہی اِیماندار تاجر تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے تمام دوست، اَحباب، رشتے دار آپ رَضِیَ اللّٰہُ

عَنْہُ کی اچھائیوں اور کمالات کا اِعتِراف کرتے تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اِنہی خُوبیوں کے سبب مکہ شریف اور اُس کے قُرب و جَوار میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو مَحبَّت و عزّت کی نِگاہ سے دیکھا جاتا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اچھی عادات کا ذِکر حدیثِ پاک میں بھی ہے: چنانچہ

تین سو ساٹھ عادتیں

حضرت سَیِّدُنا سلیمان بن یَسار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اچھی عادتیں تین سو ساٹھ (360) ہیں اور اللہ کریم جب کسی سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُس کی ذات میں ایک (اچھی) عادت پیدا فرما دیتا ہے اور اِسی کے سبب اُسے جنّت میں بھی داخل فرما دیتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میرے اندر بھی اُن میں سے کوئی عادت موجود ہے؟ اِرشاد فرمایا: اے ابو بکر! تمہارے اندر تو ساری عادتیں موجود ہیں۔ (1)

برادرِ اعلیٰ حضرت، استاذِ زمن مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے نعتیہ دِیوان "ذَوقِ نعت" میں صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان و عظمت کو یُوں بیان فرماتے ہیں:

بیاں ہو کس زباں سے مَرتبہ صِدّیقِ اکبر کا ہے یارِ غار محبوبِ خُدا صِدّیقِ اکبر کا
رُسُل اور انبیا کے بعد جو افضل ہو عالَم سے یہ عالَم میں ہے کس کا مَرتبہ، صِدّیقِ اکبر کا

(ذوقِ نعت، ص۷۶)

آیئے! آج ہم اُسی باکمال شَخصِیَّت یعنی عاشقِ اکبر حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ

1... تاریخ ابن عساکر، رقم: ۳۳۹۸، عبد اللہ یقال عتیق... الخ، ۱۰۳/۳۰، حدیث: ۶۱۰۹

اللہُ عَنْہُ کی زِندگی کے دو(2) روشن پہلو یعنی اچّھے اَخلاق اور کرامات سُننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ پہلے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا مختصر تعارُف سُنئے: چنانچہ

حضرت صدّیقِ اکبر کا تعارف

امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "عاشقِ اکبر" کے صفحہ 3 پر حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا تعارف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:☆خلیفۂ اوّل، جانشینِ مصطفٰے، امیرُ المؤمنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا نامِ نامی اسمِ گرامی عبدُ اللہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کُنیت ابو بکر اور صِدّیق وعتیق آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اَلقاب ہیں۔ سُبحٰنَ اللہ! صِدّیق کا معنی ہے: بہت زیادہ سچ بولنے والا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ زمانۂ جاہلیّت ہی میں اِس لقب سے مُلقّب ہوگئے تھے کیونکہ ہمیشہ ہی سچ بولتے تھے اور عتیق کا معنی ہے: آزاد۔ سرکارِ عالی مرتبت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا: اَنْتَ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ یعنی تُو نارِ دوزخ سے آزاد ہے۔ اِس لئے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا یہ لَقَب ہوا۔[1] ☆آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قریشی ہیں اور ساتویں پُشت میں شجرۂ نسب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندانی شَجرے سے مل جاتا ہے، ☆آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عامُ الفیل کے تقریباً اڑھائی برس بعد مکہ میں پیدا ہوئے، ☆امیرُ المؤمنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وہ صحابی ہیں جنھوں نے آزاد مردوں میں سب سے پہلے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت کی تصدیق کی، ☆آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اِس قدر کمالات و فضائل والے ہیں کہ اَنبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

۱ ... تاریخ الخلفاء، ص ۲۲

کے بعد اگلے اور پچھلے تمام انسانوں میں سب سے اَفضل واَعلیٰ ہیں، ☆ اور تمام جِہادوں میں مجاہدانہ کارناموں کے ساتھ شریک ہوئے اور ☆ صُلح وجنگ کے تمام فیصلوں میں پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وزیر و مُشیر بن کر، زندگی کے ہر موڑ پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دے کر جاں نثاری ووفاداری کا حق ادا کیا، ☆ 2 سال 7 ماہ خلافت کے منصب پر فائز رہ کر 22 جمادی الاُخریٰ 13 ہجری پیر شریف کا دن گزار کر وَفات پائی، ☆ اَمیرُ المؤمنین حضرت عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور روضۂ منوَّرہ میں حضورِ اَقدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلوئے مقدَّس میں دَفن ہوئے۔(1)

مقامِ خوابِ راحت چین سے آرام کرنے کو بَنا پہلوئے مَحبوبِ خُدا صِدّیقِ اکبر کا

(ذوقِ نعت، ص۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی فراست

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ صِدّیقِ اکبر"** کے صَفحہ نمبر 541 پر ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد جو قبیلے اسلام سے پِھر گئے تھے اُن میں سے ایک قَبیلہ **"کِنْدَہ"** بھی تھا، چنانچہ

اَمیرُ المؤمنین، حضرت ابو بَکْر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُس قبیلے والوں سے بھی جنگ فرمائی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی فَوج نے اُس قبیلے کے سَردار **اَشْعَث بِن قَیْس** کو گرفتار

---

1 ... الاکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوة، فصل فی الصحابه، ابو بکر الصدیق، ص۵۸۷

کر لیا اور لوہے (Iron) کی زنجیروں میں جکڑ کر دربارِ خِلافت میں پیش کیا۔ حضرت ابوبَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے سامنے آتے ہی اَشْعَث بن قَیس نے باآوازِ بلند اپنے جُرم کا اِقرار کر لیا اور پھر فوراً ہی توبہ کر کے سچّے دل سے اِسلام قَبول کر لیا۔ اَمیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے خوش ہو کر اُس کا قُصور مُعاف کر دیا اور اپنی بہن حضرت "اُمِّ فَرْوَہ" رَضِیَ اللہُ عَنْھَا سے اُس کا نکاح کر کے اُسے مُختلف عِنایتوں اور نوازشوں سے سَرفراز فرمادیا۔ تمام حاضِرینِ دربار حیران رہ گئے کہ جس نے اسلام سے پھر کر اَمیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے بَغاوت وجنگ کی اور بہت سے جاں نثارانِ اِسلام کا خُونِ ناحق کیا۔ ایسے خونخوار باغی اور اتنے بڑے خطرناک مُجرِم کو اَمیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اِس قَدر کیوں نوازا؟ جب حضرت اَشْعَث بن قَیس رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے عِراق کی لَڑائی میں اپنا سَر ہتھیلی پر رکھ کر ایسے ایسے شاندار کارنامے اَنجام دیئے کہ عِراق کی فَتح کا سہرا اُنہی کے سَر رہا۔

اسی طرح حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے دورِ خِلافت میں جنگِ قادِسِیَّہ، قَلْعۂ مَدائِن، جَلُولا اور نَہاوَند کی لڑائیوں میں حضرت اَشْعَث بن قَیس رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے جان بازی کے جو حیرت ناک مَناظِر پیش کئے اُنہیں دیکھ کر سب کو یہ اِعْتِراف کرنا پڑا کہ واقعی اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی نگاہِ کَرامت اور فِراست نے حضرت سَیِّدُنا اَشْعَث بن قَیس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی ذات میں چُھپے ہوئے کمالات کو بَرسوں پہلے دیکھ لیا تھا۔ بِلاشُبہ یہ اَمیرُ المؤمنین حضرت ابوبَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی ایک بہت بڑی کَرامت ہے۔ (1)

1 . . . فیضانِ صدّیقِ اکبر، ص۵۴۱ بتغیر

فِراست کا معنیٰ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فِراست کا معنیٰ ہے: اللہ پاک اپنے اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے دلوں میں وہ چیز ڈالتا ہے جس سے اُنہیں بعض لوگوں کے حالات کا عِلْم ہو جاتا ہے۔[1] ربِّ کریم نے اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو کیسی زبردست فراست عطا فرمائی تھی؟ آیئے! سنتی ہیں: چنانچہ

فراست کے بلند ترین مقام پر فائز

مشہور صحابی، حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ عام طور پر یہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے عِلْم میں تین(3) ہستیاں ایسی گزری ہیں جو فِراست کے بلند ترین مقام پر پہنچی ہوئی تھیں جن میں سے ایک اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بھی ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی فِراست نے حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے کمالات کو دیکھ لیا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو اپنے بعد خِلافت کے لیے مُنتخب فرمایا جس کو تمام دنیا کے تاریخ لکھنے والوں (Historians) اور دانِشوروں نے بہترین قرار دیا۔[2]

بہتری جس پہ کرے فَخْر وہ بہتر صِدِّیق
سَرْوَرِی جس پہ کرے ناز وہ سَرْوَر صِدِّیق

سارے اَصحابِ نبی تارے ہیں اُمّت کے لئے
اِن ستاروں میں بنے مہرِ منوّر صِدِّیق

(رسائل نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . نیکی کی دعوت، ص۳۷۰

2 . . . فیضانِ صدیق اکبر، ص۵۴۲ بتغیر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں شک نہیں کہ اچھے اخلاق اللہ کریم کی ایک بہت بڑی نعمت ہیں، اللہ پاک جسے یہ نعمت عطا فرما دیتا ہے اُس کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اچھے اخلاق کی بَرَکت سے وہ فوائد حاصل ہو سکتے ہیں جو بداخلاقی سے کبھی بھی حاصل نہیں ہو سکتے، مثلاً اچھے اخلاق والی سے ہر کوئی ملنا پسند کرتی ہے جبکہ بداخلاق کو ہر جگہ ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اگر ہم بھی نیکی کی دعوت عام کرنا چاہتی ہیں، اگر ہم بھی دِین کا کام کرنے کا جذبہ رکھتی ہیں، اگر ہم بھی معاشَرے میں سُنّتوں کی بہاریں دیکھنا چاہتی ہیں، اگر ہم بھی اپنے گھر میں مَدَنی ماحول دیکھنا چاہتی ہیں، اگر ہم بھی اپنے علاقے میں مَدَنی کاموں کی دُھوم مچانا چاہتی ہیں، اگر ہم بھی اِس مَدَنی مقصد میں کامیابی حاصِل کرنا چاہتی ہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے"** تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے اَخلاق کو سنواریں اور مِلَنْساری کو اپنے کردار کا حِصّہ بنائیں۔ آیئے! اپنے آپ کو اچّھے اَخلاق کا پیکر اور مِلَنْساری کا عادی بنانے کے لئے 5 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں: چنانچہ

پانچ فرامینِ مصطفےٰ

1. فرمایا: تم لوگوں کو اپنے اَموال سے خُوش نہیں کر سکتے، لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خُوش اَخلاقی اُنہیں خُوش کر سکتی ہے۔ (1)
2. فرمایا: کل قِیامت کے دن بندۂ مومن کے میزانِ عمل میں اچھے اَخلاق سے زیادہ وَزنی کوئی عمل نہیں ہو گا اور بے شک فُحش گوئی اور بدکلامی کو اللہ پاک پسند نہیں

1 ...شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/۲۵۴، حدیث: ۸۰۵۴

فرماتا۔[1]

3. فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں جو مُنافق میں نہیں پائی جاسکتیں: (1) اچھے اَخلاق اور (2) دِین کی سمجھ۔[2]

4. فرمایا: اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا اِیمان میں زِیادہ کامل وہ مومنین ہیں، جن کے اَخلاق زِیادہ اچھّے ہوں۔[3]

5. فرمایا: میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور قِیامت کے دن مجھ سے قریب تَر وہ لوگ ہوں گے، جن کے اَخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے۔[4]

عاشِقِ صِدّیقِ اکبر، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ مصطفےٰ میں اِستِغاثہ پیش کرتے ہوئے عَرض کرتے ہیں:

مِرے اَخلاق اچھے ہوں مِرے سب کام اچھے ہوں
بنا دو مجھ کو تم پابندِ سُنّت یا رَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اچھے اَخلاق سے کیا مُراد ہے؟ آیئے! سنئے اور اچھے اخلاق کی پیکر بننے کوشش کیجئے: چُنانچہ

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ماجآء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۳، حدیث: ۲۰۰۹

2 ۔۔۔ ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة، ۴/۳۱۳، حدیث: ۲۶۹۳

3 ۔۔۔ ابو داود، کتاب السنة، باب الدلیل ۔۔۔ الخ، ۴/۲۹۰، حدیث: ۴۶۸۲

4 ۔۔۔ ترمذی، کتاب البر و الصلة، ماجاء فی معالی الاخلاق، ۳/۴۰۹، حدیث: ۲۰۲۵

اچھے اَخلاق کسے کہتے ہیں؟

ایک شخص نے نبیِ اَکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اچھے اَخلاق کے مُتَعَلِّق سُوال کیا، تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس کے سامنے یہ آیتِ مُبارَکہ تِلاوت فرمائی:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب مُعاف کرنا اِختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔ (پ۹، الاعراف: ۱۹۹)

اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا مولیٰ مُشْکِل کُشا، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ رَسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: کیا میں اگلوں اور پچھلوں کے بہترین اَخلاق کے مُتَعَلِّق تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی: ضرور ارشاد فرمایئے، تو نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو تمہیں مَحْرُوم کرے تم اُسے عَطا کرو، جو تم پر ظُلْم کرے تم اسے مُعاف کر دو اور جو تم سے تَعَلُّق توڑے تم اُس سے تَعَلُّق جوڑو۔ (1)

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خُوش مزاجی سے مُلاقات کرنا، خُوب بھلائی کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینا، اچھے اَخلاق میں سے ہے۔ (2)

ہو اَخلاق اچّھا ہو کِردار ستھرا مُجھے مُتّقِی تُو بنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . شعب الایمان، باب فی صلة الارحام، ۶/ ۲۲۱، حدیث: ۷۹۵۶

2 . . . ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۳/ ۴۰۴، حدیث: ۲۰۱۲

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جیسے جیسے ہم زمانۂ رِسالت سے دُور ہوتی جا رہی ہیں ہمارے لہجے سَخْت سے سَخْت تَر ہوتے جارہے ہیں۔ اگر کوئی کسی کو ایک تھپڑ مارتی ہے تو بدلے میں وہ اُسے دو (2) تھپڑ مارتی ہے، یوں ہی بعض تو اپنے رشتے داروں، سہیلیوں، گھر والوں، پڑوسنوں وغیرہ کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو اپنی عزّت کا مَسئلہ بنا کر اُن پر چڑھ دوڑتی ہیں، اُنہیں بُرا بھلا کہتی، اپنی بھَڑاس نکالتی بلکہ بد اخلاقی کے تمام ریکارڈ توڑ ڈالتی ہیں۔ ذرا سوچئے! کیا صِدّیقِ اکبر کی خادمائیں ایسی ہوتی ہیں؟ کیا وہ بِلاوَجہ لڑائی جھگڑا کرنے والیاں ہوتی ہیں؟ کیا وہ بدلہ لینے کے مَواقع تلاش کرتی ہیں؟ کیا وہ گالیاں بکتی ہیں؟ کیا وہ تہذیب و اخلاق کا دامن ہاتھوں سے چھوڑ دیتی ہیں؟ کیا وہ منہ پَھٹ ہوتی ہیں؟ کیا وہ بد اخلاقی کا مُظاہرہ کرتی ہیں؟ یقیناً نہیں اور ہر گز نہیں، اِس لئے کہ صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تو خُوش اخلاقی کے پیکر تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تو اپنے ساتھ بُرا سُلوک کرنے والوں سے کبھی بدلہ نہ لیتے تھے اور اپنے اقوال اور افعال کے ذریعے خُوش اخلاقی اپنانے اور بد اخلاقی سے بچنے کا دَرس دیا کرتے تھے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک اِیمان اَفروز واقعہ سُنئے اور نصیحت کے مَدَنی پھول چُنئے، چنانچہ

ایک پاگل سے سامنا

حضرت سَیِّدُنا قاسِم بن محمد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کَعْبَۃُ اللہ شریف جارہے تھے کہ قُرَیْش کے ایک پاگل نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سر پر مِٹّی ڈال دی۔ اِتنے میں وہاں سے وَلید بن مُغِیرہ یا عاص بن وائل گزرا۔ حضرت سَیِّدُنا ابو بَکْر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اُس کی طرف دیکھ کر کہا: اِس بے وقوف کی

گندی حَرَکت تم نے دیکھ لی؟ تو وہ کہنے لگا: اِس کے ذِمّہ دار تم خُود ہو (یعنی تمہیں کس نے کہا تھا کہ اپنے آباو اَجداد کا دِین چھوڑ کر مسلمان ہو جاؤ، یہ تمہارے مسلمان ہونے کی سزا ہے) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے یہ سُنا تو (بدلہ لینے یا غُصَّہ کے بجائے) تین بار بارگاہِ خداوندی میں عَرض کی: اے پَروَرْدَگار تُو سب سے بڑا حلیم ہے۔[1]

بِلا شک پیکرِ صبر و رضا صِدّیقِ اکبر ہیں یقیناً مَخزنِ صِدق و وَفا صِدّیقِ اکبر ہیں
نہایت متقی و پارسا صِدّیقِ اکبر ہیں تقی ہیں بلکہ شاہِ اَتْقِیا صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے کہ کیا شان ہے اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی کہ ایک شخص نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے سَر مبارک پر مٹّی ڈالی اور دوسرے نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پر طنز کیا، مگر قُربان جائیے یارِ غار، صِدّیقِ جاں نِثار کے اَخلاق پر کہ اُن پر غُصَّہ کرنے کے بجائے اللہ پاک کی طرف مُتَوَجّہ ہو گئے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اگر کبھی ہمارے مِزاج کے خِلاف کوئی بات ہو جائے یا کوئی ہماری دل آزاری کر بیٹھے تو ہمیں اپنے آپ کو قابو میں رکھنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ ہم بھی تو کتنوں کا دل دکھاتی ہوں گی، کتنوں کو بے قُصور ڈانٹتی ہوں گی، کتنوں کی حق تَلَفِیاں کرتی ہوں گی مگر وہ بھی تو ہمیں مُعاف کر دیتی ہیں، وہ بھی تو اچّھے اَخلاق کا دامَن ہاتھ سے نہیں چھوڑتی، وہ بھی تو صبر کا مُظاہَرہ کرتی ہیں وغیرہ۔ آیئے! ہم سب نِیَّت کریں کہ اپنی ذات کے لئے کسی سے بدلہ نہیں لیں گی، اگر کسی نے ہمیں تکلیف

1 ... البداية والنهاية، كتاب مبعث رسول الله... الخ، باب هجرة... الخ، ۲/ ۴۵۲

دی یا ہمارا دل دُکھایا تو صبر کریں گی، اگر کسی ذِمّہ دار اسلامی بہن سے اِختلافِ رائے ہوا تو اُس کی غیبت کر کے یا اُس کے مُتَعَلِّق اَفواہیں پھیلا کر شیطان کے ہاتھوں میں کھلونا نہیں بنیں گی۔اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پیارے وصف حسن اخلاق کے متعلق سن رہی تھیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس قدر حُسنِ اخلاق کے پیکر اس لئے تھے کہ آپ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تَربِیَت یافتہ تھے۔ یہ صحبتِ مصطفےٰ کی بَرَکتیں ہی تو تھیں کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تمام لوگوں کے ساتھ ساتھ اپنے رشتے داروں سے بھی حُسنِ اخلاق سے پیش آتے، ان کی خَبر گیری کرتے، اُن کے ساتھ مالی تعاوُن فرماتے اور اُن کے ساتھ اچھا سُلوک کیا کرتے تھے۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے عمدہ اَخلاق اور اچھے سُلوک کا ایک ایمان افروز واقعہ سُنئے: چنانچہ

رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک

"تفسیرِ خازن" میں منقول ہے: اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو اپنے خالہ زاد بھائی غریب و نادار، مُہاجِر اور بدری صحابی حضرت سَیِّدُنا مِسْطَح رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جن کا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خَرْچ اُٹھاتے تھے اُن سے سخت دُکھ پہنچا، لہٰذا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے خَرْچ نہ دینے کی قسم کھائی۔ اِس پر پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر 22 نازِل ہوئی، وہ آیتِ مبارکہ یہ ہے:

وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۖۚ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اِسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(پ۱۸، النور، آیت:۲۲)

جب یہ آیتِ مبارکہ حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑھی تو حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے کہا: بے شک میری آرزو ہے کہ اللہ پاک میری مغفِرت کرے اور میں مِسْطَح رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ساتھ جو سُلوک کرتا تھا اُس کو بند نہ کروں گا، چنانچہ

اُولُوا الْفَضْل صدّیقِ اکبر ہیں

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اُس (مالی تعاوُن) کو جاری فرما دیا۔ اِس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اُس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہئے کہ اُس کام کو کرے اور قسم کا کفّارہ دے۔ اِس آیت سے حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی فضیلت ثابت ہوئی اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے رُتبے کی عظمت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ پاک نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو (آیتِ قرآنی میں) اُولُوا الفَضْل (یعنی فضیلت والا) فرمایا ہے۔[1]

1 . . . بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث الافک، ۳/۶۱، حدیث: ۴۱۴۱ ملتقطا- تفسیر صراط الجنان، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ:۲۲، ۵/۵۹۹-۶۰۰ ملتقطا

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْں ہیں آپ اِمَامُ الْمُسْلِمِیں ہیں آپ
نبی نے جَنَّتی جن کو کہا صِدّیقِ اکبر ہیں

سبھی اَصحاب سے بڑھ کر مُقَرَّب ذات ہے اُنکی
رَفِیْقِ سَروَرِ اَرض و سَما صِدّیقِ اکبر ہیں

عُمَر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عثمان سے بھی ہیں اعلیٰ
یقیناً پیشوائے مُرتَضٰی صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۶۵-۵۶۶)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ، آیتِ مُقَدَّسہ اور اُس کی تفسیر سے پہلے خلیفۂ راشد، اَمیرُ المؤمنین حضرت ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان و عظمت اُجاگر ہوئی، وہیں اِس حقیقت سے بھی پردہ اُٹھا کہ اَمیرُ المؤمنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اللہ کریم اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمانبردار، مَغْفِرت کے طَلَبْگار اور کتنے اچّھے اَخلاق والے تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حکمِ قرآنی سُنا تو اُسے دل وجان سے قبول کرتے ہوئے اپنے خالہ زاد بھائی سے ناراضی کو ختم کرکے پہلے کی طرح اُن کی خَیر خواہی پر کَمَربَستہ ہوگئے اور اُن کے ساتھ مالی تعاوُن کو بھی جاری فرما دیا۔ معلوم ہوا کہ حضرت صِدّیقِ اکبر شَرعی اَحکام پر عمل کرنے والے تھے، حضرت صِدّیقِ اکبر بہت جلد مُعاف کردیا کرتے تھے، حضرت صِدّیقِ اکبر رشتے داروں سے اچھا سُلوک فرمایا کرتے تھے، حضرت صِدّیقِ اکبر راہِ خدا میں دل کھول کر خَرچ کیا کرتے تھے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے اللہ

پاک اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کی پابندی کریں، اچّھے اَخلاق کی پیکر بنیں، راہِ خُدا میں خَرچ کیا کریں، مَغفِرت کی طَلَبگار رہیں، رشتے داروں کے ساتھ اِحسان و بھلائی کی اپنی عادت بنائیں اور ہمیشہ اچھی صحبت میں رہیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ! اِس کی خوب خوب بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ربِّ کریم نے حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو جہاں اچّھے اَخلاق، خیر خواہی، نُورِ فِراست اور دیگر بہت سی بے مثال خوبیوں سے نوازا تھا، وہیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شَخْصِیَّت میں ایک شاندار خوبی یہ بھی موجود تھی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صاحبِ کرامت صحابی تھے، یعنی ایسے باکمال صحابی تھے جن کی ذات سے وَقتاً فوقتاً مُختلف کرامتوں کا ظُہور ہوا کرتا تھا۔ آیئے! یارِ غار و یارِ مزار حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی 2 عظیمُ الشّان کرامات کے بارے میں سُنئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے: چنانچہ

(1) قلعہ فتح ہوگیا

حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے دورِ خِلافت میں قیصرِ رُوم سے جنگ کے لیے ایک فوج روانہ فرمائی اور حضرت سَیِّدُنا ابُوعُبَیدہ بن جَرَّاح رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اُس کا سِپہ سالار مُقرَّر فرمایا۔ یہ فوج (Army) قیصرِ رُوم کی لشکری طاقت کے مقابلے میں اِنتہائی کمزور تھی مگر جب اِسی فوج نے رُومی قَلعے کا محاصَرہ کیا اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا نعرہ بُلند کیا تو کَلِمۂ طَیِّبَہ کی آواز سے قیصرِ رُوم کے قَلعے میں ایسا زَلزلہ آیا کہ پورے

قَلعے کی اِینٹ سے اِینٹ بج گئی اور بہت جلد وہ قَلعہ فتح ہوگیا۔ بِلاشُبہ یہ اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابوبَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی بہت ہی شاندار کرامت ہے کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے دَسْتِ مبارَک سے جھنڈا باندھ کر اور فتح کی خوش خبری دے کر اُس فوج کو لڑائی کے لیے روانہ فرمایا تھا۔(1)

(2) کھانے میں بَرَکت ہوگئی

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ صِدِّیقِ اکبر"** صَفْحہ نمبر 535 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن ابوبَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا بَیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا ابوبَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بارگاہِ رِسالت کے تین (3) مہمانوں کو اپنے گھر لائے اور خود رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضِر ہوگئے۔ کافی دیر تک گفتگو میں مصروف رہے یہاں تک کہ رات کا کھانا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے دَسْترخوانِ نُبوّت پر کھالیا اور بہت زیادہ رات گزر جانے کے بعد اپنے گھر تشریف لائے۔ اُن کی زَوجہ نے عَرْض کی: اپنے گھر مہمانوں کو بُلا کر آپ کہاں غائب رہے؟ حضرت سَیِّدُنا ابوبَکْر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: کیا اب تک تم نے مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا؟ عَرْض کی: میں نے کھانا پیش کیا مگر اُنہوں نے صاحبِ خانہ کی غیر موجودگی میں کھانا کھانے سے اِنکار کردیا۔ یہ سُن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنے صاحبزادے حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے ناراضی کا اِظہار فرمایا، پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مہمانوں کے ساتھ کھانے کے لئے بیٹھ گئے اور سب مہمانوں نے خوب شکم سیر ہوکر کھانا کھایا۔ مہمانوں کا بیان ہے کہ جب ہم

1... فیضانِ صدیق اکبر، ص۵۴۳

کھانے کے بَرتن میں سے لُقمہ اُٹھاتے تھے تو جتنا کھانا ہاتھ میں آتا تھا اُس سے کہیں زیادہ کھانا بَرتن میں نیچے سے اُبھر کر بڑھ جاتا تھا اور جب ہم کھانے سے فارِغ ہوئے تو کھانا بجائے کم ہونے کے بَرتن میں پہلے سے زیادہ ہوگیا۔

حضرت سَیِّدُنا صِدِّیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حَیرت زدہ ہو کر اپنی زَوجہ سے فرمایا: یہ کیا مُعاملہ ہے کہ برتن میں کھانا پہلے سے کچھ زائد نظر آتا ہے؟ اُنہوں نے قسم کھا کر عَرض کی: واقعی یہ کھانا تو پہلے سے تین (3) گنا بڑھ گیا ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ اُس کھانے کو اُٹھا کر بارگاہِ رسالت میں لے گئے۔ جب صُبح ہوئی تو اچانک مہمانوں کا ایک قافِلہ دربارِ رسالت میں حاضِر ہوا جس میں بارہ (12) قبیلوں کے بارہ (12) سردار تھے اور ہر سَردار کے ساتھ بہت سے دیگر سُوار بھی تھے۔ اُن سب لوگوں نے یہی کھانا کھایا اور قافلے کے تمام سَردار اور تمام مہمانوں کا گروہ اُس کھانے کو شکم سیر کھا کر آسودہ ہوگیا لیکن پھر بھی اُس برتن میں کھانا ختم نہیں ہوا۔[1]

اِمام اَحمد و مالِک، اِمام بُوحنیفہ اور
اِمام شافِعی کے پیشوا صِدِّیقِ اکبر ہیں
خدائے پاک کی رَحمت سے انسانوں میں ہر اک سے
فُزوں تر بعد اَز کُل انبیا صِدِّیقِ اکبر ہیں
نہ گھبراؤ گناہگاروں تمہارے حَشر میں حامی
مُحبّ شافِعِ روزِ جزا صِدِّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵٦٦-۵٦٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۲/۴۹۵، حدیث: ۳۵۸۱ ملخصا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کیسے باکرامت صحابی تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کرامت سے مسلمانوں کو زَبَردَسْت فَتْح نصیب ہوئی، مہمانوں کے لئے تیّار کیا گیا کھانا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کرامت سے نہ صرف 3 گنا بڑھ گیا بلکہ اُس کھانے میں اِس قَدر بَرَکت ہوئی کہ 12 قبیلوں کے سَرداروں اور اُن کے ساتھ شامل دیگر سُواروں نے بھی خوب شکم سیر ہوکر کھایا مگر وہ کھانا پھر بھی بچا رہا۔

ایک مَدَنی پھول یہ بھی سامنے آیا کہ حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بہت بڑے مہمان نواز تھے لہٰذا سُنّتِ صِدّیقی پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی خوش دِلی کے ساتھ مہمان نوازی کو اپنی عادت کا حِصّہ بنالینا چاہیے۔ مہمان نوازی کا جذبہ بڑھانے اور عاشقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی مَحَبَّت واُلفت کو اپنے سینے میں بڑھانے کا بہترین ذَرِیعہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہوجانا بھی ہے۔ اللہ کریم حضرت سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے صَدقے میں ہمیں بھی اچھے اخلاق کی اَنمول دَولت سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

---

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

سینہ تِری سُنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تُم اپنا بنانا

سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں: چنانچہ

☆سونے سے پہلے بستر کو اچّھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے، ☆سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ یعنی اے اللہ پاک! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتی ہوں اور جیتی ہوں (یعنی سوتی اور جاگتی ہوں)۔[1] ☆عصر کے بعد نہ سوئیں، عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔[2] ☆دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔[3] مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غالِباً یہ ان لوگوں کے لیے ہوگا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔[4] ☆دن کے ابتدائی حصّے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔[5] ☆سونے

---

1 . . . بخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵

2 . . . مسند ابی یعلی، ۴/۲۷۸، حدیث: ۴۸۹۷

3 . . . فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶

4 . . . بہارِ شریعت، ۳/۷۹، حصہ: ۱۶

5 . . . فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶

میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ☆ کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رُخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر۔[1] ☆ سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہوگا سوائے اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہوگا۔ ☆ سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو، تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، سُبْحٰنَ اللہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا وِرد کرتا رہے) یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔[2] ☆ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ یعنی تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔[3] ☆ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔[4] ☆ نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے۔ ☆ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔[5]

---

1 ... فتاوی ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۳۷۶/۵

2 ... فتاوی ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۳۷۶/۵

3 ... بخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، ۱۹۶/۴، حدیث: ۶۳۲۵

4 ... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحضر والاباحۃ، باب الاستبراء... الخ، ۶۲۹/۹

5 ... مسلم، کتاب الصیام، باب صوم المحرم، ص ۵۹۱، حدیث: ۱۱۶۳

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:9 ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستغفار کرتا ہوں اور اِس کے علاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (1)

ذِکر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے میری فضول گوئی کی عادت نکال دو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...معجم اوسط، ۱/۴۴۶، حدیث: ۱۶۴۲

2...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہوگا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"جھگڑے کے نقصانات"** اس بیان میں ہم جھگڑے کی مذمّت پر آیاتِ مبارکہ اور اَحادیثِ طیّبہ سنیں گی، جھگڑے سے بچنے کے متعلّق بُزرگوں کے واقعات واقوال بھی سنیں گی۔ جھگڑے کے اسباب، اس سے ہونے والے نقصانات اور ان کا علاج بھی سنیں گی۔ آیئے! سب سے پہلے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"نیکیاں برباد ہونے سے بچایئے"** کے صفحہ نمبر86 سے حکایت سُنئے اور عبرت و نصیحت کے مدنی پھول چنئے، چنانچہ

پُورا شہر اُجڑ گیا

منقول ہے کہ ایک شخص نے شیطان کو اِس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی اُنگلی اُٹھائے

ہوئے جارہا تھا۔ اُس نے شیطان سے پوچھا: یہ تم اپنی اُنگلی اُٹھائے ہوئے کیوں جارہے ہو؟ شیطان نے کہا: میں اپنی اُنگلی سے بڑے بڑے کام نکال لیتا ہوں، لوگ جو آپس میں لڑتے جھگڑتے اور فتنہ و فساد برپا کرتے ہیں وہ اِسی اُنگلی کا کھیل ہوتا ہے۔ اُس شخص نے حَیرت سے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ شیطان نے کہا: یہ سامنے جو شہر ہے اِسے میری یہ اُنگلی تھوڑی دیر میں تباہ و برباد کردے گی اور لوگ لڑنا بھڑنا خود ہی شروع کردیں گے۔ شیطان اُس شخص کے ساتھ شہر میں داخل ہوا، ایک بازار میں حلوائی چینی گھول کر اُس کا شیرہ بنانے کے لئے اُسے ایک بڑے برتن میں گرم کررہا تھا۔ شیطان نے شیرے میں اُنگلی ڈال کر تھوڑا سا شیرہ نکالا اور اُسے دیوار پر لگاتے ہوئے بولا: اب دیکھنا یہ شہر کیسے تباہ ہوتا ہے۔

تھوڑی دیر گزری کہ دیوار پر لگے ہوئے اس شیرے پر مکھیاں آکر بیٹھیں، مکھیوں کا ہجوم دیکھ کر ایک چھپکلی اُن پر جھپٹنے کے لئے دیوار پر چڑھی۔ حلوائی کی ایک بِلّی تھی، اُس بِلّی نے چھپکلی کو دیکھا تو وہ اُس پر جھپٹنے کے لئے تیّار ہوگئی، دو(2) فوجی بازار سے گُزر رہے تھے جن کے ساتھ اُن کا کُتّا بھی تھا، کُتّے نے بِلّی کو دیکھا تو ایک دم اُس پر حملہ کر دیا، بِلّی نے بھاگنے کے لئے چھلانگ لگائی تو سیدھی شیرے کے برتن میں جا گری اور مرگئی۔ حلوائی نے اپنی بِلّی کو مرتے دیکھا تو کُتّے کو مار ڈالا، یہ منظر دیکھ کر فوجیوں نے حلوائی کو ہلاک کردیا۔ حلوائی کے عزیزوں کو پتہ چلا تو اُنہوں نے فوجیوں کو مار ڈالا، جب فوج کو اپنے دو(2) فوجیوں کی مَوت کا علم ہوا تو فوج نے (غُصّے میں) آکر پورے شہر کو تہس نہس کرکے رکھ دیا۔[1]

---

1 . . . شیطان کی حکایات، ص۱۵۰ ملخصا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ فتنہ و فَساد برپا کروانا، نفرتوں کی دیواریں کھڑی کرنا اور آپس میں لڑوانا شیطان کا پسندیدہ کام ہے۔ شیطان مَردُود کا یہ کام ہے کہ وہ کسی طرح جھگڑے کا ماحول پیدا کرتا ہے اور پھر خود پیچھے ہٹ کر تماشائی بن جاتا ہے۔ یہی شیطان بھائی کو بھائی سے لڑواتا ہے، بہن کو بھائیوں سے دور کرتا ہے، خاندانوں میں نفرتیں پیدا کرواتا ہے۔ اور اسی کے پیدا کردہ لڑائی جھگڑے کا یہ نقصان ہوتا ہے کہ کل تک جو ایک دوسرے کی عزت کی حفاظت کرنے والی تھیں، کل تک جن کی دوستی اور اُن کے اتفاق و اتحاد کی مثالیں دی جاتی تھیں، کل تک جنہیں ایک دوسرے کے خلاف ایک لفظ سُننا بھی گوارا نہ تھا، کَل تک جو ایک دوسرے کے بغیر کھانا تک نہیں کھاتی تھیں، کَل تک جو بُرے وَقْت میں ایک دوسرے کی مددگار تھیں، کل تک جو ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی ترغیبیں دِلایا کرتی تھیں، لڑائی جھگڑے جیسے مَنحوس شیطانی کام کی نُحوست کے سبب اُن کے درمیان نفرتوں کی ایسی مضبوط دیواریں قائم ہو جاتی ہیں کہ پھر وہ ایک دوسرے کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتی۔ یوں سمجھئے کہ جس طرح آگ (Fire) گھروں، فیکٹریوں، کمپنیوں، گوداموں، جنگلات، گاؤں دیہات اور مختلف چیزوں کو گھنٹوں بلکہ مِنٹوں میں جَلا کر تباہ و برباد کر ڈالتی ہے، اِسی طرح ہنستے بستے ملکوں، شہروں، نسلوں، قوموں، گھروں، خاندانوں، اداروں اور تنظیموں کا اَمن تہس نہس کرنے اور دلوں میں نفرتوں کا بیج بونے میں اکثر لڑائی جھگڑے کی تباہ کاریاں ہی ہوتی ہیں۔ شیطان کے اِس خطرناک وار سے خبردار کرتے ہوئے پارہ 15 سُورۂ بَنی اِسرائیل کی آیت نمبر 53 میں اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۵۳)

ترجَمۂ کنز الایمان: بیشک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے بیشک شیطان آدمی کا کُھلا دشمن ہے۔

اِسی طرح پارہ 7 سُوْرَۃُ الْمَائِدَۃ کی آیت نمبر 91 میں ارشادِ رحمٰن ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ (پ۷، المائدۃ: ۹۱)

ترجَمۂ کنز الایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان آیاتِ کریمہ کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم اپنے معاشَرے پر نظر دوڑائیں تو ہمارا ضمیر اِس بات کی گواہی دے گا کہ آج شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ مثلاً کہیں ذات پات پر جھگڑا ہو رہا ہے تو کہیں اَساتِذہ وطلبا میں ٹھنی ہوئی ہے، کہیں میاں بیوی کے درمیان جھگڑا زور پکڑتا جارہا ہے تو کہیں ساس بہو میں تلخ کلامی جاری ہے، کہیں ڈاکٹر و مریض آپس میں لڑ بھڑ رہے ہیں تو کہیں پڑوسی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں، کہیں رشتے داروں میں خانہ جنگی کا ماحول گرم ہے تو کہیں برسوں کی سہیلیوں میں اَن بَن چل رہی ہے، کہیں پورا گھر ہی میدانِ جنگ بنا ہوا ہے تو کہیں پورے پورے خاندان باہم دست و گریباں ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اگر ہم نے قُرآنی اَحکام کو نظر انداز نہ کیا ہوتا، اگر ہم رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل پیرا ہوتیں، اگر ہم نے اپنے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے اِرشادات سے نصیحت کے مَدَنی پھول چُنے ہوتے، اگر ہم نیک اور دیندار اسلامی بہنوں سے وابستہ رہتیں، اگر ہم نے لڑائی جھگڑے کی تباہ کاریوں کو پیشِ نظر رکھا ہوتا تو آج ہمارا معاشرہ بھی اَمن و سکون کا گہوارہ بنا ہوتا۔ آیئے! لڑائی جھگڑے کی تباہ

کاریوں پر مشتمل چار(4) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنیں اور عبرت حاصل کریں! چنانچہ

لڑائی جھگڑے کی مذمّت پر چار فرامینِ مصطفےٰ

(1) فرمایا: اللہ پاک کے ہاں سب سے ناپسندیدہ وہ ہے جو بہت زیادہ جھگڑالو ہو۔[1]

(2) فرمایا: جو بے جا جھگڑتا ہے، وہ ہمیشہ اللہ پاک کی ناراضی میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ اُسے چھوڑ دے۔[2]

(3) فرمایا: کوئی قوم ہدایت پر رہنے کے بعد گمراہ نہیں ہوئی مگر جھگڑوں کے سبب۔[3]

(4) فرمایا: بندہ اِیمان کی حقیقت میں اُس وَقت تک کَمال کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہ چھوڑ دے۔[4]

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صبر کر　　مت جھگڑ، مت بڑبڑا، پا اجر ربّ سے صبر کر

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ

---

1 . . . بخاری، کتاب التفسیر، باب وھو الد الخصامِ، ۳/۱۸۱، حدیث:۴۵۲۳

2 . . . موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت وآداب اللسان، باب ذم الخصومات، ۷/۱۱۱، حدیث:۱۵۳

3 . . . ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الزخرف، ۵/۱۷۰، حدیث:۳۲۶۴

4 . . . موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، باب ذم المراء، ۷/۱۰۱، حدیث:۱۳۹

جھگڑالو مرد ہو یا عورت اللہ پاک اسے پسند نہیں فرماتا۔ جھگڑا کرنا گویا اللہ پاک کی ناراضی مول لینا ہے۔ جھگڑا کرنا گویا خود کو بیوقوفی کے گڑھے میں دھکیلنا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا چھوڑنا ایمانِ کامل کی علامت ہے۔ اللہ کریم ہمیں جھگڑے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جھگڑے کی آفات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت امام اِبنِ حَجَر مَکّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جھگڑے اگرچہ حق بات پر ہوں پھر بھی اُن کی کثرت ناجائز کاموں میں مبتلا کر دیتی ہے۔[1] (جھگڑوں کی) چھوٹی آفت یہ ہے کہ جھگڑالو شخص نماز میں ہوتا ہے لیکن اُس کا دل لڑائی جھگڑوں میں مشغول ہوتا ہے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور تو کریں کہ کتنی نادان ہیں وہ اسلامی بہنیں جن کا ناحق جھگڑا کئے بغیر گزارا نہیں ہوتا، ایسیوں کو ڈر جانا چاہئے کہ لڑائی جھگڑوں کے سبب اگر اللہ پاک ناراض ہو گیا تو کہیں ذلّت و رُسوائی مُقدَّر نہ بن جائے۔ لہٰذا بھلائی اِسی میں ہے کہ لڑائی جھگڑے کے نُقصانات کو اپنے پیشِ نظر رکھیں اور لڑنے جھگڑنے سے بچتی رہیں۔ بالفرض اگر کوئی بِلاوَجہ ہم سے جھگڑے، تب بھی ہمیں چاہیے کہ ہم صبر کا مظاہرہ کریں اور جھگڑے سے دُور رہیں۔ یاد رکھیں! جو خوش نصیب حق پر ہونے

---

1 . . . جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/ ۶۶۳

2 . . . جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/ ۶۹۵

کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتی اُس کا بیڑا پار ہے، چُنانچہ

جنّت کے کنارے میں گھر

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو حق پر ہونے کے باوُجُود جھگڑا نہیں کرتا میں اُس کے لئے جنّت کے کَنارے میں ایک گھر کا ضامِن ہوں۔[1]

اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ بارگاہِ الٰہی میں عَرض کرتے ہیں:

جنّت میں مجھے ایسی جگہ پیارے خُدا دے ہر وَقت جہاں سے کہ اُنہیں دیکھ سکوں میں

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۲۰)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ پاک کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم بُزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِم کی زندگی کا مُطالعہ کریں تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح ہم پر واضح ہو جائے گی کہ یہ حضرات اِس حدیثِ پاک پر پُورے طور پر عمل پیرا اور لڑائی جھگڑے سے ہمیشہ دور رہنے والے تھے۔ کیونکہ یہ حضرات صرف نام کے عاشقِ رسول نہیں تھے بلکہ عشقِ رسول اِن کی نس نس میں رچ بس چکا تھا اور اگر کوئی بِلاوجہ اِن سے جھگڑا بھی کرتا تو یہ اللہ والے حق پر ہونے کے باوجود اُس سے جھگڑتے نہیں تھے بلکہ مُعاملے کو خوش اُسلوبی سے حل فرمایا کرتے تھے۔ اِن کے اِس شاندار طرزِ عمل سے متاثر ہو کر اِن کے مخالف بھی جھگڑا چھوڑ کر صُلح پر آمادہ ہو جاتے تھے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک اِیمان افروز حکایت سُنتی ہیں: چنانچہ

---

1 . . . ابوداود،کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، ۴/۳۳۲ حدیث: ۴۸۰۰

میں تم سے جھگڑا نہیں کروں گا!

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"اِحیاءُ العلوم"** جلد 3 صفحہ نمبر 362 پر ہے: حضرت سالِم بن قُتَیْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشیر بن عُبَیْدُ اللہ بن ابو بَکْرَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ میرے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ میں نے عَرض کی: ایک جھگڑے کے سبب جو میرے اور میرے چچازاد بھائی کے درمیان چل رہا ہے۔ اُنہوں نے کہا: آپ کے والِد کا مجھ پر کچھ اِحسان ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اِس کا بدلہ چُکادوں۔ (پھر کہا:) میں نے جھگڑے سے بڑھ کر کوئی چیز دِین کو ختم، مُروّت کو کم، لذّت کو بھی ختم اور دل کو مشغول کرنے والی نہیں دیکھی۔

یہ سُن کر میں جانے کے لئے کھڑا ہوا تو میرے چچازاد بھائی نے کہا: کیا ہوا؟ میں نے کہا: میں تم سے جھگڑا نہیں کروں گا۔ اُس نے کہا: تو تم نے جان لیا ہے کہ میں حق پر ہوں؟ میں نے کہا: نہیں۔ لیکن میں خود کو اِس سے بچانا چاہتا ہوں۔ اُس نے کہا: میں تم سے کچھ بھی نہیں مانگتا، (پھر جس چیز کے بارے میں اِس کا اُن سے جھگڑا چل رہا تھا اُسے اُن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہنے لگا) یہ تمہاری ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً ہر عقلمند اِس بات کو اچھی طرح جانتی ہے کہ لڑائی جھگڑا کرنے میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ نقصان ہی نقصان ہے، لڑائی جھگڑوں کا نقصان صِرف لڑنے والی کی ذات تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ اِس کی تباہ کاریوں کا ان

1 . . . احیاء العلوم، ۳/ ۳۶۲

سے وابستہ اَفراد پر بھی بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ فی زمانہ میاں بیوی کا جھگڑا اِس کی ایک واضح مثال ہے۔ چنانچہ

میاں بیوی کے جھگڑے

کہیں شوہر کو بیوی سے شکایت ہے تو کہیں بیوی شوہر سے بیزار ہے۔ روز روز کی لڑائی کے سبب نہ صرف خود اِن کی اپنی زِندگی تکلیف دہ ہو جاتی ہے بلکہ اِس کے بُرے اَثرات اِن کی اَولاد پر بھی پڑتے ہیں۔ روز روز والدین کی لڑائیاں دیکھ کر پروان چڑھنے والی اَولاد کے دل میں نہ باپ کا اَدب رہتا ہے نہ ماں کی عزّت۔

اِس نااتفاقی کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ مرد و عورت ایک دوسرے کے حُقوق کی رِعایت نہیں کرپاتے اور چھوٹی چھوٹی غلطیوں (Mistakes) کو اپنی ضِد کا مسئلہ بنالیتے ہیں۔ مرد چاہتا ہے کہ عورت نوکرانی کی طرح رہے اور عورت چاہتی ہے کہ مرد میرا غُلام بن کر رہے، میرے اِشاروں پر چلے وغیرہ وغیرہ۔ ذرا سوچئے کہ جب میاں بیوی کے درمیان ایسے بُرے خیالات پیدا ہوں گے تو پھر زندگی کیسے گزرے گی؟

میاں بیوی کی لڑائی کے سبب اُن کے بچوں کا مستقبل داؤ پر لگ جاتا ہے، اُن کی ذہنی صلاحیتوں کو زنگ لگ جاتا ہے، ایسوں کی نصیحت بچوں پر اثر انداز نہیں ہوتی، والدین کو لڑتا دیکھ کر وہ بھی مار دھاڑ کرنا سیکھ جاتے ہیں، اُن کا دھیان تعلیم کی طرف کم جبکہ لڑائی جھگڑوں کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے، اَلْغَرَض! روز روز کے جھگڑوں کے سبب پورے گھر کا ماحول تباہ و برباد ہو کر رہ جاتا ہے اور بالآخر اِس لڑائی کا نتیجہ طلاق کی صورت

میں سامنے آتا ہے۔ اور جب میاں بیوی کے درمیان جدائی ہوتی ہے شیطان اس پر بغلیں بجاتا ہے۔ میاں بیوی کی جدائی شیطان کو کس قدر خوش کرتی ہے اِس کا اندازہ اِس حدیثِ پاک سے لگائیے: چنانچہ

شیطان کا تخت

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: شیطان اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے، پھر اپنے لشکر بھیجتا ہے، اُن لشکروں میں اِبلیس کے زیادہ قریب اُس کا درجہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنے باز ہوتا ہے۔ اُن میں سے ایک آکر کہتا ہے: میں نے ایسا ایسا کیا ہے تو شیطان کہتا ہے: تُو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر اُن میں سے دوسرا آکر کہتا: میں نے فُلاں شخص کو اُس وَقت تک نہیں چھوڑا جب تک اُس کے اور اُس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی۔ یہ سُن کر اِبلیس اُسے اپنے قریب کرلیتا ہے اور کہتا ہے: تُو بہت ہی اچھا ہے۔ حضرت امام اعمش رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ فرمایا: اُسے چمٹالیتا ہے۔[(1)]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ میاں بیوی میں جُدائی کروانے کا عمل شیطان کو بہت خوش کرتا ہے۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمیں لڑائی جھگڑے کرنے، کروانے سے محفوظ فرمائے۔ میاں بیوی، ساس بہو وغیرہ کے درمیان ہونے والے معاملات کو اچھے طریقے سے حل کرنے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِن 3 رسائل **"ناچاقیوں کا علاج"**، **"گھر امن کا**

1... مسلم، کتاب صفات المنافقین باب تحریش الشیطان... الخ، ص ۱۱۵۸، حدیث: ۷۱۰۶

گھوارہ کیسے بنے؟" اور "**ساس بہو میں صلح کا راز**" کا ضرور مطالَعہ کیجئے، گھر امن کا گھوارہ بنانے میں مدد حاصل ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

نعمتوں سے محرومی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! لڑائی جھگڑے کے نُقصانات میں سے ایک نقصان یہ بھی ہے کہ اِس کی نحوست بہت سی نعمتوں سے محروم کر دیتی ہے۔ مثلاً لڑائی جھگڑے کے دَوران کسی کا سر پھٹتا ہے تو کسی کی آنکھ(Eye) پھوٹتی ہے، کسی کا بازو ٹوٹتا ہے تو کسی کے پاؤں میں چوٹ لگتی ہے، کسی کے مہروں میں جھٹکا آجاتا ہے تو کسی کے دانت ٹوٹ جاتے ہیں، کسی کا رِشتے دار اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے تو کوئی خود ہی لقمۂ اجل بن کر موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یاد رہے! لڑائی جھگڑے کے جہاں بہت سے دنیاوی نقصانات ہیں وہیں دینی اعتبار سے بھی یہ کئی محرومیوں کا باعث بنتے ہیں، مثلاً شبِ قدر وہ عظیمُ الشّان رات ہے جس کی اہمیّت مسلمان کا بچہ بچہ جانتا ہے، اِس رات میں قُرآنِ کریم اُتارا گیا، یہ رات ہزار(1000) مہینوں سے افضل ہے، اِس رات کی فضیلت میں قرآنِ کریم کے پارہ 30 میں ایک سورت بھی موجود ہے مگر اِس بابرکت رات کی تعیین بھی دو مسلمانوں کی لڑائی کے سبب پوشیدہ رکھی گئی ہے: چنانچہ

شبِ قدر کو پوشیدہ رکھنے کی وجہ

حضرتِ سَیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم ہمیں شبِ قدر بتانے تشریف لائے تو دو مسلمان مرد لڑ پڑے، آپ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں شبِ قدر بتانے آیا تھا مگر فُلاں فُلاں لڑ پڑے تو شبِ قدر کی تعیین اُٹھالی گئی، ممکن ہے یہ اُٹھالیا جانا تمہارے لئے بہتر ہی ہو، اب اُسے (رمضان المبارک کی) آخری نویں، ساتویں، پانچویں (رات) میں تلاش کرو۔ (1)

حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اِن جھگڑنے والوں کا جھگڑا ناحق بھی تھا اور اِعتدال سے زیادہ بھی جس کا اثر یہ ہوا۔ معلوم ہوا کہ دنیاوی جھگڑے منحوس ہیں اِن کا وبال بہت ہی زیادہ ہے اِن کی وجہ سے اللہ پاک کی آتی ہوئی رحمتیں رُک جاتی ہیں۔ (2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! ہم سب نیّت کریں کہ لڑائی جھگڑا نہیں کریں گی، لڑتی جھگڑتی اسلامی بہنوں میں صُلح کروانے کی سُنّت پر عمل کی کوشش کریں گی، اگر کوئی ہمیں غُصّہ دلائے گی تو صبر کریں گی، لڑائی جھگڑے کی آگ بھڑکانے والے کاموں مثلاً جُھوٹ، غیبت، چُغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی، خواہ مخواہ کی ضد، کنجوسی، بے عزتی، بے حسی، چیخنے چلانے، گالی گلوچ، نکتہ چینی، تَعَصُّب اور ظلم کرنے سے بچیں گی، اگر کوئی ہمیں لڑنے پر اُبھارے تو بھی ہم اپنے آپ کو لڑائی سے دور رکھ کر شیطان کو ناکام و نامراد کر دیں گی اور یہ مدنی سُوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

1... بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب رفع معرفۃ لیلۃ القدر... الخ، ۱/۶۶۲ حدیث: ۲۰۲۳

2... مرآۃ المناجیح، ۳/۲۱۰

ہے کرم اس پر خدائے پاک کا دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے
اِس پہ ہے نظرِ کرم سرکار کی دعوتِ اسلامی سے یُوں پیار ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۷۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لڑائی کا ایک سبب چغلی بھی ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! لڑائی جھگڑا خود بخود نہیں ہو جاتا بلکہ اس کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے۔ لڑائی جھگڑے کا ایک سبب چغلخوری بھی ہے۔ یاد رکھئے! کسی کی بات دُوسروں تک فساد پھیلانے کے لئے بیان کرنا چغلی ہے۔[1]

افسوس صد کروڑ افسوس! سہیلیوں کی محفل ہو یا مذہبی اجتماع کے بعد کی بیٹھک، شادی کی تقریب ہو یا تعزِیت کی نشست، یا کسی سے مُلاقات ہو، چند منٹ بھی اگر کسی سے گفتگو کی صُورت بنے اور دینی معلومات رکھنے والی کوئی حسّاس اسلامی بہن اگر اُس گفتگو کی تَفتیش کریں تو شاید اکثر مجالس میں دیگر گناہوں بھرے الفاظ کے ساتھ ساتھ وہ درجنوں چُغلیاں بھی ثابِت کردیں گی۔ آیئے! اب اپنا دل تھام کر چُغلخوری کی ہلاکت پر مشتمل ایک عبرت ناک حکایت سنئے اور چُغلخوری سے بچنے کی نیّت کیجئے، چنانچہ

چُغلی سے گھر کی بربادی

مکتبۃُ المدینہ کے رِسالے **"گناہوں کی نحوست"** کے صفحہ نمبر 71 پر ہے: ایک شخص نے کسی کے ہاتھ اپنا ایک غُلام فروخت کیا اور خریدار کو کہہ دیا کہ اس غُلام میں

1 . . . عمدۃ القاری، کتاب الوضوء، باب من الکبائر . . . الخ، ۲/۵۹۴، تحت الحدیث: ۲۱۶

اور کوئی عَیب نہیں، البتہ! چُغل خوری کی عادت ہے۔ خریدار نے اُس عیب کو حقیر (معمولی) جان کر اُسے خرید لیا، وہ غُلام اُس شخص کی خدمت میں رہنے لگا۔ ایک روز وہی غلام اپنے آقا کی بیوی کے پاس گیا اور کہا: اے بیگم صاحبہ! مجھے افسوس ہے کہ آپ کے میاں کو آپ سے کچھ مَحبّت نہیں۔ اب اُن کا اِرادہ ہے آپ کو بالکل چھوڑ دیں، اگر آپ کی خواہش ہو تو میں آپ کو ایسی ترکیب بتاؤں جس سے اُن کا دِل آپ کی طرف مائل ہو جائے اور آپ سے مَحبّت کرنے لگیں۔ بیوی نے پوچھا: وہ کیا ترکیب ہے؟ غلام نے کہا: آج رات جب آپ کے میاں سو جائیں تو اُسترا لے کر گلے کے پاس سے اُن کی داڑھی کے کچھ بال مُونڈ لینا اور اُن بالوں کو اپنے پاس رکھنا پھر میں ترکیب بتادوں گا۔ اِس کے بعد غُلام اپنے آقا کے پاس آیا اور کہنے لگا: حُضور! میں نے آج بی بی کو ایک غیر شخص کے ساتھ اِختِلاط کرتے ہوئے دیکھا ہے اور وہ آپ کو قتل کر ڈالنے کی فِکر میں ہے۔ اگر آپ میرے قَول کی تصدیق چاہتے ہیں تو آج رات کو آنکھیں بند کرکے لیٹے رہیں اور اپنے کو سوتا ہوا بنالیں۔ غُلام کی بات سے اُس کے دل میں شک پیدا ہو گیا۔ رات کو اُس نے ویسا ہی کیا۔ عورت سمجھی کہ سو رہا ہے اُسترا لے کر داڑھی کے بال مونڈنے کے لئے بڑھی، شوہر کا خیال پختہ ہو گیا کہ واقعی وہ عورت اُسے قتل کرنا چاہتی ہے فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور استرا چھین کر عورت کو مار ڈالا۔ عورت کے عزیز و اَقارب کو معلوم ہوا تو دوڑے آئے اور اس شخص کو قتل کر دیا۔ پھر دونوں کے قبیلوں میں باہم لڑائی ہوئی۔ (1)

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ۱۹۵/۳

حسد، وعدہ خلافی، جھوٹ، چُغلی، غیبت و تُہمت
مجھے اِن سب گناہوں سے ہو نفرت یَارَسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ناجائز قبضے کی کوشش نے اندھا کر دیا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! لڑائی جھگڑوں کا ایک سبب زمینوں پر ناجائز قبضے بھی ہیں۔ آیئے! اِس بارے میں ایک سبق آموز حکایت سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

اَرْوٰی نامی ایک عورت نے حضرت سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے گھر کے بعض حصّے کے بارے میں جھگڑا کیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اِرْشاد فرمایا: یہ زمین اُسی کو دے دو، میں نے نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سُنا ہے: مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ بِغَیْرِ حَقِّہٖ طُوِّقَہٗ فِیْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی جس شخص نے ایک بالشت زمین بھی ناحق لی قِیامت کے دن اُس کے گلے میں سات زمینوں کا طُوق ڈالا جائے گا۔ اِس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے دعا فرمائی: اے اللہ پاک! اگر وہ جھوٹی ہے تو اُسے اندھا کر دے اور اُس کی قبر اُسی کے گھر میں بنا دے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ وہ عورت اندھی ہو چکی تھی، دیواروں کو ٹٹولتی پھرتی تھی اور کہتی تھی: مجھے سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی بد دُعا لگ گئی ہے، آخر کار ایک دن گھر میں چلتے ہوئے وہ کنویں میں گر کر مر گئی اور وہی کنواں اُس کی قبر بن گیا۔ [1]

1 . . . مسلم، کتاب المساقاۃ، باب تحریم الظلم . . . الخ، ص ۶۶۹، حدیث: ۴۱۳۳

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مَولیٰ عُقبٰے میں نہ کچھ رَنج دکھانا مَولیٰ
بیٹھوں جو دَرِ پاک پیمبر کے حُضور ایمان پر اُس وَقت اُٹھانا مَولیٰ

(حدائقِ بخشش، ص۴۴۵)

لڑائی جھگڑوں سے چھٹکارا کیسے ممکن؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے لڑائی جھگڑوں کے نُقصانات کے بارے میں سُنا، اللہ کرے اِنہیں سُن کر اِن سے نفرت پیدا ہو جائے اور تَوبہ کا ذہن بنے، مگر سُوال یہ ہے کہ آخر وہ کون سے ایسے اُمور ہیں جنہیں اِختیار کرنے کی بَرَکت سے ہم لڑائی جھگڑوں سے نجات پاسکتی ہیں۔ تو آیئے! لڑائی جھگڑوں سے پیچھا چُھڑانے کے لئے 7 طریقے پیشِ خدمت ہیں، سُنئے اور اِن پر عمل کی کوشش کیجئے: چنانچہ

(1) حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: گھر میں داخِل ہوتے وَقْت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر پہلے سیدھا قدم (Foot) دروازے میں داخِل کرنا چاہیے پھر گھر والوں کو سلام کرتے ہوئے گھر کے اندر آئیں۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہیں۔ بعض بُزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دن کی ابتِدا میں گھر میں داخِل ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور قُلْ ھُوَ اللہ شریف پڑھ لیتے ہیں کہ اِس سے گھر میں اِتّفاق بھی رَہتا ہے (یعنی جھگڑا نہیں ہوتا) اور روزی میں بَرَکت بھی۔[1]

(2) لڑائی جھگڑوں سے نجات پانے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں گِڑگِڑایئے اور اپنے ہاتھوں کو بلند کرکے اَشکبار آنکھوں سے لڑائی جھگڑوں سے نجات کی دُعا مانگئے۔

1...مرآۃ المناجیح، ۶/۹

(3) لڑائی جھگڑوں سے بچنے کے فضائل اور لڑائی جھگڑا کرنے کے نُقصانات پر مشتمل اَحادیث و رِوایات، وَاقعات اور اَقوالِ بزرگانِ دِین کو بار بار پڑھئے۔

(4) اپنے اندر عاجزی واِنکساری پیدا کیجئے۔

(5) جھگڑا کرنے والی سہیلیوں کی صحبت سے بچئے۔

(6) اپنے غصّے پر کنٹرول رکھئے۔

(7) رِسالہ **"ظُلم کا انجام"**، **"احترامِ مسلم"**، **"غصّے کا علاج"** اور کتاب **"تکلیف نہ دیجئے"** کا مطالعہ کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ! لڑائی جھگڑوں سے بچنے کا ذہن بن جائے گا۔

شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہماری تربیت کرتے ہوئے، نصیحت کے مدنی پھول عنایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹانا رہے گا سدا خُوشنُما مَدَنی ماحول
تُو غُصّے جھڑکنے سے بچنا وگرنہ یہ بدنام ہوگا تِرا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صلح کرنے کے مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے صلح کرنے کے متعلق چند مدنی پھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں: چنانچہ

✿ مسلمانوں کے درمیان صُلح کروانا سُنّتِ اِلٰہیہ ہے۔[1] ✿ حدیثِ پاک میں ہے:

1 . . . فیصلہ کرنے کے مدنی پھول، ص۱۳ ملخصا

مخلوق میں صلح کرواؤ کیونکہ اللہ کریم بھی بروزِ قیامت مسلمانوں میں صُلح کروائے گا۔

❁ مسلمانوں کے درمیان پیار و محبّت پیدا کرنا اور صُلح کروانا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی (بھی) سُنّت ہے۔ چنانچہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَوس و خَزْرَج دو قبیلوں کے درمیان صُلح کروائی۔[1] ❁ جھوٹ بول کر دو مَردوں یا مَرد اور عورت کے درمیان صُلح کروانا جائز ہے۔[2] چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر تین جگہوں میں: (1) مَرد کا اپنی عورت کو راضی کرنے کے لیے (جھوٹی) بات کرنا، (2) لڑائی میں جھوٹ بولنا اور (3) لوگوں کے درمیان صُلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔[3] ❁ تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اِس میں گناہ نہیں: (1) جب ظالِم ظلم کرنا چاہتا ہو اُس کے ظلم سے بچنے کے لیے بھی جائز ہے۔ (2) دو اسلامی بہنوں میں اِختلاف ہے اور یہ اُن دونوں میں صُلح کرانا چاہتی ہے مثلاً ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمہیں اچھی جانتی ہے، تمہاری تعریف کرتی تھی یا اُس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے اور دوسری کے پاس بھی اِسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت (دشمنی) کم ہو جائے اور صُلح ہو جائے۔[4] ❁ سب سے افضل صَدقہ رُوٹھے ہوئے لوگوں میں صُلح کرا دینا ہے۔

❁ عمدہ اخلاق اور اچھے اعمال میں سے لوگوں میں صُلح کروانا بھی ہے۔[5] ❁ حُضورِ

1... تفسیر در منثور، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۰۰، ۲/ ۲۷۹ ماخوذا

2... جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۲/ ۷۱۳

3... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في إصلاح ذات البين، ۳/ ۳۷۷، حدیث: ۱۹۴۵

4... الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، ۳/ ۳۲۱، حدیث: ۶

5... احیاء العلوم، ۲/ ۱۲۶۶

اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صُلْح کروانا جائز ہے مگر وہ صُلح (جائز نہیں) جو حرام کو حلال کردے یا حلال کو حرام کردے۔[1]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اَمِیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو 2 رسالے **"163 مدنی پھول"** اور **"101 مَدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ فرمایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . ابو داود، کتاب الاقضیۃ، باب فی الصلح، ۳/۴۲۵، حدیث: ۳۵۹۴

بیان:10 ہر مُبَلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرُود شریف کی فضیلت

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے۔ (2) میری سُنّت کو زندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

---

1 ... البدور السافرۃ للسیوطی، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶

2 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہ، تُوبُوْااِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"عبادت میں لذّت کیسے حاصل ہو؟"** اس بیان میں ہم آیاتِ مُبارکہ اور احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں عبادت کا شوق بڑھانے کے حوالے سے مدنی پھول سنیں گی۔ ذوقِ عبادت پر بُزرگانِ دِن کے واقعات اور ان واقعات سے حاصل ہونے والے نکات بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گی، اللہ پاک ہمیں اول تا آخر پورا بیان دلجمعی کے ساتھ سننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

نماز سے محبّت کرنے والا بچہ

سِلسِلۂ عالیہ، قادریہ، رضویہ کے عظیم بُزرگ حضرت سیِّدُنا معروف کَرخی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے اس رات عجیب چیز دیکھی، آپ

رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے دریافت فرمایا: کیا دیکھا؟ عرض کی: میرے گھر والوں کو مچھلی کھانے کی خواہش ہوئی، میں بازار گیا اور مچھلی خرید کر ایک مزدور بچے کو ساتھ لیا کہ وہ مچھلی اُٹھا کر گھر تک میرے ساتھ چلے۔ چنانچہ وہ میرے ساتھ چل پڑا، راستے میں جب اس نے ظہر کی اَذان سُنی تو مجھے کہا: اے مُحترم! کیا آپ نماز نہیں پڑھیں گے؟ گویا اس نے اچانک مجھے غفلت سے بیدار کر دیا ہو، میں نے کہا: ہاں! ہاں! کیوں نہیں! ضرور پڑھیں گے، اس نے مچھلی والا برتن مسجد کے دروازے پر رکھا اور مسجد میں داخل ہو گیا، میں نے اپنے دل میں کہا: اس بچے نے برتن کو نماز پر قُربان کر دیا تو کیا میں مچھلی قربان نہیں کر سکتا۔ وہ نماز پڑھتا رہا یہاں تک کہ اِقامت کہی گئی اور ہم نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب باہر نکلے تو دیکھا کہ برتن اپنی جگہ موجود تھا۔ میں نے گھر آکر یہ واقعہ گھر والوں کو سُنایا تو وہ کہنے لگے: اس بچے کو ہمارے ساتھ مچھلی کھانے کی دعوت دیں، جب میں نے اسے دعوت دی تو اس نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ میں نے اس سے کہا: پھر تم ہمارے ہاں روزہ افطار کرو۔ اس نے کہا: مجھے آپ کی دعوت قبول ہے، آپ مجھے مسجد کا راستہ دکھا دیجئے۔ میں نے اسے راستہ دکھایا تو وہ مسجد میں جا کر بیٹھ گیا، جب ہم نے نمازِ مغرب ادا کر لی تو میں نے اُسے کہا: اب ہمارے گھر چلئے۔ اُس نے جواب دیا: نمازِ عشا پڑھ کر چلیں گے۔ نمازِ عشا پڑھنے کے بعد میں اس کو اپنے گھر لے آیا جس میں تین کمرے تھے، ایک میرا اور میری بیوی کا تھا، دوسرے میں ہماری 20 سال سے معذور بیٹی تھی اور تیسرے میں ہمارا مہمان تھا، رات کے آخری حصے میں اچانک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا: کون ہے؟ تو آواز آئی: میں آپ کی فلاں بیٹی ہوں؟ میں نے کہا: وہ تو 20 سال سے معذور ہے اور گھر میں پڑا ہوا گوشت کا ایک ٹکڑا ہے وہ کیسے صحیح ہو کر چل سکتی ہے؟ یہ سن

کر وہ کہنے لگی: میں آپ کی وہی بیٹی ہوں، آپ دروازہ تو کھولیں، جب میں نے دروازہ کھول کر دیکھا تو بالکل صحیح کھڑی تھی۔ ہم نے اس سے پوچھا: ہمیں بتاؤ کہ تم کیسے شِفایاب ہوئی؟ تو اس نے بتایا کہ میں نے آپ کو اس مہمان کا بھلائی کے ساتھ ذِکر کرتے ہوئے سُنا تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں اللہ پاک کی بارگاہ میں اس کا وسیلہ پیش کروں کہ وہ میری تکلیف دور کردے، لہٰذا میں نے عرض کی: یَا اللہ! تیری بارگاہ میں ہمارے اس مہمان کی عظمت کا صدقہ! میری تکلیف دور فرما اور مجھے عافیت عطا فرما۔ یہ دعا کرتے ہی میں سیدھی کھڑی ہوگئی، جیسا کہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ یہ بات سن کر میں اپنے مہمان کی طرف گیا تو گھر میں نہ تھا دروازے پر آیا تو اس کو بھی بند پایا، یہ سُننے کے بعد حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ہاں! واقعی اَولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم میں چھوٹے بڑے سبھی ہوتے ہیں۔[1]

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یاخدا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کے وسیلے سے مانگی جانے والی دُعائیں قبول ہوتی ہیں وہیں اس بچے کا ذَوقِ نماز اور شَوقِ عِبادت بھی معلوم ہوا کہ اس نے اپنے کام کاج چھوڑ کر نماز کو ترجیح دی اور اَذان کی آواز سُنتے ہی نہ صرف خود نماز کیلئے مسجد میں چلا گیا بلکہ اس شخص کو بھی نماز کی دعوت دے کر اپنے ساتھ مسجد میں لے گیا۔ افسوس صد افسوس! جیسے جیسے ہم زمانۂ رِسالت سے دُور ہوتی جارہی ہیں نمازوں کے معاملے میں ہماری سستیاں مُسلسل بڑھتی

---

1 ... الروض الفائق، باب فی مناقب الصالحین، ص ۱۰۹ ملخصا

جارہی ہیں، آج ہمارے کانوں میں بھی اَذان کی آواز آتی ہے مگر ہم اپنے کام کاج کی مصروفیات یا محض سُستی (Laziness) کی وجہ سے نماز ہی قضا کرڈالتی ہیں جبکہ گُناہ کرنے کیلئے ہماری سُستی فوراً چُستی میں بدل جاتی ہے۔ بعض تو ایسی بھی ہیں کہ کئی کئی مہینوں تک جان بوجھ کر نماز نہیں پڑھتیں، اگر کوئی اُن پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے نمازوں کی ترغیب دِلائے تو کہتی ہیں "اِنْ شَآءَ الله اگلے جمعہ سے دُوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کروں گی یا رَمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کروں گی"یوں کسی قسم کی شرم و جِھجک کے بغیر بڑی دلیری کے ساتھ مَعَاذَ الله! اس بات کا گویا اقرار کیا جاتا ہے کہ نمازیں ترک کرنے کا یہ کبیرہ گُناہ، میں جُمُعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مُسلسل جاری رکھوں گی۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج گھروں میں اتفاق نہیں، آئے دن لڑائی جھگڑے معمول بن گئے ہیں، ہر ایک رِزق میں بے برکتی کی وجہ سے پریشان ہے، والدین نافرمان اولاد سے بیزار ہیں۔ ذرا غور کیجئے! ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہورہا ہے؟ ہم کیوں ان پریشانیوں کا شِکار ہوتی جارہی ہیں؟ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ آج ہم نے الله پاک اور اس کے رسولِ کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اوردن رات ان کی نافرمانی والے کاموں میں مشغول ہیں۔ اگر ہم خُود نمازوں سے دُور رہیں گی اور اپنے بچوں کو بھی نماز کی ترغیب نہیں دلائیں گی تو یاد رکھئے! آئے دن ہمیں اِنہی پریشانیوں کا سامنا رہ سکتا ہے۔ کسی نے چوٹ کرتے ہوئے کیا خوب کہا ہے کہ

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت — شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گِلہ ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت — سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی ہمارے گھروں میں پریشانیوں، بیماریوں، لڑائی جھگڑوں اور تنگدستیوں نے جو ڈیرے ڈال رکھے ہیں اس کی وجہ اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کی خلاف ورزی بھی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے سچی توبہ کیجئے اور نمازوں کی پابندی شروع کر دیجئے، ورنہ یاد رکھئے! جان بوجھ کر نماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

اللہ پاک پارہ 16، سُوْرَۃُ مَرْیَم کی آیت نمبر 59 میں اِرشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ﴿۵۹﴾ (پ ۱۶، مریم: ۵۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: تو اُن کے بعد اُن کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں (ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں "غَیّ" کا جنگل پائیں گے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آیتِ مُبارَکہ میں "**غَیّ**" کا تذکِرہ ہے اور اِس سے مُراد جہنّم کی ایک وادی ہے۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد اَمجد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "**غَیّ**" جہنّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زِیادہ ہے، اِس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام "ھَبْ ھَبْ" ہے، جب جہنّم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ کریم اس کنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ (یعنی جہنّم کی آگ) بدستور بھڑکنے لگتی ہے (اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے):

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا ﴿۹۷﴾ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل: ۹۷)

ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اُسے اور بھڑکا دیں گے۔

یہ کنواں بے نمازیوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خواروں اور ماں باپ کو ایذا (یعنی تکلیف) دینے والوں کے لیے ہے۔(1)

جہنّم کا عذاب اور دُنیا کی تکلیفیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خوفِ خُدا سے لرز جائیے اور سچی پکی توبہ کر لیجئے۔ ذرا تصور کیجئے جب اُس خطرناک وادی میں بے نمازی کو ڈالا جائے گا تو اُس کا کیا بنے گا۔ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم فرائض کی پابندی کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات کا شُوق بھی پیدا کریں۔ پانچوں نمازیں ادا کریں اور تہجد، اشراق وچاشت اور اَوابین کے نوافل بھی ادا کریں، ہر سال ماہِ رمضان کے روزے رکھیں اور دورانِ سال نفلی روزوں کا بھی اہتمام کریں، مالکِ نصاب ہونے کی صورت میں زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دیگر نیک کاموں میں بھی اپنا مال خرچ (Expense) کرنے کی عادت بنائیں۔ روزانہ تلاوتِ قرآن، ذکر و دُرُود کا معمول بنائیں۔ ساتھ ساتھ اپنے دُشمن شیطان لعین سے بھی ہوشیار رہیں کہ جب وہ ہمیں دن رات ان عبادتوں میں مشغول دیکھے گا تو اِس راستے سے ہٹانے کی بھرپور کوشش کرے گا، سُستی دلائے گا اور ہمیں غافل کرنے کیلئے مختلف ہتھکنڈے بھی استعمال کرے گا مگر ہمیں ثابت قدم رہتے ہوئے مرتے دَم تک عبادت پر اِستقامت کی دُعا کرنی ہوگی۔ ہمارے ربِّ کریم نے ہمیں آخری وقت تک عبادت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ ﴿۹۹﴾ (پ ۱۴، حجر ۹۹)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور مرتے دَم تک اپنے رَبّ کی عبادت میں رہو۔

1 . . . بہارِ شریعت، ۱/ ۴۳۴، حصہ: ۳

کوئی بندہ عبادت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا

بیان کردہ آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے کہ بندہ خواہ کتنا ہی بڑا ولی بن جائے وہ عبادات سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔جب سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آخری دَم تک عبادت کرنے کا حکم دیا گیا، تو ہم کیا چیز ہیں۔اس سے ان اسلامی بہنوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو اپنے آپ کو بڑے بلند مقام و مرتبہ پر فائز سمجھ کر عبادات کے معاملے میں سُستی کرتی ہیں، انہیں غور کرنا چاہئے کہ وہ کہیں شیطان کے خُفیہ اور خطرناک وار کا شکار تو نہیں ہو گئیں،کیونکہ شیطان نے ایسے واروں کے ذریعے بڑے بڑے مشائخ کو گمراہ کیا ہے اور اسی وار کے ذریعے اس نے ولیوں کے سردار، حضور غوثِ پاک، شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بھی بہکانے کی کوشش کی ہے، چنانچہ

یہ سب میرے رب کا فضل ہے

محبوبِ سبحانی، حضرت شیخ عَبدُ القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرزند فرماتے ہیں کہ میرے والد نے ارشاد فرمایا: میں ایک سفر میں صحرا کی طرف نکلا اور چند دن وہاں ٹھہرا مگر مجھے پانی نہیں ملتا تھا،جب مجھے پیاس کی سختی محسوس ہوئی تو ایک بادل(Cloud) نے مجھ پر سایہ کیا اور اُس میں سے مجھ پر بارش کے مشابہ ایک چیز گری، میں اس سے سیر اب ہو گیا، پھر میں نے ایک نُور دیکھا جس سے آسمان کا کنارہ روشن ہو گیا اور ایک شکل ظاہر ہوئی جس سے میں نے ایک آواز سُنی: اے عبدُ القادِر!میں تیرا ربّ ہوں اور میں نے تم پر حرام چیزیں حلال کر دی ہیں، تو میں نے ”اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم“

پڑھ کر کہا: اے شیطان لعین !دور ہو جا۔ تو روشن کنارہ اندھیرے میں بدل گیا اور وہ شکل دھواں بن گئی، پھر اس نے مجھ سے کہا: اے عبد القادر! تم مجھ سے اپنے علم، اپنے ربّ کے حکم کے ذریعے نجات پا گئے اور میں نے ایسے 70 مشائخ کو گمراہ کر دیا۔ میں نے کہا: یہ صرف میرے رَبّ کا فضل و احسان ہے۔ شیخ ابُو نصر موسیٰ جو غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے فرزند ہیں وہ فرماتے ہیں: غوثِ پاک سے پُوچھا گیا، آپ نے کس طرح جانا کہ وہ شیطان ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اُس کی اِس بات سے کہ بے شک میں نے تیرے لئے حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔[1]

شہا نفس امّارہ مغلوب ہو اب ہو شیطان کا دُور شر غوثِ اَعظم

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۵۸)

جنوں اور انسانوں کی پیدائش کا اصل مقصد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ شیطان کس طرح اللہ کریم کے نیک بندوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر ہمارا کیا بنے گا؟ ایک تو ہم عبادت کرتی نہیں اور اگر کوئی نیک عمل کر لیں تو اس پر پھولے نہیں سماتیں جب تک دوسروں کے سامنے اپنی نیک نامی کا اظہار نہ کریں کسی پل چین نہیں آتا اور دوسروں سے بہتر تصور کرتے ہوئے خود کو نیک پرہیز گار سمجھنے لگتی ہیں۔ یاد رکھئے! شیطان نے ہزاروں سال عبادت کی، مگر صرف تکبُّر اور حکمِ الٰہی کی نافرمانی کی وجہ سے اُس کی برسوں کی عِبادتیں بے کار اور ہزاروں سال کی رِیاضتیں پامال ہو گئیں، ذلّت و رُسوائی اُس کا مُقدّر

1 ... بهجة الاسرار، ذکر شیء من اجوبته ممّا یدلّ ... الخ، ص۲۲۸

بنی، ہمیشہ ہمیشہ کیلئے لعنت کا طوق اُس کے گلے پڑ گیا اور وہ ایمان سے ہاتھ دھو کر ہمیشہ کیلئے عذابِ نار کا مستحق بن گیا۔ آہ! ہم تو نہ جانے دن میں کتنی مرتبہ اپنے رَبّ کی نافرمانیاں کرتی ہیں، دن بھر گناہوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے، نفلی عبادات تو کیا فرض عبادات تک نہیں کرتی حالانکہ ہماری تو پیدائش کا مقصد ہی رَبِّ کریم کی عبادت کرنا ہے، جیسا کہ پارہ 27 سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 56 میں ارشادِ باری ہے۔

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پ۲۷، الذاریات:۵۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور میں نے جنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔

اسی طرح پارہ 29 سُوْرَۃُ الْمُلْك آیت نمبر 2 میں اس مقصد کو یوں بیان کیا گیا ہے:

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ (پ ۲۹، ملک:۲)

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ دونوں آیاتِ مُبارکہ میں تخلیقِ انسانی کے اصل مقصد کو بیان کیا گیا ہے۔ اس مقصد میں کامیابی کیلئے اِنسان کو اس دنیا میں بہُت مُختصر سے وَقت کیلئے بھیجا گیا ہے اور اِسی وقت میں اسے قبر و حشر کے طویل ترین مُعاملات کیلئے تیاری کرنی ہو گی، لہٰذا اس وقت کو غنیمت جانتے ہوئے قبر و حشر کی تیاری میں مشغول ہو جائیے اور زندگی کا کوئی بھی لمحہ (Moment) فضولیات میں برباد کرنے کے بجائے عبادت و ریاضت، قرآنِ پاک کی تلاوت، ذِکر و دُرود کی کثرت اور نیکی کی دعوت میں گزارنے کی کوشش کیجئے، کیونکہ ہمیں معلوم نہیں کہ آئندہ لمحے ہم زندہ بھی رہیں

گی یا موت ہمیشہ کیلئے ہمیں گہری نیند سُلا دے گی ۔ آیئے! غفلت سے بیدار ہونے کیلئے رحمتِ عالم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نصیحت آموز فرمان سنئے: چنانچہ

پانچ چیزوں کو غنیمت جانو

اِرشاد فرمایا: اِغْتَنِمْ خَمْساً قَبْلَ خَمْسٍ "پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو! (1) شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، جوانی کو بُڑھاپے سے پہلے۔ (2) وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، صِحت کو بیماری سے پہلے۔ (3) وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، مالداری کو تنگدستی سے پہلے۔ (4) وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، فُرصت کو مشغُولیت سے پہلے۔ (5) وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ اور زِندگی کو موت سے پہلے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی اپنی زندگی کے اصل مقصد کو ذِہن نشین رکھتے ہوئے صحت مند جسم اور جوانی کو کسی بیماری، معذوری یا بُڑھاپے سے پہلے غنیمت جانتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ کرلینا چاہیے۔ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ساری ساری رات عبادتِ الٰہی میں مصروف رہا کرتے اور طویل قیام فرمانے کی وجہ سے آپ کے قدمینِ شریفین سُوج جاتے تھے: چنانچہ

کیا میں اپنے رب کا شکر گزار نہ بنو؟

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز میں اس قدر قیام فرماتے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک پاؤں سُوج جاتے۔ (ایک دن) حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے عَرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہ

1 ... مستدرک، کتاب الرقاق، نعمتان مغبون فیهما... الخ، ۵/۴۳۵، حدیث: ۷۹۱۶

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم آپ ایسا کر رہے ہیں، حالانکہ اللہ کریم نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے ہیں۔ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! ''اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا'' کیا میں اللہ پاک کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس قدر عبادت و رِیاضت فرمایا کرتے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدمینِ شریفین پر وَرَم آجاتا پھر بھی عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ ایک ہم ہیں کہ دن بھر کام کاج میں مصروف رہتی ہیں اور اس دوران جتنی نمازیں آتی ہیں ان کی ادائیگی سے غافل رہتی ہیں اور رات کو تھکن کا بہانہ بنا کر نمازِ عشا پڑھے بغیر غفلت کی نیند سو جاتی ہیں، اگر صبح کہیں جانا ہو تو رات کو ہی الارم سیٹ کر لیتی ہیں تاکہ لیٹ نہ ہو جائیں مگر افسوس! نمازِ فجر پڑھنے کیلئے ایسی کوشش کیوں نہیں کرتیں؟ یاد رکھئے! ہم مسلمان ہیں اور مسلمان پر دن بھر میں پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ ہمیں تو پانچوں نمازیں سفر ہو یا حضر، سردی ہو یا گرمی، خوشی ہو یا غمی ہر حال میں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کوشش کر کے اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سنّت پر عمل کرتے ہوئے اپنی نیند کی قُربانی دے کر رات میں بھی کچھ نہ کچھ عبادت کا معمول بنانا چاہئے تاکہ اللہ کریم کے نیک بندوں میں شامل ہو جائیں کیونکہ رات کے وقت عبادت کرنا اللہ کریم کے نیک بندوں کی بہت پیاری صفت ہے، جس کو ربِّ کریم پارہ 19 سُوْرَۃُ الْفُرْقَان کی آیت نمبر 64 میں یوں بیان فرماتا ہے:

1 ... مسلم، کتاب صفۃ القیامۃ، باب اکثار الاعمال ... الخ، ص ۱۱۶۰، حدیث: ۷۱۲۶

وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا ﴿۶۴﴾ (پ۱۹، الفرقان:۶۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں

اسی طرح پارہ 21 سُوْرَۃُ السَّجدَہ کی آیت نمبر16 میں ارشاد ہوتا ہے:

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ (پ۲۱، السجدۃ:۱۶)

تَرجَمۂ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں۔

اسی طرح پارہ 26 سُوْرَۃُ الذّٰرِیات آیت نمبر 17 اور 18 میں ارشاد ہوتا ہے:

كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ (پ۲۶، الذّٰریات:۱۷-۱۸)

تَرجَمۂ کنزالایمان: وہ رات میں کم سویا کرتے اور پچھلی رات اِستغفار کرتے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آیاتِ مُبارکہ میں اللہ کریم کے نیک بندوں کے شوقِ عبادت کو بیان کیا گیا ہے کہ جب لوگ سوجاتے ہیں تو یہ نیک ہستیاں اپنے رَبّ کی عبادت میں مشغول ہوجاتی ہیں۔ یاد رہے اَولیائے کرام بھی دن میں کام کاج کرتے تھے، اپنے بال بچوں کی تربیت بھی کرتے تھے حالانکہ دن بھر کی تھکاوٹ کے بعد رات کی نیند ہر ایک کو پیاری ہوتی ہے مگر یہ حضرات سونے کے بجائے اپنے رَبّ کو راضی کرتے اور توبہ واِستغفار کرتے تھے اگر بتقاضائے بشریت نیند آتی تو مختلف طریقوں سے نیند اڑاتے اور پھر مصروفِ عبادت ہوجاتے۔

نیند اڑانے کا انوکھا انداز

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ شبلی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ابتدائے رِیاضَت میں جب مجھے نیند آتی تو میں آنکھوں میں نمک کی سلائی لگاتا، جب نیند زیادہ تنگ کرتی تو میں گرم سلائی آنکھوں میں پھیر لیتا۔

حضرتِ ابراہیم بن حاکم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: میرے والدِ محترم کو جب نیند آنے لگتی تو وہ دریا کے اندر تشریف لے جاتے اور اللہ کی تسبیح کرنے لگتے جسے سُن کر دریا کی مچھلیاں اکٹھی ہو جاتیں اور وہ بھی تسبیح کرنے لگتیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا وہب بن مُنَبہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے اپنی نیند اُڑانے کیلئے دُعا مانگی تو اللہ پاک نے ان کی دُعا قبول فرمائی اور انہیں چالیس برس تک نیند نہ آئی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب رات میں عبادت و رِیاضت سے مُتعلق بُزرگانِ دین کے چند واقعات سنئے اور اپنے اندر شوقِ عبادت پیدا کیجئے۔ چنانچہ

عاجزی ہو تو ایسی

حضرت سَیِّدُنا حبیب نجار رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ رات بھر عبادت کرتے اور دن بھر روزہ رکھتے اور افطار کیلئے جو کھانا حاضر کیا جاتا وہ دوسروں کو دے دیتے اور خود ساری رات اللہ پاک کی بارگاہ میں بھوکے ہی قیام میں گزار دیتے۔ جب صبح قریب ہونے لگتی تو عاجزی وانکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے: میں غفلت کے سمندروں میں ڈُوبا رہا

1 . . . مکاشفۃ القلوب، ص۳۸

اور گناہ کے میدانوں میں چلتا رہا۔ یاالٰہی! یہ تیرا ذلیل، گنہگار اور بیمار بندہ تیرے بابِ کرم پر حاضر ہے اور تجھ سے پناہ (Protection) کا طلب گار ہے۔[1]

بغیر چراغ کے گھر روشن رہتا

اِمام محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ کی بہن حضرت حفصہ بن سیرین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہا بصرہ میں ایک انتہائی عبادت گزار خاتون تھیں، آپ ساری رات نماز پڑھتے ہوئے گزار دیتیں اور نماز میں آدھا قرآنِ پاک تلاوت فرماتیں۔ بسا اوقات اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر اتنی دیر نماز میں کھڑی رہتیں کہ آپ کا چَراغ بجھ جاتا، لیکن آپ کیلئے صُبح تک (چراغ کی روشنی کے بغیر) گھر روشن رہتا۔[2]

اے نفس تُو کتنا سوئے گا؟

حضرتِ رَابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہا کی اپنی وفات تک یہ عادت رہی کہ آپ ساری رات نماز پڑھتی رہتیں اور جب فجر کا وقت قریب ہوتا تو تھوڑی دیر کے لئے سو جاتیں، پھر بیدار ہو کر کہتیں: اے نفس! تم کتنا سوؤ گے اور کتنا جاگو گے، عنقریب تم ایسی نیند سو جاؤ گے کہ اس کے بعد قیامت کی صبح کو ہی بیدار ہو گے۔[3]

رات میں عبادت کرنے کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بُزرگانِ دین کے واقعات کو سُن کر ہمارے

1 . . . الروض الفائق، باب فی التنزیه و ذکر الصالحین، ص ۲۴۶ ملخصا

2 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۱۹، الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴، ۷/ ۵۳

3 . . . تفسیر روح البیان، پ ۱۹، الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴، ۶/ ۲۴۲

دل میں بھی ربِّ کریم کی عبادت کا شوق پیدا ہو گا لہٰذا ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیے کہ نمازِ عشا پڑھ کر کچھ دیر آرام (Rest) کرنے کے بعد سستی اڑا کر رات کے وقت کچھ نہ کچھ عبادت و تلاوت کا معمول بنائیں کہ رات میں عبادت کرنے کے بڑے فوائد ہیں۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ جو عبادت جس وقت کرنا فرض ہے اسے اس وقت ہی کیا جائے البتہ نفلی عبادت رات میں کرنا دن کے مُقابلے میں زیادہ فائدہ مند ہے۔ اور اس کے فوائد بھی ہیں۔ آیئے! تفسیرِ صراطُ الجِنان کی روشنی میں اس کے کچھ فوائد سنتی ہیں:

(1) اس وقت قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے اور سمجھنے میں زیادہ دِل جَمعی حاصل ہوتی ہے کیونکہ اس وقت شوروغل نہیں ہوتا بلکہ سکون اور اطمینان ہوتا ہے جو کہ دِل جَمعی حاصل ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

(2) اس وقت عبادت کرنے میں کامل اخلاص نصیب ہوتا ہے اور عبادت میں رِیاکاری، نمود و نمائش اور دکھلاوا نہیں ہوتا کیونکہ عام طور پر اس وقت لوگ بیدار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے رِیاکاری کا موقع نہیں ہوتا۔[1]

عبادت میں گُزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یاخُدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عبادت کا ذوق پیدا کرنے کے طریقے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم عبادت میں رغبت پانے کیلئے عبادت

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۱۹، الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴، ۷/ ۵۲

کے فضائل اور بُزرگانِ دِین کے واقعات سُن رہی تھیں کہ اُن کے شب و روز عبادت میں بسر ہوتے تھے۔ فی زمانہ ہماری اکثریت عبادت سے دُور اور گناہوں میں مشغول ہوتی جارہی ہے۔ ہم غور کریں کہ آخر وہ کون سے اَسباب ہیں جن کی نحوست ہمیں عبادت سے دور کرتی جارہی ہے۔

یاد رکھئے! عبادت سے دوری کے بہت سے اسباب ہیں جن میں مبتلا ہو کر ہم اپنی زندگی کے اصل مقصد کو بھولی بیٹھی ہیں، ان میں مصروف رہنے سے نہ تو کوئی دنیاوی فائدہ حاصل ہوتا ہے اور نہ ہی یہ اسباب ہماری آخرت کیلئے فائدہ مند ہوں گے۔ آیئے! اب عبادت میں لذت واِستقامت حاصل نہ ہونے کے اسباب اور ان کے علاج کے بارے میں کچھ سنتی ہیں:

(1) ذوقِ عبادت پیدا کرنے کیلئے دعا کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شوقِ عبادت پیدا کرنے کیلئے بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجئے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی عبادت پر مدد حاصل کرنے کیلئے اس طرح دعا مانگتے تھے: اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ اے اللہ! تُو اپنے ذِکر، اپنے شکر اور اپنی عبادت اچھی طرح کرنے پر میری مدد فرما۔[1]

(2) دنیا کی محبّت دل سے نکال دیجئے

شوقِ عبادت سے دُوری کا ایک سبب مال کی بے جا محبّت اور ہر وقت مال و دولت کمانے کی دُھن میں مصروف رہنا ہے جس کی وجہ سے ہم حُقوقُ الْعِباد اور حُقُوقُ اللّٰہ سے غافل ہوتی جارہی ہیں۔ یاد رکھئے! یہ سب دُنیا سے محبّت کی علامت ہے کہ نماز میں

1 ... مصنف ابن ابی شیبه، کتاب الدعاء، امر النبی عمر بن... الخ، ۱۵/ ۳۸۸، حدیث: ۳۰۴۴۴

بھی ہم دنیاوی اُلجھنوں کا شکار ہو کر عبادت کی حقیقی لذّت سے محروم رہتی ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اِرشاد ہے: جس طرح مریض کو کھانے سے لذّت محسوس نہیں ہوتی اسی طرح دنیادار کو عبادت سے لذّت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ جو دُنیا کی محبت سے لذّت محسوس کرتا ہے وہ عبادت کی لذّت نہیں پاسکتا۔[1] لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے دل سے دُنیا کی محبّت نکال کر نماز و دیگر عبادات کی عادت بنانے کی کوشش کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) کم کھانے کی عادت بنایئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عبادت میں رُکاوٹ اور سستی کا ایک سبب پیٹ بھر کے کھانا بھی ہے کیونکہ اِنسان جب خوب سَیر ہو کر کھالیتا ہے تو اس کا بدن بوجھل ہو جاتا، آنکھوں میں نیند بھر جاتی اور اعضا سست پڑ جاتے ہیں، یوں دیگر کاموں کے ساتھ ساتھ عبادت میں بھی دل نہیں لگتا۔

اس کا علاج یہ ہے کہ عبادت کی لذّت پانے کیلئے بھوک سے کم کھانے کی عادت (Habit) بنائیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ! عبادت میں سستی نہیں ہوگی اور اس سے ذوقِ عبادت بھی بڑھے گا۔

اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک مرتبہ فرمایا: جب سے مسلمان ہوا ہوں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا، تاکہ عبادت کی حَلاوت (مٹھاس) نصیب ہو

---

1 … احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، باب بیان صفة الدنیا، ۳/۲۶۶

اور جب سے میں مسلمان ہوا ہوں دیدارِ الٰہی کے جام پینے کے شوق میں کبھی سَیر ہو کر نہیں پیا۔(1)

حضرتِ سیِّدُنا ابو سلیمان دَارانی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: میں عبادت میں سب سے زیادہ مِٹھاس اُس وقت محسوس کرتا ہوں جب بُھوک کی وجہ سے میرا پیٹ خالی ہوتا ہے۔(2)

بُھوک کی اور پیاس کی مولیٰ مجھے سوغات دے یا الٰہی ! حشر میں دیدار کی خیرات دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

(4) عبادت کے فوائد کو پیشِ نظر رکھئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عبادت کا ذوق پیدا کرنے کیلئے رضائے الٰہی کے حصول کے ساتھ ساتھ اس کے دُنیوی اور اُخروی فوائد کو پیش نظر رکھئے کہ اس طرح بھی عبادت کا شوق پیدا ہو گا۔ اعلیٰ حضرت کے والدِ گرامی، مولانا مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے عبادت کے دنیاوی اور اُخروی کئی فوائد بیان فرمائے ہیں، آیئے! ان میں سے کچھ فوائد ہم بھی سنتی ہیں:

(1) جو شخص عبادت کرتا ہے اللہ پاک کے ممدوحین میں داخل ہوتا ہے کہ ربِّ کریم عابدوں کی مدح و ثنا کرتا ہے۔

(2) اس سے محبّت رکھتا ہے۔

1 . . . منہاج العابدین، الفصل الخامس، البطن وحفظه، ص ۸۴

2 . . . منہاج العابدین، الفصل الخامس، البطن وحفظه، ص ۸۴

(3) اس کے سب کام درست کرتا ہے۔

(4) اس کے رزق کا کفیل ہوتا ہے۔

(5) اس کی مدد کرتا ہے اور دشمنوں کے شر اور فساد سے محفوظ رکھتا ہے۔

(6) اس کا مُونِس ہو جاتا ہے اور وحشت اس کے دل سے دُور کرتا ہے۔

(7) خَلق کے دل میں اس کی محبت پیدا کرتا ہے کہ چھوٹے بڑے امیر غریب اچھے بُرے یہاں تک کہ آسمان وزمین کے چرند پرند اس سے محبّت رکھتے ہیں۔

(8) برکتِ عام اس کو عنایت ہوتی ہے یہاں تک کہ لوگ اس کے کپڑوں اور مکان سے تبرک (حاصل) کرتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(9) درگاہِ الٰہی میں اس کو ایسی عزت حاصل ہوتی ہے کہ لوگ اس کی جاہ وبرکت کو اپنی حاجتوں میں وسیلہ کرتے ہیں اور اس کے تَوَسُّل اور شفاعت سے مُرادیں پاتے ہیں۔

(10) موت کی سختی سے محفوظ رہتا ہے۔

(11) پَرْوَرْدَگارِ عالَم اس کو اس وقت ایمان ومعرفت پر ثابت رکھتا ہے اور شیطان کے وسوسے اور اغوا (دھوکے) سے بچاتا ہے۔

(12) اسے قبر کے فتنہ سے امن میں رکھتے ہیں اور نکرین کے سوال کا جواب سکھاتے ہیں۔

(13) اس کی قبر کو روشن اور فَراخ کرتے ہیں۔

(14) اس کی قبر میں بہشت کی طرف کھڑکی کھول دیتے ہیں۔

(15) قیامت کے اہوال سے محفوظ رہے گا۔

(16) نامۂ اعمال اُس کا دہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

(17) حساب اس کا آسانی کے ساتھ ہو گا یا اس سے اصلاً حساب نہ کریں گے۔

(18) پانی حوضِ کوثر کا اسے پلائیں گے اس کے پینے کے بعد پیاس اس کے پاس کبھی نہ آئے گی۔

(19) پُل صراط سے آسانی کے ساتھ گزر جائے گا۔

(20) قیامت کے دن اسے نور کے تودوں پر بٹھائیں گے اور عرش یا لِواءِ محمدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سایہ تلے جگہ دیں گے۔

(21) خدا کے دیدار سے مشرف فرمادیں گے اور یہ نعمت سب نعمتوں سے افضل اور سب کرامتوں سے اکمل ہے۔[1]

(5) عبادت کا شوق پیدا کرنے کے مزید طریقے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عبادت کا شوق پیدا کرنے کیلئے **اچھی صحبت اپنائیے** کہ نیک لوگوں کو عبادت و تلاوت میں مشغول دیکھ کر ہمارے اندر بھی عبادت کا جذبہ پیدا ہو گا۔ اس کے علاوہ نام و نمائش کیلئے نیکیاں کرنے کی عادت کو نکال دیجئے کہ اس سے ہماری آخرت کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا اور صرف **رضائے الٰہی کیلئے عبادت کیجئے** اِنْ شَآءَ اللّٰہ! اس کا دنیا میں بھی فائدہ ہو گا اور آخرت میں بھی کامیابی نصیب ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . الکلام الاوضح، ص ۳۲۷۔۳۲۸ ملتقطا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہ رَجَبُ المرجّب اپنی برکتیں لٹاتا ہمارے درمیان جاری و ساری ہے، 6 رَجَبُ المرجّب کو سلطانُ الہند، حضرتِ سَیِّدنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرس مُبارک ہے، آیئے! اسی مُناسبت سے آپ کی سیرتِ مُبارکہ کی مختصر جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

نام و نسب اور مختصر تعارف

حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نام حَسَن چشتی اَجمیری ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وِلادت 537ھ بمطابق 1142 کو سِجِستان یا سِیْسْتان کے علاقے سَنجر میں پاکیزہ اور علمی گھرانے میں ہوئی۔(1) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مشہور اَلقابات میں مُعینُ الدِّین، غریب نواز، سلطانُ الہِند اور عطائے رسول شامل ہیں۔(2) حُصُولِ عِلْم کیلئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے شام، بغداد اور کِرمان وغیرہ کا سفر بھی اِختیار فرمایا۔ زیارتِ حَرمین کے دُوران بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ کو ہند کی وِلایت عطا ہوئی اور وہاں دِین کی خدمت بجا لانے کا حکم ملا۔(3) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے اَخلاق، کردار اور گفتار سے اس خِطّے میں اسلام کا بول بالا فرمایا۔ لاکھوں لوگ آپ کی نگاہِ فیض سے متاثّر (Impressed) ہو کر اِسلام کے نور میں داخل ہو گئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِصلاح و تبلیغ کے ذریعے تَلَامِذہ و خلفا کی ایسی جماعت تیار کی جس نے (پاک و ہند) کے کونے کونے میں خدمتِ دین کا عظیم فریضہ سَر اَنجام دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تحریر و تصنیف کے ذریعے بھی اِشاعتِ دین اور مخلوقِ

1 . . . اقتباس الانوار، ص۳۴۵ ملخصا

2 . . . معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۲۰ ملخصا

3 . . . سیر الاقطاب، ص۱۴۲ ملخصا

خدا کی اِصلاح کا فریضہ سر انجام دیا۔ آپ کی تصانیف میں اَنِیْسُ الْاَرْوَاح، کَشْفُ الْاَسْرَار، گَنْجُ الْاَسْرَار اور دیوانِ مُعِیْن کا تذکرہ ملتا ہے۔[1] خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریباً 45 سال سر زمینِ ہند پر دینِ اسلام کی خدمت میں گزارے۔ آخر کار عِلْم و حکمت اور نورِ ہدایت کا یہ چراغ 6 رجب 627ھ کو اَجمیر شریف (راجستھان، ہند) میں اس دُنیائے فَانی سے کُوچ کر گیا اور اَجمیر شریف میں ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مَزارِ پُر انوار بَرکتیں لُٹا رہا ہے۔

جو بھی سائل آجاتا ہے مَن کی مُرادیں پا جاتا ہے
میں نے بھی دامن ہے پَسارا یا خواجہ مِری جھولی بھر دو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نفلی روزوں کے مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے نفلی روزوں کے متعلق چند مدنی پھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔

پہلے دو (2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: (1) جس نے ثواب کی اُمّید رکھتے ہوئے ایک نفل روزہ رکھا اللہ کریم اُسے دوزخ سے چالیس 40 سال (کا فاصلہ) دُور فرما دے گا۔[2] (2) اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے

1 . . . معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۱۰۳ تا ۱۰۶ ملتقطا

2 . . . کنز العمال، کتاب الصوم، الباب الثانی، جز۸، ۴/۲۵۵، حدیث: ۲۴۱۴۸

دیا جائے جب بھی اِس کا ثواب پُورا نہ ہو گا اس کا ثواب تو قِیامت ہی کے دن ملے گا۔[1] ☆ کثرت سے نفل روزے رکھنا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتِ مبارکہ ہے۔ ☆ حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تین (3) دن مہینے کے شروع میں، تین (3) دن وَسط میں اور تین (3) دن آخِر میں روزہ رکھا کرتے تھے اور اس طرح مہینے کے اَوائل، اَوَاسِط اور اَواخِر میں روزہ دار رہتے تھے۔[2] ☆ ماں باپ اگر اولاد کو نَفْل روزے سے اِس لئے منع کریں کہ بیماری کا اندیشہ ہے تو والدین کی اطاعت کرے۔[3] ☆ شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی نفل روزہ نہیں رکھ سکتی۔[4] ☆ نفل روزہ قصداً شروع کرنے سے پورا کرنا واجِب ہو جاتا ہے اگر توڑا تو قضا واجِب ہو گی۔[5]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' اور اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے '' 101 مدنی پھول'' اور '' 163 مدنی پھول'' ھدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ مسند ابی یعلی، مسند ابی ھریرۃ، ۵/ ۳۵۳، حدیث: ۶۱۰۴

2 ۔۔۔ کنز العمال، کتاب الصوم، الباب الثانی، جز ۸، ۴/ ۳۰۴، حدیث: ۲۴۶۲۴

3 ۔۔۔ ردالمحتار، کتاب الصوم، فیمایکرہ للصائم، ۳/ ۴۷۸

4 ۔۔۔ در مختار، کتاب الصوم، فی العوارض، ۳/ ۴۷۷

5 ۔۔۔ در مختار، کتاب الصوم، فی العوارض، ۳/ ۴۷۳

بیان:11 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آج میرے ربّ کے پاس سے آنے والا آیا اور کہا: آپ کی اُمّت میں سے جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے، دس گناہ معاف فرماتا ہے، دس دَرَجات بلند فرماتا ہے اور جو کوئی آپ پر سلام بھیجتا ہے اللہ کریم اس پر دس بار سلام بھیجتا ہے۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

---

1 . . . مسند امام احمد، مسند المدنیین، ۵/۵۰۹، حدیث: ۱۶۳۵۲

2 . . . معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے بیان کا موضوع ہے **"دنیا نے ہمیں کیا دیا"** اس بیان میں ہم سنیں گی کہ دنیا سے محبّت کا کیا انجام ہے، بُزرگانِ دین کی نظر میں دنیا کی کیا حیثیت تھی اور وہ کس طرح دنیا سے اپنے آپ کو بچایا کرتے تھے، ہم یہ بھی سنیں گی کہ دنیا کیا ہے اور اسے دنیا کیوں کہتے ہیں اور یہ بھی کہ کون سی دنیا اچھی اور کون سی دنیا قابلِ مذمّت ہے، اس کے علاوہ نیک اعمال کی اہمیّت کے ساتھ ساتھ ماہِ رجب المرجب کی مناسبت سے حضرت سیدنا اَمیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور سیّدنا امامِ جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔

اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے سب سے پہلے ایک واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ

دنیا سے محبت کا انجام

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا گُزر ایک ایسی بستی (Colony) کے پاس سے ہوا جس کے انسان و جن، چرند پرند، تمام چوپائے اور کیڑے مکوڑے مر چکے تھے، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کچھ دیر کھڑے اس کو دیکھتے رہے پھر اپنے حواریوں کی طرف مُتوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: یہ سب اللہ پاک کے عذاب سے ہلاک ہوئے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو ایک ساتھ نہ مرتے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان مُردوں کو پکارا: اے بستی والو! ان میں سے ایک نے جواب دیا: لَبَّیْكَ یَا رُوْحَ اللہ! یعنی اے روحُ اللہ! ہم حاضر ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارا گناہ کیا تھا؟ اس نے کہا: ہم شیطان کی پُوجا اور دنیا سے مَحَبَّت کرتے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تمہاری شیطان کی پوجا کیا تھی؟ وہ بولا: ہم اللہ پاک کے نافرمانوں کی پیروی کرتے تھے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہاری دنیا سے محبت کیسی تھی؟ اس نے کہا: ایسی جیسے بچہ اپنی ماں سے محبت کرتا ہے، جب دنیا ہمارے پاس آتی تو ہم خوش ہوتے اور جب چلی جاتی تو ہم غمگین ہوتے۔ ساتھ ہی ہم نے لمبی اُمیدیں باندھ رکھی تھیں اور اللہ پاک کی اطاعت سے مُنہ پھیر کر اس کی ناراضی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارا یہ حال کیسے ہوا؟ اس نے کہا: ہم نے رات خیریت میں گزاری اور صبح ہاویہ میں کی۔ فرمایا: ہاوِیَہ کیا ہے؟ وہ بولا: سِجِّین۔ ارشاد فرمایا: سجین کیا ہے؟ اس نے کہا: دنیا

کے تمام حصوں جتنا آگ (Fire) کا ایک انگارہ ہے اس میں ہم سب کی رُوحیں دفن کر دی گئی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھی کیوں بات نہیں کر رہے؟ وہ بولا: یہ بات کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ارشاد فرمایا: اس کی وجہ؟ وہ کہنے لگا: ان کے مُونہوں میں آگ کی لگامیں ڈال دی گئی ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: پھر تم مجھ سے کیسے بات کر رہے ہو حالانکہ تم بھی تو ان ہی میں ہو؟ اس نے کہا: یقیناً میں ان ہی میں ہوں لیکن میرا وہ حال نہیں جو اِن کا ہے جب مصیبت آئی تو ان کے ساتھ مجھے بھی گھیر لیا اور اب میں ہَاوِیہ میں ایک بال سے لٹکا ہوا ہوں، میں نہیں جانتا کہ مجھے آگ میں گرا دیا جائے گا یا پھر میں نجات پا لوں گا۔[1]

موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ! جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ!
گر جہاں میں سو برس تو جی بھی لے قبر میں تنہا قیامت تک رہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت میں دنیا سے محبّت کرنے والیوں کیلئے نصیحت موجود ہے۔ ہم میں کئی ایسی ہوں گی جن کے پاس مال و دولت کی کثرت ہو گی، کئی جائیدادیں، زمینیں، بنگلے اور عالیشان گاڑیاں ہوں گی لیکن اس کے باجود بھی ہماری حرص (Greed) ختم ہونے کا نام نہیں لیتی، ہم غور کریں کہ کہیں ہم دنیا سے محبّت کرنے والوں کے عبرت ناک انجام سے غافل تو نہیں ہو گئیں؟ کیا ہمیں ہمیشہ اس دُنیا میں رہنا ہے؟ کیا ہمیں مغفرت کا پروانہ مل چکا ہے؟ کیا ہم پچھلی اُمتوں پر

1 . . . حلیۃ الاولیاء، وھب بن منبه، ۴/۶۴، رقم: ۴۷۶۲

آنے والے عذابات کو بھول گئیں ؟ کیا ہمیں روزانہ اُٹھتے جنازوں سے عبرت حاصل نہیں ہوتی، کیا ہم بسترِ علالت پر سسکتے مریضوں سے سبق حاصل نہیں کرتیں؟ کیا ہم نزع کی سختیاں سہہ سکیں گی ؟ کیا ہم تنگ و تاریک قبر کو بُھول چکی ہیں ؟ کیا ہم نے قبر کے سانپ بچھوؤں اور کیڑے مکوڑوں سے نجات کا طریقہ سوچ لیا؟ کیا ہم مُنکر نکیر کے سوالات کے جوابات دینے میں کامیاب ہو جائیں گی ؟ کیا قیامت کے دن ہم سے حساب و کتاب نہیں ہو گا؟ بہر حال عافیت اسی میں ہے کہ ہم نے جتنا دنیا میں رہنا ہے اُتنا دنیا کیلئے اور جتنا عرصہ قبر و آخرت کا ہے اُتنی قبر و آخرت کی تیاری میں مشغول رہیں، کئی ہنستی بولتی اچانک موت کا شکار ہو کر دیکھتے ہی دیکھتے اندھیری قبر میں پہنچ جاتی ہیں اِسی طرح ہمیں بھی مرنا پڑے گا، اَندھیری قبر میں اُترنا پڑے گا اور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا پڑے گا۔

دولتِ دنیا کے پیچھے تُو نہ جا   آخرت میں مال کا ہے کام کیا؟
مالِ دنیا دوجہاں میں ہے وبال   کام آئے گا نہ پیشِ ذُوالجلال

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۷۰۹-۷۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شیطان کا جال

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُنیا کی محبّت شیطان کا ایسا جال ہے کہ اس میں پھنس کر ہم نیک کاموں سے دُور ہوتی چلی جاتی ہے، مثلاً پہلے تو مستحبات سے دُور ہوتی ہیں، پھر سنّتوں سے غافل ہوتی ہیں، اس کے بعد فرائض و واجبات چھوڑنے کی عادت بنتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ گناہوں بھرے کاموں کی عادی بن جاتی ہیں۔ نمازیں چھوڑنے کا

معمول بن جاتا ہے، جھوٹ بولنے، غیبت کرنے، دوسروں کا دل دُکھانے، گانے باجے سُننے اور طرح طرح کے گناہوں اور ناجائز کاموں میں زندگی بسر ہونے لگتی ہے۔اس کے علاوہ دنیا میں بہت مشغول رہنے والی اپنوں کو بُھلا بیٹھتی ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والی غریبوں کو حقیر و کمتر سمجھنے لگتی ہے، دُنیا میں مشغول رہنے والی کنجوس (Miser) ہو جاتی ہے، دُنیا میں مشغول رہنے والی تکبر کی آفت میں مبتلا ہو جاتی ہے، دنیا میں بہت مشغول رہنے والی پر نصیحت اثر نہیں کرتی، دنیا میں بہت مشغول رہنے والی حلال و حرام میں تمیز نہیں کر پاتی، دنیا میں بہت مشغول رہنے والی حُقُوقُ اللہ کے ساتھ ساتھ حقوقُ العباد یعنی بندوں کے حقوق سے بھی غافل ہو جاتی ہے۔الغرض! دنیا میں بہت مشغول رہنے والی طرح طرح کی آفات میں مُبتلا رہتی ہے۔ دنیا میں بہت مشغول رہنے والی اگر دنیا کی حقیقت کو جان لیتی تو کبھی بھی اس سے دل نہ لگاتی۔ قرآنِ کریم کی مختلف آیاتِ کریمہ میں دُنیا کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے چنانچہ

پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد کی آیت نمبر 20 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِؕ (پ۲۷، الحدید:۲۰)

تَرجَمۂ کنزالایمان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا۔

اس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیرِ صراط الجنان میں لکھا ہے: اس آیت میں دُنیا کی حقیقت بیان کی جارہی ہے تا کہ مسلمان اس کی طرف راغب نہ ہوں، کیونکہ دُنیا بہت کم نفع والی اور جلد ختم ہو جانے والی ہے۔اس آیت میں اللہ پاک نے دُنیا کے بارے

میں پانچ (5) چیزیں بیان فرمائی ہیں:

(1-2) دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود ہے جو کہ بچوں کا کام ہے اور صرف اس کے حصول میں محنت و مشقت کرتے رہنا وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ نہیں۔

(3) دنیا کی زندگی زینت و آرائش کا نام ہے جو کہ عورتوں کا شیوہ ہے۔

(4-5) دنیا کی زندگی آپس میں فخر و غرور کرنے اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنے کا نام ہے۔

جب دنیا کا یہ حال ہے اور اس میں ایسی قباحتیں موجود ہیں تو اس میں دل لگانے اور اس کے حصول کی کوشش کرتے رہنے کی بجائے ان کاموں میں مشغول ہونا چاہئے جن سے اُخروی زندگی سنور سکتی ہے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب دنیا کی حقیقت کے بارے میں بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے چند ارشادات سنتی ہیں: چنانچہ

نیلی آنکھوں والی بدصورت بُڑھیا

حضرت فُضیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: قیامت کے دن ایک نیلی آنکھوں والی نہایت بدصورت بُڑھیا جس کے دانت آگے کی طرف نکلے ہوں گے لوگوں کے سامنے ظاہر ہو گی اور ان سے پوچھا جائے گا: اِس کو جانتے ہو؟ لوگ کہیں گے: ہم اِس کی پہچان سے اللہ پاک کی پناہ

1... تفسیر صراط الجنان، پ۲۷، الحدید، تحت الآیۃ:۲۰، ۹/ ۷۴۰

چاہتے ہیں۔ کہا جائے گا: یہ وُہی دُنیا ہے جس پر تم فخر کیا کرتے تھے، اِسی کی وجہ سے قطعِ رحمی کرتے (یعنی رشتے داریاں کاٹتے) تھے، اِسی کے سبب ایک دوسرے سے حسد اور دشمنی کرتے تھے۔ پھر اُس (بڑھیا نُما دنیا) کو جہنّم میں ڈالا جائے گا تو پکارے گی: اے میرے پَرْوَرْدَگار! میری پیروی کرنے والے اور میری جماعت کہاں ہے؟ اللہ پاک فرمائے گا: اُن کو بھی اس کے ساتھ کر دو۔[1]

دنیا کی حقیقت

اسی طرح مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" میں ہے: حدیث میں ہے: اگر دُنیا کی قدر اللہ (پاک) کے نزدیک ایک مچھر کے پَر کے برابر (بھی) ہوتی تو (پانی کا) ایک گھونٹ (بھی) اس میں سے کافر کو نہ دیتا۔[2] (دُنیا) ذلیل ہے (اِسی لئے) ذلیلوں کو دی گئی، جب سے اِسے بنایا ہے کبھی اِس کی طرف نظر نہ فرمائی، دُنیا، آسمان و زمین کے درمیان فضا میں لٹکی ہوئی ہے۔ یعنی روتی دھوتی ہے اور کہتی ہے: اے میرے رب! تُو مجھ سے کیوں ناراض ہے؟ (پھر فرمایا) سونا چاندی خدا کے دشمن ہیں۔ وہ لوگ جو دُنیا میں سونے چاندی سے محبّت رکھتے ہیں قیامت کے دن پکارے جائیں گے کہاں ہیں وہ لوگ جو خدا کے دشمن سے محبّت رکھتے تھے۔ اللہ کریم دُنیا کو اپنے محبوب یعنی پیارے بندوں سے ایسا دُور فرماتا ہے جیسے ایک ماں اپنے بیمار بچے کو نُقصان دِہ چیزوں سے دُور رکھتی ہے۔[3]

1... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الدنیا، ۵/ ۲۷، حدیث: ۱۲۳

2... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی ھوان الدنیا... الخ، ۴/ ۱۴۳، حدیث ۲۳۲۷

3... نیکی کی دعوت، ص۲۶۵- ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۴۶۴ تا ۴۶۵ ملتقطا

حُبِّ دُنیا میں دل پھنس گیا ہے　　نفسِ بدکار حاوی ہوا ہے
ہائے شیطاں بھی پیچھے پڑا ہے　　یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! بُزرگانِ دین کا کردار ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے، یہ حضرات دنیا کی حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ دُنیا ان کی طرف آتی ہے مگر وہ دُنیا کے مقابلے میں ہمیشہ آخرت کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک ایمان افروز حکایت سنئے، چنانچہ

دنیا سے بے رغبت خلیفہ

اَمیرُ المؤمنین، حضرت عمر بن عَبْدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خلیفہ بنتے ہی زُہد و قناعت (یعنی دُنیا سے بے رغبتی کو) اِختیار کرلیا، عیش و عشرت کو ٹھکرا دیا، لذیذ کھانے چھوڑ دیئے اور بہت سادہ غِذا استعمال فرمانے لگے۔ چنانچہ نعیم بن سلامت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں اَمیرُ المؤمنین، عُمر بن عَبْدُ العزیز کے پاس گیا تو دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زیتون کے تیل کے ساتھ روٹی تناول فرما رہے تھے۔[1] یونس بن شیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے اَمیرُ المؤمنین حضرت عمر بن عَبْدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خلافت کے بعد اس حال میں دیکھا کہ اگر میں چاہتا تو بغیر چھوئے ہوئے ان کی پسلیوں کو گن سکتا تھا۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے غلام ابو امیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے

1...سیرت ابن جوزی، ص ۱۸۰

2...سیرت ابن جوزی، ص ۱۸۱ ملخصا

آقا اَمیرُ المؤمنین کے پاس آیا تو آپ مسور کی دال تناول فرما رہے تھے میں نے کہا: كُلَّ يَوْمٍ عَدَسٌ! یعنی روز روز دال! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ نے فرمایا: اے بیٹے! هٰذَا طَعَامُ مَوْلَاكَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْن! یعنی تمہارے آقا اَمیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی یہی غذا ہے۔[1]

واہ کیا بات ہے "مسور" کی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُبْحٰنَ اللہ! اَمیرُ المؤمنین، حضرت عمر بن عَبْدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اتنی بڑی سَلْطنت کے خلیفہ ہوتے ہوئے بھی سادہ غذا استعمال فرماتے تھے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سادگی اپنائیں اور دال سبزی بھی خوشی خوشی کھالیا کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مسور کی دال کی تو کیا شان ہے کہ حدیثِ پاک میں اسے برکت والی چیز قرار دیا گیا ہے: چنانچہ

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم مسور ضرور کھایا کرو، کیونکہ یہ برکت والی چیز ہے۔ جو دل کو نرم کرتی اور آنسوؤں کو بڑھاتی ہے۔ اس میں 70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی برکات شامل ہیں جن میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بھی شامل ہیں۔[2]

تفسیرِ قرطبی میں ہے: حضرت عُمر بن عَبْدُ العَزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک دن زیتون، ایک دن گوشت اور ایک دن مسور کی دال سے روٹی تناوُل فرماتے۔ حضرت حَلیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسور اور زیتون نیکوں کی غذا ہے۔ مسور بدن (Body) کو دُبلا کرتا ہے اور دُبلا بدن عبادت میں مددگار ہوتا ہے، مسور سے ایسی شہوت نہیں بھڑکتی جیسی گوشت کھانے

1...سیرت ابن جوزی، ص ۱۸۱ ملخصا

2...مسند الفردوس، ۶۷/۲، حدیث: ۳۸۷۶

سے بھڑ کتی ہے۔[1]

میں کم کھانا کھانے کی عادت بناؤں خدایا کرم! استقامت بھی پاؤں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دنیا اور آخرت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ایک سچی حقیقت ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کے مُقابلے میں دنیا بہت جلد ختم ہو جانے والی ہے، دُنیا کی طلبگار بظاہر اس دنیا کے حُصُول پر بہت خوش ہوتی ہے، اس سے لمبی لمبی اُمیدیں وابستہ کر لیتی ہے، اس کی رنگینیوں میں گم ہو جاتی ہے مگر جب ہوش آتا ہے تو ہاتھ ملتی رہ جاتی ہے۔ دُنیا میں رہ کر جو آخرت کی بہتری کی کوششیں کرتی ہے اس کی دنیا بھی اچھی ہوتی ہے اور آخرت بھی سنورتی ہے جبکہ دُنیا میں رہ کر صرف دُنیا حاصل کرنے والی آخرت کے فَوائد و ثمرات سے محروم ہو جاتی ہے۔ دُنیا کی رنگینیوں میں کھونے والی شیطان کو پیاری ہے جبکہ آخرت کمانے والی اللہ کریم کی پیاری ہے۔ دنیا کا راستہ بظاہر نفسانی خواہشات و لمبی امیدوں کی وجہ سے آسان نظر آتا ہے لیکن اس کا انجام بہت برا ہے، آخرت کا راستہ بظاہر مشکل و دشوار نظر آتا ہے لیکن اس کی منزل جنّت ہے جو خوبصورت اور ہمیشہ رہنے والا مقام ہے۔ چونکہ دنیا آخرت کے مقابلے میں ہمارے بہت قریب ہے، لہٰذا اس کی طرف دل بہت جلد مائل ہو جاتا ہے جبکہ آخرت دنیا کے بعد ہے اس لیے اس سے غفلت برتی جاتی ہے۔ یاد رکھئے! دنیا کو دنیا کہنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ دنیا آخرت کے مُقابلے

1 . . . تفسیر قرطبی، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۶۱، ۱/۳۴۶ ملتقطا

میں ہم سے زیادہ قریب ہے، چنانچہ

دنیا کو دنیا کیوں کہتے ہیں؟

اَمیرِ اَہلِ سنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب ”نیکی کی دعوت“ کے صفحہ نمبر 260 پر نقل فرماتے ہیں: دُنیا کا لغوی معنٰی ہے: ”قریب“ اور دُنیا کو دُنیا اِس لئے کہتے ہیں کہ یہ آخرت کی نسبت انسان کے زیادہ قریب ہے یا اس وجہ سے کہ یہ اپنی خواہشات ولذّات کے سبب دل کے زیادہ قریب ہے۔[1]

دُنیا کیا ہے؟

حضرتِ علّامہ بدرُ الدّین عَینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آخِرت کے گھر سے پہلے تمام مخلوق دُنیا ہے۔[2] تو اس اعتبار سے سونا، چاندی اور ان سے خریدی جانے والی تمام ضَروری وغیر ضَروری اَشیا دنیا میں داخِل ہیں۔[3]

کون سی دنیا اچھی، کون سی قابل مذمت؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رہے! دنیاوی اشیا کی تین قسمیں ہیں: (1) وہ دُنیاوی اشیا جو آخرت میں ساتھ دیتی ہیں اور ان کا نفع موت کے بعد بھی ملتا ہے، ایسی چیزیں صرف دو ہیں: (1) عِلم اور (2) عمل۔ عمل سے مراد ہے، اخلاص کے ساتھ

1... الحديقة الندية، ۱/۱۷

2... عمدة القاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان وحی... الخ، ۱/۵۲، تحت الحدیث: ۱ ماخوذا

3... الحديقة الندية، ۱/۱۷

اللہ کریم کی عبادت کرنا۔

(2) وہ چیزیں جن کا فائدہ صرف دنیا تک ہی محدود رہتا ہے آخرت میں ان کا کوئی پھل نہیں ملتا جیسے گناہوں سے لذت حاصل کرنا، جائز چیزوں سے ضرورت سے زیادہ فائدہ اُٹھانا مثلاً زمین، جائیداد، سونا چاندی، عمدہ کپڑے اور اچھے اچھے کھانے کھانا اور یہ دنیا کی قابلِ مذمت قسم میں شامل ہیں۔

(3) وہ چیزیں جو نیکیوں پر مددگار ہوں جیسے ضروری غذا، کپڑے وغیرہ۔ یہ قسم بھی اچھی ہے لیکن اگر صرف دنیا کا فوری فائدہ اور لذّت مقصود ہو تو اب یہ دنیا قابلِ مذمّت کہلائے گی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دنیا ایک مسافر خانے کی طرح ہے جس میں مسافر آکر قیام کرتے ہیں اور چند دن رہنے کے بعد وہاں سے چلے جاتے ہیں، مسافر خانے میں آکر چند دن رہنے والا کبھی بھی وہاں رہتے ہوئے لمبی لمبی اُمیدیں نہیں باندھتا اور اس کی رونقوں سے دل نہیں لگاتا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اس عارضی گھر یعنی دنیا کی ہو کر نہ رہ جائیں کیونکہ ہمیں ایک دن یہاں سے کوچ کر جانا ہے، ہماری منزل یہ نہیں بلکہ جنت ہے۔ آیئے! اپنے دل میں دنیا سے بے رغبتی بڑھانے اور فکرِ آخرت اجاگر کرنے کے لئے 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور نصیحت و عبرت کے مدنی پھول چنئے: چنانچہ

1... احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، ۳/۲۷۰، ۲۷۱ ملخصا

(1) فرمایا: جو شخص ہمیشہ دنیا کی فکر میں مبتلا رہے گا (اور دین کی پروانہ کرے گا) تو اللہ پاک اس کے تمام کام پریشان کر دے گا اور اس کی مفلسی ہمیشہ اس کے سامنے رہے گی اور اسے دُنیا اتنی ہی ملے گی جتنی اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہے اور جس کی نیت آخرت کی جانب ہو گی تو اللہ کریم اس کی دل جمعی کے لئے اس کے تمام کام درست فرمادے گا اور اس کے دل میں دنیا کی بے پروائی ڈال دے گا اور دنیا اس کے پاس خود بخود آئے گی۔[1]

(2) فرمایا: دنیا اس کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) کوئی گھر نہیں اور اس کا مال ہے جس کا دوسرا کوئی مال نہیں اور دنیا کے لئے وہ آدمی جمع کرتا ہے جس کے پاس عقل نہیں۔[2]

(3) فرمایا: جس نے اپنی دنیا سے محبّت کی اس نے اپنی آخرت کو نُقصان پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت سے محبت کی اس نے اپنی دُنیا کو نُقصان پہنچایا، پس تم فَنا ہونے والی (دنیا) پر باقی رہنے والی (آخرت) کو ترجیح دو۔[3]

بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی سے معلوم ہوا کہ دُنیا و آخرت دونوں کی محبّت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی دنیا آخرت کی ضِد ہے۔[4]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الهم بالدنیا، ۴/۴۲۴، حدیث: ۴۱۰۵

2... شعب الایمان، باب فی الزهد وقصر الامل، ۷/۳۷۵، حدیث: ۱۰۶۳۸

3... مسند امام احمد، مسند الکوفیین، ۷/۱۶۵، حدیث: ۱۹۷۱۷

4... مراٰۃ المناجیح، ۷/۱۸

دنیا ریت کی مانند ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ بیان کردہ احادیثِ مبارکہ میں دنیا سے محبّت کرنے والوں کی کیسی مذمت (Condemnation) بیان کی گئی ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم صرف دنیا کیلئے ہی نہ کُڑھتی رہیں، آخرت کیلئے بھی نیکیوں کا ذَخیرہ اکٹھا کریں، کیونکہ دُنیا کی مثال ریت جیسی ہے، ریت کی جتنی بھی بڑی مٹھی بھر لی جائے آہستہ آہستہ ذرات کی صورت میں تمام ریت مٹھی سے نکل ہی جاتی ہے اور بالآخر مٹھی خالی رہ جاتی ہے۔ ایسا ہی کچھ حال اس دھوکے باز دُنیا کا ہے، دنیا کی فتنہ بازیوں سے خبردار کرتے ہوئے حُجّۃُ الْاِسلام، امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک بُزرگ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

اے لوگو! اس فرصت کے وقت میں نیک عمل کرلو اور اللہ پاک سے ڈرتے رہو۔ اُمیدوں پر پُھولے مت سماؤ اور اپنی موت کو نہ بھولو۔ دنیا کی طرف مائل نہ ہو جاؤ، بے شک یہ دھوکے باز ہے اور اپنی خواہشات کے ذریعے تمہیں فتنے میں ڈال دیتی ہے، جنہوں نے اس سے اطمینان حاصل کرنا چاہا انہیں ذلیل ورُسوا کردیا، لہٰذا اسے حقیقت کی نگاہ سے دیکھو کیونکہ یہ مصیبتوں سے بھرپور مقام ہے، اس کے خالق نے اس کی مذمّت کی، اس کا نیا پُرانا ہو جاتا ہے اور اسے چاہنے والا بھی مر جاتا ہے۔ اللہ پاک تم پر رحم فرمائے، غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور اس سے پہلے نیند سے آنکھیں کھول لو کہ یوں اعلان کیا جائے: فلاں شخص بیمار ہے اور اس کی بیماری نے شدت اختیار کرلی ہے، کیا کوئی دوا ہے؟ یا کسی ڈاکٹر تک جانے کی کوئی صورت ہے؟ اب تمہارے لیے حکیموں (اور ڈاکٹروں) کو بُلایا جاتا

ہے، لیکن شفا کی اُمید ختم ہو جاتی ہے، پھر کہا جاتا ہے: فُلاں نے وصیت (Will) کی اور اپنے مال کا حساب کیا ہے۔ پھر کہا جاتا ہے: اب اس کی زبان بھاری ہو گئی، اب وہ اپنے بھائیوں سے بات نہیں کرتا اور پڑوسیوں کو نہیں پہچانتا، اب تمہاری پیشانی پر پسینہ آگیا، رونے کی آوازیں آنے لگیں اور تمہیں موت کا یقین ہو گیا، تمہاری پلکیں بند ہونے سے موت کا گمان یقین میں بدل گیا، زبان تھرتھرا رہی ہے، تیرے بہن بھائی رو رہے ہیں، تمہیں کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارا فلاں بیٹا ہے، یہ فلاں بھائی ہے، لیکن تو کلام کرنے سے روک دیا گیا ہے، پس تو بول نہیں سکتا، تمہاری زبان پر مہر لگ گئی جس کی وجہ سے آواز نہیں نکلتی، پھر تمہیں موت آگئی اور تیری روح اعضا سے پوری طرح نکل گئی، پھر اسے آسمان کی طرف لے جایا گیا، اس وقت تمہارے بھائی جمع ہوتے ہیں، پھر تمہارا کفن لاتے ہیں اور تمہیں غسل دے کر کفن پہناتے ہیں۔ اب تمہاری عیادت کرنے والے خاموش ہو کر بیٹھ جاتے ہیں اور تجھ سے حسد کرنے والے بھی آرام پاتے ہیں، گھر والے تمہارے مال کی طرف متوجہ ہو جاتے اور تمہارے اعمال گروی ہو جاتے ہیں۔ [1]

دل سے دنیا کی محبت دور کر دل نبی کے عشق سے معمور کر
اَشک مت دنیا کے غم میں تُو بہا ہاں نبی کے غم میں خوب آنسو بہا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۷۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک اعمال کی اہمیّت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! افسوس! ہم فکرِ آخرت کرنے کے بجائے

1 . . . احیاء العلوم، کتاب ذم الدنیا، ۳/۲۶۰ ملتقطا

دنیا کی رنگینیوں میں مگن ہیں، ہم اپنے مکانات نہایت عالیشان طریقے سے سجاتی ہیں۔ اپنی زندگی پیسے کی ریل پیل، خُوبصورت اور عالیشان محلّات کے گرد گزارنا چاہتی ہیں، ذرا سوچئے تو سہی یہ چیزیں کب تک ہمارے کام آئیں گی؟ کیا یہ سب قبر میں ساتھ لے جائیں گی؟ کیا آخرت میں ان چیزوں کے بدلے نیکیاں مل جائیں گی؟ ہرگز نہیں! یہ بینک بیلنس، دَھن دولت اور مال وجائیداد سب اس دنیا میں رہ جائیں گے، قبر میں کچھ بھی نہ کام آئیں گے، وہاں اگر کام آئیں گے تو صرف **نیک اعمال** کام آئیں گے، منکر نکیر کے سوالات میں کامیابی دلوائیں گے تو **نیک اعمال** دلوائیں گے، قبر کی وحشت میں غمخواری کا سامان بھی **نیک اعمال** ہی کریں گے، قبر کی تنگی بھی **نیک اعمال** کی وجہ سے فراخی میں تبدیل ہوگی، قبر کی تاریکی میں **نیک اعمال** ہی جگمگائیں گے، عذاب قبر سے رکاوٹ بنیں گے تو **نیک اعمال** ہی بنیں گے اور صرف قبر کیا قبر کے بعد میدانِ محشر کی گرمی اور اس کی پیاس سے، پل صراط پر کامیابی سے گزرنے، حساب وکتاب اور جہنم کے عذاب سے بھی ہمارے **نیک اعمال** ہی نجات دلائیں گے، اس لیے نیک اعمال کی فکر کیجئے۔ چنانچہ

تین قسم کے دوست

رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں: (1) اس کے گھر والے (2) اس کا مال اور (3) اس کا عمل۔ پھر دو چیزیں واپس لوٹ آتی ہیں جبکہ ایک اس کے ساتھ باقی رہتی ہے۔ گھر والے اور مال لوٹ آتے ہیں جبکہ اس کا عمل اس کے ساتھ جاتا ہے۔[1]

1 . . . بخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات الموت، ۴/۲۵۰، حدیث: ۶۵۱۴

جبکہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے: جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: **مَاقَدَّمَ** یعنی اس نے آگے کیا بھیجا؟ اور لوگ پوچھتے ہیں: **مَاخَلَّفَ** یعنی اس نے پیچھے کیا چھوڑا؟[1] یعنی مرتے وقت وارثین تو چھوڑے ہوئے مال کی فکر میں ہوتے ہیں کہ کیا چھوڑے جارہا ہے؟ اور جو فرشتے روح قبض کرنے کے لیے آتے ہیں وہ اعمال و عقائد کا حساب لگاتے ہیں۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ ہم دنیا اور اس کے سامان کی فکر چھوڑیں اور نیک اعمال کمانے میں مشغول ہو جائیں۔ جس مال و دولت کو کمانے کے لیے ہم زندگی ختم کر بیٹھتی ہیں اس میں سے بھی صرف اتنا ہی ہمارا ہے جتنا ہم نے خرچ کر دیا۔ جو رہ گیا وہ ہمارا نہیں بلکہ ورثا کا ہو گا۔ اس لیے عقلمندی کا تقاضا ہے کہ مال و دولت اور دنیا کی ہوس کو ختم کریں اور عاقبت سنوارنے پر توجہ دیں۔ اس پیسے نے کسی سے وفا نہیں کی، یہ واقعی ہاتھوں کا میل ہے، بالفرض اگر زندگی میں کروڑوں اربوں روپے جمع کر بھی لئے جائیں تب بھی ہم صرف اتنا ہی استعمال کر سکتی ہیں جتنا ہم کر سکیں۔ یوں سمجھئے جیسے کسی شخص کو خوب بھوک (Hunger) لگی ہو، سامنے بریانی کی دیگ پک رہی ہو، بریانی کی بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ کو مسحور کر رہی ہو، دل اس کی طرف مائل ہو، منہ میں پانی آرہا ہو، دل کر رہا ہو گا کہ ساری کی ساری دیگ کھالی جائے مگر حقیقتاً اس میں سے کتنا کھایا جائے گا۔ بریانی کی ایک پلیٹ کافی رہے گی، بہت زیادہ بھی کھایا جائے تو دو تین پلیٹوں کے بعد مزید کھانے کی گُنجائش نہ ہو گی۔ بسا اوقات ایسا

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/ ۳۲۸، حدیث: ۱۰۴۷۵

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۷/ ۴۹

ہوتا ہے کہ پیٹ بھر جاتا ہے مگر جی سیر نہیں ہوتا، دل کر رہا ہوتا ہے کہ اور کھائیں بہت لذیذ بنا ہوا ہے مگر کھاتے نہیں ہیں، اس لئے کہ مزید کھانے کی گنجائش ہی نہیں رہتی، پیٹ بھر گیا ہے تو مزید کہاں جائے گا۔

بالکل اسی طرح آپ کروڑوں اربوں روپے جمع کرلیں مگر ان میں سے اتنا ہی کھائیں گی جتنے سے پیٹ بھر جائے گا۔ اسی طرح کپڑا بھی اتنا ہی استعمال کیا جائے گا جتنے سے ایک سوٹ بن جاتا ہے، الغرض دنیوی مال و دولت کے انبار بھی جمع کر لئے جائیں تب بھی استعمال اتنا ہی کر پائیں گی جتنا ہم کر سکتی ہیں، باقی سب کا سب دُنیا میں رہ جائے گا۔ جیسا کہ

حدیثِ پاک میں ہے: نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ میر امال میر امال کہتا رہتا ہے، حالانکہ اس کے مال کے صرف تین حصے ہیں: ایک وہ جو کھا کر ختم کر دیا دوسرا وہ جو پہن کر بوسیدہ کر دیا اور تیسرا وہ جو کسی کو (راہِ خدا میں) دیا اور جمع کر لیا۔ اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے سب ختم ہو جانے والا ہے اور وہ اسے دوسرے لوگوں کے لئے چھوڑنے والا ہے۔[1] اللہ کریم ہمیں دنیاوی محبّت سے بچاکر فکرِ آخرت عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ رَجَبُ المرجب جاری ہے اس ماہِ مقدّس میں دو عظیم ہستیوں کا عرس منایا جاتا ہے جن میں سے ایک صحابیِ رسول، اَمِیرُ المؤمنین، کاتبِ وحی، حضرتِ سیدنا اَمیرِ معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہیں اور دوسرے خاندانِ نبوت کے

1 . . . مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن للمؤمن وجنة للکافر، ص ۱۲۱۰، حدیث: ۷۴۲۰

چشم و چراغ، ولی ابن ولی، حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہیں، آیئے! اسی مناسبت سے ان دونوں عظیم و مبارک ہستیوں کی سیرت مبارکہ کی کچھ جھلکیاں سنتی ہیں: چنانچہ

سیرتِ سیّدنا اَمیرِ معاویہ

▣ حضرت اَمیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابی ہیں، ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے صلحِ حدیبیہ کے موقع پر اسلام قبول فرمایا لیکن فتحِ مکہ کے موقع پر اپنے اسلام کا کھل کر اظہار فرمایا۔ ▣ نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو کاتبِ وحی کا منصب عطا فرمایا، ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ 20 سال مسلمانوں کے خلیفہ رہے۔[1] ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بے انتہا عاجزی فرماتے تھے اور اپنی تعظیم کو پسند نہیں فرماتے تھے۔[2] ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بہت حلیم و بردبار (یعنی غصہ برداشت کرنے والے) تھے۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کئی غزوات میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ شامل رہے۔ ▣ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حُسنِ اخلاق کے بارے میں اَمیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے بڑھ کر کوئی حاکم نہیں دیکھا۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ اُمّتِ مصطفٰے کی خیر خواہی کا بے انتہا جذبہ رکھتے تھے۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا شمار فقیہ (مفتی) صحابہ میں ہوتا تھا۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ پیارے آقا کی اداؤں کو زیادہ سے زیادہ اپنانے کی کوشش فرماتے تھے۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نیکی کے کاموں میں پیش پیش رہتے اور دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیا کرتے تھے۔ ▣ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کرتا ایک تہبند، ایک

1... النبراس شرح عقائد النسفیہ، اختلاف معاویہ، ص ۳۰۸

2... ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی قیام الرجل للرجل، ۴/۴۵۷، حدیث: ۵۲۲۹ ماخوذا

چادر اور چند موئے مبارک تھے اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے وصیت فرمائی کہ آپ کو ان کپڑوں میں کفن دیا جائے۔[1] ▪ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، آپ کے شہزادوں رَضِیَ اللہُ عَنْہم اور تمام خاندانِ نبوّت سے محبّت فرماتے تھے۔[2] ▪ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا وصال مبارک 60 ہجری کو ملک شام کے مشہور شہر دمشق میں ہوا، اس وقت آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی عمر مبارک 78 سال تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی مبارک سیرت کے متعلق مزید معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "**فیضانِ اَمیرِ معاویہ**" کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب حضرتِ امامِ جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی سیرت مبارکہ کی چند جھلکیاں سنتی ہیں: چنانچہ

سیرتِ امامِ جعفر صادق

▪ حضرتِ سیّدُنا امامِ جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وِلادت 17 ربیع الاول 83 سن ہجری پیر شریف کے دن مدینۃُ المنورہ میں ہوئی۔ ▪ آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور ابواسماعیل جبکہ لقب صادق، فاضل اور طاہر ہے۔ ▪ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ حضرتِ سیّدُنا امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بڑے صاحبزادے ہیں، ▪ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی والدہ حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ فروہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا اَمیرُ المؤمنین حضرتِ سیدنا ابوبکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی پوتی تھیں۔ ▪ امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ظاہری و باطنی علوم کے جامع تھے

1 . . . فیضانِ امیر معاویہ، ص ۶۳

2 . . . فیضانِ امیر معاویہ، ص ۲۷ تا ۹۵ ملخصا

اور ریاضت و عبادت اور مجاہدے میں مشہور تھے۔ ▣ امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا بیان ہے: میں ایک زمانے تک آپ کی خدمتِ مبارکہ میں آتا رہا۔ میں نے ہمیشہ آپ کو تین عبادتوں میں سے کسی ایک میں مصروف پایا، یا تو آپ نماز پڑھتے ہوئے ملتے یا تلاوتِ قرآن میں مشغول ہوتے یا پھر روزہ دار ہوتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ عالی نسب ہونے کے باوجود عاجزی کے پیکر تھے۔ ▣ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو 68 برس کی عمر میں 15 رجب المرجب 148 سن ہجری میں کسی بدبخت نے نے زہر دیا جو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی شہادت کا سبب بنا۔ ▣ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مزار مبارک جنّتُ البقیع (مدینۃُ المنوّرہ) آپ کے والدِ محترم حضرتِ سیّدنا امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے پہلو میں ہے۔ اللہ پاک کی اِن حضرات پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے توکّل و قناعت سے متعلق کچھ مدنی پھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔

توکّل و قناعت کے مدنی پھول

پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: قناعت کبھی نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔[1] (2) فرمایا: بے شک کامیاب ہو گیا وہ شخص جو اِسلام لایا اور اُسے بقدرِ کِفایت رِزْق دِیا گیا اور اللہ پاک نے اُسے جو کچھ دِیا اُس پر قناعت بھی عطا فرمائی۔[2]

---

1 ... الزهد للبيهقي، الجزء الاول من كتاب ... الخ، ص۸۸، حديث: ۱۰۴

2 ... مسلم، كتاب الزكاة، باب فى الكفاف و القناعة، ص۴۰۶، حديث: ۲۴۲۶

☆انسان کو جو کچھ اللہ پاک کی طرف سے مِل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینے کو قناعت کہتے ہیں۔[1] ☆روزمرّہ اِسْتِعْمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔[2] ☆توکّل کے تین درجے ہیں(۱)اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کرنا(۲) اس کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا۔ (۳)اپنا ہر معاملہ اس کے سپرد کر دینا۔[3] ☆دُنیاوی چیزوں میں قَناعت اور صبْر اچھا ہے مگر آخِرَت کی چیزوں میں حرِص اور بے صبری اعلیٰ ہے،دِین کے کسی دَرَجہ پر پہنچ کر قناعت نہ کرلو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔[4] لالچ بہت ہی بُری خصلت اور نہایَت خراب عادت ہے،اللہ پاک کی طرف سے بندے کو جو رِزْق و نعمت اور مال و دَولت یا جاہ (یعنی عزّت) ومَرتَبہ مِلا ہے،اُس پر راضی ہو کر قناعت کر لینی چاہئے۔[5] ☆جس کی للچائی نظریں لوگوں کے قبضے میں مال کو دیکھتی رہیں وہ ہمیشہ غمگین رہے گا۔[6] ☆بلعم بن باعوراء جو بہت بڑا عالم اور مستجاب الدعوات تھا، حرص و لالچ نے اسے دنیا و آخرت میں تباہ و برباد کر دیا۔[7] ☆اللہ پاک فرماتا ہے: وہ شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ مالدار ہے جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔[8]

---

1 . . . جنتی زیور، ص۱۳۶بتغیر قلیل

2 . . . التعریفات للجرجانی، باب القاف، تحت اللفظ: القناعة، ص ۱۲۶

3 . . . الرسالة القشیریة، ص ۲۰۳

4 . . . مرآۃ المناجیح ۷/ ۱۱۲

5 . . . جنتی زیور، ۱۱۰ ملخصا

6 . . . الرسالة القشیریة، ص ۱۹۸

7 . . . ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۳۶۷ ماخوذا

8 . . . تاریخ ابن عساکر، رقم: ۷۷۴۰، موسی بن عمران، ۶۱/ ۱۳۹ ملخصا

☆اگر انسان کے پاس مال کی دو(2) وادِیاں بھی ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنّا کرے گا اور اِبنِ آدم کے پیٹ کو قبر کی مِٹّی کے سِوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔[1]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب **بہارِ شریعت** حصّہ16 (312صفحات) 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لو ان لابن آدم۔۔۔ الخ، ص ۴۰۴، حدیث: ۲۴۱۵

بیان:12: ہر مُبَلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جس نے مجھ پر ایک** بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس (10) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس (10) مرتبہ درودِ پاک پڑھے اللہ پاک اس پر سو (100) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو (100) مرتبہ درودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" "مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔" (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1... معجم اوسط، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵

2... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی وتبدیلی کی جاسکتی ہے۔
نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰـهَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰـهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

نہایت قیمتی موتی

حضرتِ سیِّدنا احمد بن نَاصِح رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: ایک غریب شخص بہت عبادت گزار اور کثیرُ العِیال تھا۔ گھر کا خرچ وغیرہ چلانے کے لئے اُون کی رسیاں بناتا اور انہیں فروخت کر کے کھانے پینے کا سامان خرید لاتا، جتنا مل جاتا اسی کو کھا کر اللہ پاک کا شکر ادا کرتا۔ حَسْبِ معمول ایک مرتبہ وہ نیک شخص اُون کی رسیاں بیچنے بازار گیا۔ جب رسیاں بِک گئیں تو وہ گھر والوں کے لئے کھانے کا سامان خریدنے لگا۔ اتنے میں اس کا ایک دوست اس کے پاس آیا اور کہا: میں سخت حاجت مند ہوں، مجھے کچھ رقم دے دو۔ اس رحم دل عبادت گزار شخص نے وہ ساری رقم اس غریب حاجت مند

سائل کو دے دی اور خود خالی ہاتھ گھر لوٹ آیا۔ جب گھر والوں نے پوچھا: کھانا کہاں ہے ؟تو اس نے جواب دیا: مجھ سے ایک حاجت مند نے سوال کیا وہ ہم سے زیادہ حاجت مند تھا لہٰذا میں نے ساری رقم اس کو دے دی۔ گھر والوں نے کہا: اب ہم کیا کھائیں گے ؟ ہمارے پاس تو گھر میں کچھ بھی نہیں۔ اس نیک شخص نے گھر میں نظر دوڑائی تو اسے ایک ٹوٹا ہوا پیالہ اور مٹکا نظر آیا۔ اس نے وہ دونوں چیزیں لیں اور بازار کی طرف چل دیا اس اُمید پر کہ شاید انہیں کوئی خرید لے اور میں کچھ کھانے کا سامان لے آؤں۔ چنانچہ وہ بازار پہنچا لیکن کسی نے بھی اس سے وہ ٹوٹا ہوا پیالہ اور مٹکا نہیں خریدا۔ اتنے میں ایک شخص گزرا جس کے پاس ایک خراب پھولی ہوئی مچھلی تھی، مچھلی والے نے کہا: تُو میرا خراب مال اپنے خراب مال کے بدلے خرید لے یعنی یہ ٹوٹا ہوا پیالہ اور مٹکا مجھے دے دے اور مجھ سے یہ پھولی ہوئی خراب مچھلی لے لے۔ اس عابد شخص نے یہ سودا منظور کر لیا اور خراب مچھلی لے کر گھر پلٹ آیا اور گھر والوں کے حوالے کر دی۔ جب انہوں نے اس مچھلی کو دیکھا تو کہنے لگے: ہم اس بے کار مچھلی کا کیا کریں؟ اس عابد شخص نے کہا: تم اسے بُھون لو ہم اسے ہی کھا لیں گے، اللہ پاک کی ذات سے اُمید ہے کہ وہ مجھے رزق ضرور عطا کرے گا۔ چنانچہ گھر والوں نے جب مچھلی کا پیٹ چاک کیا تو اس کے اندر سے ایک نہایت قیمتی موتی(Pearl) نکلا، گھر والوں نے عابد کو خبر دی۔ جب صبح ہوئی تو وہ عابد شخص اس موتی کو لے کر جوہری کے پاس گیا جب جوہری نے وہ موتی دیکھا تو حیران ہو کر کہنے لگا: تیرے پاس یہ موتی کہاں سے آیا؟ اس نیک آدمی نے جواب دیا: ہمیں اللہ پاک نے یہ رزق عطا فرمایا ہے۔ جوہری نے کہا: یہ تو بہت قیمتی موتی ہے، میرا خیال ہے اس کی قیمت تیس ہزار درہم ہے، تم ایسا کرو کہ

فلاں جوہری کے پاس چلے جاؤ وہ تمہیں اس کی پوری قیمت دے سکے گا۔ چنانچہ وہ نیک شخص اس موتی کو لے کر دوسرے جوہری کے پاس پہنچا۔ جب اس نے قیمتی موتی دیکھا تو وہ بھی اسے دیکھ کر حیران رہ گیا اور پوچھا: یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ اس عابد نے وہی جواب دیا کہ یہ ہمیں اللہ پاک کی طرف سے رزق عطا کیا گیا ہے۔ جوہری نے کہا: اس کی قیمت کم سے کم ستر ہزار (درہم) ہے، مجھے تو اس شخص پر افسوس ہو رہا ہے جس نے تمہیں اتنا قیمتی موتی دیا ہے بہر حال ستر ہزار درہم لے لو اور یہ موتی مجھے دے دو۔ جب وہ عابد ساری رقم لے کر اپنے گھر پہنچا تو اس کے پاس ایک سائل آیا اور کہا: مجھے اس مال میں سے کچھ دو جو تمہیں اللہ پاک نے عطا کیا ہے۔ اس نیک شخص نے کہا: ہم بھی کل تک تمہاری طرح محتاج اور غریب تھے۔ یہ لو تم اس میں سے آدھا مال لے جاؤ۔ یہ دیکھ کر اس سائل نے کہا: اللہ پاک تمہیں برکتیں عطا فرمائے، میں تو اللہ پاک کا ایک فرشتہ ہوں، مجھے تمہاری آزمائش کے لئے بھیجا گیا تھا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ کرنے اور ایک محتاج کی مدد کی برکت سے اس غریب شخص کو کس قدر مال عطا کیا گیا۔ یقیناً یہ بات سچ ہے کہ جو دوسروں کی مدد کرے اللہ کریم بھی اس کی مدد فرماتا ہے۔ جو کسی پر رحم کرے اللہ پاک بھی اس پر رحم فرماتا ہے۔ یاد رکھئے! صَدَقہ و خَیرات کرنے سے مال میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی ہے۔ اگر راہِ خدا میں خرچ کیا جائے تو اس کا ثواب بھی ملتا ہے اور اس کی برکت سے مال میں خیر و برکت بھی ہوتی ہے۔ جیسا کہ

---

1 . . . عیون الحکایات، الحکایة الخامسة عشر بعد المائة، ص ۱۳۳ ملخصا

بیان کردہ حکایت میں اس غریب شخص نے اپنے پورے دن کی کمائی رضائے الٰہی کی خاطر صدقہ کردی اور صدقے کی برکت سے ملنے والے مال میں سے بھی آدھامال راہِ خدامیں دینے کیلئے تیار ہو گیا۔

یاد رکھئے! راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا، اِنْسان کی اپنی ذات کیلئے ہی مفید ہے، جو دل کھول کر نیکی کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں، غریبوں محتاجوں کی مدد کرتے ہیں اُن کے مال میں حیرت انگیز طور پر دن دُگنی اور رات چوگنی ترقّی وبرکت ہوتی چلی جاتی ہے۔

پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 261 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرْچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اُوگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وُسْعَت والا عِلْم والا ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ صراطُ الجنان جلد1 صفحہ 395 پر ہے: راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کی فضیلت ایک مثال کے ذریعے بیان کی جارہی ہے کہ یہ ایسا ہے جیسے کوئی آدمی زمین میں ایک دانہ بیج ڈالتا ہے جس سے سات بالیاں اُگتی ہیں اور ہر بالی میں سو دانے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا ایک دانہ بیج کے طور پر ڈالنے والا سات سو گنا زیادہ حاصل کرتا ہے، اسی طرح جو شخص راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے اللہ پاک اسے اس کے اخلاص کے اعتبار سے سات سو گنا زیادہ ثواب

عطا فرماتا ہے اور یہ بھی کوئی حد نہیں بلکہ اللہ پاک کے خزانے بھرے ہوئے ہیں اور وہ کریم وجوّاد ہے جس کیلئے چاہے اسے اس سے بھی زیادہ ثواب عطا فرمادے۔[(1)]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب اِس فرمانِ خداوندی سے اس بات کی سند مل گئی کہ جو خوش نصیب اپنے مال میں سے ایک روپیہ راہِ خُدا میں خَرْچ کرے تو اللہ کریم اپنے فضل واحسان سے اُس ایک کے بدلے 700 گنا عطا فرمائے گا تو کوئی نادان ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے سے جی چُرائے گی۔

حضرت امام شمس الدّین قُرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ مُبارکہ نازِل ہوئی تو نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: رَبِّ زِدْ اُمَّتِی یعنی اے میرے پروردگار میری اُمّت کو اس سے بھی زیادہ اجر وثواب عطا فرما تو بارگاہِ خداوندی سے یہ مُژدہ ملا، (چنانچہ پارہ 2 سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 245 میں ارشاد ہوتا ہے:)

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةًؕ (پ۲، البقرۃ:۲۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حَسَن دے تو اللہ اس کے لئے بہت گُنا بڑھا دے۔

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ خوشخبری سننے کے باوجود اپنی امت کی دستگیری فرماتے ہوئے مزید کرم نوازی کیلئے عرض کی: رَبِّ زِدْ اُمَّتِی یعنی اے میرے رب!

1... تفسیر صراط الجنان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲۶۱، ۱/ ۳۹۵

میری اُمّت کو اِس سے بھی زیادہ اجر وثواب عطا فرما تو ارشاد ہوا:[1]

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (پ۲۳، الزمر:۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی امت سے کتنا پیار فرماتے ہیں کہ اپنی امت کے نامۂ اعمال میں صدقے کا ثواب بڑھوانے کیلئے بارگاہِ الٰہی میں عرض کررہے ہیں کہ مولیٰ میری امت کے اجر وثواب میں مزید اضافہ فرما۔

لہٰذا راہِ خدا میں دل کھول کر خرچ کیجئے اور یہ بات اپنے ذہن (Mind) سے نکال دیجئے کہ اگر میں خرچ کروں گی تو میرے مال میں کمی ہوجائے گی، میں اپنی ضرورتیں کیسے پوری کروں گی۔ میرے گھر بار بال بچوں کے اخراجات کیسے چلیں گے؟ یہ سب شیطانی وسوسے ہیں، وہ نہیں چاہتا کہ ہم اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرکے اجر وثواب کی حقدار بن جائیں، اسی وجہ سے وہ ہمیں مال میں کمی کا خوف دلا کر صدقے سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ آیئے! اس شیطانی چال کو ناکام بنانے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کا ذہن بنانے کیلئے ایک بہت ہی پیاری حکایت سنئے۔

خرچ کرو اللہ کریم عطا فرمائے گا

حضرت سَیِّدُنا قیس بن سَلْع انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ ان کے بھائیوں نے حضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ان کی شکایت کی کہ وہ فضول خرچی کرتے ہیں

1 . . . تفسیر قرطبی، پ۳، البقرة، تحت الآیة: ۲۶۱، ۲/۲۲۹

اور اِس مُعاملے میں بہت کھلا ہاتھ ہے، تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن سے فرمایا: تمہارے بھائیوں کا کیا مسئلہ ہے، وہ اِس گمان پر تمہاری شکایت کر رہے ہیں کہ تم اپنے مال میں بہت فضول خرچی کرتے ہو اور تمہارا ہاتھ بہت کھلا ہے؟ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں آمدنی سے اپنا حصہ لے کر اللہ کی راہ میں اور اپنے دوستوں میں خرچ کر دیتا ہوں تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے سینۂ اقدس پر دستِ مبارک رکھا اور تین مرتبہ فرمایا: خرچ کر اللہ تجھے عطا فرمائے گا۔ اس کے بعد جب بھی میں راہِ خدا میں نکلتا تو میرے پاس اپنی سواری ہوتی اور آج میرا یہ حال ہے کہ میں مال و آسائش میں اپنے اہلِ خانہ (بھائیوں) سے بڑھ کر ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

خیرات کیجئے اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ صدقہ و خیرات کرنے سے مال میں مزید برکت ہو جاتی ہے۔ یاد رکھئے! صدقہ خیرات کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم جب تک امیر و کبیر نہ ہو جائیں، خوب بینک بیلنس (Bank Balance) نہ بنالیں، اچھا گھر نہ ہو اس وقت تک صدقہ ہی نہ کریں بلکہ ہمیں جیسی اِستطاعت ہے اس کے مطابق چھوٹی سی چیز بھی اخلاص و رِضائے الٰہی کیلئے خرچ کریں گی تو اس کا فائدہ دنیا میں بھی ملے گا اور آخرت میں بھی باعثِ نجات ہو گا۔ جیسا کہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ یعنی آگ سے

1...معجم اوسط، ۶/۲۱۰، حدیث: ۸۵۳۶

بچو، اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے (کو خیرات کرنے) کے ذریعے۔[1]

اس حدیثِ پاک میں اُن اسلامی بہنوں کے لئے خوشخبری ہے، جو معاشی پریشانیوں میں مبتلا ہونے کے باوجود صدقہ و خیرات تو کرتی ہیں مگر معمولی چیز صَدَقہ کرنے کی وجہ سے دل چھوٹا کرلیتی ہیں حالانکہ صَدَقہ چاہے کم ہو یا زیادہ، اگر مالِ حلال سے اِخلاص کے ساتھ دِیا جائے تو یقیناً ثواب کے لحاظ سے بہت ہی عُمدہ ہے۔

اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی حضرت مولانا مُفتی نَقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: صَدَقہ دینے میں تھوڑی چیز کو بھی حقیر نہ جانو، اگرچہ زیادہ کی استطاعت بھی ہو، ہاتھ پہنچتا ہے (یعنی انسان صَدَقہ دینے کا اِرادہ کرلیتا ہے) مگر شیطان روکتا ہے، نفس آڑے آتا ہے، ایک شیطان کیا ستّر (70) شیطان صَدَقے سے باز رکھتے ہیں۔ حدیث شریف میں ارشاد ہوا: انسان اپنا صَدَقہ ستّر (70) شیطانوں کے جبڑے چیر کر نکالتا ہے۔[2] تو ایسی حالت میں تھوڑا ہی دے اور اُسے حقیر جان کر بالکل لا تعلق نہ ہو، کیونکہ تھوڑی چیز سے بھی محتاج کی ضرورت کسی حد تک پوری ہو گی اور بخل کی جڑ دل پر جمنے میں کچھ تو کمی آئے گی۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

خیرات کرنے کا ایک آسان طریقہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شیطانی مکر و فریب سے بچتے ہوئے صدقہ

1... بخاری، کتاب الرقاق، باب من نوقش الحساب عذب، ٤/٢٥٧، حدیث: ٦٥٤٠

2... مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب ارغام الشیطان بالصدقۃ، ٣/٢٨٢، حدیث: ٤٦٠١

3... فضائلِ دُعا، ص٢٧٦ بتغیر قلیل

وخیرات کی عادت بنانے کیلئے روزانہ کی ایک رقم مُقرَّر (Fix) کرلیجئے، مثلاً روزانہ 10 روپے راہِ خدا میں خرچ کرنے ہیں اگر کسی دن مجبوری یا بھول جانے کی صورت میں خرچ نہ کرسکیں تو اگلے دن ہاتھوں ہاتھ 20 روپے نکال دیجئے۔ اگر صدقہ کے فضائل لکھ کر گھر میں کسی ایسی نمایاں جگہ پر آویزاں کرلیے جائیں جہاں ان کے آداب کا بھی خیال رکھا جا سکے تو چلتے پھرتے نظر پڑنے کی صورت میں بھی صدقے کی ترغیب ملتی رہے گی۔

مگر افسوس! آج کل صَدَقہ و خَیْرات کے ذریعے غریبوں کی مَدَد کرنے اور نیکی کے کاموں میں مال خرچ کرنے کے بجائے فضول اور غیر ضروری کاموں کیلئے تو اپنے خزانے کے مُنہ کھول دیئے جاتے ہیں، مگر اس بات کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی کہ ہمارے اِردگرد مُعاشرے کے ٹھکرائے ہوئے بہت سے ایسے لوگ بھی موجود ہیں جن کے پاس نہ تو سر چُھپانے کیلئے مُناسب جگہ ہے، نہ تَن ڈھانپنے کیلئے لباس ہے اور نہ ہی بھوک مٹانے کیلئے بقدرِ ضرورت روٹی۔ اگر ہم اپنی جائز خوشیوں کے ساتھ ساتھ حتَّی الامکان ایسے سفید پوش لوگوں کی ضرورتوں کا بھی خیال رکھیں اور ان کے ساتھ ہمدردی بھرا سُلوک کریں تو اللہ پاک آخرت میں تو اس کا صلہ عطا فرمائے گا ہی بسا اوقات دنیا میں بھی اس کی جزا ملتی ہے۔ آیئے! ایک حکایت سنئے، چنانچہ

ہاتھوں ہاتھ صدقے کی برکت ظاہر ہوگئی

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف "فیضانِ سُنَّت" صفحہ 513 پر نقل کرتے ہیں: اپنے دَور کے اَبدال حضرت ابو جعفر بن خطّاب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے دروازے پر ایک سائل (یعنی مانگنے والے) نے صَدا لگائی، میں

نے زوجۂ محترمہ سے پُوچھا: تمہارے پاس کچھ ہے ؟ جواب مِلا: چار (4) انڈے ہیں۔ میں نے کہا: سائل کو دے دو۔ اُنہوں نے تعمیل کی۔ سائل انڈے پا کر چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر گُزری تھی کہ میرے پاس ایک دوست نے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری(Basket) بھیجی۔ میں نے گھر میں پُوچھا: اِس میں کُل کتنے انڈے ہیں ؟ اُنہوں نے کہا: تیس(30)۔ میں نے کہا: تم نے تو فقیر کو چار (4) انڈے دیئے تھے، یہ تیس (30) کس حساب سے آئے ! کہنے لگیں: تیس (30) انڈے سالِم ہیں اور دس (10) ٹوٹے ہوئے۔ (اس کی وجہ یہ تھی کہ) سائل کو جو انڈے دِیئے گئے تھے، اُن میں تین (3) سالِم اور ایک ٹُوٹا ہوا تھا۔ ربِّ کریم نے ہر ایک کے بدلے دس دس (10،10) عطا فرمائے۔ سالِم کے عِوَض سالِم اور ٹُوٹے ہوئے کے بدلے ٹُوٹے ہوئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ صدقہ کرنے کی برکت کس طرح ہاتھوں ہاتھ ظاہر ہوئی اور حضرت جعفر بن خطاب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو چار انڈے صدقہ کرنے کی برکت سے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری مل گئی۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وقتاً فوقتاً صدقہ کے بہت سے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ آیئے ! ترغیب کیلئے صدقے کے فضائل پر مشتمل 10 احادیثِ مُبارَکہ سنئے : چنانچہ

صدقہ دینے کے دینی و دنیاوی فوائد

1. ارشاد فرمایا: بیشک صدقہ اللہ پاک کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع

1 . . . روض الریاحین، الحکایۃ الخامسۃ والعشرون... الخ، ص ۲۷۴

کرتا ہے۔[1]

2. ارشاد فرمایا: صدقہ بُرائی کے ستّر دروازے بند کرتا ہے۔[2]

3. ارشاد فرمایا: صدقہ گناہ کو مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔[3]

4. ارشاد فرمایا: بے شک مسلمان کا صدقہ عمر (Age) کو بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے۔[4]

5. ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے ساتھ، اس کی یاد اور خفیہ و ظاہر صدقے کی کثرت سے اپنی نسبت درست کرو، تو تم روزی اور مدد دیئے جاؤ گے اور تمہاری بگڑیاں سنور جائیں گی۔[5]

6. ارشاد فرمایا: صدقہ ستّر قسم کی بلاؤں کو روکتا ہے جن میں آسان تر بلا، بدن بگڑنا اور سفید داغ ہیں۔[6]

7. ارشاد فرمایا: دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارا دے کر کہ وہ ٹیڑھے پن کو سیدھا اور بری موت کو دور کرتا ہے۔[7]

8. ارشاد فرمایا: صبح کے صدقے آفات کو دور کر دیتے ہیں۔[8]

---

1 . . . ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، ۲/۱۴۶، حدیث: ۶۶۴

2 . . . فردوس الاخبار، ۲/۳۴، حدیث: ۳۶۵۱

3 . . . ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماذکر فی فضل الصلاۃ، ۲/۱۱۸، حدیث: ۶۱۴

4 . . . فردوس الاخبار، ۲/۲۶، حدیث: ۳۵۷۸

5 . . . ابن ماجہ، باب فی فرض الجمعۃ، ۲/۵، حدیث: ۱۰۸۱

6 . . . تاریخ بغداد، رقم ۴۳۲۶، حارث بن نعمان، ۸/۲۰۴

7 . . . مسند ابی یعلی، مسند ابی بکر صدیق، ۱/۵۷، حدیث: ۸۰

8 . . . فردوس الاخبار، ۲/۳۵، حدیث: ۳۶۵۳

9. ارشاد فرمایا: بے شک صدقہ اور صِلۂ رحم (رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے) سے اللہ پاک عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔[1]

10. ارشاد فرمایا: صبح سویرے صدقہ دو کہ بَلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کونسا مال صدقہ کرنا چاہیے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! راہِ خدا میں خرچ کرتے وقت اس بات کا بھی خیال رکھئے کہ جو چیز آپ کو سب سے زیادہ پسندیدہ ہو اسے صدقہ و خیرات کیجئے کہ اس کا ثواب زیادہ ہے اور اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں اپنی پسندیدہ چیز صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ پارہ 4 سورہ آل عمران کی آیت نمبر 92 میں ارشادِ خداوندی ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ (پ۴، اٰلِ عمران: ۹۲)

تَرجَمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خَرچ کرو اور تم جو کچھ خَرچ کرو اللہ کو معلوم ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیت میں بھلائی سے مُراد تقویٰ اور فرمانبرداری ہے اور خرچ کرنے کے بارے میں حضرت عَبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُما نے فرمایا کہ یہاں خرچ کرنے میں واجب اور نفلی تمام صدقات داخل ہیں۔ امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو مال مسلمانوں کو محبوب ہو اسے رضائے الٰہی کے لیے خرچ

1 . . . مسند ابي يعلى، مسند انس بن مالک، ۳/۳۹۷، حدیث: ۴۰۹۰

2 . . . معجم اوسط، ۴/۱۸۰، حدیث: ۵۶۴۳

کرنے والا اس آیت کی فضیلت میں داخل ہے خواہ وہ ایک کھجور ہی ہو۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ مبارکہ پر عمل کرنے والے ہمارے بزرگانِ دین کا جذبہ مرحبا! آیئے! اس کے مُتَعَلِّق بزرگوں کے واقعات سنئے اور راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز صدقہ کرنے کا جذبہ پیدا کیجئے۔

پسندیدہ باغ راہِ خُدا میں دے دیا

حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مدینے میں بڑے مالدار تھے، انہیں اپنے اموال میں بَیْرُحَاء نامی ایک باغ بہت پسند تھا، جب یہ آیت نازل ہوئی تو انہوں نے بارگاہِ رسالت میں کھڑے ہو کر عرض کی: مجھے اپنے اموال میں سے بَیْرُحَاء باغ سب سے پیارا ہے، میں اسی کو راہِ خدا میں صدقہ کرتا ہوں۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس پر خوشی کا اظہار فرمایا اور پھر حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے سرورِ کائنات کے اشارے پر وہ باغ اپنے رشتے داروں میں تقسیم کر دیا۔[2]

پسندیدہ گھوڑا پیش کر دیا

حضرت عمرو بن دینار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے (پسندیدہ) گھوڑے کو لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ اس گھوڑے کو صَدقہ فرما دیں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ گھوڑا ان کے بیٹے حضرت اُسامہ

1 . . . تفسیرِ خازن، پ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۹۲، ۱/۲۷۲

2 . . . بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الزکاۃ علی الاقارب، ۱/۴۹۳ حدیث: ۱۴۶۱ ملخصا

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو عطا فرما دیا تو حضرت زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: میں نے اس گھوڑے کو محض (اللہ پاک کی راہ میں) صدقہ کرنے کا ارادہ کیا ہے! نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک تیرا صدقہ قبول کر لیا گیا ہے۔[1]

شکر کی بوریاں صدقہ کر دیتے!

حضرت عُمر بن عَبْدُ العزیز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا: اس کی قیمت صدقہ کیوں نہیں کر دیتے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: شکر مجھے محبوب و مرغوب ہے، میں چاہتا ہوں کہ راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ کروں۔[2]

میں سب دولت رہِ حق میں لُٹا دُوں شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ رَجَبُ المرجب جاری ہے، اسی ماہِ مبارک کی 20 تاریخ کو اَمیرُ المؤمنین حضرت عمر بن عَبْدُ العزیز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کا عرس مبارک ہے، آیئے! اسی مناسبت سے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی مبارک زندگی کے بارے میں سنتی ہیں: چنانچہ

حضرت عمر بن عَبْدُ العزیز کا تعارف

آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے ۶۱ھ یا ۶۳ھ میں خاندانِ بنو اُمیّہ میں مدینۂ منوّرہ میں آنکھ کھولی اور مدینے شریف ہی میں عِلم و عمل کی منزلیں طے کرنے کے بعد صِرف 25 سال

1... تاریخِ ابن عساکر، رقم: ۲۳۳۳، زید بن حارثہ بن شراحیل، ۱۹/۳۶۷

2... تفسیرِ قرطبی، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۹۲، ۲/۱۰۱

کی عمر میں مکۃ المکرمہ، مدینۃ المنورہ اور طائف کے گورنر بنے اور 6 سال یہ خدمت شاندار طریقے سے اَنجام دینے کے بعد مُستَعفِی ہو کر خلیفہ کے مُشِیرِ خاص بن گئے اور سلیمان بن عبد الملک کی وفات کے بعد 10 صفر المظفر 99ھ کو تقریباً 36 سال کی عمر میں جمعۃُ المُبارک کے دن خلیفہ مقرّر ہوئے اور اِس شان سے خِلافت کی ذمّہ داریوں کو نبھایا کہ تاریخ میں اُن کا نام سُنہرے حُرُوف سے لکھا گیا، کم و بیش اڑھائی سال خلیفہ رہنے کے بعد حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عَبْدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے 25 رجب 101ھ بدھ کے دن تقریباً 39 سال کی عمر میں اپنا سفرِ حیات مکمل کر لیا اور اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو حلب کے قریب دَیر سِمعان میں سپُردِ خاک کیا گیا جو مُلکِ شام میں ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اچھی سے اچھی چیز صدقہ کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب بھی صدقہ کرنے کا ارادہ ہو تو اچھی سے اچھی چیز صدقہ کرنی چاہئے۔ ہمارے بزرگوں کا حال تھا کہ اپنی سب سے محبوب چیز اللہ کی راہ میں دینے کا جذبہ رکھتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ صدقہ و خیرات کرنے میں سُستی اور تنگ دلی کا مُظاہرہ کرتی ہیں یا پھر ایسی چیز صدقہ کرتی ہیں جو ناکارہ ہو کر ہمارے قابلِ استعمال نہیں رہتی، مثلاً روٹیوں پر پھپھوندی لگ گئی، سالن ناراض (باسی) ہو گیا تو باندھ کر گھر میں کام کرنے والی ماسی کو پکڑا دیتی ہیں، سیلاب زَدگان یا آفت زدہ لوگوں کو ہلکی قیمت والا راشن اور وہ کپڑے جو گھر میں کوئی نہیں پہنتا اور ایسے جوتے جو پہننے کے قابل ہی

1 . . . عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات، ص ۵

نہیں ہوتے ان کی اِمداد اور صدقہ کے طور پر بھیج دیئے جاتے ہیں۔ ذرا سوچئے! یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جب اپنے کھانے پینے یا استعمال کی بات آئے تو عمدہ سے عمدہ چیز کا انتخاب کیا جائے اور جب بات راہِ خدا میں دینے کی آئے تو بچی کھچی یا کم قیمت والی چیزیں صدقہ وخیرات کی جائیں۔ اپنے بچوں کیلئے تو اعلیٰ سے اعلیٰ کوالٹی کی چیزیں خریدی جائیں لیکن جب کسی غریب کے بچے کو دینا ہو تو گھٹیا معیار کی چیز بھی احسان جتا کر دی جائے۔ ہم اپنے گھر میں تو اپنے من پسند کھانے بڑے اہتمام کے ساتھ کھائیں لیکن اسی دوران کوئی سائل آجائے تو اسے دُھتکار دیں یا گھر میں بچا ہوا باسی سالن جسے کوئی نہ کھائے اسے تھما کر اس خوش فہمی کا شکار ہو جائیں کہ چلو کھانا ضائع ہونے سے بچ گیا اور کسی غریب کا بھلا ہو گیا مگر ہمارے بزرگانِ دین کا انداز اس معاملے میں بھی نرالا (Strange) ہوا کرتا تھا کہ یہ حضرات اپنی خواہش پر کبھی اچھا کھانا پکواتے اور اسی دوران کوئی سوالی درِ دولت پر حاضر ہو کر صدا لگاتا تو یہ نیک لوگ اپنی خواہش کو قربان کر کے اور اپنی پسندیدہ چیز سائل کو دے دیا کرتے تھے۔ چنانچہ

پسندیدہ مچھلی صدقہ کر دی

حضرت سعید بن اَبی ہِلَال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عَبْدُ اللہ ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے مقامِ جُحْفَہ میں پڑاؤ کیا۔ اس وقت آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کچھ بیمار تھے، آپ نے مچھلی کھانے کی خواہش ظاہر کی، رُفقا نے تلاش کیا لیکن صرف ایک ہی مچھلی دستیاب ہو سکی۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی زوجہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے مچھلی پکا کر خدمت میں پیش کر دی۔ اتنے میں ایک مسکین ان کے پاس آکر

کھڑا ہو گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اس سے فرمایا: مچھلی اُٹھا لو۔ یہ دیکھ کر زوجہ نے عرض کی: سُبْحٰنَ اللہ! اس مچھلی نے تو ہمیں تھکا دیا ہے اور سائل کو دینے کے لئے ہمارے پاس دوسرا کھانا بھی موجود تھا وہ اسے دے دیتے۔ آپ نے فرمایا: لیکن عَبْدُ اللہ کو تو یہ مچھلی پسند تھی (اور پسندیدہ چیز کا صدقہ افضل ہے)۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

احسان نہ جتلائیے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے بُزرگانِ دِین کی مبارک سیرت کا یہ کس قدر شاندار پہلو ہے کہ وہ حضرات اپنی خواہشات (Wishes) کو دوسروں کی حاجت اور مدد کیلئے قربان کر دیا کرتے تھے۔ وہ حضرات خود بھوک برداشت کر کے دوسروں کو کھلا دیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ پاک کے دیئے ہوئے مال میں سے اپنے اہل و عیال کی کفالت کے ساتھ غریبوں، مسکینوں اور حاجت مندوں پر خرچ کرنے کی عادت بھی بنائیں اور اس کام کو اپنے لئے سعادت اور آخرت میں نجات کا ذریعہ سمجھیں اور کسی غریب کی مالی مدد کرنے کے بعد ربِّ کریم کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں دوسروں کی مدد کرنے کے قابل بنایا، یاد رکھئے! صدقہ و خیرات کرنے کے بعد اِحسان جتلانے سے صدقے کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ ثواب اسی صدقے کا ملتا ہے جو احسان جتا کر نہ دیا جائے۔ اللہ پاک نے اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کے متعلق پارہ3، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ آیت نمبر 262 اور 263 میں ارشاد فرماتا ہے:

1 . . . تاریخ ابن عساکر، رقم: ۳۴۲۱، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ۱۴۳/۳۱

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۲۶۲) قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًىؕ

(پ۳، البقرة: ۲۶۲-۲۶۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرچ کرتے ہیں پھر دیے پیچھے نہ اِحسان رکھیں نہ تکلیف دیں، اُن کا نیگ (اجر و ثواب) ان کے ربّ کے پاس ہے اور اُنہیں نہ کچھ اَندیشہ ہو نہ کچھ غم، اچّھی بات کہنا اور درگُزر کرنا اُس خَیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو۔

حضرت عَلّامہ عَلاءُ الدِّین علی بِن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تفسیرِ خازِن میں اِس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: اِحسان رکھنے سے مُراد کسی کو کچھ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے یہ اظہار کرنا ہے کہ میں نے اتنا کچھ تجھے دیا اور تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کئے۔ پس اس طرح کسی کو رنجیدہ و غمگین کرنا، احسان جتانا کہلاتا ہے۔

جبکہ کسی کو تکلیف دینے سے مراد، اس کو عار دلانا ہے، مثلاً یہ کہا جائے کہ تو نادار تھا، مفلس تھا، مجبور تھا، نکمّا تھا وغیرہ میں نے تیری خبر گیری کی۔

مزید فرماتے ہیں: اگر سائل کو کچھ نہ دِیا جائے تو اُس سے اچھی بات کہنا اور خُوش اخلاقی کے ساتھ ایسا جواب دینا جو اُس کو ناگوار نہ گُزرے اور اگر وہ سُوال میں اِصرار کرے یا زبان درازی کرے تو اُس سے دَرگُزر کرنا (اُس صَدَقے سے بہتر ہے جس کے بعد ستایا اور اِحسان جتایا جائے)۔ [1]

1... تفسیر خازن، پ۳، البقرة، تحت الآیة: ۲۶۲-۲۶۳، ۱/ ۲۰۶ ملخصا

احترامِ مسلم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے !اِسلام نے احترامِ مسلم کا کس قدر لحاظ رکھا ہے کہ کوئی مسلمانوں کی مالی امداد کرنے کے بعد احسان جتا کر یا طعنہ دے کر اُن کو تکلیف نہ دے، بلکہ اس کی عزتِ نفس کا احترام کرے، کیونکہ صَدَقہ وخیرات دینے سے کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہو جاتا کہ جب چاہے احسان یاد دِلا کر کسی غریب کی عزت کی دھجّیاں بکھیرنے لگے۔ ایسے صَدَقہ سے تو بہتر تھا کہ وہ اُسے کچھ دیتی ہی نہیں یا معذرت کرلیتی یا کسی اور کے پاس بھیج دیتی۔ یہاں اُن اسلامی بہنوں کے لیے درسِ ہدایت ہے جو پہلے جوش میں آکر ضرورت مندوں کی امداد کر دیتی ہیں مگر بعد میں اپنے طعنوں کے تیروں سے ان کو تکلیف دیتی ہیں۔ کسی بات پر ذرا غُصّہ کیا آیا فوراً اپنے احسانات کی لمبی فہرست سنانا شروع کر دیتی ہیں۔ مثلاً کل تک تو تم لوگ فقیر تھے، ہر ایک سے بھیک مانگتے پھرتے تھے میں نے مدد کی تھی۔ فلاں عزیز ہسپتال میں ایڑیاں رگڑ رہا تھا علاج (Treatment) کیلئے میں نے پیسے دیئے تھے۔ تیری بیٹی کی شادی کا سارا خرچہ میں نے اٹھایا تھا میرے یہ احسانات بھول گئی؟

اپنے صدقے باطل نہ کرو!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! کسی کی مالی مدد کرنے کے بعد احسان جتا کر اس طرح کی باتیں کرنا ثواب کو ضائع کر دیتا ہے۔ جیسا کہ پارہ 3، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 264 میں اِرشادِ خداوندی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ (پ۳، البقرۃ:۲۶۴)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنے صدقے باطل نہ کردو اِحسان رکھ کر اور ایذا دے کر۔

اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجنان میں ہے: اے ایمان والو! جس پر خرچ کرو اس پر اِحسان جتلا کر اور اسے تکلیف پہنچا کر اپنے صدقے کا ثواب برباد نہ کردو کیونکہ جس طرح منافق آدمی لوگوں کو دکھانے کیلئے اور اپنی واہ واہ کروانے کیلئے مال خرچ کرتا ہے لیکن اس کا ثواب برباد ہو جاتا ہے اسی طرح فقیر پر احسان جتلانے والے اور اسے تکلیف دینے والے کا ثواب بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھو کہ جیسے ایک چکنا پتھر ہو جس پر مٹی پڑی ہوئی ہو، اگر اس پر زوردار بارش ہو جائے تو پتھر بالکل صاف (Clean) ہو جاتا ہے اور اس پر مٹی کا نام ونشان بھی باقی نہیں رہتا۔ یہی حال منافق کے عمل کا ہے کہ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا ہے کہ عمل ہے اور روزِ قیامت وہ تمام عمل باطل ہوں گے کیونکہ وہ رضائے الٰہی کے لیے نہ تھے یا یوں کہہ لیں کہ منافق کا دل گویا پتھر کی چٹان ہے، اس کی عبادات خصوصاً صدقات اور ریا کی خیراتیں گویا وہ گرد و غبار ہیں جو چٹان پر پڑ گئیں، جن میں بیج کی کاشت نہیں ہو سکتی، ربِّ کریم کا ان سب کو رد فرما دینا گویا وہ پانی ہے جو سب مٹی بہا کر لے گیا اور پتھر کو ویسا ہی کر گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر صدقہ ظاہر کرنے سے فقیر کی بدنامی ہوتی ہو تو صدقہ چھپا کر دینا چاہیے کہ کسی کو خبر نہ ہو۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ صَدَقہ دے کر کسی پر احسان

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۳، البقرہ، تحت الآیۃ:۲۶۴، ۱/ ۴۰۰

جتانے اور اُس کے دل کو طعنوں کے تِیروں سے زخمی کرنے سے صدقے کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے لٰہذا اخلاص اور رِضائے الٰہی کے حُصُول کیلئے صدقہ و خیرات کیجئے کہ یہ عمل باعثِ ثواب اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنے گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس طرح صدقہ کرنا کہ جس سے کسی کی بدنامی ہو شریعت نے منع فرمایا ہے۔

بخل سے بچئے!

بعض نادان دنیاوی مال و دولت کی اتنی حریص ہوتی ہیں کہ راہِ خدا میں صدقہ و خیرات کا نام سُنتے ہی دور بھاگتی ہیں اور کنجوسی کی حد پار کرتے ہوئے اللہ کریم کی راہ میں خرچ کرنا تو دور کی بات اپنی ذات اور اپنے گھر کی ضروری حاجات بھی مَرے دل سے پوری کرتی ہیں، ایسیوں کے دل و دماغ پر ہر وقت دنیاوی مال و دولت جمع کرنے کا جنون سوار رہتا ہے اور پھر یہی بخل و حرص آہستہ آہستہ انہیں سرکش اور یادِ خُداوندی سے غافِل کر دیتا ہے۔ قرآنِ پاک میں مالداروں اور صاحبِ ثروت لوگوں کو راہِ خدا میں خرچ کرنے اور بخل سے بچنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ پارہ 26 سورۂ محمد آیت نمبر 38 میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ۚ وَ مَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾ (پ ۲۶، محمد: ۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں یہ جو تم ہو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خَرچ کرو تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور جو بخل کرے وہ اپنی ہی جان پر بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج اور اگر تم منہ پھیرو تو وہ تمہارے سِوا اور لوگ بدل لے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔

انسان کی ہلاکت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جو کنجوسی سے کام لیتی ہیں اور راہِ خُدا میں مال خرچ کرنے کے بجائے جمع کرنے میں لگی رہتی ہیں وہ دنیاوی نقصانات کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی خسارہ اٹھائیں گی۔ آیئے! بُخل کی مذمّت پر دو احادیثِ مبارکہ سنئے اور اس باطنی بیماری سے بچنے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

بُخل کی مذمّت پر دو احادیثِ مبارکہ

(1) ارشاد فرمایا: اس اُمت کے پہلے لوگ یقین اور زُہد کے ذریعے نجات پائیں گے جبکہ آخری لوگ بُخل اور خواہشات کے سبب ہلاکت میں مبتلا ہوں گے۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے اس بات پر قسم یاد فرمائی ہے کہ جنت میں کوئی بخیل داخل نہ ہو گا۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ بُخل کی کس قدر تباہ کاریاں ہیں، کیا یہ ہلاکت کم ہے کہ اللہ پاک نے اس بات پر قسم ذکر فرمائی ہے کہ جنت میں کوئی کنجوس شخص داخل نہ ہو گا۔ کیا اب بھی ہم بُخل جیسی نحوست سے نہیں بچیں گی؟ کیا اب بھی ہم کنجوسی سے کام لیں گی؟ کیا اب بھی بُخل کے ذریعے اپنی ہلاکت کے اسباب خود ہی پیدا کریں گی؟ کیا اب بھی صدقہ و خیرات سے جی چُرائیں گی؟ یاد رکھئے! کنجوس ابلیس لعین کو بہت پسند ہے۔ چنانچہ

1... فردوس الاخبار، ۲/۳۷۴، حدیث:۶۰۱۷

2... کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الثانی، جزء۳، ۲/۱۸۱، حدیث:۷۳۸۲

حضرتِ سَیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ابلیس سے پوچھا: تجھے کونسا آدمی پسند اور کونسا ناپسند ہے؟ ابلیس نے کہا: مجھے مومن بخیل پسند ہے مگر گنہگار سخی پسند نہیں؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: وہ کیوں؟ ابلیس نے کہا: اس لئے کہ بخیل (کنجوس) کو تو اس کا بخل ہی لے ڈوبے گا مگر فاسق سخی کے متعلق مجھے یہ خطرہ ہے کہ کہیں اللہ پاک اس کے گناہوں کو اس کی سخاوت کے باعث معاف نہ فرمادے۔ پھر ابلیس جاتے ہوئے کہتا گیا کہ اگر آپ پیغمبر نہ ہوتے تو میں (راز کی یہ باتیں) کبھی نہ بتلاتا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ بخیل (کنجوس) شیطان کو بہت پسند ہیں ایسے لوگوں پر ابلیس کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی بلکہ ان کا بخل ہی انہیں لے ڈوبتا ہے۔ کنجوسی کئی دینی اور دنیوی نقصانات کا سبب بنتی ہے۔

بخل کے دینی نقصانات

آیئے! کنجوسی کے چند دینی نُقصانات سُنئے اور اس بری عادت سے چھٹکارا پانے کی نیّت بھی کیجئے، چُنانچہ

(1) بخل (یعنی کنجوسی) کرنے والی کبھی کامل مومن نہیں بن سکتی بلکہ کبھی بخل ایمان سے بھی روک دیتا ہے اور انسان کو کُفر کی طرف لے جاتا ہے، جیسے قارون کو اس کی کنجوسی نے اسلام قبول کرنے سے روک دیا۔ (2) بخل کرنے والی گویا کہ اس درخت کی شاخ پکڑ رہی ہے جو اسے جہنّم کی آگ میں داخل کر کے ہی چھوڑے گی۔ (3) بخل کی وجہ سے جنّت میں داخل ہونے سے روکا جاسکتا ہے۔ (4) بخل کرنے والی مال خرچ کرنے کے ثواب سے محروم ہو جاتی اور نہ خرچ کرنے کے وبال میں مبتلا ہو

1 . . . مکاشفۃ القلوب، ص۱۸۱

جاتی ہے۔(5)بخل کرنے والی حرص جیسی خطرناک باطنی بیماری کا شکار ہو جاتی ہے اور اُس پر مال جمع کرنے کی دُھن سوار ہو جاتی ہے اور اس کیلئے وہ جائز ناجائز تک کی پرواہ کرنا چھوڑ دیتی ہے۔[1] آیئے! اب اِس بخل کی وجہ سے ہونے والے دنیوی نقصانات کے متعلق سنتی ہیں: چنانچہ

بخل کے دنیوی نقصانات

(1)بخل (یعنی کنجوسی)انسان کی سب سے بدتر(بُری)خامی ہے۔(2)بخل ملامت اور رُسوائی(Disgrace)کا ذریعہ ہے۔(3)بخل(کنجوسی)خونریزی(قتل وغارت) اور فساد کی جڑ اور ہلاکت وبربادی کا سبب ہے۔(4)بخل (کنجوسی) ظلم کرنے پر اُبھارتا ہے۔(5)بخل کرنے سے رشتہ داریاں ٹوٹتی ہیں۔(6)بخل کرنے کی وجہ سے انسان مال کی برکت سے محروم ہو جاتا ہے۔[2]

کتاب ضیائے صدقات کا تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ کنجوسی کے کیسے دینی و دنیوی نقصانات ہیں۔ ہمیں اِن تمام نقصانات سے بچنے کیلئے وقتاً فوقتاً صدقہ و خیرات کرنے کو معمول بنانا چاہئے، فضول خرچی سے بچتے ہوئے اپنی ضروریات کے ساتھ ساتھ غریبوں کی مدد بھی کرنی چاہیے۔راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ پانے اور بخل جیسی بیماری سے نجات پانے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**ضیائے صَدَقات**" کا مطالعہ انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کتاب میں صَدَقہ کے معنیٰ و اَقسام، فرض زکوٰۃ کا

1... تفسیر صراط الجنان پ۲۶، محمد، تحت الآیۃ:۳۸، ۹/ ۳۳۳

2... صراط الجنان پ۲۶، محمد، تحت الآیۃ:۳۸، ۹/ ۳۳۳ بتغیر

بیان، صلۂ رحمی (رِشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے فضائل، بُخْل کی مَذَمَّت نیز صدقہ دینے کے فضائل اور نہ دینے کی وعیدوں پر مشتمل آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ مبارکہ اور بزرگانِ دین کے اقوال کو بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ (Study) فرمایئے اور دُوسری اسلامی بہنوں کو بھی اِس کی بھرپور ترغیب دلایئے۔ اس کے علاوہ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رِسالہ "مدینے کی مچھلی" اور مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ "صدقے کا اِنعام" پڑھنا بھی بے حد مفید ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (پڑھا) بھی کیا جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے زکوٰۃ کی ادائیگی میں احتیاطیں اور چند اہم باتیں بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔

زکوٰۃ ادا کرنے کی احتیاطیں

قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے کئی مقامات پر زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا اور اس کی اہمیت بیان فرمائی۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کثیر احادیثِ کریمہ میں زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب بھی دلائی۔ دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے: چنانچہ (1) تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔[1] (2) اسلام

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فرض الزکاۃ، ۳/۱۹۸، حدیث: ۴۳۲۶

کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ان میں سے ایک زکوٰۃ ادا کرنا بھی ہے۔[1] ❁ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی دل کھول کر راہِ خدا میں اپنا مال صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ ❁ اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کے لئے مال کے ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے مسلمان فقیر غیرِ ہاشم کو مالک بنا دینا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔[2] ❁ آزاد، مسلمان عاقل بالغ اور صاحبِ نصاب پر زکوٰۃ فرض ہے۔[3] ❁ سب سے پہلے غریب، مسکین اور مفلس و نادار لوگوں کو ڈھونڈ کر انہیں زکوٰۃ دی جائے۔ ❁ وقت پر زکوٰۃ ادا کرنے سے غریبوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ❁ قریبی رشتے دار زکوٰۃ کے حقدار ہوں تو انہیں زکوٰۃ دینا زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔ ❁ زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے انفرادی و اجتماعی، دنیاوی اور اُخروی ہر طرح کا نقصان پہنچ سکتا ہے، جیسا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو قوم زکوٰۃ نہیں دے گی اللہ پاک اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سنّتیں اور آداب"**، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء بنی الاسلام علی خمس، ۴/ ۲۷۵، حدیث: ۲۶۱۸ ماخوذا

2... بہار شریعت، ۱/ ۸۷۴، حصہ: ۵ ملخصا

3... بہار شریعت، ۱/ ۸۷۵-۸۷۶، حصہ: ۵ ملخصا

4... معجم اوسط، ۳/ ۲۷۵، حدیث: ۴۵۷۷

بیان:13 ہر مُبلّغ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں دُرُود پاک کی کثرت کرتا ہوں، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھنے کے لئے کتنا وقت مقرر کروں؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو۔ میں نے عرض کی: چوتھائی؟ فرمایا: جتنا چاہو کرلو لیکن اگر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھو گے تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: نِصف (یعنی دن کا آدھا حصہ)؟ فرمایا: جتنا چاہو پڑھو، مگر زِیادہ پڑھو گے تو بہتر ہے۔ عرض کی: میں سارا وَقْت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتا رہوں گا۔ فرمایا: پھر تو یہ عمل تمہاری پریشانیوں کو (ختم کرنے میں) کفایت کرے گا اور تمہاری مَغفِرت کا سبب بن جائے گا۔[1]

بیٹھتے، اُٹھتے، جاگتے، سوتے ہو الٰہی مرا شِعار دُرُود
رُوئے انور پہ نور بار سلام زُلفِ اطہر پہ مُشکبار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص۸۷،۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . مستدرک، کتاب التفسیر، باب اکثروا علیّ الصلوۃ . . . الخ، ۳/۱۹۸، حدیث: ۳۶۳۱ ملتقطا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی وتبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عظیم وبابرکت رات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایک بار پھر شبِ معراج کی آمد آمد ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ رات وہ عظیم اور جگمگاتی رات ہے کہ جس میں ہمارے آقا، معراج

---

1 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک عظیم معجزہ عطا ہوا۔ اس رات تمام فِرشتوں کے سردار حضرتِ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں اِنتہائی تیز رفتار سُواری بُراق لے کر حاضر ہوئے، فِرِشتوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہایت اِحترام کے ساتھ بُراق پر سُوار کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم آناً فاناً مکہ شریف سے بیتُ المقدس پہنچے، سارے نبیوں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِستقبال کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سارے نبیوں کی اِمامت فرمائی، اس رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سارے آسمانوں کی سیر فرمائی اور اُس کے عجائبات دیکھے، اس رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر ہر آسمان پر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات فرمائی، اس رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سدرۃُ المنتہیٰ پر بھی گئے، اِس مقام پر پہنچ کر جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے آگے جانے سے معذرت کرلی، اس رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُس مقام پر بھی پہنچے جہاں عقل کی بھی رسائی نہیں، اس رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو خصوصی انعامات عطا ہوئے، اس رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو ابتداءً 50 نمازوں کا تحفہ اللہ کریم کی بارگاہ سے عطا ہوا، جو تخفیف (کم کرنے) کے بعد پانچ (5) نمازوں کی صورت میں ہم پر فرض کیا گیا، اس رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت اور دوزخ کو ملاحظہ فرمایا، اس رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک کا قُربِ خاص حاصِل ہوا، اس رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سر کی آنکھوں سے ربِّ کریم کا دِیدار کیا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! نہایت ہی توجُّہ اور دِلجمعی کے ساتھ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سفرِ معراج سُنئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ! رسولِ پاک صَلَّی

اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت دل میں مزید اُجاگر ہو گی۔ چنانچہ

سفرِ معراج کا خلاصہ

"تفسیرِ صراطُ الجنان" جلد 5 صَفْحہ 414 اور 415 پر ہے: معراج کی رات حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج کی خوشخبری سُنائی اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُقدَّس سینہ کھول کر اُسے آبِ زَم زَم سے دھویا، پھر اُسے حکمت وایمان سے بھر دیا۔ اِس کے بعد تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بُراق (نامی سُواری) پیش کی اور انتہائی اِکرام واِحترام کے ساتھ اُس پر سُوار کر کے مسجدِ اقصیٰ کی طرف لے گئے۔ بیتُ المقدس میں نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام اَنبیاء و مُرسَلِیْن عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی۔ پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر کی طرف متوجِّہ ہوئے، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے باری باری تمام آسمانوں کے دروازے کھلوائے، پہلے آسمان پر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام، دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، تیسرے آسمان پر حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام، پانچویں آسمان پر حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام حُضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت و ملاقات سے مُشرَّف ہوئے، اُنہوں نے حُضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزت و تکریم کی اور تشریف آوری کی مبارک بادیں دیں، یہاں تک کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف سیر فرماتے اور وہاں کے عجائبات دیکھتے ہوئے

سدرۃُ المنتہیٰ تک پہنچے۔اِس جگہ سے آگے بڑھنے کی چونکہ کسی مُقرَّب فِرشتے کی بھی مجال نہیں ہے،اِس لئے حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آگے ساتھ جانے سے مَعْذِرَت کرکے وہیں رہ گئے،پھر حُضور پُرنُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُس قربِ اعلیٰ میں پہنچے کہ جس کے تصور تک مخلوق کے خیالات کا پہنچنا بھی ناممکن ہے۔وہاں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر خاص رحمت و کرم ہوا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم انعامات الٰہیہ اور مخصوص نعمتوں سے سرفراز فرمائے گئے،زمین و آسمان کی بادشاہت (Kingship) اور افضل و بَرتَر عُلوم پائے۔اُمّت کے لئے نمازیں فرض ہوئیں،نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بعض گناہگاروں کی شفاعت فرمائی،جنّت و دوزخ کو دیکھا اور پھر دنیا میں اپنی جگہ واپس تشریف لے آئے۔[1]

دے دیئے تم کو اپنے خزانے رَبِّ عزت ربِّ عُلا نے
دونوں جہاں کی نعمت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

عرشِ عُلا پر ربّ نے بُلایا اپنا جلوۂ خاص دِکھایا
خَلْوَت والے جَلْوَت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تخت تمہارا عرش خدا کا مُلکِ خدا ہے مِلک تمہارا
ربّ کی اعلیٰ خلافت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

1 . . . تفسیرِ صراطُ الجنان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:۱، ۵/ ۴۱۴ ملخصا

تم کو دیکھا حق کو دیکھا آپ کی صورت اُس کا جلوہ
اچھی اچھی صُورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
چشمِ سَر نے حق کو دیکھا دل نے حق کو حق ہی جانا
اے حقّانی صورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

(سامانِ بخشش، ص۸۰ تا۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سَفرِ معراج کس قدر عظمتوں اور عنایتوں سے بھرپور تھا، جس میں قدم قدم پر رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ربِّ کریم کی کئی عظیم الشان نشانیاں مُلاحظہ فرمائیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سینۂ مبارکہ کو عظیمُ الشان پانی یعنی زم زم شریف سے غسل دے کر اُس میں حکمت کو بھرا گیا۔ ممکن ہے کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ اَطہر کو غسل دینے کے لئے دیگر پانیوں کے بجائے زَم زَم شریف کو ہی کیوں منتخب فرمایا؟ حکیمُ الامّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِس کی حکمت کو بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت اُمِّ ہانی بنتِ ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے گھر سو رہے تھے، مَلائکہ (فِرِشتے) یہاں سے جگا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حطیمِ کعبہ میں لائے، ابھی تک آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اُونگھ طاری تھی پھر یہاں غُسل دیا، دُنیاوی دولہا کے جسم کو

غُسل دیا جاتا ہے، حُضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایسے انوکھے دولہا ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دل کو بھی غُسل دیا گیا۔ آبِ زَم زَم دوسرے پانیوں(Waters) سے افضل ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے قدم سے جاری ہوا ہے، اِس لئے یہ پانی اُس غُسل کے لئے مُنْتَخَب ہوا۔ اِیمان و حکمت اُنڈیل کر حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سینہ بھر دیا پھر اُسے سی دیا،[1] حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَلْب شریف میں اِیمان و حکمت پہلے ہی سے موجود تھا یہ بھی (اِیمان و حکمت کی) زیادَتی فرمانے کے لئے ہوا۔ (نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا) سینۂ پاک پہلے ہی نورانی تھا اب نُوْرٌ عَلٰی نُوْر ہو گیا، سونا جنّتی تھا، پانی زَم زَم، جنّتی سونے کی لگن میں حرم کا پانی شریف سُبْحٰنَ اللہ سونے پر سُہاگہ ہے۔[2]

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

اُتار کر اُن کے رُخ کا صَدقہ یہ نُور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سُورج مچل مچل کر جَبیں کی خَیرات مانگتے تھے
وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نَہانے میں جو گِرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بَھر لیے تھے
بَچا جو تَلووں کا اُن کے دَھووَن بنا وہ جَنّت کا رنگ و رَوغَن
جنھوں نے دولھا کی پائی اُترَن وہ پُھول گُلزار نُور کے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۱)

مختصر وضاحت: (شبِ معراج) نُور والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رُخ

1... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۵۲-۱۵۳ ملخصا وملتقطا
2... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۳۶ ملخصا

روشن کا صدقہ اُتار کر نُور کی خَیرات تقسیم کی جارہی تھی، چاند سورج اِس قدر روشن ہونے کے باوُجود مچل مچل کر پیشانیِ مصطفےٰ کی خیرات مانگ رہے تھے۔ معراج کی رات رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے غُسل شریف کا مبارَک پانی ستاروں نے اپنے دامن میں محفوظ کرلیا تھا، آج اُسی پانی کا حُسن وجمال روشنی کی صورت میں ستاروں سے ظاہر ہورہا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں کے تلووں کے بچے ہوئے دھوون سے جنّت کو رنگ وروغن کیا گیا، جنہیں شَبِ اَسراء کے دولہا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَقدَس سے برکتیں لینے والے لباسِ مبارَک سے فیض ملا وہ پھول نورانی باغ بن گئے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بُراق کی شان وشوکت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معراج کی رات نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف سُواریوں پر سفر فرمایا اور لامکان تک جاپہنچے، جیسا کہ نُور والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم خود اِرشاد فرماتے ہیں: (معراج کی رات) میرے پاس ایک سفید رنگ کا جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا، جسے بُراق کہا جاتا ہے، وہ اپنی اِنتہائی نظر پر اپنا ایک قدم رکھتا ہے، میں اُس پر سُوار کیا گیا۔[1] حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: چونکہ اُس کی رفتار (Speed) بجلی کی طرح تیز ہے اور وہ چمک دار سفید رنگ ہے اِس لئے بُراق کہتے ہیں، اُس پر حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم معراج میں بھی سُوار ہوئے اور قِیامت میں بھی سُوار ہوں گے۔ خیال رہے کہ ہر نبی کا جنّت میں ایک بُراق ہوگا سُواری کے لئے مگر

---

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء۔۔۔الخ، ص۸۷، حدیث: ۴۱۱

حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بُراق سب سے اعلیٰ ہو گا وہ یہی بُراق ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: (حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:) میں خود سُوار نہ ہوا بلکہ سُوار کیا گیا، جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سُوار کیا، رِکاب جنابِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے تھامی اور لگام میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پکڑی، اِس شان سے دُولہا کی سُواری چلی۔ خیال رہے کہ حُضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بُراق پر سُوار ہونا اِظہارِ شان کے لئے تھا جیسے دولہا گھوڑے پر ہوتے ہیں بَراتی پیدل اور گھوڑا خِراماں خِراماں (آہستہ آہستہ) چلتا ہے، بُراق کی یہ رفتار بھی خِراماں (آہستہ) تھی۔ (1)

سفرِ معراج کی مبارک سُواریاں

اِمام عَلائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: معراج کی رات حُضورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُواریاں پانچ(5) طرح کی تھیں: (1) (مکّے شریف سے) بیت المقدس تک بُراق پر، (2) بیت المقدس سے آسمانِ دنیا تک نُور کی سیڑھیوں پر، (3) آسمانِ اوّل سے ساتویں آسمان تک فِرِشتوں کے بازوؤں پر، (4) ساتویں آسمان سے سدرۃ المنتہیٰ تک حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کے بازو پر اور (5) سدرۃ المنتہیٰ سے مقامِ قَابَ قَوْسَین تک رَفْرَف پر۔ (2)

سفرِ معراج کی منزلیں

علّامہ شہابُ الدّین محمود آلُوسی بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیتُ المقدس سے مقامِ قابَ قَوسَین تک پہنچنے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دس(10) منزلیں

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۳۷ ملخصا

2 . . . تفسیر روح المعانی، پ ۱۵، الاسراء، تحت الآیۃ: ۱، جزء: ۱۵، ۸/ ۱۴

طے فرمائیں: (1) پہلا آسمان (2) دوسرا آسمان (3) تیسرا آسمان (4) چوتھا آسمان (5) پانچواں آسمان (6) چھٹا آسمان (7) ساتواں آسمان (8) سدرۃ المنتہیٰ (9) مقامِ مُستَویٰ جہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قلمِ قدرت کے چلنے کی آوازیں سُنیں اور (10) عرشِ اعظم۔[1]

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دیوان "وسائلِ بخشش" میں سَفرِ معراج کے حَسین لمحات کی منظر کشی کرتے ہوئے تَحریر فرماتے ہیں کہ:

ہیں صَف آرا سب حُور و مَلَكْ اور غِلماں خُلد سجاتے ہیں
اِک دُھوم ہے عَرشِ اعظم پر مہمان خدا کے آتے ہیں
ہے آج فلک روشن روشن، ہیں تارے بھی جگمگ جگمگ
محبوب خدا کے آتے ہیں محبوب خدا کے آتے ہیں
قربان میں شان و عظمت پر سوئے ہیں چین سے بستر پر
جبریلِ امیں حاضر ہو کر معراج کا مژدہ سُناتے ہیں
جبریلِ امین بُراق لئے جنت سے زمیں پر آپہنچے
بارات فرشتوں کی آئی معراج کو دولہا جاتے ہیں
ہے خُلد کا جوڑا زیبِ بدن رحمت کا سجا سہرا سَر پر
کیا خوب سُہانا ہے منظر معراج کو دولہا جاتے ہیں
یہ عزّ و جلال اللہ! اللہ! یہ اَوج و کمال اللہ! اللہ!
یہ حُسن و جمال اللہ! اللہ! معراج کو دولہا جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۸۷-۲۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . تفسیر روح المعانی، پ۱۵، الاسراء، تحت الایۃ: ۱، جزء: ۱۵، ۱۵/۸ ملخصا

جنّت کا مشاہدہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سفرِ معراج میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جہاں اللہ پاک کی دیگر کئی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا، وہیں اِس مبارک سفر کی ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ربِّ کریم کی ایک عظیمُ الشّان نشانی یعنی جنت اور وہاں موجود نعمتوں کو بھی اپنی مبارک آنکھوں سے مُلاحظہ فرمایا۔ آیئے! سنیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وہاں کیا کیا مُلاحظہ فرمایا،

عالیشان جنّتی محل

ایک بار اَمیرُ المؤمنین حضرت عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رِسالت میں عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے بھی بتایئے کہ معراج کی رات آپ نے جنّت میں کیا کیا دیکھا؟ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اے اِبنِ خطّاب! اگر میں تمہارے درمیان اِتنا عَرصہ رہوں جتنا عَرصہ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم میں رہے اور پھر میں تمہیں وہ جنّتی واقعات و مشاہدات بتاؤں تو بھی وہ ختم نہ ہوں۔ لیکن اے عُمَر! جب تم نے مجھ سے یہ پوچھ ہی لیا ہے کہ مجھے بھی جنّت کے بارے میں بتایئے تو پھر میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جو تمہارے علاوہ میں نے کسی کو نہ بتائی۔

(سُنو!) میں نے جنّت میں ایک ایسا عالیشان محل (Palace) دیکھا جس کی چوکھٹ جنّتی زمین کے نیچے تھی اور اُس کا اُوپر والا حصہ عَرش کے درمیان میں تھا۔ میں نے جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: اے جبریل! کیا تم اِس عالیشان محل کے بارے میں جانتے ہو جس کی چوکھٹ جنّتی زمین کے نیچے اور اُوپری حصہ عَرش کے درمیان میں

ہے ؟ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں نہیں جانتا۔ میں نے پھر پوچھا: اے جبریل! اس محل کی روشنی تو ایسی ہے جیسے دنیا میں سورج کی روشنی، چلو یہی بتادو کہ اِس تک کون پہنچے گا اور اِس میں کون رہائش اختیار کرے گا؟ تو جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اِس محل میں وہ رہے گا جو صرف حق بات کہتا ہے، حق بات کی ہدایت دیتا ہے، جب اُسے کوئی حق بات کہتا ہے تو وہ غُصّہ نہیں کرتا اور اُس کا حق پر ہی اِنتقال ہوگا۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! کیا تمہیں اُس کا نام معلوم ہے؟ عرض کی: جی ہاں! یارَسُوْلَ اللہ! وہ ایک ہی شخص تو ہے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! وہ ایک شخص کون ہے؟ عرض کی: عُمَر بن خطّاب (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ)۔ یہ سُن کر حضرت عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر رِقّت طاری ہوگئی اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں: اِس واقعے کے بعد ہم نے اَمیرُالمؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے چہرے پر کبھی ہنسی نہ دیکھی حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ دنیا سے تشریف لے گئے۔ (1)

پس صِدّیقِ اکبر مصطفٰے کے سب صحابہ میں
ہے بے شک سب سے اُونچا مرتبہ فاروقِ اعظم کا
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۲۶)

سونے کا محل

حضرت سَیِّدُنا ابو بُرَیدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 . . . کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابہ، جزء:۱۲، ۶/۲۶۲، حدیث:۳۵۸۳۳ ملتقطا

وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: (شبِ معراج) جب میں جنّت میں داخل ہوا تو سونے سے آراستہ ایک محل کے پاس سے میرا گزر ہوا۔ میں نے پوچھا: "لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ یہ محل کس کا ہے؟" فِرِشتوں نے عَرض کی: "لِرَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ یہ ایک عَرَبی نوجوان کا ہے۔" میں نے کہا: "اَنَا عَرَبِیٌّ میں عَرَبی ہوں۔" فِرِشتوں نے عرض کی: "لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ یہ ایک قریشی نوجوان کا ہے۔" میں نے کہا: "اَنَا قُرَشِیٌّ میں قَرَشی ہوں"، فِرِشتوں نے عرض کی: "لِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ یہ اُمّتِ محمدیہ کے ایک شخص کا ہے۔" میں نے کہا: "اَنَا مُحَمَّد محمد تو میں ہوں۔" فِرِشتوں نے عرض کی: "لِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ یہ محل عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ہے۔" نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَهٗ فَاَنْظُرَ اِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ تو میں نے چاہا کہ میں اس محل میں داخل ہو جاؤں تا کہ اُسے دیکھ سکوں مگر مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔ یہ سُن کر حضرت عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عرض کرنے لگے: "بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰه، اَعَلَيْكَ اَغَارُ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا۔"(1)

رہے تیری عطا سے یاخدا! تیری عنایت سے ہمارے ہاتھ میں دامن سدا فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۲۶)

حوروں کا سلام

حضرت سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: معراج کی سیر کے دوران میں جنّت کے "بَیْدَخ" نامی مقام میں داخل

1 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص. . . الخ، ۵/۳۸۵، حدیث: ۳۷۰۹

ہوا جہاں موتیوں، سبز زَبَرجَد اور سُرخ یاقوت کے خیمے (Tents) ہیں۔ حُوروں نے کہا: "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" یعنی اے اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر سلامتی ہو۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کیسی آواز ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: یہ خیموں میں پردہ نشین (حُوریں) ہیں۔ اُنہوں نے آپ پر سلام پیش کرنے کے لئے اپنے ربِّ کریم سے اِجازت طلب کی، اللہ پاک نے اُن کو اِجازت دے دی تو وہ کہنے لگیں: ہم راضی رہنے والی ہیں ہم کبھی ناراض نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی کُوچ نہ کریں گی۔ اِس پر نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ27 سورۂ رحمٰن کی آیت نمبر72 تلاوت فرمائی:[1]

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: حُوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔

مدّت سے جو اَرمان تھا وہ آج نِکالا
حُوروں نے کیا خوب نظارہ شَبِ معراج
(قبالۂ بخشش، ص۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنتی نہریں اور پرندے

حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: (معراج کی رات) میرا داخلہ جنّت میں ہوا، میں نے دیکھا کہ اُس کے سنگریزے موتیوں کے اور اُس کی مٹی مشک کی تھی،[2] پھر چار (4) نہریں دیکھیں، ایک پانی کی جو تبدیل نہیں ہوتا، دوسری دُودھ کی

1...البعث والنشور للبیہقی، باب ما جاء فی صفۃ الحور العین، ص ۲۱۵، حدیث: ۳۴۰

2...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر ادریس علیہ السلام، ۲/۴۱۷، حدیث: ۳۳۴۲ ملتقطا

جس کا ذائقہ نہیں بدلتا، تیسری شَراب کی جس میں پینے والوں کے لئے صرف لذّت ہے (نشہ بالکل نہیں)، چوتھی نہر پاکیزہ اور صاف ستھرے شہد (Honey) کی۔ جنّت کے پرندے اُونٹوں کی طرح تھے، اُس میں اللہ کریم نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسے ایسے اِنْعامات تیار کر رکھے ہیں، جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا۔[1]

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سفرِ معراج کے دوران آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جنّت کی سیر کے دلنشین لمحات کو الفاظ کا جامہ پہناتے ہوئے لکھتے ہیں:

وہ برجِ بطحا کا ماہ پارہ بہشت کی سیر کو سدھارا
چمک پہ تھا خلد کا ستارہ کہ اِس قمر کے قدم گئے تھے
(حدائقِ بخشش، ص۲۳۷)

شعر کی وضاحت: معراج کی رات وادیِ مکّہ کے چاند صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب جنّت کی سیر کو تشریف لے گئے تو جنّت کے مُقَدَّر کا ستارہ چمک اُٹھا، کیونکہ جنّت میں ماہتابِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک قدم جو لگ رہے تھے۔

سُرُورِ مَقْدَم کی روشنی تھی کہ تابِشوں سے مَہِ عَرَب کی
جِناں کے گُلشن تھے جھاڑ فَرشی جو پُھول تھے سب کنول بنے تھے
(حدائقِ بخشش،۲۳۷)

شعر کی وضاحت: جب ماہِ عرب، محبوبِ ربّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جنّت

1 ...دلائل النبوۃ، ۲/۳۹۴

میں آمدِ باسعادت ہوئی تو روشنی ہی روشنی پھیل گئی، عَرَب کے چاند صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ روشن سے پُھوٹنے والی روشنی سے جنّت کے پھول بھی خوب، خوب کِھل رہے تھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امامُ الانبیا تم ہو!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سفرِ معراج کا ایک پہلو (Aspect) یہ بھی ہے کہ ہمارے پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس رات تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: میں اُس (بُراق) پر سُواری کرتا ہوا بیت المقدس تک پہنچا اور جس جگہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی سُواریوں کو باندھتے تھے وہاں میں نے اُس کو باندھ دِیا پھر میں مسجدِ (اَقْصٰی) میں داخِل ہوا اور اُس میں دو رکعت نماز ادا کی۔[1]

مشہور ولیِ کامِل حضرت عَلّامہ مَولانا مَخْدُوم محمد ہاشِم ٹھٹھوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس نماز میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تمام اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِمام تھے۔[2] (کیونکہ) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عالی کے اِظْہار کیلئے بیت المقدس میں تمام اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جمع کِیا گیا تھا۔[3] جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم یہاں تشریف لائے تو ان سب حضرات نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ کر خُوش آمدید کہا اور نماز کے وقت سب نے آپ کو اِمامَت کے لئے آگے کِیا اور

---

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللّٰہ . . . الخ، ص۸۷، حدیث ۴۱۱، ملتقطا

2 . . . سیرۃ سید الانبیاء، ص۱۲۸ ملخصا

3 . . . نسائی، کتاب الصلاۃ، باب فرض الصلاۃ . . . الخ، ص ۸۱، حدیث:۴۴۸ ملخصا

آپ نے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی۔ (1)

نمازِ اَقصٰی میں نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِمامت فرمانے کے اِس ایمان افروز لمحے کی منظر کشی کرتے ہوئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے نعتیہ دِیوان ''وسائلِ بخشش''میں تحریر فرماتے ہیں:

اَقصیٰ میں سُواری جب پہنچی جِبریل نے بڑھ کے کہی تکبیر
نبیوں کی اِمامت اب بڑھ کر سُلطانِ جہاں فرماتے ہیں
وہ کیسا حسیں منظر ہوگا جب دولہا بنا سَروَر ہوگا
عُشّاق تصوُّر کر کر کے بس روتے ہی رہ جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص۲۸۸-۲۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُبْحٰنَ اللّٰہ! کیا خُوب نماز ہے کہ تمام اَنْبیا و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مُقْتَدِی، ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اِمام اور پہلا قبلہ جائے نماز ہے، یقیناً کائنات میں ایسی نماز پہلے کبھی نہیں ہوئی، آسمان نے ایسا نظّارہ کبھی نہیں دیکھا۔

آج شَبِ اَسْرٰی کے دُولھا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوّل اور آخِر ہونے کا راز (Secret) بھی کُھل گیا، اِس راز سے بھی پَردہ اُٹھ گیا اور معنی روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئے، کیونکہ آج آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جو کہ سب سے آخری رسول ہیں، پہلے کے اَنْبیا اور رسل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمارہے ہیں۔ اِسی راز کو بَیان کرتے

1 ... معجم اوسط، ۳/۶۵، حدیث: ۳۸۷۹ ملخصا

ہوئے اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنَّت، مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

نمازِ اَقْصٰی میں تھا یہی سِرّ، عِیاں ہوں مَعْنِیٔ اوّل آخر
کہ دَست بستہ ہیں پیچھے حاضِر، جو سلطنت آگے کر گئے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۲)

مختصر وضاحت: شبِ معراج مسجدِ اقصیٰ میں حُضور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیائے کرام و رُسُلِ عُظّام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جو نماز پڑھائی، اِس میں یہی راز تھا کہ پہلے اور آخری کا فرق واضح ہو جائے، جو انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حُضور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے اپنے نبی ہونے کے ڈنکے بجا گئے تھے، وہ سارے کے سارے ہاتھ باندھ کر رسولِ پاک صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے کھڑے تھے اور اِمامت کا تاج شبِ معراج، شبِ اسریٰ کے دولہا صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا ہوا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب رسولِ اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عالَمِ مَلَکُوت کی سیر فرما کر اور اللہ پاک کی نشانیوں کو مُلاحظہ فرما کر آسمان سے زمین پر تشریف لائے، بَیْتُ المقدس میں داخِل ہوئے اور بُراق پر سُوار ہو کر مکہ شریف کے لیے روانہ ہوئے۔ راستے میں آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیتُ المقدس سے مکہ شریف تک تمام منزلوں اور قُرَیْش کے قافِلوں کو بھی دیکھا۔ اِن تمام مَراحِل کے طے ہونے کے بعد چونکہ ابھی رات کا کافی حصہ باقی تھا، آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ حرام میں پہنچ کر سو گئے۔

اِس دِلرُبا منظر کا نقشہ کھینچتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنّت مولانا شاہ احمد رضا

خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "حدائقِ بخشش" میں تحریر فرماتے ہیں:

خدا کی قُدرت کہ چاند حق کے کروروں منزل میں جلوہ کر کے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نُور کے تڑکے آلیے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۷)

صُبح کو جب بیدار ہوئے اور رات کے واقعات کا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے قریش کے سامنے تذکرہ فرمایا تو قریشی سرداروں کو سخت تعجب ہوا یہاں تک کہ بعض بد باطنوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَعَاذَ اللہ جھوٹا کہا اور بعض نے مختلف سُوالات (Questions) کیے، چونکہ اکثر قریشی سرداروں نے بار بار بیتُ المقدس کو دیکھا تھا اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی بھی بیتُ المقدس نہیں گئے ہیں، اِس لیے اِمتحان کے طور پر اُن لوگوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے بیتُ المقدس کے درو دیوار اور اس کی محرابوں وغیرہ کے بارے میں سوالات کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ اس وقت اللہ پاک نے فوراً ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ نبوت کے سامنے بیتُ المقدس کی پوری عمارت کا نقشہ پیش فرمادیا۔ چُنانچہ کُفّارِ قُریش آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُوال کرتے جاتے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم عمارت کو دیکھ دیکھ کر اُن کے سُوالوں کے ٹھیک جوابات دیتے جاتے تھے۔[1]

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

سَرِ عَرش پر ہے تِری گزر دلِ فرش پر ہے تِری نظر
مَلَکُوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۹)

1... سیرت مصطفےٰ، ص۳۵۷ ملخصا

مختصر وضاحت: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عَرش کے اُوپر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا آنا جانا ہے اور زمین بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ ناز میں ہے، زمین و آسمان کی کوئی بھی چیز آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوشیدہ نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعۂ مِعْراج کی تصدیق میں اِیمان کا اِمتحان ہے کہ مختصر سی گھڑی میں بیداری کے عالَم میں جسم شریف کے ساتھ آسمان و عَرشِ اَعظم تک بلکہ عَرش سے بھی اُوپر لامکان تک تشریف لے جانا عقل سے بالاتر ہے، اِسی وَجہ سے وہ لوگ جن کے دل نُورِ اِیمان سے خالی تھے اُنہوں نے اِس عظیم واقعے کو نہ صرف جھٹلایا بلکہ طرح طرح سے اِس کا مذاق بھی اُڑایا لیکن جن کے دلوں میں یقینِ کامل کا چراغ روشن تھا وہ کسی بھی پریشانی اور شک کا شکار نہیں ہوئے اور بغیر کسی دلیل کے اِس معجزے کو تسلیم کرلیا، جیسا کہ اَمیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بارے میں آتا ہے۔

معراج کی تصدیق کرنے والے صحابی

اُمُّ المؤمنین، حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ جب حُضُور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اَقصیٰ کی سیر کرائی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسری صُبح لوگوں کے سامنے اِس مکمل واقعے کو بیان فرمایا، (کچھ) کفّار وغیرہ دوڑتے ہوئے اَمیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: کیا آپ اِس بات کی تصدیق (Testify) کرسکتے ہیں جو آپ کے دوست نے کہی ہے کہ اُنہوں نے راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اَقصیٰ کی سیر کی؟ آپ رَضِیَ

اللہُ عَنْہُ نے پوچھا: کیا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے واقعی یہ بَیان فرمایا ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: لَئِنْ کَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَدَقَ یعنی اگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ اِرْشاد فرمایا ہے تو یقیناً سچ ہی فرمایا ہے اور میں اُن کی اِس بات کی بلا جھجک تصدیق کرتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا: کیا آپ اِس حیران کُن بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ رات میں بیت المقدس گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آگئے؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: جی ہاں! میں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آسمانی خبروں کی بھی صُبح و شام تصدیق کرتا ہوں۔ جو یقیناً اِس بات سے بھی زِیادہ حیران کُن اور تعجب والی بات ہے۔ پس اِس واقعے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ "صِدّیق" مشہور ہوگئے۔ (1)

اَمیرُ المؤمنیں ہیں آپ اِمامُ المسلمیں ہیں آپ
نبی نے جنّتی جن کو کہا صدّیقِ اکبر ہیں
سبھی اَصحاب سے بڑھ کر مُقرّب ذات ہے اُن کی
رفیقِ سَروَرِ ارض و سما صدّیقِ اکبر ہیں
عُمَر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عثماں سے بھی ہیں اعلیٰ
یقیناً پیشوائے مُرتضیٰ صدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۶۵، ۵۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! رَجَبُ الْمُرَجَّب کا بابرکت مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے۔ پھر عنقریب شعبان المعظم کے مبارک مہینے کی بھی

---

1 . . . مستدرک، کتاب معرفة الصحابة، باب ذکر الاختلاف فی امر خلافة . . . الخ، ۴/۲۵، حدیث:۴۵۱۵

جلوہ گری ہو گی اور ماہِ شعبان المعظم کی 2 تاریخ کو کروڑوں حَنَفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عُرس شریف منایا جاتا ہے۔ آیئے! اِسی مُناسَبَت سے آپ کی سیرتِ مُبارکہ کے چند گوشوں کے بارے میں سُننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔

سیرتِ امامِ اعظم

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم اَبُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کپڑے کا کاروبار کیا کرتے تھے اور کاروبار میں دیانتداری اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا خُوب خیال رکھا کرتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا نامِ نامی اسمِ گرامی نعمان ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ 70 ہجری میں عِراق کے شہر کُوفہ میں پیدا ہوئے، 80 سال کی عُمر میں 2 شعبان المعظم 150 ہجری میں وصالِ ظاہری فرمایا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ چاروں اِماموں رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم میں سب سے بُلند مرتبہ ہیں، کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تابعی ہیں۔ "تابِعی" اُس (خوش نصیب انسان) کو کہتے ہیں: جس نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی پر اس کا خاتمہ ہوا۔ (1) سیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مختلف رِوایات کے مطابق چند صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کا شَرَف حاصل کیا ہے اور بعض صَحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے براہِ راست سَرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات بھی سُنے ہیں۔ (2)

امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے اوصاف

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رمضان المبارک اور عید الفطر میں 62 قرآنِ

1... منتخب حدیثیں، ص ۲۵ ملخصا

2... اشکوں کی برسات، ص ۳

کریم ختم کرتے (ایک دن کو، ایک رات کو، ایک تراویح کے اندر سارے ماہ میں اور ایک عِید کے روز) آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سخاوت فرمانے والے، علم سکھانے والے، اللہ پاک کا خوف رکھنے والے، حقوق العباد کا خیال رکھنے والے، عَفْو و درگزر سے کام لینے والے، فضول باتوں سے بچنے والے اور تقویٰ و پرہیز گاری جیسی خوبیوں کے مالک تھے۔[1]

جو بے مثال آپکا ہے تقویٰ، تو بے مثال ہے آپکا فتویٰ
ہیں عِلْم و تقویٰ کے آپ سنگم ،امامِ اعظم ابو حنیفہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۷۳)

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی سیرت و کردار کے بارے میں مزید معلومات کیلئے اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رِسالہ "اَشکوں کی برسات" مکتبۃُ المدینہ سے طلب کر کے خُود بھی مُطالَعہ (Study) کیجئے اور شعبانُ المعظم میں امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کے لیے دوسروں کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت، چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوت صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سینہ تِری سنت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

1 ... اشکوں کی برسات، ص۸ ملخصا

2 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"101 مدنی پھول"** سے چھینکنے کی سنتیں اور آداب سنئے۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) اللہ پاک کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔[1] (2) جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اے رب العالمین، رب العالمین کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے۔[2] ☆چھینک کے وَقْت سر جھکایئے، منہ چھپایئے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔[3] ☆چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے۔ (تفسیر خزائن العرفان کے صفحہ نمبر 3 پر لکھا ہے "چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کرنا سنّتِ مؤکدہ ہے") ☆بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے، ☆سُننے والی پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكِ اللّٰہ (یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے) کہے اور اتنی آواز سے کہے کہ جسے چھینک آئی وہ خود سن لے۔[4] ☆جواب سُن کر چھینکنے والی کہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) یا یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)[5] ☆مر آۃ المناجیح میں ہے کہ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر

1...بخاری، کتاب الادب، باب اذا تثاوب...الخ، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶

2...معجم کبیر، ۱۱/۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴

3...رَدُّ الْمُحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۸۴

4...بہارِ شریعت، ۳/۴۷۶، حصہ: ۱۶

5...فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع...الخ ۵/۳۲۶

پھیر لیا کرے توانْ شَآءَ اللہ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔[1] ☆حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہو گا۔[2] ☆چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجِب ہے دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔[3] ☆جواب اس صورت میں واجب ہو گا جب چھینکنے والی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔[4] ☆نماز کے دوران چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے۔ ☆آپ نماز پڑھ رہی ہیں اور کسی کو چھینک آئی اور آپ نے جواب دے دیا تو آپ کی نماز فاسد ہو گئی۔ ☆کئی اسلامی بہنیں موجود ہوں تو چند اسلامی بہنوں نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو گا مگر بہتر یہی ہے کہ ساری اسلامی بہنیں جواب دیں۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کُتب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اَمِیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...مرآۃ المناجیح، ۶/ ۳۹۶

2...مرقاۃ المفاتیح، کتاب الادب، باب العطاس و التثاؤب، ۸/ ۴۹۹، تحت الحدیث: ۴۷۳۹

3...فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع...الخ، ۵/ ۳۲۶

4...بہارِ شریعت، ۳/ ۴۷۶، حصہ: ۱۶

بیان:14 ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ العزیز دَبّاغ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس میں کوئی شُبہ نہیں کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھنا تمام اَعمال سے اَفضل ہے، یہ اُن ملائکہ کا ذِکر ہے، جو اَطرافِ جنّت میں رہتے ہیں اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک کی برکت یہ ہے کہ جب وہ (ملائکہ) نبیِّ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں تو جنّت کُشادہ ہو جاتی ہے۔[1]

جائیں نہ جب تک غُلامِ خُلد ہے سب پر حرام
مِلک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۹)

مختصر وضاحت: یعنی اے مالکِ جنّت پیارے نبی! کیسی شان ہے آپ کی کہ جب تک آپ کی اُمّت جنّت میں نہ جائے گی اس وقت تک جنّت میں داخلہ ہر کسی پر حرام و ممنوع فرما دیا جائے گا، کیونکہ جنّت تو آپ کی ملکیت ہے پھر آپ کی اجازت کے بغیر کوئی کیسے جا سکتا ہے،

1 ... الابریز، الباب الحادی عشر فی الجنۃ... الخ، ۳۳۸/۲

اے خدا کے پیارے محبوب! آپ پر کروڑوں درود و سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچھّی اَچھّی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** "مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔"[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

مچھلی نے انگوٹھا کاٹا

حضرت امام محمد بن احمد ذہبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں کہ کسی بزرگ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا بازو کندھے سے کاٹا ہوا تھا اور وہ آواز لگا رہا تھا کہ جس نے مجھے دیکھا وہ ہرگز کسی پر ظلم نہ کرے۔ میں نے اس سے ماجرا پوچھا تو وہ کہنے لگا: ''میرا معاملہ بڑا عجیب وغریب ہے، میں بدمعاشوں کا ساتھی تھا، ایک دن میں نے ایک مچھیرے (Fisherman) سے مچھلی چھینی اور گھر کی طرف چل دیا، راستے میں مچھلی نے میرا انگوٹھا چبا ڈالا، جیسے تیسے میں گھر پہنچا اور مچھلی کو ایک طرف ڈال دیا۔ انگوٹھے کے درد اور تکلیف کی وجہ سے میں ساری رات سو نہ سکا۔ صبح ہوئی میں طبیب (Doctor) کے پاس گیا اور اسے اپنا سُوجا ہوا زخمی ہاتھ دکھایا۔ اس نے بتایا کہ انگوٹھا کاٹنا پڑے گا ورنہ بعد میں سارا ہاتھ کاٹنا پڑے گا، چنانچہ میں نے اپنا انگوٹھا کٹوا دیا۔ پھر ایک دن میرے ہاتھ پہ چوٹ آئی تو پُرانا زخم تازہ ہو گیا، مجھے شدید تکلیف ہو رہی تھی، میں طبیب کے پاس گیا تو اس نے ہاتھ کاٹنے کا کہا، میں نے کٹوا دیا مگر درد سارے بازو میں پھیل گیا۔ میں سخت تکلیف میں تھا کسی پَل چین نہ آتا تھا چُنانچہ پہلے کہنی تک پھر کندھے تک ہاتھ کٹوانا پڑا، کچھ لوگوں نے مجھ سے تکلیف شروع ہونے کا سبب پوچھا تو میں نے انہیں مچھلی والا واقعہ سُنایا، وہ کہنے لگے: اگر تم پہلے مرحلے میں مچھلی والے کے پاس جا کر اس سے معافی مانگ لیتے اور اس کو راضی کر لیتے تو شاید تمہیں یہ اعضا کٹوانے نہ پڑتے، اب بھی وقت ہے اس شخص کے پاس جاؤ اور اس کو راضی کرو اس سے پہلے کہ یہ تکلیف پورے جسم میں پھیل جائے۔ میں نے بڑی تلاش کے بعد مچھیرے کو ڈھونڈ نکالا اور معافی مانگنے کے لئے

اس کے پاؤں میں گِر گیا۔ اس نے پریشان ہو کر پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں وہی شخص ہوں جو تم سے مچھلی چھین کر لے گیا تھا، پھر میں نے اسے ساری تفصیل بتا کر کٹا ہوا ہاتھ دکھایا تو وہ بھی رو دیا اور کہنے لگا: میرے بھائی! میں نے تمہیں معاف کیا۔ میں نے اسے گواہ بنا کر آئندہ کے لئے کسی پر ظلم کرنے سے توبہ کر لی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ ظلم وستم سے اُخروی عذاب کے ساتھ ساتھ بسا اوقات دنیا میں بھی ظالم کو دردناک سزا کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جب دنیا میں قہر کی بجلی گرتی ہے تو ظالم لوگ ذِلّت کی موت مارے جاتے ہیں اور ان سے ہمدردی رکھنے والا، ان کی موت پر آنسو بہانے والا کوئی نہیں ہوتا۔ یہ تو دنیا کی ذِلّت ہے جبکہ آخِرت کا عذاب اور بروزِ محشر کی رسوائی اور حساب وکتاب کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

ظلم سے مراد صرف یہی نہیں کہ کسی کی آنکھیں نکال دی جائیں، کسی کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ کر اس پر مرچیں ڈال دی جائیں، کسی زندہ جان کے ناخن کھینچ لئے جائیں، یا کسی کو بھوکا پیاسا قید میں رکھا جائے بلکہ کسی کا حق مارنا، کسی کو بلاوجہ تنگ کرنا ایذا پہنچانا بھی ظلم ہی کے زُمرے میں آتا ہے جو کہ اسلامی احکامات کی خلاف ورزی اور اللہ کریم اور اس کے رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کا سبب ہے۔ آئیے! پہلے ظلم کی تعریف سن لیجئے پھر اس کی مَذَمَّت اور اس کے انجام کے بارے میں سنیں گی، چنانچہ

---

1 . . . کتاب الکبائر، ص۱۲۷

ظلم کی تعریف

حضرت شریف جُرجانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی کتاب ''اَلتَّعرِیفَات'' میں ظُلم کے معنٰی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کسی چیز کو اس کی جگہ کے علاوہ کہیں اور رکھنا۔[1]

شریعت میں ظلم سے مراد یہ ہے کہ کسی کا حق مارنا، کسی کو غیر محل میں خرچ کرنا، کسی کو بِغیر قُصُور کے سزا دینا۔[2]

افسوس صدافسوس! آج کل لوگ اپنے اَنْجام سے بے خوف ہو کر ظلم وزیادتی کرنے، دھمکیاں دے کر لوگوں سے رقم کا مُطالبہ کرنے، ان کے مال وجائیداد پر قبضہ کرنے، چوری، ڈکیتی دہشت گردی اور قتل و غارت گری جیسے گناہوں میں مبتلا ہو کر نہ جانے کس کس انداز سے مسلمانوں کے حقوق پامال کر رہے ہیں۔ یادرکھئے! مرنے کے بعد ہر ظلم کا حساب دینا ہوگا۔ بہت سے ایسے ظالم وجابر لوگ گزرے جن کا شمار دنیا کے طاقتور افراد میں ہوتا تھا، جن کے پاس نعمتوں کے خزانے موجود تھے، جن کے حکم کی خلاف ورزی کرنا گویا موت کو دعوت دینا تھا، جو زمین پر اکڑ اکڑ کر چلا کرتے تھے، جن کے ظلم وجبر کے نہ صرف کارنامے سُن کر بلکہ ان کا نام سُنتے ہی لوگ لرز جاتے تھے، شاید وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ ایک دن انہیں بھی مرنا ہے اور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا ہے، بالآخر موت نے انہیں اپنے شِکنجے میں لے کر ان کا غُرور وتکبّر خاک میں مِلا دیا۔ آیئے! ایسے ہی ایک ظالم بادشاہ کی موت کی عبرت آموز حکایت سنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چن کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

1 ... التعریفات للجرجانی، ص ۱۰۲

2 ... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۶۶۹

ظالم بادشاہ کا عبرت ناک انجام!

کسی ملک میں ایک ظالم و مغرور بادشاہ رہتا تھا۔ اس نے ایک عظیمُ الشّان محل بنوایا اور اس کی تعمیر پر کافی مال خرچ کیا، تعمیر مکمل ہونے کے بعد بادشاہ نے اپنے چند سپاہیوں کو ساتھ لیا اور محل دیکھنے کیلئے چل پڑا۔ اندر سے دیکھنے کے بعد اس نے محل کے اِردگرد چکر لگا کر بیرونی حصے کا مُعائنہ شروع کر دیا۔ ایک جگہ رُک کر اس نے ایک جھونپڑی (Cottage) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا: یہ ہمارے محل کے ساتھ جھونپڑی کس نے بنائی ہے؟ سپاہیوں نے جواب دیا: چند روز سے یہاں ایک مسلمان بوڑھی عورت آئی ہے، اسی نے یہ جھونپڑی بنائی ہے اور وہ اس میں اللہ پاک کی عبادت کرتی ہے۔ بادشاہ یہ سن کر بڑے مغرورانہ انداز میں بولا: اس غریب بڑھیا کو یہ جرأت کیسے ہوئی کہ ہمارے محل کے قریب جھونپڑی بنائے، اس جھونپڑی کو فوراً گرا دو۔ حکم پاتے ہی سپاہی جھونپڑی کی طرف بڑھے، بڑھیا اس وقت وہاں موجود نہ تھی۔ سپاہیوں نے آن کی آن میں اس غریب بڑھیا کی جھونپڑی کو ملیامیٹ کر دیا۔ بادشاہ جھونپڑی گروانے کے بعد اپنے دوستوں کے ہمراہ اپنے نئے محل میں چلا گیا۔ جب بڑھیا واپس آئی تو اپنی ٹوٹی ہوئی جھونپڑی کو دیکھ کر بڑی غمگین ہوئی اور جب اسے معلوم ہوا کہ بادشاہ نے اس کی جھونپڑی گروائی ہے۔ تو اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے پاک پَرْوَرْدَگار! جس وقت میری جھونپڑی توڑی جارہی تھی، میں موجود نہ تھی لیکن میرے رحیم و کریم پَرْوَرْدَگار! تو تو ہر چیز دیکھتا ہے، تیری قدرت تو ہر شے کو مُحِیط ہے، تیرے ہوتے ہوئے تیری ایک عاجز بندی کی جھونپڑی توڑ دی گئی۔

اس بُڑھیا کی آہ وزاری اور دعا مقبول ہوئی۔ اللہ کریم نے حضرت سَیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ اس پورے محل کو بادشاہ اور اس کے سپاہیوں سمیت تباہ وبرباد کر دو۔ حکم پاتے ہی حضرت سَیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام زمین پر تشریف لائے اور سارے محل کو اس ظالم بادشاہ اور اس کے سپاہیوں سمیت زمین بوس کر دیا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کی پکڑ بڑی سخت ہے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ عبرت ناک حکایت سے معلوم ہوا کہ ظُلم اور غُرور و تکبّر کرنا اللہ پاک کو بالکل پسند نہیں۔ بِلا شُبہ اس حکایت میں ان نادانوں کیلئے عبرت کے مدنی پھول موجود ہیں کہ جو کثرتِ مال و دولت، خاندان اور اعلیٰ منصب یا وزارت وغیرہ کے گھمنڈ میں لوگوں پر ظلم و ستم کرتے ہیں۔ غریبوں کا حق دبا جاتے ہیں، یاد رکھئے! اللہ پاک ظالم کو مہلت دیتا ہے مگر جب پکڑ فرماتا ہے تو اس کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا ابُو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ پاک ظالم کو مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب اس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔ یہ فرما کر سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ 12 سورۂ ھُود کی آیت 102 تلاوت فرمائی:

---

1 ... عیون الحکایات، الحکایۃ الثالثۃ والستون بعد المائۃ... الخ، ۱۷۶

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ(۱۰۲) (پ۱۲،ھود:۱۰۲)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور تیرے رب کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ بستیوں کو پکڑتا ہے جبکہ وہ بستی والے ظالم ہوں بیشک اس کی پکڑ بڑی شدید دردناک ہے۔[1]

مفسرِ قرآن علامہ صاوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہر ظلم کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ اپنے ظلم سے توبہ کرے اور ظلم کرنا چھوڑ دے اور جس کا جو حق مارا ہو وہ اسے لوٹا دے تاکہ وہ اس عظیم وعید میں داخل نہ ہو کیونکہ یہ آیت گزشتہ اُمّتوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر ظالم کو عام ہے۔[2]

ظلم کا خاتمہ کرنے میں دینِ اسلام کا کردار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ جب اللہ پاک کسی ظالم کی پکڑ فرماتا ہے تو پھر اس کو بچانے والا کوئی نہیں ہوتا۔ یقیناً ظلم ایک ایسا بدترین فعل ہے جس سے جھگڑے اور فسادات جنم لیتے ہیں، لوگوں کی عزتوں کا تحفُّظ نہیں رہتا، مُعاشرے کا امن و سکون تباہ ہو جاتا ہے، لوگ بغاوت اور سرکشی پر اُتر آتے اور لوگوں کے حقوق ضائع ہو جاتے ہیں۔ دینِ اسلام چونکہ انسانی حقوق کا بڑا مُحافظ اور معاشرے میں امن و سکون قائم رکھنے والا مذہب (Religion) ہے۔ اسلام نے ہر اس کام سے منع کیا ہے جو بندوں کے حقوق تلف کرنے کا سبب بنتا ہے۔ حقوق العباد میں ظلم کا کردار چونکہ دوسرے افعال کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے اس لئے اسلام نے ظلم کے خاتمے کیلئے

1... بخاری، کتاب التفسیر، باب وکذلک اخذ ربک...الخ، ۳/۲۴۷، حدیث:۴۶۸۶

2... تفسیر صاوی، پ۱۲، ھود، تحت الآیۃ:۱۰۲، ۳/۹۳۱

بھی انتہائی اَحسَن اِقدامات کئے ہیں تاکہ لوگوں کے حقوق محفوظ رہیں اور وہ امن و سکون کی زندگی بسر کریں۔ ان میں سے ایک اِقدام (Step) یہ ہے کہ جہاں کسی پر ظلم ہوتا دیکھیں تو اپنی استطاعت کے مطابق ظالم کو روکنے کی کوشش کریں، اسے اسلام کی پاکیزہ تعلیمات سے آگاہ کرتے ہوئے ظلم کی وعیدوں پر مشتمل احادیثِ مبارکہ سنائیں کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

(1) اے لوگو! اللہ پاک سے ڈرو، خُدا کی قسم! جو مومن دوسرے مومن پر ظلم کرے گا تو قیامت کے دن اللہ پاک اس ظالم سے انتقام لے گا۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: جس نے کسی ظالم کی اس کے ظلم پر مدد کی وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہو گا: "آیِسٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللهِ" یعنی یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔[2]

(3) ارشاد فرمایا: ظلم اور قطعِ رحمی کے علاوہ کوئی گناہ ایسا نہیں جس کے مُرتکب کو اللہ پاک آخرت میں سزا دینے کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی سزا دینے میں جلدی کرتا ہو۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مُعاشرے میں امن کی فضا قائم کرنے اور اس کی راہ میں حائل رکاوٹ "ظلم" کو ختم کرنے کیلئے ہم جب کسی کو نبیِّ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیثِ مبارکہ سنائیں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ! یہ ہولناک (Horrible) وعیدیں

1... کنز العمال، کتاب الاخلاق، باب الثانی فی الاخلاق... الخ، جزء:۳، ۲/۲۰۲، حدیث: ۷۶۲۱

2... مسند الفردوس، ۲/۲۹۷، حدیث: ۶۲۳۲

3... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۵۷، ۴/۲۲۹، حدیث: ۲۵۱۹

سُن کر ہو سکتا ہے اس کے دل میں خوفِ خُدا پیدا ہو جائے اور وہ ظلم سے باز آجائے۔ معاشرے سے ظلم کا خاتمہ کرنے کیلئے ہمیں اپنے بُزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم کے طرزِ عمل کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے کہ وہ حضرات ظالم کی اصلاح کی نیّت سے بلا جھجک اور بے دھڑک حق بات کہہ دیا کرتے اور اسے ظلم سے روک دیا کرتے تھے۔ حضرت سَیِّدَتُنا نفیسہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا بڑی پاکباز خاتون تھیں، آپ دن میں روزہ رکھتیں اور رات بھر عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتیں، حرمِ نبی سے کبھی جدا نہ ہوتیں، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا نے تیس حج کئے جن میں سے اکثر پیدل کئے تھے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا کعبہ کے پردوں کو پکڑ کر زار و قطار رویا کرتیں اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتیں: خدایا! مجھے اپنی رضا پر راضی رکھ۔ (1)

احمد بن طولون انصاف پسند کیسے بنا؟

آیئے! اب ظلم روکنے سے مُتَعَلِّق آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا کا ایک واقعہ سنئے: چنانچہ منقول ہے کہ احمد بن طُولُون کے عادل بننے سے پہلے جب وہ لوگوں پر ظلم کرنے لگا تو لوگ اس کے ظلم سے نجات پانے کے لئے حضرت سَیِّدَتُنا نفیسہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس کی شکایت کی۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا نے لوگوں سے پوچھا: وہ کس وقت سواری پر نکلے گا؟ لوگوں نے عرض کی: کل نکلے گا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا نے ایک مکتوب لکھا اور اس راستے میں تشریف فرما ہو گئیں جہاں سے احمد بن طُولُون نے گزرنا تھا۔ جب وہ گزرا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا نے فرمایا: اے احمد! اے ابن طُولُون!

1 . . . نور الابصار، فصل فی مناقب السیدة نفیسه، ص۲۰۷ ملخصا

جب اس نے دیکھا تو آپ کو پہچان لیا اور گھوڑے سے اُتر آیا اور مکتوب لے کر پڑھنے لگا جس میں لکھا تھا: تم بادشاہ بنے تو تم نے لوگوں کو قید کیا، تم قادر ہوئے تو تم نے لوگوں کو مجبور کیا، تمہارے ذمہ کفالت ہوئی تو تم نے لوگوں پر ظلم کیا، لوگوں کے رزق پر تجھے ضامن بنایا گیا تو تم نے انہیں محروم کیا اور تُو یہ بھی جانتا ہے کہ ظلم کا تیر پار ہوتا ہے، خطا نہیں جاتا خاص کر ان دلوں سے جنہیں تُو نے دکھ دیا، ان جگروں سے جنہیں تُو نے بھوکا رکھا اور ان جسموں سے جنہیں تُو نے بے لباس رکھا، یہ بات ممکن نہیں کہ مظلوم مرجائیں اور ظالم ہمیشہ باقی رہیں۔ تیری مرضی تُو جو چاہے کر ہم صبر کریں گے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں ظلم کی شکایت کریں گے۔" (اسے پڑھ کر اس پر بہت اثر ہوا) اس کے بعد احمد بن طُولُون لوگوں کے درمیان فیصلوں میں عدل (Justice) کرنے لگ گیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ظالموں کی مدد بھی بُری ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ حضرت نفیسہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے جب اس ظالم شخص کی اصلاح کرتے ہوئے اسے سمجھایا تو وہ اپنے ظلم سے باز آ گیا اور لوگوں کے درمیان عدل و انصاف کرنے والا بن گیا۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے بال بچوں، رشتہ داروں، خادماؤں اور دوسری اسلامی بہنوں پر کسی بھی طرح کا ظلم نہ کریں، خود بھی ظلم سے بچیں، دوسروں کو بھی ظلم کرنے سے روکنے کی کوشش

1 ... المستطرف، باب العشرون فی الظلم ... الخ، ۱/۱۹۰

کریں اور کسی ظالم کے ساتھ مل کر اس کے جرم میں شامل نہ ہوں کیونکہ ظالموں کی مدد کرنے والے کا انجام بھی بہت بُرا ہوگا، چنانچہ

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ظالم کی باطل کام پر مدد کی تاکہ وہ اس کے ذریعے حق کو دور کرے تو وہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِمّہ سے بَری ہے [1] اور جو ظالم کے ساتھ اس کی مدد کے لئے چلا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ یہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے خارج ہوگیا۔[2]

حکیمُ الاُمّت، حضرت علّامہ مولانا مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”چلنے سے مراد مطلقًا اس کی ظلم پر مدد دینا ہے۔ خواہ اس کے ساتھ چل کر ہو یا گھر میں بیٹھے بیٹھے، پھر خواہ زبان سے ہو یا قلم سے، ظلم کی مدد بہر حال حرام ہے۔ ربِّ کریم فرماتا ہے: ﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪﴾ (پ۶، المائدۃ:۲) (اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو) فی زمانہ ظالموں سے زیادہ ظالموں کے حمایتی لوگ ہیں۔ مزید فرماتے ہیں یعنی یہ ظالموں کے حمایتی اسلام کے نور سے نکل گئے یا اسلام کی حقیقت سے خارج ہوگئے کہ حقیقتِ اسلام یہ ہے کہ لوگ اس کے شر سے سلامت رہیں۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ظالم کے مدد گاروں کا انجام!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! منقول ہے کہ ابنِ ہُبَیرہ نے جب امام

1... معجم اوسط، ۲/ ۱۸۰، حدیث: ۲۹۴۴

2... معجم کبیر، ۱/ ۲۲۷، حدیث: ۶۱۹

3... مراۃ المناجیح، ۶/ ۶۷۹ ملتقطا

منصور بن مُعْتَمِر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو قاضی (Judge) بنانے کا ارادہ کیا تو حضرت امام منصور رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے کہا: میں قاضی نہیں بنوں گا کہ میں نے حضرت سیِّدُنا ابراہیم نخعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ سے ایک حدیث سنی ہے۔ ابنِ ہُبَیْرہ نے کہا: انہوں نے تمہیں کیا حدیث سنائی ہے؟ منصور نے کہا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے حضرت سیِّدُنا عَلقمہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ سے اور انہوں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ سے روایت کی کہ حُضور نبیِّ رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک منادی ندا کرے گا: کہاں ہیں ظلم کرنے والے؟ کہاں ہیں ظالموں کے مددگار؟ کہاں ہیں ظالموں کے حمایتی؟ حتّٰی کہ ان لوگوں کو بھی لایا جائے گا جنہوں نے ظالموں کے لئے قلم تراشا ہو گا یا سیاہی بھری ہو گی تو ان سب کو لوہے کے تابوت میں جمع کر کے جہنّم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔"[1]

بروزِ قیامت ظلم کا حساب کیسے دیں گی؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِم دنیاوی عُہدہ و منصب قبول کرنے سے ڈرتے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ جو کسی منصب پر فائز ہو جاتا ہے، ممکن ہے وہ کسی فیصلے میں ناانصافی کر بیٹھے، کسی کے ساتھ ظلم کر بیٹھے، نہ چاہتے ہوئے بھی کسی کی حق تلفی کر جائے اور اس کی وجہ سے اسے قیامت کے دن اللہ کریم کی بارگاہ میں ذِلّت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑ جائے۔ لہٰذا ظلم سے بچنے کیلئے ہمیں یہ بات ذہن میں اچھی طرح بٹھا لینی چاہیے کہ اگر آج میں اپنی

1 . . . مسند الفردوس، ۱/۱۵۳، حدیث:۹۹۵ - المستطرف، باب العشرون فی الظلم. . . الخ، ۱/۱۸۸

شہرت، دولت یا اپنی طاقت کے سبب کسی غریب پر ظلم کروں گی تو دنیا میں ہو سکتا ہے مجھے کوئی پکڑ نہ سکے اور مجھے ظلم کی سزا نہ دی جائے مگر مرنے کے بعد جب میدانِ مَحشر میں حساب و کتاب کا سلسلہ شروع ہو گا اُس وقت کیا کروں گی؟ کیا اُس وقت بھی مجھے اپنی شُہرت کے سبب حساب و کتاب سے چھٹکارا مل جائے گا؟ کیا اس وقت جسمانی طاقت کی بدولت ہماری رہائی کی صورت بن پائے گی؟ ہر گز نہیں کیونکہ یہ عدالت تو اس مالکِ کائنات کی ہو گی جو ساری دنیا کا حقیقی بادشاہ ہے اس دن تو چھوٹے سے چھوٹے ظلم اور حق تلفی کا بھی بدلا لیا جائے گا مثلاً دنیا میں کسی کو گالی دی ہو گی، بِلا اجازتِ شَرعی ڈانٹ دیا ہو گا، کسی کی بے عزّتی کی ہو گی، کسی کو ذلیل کیا ہو گا، مار پیٹ کی ہو گی، عاریّتاً چیزیں لے کر قصداً واپس نہ لوٹائی ہو گی، کسی کا قرض دبا کر، دل دُکھا کر اسے ناراض کر دیا ہو گا، آنکھیں دکھا کر ڈرا دیا ہو گا، اَلْغَرَض! اُس دن تو ہر ایک ظلم کا حساب دینا ہو گا، لہٰذا آخرت میں حساب دینے سے بہتر ہے ہم جیتے جی دنیا میں ہی ہر ایک سے ہاتھ جوڑ کر، اس کے سامنے گڑ گڑا کر کی جانے والی زیادتیوں اور حق تلفیوں کی معافی مانگ لیں کیونکہ دنیا میں تو معافی تلافی کے ذریعے کام بن سکتا ہے مگر بروزِ قیامت سوائے حساب دینے کے کوئی صورت نہیں ہو گی۔ خود ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی ہمیں اس کی ترغیب دلائی ہے۔

چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس کے ذِمّے اپنے بھائی کا آبرو وغیرہ کسی بات کا ظُلم ہو، اس پر لازِم ہے کہ قیامت کا دن آنے سے پہلے یہیں دنیا میں اس سے مُعافی مانگ لے، کیونکہ وہاں نہ دِینار ہوں گے اور نہ دِرْہَم، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہوں گی، تو بقَدَر اُس کے حق کے، اِس (ظالم) سے لے کر اُسے (مظلوم کو) دی جائیں گی،

ورنہ اُس (مظلوم) کے گناہ اِس (ظالم) پر رکھے جائیں گے۔ [1]

مشہور مُفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اگر تم نے دُنیا میں لوگوں کے حُقُوق اَدا نہ کئے تو ہر صورت میں قِیامت میں اَدا کرو گے، یہاں دنیا میں مال سے اور آخِرت میں اعمال سے، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ دُنیا ہی میں ادا کر دو، ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ [2]

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یارَبّ!
رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دَم کریں نہ رُخ مرے پاؤں گُناہ کا یارَبّ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۷۶-۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے مُعاشرے میں دیکھا گیا ہے کہ جس کا جس پر بس چلتا ہے وہ اپنا زورِ بازو استعمال کرتی ہے، بات بات پر اسے بِلاوجہ ذلیل و رُسوا کرتی ہے، اس کے مال و جائیداد پر قبضہ کرلیتی ہے، کہیں ساس بہو پر بلاوجہ کا بوجھ ڈالتی نظر آتی ہے تو کہیں بہو ساس کو آنکھیں دکھاتی نظر آتی ہے۔ کہیں پڑوسنیں باہم دست و گریباں ہیں تو کہیں سہیلیاں اور سگی بہنیں ظلم کی راہ پر چلتی نظر آتی ہیں۔ یادر کھئے! جس پر ظلم کیا جائے ہو سکتا ہے وہ یہاں اس دنیا میں بدلہ نہ لے سکے مگر ممکن ہے کہ "جیسی کرنی ویسی بھرنی" کے مصداق کہیں اور سے اس کی سزا مل جائے۔ اللہ پاک پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَنْعَام آیت نمبر 129 میں ظالموں کو خبردار کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

---

1 . . . بخاری، کتاب المظالم و الغضب، باب من کان له مظلمة . . . الخ، ۲/۱۲۸، حدیث: ۲۴۴۹

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۶/۶۷۳

وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ۠ (۱۲۹) (پ۸، الانعام:۱۲۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلط کرتے ہیں بدلہ اُن کے کئے کا

ظلم کرنے والوں کو عبرت انگیز نصیحت

تفسیرِ صراطُ الجنان جلد 3 صفحہ 209 پر ہے: اس آیتِ مبارکہ میں ظلم کرنے والوں کے لئے بڑی نصیحت (Advice) ہے، چنانچہ

حضرت اَبُوعَبدُ اللہ محمد بن احمد قُرطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اس آیت میں ظلم کرنے والوں کو تنبیہ کی جارہی ہے کہ اگر وہ اپنے ظلم سے باز نہ آئے تو اللہ پاک ان پر دوسرا ظالم مُسَلَّط کردے گا، اس آیت میں ہر قسم کے ظالم داخل ہیں، وہ شخص جو گناہ کرکے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے، جو حاکم یا افسر اپنی رِعایا اور ماتحت لوگوں پر ظلم کرتا ہے، یہ سب ظالم کی صف میں شامل ہیں، ان تمام پر اللہ پاک ان سے بڑا ظالم مسلط کردیتا ہے۔[1]

بدلہ لینے کے بجائے معاف کردیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے ظالم چاہے کسی پر کتنا ہی ظلم کرلے مگر بالآخر اُسے ظلم کی سزا ضرور ملتی ہے اور اللہ پاک کسی دوسرے ظالم کو اس پر مُسَلَّط کرکے مظلوم کا بدلہ دلا دیتا ہے۔ اگر مظلوم خود ہی ظالم سے بدلہ لینا چاہے تو شریعت میں اس کی اجازت ہے مگر ایسا نہ ہو کہ بدلہ لینے کی کوشش میں حد سے بڑھ کر خود ہی ظالم بن جائے۔ مثلاً کسی نے ایک تھپڑ مارا تو اسے دو تھپڑ لگادے، کسی نے سر پھاڑا تو اس کے سر کے ساتھ ساتھ جسم کا دوسرا حصہ بھی زخمی کردے، کسی نے بازو توڑا تو

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۸، الانعام، تحت الآیۃ:۱۲۹، ۳/ ۲۰۹

اس کا بازو ہی جسم سے الگ کر دے، کسی نے ٹانگ توڑی تو اس کی ٹانگ ہی کاٹ دیں، کسی نے ہمارے عزیز کو قتل کر دیا تو قاتل کے پورے خاندان کو ہی موت کی نیند سلا دیا جائے بلکہ جتنا اس پر ظلم ہوا اتنا ہی بدلہ لینے کی اجازت ہے اس سے زیادہ بدلہ ہرگز نہیں لے سکتا ورنہ جو پہلے مظلوم تھا اب وہی ظالم قرار پائے گا۔ ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ از خود بدلہ لینے کے بجائے قانون کا سہارا لیا جائے اور قانونی طور پر اس ظلم کی جو سزا بنتی ہے ظالم کو وہ سزا دلوانے کا مُطالبہ کیا جائے۔

مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ملکی انتظام صرف دو چیزوں سے قائم رہ سکتا ہے سزائیں سخت ہوں جیسے اسلامی سزائیں ہیں اور کسی مجرم کی رعایت ضمانت نہ ہو کوئی بدمعاش قانون کی گرفت سے بچ نہ سکے۔[1] بدلہ لیتے وقت اس بات کا امکان رہتا ہے کہ بندہ غُصّے میں آکر کچھ زیادتی نہ کر بیٹھے، جتنی طاقت سے کسی نے تھپڑ مارا، ممکن ہے بدلہ لینے والا اس سے زیادہ طاقت سے مار دے تو اس کی بھی ممانعت ہے۔ لٰہذا بدلہ لینے کی قدرت کے باوجود معاف کرنا اس سے زیادہ بہتر اور آخرت میں اجر و ثواب کا باعث ہے۔ چنانچہ

پارہ 25 سُورۃُ الشُّورٰی آیت نمبر 40 میں ارشادِ باری ہے:

وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَاۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ(۴۰)

(پ ۲۵، الشوری: ۴۰)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور بُرائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بے شک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔

1... مرآۃ المناجیح، ۵/ ۳۱۱

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ بُرائی کے برابر بدلہ لینا اگرچہ جائز ہے لیکن بدلہ نہ لینا اور معاف کر دینا افضل ہے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زندگی میں اس کی بہت ساری مثالیں موجود ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو رضائے الٰہی کیلئے معاف فرمادیا کرتے اور قدرت ہونے کے باوجود ان سے بدلہ نہیں لیا کرتے تھے۔ آیئے! اس کی (2) مثالیں سُنئے اور معاف کرنے کی عادت بنایئے، چنانچہ

(1)... صلحِ حُدَیبیہ کے سال جبلِ تنعیم کی طرف سے اسّی (80) افراد کا گروہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کے ارادے سے آیا، جب آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان پر غلبہ پالیا تو انتقام پر قدرت کے باوجود اُن پر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔

(2)... غورث بن حارث جس نے نیند کی حالت میں سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر وار کرنے کی کوشش کی، لیکن حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بیدار ہو گئے اور جب اس کی تلوار آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قبضے میں آگئی اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُم کو بلا کر اس کے ارادے سے باخبر بھی کر دیا تو قدرت کے باوجود آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے معاف کر دیا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں پر ظلم کرنا بھی حرام ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دینِ اسلام کی خوبی ہے کہ اس نے انسانوں

1... تفسیر صراط الجنان، پ ۲۵، الشوریٰ، تحت الآیۃ: ۳۹، ۹/ ۸۳

کے حقوق کے ساتھ ساتھ جانوروں کے حقوق کا بھی خیال رکھا ہے۔ جس طرح کسی انسان پر ظلم و زیادتی حرام ہے اسی طرح جانوروں کو بھوکا پیاسا رکھنا، مار پیٹ کرنا اور تکلیف پہنچانا بھی حرام ہے بلکہ جانوروں پر ظلم کرنا انسان پر ظلم کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے کہ انسان تو اپنا دکھ درد کسی سے کہہ سکتا ہے، قدرت رکھتا ہو تو بدلہ بھی لے سکتا ہے مگر بے زبان جانور کس سے فریاد کر سکتا ہے! افسوس صد افسوس فی زمانہ جانوروں پر جیسا ظلم کیا جاتا ہے کسی سے ڈھکا چھپا نہیں، کبھی تو ان بے زبانوں کو ٹائم پر پانی اور چارہ نہیں دیا جاتا، تو کبھی گرمیوں کی سخت دھوپ میں یا سردیوں کی سخت ٹھنڈی راتوں میں یونہی کھلے آسمان کے نیچے باندھ دیا جاتا ہے، کبھی ان پر طاقت سے زیادہ سامان لاد کر لمبے فاصلے تک زبردستی لے جایا جاتا ہے، منڈی سے لانے کیلئے گاڑی پر چڑھانے اور اُتارنے کا مناسب اِنتظام نہیں کیا جاتا اور گاڑی میں ریت یا بُھوسہ وغیرہ نہیں ڈالا جاتا جس سے کئی جانور زخمی ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ جانوروں پر ظلم کرنے سے نبیِّ کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے منع فرمایا ہے: چنانچہ

بارگاہِ رسالت میں اونٹ نے فریاد کی

ایک مرتبہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک اَنصاری کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ کھڑا ہوا زور زور سے چِلّا رہا تھا۔ جب اس نے آپ کو دیکھا تو بِلبلانے لگا اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قریب جا کر اس کے سر اور کنپٹی پر اپنا دستِ شفقت پھیرا تو وہ تسلی پا کر بالکل خاموش ہو گیا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک

کون ہے؟ لوگوں نے ایک انصاری کا نام بتایا، آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فوراً ان کو بلوایا اور فرمایا کہ اللہ پاک نے ان جانوروں کو تمہارے قبضہ میں دے کر ان کو تمہارا محکوم بنا دیا ہے لہٰذا تم پر لازم ہے کہ ان جانوروں پر رحم کیا کرو تمہارے اس اونٹ نے مجھ سے تمہاری شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام لے کر اس کو تکلیف دیتے ہو۔ (1)

معلوم ہوا کہ جانوروں کو بِلاوجہ تکلیف دینا انہیں بھوکا پیاسا رکھنا بہت بُرا فعل ہے۔ جانوروں پر ظلم کرنے والوں کو چاہیے کہ سنبھل جائیں ورنہ بِلاوجہ تکلیف دینے کے سبب ہوسکتا ہے انہی جانوروں کو بطورِ عذاب اُن پر مُسَلَّط کر دیا جائے۔ امام احمد بن حجر مکی شافعی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان نے ناحق کسی چوپائے کو مارا یا اسے بھوکا پیاسا رکھا یا اس سے طاقت سے زیادہ کام لیا تو قِیامت کے دن اس سے اسی کی مثل بدلہ لیا جائے گا جو اس نے جانور پر ظلم کیا یا اسے بھوکا رکھا ہو گا۔ (2)

رَحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جہنّم میں ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ لٹکی ہوئی ہے اور ایک بلّی اُس کے چہرے اور سینے کو نوچ رہی ہے اور اسے ویسے ہی عذاب دے رہی ہے جیسے اس (عورت) نے دنیا میں قید کر کے اور بھوکا رکھ کر اسے تکلیف دی تھی۔ (3)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں اُن کیلئے عِبرت

1...ابو داود، کتاب الجهاد، باب مایومر به...الخ، ۳/۳۲، حدیث ۲۵۴۹

2...الزواجر، کتاب النفقات...الخ، الباب الثانی فی الکبائر، ۲/ ۱۷۴

3...بخاری، کتاب المساقاة، باب فضل سقی الماء، ۲/ ۹۹، حدیث ۲۳۶۴-۲۳۶۵ ماخوذا

ہے جو بلا وجہ جانوروں کو ستاتی ہیں ایسا نہ ہو جانوروں پر یہ ظلم ہمیں جہنّم کے عذاب میں مبتلا کر دے، لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم خود بھی جانوروں پر ظلم کرنے سے بچیں اور اپنے بچوں اور گھر والوں کو بھی اس کا ذہن دیں۔ آیئے! اب مختصراً ظلم کے چند اسباب اور ان کا علاج سن لیجئے اور اس عادتِ بد سے پیچھا چھڑا لیجئے، چنانچہ

اس کے انجام سے بے خبر ہونا

ظلم کا ایک سبب ظلم کے انجام سے بے خبر ہونا ہے کہ جب ہمیں پتہ ہی نہ ہو گا کہ ظلم کے کیا نقصانات ہیں تو ظلم سے بچنے میں دُشواری ہو گی۔ لہٰذا اس کا علاج یہ ہے کہ قرآنِ کریم، احادیثِ مبارکہ میں اس حوالے سے جو ارشادات موجود ہیں انہیں بار بار پڑھئے اور ان پر عمل کی کوشش کیجئے۔

دل کا سخت ہونا

ظلم کا ایک سبب گناہوں کی وجہ سے دل کا سخت ہونا بھی ہے۔ دل کی سختی دور کرنے کیلئے ایسے اعمال کیجئے جو دل کی نرمی کا باعث بنتے ہیں مثلاً تلاوتِ قرآنِ کریم کا معمول بنالیجئے اور موت کو کثرت سے یاد کیجئے۔

دولت کی کثرت

ظلم کا ایک سبب مال و دولت کی کثرت بھی ہے کہ لوگ دولت کے نشے میں مغرور ہو جاتے ہیں اور غریبوں کو کسی خاطر میں نہیں لاتے ایسے لوگوں کو چاہیے کہ مال و دولت کی محبت دل سے نکال کر اس بات سے خوف کھائیں کہ اگر وہ دنیا میں کسی پر ظلم کریں گے اور اپنی دولت کا رعب دکھائیں گے تو ممکن ہے اُن سے یہ دولت چھین لی جائے

اور کسی مظلوم کی بد دُعا کا شکار ہو کر کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں۔

صاحبِ منصب ہونا

بسا اوقات کوئی منصب مل جانا بھی دوسروں پر ظلم کا باعث بن جاتا ہے اور کوئی صاحبِ منصب اپنے عہدے کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے غریب اور بے قصور لوگوں کے خلاف فیصلہ کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ خود کو اس بات سے ڈرائیں کہ جس طرح میں کسی غریب پر اپنی طاقت استعمال کر رہا ہوں قیامت کے دن سارے حاکموں کے حاکم نے جہنم میں جانے کا فیصلہ سنا دیا تو میرا کیا بنے گا۔

ربِّ کریم سے دُعا کیجئے!

جن جن پر آج تک کیسا ہی ظلم و ستم کیا ہو فوراً معافی مانگ لیجئے اور پھر بارگاہِ الٰہی میں خلوصِ نیّت کے ساتھ آئندہ اس جرمِ عظیم سے بچنے کیلئے دعا کیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ! اس گناہ سے بچنے میں ضرور کامیاب ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حُسنِ سلوک کی سنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے حُسنِ سُلوک کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں:

پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ہر حُسنِ سلوک صدقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔[1] (2) فرمایا: جو اللہ اور قیامت پر ایمان

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴

رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلَۂ رحمی کرے۔[1] ☆قرآن وحدیث میں رشتہ داروں اور ذَوِی الْقُربٰی (یعنی قرابت والوں) کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کا حکم ہے۔[2] ☆حُسنِ سُلوک کی مختلف صورتیں ہیں، ہَدِیّہ وتحفہ دینا اور اگر ان کو کسی کام میں مدد درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف ومہربانی سے پیش آنا۔[3] ☆حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو گے تو وہ تمہارے ماں باپ کی طرح ہو جائیں گے اگرچہ تمہارے اور ان کے درمیان کوئی رشتہ ناطہ نہ ہو۔[4] ☆اولیاءُ اللہ اپنی بُرائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے درپے رہنے والوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کیا کرتے ہیں۔[5] ☆حُسنِ سلوک کرنے سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ ☆حُسنِ سلوک لوگوں کی خوشی کا سبب ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے فرشتوں کو مَسرّت ہوتی ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔ ☆حُسنِ سلوک کرنے سے رِزْق میں برکت ہوتی ہے۔[6]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، بہارِ شریعت

---

1 . . . بخاری، کتاب الادب، باب اکرام الضیف...الخ، ۴/۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۸

2 . . . رد المحتار، کتاب الحظر و الاباحۃ، فصل البیع، ۹/۶۷۸ ماخوذا

3 . . . الدرر الحکام، کتاب الکراھیۃ و الاستحسان، فصل من ملک امۃ . . . الخ، جزء۱، ص۳۲۳ ملخصا

4 . . . امامِ اعظم کی وصیتیں، ص۲۶

5 . . . غیبت کی تباہ کاریاں، ص۳۴۲ ماخوذا

6 . . . تنبیہ الغافلین، ص۷۳ ملخصا

حصہ 16(312 صفحات)120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور ان کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:15 ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

اَمیرُ الْمُؤمنین، حضرت سَیِّدُنا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ اللّٰہ کریم نے جنّت میں ایک دَرخت پیدا فرمایا ہے، جس کا پھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نرم، شہد سے بھی میٹھا اور مشک سے زِیادہ خُوشبودار ہے۔ اُس درخت کی شاخیں موتیوں کی، تنے سونے کے اور پتّے زَبَرجَد کے ہیں۔ اُس درخت کا پھل صِرف وُہی کھاسکے گا جو رَسُولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔(1)

تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروروں سلام تم پہ کروروں ثنا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(2)

1 ... الحاوی للفتاوی، ۲/ ۴۸

2 ... معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰـہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰـہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا اَمیرِ مُعاوِیہ اور اِبْنِ زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"دِین و دُنیا کی انوکھی باتیں"** صفحہ نمبر 446 پر ہے: منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی ایک زمین تھی جس میں آپ کے غلام کام کیا کرتے تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زمین سے مُتَّصِل (یعنی بالکل قریب) حضرت سَیِّدُنا اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زمین تھی جہاں اُن کے غلام کام کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ایک غلام، حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی زمین میں زبردستی گُھس آیا تو آپ نے ایک خط

(Letter) حضرت سَیِّدُنا اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی طرف لکھا جس میں یہ تحریر کیا: ”آپ کا غلام میری زمین میں گُھس آیا ہے اُسے منع کیجئے۔ وَالسَّلَام۔“ حضرت سَیِّدُنا اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے خط پڑھ کر ایک صفحہ لیا اور خط کا جواب یوں لکھا: ”اے حوارِیِ رسول (رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وفادار ساتھی) کے صاحبزادے! غلام نے جو کیا مجھے اِس کا اَفسوس ہے اور دُنیا کی میرے نزدیک کوئی قَدر و قیمت نہیں۔ میں اپنی زمین آپ کو دیتا ہوں، لہٰذا آپ اُسے اپنی زمین میں شامل کر لیجئے اور اُس میں موجود غلام اور اَموال بھی آپ کے ہوئے۔ وَالسَّلَام۔“ یہ خط جب حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے پاس پہنچا تو آپ نے اِس کے جواب میں لکھا: ”میں نے اَمیرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا خط پڑھا ہے، اللہ پاک اُن کی عُمر لمبی کرے! اُن جیسی شَخْصِیَّت جب تک قُرَیش میں موجود ہے قُرَیش کی رائے بے کار نہیں ہو سکتی۔“ یہ خط جب حضرت سَیِّدُنا اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس پہنچا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: **”جو مُعاف کرتا ہے وہ سَرداری کرتا ہے، جو بُردباری کرتا ہے وہ عظیم ہوتا ہے اور جو دَرگُزر کرتا ہے لوگوں کے دِل اُس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔“**[1]

نہیں سرکار! ذاتی دُشمنی میری کسی سے بھی
مِری ہے نَفْس و شیطاں سے لڑائی یَا رَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص٣٥٠)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اللہ والے کس قدر عمدہ خوبیوں کے مالِک ہوتے ہیں! جن کی شَخْصِیَّت میں عاجِزی وانکساری، دنیا سے بے رَغبتی، سخاوت،

---

1 . . . دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص٣٤٦ ملتقطاً وملخصاً

اِیثار، بُردباری اور عفو و دَرگُزر کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہُوا ہوتا ہے۔ یہ حضرات صرف دعووں اور نعروں کی حد تک ہی محدود نہیں ہوتے بلکہ اسلام اِن کی رَگ وپے میں رَچ بس چکا ہوتا ہے، یہ حضرات اپنی ذات کے لئے کبھی بھی کسی سے بدلہ نہیں لیا کرتے، بالفرض اگر کوئی اِن کے ساتھ سختی سے پیش آتا بھی ہے تو یہ اللہ والے آپے سے باہر ہونے کے بجائے اپنے مدِّ مقابل کے ساتھ بھی شفقت و مہربانی والا سلوک ہی فرماتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں اِن کی شان و عظمت کے چرچے ہو رہے ہیں، جب اِن عظیم ہستیوں کا ذکرِ خیر ہوتا ہے تو زبانوں پر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یا رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جاری ہو جاتا ہے۔ اے کاش! اِن عظیم ہستیوں کے صَدقے میں ربِّ کریم ہمیں بھی مُعاف کرنے اور مُعاف کرکے اِس کا ثواب حاصل کرنے کی سعادت پانے کا جذبہ نصیب فرمائے۔ یاد رکھیں! غُصّے کو پی جانا اور لوگوں سے دَرگُزر کرنا ایسا بہترین عمل ہے کہ جو خوش نصیب مسلمان یہ عمل بجا لاتا ہے اُس کا شُمار رَبِّ کریم کے پسندیدہ بندوں میں ہوتا ہے، پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 134 میں خُدائے حنّان و منّان کا فرمان ہے:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ (پ۴، آل عمران:۱۳۴)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور غُصّہ پینے والے اور لوگوں سے دَرگُزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

اِسی طرح پارہ 18 سُورۂ نُور کی آیت نمبر 22 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾ (پ۱۸، النور:۲۲)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور چاہیئے کہ مُعاف کریں اور دَرگُزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ لوگوں کی غلطیوں سے درگزر کرنا ربِّ کریم کو بہت پسند ہے۔ ہمیں بھی دوسروں کی غلطیوں سے درگزر کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ شیطان ہمارا اَزَلی دشمن ہے، اُسے ہرگز یہ گوارا نہیں کہ مسلمان آپس میں مُتَّحِد رہیں، ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں، ایک دوسرے کی عزّت و ناموس کے مُحافِظ بنیں، ایک دوسرے کی غَلَطیوں کو نظر انداز کیا کریں، اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کریں، اپنے حُقوق مُعاف کر دیا کریں، دوسرے کے حُقوق کا لحاظ رکھیں، ایک دوسرے کے ساتھ تعاوُن کریں وغیرہ، کیونکہ اگر ایسا ہو گیا تو مُعاشَرہ اَمْن کا گہوارہ بن جائے گا اور شیطان ناکام و نامراد ہو جائے گا۔ اِس لئے وہ مسلمانوں کو مُعاف کرنے اور غُصّے پر قابو پانے نہیں دیتا، لہٰذا شیطان کی مُخالَفت کرتے ہوئے اُس کے وار کو ناکام بنا دیجئے اور دَرگُزر کرنا اِختیار کیجئے۔

اس میں شک نہیں کہ غَلَطی ہو جانے پر کسی کو معاف کرنا نفس پر بہت دشوار ثابت ہوتا ہے، لیکن اگر ہم عَفْو و دَرگُزر کے فضائل کو پیشِ نظر رکھیں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ، اللہ پاک کی طرف سے اِنعام واِکرام کی حقدار بھی قرار پائیں گی۔ آیئے! اِس بارے میں 5 احادیثِ مُبارَکہ سُنئے: چنانچہ

لوگوں سے درگزر کرنے کی فضیلت

1. پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تین (3) باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ کریم (قِیامت کے دن) اُس کا حساب بہت آسان طریقے سے لے گا

اور اُس کو اپنی رَحمت سے جنّت میں داخِل فرمائے گا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا: (1) جو تمہیں مَحروم کرے تم اُسے عطا کرو، (2) جو تم سے تَعَلُّق توڑے تم اُس سے تَعَلُّق جوڑو اور (3) جو تم پر ظُلم کرے تم اُس کو مُعاف کر دو۔[1]

2. فرمایا: قِیامت کے روز اِعلان کیا جائے گا: جس کا اَجر اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے، وہ اُٹھے اور جنَّت میں داخِل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا: کس کے لیے اَجر ہے؟ اِعلان کرنے والا کہے گا: اُن لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔ تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بِلا حساب جنَّت میں داخِل ہو جائیں گے۔[2]

3. فرمایا: جو کسی مسلمان کی غَلَطی کو مُعاف کرے گا قِیامت کے دن اللہ پاک اُس کی غَلَطی کو مُعاف فرمائے گا۔[3]

4. فرمایا: ہر دور میں میرے بہترین اُمّتیوں کی تعداد پانچ سو (500) ہے اور اَبدال چالیس (40) ہیں، نہ پانچ سو (500) سے کوئی کم ہوتا ہے اور نہ ہی چالیس (40) سے، جب چالیس (40) اَبدال میں سے کسی کا اِنتقال ہوتا ہے تو ربِّ کریم پانچ سو (500) میں سے ایک کو اُس فوت ہونے والے اَبدال کی جگہ پر مُقرّر فرماتا اور یوں 40 کی کمی پوری فرما دیتا ہے، عَرض کی گئی: ہمیں اُن کے اَعمال کے بارے میں اِرشاد فرمائیے۔ فرمایا: ظُلم کرنے والے کو مُعاف کرتے، بُرائی کرنے والے کے ساتھ

---

1 . . . معجم اوسط، ۴/۱۸، حدیث: ۵۰۶۴

2 . . . معجم اوسط، ۱/۵۴۲، حدیث: ۱۹۹۸

3 . . . ابن ماجه، کتاب التجارات، باب الاقالة، ۳/۳۶، حدیث: ۲۱۹۹

بھلائی سے پیش آتے اور اللہ پاک نے جو کچھ اُنہیں عطا فرمایا ہے اُس سے لوگوں کی غم خواری کرتے ہیں۔[1]

5. ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا اور عَرض کی: یارَسُولَ اللہ! ہم خادِم کو کتنی بار مُعاف کریں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش رہے۔ اُس نے پھر وہی سُوال دُہرایا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پھر خاموش رہے، جب تیسری بار سُوال کیا تو اِرشاد فرمایا: روزانہ ستّر (70) بار۔[2]

حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: عَرَبی میں سَتّر (70) کا لفظ بیانِ زِیادَتی کے لیے ہوتا ہے یعنی ہر دن اُسے بہت دفعہ مُعافی دو، یہ اُس صورت میں ہو کہ غلام سے خطاءً غَلَطی ہو جاتی ہے، خباثتِ نَفْس سے نہ ہو اور قُصور بھی مالِک کا ذاتی ہو، شریعت کا یا قومی و مُلکی قُصور نہ ہو کہ یہ قُصور مُعاف نہیں کیے جاتے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ لوگوں کو مُعاف کرنا کس قدر بہترین عمل ہے جس کی دُنیا میں تو بَرَکتیں نصیب ہوتی ہی ہیں مگر آخرت میں بھی اِنْ شَآءَ اللہ اِس کی بَرَکت سے جنّت کی خوشخبری سے نوازا جائے گا۔ تو کتنی خوش قسمت ہیں وہ مسلمان بہنیں جو طاقت و قدرت کے باوجود بھی دوسروں کی خطاؤں کو

1... حلیة الاولیاء، مقدمة المصنف، ۱/۳۹، رقم: ۱۵

2... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی العفو عن الخادم، ۳/۳۸۱، حدیث: ۱۹۵٦

3... مرآۃ المناجیح، ۵/۱۷۰

اپنی نفسانی ضِد کا مسئلہ نہیں بناتیں بلکہ مُعاف کرکے ثواب کا خزانہ پاتی ہیں۔

افسوس! آج اگر ہمیں کوئی معمولی سی تکلیف بھی پہنچادے یا ذرا سی بداَخلاقی کا مظاہرہ کرے تو ہم عَفْو و دَرگُزر کا دامن ہاتھوں سے چھوڑ دیتی ہیں، اُس کی دُشمن بن کر مختلف طریقوں سے اُس سے بدلہ لینے کی کوشش کرتی ہیں، حالانکہ اگر ہم رحمتِ کونین، نانائے حَسَنَیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ سیرت کا مطالَعہ کریں تو ہم پر روزِ روشن کی طرح واضح ہوجائے گا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ مُعاف فرمادیا کرتے تھے، چنانچہ

شانِ مصطفےٰ

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نہ تو عادۃً بُری باتیں کرتے تھے اور نہ تَکَلُّفاً، نہ بازاروں میں شور کرنے والے تھے اور نہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دیتے تھے بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مُعاف کرتے اور دَرگُزر فرمایا کرتے تھے۔[1]

جس کی شاندار مثال فتحِ مکّہ کا واقعہ ہے کہ مکّہ فتح ہونے سے پہلے جن کُفّارِ بداَطوار کی طرف سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر زمین تنگ کردی گئی تھی، طرح طرح کی دَرْدناک تکلیفیں دی گئی تھیں، مکّہ فتح ہونے اور مسلمانوں کو غَلَبہ حاصِل ہونے کے بعد دیگر قیدیوں کے ساتھ ساتھ تکلیفیں دینے والوں کو بھی گرفتار

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی خلق النبی، ۳/ ۴۰۹، حدیث: ۲۰۲۳

کر کے بارگاہِ مصطفےٰ میں حاضر کیا گیا تھا، اگر اُس موقع پر کوئی اور دُنیوی شہنشاہ ہوتا تو شاید اُن کے لئے سخت سے سخت سزائیں تجویز کرتا، مگر قربان جایئے! نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُنہیں بھی مُعافی سے سرفراز فرمایا، چنانچہ

فتحِ مکّہ کے دن عام مُعافی کا اِعلان

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "سیرتِ مصطفےٰ" کے صفحہ نمبر437 پر ہے: سن ۸ ہجری میں جب مکّہ فتح ہوا تو تاجدارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شہنشاہِ اِسلام کی حَیْثِیَّت سے حرمِ الٰہی میں سب سے پہلا دربارِ عام مُنْعَقِد فرمایا، جس میں اَفواجِ اِسلام کے علاوہ ہزاروں دُشمنانِ اسلام کا ایک زبردست ہُجوم تھا۔ اِس شہنشاہی خُطبے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صرف اہلِ مکّہ ہی سے نہیں بلکہ تمام لوگوں سے خطابِ عام فرمایا۔ خُطبے کے بعد شہنشاہِ کونَیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِس ہزاروں کے مَجْمَع میں ایک گہری نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ سردارانِ قُریش سر جُھکائے، نگاہیں نیچی کئے ہوئے، لَرزاں و تَرساں کھڑے ہوئے ہیں۔ اُن ظالموں اور جفاکاروں میں وہ لوگ بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے راستوں میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ لوگ بھی تھے جو بارہا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پتّھروں کی بارش کر چکے تھے۔ وہ خُونخوار بھی تھے جنہوں نے بار بار آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قاتلانہ حملے کئے تھے۔ وہ بے رحم و بے دَرد بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دَنْدانِ مبارک (کے کچھ حصّے) کو شہید اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اَنور کو لہولہان کر ڈالا تھا۔ وہ اَوباش بھی تھے جو برسا برس تک اپنی بُہتان تراشیوں اور شرمناک گالیوں سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے

قَلْبِ مبارک کو زَخْمی کرچکے تھے۔ وہ سَفّاک و دَرِنْدہ صِفَت بھی تھے، جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا گلا گھونٹ چکے تھے۔ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے خُون کے پیاسے بھی تھے، جن کی پیاس خُونِ نُبُوت کے سِوا کسی چیز سے نہیں بُجھ سکتی تھی۔ وہ جَفاکار و خُونخوار بھی تھے جن کے جارِحانہ حملوں اور ظالمانہ یَلْغار سے بار بار مدینۂ مُنوَّرہ کے دَر و دِیوار دہل چکے تھے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے چچا، حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے قاتل اور اُن کی ناک، کان کاٹنے والے، اُن کی آنکھیں پھوڑنے والے، اُن کا جگر چبانے والے بھی اُس مَجْمع میں موجود تھے، وہ ستم کار جنہوں نے شَمْعِ نُبُوَّت کے جاں نثار پروانوں حضرت بلال، حضرت صُہَیب، حضرت عَمّار، حضرت خَبّاب، حضرت خُبَیب، حضرت زید بن دَثِنَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم وغیرہ کو رَسّیوں سے باندھ کر کوڑے مار مار کر جلتی ہوئی ریتوں پر لِٹایا تھا، کسی کو آگ کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر سُلایا تھا، کسی کو چٹائیوں میں لپیٹ لپیٹ کر ناکوں میں دھوئیں دیئے تھے۔ اَلْغَرَض! مکے کے سارے بڑے بڑے دشمن موجود تھے۔

آج یہ سب کے سب دس (10)، بارہ (12) ہزار مُہاجرین و اَنْصار کے لشکر کی حراست میں مُجرِم بنے ہوئے کھڑے کانپ رہے تھے اور اپنے دلوں میں یہ سوچ رہے تھے کہ شاید آج ہماری لاشوں کو کُتّوں سے نُچوا کر ہماری بوٹیاں چِیلوں اور کَوّوں کو کھلادی جائیں گی اور اَنْصار و مُہاجرین کی غَضَب ناک فوجیں ہمارے بچّے بچّے کو خاک و خُون میں مِلا کر ہماری نَسْلوں کو نیست و نابُود کر ڈالیں گی اور ہماری بستیوں کو تاخت و تاراج (تباہ وبرباد) کرکے تہس نہس کر ڈالیں گی، اُن مُجرموں کے سینوں میں خوف و دہشت کا طُوفان اُٹھ

رہا تھا۔ دَہشت اور ڈر سے اُن کے بدنوں کی بوٹی بوٹی پھڑک رہی تھی، دل دھڑک رہے تھے، کلیجے مُنہ میں آگئے تھے۔ اِسی مایوسی اور نااُمّیدی کی خطرناک فَضا میں ایک دَم شَہَنْشاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ رحمت اُن کی طرف مُتوَجِّہ ہوئی اور اُن مُجرِموں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا کہ بولو! تم کو کچھ معلوم ہے کہ آج میں تم سے کیا مُعامَلہ کرنے والا ہوں؟ اس دَہشَت اَنگیز اور خوفناک سوال سے مُجرِم حواس باخْتہ ہو کر کانپ اُٹھے، لیکن جَبینِ رحمت کو دیکھ کر سب یک زبان ہو کر بولے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بڑے کرم والے ہیں۔

سب کی للچائی ہوئی نظریں جمالِ نُبُوَّت کا منہ تک رہی تھیں اور سب کے کان شہنشاہِ نُبُوَّت کا فیصلہ کُن جواب سُننے کے مُنتظِر تھے کہ اک دَم فاتحِ مکّہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے کریمانہ لہجے میں ارشاد فرمایا: لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ فَاذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ آج تم پر کوئی اِلزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

بالکل غیر مُتوقع طور پر اچانک یہ فرمانِ رِسالت سُن کر سب مُجرِموں کی آنکھیں فرطِ نَدامت سے اَشکبار ہو گئیں اور اُن کی زبانوں پر جاری ہونے والے لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے نعروں سے حرمِ کعبہ کے در و دِیوار پر ہر طرف اَنْوار کی بارش ہونے لگی اور ایک دَم ایسا محسوس ہونے لگا کہ

جہاں تاریک تھا، بے نُور تھا اور سخت کالا تھا ۔۔۔ کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . سیرتِ مصطفٰے، ص۴۴۳ تا ۴۴۱ ملخصاً

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت کا مُطالَعہ کریں تو وہاں بھی ہمیں دَرگُزر کے حوالے سے بہت سے مَدَنی پھول ملیں گے، اللہ پاک اپنے اِن مُقرَّب بندوں کو جہاں دیگر کئی بے مثال خوبیوں سے سَرفراز فرماتا ہے، وہیں یہ خوبی بھی اِن کے کِردار کا حِصّہ ہوتی ہے کہ یہ حضرات لوگوں سے دَرگُزر فرماتے ہیں اور حُقوقُ الْعِباد کی بجاآوری میں کوتاہی نہیں کرتے، لوگ اِن کے حُقوق دبالیتے ہیں لیکن یہ حضرات لوگوں کے حُقوق کی ادائیگی سے کبھی غافل نہیں ہوتے، نادان لوگ اِنہیں طرح طرح کی تکلیفیں دیتے ہیں لیکن یہ حضرات اُنہیں اینٹ کا جواب پتّھر سے دینے اور نَفْس کی خاطِر غُصّہ کرنے کے بجائے اُنہیں دعائیں دیتے اور مُعافی سے نواز کر ثواب کا خزانہ لوٹتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب اِس بارے میں 3 نصیحت آموز حکایات سنئے، چنانچہ

(1) غلام کو آزاد کر دیا!

حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک مرتبہ چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے، غلام گرما گرم شوربے کا پیالہ لا رہا تھا کہ اُس کے ہاتھ سے پیالہ گرا جس کی وجہ سے شوربے کی چھینٹے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر بھی آئے۔ یہ دیکھ کر غلام گھبرایا اور شرمندگی بھرے لہجے میں اُس نے سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 134 کا یہ حِصّہ تلاوت کیا:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ (پ۴، آل عمران:۱۳۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور غُصّہ پینے والے اور لوگوں سے دَرگُزر کرنے والے۔

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں نے مُعاف کیا۔ غلام نے پھر اِسی آیت کا آخری

حِصّہ پڑھا:

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔ (پ ۴، آل عمران: ۱۳۴)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے فرمایا: میں نے تجھے اللہ پاک کی رضا کے لئے آزاد کیا۔[1]

(2) ظلم کرنے والے کو بھی دعا دی

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"اِحیاءُ العلوم"** جلد 3 کے صفحہ نمبر 216 پر ہے: ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بن اَدہم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کسی صحرا کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو ایک سِپاہی ملا، اُس نے کہا تم غلام ہو؟ فرمایا: ہاں! اُس نے کہا: بستی کس طرف ہے؟ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے قبرستان کی طرف اِشارہ فرمایا۔ سِپاہی نے کہا: میں بستی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔ فرمایا: وہ تو قبرستان ہی ہے۔ یہ سُن کر اُسے غُصّہ آگیا اور اُس نے کوڑا آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے سَر پر دے مارا اور زخمی کرکے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو شہر کی طرف لے گیا۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے ساتھیوں نے دیکھا تو سِپاہی سے پوچھا: یہ کیا ہوا؟ سِپاہی نے ماجرا بیان کر دیا۔ اُنہوں نے سپاہی کو بتایا یہ تو (زمانے کے وَلی) حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بن اَدہم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ ہیں۔ یہ سُن کر وہ گھوڑے سے اُترا اور آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے ہاتھ پاؤں چومتے ہوئے معذرت کرنے لگا۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ سے پوچھا گیا: آپ نے یہ کیوں کہا کہ میں غلام ہوں۔ فرمایا: اُس (سپاہی) نے مجھ سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ تم کس کے غلام ہو؟ بلکہ صِرف یہ پوچھا کہ تم غلام

---

1 ۔۔۔ تفسیر روح البیان، پ ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۳۴، ۹۵/۲ ملخصا

ہو؟ تو میں نے کہا: ہاں! کیونکہ **میں ربِّ کریم کا غلام ہوں۔** جب اُس نے میرے سَر پر مارا تو میں نے اللہ پاک سے اُس کے لئے جنّت کا سُوال کیا۔ عَرض کی گئی: اُس نے آپ پر ظُلْم کیا تو آپ نے اُس کے لئے دعا کیوں مانگی؟ فرمایا: **مجھے یہ معلوم تھا کہ تکلیف برداشت کرنے پر مجھے ثواب ملے گا، لہٰذا میں نے یہ مناسب نہ جانا کہ مجھے تو ثواب ملے اور وہ عذاب میں گرفتار ہو جائے۔**[1]

(3) معاف کرنا قدرت کے بعد ہی ہوتا ہے!

حضرت سَیِّدُنا مَعْمَر بن راشِد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنا قَتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے کو زوردار تھپڑ مارا۔ آپ نے بِلال بِن اَبِی بُردَہ سے اُس کے خلاف مدد چاہی لیکن اُس نے کوئی توجّہ نہ دی، چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کِسریٰ سے شکایت (Complain) کی تو اُس نے بِلال بِن اَبِی بُردَہ کو لکھا: ”تم نے حضرت سَیِّدُنا قَتادہ بِن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ اِنصاف نہیں کیا۔“ چنانچہ بِلال بِن اَبِی بُردَہ نے تھپڑ مارنے والے کو بُلایا اور بَصرہ کے سَرداروں کو بھی بُلایا۔ وہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے اُس شخص کی سفارش کرنے لگے لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سِفارِش قَبول نہ کی اور بیٹے سے فرمایا: ”تم بھی اُسی طرح اِسے تھپڑ مارو جس طرح اِس نے تمہیں مارا تھا اور فرمایا: بیٹا! آستینیں اُوپر کر لو اور ہاتھ بلند کر کے زوردار تھپڑ امارو۔“ چنانچہ بیٹے نے آستینیں اُوپر کیں اور تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: **”ہم نے رِضائے اِلٰہی کے لئے اُسے مُعاف کیا کیونکہ کہا جاتا ہے**

1...احیاء العلوم، ۳/۲۱۶ ملخصا

کہ مُعاف کرنا قُدرت کے بعد ہی ہوتا ہے۔"(1)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹّھیں بچانا ظلم وستم سے مجھے سدا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! سُنا آپ نے! اللہ کریم کے نیک بندوں میں مُعاف کرنے کا مَدَنی جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہوتا ہے، لِہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی نَفْس کی خاطِر غُصّہ کرنے کے بجائے مُعاف کرکے خوب خوب ثواب کمائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں حُقوقُ الْعِباد کی بجا آوری اور لوگوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنے کا ذِہن دیتا ہے۔ لِہٰذا اِن خوبیوں سے آراستہ ہونے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اِنْ شَآءَ اللہ ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فَیضانِ غَوث و رضا مَدَنی ماحول
سنور جائیگی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول
سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِبد سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۴۷،۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جیسے جیسے ہم زمانۂ رسالت سے دور ہوتی جارہی ہیں ہمارے دلوں سے مسلمانوں کو مُعاف کرنے کا جذبہ تقریباً ختم ہوتا جارہا ہے، حالانکہ ہم بھی تو دن بھر میں کتنی غَلَطیاں کرتی ہوں گی، مسلمانوں کے حُقوق ضائع کرتی ہوں

---

1 . . . اللہ والوں کی باتیں، ۲/۵۱۹

گی، اُن کا دل دکھاتی ہوں گی، اُن کو یا اُن سے تَعَلُّق رکھنے والی چیزوں کو نقصان پہنچاتی ہوں گی، مگر وہ ہمارے مَنصَب، رُتبے یا بزرگی وغیرہ کے لحاظ کی وجہ سے ہمیں معاف کردیتی ہوں گی، لیکن افسوس! ہم نے تو دوسروں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنا اپنی زندگی کی ڈکشنری سے گویا کسی حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا ہے، جبکہ اللہ پاک کے نیک بندوں کے عَفْو و دَرگُزر کا یہ عالَم ہوتا ہے کہ وہ حضرات گالی دینے والے کی بھی معذرت قَبول کرکے اُسے مُعافی سے نواز دیا کرتے ہیں، چنانچہ حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: لَوْاَنَّ رَجُلًا شَتَمَنِیْ فِیْ اُذُنِیْ هٰذِهٖ، وَاعْتَذَرَ اِلَیَّ فِیْ اُذُنِی الْاُخْرٰی لَقَبِلْتُ عُذْرَهٗ یعنی اگر کوئی میرے ایک کان میں گالی دے اور دوسرے کان میں معافی مانگ لے تو میں ضَرور اُس کی معذرت قَبول کروں گا۔[1] اے کاش! مسلمانوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنے کی یہ مَدَنی سوچ ہمیں بھی نصیب ہوجائے۔ اگرچہ یہ کام نَفْس پر دُشوار ضرور ہے مگر جب اِرادے مضبوط ہوں تو مشکل سے مشکل کام بھی انتہائی آسان ہوجاتا ہے۔ البتّہ بسا اوقات کچھ ایسی رکاوٹیں کھڑی ہوجاتی ہیں جو اِنسان کو مُعاف کرنے سے روکے رکھتی ہیں، لہٰذا انسان کو چاہئے کہ وہ اِن رُکاوٹوں کو دُور کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔ آیئے! چند رُکاوٹوں کے بارے میں سنتی ہیں، چنانچہ

پہلی رکاوٹ: تکبر

مُعاف کرنے میں سب سے بڑی رُکاوٹ غُرور و تکبُّر ہے۔ تکبُّر کی تعریف یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے اَفضل سمجھے۔[2] تکبُّر میں مُبتَلا خاتون دوسری خواتین کو

1 ... بهجة المجالس وانس المجالس لابن عبد البر، ۲/ ۴۸۶

2 ... المفردات للراغب، ص ۶۹۷

مُعاف کرنے کو اپنی بے عزّتی تصوُّر کرتی ہے، وہ سمجھتی ہے کہ مُعاف کرنا میرے وَقار کے خلاف ہے، اِس طرح تو میری شان گھٹ جائے گی، لوگ کیا کہیں گے وغیرہ۔ یاد رکھئے! مُعاف کرنے سے ہرگز عزّت میں کمی نہیں آتی بلکہ پہلے سے کئی گنا بڑھ جاتی ہے، چنانچہ

مُعاف کرنے سے عزّت بڑھتی ہے

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: صَدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندہ کسی کا قُصور مُعاف کرے تو اللہ پاک اُس (مُعاف کرنے والے) کی عزّت ہی بڑھائے گا اور جو اللہ کریم کے لیے تواضُع (یعنی عاجِزی) کرے، اللہ پاک اسے بُلندی عطا فرمائے گا۔[1]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اَمیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شمار اُن نیک بندوں میں ہوتا ہے جن کے سُنّتوں بھرے بیانات اور تحریروں کے ذریعے مسلمانوں نے معافی مانگنا، مُعاف کرنا اور حُقوق الْعِباد کی بجا آوری کرنا سیکھا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سُننے اور دیکھنے والوں نے بارہا سُنا اور دیکھا ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے تمام حُقوق مُعاف کر چکے ہیں اور دوسروں سے بھی حُقوق مُعاف کر دینے کی عاجزانہ اِلتجائیں کی ہیں۔ یہی انداز آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریروں میں بھی دکھائی دیتا ہے، چنانچہ

مَدَنی وصیّتیں

اَمیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"غیبت کی تباہ کاریاں"** کے صفحہ نمبر 112 پر تحریر فرماتے ہیں: مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے (غیبتیں کرے)، زخمی کر

1 ۔۔۔ مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب العفو والتواضع، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۲۵۸۸

دے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ پاک کے لئے پیشگی مُعاف کر چکا ہوں، مجھے ستانے والوں سے کوئی انتقام نہ لے۔ بِالفرض کوئی مجھے شہید کر دے تو میری طرف سے اُسے میرے حُقُوق مُعاف ہیں۔ وُرَثا سے بھی درخواست ہے کہ اُسے اپنا حق مُعاف کر دیں (اور مُقدّمہ وغیرہ دائر نہ کریں)۔ اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعَت کے صَدقے محشر میں خُصوصی کرم ہو گیا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ اپنے قاتِل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنّت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتِمہ ایمان پر ہوا ہو۔ اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اِس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کی جائیں۔ اگر ہڑتال (Strike) اِس کا نام ہے کہ لوگوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے، دکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ ہو تو بندوں کی ایسی حق تلفیوں کو کوئی بھی مفتیِ اسلام جائز نہیں کہہ سکتا۔ اِس طرح کی ہڑتال حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اِس طرح کے جذباتی اِقدامات سے دِین و دنیا کے نقصانات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ عُمُوماً ہڑتالی جلد ہی تھک جاتے ہیں اور بالآخِر انتِظامیہ اُن پر قابو پا لیتی ہے۔

ضَروری وضاحت: قتلِ مُسلِم میں شرعاً تین (3) حُقوق ہیں: (1) حَقُّ اللہ (2) حقِّ مقتول (3) حقِّ وُرَثا۔ مقتول نے اگر زندگی میں پیشگی مُعاف کر دیا ہو تو صِرف اُسی کا حق مُعاف ہو گا، حقُّ اللہ سے خُلاصی کیلئے سچّی تَوبہ کرے، حقِّ ورثا کا تعلُّق صِرف وارِثوں سے ہے وہ چاہیں تو مُعاف کریں، چاہیں تو قِصاص لیں۔ اگر دنیا میں مُعافی یا قِصاص کی ترکیب نہ بنی تو قِیامت کے روز وُرَثا اپنے حق کا مُطالَبہ کر سکتے ہیں۔

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۱)

تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے دست بستہ عاجِزانہ عَرض کرتا ہوں کہ اگر میں نے آپ میں سے کسی کی غیبت کی ہو، تُہمت دھری ہو، ڈانٹ پلائی ہو، کسی طرح سے دل آزاری کی ہو تو مجھے مُعاف مُعاف اور مُعاف فرمادیجئے۔ دنیا کا بڑے سے بڑا حَقُّ الْعَبد جو تَصَوُّر کیا جاسکتا ہے فَرض کیجئے کہ وہ میں نے آپ کا تَلَف کردیا ہے، وہ بھی اور چھوٹے سے چھوٹا حق جو ضائع کیا ہو اُسے بھی مُعاف کردیجئے اور ثوابِ عظیم کے حقدار بنئے۔ ہاتھ باندھ کر مَدَنی اِلتجاء ہے کہ کم از کم ایک بار دل کی گہرائی کے ساتھ کہہ دیجئے: **"میں نے اللہ پاک کیلئے محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی کو مُعاف کیا۔"**

جس کا مجھ پر قَرض آتا ہو یا میں نے کوئی چیز عارِیتاً لی ہو اور واپس نہ لوٹائی ہو تو وہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران سے رُجوع کرے، اگر وُصول کرنا نہیں چاہتا تو اللہ کریم کی رضا کیلئے مُعافی کی بھیک سے نواز کر ثوابِ آخِرت کا حقدار بنے۔ جو لوگ میرے مقروض ہیں، اُن کو میں نے اپنے تمام ذاتی قرضے مُعاف کئے۔ یا اِلٰہی:

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم — دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حجاز کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسری رکاوٹ: غُصّہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معاف کرنے میں ایک رکاوٹ غُصّہ بھی ہے۔ غُصّہ ایک ایسا مُوذِی مَرَض ہے جو انسان کو مُعاف کرنے پر آمادہ ہی نہیں ہونے دیتا، غصہ کرنے والی اپنی ضد پر اڑی رہتی ہے کہ فُلاں نے میرا بہت دل دکھایا ہے، لہٰذا اُسے مُعاف کرنے کا سُوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یادر کھئے! غَلَطیاں انسان سے ہی ہوتی ہیں، لہٰذا چھوٹی چھوٹی باتوں پر غُصَّہ کرنا اچھی بات نہیں، مانا کہ فلاں اسلامی بہن نے آپ کا

بہت دل دکھایا ہوگا لیکن یاد رہے! اگر ہم بدلہ لینے پر قُدرت ہوتے ہوئے بھی اُسے مُعاف کردیں گی تو اللہ پاک بھی مُعاف فرمادے گا۔ آیئے! تَرغیب کے لئے ایک اِیمان افروز حکایت سنئے اور اپنے اندر سے ناجائز غُصّے کی عادت نکال کر اللہ پاک کی رضا حاصِل کیجئے، چنانچہ

نمک زیادہ ڈال دیا

شیخِ طریقت، حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"غُصّے کا علاج"** کے صفحہ نمبر 18 پر تحریر فرماتے ہیں: کہتے ہیں، ایک آدمی کی بیوی نے کھانے میں نمک زیادہ ڈال دیا۔ اُسے غُصّہ تو بَہُت آیا مگر یہ سوچتے ہوئے وہ غُصّے کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رہتا ہوں، اگر آج میں نے بیوی کی خطا پر سختی سے گرفت کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قِیامت اللہ پاک بھی میری خطاؤں پر گرفت فرمالے، چُنانچِہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زَوجہ کی خطا مُعاف کردی۔ اِنتِقال کے بعد اُس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ کریم نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا: گناہوں کی کثرت کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ اللہ پاک نے فرمایا: **"میری بندی نے سالن میں نمک زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا مُعاف کردی تھی، جاؤ میں بھی اُس کے صِلے میں تم کو آج مُعاف کرتا ہوں۔"**(1)

رَحمت دَا دَریا اِلٰہی ہَر دَم وَگدا تیرا　　جے اِک قطرہ بخشیں مینوں کَم بَن جاوے میرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . غصے کا علاج، ص۱۸

تیسری رکاوٹ: عِلمِ دِین اور اچّھی صحبت سے دوری

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معاف کرنے میں ایک رُکاوٹ عِلمِ دین اور اچھی صحبت سے دوری بھی ہے۔جو عِلمِ دین کی دَولت اور اچّھی صحبت کی بَرَکتوں سے محروم ہوتی ہیں عموماً ایسی خواتین کو مُعاف کرنے کی سعادت سے محروم کر دینا شیطان کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔فی زمانہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے سامنے کھلی کتاب کی طرح ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اِس ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے ہمیں یہ دونوں نعمتیں مُیَسَّر آسکتی ہیں۔لہٰذا آپ بھی عِلمِ دین کی دَولت پانے اور اچّھی صحبت کے فیضان سے مالا مال ہونے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے، اسلامی بہنوں کے سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں پابندی سے شرکت کیجئے، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے کُتُب و رسائل کا مطالعہ کیجئے، مَدرَسۃُ المدینہ بالِغات میں پڑھیے یا پڑھایئے اور مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کیجئے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ آہستہ آہستہ دل میں مُعاف کرنے اور معافی مانگنے کا جذبہ بیدار ہو ہی جائے گا۔

یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی ۔۔۔ دِلائے گا خوفِ خُدا مَدَنی ماحول
تو آ بے نمازی، ہے دیتا نمازی ۔۔۔ خدا کے کرم سے بنا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سیہ کارو آؤ ۔۔۔ گناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۴۸،۶۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔رسولِ پاک

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

ناخن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مدنی پھول" سے ناخُن کاٹنے کی سُنّتیں اور آداب سنئے: ☆جُمُعہ کے دن ناخُن (Nails) کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔[2] صَدرُ الشَّریعہ، مَولانا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ کریم اُس کو دوسرے جُمُعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔[3] ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئے گی اور گناہ جائیں گے۔[4] ☆ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شروع کرکے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔[5] ☆پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ١/٥٥، حدیث: ١٧٥

2 ۔۔۔ درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ٩/٦٦٨ ماخوذا

3 ۔۔۔ معجم اوسط، ٣/٣٢٨، حدیث: ٤٧٤٦ - بہارِ شریعت، ٣/٥٨٣، حصہ ١٦

4 ۔۔۔ عمدۃ القاری، کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار، ١٥/٩٠

5 ۔۔۔ احیاء العلوم، کتاب اسرار الطہارۃ، القسم الثالث فی النظافۃ ... الخ، ١/١٩٣

ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا سمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔[1] ☆جنابت کی حالت (یعنی غسل فَرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔[2] ☆دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مَرَض کا اندیشہ ہے۔[3] ☆ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دو رسالے **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور ان کا مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب اسرار الطهارة، القسم الثالث فی النظافة ... الخ، ۱/۱۹۳

2 ... فتاویٰ هندیه، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان ... الخ، ۵/۳۵۸

3 ... فتاویٰ هندیه، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان ... الخ، ۵/۳۵۸

4 ... فتاویٰ هندیه، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان ... الخ، ۵/۳۵۸

بیان:16 ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ کے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار نُمایاں تھے۔ میں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! آج آپ بڑے خوش نظر آرہے ہیں تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جبریلِ امین نے مجھے آکر خبر دی کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس بار رحمتیں بھیجتا ہے، دس گناہ معاف فرماتا ہے، دس درجات بلند فرماتا ہے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1… مسند امام احمد، مسند المدنیین، ۵/۵۰۹، حدیث: ۱۶۳۵۲

2… معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی وتبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ، اُذْكُرُوا اللّٰهَ، تُوبُوْا اِلَى اللّٰهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!   صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع **"اموات سے عبرت حاصل کیجئے"** ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہمیں اس دنیا میں مختصر وقت کے لئے بھیجا گیا ہے مگر ہم اس دنیا میں اپنے ربِّ کریم کی یاد اور موت سے غافل ہو کر اپنے دنیاوی روشن مستقبل کی فکر میں مگن ہو گئی اور اسی سوچ و فکر میں زندگی گزار رہی ہیں کہ کبھی میرا بھی عالیشان مکان ہو گا، میرے پاس مال و دولت کا انبار ہو گا، نت نئے علوم وفنون کی ڈگریاں حاصل کروں گی، میرے بچے بھی اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کریں گے وغیرہ۔ آج کے اس بیان میں ہم موت سے پہلے اپنے اندر فکرِ آخرت پیدا کرنے اور خوابِ غفلت سے بیدار ہونے کیلئے عبرتناک اموات کے بارے میں

سنیں گی اور ان سے عبرت و نصیحت حاصل کریں گی۔ آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

حضرت ابو صالح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت ہِقْل بن زِیاد اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دورانِ بیان ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم اللہ پاک کی ان نعمتوں کا بہت شکر ادا کرو جن کی وجہ سے تم اللہ پاک کی بھڑکائی ہوئی اُس آگ سے دور کر دیئے گئے جو دلوں تک چڑھ جاتی ہے۔ تم ایسے گھر میں ہو جس میں تھوڑی ہی دیر ٹھہرنا ہے اور تم بہت ہی قلیل عرصہ کے لئے ان لوگوں کے نائب بن کر آئے ہو جن کی عمریں تم سے زیادہ تھیں، ان کے جسم تم سے زیادہ لمبے تھے، انہوں نے پہاڑوں کو کھود کر پھاڑ ڈالا اور چٹانیں توڑ ڈالیں۔ وہ ایسے جنگجو اور بہادر تھے کہ شہروں میں پہنچ کر شدید حملہ کرتے، ان کے اجسام ستونوں کی مانند تھے۔ انہوں نے اس فانی دنیا میں بہت کم وقت گزارا۔ گردشِ ایام نے ان کی طویل عمریں گھٹا دیں، ان کے نشانات مٹا دیئے، ان کے گھروں کو ویران کر دیا۔ ان کے ذکر کو بُھلا دیا۔ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا۔ جو لوگ بہت گرجدار آواز میں باتیں کرتے تھے، مرنے کے بعد کبھی ان کی دھیمی سی آواز بھی سنائی نہ دی۔ وہ فضول امیدوں میں پڑے عیش و عشرت سے زندگی بسر کر رہے تھے۔ انہوں نے لوگوں کے انجام سے عبرت حاصل نہ کی اور غفلت کی وادیوں میں بھٹکتے رہے۔ اچانک رات کے وقت ان پر اللہ پاک کا عذاب نازل ہوا تو ان میں سے اکثر اپنے گھروں میں سوئے ہی رہ گئے (یعنی موت کے منہ میں اُتر گئے) جو باقی رہ گئے تھے وہ عذاب کے

آثار ونشانات، زوالِ نعمت اور تباہ وبرباد گھروں کو دیکھنے لگے ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے عبرت ونشانیاں ہیں جو دَردناک عذاب سے ڈرتے ہیں۔ ان کے بعد تمہاری عمریں کم ہوگئیں ہیں۔ دنیا فنا کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اب ہر طرف برائیوں کا دور دورہ ہے۔ عفوو درگزر پیٹھ پھیر گیا، خیر خواہی اور نرمی رخصت ہوگئی۔ اب عبرتناک ہولناکیاں، مختلف قسم کی سزائیں، فتنہ وفساد، لغزشوں کی بھرمار اور گزرے ہوئے ان لوگوں کی بُری باتیں باقی رہ گئیں جن کی وجہ سے خشکی اور سمندر میں فساد برپا ہوا۔ اے لوگو! تم ان غافلوں کی طرح نہ ہوجانا جنہیں طویل عمری کی جھوٹی امیدوں نے دھوکے میں ڈالے رکھا۔ (1)

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! افسوس صد افسوس کہ فی زمانہ ہم بھی مال ودولت جمع کرنے، بیہودہ فیشن اپنانے اور دنیا کی رنگینیوں میں دل لگانے میں مشغول ہیں۔ روزانہ نہ جانے کتنے موت کے واقعات سنتی ہیں، مثلاً فُلاں کینسر کی مریضہ تھی، اس کا انتقال ہوگیا، فلاں کو دل کا دورہ (ہارٹ اٹیک) ہوا اچانک فوت ہوگئی، فُلاں کو گولی لگی اور وہ موت کے گھاٹ اتر گئی۔ کسی کو اپنے ہاتھوں سے غسل وکفن دیتی ہیں۔ لیکن وقتی طور پر غمزدہ ہونے کے بعد پھر وہی دنیاوی کام اور ہم۔ یادرکھئے! جس

1 . . . عیون الحکایات، ۱۰۷

طرح آج ہم کسی کو غسل دے کر، کفن پہنا کر قبرستان روانہ کرتی ہیں ایک دن ہمارے ساتھ بھی یہی معاملات کئے جائیں گے کیونکہ موت برحق ہے اور ہر ایک کو اس کا مزہ چکھنا ہے اور اچھے برے عمل کی جزا کے طور پر اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے، جیسا کہ پارہ 17 سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَاء آیت نمبر 35 میں ارشاد ہوتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں برائی اور بھلائی سے جانچنے کو اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔ (پ١٧، انبیآء:٣٥)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی یہ حقیقت ہے کہ جس نے زندگی کا جام پی لیا ہے اس نے موت کا پیالہ بھی پینا ہے۔ اَمیر ہو یا غریب، عالمہ ہو یا غیرِ عالمہ، مسلمہ ہو یا غیرِ مسلمہ اسے ضرور موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہم دُنیا کے کسی بھی گوشے میں پہنچ جائیں اور اپنے طور پر موت سے بچنے کیلئے چاہے کتنے ہی انتظامات کرلیں لیکن موت بہر صورت آکر رہے گی، جیسا کہ پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَاء آیت نمبر 78 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ

تَرجَمۂ کنز الایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو۔ (پ٥، النساء:٧٨)

اس آیتِ مُبارکہ کے تحت تفسیرِ نعیمی میں ہے کہ ہر شخص کی موت کا وَقت، موت کی جگہ مُقَرَّر ہے کوئی اس سے کسی تدبیر (Plan) اور کسی حیلہ سے بچ نہیں سکتا، تم جہاں

کہیں رہو اپنے وَقْت پر موت تم کو ضَرور پہنچے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں یا آسمان کے بُرجوں میں پہنچ جاؤ، زندگی کیلئے کتنے ہی حفاظت کے سامان بنالو مگر مَروگے ضَرور۔[1]

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے　　کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے
یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے　　بن تُو مت انجان آخر موت ہے
مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی　　عاقل و نادان آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب جسم سے روح نکلتی ہے تو وہ وقت بڑا دشوار اور سخت ہوتا ہے، جسم موت کی سختی محسوس کرتا ہے یہاں تک کہ موت کی اس تلخی کا اثر مرنے کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔ آیئے! اس بارے میں ایک حکایت سنتی ہیں، چنانچہ

مرنے کے بعد بھی موت کی کڑواہٹ

حضرت عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام حضرت نوح نَجِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے بیٹے حضرت سام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قَبْر سے گُزرے تو بنی اِسرائیل نے عرض کی: اے رُوْحُ اللہ! اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا فرمائیں کہ وہ اس قبر والے کو زندہ کرے تاکہ ہم اس سے موت کا تذکرہ سُنیں۔ چُنانچہ حضرت عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس قبر کے قریب دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد اللہ پاک سے حضرت سام بن نوح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو زندہ کرنے کی دُعا کی تو اللہ پاک نے اُنہیں زندہ فرمادیا۔ وہ سَر سے مٹی جھاڑتے ہوئے کھڑے ہوگئے، ان کے سَر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ حضرت عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: یہ سفیدی تو تمہارے زمانے میں نہیں تھی۔ اُنہوں نے فرمایا: یا رُوْحَ اللہ! میں آواز سُن کر

1 . . . تفسیر نعیمی، پارہ ۵، النسآء تحت الآیۃ: ۷۸، ۵/ ۲۴۲

سمجھا کہ قِیامت قائم ہوچکی ہے، اِس کے خوف سے میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہوگئے۔ حضرت عیسیٰ رُوْحُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: تمہارے اِنتقال کو کتنا عرصہ ہوا؟ اُنہوں نے بتایا: چار ہزار سال۔ مگر اب تک موت کی سختی اور کڑواہٹ مجھ سے نہیں گئی۔ [1]

کیا خوشی ہو دل کو چندِ زیست سے | غمزدہ ہے جان آخر موت ہے
ملکِ فانی میں فنا ہر شے کو ہے | سن لگا کر کان آخر موت ہے
بارہا علمی تجھے سمجھا چکے | مان یا مت مان آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت کی تکلیف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ روح نکلنے کی تکلیف اور موت کی سختی بہت شدید ہوتی ہے۔ ذرا غور کیجئے! اگر ہمارے ہاتھ میں چُھری لگ جائے یا پاؤں میں کانٹا چُبھ جائے تو کیسی تکلیف ہوتی ہے، کیسے کراہتی ہیں، ہمارے سامنے کسی کی اُنگلی کٹ جائے اور خون بہنے لگے تو ہمارے بدن میں جُھرجُھری کی لہر دوڑ جاتی ہے اور ہم سے کسی اور کی تکلیف دیکھی نہیں جاتی، حالانکہ موت کی تکلیف تو چھری سے کاٹنے، آروں کے چیرنے اور تلواروں کے وار سے بھی زیادہ شدید تر ہے ہم وہ کیسے برداشت کرپائیں گی۔

منقول ہے: موت کی تکلیف تلوار کے وار سے زیادہ دشوار ہے اس کا درد قینچیوں سے کاٹے جانے اور آروں سے چیرے جانے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ اس لئے کہ

1 . . . الروض الفائق، المجلس التاسع والاربعون فی ذکر الموت والتفکر فیه، ص ٢٨٥

تلوار سے کٹ جانے کی تکلیف بدن میں صرف اس وقت تک رہتی ہے جب تک اس میں قُوت (یعنی حیات) باقی رہتی ہے۔ اسی وجہ سے زخمی چِلّاتا اور فریاد کرتا ہے جبکہ موت کا معاملہ تو اس کے برعکس ہے کیونکہ مردے کے دل پر طاری ہونے والے کَرب واِضطِراب کی شدت اس کی آواز کو ختم کردیتی اور قُوّت کو کمزور کردیتی ہے۔ موت جسم کے ہر عضو کو اس طرح بے کار و بے زور کردیتی ہے کہ اس سے قُوّتِ فریاد بھی چھین لیتی ہے۔ عقل کو مدہوش اور زبان کو خاموش کردیتی ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! موت کے وقت مرنے والی کس قدر بے بس اور لاچار ہو جاتی ہے، موت اس کی زبان خاموش کردیتی ہے اگر مرنے والی کسی کو مدد کیلئے بلانا چاہے تو نہیں بلا سکتی۔ ہمیں یہ معلوم ہے کہ ہمیں مرنا ہے مگر پھر بھی اس کی تیاری کرنے کے بجائے خود کو جھوٹے دلاسے دیتی ہیں کہ میں نے پچھلے دنوں ہی تو چیک اپ کروایا ہے مجھے کوئی بیماری نہیں ہے، ابھی تو لمبی زندگی پڑی ہے بعد میں توبہ کرکے نیک اعمال کرلوں گی، بڑھاپے میں خوب نمازیں پڑھوں گی، شب بیداری بھی کروں گی روزانہ تلاوتِ قرآن کا معمول بنالوں گی اور اپنے ربّ کو راضی کرنے کی کوشش کروں گی، حالانکہ

ہمارے پاس اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ ہم بڑھاپے تک زندہ رہیں گی، بڑھاپا تو بہت دور کی بات ہے ہمیں تو یہ نہیں معلوم کہ آج کا دن ہماری زندگی کا آخری دن ہے یا آنے والی رات ہماری زندگی کی آخری رات ہوگی، ہمارے پاس تو اس کی بھی ضَمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس بھی لے سکیں گی یا نہیں؟ ممکن ہے کہ جو سانس ہم

1... الروض الفائق، المجلس التاسع والاربعون فی ذکر الموت والتفکر فیہ، ۲۸۱

لے رہی ہیں وہی آخری ہو، دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے! آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں ٹھیک ٹھاک بیٹھی باتیں کر رہی تھی، بظاہر کوئی مَرض بھی نہیں تھا لیکن اچانک دل کا دورہ (Heart Attack) پڑا یا دماغ کی رَگ پھٹی اور چند ہی لمحوں میں موت کے گھاٹ اُتر گئی۔ لہٰذا بے جا خواہشات اور لمبی اُمیدوں کے بجائے ہمیں ہر وقت اپنی موت کو یاد رکھنا چاہیے، کیونکہ لمبے عرصے تک زندہ رہنے کی امید موت سے غافل کر دیتی ہے اور اس آس پر جیتے جیتے اچانک موت کا وقت آجاتا ہے۔

حضرت امام محمد غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: لمبی زندگی کی امید دل میں باندھ لینا جہالت اور نادانی کی وجہ سے ہوتا ہے، جہالت اور نادانی یہ ہے کہ انسان اپنی جوانی پر بھروسہ کر بیٹھے اور بڑھاپے سے پہلے مرنے کا خیال ہی دل سے نکال دے، لہٰذا ایسوں کو چاہئے کہ وہ ان باتوں میں غور کریں کیا لاکھوں بچے جوانی کی دہلیز پر پہنچنے سے پہلے ہی موت کے شکار نہیں ہوئے؟ کیا ہزاروں انسان چڑھتی جوانی میں موت سے ہم آغوش نہ ہوئے؟ کیا سینکڑوں نوجوان بھری جوانی میں لقمۂ اَجَل نہ بنے؟ کیا کئی نوجوان بیماریوں کا شکار نہ ہوئے؟ ان باتوں میں غور و فکر کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی دل میں بٹھا لیں کہ موت اس کے اختیار میں نہیں کہ جب یہ چاہے گا تو اسی وقت آئے گی۔ اس طرح غور و فکر کرنے سے اِنۡ شَآءَ اللّٰہ! غفلت دور ہو گی اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا۔[1]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اپنے دل میں خوفِ خدا پیدا کرنے اور دنیا کی فنا ہونے والی رونقوں سے پیچھا چھڑانے کیلئے ایک عبرت ناک حکایت سنتی ہیں: چنانچہ

1... کیمیائے سعادت، رکن چہارم، ۲/۹۹۵ ملخصا

خوفناک آواز گونجنے لگی!

حضرت سعید بن ہاشم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمارے جاننے والوں میں ایک شادی کی تقریب تھی، ان کا گھر قبرستان کے بالکل قریب ہی تھا، جب شادی کی تقریب ہوئی تو اس کے باپ نے اس کے خاندان والوں نے ایک مجلسِ لہوولعب کا اہتمام کیا(جس کو آج کی ماڈرن اصطلاح میں فنکشن کہتے ہیں) اور اس میں خوب طبلے بجائے اور رقص کیا، اچانک قبرستان سے ایک آواز گونجتی ہے اور وہ آواز ایک عربی شعر پر مشتمل تھی جس کا ترجمہ یہ ہے: اے ناپائیدار کھیل کُود کی لذّتوں میں مشغول ہونے والو! اے رقص وسُرود کی لَذّتوں میں مگن رہنے والو! اے موسیقی اور میوزک کے لطف وسُرود میں گم ہوجانے والو! موت تمام تر کھیل کُود کو ختم کردے گی، موت تمہاری رقص وسُرود کی محفل کو ختم کردے گی، بہت سے ایسے لوگ جو اپنی لَذّتوں میں مصروف ہوتے ہیں موت ایک ہی وار میں ان کو اپنے اہل وعیال سے الگ کر دیتی ہے۔ یہ خوفناک آواز آئی سب کانپ گئے دولہا بھی بہت ڈر گیا اور حضرت سعید بن ہاشم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم: چندروز کے بعد ہی اس نوجوان دُلہے کا انتقال ہوگیا۔ (1)

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا؟
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . شرح الصدور، ص ۲۱۷

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس عبرت ناک حکایت کو سن کر ہمیں ڈر جانا چاہیے اور شادی جیسی سنّت کی ادائیگی میں خلافِ شریعت کاموں سے باز آجانا چاہیے ورنہ ممکن ہے کہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے پر یہ شادی خانہ آبادی کے بجائے خانہ بربادی کا سبب بن جائے۔ آج اگر ہم اپنے معاشرے میں نظر دوڑائیں تو شادیوں میں کس کس طرح شریعت کی نافرمانیاں کی جاتی ہیں یہ کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔ جیسے جیسے شادی کے ایام قریب آتے ہیں گھر پر رشتے داروں کی آمد ورفت کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، شام ہوتے ہی گھر میں ڈھول تماشے، ڈانڈیا کا کھیل شروع ہو جاتا ہے، رقص و سُرود کی محفلیں سجتی ہیں جو رات دیر تک جاری رہتی ہیں، حالانکہ

یہ سب عبرت ناک انجام کا باعث ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اس امّت میں زمین میں دھنسنا، صورتوں کا مسخ ہونا اور پتھروں کا برسنا ہو گا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! یہ کب ہو گا؟ ارشاد فرمایا: جب گانا گانے والی لڑکیاں یا لڑکے اور آلاتِ موسیقی عام ہو جائیں گے اور شرابیں پی جائیں گی۔ [1]

شادی کے ان فنکشنز میں مخلوط (Mixed) ماحول ہو جاتا ہے اور پھر بدنگاہیوں، بے پردگیوں اور حرام کاموں کا نہ رُکنے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، ٹیپ ریکارڈر یا ایکو سسٹم پر سارا سارا دن گانے چلائے جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! موسیقی والے گانے سننا گناہ ہے بلکہ کہیں سے اس کی آواز آرہی ہو تو وہاں سے ہٹ جانا اور نہ سننے کی بھرپور کوشش کرنا ضروری ہے: چُنانچہ

---

1 . . . ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی علامة حلول المسخ والخسف، ۴/ ۹۰، حدیث: ۲۲۱۹

حضرتِ علامہ شامی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: بانسری اور دیگر سازوں کا سننا بھی حرام ہے اگر اچانک سُن لیا تو معذور ہے اور اس پر واجِب ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشش کرے۔(1)

اس کے علاوہ ان گانے باجوں سے بیماروں، ضعیفوں اور سونے والوں کا سکون برباد کیا جاتا ہے اور ان کی بد دعائیں لی جاتی ہیں، شاید یہی وجہ ہے کہ ان فضول رسموں اور حرام کاموں سے آلودہ ہونے کے وجہ سے یہ شادیاں باعثِ برکت نہیں بلکہ وبالِ جان بنتی جارہی ہیں۔ لہٰذا شادی جیسی عظیم سنّت کو فضول رسومات، دکھاوے اور گناہوں کا مجموعہ بنانے کے بجائے خالصۃً اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی رضا و خوشنودی کیلئے کریں: چنانچہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے: اے لوگو! اللہ کیلئے اخلاص کے ساتھ عمل کرو کیونکہ اللہ وہی اعمال قبول فرماتا ہے جو اس کیلئے اخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ مت کہا کرو کہ میں نے یہ کام اللہ اور رشتہ داری کی وجہ سے کیا ہے۔(2)

اللہ کریم ہمیں شادی جیسی عظیم سنّت کو شریعت کے مطابق ادا کرنے کی سعادت نصیب فرمائے اور خلافِ شریعت کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خوشی کی تقریب ہو یا غمی کا موقع، تنگدستی ہو یا مال کی فراوانی ہمیں کسی بھی حال میں شریعت کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے، کیونکہ

---

1. . . . ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۵۱
2. . . . دارقطنی، کتاب الطهارة، باب النية، ۱/۷۳، حدیث: ۱۳۰ ملتقطا

شریعت کی پیروی کرنے سے ہمیں دنیا میں بھی ڈھیروں برکتیں ملتی ہیں اور آخرت میں بھی اس کا اجر و ثواب ملے گا اور شرعی احکامات کی خلاف ورزی کرنے پر آخرت میں تو اس کا عذاب بھگتنا ہوگا ہی مگر بسا اوقات ایسوں کو دنیا ہی میں دوسروں کیلئے عبرت کا نشان بنا دیا جاتا ہے۔ آیئے! عبرت کے لئے 2 واقعات سنتے ہیں: چنانچہ

سود خور حکیم کی عبرتناک موت

ملتان شریف میں ایک حکیم حکمت کی دکان چلاتا تھا، ایک دن وہ حکیم شام کو مطب سے فارغ ہو کر گھر گیا، کھانا کھایا، عشا کی نماز پڑھی اور معمولاتِ شب سے فارغ ہو کر سو گیا۔ جب رات کا ایک حصہ گزر گیا تو اچانک وہ حکیم جاگ اٹھا اور اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گیا۔ اس پر بے چینی کی کیفیت طاری تھی، کچھ دیر کے بعد ایک سنسنی خیز منظر یُوں رونما ہوا کہ اس کا پیٹ پھٹا اور تمام گھر میں گندگی اور بدبو کی شدید آندھی چل پڑی، جو پھیلتے پھیلتے پورے محلہ میں پھیل گئی، بدبو اتنی شدید تھی کہ کئی افراد بیہوش بھی ہو گئے، اہلِ خانہ نے میونسپل کارپوریشن کے لوگوں کو راتوں رات بلایا اور اس بدبودار لاش کو کوڑا کرکٹ والی گاڑی میں ڈلوا کر شہر سے باہر پھینکوا دیا۔ اگلی صبح اس سنسنی خیز واقعہ کی خبر تمام علاقے میں پھیل گئی، ہر شخص بے چین تھا کہ آخر یہ حکیم ایسا کون سا برا کام کیا کرتا تھا کہ اس قدر شدید عذاب کا شکار ہو کر مرا۔ اس بھیانک انجام کی خبر بتاتے ہوئے ایک شخص نے بتایا کہ یہ حکیم مطب کے علاوہ سودی لین دین بھی کیا کرتا تھا اور سانحہ والے دن اس نے ایک مقروض عورت سے سودی رقم کم ہونے پر بدتمیزی کی، جس پر اس نے بددعا دی اور یوں یہ حکیم سودی لین دین کی وجہ

سے عبرتناک عذاب سے دوچار ہو گیا۔[1]

مُردہ اُٹھ بیٹھا

اسی طرح جوہر آباد (ٹنڈو آدم سندھ) کے ایک کپڑے کے تاجِر کی لرزہ خیز داستان سنئے اور کانپئے: اخباری اِطلاع کے مطابِق قبرستان میں ایک جنازہ لایا گیا۔ امام صاحِب نے جُوں ہی نمازِ جنازہ کی نیَّت باندھی مُردہ اُٹھ کر بیٹھ گیا! لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ امام صاحِب نے بھی نیَّت توڑ دی اور کچھ لوگوں کی مدد سے اس کو پھر لٹادیا۔ تین مرتبہ مُردہ اُٹھ کر بیٹھا۔ امام صاحِب نے مرحوم کے رشتہ داروں سے پوچھا: کیا مرنے والا سود خور تھا؟ انہوں نے اِثبات میں جواب دیا۔ لوگوں نے جب لاش قَبْر میں رکھی تو قَبْر زمین کے اندر دھنس گئی۔ اس پر لوگوں نے لاش کو مِٹّی وغیرہ سے دبا کر بغیر فاتحہ ہی گھر کی راہ لی۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ ان سود خوروں کو دنیا میں کیسی عبرت ناک موت آئی، دنیا میں اس طرح کے عبرت ناک واقعات گناہوں کے انجام سے ڈرانے اور سنّتوں بھرے رَستے پر چلنے کی ترغیب کیلئے دکھائے جاتے ہیں۔ عبرت کیلئے کبھی کبھی ظاہر کی جانے والی سزاؤں کے مناظِر کے علاوہ مزید خوفناک عذاب

1 . . . سود اور اس کا علاج، ص ۳۹

کا سلسلہ بھی اُن گنہگاروں کیلئے ہو سکتا ہے۔ واقعی سُود کی بہت زیادہ نُحُوست ہوتی ہے: چنانچہ پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 278 اور 279 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو۔ پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کرلو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا۔

(پ۳، البقرۃ: ۲۷۸-۲۷۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے ہم پر سود کو حرام قرار دیا ہے اور جو بدنصیب یہ جاننے کے باوجود بھی سودی لین دین رکھے تو گویا وہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جنگ کرنے والی ہے۔

یاد رکھئے! سود قطعی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس کے حرام ہونے کا انکار کرنے والے کافر اور جو حرام سمجھ کر اِس بیماری میں مبتلا ہو، وہ فاسق اور اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔[1] آیئے! سود کی بیماری سے بچنے کیلئے اس کی مذمت پر احادیثِ مُبارکہ سنتی ہیں: چنانچہ

1. رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی تحریر لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت کی۔[2]

---

1 . . . بہارِ شریعت، ۲/۷۶۸، حصہ: ۱۱ ملخصا

2 . . . ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ۳/۷۳، حدیث: ۲۲۷۷

2. ارشاد فرمایا: شبِ معراج میں ایسی قوم کے پاس سے گزرا، جن کے پیٹ کمروں کی طرح (بڑے بڑے) تھے، جن میں سانپ پیٹوں کے باہر سے دیکھے جارہے تھے۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ سود خور ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

زندگی مختصر ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، اس کا کوئی بھروسا نہیں، آئے دن رُونُما ہونے والے عبرت ناک واقعات ہمیں جھنجھوڑ کر موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جاننے کی صَدا دیتے ہیں، مگر اِن پر وہی کان دھرتی ہے، جسے آخِرت کی بہتری کی فِکْر دامَن گیر ہوتی ہے۔ موت سے ہم کَنار ہونے والوں میں جَوان، بُوڑھے اور بچّے بھی ہوتے ہیں، موت نہ تو کسی کم عُمْر کو دیکھتی ہے نہ کسی کے دنیوی مقام و مرتَبے کا لحاظ رکھتی ہے، کوئی نادار ہو یا مالدار موت کسی کی پرواہ نہیں کرتی اور نہ ہی کسی کی مَشغُولیّت یا فُرصَت کو خاطِر میں لاتی ہے، کتنی خواتین کے ڈاکٹر بننے کے سپنے ادھورے رہ جاتے ہیں، کتنی ہی دنیاوی امتحانات میں کامیابی کیلئے شب و روز کوششیں کرنے والی قبر کے امتحان کی تیاری کئے بغیر ہی رخصت ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھئے! ایک دن ہماری زندگی بھی ختم ہو جائے گی اور ساری آرزوئیں خاک میں مل جائیں گی، اچھی سے اچھی گاڑی گھر میں کھڑی رہ جائے گی، اعلیٰ سے اعلیٰ ڈگریاں بھی دھری رہ جائیں گی۔ آیئے! دنیا کی رنگینیوں سے پیچھا چھڑانے کیلئے ارشادِ خداوندی سنئے اور عبرت حاصل

1... ابن ماجه، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ۳/۷۱، حدیث: ۲۲۷۳

کیجئے، چنانچہ پارہ 25 سُوْرَۃُ الدُّخَان آیت 25 تا 28 میں ارشاد ہوتا ہے:

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ ۚ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات اور نعمتیں جن میں فارِغُ البال تھے ہم نے یونہی کیا اور ان کا وارث دوسری قوم کو کر دیا۔

(پ ۲۵، الدخان: ۲۵تا۲۸)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ قرآنِ کریم بھی ہمیں آخرت کے متعلق فکر دلا رہا ہے کہ تم سے پہلے عمدہ عمدہ مکانات بنانے والے، خوش نُما باغات لگانے والے اور لہلہاتے کھیت اُگانے والے جب اس دنیا سے رخصت ہوئے تو ان کے چھوڑے ہوئے اَثاثوں کا دوسروں کو وارِث بنا دیا گیا، ان کے نام و نشان مٹا دیئے گئے، ان کے تذکرے ختم ہو گئے۔ بس اب قبر میں وہ ہیں اور ان کے اعمال، اگر عمل اچھے ہوئے تو جزا بھی اچھی ورنہ بُرے اعمال کی صورت میں انجام بھی برا ہو گا۔ لہٰذا ہمیں ان عبرت ناک واقعات سے درس حاصل کرنا چاہیے اور اپنی موت کو یاد رکھنا چاہیے کیونکہ جو موت کو یاد رکھتی ہیں وہ دنیا کی رنگینیوں سے بچنے میں کامیاب ہو جاتی ہیں اور گناہوں سے دور رہتے ہوئے اپنی زندگی نیکیوں میں بسر کرتی ہیں۔ احادیثِ مبارکہ میں موت کو یاد کرنے کی اہمیّت بیان کی گئی ہے، آیئے! اس بارے میں 4 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں: چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: بے شک دل کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔ عرض کی گئی: اس کی صفائی کیسے ہو گی؟ فرمایا: موت کو یاد کرنے اور قرآنِ پاک

کی تلاوت کرنے سے۔[1]

2. ارشاد فرمایا: جو شخص دن رات میں 20 مرتبہ موت کو یاد کرتا ہے وہ شہید کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔[2]

3. ارشاد فرمایا: موت کو زیادہ یاد کرو کہ یہ گناہوں کو مٹاتی اور دنیا سے بے رغبت کرتی ہے۔[3]

4. ارشاد فرمایا: جسے موت کی یاد خوف زدہ کرتی ہے قبر اس کے لئے جنّت کا باغ بن جائے گی۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ احادیثِ مبارکہ میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے موت کو یاد کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے موت کو یاد کرنے کی اہمیّت بیان فرمائی کہ موت کو یاد کرنے سے دل کا زنگ دور ہوتا ہے۔ موت کو یاد کرنے والی کو بروزِ قیامت شہدا کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔ موت کو یاد کرنے والی کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ موت کو یاد کرنے والی کی قبر جنّت کا باغ بن جاتی ہے اور موت کو یاد کرنے والی کے دل سے دُنیا کی محبّت ختم ہو جاتی ہے اور جو موت کو بھول کر دنیا کی رونقوں میں مست رہتی ہیں اور اپنی آخرت سے غافل ہو جاتی ہیں تو ان کی موت لوگوں کیلئے

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ادمان تلاوته، ۲/ ۳۵۲، حدیث: ۲۰۱۴ ملتقطا

2 . . . مکاشفة القلوب، الباب الثامن والعشرون فی بیان ذکر الموت، ص ۹۵

3 . . . موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، ۵/ ۴۳۸، حدیث: ۱۴۸ ملتقطا

4 . . . جمع الجوامع، ۲/ ۱۴، حدیث: ۳۵۱۶ ملتقطا

عبرت کا نمونہ بن جاتی ہے۔ چُنانچہ

لہوو لعب میں مست بادشاہ کی موت

حضرت وَہب بن مُنَبِّہ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بادشاہ نے سیر کا ارادہ کیا تو پہننے کے لئے اچھے کپڑے منگوائے مگر پسند نہ آئے، دوسرے منگوائے وہ بھی پسند نہ آئے آخر کار ایک لباس پسند کیا، اسی طرح سواری منگوائی مگر پسند نہ آئی، پھر کئی سواریاں لائی گئیں بالآخر بڑی مشکل سے ایک سواری پسند آئی۔ ابھی سوار ہوا ہی تھا کہ شیطان نے وسوسہ ڈال کر اسے غرور میں مبتلا کر دیا، پھر بادشاہ نے اپنے لشکر کے ساتھ چلنا شروع کیا اور غرور کے سبب لوگوں کی طرف بالکل نہ دیکھا۔ اچانک بادشاہ کے قریب ایک خَستہ حال شخص آیا اور اسے سلام کیا مگر بادشاہ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا، اس شخص نے سواری کی لگام پکڑلی۔ بادشاہ نے کہا: لگام چھوڑو! تم بہت بڑا خطرہ مَول لے رہے ہو، اس شخص نے کہا: مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے، بادشاہ نے کہا: ابھی ٹھہر جاؤ! جب سواری سے اُتروں تو بتانا۔ اس نے کہا: نہیں! ابھی بتاؤں گا۔ اور یہ کہہ کر لگام پر گرفت سخت کر دی۔ یہ دیکھ کر بادشاہ نے کہا: کام بتاؤ؟ اس نے کہا: راز کی بات ہے۔ بادشاہ نے اپنا سَر جھکایا تو اس شخص نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا: میں مَلَکُ الموت ہوں۔ یہ سن کر بادشاہ کا رنگ اُڑ گیا۔ پھر ہَکلاتے ہوئے کہنے لگا: مجھے کچھ دیر کے لئے چھوڑ دو، تا کہ گھر والوں کے پاس جا کر کچھ ضروری کام نمٹاؤں اور انہیں اَلوداع کہہ سکوں۔ مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اللہ کی قسم! اب تم کبھی اپنے گھر والوں اور مال و دولت کو نہیں دیکھ سکو گے۔ یہ کہہ

کر اس کی روح قبض کی تو وہ ایک لکڑی کی طرح نیچے گر پڑا۔[1]

دِلا غافِل نہ ہو یک دَم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
بغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
تُو اپنی موت کو مت بھول کر سامان چلنے کا
زمیں کی خاک پر سونا ہے اِینٹوں کا سرہانا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ ایک مغرور بادشاہ جو یادِ خُدا و مصطفٰے سے غافِل اور اپنی موت کو بُھلا کر سیر و تفریح اور دنیا کی رنگینیاں دیکھنے کیلئے نکلا تھا لیکن اچانک موت کا شکار ہو کر اس کی ہنستی بستی دنیا ویران ہو گئی اور وہ اپنا مال و دولت، تاج و عزت، خُدام کی خدمت، والدین بہن بھائیوں کی شفقت و محبت کو چھوڑ کر اندھیری قبر میں پہنچ گیا۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم بہت لمبے لمبے منصوبے (Planings) بناتی ہیں مگر ہماری اِس بات کی طرف توجُّہ ہی نہیں ہوتی کہ لگام کسی اور کے ہاتھ میں ہے اچانک جب موت آ جائے گی، تو سب کیا کرایا دھرے کا دھرا رہ جائے گا: چُنانچہ

ملتان کا ایک نوجوان دَھن کمانے کی دُھن میں اپنے وطن، شہر، خاندان وغیرہ سے دُور کسی دوسرے مُلک میں جا بَسا۔ خوب مال کماتا اور گھر والوں کو بھجواتا، باہم مشورے سے عالیشان کوٹھی بنانے کا طے پایا۔ یہ نوجوان سالہا سال تک رقم بھیجتا رہا، گھر والے مکان بنواتے اور اُس کو خوب سجواتے رہے، یہاں تک کہ عظیمُ الشّان مکان تیّار ہو گیا۔ یہ نوجوان جب وطن واپَس آیا تو اُس عظیمُ الشّان کوٹھی میں رہائش کے لئے تیّاریاں عُروج پر تھیں مگر آہ! مقدّر کہ اُس عالی شان مکان میں مُنتقِل ہونے سے تقریباً ایک ہفتہ قبل ہی اُس نوجوان کا اِنتقال ہو گیا اور وہ اپنے روشنیوں سے جگمگاتے عالیشان

---

1 ۔۔۔ احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت ومابعده، الباب الثالث فی سکرات ۔۔۔ الخ، ۵/۲۱۴ ملخصا

مکان کے بجائے گھپ اندھیری قبر میں منتقل ہو گیا۔ اللہ پاک ہمیں عبرت حاصل کرتے ہوئے موت سے پہلے ہی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیرتِ لعل شہباز قلندر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ شعبان کا مبارک مہینا جاری ہے اس مہینے میں حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عرس ہوتا ہے۔ آیئے! آپ کی سیرت کے بارے میں کچھ سنتی ہیں: چنانچہ

حضرت لعل شہباز قلندر محمد عثمان مَروَندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ساداتِ کرام کے مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی ولادتِ باسعادت مشہور قول کے مطابق 538 ہجری بمطابق 1143 عیسوی میں آذربائیجان کے قصبہ مَروَند میں ہوئی۔ اسی مناسبت سے آپ کو مَروَندِی کہا جاتا ہے۔ آپ کا نام سید محمد عثمان ہے جبکہ آپ اپنے لقب لعل شہباز سے مشہور ہیں۔ اللہ پاک نے آپ کو اس قدر حسن و جمال عطا فرمایا تھا کہ آپ کی پیشانی کے نور کے سامنے چاندنی بھی مات تھی۔ حضرت علامہ مولانا میر سید غلام علی آزاد بلگرامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آپ کا سلسلۂ نسب تیرہ واسطوں سے حضرت امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تک پہنچتا ہے۔ [1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب اپنی والدہ ماجدہ کے شکمِ اطہر میں تھے تو ایک رات والدہ ماجدہ کو خواب میں حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ نے فرمایا: بیٹی! تمہارا یہ بیٹا اللہ پاک کا محبوب و برگزیدہ ولی

1 . . . فیضان عثمان مروندی، ص ۵

ہو گا۔ اللہ پاک اس کے ذریعے بہت سے گناہ گاروں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے گا۔ جب اس کی ولادت ہو جائے تو اس کے کانوں میں کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ اور میر اسلام کہنا۔[1] آپ کا ابتدائی سلسلۂ تعلیم والدِ گرامی کے زیرِ سایہ تکمیل پایا۔ اللہ کریم نے آپ کو غیر معمولی قوّتِ حافظہ سے نوازا تھا۔ چھ برس کی عمر تک دین کے چیدہ چیدہ مسائل اور نماز روزہ اور طہارت کے بارے میں ضروری مسائل سے آپ کو مکمل طور پر آگاہی حاصل ہو چکی تھی۔ سات سال کی عمر میں قرآنِ مجید بھی حفظ کر لیا۔ اس کے بعد دیگر علومِ دینیہ کی تحصیل میں مصروف ہو گئے اور بہت جلد مُرَوَّجہ عُلُوم و فُنُون کے ساتھ ساتھ عربی اور فارسی زبانوں میں بھی مہارت حاصل کر لی۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا 21 شعبان المعظم 673 ہجری میں انتقال ہوا۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[4]

---

1 . . . فیضان عثمان مروندی، ص۸

2 . . . فیضان عثمان مروندی، ص۱۰

3 . . . فیضان عثمان مروندی، ص۳۶

4 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں: چنانچہ

⊙ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ⊙ مُسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ⊙ چلاّ چلاّ کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ⊙ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ⊙ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اِس سے دُوسروں کو گِھن آتی ہے۔ ⊙ جب تک دوسرا بات کرے، اطمینان سے سنئے، اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں۔ ⊙ زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ⊙ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ⊙ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کریں۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔[1]

---

1 . . . موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۷/۲۰۴ حدیث: ۳۲۵

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب **بہارِ شریعت** حصّہ16 (312 صفحات) 120 **صفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول" اور "163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:17 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

نبِیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا بِھَا مَلَکٌ مُوَکَّلٌ بِھَا حَتّٰی یُبَلِّغَنِیْھَا یعنی جو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس(10) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور ایک فرشتہ اس دُرُودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مُقرّر رہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی وتبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1…معجم کبیر، ۱۳۴/۸، حدیث: ۷۶۱۱

2…معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسلامی مہینوں میں رَمَضَانُ المبارَک کو جو اہمیّت و فضیلت حاصل ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، یہی وہ عظیمُ الشّان مہینا ہے، جس کا عاشقانِ رَمَضان کو پُورا سال اِنتظار رہتا ہے۔ اِس مبارَک مہینے کے آتے ہی مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے، مسلمانوں میں عبادت کا ذَوق و شَوق پہلے سے بڑھ جاتا اور گناہوں کا زور کم ہو جاتا ہے، سحری و اِفطاری کی رونقیں دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے، خوش نصیب مسلمان سُنّت کی ادائیگی کی نیّت سے تراویح کی ادائیگی میں مصروف ہو جاتے ہیں، ذِکر و دُرُود کی کثرت کی جاتی ہے، راہِ خدا میں خَرچ کرنے کا جذبہ بڑھ جاتا ہے، غریبوں اور مسکینوں کی مالی مدد (Help) کی جاتی ہے اور اِس کے عِلاوہ بہت سے نیک کام سر اَنجام دیئے جاتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہی وہ بَرَکتوں والا مہینا ہے جس کے فضائل و بَرَکات نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ مبارک سے بیان فرمائے ہیں، چنانچہ

اِسْتِقْبالِ رَمَضان اور خُطبۂ محبوبِ رَحمٰن

حضرت سَیِّدُنا سلمان فارِسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ماہِ شعبان کے آخِری دن ہمیں خُطبہ اِرْشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارے پاس عظمت وبَرَکت والا مہینا جلوہ گر ہو رہا ہے، وہ مہینا جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار (1000) مہینوں سے بہتر ہے، اللہ پاک نے اِس مُبارَک مہینے کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اِس کی رات میں قِیام (یعنی تراویح اَدا کرنا) سُنّت ہے، جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض اَدا کیا اور جس نے اِس میں فَرض اَدا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں 70 فَرض اَدا کیے۔ یہ صبر کا مہینا ہے اور صبر کا ثواب جنّت ہے، یہ مصیبت میں ساتھ دینے اور بَھلائی کا مہینا ہے۔ اِس مہینے میں مومِن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اِس میں روزے دار کو اِفطار کروائے تو یہ اُس کے گُناہوں کے لئے مَغْفِرت ہے، اُسے آگ سے آزادی بخشی جائے گی، اُس اِفطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب مِلے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اِس کے کہ اُس کے ثواب میں کچھ کمی ہو، ہم نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم میں سے ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفطار کروائے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: ربِّ کریم یہ ثواب تو اُس شخص کو عطا کرے گا جو ایک کھجور یا ایک گُھونٹ پانی یا ایک گھونٹ دُودھ سے روزہ اِفطار کروائے۔ یہ وہ مہینا ہے جس کا اَوّل (یعنی اِبتدائی 10 دن) رَحمت، درمیان (یعنی درمیانے 10 دن) مَغفِرت اور آخر (یعنی آخری 10 دن) دوزخ سے آزادی ہے۔ جو اپنے غُلام (یعنی ماتحت)

سے اِس مہینے میں کام کم لے، اللہ پاک اُسے بخش دے گا اور اُسے دوزخ سے آزاد فرما دے گا۔ جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کِھلایا، اللہ کریم اُس شخص کو میرے حَوض سے ایک ایسا گھونٹ پِلائے گا کہ (جسے پینے کے بعد) وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا یہاں تک کہ جنّت میں داخِل ہو جائے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک کے اس مقدّس مہینے یعنی رَمضانُ المبارک سے کس قدر محبّت تھی کہ اِس مُقدّس مہینے کی آمد کی نشانیاں ظاہر ہوتے ہی ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُود بھی اس بَرکت والے مہینے کا انتہائی شان و شوکت کے ساتھ اِستقبال فرماتے اور اپنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے بھی اس مُبارَک مہینے کی شان و عظمت، فضائل و بَرکات کو بیان فرما کر اِس کی اہمیّت کو واضح فرماتے اور اُنہیں بھی مختلف نیک اَعمال کرنے کا ذہن عطا فرماتے تھے، ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اسلامی بہنوں کو اس ماہِ مبارک کی مبارَک باد پیش کریں، خود بھی اس مقدّس مہینے میں عبادات کریں اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس مہینے کی اَہمیّت، اس کے فضائل اور اس کی برکتوں سے آگاہ کر کے انہیں بھی نیکیاں جمع کرنے کا ذہن دیتی رہیں۔ اللہ کریم ہمیں رَمضان المبارَک کی حقیقی برکتیں نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب فضائل شھر رمضان۔۔۔الخ، ۳/ ۱۹۱، حدیث: ۱۸۸۷

آمدِ رَمضان پراِہتمام کا انداز

رَمضانُ الْمبارَک کی آمد آمد تھی اور تاریخ لکھنے والے مشہور بزرگ حضرت وَاقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس کچھ نہ تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اپنے ایک عَلَوِی دوست کی طرف یہ خط(Letter) بھیجا: رَمضان شریف کا مہینا آنے والا ہے اور میرے پاس خَرچ کرنے کیلئے کچھ بھی نہیں، مجھے بغیر سُود قَرض کے طور پر ایک ہزار(1000) دراہم(چاندی کے سکے) بھیج دیجئے۔ چنانچہ اُس عَلَوی نے ایک ہزار(1000) دراہم (چاندی کے سکوں) کی تھیلی(Wallet) بھیج دی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت وَاقِدِی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کے ایک دوست کا خط حضرت وَاقِدِی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کی طرف آیا: (جس میں لکھا ہوا تھا کہ) رَمضان شریف کے مہینے میں خَرچ کیلئے مجھے ایک ہزار(1000) دراہم(چاندی کے سکوں) کی ضرورت ہے۔ حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وُہی تھیلی وہاں بھیج دی۔ دوسرے روز وہی عَلَوِی دوست جن سے حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قَرض(Loan) لیا تھا اور وہ دوسرے دوست جنہوں نے حضرت واقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے قَرض لیا تھا۔ دونوں حضرت وَاقِدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر آئے۔ عَلَوِی کہنے لگا: رَمضانُ الْمبارَک کا مہینا آرہا ہے اور میرے پاس اِن ہزار(1000) دراہم(چاندی کے سکوں) کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ مگر جب آپ کا خط آیا تو میں نے یہ ہزار(1000) دراہم (چاندی کے سکے) آپ کو بھیج دیئے اور اپنی ضرورت کیلئے اپنے اِس دوست کو خط(Letter) لکھا کہ مجھے ایک ہزار(1000) دراہم (چاندی کے سکے) قرض کے طور پر بھیج دیجئے۔ اُنہوں نے وُہی تھیلی جو میں نے آپ کو بھیجی تھی، مجھے بھیج دی۔ تو پتا چلا کہ آپ نے مجھ سے قَرض مانگا، میں نے اپنے اِس دوست سے قَرض مانگا

اور اِنہوں نے آپ سے مانگا۔ جو تھیلی میں نے آپ کو بھیجی تھی وہ آپ نے اِسے بھیج دی اور اِس نے وُہی تھیلی مجھے بھیج دی۔ پھر اِن تینوں حضرات نے آپس کی رضامندی سے اِس رقم کے تین (3) حِصّے کر کے آپس میں تقسیم کر لئے۔ اُسی رات حضرت واقِدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت ہوئی اور فرمایا: کل تمہیں بہت کچھ مل جائے گا۔ چنانچہ دوسرے روز امیر یَحیٰی بَرْمَکِی نے حضرت واقِدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بُلا کر پوچھا: "میں نے رات خواب میں آپ کو پریشان دیکھا ہے، کیا بات ہے؟" حضرت واقِدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سارا قِصّہ سُنایا۔ تو یَحیٰی بَرْمَکِی نے کہا: "میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ تینوں میں سے کون زیادہ سخاوت کرنے والا ہے، بے شک آپ تینوں ہی سخاوت کرنے والے اور اِحترام کے قابل ہیں۔ پھر اُس نے 30 ہزار دِرْہم (چاندی کے سکے) حضرت واقِدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اور 20، 20 ہزار اُن دونوں کو دیئے اور حضرت واقِدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو قاضی (Judge) بھی مُقرَّر کر دیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا! مسلمان سخاوت کرنے والے، اپنی پسند پر دوسروں کو ترجیح دینے والے اور دُکھ تکلیف میں دوسرے مسلمانوں کے کام آنے والے ہوتے ہیں۔ افسوس! اب ہمارے دل مسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے سے خالی ہوتے جا رہے ہیں، ہم خود تو اچھا کھاتی، اچھا پہنتی اور عالیشان زندگی گزارتی ہیں، ماہِ رَمضان میں سحری و اِفطاری میں بھی مختلف اَقسام کی نعمتوں سے فائدہ اُٹھاتی ہیں مگر آہ! غریب و محتاج رشتے داروں، پڑوس کی اسلامی بہنوں اور دیگر اسلامی

1 . . . حجة الله على العالمين، ص ۵۷۷ ملخصا

بہنوں کی خیر خواہی کرنا اب ہم کسی بُھولی ہوئی چیز کی طرح بھلا چکی ہیں۔ بہر حال ہمیں چاہئے کہ ہم اِن پاک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے رَمضان و غیرِ رَمضان میں عملی طور پر اسلامی بہنوں کی خیر خواہ بن جائیں۔

یاد رہے! مسلمانوں کو اِفطاری کروانا اور اُنہیں پانی پِلانا بھی خیر خواہی کی ہی ایک صورت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ماہِ رَمضان میں اِفطار کروانے اور پانی پِلانے کی بہت فضیلت ہے، چنانچہ

اِفطار کروانے کے فضائل

آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جس نے حَلال کھانے یا پانی سے (کسی مُسلمان کو) روزہ اِفْطار کروایا، فِرِشتے ماہِ رَمضان کے اَوْقات میں اور جِبْرِیلِ امین (عَلَیْہِ السَّلَام) شَبِ قَدْر میں اُس کے لئے بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔[1]

ایک اور مقام پر فرمایا: جو روزہ دار کو پانی پِلائے اللہ کریم اُسے میرے حَوض سے پلائے گا کہ جنّت میں داخِل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یُوں تو ربِّ کریم کے ہم پر بے شمار اِحسانات ہیں، سال کے 12 مہینے اُس کی عطاؤں اور نوازشوں کے دروازے ہم گناہ گاروں کے لئے دن رات کھلے رہتے ہیں، مگر رَمضانُ المبارک ربِّ کریم کی وہ عظیم نعمت ہے جس پر ہم اُس کا جس قدر شکر کریں وہ کم، کم اور کم ہے، اِس مہینے کے آغاز سے اختتام تک مغفرت

1... معجم کبیر، ۶/۲۶۲، حدیث: ۶۱۶۲ ملتقطا

2... ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب فضائل شھر رمضان...الخ، ۳/۱۹۲، حدیث: ۱۸۸۷

کے پروانے تقسیم ہوتے رہتے ہیں، یہی وہ عظمتوں والا مہینا ہے جس میں ربِّ کریم نے اُمّتِ محمّدیہ کو پانچ (5) خُصوصی اِنعامات عطا فرمائے ہیں، چنانچہ

پانچ (5) خُصوصی کرم

رحمت والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میری اُمّت کو رَمَضان المبارَک میں پانچ (5) چیزیں ایسی عطا کی گئیں ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں: (1) جب رَمَضانُ الْمبارَک کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ پاک اُن کی طرف رَحمت کی نَظَر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ پاک رَحمت کی نظر فرمائے اُسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔ (2) شام کے وَقت اُن کے مُنہ کی بُو (جو بُھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ پاک کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ (3) فِرِشتے ہر رات اور دن اُن کے لئے مَغْفِرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ (4) اللہ پاک جنّت کو حکم فرماتا ہے: میرے (نیک) بندوں کیلئے آراستہ ہو جا، عَنْقَرِیب وہ دنیا کے دکھوں سے میرے گھر اور کرم میں سُکون پائیں گے۔ (5) جب رَمَضان الْمبارَک کی آخِری رات آتی ہے تو اللہ پاک سب کی مَغْفِرت فرمادیتا ہے۔ قَوم میں سے ایک شَخْص نے کھڑے ہو کر عَرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا یہ **"شبِ قدر"** ہے؟ اِرْشاد فرمایا: نہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مَزدور جب اپنے کاموں سے فارِغ ہو جاتے ہیں تو اُنہیں مزدوری دی جاتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ رَمَضان المبارَک کی شان و

---

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب الصوم، الترغیب فی صیام رمضان۔۔۔الخ، ۲/ ۵۶، حدیث: ۷

عظمت کس قدر بُلند وبالا ہے! اس مُقَدَّس مہینے میں اللہ کریم کی رَحمت اس کے بندوں اور بندیوں پر مہربان ہوتی ہے، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ مسلمان رَجَب شریف کے مبارک مہینے سے ہی اِس کی تیاری شروع کردیتے اور **عبادت و تلاوت** کرکے ربِّ کریم کو راضی کرنے کا سامان کرتے، مگر آہ! مسلمانوں کی بھاری اَکْثَرِیت دیگر مہینوں کی طرح اِس مہینے کو بھی غفلتوں میں گزار دیتی ہے۔ اسی طرح بعض خواتین اگرچہ روزہ تور کھ لیتی ہیں مگر پھر اِن کا وَقْت "**پاس**" نہیں ہوتا۔ لہٰذا وہ بھی رَمَضان شریف کے اِحترام کو ایک طرف رکھ کر حرام وناجائز کاموں کا سہارا لے کر وَقْت "**پاس**" کرتی ہیں۔

افضل عبادت کون سی ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَمَضانُ الْمبارک کے مُقدّس لمحات کو فُضُولیات میں برباد ہونے سے بچایئے! زندگی بے حد مختصر ہے، اِس کو غنیمت جانئے، موبائل فون کے بے جا استعمال اور گانے سننے کے ذرِیعے وَقْت "**پاس**" (بلکہ برباد) کرنے کے بجائے تلاوتِ قُرآن اور ذِکرو دُرُود میں وَقْت گُزارنے کی کوشش فرمایئے۔ بُھوک و پیاس کی شِدّت جس قَدر زیادہ محسوس ہوگی، صبر کرنے پر اِنْ شَآءَ اللہ! ثواب بھی اُتنا ہی زیادہ ملے گا۔ جیسا کہ

منقول ہے: اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُھَا افضل عبادت وہ ہے جس میں تکلیف زِیادہ ہو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... تفسیر کبیر، پ ۲۹، المزمل، تحت الآیۃ: ٦، ١٠/٦٨٥

رَمَضان اور تلاوتِ قرآن

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَمَضانُ المبارک کے مہینے میں عموماً کثیر عاشقانِ رَمَضان اسلامی بہنیں انتہائی ذوق وشوق کے ساتھ کثرت سے تلاوت کرتی نظر آتی ہیں مگر آہ! کئی بدنصیب اس مقدّس مہینے میں بھی اِس عظیم سعادت سے محروم رہتی ہیں، ہمیں اِس مُعامَلے میں اپنے بُزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے اُن کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اِس مُقدّس مہینے میں ایک بار نہیں بلکہ دن میں کئی مرتبہ ختمِ قرآن کی سعادت حاصِل کیا کرتے تھے، چنانچہ

سَیِّدُنا سعد بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کے معمولات

حضرت سَیِّدُنا سعد بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ رَمَضانُ المبارک میں اِکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور اُنتیسویں کو اُس وَقْت تک اِفطار نہ فرماتے تھے جب تک کہ قرآنِ کریم ختم نہ کرلیتے، مغرب وعشا کے درمیان اُخروی مُعامَلے میں غور وفِکْر کرتے رہتے اور اکثر اِفطار کے وَقْت مجھے مسکینوں کو بُلانے کے لئے بھیجتے تاکہ وہ بھی اُن کے ساتھ کھائیں۔ (1)

سُبْحٰنَ اللّٰہ! قُرآن سے مَحبّت، شوقِ تلاوت اور رَمَضان کی قدر کرنا تو کوئی اِن حضرات سے سیکھے جو بخشش والے مہینے میں کثرت کیساتھ تلاوتِ قرآن کیا کرتے تھے، ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ماہِ رَمَضان میں کثرت سے تلاوتِ قرآن کی نیّت کریں اور ربِّ کریم کے اِس مہمان کا اِحترام کرتے ہوئے خوشی خوشی اِس کا استقبال کریں۔ آیئے!

---

1 . . . حلیۃ الاولیاء، سعد بن ابراھیم الزھری، ۳/۱۹۹، رقم:۳۶۹۵

ترغیب کے لئے تلاوتِ قرآن کے چند فضائل سنتی ہیں: چنانچہ

تلاوتِ قرآن کے فضائل

☆تلاوتِ قرآن کرنے والوں کی تعریف قرآنِ کریم میں بیان ہوئی ہے۔☆قرآنِ پاک سے مَحبَّت کرنا(یعنی اس کی تلاوت اور اس پر عمل کرنا) اللہ پاک اور رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحبَّت کا ذریعہ ہے۔[1]☆قرآنِ پاک کا ایک حرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔[2]☆جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے وہ اپنے رہنے والوں پر کُشادہ ہوتا ہے۔☆اس کی بھلائی زیادہ ہوتی ہے۔☆اس گھر میں فِرشتے حاضر ہوتے ہیں اور شیاطین نکل جاتے ہیں۔[3]☆قرآنِ کریم قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے گناہوں کی معافی کی سفارِش کرنے کے لئے آئے گا۔[4]☆تلاوتِ قرآن کرنے والوں کو اللہ پاک شکر کرنے والوں کے ثواب سے افضل (ثواب) عطا فرمائے گا۔[5] ☆اَہلِ قُرآن (یعنی اس کی تلاوت کرنے والے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے) اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔[6]☆تلاوتِ قرآن اس اُمَّت کی افضل عبادت ہے۔[7]☆جو نماز میں کھڑے ہو کر قرآن کی تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف

1 . . . معجم کبیر، ۹/۱۳۲، حدیث:۸۶۵۷ ماخوذا
2 . . . احیاء العلوم، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الاول فی فضل القرآن و اھله، ۱/۳۶۳
3 . . . احیاء العلوم، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الاول فی فضل القرآن و اھله، ۱/۳۶۴
4 . . . مشکاۃ، کتاب الصوم، الفصل الثالث، ۱/۳۷۲، حدیث:۱۹۶۳ ماخوذا
5 . . . کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السابع فی تلاوۃ۔۔۔الخ، جزء:۱، ۱/۲۷۳، حدیث:۲۴۳۷
6 . . . ابن ماجه، کتاب السنة، باب فی فضل من تعلم القرآن، ۱/۱۴۰، حدیث:۲۱۵
7 . . . شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۳۵۴، حدیث:۲۰۲۲

کے بدلے سو(100) نیکیاں ہیں۔☆جو بیٹھ کر تلاوت کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے پچاس(50) نیکیاں ہیں۔☆جو نماز کے علاوہ وضو کی حالت میں تلاوت کرے اس کے لئے پچیس(25) نیکیاں ہیں۔[1] ☆تلاوتِ قرآن دِلوں کی صفائی کا ذریعہ ہے۔[2] اللہ کریم ہمیں تلاوتِ قرآن کا ذوق و شوق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

روزے کے تین(3) دَرَجے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! روزے کے تین(3) دَرَجے ہیں: (1) عوام کا روزہ، (2) خَواص کا روزہ اور (3) اَخَصُّ الْخَواص کا روزہ۔ آیئے! اب اِن میں سے ہر ایک کی وضاحت سنتی ہیں: چنانچہ

(1) عوام کا روزہ: روزہ کے لغوی معنیٰ ہیں: "رُکنا"۔ شریعت کی اِصطِلاح میں صُبحِ صادِق سے لے کر غُروبِ آفتاب تک جان بوجھ کر کھانے پینے اور اِزْدواجی معاملات کرنے سے **"رُکے رہنے"** کو روزہ کہتے ہیں اور یہی عوام یعنی عام لوگوں کا روزہ ہے۔

(2) خواص کا روزہ: کھانے پینے اور اِزْدواجی معاملات کرنے سے رُکے رہنے کے ساتھ ساتھ جسم کے تمام اَعضاء کو بُرائیوں سے **"روکنا"** خَواص یعنی خاص لوگوں کا روزہ ہے۔

(3) اَخَصُّ الْخَواص کا روزہ: اپنے آپ کو تمام کاموں سے **"روک"** کر صِرف و صِرف

---

1 ... احیاالعلوم، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الثانی فی ظاھر آداب التلاوۃ، ۱/۳۶۶

2 ... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۳۵۲، حدیث: ۲۰۱۴ ماخوذا

اللہ کریم کی طرف مُتَوَجِّہ ہوجانا، یہ اَخَصُّ الْخَواص یعنی خاصُ الخاص لوگوں کا روزہ ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! روزے کی حالت میں ہمیں جس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہم کھانے پینے وغیرہ سے "رُکی رہنے" کے ساتھ ساتھ اپنے تمام اَعضائے بَدَن (Body Parts) کو بھی روزے کا پابند بنائیں اور خود کو ہر قسم کی بُرائیوں سے بچائیں۔ کیونکہ ہم رَمَضانُ المبارَک کے مہینے میں تو روزہ رکھ کر دن کے وَقْت کھانا پینا چھوڑ دیتی ہیں حالانکہ یہ کھانا پینا اِس سے پہلے دِن میں بھی بِالکل جائِز تھا۔ پھر خُود ہی سوچ لیجئے کہ جو چیزیں رَمَضان شریف سے پہلے حَلال تھیں وہ بھی جب اِس مُبارَک مہینے کے مُقَدَّس دِنوں میں منع کر دی گئیں۔ تو جو چیزیں رَمضانُ المبارَک سے پہلے بھی حرام تھیں، مَثَلًا جھوٹ، غیبت، چُغلی، بدگمانی، گالَم گلوچ، فلمیں ڈِرامے، گانے باجے، بدنگاہی، والِدَین کو ستانا، بِلا اجازتِ شَرعی اسلامی بہنوں کا دل دُکھانا وغیرہ وہ رَمضانُ المبارَک میں کیوں نہ اور بھی زیادہ حرام ہو جائیں گی؟ اب غور فرمایئے! جو پاک اور حلال کھانا، پینا تو چھوڑ دے لیکن حرام اور دوزخ میں لے جانے والے کام جاری رکھے۔ اس کو روزے کی برکتیں کیسے ملیں گی۔

یاد رکھیے! نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو بُری بات کہنا اور اُس پر عَمَل کرنا نہ چھوڑے تو اُس کے بُھوکا پیاسا رہنے کی اللہ پاک کو کچھ حاجت نہیں۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! افسوس! بعضوں کی حالت اِس قدر بُری

1...الجوهرة النيرة، كتاب الصوم، ص١٧٥

2...بُخاری، کتاب الصوم، باب من لم يدع قول الزور...الخ، ١/٦٢٨، حدیث:١٩٠٣

ہو چکی ہے کہ رَمَضان المبارَک کے مہینے میں بھی وہ دوسروں کو ستانے، تکلیفیں دینے اور لڑائی جھگڑا کرنے کے گویا بہانے ڈُھونڈتی ہیں۔ اگر کوئی کسی کو گالی دے یا کسی بھی طرح کی تکلیف پہنچائے تو جس کو تکلیف دی گئی ہے وہ تکلیف دینے والی کو رضائے الٰہی کی خاطِر معاف کرنے کے بجائے اُس سے لڑائی (Fight) کرنے کو تیار ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو لڑ بھی پڑتی ہے۔

یاد رکھیے! اِس طرح کی بات ہرگز زَبان سے نہیں نکالنی چاہئے جو کسی مسلمان کی تکلیف کا باعث بنتی ہو، بلکہ عاجِزی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ اِن تمام آفتوں سے ہم صِرف اُسی صورت میں بچ سکتی ہیں کہ اپنے اَعضا کو بھی گناہوں سے بچاتے ہوئے روزے کا پابند کرنے کی کوشش کریں۔ جیسا کہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: صِرف کھانے اور پینے سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزہ تو یہ ہے کہ بے فائدہ اور فحش کلامی کرنے سے بچا جائے۔ اگر کوئی شخص تمہیں گالی دے یا تمہارے ساتھ بُرا سُلوک کرے تو کہہ دو **"میں روزے سے ہوں"**۔(1)

آیئے! اب اَعضا کے ذریعے گناہوں کی چند مثالیں مُلاحظہ کیجئے: چنانچہ

آنکھ کا گناہ

آنکھ کا گناہ یہ ہے کہ اِس سے اللہ پاک کی حرام کردہ چیزیں دیکھنا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی آنکھوں کو حرام دیکھنے سے بچائے اور آنکھ کا روزہ رکھے، اِس طرح کہ

1... مستدرک، کتاب الصوم، باب من افطر فی رمضان ناسیا... الخ، ۲/۶۷، حدیث: ۱۶۱۱

آنکھ جب بھی اُٹھے تو صرف و صرف جائز کاموں ہی کی طرف اُٹھے۔ آنکھ سے قرآنِ کریم دیکھئے، کعبے شریف کے انوار دیکھئے، مکّے شریف کی مہکی مہکی گلیاں (Streets) دیکھئے، گنبدِ خضریٰ کا نورانی جلوہ دیکھئے، صحرائے عَرَب کا حسین نظارہ دیکھئے۔

کانوں کا گناہ

کانوں کا گناہ یہ ہے کہ اِس سے اُن باتوں کو سُننا جن سے اللہ کریم نے منع فرمایا ہے، لہٰذا ہرگز ہرگز کانوں سے گانے باجے نہ سُنئے، جھوٹے چٹکلے نہ سُنئے، کسی کی غیبت و چُغلی اور کسی کے عیب نہ سُنئے، جب دو اسلامی بہنیں چُھپ کر بات کریں تو کان لگا کر نہ سُنئے۔ کانوں کا روزہ رکھئے! وہ یوں کہ صرف و صرف جائز باتیں سُنئے، مثلاً کانوں سے تلاوت، حمد و نعت اور بزرگوں کی منقبتیں، سُنّتوں بھرے بیانات و مَدَنی مذاکرے اور اچھی اچھی باتیں سُنئے۔

زبان کا گناہ

زبان کا گناہ یہ ہے کہ اِس سے ایسی باتیں کرنا جو اللہ کریم کی ناراضی کا سبب بنے، اِس لئے گالی گلوچ، جھوٹ، غیبت، چُغلی وغیرہ سے زبان کو ناپاک ہونے سے بچائیے۔ اے کاش! زَبان صِرف و صِرف نیک و جائز باتوں کیلئے ہی حَرَکت میں آئے، مثلاً زَبان سے تلاوتِ قرآن کیجئے، ذِکر و دُرُود کا وِرد کیجئے۔ حَمد و نعت شریف پڑھئے، سُنّتوں بھرا بیان کیجئے اور نیکی کی دعوت دیجئے۔

ہاتھ کا گناہ

ہاتھوں کو ربِّ کریم کی نافرمانی میں استعمال کرنا ہاتھوں کا گناہ ہے، لہٰذا ہماری یہی

کوشش ہو کہ کسی پر ظلماً ہاتھ نہ اُٹھیں، رِشوت لینے دینے کے لئے نہ اُٹھیں، نہ کسی کا مال چُرائیں، نہ کسی نامَحرم سے مصافحہ کریں۔ جب بھی ہاتھ اُٹھیں، صرف نیک کاموں کے لئے اُٹھیں، مثلاً باوُضو قرآنِ کریم کو ہاتھ لگائیے، اسلامی بہنوں سے مصافحہ کیجئے۔

پاؤں کا گناہ

پاؤں کا گناہ یہ ہے کہ اِن سے ایسی جگہوں پر جانا کہ جن سے اللہ کریم نے منع فرمایا ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم ہرگز ہرگز سینما گھر کی طرف نہ چلیں، بری بیٹھکوں کی طرف نہ چلیں کاش! پاؤں اُٹھیں تو صِرف و صِرف نیک کاموں کیلئے اُٹھیں، پاؤں چلیں تو نیکی کی دعوت دینے کیلئے چلیں، سُنّتوں بھرے اِجتماع کی طرف چلیں۔ اللہ کریم ہمیں رَمضان و غیرِ رَمضان میں اپنے اَعضاء کو گناہوں سے بچانے اور اِن کے ذریعے نیک و جائز کام کرنے کی تَوفِیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَمضانُ المبارَک کو نیکیوں میں گزارنے اور اِسے **"خوش آمدید"** کہنے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم اِس رَمضانُ المبارَک میں اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دیں، بُرائی سے منع کریں، رَمضان المبارَک کے فضائل بتا کر اُنہیں فَرض روزے رکھنے کا مَدَنی ذہن دیں، خوب خوب اِنفرادی کوشش کریں، اے کاش! ہماری اِنفرادی و اِجتماعی کوششوں سے کیے جانے والے **"اِستقبالِ رَمَضان"** کی ایسی بَرکتیں ظاہر ہوں کہ ہر طرف روزوں کی مَدَنی بہاریں آجائیں، مکتبۃُ المدینہ کا پمفلٹ **"رَمَضان میں گناہ کرنے والے کا بھیانک انجام"** گھر گھر پہنچانے کی کوشش کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کا مبارک مہینا اپنی بَرَکتیں لُٹا رہا ہے، اس مبارک مہینے میں ثنا خوانِ رسول، بلبلِ روضۂ رسول، مدّاحِ صحابہ و آلِ بتول، گلزارِ عطار کے مشکبار پھول، مبلغِ دعوتِ اسلامی، حاجی محمد مشتاق احمد عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عرس ہوتا ہے، آیئے! اسی مناسبت سے حاجی مشتاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت کی مختصر جھلکیاں سنتی ہیں: چنانچہ

حاجی مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت کی جھلکیاں

☆ مبلغِ دعوتِ اسلامی، الحاج قاری ابو عبید محمد مشتاق احمد عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بن مولانا اخلاق احمد کی ولادت غالباً بروز اتوار ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ، مطابق یکم جنوری 1967 کو بنّوں (خیبر پختونخواہ، پاکستان) میں ہوئی، ☆ کچھ عرصہ فیصل آباد میں بھی قیام رہا اور بعد میں کراچی میں مستقل رہائش اختیار کرلی، [1] ☆ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن ہی سے نیک ماحول میں زیرِ تربیت رہے، ☆ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خوش اخلاق، ملنسار اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے، ☆ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خوش الحان قاری اور نعت خواں بھی تھے، ☆ حصولِ علم دین کے لئے با قاعدہ جامعۃ المدینہ میں داخلہ لیا لیکن بہت زیادہ تنظیمی مصروفیات کی وجہ سے سلسلۂ تعلیم جاری نہ رکھ سکے، ☆ درسِ نظامی کے چار درجے پڑھے تھے مگر دینی معلومات کسی اچھے خاصے عالم سے کم نہیں تھیں، ☆ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو قرآنِ پاک کے 8 پارے حفظ تھے۔ [2] ☆ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت اچھے مبلغ تھے ☆ اور مدنی کاموں کا جذبہ بھی خوب تھا، ☆ اللہ پاک نے انہیں بہت ترقی عطا

1... عطار کا پیارا، ص ۱

2... عطار کا پیارا، ص ۴، ۳

فرمائی جنوری 2000 میں شہر بھر کے نگرانوں کی منظوری سے کراچی کے نگران بنے ☆اور اِسی بَرَس اکتوبر میں دعوت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران کے منصب پر فائز ہو گئے، ☆۲۹ شَعبانُ المعظّم ۱۴۲۳ھ (مطابق 5.11.2002) صبح سوا آٹھ اور ساڑھے آٹھ بجے کے درمیان دنیائے فانی سے دَارُ البقاء کی جانب کوچ فرما گئے۔[1]

آخری وقت میں جو اسلامی بھائی ان کے پاس موجود تھے ان کا کہنا ہے کہ رات کے وقت حاجی محمد مشتاق عطاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طبیعت بگڑی اور حالت غیر ہونے لگی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا کہ میرا رُخ قبلے کی سمت کر دو۔ حکم کے مطابق آپ کا رخ قبلہ کی جانب کر دیا گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آنکھیں بند کئے دُرُود و سلام اور کَلِمَہ طَیِّبَہ کا وِرد کرنے لگے۔ کافی دیر تک آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اسی طرح ذکر و دُرُود میں مصروف رہے اور بلند آواز سے کَلِمَہ طَیِّبَہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پڑھتے پڑھتے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر نزع کا عالم طاری ہوا اور کچھ دیر بعد آپ کی روح اس فانی دنیا سے کوچ کر گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قَبرِ مبارک کے احاطے میں ایک خاص خوشبو ہر وقت مہکتی رہتی ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے تعزیت کرنے کے چند مَدَنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔

---

1 . . . عطار کا پیارا، ص ۱۰۴

2 . . . عطار کا پیارا، ص ۱۰۳

تعزیت کرنے کے مدنی پھول

پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اس کے لئے اس مصیبت زدہ جتنا ثواب ہے۔[1] (2) جو بندۂ مومن اپنے کسی مصیبت زدہ بھائی کی تعزیت کرے گا، اللہ پاک قیامت کے دن اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔[2] ☆تعزیت کا معنیٰ ہے: مصیبت زدہ کو صبر کی تلقین کرنا۔ ☆تعزیت مسنون (یعنی سنّت) ہے۔[3] ☆دفن سے پہلے بھی تعزیت جائز ہے، مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو یہ اُس وقت ہے کہ اولیائے میّت جزع و فزع نہ کرتے ہوں، ورنہ ان کی تسلی کے لیے دفن سے پیشتر (پہلے) ہی کرے۔[4] ☆عورت کو اُس کے محارم ہی تعزیت کریں۔ تعزیت میں یہ کہے، اللہ پاک میّت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔[5] ☆میّت کے اَعِزّہ (یعنی رشتے داروں) کا گھر میں بیٹھنا کہ لوگ ان کی تعزیت کو آئیں اس میں حرج نہیں اور مکان کے دروازہ پر یا شارِعِ عام (لوگوں کی گزر گاہ) پر بچھونے بچھا کر بیٹھنا بُری بات ہے۔[6] ☆اور دفن کے بعد میّت کے مکان پر آنا اور تعزیت کر کے اپنے اپنے گھر جانا اگر اتفاقاً ہو تو حرج نہیں اور اس کی رسم کرنا نہ چاہیے اور میّت کے مکان پر تعزیت کے لیے لوگوں کا مجمع کرنا دفن کے پہلے ہو یا بعد اسی وقت

---

1 . . . ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی اجر من عزی مصابا، ۲/۳۳۸، حدیث: ۱۰۷۵

2 . . . ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عزی مصابا، ۲/۲۶۸، حدیث: ۱۶۰۱

3 . . . بہارِ شریعت، ۱/۸۵۲، حصہ: ۴

4 . . . الجوهرة النيرة، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۴۱

5 . . . بہارِ شریعت، ۱/۸۵۲، حصہ: ۴

6 . . . رد المحتار، کتاب الصلاة، مطلب في كراهة الضيافة من اهل الميت، ۳/۱۷۶

ہو یا کسی اور وقت خلافِ اَولیٰ ہے اور کریں تو گناہ بھی نہیں۔[1] ☆جو ایک بار تعزیت کر آئے اسے دوبارہ تعزیت کے لیے جانا مکروہ ہے۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . بہارِ شریعت، ۱/ ۸۵۴، حصہ:۴

2 . . . الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب في کراھۃ الضیافۃ من اھل المیت، ۱۷۷/۳

تفصیلی فہرست

ماخذومراجع

قرآن مجید		
نام کتاب	مؤلف / مصنف / متوفی	مطبوعہ
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر مدارک	ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۱ھ
تفسیر صاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
تفسیر قرطبی	امام محمد بن احمد القرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت
تفسیر بیضاوی	عبد اللہ بن عمر بیضاوی، متوفی ۶۸۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر خازن	علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	مطبعہ میمنیہ مصر ۱۳۱۷ھ
الدر المنثور	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت
تفسیر روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۰۵ھ
روح المعانی	ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی شافعی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو حسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۲۰۰۸ء
سنن ابی داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت
صحیح ابن خزیمۃ	محمد بن اسحاق بن خزیمۃ، متوفی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۰ھ
سنن دارقطنی	امام علی بن عمر دارقطنی، متوفی ۳۸۵ھ	ملتان
مستدرک	ابو عبد اللہ امام محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
مسند امام احمد	ابو عبد اللہ امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مصنف ابن ابی شیبۃ	محمد بن ابی شیبۃ العبسی، متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۷ھ
موسوعۃ ابن ابی الدنیا	حافظ ابوبکر عبد اللہ بن محمد المعروف بابن ابی الدنیا	مکتبۃ العصریۃ بیروت

مسند ابی یعلی	ابو یعلی احمد بن علی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
مسند فردوس	ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۶ھ
المعجم الصغیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۳ھ
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
السنن الکبری	امام احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۱ھ
الترغیب والترھیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
البعث والنشور	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ	مرکز الخدمات والابحاث الثقافیۃ بیروت
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیتمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
جامع الاحادیث	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
نوادر الاصول	امام ابو عبد اللہ محمد بن علی حکیم ترمذی، متوفی ۲۸۵ھ	دار النوادر بیروت ۱۴۳۱ھ
مشکاۃ المصابیح	ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب، متوفی ۷۴۲ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن، لاہور
منتخب حدیثیں	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
انوار الحدیث	مفتی جلال الدین امجدی	مکتبۃ المدینہ کراچی
الھدایۃ	شیخ برہان الدین ابی الحسن علی بن ابی بکر المرغینانی متوفی ۵۹۳	دار احیاء التراث العربی بیروت
الدر المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۳ھ
الجوھرۃ النیرۃ	ابو بکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	کراچی پاکستان
رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الحاوی للفتاوی	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوی ہندیہ	شیخ نظام وجماعۃ من علماء الہند، متوفی ۱۱۶۱ھ	کوئٹہ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تنبیہ الغافلین	ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد السمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	المکتبۃ الحقانیہ پشاور
الزواجر	علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن حجر ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۳۱۹ھ
جہنم میں لے جانے والے اعمال	مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی

الحدیقۃ الندیۃ	عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی، متوفی ۱۱۴۳ھ	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر
اتحاف السادۃ المتقین	ابو الفیض سیّد محمد مرتضی زبیدی، متوفی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
کیمیائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ
منہاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
کتاب الکبائر	امام محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	پشاور پاکستان
الزہد الکبیر	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
الروض الفائق	علامہ شعیب بن سعد الکافی، متوفی ۸۱۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ
الروض الریاحین	امام عبد اللہ بن اسعد الیافعی، متوفی ۷۶۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
البدور السافرۃ	امام جلال الدین عبد الرحمن سیوطی	مؤسسۃ الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
بہجۃ المجالس	امام ابی عمر یوسف بن عبد اللہ القرطبی، متوفی ۴۶۳	دار الکتب العلمیہ بیروت
رسالۃ قشیریۃ	عبد الکریم ہوازن قشیری، متوفی ۴۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
حجۃ اللہ علی العالمین	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
اخبار الاخیار	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	فاروق اکیڈمی خیر پور پاکستان
تاریخ ابن عساکر	امام علی بن حسن المعروف ابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر علی بن احمد خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
تاریخ اصبہان	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
البدایۃ والنہایۃ	عماد الدین اسماعیل بن عمر ابن کثیر، متوفی ۷۷۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
الاکمال	امام محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۸ھ
دلائل النبوۃ	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
زرقانی علی المواہب	محمد زرقانی بن عبد الباقی بن یوسف، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
سیرت سید الانبیا	شیخ کبیر مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی، متوفی ۱۱۷۴ھ	مظہر علم لاہور ۱۴۲۴ھ
سیرت مصطفے	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
صفۃ الصفوۃ	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۷ھ
شرح الصدور	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
بحر الدموع	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	مکتبۃ دار الفجر دمشق

عیون الحکایات	امام ابوالفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ٥٩٧ھ	دار الکتب العلمیة بیروت
بھجۃ الاسرار	ابو الحسن علی بن یوسف، متوفی ٧١٣ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤٢٣ھ
حکایات الصالحین	حافظ احمد نعیم چشتی	ضیاء القرآن پبلیکیشنز
حکایتیں اور نصیحتیں	مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
جنتی زیور	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ١٤٠٦ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٧ھ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتیِ اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ١٤٠٢ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
الاستیعاب	ابو عمر یوسف عبد اللہ بن محمد بن عبد البر قرطبی، متوفی ٤٦٤ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
طبقات ابن سعد	علامہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی، متوفی ٢٣٠ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
طبقات الشافعیۃ الکبری	امام تاج الدین بن علی بن عبد الکافی السبکی، متوفی ٧٧١ھ	دار احیاء الکتب العربیۃ
تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین سیوطی، متوفی ٩١١	قدیمی کتب خانہ کراچی
نور الابصار	الشیخ مؤمن بن حسن مؤمن الشبلنجی	مصر
الریاض النضرۃ	امام ابوجعفر احمد محب طبری	دار الکتب العلمیہ بیروت
فیضانِ صدیق اکبر	مؤلفین شعبہ فیضان صحابہ واہل بیت المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٣ھ
فیضانِ امیر معاویہ	مؤلفین شعبہ فیضان صحابہ واہل بیت المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضان عثمان مروندی	مؤلفین شعبہ فیضان اولیاء وعلما المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
معین الہند	ڈاکٹر ظہور الحسن شارب	زاویہ پبلشرز لاہور
ملک العلماء	علامہ ساحل سہسرامی	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا
حیاتِ محدثِ اعظم	حافظ محمد عطاء الرحمٰن قادری رضوی	رضا فاؤنڈیشن لاہور
سیر الاقطاب	حضرت الہدیہ ابن شیخ عبد الرحیم	کراچی
اقتباس الانوار	شیخ محمد اکرم قدوسی	لاہور
تعارف امیر اہلسنت	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
امام اعظم کی وصیتیں	مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
اشکوں کی برسات	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
عطار کا پیارا	مؤلفین شعبہ فیضان اولیاء وعلما المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
شکر کے فضائل	مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
سمندری گنبد	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
غفلت	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
سود اور اس کا علاج	مرکزی مجلس شوریٰ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی

غصے کا علاج	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
غیبت کی تباہ کاریاں	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
نیکی کی دعوت	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیصلہ کرنے کے مدنی پھول	مرکزی مجلس شوریٰ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
سنتیں اور آداب	مؤلفین شعبہ فیضان صحابیات وصالحات المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
پردے کے بارے میں سوال جواب	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
صحابیات اور پردہ	مؤلفین شعبہ فیضان صحابیات وصالحات المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
صحابہ کرام کا عشق رسول	مولانا محمد اکرم رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
کرامات صحابہ	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
سنی بہشتی زیور	مفتی محمد خلیل خان برکاتی، متوفی ۱۴۰۵ھ	فرید بک سٹال لاہور
حياة الحيوان الكبرى	كمال الدين محمد بن موسى دميرى، متوفى ۸۰۸ھ	دار الكتب العلميه بيروت ١٤١٥ھ
النبراس شرح عقائد النسفيه	علامه عبد العزيز الفرهارى	ملتان
شیطان کی حکایات	ابو النور محمد بشیر	فرید بک سٹال لاہور
المستطرف	شهاب الدين محمد بن ابى احمد ابى الفتح، متوفى ۸۵۰ھ	دار الفكر بيروت ۱٤۱۹ھ
دین ودنیا کی انوکھی باتیں	مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
التعريفات	العلامة السيد الشريف علي بن محمد الجرجاني، متوفى ۸۱٦ھ	دار المنار
الابريز	احمد بن المبارك المغربى، متوفى ١١٥٥ھ	موافق وزارة الاعلام السورية ١٤٠٤ھ
المفردات للراغب	ابو القاسم الحسين بن محمد الاصفهانى، متوفى ٥٠٢ھ	دار القلم، دمشق
الکلام الاوضح	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ	ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی
فضائل دعا	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
دیوانِ سالک	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن، لاہور
ذوقِ نعت	مولانا حسن رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۹ھ
قبالۂ بخشش	جمیل الرحمٰن خان قادری رضوی، متوفی ۱۳۴۳ھ	ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی
سامانِ بخشش	مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان نوری	مکتبۃ المدینہ کراچی
وسائلِ بخشش مرمم	محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ	مکتبۃ المدینہ کراچی

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول



حسنِ اخلاق کی برکتیں

[illegible] / 16 نومبر 2020

[illegible]

[illegible] / 23 نومبر 2020

ماں کی دعا کا اثر

[illegible] / 30 نومبر 2020

[illegible]

[illegible] 2021

[illegible]

[illegible] / 13 جنوری 2021



[illegible]

[illegible] 2021

[illegible]

[illegible] 2021

برکاتِ صدقات

[illegible] 2021

آقا کا سفرِ معراج

[illegible] / 10 مارچ 2021



[illegible]

[illegible] / 20 جنوری 2021

[illegible]

[illegible] / 27 جنوری 2021

صدیقِ اکبر کا حسنِ اخلاق

[illegible] 2021

جھگڑے کے نقصانات

[illegible] / 10 فروری 2021



[illegible]

[illegible] / 17 مارچ 2021

معاف کرنے کے فضائل

[illegible] / 24 مارچ 2021

[illegible]

[illegible] / 31 مارچ 2021

رمضان کی آمد مرحبا

[illegible] 2021

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

رمضان المبارک تا ذوالحجۃ الحرام (1441 ہجری) کے 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات

اسلامی بیانات

(جلد: 6)

خواتین کے لئے

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

رَمَضانُ المُبارَک تا ذُوالْحِجَّۃِ الحَرام (1442 ہجری کے) 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات



اسلامی بیانات

(جلد: 6)



اسلامی بہنوں کے لئے

پیش کش

المدینۃ العلمیۃ

Islamic Research Center

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

نام کتاب : اسلامی بیانات (جلد:6)

صفحات : 380

پہلی بار : رجب المرجب ۱۴۴۲ھ، فروری 2021ء تعداد: 90000 (نوے ہزار)

تعداد : 3000 (تین ہزار)

پیش کش : المدینۃ العلمیۃ
Islamic Research Center

ناشر : مکتبۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: 12-09-2020　　حوالہ نمبر: 248

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب **"اسلامی بیانات** (جلد:6)**"** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

12-09-2020

E-mail : ilmia@dawateislami.net www.dawateislami.net

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ علم میں ترقی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول

(4ماہ: رَمَضانُ المبارَک تا ذُوالْحِجَّۃِ الحرام 1442ھ/اپریل 2021 تا اگست 2021ء کے بیانات)

ہفتہ	متوقع اسلامی تاریخ	عیسوی تاریخ	بیان کا نام	صفحہ
پہلا ہفتہ	1 رمضان المبارک	14 اپریل 2021	خاتونِ جنت کی شان و عظمت	11
دوسرا ہفتہ	8	21	تلاوتِ قرآن اور مسلمان	35
تیسرا ہفتہ	15	28	شانِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	56
چوتھا ہفتہ	22	5 مئی 2021	وضو کے طبی فوائد	79
پانچواں ہفتہ	29	12	علمِ دین کے فضائل	99
پہلا ہفتہ	6 شوال المکرم	19	اعلیٰ حضرت کا اعلیٰ کردار	117
دوسرا ہفتہ	13	26	فیضانِ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ	138
تیسرا ہفتہ	20	2 جون 2021	مکہ مکرمہ کی شان و عظمت	157
چوتھا ہفتہ	27	9	مدینے کی خصوصیات	181
پہلا ہفتہ	5 ذوالقعدہ	16	نرمی کیسے پیدا کریں؟	204
دوسرا ہفتہ	12	23	ایک زمانہ ایسا آئے گا	224
تیسرا ہفتہ	19	30	نیکیوں کی حرص کیسے پیدا ہو	240
چوتھا ہفتہ	26	7 جولائی	رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے	261
پہلا ہفتہ	3 ذوالحجہ	14	جانوروں پر ظلم کرنا حرام ہے	280
دوسرا ہفتہ	10	21	والد کے ساتھ حسنِ سلوک	304
تیسرا ہفتہ	17	28	فیضانِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ	325
چوتھا ہفتہ	24	4 اگست	توکل و قناعت	344

اجمالی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

"دعوتِ اسلامی" کے 10 حُرُوف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی "10 نیّتیں"

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تعوُّذ و تَسْمِیہ سے آغاز کروں گی۔ (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا) (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعہ کروں گی۔ (۳) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گی۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارکہ کی زِیارت کروں گی۔ (۵) جہاں جہاں "**سرکار**" کا اِسْمِ مبارک آئے گا وہاں **صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**، جہاں جہاں کسی **صحابی** کا نام آئے گا وہاں **رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ** اور جہاں کسی **بزرگ** کا نام آئے گا تو وہاں **رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ** پڑھوں گی۔ (۶) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گی۔ (۷) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو مَدَنِیہ اسلامی بہن سے پوچھ لوں گی۔ (۸) (اپنے ذاتی نسخے کے) "یادداشت" والے صفحہ پر ضروری نِکات لکھوں گی۔ (۹) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی۔ (۱۰) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلطی ملی تو کسی مَحْرَم کے ذریعے ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گی۔

(ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک "**دعوتِ اسلامی**" نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عَزمِ مُصَمَّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بَحُسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "**المدینۃُ العلمیہ**" بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلَماء و مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(1) شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (2) شعبہ درسی کتب (3) شعبہ اِصلاحی کُتُب
(4) شعبہ تراجمِ کُتُب (5) شعبہ تفتیشِ کُتُب (6) شعبہ تخریج[1]

"**المدینۃُ العلمیہ**" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مجدِّدِ دین و ملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ

---

1 - - - اب ان شعبوں کی تعداد 16 ہوچکی ہے: (7) فیضانِ قرآن (8) فیضانِ حدیث (9) فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (10) فیضانِ صحابیات و صالحات (11) شعبہ امیرِ اہلِ سنّت (12) فیضانِ مدنی مذاکرہ (13) فیضانِ اَولیاء وعُلَماء (14) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (15) رسائلِ دعوتِ اسلامی (16) شعبہ مدنی کاموں کی تحریرات (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ **اِمام احمد رضا خان** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حَتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اِشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ کریم **"دعوتِ اسلامی"** کی تمام مجالس بشمول **"المدینۃ العلمیۃ"** کو دن گیارھویں اور رات بارھویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

دین کی تبلیغ کیلئے وعظ و بیان کا سلسلہ صدیوں سے چلا آرہا ہے۔ انبیائے کرام اور بزرگانِ دین نے بیانات کے ذریعے ہی لوگوں کے دلوں میں ہدایت کی شمع روشن فرمائی۔ اُنہی سے یہ سلسلہ ہم تک پہنچا۔ اس میں شک نہیں کہ اگر بیان بہترین ترتیب، زبردست مواد، اچھے انداز کے ساتھ ساتھ بیان کرنے والے کے اخلاص کے نور سے بھی مالا مال ہو تو سننے والوں کے دل و نگاہ میں روشنی بکھیر دیتا اور عمل میں بہتری پیدا کرتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف اجتماعات میں بیانات کا سلسلہ جاری رہتا ہے، انہی میں سے ایک ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے بیانات ہیں۔ ملک و بیرونِ ملک ہزاروں ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں لاکھوں اسلامی بہنیں اور اسلامی بھائی شریک [1] ہو کر علمِ دین حاصل کر کے اپنی اصلاح کا سامان کرتے ہیں۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات کے بیانات [2] اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ کی ہدایات کے مطابق اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کے بیانات پہلے ہی کتابی صورت میں شائع کر دیئے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں سن 1441 کے تمام اور سن 1442 کے پہلے آٹھ ماہ کے بیانات اردو زبان میں پانچ جلدوں بنام **"اسلامی بیانات (جلد 1 تا 5)"** کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں سے

---

1 ...فروری 2020ء کی کارکردگی کے مطابق دنیا بھر میں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے 12 ہزار 500 سے زیادہ ہفتہ وار اجتماعات ہوتے ہیں جن میں شُرکا کی تعداد ہر ہفتے اوسطاً 4 لاکھ 90 ہزار ہے

2 ...ہفتہ وار اجتماعات میں بیانات کا سلسلہ تو عرصے سے جاری ہے مگر سال 2014ء کے وسط میں بیانات کی تیاری کیلئے **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کا قیام عمل میں آیا۔ اب تک اس شعبے میں ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے مختلف اصلاحی موضوعات پر 480 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

جلد 4 اور 5 کے بیانات بیرونِ ملک کے اجتماعات کیلئے مختلف زبانوں (انگلش، ہندی اور بنگلہ) میں ترجمہ بھی ہوئے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے جُمادَی الاُولیٰ تا شعبانُ المعظّم سن 1442 ہجری کے 17 بیانات کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

شائع ہونے والے تمام بیانات درجن سے زائد مراحل (مطالعہ، تلاشِ مواد، ترتیب، فارمیٹشن، شعبہ ذمہ دار کا فائنل کرنا، رکنِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری اور حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی سے تنظیمی تفتیش، دارُ الافتا اہلسنت کے مفتی صاحب سے شرعی تفتیش، مکمل مواد کی تفتیش، تخریج اور تقابل، انگلش الفاظ کی ایڈیٹنگ و مجلس تراجم سے چیکنگ، پیج سیٹ اپ اور پیرا گرافنگ، آیات پیسٹنگ، فائنل پروف ریڈنگ، اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے اس کی چیکنگ، کورل پر پیسٹنگ اور اس کے لوازمات) سے گزار کر اشاعت کیلئے پیش کئے جاتے ہیں۔ ان بیانات پر اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبہ **بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے سات اسلامی بھائیوں (محمد حامد سراج عطاری مدنی، عبد الجبار عطاری مدنی، محمد جان رضا عطاری مدنی، محمد منعم عطاری مدنی، محمد حسین فریدی عطاری، سید عدیل ذاکر چشتی اور حفیظ الرحمن عطاری مدنی زَادَهُمُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّعَمَلًا) نے کام کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ پاک ان کاوشوں کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی اور عروج نصیب فرمائے۔ اٰمین

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

(مجلس اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة)

12.9.2020

بیان:1 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه   وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ کریم اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہداء کے ساتھ رکھے گا۔(1)

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا   چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۰۲)

شعر کی وضاحت: جس منہ سے نکلنے والی ہر بات وحی کا درجہ رکھتی ہے، علم و حکمت کے اُس چشمۂ فیض پہ لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے

1...معجم اوسط، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵

پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(1)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رمضانُ المبارک کی تین (3) تاریخ کو ہمارے پیارے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لاڈلی شہزادی **فاطمۃُ الزہرا** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا وصالِ ظاہری ہوا۔ اسی مناسبت سے آج ہم حضرت سیدہ خاتونِ جنت **فاطمۃ الزہرا** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا ذکرِ خیر سُنیں گی۔ سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی شان و عظمت کے بارے

1... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

میں ایک واقعہ سنتی ہیں۔ چنانچہ

فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا انسانی حور

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے ایک دن نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جنّتی پھل دیکھنے کی خواہش کی تو حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں جنّت سے دو سیب لے کر حاضر ہو گئے اور عرض کی: اے محمد! اللہ پاک فرماتا ہے: ایک سیب آپ کھائیں اور دُوسرا خدیجہ کو کھلائیں پھر حقِ زوجیت ادا کریں۔ میں تم دونوں سے فاطمۃُ الزہرا کو پیدا کروں گا۔ چنانچہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کے کہنے کے مطابق عمل کیا۔ جب غیر مسلموں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا کہ ہمیں چاند دو ٹکڑے کرکے دکھائیں۔ اُن دِنوں حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اپنی والدہ محترمہ حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے شکمِ اطہر میں تھیں۔ حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے فرمایا: اُس کی کتنی رُسوائی ہے جس نے ہمارے آقا محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلایا، حالانکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے بہتر رسول اور نبی ہیں۔ تو حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے ان کے بطنِ اطہر سے ندا دی: اے امی جان! آپ غمزدہ نہ ہوں اور نہ ہی ڈریں، بے شک اللہ پاک میرے والدِ محترم کے ساتھ ہے۔ جب حضرت فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی ولادت ہوئی تو ساری فضا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے چہرے کے نور سے منوّر ہو گئی۔

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب جنّت اور اس کی نعمتوں کا اشتیاق ہوتا تو حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا بوسہ لے لیتے اور ان کی پاکیزہ خوشبو کو

سونگھتے اور جب ان کی پاکیزہ مہک سُونگھتے تو فرماتے: **فَاطِمَۃُ حَوْرَاءُ اِنْسِیَّۃٍ یعنی فاطمہ تو انسانی حُور ہے۔**[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اللہ کریم نے حضرت فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو کیسی شان و عظمت سے نوازا اور آپ نے اپنی والدۂ محترمہ کے بَطنِ اَقْدس میں ہی اپنے والدِ گرامی اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صادق و امین ہونے کی گواہی دے دی تھی۔ بِلا شُبہ یہ آپ کی کرامتوں میں سے ایک کرامت تھی۔ آیئے! اب آپ کا مختصر تعارف سنتی ہیں۔ چنانچہ

سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا مختصر تعارف

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا نام "فاطِمہ" لقب "زَہرا" اور "بَتُول" ہے۔ آپ کا بچپن شریف اور زندگی کا ہر لمحہ نہایت ہی پاکیزہ تھا، کیونکہ آپ نے حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُمُّ الْمومنین حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی آغوشِ رحمت میں تربیت پائی، آپ دن رات اپنے والدین کی پاکیزہ زبان سے پاکیزہ اقوال سُنتیں، آپ نہایت عبادت گزار، پرہیزگار اور پاکباز خاتون تھیں، اس لئے آپ کو عابدہ، زاہدہ اور طاہرہ کہا جاتا ہے۔[2]

آپ اخلاق و عادات، گفتار و کردار میں نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے بہت مشابہت رکھتی تھیں۔[3] نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے تقریباً 5 یا 6 ماہ بعد 3

1... الروض الفائق فی المواعظ والرقائق، ص ۲۷۴ ملخصا

2... سفینہ نوح، حصہ دوم، ص ۱۴،۱۵ ملخصا

3... ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل فاطمۃ رضی اللہ عنہا، ۵/۴۶۶، حدیث: ۳۸۹۸ ملخصا

رمضان المبارک 11 ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔[1]

سیّدہ زاہرہ طیِّبہ طاہِرہ جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۰۵)

مختصر وضاحت: یعنی خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا جنّتی عورتوں کی سردار، خوبصورت کلی، پاکباز، طہارت کی پیکر اور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی راحت ہیں، آپ پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی، خاتونِ جنّت حضرتِ فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پر ہمارے دل و جان قربان! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو اُمّتِ مُسلِمہ کا بے حد درد تھا۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کیلئے بعض اَوقات ساری ساری رات دعائیں مانگتی رہتیں، اپنی سہولت وآسائش کے لئے ربِّ کائنات کی بارگاہ میں کبھی التجاء نہ کرتیں، بلکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سارا دن گھر کا کام کاج کرتیں اور جب رات آتی تو عبادتِ الٰہی کیلئے کھڑی ہو جاتیں۔ چنانچہ

عبادت ہو تو ایسی!

حضرت امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ حضرت فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو دیکھا کہ رات کو مسجدِ بیت کی محراب (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز پڑھتی رہتیں، یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہو جاتا۔ میں

1 . . . سفینہ نوح، حصّہ دوم، ص۵۴ ملخصا

نے آپ کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے بہت زیادہ دعائیں کرتے سنا، آپ اپنی ذات کے لئے کوئی دُعا نہ کرتیں۔ میں نے عرض کی: پیاری امّی جان! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔[1]

عطا کر عافیت تُو نزع و قبر و حشر میں یاربّ　　وسیلہ فاطمہ زہرا کا کر لطف و کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص٩٨)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا خاتونِ جنّت، سیّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا اُمّت کی غمخواری کے لئے ہر وقت عبادتِ الٰہی کی طرف مُتوجّہ رہتیں۔ راتوں کو جاگ کر مُناجات میں مصروف رہتیں۔ یہی نہیں بلکہ اللہ پاک کی عبادت اور اس کے ذکر و اذکار سے اس قدر محبّت تھی کہ اپنے گھریلو کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ یادِ الٰہی سے کبھی غافل نہ ہوتیں۔ آیئے! اب سیّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ذَوقِ تلاوت اور شوقِ عبادت کے مُتعلق سُننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ چنانچہ

کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت

امیرُ المؤمنین حضرت علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ سیِّدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کھانا پکانے کی حالت میں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت جاری رکھتیں۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! خاتونِ جنّت سیّدہ فاطِمہ رَضِیَ

1 . . . مدارج النبوة، قسم پنجم، باب اوّل در ذکر اولاد کرام، ٢/٦١ ٢

2 . . . سفینہ نوح، حصّہ دوم، ص٣٥

اللہُ عَنْہا کو تلاوت کا کس قدر ذوق و شوق تھا کہ گھریلو مصروفیت کے دوران بھی زبان سے قرآنِ کریم کی تلاوت جاری رکھتیں۔ اگر ہم اپنے مُعاشرے میں نظر دوڑائیں تو کئی نادان بہنیں مصروفیت کے دوران کانوں میں ہینڈ فری (Handfree) لگا کر بڑے اِنْہماک سے گانے سنتی ہوئی اپنے کاموں میں مگن رہتی ہیں اور ساتھ ساتھ اپنی زبان سے بھی گُنگناتی جاتی ہیں۔ اِسی طرح کئی نادان خواتین گھر کے کام کاج کے دوران گانے سنتی ہیں، فلمیں ڈرامے دیکھتی ہیں، گویا گانے باجوں کے بغیر ان کے کام ہی نہیں ہوتے۔ فی زمانہ! تو گانے باجوں کی عادتِ بد بہت بڑھ چکی ہے۔ اے کاش! ہمیں بھی اپنے دن رات عبادت میں بسر کرنے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اے کاش! ہمارا کوئی لمحہ فضول کاموں میں بسر نہ ہو۔ اے کاش! ہماری ہر گھڑی ذِکر و دُرُود کے سبب رحمت بھری گزرے۔ اے کاش! گانے باجے سننے اور گُنگنانے (Singing) کی ہماری یہ عادتِ بد نکل جائے اور ہم گھریلو کاموں میں مشغول ہوں یا سفر میں ہوں ہر وقت ہمارے لَبوں پر ذکر و دُرُود اور نعتِ رسول جاری رہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عبادت کا جذبہ بڑھانے کیلئے سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے شوقِ عبادت پر مزید ایک واقعہ ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ

شادی کی پہلی رات بھی عبادت

حضرت فاطمۃ الزَّہراء رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی رُخصتی کے بعد حضرت علیُّ المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا دونوں نے اپنے بستر کو چھوڑ دیا اور اللہ پاک کی عبادت میں مصروف ہو گئے۔ رات قیام میں تو دن روزے کی حالت میں بسر ہوتے رہے یہاں

تک کہ تین روز اسی طرح گزر گئے۔ چوتھے دن حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کریم آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: ان دونوں نے تین دن سے نیند اور بستر کو ترک کر رکھا ہے اور عبادت اور روزوں میں مصروف ہیں۔ تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے ارشاد فرماؤ کہ اللہ پاک تمہاری وجہ سے ملائکہ پر فخر فرما رہا ہے اور تم دونوں بروزِ قیامت گنہگاروں کی شفاعت کرو گے۔ [1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی ان نیک ہستیوں کی سیرت پر چلتے ہوئے خوب خوب عبادت کرنی چاہیے۔ رمضانُ المبارک کے روزے تو ہم پر فرض ہی ہیں، بِلا عذرِ شرعی ایک روزہ بھی چھوڑنا گناہ ہے۔ اگر ممکن ہو تو رمضانُ المبارک کے بعد نفل روزوں کی بھی عادت بنائیں کہ اس کے بھی بڑے فضائل ہیں۔ آیئے! اس بارے میں 2 روایات سنتی ہیں۔

(1) جس نے ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے ایک نفل روزہ رکھا اللہ پاک اُسے دوزخ سے 40 سال (کا فاصلہ) دُور فرما دے گا۔ [2]

(2) جس نے رِضائے الٰہی کیلئے ایک دن کا نفل روزہ رکھا تو اللہ پاک اُس کے اور دوزخ کے درمیان ایک تیز رفتار سوار کی پچاس سالہ مسافت کا فاصلہ فرما دے گا۔ [3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیدہ خاتونِ جنّت کے ذوقِ تلاوت اور

1... الروض الفائق، الثامن والاربعون فی زواج علی بفاطمة... الخ، ص۲۷۸، ملتقطاملخصا

2... کنز العمال، کتاب الصوم، قسم الاقوال، جز۸، ۲۵۵/۴، حدیث: ۲۴۱۴۸

3... کنز العمال، کتاب الصوم، قسم الاقوال، جز۸، ۲۵۵/۴، حدیث: ۲۴۱۴۹

آپ کے شوقِ عبادت میں ہمارے لیے ایک پیغام ہے کہ گھر کے کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی عبادت کا ذوق و شوق ہونا چاہیے، علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ ہونا چاہیے، نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا جذبہ ہونا چاہیے۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہمارے لیے کئی ایسے مواقع ہیں جہاں ہمیں علمِ دِین حاصل کرنا مُیسّر ہوتا ہے، ہم اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کریں، تعلیمِ قرآن حاصل کرنے لیے مدرسۃُ المدینہ بالغات میں پڑھیں۔ زہے نصیب! جامعۃُ المدینہ للبنات میں داخلے کی سعادت مل جائے تو کیا ہی اچھا ہے۔ جب ہم علمِ دین کی روشنی سے مالامال ہوں گی تو اپنی اولاد کی اسلامی تربیت کر سکیں گی، خود بھی نمازی بنیں گی، اپنی اولاد کو بھی نمازی بنائیں گی، خود بھی قرآنِ کریم پڑھیں گی، اپنی اولاد کو بھی قرآنِ کریم پڑھنا سکھائیں گی۔ سیّدہ خاتونِ جنّت کے صدقے اللہ پاک ہمیں بھی شوقِ عبادت وذوقِ تلاوت نصیب فرمائے۔

عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو کرم یاخدا! یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت سیِّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ سیرت و کردار اور جسمانی وضع کے اعتبار سے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چلتی پھرتی تصویر تھیں۔ چنانچہ

ہم شکلِ مصطفےٰ اور اندازِ گفتگو

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحبزادی حضرت سیِّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے بڑھ کر کسی کو عادات واَطوار، سیرت وکِردار اور نشست وبر خاست میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ [1] ایک روایت میں اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں نے اندازِ گفتگو اور بیٹھنے میں حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے بڑھ کر کسی اور کو حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس قدر مُشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ [2]

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت خاتونِ جنّت، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جیتی جاگتی چلتی پھرتی بولتی تصویر تھیں، بلکہ تصویر صرف شکل دکھاتی ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا تو سیرت و خصلت(Nature) میں بھی حضور کا نمونہ تھیں، قدرت نے ایک سانچہ میں یہ دو صُورتیں ڈھالی تھیں، ایک ہمارے مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی، دوسری فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی۔ [3]

رَسُوْلُ اللّٰہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا ۔۔۔ کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوت کا

سُبْحٰنَ اللّٰہ **کیا شان ہے!** خاتونِ جنّت، سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا حتّٰی کہ اندازِ گفتگو(Way of Talking) بھی اپنے والدِ محترم حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے انداز کے مطابق تھا۔ اے کاش! ہم اپنی زندگی خاتونِ جنّت سیِّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی سیرتِ طیّبہ پر عمل کرتے ہوئے عبادتِ الٰہی میں گزارنے والی بن جائیں، اپنے والدین کی آنکھوں کی

1...ابوداود، کتاب الادب، باب ماجاء فی القیام، ۴/۴۵۴، حدیث: ۵۲۱۷، ملتقطاً

2...الادب المفرد، باب قیام الرجل لاخیہ، ص ۲۵۵، حدیث: ۹۴۷

3...مرآۃ المناجیح، ۸/۴۶۵

ٹھنڈک بن جائیں، ہر ایک کے ساتھ حُسنِ سُلوک اور نرمی و بھلائی سے پیش آئیں، اسلامی بہنوں کی تکلیف و مُصیبت میں ان کے کام آنے والی بن جائیں اور اپنے ظاہر کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے والی اور اپنے باطن کو حسد، تکبُّر، تہمت اور بدگمانیوں وغیرہ سے بچانے والی بن جائیں۔

بد خصائل ٹلیں، سیدھے رستے چلیں کر دو آقا کرم، تاجدارِ حرم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خاتونِ جنت کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اپنے بابا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ادب و احترام فرمایا کرتی تھیں، حُسنِ سُلوک سے پیش آتیں، جب دُکھی دِلوں کے چین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری ہوتی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کے لئے کھڑی ہو جاتیں۔ جیسا کہ

آمدِ مصطفےٰ پر استقبال کرنا

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: جب خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہوتیں۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کیلئے کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اس پر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ ان کو بٹھاتے۔ اسی طرح جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ بھی کھڑی ہو جاتیں اور ہاتھ مُبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ حُضُور کو بٹھا لیتیں۔ (1)

---

1 . . . مشکاۃ، کتاب الآداب، باب المصافحۃ والمعانقۃ، ۲/۱۷۱، حدیث: ۴۶۸۹

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کیسے اچھے انداز میں اپنے والدِ محترم، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ادب و احترام کرتی تھیں، جبھی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی حضرت فاطمہ سے بے پناہ محبت فرمایا کرتے تھے حتّٰی کہ ایک موقع پر سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فَاِنَّمَا ابْنَتِی بَضْعَۃٌ مِنِّی، یَرِیْبُنِیْ مَا رَابَہَا، وَیُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاہَا یعنی بے شک میری بیٹی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے بے چین کیا اس نے مجھے بے چین کیا اور جس نے اسے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ (1)

ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اپنے والدین کو خوش رکھیں، ان کا ہر جائز حکم مانیں، ان کا ادب و احترام کریں اور ان کے ساتھ خوب اچھے سلوک سے پیش آئیں۔ اسی طرح اپنے بیٹوں کے ساتھ ساتھ بیٹیوں سے بھی محبت بھرا سلوک کریں، ان کی جائز خواہشات کو پورا کریں اور ان کی دلجوئی کرتی رہیں۔

میری آنے والی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں   انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

خاتونِ جنت اور غریبوں کی غمخواری

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ ہمیشہ سادگی اختیار فرماتیں، غریبوں کے ساتھ

---

1 . . . مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضائل فاطمۃ، ص ۱۰۲۱، حدیث: ۶۳۰۷

غمخواری اور ملنساری سے پیش آتیں۔ آپ کم کھانا کھاتیں، جو ملتا اسے دوسروں پر قربان کر دیتیں اور خود فقر و فاقہ کی زندگی بسر کرتیں۔ جس مکان میں رہتیں وہاں زیب و زینت (Decoration) کا نام و نشان تک نہ تھا، قیمتی اور خوبصورت بستر تو دُور کی بات ہے وہاں تو بعض اوقات عام بستر بھی عاجزی کی وجہ سے استعمال نہ فرماتیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے اپنے دروازے پر آنے والے سائل کو خالی نہ لوٹایا اور ایثار و سخاوت کی ایسی مثالیں قائم کیں کہ جنہیں سن کر عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں۔ چنانچہ

ایثار و سخاوتِ فاطمہ

حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: بنی سُلیم میں سے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب میں آ کر گستاخی کی: تو حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: تُو آخرت کے عذاب سے ڈر، دوزخ سے خوف رکھ، خدائے وَحدَہٗ لَاشَرِیک کی عبادت کر اور میں اللہ کریم کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسنِ اَخلاق اور موثر کلام سے متأثر ہو کر وہ غیر مسلم اسی وقت مسلمان ہو گیا، پھر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تیرے پاس کتنا مال ہے؟ اس نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ! خدا کی قسم! بنو سُلَیم میں 4 ہزار آدمی ہیں، لیکن اُس قبیلے میں مجھ سے زیادہ غریب و مسکین کوئی نہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اسے ایک اُونٹ (Camel) خرید کر دے؟ حضرت سعد بن عبادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی اُونٹنی ان کو دے دی۔ پھر ارشاد فرمایا: کون ہے جو اس کا سر ڈھانپ دے؟ تو امیر المؤمنین مولیٰ مشکل کشا، حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ

اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنا عمامہ ان کو دے دیا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو اس کے کھانے کا انتظام کرے؟ حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اٹھے اور چند مکانوں پر گئے لیکن کچھ نہ ملا۔ پھر نورِ مصطفٰے حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے مکان پر حاضر ہو کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ عرض کی! سلمان ہوں۔ فرمایا: کیسے آئے ہو؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے سارا ماجرا سنا دیا۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا آبدیدہ ہو گئیں اور فرمایا: اے سلمان! خُدا کی قسم! جس نے میرے باپ کو رسول بنا کر بھیجا! آج تیسرا دن ہے، گھر میں سب فاقے سے ہیں مگر دروازے پر آئے ہو، خالی کیسے واپس کروں؟ یہ چادر لے جاؤ اور شمعون نامی غیر مسلم کے پاس جا کر کہو: فاطمہ بنتِ محمد کی چادر رکھ لو اور تھوڑے سے جَو قرض دے دو۔ حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس چادر کو لے کر اس کے پاس گئے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ شمعون کچھ دیر اس رِدائے مبارکہ کو دیکھتا رہا، اُس وقت اُس پر ایک کیفیت طاری ہو گئی اور کہنے لگا: اے سلمان! یہ وہی مقدّس لوگ ہیں جن کی خبر اللہ پاک نے اپنے نبی موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو توریت میں دی ہے، میں صِدقِ دل سے حضرت فاطمہ کے باپ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پر ایمان لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے حضرت سلمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو جَو دیئے اور نہایت ادب واحترام سے رِدائے مبارکہ واپس کر دی۔ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے شمعون کو دُعائے خیر دی اور جَو پیس کر کھانا تیار کر کے حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دے دیا۔ آپ نے عرض کی: اس میں سے کچھ گھر کے لئے رکھ لیجئے۔ فرمایا: بس راہِ خدا میں دینے کی نیت سے منگوایا اور پکایا ہے، اب اس میں سے لینا دُرست نہیں۔ حضرت سلمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کھانا لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے اور تمام قصّہ بھی عرض کر دیا۔ آپ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وہ روٹی نو مسلم (New Muslim) کو عطا فرمائی اور اپنی نورِ نظر حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ بھوک سے ان کا چہرہ زرد ہو رہا ہے اور کمزوری (Weakness) کے آثار نُمایاں ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو بٹھا کر تسلی دی اور دُعا فرمائی: اے اللہ! فاطمہ تیری بندی ہے تُو اس سے راضی رہنا۔ (1)

بھوکے رہ کے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے کیسے صابِر تھے محمد کے گھرانے والے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! خاتونِ جنّت حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا ایثار و سخاوت کہ خود فاقے سے ہیں، گھر میں کھانے کو کچھ نہیں مگر سخاوت وایثار کا ایسا زبردست جذبہ کہ غریب نو مسلم (New Muslim) کی حاجت روائی کی خاطر قرض لینے کے لئے اپنی مبارک چادر گروی رکھوا رہی ہیں اور جب حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کھانے میں سے کچھ گھر کے لئے رکھنے کی عرض کی تو فرمانے لگیں: میں نے یہ کھانا راہِ خدا میں خیرات کرنے کی نیّت سے پکایا ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! ایک طرف خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا پاکیزہ عمل اور دوسری طرف ہماری حالت کہ اگر کبھی کوئی حاجت مند آجائے تو پہلے چار باتیں سناتی ہیں اور اگر کچھ دے بھی دیں تو بعد میں دوسروں کے سامنے اس کو ذلیل ورُسوا کرتی، اس کی عزّت کو پامال کرتی اور طرح طرح کی باتیں سُناتی ہیں۔ یاد رکھئے! جب بھی کسی سائل یا حاجت مند کو کچھ دینے کا موقع ملے تو ایسی باتیں کرنے سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ جس سے سامنے والے کی دل آزاری یا اس کی ذِلّت ورُسوائی ہوتی ہو بلکہ اللہ کریم کا شکر ادا کریں کہ اللہ پاک نے کسی غریب کی حاجت روائی کی توفیق عطا فرمائی، کیونکہ اللہ کی

---

1 . . . سفینہ نُوح، حصہ دوم، ص ۳۴ ملخصاً

بندی جب کسی کی حاجت پوری کرتی ہے تو اللہ کریم اس کو بے شمار انعامات عطا فرماتا ہے، آیئے! مسلمانوں کی حاجت روائی کرنے کے فضائل پر مشتمل (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتی ہیں۔ چنانچہ

حاجت روائی کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: جو میرے کسی اُمّتی کی حاجت پوری کرے اور اُس کی نیت یہ ہو کہ اِس کے ذریعے اُس اُمّتی کو خوش کرے تو اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ پاک کو خوش کیا اور جس نے اللہ پاک کو خوش کیا تو اللہ کریم اسے جنّت میں داخل فرمائے گا۔[1]
2. ارشاد فرمایا: بندہ جب تک اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے، اللہ پاک اس کی حاجت پوری فرماتا رہتا ہے۔[2]
3. ارشاد فرمایا: جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلتا ہے، اللہ پاک اس کے اپنی جگہ واپس آنے تک اس کے ہر قدم پر اس کے لئے ستر (70) نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے 70 گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ پھر اگر اس کے ہاتھوں وہ حاجت پوری ہو گئی تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے، جیسے اس دن تھا، جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا اور اگر اس دوران اس کا انتقال ہو گیا تو وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہو گا۔[3]

1... شعب الایمان، الثالث والخمسون من شعب الایمان... الخ، ١١٥/٦، حدیث: ٧٦٥٣

2... مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب فضل قضاء الحوائج، ٣٥٣/٨، حدیث: ١٣٧٢٣

3... الترغیب والترهیب، کتاب البر والصلة، باب الترغیب فی قضاء حوائج... الخ، ٣١٧/٣، حدیث: ٣٠٢٢

ثُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم　　دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

(ذوقِ نعت، ص۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کرامتِ خاتونِ جنت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو بہت سی کرامات سے نوازا۔ اور یہ حقیقت ہے جو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو راضی کرنے میں اپنی زندگی بسر کرتی ہے تو اللہ پاک بھی اپنے فضل و کرم سے اُسے طرح طرح کی نعمتوں سے نوازتا ہے۔

آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی ایک بہت ہی باکمال کرامت سنتی ہیں۔ چنانچہ

عظیمُ الشّان دعوت

ایک دن حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے حُضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کی۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے مکان پر رونق افروز ہوئے تو عثمانِ غنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے چلتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں کو گننے لگے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! میری تمنا ہے کہ حُضور کے ایک ایک قدم کے عِوَض میں آپ کی تعظیم و تکریم کے لیے ایک ایک غلام آزاد کروں۔ چُنانچہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مکان تک جس قدر حُضور کے قدم پڑے تھے حضرت عثمانِ غنی نے اتنی ہی تعداد میں

غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا۔ حضرت مولا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اس دعوت سے مُتَأَثِّر ہو کر حضرت سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے کہا: اے فاطمہ! آج میرے دینی بھائی عثمان نے حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بڑی ہی شاندار دعوت کی ہے اور حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر ہر قدم کے بدلے ایک غلام آزاد کیا ہے، میری بھی تمنّا ہے کہ کاش! ہم بھی حُضُور کی اسی طرح شاندار دعوت کرسکتے۔ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے اپنے شوہرِ نامدار حضرت علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اس جذبہ سے مُتَأَثِّر ہو کر کہا: بہُت اچھا، جائیے، آپ بھی حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی قسم کی دعوت دے آئیے! ہمارے گھر میں بھی اسی قسم کا سارا اِنتِظام ہو جائے گا۔ چُنانچہ

حضرت علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہو کر دعوت دے دی اور شہنشاہِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابۂ کرام کی ایک کثیر جماعت کو ساتھ لے کر اپنی پیاری بیٹی کے گھر میں تشریف فرما ہوگئے۔ حضرت سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہَا تنہائی میں تشریف لے جا کر خداوندِ قُدُّوس کی بارگاہ میں سربسجود ہوگئیں اور یہ دعا مانگی: یااللہ! تیری بندی فاطمہ نے تیرے محبوب اور اَصحابِ محبوب کی دعوت کی ہے، تیری بندی کا صرف تجھ ہی پر بھروسا ہے، لہٰذا اے میرے ربّ! تُو آج میری لاج رکھ لے اور اس دعوت کے کھانوں کا تُو عالَمِ غیب سے اِنتِظام فرما۔ یہ دُعا مانگ کر حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے ہانڈیوں کو چولہوں پر چڑھا دیا۔ اللہ کریم کا دریائے کرم ایک دم جوش میں آگیا اور ان ہانڈیوں کو جنّت کے کھانوں سے بھر دیا۔ حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے ان ہانڈیوں میں سے کھانا نکالنا شروع کر دیا اور حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اپنے صحابۂ کرام کے ساتھ کھانا کھانے سے فارِغ ہوگئے، لیکن خدا کی شان کہ ہانڈیوں میں سے کھانا کچھ بھی کم نہیں ہوا اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ان کھانوں کی خوشبو اور لذّت سے حیران رہ گئے۔ حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو حیران دیکھ کر فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ صحابۂ کرام نے عرض کیا: نہیں یارسُولَ اللہ! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ کھانا اللہ پاک نے ہم لوگوں کے لئے جنّت سے بھیجا ہے۔ پھر حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا گوشۂ تنہائی میں جاکر سجدہ ریز ہوگئیں اور یہ دُعا مانگنے لگیں: یااللہ! حضرتِ عثمان نے تیرے محبوب کے ایک ایک قدم کے عِوَض ایک ایک غلام آزاد کیا ہے لیکن تیری بندی فاطمہ کو اتنی اِستطاعت نہیں ہے، اے خداوندِ عالَم! جہاں تُو نے میری خاطر جنّت سے کھانا بھیج کر میری لاج رکھ لی ہے، وہاں تُو میری خاطر اپنے محبوب کے ان قدموں کے برابر جتنے قدم چل کر میرے گھر تشریف لائے ہیں، اپنے محبوب کی اُمّت کے گنہگار بندوں کو جہنّم سے آزاد فرمادے۔ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا جُوں ہی اس دعا سے فارِغ ہوئیں ایک دم حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام یہ بِشارت لے کر بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے کہ یارسولَ اللہ! حضرتِ فاطمہ کی دُعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوگئی، اللہ کریم نے فرمایا ہے کہ ہم نے آپ کے ہر قدم کے بدلے میں ایک ایک ہزار1000 گنہگاروں کو جہنّم سے آزاد کردیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قربان جائیے! امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ

1...جامع المعجزات، ص۲۵۷ ملخصا

غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور بالخصوص امیر المومنین علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور سیّدہ فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے اندازِ محبت پر کہ ان خوش نصیب حضرات نے سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی انوکھی دعوت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی سیرت پر رشک آتا ہے کہ آپ کی خواہش تھی کہ دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے گھر بھی تشریف لائیں اور ہم بھی ان کی دعوت کریں۔ یہی جذبہ تھا کہ دولت خانے میں کچھ نہ ہونے کے باوجود بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کی اور پھر اللہ کے فضل و کرم سے سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی کرامت ظاہر ہوئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی دعا پر جنّتی کھانے آئے اور حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے گناہگاروں کو جہنم سے آزادی نصیب ہوئی۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ رِضائے اِلٰہی اور ثواب کے لئے، اِحترامِ مسلم کی نیت سے دِلجوئی کے لیے وقتاً فوقتاً اپنے رشتہ داروں کی دعوت کریں، ان کے دُکھ درد میں شریک ہوں، ان کے ساتھ ہمیشہ تعلق قائم رکھیں، اور کبھی کبھار پڑوسیوں کو بھی دعوت دینے کا ذہن بنائیں، کوئی سائل آجائے تو اس کو بھی پیار و محبت سے کھانا کھلائیں۔ جیسا کہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی سیرت میں یہ جھلک بھی نظر آتی ہے کہ اگر کئی روز فاقہ کے بعد گھر میں کھانا آجاتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اس کھانے میں پڑوسیوں کو بھی شامل فرما لیا کرتی تھیں۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی پڑوسیوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے، آپ کی کرامت کے ظاہر ہونے پر مشتمل ایک اور واقعہ سنتی ہیں۔ چنانچہ

برکت والی سینی

ایک مرتبہ زمانۂ قحط میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھوک محسوس کی

تو بنتِ رسول اللہ حضرت فاطمہ بتول رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے سینی (یعنی دھات کے روٹی سالن رکھنے والے خوان) میں ایک بوٹی اور دو روٹیاں ایثار کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں بھیج دیں۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس تحفہ کے ساتھ حضرت فاطمہ کی طرف تشریف لے آئے اور فرمایا: اے میری بیٹی! اِدھر آؤ۔ حضرت سیِّدہ فاطمہ نے جب اس سینی کو کھولا تو آپ یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ وہ سینی روٹیوں اور بوٹیوں سے بھری ہوئی تھی اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے جان لیا کہ یہ کھانا اللہ پاک کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ سے اِستفسار فرمایا: اَنّٰی لَکِ هٰذَا؟ یعنی یہ سب تمہارے لئے کہاں سے آیا؟ تو حضرتِ فاطمہ نے عرض کیا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ یعنی وہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے جس نے تجھے بنی اسرائیل کی سردار (یعنی حضرت مریم) کے مُشابہ بنایا۔ پھر حُضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ علی، حضراتِ حسن و حسین اور دوسرے اہلِ بیت رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اَجْمَعِیْن کو جمع فرما کر سب کے ساتھ (سینی میں سے) کھانا تناوُل فرمایا اور سب سیر ہو گئے، پھر بھی کھانا اسی قدر باقی تھا اور اس کو حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اپنے پڑوسیوں کو کھلایا۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے سے جہاں شہزادیِ کونین حضرت فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی عظیمُ الشّان کرامت ظاہر ہوئی، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑوسیوں کی بہت زیادہ خیر خواہی فرمایا کرتی تھیں۔ لیکن آج

1... تفسیرِ روح البیان، پ۳، آل عمران، تحت الآیۃ ۳۷، ۲/ ۲۹

ہمارے دلوں سے پڑوسیوں کی خیر خواہی کا جذبہ نکلتا جا رہا ہے، ہم خود تو اچھا کھاتی پیتی ہیں، اچھا پہنتی ہیں مگر افسوس ہمیں پڑوسیوں کے دکھ درد، ان کے حقوق کی ادائیگی اور ان کی بھوک و پیاس کا ذرا بھی احساس نہیں ہوتا، حالانکہ کثیر احادیثِ مبارکہ میں پڑوسیوں کے حقوق کو بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ

پڑوسی کے حقوق

حضرت معاویہ بن حیدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ! آدمی پر پڑوسی کے کیا حقوق ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو، مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرو، قرض مانگے تو اسے قرض دے دو اور اگر وہ عیب دار ہو جائے تو اس کی پردہ پوشی کرو۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آئیں، اگر انہیں کوئی مصیبت پہنچے تو انہیں تسلی دیتے ہوئے صبر کی تلقین کریں، جب اُنہیں کوئی خوشی حاصل ہو تو اُنہیں مبارک باد دیں، پڑوسی کے بچوں کے ساتھ نرمی و بھلائی سے گفتگو کرتے ہوئے حُسنِ اخلاق سے پیش آئیں، پڑوسیوں کی غلطیوں پر ان سے در گزر کریں، وہ فریاد کریں تو ان کی مدد کریں۔

نعمتِ اَخلاق کر دیجے عطا یہ کرم یا مصطفٰے فرمایئے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۵۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...معجم کبیر، ۱۹/۴۱۹، حدیث: ۱۰۱۴

تعظیمِ سادات کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! تعظیمِ سادات کے بارے میں چند آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: جو میرے اہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلوک کرے گا، میں روزِ قیامت اس کا صِلہ (بدلہ) اُسے عطا فرماؤں گا۔[1] (2) فرمایا: جو شخص اَولادِ عَبْدُ الْمُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا صِلہ (بدلہ) دینا مجھ پر لازِم ہے جب وہ روزِ قیامت مجھ سے ملے گا۔[2] ☆سادات کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔[3] ☆سادات کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسولِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔[4] ☆اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔[5] تعظیم کے لیے نہ یقین درکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت، لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔[6] ☆جو واقع میں سیِّد نہ ہو اور دِیدہ و دِانستہ (جان بوجھ کر) سیِّد بنتا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول

1... جامع صغیر، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱

2... تاریخ بغداد، رقم ۵۲۲۱، عبد اللّٰہ بن محمد بن ابی کامل، ۱۰۲/۱۰

3... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۷۷

4... سادات کرام کی عظمت، ص ۷

5... الشفا، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل و من اعظامہ... الخ، جزء: ۲، ص ۵۲

6... سادات کرام کی عظمت، ص ۱۴

ہو نہ نقل۔[1] ☆اگر کوئی بدمذہب سیِّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بدمذہبی حدِّ کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہرگز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔[2] ☆سادات کی تعظیم ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔[3] ☆استاد بھی سیِّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔[4] ☆ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جاسکتا ہے جس میں ذِلّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔[5] ☆سیِّد کی بطورِ سیِّد یعنی وہ سیِّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔[6]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... سادات کرام کی عظمت، ص۱٦

2... سادات کرام کی عظمت، ص۱۷

3... فتاویٰ رضویہ، ۲۲ / ۴۲۳ ماخوذاً – سادات کرام کی عظمت، ص۸

4... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۸۴

5... سادات کرام کی عظمت، ص۱۲

6... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷٦

بیان:2 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: **مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ** یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار(1000)مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 ...الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/۳۲۶، حدیث:۲۵۹۰

2 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا، اسے سُننا اور اس پر عمل کرنا خیر و برکت اور نجاتِ آخرت کا سبب ہے مگر بد قسمتی سے آج مسلمانوں کے پاس اس کی تلاوت کرنے، اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کیلئے وَقْت نہیں، بعض اسلامی بہنوں کو رَمضانُ المبارک میں یہ سعادت نصیب ہو جاتی ہے اور بعض تو رَمضان میں بھی اس کی تلاوت بلکہ اس کی زیارت سے محروم رہتی ہیں اور رَمضانُ المبارک میں ٹائم پاس کرنے کیلئے اپنا قیمتی وَقْت فُضُول بیٹھکوں، اَخبارات کا مُطالَعہ کرنے، فلمیں ڈرامے یا موسیقی سے بھرپور پروگرام دیکھنے سُننے، مُلکی و سیاسی حالات اور میچز پر تبصرے کرنے اور سُننے، موبائل پر گیمز کھیلنے اور سوشل میڈیا کے غیر ضروری استعمال میں ضائع کر دیتی ہیں۔ اگر یہ اپنا قیمتی وَقْت ان فُضُول مصروفیات میں برباد کرنے کے بجائے روزانہ کم از کم ایک پارہ تلاوت کرنے کا معمول بنائیں تو اِنْ

اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے ڈھیروں نیکیاں نامۂ اعمال میں لکھی جائیں۔

یاد رکھئے! قرآنِ کریم میں حلال و حرام کے اَحکام، عبرتوں اور نصیحتوں کے اقوال، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور پچھلی اُمّتوں کے واقعات و احوال اور جنّت و دوزخ کے حالات کے ساتھ ساتھ عُلوم کے ایسے خزانے موجود ہیں جو قیامت تک بھی ختم نہیں ہو سکتے، جیسا کہ

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"عَجَائِبُ الْقُرْآن مع غَرَائِبُ الْقُرْآن"** میں لکھا ہے: قرآنِ مجید اگرچہ ظاہر میں 30 پاروں کا مجموعہ ہے لیکن اس کا باطن کروڑوں بلکہ اربوں علوم و معارف کا ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ کسی ولی کا مشہور شعر ہے کہ

جَمِیْعُ الْعِلْمِ فِی الْقُرْاٰنِ لٰکِنْ   تَقَاصَرَ عَنْہُ اَفْھَامُ الرِّجَالِ

یعنی تمام عُلوم قرآن میں موجود ہیں لیکن لوگوں کی عقلیں ان کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ قرآنِ مجید میں صرف عُلوم ہی کا بیان نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآنِ مجید میں پوری کائنات اور سارے عالَم کی ہر ہر چیز کا واضح، روشن اور تفصیلی بیان ہے۔ یعنی آسمان کے ایک ایک تارے، سمندر کے ایک ایک قطرے، سبزۂ زمین کے ایک ایک تنکے، ریگستان کے ایک ایک ذرّے، درختوں کے ایک ایک پتے، عرش و کُرسی کے ایک ایک گوشے، عالَمِ کائنات کے ایک ایک کونے، ماضی کا ہر ہر واقعہ، حال کا ہر ہر معاملہ، مستقبل کا ہر ہر حادثہ قرآنِ مجید میں نہایت وضاحت کے ساتھ تفصیلی بیان کیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید تو عُلوم و مَعارف کا وہ خزانہ ہے جو کبھی ختم ہی نہیں ہو سکتا بلکہ قیامت تک عُلَمائے کرام اس بہت بڑے سمُندر سے ہمیشہ عجیب و غریب مضامین کے موتی

نکالتے ہی رہیں گے اور ہزاروں لاکھوں کتابوں کے دفتر تیار ہوتے ہی رہیں گے۔[1]

تو آیئے! آج ہم اسی بلند و بالا اور عظیمُ الشّان کتاب کی تلاوت کرنے والوں کے چند ایمان افروز واقعات و حکایات سنتے ہیں تاکہ ہمارے اندر بھی ربِّ کریم کے اس پاکیزہ کلام قرآنِ کریم کی تلاوت کا ذوق و شوق بیدار ہو جائے۔ چنانچہ

فرشتے تلاوت سُننے آتے رہے

حضرت ابو سَعِید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت اُسَید بن حُضَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک رات اپنے گھوڑے باندھنے کی جگہ پر قرآنِ کریم کی تلاوت فرما رہے تھے کہ ان کا گھوڑا اُچھلنے لگا۔ انہوں نے دوبارہ قرآن کی تلاوت شروع کی تو گھوڑا دوبارہ اُچھلنے لگا، تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرت اُسَید بن حُضَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں گھوڑا (میرے بیٹے) یحیٰ کو کچل نہ ڈالے، لہٰذا میں گھوڑے کی طرف گیا تو میں نے دیکھا کہ میرے سر پر ایک چھتری نے سایہ کیا ہوا ہے، جس میں چراغ روشن ہیں، پھر وہ فضا میں گم ہو کر میری نگاہوں سے غائب ہو گئی۔ صبح کے وَقْت میں نے نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ! میں گزری ہوئی رات اپنے گھوڑے باندھنے کی جگہ میں قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہا تھا کہ میرا گھوڑا اُچھلنے لگا۔ جب میں باہر آیا تو میں نے اپنے سر پر ایک چھتری کو سایہ کئے ہوئے دیکھا جس میں چراغ روشن تھے، پھر وہ فضا میں بُلند ہوتی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے غائب ہو گئی۔ اس وَقْت (میرا بیٹا) یحیٰ گھوڑے کے قریب تھا، مجھے خوف

---

1 . . . عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۴۲۰، ۴۱۹ ملتقطا

محسوس ہوا کہ کہیں گھوڑا اسے کچل نہ ڈالے۔ یہ سُن کر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ فرشتے تھے جو تمہاری قراءت سُننے آئے تھے۔ اگر تم تلاوت کرتے رہتے تو صبح لوگ انہیں دیکھتے اور ان میں سے کوئی پوشیدہ نہ رہتا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوت کی فضیلت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ جس مقام پر قرآنِ کریم کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہاں رَحمت کے فرشتے تشریف لاتے ہیں، اس جگہ پر اللہ پاک کی رَحمتوں کی برسات ہوتی ہے، تلاوتِ قرآن کی برکت سے آس پاس رہنے والی مخلوق کو قُدرت کے نَظّارے بھی دِکھائی دیتے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے سُنا کہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تلاوت کرتے رہے اور ان کا گھوڑا فرشتوں کا نَظّارہ کرتا رہا اور اُن صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بھی ایک روشن چراغ کی صورت میں فرشتوں کو ملاحظہ فرمایا۔ یاد رکھئے! قرآنِ کریم اللہ پاک کا بہت ہی مبارَک کلام ہے، اس کا پڑھنا، پڑھانا، سُننا، سُنانا سب ثواب کے کام ہیں، نہ صرف اس کی تلاوت کرنا ثواب کا کام ہے بلکہ اس کی زیارت کرنا بھی عبادت ہے، جیسا کہ

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنَّظْرُ فِی الْمُصْحَفِ عِبَادَۃٌ یعنی قرآنِ کریم کو دیکھنا عبادت ہے۔ (2) یہی وجہ ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وقتاً فوقتاً صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ

---

1. ۔۔۔مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب نزول السکینۃ۔۔۔الخ، ص ۳۱۱، حدیث: ۷۹۶ ملتقطا
2. ۔۔۔شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۶/۱۸۷، حدیث: ۷۸۶۰

الرِّضْوَان کو قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کی ترغیب اِرشاد فرمائی اور بہت سی احادیثِ کریمہ میں اس کے فضائل بھی بیان فرمائے۔ آیئے! اس ضمن میں تین (3) احادیثِ کریمہ سُنئے۔ چنانچہ

جنّتی لباس پہنایا جائے گا

1. ارشاد فرمایا: قیامت کے دن قرآنِ کریم پڑھنے والا آئے گا تو قرآن کہے گا: اے ربّ کریم! اِسے جنّت کا لباس پہنا۔ تو اُسے بُزرگی کا جنّتی لباس پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن کہے گا: اے ربِّ کریم! اِس میں اضافہ فرما، تو اِسے بزرگی کا تاج (Crown) پہنایا جائے گا، پھر قرآن کہے گا: اے ربِّ کریم! اس سے راضی ہو جا۔ تو اللہ پاک اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس قرآنِ کریم پڑھنے والے سے کہا جائے گا: قرآنِ کریم پڑھتا جا اور جنّت کے دَرَجات طے کرتا جا اور ہر آیت پر اسے ایک نعمت عطا کی جائے گی۔ [1]

2. ارشاد فرمایا: اللہ پاک قرآن سُننے والے سے دنیا کی مصیبتیں دُور کر دیتا ہے اور قرآن پڑھنے والے سے آخرت کی مصیبتیں دُور کر دیتا ہے۔ قرآنِ پاک کی ایک آیت سُننا سونے کے خزانے سے بھی زیادہ ہے۔ اس کی ایک آیت پڑھنا عرش کے نیچے موجود تمام چیزوں سے افضل ہے۔ [2]

3. ارشاد فرمایا: جو شخص کتابُ اللہ کا ایک حَرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی

---

1 ... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی من قرأ ... الخ، ۴/۴۱۵، حدیث: ۲۹۲۴

2 ... مسند الفردوس، ۵/۲۵۹، حدیث: ۸۱۲۲

جو 10 کے برابر ہو گی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حَرف ہے، بلکہ اَلِف ایک حَرف، لام ایک حَرف اور میم ایک حَرف ہے۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے اور سُننے سے دُنیاوی مصیبتیں، پریشانیاں دُور ہوتی ہیں، مسلمان تکالیف اور بلاؤں سے محفوظ رہتے ہیں۔ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا دنیاوی مال و دولت سے بہتر ہے بلکہ قرآنِ پاک کا ایک حرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جو اللہ پاک کے کلام کی تلاوت کرتی رہتی ہیں، ان کے دلوں کو سکون و اطمینان نصیب ہو جاتا ہے، ان پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے، آخرت میں انہیں جنّت میں داخل کیا جائے گا ان کو قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کے مُطابق جنّت کے درجات طے کروائے جائیں گے۔ لہٰذا ہمیں روزانہ وَقْت نکال کر خُوش دِلی کے ساتھ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے کی عادت بنانی چاہیے تاکہ ہم بھی قرآنِ پاک کی برکتیں حاصل کر سکیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہماری خوش نصیبی ہے کہ اللہ پاک نے ہمیں ایک مرتبہ پھر ماہِ رمضان کی مَدَنی بہاریں دیکھنا نصیب فرمائیں۔ یاد رکھئے! ماہِ رَمَضان **"قرآنِ کریم کے تشریف لانے کا مہینا"** بھی ہے۔ اگر ہم اِس مبارَک مہینے میں

---

1 --- ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی من قرأ... الخ، ۴/۴۱۷، حدیث: ۲۹۱۹

بھی تلاوتِ قرآن نہ کر سکیں تو کتنی بڑی محرومی ہے۔یہی وہ مبارک مہینا ہے جس میں **نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب 70 گنا بڑھا** دِیا جاتا ہے۔اِس مبارک مہینے کی تشریف آوری سے فائدہ اُٹھانے کے لئے نِیَّت کیجئے اس مہینے میں کثرت کے ساتھ تلاوتِ قرآن کریں گی اور اسے سمجھیں گی بھی۔روزانہ ایک وَقْت مقرر کر لیجئے، مَثَلًا اتنے بجے سے اِتنے بجے تک میں اِتنی تلاوتِ قرآن کروں گی۔

بالفرض قرآنِ کریم پڑھنا نہیں آتا تو مدرسۃُ المدینہ بالغات میں داخلہ لے کر سیکھنے کی کوشش کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدرسۃُ المدینہ بالغات میں بڑی عمر کی اسلامی بہنوں کو قواعد و مخارج کے ساتھ قرآن پاک پڑھنا سکھایا جاتا ہے۔اگر پڑھنا جانتی ہیں تو دُوسروں کو سکھائیے۔یہ بہت بڑی نیکی ہے،اگر ہماری تھوڑی سی کوشش سے کوئی نماز پڑھنے والی بن گئی،دُرست قرآنِ کریم پڑھنے والی بن گئی تو اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ ثواب کا بہت بڑا خزانہ جمع ہو جائے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بُزرگانِ دِین کا شوقِ تلاوت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ساری زندگی نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل کرتے ہوئے گُزارتے ہیں۔ یہ خوش نصیب حضرات فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سُنّتیں اور مُسْتَحَبّات بھی پابندی سے ادا کرتے ہیں۔شوق و مَحَبَّت سے راتوں کو جاگ کر اللہ پاک کی عِبادت کرتے اور دِن کو روزہ رکھتے ہیں۔یہ نیک سیرت لوگ نہ صرف خود قرآنِ پاک کی تلاوت

کثرت سے کرتے ہیں بلکہ مسلمانوں کو بھی قرآنِ پاک کی تعلیم دیا کرتے ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے بُزرگانِ دین کے چند واقعات سنتی ہیں تاکہ ہمارا بھی ذہن بنے اور ہم بھی ان نیک لوگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تلاوتِ قرآنِ کریم کرنے والی اور دوسری اسلامی بہنوں کو قرآن کی تعلیم دینے والی بن جائیں۔ چنانچہ

عبادت وریاضت دیکھ کر قبولِ اسلام

اَمیرُ المؤمنین، حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ابتدائے اسلام میں اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی تھی، جہاں آپ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے اور نماز پڑھا کرتے تھے، لوگ آپ کے اس ایمان افروز منظر کو دیکھ کر آپ کے آس پاس جمع ہو جاتے، آپ کی تلاوتِ قرآن، عبادت و ریاضت اور خوفِ خدا میں رونا لوگوں کو بہت مُتأثر کرتا تھا، آپ کے اس عمل کے سبب کئی لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔ (1)

صحابۂ کرام کا اندازِ تلاوت

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک رات میں ختمِ قرآن فرماتے۔ حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام چند منٹ میں زبور ختم کرلیتے تھے۔ (2) حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ گھوڑے پر سوار ہوتے وَقْت ایک پاؤں رِکاب میں رکھتے اور قرآنِ مجید شروع کرتے اور دوسرا پاؤں رِکاب میں رکھ کر گھوڑے کی زِین پر بیٹھنے تک ایک قرآنِ کریم ختم کرلیا کرتے تھے۔ (3)

1...الریاض النضرۃ، ۱/۹۲

2...مرآۃ المناجیح، ۳/۲۷۰

3...شواھد النبوۃ، رکن سادس در بیان شواھد و دلایلی... الخ، ص۲۱۲

واہ کیا بات ہے عاشقِ قرآن کی

حضرت ثابِت بُنَانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ روزانہ ایک بار ختمِ قرآنِ پاک فرماتے تھے۔ آپ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات عبادت کرتے، جس مسجِد سے گزرتے اس میں 2 رکعت (تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد) ضَرور پڑھتے۔ نعمت کے اظہار کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامِع مسجِد کے ہر سُتُون (Pillar) کے پاس قرآنِ پاک کا ختم کیا اور بار گاہِ الٰہی میں گریہ وزاری کی ہے۔ نَماز اور تِلاوتِ قرآن سے آپ کو خُصوصی مَحَبَّت تھی، آپ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے۔ چنانچہ جب بھی لوگ آپ کے مزارِ مبارک کے قریب سے گزرتے تو قبرِ انور سے تِلاوتِ قرآن کی آواز آرہی ہوتی۔[1]

قرآن کی تلاوت کرنے میں مقابلہ

حضرت شیخ بہاءُ الدِّین زَکَرِیَّا مُلتانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک (مرتبہ) رات کے وَقْت اپنے دوستوں سے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو آج کی رات دو رکعت نماز ادا کرے اور ایک رکعت میں مکمل قرآنِ پاک کی تلاوت کرے۔ وہاں موجود حاضرین میں سے کسی کو ہمت نہ ہوئی۔ شیخ بہاءُ الدِّین زَکَرِیَّا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خود کھڑے ہوئے اور 2 رکعت نماز شروع کردی۔ پہلی رکعت میں پورا قرآنِ کریم اور 4 پارے مزید تلاوت کی اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھی اور نماز مکمل کرلی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...حلیۃ الاولیاء، ثابت البنانی، ۲/۳۶۴-۳۶۶ ملخصا

2 ...فوادالفوائد مترجم، پانچویں مجلس، ص ۶۲ ملخصا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اللہ پاک کے نیک بندے کس قدر شوق و محبّت سے دن رات ربِّ کریم کا کلام پڑھتے رہتے تھے، اللہ پاک کے کلام سے اس قدر محبّت تھی کہ کچھ ہی دیر میں پورے قرآنِ پاک کی تلاوت کرلیا کرتے تھے۔ مگر افسوس! آج ہماری اکثریت قرآنِ پاک کی تعلیم سے ناواقف ہے، بعض تو ایسی بھی ہیں کہ جن کو قرآنِ پاک دیکھ کر پڑھنا بھی نہیں آتا اور جن کو پڑھنا آتا ہے وہ بھی سالوں سال تک قرآنِ پاک کھول کر نہیں دیکھتیں، کئی کئی مہینے گزر جاتے ہیں مگر ہمارے گھر تلاوت کی برکت سے محروم رہتے ہیں۔ آیئے! ہم بھی نیّت کرتی ہیں کہ آج سے ان احادیثِ مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے، ان نیک سیرت لوگوں کی اَداؤں کو اپناتے ہوئے ہم خود بھی قرآنِ پاک پڑھیں گی اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی قرآنِ پاک پڑھنے کی ترغیب دلائیں گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! **دعوتِ اسلامی** عاشقانِ رسول کی وہ مَدَنی تحریک ہے جس کے مَدَنی مقصد میں **فیضانِ قرآن** کو عام کرنے کی ترغیب شامل ہے۔ وہ **مَدَنی مقصد** کیا ہے؟ آیئے! ہم بھی دُہرالیتی ہیں: **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ

زندگی کے ہر موڑ پہ قرآن کریم مسلمان کے ساتھ ہے۔ قرآنِ کریم کی رہنمائی کے بغیر کوئی منزل تک کیسے پہنچ سکتا ہے؟ قرآنِ کریم کی تعلیم کو بھول کر کامیابی کی اُمید کیسے رکھی جاسکتی ہے؟ قرآنِ کریم ہدایت کا مرکز ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی مختلف انداز سے تعلیمِ قرآن کو عام کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ تعلیمِ قرآن کو عام کرنے کیلئے ایک انداز

یہ بھی ہے کہ دُنیا کے مختلف مُمالِک میں اکثر گھروں کے اندر تقریباً روزانہ ہزاروں مدارِس بنام مدرسۃُ المدینہ بالِغات بھی لگائے جاتے ہیں۔ ان میں پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً **63ہزار** سے زائد ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ عظیم وہ مُبارک کتاب ہے جس میں اللہ پاک نے بہت سے اَحکامات ارشاد فرمائے ہیں۔ ان میں بعض احکام وہ ہیں جن پر مسلمانوں کو عمل کرنے، مثلاً نماز پڑھنے، زکوۃ ادا کرنے، رَمَضانُ الْمبارَک کے روزے رکھنے، طاقت ہونے کی صورت میں حج ادا کرنے، والدین کے حُقُوق (Rights) ادا کرنے اور ان کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے، عورتوں کو شرعی پردہ کرنے، اسلامی بہنوں کو سلام کرنے، ان کے ساتھ نرمی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا۔ جبکہ چوری کرنے، بدکاری کرنے، سُود کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، ناجائز لین دین کرنے، بِلا وجہ کسی پر غُصّہ کرنے، کسی کو بُرے اَلقابات سے پُکارنے کے علاوہ مزید بہت سے بُرے کاموں سے بچنے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اَلغرض اس پاکیزہ کتاب یعنی قرآنِ کریم میں ان تمام چیزوں کا بیان موجود ہے جن پر عمل کرنے کی برکت سے مسلمانوں کو نہ صرف دنیا میں فائدہ پہنچتا ہے بلکہ اِنْ شَآءَ اللہ آخرت میں بھی اس کا ڈھیروں ثواب ملے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اِن احکامات پر خُوش دِلی کے ساتھ پابندی سے عمل کریں تاکہ ہماری دنیا و آخرت بہترین ہو جائے۔

پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَنْعَام کی آیت نمبر 155 میں ارشادِ باری ہے:

وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ (پ۸،الانعام:۱۵۵)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یہ برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، تو تم اس کی پیروی کرو اور پرہیزگار بنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اُمّت پر قرآنِ کریم کا حق

بیان کردہ آیتِ مقدّسہ کے تحت **"تفسیر صراطُ الجِنان"** جلد 3 صفحہ نمبر 247 پر لکھا ہے: اس (آیت) سے معلوم ہوا کہ اُمّت پر قرآنِ مجید کا ایک حق یہ ہے کہ وہ اس مبارک کتاب کی پیروی کریں اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کرنے سے بچیں۔ افسوس! فی زمانہ قرآنِ کریم پر عمل کے اعتبار سے مسلمانوں کا حال انتہائی خراب ہے۔ آج مسلمانوں نے اس کتاب کی روزانہ تلاوت کرنے کی بجائے اسے گھروں میں جُزدان و غِلاف کی زینت بنا کر اور دُکانوں پر کاروبار میں برکت کے لئے رکھا ہوا ہے اور تلاوت کرنے والے بھی صحیح طریقے سے تلاوت کرتے ہیں اور نہ یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے اللہ کریم نے اس کتاب میں ان کے لئے کیا فرمایا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمانوں نے اس مُقدّس کتاب کو بہت عزیز سمجھا، اس کے قوانین (Rules) اور اَحکامات پر سختی سے عمل پیرا رہے تب تک دنیا بھر میں ان کی شوکت کا ڈنکا بجتا رہا اور غیروں کے دل مسلمانوں کا نام سُن کر دہلتے رہے اور جب سے مسلمانوں نے قرآنِ عظیم کے احکام پر عمل چھوڑ رکھا ہے تب سے وہ دنیا بھر میں ذلیل و خوار ہو رہے اور غیروں کے محتاج بن کر رہ گئے ہیں۔ [1]

---

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۸، الانعام، تحت الآیۃ: ۱۵۵، ۳/ ۲۴۷ ملخصا

احکامِ قرآن پر عمل کی ترغیب

حضرت علامہ اسماعیل حقّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی کتابوں کا مقصد ان کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا ہے، نہ یہ کہ صرف زبان سے ترتیب کے ساتھ ان کی تلاوت کرنا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جب کوئی بادشاہ اپنی سلطنت کے کسی حکمران کی طرف کوئی خط بھیجے اور اس میں حکم دے کہ فلاں فلاں شہر میں اس کے لئے ایک محل تعمیر کر دیا جائے اور جب وہ خط اس حکمران تک پہنچے تو وہ اس میں دیئے گئے حکم کے مطابق محل تعمیر نہ کرے البتہ اس خط کو روزانہ پڑھتا رہے۔ تو جب بادشاہ وہاں پہنچے گا اور محل نہ پائے گا تو ظاہر ہے کہ وہ حکمران سزا (Punishment) کا حق دار ہو گا کیونکہ اس نے بادشاہ کا حکم پڑھنے کے باوجود اس پر عمل نہیں کیا تو قرآن میں بھی اللہ پاک نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ دِین کے ارکان جیسے نماز اور روزہ وغیرہ ادا کریں۔ بندے فقط قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے رہیں اور اللہ پاک کے حکم پر عمل نہ کریں تو ان کا صرف قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے رہنا حقیقی طور پر فائدہ مند نہیں۔[1]

تلاوتِ قرآن کا حکم اور قرآنِ مجید کے تقاضے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح ہمیں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کا حکم دیا گیا اور ترغیب کے لئے احادیثِ مُبارکہ میں اس کے کثیر فضائل بیان کیے گئے ہیں، اسی طرح ہمیں اس کے اَحکامات پر عمل کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے، جو قرآنِ پاک میں بیان کردہ احکامات پر عمل نہیں کرتیں ان کے لئے عذابات کی سخت

---

1 ... تفسیر روح البیان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۴۴، ۱/۱۵۵ ملخصا

وعیدیں بھی آئی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ قرآنِ پاک کی تلاوت کے ساتھ ساتھ ترجمۂ قرآن کنزُالایمان اور اس کے ساتھ تفسیر صراطُ الجنان / خزائنُ العرفان یا نُورُ العرفان کا مُطالعہ (Study) بھی کریں تاکہ قرآن پاک سمجھ میں بھی آئے یہ اس لئے کہ قرآنِ کریم میں غور و فکر کرنا اور اسے سمجھنا اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ جیسا کہ حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک آیت سمجھ کر اور غور و فکر کرکے پڑھنا بغیر غور و فکر کئے پورا قرآن پڑھنے سے بہتر ہے۔[1]

قرآن پر عمل نہ کرنے کی سزا

بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے منقول ہے: بعض اوقات بندہ ایک سورت شروع کرتا ہے تو اسے پوری پڑھ لینے تک فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اور کبھی بندہ ایک سورت شروع کرتا ہے تو اسے پوری پڑھ لینے تک فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ عرض کی گئی: یہ کیسے؟ فرمایا: جب وہ اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتا ہے تو فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں ورنہ لعنت بھیجتے ہیں۔[2]

اللہ پاک ہمیں قرآنِ کریم کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں قبر و حشر کے عذاب سے محفوظ رکھے، دین و دنیا میں عافیت اور کرم والا معاملہ فرمائے، قرآنِ کریم کو ہمارے لئے ذریعۂ نجات بنائے اور اس کی برکت سے ہمیں اپنی رضا عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ---احیاء العلوم، کتاب التفکر، بیان مجاری الفکر، ۵/ ۱۷۰

2 ---احیاء العلوم، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الاول فی فضل القرآن واھلہ، ۱/ ۳۶۵

اللہ کی رضا کے لئے تلاوت کرنا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جو نیک عمل کریں وہ اللہ پاک کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کریں۔ کیونکہ نیک عمل اگر لوگوں کو دکھانے اور اپنی واہ واہ کرانے کے لئے کیا ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ الٹا نقصان ہی ہے کہ دکھاوا کرنے والی کو عذاب دیا جائے گا۔ لہٰذا جب بھی تلاوتِ قرآن مجید کریں اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے اور اس کا قرب پانے کے لئے کریں۔ آیئے! اس پر ایک حکایت سنتی ہیں۔ چنانچہ

چھپ کر تلاوت کرنے والے بُزرگ

حضرت ابو عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت ابو الحسن محمد بن اسلم طُوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی نیکیاں چھپانے کا بے حد خیال فرماتے یہاں تک کہ ایک بار فرمانے لگے: اگر میرا بس چلے تو میں کِراماً کاتبین (اعمال لکھنے والے دونوں بُزرگ فِرِشتوں) سے بھی چھپ کر عبادت کروں۔ راوی کہتے ہیں: میں بیس برس سے زیادہ عرصہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت میں رہا مگر جمعۃُ المبارک کے علاوہ کبھی آپ کو دو رکعت نَفل بھی پڑھتے نہیں دیکھ سکا۔ آپ پانی کا کوزہ لیکر اپنے کمرۂ خاص میں تشریف لے جاتے اور اندر سے دروازہ بند کر لیتے تھے۔ میں کبھی بھی نہ جان سکا کہ آپ کمرے میں کیا کرتے ہیں، یہاں تک کہ ایک دن آپ کا مُنّا زور زور سے رونے لگا۔ اس کی امّی جان چُپ کروانے کی کوشش کر رہی تھیں۔ میں نے کہا: مُنّا آخِر اس قَدَر کیوں رو رہا ہے؟ بی بی صاحِبہ نے فرمایا: اس کے ابّو اس کمرے میں داخِل ہو کر تلاوتِ قرآن

کرتے ہیں اور روتے ہیں تو یہ بھی ان کی آواز سن کر رونے لگتا ہے۔ شیخ ابو عبدُ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو الحسن طوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نیکیاں چھپانے کی اِس قدر سعی فرماتے تھے کہ اپنے اُس کمرۂ خاص سے عبادت کرنے کے بعد باہر نکلنے سے پہلے اپنا منہ دھو کر آنکھوں میں سُرمہ لگا لیتے تاکہ چہرہ اور آنکھیں دیکھ کر کسی کو اندازہ نہ ہونے پائے کہ یہ روئے تھے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا اپنا معمول بنالیں گی تو ہماری دیکھا دیکھی میں ہمارے بچوں میں بھی تلاوتِ قرآن کا شوق وذوق پیدا ہوگا۔ اور وہ بھی بڑے ہو کر قرآن مجید پڑھیں گے اور اس کی تعلیمات پر عمل کریں گے۔ اس لئے کہ بچوں کی عادت ہے کہ وہ بڑوں کو جو کام کرتا دیکھتے ہیں وہ بھی اسے کرنے لگ جاتے ہیں۔ کیا ہی خوش نصیبی کی بات ہے کہ وہ ہمیں عبادت و ریاضت اور قرآن کی تلاوت اور اس پر عمل کرتا دیکھیں۔ ہمارے بزرگوں کی مائیں اس قدر تلاوت کیا کرتیں تھیں کہ حالتِ حمل میں بھی اسے ترک نہیں کرتیں تھیں، جس کا فائدہ ان کے پیٹ میں موجود بچے کو بھی ہوتا تھا۔ آیئے! ایک حکایت سنتی ہیں۔ چنانچہ،

ماں کے پیٹ میں 15 پارے حفظ کر لئے

حضرت خواجہ قطبُ الحق والدّین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر جس دن چار

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، محمد بن اسلم، ۹/۲۵۴

برس چار مہینے چار دن کی ہوئی "تقریبِ بِسْمِ الله" مقرر ہوئی، لوگ بلائے گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بھی تشریف فرما ہوئے۔ بِسْمِ الله پڑھانا چاہی مگر اِلہام ہوا کہ ٹھہرو! حمید الدین ناگوری آتا ہے وہ پڑھائے گا۔ اِدھر ناگور میں قاضی حمیدُ الدین صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو اِلہام ہوا کہ جلد جا میرے ایک بندے کو "بِسْمِ الله" پڑھا۔ قاضی صاحِب فوراً تشریف لائے اور آپ سے فرمایا: صاحبزادے پڑھئے! بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم آپ نے پڑھا: اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم اور شروع سے لے کر پندرہ پارے حفظ سنا دیئے۔ حضرت قاضی صاحِب اور خواجہ صاحِب نے فرمایا: صاحبزادے آگے پڑھئے! فرمایا: میں نے اپنی ماں کے شکم (پیٹ) میں اِتنے ہی سُنے تھے اور اِسی قدر اُن (یعنی امّی جان) کو یاد تھے، وہ مجھے بھی یاد ہو گئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے سے دلوں کو سرور اور سکون ملتا ہے۔ اس میں ذکر کردہ زمین و آسمان، سمندر و دریاؤں، سورج و چاند، ستاروں و سیاروں، بحر و بر، چرند و پرند، نباتات و جمادات، کھیت و کھلیان، شجر و حجر، ریگستان و پہاڑ، سردی و گرمی اور رات و دن کی تخلیق و پیدائش میں غور و فکر کرنے سے ایسے ایسے انکشافات اور راز و اسرار معلوم ہوتے ہیں کہ عقلِ انسانی دنگ رہ جاتی ہے، روح مسرور ہو جاتی ہے، باطن شاداب ہو جاتا ہے، دل منور ہو جاتا ہے، چہرہ روشن ہو جاتا ہے، آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں، الله واحد و یکتا کی قدرتِ کاملہ اور رحمتِ عامّہ پر مزید یقین پختہ ہو جاتا ہے اور چند لمحوں کے لئے انسان اپنے

---

1 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۸۱

آپ کو معدوم سمجھ کر اللہ پاک کی ذات ہی کو موجود سمجھتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن مجید کو غور و فکر اور سمجھ کر پڑھیں۔ قرآن مجید جہاں ہمیں ہدایت دیتا ہے، ہماری دینی الجھنوں کو حل کرتا ہے وہیں اس کے ذریعے ہم اپنی حاجتیں بھی پوری کر سکتیں ہیں۔ چنانچہ

قرآن سے حاجت پوری ہونا

مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس مقصد کے لیے ایک مجلس میں سجدہ کی سب (یعنی 14) آیتیں پڑھ کر سجدے کرے اللہ پاک اس کا مقصد پورا فرمادے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخِر میں 14 سجدے کر لے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ پاک کو بہتر طریقے سے سمجھنے، اس کے اَحکامات کے بارے میں جاننے کیلئے تفسیر **"صراط الجنان"** سے روزانہ ترجمہ و تفسیر سُننے یا سُنانے یا پھر اِنفرادی طور پر پڑھنے کی عادت بنایئے اور ثواب کا ڈھیروں خزانہ سمیٹئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تلاوت کرنے کے مَدَنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے تلاوت کرنے کے چند مَدَنی پھول بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت

---

1 - - - بہارِ شریعت، ۱/۷۳۸، حصہ ۴

کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کرنے والا ہو کر آئے گا۔[1] (2) فرمایا: میری اُمّت کی افضل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔[2] ☆ قرآنِ پاک کو اچھی آواز سے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا سُنّت ہے۔[3] ☆ مُستَحَب یہ ہے کہ باوُضو قبلہ کی جانب رُخ کرکے اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے۔[4] ☆ تلاوت کے شروع میں "اَعُوْذُ" پڑھنا مُستَحَب ہے اور سورت کی اِبتداء میں "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھنا سُنّت ہے ورنہ مُستَحَب ہے۔[5] ☆ قرآنِ کریم دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے۔[6] ☆ قرآنِ پاک دیکھ کر تلاوت کرنے پر دو ہزار (2000) نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور زبانی (بغیر دیکھے) پڑھنے پر ایک ہزار (1000)۔[7] ☆ قرآنِ کریم کی تلاوت کے وقت رونا مُستَحَب ہے۔[8] ☆ تین (3) دن سے کم میں قرآنِ کریم ختم نہ کرے بلکہ کم از کم تین (3) دن یا سات (7) دن یا چالیس (40) دن میں قرآن کریم ختم کرے تاکہ معانی و مطالب کو سمجھ کر تلاوت کرے۔[9] ☆ ترتیل کے ساتھ اطمینان سے اور ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرے۔[10]

---

1 ۔۔۔ مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل قراءۃ القران، ص ٣١٤، حدیث: ١٨٧٤

2 ۔۔۔ شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ٢/٣٥٤، حدیث: ٢٠٢٢

3 ۔۔۔ احیاء العلوم، ١/٨٤٣

4 ۔۔۔ بہارِ شریعت، ١/٥٥٠، حصہ: ٣

5 ۔۔۔ بہارِ شریعت، ١/٥٥٠، حصہ: ٣

6 ۔۔۔ بہارِ شریعت، ١/٥٥٠، حصہ: ٣

7 ۔۔۔ کنز العمال، کتاب الاذکار، قسم الاقوال، جز ١، ١/٢٦٠، حدیث: ٢٣٠١ ملخصا

8 ۔۔۔ فیضانِ ریاض الصالحین، ٤/٥٨٧

9 ۔۔۔ عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ٢٣٨

10 ۔۔۔ عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ٢٣٨

☆ تلاوت کے لئے سب سے افضل وَقت سال بھر میں رَمضان شریف کے آخری دس(10) ایّام اور ذُوالْحِجَّہ کے ابتدائی دس(10) دن ہیں۔[1]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۲۳۹

بیان:3 ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَہ عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے روایت ہے، آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃٌ لَّہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

یعنی جو شخص جُمعہ کے دن مجھ پر دُرُود شریف پڑھے گا تو قیامت کے دن اس کی شفاعت میرے ذِمّہ کرم پر ہو گی۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ... الخ، جزء ۱، ۱/۲۵۵، حدیث: ۲۲۳٦

2... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورتاً سِمٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہوگا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَمَضانُ الْمُبارَک کا مہینا جاری و ساری ہے۔ اِس مبارَک مہینے کی سترہ (17) تاریخ کو اُمُّ الْمُؤمنین، زوجۂ رسولِ کریم، حَبِیْبَۂ حبیبِ خدا، عالِمہ، مُفْتِیَہ، مُفَسِّرہ، مُحَدِّثہ، فَقِیْہَہ، عابِدہ، زاہِدہ، طَیِّبہ، طاہِرہ، عَفِیْفَہ حضرت سَیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا یومِ وِصال ہے۔

آئیے! اِسی مناسبت سے آج ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی شان و عظمت، اَوصاف و کمالات اور سیرتِ طَیِّبہ کے چند روشن پہلوؤں کے بارے میں سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا مختصر تعارُف سنتی ہیں، چنانچہ

تعارُفِ اُمُّ الْمُؤمنین سَیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ

حضرت سَیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اُمُّ الْمُؤمِنِین (یعنی مومنوں کی ماں) ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا نام عائشہ، کُنیت اُمِّ عبدُ اللّٰہ، والِدہ کا نام **"اُمِّ رُومان"** اور والد

امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں۔ (1)

17 رَمَضانُ المبارَک 57 یا 58 ھِجری میں مدینے پاک میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے دنیا سے پردہ فرمایا۔ حضرت سَیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی وَصِیَّت کے مُطابِق رات میں لوگوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو جنَّتُ البَقِیع میں دوسری اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کے پہلو میں دفن کیا۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بِلا شبہ تمام اُمَّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ اَجْمَعِیْن مقام و مرتبے اور بہت سی خُصوصیات میں دیگر عورتوں سے بلند ہیں، سب کی سب اعلیٰ دَرَجے کی وَلِیّات ہیں، نہایت بہترین خوبیوں سے آراستہ، عِلْم و عمل کی حقیقی آئینہ دار اور اُمّت کی مائیں ہیں، مگر اِن مبارک ہستیوں میں اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی ذاتِ مُقَدَّسہ کی حَیْثِیَّت ایک روشن سُورج کی طرح ہے۔ نِگاہِ مُصْطَفٰے کی بدولت آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا زمانے کی عالِمہ، مُفْتِیہ، مُحَدِّثہ اور مُفَسِّرہ کہلائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا وہ خوش قسمت خاتون ہیں جنہیں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے وَقْت بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک صحبت سے فَیض پانے کا شَرَف حاصِل ہوا، چنانچہ

خُصُوصی رَفاقت و قُربَتِ مصطفےٰ

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا (نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ۔۔۔ مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، ذکر ازواج ۔۔۔ الخ، ۲/ ۴۶۸ ملخصا

2 ۔۔۔ شرح الزرقانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاہرات ۔۔۔ الخ، عائشۃ ام المؤمنین، ۴/ ۳۹۲

وَسَلَّم کے دُنیاوی زندگی کے آخری لمحات کی کیفیات بیان کرتے ہوئے) فرماتی ہیں: (جب مزاجِ رسول شِدَّتِ مَرَض کی وجہ سے تکلیف محسوس کر رہا تھا اُس وَقت) میرے پاس میرے بھائی حضرت عبدُالرَّحمن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آئے، اُن کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن کی طرف دیکھنے لگے۔ میں جانتی تھی کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسواک پسند فرماتے ہیں۔ لہٰذا میں نے عَرْض کی: کیا آپ کے لئے مسواک لے لوں؟، نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سرِ مُبارَک سے "ہاں" کا اِشارہ فرمایا تو میں نے حضرت عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مسواک لے لی، وہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سخت محسوس ہوئی۔ میں نے عَرْض کی: کیا میں اِسے نرم کر دوں؟ تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سر کے اِشارے سے فرمایا: ہاں۔ میں نے مسواک (چبا کر) نرم کی۔ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے پانی (Water) کا ایک پیالہ تھا، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس میں دستِ اَقدس داخل کرتے اور اپنے چہرۂ اَنور پر لگا کر فرماتے: **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ** یعنی اللہ پاک کے علاوہ کوئی معبود نہیں، بے شک مَوت کے لیے سختیاں ہیں۔ پھر اپنا دستِ اَقدس بلند کر کے عَرْض کرنے لگے: **فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى** یعنی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جماعت میں۔ یہاں تک کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِصال ہو گیا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَہ عائشہ صِدِّیقہ، طَیِّبہ، طاہِرہ، عَفِیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا مقام بارگاہِ رسالت میں کس قدر بلند و بالا ہے، جنہیں نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نہ صرف ظاہِری زندگی میں خاص قُرب

---

1 --- بخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ووفاته، ۳/۱۵۷، حدیث: ۴۴۴۹ ملتقطا

نصیب ہوا، بلکہ وِصالِ ظاہری کے وَقْت بھی خُصوصی قُربت پانے کا اِعزاز (Honour) بھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا ہی کے حِصّے میں آیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! حَبِیْبَۂ حبیبِ خدا اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے ساری زِندگی اِس اِحسان کو یاد رکھا اور نعمت کے اِظہار کے لئے اپنی اِس عزّت و عظمت کو بَیان بھی فرمایا، چُنانچہ

اُمُّ المؤمنین کی چند فضیلتیں

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: مجھے آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اَزواجِ مُطَہَّرات رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِنَّ اَجْمَعِیْن پر دس 10 فضیلتیں عطا کی گئی ہیں: آیئے ان میں سے کچھ فضیلتیں اُمُّ المؤمنین کی زبانی ہم بھی سنتی ہیں:

(1) نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے عِلاوہ کبھی کسی کنواری عَورت سے نِکاح نہیں فرمایا۔ (2) میرے عِلاوہ اَزواجِ مُطَہَّرات رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِنَّ اَجْمَعِیْن میں سے کوئی بھی اَیسی نہیں، جس کے ماں باپ دونوں ہجرت کرنے والے ہوں۔ (3) اللہ پاک نے میری پاک دامنی کا بَیان آسمان سے (قُراٰنِ کریم میں) نازِل فرمایا۔ (4) (نِکاح سے پہلے) حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ایک رَیشمی کپڑے میں میری صورت لا کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عَرْض کی: اِن سے نکاح کرلیجئے کیونکہ یہ آپ کی زَوجہ ہیں۔ (5) رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وَحی اُترنے کے وَقْت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرے پاس تشریف فرما ہوتے، میرے عِلاوہ کسی دوسری زوجۂ مُحْتَرَمہ کے پاس نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر وَحی کا نُزول نہیں ہوا۔ (6) نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّم کا سرِ انور میرے سینے اور حلق کے درمیان تھا اور اِسی حالت میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وِصال ہوا۔ (7) آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری باری کے دِن وصال فرمایا۔ (8) نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور میرے گھر میں بنائی گئی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قربان جائیے! حَبِیْبَۂ حبیبِ خدا اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی شان و عظمت پر! یقیناً یہ شرف بھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے لئے کم نہ تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ اور قیامت تک آنے والے مومنوں کی ماں ہونے کے مُقدّس شرف سے سرفراز ہونے کی سعادت ملی، ربِّ کریم نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پر نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دیگر اَزْواجِ مُطَہَّرات سے زیادہ اِنعام واِکرام کی بارشیں فرمائیں۔ بہرحال آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی شان و عظمت کا سمندر اتنا گہرا ہے، جس کی گہرائی میں اُترنے والے کو ہمیشہ قیمتی موتی (Pearls) ہی ملا کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی حق وسچ بیان کرنے والی مبارک زبان سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے فضائل و مناقب کو بڑے ہی شاندار انداز میں بیان فرمایا ہے۔ آئیے! اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صِدِّیقہ، طَیِّبہ، طاہِرہ، عَفِیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی شان و عظمت پر مُشْتَمِل 4 اَحادیثِ مبارکہ سُنئے، چنانچہ

شانِ عائشہ بزبانِ حبیبِ کبریا

(1) مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ

---

1 . . . سیرت مصطفٰی، ص۶۵۹-۶۶۰ ملخصاً

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا کے بارے میں صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان سے اِرشاد فرمایا: تم اپنا دو تہائی (2/3) دِین اِس حُمَیرا (یعنی حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا) سے حاصل کرلو۔[1]

(2) نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے سَیِّدہ فاطِمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا سے فرمایا: اے فاطِمہ! کیا تم اُس سے مَحَبَّت نہیں کروگی جس سے میں مَحَبَّت کرتا ہوں؟ سَیِّدہ فاطِمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا نے عَرْض کی: کیوں نہیں۔ اِس پر پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا) سے مَحَبَّت رکھو۔[2]

(3) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی لاڈلی شہزادی حضرت سَیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا کو مُخاطب کرکے اِرْشاد فرمایا: ربِّ کعبہ کی قسم! تمہارے والد کو عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا) بہت زیادہ پیاری ہیں۔[3]

(4) نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا) کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثَرِید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔[4]

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کردہ آخری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ثَرِید یعنی روٹی شوربا بوٹیاں ایک جان (یعنی مِکس) کی ہوئی بہترین غذا ہے، ساری غذاؤں سے افضل (غذا ہے) کہ وہ زُود ہضم (جلد ہضم ہونے والی)، نہایت ہی مُقَوِّی (یعنی طاقت دینے والی)، بہُت مزے دار، چبانے سے بے نیاز (اور) بہت

---

1 . . . تفسیر کبیر، پ ۳۰، القدر، تحت الآیۃ: ۳، ۱۱/۲۳۲

2 . . . مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب فی فضل عائشۃ، ص ۱۰۱۷، حدیث: ۶۲۹۰ ملتقطا

3 . . . ابو داود، کتاب الادب، باب فی الانتصار، ۴/۳۵۹، حدیث: ۴۸۹۸

4 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قولہ: اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ . . . الخ، ۲/۴۵۴، حدیث: ۳۴۳۳

صفات کی جامع (یعنی کئی خوبیوں والی) غذا ہے، ایسے ہی حضرت عائشہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) صورت، سیرت، عِلْم، عمل، فَصاحت (خوش بیانی)، فطانت (عقل مندی)، ذَکاوت (ذہن کی تیزی)، عقل، (اور) حُضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم) کی محبوبیت وغیرہ ہزارہا (یعنی ہزاروں) صِفات (خوبیوں) کی جامِع ہیں۔ حق یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا ساری عورتوں حتّٰی کہ خَدِیْجَۃُ الکُبْریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے بھی افضل ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بہت اَحادیث کی جامع (جمع کرنے والی)، عُلومِ قرآنیہ (قرآنِ کریم کے عُلوم وفُنون) کی ماہر بی بی ہیں۔ [1]

مفتی صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ایک مقام پر فرماتے ہیں: جناب (حضرت سیِّدہ) عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے فضائل ریت کے ذرّوں، آسمان کے تاروں (Stars) کی طرح بے شمار ہیں، آپ (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) ربِّ کریم کا تُحفہ ہیں جو حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کو عطا ہوئیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی عِصمت وعِفَّت کی گواہی خود ربِّ کریم نے قرآنِ مجید میں سُورۂ نُور میں دی حالانکہ جنابِ مریم (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) اور یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی عِصْمت (پاک دامنی) کی گواہی بچے سے دلوائی گئی۔ اُمّت کو تَیَمُّم (تَ۔یَمْ۔مُم) کی آسانی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے صدقہ سے ملی، حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم) کا وصال آپ (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) کے سینہ پر ہوا، حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم) کی آخری آرام گاہ آپ (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) کا حُجرہ ہے، آپ (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) کا لُعاب حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ وصال کے وَقْت جمع ہوا، آپ (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) کے بستر میں وحی آتی تھی، آپ (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) خود صِدِّیقہ (یعنی نہایت سچی خاتون) ہیں اور صِدِّیق (انتہائی سچے انسان یعنی امیرالمؤمنین

1...مرآۃ المناجیح، ۸/۵۰۱ ملخصاً

حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی بیٹی ہیں۔[1]

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اَشعار کی صورت میں شانِ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آپ کے دَولت کدہ میں دَولتِ دَارَین ہے ‏ ‏ اُس زمیں پر پھر نہ کیوں قُرباں ہو عَرشِ بَریں

آپ صِدّیقہ پدر صِدِّیق اور شوہر نبی ‏ ‏ میکہ و سُسرال اعلیٰ آپ خود ہیں بہتریں

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص ۳۱)

مختصر وضاحت: یعنی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے عالیشان آستانے میں دنیا و آخرت کی دولت موجود ہے یعنی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما ہیں تو پھر عرشِ اعظم بھی اُس مقدس زمین پر نثار کیوں نہ ہو؟ آپ نہ صرف صِدّیقہ یعنی نہایت سچّی خاتون ہیں بلکہ صِدِّیق یعنی نہایت سچّے انسان کی شہزادی ہیں اور آپ کو نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت کا شرف ملا، آپ کا میکہ و سُسرال دونوں ہی نہایت بلند مرتبہ ہیں بلکہ آپ خود بھی ایک بہترین خاتون ہیں۔

کتاب "فیضانِ عائشہ صِدّیقہ" کا تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی سیرت کے بارے میں مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ عائشہ صِدّیقہ"** کا مُطالعہ کرنا انتہائی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کتاب میں اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی علمی شان و شوکت کا

1 ... مرآۃ المناجیح، ۸/ ۵۰۲

بیان ہے، اس کتاب میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے فرامین اور ذوقِ عبادت کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی سخاوت اور عشقِ رسول وغیرہ عظیم خوبیوں کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی اِنفرادیت، اُمورِ خانہ داری، فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر عمل کا بیان ہے، اس کتاب میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی فصاحت، گریہ وزاری، تواضع و اِنکساری اور بہت سے مَدَنی پھولوں کو بیان کیا گیا ہے، اس کتاب کے مضامین 215 کتابوں سے لئے گئے ہیں، آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے، دُوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا اندازِ سخاوت و ایثار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ الْمُؤمنین سَیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سخاوت و ایثار کے مَدَنی جذبے سے بھی مالا مال تھیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی سخاوت و اِیثار کا یہ عالَم تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اپنی ضروریات کی چیزیں بھی راہِ خدا میں خیرات کر دیا کرتیں اور اپنے لئے کچھ بھی بچا کر نہ رکھتی تھیں۔ آیئے! اُمُّ الْمُؤمنین سَیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی سخاوت و اِیثار پر مُشْتَمِل ایک اِیمان افروز واقعہ سُنئے اور راہِ خدا میں خَرچ کرنے کا جذبہ اپنے اندر بیدار کیجئے، چنانچہ

(1) ایک لاکھ درہم خیرات کر دیئے!

حضرت سَیِّدہ اُمِّ دُرَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میں حضرت سَیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس موجود تھی، اُس وَقت ایک لاکھ دِرہم کہیں سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے

پاس آئے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اُسی وَقْت اُن سب درہموں کو لوگوں میں تقسیم کر دیا اور ایک درہم بھی گھر میں باقی نہیں چھوڑا۔ اُس دن میں اور وہ روزے سے تھیں، میں نے عَرْض کی، آپ نے سب درہموں کو تقسیم کر دیا اور ایک درہم بھی باقی نہیں رکھا کہ گوشت خرید کر روزہ اِفطار کر لیتیں؟ اِرْشاد فرمایا: تم نے اگر مجھ سے پہلے کہا ہوتا تو میں ایک درہم کا گوشت منگوا لیتی۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حَبِیْبَۂ حبیبِ خدا، اُمُّ المؤمنین سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا شُمار اللہ پاک کی اُن مُقرَّب ترین وَلِیَّات میں ہوتا ہے جن کی ساری زندگی عبادت و رِیاضت میں گزری۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جس طرح رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پانچوں نمازوں کے عِلاوہ نمازِ اِشراق، نمازِ چاشت، تَحِیَّۃُ الْوُضُوْء، صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْن وغیرہ نوافل ادا فرماتے تھے، راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر نمازیں ادا فرماتے تھے، تمام عمر نمازِ تَہَجُّد کے پابند رہے، اِسی طرح اُمُّ المؤمنین سَیِّدہ عائشہ صِدِّیْقَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بھی گھر کے کام کاج اور پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت گزاری کے ساتھ ساتھ پابندی کے ساتھ نمازِ تَہَجُّد اور نمازِ چاشت کی ادائیگی کا بھی اِہتمام فرمایا کرتی تھیں، چنانچہ

نمازِ تہجد کی پابندی

دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"سیرتِ مصطفٰی"** کے صفحہ نمبر 660 پر لکھا ہے: عبادت میں بھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا رُتبہ بہُت ہی بُلند ہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے بھتیجے حضرت سَیِّدُنا اِمام قاسم بن مُحَمَّد بن ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کا

1 ... شرح زرقانی علی المواھب، حضرت عائشۃ ام المؤمنین، ۴/۳۵۰

بیان ہے: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا روزانہ پابندی کے ساتھ نمازِ تہجد پڑھتی تھیں اور اکثر روزے سے رہا کرتی تھیں۔ (1)

نمازِ چاشت سے محبت

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا نمازِ چاشت کی آٹھ (8) رکعتیں پڑھتی تھیں، پھر فرماتیں: اگر میرے ماں باپ اُٹھا بھی دیئے جائیں تب بھی میں یہ رکعتیں نہ چھوڑوں۔ (2)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کردہ دوسری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اگر اِشراق کے وَقْت مجھے خَبر ملے کہ میرے والِدین زِندہ ہوکر آگئے ہیں تو میں اُن کی مُلاقات کے لئے یہ نَفْل نہ چھوڑوں بلکہ پہلے یہ نَفْل پڑھوں، پھر اُن کی قدم بوسی کروں (یعنی ان کے قدم چوموں)۔ (3)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ! اُمُّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ، عابِدہ، زاہِدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا کا نَفْل عبادات کا جذبہ مرحبا! ذرا غور فرمایئے! جن کی شان قرآنِ کریم میں بیان ہوئی، جن کے فضائل و کمالات کو اَحادیثِ مُبارکہ میں بیان کیا گیا، جو اپنے وَقْت کی عالِمہ، مُفْتِیہ، فَقِیْہہ، مُحَدِّثہ اور مُفَسِّرہ کہلائیں، بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن نے جن کی شان و عظمت کے ڈنکے بجائے، فرائض تو فرائض، تہجد اور چاشت کے نوافِل کو چھوڑنا بھی اُنہیں گوارا نہ تھا۔ مگر آج حالت یہ ہے کہ نَفْل نماز تو دُور کی بات

---

1 ...سیرتِ مصطفٰے، ص٦٦٠ ملخصا

2 ...مؤطا امام مالک، کتاب قصر الصلاۃ فی السفر، باب صلاۃ الضحی، ١/١٥٣، حدیث: ٣٦٦

3 ...مرآۃ المناجیح، ٢/٢٩٩

ہے ہم سے تو فرض نمازیں بھی ادا نہیں کی جاتیں۔

آہ! ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ ہم کیوں عبادات سے جی چُرانے لگی ہیں، کیوں ربِّ کریم اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکامات پر عمل کرنے میں سُستی کا شکار ہیں؟ کیوں نَفْل عبادات کا جذبہ ختم ہوتا جارہا ہے؟ کیوں روزوں کے معاملے میں حیلے بہانوں سے کام لیتی ہیں؟ آخر کیوں ہم اللہ پاک کی خُفْیہ تدبیر سے نہیں ڈرتیں؟ کیا ہمیں مغفِرت کا پروانہ مل چکا ہے؟ کیا ہمارا اَعمال نامہ نیکیوں (Virtues) سے بھرپور ہے؟، کیا ہمیں نیکیوں کی حاجت نہیں رہی؟، کیا ہمیں اِس بات کا مُکمَّل یقین ہو چکا ہے کہ ہم دنیا سے اِیمان سلامت لے کر جائیں گی؟، کیا ہم نَزع کی سختیوں کو برداشت کر پائیں گی؟ کیا شریعت کی نافرمانی کرکے اندھیری قَبْر میں آرام پاسکیں گی؟ کیا ہم قَبْر و مَحْشَر کے سُوالات میں کامیابی سے ہمکنار ہو پائیں گی؟

یقیناً ہم میں سے کسی کو بھی یہ معلوم نہیں، لہٰذا اس مُختَصَر سی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے اس کی قَدر کرنی چاہیے، خوش فہمی کے جال سے نکل فرائض و واجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ نَفْل عبادات کی ادائیگی بھی کرنی چاہیے۔ اپنے آپ کو فرائض و واجبات اور نفل عبادات کا عادی بنانے کے لئے شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سُنّت حضرت علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ "63 مَدَنی اِنعامات" پر عمل کرتے ہوئے روزانہ فِکْرِ مدینہ کرنا اِنتہائی مُفید عمل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اِس کے مطابِق عمل کرنے کی بَرَکت سے ہم نہ صِرف فرائض و واجبات بلکہ کئی سُنّتوں اور مُستَحَبّات پر بھی آسانی سے عمل کر سکتی ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بِلاشبہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو

ربِّ کریم نے بے شمار اِختیارات عطا فرما کر آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالک و مُختار بنایا ہے۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاہتے تو اِنتہائی شاہانہ زِندگی گزار سکتے تھے اور اپنی اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہ عَنْھُنَّ اَجْمَعِین کو دُنیا کی تمام راحتیں اور آسائشیں فراہم کر سکتے تھے، لیکن آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساری زِندگی سادگی، فَقْر اور تَوَکُّل و قَناعت کو اپنائے رکھا، تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابَرکت سے فیضیاب ہونے والوں اور والیوں میں اِن خوبیوں کا فیضان جاری نہ ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللہ عَنْھُنَّ بالخُصوص اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ عَنْھا کا شمار بھی اُن شخصیات میں ہوتا ہے، جنہیں ربِّ کریم نے اپنے محبوبِ عظیم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے میں تَوَکُّل و قَناعت کی نعمت سے سرفراز فرمایا تھا۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللہ عَنْھا کے تَوَکُّل و قَناعت کی ایک بہترین جھلک مُلاحَظہ فرمایئے، چنانچہ

سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہ عَنْھا کا مقامِ تَوَکُّل

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہ عَنْھا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ پاک جنّت میں مجھے آپ کی اَزواجِ مُطَہَّرات میں سے رکھے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اگر تم اِس رُتبے کی تمنّا رکھتی ہو تو تمہیں چاہیے کہ کل کے لئے کھانا بچا کر نہ رکھو اور جب تک کسی کپڑے (Cloth) میں پیوند لگ سکتا ہے تب تک اُسے بیکار نہ سمجھو۔ اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہ عَنْھا فَقْر کو مالداری پر ترجیح دینے کی اِس نصیحت پر اِتنی عمل پیرا رہیں کہ (زندگی بھر) کبھی آج کا کھانا کل کے لئے بچا کر نہ رکھا۔ (1)

1 . . . مدارج النبوت، قسم پنجم، باب دوم، ذکر ازواج مطہرات . . . الخ، ۲/۴۷۲-۴۷۳

کیوں نہ ہو رُتبہ تمہارا اَہلِ اِیماں میں بڑا! سب تو ہیں مومن مگر ہیں آپ اُمُّ الْمُؤمنین

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص ۳۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! ہماری پیاری اَمّی جان حضرت سَیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ، طَیِّبہ، طاہِرہ، عَفِیفَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا اِطاعتِ رسول، فَقْر و فاقہ، زُہد و قَناعت اور تَوَکُّل کے کس قدر بُلند دَرَجے پر فائز تھیں۔ بِلا شُبہ یہ سب صحبتِ مصطفےٰ اور تعلیماتِ مصطفےٰ کی ہی برکتیں تھیں کہ آپ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس عمدہ نصیحت پر دل وجان سے عمل پیرا رہیں اور کبھی آج کا کھانا اگلے دن کے لئے بچا کر نہ رکھا۔ آج ہم بھی مَحَبَّتِ رسول کا دعویٰ تو کرتی ہیں مگر ہمارا اللہ پاک کی ذات پر توکل کمزور پڑتا جارہا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے معاشرے میں ہر طرف مہنگائی کا طوفان بَرپا ہے، دودھ اور کھانے پینے کی دیگر چیزوں میں ملاوٹ عام ہے، رمضان وغیر رمضان میں چیزوں کی قیمتیں بڑھا کر لُوٹ مار کا بازار گرم کرکے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا سلسلہ جاری ہے، راہِ خدا میں خرچ کرنے کے مُعاملے میں سُستی کا مظاہَرہ کیا جارہا ہے،

الغرض آج ہمارا معاشرہ بدقسمتی سے تیزی کے ساتھ گناہوں کی دلدل میں دھنستا چلا جارہا ہے۔ لہٰذا عافیت اِسی میں ہے کہ ہم ہر نیک و جائز کام میں اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کرنے کی عادت بنائیں۔ یاد رکھئے! اللہ پاک کی ذات پر تَوَکُّل یعنی بھروسا کرنے کو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ نے فَرْضِ عَیْن قرار دیا ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنَّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ کریم پر توکُّل (بھروسا) کرنا فرضِ عَیْن ہے۔ (1)

1. . . فضائل دعا، ص ۲۸۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! تَوَکُّل ایمان کی رُوح ہے۔ توکُّل بندے کو اللہ پاک کے قریب کر دیتا ہے۔ تَوَکُّل مشکلات اور پریشانیوں میں بندے کو اِستِقامت کے ساتھ اُن کے مُقابلے کی قُوَّت (Power) فراہم کرتا ہے۔ تَوَکُّل مُصیبتوں میں اِنسان کی اُمیدیں جگانے کا باعث بنتا ہے۔ آئیے! اب تَوَکُّل کا مَفْہوم بھی سُن لیتی ہیں کہ توکُّل سے مراد کیا ہے، چنانچہ

تَوَکُّل کا معنیٰ و مفہوم

تفسیر "صِراطُ الْجِنان" جلد 3 صَفْحہ نمبر 520 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا امام فَخْرُ الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: توکُّل کا یہ معنیٰ نہیں کہ انسان اپنے آپ کو اور اپنی کوششوں کو بیکار اور فُضول سمجھ کر چھوڑ دے جیسا کہ بعض جاہل کہتے ہیں۔ بلکہ توکُّل یہ ہے کہ انسان ظاہری اَسباب کو اِختیار کرے لیکن دل سے اِن اَسباب پر بھروسا نہ کرے بلکہ اللہ پاک کی مدد اُس کی تائید اور اُس کی حمایت پر بھروسا کرے۔[1] اِس بات کی تائید اِس حدیثِ پاک سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: "ایک شخص نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں (اپنی) اُونٹنی کو باندھ کر توکُّل کروں یا اُسے کُھلا چھوڑ کر توکُّل کروں؟ اِرشاد فرمایا: اُسے باندھو اور توکُّل کرو۔[2]

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: توکُّل تَرکِ اَسباب کا نام نہیں بلکہ اَسباب پر اِعْتِماد کا تَرک (اِعتماد نہ کرنا) توکُّل ہے۔[3] یعنی اَسباب کو چھوڑ دینا توکُّل نہیں بلکہ اَسباب پر اِعْتِماد نہ کرنے اور ربِّ کریم کی ذات پر

1... تفسیر کبیر، پ۴، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۵۹، ۴۱۰/۳

2... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، ۶۰ باب، ۲۳۲/۴، حدیث: ۲۵۲۵

3... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۳۷۹ ملخصاً

اِعتماد کرنے کا نام تَوَکُّل ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ الْمُؤمِنِین سَیِّدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی سیرت کا ایک روشن باب یہ بھی ہے کہ آپ جس طرح فرض روزوں کی پابند تھیں اِسی طرح آپ نفل روزے بھی کثرت سے رکھا کرتی تھیں، گرمی چاہے کتنی ہی شدید ہوتی مگر آپ گرمی کی پروا کیے بغیر رِضائے الٰہی پانے کے لئے اِنتہائی گرم موسم میں بھی نہ صِرف روزہ رکھ لیتیں بلکہ اِستقامت کے ساتھ اُسے پورا بھی فرماتی تھیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب ایک واقعہ سُنئے اور نفل روزے رکھنے کی نیّت کیجئے، چنانچہ

گرمی کی شِدّت میں بھی روزہ

حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما عَرَفہ کے دن حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ، عابِدہ، زاہِدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے پاس تشریف لائے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا روزے سے تھیں اور (گرمی کی شدّت کے باعث) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پر پانی کا چِھڑکاؤ کیا جارہا تھا۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے عَرْض کی: اِفطار کرلیجئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے فرمایا: کیا میں اِفطار کرلوں؟ حالانکہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ "**بے شک عَرَفہ کے دِن کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہوں کا کفارہ ہے۔**"(1)

ناز برداری تمہاری کیوں نہ فرماوے خدا　　　نازنینِ حق نبی ہیں تم نبی کی نازنین

(رسائلِ نعیمیہ، دیوانِ سالک، ص ۳۲)

1-- مسند امام احمد، مسند عائشۃ، ۹/۴۴۸، حدیث: ۲۵۰۲۴

مختصر وضاحت: یعنی ربِّ کریم، اُمُّ المؤمنین سیدہ عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے ناز کیوں نہ اُٹھائے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کریم کے لاڈلے ہیں اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لاڈلی ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! اُمُّ المؤمنین سیدہ عائشہ صِدِّیقہ، عابِدہ، زاہِدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے نفل روزوں کا مَدَنی جذبہ اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی اِستقامت مرحبا! شدید گرمیوں کا موسم ہے اور گرمی کی حرارت کے سبب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پر پانی کا چھڑکاؤ کیا جا رہا ہے مگر قربان جائیے! اِس کے باوجود آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے روزے کو پورا فرمایا۔ اے! کاش! نفل روزوں کا یہ مَدَنی جذبہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے اور ہم بھی سردی و گرمی کی پروا کئے بغیر رِضائے الٰہی کے لئے نفل روزے رکھنے والی بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رمضانُ المبارک کا مہینا جاری و ساری ہے، اس کے بعد شوّالُ الْمُکَرَّم کی آمد آمد ہے۔ خوش نصیب مسلمان اس مہینے میں بالخصوص اِہتمام کے ساتھ (6) روزے رکھنے کی سعادت حاصل کرتے اور اس کی برکتیں پاتے ہیں۔ آیئے! ہم بھی عید (یعنی شوّالُ المکرم) کے 6 روزوں کے فضائل سنتی ہیں تاکہ ہمیں بھی یہ روزے رکھنے اور ان کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کی سعادت نصیب ہو، چنانچہ

شش عید کے روزوں کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ (6) دن شوّال میں رکھے تو

گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔[1]

2. ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ (6) شوّال میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے دَہر (یعنی عمر بھر) کا روزہ رکھا۔[2]

3. ارشاد فرمایا: جس نے عیدُ الفِطر کے بعد (شوّال میں) چھ (6) روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس (10) ملیں گی۔[3]

خلیلِ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مُضائقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ مُتفرِّق (یعنی ناغہ کرکے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو (2) روزے اور عیدُ الفطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب (Suitable) معلوم ہوتا ہے۔[4] اَلْغَرَض عَیدُ الفِطر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شَشْ عید کے روزے رکھ سکتی ہیں۔ لہٰذا تمام اسلامی بہنیں یہ نِیَّت کیجئے کہ اگر زندگی سلامت رہی تو شَشْ عید کے روزے رکھ کر اِن کی برکتیں حاصل کریں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا عُرس مبارک

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسی ماہ یعنی رمضان المبارک کی 21 تاریخ

---

1 --- مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فیمن صام ... الخ، ۳/۴۲۵، حدیث: ۵۱۰۲

2 --- مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم ... الخ، ص ۴۵۶، حدیث: ۲۷۵۸

3 --- ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب الصیام ستۃ ایام ... الخ، ۲/۳۳۳، حدیث: ۱۷۱۵

4 --- سنی بہشتی زیور، ص ۳۴۷

کو امیرُالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے۔ آیئے! ان کا مختصر ذکرِ خیر بھی سنتی ہیں۔ چنانچہ

امیرُالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام "علی بن ابی طالب" اور کنیت "ابو الحسن" بھی ہے اور "ابو تراب" بھی۔ آپ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابو طالب کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کا اسمِ گرامی "فاطمہ بنتِ اسد بن ہاشم" ہے۔ امیرُالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ذاتِ مبارکہ بچپن ہی سے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورِ نظر تھی، آپ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پرورش میں رہے، آپ کی بہت سی خصوصیات (Qualities) میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ نبی عَلَیْہِ السَّلَام سے یہ خوش خبری بھی پانے والے ہیں کہ اے علی! تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو، [1] چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب مدینۂ طیبہ میں اُخوت یعنی بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ روتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رَسُوْلَ اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ نے سارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا مگر مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا، حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنی (اے علی) تم دُنیا میں بھی میرے بھائی ہو اور آخرت

---

[1] ... ترمذی، کتاب المناقب، باب ۲۰، ۵/۴۰۱، حدیث: ۳۷۴۱

میں بھی میرے بھائی ہو۔[1] اسی طرح نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **"مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ"** یعنی جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا یعنی آقا ہے۔[2]

جس کسی کا میں ہوں مولیٰ اس کے مولیٰ ہیں علی ہے یہ قولِ مصطفےٰ مولیٰ علی مشکلکشا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنے دلوں میں اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شیر خدا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان و عظمت بڑھانے، اُن کے نقشِ قدم پر چلنے اور ان کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کا شائع کردہ رسالہ **"کراماتِ شیرِ خدا"** کا مطالعہ کرنا بے حد مفید رہے گا۔ اس رسالے میں ❀ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے صادر ہونے والی بہت سی کرامتوں کا تذکرہ ❀ آپ کے علمی و عملی فضائل کا بیان ❀ آپ سے محبت کرنے کا انعام اور آپ سے بغض رکھنے کا انجام ❀ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت کے بارے میں اہم معلومات کا بیان ❀ غیر اللہ سے مدد مانگنے کے متعلق سوالات کے جوابات وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے بستے سے ہَدِیَّۃً طلب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمایئے، دُوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے اور حسبِ توفیق زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر تقسیمِ رسائل کی نیت فرمالیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب المناقب، باب ۲۰، ۵/ ۴۰۱، حدیث: ۳۷۴۱

2 ۔۔۔ ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/ ۳۹۸، حدیث: ۳۷۳۳

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں و آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

کھانا کھانے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**سنتیں اور آداب**" سے کھانا کھانے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں۔☆ ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھو لیجئے۔ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اللہ پاک اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔[2] حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنٰی ہیں: ہاتھ ومنہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کرلینا۔[3] ☆ کھانے سے پہلے جوتے اُتار لیجئے۔ ☆ کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیجئے۔ ☆ اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ، پڑھ لیجئے۔ ☆ کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہوگا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ اثر نہیں کرے گا: (دعا یہ ہے:) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ

1 - - - مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 - - - ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الوضوء عند الطعام، ۴/ ۹، حدیث: ۳۲۶۰

3 - - - مرآۃ المناجیح، ۶/ ۳۲

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ (یعنی اللہ پاک کے نام سے شروع کرتی ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔)[1] ☆ سیدھے ہاتھ سے کھائیے۔ ☆ اپنے سامنے سے کھائیے۔ ☆ کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگائیے، مثلاً یہ نہ کہیے کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے بلکہ جی چاہے تو کھالیجئے ورنہ ہاتھ روک لیجئے۔ ☆ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ و خلافِ سنت ہے۔ (سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی) عادتِ کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مُروتی پر دلیل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . مسند الفردوس، ۲/۲۷۴، حدیث: ۱۹۵۵

بیان:4 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درودِ پاک کی فضیلت

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہوگا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعْظِیم

---

1 ... ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ... الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً ہر عقلمند انسان اِس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ صفائی انسان کے وَقار (Dignity) میں اِضافہ کرتی ہے جبکہ گندگی انسان کی عزّت و عظمت کو گھٹا دیتی ہے۔ دینِ اسلام نے جہاں انسان کو کفر و شرک کی گندگیوں سے پاک کر کے عزّت و بلندی عطا کی ہے وہیں ظاہری پاکیزگی اور صفائی کی اعلیٰ تعلیمات کے ذریعے اِنسانیت کا وقار بلند فرمایا ہے۔ بہرحال بدن کی پاکیزگی ہو یا لباس کی ستھرائی یا مکان اور سازو سامان کی بہتری الغرض دینِ اسلام میں ہر ہر چیز کو صاف ستھرا رکھنے کی تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے، چنانچہ

پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 222 میں اِرشادِ باری ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿۲۲۲﴾ (پ۲، البقرۃ، ۲۲۲)

ترجَمۂ کنز العرفان: بیشک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب صاف ستھرے رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

اِسی طرح احادیثِ کریمہ میں بھی صفائی کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ آیئے! اِس

بارے میں 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے، چنانچہ

صفائی کی اہمیت پر احادیثِ مبارکہ

(1) ارشاد فرمایا: اَلطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ یعنی صفائی آدھا ایمان ہے۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: بے شک اسلام صاف ستھرا (دِین) ہے تو تم بھی پاکیزگی حاصل کیا کرو کیونکہ جنّت میں صاف ستھرا رہنے والا ہی داخل ہوگا۔[2]

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو ہر طرح کی گندگی اور میل کچیل سے پاک و صاف رکھنے کی بھرپور کوشش کریں اور ایسی تدابیر اختیار کریں، جن کو اپنانے سے ہم اِس مقصد کو پانے میں کامیابی سے ہمکنار ہوسکیں۔ اپنے آپ کو صاف ستھرا اور صحت مند رکھنے کے لئے باوضو رہنا بلاشبہ ایک بہترین عمل ہے۔ رِیڑھ کی ہڈّی (Back Bone) اور حرام مغز جسم کے کتنے حسّاس اور اہم ترین حصے ہیں، اِس کا اندازہ ہر عقلمند اسلامی بہن انسان اچھی طرح لگاسکتی ہے۔ فزیالوجی (Physiology) کی تحقیق کے مطابق جب تک حرام مغز (Spinal Cord) محفوظ رہے گا، جسم کا اَعصابی نظام درست رہے گا۔ اگر اِس میں کسی قسم کی خرابی واقع ہوجائے تو انسان زندگی بھر کے لئے محتاج ہوکر رہ جاتا ہے۔ اِسی طرح مایوسی اور نفسیاتی اَمراض بھی ہمارے معاشَرے میں اِنتہائی تیزی کے ساتھ پھیلتے جارہے ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وُضو ایک ایسا بہترین عمل ہے جو ریڑھ کی ہڈّی، حرام مَغز کی خرابی، مایوسی، نفسیاتی اَمراض اور فالج جیسی کئی بیماریوں

1...ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۹۲، حدیث: ۳۵۳۰، ۵/ ۳۰۸

2...کنز العمال، کتاب الطهارة، الباب الاول فی فضل الطهارة مطلقاً، جزء۹، ۵/ ۱۲۳، حدیث: ۲۵۹۹۶

سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات اِس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ آیئے! جدید سائنسی تحقیقات کی روشنی میں اَعضائے وُضو کو دھونے کے چند طِبّی فائدے سنتی ہیں، چنانچہ

وُضو کی حکمت کے سبب قَبولِ اسلام

شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اہلِ سنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"وُضو اور سائنس"** کے صَفْحہ نمبر 1 اور 2 پر تحریر فرماتے ہیں: ایک صاحِب کا بیان ہے: مَیں نے بیلجیئم (Belgium) کی یونیورسٹی کے ایک غیر مسلم طالبِ علم (Student) کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے سوال کیا، وُضُو میں کیا کیا سائنسی حکمتیں ہیں؟ میں لاجواب ہو گیا۔ اس کو ایک عالِم صاحب کے پاس لے گیا لیکن اُن کو بھی اِس کی معلومات نہ تھیں۔ یہاں تک کہ سائنسی معلومات رکھنے والے ایک شخص نے اُس کو وضو کی کافی خوبیاں بتائیں، مگر گردن کے مسح کی حکمت بتانے سے وہ بھی عاجز رہا۔ وہ غیر مسلم نوجوان چلا گیا۔ کچھ عرصے کے بعد آیا اور کہنے لگا: ہمارے پروفیسر نے دورانِ لیکچر بتایا: اگر گردن کی پُشت اور اَطراف پر روزانہ پانی کے چند قطرے لگا دیئے جائیں تو ریڑھ کی ہڈّی اور حرام مغز کی خرابی سے پیدا ہونے والے اَمراض سے تحفظ حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ سن کر وضو میں گردن کے مسح کی حکمت میری سمجھ میں آ گئی، لہٰذا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور وہ مسلمان ہو گیا۔ [1]

جرمنی کا سیمینار

دنیا کے مختلف ممالک میں مایوسی کا مرض ترقی پر ہے، دماغ فیل ہو رہے

1 . . . وضو اور سائنس، ص ۱-۲

ہیں، پاگلوں کی تعداد میں اِضافہ ہوتا جارہا ہے۔ نفسیاتی امراض کے ماہرین کے یہاں مریضوں کی کثرت ہے۔ مغربی جرمنی کے ڈپلومہ ہولڈر ایک پاکستانی فِزیو تھراپِسٹ کا کہنا ہے: مغربی جرمنی میں ایک سیمینار ہوا، جس کا موضوع تھا "مایوسی (Depression) کا علاج ادویات کے علاوہ اور کن کن طریقوں سے ممکن ہے۔" ایک ڈاکٹر نے اپنے مقالے میں یہ حیرت انگیز انکشاف کیا کہ میں نے مایوسی کے چند مریضوں کے روزانہ پانچ (5) بار مُنہ دُھلائے، کچھ عرصے بعد ہی اُن کی بیماری کم ہوگئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ کے روزانہ پانچ (5) بار ہاتھ، منہ اور پاؤں دُھلوائے تو مَرَض میں بہُت کمی آگئی۔ یہی ڈاکٹر اپنے مقالے کے آخر میں اعتراف کرتا ہے: **مسلمانوں میں مایوسی کا مَرَض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ، منہ اور پاؤں دھوتے (یعنی وُضو کرتے) ہیں۔**[1]

وُضو اور ہائی بلڈ پریشر

ایک ہارٹ اِسپیشلسٹ کا بڑے اِعتماد کے ساتھ کہنا ہے: ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو وضو کرواؤ پھر اُس کا بلڈ پریشر چیک کرو لازماً کم ہوگا۔ ایک مسلمان ماہرِ نفسیات کا قول ہے: **"نفسیاتی اَمراض کا بہترین عِلاج وُضو (Ablution) ہے۔"** مغربی ماہِرین نفسیاتی مریضوں کو وضو کی طرح روزانہ کئی بار بدن پر پانی لگواتے ہیں۔[2]

وُضو اور فالِج

وُضو میں جو ترتیب وار اَعضاء دھوئے جاتے ہیں، یہ بھی حکمت سے خالی نہیں۔ پہلے

---

1 . . . وُضو اور سائنس، ص ۲-۳

2 . . . وضو اور سائنس، ص ۳

ہاتھ پانی میں ڈالنے سے جسم کا اَعصابی نِظام بیدار ہو جاتا ہے اور پھر آہستہ آہِستہ چہرے اور دِماغ کی رگوں کی طرف اِس کے اَثرات پہنچتے ہیں۔ وُضُو میں پہلے ہاتھ دھونے پھر کُلّی کرنے پھر ناک میں پانی ڈالنے پھر چہرہ اور دیگر اَعضاء دھونے کی ترتیب فالِج کو روکنے کیلئے مفید ہے۔ اگر چہرہ دھونے اور مَسْح کرنے سے آغاز کیا جائے تو بدن کئی بیماریوں میں مبتلا ہو سکتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ وُضو میں کیسے کیسے خطرناک اَمراض کا علاج اور بیماریوں سے شِفا رکھی گئی ہے کہ آج کی سائنس (Science) بھی اِس کے طِبّی فائدوں کو بیان کر رہی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم ہمیشہ باوُضو رہنے کی عادت بنائیں تاکہ اِس کی بَرَکت سے ہمیں بھی دنیا اور آخرت کے بہت سے فائدے نصیب ہو جائیں۔ یاد رہے! ہمیشہ باوضو رہنا مُستحب اور اسلام کی سنّت ہے۔[2] حدیثِ پاک میں بھی ہمیشہ باوضو رہنے کی ترغیب و فضیلت موجود ہے، چنانچہ

ہر وقت باوضو رہنے کی فضیلت

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے فرمایا: بیٹا! اگر تم ہمیشہ باوُضو رہنے کی طاقت رکھو تو ایسا ہی کرو کیونکہ موت کا فرشتہ جس بندے کی روح وضو کی حالت میں نکالے تو اس کے لئے **شہادت** لکھ دی جاتی ہے۔[3]

1...وضو اور سائنس، ص ۳

2...فتاوی رضویہ: ۱/ ۷۰۲ ملخصا

3...شعب الایمان، باب فی الطھارات، ۳/ ۲۹، حدیث: ۲۷۸۳

بعض عارِفین (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن) نے فرمایا: جو ہمیشہ باوُضو رہے، اللہ پاک اُسے ان فضیلتوں سے مُشَرَّف فرمائے گا: (1) ملائکہ (فِرِشتے) اُس کی صحبت میں رَغبت کریں، (2) قلم اُس کی نیکیاں لکھتا رہے، (3) اُس کے اَعضاء تسبیح (یعنی ربِّ کریم کی پاکی بیان) کریں، (4) جب سوئے (تو) اللہ کریم کچھ فِرِشتے بھیجے کہ جِنّ و اِنس (جِنّوں اور اِنسانوں) کے شَر (یعنی بُرائی) سے اُس کی حفاظت کریں، (5) سَکراتِ موت (موت کی سختیاں) اُس پر آسان ہوں، (6) جب تک باوُضو ہو، اَمانِ اِلٰہی میں رہے۔

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: بعض صُوفیا (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن) فرماتے ہیں: پاک کپڑوں میں رہنا، پاک بستر پر سونا (اور) ہمیشہ باوُضو رہنا دل کی صفائی کا ذریعہ ہے۔[1]

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"حافظہ کیسے مضبوط ہو؟"** صفحہ نمبر 95 اور 96 پر ہے: ہر وَقْت باوُضو رہنے کی عادت ڈالیے کہ باوُضو رہنے سے جہاں دیگر بے شمار فوائد و بَرَکات حاصِل ہوتے ہیں وہیں اپنے آپ کو دوسروں سے گھٹیا سمجھنے والی بیماری سے بھی نجات ملتی ہے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! باوُضو رہنے کی عادت بنانے اور اِس پر اِستقامت پانے کا ایک بہترین ذریعہ روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنا بھی ہے۔ شَیۡخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ نے **"63 مَدَنی اِنعامات"** نامی اپنے اِس رِسالے میں دن کا اکثر حصہ باوُضو رہنے کی ترغیب پر مشتمل ایک مدنی انعام بھی شامل فرمایا ہے، چنانچہ

1... مرآۃ المناجیح، ۱/۲۶۸

2... حافظہ کیسے مضبوط ہو؟، ص ۹۵-۹۶ ملخصاً

مَدَنی اِنعام نمبر 32 ہے: **کیا آج آپ دن کا اکثر حِصّہ باوُضو رہیں؟**

اللہ کریم ہمیں روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کرنے اور دن کا اکثر حصہ باوضو رہ کر اِس کی بَرَکتیں لوٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً ہم روزانہ ہی نمازوں اور دیگر عبادات سے پہلے وُضو کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں گی، مگر شاید ہم نے کبھی اِس بات پر غور نہیں کیا ہوگا کہ آخر وُضو کی اِبتدا ہاتھ دھونے سے ہی کیوں کی جاتی ہے؟ تو یاد رکھئے! عموماً ہم دن بھر میں اِن کی مدد سے اپنے کئی کام کاج کرتی ہیں، جس کے سبب ہمارے ہاتھوں میں کئی قسم کے خطرناک جراثیم (Germs) لگ جاتے ہیں، اگر اِنہیں صاف سُتھرا نہ رکھا جائے تو ہاتھوں میں لگے جراثیم ہمارے مِعدے میں جاسکتے ہیں۔ وُضو کرتے وَقت نِیَّت کرنے اور بِسْمِ اللہ شریف پڑھنے کے بعد سب سے پہلے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین، تین بار دھولیا جاتا ہے، اِس عمل کی بَرَکت سے ہمیں سُنّت پر عمل کرنے کا ثواب بھی مل جاتا ہے اور بہت سی بیماریوں اور جراثیم سے بھی ہماری حفاظت ہو جاتی ہے، چنانچہ

ہاتھ دھونے کی حکمتیں

شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"وُضو اور سائنس"** کے صَفْحہ نمبر 10 پر تحریر

فرماتے ہیں: مختلِف چیزوں میں ہاتھ ڈالتے رہنے سے ہاتھوں میں مختلِف کیمیائی اَجزاء اور جراثیم لگ جاتے ہیں، اگر سارا دن نہ دھوئیں تو جلد ہی ہاتھ اِن جِلدی اَمراض میں مُبتَلا ہوسکتے ہیں، مثلاً ہاتھوں کے گرمی دانے، جِلدی سوزِش یعنی کھال کی سُوجَن، ایگزیما، پھپھوندی (یعنی وہ جراثیم جو کسی چیز پر کائی کی طرح جم جاتے ہیں) کی بیماریاں، جِلد کی رنگت تبدیل ہوجانا وغیرہ۔ جب ہم ہاتھ دھوتے ہیں تو اُنگلیوں کے پَوروں سے شُعاعیں (Rays) نکل کر ایک ایسا دائرہ بناتی ہیں جس سے ہمارا اندرونی بَرقی نظام مُتَحَرِّک (Active) ہوجاتا ہے اور ہاتھوں میں خوب صورتی پیدا ہوجاتی ہے اور ہاتھ اِن چیزوں سے ہونے والے اِنفیکشن (Infection) سے محفوظ ہوجاتے ہیں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مسواک بھی وُضو کی ایک ایسی بہترین سُنّت ہے جو کئی حکمتوں سے بھرپور ہے اور اِس میں دنیا اور آخرت کے بہت سے فائدے چُھپے ہیں۔ اَہلِ عِلْم حضرات نے تو اِس کے کئی فضائل و فوائد کُتُب میں بیان فرمائے ہی ہیں مگر جدید سائنس نے مسواک پر تحقیق کرکے اِس کے بارے میں ایسے ایسے انکشافات کئے ہیں کہ سُن کر عقلیں حیران رہ جائیں۔ آیئے! ہم بھی مسواک کے دنیاوی اور آخروی چند فائدے (Benefits) سنتی ہیں، چنانچہ

مِسواک کی 25 بَرَکتیں

حضرت علّامہ سیِّد احمد طَحطاوِی حَنَفِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں: ☆ مِسواک

1 . . . وضو اور سائنس، ص ۱۰ ملخصاً

شریف کو لازِم کرلو، اِس سے غفلت نہ کرو۔ اِسے ہمیشہ کرتے رہو کیونکہ اِس میں اللہ کریم کی رضا ہے، ☆ہمیشہ مِسواک کرتے رہنے سے روزی میں آسانی اور برکت رہتی ہے، ☆دَردِ سر دُور ہوتا ہے، ☆بلغم کو دُور کرتی ہے، ☆نظر کو تیز کرتی ہے، ☆مِعدے کو دُرُست رکھتی ہے، ☆جسم کو توانائی بخشتی ہے، ☆یادرکھنے کی قوت کو تیز کرتی اور عَقْل کو بڑھاتی ہے، ☆دل کو پاک کرتی ہے، ☆نیکیوں میں اِضافہ ہوجاتا ہے، ☆فرشتے خوش ہوتے ہیں، ☆مِسواک شیطان کو ناراض کردیتی ہے، ☆کھانا ہضم کرتی ہے، ☆بڑھاپا دیر میں آتا ہے، ☆پیٹھ کو مضبوط کرتی ہے، ☆بدن کو اللہ پاک کی اِطاعت کے لیے قوت دیتی ہے، ☆موت کے وَقْت آسانی اور کلمۂ شہادت یاد دلاتی ہے، ☆قِیامت میں نامۂ اَعمال سیدھے ہاتھ میں دِلاتی ہے، ☆پُل صراط سے بجلی (Light) کی طرح تیزی سے گزار دے گی، ☆مسواک کرنے والے کی اِمداد کی جاتی ہے، ☆قبر میں آرام وسُکون پاتا ہے، ☆اس کے لیے جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ☆دُنیا سے پاک صاف ہو کر رُخصت ہوتا ہے، ☆سب سے بڑھ کر فائدہ یہ ہے کہ اِس میں اللہ پاک کی رِضا ہے۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سائنسی اِعتبار سے مِسواک کے طِبّی فائدے

اَمریکا کی ایک مشہور کمپنی کی تحقیقات کے مطابق **مِسواک** میں نقصان دینے والے بیکٹیریا کو ختم کرنے کی صلاحیت کسی بھی دوسرے طریقے کی نسبت 20 فیصد

1 . . . حاشیۃ الطحطاوی، کتاب الطھارۃ، فصل فی سنن الوضوء، ص ۶۹ ملخصا

زیادہ ہے، ☆ سویڈن کے سائنسدانوں کی ایک تحقیق کے مطابق **مسواک** کے ریشے بیکٹیریا کو چھوئے بغیر براہِ راست ختم کر دیتے ہیں اور دانتوں کو کئی بیماریوں سے بچاتے ہیں، ☆ یو۔ایس۔ نیشنل لائبریری آف میڈیسن کی شائع شدہ تحقیق میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر **مسواک** کو صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو یہ دانتوں، منہ کی صفائی اور مسوڑھوں کی صحت کا بہترین ذریعہ ہے، ☆ ایک تحقیق کے مطابق جو لوگ **مسواک** کے عادی ہیں، اُن کے مسوڑھوں سے خون (Blood) آنے کی شکایات بہت کم ہوتی ہیں، ☆ امریکا میں دانتوں کے بارے میں ہونے والی ایک نشست میں بتایا گیا ہے کہ **مسواک** میں ایسے مادّے ہوتے ہیں جو دانتوں کو کمزوری سے بچاتے ہیں، وہ تمام دوائیں جو دانتوں کی صفائی میں استعمال ہوتی ہیں، اُن میں سب سے زیادہ فائدہ دینے والی مسواک دانتوں پر جمی ہوئی میل کی تہ کو ختم کرتی ہے، ☆ **مسواک** دانتوں کو ٹوٹ پھوٹ سے بچاتی ہے، ☆ دائمی نزلہ وزکام کے ایسے مریض جن کا بلغم نہ نکلتا ہو، جب وہ **مسواک** کرتے ہیں تو بلغم نکلنے لگتا ہے اور یوں مریض کا دِماغ ہلکا ہونا شروع ہو جاتا ہے، ☆ تجربے اور تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ دائمی نزلے کے لیے **مسواک** بہترین علاج ہے۔[1]

مِعْدِے کی تیزابیت اور مُنہ کے چھالوں کا علاج

منہ کے بعض قسم کے چھالے معدے کی گرمی اور تیزابیت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اِن میں ایک قسم ایسی بھی ہے جس کے جراثیم پھیلتے ہیں، اِس کے لیے **تازہ مسواک** منہ میں ملیں اور اُس کا بننے والا تھوک بھی خُوب ملیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ مرض دور ہو جائے

1...مسواک شریف کے فضائل، ص۷-۸

گا۔ بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ دانت پیلے پڑ گئے ہیں یا دانتوں سے سفیدی کا اَستر (Enamel) اُتر گیا ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے **مسواک** کے نئے ریشے مفید ہیں، دانتوں کا پیلا پن ختم کرنے کے لیے بھی فائدہ مند ہیں۔ **مسواک** منہ کی بدبو کو دُور اور منہ کے جراثیم کا خاتمہ کرتی ہے، جس سے انسان بے شمار امراض سے بچ سکتا ہے۔(1)

کینسر سے حفاظت

ایک سروے کے مطابِق اگر دنیا میں 100 مریض کینسر کے ہوں تو اُن میں 5 فیصد مسلمان ہوں گے یعنی مسلمانوں میں کینسر کے کم ہونے کی ایک وجہ مسواک بھی ہے کیونکہ منہ کے اندر جو جراثیم ٹُوتھ پیسٹ سے بچ جاتے ہیں وہ مسواک کے باریک ریشوں کی مدد سے مر جاتے ہیں، جس کی وجہ سے مسلمان منہ اور معدے کے کینسر سے محفوظ رہتے ہیں۔

گلے کے درد اور گردن کی سوجن کا طِبّی علاج

ایک شخص کے گلے اور گردن میں درد اور گردن میں سُوجن بھی تھی۔ گلے کے مَرَض کی وجہ سے اُس کی آواز بھی خراب تھی، گردَن کے دَرد اور سُوجن کے باعث اُس کا سَر بھی چکرانے لگا تھا، جس سے اُس کا حافظہ کمزور (Weak) ہو چکا تھا۔ یہ شخص ڈاکٹروں کے زیرِ علاج رہا مگر سب بے فائدہ ثابت ہوا۔ کسی نے اُسے مِسواک کرنے کا مشورہ دیا تو وہ باقاعدہ مِسواک کرنے لگا۔ اِسی کے ساتھ ساتھ **مِسواک** کے دو ٹکڑے کر کے پانی میں اُبالتا اور اُس پانی سے غرارے کرتا۔ اس کے عِلاوہ جہاں سُوجَن تھی

1... مسواک شریف کے فضائل، ص۸-۹

وہاں کچھ دوا بھی لگا تا رہا۔ یہ علاج بڑا مفید ثابت ہوا۔ جب تحقیق کی گئی تو اُس کے تھائی رائیڈ گلینڈ مُتأثِّر تھے، جس کا اثر سارے جسم پر ہوا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مسواک والے علاج (کی بَرَکت) سے اُس کی یہ بیماری دُور ہو گئی اور وہ تندرُست ہو گیا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ مسواک شریف کی برکت سے مسواک کرنے والیوں کو کس قدر فضائل و برکات نصیب ہوتے ہیں اور اُنہیں کیسے کیسے فائدے سمیٹنے کی سعادت ملتی ہے۔ تو اگر ہم بھی باوُضو رہنے اور مسواک کرنے والی اس عظیم سُنّت کی عادت بنالیں تو یقیناً یہ فضائل و برکات اور فائدے ہمیں بھی نصیب ہو جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

آیئے! نیّت کرتی ہیں کہ آج سے دِن کا اکثر حِصّہ باوُضو رہیں گی اِنْ شَآءَ اللّٰہ، مسواک کی پیاری پیاری سُنّت زندہ کریں گی اِنْ شَآءَ اللّٰہ، دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ اور ان کاموں پر استقامت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر اپنی مصروفیات میں سے کچھ نہ کچھ وَقْت ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کاموں کے لئے بھی نکالیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم وُضو کے طِبّی فوائد کے بارے میں سُن رہی تھیں۔ یاد رہے! منہ ہمارے بدن کا ایک ایسا قیمتی حِصّہ ہے جس کے کئی فوائد ہیں، مثلاً مُنہ کے ذریعے ہم کھانا، پانی، دوائیں اور دیگر کئی چیزیں کھاتی پیتی ہیں، اِسی منہ سے تلاوتِ قرآن بھی کرتی ہیں، حَمْد و نعت منقبت بھی پڑھتی ہیں، سلام و کلام بھی اِسی منہ سے کرتی ہیں، اِس کے علاوہ کئی کام اِسی مُنہ کے ذریعے سَرانجام دیتی ہیں لہٰذا یہ تمام

چیزیں ہم سے اِس بات کا تقاضا (Demand) کرتی ہیں کہ ہم اپنے منہ کو صاف ستھرا رکھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دورانِ وُضو کُلّی اور غَرارے کرنے کی برکت سے مُنہ بھی پاک و صاف رہتا ہے اور بہت سی بیماریوں سے بھی حفاظت ہو جاتی ہے۔ آیئے! کُلّی اور غَرارے کرنے کے چند طِبّی فوائد سنتی ہیں، چنانچہ

کُلّی اور غَرارے کرنے کے طِبّی فوائد

ہوا کے ذَرِیعے بے شُمار خطرناک جَراثیم اور غذا کے اَجزا منہ اور دانتوں میں تھوک کے ساتھ چِپک جاتے ہیں۔ اگر وُضو میں مِسواک اور کُلّیوں کے ذَرِیعے منہ کی بہترین صفائی نہ کی جائے تو کئی خطرناک اَمراض پیدا ہو سکتے ہیں، مثلاً (1) ایڈز: اِس کی اِبتِدائی علامات میں مُنہ کا پکنا بھی شامل ہے، (2) منہ کے کناروں کا پھٹنا، (3) منہ میں پھپھوندی کی بیماریاں اور چھالے وغیرہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وُضو کرتے ہوئے کُلّی کرنے سے اِن خطرناک اَمراض سے تَحَفُّظ حاصِل ہو جاتا ہے، کُلّی سے ایک تو پانی کا ذائقہ اور بُو کا پتا چل جاتا ہے کہ جو پانی اِستعمال کیا جا رہا ہے وہ صحّت کے لئے نقصان دینے والا تو نہیں، اِسی طرح روزہ نہ ہو تو کُلّی کے ساتھ غَرغرہ کرنا بھی سُنّت ہے اور پابندی کے ساتھ غَرغرے کرنے والی کوّے (Pharynx) بڑھنے، گلے میں موجود ٹانسلز کے انفیکشن اور گلے کے بہت سارے اَمراض حتّٰی کہ گلے کے کینسر سے بھی محفوظ رَہتی ہے۔

ناک میں پانی ڈالنے کے طِبّی فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دورانِ وُضو ناک میں پانی ڈالنا طِبّی اِعتبار سے بہت مفید ہے اور یہ عمل کئی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے کیونکہ ہم سارا دن ناک

کے ذریعے سانس لیتی ہیں، جس کے سبب سانس کے ذریعے ناک میں دُھواں، گَرد و غُبار اور طرح طرح کے جراثیم چلے جاتے ہیں۔ دن بھر میں وُضُو کرتے ہوئے تقریباً 15 مرتبہ ناک میں پانی ڈالنے سے یہ جراثیم اور دُھوئیں سے ہونے والی خطرناک بیماریوں سے بچاؤ ممکن ہو جاتا ہے، اِسی طرح پھیپھڑوں کو ایسی ہَوا کی ضرورت ہوتی ہے جو جراثیم اور دُھوئیں سے پاک ہو اور اُس میں 80 فیصد تَری ہو، ایسی ہَوا فراہم کرنے کے لئے اللہ پاک نے ہمیں ناک کی نعمت سے نوازا ہے، وُضُو کرتے ہوئے ناک میں پانی ڈالنے کی برکت سے ہم بے شُمار اَمراض سے محفوظ ہو جاتی ہیں، دائمی نَزلہ اور ناک کے زخم کے مریضوں کے لئے وُضُو کی طرح ناک میں پانی چڑھانا بے حد مفید ہے۔ پانی سے علاج کے ماہِرین کے نزدیک ناک میں پانی ڈالنا نظر کو تیز کرتا ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عُموماً بعض اسلامی بہنیں اپنے چہرے (Face) کی خوبصورتی و تروتازگی بڑھانے اور کیل مہاسوں سے جان چُھڑانے کے لیے چہرے پر مُختلِف ٹوٹکے و نسخے آزماتی اور مہنگی مہنگی کریمیں لگاتی ہیں تاکہ چہرے پر مَصنوعی چمک دمک آجائے۔ یاد رکھئے! ٹوٹکے و نسخے آزمانے اور مہنگی کریمیں لگانے کے بعد چہرہ وقتی طور پر تو چمکدار ہو جاتا ہے مگر بعد میں اِن کے سبب چہرے پر جُھریاں، دانے، کیل مہاسے اور عجیب و غریب داغ نکل آتے ہیں، جو سخت تکلیف کا سبب بنتے ہیں اور اِن کے سبب چہرہ خوبصورت ہونے کے بجائے بدصُورت ہو جاتا ہے۔ چہرے کی خوب صُورتی کو چار چاند لگانے اور اِسے تروتازگی بخشنے کے لئے وُضو ایک بہترین نسخہ ہے، کیونکہ وُضو میں تین (3) بار چہرہ دھویا جاتا ہے جس کے سبب نہ صِرف چہرے کی رونق میں اِضافہ ہو جاتا ہے بلکہ اِس کی برکت سے دیگر بہت سے طِبّی فوائد بھی حاصِل ہوتے ہیں۔

آیئے! وُضو میں چہرہ دھونے کے چند طِبّی فوائد کے بارے میں سُنئے چنانچہ

چہرہ دھونے کے طِبّی فوائد

وُضو کے دوران چہرے پر تین(3) بار ہاتھ پھیرنے سے نہ صِرف دماغ سُکون محسوس کرتا ہے بلکہ چہرے پر چمک اور جِلد میں نَرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ دُھواں مٹّی وغیرہ صاف ہو کر چہرہ رونق، کشش اور دبدبے والا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے حِصّوں کو تسلّی پہنچتی ہے اور آنکھیں خوبصورت ہو جاتی ہیں۔ ایک یورپین ڈاکٹر نے مقالہ لکھا جس کا نام تھا "آئی واٹر ہیلتھ (Eye Water Health)" جس میں اُس نے اِس بات پر زور دیا ہے کہ اپنی آنکھوں کو دن میں بار بار دھوتے رہو ورنہ تمہیں خطرناک بیماریوں سے واسطہ پڑ سکتا ہے، دن میں کئی بار چہرہ دھونے سے منہ پر کیل مہاسے نہیں نکلتے یا کم نکلتے ہیں۔ چینی ماہرین کی تحقیق کے مطابق چہرہ دھونے سے پیٹ میں چھوٹی آنت، سینہ اور بڑی آنت وغیرہ پر بھی اچھے اثرات پڑتے ہیں جس کی برکت سے آنکھوں کی بیماری، چکر آنا، کمزوری، دانتوں کی کمزوری، سر درد، تھکاوٹ اور گھبراہٹ وغیرہ میں واضح کمی ہوتی ہے، وُضو کے دوران چہرہ دھونے سے بھنویں پانی سے تر ہو جاتی ہیں اور میڈیکل اُصول کے مطابِق بَھنویں تر کرنے سے آنکھوں کے ایک ایسے مرض کے اِمکانات ختم ہو جاتے ہیں جو انسان کو آنکھوں کی روشنی سے محروم کر سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سَر کا مَسح کرنے اور پاؤں دھونے کے طِبّی فوائد

سَر انسان کے تمام اَعضاء سے زِیادہ اہمیت رکھتا ہے، تمام اَعضاء کے کاموں کا

تعلق دِماغ سے ہوتا ہے، سَر اور گردن کے درمیان **"حَبْلُ الْوَرِیْد"** ہوتی ہے، جسے شہ رگ بھی کہا جاتا ہے۔اِس کا تعلق رِیڑھ کی ہڈی، حرام مَغْزاور جسم کے تمام تر جوڑوں سے ہوتا ہے، سَر اور گردن کا مسح کرنے سے رِیڑھ کی ہڈی اور حرام مَغْز کی خرابی سے پیدا ہونے والے اَمراض سے حفاظت حاصِل ہوتی ہے، اِسی طرح انسانی جسم میں سب سے زیادہ دھول مٹی سے آلودہ ہونے والی چیز پاؤں ہیں۔ انفیکشن سب سے پہلے پاؤں کی اُنگلیوں کے درمیانے حصے میں شروع ہوتا ہے اور شوگر کے مریضوں کو پاؤں کا اِنفیکشن زیادہ ہوتا ہے، پیر کے تلووں کا ہتھیلیوں کی طرح تمام اَعصاب خاص طور پر تمام غُدود سے تعلق رہتا ہے، لہٰذا پاؤں دھونے کی برکت سے بُھوک کی کمی، تیز بخار، لنگڑی کا درد جو کہ جبڑے سے لے کر پاؤں کے ٹخنے تک پہنچتا ہے، نکسیر، یَرقان، جوڑوں کے درد، بَواسیر، چکّر، قبض، سانس پُھولنے وغیرہ سے آرام رہتا ہے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وضو کرنے میں کیا نیت کریں؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! وُضُو کے طِبّی فوائد سُن کر اُمّید ہے کہ ہمارا باوُضو رہنے کا ذِہن بنا ہوگا مگر یاد رکھئے! فنِّ طِبّ یقینی نہیں۔ سائنسی تحقیقات بھی فائنل نہیں ہوتیں، بدلتی رہتی ہیں۔ہاں! اللہ پاک اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات اَٹل ہیں وہ نہیں بدلیں گے۔ ہمیں سُنّتوں پر عمل طِبّی فوائد پانے کے لئے نہیں صِرف وصِرف رِضائے اِلٰہی کی خاطر کرنا چاہئے، لہٰذا اِس لئے وضو کرنا کہ میرا

1 . . . مختلف ویب سائٹس سے ماخوذ

بلڈ پریشر نارمل ہو جائے یا میں تازہ دم ہو جاؤں یا ڈائٹنگ کے لئے روزہ رکھنا تاکہ بھوک کے فوائِد حاصل ہوں۔ سفرِ مدینہ اِس لئے کرنا کہ آب و ہوا بھی تبدیل ہو جائے گی، گھر کے کام کاج سے بھی کچھ دن سُکون ملے گا یا دینی مُطالعہ (Study) اِس لئے کرنا کہ میرا ٹائم پاس ہو جائے گا۔ تو اِس طرح کی نیتوں سے اَعمال کرنے والیوں کو ثواب نہیں ملے گا۔ اگر ہم عمل اللہ پاک کو خوش کرنے کیلئے کریں گی تو ثواب بھی ملے گا اور ضمناً اِس کے فوائد بھی حاصل ہو جائیں گے۔ لہٰذا ظاہری اور باطنی آداب کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے **وُضو بھی اللہ کریم کی رِضا ہی کیلئے کرنا چاہئے۔**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگرچہ وُضو کی برکت سے ہم ظاہری پاکیزگی کا اِہتمام کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہیں، مگر اِس سے زیادہ ہمیں اپنے باطِن یعنی دل کو گناہوں کی گندگیوں سے پاک و صاف رکھنے کی بے حد ضرورت ہے۔ لہٰذا جس طرح وُضو کرنے سے ہم ظاہر کو گناہوں سے پاک کر لیتی ہیں اِسی طرح توبہ و اِستغفار کے ذریعے جب اپنے باطِن کو صاف کر کے ربِّ کریم کی بارگاہ میں جُھکیں گی تو اور بھی زیادہ برکتیں نصیب ہوں گی۔

تصوُّف کا عظیم مدنی نسخہ

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "**اِحیاءُ العُلوم**" جلد اوّل کے صفحہ نمبر 425 پر حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دل کی صفائی کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب وُضو سے فارِغ ہو اور نماز کی طرف متوجہ ہو تو دل میں یہ خیال ہونا چاہئے کہ

میں نے اپنے ظاہر کو تو پاک کرلیا، لہٰذا اب دل کو پاک کئے بغیر بارگاہِ الٰہی میں مُناجات کرنے سے حیا کرنا چاہئے کہ اِسے تو اللہ پاک ملاحظہ فرماتا ہے۔ اور یہ بات یقینی ہے کہ دل کی پاکیزگی توبہ سے حاصِل ہوتی ہے۔ دل کا بُرے اَخلاق سے دُور اور اچھے اخلاق سے آراستہ ہونا ضروری ہے۔ تو جو صِرف ظاہِری پاکیزگی کی حد تک محدود رہتا ہے وہ اُس شخص کی طرح ہے جس نے بادشاہ کو گھر میں آنے کی دعوت دینے کا اِرادہ کیا اور اَندرونی حصے کو گندگیوں سے آلودہ چھوڑ کر باہری حصے پر چونا کرنے میں مشغول ہو گیا تو ایسا شخص بادشاہ کے غَیض وغَضَب کا کس قدر حق دار ہے۔ اللہ پاک بہتر جانتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پانی میں اِسراف سے بچنے کے مَدَنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آئیے! پانی میں اِسراف سے بچنے کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے: (1) فرمایا: وُضو میں بَہُت سا پانی بہانے میں کچھ بھلائی نہیں اور وہ کام شَیطان کی طرف سے ہے۔[2] (2) مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو وُضو کرتے دیکھا تو فرمایا: اِسراف نہ کر، اِسراف نہ کر۔[3] ☆ اگر وَقف کے پانی سے وُضو کیا تو زِیادہ خَرچ کرنا بِالْاِتِّفاق حرام ہے۔[4] ☆ بعض لوگ چُلّو لینے میں پانی ایسا ڈالتے

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب اسرار الطھارۃ، القسم الثانی فی طھارۃ الاحداث، ۱/۱۸۵
2 . . . کنز العمال، کتاب الطھارۃ، الباب الثانی فی الوضوء، جز ۹، ۵/۱۴۴، حدیث: ۲۶۲۵۵
3 . . . ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ . . .، باب ماجاء فی القصد فی الوضوء الخ، ۱/۲۵۴، حدیث: ۴۲۴
4 . . . وضو کا طریقہ، ص ۴۲

ہیں کہ اُبل جاتا ہے حالانکہ جو گرا بیکار گیا اِس سے احتیاط چاہئے۔[1] ☆آج تک جتنا بھی اِسراف کیا ہے، اُس سے توبہ کرکے آیندہ بچنے کی بھرپور کوشش کیجئے ☆وُضو کرتے وَقْت نَل اِحتِیاط سے کھولئے، دَورانِ وُضو ممکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضَرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتی رہیے۔ ☆مِسواک، کُلّی، غَرغَرہ، ناک کی صفائی، اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچّھی طرح نَل بند کرنے کی عادت بنایئے۔ ☆اِستِعمال کے بعد ایسی صابون دانی میں صابون(Soap) رکھئے جس میں پانی بالکل نہ رکے۔ ☆نَل سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اِس کا حل نکالئے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔ ☆کھانا کھانے، چائے یا کوئی مشروب پینے، پھل کاٹنے وغیرہ مُعامَلات میں خوب احتیاط فرمایئے تاکہ ہر دانہ، غذائی ذرّہ اور ہر قطرہ استِعمال ہو جائے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کُتُب 312 صفحات پر مشتمل کتاب **"بہارِ شریعت"** حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اس کے علاوہ شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت کے 2 رسائل **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

---

1 . . . وضو کا طریقہ، ص ۴۲

2 . . . وضو کا طریقہ، ص ۴۵-۴۶-۴۷

بیان: 5 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

آقا کریم، رءوف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 ... الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار... الخ، ۲/۳۲۸، حدیث: ۲۲

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیْم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآن و احادیث میں کئی مقامات پر علم دین کے فضائل کو بیان کیا گیا ہے، جبکہ بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی کتابیں بھی عِلْمِ دین کے فضائل سے مالا مال ہیں۔ آیئے! ہم بھی عِلْمِ دین کے فضائل و برکات اور دلچسپ واقعات و حکایات سنتی ہیں، چنانچہ

صحابیِ رسول کا شوقِ عِلْم

مکتبۃ المدینہ کے رسالے "عِلْم و حکمت کے 125 مَدَنی پھول" کے صَفْحہ نمبر 11 پر لکھا ہے: حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رسولِ کریم، رءُوف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری وفات کے وَقْت میں کم عمر تھا۔ اپنے ایک ہم عمر انصاری لڑکے سے میں نے کہا: چلو اصحابِ رسول رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن سے عِلْم حاصل کر لیں، کیونکہ ابھی وہ بہت ہیں۔ اَنصاری نے جواب دیا: ابنِ عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)! تم بھی عجیب آدمی ہو، اتنے اَصحاب (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کی موجودگی میں لوگوں کو بھلا تمہاری

کیا ضرورت پڑے گی! اس پر میں نے انصاری لڑکے کو چھوڑ دیا اور خود عِلْم حاصل کرنے لگ گیا۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ معلوم ہوتا فُلاں صحابی کے پاس فُلاں حدیث ہے تو میں اس کے گھر دوڑا جاتا۔ اگر وہ آرام کر رہے ہوتے تو میں اپنی چادر کا تکیہ بنا کر ان کے دروازے پر پڑا رہتا اور گرم ہوا میرے چہرے کو جلاتی رہتی۔ جب وہ صحابی باہر آتے اور مجھے اس حال میں پاتے تو متاثر ہو کر کہتے: رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا کے بیٹے! آپ کیا چاہتے ہیں؟ میں کہتا، سنا ہے آپ، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فُلاں حدیث روایت کرتے ہیں، اسی کی طلب میں حاضر ہوا ہوں۔ وہ کہتے آپ نے کسی کو بھیج دیا ہوتا اور میں خود چلا آتا۔ میں جواب دیتا: نہیں، اس کام کے لئے خود مجھے ہی آنا چاہئے تھا۔ اس کے بعد یہ ہوا کہ جب اصحابِ رسول رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن وصال کر گئے تو وہی انصاری دیکھتا کہ لوگوں کو میری کیسی ضرورت ہے اور حسرت سے کہتا: ابنِ عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)! تم مجھ سے زیادہ عقل مند تھے۔[(1)]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عِلْمِ دِین کے فضائل کی تو کیا ہی بات ہے کہ قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر عِلْم اور عُلَما کے فضائل بیان ہوئے ہیں، چنانچہ

پارہ 3 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 18 میں ارشاد ہوتا ہے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِؕ (پ۳، اٰل عمرٰن: ۱۸)

تَرْجَمۂ کنز العرفان: اور اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر۔

---

1 ...سنن دارمي، المقدمة، باب الرحلة في طلب العلم... الخ، ۱/۱۵۰، حديث: ۵۷۰

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدِ محترم حضرت علامہ مولانا مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آیتِ کریمہ سے عِلْم کی تین (3) فضیلتیں ثابت ہوتی ہیں: پہلی یہ کہ اللہ پاک نے عُلَما کا ذکر اپنے اور فرشتوں کے ساتھ فرمایا ہے، دوسری یہ کہ عُلَما کو بھی فِرِشتوں کی طرح اپنی وحدانیت (یعنی ایک ہونے) کا گواہ بنایا اور ان کی گواہی کو بھی اپنے معبودِ برحق (حقیقی معبود) ہونے کی دلیل قرار دیا، تیسری یہ کہ ان (عُلَما) کی گواہی بھی فرشتوں کی گواہی کی طرح معتبر ٹھہرائی۔[1]

اسی طرح قرآنِ پاک میں ایک اور مقام پر اَہلِ عِلْم کی شان و عظمت اس طرح بیان کی گئی ہے:

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ (پ۲۸، المجادلة: ۱۱)

تَرجَمۂ کنزُ العرفان: اللہ تم میں سے ایمان والوں کے اور ان کے دَرَجات بلند فرماتا ہے جنہیں عِلْم دیا گیا۔

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: عُلَمائے کِرام عام مومنین سے سات سو (700) دَرَجے بلند ہوں گے، ہر دو دَرَجوں کے درمیان پانچ سو (500) سال کا فاصلہ ہے۔[2]

احادیثِ مبارکہ میں عِلْمِ دِین کے فضائل

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ پاک کے علاوہ کثیر احادیثِ کریمہ میں بھی عِلْمِ دِین کے ڈھیروں فضائل بیان ہوئے ہیں۔ آئیے! ان میں سے تین (3)

1... فیضانِ علم و عما، ص۹ ملخصا

2... قوت القلوب، الفصل الحادی والثلاثون، ذکر بیان فضل علم الباطن... الخ، ۲۸۹/۱

فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے اور اپنے دل میں علمِ دین کی اہمیت اُجاگر کیجئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: جو علم (دین) کی طلب کے لیے گھر سے نکلے تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ پاک کی راہ میں ہے۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: جو کوئی اللہ پاک کے فرائض کے تعلق سے ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمات سیکھے اور اسے اچھی طرح یاد کرلے اور پھر لوگوں کو سکھائے تو وہ جنّت میں داخل ہوگا۔[2]

(3) ارشاد فرمایا: اللہ پاک قیامت کے دن بندوں کو اُٹھائے گا پھر عُلَما کو الگ کرکے ان سے فرمائے گا: اے عُلَما کی جماعت! میں تمہیں جانتا ہوں اسی لیے تمہیں اپنی طرف سے علم عطا کیا تھا اور تمہیں اس لیے علم نہیں دیا تھا کہ تمہیں عذاب میں مبتلا کروں گا۔ جاؤ! میں نے تمہیں بخش دیا۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِن احادیثِ کریمہ سے معلوم ہوا! علمِ دین حاصل کرنا اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے، بخشش و نجات کا ذریعہ اور جنت میں داخلے کا سبب ہے۔

صَدرُ الشَّریعہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت

1... ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۴/۲۹۴، حدیث: ۲۶۵۶

2... الترغیب والترھیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم... الخ، ۱/۵۴، حدیث: ۲۰

3... جامع بیان العلم وفضلہ، ص ۶۹، حدیث: ۲۱۱

ہو، ساری دنیا ہی جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے، اس کا حاصل کرنا بلندی کی علامت ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے اور اسی سے دنیا و آخرت بہتر ہو جاتی ہے۔ (اس علم سے) وہ علم مُراد ہے جو قرآن وحدیث سے حاصل ہو کہ یہی وہ علم ہے جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں، یہی علم نجات کا ذریعہ ہے، اسی کی قرآن وحدیث میں تعریفیں آئی ہیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ⊙ علم، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی میراث ہے، ⊙ علم قربتِ الٰہی کا راستہ ہے، ⊙ علم ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے، ⊙ علم گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے، ⊙ علم خوفِ خدا کو بیدار کرنے کا عظیم نسخہ ہے، ⊙ علم دنیا و آخرت میں عزت پانے کا سبب ہے، ⊙ علم مُردہ دلوں کو زندہ کرتا ہے، ⊙ علم ایمان کی حفاظت کرتا ہے۔ ⊙ علم بے شمار خوبیوں سے آراستہ ہے، ⊙ علم میں دین بھی ہے دنیا بھی، ⊙ علم میں آرام بھی ہے اطمینان بھی، ⊙ علم میں لذّت بھی ہے سکون بھی، ⊙ لہٰذا عقل مند وہی ہے جو علمِ دین حاصل کرنے میں مشغول ہو کر نجاتِ آخرت کا سامان کر جائے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! افسوس! اب ہمارے دلوں سے علمِ دین کی قدر ختم ہوتی جا رہی ہے، ہمارے معاشرے کی اکثریت نہ تو خود علمِ دین سیکھنے کی طرف راغب ہوتی ہے اور نہ ہی اپنی اولاد کو علمِ دین سکھاتی ہے۔ اپنے بچوں کے روشن مستقبل کیلئے خوب دُنیوی عُلوم وفُنون تو سکھائے جاتے ہیں مگر دینی تعلیم دلوا کر اپنی اور

1... بہارِ شریعت، ۳/ ۶۱۸، حصہ ۱۶: ملخصا

اپنے بچوں کی آخرت بہتر بنانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ بچہ اگر ذہین ہو تو اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہشیں انگڑائی لینے لگتی ہیں، اگر وہ ذہنی طور پر کمزور، شرارتی یا معذور ہو تو جان چھڑانے کے لئے اسے کسی دارُالعُلوم، جامعہ یا مدرسے میں داخل کروا دیا جاتا ہے۔ جبکہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بچپن ہی سے اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین سکھاتے یہاں تک کہ بڑے بڑے بادشاہ بھی اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین کے زیور سے آراستہ کرتے کیونکہ وہ خود عِلْم و عُلَما کی قدر کرنے والے ہوتے ہیں،

علم کے قدردان خلیفہ

خلیفہ ہارون رشید بہت نیک اور علم کی قدر جاننے والے بادشاہ تھے۔ ایک بار (اپنے بیٹے) مامون رشید کی تعلیم کے لئے حضرت امام کسائی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) سے عرض کی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہاں پڑھانے نہ آؤں گا، شہزادہ میرے ہی مکان پر آجایا کرے۔ ہارون رشید نے عرض کی: وہ وہیں حاضر ہو جایا کرے گا مگر اس کا سبق پہلے ہو جائے۔ فرمایا: یہ بھی نہ ہو گا بلکہ جو پہلے آئے گا اس کا سبق پہلے ہو گا۔ بہرحال مامون رشید نے پڑھنا شروع کیا، اتفاق سے ایک روز خلیفہ ہارون رشید گزرے، دیکھا کہ امام کسائی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور ان کا بیٹا مامون رشید پانی ڈال رہا ہے۔ بادشاہ غضب ناک ہو کر گھوڑے سے اُترے اور مامون رشید کو کوڑا مار کر کہا: بے ادب! خدا نے دو ہاتھ کس لئے دیئے ہیں؟ ایک ہاتھ سے پانی ڈال اور دوسرے ہاتھ سے اِن کا پاؤں دھو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۴ ملخصاً

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خلیفہ ہارون رشید نہ صرف عُلَما و فقہائے کرام کی تعظیم کیا کرتے بلکہ مُلکی معاملات اور اپنے دیگر دینی و دُنیوی معاملات میں بھی عُلَما و فقہائے کرام کی رائے کو ترجیح دیتے، ان کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے، آخرت کی بہتری کے لئے ان سے نصیحت طلب کرتے، بسا اوقات نصیحت حاصل کرنے عُلَما کے دروازے تک خود حاضر ہوتے، اگر علمائے کرام دربار میں تشریف لے آتے تو بادشاہ والی شان و شوکت اور رُعب و دبدبے کی پروا کئے بغیر ان کے احترام میں کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ جیسا کہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: خلیفہ ہارون رشید کے دربار میں جب کوئی عالم تشریف لاتے، بادشاہ اُن کی تعظیم کیلئے کھڑا ہو جاتا۔ ایک بار درباریوں نے عرض کی: یا امیرَ المؤمنین! بادشاہت کا رُعب جاتا ہے۔ جواب دیا: اگر عُلَمائے دِین کی تعظیم سے بادشاہت کا رُعب جاتا ہے تو جانے ہی کے قابل ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا سوچئے! آخر کیا وجہ تھی جو ہارون رشید جیسے عظیم بادشاہ نے اپنے بیٹے کو حضرت امام کسائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں عِلْمِ دین سیکھنے کیلئے بھیج دیا اور خود بھی عُلَمائے کرام کی اس قدر تعظیم کر رہے ہیں؟ یقیناً اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ عُلَمائے کرام کے مقام و مرتبے اور معاشرے میں ان کی ضرورت و اہمیت کو اچھی طرح سمجھتے تھے اور اس بات کو اچھی طرح جانتے تھے کہ گُلشنِ اسلام کو آباد رکھنے میں ان اللہ والوں کا اہم کردار ہے۔

1... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۵ بتغیر

اسی طرح اَمِیْرُ المؤمنین حضرت عمر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا نہایت عمدہ انتظام کیا کہ بلند مرتبے والے محدث حضرت صالِح بن کیسان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جو خود ان کے بھی اُستاد تھے انہیں اپنی اولاد کا اُستاد مقرر فرمایا۔[1]

حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدِ محترم کے بارے میں منقول ہے: وہ خود اگرچہ پڑھے لکھے نہ تھے لیکن عِلْمِ دین کی اہمیت کا احساس رکھنے والے تھے، ان کی دلی خواہش تھی کہ دونوں صاحبزادے محمد غزالی اور احمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِما عِلْمِ شریعت اور عِلْمِ طریقت کے زیور سے آراستہ ہوں۔ اسی مقصد کے لیے انہوں نے اپنے صاحبزادوں کی تعلیم و تربیت کیلئے کچھ مال و اسباب بھی جمع کر رکھا تھا، جو ان دونوں سعادت مند بیٹوں کے عِلْم حاصل کرنے کے زمانے میں انہیں بہت کام آیا۔[2]

اسی طرح ہمارے غوثِ پاک حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بچپن میں ہی اپنی والِدۂ محترمہ کی اجازت سے عِلْمِ دِین حاصل کرنے کے لیے بغداد پہنچے تھے۔[3]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی بچپن ہی سے عِلْمِ دِین سیکھتے رہے یہاں تک کہ ساڑھے چار سال کی ننھی سی عمر میں قرآنِ کریم ناظرہ مکمل پڑھنے کی نعمت سے فیض یاب ہوئے اور صرف تیرہ (13) سال دس ماہ چار دن کی عمر میں تمام رائج شدہ عُلُوم اپنے والدِ ماجد حضرت مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے حاصل کرکے عالِمِ دین بن گئے۔[4]

1... التحفة اللطيفة في تاريخ المدينة الشريفة، ۲/۲۳۳

2... اتحاف السادة المتقين، مقدمة الكتاب، ۱/۹ ملخصا

3... بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص ۱۶۷ ملخصا

4... تذکرہ امام احمد رضا، ص ۲

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان واقعات سے معلوم ہوا! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اپنی اولاد کو بچپن ہی سے عِلْمِ دین سکھانے میں مشغول کر دیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی اپنی اولاد کی مَدَنی تربیت کرتے ہوئے انہیں عِلْمِ دِین سکھانے کی کوشش کرنی چاہیے، اپنی اولاد کی سنتوں کے مطابق تربیت کرنا اس لیے بھی بہت ضروری ہے تاکہ انہیں نیک بنا کر اُس دوزخ سے بچایا جاسکے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ اللہ کریم پارہ 28 سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم کی آیت نمبر 6 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝۶ (پ۲۸، التحریم:۶)

تَرجَمۂ کنزُالعرفان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

مشہور مفسرِ قرآن، حضرت علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیم الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ اپنی مشہور تفسیر خَزائنُ العِرفان میں آیتِ مبارکہ کے اس حصے (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا) کے تحت فرماتے ہیں: اللہ پاک اور اس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری اِختیار کرکے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہِدایت اور بدی (برائی) سے مُمانَعت (منع) کرکے انہیں علم و ادب سکھا کر (اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ!)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! والدین کو چاہئے کہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اپنی اولاد کی تربیت کا خیال رکھیں، انہیں نماز روزے کا پابند بنائیں اور فرائض و واجبات، حلال و حرام اور بندوں کے حقوق وغیرہ کے شرعی احکامات سے بھی انہیں آگاہ کرنے کا انتظام کریں، اس کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ اپنے بچوں کو عِلْمِ دِین سکھانے کیلئے درسِ نظامی (یعنی عالِم کورس) کروادیا جائے تاکہ ہمارے بچے عِلْمِ دین سیکھ کر دوسروں کو سکھائیں اور آخرت میں ہماری نجات کا سامان بن سکیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس مقصد کی تکمیل کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ قائم ہیں، جامعات المدینہ میں طلبہ و طالبات کو نُورِ عِلْم سے منور کرنے کے ساتھ ساتھ تقویٰ و پرہیزگاری کے انوار سے دلوں کو روشن کرنے کے لیے اخلاقی تربیت بھی کی جاتی ہے۔

جامعۃ المدینہ (للبنات) کی مُدَرِّسات و طالبات (یعنی پڑھانے والی مَدَنِیَّہ یعنی عالمہ اسلامی بہنیں اور طالبات) دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات میں ہونے والے مَدَنی کاموں میں حصّہ لینے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ اسلامی بہنوں کی عالَمی مجلسِ مشاورت کے تحت اسلامی بہنوں کے 8 مَدَنی کاموں میں عملی طور پر شامل ہو کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی کوشش کرتی ہیں۔

شیطانی وسوسے اور ان کا علاج

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عِلْمِ دِین حاصل کرنے کی برکت سے نہ صرف اللہ پاک راضی ہوتا ہے بلکہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا بھی حاصل ہوتی ہے، لہٰذا آپ بھی ہمت کیجئے اور اپنی اولاد کو عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قائم جامعۃ المدینہ میں داخل کروا کر خوش نصیبوں کی فہرست میں اپنا اور اپنی اولاد کا نام داخل کروائیے۔ اپنے بچوں کو عِلْمِ دِین سے محروم کرکے دُنیوی تعلیم دِلوانے کا مقصد زیادہ سے زیادہ دُنیوی مال حاصل کرنا ہوتا ہے اور بدقسمتی سے بعض والدین یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہماری اولاد دینی تعلیم کی طرف مائل ہوئی تو مَعَاذَ اللہ اس کا مستقبل خطرے میں پڑ جائے گا، یہ گھر کیسے بسائے گا اور کس طرح اسے چلائے گا، چند ہزار روپوں میں اپنی خواہشات کو کیسے پورا کرسکے گا، الغرض اس طرح کے بے شمار شیطانی وسوسے آتے ہیں جس کے سبب بعض لوگ اپنے بچوں کو مستقل طور پر دینی تعلیم دلوانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ایسے والدین کی خدمت میں عرض ہے کہ ایک مُسلمان جب بھی کوئی اچھا کام کرے اس کا مقصد دنیا حاصل کرنے کے بجائے اللہ کریم کی رِضا حاصل کرنا ہو اور خاص کر عِلْمِ دِین سیکھنے کے معاملے میں تو خالص رِضائے الٰہی کی ہی نیت ہونی چاہیے۔ جہاں تک مال و دولت کا تعلق ہے تو یہ بات اللہ کریم کے کرم سے بہت دور ہے کہ وہ اپنے دِین کی تعلیم حاصل کرنے والے کو اکیلا چھوڑ دے ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟ حدیثِ پاک میں ہے: جو عِلْمِ دِین حاصل کرے گا اللہ پاک اس کی مشکلات کو آسان فرما دے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہوگا۔[1]

آیئے! اس ضمن میں ایک واقعہ سنئے، چنانچہ

---

1 ... جامع بیانِ العلم وفضلہ، ص ۶۵، حدیث: ۱۵۸

بادشاہ نے خود ہاتھ دھلائے

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید نے حضرت ابو معاویہ عزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دعوت کی، وہ آنکھوں سے معذور تھے، کھانے کے وَقْت جب ہاتھ دھونے کیلئے لوٹا اور ہاتھ منہ دھونے کا برتن لایا گیا تو (خلیفہ ہارون رشید نے) برتن خدمت گار کو دیا، خود لوٹا لے کر حضرت ابو معاویہ عزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ دُھلائے اور کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ کون آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا ہے؟ فرمایا: ”نہیں“ بادشاہ نے عرض کی: ”ہارون“ (تو حضرت ابو معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے انہیں دُعا دیتے ہوئے) کہا: جیسی آپ نے علم کی عزت کی، ایسی اللہ پاک آپ کی عزت کرے۔ ہارون رشید نے کہا: اسی دعا کو حاصل کرنے کے لئے میں نے یہ سب کیا تھا۔[1]

امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نگاہِ بصیرت

اِسی طرح حضرت امام قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ بچپن میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سر سے والد کا سایہ اُٹھ گیا تھا، والدہ نے گھر چلانے کے لیے انہیں ایک دھوبی کے پاس بٹھا دیا، ایک بار یہ حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں جا پہنچے، وہاں کی باتیں انہیں اس قدر پسند آئیں کہ یہ دھوبی کو چھوڑ کر وہیں بیٹھنا شروع ہو گئے۔ والدہ کو جب پتا چلتا وہ انہیں اُٹھاتیں اور دھوبی کے پاس لے جاتیں، جب معاملہ بڑھا تو ان کی والدہ نے حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کہا: اس بچے کی پرورش کرنے والا کوئی نہیں، میں نے اسے دھوبی کے پاس

---

1 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۵ ملخصاً

بٹھایا تھا تاکہ کچھ کما کر لاسکے، مگر آپ نے اسے بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے خوش قسمت! اسے عِلم کی دولت حاصل کرنے دے وہ دن دور نہیں جب یہ باداموں، دیسی گھی کا حلوہ اور عمدہ فالودہ کھائے گا۔ یہ بات سن کر حضرت امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدہ بہت ناراض ہوئیں، کہنے لگیں: (آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں بھلا) ہم جیسے غریب لوگ باداموں اور دیسی گھی کا حلوہ کیسے کھاسکتے ہیں؟ بہر حال حضرت امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِستقامت کے ساتھ عِلمِ دین حاصل کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ وَقْت آیا جب قاضی کا منصب ان کے حوالے کردیا گیا۔ ایک دفعہ خلیفہ نے ان کی دعوت کی، دورانِ دعوت خلیفہ نے باداموں، دیسی گھی کا حلوہ اور عمدہ فالودہ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا: اے امام! یہ حلوہ کھائیے، روز روز ایسا حلوہ تیار کروانا ہمارے لئے آسان نہیں۔ یہ سُن کر حضرت امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بات یاد آئی تو وہ مسکرانے لگے، خلیفہ کے پوچھنے پر فرمایا: میرے استادِ محترم حضرت امام اَعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے سالوں پہلے میری والدہ سے فرمایا تھا کہ تمہارا یہ بیٹا باداموں، دیسی گھی کا حلوہ اور فالودہ کھائے گا، آج میرے استادِ محترم کا فرمان پورا ہوگیا۔ پھر انہوں نے اپنے بچپن کا سارا واقعہ خلیفہ کو سنایا تو وہ بہت تعجب کرنے لگے اور کہا: بے شک عِلم ضرور فائدہ دیتا اور دِین ودنیا میں بلندی دِلواتا ہے۔ (1)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! **صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد**

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے ہمیں 2 فائدے

1 ... عیون الحکایات، الحکایۃ الثانیۃ عشرۃ بعد الثلاث مائۃ، ص ۲۷۸ ملخصا

معلوم ہوئے: (1) اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اللہ پاک کی عطا سے آئندہ پیش آنے والے واقعات کو پہلے ہی جان لیا کرتے ہیں۔ (2) عِلْمِ دین، دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کا باعث ہے یہاں تک کہ بڑے بڑے دنیاداروں کو وہ مقام و مرتبہ نہیں ملتا جو عِلْم کے شیدائیوں کو حاصل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ عِلْمِ دین خود بھی سیکھیں اور اپنی اولاد کی مَدَنی تربیت کے لئے انہیں بھی دِین کا عِلْم سکھائیں۔ یاد رکھئے! مرنے کے بعد نیک اعمال کے علاوہ دیگر چیزیں کچھ کام نہیں آئیں گی، یہ مال و دولت، بینک بیلنس، عالیشان بنگلے، دنیوی مقام و مرتبہ سب یہیں رہ جائے گا، قبر میں ان میں سے کچھ بھی ساتھ نہ جائے گا، نبیِ کریم، رءوف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے، سوائے تین اعمال کے: (1) صدقۂ جاریہ (2) ایسا عِلْم جس سے فائدہ اُٹھایا جائے اور (3) نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔[1]

فُقْدانِ عِلْم کا نقصان

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! صدقۂ جاریہ، عِلْمِ دین کو پھیلانا اور نیک اولاد ایسے اعمال ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب پہنچتا رہتا ہے، لہٰذا اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلوانے کیلئے کمربستہ ہو جائیے اور انہیں **جامعۃ المدینہ** میں داخل کروائیے۔ فی زمانہ بُرائیوں میں سب سے بڑی بُرائی جہالت ہے جو معاشرے کی دیگر بُرائیوں میں سرِ فہرست ہے۔ گھر بار کا معاملہ ہو نکاح کا ہو یا اولاد کی اچھی تربیت کا،

---

1 ... مسلم، کتاب الوصیۃ، باب ما یلحق الانسان... الخ، ص ۶۸۴، حدیث: ۱۶۳۱

غرض کیا اللہ پاک کے حقوق اور کیا بندوں کے حقوق، زندگی کے ہر شعبے میں جہاں بھی جس انداز سے بھی خرابیاں پائی جارہی ہیں اگر ہم سنجیدگی سے اس کے بارے میں غور کریں تو یہ بات ہم پر واضح ہوجائے گی کہ اس کا بنیادی سبب عِلْمِ دین سے دوری ہے۔ علمِ دین نہ ہونے اور درست رہنمائی سے محرومی کے باعث نہ صرف معاملات و اخلاقیات بلکہ عقائد و عبادات تک میں طرح طرح کی بُرائیاں اور خرابیاں نہایت تیزی کے ساتھ بڑھتی جارہی ہیں جن کو روکنے کے لئے صِرْف عِلْمِ دین حاصل کرلینا ہی کافی نہیں بلکہ اپنے عِلْم پر عمل کرنا اور اس کے ذریعے دوسری اسلامی بہنوں کی اصلاح کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی کوشش میں مگن رہنے کا ذہن دیتے ہوئے یہ مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے کہ "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ"

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عِلْم دوستی اور عِلْمِ دین عام کرنے کی تڑپ کے نتیجے میں عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک میں سینکڑوں جامعات المدینہ (للبنین و للبنات) کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

علم سیکھنے کے مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آئیے! بیان کو اختتام کی طرف لاتے

ہوئے علم سیکھنے کے بارے میں چند ضروری باتیں سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ارشاد فرمایا: جو علم کی تلاش کرنے کے لیے کسی راستہ پر چلے اللہ پاک اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔[1] (2) ارشاد فرمایا: جو علم کی طلب میں گھر سے نکلے فرشتے اُس کے اِس عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔[2] ☆ علم حاصل کرنا بھی بہترین نیکی کا کام ہے۔ علم حاصل کرنے کے لیے سُوال کرنا یقیناً باعثِ فضیلت ہے لیکن سُوال کرنے کے آداب کا لحاظ کرنا بھی ضروری ہے۔[3] ☆ علم خزانہ ہے اور سُوال کرنا اس کی چابی ہے۔[4] ☆ علم سیکھنے کے لئے سوال پوچھنے سے شرمانا نہیں چاہئے۔[5] ☆ ایسے سوالات کرنے سے بھی بچا جائے جس کا دنیاوی یا اُخروی فائدہ نہ ہو۔[6] ☆ علم میں زیادتی تلاش سے اور واقفیت سوال سے ہوتی ہے تو جس کا تمہیں علم نہیں اس کے بارے میں جانو اور جو کچھ جانتے ہو اس پر عمل کرو۔[7] ☆ تحصیلِ علم کیلئے بہترین وقت ابتدائی جوانی، وقتِ سحر اور مغرب وعشاء کے درمیان کا وقت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ...الخ، ص ۱۱۱۰، حدیث: ۶۲۹۹

2 ...معجم کبیر، ۸/۵۵، حدیث: ۷۳۵۰

3 ... فیضانِ داتا علی ہجویری، ص ۱۴

4 ...مسند الفردوس، ۲/۸۰، حدیث: ۴۰۱۱

5 ... اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص ۸

6 ... اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص ۹

7 ...جامع بیان العلم وفضلہ، ص ۱۲۲، حدیث: ۴۰۲

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

بیان:7 ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حَیۡثُ مَا کُنۡتُمۡ فَصَلُّوۡا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمۡ تَبۡلُغُنِیۡ یعنی تم جہاں بھی رہو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔ (1)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعۡظِیۡم

1...معجمِ کبیر، ۳/۸۲، حدیث: ۲۷۲۹

2...معجمِ کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مُحَدِّثِینِ کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وہ مُقَدَّس ہستیاں ہیں جن کی شان و عظمت اور مقام و مرتبہ بہت ہی بلند و بالا ہے، ان حضرات نے عِشْقِ رسول کے جذبے سے سرشار ہو کر اپنی ساری زندگی حدیثِ پاک کی تَرْوِیج و اِشاعت میں گزار دی۔ اِن بُزُرگ ہستیوں میں جو مقام و مرتبہ حضرت مشہور مُحَدِّث محمد بن اسماعیل المعروف امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو نصیب ہوا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ چونکہ شَوَّالُ الْمُکَرَّم کے مبارک مہینے میں آپ کی پیدائش ہوئی تھی اور اِسی مہینے میں آپ کا عُرسِ مبارک بھی ہے۔ لٰہذا اِسی مُناسَبت سے آج ہم آپ کا مختصر تعارُف اور آپ کی سیرت کے مُختلِف پہلوؤں کے بارے میں سنیں گی۔ آیئے! پہلے آپ کے ذوقِ عبادت پر مُشْتَمِل ایک ایمان افروز واقعہ سن کر اپنے اندر ذَوقِ عبادت کو بیدار کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ چنانچہ

امام بُخاری کا ذوقِ عبادت

ایک مرتبہ حضرت امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو آپ کے بعض شاگردوں نے

دعوت دی تو آپ دعوت میں تشریف لے گئے۔ جب نمازِ ظُہر کا وَقْت ہوا تو آپ نے نماز پڑھی، پھر نوافِل شُروع فرما دیئے، جب فارغ ہوئے تو قمیص کا ایک کنارہ اُٹھاتے ہوئے کسی سے کہا: دیکھو! میری قمیص کے اندر کیا چیز ہے؟ دیکھا تو ایک زہریلا کیڑا تھا جس نے سولہ (16) یا سترہ (17) جگہوں پر ڈنک مارا تھا، جس کے سبب آپ کا جِسْم سُوج چکا تھا۔ لوگوں نے کہا: جب اِس نے پہلا ڈنک مارا تھا تو آپ اُسی وَقْت نماز سے باہر کیوں نہ ہوئے؟ فرمایا: میں نے ایک سُورت شُروع کر رکھی تھی، دِل نے چاہا کہ وہ پُوری ہوجائے (تو پھر سلام پھیروں گا)۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ چونکہ مُحَدِّث تھے، مُحَدِّث کسے کہتے ہیں آیئے سنتی ہیں۔ چنانچہ

مُحَدِّث کی تعریف

جو احادیثِ نَبَوِی میں مصروف و مشغول ہو اُسے مُحَدِّث کہا جاتا ہے۔[2]

وِلادت و سِلسلۂ نسب

حضرت امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی وِلادت مشہور شہر بُخارا میں 13 شوّال 194 ہجری بروز جمعہ بعد نمازِ عَصْر ہوئی۔ آپ کا نام محمد اور کُنْیَت اَبُو عَبْدُ اللّٰہ ہے۔ آپ کا سِلْسِلۂ نَسَب یہ ہے: محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مُغِیرہ۔ آپ کے پَردادا مُغِیرہ کھیتی

---

1 ۔۔۔ تاریخ بغداد، رقم ۴۲۴، محمد بن اسماعیل، ۲/ ۱۳

2 ۔۔۔ نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر، ص ۴۱

باڑی کرنے والے اور غیرِ خدا کی عبادت کرنے والے تھے لیکن بعد میں حاکمِ بُخارا **"یمان جُعفی"** کے ہاتھ پر اسلام لائے۔[1] امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریباً باسٹھ (62) سال کی عُمر پائی اور (یکم شوّال) 256ھ ہجری بروز ہفتہ عِیْدُ الْفِطْر کی رات بیماری کی حالت میں وِصال فرمایا۔[2]

اَلقابات

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن فِی الْحَدِیْث، حافِظُ الْحَدِیْث، مُحَدِّث، مُفْتی، حِبْرُ الْاِسْلَام وغیرہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مشہور اَلقابات ہیں۔

امام بخاری کے اساتذہ کی تعداد

امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اساتذۂ کرام کی تعداد ایک ہزار اَسّی (1080) ہے۔[3]

شاگردوں کی تعداد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِنتقال فرمایا (تو) نَوّے ہزار (90،000) شاگرد مُحَدِّث (عِلْمِ حدیث کے جاننے والے) چھوڑے۔[4]

والدِ محترم کا مختصر تعارُف

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ ماجد زبردست عالِمِ دین تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

---

1. ... اشعۃ اللمعات، ۱/ ۱۴۰
2. ... اشعۃ اللمعات، ۱/ ۱۴۲-ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/ ۵۲-۵۵ ملتقطا
3. ... نزہۃ القاری، ۱/ ۱۱۹
4. ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۳۸

امام بُخاری کے اُستاذ حضرت عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت میں رہتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روایت کرنے والے اور عِلْمِ حدیث کے جاننے والے تھے۔ آپ حضرت عبدُ اللہ بن مبارک، حضرت امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، اِن کے شاگردوں اور اُس زمانے کے عِلْمِ حدیث جاننے والوں سے روایت کرتے تھے۔ آپ کی دعائیں بہت زیادہ قبول ہوتی تھیں۔ بارگاہِ الٰہی میں عَرْض کرتے کہ میری سب دعائیں دنیا ہی میں نہ قبول کرلے کچھ آخرت کے لئے رہنے دے، حلال کھانے کے ایسے پابند تھے کہ حرام تو حرام مشکوک چیزوں سے بھی بچتے تھے، یہاں تک کہ وِصال کے وَقْت فرمایا: میرے پاس جتنا بھی مال ہے اُس میں ایک دِرْہم بھی شک وشبہے والا نہیں ہے۔[1]

امام بخاری کی بینائی کا لوٹ آنا

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ابھی چھوٹی عمر کے تھے کہ آپ کے والدِ ماجِد کا اِنْتقال ہوگیا اور پھر پرورِش کی تمام تر ذِمّہ داریاں آپ کی والِدۂ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا نے سنبھالیں۔ بچپن میں امام بُخاری کی آنکھوں کی روشنی چلی گئی اور آپ نابینا ہوگئے۔ والِدۂ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا اِس صدمے سے روتی رہتیں اور گڑ گڑا کر دعا مانگا کرتیں۔ ایک رات سوتے میں قسمت کا سِتارہ چمک اُٹھا، دل کی آنکھیں کُھل گئیں، خواب میں دیکھا کہ حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ **"تم اپنے بیٹے کی آنکھوں کی روشنی کی واپسی کیلئے دعائیں مانگتی رہتی ہو۔ مبارک ہو کہ تمہاری کی دعا قبول ہوچکی ہے، اللہ پاک نے تمہارے بیٹے کی آنکھوں کی روشنی بحال فرمادی**

1 ... نزہۃ القاری، ۱ / ۱۰۴ ملخصا

ہے۔ "جب صُبح ہوئی تو دیکھا کہ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی آنکھیں روشن ہو چکی تھیں۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ اللہ کریم نے ماں کی دُعا میں کیسی تاثیر رکھی ہے کہ ماں جب اپنی اَولاد کے حق میں دُعا کرتی ہے تو ربِّ کریم اُس کے اُٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھتا اور اَولاد کے حق میں اُس کی دُعا قبول فرماتا ہے۔ **ماں** وہ مہربان ہستی ہے جو اَولاد کے لئے رو رو کر دُعائیں کرتی ہے، **ماں** کی دُعا جنّت میں لے جاتی ہے، **ماں** کی دُعا ربِّ کریم کا فرمانبردار بناتی ہے، **ماں** کی دُعا بُرائیوں سے بچاتی ہے، ماں کی دُعا اَولاد کو **مقامِ وِلایت** تک پہنچا دیتی ہے، **ماں** کی دُعا اَولاد کی قسمت سَنوار دیتی ہے، **ماں** کی دُعا اَولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے، **ماں** کی دُعا کامیابیاں دِلاتی ہے، **ماں** کی دُعا رحمت اُترنے کا سبب ہے، **ماں** کی دُعا گناہوں کی مُعافی کا ذَرِیعہ ہے، **ماں** کی دُعا کی بَرَکت سے ربِّ کریم اَولاد سے مصیبتوں اور آزمائشوں کو ٹال دیتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں اپنی ماں کی خدمت کرنے، ان کی فرمانبرداری کرنے، انہیں راضی رکھنے اور ان سے دعائیں لینے والے کام کرنے کی توفیق و سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم مُحَدِّثِینِ کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت کا جائزہ لیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ اِن حضرات نے عِلْمِ حدیث حاصل کرنے اور اَحادیثِ رسول کا فیضان عام کرنے کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا، یہاں تک کہ

1... تفہیم البخاری، ۱/ ۳۸ ماخوذا

اِس راہ میں اپنے گھربار کو خیر آباد کہہ کر دُور دراز ملکوں اور شہروں کا سفر طے کیا۔ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی مُحَدِّثِین کِرام کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اِسی مقصد کی خاطر اپنا وطن چھوڑا، دُور دراز شہروں کا سفر اِختیار کیا اور انتہائی کم عُمر میں ہی علمِ حدیث میں کے ماہر بن گئے۔ آئیے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شَوقِ عِلْم کی چند جھلکیاں مُلاحظہ کیجئے۔ چنانچہ

زمانۂ تعلیم

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب دس (10) سال کے ہوئے تو اِبتدائی اور ضروری تعلیم حاصل کرچکے تھے۔ اللہ پاک نے آپ کے دل میں عِلْمِ حدیث حاصل کرنے کا شوق پیدا کیا تو آپ نے "بُخارا" میں (عِلْمِ حدیث حاصل کرنے کے لئے ایک مدرسے میں) داخلہ لے لیا، عِلْمِ حدیث اِنتہائی محنت سے حاصل کیا، سولہ (16) سال کی عمر میں آپ اپنے بڑے بھائی اور والدہ کے ساتھ حج کرنے کے لئے مکے مدینے میں حاضر ہوئے۔ والدہ اور بھائی تو حج سے فارغ ہونے کے بعد واپس وطن آگئے مگر آپ مزید عِلْم حاصل کرنے کے لئے وہیں رہے اور اٹھارہ (18) سال کی عمر میں آپ نے وہیں پر ہی ایک کتاب تصنیف فرمائی۔[1]

حُصولِ عِلْم کے لئے سفر

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے چھ (6) سال حِجازِ مُقَدَّس (یعنی عَرَب شریف کا وہ حِصّہ جس میں مکّہ پاک، مدینہ پاک اور طائف کے علاقے شامل ہیں) میں رہ کر خوب عِلْمِ دین حاصِل کیا۔ عِلْمِ دین حاصل کرنے کے لئے آپ نے کئی سفر اِختیار کئے، 2 مرتبہ

1... تذکرۃ المحدثین، ص۱۵۹ ملخصاً

شام، مِصر اور جزیرہ، 4 مرتبہ بَصرہ اور کئی دفعہ (عراق کے شہر) کُوفہ اور بغداد بھی تشریف لے گئے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک اپنے بندوں کو جن نعمتوں سے نوازتا ہے، اُن میں سے **ایک** یاد رکھنے والی قوت **قوتِ حافظہ** کی **نعمت** بھی ہے۔ جس کے ذریعے انسان دنیا بھر کی **معلومات** کو اپنے دماغ کی میموری (Memory) میں آسانی سے محفوظ کر لینے پر قدرت پالیتا ہے اور اِس سے بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے۔ **امام بُخاری** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا شمار بھی اُنہی خوش نصیبوں میں ہوتا ہے، جنہیں اللہ پاک نے یاد رکھنے والی قوّت کی **نعمت** سے سَرفراز فرمایا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بارگاہِ الٰہی سے ملنے والی اس شاندار **نعمت** اور بے مثال ذہانت کے ذریعے ہزاروں احادیثِ مبارَکہ کو اپنے دل و دماغ میں **محفوظ** کر لیا تھا۔ آئیے! آپ کی قوتِ حافظہ کی چند دلنشین جھلکیاں سنتی ہیں۔ چنانچہ

ایک ہزار احادیث زبانی سنانا

ایک مرتبہ امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (خُراسان کے ایک مشہور شہر) **بلخ** تشریف لے گئے، لوگوں نے آپ سے حدیث سُنانے کی فرمائش کی تو آپ نے **ایک ہزار** (1000) احادیثِ مبارَکہ زبانی بیان فرمادیں۔[2]

1...سیر اعلام النبلاء، رقم ۲۱۳۶، ابو عبد اللہ البخاری...الخ، ۱۰/۲۸۵ ملخصا

2...سیر اعلام النبلاء، رقم ۲۱۳۶، ابو عبد اللہ البخاری...الخ، ۱۰/۲۸۹

کم وقت میں زیادہ احادیث یاد کرنا

حضرت محمد بن اَبی حاتِم اور حضرت حاشِد بن اِسماعیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں: امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ چھوٹی عُمر میں ہمارے ساتھ حدیث کے لئے شہر بَصرہ کے علمائے کرام کی خدمت میں حاضِر ہوتے تھے، امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے علاوہ ہم تمام ساتھی اَحادیث کو محفوظ کرنے کے لئے تحریر کرلیتے تھے۔ سولہ دن گزر جانے کے بعد ایک روز ہم نے امام بُخاری کو ڈانٹا کہ تم نے اَحادیث محفوظ نہ کرکے اتنے دنوں کی محنت ضائع کردی۔ یہ سُن کر آپ نے ہم سے کہا: اچھا تم اپنے تحریری صَفحات لے آؤ، چنانچہ ہم اپنے اپنے صَفحات لے آئے، آپ نے اَحادیث سُنانی شروع کردیں، یہاں تک کہ آپ نے پندرہ ہزار (15000) سے زیادہ اَحادیث بیان کر ڈالیں، جنہیں سُن کر ہمیں یُوں گمان ہوتا تھا کہ گویا ہمیں یہ روایات آپ نے ہی لکھوائی ہیں۔[1]

ستّر ہزار حدیثوں کے حافظ

ایک مرتبہ حضرت سُلَیمان بن مجاہِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت محمد بن سلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے تو حضرت محمد بن سلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت سُلَیمان بن مجاہِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے فرمایا: اگر آپ کچھ دیر پہلے آجاتے تو میں آپ کو وہ بچہ دکھاتا جس کو ستّر ہزار (70,000) حدیثیں یاد ہیں۔ یہ حیرت میں مبتلا کرنے والی بات سُن کر حضرت سُلَیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دل میں امام بُخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے ملاقات کا شَوق پیدا ہوا۔ چنانچہ حضرت محمد بن سلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بارگاہ سے فارِغ ہونے کے بعد

---

1 ... ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۱/ ۵۹

حضرت سُلَیمان بن مجاہد رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے امام بُخاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو تلاش کرنا شروع کر دیا، جب (امام بُخاری سے) ملاقات ہوئی تو حضرت سُلَیمان بن مجاہد نے کہا: کیا سَتَّر ہزار (70,000) اَحادیث کو یاد کرنے والے آپ ہی ہیں؟ یہ سُن کر امام بُخاری نے عَرض کی: جی ہاں! مجھے تو اِس سے بھی زیادہ اَحادیث یاد ہیں اور جن صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان اور تابِعین سے میں حدیث رِوایت کرتا ہوں اُن میں سے اکثر کی تاریخِ پیدائش، رہائش اور تاریخِ وِصال کو بھی میں جانتا ہوں۔(1)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبۡحٰنَ اللّٰہ! آپ نے سُنا کہ امام بُخاری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا حافظہ کتنا مضبوط تھا، آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے بچپن ہی میں نہ صِرف سَتَّر ہزار (70,000) سے زائد اَحادیثِ کریمہ کو یاد کرلیا تھا بلکہ اُن حدیثوں کو روایت کرنے والے اکثر بُزرگوں کی تاریخِ پیدائش، رہائش اور تاریخِ وِصال کو بھی یاد کرلیا، بِلاشُبہ یہ اللّٰہ پاک کے خاص فَضۡل واِحسان اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خصوصی فیضان کا کمال تھا کہ لوگ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی یاد رکھنے والی قوّت کی تعریف کیا کرتے تھے، جبکہ آج ہمارے حافظے کمزور (Weak) ہوتے جارہے ہیں، ہمیں تو گزرے ہوئے کل کی معمولی باتیں بھی یاد نہیں رہتیں، عیسوی مہینے اور اُن کی تاریخیں تو یاد رہتی ہیں مگر افسوس! چاند کے مہینوں اور اُن کی تاریخوں سے بے خبر رہتی ہیں، چیزوں کے حِساب کتاب میں اکثر پریشانی کا شکار ہو جاتی ہیں، نمازوں کی رَکعات کے بارے میں شُکوک وشُبہات میں مُبۡتَلا ہو جاتی ہیں کہ کتنی پڑھ لیں اور کتنی باقی رہ گئیں، کسی کِتاب یارِسالے کو کئی کئی بار پڑھ لینے کے باوُجود

---

1 ...ارشاد الساری، ترجمۃ الامام البخاری، ۱/۵۵

کبھی اُس کے مَضامین یا مسائل ہمارے دل و دماغ میں محفوظ نہیں ہو پاتے۔ بہر حال اگر آپ اپنے حافظے کو مضبوط بنانا چاہتی ہیں، بُھولنے کی بیماری سے نجات پانا چاہتی ہیں، حافظے کو مضبوط بنانے کے طریقے جاننا چاہتی ہیں اور بُھولنے کی بیماری پیدا کرنے والے اَسباب کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتی ہیں تو اِس کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کِتاب **"حافظہ کیسے مضبوط ہو؟"** کا مُطالَعہ فرمائیے۔

حافظہ مضبوط کرنے کا آسان وظیفہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْکَامِلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ کَمَا لَا نِھَایَةَ لِکَمَالِكَ وَعَدَدَ کَمَالِہٖ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس دُرُودِ پاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کو نسیان یعنی بھول جانے کی بیماری ہو تو وہ مغرب اور عشاء کے درمیان اس دُرُودِ پاک کو کثرت سے پڑھے، اِنْ شَآءَ اللہ حافظہ قوی ہو جائے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی اپنے کسی کارنامے کے سبب مشہور ہو جائے تو وہ اپنے آپ کو **"کچھ"** سمجھنے لگتی ہے، دوسروں کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے، اپنے کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرنے میں شرم اور ذِلَّت محسوس کرتی ہے، دُنیوی حِرص و لالچ اور مزید شہرت کا بُھوت اُس پر سُوار ہو جاتا ہے اور وہ دُنیوی لذّات میں ڈوب کر فِکرِ آخرت سے غافِل ہو جاتی ہے۔ لیکن

---

[1] ... مدنی پنج سورہ، ص۱۶۹

قُربان جایئے امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر! لاکھوں حدیثیں یاد کرلینے کے باوجود غُرور و تکبُّر کو کبھی اپنے قریب بھی بھٹکنے نہ دیا، عاجِزی و اِنکساری کا دامن تھامے رکھا، عَمَلی طور پر سادگی اپنائی اور دورانِ طالبِ علمی سے ہی زُہد و قَناعت کو اِختیار کرلیا۔ چنانچہ

امام بُخاری کی عاجزی و انکساری

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگردِ خاص محمد بن حاتِم وَرّاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ امام بُخاری بُخارا کے قریب مسافروں کے ٹھہرنے کا مکان بنارہے تھے۔ خدمت کرنے والے اور عقیدت مند حضرات بھی آپ کے ساتھ تھے مگر اِس کے باوُجود آپ اپنے ہاتھوں سے اِینٹیں اُٹھا اُٹھا کر دیوار میں لگا رہے تھے۔ میں نے آگے بڑھ کر کہا: آپ رہنے دیجئے یہ اینٹیں میں لگا دیتا ہوں۔ اِرشاد فرمایا: قِیامت کے دن یہ عمل مجھے فائدہ دے گا۔(1)

سُوکھی روٹی تناول کرتے

امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے طلبِ عِلْم کے دوران بسا اوقات سُوکھی گھاس کھا کر بھی وَقْت گزارا۔ کبھی کبھار ایک دن میں عام طور پر صِرْف دو یا تین بادام کھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بیمار پڑ گئے، حکیموں نے بتلایا کہ سُوکھی روٹی کھا کھا کر اِن کی آنتڑیاں سُوکھ چکی ہیں۔ اُس وَقْت آپ نے بتایا کہ آپ 40 سال سے خشک روٹی کھا رہے ہیں اور اِس عَرصے میں سالن کو بالکل بھی ہاتھ نہیں لگایا۔(2)

1...ارشاد الساری، ترجمۃ الامام بخاری، ۶۵/۱

2...تذکرۃ المحدثین، ص ۱۸۲

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اللہ والوں میں عِلْمِ دین حاصل کرنے کا کیسا زَبَرْدَست مَدَنی جَذبہ ہوا کرتا تھا جو سالن کے بغیر سُوکھی روٹی کھا کر بھی اِنتہائی ذَوق و شَوق کے ساتھ عِلْمِ دین سیکھنے میں مشغول رہا کرتے تھے۔ جبکہ آج ہمارا معاشرہ دُنیوی عُلوم و فُنون کی ڈگریوں اور مال جمع کرنے کی خاطر دن رات مصروفِ عَمل دکھائی دیتا ہے۔ مگر دِینی مدارِس و جامِعات میں بہترین اور مفت سہولیات کے باوُجود پڑھنے والوں کی تعداد اِنتہائی کم نظر آتی ہے اور حال یہ ہے کہ بہت سے لوگ شریعت کے بنیادی فرائض و واجبات سے غافل نظر آتے ہیں۔ عِلْمِ دین سیکھنا صِرْف کسی ایک خاص گروہ کا کام نہیں بلکہ اپنی ضرورت کے مطابِق عِلْم سیکھنا ہر مسلمان پر فَرْض ہے۔ لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج ہم عِلْمِ دِین سے بہت دُور ہو چکی ہیں۔ چالیس (40) چالیس (40) سال نماز پڑھنے کے باوُجود حال یہ ہے کہ کسی کو وُضو کرنا نہیں آتا تو کسی کو غُسْل کا طریقہ معلوم نہیں، کوئی نماز کے فرائض کو صحیح طریقے سے ادا نہیں کرتی تو کوئی واجبات نہیں جانتی، کسی کی قراءت دُرُست نہیں تو کسی کا سجدہ غلط ہے۔ یہی حال دیگر عبادات کا ہے خُصوصاً جن اسلامی بہنوں نے حج کیا ہو اُن کو معلوم ہے کہ حج میں کس قدر غَلَطیاں کی جاتی ہیں۔ اِن میں اکثریت اُن خواتین کی ہوتی ہے جو یہ کہتی نظر آتی ہیں کہ بس حج کے لئے چلے جائیں جو کچھ لوگ کر رہے ہوں گے وہی ہم بھی کرلیں گے۔ جب عبادات کا یہ حال ہے تو دیگر فَرْض عُلوم کا حال کیا ہو گا؟ یُونہی حَسَد، بُغْض، کِینہ، تکبُّر، غِیبت، چُغلی، بُہتان اور نہ جانے کتنے ایسے اُمور ہیں جن کے بارے میں جاننا فَرْض ہے۔ لیکن ایک تعداد کو اِن کی تعریفیں بلکہ اِن کی فَرْضِیَّت تک کا عِلْم نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں ہمیں چاہیے کہ خود

بھی عِلْمِ دین سیکھیں اور دوسروں کو بھی عِلْم دین سیکھنے کی ترغیب دلائیں۔ اگر تمام والِدین اپنی اَوْلاد کو، تمام معلمات اپنی طالبات کو عِلْمِ دین کی طرف لگا دیں تو کچھ ہی عرصے میں ہر طرف عِلْمِ دین کا دَور دورہ ہو جائے گا اور لوگوں کے مُعامَلات خُود بخود شریعت کے مطابق ہوتے جائیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَحادیثِ مُبارکہ کی تَعْظِیم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا شُمار اُن باکمال ہستیوں میں ہوتا ہے جو ادب و تعظیم کے پیکر اور سچے عاشقِ رسول تھے۔ آپ نے ادب و تعظیم کا دامن تھام کر عشقِ مُصطفےٰ کے گہرے سَمُنْدر میں ڈوب کر لاکھوں احادیثِ کریمہ میں سے **"صحیح بخاری"** کی صورت میں صحیح ترین احادیثِ مبارکہ کا قیمتی خزانہ جمع کرکے اُمّتِ سرکار کو عطا فرمایا۔ آیئے! اِس مبارک کتاب کی شان و عظمت سُنئے اور جُھومئے۔ چنانچہ

امام بُخاری کا حدیث لکھنے کا انداز

امام بُخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰه میں نے **"صحیح بُخاری"** میں تقریباً چھ ہزار (6000) احادیث ذِکْر کی ہیں، ہر حدیث کو لکھنے سے پہلے غُسل کرتا، دو رکعت نفل نماز ادا کرتا اور اِستخارہ کرتا۔ جب کسی حدیث کی صِحَّت پر دل جمتا تو اُسے کتاب میں شامل کرلیتا۔[1]

1 ... نزہۃ القاری، ۱/ ۱۳۰

چھ لاکھ حدیثوں کے حافظ

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: مجھے چھ لاکھ حدیثیں یاد ہیں، جن میں سے چُن چُن کر سولہ (16) سال میں، مَیں نے اِس جامع (صحیح بخاری) کو لکھا ہے، میں نے اِسے اپنے اور اللہ پاک کے درمیان دلیل بنایا ہے۔[1] میں نے اپنی اِس کتاب میں صِرف صحیح اَحادیث داخِل کی ہیں اور جن حدیثوں کو مَیں نے اِس خیال سے کہ کتاب بہت لمبی نہ ہو جائے چھوڑ دیا وہ اِس سے بہت زیادہ ہیں۔

آپ نے دیگر بھی کئی کتابیں (مثلاً تاریخِ کبیر، تاریخِ اوسط، تاریخِ صغیر، مسندِ کبیر، ادبِ مفرد وغیرہ) لکھی ہیں مگر صحیح بخاری شریف **امام بخاری** کا وہ عظیم کارنامہ ہے جس نے نہ صِرف عوام وخواص میں مقبولیت کی معراج پائی بلکہ بارگاہِ رسالت سے بھی اِسے مقبولیت کا اعزاز عطا ہوا۔ یُوں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے اِسے اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے **"میری کتاب"** فرمایا۔ چنانچہ

بارگاہِ رسالت میں صحیح بخاری شریف کی مقبولیت

امام ابو زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ مکّے شریف میں مقامِ اِبراہیم اور حَجَرِ اَسْوَد کے درمیان سو رہا تھا کہ میرا نصیب جاگا اور خواب دیکھا کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم فرما رہے ہیں: اے ابو زید! کتابِ شافعی کا دَرْس کب تک دو گے، ہماری کتاب کا دَرْس کیوں نہیں دیتے؟ ابوزید کہتے ہیں: میں نے عَرْض کی: یارَسُوْلَ اللہ! میری جان آپ پر قربان! آپ کی کتاب کونسی ہے؟ مَدَنی آقا صَلَّی

1 ۔۔۔ نزہۃ القاری، ۱/ ۱۳۰

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: محمد بن اسماعیل کی کتاب **"بخاری"**۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور فرمایئے! جس کتاب کو رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پسند فرمائیں اور اُسے اپنی طرف منسوب فرمائیں تو اندازہ لگایئے کہ اُسے پڑھنے، سُننے اور اُس کا ختم کرنے والیوں کو اِس کی کیسی کیسی برکتیں نصیب ہوں گی۔ آیئے! ترغیب کے لئے خَتْمِ بُخاری کی چند برکتیں مُلاحظہ کیجئے۔ چنانچہ

خَتْمِ بُخاری کے فوائد

(بعض) عارفین رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن سے منقول ہے: اگر کسی مشکل میں صحیح بخاری کو پڑھا جائے تو وہ مشکل حل ہو جاتی ہے اور جس کشتی (Boat) میں صحیح بُخاری ہو وہ غَرق نہیں ہوتی۔ حافظ اِبنِ کثیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خشک سالی میں **"صحیح بخاری"** پڑھنے سے بارش ہو جاتی ہے۔[2] مشہور مُحدِّث حضرت شیخ عبدُ العزیز مُحدِّثِ دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سختی کے وَقْت، دشمن کے خوف، مَرَض کی سختی اور دیگر بلاؤں میں اِس کتاب کا پڑھنا علاج کا کام دیتا ہے، اکثر اِس کا تَجْرِبہ ہو چکا ہے۔[3] حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعدِ قرآن شریف صحیح تر کتاب بُخاری شریف مانی گئی ہے، مصیبتوں میں خَتْمِ بُخاری کیا جاتا ہے، جس کی بَرَکت اور اللہ پاک کے فَضْل سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔[4]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . بستان المحدثین، ص ۲۷۵ ملخصا

2 . . . تذکرۃ المحدثین، ص ۱۸۵

3 . . . بستان المحدثین، ص ۲۷۴ ملخصا

4 . . . مرآۃ المناجیح، ۱/۱۱ ملخصا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَمَضانُ المبارَک کے بعد شوّالُ المکرَّم کی آمد آمد ہے۔ خوش نصیب مسلمان اس مہینے میں اِہتمام کے ساتھ عِیْدُ الْفِطْر کے بعد 6 روزے رکھنے کی سعادت حاصل کرتے اور اس کی برکتیں پاتے ہیں۔ آیئے! ہم بھی شَشْ عید کے روزوں کے فضائل سنتی ہیں تاکہ ہمیں بھی یہ روزے رکھنے اور ان کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کی سعادت نصیب ہو۔ چنانچہ

شوّال کے 6 کے روزوں کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ (6) دن شَوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔[1]

2. ارشاد فرمایا: جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ (6) شَوّال میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے عمر بھر کا روزہ رکھا۔[2]

3. ارشاد فرمایا: جس نے عِیْدُ الْفِطْر کے بعد (شَوّال میں) چھ (6) روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس (10) ملیں گی۔[3]

خَلِیْلِ مِلَّت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ روزے عید کے بعد مسلسل رکھے جائیں تب بھی حَرَج نہیں اور بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں دو (2) روزے اور عِیْدُ الْفِطْر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور

---

1 ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فیمن صام ۔۔۔ الخ، ۳/۴۲۵، حدیث: ۵۱۰۲

2 ۔۔۔ مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم ستۃ ایام ۔۔۔ الخ، ص ۴۵۶، حدیث: ۲۷۵۸

3 ۔۔۔ ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب الصیام ستۃ ایام ۔۔۔ الخ، ۲/۳۳۳، حدیث: ۱۷۱۵

پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔[1] اَلْغَرَض عِیْدُ الْفِطْر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شَشْ عید کے روزے رکھ سکتی ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک کے بارے میں مَدَنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے حدیثِ پاک سے متعلق نِکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: جو شخص دینی معاملات کے متعلق چالیس (40) حدیثیں یاد کرکے میری امت تک پہنچا دے گا اللہ پاک (قیامت کے دن) اس کو اس شان کے ساتھ اٹھائے گا کہ وہ فقیہ ہو گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے لئے گواہی دوں گا۔[2] (2) فرمایا: اللہ پاک اس کو تروتازہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔[3] ☆ حدیث، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قول، فِعل، حال اور تقریر کو کہتے ہیں۔[4] ☆ اس علم کو حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے اگر ساری امت میں اس کا عالم نہ پایا جائے تو ساری امت گنہگار ہو گی۔[5] ☆ قرآنِ مجید کی طرح حدیثِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی احکامِ شریعت کا

---

1 . . . سنی بہشتی زیور، ص ۳۴۷ ملخصا

2 . . . مشکاۃ، کتاب العلم، ۱/ ۶۸، حدیث: ۲۵۸

3 . . . ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الحث ... الخ، ۴/ ۲۹۸، حدیث: ۲۶۶۵

4 . . . نزہۃ القاری، ۱/ ۸۷

5 . . . نصاب اصول حدیث مع افادۃ رضویہ، ۲۸

بنیادی ماخذ ہے۔☆حدیث کی رہنمائی کے بغیر احکامِ الٰہی کی تفصیلات جاننا اور آیاتِ قُرآنی کا منشا و مُراد سمجھنا ممکن نہیں۔☆قرآنِ مجید کے بعد احکامِ شریعت کی دلیل بننے میں حدیث ہی کا درجہ ہے۔☆قرآنِ مجید و حدیث دونوں ہی دینِ اسلام کی مرکزی بنیاد اور احکامِ شرع کی مضبوط دلیلیں ہیں۔[1]☆بغیر احادیثِ رسول پر ایمان لائے ہوئے نہ کوئی قرآن کے مَعانی و مَطالب کو کَمَا حَقُّہٗ سمجھ سکتا ہے نہ دینِ اسلام پر عمل کر سکتا ہے۔[2]☆اسلام میں کلامُ اللہ(قرآن) کے بعد کلامِ رسولُ اللہ(حدیث) کا درجہ ہے۔[3]

☆ہر انسان پر حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی اطاعت فرض ہے اور یہ اطاعت بغیر حدیث و سنت جانے ناممکن ہے۔[4]☆احادیث سے انکار کے بعد قرآن پر ایمان کا دعویٰ باطل محض ہے۔[5]☆جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ واقعی حدیثِ مبارکہ ہے، اُس وقت تک بیان نہ کریں۔[6]☆نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جب تک تمہیں یقینی علم نہ ہو میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے بچو، جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کیا اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔[7]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... منتخب حدیثیں، ص ۳۰

2... منتخب حدیثیں، ص ۳۴

3... مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲

4... مرآۃ المناجیح، ۱/ ۹

5... نزہۃ القاری، ۱/ ۶۳

6... فیضانِ فاروقِ اعظم، ۲/ ۴۵۱

7... ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برایہ، ۴/ ۴۳۹، حدیث: ۲۹۶۰

بیان: 8 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گُناہ بخش دے۔[1]

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...معجم کبیر، ۱۸/ ۳۶۲، حدیث: ۹۲۸

2...معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہوگا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بکثرت رونے والا حاجی

شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف ”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات“ کے صَفْحہ نمبر 118 پر تحریر فرماتے ہیں: حضرت مَکْحُول رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت بُہَیْم عِجْلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: میرا حج کا ارادہ ہے کسی کو میرا رفیقِ سفر بنا دیجئے۔ چُنانچِہ میں نے اپنے ایک پڑوسی کو اُن کے ساتھ سفر مدینہ پر آمادہ کر لیا۔ دوسرے دن میرا پڑوسی میرے پاس آیا اور کہنے لگا: میں حضرت بُہَیْم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ساتھ نہیں جاسکتا۔ میں نے حیرت سے کہا: خدا کی قسم! میں نے

کوفہ بھر میں اُن جیسا بااخلاق آدمی نہیں دیکھا، آخر کیا وجہ ہے کہ تم اُن کی ہمراہی سے خود کو محروم کر رہے ہو؟ وہ بولا: میں نے سنا ہے کہ وہ اکثر روتے رہتے ہیں، اِس لیے اُن کے ساتھ میرا سفر خوشگوار نہیں رہے گا۔ میں نے اُس کو سمجھایا کہ وہ بہت اچھے بزرگ ہیں، اُن کی صحبت تمہارے لیے بہت فائدہ بخش ہوگی، وہ مان گیا، جب سفر کے لیے اُونٹوں پر سامان لادا جانے لگا تو حضرت بُہَیم عِجلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک دیوار کے قریب بیٹھ کر رونے میں مشغول ہوگئے، حتّٰی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی داڑھی مبارک اور سینہ اشکوں سے تر ہو گیا اور آنسو زمین پر ٹپ ٹپ گرنے لگے۔ میرے پڑوسی نے گھبرا کر مجھ سے کہا: ابھی تو سفر کی شروعات ہے اور اِن کا یہ حال ہے، خدا جانے آگے کیا عالَم ہوگا! میں نے اِنفِرادی کوشش کرتے ہوئے کہا: گھبرائیے نہیں سفر کا مُعاملہ ہے، ہوسکتا ہے بال بچّوں کی جُدائی میں رو رہے ہوں اور آگے چل کر قرار آجائے۔ حضرت بُہَیم عِجلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے یہ بات سُن لی اور فرمایا: وَاللّٰہ (اللہ پاک کی قسم)! ایسی بات نہیں، اِس سفر کے سبب مجھے **"سَفَرِ آخِرت"** یاد آگیا۔ یہ فرماتے ہی چیخیں مار مار کر رونے لگے۔ پڑوسی نے پھر پریشانی کے عالَم میں مجھ سے کہا: میں اِن کے ہمراہ کیسے رہ سکوں گا! ہاں اِن کا سفر حضرت داؤد طائی اور سلام اَبُو الاَحْوص رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِما کے ساتھ ہونا چاہیے کیونکہ یہ دونوں حضرات بھی بہت روتے ہیں، اُن کے ساتھ اِن کی ترکیب خوب رہے گی اور مِل کر خوب رویا کریں گے۔ میں نے پھر پڑوسی کی ہمّت بندھائی، آخِرِ کار وہ اِن کے ساتھ سَفَرِ مدینہ پر روانہ ہو گیا۔ حضرت مُخَوَّل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حج سے اُن کی واپسی ہوئی تو میں اپنے پڑوسی حاجی کے پاس گیا، اُس

نے بتایا: اللہ کریم آپ کو جزائے خیر دے، میں نے اِن جیسا آدمی کہیں نہیں دیکھا، حالانکہ میں مالدار تھا پھر بھی غریب ہونے کے باوُجُود وہ مجھ پر خوب خَرچ کرتے تھے، بوڑھے ہونے کے باوُجُود (نَفْل) روزے رکھتے اور میری بے حد خدمت کیا کرتے تھے۔ میں نے کہا: آپ تو اِن کے رونے کے سبب پریشان ہوتے تھے اب کیا ذِہن ہے؟ کہا: پہلے پہل میں بلکہ دیگر قافلے والے بھی اِن کے رونے کی کثرت سے گھبرا جاتے تھے مگر آہستہ آہستہ اِن کی صحبت کی برکت سے ہم پر بھی رِقّت طاری ہونے لگی اور اِن کے ساتھ ہم سب بھی مل کر روتے تھے۔ حضرت مُحَوَّل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: اِس کے بعد میں حضرت بُہَیْم عِجلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوا اور اپنے پڑوسی حاجی کے بارے میں دریافْت کیا تو فرمایا: بَہُت اچھا رفیق (ساتھی) تھا، ذِکرُ اللہ اور قرآنِ کریم کی تلاوت کی کثرت کرتا تھا اور اُس کے آنسو بہت جلد بہ جایا کرتے تھے۔ اللہ پاک تم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔[1]

روتی ہوئی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں ذِکرِ محبت عام ہے لیکن سوزِ محبت عام نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے ہمیں کئی مفید باتیں سیکھنے کو ملیں، ★ مثلاً بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہر وَقْت یادِ الٰہی میں اَشکبار رہا کرتے تھے، رِقّت و سوز اُن پر طاری رہتا تھا، جب اُنہیں معلوم ہوتا کہ اُنہیں بھی اللہ پاک کی بارگاہ سے بلاوا آیا ہے تو یہ خوشخبری سُن کر اُن کی گریہ وزاری میں مزید اِضافہ

---

1 ...البحر العمیق، ۱/۳۰۰ ملخصا

ہو جاتا اور اُنہیں سفرِ آخرت کی یاد تڑپانے لگتی۔ ★ یہ حضرات سفرِ مدینہ کے دوران جہاں مختلف عبادات کا سلسلہ جاری رکھتے وہیں یہ خوبی بھی اُن کے وُجود کا حِصّہ ہوتی کہ بظاہر بدنی اور مالی لحاظ سے کمزور ہونے کے باوُجود بھی اللہ پاک کے مُقدّس گھر کے مہمانوں (Guests) کی خیر خواہی میں کوئی کمی باقی نہ رکھتے، اے کاش! یادِ الٰہی میں آنسو بہانے، فکرِ آخرت میں تڑپنے، اور نفل روزے رکھنے کا یہ مَدَنی جذبہ ہمیں بھی نصیب ہو جائے۔ ★ اِس حکایت سے یہ مَدَنی پھول بھی ملا کہ جب کبھی قسمت کا ستارہ چمکے، سفرِ حج و زیارتِ مدینہ کا سنہری موقع میسر آئے تو اِس مبارک سفر میں ہمیں ایسی صحبت اختیار کرنی چاہئے جس کی برکت سے عمل کا جذبہ بڑھے، سفر کے آداب پُوری طرح بجالانے میں مدد ملے، دل نَرم ہو جائے، دردِ مدینہ ملے، دل میں خوفِ خدا و فکرِ آخرت بیدار ہو، طبیعت نفل عبادات بجالانے کی طرف مائل ہو اور تلاوتِ قرآن کا ذَوق و شَوق نصیب ہو۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَحادیثِ کریمہ میں اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے۔ آیئے! اِس بارے میں 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

اچھی صحبت اِختیار کرنے کی ترغیب

(1) اِرشاد فرمایا: بڑوں کے پاس بیٹھا کرو، عُلَما سے باتیں پوچھا کرو اور حکمت والوں سے میل جول رکھو۔[1]

1... معجم کبیر، ۲۲/ ۱۲۵، حدیث: ۳۲۴

(2)اِرشاد فرمایا:اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خدا کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تو بھولے تو وہ تجھے یاد دلائے۔[1]

(3)اِرشاد فرمایا:اچھا ہم نشین وہ ہے کہ اُسے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے، اُس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اُس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بَیْتُ اللہ شریف کا حج کرنا وہ عظیم اور عمدہ عبادت ہے کہ عاشقانِ رسول اِس عبادت کو بجالانے کے لئے گڑگڑا کر دعائیں مانگتی ہیں، دوسروں سے دعائیں کرواتی ہیں، اِس مقصد کے حُصول کی خاطر بیسیاں (کمیٹیاں) ڈالتی ہیں، اپنی حلال رقم سے کچھ نہ کچھ الگ سے جمع کرتی ہیں، پھر مخصوص رَقم جمع ہوجانے کے بعد فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے اِس اُمّید پر درخواستیں (Applications) جمع کرواتی ہیں کہ اِنْ شَآءَ اللہ اب کی بار اُن کا نام بھی قُرعہ اندازی میں نکلے گا اور وہ بھی حج کی سعادت پاکر وہاں کے دِلرُبا نظاروں سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گی، مقاماتِ مقدسہ پر جاکر رو رو کر اپنے گناہوں کی مُعافی مانگیں گی، اپنا حالِ دل سُنائیں گی اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں طلب کریں گی۔ پھر جس کا نام قُرعہ اَندازی میں نکل آتا ہے تو اُس کی خوشی کی اِنتہا نہیں رہتی کیونکہ کچھ ہی دنوں بعد وہ خواب میں نہیں بلکہ حقیقت میں اُس شہرِ محبوب یعنی مکہ شریف کی حدود میں داخل ہوجائے گی جس کی شان و عظمت قرآنِ کریم میں بیان ہوئی ہے، چنانچہ پارہ 1 سُوْرَۃُ

---

1 . . . رسائل ابن ابی الدنیا،کتاب الاخوان،باب من امر بصحبتہ . . . الخ،۸/۱۶۱، حدیث:۴۲

2 . . . جامع صغیر،ص۲۴۷، حدیث:۴۰۶۳

اَلْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 126 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا (پ ۱، البقرۃ: ۱۲۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے ربّ میرے اِس شہر کو امان والا کر دے۔

پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَلَد کی آیت نمبر 1 اور 2 میں اِرشادِ باری ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲) (پ ۳۰، البلد: ۱، ۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے ربّ میرے اِس شہر کو امان والا کر دے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مفسّرین کرام کا اِس بات پر اِجماع (اِتّفاق) ہے کہ اِس آیتِ مُبارکہ میں اللہ پاک نے جس شہر کی قسم ذِکر فرمائی ہے وہ مکہ شریف ہے۔ اِسی آیتِ مُبارکہ کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جناب میں یُوں عَرض گزار ہوئے: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں! آپ کی فضیلت اللہ پاک کے ہاں اِتنی بلند ہے کہ آپ کی حیاتِ مبارکہ کی ہی اللہ کریم نے قسم ذِکر فرمائی ہے نہ کہ دوسرے اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اور آپ کا مَقام و مرتبہ اُس کے ہاں اِتنا بُلند ہے کہ اُس نے لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) کے ذریعے آپ کے مُبارک قدموں کی خاک کی قسم ذِکر فرمائی ہے۔ (1)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دِیوان "حدائقِ بخشش" میں لکھتے ہیں:

---

1 . . . شرح زرقانی علی المواھب، الفصل الخامس . . . الخ، ۸/۴۹۳، فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۵۵۶

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص۸۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح قرآنِ کریم مکہ شریف کی شان و عظمت کی گواہی دے رہا ہے اِسی طرح مختلف احادیثِ مبارکہ میں بھی مکہ شریف کے عظیمُ الشان فضائل کو بیان کیا گیا ہے۔ آیئے! ہم بھی وہ فضائل سنیں تاکہ ہمارے دل و دماغ میں بھی اِس مقدس شہر کی شان و عظمت مزید اُجاگر ہو جائے، چنانچہ:

مکے مدینے کی خصوصیت

اِرشاد فرمایا: لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ مَكَّةَ وَلَا الْمَدِيْنَةَ یعنی مکّے شریف اور مدینے شریف میں دجّال داخل نہیں ہوسکے گا۔[1]

یارب ہمیں مکّے کی فضاؤں میں بُلالے
اور خانۂ کعبہ کا کریں جم کے نظارا
جو ہجرِ مدینہ میں تڑپتے ہیں شب و روز
کرلیں کبھی طیبہ کا شہا! وہ بھی نظارا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۷۰)

مکے کی گرمی پر صَبر کی فضیلت

اِرشاد فرمایا: مَنْ صَبَرَ عَلٰى حَرِّ مَكَّةَ سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ تَبَاعَدَتْ مِنْهُ النَّارُ یعنی جو شخص دن کے کچھ وقت مکّے شریف کی گرمی پر صبر کرے جہنم کی آگ اُس سے دُور ہو جاتی ہے۔[2]

1...مسند امام احمد، مسند السیدة رضی الله عنها، ۱۰/ ۸۵، حدیث: ۲٦۱۰٦
2...اخبار مکۃ، ۲/ ۳۱۱، حدیث: ۱۵٦۵

اِمتحاں درپیش ہو راہِ مدینہ میں اگر صبر کر تُو صبر کر ہاں صبر کر بس صبر کر

(وسائلِ بخشش مُرمّم: ص۶۸۷)

مکے مدینے میں مرنے کی فضیلت

اِرشاد فرمایا: جس شخص کی حج یا عمرہ کرنے کی نیت تھی اور اِسی حالت میں اُسے حَرَمین یعنی مکّے یا مدینے میں مَوت آگئی تو اللہ پاک اُسے بروزِ قیامت اِس طرح اُٹھائے گا کہ اُس پر نہ حساب ہوگا نہ عذاب، ایک دوسری روایت میں ہے: بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی وہ بروزِ قیامت اَمن والے لوگوں میں اُٹھایا جائے گا۔[1]

بہترین زمین

حضرت عَبْدُ اللہ بن عَدِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مقامِ حَزْوَرہ کے پاس اپنی اُونٹنی پر بیٹھے فرما رہے تھے: اللہ پاک کی قسم! تُو اللہ کی زمین میں بہترین زمین ہے اور اللہ کی تمام زمین میں مجھے زیادہ پیاری ہے۔ خدا پاک کی قسم! اگر مجھے اِس جگہ سے نہ نکالا جاتا تو میں ہرگز نہ نکلتا۔[2]

شارحِ بُخاری مفتی شریفُ الحق اَمجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ اِرشاد ہجرت کے وَقْت کا ہے، اُس وَقْت تک مدینہ پاک حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُشَرَّف نہیں ہوا تھا، اُس وَقْت تک مکہ شریف پوری سرزمین سے افضل تھا مگر

1 . . . مصنف عبدالرزاق، کتاب الاشربۃ والظروف، باب سکنی المدینۃ، ۹/ ۱۷۴، حدیث: ۱۷۴۷۹

2 . . . ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب فضل مکۃ، ۳/ ۵۱۸، حدیث: ۳۱۰۸

جب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ پاک تشریف لائے تو یہ شرف اسے حاصل ہو گیا۔[1]

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" صفحہ 236 پر ہے: عرض: حُضُور! مدینۂ طیّبہ میں ایک نماز پچاس ہزار کا ثواب رکھتی ہے اور مکّۂ معظمہ میں ایک لاکھ کا، اِس سے مکۂ معظمہ کا افضل ہونا سمجھا جاتا ہے؟ ارشاد: جمہور حنفیہ (یعنی اکثر حنفی علما) کا یہ ہی مسلک ہے اور امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے نزدیک مدینہ افضل اور یہی مذہب امیرُ المومنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ہے۔ ایک صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہا: مکّہ معظمہ افضل ہے۔ (فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے) فرمایا: کیا تم کہتے ہو کہ مکّہ مدینہ سے افضل ہے! اُنہوں نے کہا: وَاللّٰہ! بَیْتُ اللّٰہِ وحَرَمُ اللّٰہ۔ فرمایا: میں بَیْتُ اللّٰہ اور حَرَمُ اللّٰہ (کے بارے) میں کچھ نہیں کہتا، کیا تم کہتے ہو کہ مکہ، مدینے سے افضل ہے؟ اُنہوں نے کہا: بخدا خانۂ خدا و حرمِ خدا۔ فرمایا: میں خانۂ خدا و حرمِ خدا (کے بارے) میں کچھ نہیں کہتا، کیا تم کہتے ہو کہ مکّہ مدینے سے افضل ہے؟[2] وہ (صحابی) وُہی کہتے رہے اور امیرُ المومنین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) یہی فرماتے رہے اور یہی میرا (یعنی اعلیٰ حضرت کا) مسلک ہے۔ صحیح حدیث میں ہے، نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اَلْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ مدینہ اُن کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانیں۔[3] دوسری حدیث نَصِّ صریح ہے کہ فرمایا: اَلْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ مِّنْ مَّكَّةَ یعنی مدینہ پاک مکّے شریف سے افضل ہے۔[4]

مکّے سے اِس لئے بھی افضل ہوا مدینہ
حصّے میں اِس کے آیا میٹھے نبی کا روضہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۲۰)

1... نزہۃ القاری، ۲/ ۷۱۱

2... موطا امام مالک، کتاب الجامع، باب ماجاء فی امر المدینۃ، ۲/ ۳۹۶، حدیث: ۱۷۰۰

3... بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب من رغب عن المدینۃ، ۱/ ۶۱۸، حدیث: ۱۸۷۵

4... معجم کبیر، ۴/ ۲۸۸، حدیث: ۴۴۵۰

حُرمت والا شہر

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے لوگو! اِس شہر کو اُسی دن سے اللہ پاک نے حَرَم بنادیا ہے جس دن آسمان و زمین پیدا کیے لہٰذا یہ قیامت تک اللہ پاک کے حرام فرمانے سے حرام (یعنی حُرمت والا) ہے۔[1]

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا حرم کی ہے بارِش اللہ کے کرم کی ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! اللہ پاک نے مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کو کیسی عظیمُ الشّان خُصوصیات و برکات سے نوازا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم دنیاوی اُلجھنوں میں اُلجھی رہنے کے بجائے حرمینِ طیبین کی حاضری کے لئے کوششیں جاری رکھیں، اِس کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں رو رو کر دُعائیں مانگیں، والِدَین اور اللہ پاک کے مقبول بندوں کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر اُن سے دعائیں کروائیں، اِس اُمّید پر کہ کبھی تو بابِ کرم کھلے گا، کبھی تو ہمارا بھی بُلاوا آجائے گا اور کبھی تو ہمارا نام بھی حاجیوں کی فہرست (List) میں شامل ہوگا۔

حاجیوں کے بن رہے ہیں قافلے پھر یانبی پھر نظر میں پھر گئے حج کے مَناظِر یانبی!

کر رہے ہیں جانے والے حج کی اب تیاریاں رہ نہ جاؤں میں کہیں کردو کرم پھر یانبی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۷۶)

---

1 . . . ابن ماجة، كتاب المناسك، باب فضل مكة، ۵۱۹/۳، حديث: ۳۱۰۹

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حَرَمَیْن شَرِیْفَیْن کی حاضری کی تڑپ اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت کا مُطَالَعَہ کرنا بے حد مفید ہے، یہ حضرات مکّے مدینے کی سرزمین سے سچّی عقیدت و محبت فرمایا کرتے تھے، اِن مقامات سے اِن کی محبت کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ بعض بزرگوں کا یہ معمول تھا کہ وہ کسی اور ملک یا شہر کے رہائشی ہونے کے باوُجود بھی مکہ پاک کے فُیُوض و بَرَکات حاصِل کرنے کی غَرَض سے زندگی (Life) کا کثیر حصہ شہرِ محبوب کی خوشبودار و خوش گوار فضاؤں میں سانسیں لیتے گزارا کرتے اور ہر سال استقامت کے ساتھ بَیْتُ اللہ شریف کے حج کی سعادت سے بھی فیضیاب ہوتے، چنانچہ

مجھے حَرَم شریف میں لے چلو

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت"** کے صَفْحَہ 198 پر ہے: (قُطْبِ مَکَّۂ مُکَرَّمہ) حضرت مولانا عبدُ الحق اِلٰہ آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہند کے باشندے اور جلیلُ القدر عالِمِ دین تھے، چالیس (40) سال سے زائد مکّے شریف میں رہائش اِختیار کئے رہے۔ ہر سال ضرور حج کرتے۔ ایک سال زمانۂ حج میں آپ بہت بیمار ہو کر بستر پر پڑے تھے، ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام کی نویں (9) تاریخ کو اپنے شاگردوں سے کہا: مجھے حرم شریف میں لے چلو! کئی افراد اُٹھا کر لائے اور کعبۃُ اللہ کے سامنے بٹھا دیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے زمزم شریف منگا کر پیا اور دُعا کی کہ الٰہی! حج سے محروم نہ رکھ۔ اُسی وَقْت مولیٰ پاک نے ایسی قوت (Energy) عطا فرمائی کہ اُٹھ کر اپنے پاؤں سے عَرَفات شریف گئے اور حج ادا کیا۔[1]

1 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۱۹۸ ملخصا

دِکھا ہر برس تُو حرم کی بہاریں تُو مکّہ مدینہ دکھا یاالٰہی
شَرَف ہر برس حج کا پاؤں خدایا چلے طیبہ پھر قافِلہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُبْحٰنَ اللّٰہ! سُنا آپ نے! قُطْبِ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ حضرت مولانا عبدُالحق اِلٰہ آبادی مُہاجِر مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اللہ کریم کے کس قدر زبردست ولی تھے، باوجودیہ کہ اِنتہائی بیمار ہیں، بستر پر تشریف فرما ہیں، چلنے پھرنے سے عاجز ہیں اور کمزوری (Weakness) حد سے زیادہ بڑھ چکی ہے مگر چونکہ اُن کا جوش و جذبہ پہاڑ سے بھی زیادہ پختہ تھا، حج کی سعادت حاصل کرنے کی تڑپ بھی اپنے عُروج پر تھی، گویا کہ اُن کی بس یہی دُھن تھی کہ

ہر سال یاالٰہی مجھے حج نصیب ہو جب تک جیوں میں عالَمِ ناپائیدار میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۷۴)

لٰہذا جیسے ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو حرمِ کعبہ میں لے جایا گیا تو وہاں پہنچتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے زَم زَم شریف پی کر ربِّ کریم کی بارگاہ میں اپنی تڑپ کا اِظہار کردیا، بس پھر کیا تھا، بابِ کرم کُھلا، دریائے رحمت جوش میں آیا، اِنتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور اللہ پاک کے کرم سے اُنہیں ایسی قوت نصیب ہوئی کہ خود اپنے پاؤں پر چل کر عرفات بھی تشریف لے گئے اور حج کی سعادت پانے میں بھی کامیاب ہوگئے۔

تُو نے مجھ کو حج پہ بُلایا یااللہ میری جھولی بھر دے
گِردِ کعبہ خوب پھرایا یااللہ میری جھولی بھر دے

میدانِ عرفات دکھایا یااللہ مری جھولی بھر دے
بخش دے ہر حاجی کو خدایا یااللہ مری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آبِ زم زم وہ بابرکت پانی ہے جسے پی کر دُعا مانگنے سے دُعا مقبول ہوتی ہے، حدیثِ پاک میں قَبولیتِ دُعا کے علاوہ آبِ زم زم کے اَور بھی فوائد و ثمرات بَیان کئے گئے ہیں جیسا کہ

برکاتِ آبِ زَم زَم

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: آبِ زم زم ہر اُس مقصد کے لئے ہے، جس مقصد کے لئے اُسے پیا جائے، اگر تم اُسے شِفا کی غَرَض سے پیو گے تو اللہ پاک تمہیں شِفا دے گا، اگر تم اُسے پناہ حاصِل کرنے کیلئے پیو گے تو اللہ کریم تمہیں پناہ عطا فرمائے گا، اگر تم اُسے اپنی پیاس بجھانے کے لئے پیو گے تو اللہ پاک تمہاری پیاس بجھا دے گا۔(اِس حدیثِ پاک کے راوِی بَیان کرتے ہیں کہ) حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا جب آبِ زم زم پیتے تو یہ دعا مانگتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ یعنی اے اللہ کریم! میں تجھ سے نَفع دینے والا عِلم، کُشادہ رِزق اور ہر بیماری سے شِفا کا سُوال کرتا ہوں۔ (1)

آیئے! زم زم شریف کی حیرت انگیز برکت پر مشتمل ایک اِیمان افروز واقعہ سُنئے اور جُھومئے، چنانچہ

1 . . . مستدرک، کتاب المناسک، باب ماءُ زمزم لما شرب له، ۲/ ۱۳۲، حدیث: ۱۷۸۲

زم زم سے علاج ہو گیا

حمزہ بن واصِل اپنے والِدِ گرامی سے نَقْل کرتے ہیں: حَرَمِ مُحْتَرَم میں ایک آدمی نے سَتّو کھائے، اُس میں سُوئی (Needle) تھی جو کہ حَلْق میں چُبھ گئی اور اُس کی جان پر بن گئی، لاکھ جَتَن (کوشش) کرنے کے باوُجُود آرام نہ ہوا، اُس نے کراہتے ہوئے کہا: میرا آخِری علاج زم زم ہے، مجھے آبِ زم زم پلاؤ اِنْ شَآءَ اللّٰہ میں ٹھیک ہو جاؤں گا۔ چُنانچہ اُسے آبِ زم زم پلایا گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آبِ زم زم شریف کی بَرَکت سے اُسے صِحّت مل گئی۔ راوی کہتے ہیں: میرے والِد صاحِب نے اُس آدمی کو کئی دن بعد حرم شریف میں دیکھا کہ وہ پُر سُکون اور مکمل صحت یاب ہے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شہرِ مکہ کو صرف یہی ایک شرف حاصل ہوتا تو بھی اِس کی شان و عظمت کیلئے کافی تھا کہ اِس مبارک سرزمین پر بَیْتُ اللّٰہ شریف جَلْوہ گر ہے مگر قربان جایئے کہ اِس کے علاوہ بھی اِس پُر نور شہر کے فضائل و خصوصیات اِس قدر زیادہ ہیں کہ دل چاہتا ہے، بس بَیان کرتی اور سُنتی چلی جائیں کیونکہ اِس مقدس شہر (Holy City) میں جگہ جگہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے نسبت رکھنے والی مُقَدَّس و یادگار مساجِد، کُنویں، غاریں، تعمیرات اور مزارات وغیرہ موجود ہیں۔ آیئے! حُصولِ برکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے مکّے شریف کی چند

1… شفاء الغرام، الباب العشرون، ۱/۳۳۸ ملخصا

خُصوصیات کے بارے میں سُنئے اور اپنے دل میں اِس پاکیزہ شہر کی عظمت مزید بڑھانے کا سامان کیجئے، چنانچہ

مکہ شریف کی چند خصوصیات

امیرِ اَہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات" میں مکّے شریف کی دِلنشین خُصوصیات بَیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: ☆نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکے شریف میں پیدا ہوئے، ☆پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دینِ اسلام کی تبلیغ کا آغاز یہیں سے فرمایا، ☆یہیں کعبہ شریف ہے، اِسی کا طواف کیا جاتا ہے اور نَماز میں دنیا بھر سے اِسی طرف منہ کیا جاتا ہے، ☆مسجِدُ الحرام شریف یہیں پر ہے جس میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ (100,000) نَمازوں کے برابر ہے، ☆آبِ زم زم کا کُنواں ☆حجرِ اسود ☆مقامِ اِبراہیم اور ☆صفا مروہ یہیں ہیں، ☆میقات کے باہر سے آنے والے بِغیر اِحرام کے مکّے میں داخِل نہیں ہوسکتے، ☆دنیا بھر سے مسلمان حج کی سعادت پانے کے لئے یہیں حاضِر ہوتے ہیں، ☆جو اِس شہرِ مقدس میں داخِل ہوجائے اَمن پانے والا ہوگا، ☆دن کا کچھ وَقت یہاں کی گرمی پر صَبْر کرلینے والے کو جہنم کی آگ سے دُور کیا جاتا ہے، ☆یہاں غارِ حرا ہے جہاں مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پہلی وَحی نازِل ہوئی، ☆یہاں پر ہر موسم کے پھل (Fruits) ملتے ہیں، ☆معراج النبی اور ☆چاند کے دو ٹکڑے ہونے کے مُعجزات اِس شہر میں ظاہِر ہوئے، ☆دنیا کا سب سے پہلا پہاڑ جَبَلِ اَبِی قُبَیس یہیں واقع ہے، ☆پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں اپنی حیاتِ ظاہِری کے 53 برس گزارے، ☆حضرت امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ظُہور

مکّے شریف میں ہی ہوگا۔[1]

مکّے کی حسین شام کی دیکھوں میں بہاریں پھر دیکھوں مدینے کی شہا صبح دل آرا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مکّے شریف کے بابرکت مقامات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! شہرِ محبوب یعنی مکہ شریف میں فضیلت و برکت والے بہت سے مقامات موجود ہیں۔ آیئے! چند بابرکت مقامات کا تذکرہ سنتی ہیں، چنانچہ

مسجدِ جعرّانہ

مسجدِ جعرّانہ: مکہ شریف سے جانبِ طائف تقریباً 26 کلو میٹر پر واقع ہے۔ فتحِ مکہ کے بعد طائف شریف فتح کر کے واپسی پر ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں سے عُمرے کا اِحرام زیبِ تن فرمایا تھا۔ یوسف بن مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مقامِ جِعرّانہ سے 300 اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عُمرے کا اِحرام باندھا ہے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (مقامِ) جِعِرّانہ پر اپنا عَصا مبارک گاڑا جس سے پانی کا چشمہ اُبلا جو نہایت ٹھنڈا اور میٹھا تھا۔[2] مشہور ہے کہ اِس جگہ پر کُنواں ہے۔ عبدُاللہ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طائف سے واپسی پر یہاں قِیام (Stay) کیا اور یہیں مالِ غنیمت بھی تقسیم فرمایا۔ آپ

1 . . . عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص۲۰۰ ملخصاً
2 . . . بلد الامین، ص۲۲۱ ملخصاً

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 28شوال المکرم کو یہاں سے عُمرے کا اِحرام باندھا تھا۔[1] اِس جگہ کی نسبت قریش کی ایک عورت کی طرف ہے جس کا لقب جِعِرّانہ تھا۔[2] عوام اِس مقام کو ''بڑا عُمرہ'' بولتے ہیں۔ یہ نہایت ہی پُر سوز مقام ہے، جیسا کہ

100 سے زائد بار دیدارِ مُصْطَفٰے

مشہور مُحدّث حضرت شَیْخ عبدُ الحق محدث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **''اَخْبارُ الاَخیار''** میں نَقْل کرتے ہیں: میرے پیرو مرشد حضرت شَیْخ عبد الوہاب مُتّقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مجھے تاکید فرمائی ہے کہ موقع ملنے پر جِعِرّانہ سے ضَرور عُمرے کا احرام باندھنا، یہ ایسا متبرک (یعنی برکت والا) مقام ہے کہ میں نے یہاں ایک رات کے مختصر سے حصّے کے اندر سو (۱۰۰) سے زائد بار مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خواب میں دیدار کیا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسانِہٖ۔ حضرت شَیْخ عبد الوہاب مُتّقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا معمول تھا کہ عمرے کا اِحرام باندھنے کیلئے روزہ رکھ کر پیدل جِعِرّانہ جایا کرتے تھے۔[3]

کبھی تو مجھے خواب میں میرے مولیٰ ہو دیدارِ ماہِ عَرب یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۸)

مسجدِ تنعیم

مسجدُ الحرام سے تقریباً سات کلو میٹر پر حُدودِ حَرم سے باہر مقامِ تنعیم پر یہ عالی شان مسجِد واقع ہے، اِسے ''مسجِد عائشہ'' بھی کہتے ہیں۔ خوش نصیب زائرینِ کرام یہاں سے

---

1 . . . بلد الامین، ص ۲۲۰، ۲۲۱

2 . . . بلد الامین، ص ۱۴۳

3 . . . اخبار الاخیار، ص ۲۷۸ ملخصاً، عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۲۳۳، ۲۳۲ ملخصاً

عمرے کا اِحرام باندھتے ہیں، عوام اِس مقام کو "چھوٹا عمرہ" بولتے ہیں۔

مسجدِ تنعیم کی تعمیرات

تنعیم کے اِس تاریخی مقام پر سب سے پہلے محمد بن علی شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مسجِد تعمیر کی، پھر ابو العباس امیرِ مکہ نے قُبّہ (یعنی گنبد) بنوایا، بعد ازاں ایک بوڑھی خاتون نے خوبصورت مسجِد بنوائی۔[1]

جو مسلماں خانۂ کعبہ کا کرتے ہیں طواف اُن کو بھی اور سارے ہی سجدہ گزاروں کو سلام

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۹)

ولادت گاہِ سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرت علّامہ قطب الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت گاہ پر دُعا قبول ہوتی ہے۔[2] یہاں پہنچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ کوہِ مروہ کے کسی بھی قریبی دروازے سے باہر آجائیے۔ سامنے نمازیوں کیلئے بَہُت بڑا اِحاطہ بنا ہوا ہے، اِحاطے کے اُس پار یہ مکانِ عالیشان اپنے جلوے لُٹا رہا ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ دُور ہی سے نظر آجائے گا۔ خلیفہ ہارون رشید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والِدۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے یہاں مسجِد تعمیر کروائی تھی۔ آج کل اِس مکانِ عظمت نشان کی جگہ لائبریری (Library) قائم ہے اور اِس پر یہ بورڈ لگا ہوا ہے: "مَکْتَبَۃُ مَکَّۃَ الْمُکَرَّمَۃ"۔[3]

---

1 . . . بلد الامین ص۱۳۹، ۱۳۸

2 . . . بلد الامین ص۲۰۱

3 . . . عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص۲۴۷

مکّے میں اُن کی جائے ولادت پہ یاخدا   پھر چشمِ اَشکبار جمانا نصیب ہو

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۰)

غارِ حرا

تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ظُہورِ رسالت سے پہلے غارِ حرا میں ذِکر و فِکر میں مشغول رہے ہیں۔ یہ قبلہ رُخ واقع ہے۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پہلی وَحی اِسی غار میں اُتری، جو کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ۝۱ سے مَا لَمْ یَعْلَمْؕ۝۵ تک پانچ آیتیں ہیں۔ یہ غار مُبارَک مسجدُ الحرام سے جانبِ مشرِق تقریباً تین میل پر واقع **"جَبَلِ حِرا"** پر ہے، اِس مبارَک پہاڑ کو **جَبَلِ نُور** بھی کہتے ہیں۔ **"غارِ حِرا"** غارِ ثور سے افضل ہے کیونکہ غارِ ثور نے تین(3) دن (Three Days) تک سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدم چُومے جبکہ غارِ حِرا رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابرکت سے زیادہ عرصہ مشرف ہوا۔[1]

پھر عرب کی حسیں وادیاں ہوں   کاش! مکّے کی شادابیاں ہوں

مجھ کو دیدار ثَور و حِرا کی   میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۲۸)

خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا مکان

مکّے مدینے کے سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب تک مَکَّۃُ مُکَرَّمہ میں رہے حضرت خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے مکانِ عالی شان میں سُکُونَت پذیر رہے۔ شہزادۂ عظیم اِبراہیم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے عِلاوہ تمام اولاد بشُمول شہزادیِ کونین بی بی فاطِمہ زَہرا رَضِیَ

1 . . . عاشقانِ رسول کی 130 حکایات: ص ۲۴۱

اللہُ عَنْہَا کی یہیں وِلادت ہوئی۔ جبریلِ اَمین عَلَیْہِ السَّلَام نے بارہا اِس مکانِ عالیشان کے اندر بارگاہِ رِسالت میں حاضِری دی، حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے نُزولِ وَحی اِسی میں ہوا۔ مسجدِ حرام کے بعد مکہ پاک میں اِس سے بڑھ کر افضل کوئی مقام نہیں۔ صد کروڑ بلکہ اربوں کھربوں افسوس! اب اِس مکانِ والا شان کے نشان تک مٹادیئے گئے ہیں اور لوگوں کے چلنے کے لئے یہاں ہموار فرش بنادیا گیا ہے۔ مروہ کی پہاڑی کے قریب واقع باب المروہ سے نکل کر بائیں طرف (Left side) حسرت بھری نگاہوں سے صِرف اِس مکانِ عرش نشان کی فَضاؤں کی زِیارت کرلیجئے۔[1]

اے خدیجہ! آپ کے گھر کی فضاؤں کو سلام ٹھنڈی ٹھنڈی دلکشا مہکی ہواؤں کو سلام

جَبَلِ ابو قُبَیس

جَبَلِ اَبُو قُبَیس دُنیا کا سب سے پہلا پہاڑ ہے، جو مسجِدُ الْحَرام کے باہر صَفا و مَروہ کے قریب واقع ہے۔ اِس پہاڑ پر دُعا قَبول ہوتی ہے، اَہلِ مکہ قحط سالی کے موقع پر اِس پر آکر دُعا مانگتے تھے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ حجرِ اسود جنت سے یہیں نازِل ہُوا تھا۔[2] اِس پہاڑ کو "اَلْاَمین" بھی کہا گیا ہے کہ "طُوفانِ نُوح" میں حجرِ اسود اِس پہاڑ (Mountain) پر بحفاظت تشریف فرما رہا، ایک روایت کے مطابِق کعبے شریف کی تعمیر کے موقع پر اِس پہاڑ نے حضرت اِبراھیم عَلَیْہِ السَّلَام کو پُکار کر عَرض کی: "حجرِ اسود اِدھر ہے۔"[3] منقول ہے، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسی پہاڑ پر جلوہ اَفروز ہو کر چاند کے

1 . . . عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۲۴۰

2 . . . الترغیب والترھیب، کتاب الحج، باب الترغیب فی الطواف . . . الخ، ۲/۱۲۵، حدیث: ۲۰

3 . . . بلد الامین، ص ۲۰۶ ملخصا

دو ٹکڑے فرمائے تھے۔ چُونکہ مکہ شریف پہاڑوں کے درمیان گھرا ہُوا ہے چُنانچہ اِس پر سے چاند دیکھا جاتا تھا پہلی (دوسری اور تیسری) رات کے چاند کو ہِلال کہتے ہیں لہٰذا اِس جگہ پر بطورِ یادگار مسجدِ ہِلال تعمیر کی گئی۔ بعض لوگ اِسے مسجدِ بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کہتے ہیں۔[1]

جَبَلِ نُور و جَبَلِ ثَور اور اُن کے غاروں کو سلام   نُور برساتے پہاڑوں کی قِطاروں کو سلام

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۶۰۸)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت، چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں   نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

سفر کرنے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! سَفر کرنے کی کچھ سُنّتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ ☆جب سفر کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ پیر، جمعرات یا ہفتے کو کرے۔[3] ☆عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے ساتھ لیے سفر کو جانا حرام ہے، اس میں کچھ حج کی خصوصیت نہیں، کہیں ایک دن کے راستہ پر بغیر شوہر

1...عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص۲۳۸ ملخصاً
2...مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵
3...فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۴۰۰ ملخصاً

یا محرم جائے گی تو گناہ گار ہو گی۔[1] ☆عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا، ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔[2] ☆سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جُبَیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو سفر میں اپنے سب رُفَقا سے زیادہ خوشحال رہنے کیلئے روانگی سے پہلے یہ وِرد پڑھنے کی تلقین فرمائی: (1) سورۂ کافرون (2) سورۂ نصر (3) سورۂ اخلاص (4) سورۂ فلق (5) سورۂ ناس۔ ہر سورت ایک ایک بار اور ہر ایک کی اِبتدا میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور سب سے آخِر میں بھی ایک بار بِسْمِ اللّٰہ پوری پڑھ لیجئے۔ (اِس طرح سورتیں پانچ ہوں گی اور بِسمِ اللّٰہ شریف چھ بار) جُبَیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں یوں تو صاحبِ مال تھا مگر جب سفر کرتا تو (سب رُفقا سے) بدحال ہو جاتا، جب سے یہ سورتیں سفر سے قبل ہمیشہ پڑھنی شروع کیں ان کی برکت سے واپسی تک خوشحال اور دولت مند رہتا۔[3] ☆راستے کی چڑھائی کی طرف یا سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے، بس وغیرہ جب سڑک کی اُونچی جانب جارہی ہو تو "اَللّٰہُ اَکْبَر" اور سیڑھیوں یا ڈھلوان سے اُترتے ہوئے سُبْحٰنَ اللّٰہ کہئے ☆منزل پر اُترتے وَقْت یہ پڑھیے: اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ؕ ترجمہ: میں اللّٰہ کریم کے کامل کلمات کے واسطے سے ساری مخلوق کے شَر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہر نقصان سے بچے گا۔[4] ☆دورانِ سفر بھی نماز میں ہرگز کوتاہی نہ ہو، ☆راستے میں بس

1... فتاوی رضویہ: ۱۰/ ۶۵۷

2... بہار شریعت، ۱/ ۷۵۲، حصہ: ۶

3... مسند ابی یعلی، مسند عمرو بن العاص، ۲/ ۲۶۵، حدیث: ۷۳۸۲

4... الحصن الحصین، ص ۸۲

خراب ہو جائے تو ڈرائیور یا مالِکانِ بس وغیرہ کو کوسنے اور بک بک کر کے اپنی آخرت داؤ پر لگانے کے بجائے صَبر سے کام لیجئے اور جنت کی طلب میں ذِکر و دُرُود میں مشغول ہو جایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے "**101 مدنی پھول**" اور "**163 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:9 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ اکرم نُورِ مُجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (1)

کعبہ کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود طیبہ کے شمس الضُّحیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچھّی اَچھّی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** "مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔" (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵، حدیث: ۴۱۳۹

2...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سِمٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰه، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہوگا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

درِ رسول پر حاضر ہونے والا بخشا گیا

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حَرْب ہِلَالی رَحْمَۃُ اللّٰهِ عَلَیْہ نے بیان کیا: ایک مرتبہ میں روضۂ رسول پر حاضر تھا کہ ایک اَعرابی (عَرَب کے دیہات کا رہنے والا) آیا اور حُضُور صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اِس طرح عرض گزار ہوا: یارسول اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! اللّٰه پاک نے آپ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر جو سچی کتاب نازِل فرمائی اُس میں (پارہ 5، سورۃ النساء کی) یہ آیت بھی ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر

وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾ ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (پ۵، النساء:۶۴)

اے میرے آقا و مولیٰ! میں اللہ پاک سے اپنے گناہوں کی مُعافی طَلَب کرتے ہوئے حاضِرِ دربار ہوں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنا شَفِیع (شفاعت کرنے والا) بناتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ عاشِقِ رسول رونے لگا اور اُس کی زَبان پر یہ اَشعار جاری تھے:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهُ | فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

رُوْحِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهُ | فِيْهِ الْعِفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

ترجمہ: اے وہ بہترین ذات جس کا مُبارَک وُجُود اس زمین میں دفن کیا گیا تو اِس کی عُمدگی اور پاکیزگی سے میدان اور ٹیلے معطّر (خوشبودار) ہو گئے۔ میری جان فِدا ہو اُس قبرِ انور پر جس میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آرام فرما ہیں! جس میں پاک دامنی، سخاوت اور عفو و کرم کا بیش بہا خزانہ ہے۔

وہ عاشِقِ رسول کافی دیر تک اِن اَشعار کی تکرار کرتا رہا، پھر اپنے گناہوں کی مُعافی مانگتا ہوا اَشکبار آنکھوں سے وہاں سے رخصت ہو گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حرب ہِلَالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں سویا تو خواب میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت سے شَرَف یاب ہوا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: اُس اَعرابی سے مِلو، اُسے خوشخبری سناؤ کہ اللہ پاک نے میری سِفارش کی وجہ سے اُس کی مغفِرت فرما دی ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ... عیون الحکایات، الحکایۃ الرابعۃ والاربعون بعد الاربعمائۃ، ص۳۷۸ ملخصًا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! "جو روتا ہے اس کا کام ہوتا ہے" کی کھلی حقیقت بیان کردہ حکایت سے ہمارے سامنے واضح ہوئی کہ اس اَعرابی (دیہاتی) کا گریہ وزاری کرنا، اس کا رونا، آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں تڑپنا، نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پکارنا، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں آنسو بہانا کام آگیا کہ خود اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے مغفرت کی بشارت عطا فرمائی۔ یاد رکھئے! جہاں پانی بہتا ہے وہاں سبزہ اُگتا ہے اور مدینے شریف کی تو کیا ہی بات ہے وہاں جو آنسو بہائے تو اس کی مرادیں پوری ہوتی ہیں، وہاں مغفرت کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں، وہاں گناہگاروں کو دامنِ رحمت میں لیا جاتا ہے، وہاں بے سہاروں کی بگڑیاں بنتی ہیں، وہاں غم کے ماروں کی غمخواری کی جاتی ہے، وہاں حاجت مندوں کی حاجت روائی کی جاتی ہے، یہ وہ بابرکت مقام ہے کہ یہاں جو بھی آتا ہے جھولیاں بھر کے جاتا ہے، جو مدینے جاتے ہیں وہ دل کی مرادیں پاتے ہیں، جو جانے کے اسباب نہیں پاتے وہ مدینے کی یاد میں تڑپتے ہی رہتے ہیں، دنیا میں بہت سے ایسے لوگ موجود ہوں گے جن کے پاس بے انتہا مال و دولت ہے، جنہوں نے دنیا بھر کی سیر بھی کی ہو گی مگر آہ! عُشّاقانِ رسول کے مرکزِ عقیدت "مدینۂ منورہ" اور اس کے حسین و دلکش مقامات کی زیارت سے اب تک محروم ہوں گے، بعض وہ عاشقانِ رسول جن کے پاس مدینے شریف جانے کے لئے نہ تو مال ہوتا ہے اور نہ ہی جانے کے اسباب موجود ہوتے ہیں مگر جب ان کا بلاوا آتا ہے، زیارتِ مدینہ کے لئے ان کا رونا، ان کی سچی تڑپ، مسلسل دعائیں اور مخلصانہ کوششیں رنگ لاتی ہیں، اسباب بنتے چلے جاتے ہیں اور بالآخر انہیں بھی مدینہ پاک اور سبز سبز گنبد کی زیارت کا جام پینا

نصیب ہو جاتا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

کہاں کا منصب کہاں کی دولت قسم خدا کی ہے یہ حقیقت
جنہیں بُلایا ہے مُصطفےٰ نے وہی مدینے کو جارہے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مدینہ طیبہ ایسا برکت و عظمت والا مقام ہے کہ جو وہاں جاتی ہے اس کا واپس آنے کو جی نہیں چاہتا کیونکہ مدینہ طیبہ میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے منسوب بے شمار یادیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا روضہ مبارک ہے، مدینہ طیبہ میں ایسا دلی سکون ملتا ہے کہ جو دنیا کے کسی شہر اور کسی خوبصورت مقام پر بھی نہیں ملتا، لہٰذا اگر کبھی راہِ مدینہ میں کوئی پریشانی آجائے یا مدینہ طیبہ میں کوئی تکلیف استقبال کرے تو صبر کرکے سعادت سمجھ کر اسے قبول کرلینا چاہیے کہ وہاں تکلیف پر صبر کرنے والیوں کے لئے اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی شفاعت کی بشارت عطا فرمائی ہے، چنانچہ

مدینۂ طیبہ کی تکالیف پر صبر کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص ارادۃً میری زیارت کو آیا وہ قِیامت کے دن میری حفاظت میں رہے گا اور جو شخص مدینے میں رہائش اختیار کرے گا اور مدینے کی تکالیف پر صبر کرے گا تو میں قِیامت کے دن اُس کی گواہی دوں گا اور اُس کی شَفاعت کروں گا اور جو شخص حَرمین (یعنی مکے، مدینے) میں سے کسی ایک میں مرے گا اللہ پاک اُس کو اِس حال میں قبر سے اٹھائے گا کہ وہ قِیامت کے خوف

سے امن میں رہے گا۔ [1]

موت عطارؔ کو مدینے میں آئے اب تو نہ جائے گھر آقا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۱۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً عاشقانِ رسول کے لئے راہِ مدینہ کا ہر کانٹا بھی پھول کی طرح ہے لہٰذا سفرِ مدینہ کے دوران اگر کوئی پریشانی آجائے، کوئی تنگ کرے، دھکا دے، خلافِ مزاج بات کہہ دے یا اچانک کوئی زمینی یا آسمانی آفت آجائے تو اس موقع پر بے صبری کرنا، آہ و بکا کرنا، الجھنا، بدلہ لینا اور شکوے شکایات کرنا بہت بڑی محرومی کا سبب بن سکتا ہے۔ یوں ہی جتنا عرصہ مدینہ پاک کی فضاؤں میں گزرے تو کوشش کیجئے کہ ادب و تعظیم کا دامن ہاتھوں سے چھوٹنے نہ پائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ والے مدینہ پاک کا بہت زیادہ ادب واحترام بجالاتے ہیں۔ آیئے! ایک زبردست عاشقِ رسول بزرگ کی مدینے سے محبت اور ادب کے بارے میں 2 دلنشین واقعات سنئے، چنانچہ

مدینے سے محبت کا انداز

مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ زبردست عاشقِ رسول اور مدینۂ منورہ کا ادب (Respect) کرنے والے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مدینے میں رہنے کے باوجود قضائے حاجت کے لیے حرمِ مدینہ سے باہر تشریف لے

1 ... مشکاۃ، کتاب المناسک، باب حرم المدینۃ، ۱/ ۵۱۲، حدیث ۲۷۵۵

جاتے اور حدودِ حرم سے باہر جا کر اپنی طَبعی حاجت سے فارغ ہوتے۔[1]

یادِ طیبہ میں گُم رہوں ہر دم تیرا ہر دم رہے خیال آقا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امامِ مالک اور تعظیمِ خاکِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دروازے پر خُراسان یا مصر کے گھوڑے بندھے ہوئے دیکھے۔ ان سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے (Gift) میں دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیجئے۔ تو فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اِس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں، جس میں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں۔[2]

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

اللہ اکبر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک حسرت ملائکہ کو جہاں وَضعِ سر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ! سنا آپ نے! امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کس قدر مدینہ شریف سے

1 . . . بستان المحدثین، ص۱۹

2 . . . احیاء العلوم، کتاب العلم، الباب الثانی فی العلم المحمود . . . الخ، ۱/۴۸ ملخصا

محبت فرماتے اور اس کا ادب کرنے والے تھے۔ چونکہ آپ عالِمِ مدینہ بھی تھے تو ادب بھی آپ کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا جبکہ آج ہمارے معاشرے کو علم وادب دونوں کی بہت ضرورت ہے، علم کی دولت پاس ہوگی تو ادب کی سعادت بھی ملے گی اور علم سے خالی ہوں گی تو خطرہ ہے کہ بے ادبی کی گہری کھائی میں جا گریں۔ خصوصاً سفرِ مدینہ کے دوران تو زائرِ مدینہ کو پھونک پھونک کر قدم رکھنا اور باادب رہنا بہت ہی زیادہ ضروری ہے۔ یہ وہ در ہے جس کا ادب ہمارے رب نے ہمیں سکھایا ہے، لہٰذا اس معاملے میں تھوڑی سی سستی و کوتاہی کا مظاہرہ کرنا بہت بڑے نقصان و خُسران کا سبب ہے۔ آیئے! اس بارے میں ایک عبرت ناک واقعہ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

مدینے کی دہی کی بے ادبی کا وبال

ایک شخص مدینہ منورہ میں ہر وقت روتا اور معافی مانگتا رہتا، جب اس سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے جواب دیا۔ ایک دن میں نے مدینہ طیبہ کے دہی کو کھٹا اور خراب کہہ دیا، یہ کہتے ہی میری نسبت (معرفت) سلب ہوگئی اور مجھ پر عتاب (سختی) ہوا کہ دیارِ محبوب کی دہی کو خراب کہنے والے نگاہِ محبت سے دیکھ! محبوب کی گلی کی ہر ہر چیز عمدہ ہے۔[1]

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے　　　اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب!　　　صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1 . . . بہار مثنوی،۱۲۸،ماخوذاً

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مدینے جانے والوں کی قسمت کا ستارہ عروج پر ہوتا ہے، ان کے نصیب چمک رہے ہوتے ہیں، ان کی سعادتوں کی معراج ہوتی ہے، ان کی خوشی دیکھنے والی ہوتی ہے اور ان پر رحمتِ الٰہی کی بارش چھما چھم برس رہی ہوتی ہے بلکہ روضۂ رسول کی زیارت کا جام پینے والوں کو نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے شفاعت کا پروانہ عطا فرمایا ہے، چنانچہ

شفاعت واجب ہو جاتی ہے

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! ذرا سوچئے تو سہی! وہ کیسا عظمتوں اور برکتوں والا مقام ہے کہ جس کی زیارت کریں تو شفاعت کی خیرات، وہاں رہیں تو برکتیں اور اگر وہیں دم نکل جائے تو شفاعت کا وعدہ ہے۔ امامِ عشق و محبت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند ۔۔۔ سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۲۲)

روضۂ رسول وہ عظیم جگہ ہے جہاں ستر ہزار فرشتے صبح حاضری دیتے ہیں۔ ستر ہزار فرشتے شام کو حاضری دیتے ہیں، جن کو ایک بار حاضری مل جائے ان کو دوبارہ حاضری کا شرف نہیں ملتا، لیکن عاشقانِ رسول پر اللہ پاک اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کتنا بڑا احسان ہے کہ انہیں ایک بار نہیں بلکہ بار بار حاضری کی اجازت عطا

---

1 ... دار قطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، ۲/ ۳۵۱، حدیث: ۲۶۶۹

کی جاتی ہے، غلامانِ مصطفےٰ چاہے کتنے ہی بڑے گناہ گار و خطا کار ہوں، مگر پھر بھی اس در سے انہیں خالی ہاتھ نہیں لوٹایا جاتا۔ وہ تو ایسے کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں جو غلاموں کی فریاد سنتے، ان کی خالی جھولیوں کو بھرتے اوران کی حاجت روائی بھی فرماتے ہیں، چنانچہ

سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھانا کھلایا

حضرت سَیِّدُنا امام یوسف بن اسماعیل نَبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا شیخ ابو العبّاس احمد بن نفیس تُونسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک بار مدینۂ منوّرہ میں سخت بھوک کے عالَم میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُرانوار پر حاضِر ہو کر عرض گزار ہوا، یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں بھوکا ہوں۔ یکایک آنکھ لگ گئی، کسی نے جگادیا اور مجھے ساتھ چلنے کی دعوت دی، چُنانچہ میں ان کے ساتھ ان کے گھر آیا، میزبان نے کھجوریں، گھی اور گندُم کی روٹی پیش کر کے کہا: پیٹ بھر کر کھالیجئے کیوں کہ مجھے میرے جَدِّ امجد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی میزبانی کا حکم دیا ہے۔ آئندہ بھی جب کبھی بھوک محسوس ہو ہمارے پاس تشریف لایا کریں۔[1]

مانگیں گے مانگے جائیں گے مُنہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . حجۃ اللہ علی العالمین، ص ۵۷۳

اے زائرِ روضۂ انور! مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ

حضرت سَیِّدُنا حاتِمِ اَصَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پیارے آقا عَلَیْہِ السَّلَام کے روضۂ انور پر حاضری دے کر یہ دعا کی: یااللہ! میں نے تیرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قَبرِ انور کی زیارت کی، اب تو مجھے نامراد نہ لوٹا، آواز آئی! اے بندے ہم نے تمہیں اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ تربت (قبرِ انور) کی زیارت کی اجازت ہی تب دی، جب تمہیں پاک کرنا منظور کیا۔ اب تم اور تمہارے ساتھ زیارت کرنے والے، مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ، بے شک اللہ پاک تم سے اور ان سے راضی ہو گیا جنہوں نے پیارے نبی محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ انور کا دیدار کیا۔[1]

روضۂ پاک کے سائے میں بُلا کر آقا آنکھ دے دیجئے میں آپ کا جلوہ دیکھوں
چوم لوں کاش! نگاھوں سے سنہری جالی اشکبار آنکھ سے منبر کا بھی جلوہ دیکھوں

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۲۶۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! روضۂ انور کی زیارت کرنا کس قدر باعثِ سعادت و برکت ہے کہ روضۂ انور کی زیارت کرنے والوں کو بارگاہِ الٰہی سے مغفرت کے پروانے تقسیم کئے جاتے ہیں، تو کتنی خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بہنیں جو مدینہ پاک کی حاضری کا شرف پا چکیں، جنہوں نے سبز سبز گنبد کے حسین جلووں کو دیکھ کر اپنے کلیجے ٹھنڈے کئے، جنہوں نے مسجد نبوی کے دلکش مناروں کی زیارت کا جام پیا۔ جنہوں نے آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے منبر و محراب کو

1 . . . الروض الفائق، المجلس الثانی والخمسون فی زیارۃ النبی، ص ۳۰۶

اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھنے کا اعزاز حاصل کیا۔یقیناً یادِ مدینہ انہیں اب بھی بے قرار رکھتی ہوگی، جب وہ تصاویر میں ان مناظر کو دیکھتی ہوں گی تو ان کی آنکھیں اشکبار ہوجاتی ہوں گی،دل بے قابو ہونے لگتا ہوگا۔اے کاش!ربِ کریم ان خوش نصیب اسلامی بہنوں کے طفیل ہم گناہگاروں کو بھی حاضریِ مدینہ کی سعادت عطا فرمادے ،اے کاش! آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں بھی اپنے قدموں میں بلالیں، اے کاش! ہمیں بھی سبز سبز گنبد کے پُرنُور جلوے دیکھنا نصیب ہوجائیں، اے کاش! ہمیں بھی سنہری جالیوں کے سامنے دُرود و سلام پڑھنے کی سعادت نصیب ہوجائے۔ اے کاش! ہمیں بھی ایمان وعافیت کے ساتھ میٹھے مدینے میں موت اور جنت البقیع میں دو گز زمین نصیب ہوجائے۔ یاد رکھئے! مدینے شریف میں مرنا اور جنت البقیع میں دفن ہونا بہت بڑی سعادت مندی کی بات ہے، جیسا کہ

مدینے میں مرنے کی فضیلت

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِھَا تم میں سے جس سے ہوسکے کہ وہ مدینے میں مرے تو مدینے ہی میں مرے، فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِھَا کیونکہ میں مدینے میں مرنے والے کی شفاعت کروں گا۔ (1)

ایک اور مقام پر فرمایا: (قیامت میں جب سب کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا) سب سے پہلے میری پھر ابو بکر و عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) کی قبریں شَق ہوں گی، پھر میں جنّتُ البقیع والوں کے پاس جاؤں گا، تو وہ میرے ساتھ اکٹھے ہوں گے، پھر میں اَہلِ مکہ کا انتظار

1... ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل المدینۃ، ۵/۴۸۳، حدیث:۳۹۴۳

کروں گا حتّٰی کہ حرمینِ شریفین کے درمیان انہیں بھی اپنے ساتھ کرلوں گا۔[1]

عاشقِ مدینہ، امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدینے پاک میں مرنے اور بقیعِ پاک میں دفن ہونے کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اپنے نعتیہ دیوان **"وسائل بخشش"** میں لکھتے ہیں کہ

عطا کر دو عطا کر دو بقیعِ پاک میں مدفن　　　مِری بن جائے تُربت یا شہِ کوثر مدینے میں

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یادِ مدینہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم مدینہ پاک کے فضائل و خصائص اور وہاں کے مقاماتِ مقدسہ کا ذکرِ خیر سن رہی ہیں۔ یاد رہے! ذِکرِ مدینہ عاشقانِ رسول کے لئے باعثِ تسکینِ دل و جان ہے، دُنیا کی جتنی زبانوں میں جس قدر قصیدے مدینۂ منورہ کے ہجرو فِراق (جُدائی) اور اِس کے دیدار کی تمنّا میں پڑھے گئے، اُتنے دنیا کے کسی اور شہر یا خِطّے (سرزمین) کے لئے نہیں پڑھے گئے، جسے ایک بار بھی مدینے کا دِیدار ہو جاتا ہے وہ اپنے آپ کو بخت بیدار (خُوش قسمت) سمجھتا اور مدینے میں گُزرے ہوئے حَسین لمحات کو ہمیشہ کے لئے یادگار قَرار دیتا ہے۔ عُشّاقِ مدینہ اِس کی فُرقَت (جُدائی) میں تڑپتے اور زِیارت کے بے حد مُشتاق رہتے ہیں۔ مدینہ کیا ہے اور مدینے سے عشق کیسا ہونا چاہیے؟ مدینے سے جدائی کے وقت ہمارے جذبات کیسے ہونے چاہئیں؟ اس

1... ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص عمر...الخ، ۵/۳۸۸، حدیث: ۳۷۱۲

کے لئے بزرگانِ دین کی سیرت اور ان کا کردار ہمارے لئے لائقِ تقلید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بزرگانِ دین کے خمیر میں مدینے اور محبوب کی گلیوں کا عشق کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے۔ مدینے سے دوری اور شہرِ محبوب کی جدائی ان کے لئے ایک ناقابلِ برداشت مرحلہ ہوتا ہے۔ انہیں ہرگز یہ گوارا نہیں ہوتا کہ کوئی انہیں شہرِ محبوب سے جدا کرے، یوں ہی بعض بزرگانِ دین کا سفر مدینہ سے واپسی کا منظر بھی انتہائی پُردرد اور قابلِ رشک ہوتا ہے۔ مدینے سے جدائی پر یہ حضرات ایسے پھوٹ پھوٹ کر روتے ہیں جیسے کوئی بچہ اپنی ماں سے جدائی پر روتا اور حسرت سے بار بار مڑ مڑ کر اسے دیکھتا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب بزرگوں کے عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے معمولات کے بارے میں سنتے ہیں تاکہ جن کی آنکھوں نے مدینہ دیکھ لیا ہے ان کے دل میں مدینے کی یادیں تازہ ہوجائیں اور جو وہاں کی پُرکیف فضاؤں کو دیکھنے کے لئے بے قرار ہیں ان کی تڑپ میں مزید اضافہ ہوجائے، چنانچہ

میں چھوڑ کر مدینہ نہیں جاتا نہیں جاتا

خلیفہ ہارونُ الرَّشید نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا: ”کیا آپ کا کوئی گھر ہے؟“ فرمایا: ”نہیں۔“ تو اُس نے آپ کی خدمت میں تین ہزار (Three Thousand) دینار پیش کرتے ہوئے کہا کہ ”اِن سے گھر خرید لیجئے!“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دینار لے کر رکھ لئے اور انہیں خرچ نہ کیا۔ جب خلیفہ ہارونُ الرَّشید مدینۂ مُنَوَّرَہ سے جانے لگا تو اُس نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں عرض کی: ”آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہوگا کیونکہ میں نے عَزم (ارادہ) کیا ہے کہ لوگوں کو (حدیثِ پاک کی مشہور کتاب) **”مُؤَطَّا“** پر

جمع کروں جس طرح امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عَفّان رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے لوگوں کو ایک قرآن پر جمع کیا تھا۔" آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوگوں کو صرف **"مُؤَطّا"** پر اِکٹھا کرنے کا تو کوئی جواز نہیں کیونکہ اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مختلف شہروں میں چلے گئے، وہاں انہوں نے اَحادیث بیان فرمائیں جس کی وجہ سے اَب مصر کے ہر شخص کے پاس اَحادیث کا عِلْم ہے اور مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اِرْشاد فرمایا کہ "میری اُمّت کا اِختلاف رحمت ہے۔" اور رہا (مدینہ چھوڑ کر) تمہارے ساتھ جانا تو اِس کی بھی کوئی صورت نہیں کیونکہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے کہ "مدینہ اُن کے لئے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں۔"[1] ایک روایت میں ہے: مدینہ (گناہوں کے) میل کو ایسے چُھڑاتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا زنگ دور کرتی ہے۔" پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خلیفہ ہارونُ الرَّشید سے فرمایا: "یہ رہے تمہارے دینار چاہو تو اِنہیں لے لو اور چاہو تو چھوڑ دو۔" یعنی تم مجھے اِسی وجہ سے مدینہ چھوڑنے پر پابند کرتے ہو کہ تم نے میرے ساتھ اچھا سُلوک کیا ہے تو (سُنو!) میں مدینۂ مُنَوَّرہ پر دنیا کو ترجیح نہیں دیتا۔[2]

جو یادِ مدینہ میں دن رات تڑپتے ہیں　　دور اُن سے مدینے کا دربار نہیں ہوتا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۶۴)

جدائی کی گھڑیاں

جب مدینہ منورہ سے جدائی کی گھڑیاں قریب آتی ہیں تو امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ

---

1 ... مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ، ص ۵۴۵، حدیث: ۱۳۶۳

2 ... جامع الاصول، الباب الرابع فی ذکر الائمۃ، الامام مالک، ۱/۱۲۱

بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا اضطراب بہت بڑھ جاتا ہے۔ آپ جدائی کے غم میں بے چین ہو جاتے ہیں۔ مدینے شریف سے جدائی کا منظر پوری طرح لفظوں میں بیان کرنا بے حد مشکل ہے۔ آپ نے سن ۱۴۰۰ھ کی حاضری میں رخصت کے وقت اشکبار آنکھوں سے سنہری جالیوں کے روبرو مواجہہ شریف کے سامنے اپنی الوداعی کیفیت کا جو نقشہ اشعار کی صورت میں کھینچا ہے۔ آیئے! چند اشعار سنئے:

کوئے جاناں کی رنگیں فضاؤ! اے معطر مُعَنبر ہواؤ!
لو سلام آخری اب ہمارا الوداع آہ شاہِ مدینہ
آنکھ سے اب ہُوا خون جاری، روح پر بھی ہوا رنج طاری
جلد عطارؔ کو پھر بلانا الوداع آہ شاہِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۳۶۵،۳۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ طیبہ کے بابرکت مقامات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مرکزِ عشّاق یعنی میٹھا میٹھا مدینہ سارا کا سارا نور بار ہے اور آج بھی جگہ بہ جگہ مختلف دل کش مساجد اور ضیا بار مقاماتِ مقدسہ اپنی برکتیں لٹا رہے ہیں۔ مشہور محدث حضرت علّامہ شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے عشق و مستی میں ڈوب کر کتنی پیاری بات کہی ہے کہ دل کی نظر رکھنے والے یہ جانتے ہیں کہ مکّے مدینے کے پہاڑوں اور وادیوں میں کس قدر نورانیت ظاہر ہو رہی ہے! بے شک اس کا سبب یہی ہے کہ ان تمام جگہوں میں کوئی بھی ایسا ذرّہ نہیں

جس پر نظرِ مُبارک نہ پڑی ہو اور وہ دیدارِ رسالت مآب سے فیضیاب نہ ہوا ہو۔[1]

آ کہ میں روح کی ہر تہ میں سمولوں تجھ کو اے ہوا تُو نے تو سرکار کو دیکھا ہوگا

آیئے! حُصولِ بَرَکت کے لئے مدینہ طیبہ کی چند مساجد اور محترم مقامات کا ذِکر سنئے تاکہ زائرین وعاشقانِ رسول انہیں تلاش کرکے وہاں نوافل پڑھیں، جہاں آثار نہ پائیں وہاں کی فضاؤں کی زیارت کرکے بَرَکت حاصل کریں اور وہاں دعائیں مانگیں۔

(1) مسجدِ قُبا شریف

مدینہ طیبہ سے تقریباً تین کلو میٹر جُنوب مغرِب کی طرف "قُبا" نامی ایک قدیمی گاؤں ہے جہاں یہ مُتبرَّک مسجِد بنی ہوئی ہے، قرآنِ کریم اور اَحادیثِ صحیحہ میں اِس کے فضائل نہایت اِہتِمام سے بیان فرمائے گئے ہیں۔ مسجِدِ نَبوی شریف سے درمیانی چال سے چل کر تقریباً 40 منٹ میں عاشقانِ رسول مسجِدِ قُبا پہنچ سکتے ہیں۔ حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر ہفتے کو کبھی پیدل تو کبھی سُواری پر مسجِدِ قُبا تشریف لے جاتے تھے۔[2] آیئے! مسجدِ قبا میں حاضر ہوکر نماز پڑھنے کے فضائل پر مشتمل دو فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے، چنانچہ

مسجدِ قبا میں نماز پڑھنے کے فضائل

نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسجِدِ قُبا میں نماز پڑھنا "عمرے" کے برابر ہے۔[3] ایک اور مقام پر فرمایا: جس شخص نے اپنے گھر میں وُضو کیا پھر مسجِدِ

1 . . . جذب القلوب ص۱۴۸

2 . . . بخاری، کتاب فضل الصلاۃ . . . الخ، باب من اتی مسجد قباء . . . الخ، ۱/ ۴۰۲، حدیث: ۱۱۹۳

3 . . . ترمذی، ابواب الصلوٰۃ، باب ما جاء فی الصلوٰۃ فی مسجد قباء، ۱/ ۳۴۸، حدیث: ۳۲۴

قُبا میں جا کر نماز پڑھی تو اُسے "عمرے" کا ثواب ملے گا۔[1]

(2) مسجِدِ غَمامہ

مَکَّۂ مکرّمہ یا جَدّہ شریف سے جب مدینۂ منوّرہ آتے ہیں تو مسجِدِ نَبَوِی شریف آنے سے قَبل اُونچے قُبّوں (گنبدوں) والی ایک نہایت ہی خوب صورت مسجِد آتی ہے یِہی "مسجِدِ غَمامہ" ہے۔ ہمارے پیارے آقا مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے 2 ہجری میں پہلی بار عیدُ الفِطْر اور عیدُ الاَضْحٰی کی نماز اِس مَقام پر کُھلے میدان میں ادا فرمائی ہے۔ یہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بارِش (Rain) کے لئے دُعا فرمائی، دُعا فرماتے ہی بادَل آئے اور بارِش برسنی شُروع ہوگئی۔ "بادَل" کو عَرَبی زبان میں غَمَامہ کہتے ہیں اِسی نِسبَت سے اِسے اب مسجِدِ غَمامہ کہتے ہیں۔ یہاں کُھلا میدان تھا، پہلی صدی کے مُجدِّد، امیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے یہاں مسجِد تعمیر کروادی۔ آیئے! اب چند مزید مُقدّس مقامات کے بارے میں سنئے، چنانچہ

(3) جنّت کی کیاری

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُجرۂ مُبارَکہ (جس میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مزارِ پُر انوار ہے) اور منبرِ نور بار (جہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُطبہ اِرشاد فرمایا کرتے تھے) کا درمیانی حصّہ جس کا طُول (یعنی لمبائی) 22 میٹر اور عرض (چوڑائی) 15 میٹر ہے۔ رَوضَۃُ الجنّہ یعنی "جنّت کی کیاری" ہے، چُنانچہ

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ

---

1 ...ابنِ ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ ...الخ، باب ماجاء فی الصلوۃ فی مسجد قباء، ۲/۱۷۵، حدیث: ۱۴۱۲

رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ یعنی میرے گھر اور منبر کی درمیانی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔(1) عام بول چال میں لوگ اِسے "رِیَاضُ الْجَنَّۃ" کہتے ہیں مگر اصل لفظ "رَوضَۃُ الْجَنَّہ" ہے۔

یہ پیاری پیاری کیاری تِرے خانہ باغ کی   سرد اِس کی آب و تاب سے آتَش سَقَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۱)

مزارِ سیّدُنا حمزہ

حضرت سیّدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ غزوۂ اُحد (3 ہجری) میں شہید ہوئے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا مزارِ فائضُ الانوار اُحد شریف کے قریب واقع ہے۔ ساتھ ہی حضرت سیّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر اور حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُاللہ بن جَحْش رَضِیَ اللہُ عَنْہُما کے مزارات بھی ہیں۔ غزوۂ اُحد میں 70(Seventy) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جامِ شہادت نوش کیا تھا اُن میں سے اکثر شُہَدائے اُحد بھی ساتھ ہی بنی ہوئی چار دیواری میں آرام فرما ہیں۔

وہ شہیدوں کے سردار حمزہ، اور جتنے وہاں ہیں صحابہ
تو سبھی کے مزاروں پہ جاکر، تو سلام ان سے رو رو کے کہنا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ۵۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام کا مبارک مہینا شروع ہونے والا ہے، 2 ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام کو صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی

---

1 ... بخاری، کتاب فضل الصلاۃ... الخ، باب فضل ما بین القبر والمنبر، ۱/۴۰۲، حدیث: ۱۱۹۶

محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے۔ آیئے! اِسی مُناسبت سے صَدرُ الشّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارکہ کے گوشوں کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ

سیرت مبارکہ کی جھلکیاں

صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 1300 ہجری بمطابق 1882 عیسوی میں مشرقی یوپی (ہند) کے قصبے مَدِیْنَۃُ الْعُلَمَاء گھوسی میں پیدا ہوئے۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پیشانی کشادہ، رنگ گندمی، گھنی داڑھی، بدن (Body) صحت مند اور قد درمیانہ تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دونوں ہاتھ باندھ کر، آنکھیں بند کرکے نہایت توجُّہ کے ساتھ نعت شریف سُنا کرتے اور اِس دوران آپ کی آنکھوں سے اَشک جاری ہوجاتے۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تمام عُمر شَجَرِ اسلام کی آبیاری کے لئے کوشاں رہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں قرآنِ پاک کا ترجمہ کرنے کی عرض کی، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سُن سُن کر اِملا کیا اور ترجمۂ کنز الایمان کی صورت میں مسلمانوں کو ایمان کا خزانہ عطا فرمانے کا سبب بنے، اِسی طرح بہارِ شریعت جیسی عظیمُ الشّان کتاب تصنیف فرما کر عالَمِ اسلام پر اِحسان فرمایا۔ بالآخر 1367 ہجری کی دوسری شب 12 بج کر 26 منٹ پر بمطابق 6 ستمبر 1948 کو وفات پاگئے، مدینۃُ الْعُلَمَاء گھوسی (ضلع اعظم گڑھ) میں آپ کا مزار زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۵

2 ... ماہنامہ اشرفیہ، صدر الشریعہ نمبر، ص ۶۲

3 ... تذکرہ صدر الشریعہ، ص ۳۹ تا ۴۱ ملخصاً

بیان کا خلاصہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے بیان میں ہم نے سنا کہ ☆ مدینہ منورہ جانے والوں کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ☆ مدینہ طیبہ کے مُبارک سفر میں کوئی تکلیف پیش آئے تو اس پر صبر کرنا چاہئے۔ ☆ مدینہ طیبہ کا ادب کرنے والوں کو دونوں جہاں کی برکتیں نصیب ہوتی ہیں۔ ☆ محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ بلکہ گلی کُوچوں سے نِسبَت رکھنے والی چیزوں کی بھی تعظیم و تکریم کرنی چاہیے۔ ☆ مدینہ منورہ میں روضۂ رسول کی زیارت کرنے والوں کی اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شفاعت فرمائیں گے۔ ☆ ہمارے بُزرگانِ دِین کو جب بھی مدینے شریف کی حاضری نصیب ہوتی تو وہ حضرات بارگاہِ عالی کا خُوب ادب و اِحترام بجالاتے۔ ☆ اللہ کریم ہمیں بھی مدینے پاک کا خوب ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بار بار مدینے شریف کی با اَدب حاضری نصیب فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (1)

سینہ تِری سُنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے لباس پہننے کے متعلق مدنی پھول سنئے۔ تین فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: ❁ جنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سَتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔[(1)] مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذِکر جِنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔[(2)] ❁ جو کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ** تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔[(3)] ❁ جو باوُجُودِ قدرت زیب و زینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔[(4)] ❁ خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا۔[(5)] ❁ لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔[(6)] ❁ پہنتے وقت

1...معجم اوسط، ۲/ ۵۹، حدیث: ۲۵۰۴

2...مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۶۸

3...شعب الایمان، باب فی الملابس والاوانی، ۵/ ۱۸۱، حدیث: ۲۲۸۵

4...ابوداؤد، کتاب الادب، باب من کظم غیظاً، ۴/ ۳۲۶، حدیث: ۴۷۷۸

5...کشف الالتباس فی استحباب اللباس، ص ۳۶

6...اَیضاً، ص ۴۱

سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں۔[1] ❁ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے ❁ مرد مردانہ اور عورت زنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔ ❁ **تکبُّر** کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔ **تکبُّر** ہے یا نہیں اِس کی شناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے **تکبُّر** پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو **تکبُّر** آ گیا۔ لٰہذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صِفَت ہے۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... ایضاً ۴۳

2... بہارِ شریعت، ۳/ ۴۰۹، حصہ ۱۶:

بیان:10: ہر مُبَلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: **اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً** یعنی قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم

1…ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴

2…معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہوگا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! نرمی ربِّ کریم کی ایک بہت اچھی نعمت ہے، جس خوش نصیب اسلامی بہن کو یہ نعمت عطا کی جاتی ہے، اس کے اخلاق بہتر ہوتے چلے جاتے ہیں اور پھر دوسری اسلامی بہنیں بھی اس سے محبّت کرنے لگتی ہیں۔ تو آیئے! آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ہم نرمی کے تعلُّق سے کچھ واقعات و حکایات اور احادیث و روایات سنتی ہیں۔ آیئے! پہلے نرمی کے تعلُّق سے ایک ایمان تازہ کرنے والا واقعہ سنتی ہیں۔ چنانچہ

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نرمی سے قبولِ اسلام

حضرت زید بن سَعنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جو تورات کے عالِم تھے، انہوں نے حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کھجوریں خریدی تھیں۔ کھجوریں دینے کی مُدّت میں ابھی ایک دو دن باقی تھے کہ انہوں نے بھری محفل میں حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سختی کے ساتھ تقاضا کیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامن اور چادر پکڑ کر تیز نظروں

سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف دیکھا۔ یہ منظر دیکھ کر امیرُ الْمؤمنین حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے جلال بھری نظروں سے دیکھ کر کہا: اے خدا کے دشمن! تُو رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسی گستاخی کر رہا ہے؟ خدا پاک کی قسم! اگر رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہاں نہ ہوتے تو میں ابھی اپنی تلوار سے تیرا سر اُڑا دیتا۔ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عمر! تم کیا کہہ رہے ہو؟ تمہیں تو یہ چاہئے تھا کہ مجھے قرض ادا کرنے کی ترغیب دے کر اسے نرمی کے ساتھ قرض کا تقاضا کرنے کا کہہ کر ہم دونوں کی مدد کرتے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا: اے عمر! اس کو اس کے حق کے برابر کھجوریں دے دو اور کچھ زیادہ بھی دینا۔ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے جب حق سے زیادہ کھجوریں دیں تو زید بن سَعنہ نے کہا: اے عمر! میرے حق سے زیادہ کیوں دے رہے ہو؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: چونکہ میں نے ٹیڑھی نظروں سے دیکھ کر تمہیں خوفزدہ کر دیا تھا، اسی لئے رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہاری دلجوئی کے لئے تمہارے حق سے کچھ زیادہ دینے کا مجھے حکم دیا ہے۔

یہ سُن کر زید بن سَعنہ نے کہا: اے عمر! کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں زید بن سَعنہ ہوں؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: تم وہی زید بن سَعنہ ہو جو تورات کا بہت بڑا عالم ہے، انہوں نے کہا: جی ہاں۔ یہ سُن کر امیرُ الْمؤمنین حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پوچھا: پھر تم نے حُضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایسی گستاخی کیوں کی؟ تو زید بن سَعنہ نے جواب دیا: اے عمر! اصل میں بات یہ ہے کہ میں نے تورات میں آخری نبی کی جتنی نشانیاں پڑھی تھیں، ان سب کو میں نے ان کی ذات میں دیکھ لیا، مگر دو (2) نشانیوں کے بارے میں مجھے ان کا امتحان کرنا باقی رہ گیا تھا۔ ایک یہ کہ ان کی نرمی غالب رہے گی اور جس قدر زیادہ ان

کے ساتھ جہالت و بُرائی کا سُلوک کیا جائے گا، اتنی ہی ان کی نرمی بڑھتی جائے گی۔ چنانچہ میں نے اس ترکیب سے ان دونوں نشانیوں کو بھی ان میں دیکھ لیا ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ یقیناً یہ سچے نبی ہیں۔ اے عمر! میں بہت ہی مالدار آدمی ہوں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنا آدھا مال پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت پر صدقہ کردیا۔ پھر یہ بارگاہِ رسالت میں آئے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر نرمی فرمایا کرتے تھے اور بدتمیزی کرنے والوں کو معاف کردیا کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ تورات کا اتنا بڑا عالِم بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کردار سے مُتأثّر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا۔ لہٰذا نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنے اندر نرمی جیسی پیاری عادت (Habit) پیدا کرنے کی کوشش کیجئے۔ دوسری اسلامی بہنوں کی غلطیوں پر اُنہیں معاف کرنا سیکھئے، کوئی کتنا ہی غصّہ دِلائے ہمیشہ اپنی زبان کو قابو میں رکھئے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نرمی کی کتنی اہمیّت ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ جب اللہ کریم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو فرعون کی طرف بھیجا کہ اسے ایمان کی دعوت دیں تو اللہ پاک نے اس کے ساتھ نرمی سے بات کرنے

1 ... سیرتِ مصطفےٰ، ص ۲۰۱

کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ

پارہ 16 سُوْرَۂ طٰہٰ کی آیت نمبر 44 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰى ﴿۴۴﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۴۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو اُس سے نرم بات کہنا اس امید پر کہ وہ دھیان کرے یا کچھ ڈرے۔

بیان کردہ آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ خازن میں لکھا ہے: یعنی جب تم فرعون کے پاس جاؤ تو اُسے نرمی کے ساتھ نصیحت فرمانا۔ بعض مُفَسِّرِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کے نزدیک فرعون کے ساتھ نرمی کا حکم اس لئے تھا کہ اس نے بچپن میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت کی تھی اور بعض مُفَسِّرِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ نے فرمایا: نرمی سے مراد یہ ہے کہ آپ اس سے وعدہ کریں کہ اگر وہ ایمان قبول کرے گا تو تمام عمر جوان رہے گا، کبھی بڑھاپا نہ آئے گا، مرتے دم تک اُس کی بادشاہت باقی رہے گی، کھانے پینے کی لذّتیں مرنے تک باقی رہیں گی اور مرنے کے بعد جنّت میں داخلہ بھی نصیب ہوگا۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرعون سے یہ وعدے کئے تو اُسے یہ بات بہت پسند آئی لیکن وہ کسی کام پر (اپنے وزیر) ہامان سے مشورہ لئے بغیر فیصلہ نہیں کرتا تھا اور اس وَقْت ہامان موجود نہ تھا (اس لئے اس نے کوئی فیصلہ نہ کیا) جب وہ آیا تو فرعون نے اسے یہ خبر دی اور کہا: میں چاہتا ہوں کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ہدایت پر ایمان قبول کرلوں۔ یہ سُن کر ہامان کہنے لگا: میں تو تجھے سمجھدار سمجھتا تھا (لیکن یہ کیا) تو رب ہے اور بندہ بننا چاہتا ہے، تُو معبود ہے اور عابد بننے کی خواہش کرتا ہے؟ فرعون نے کہا: تُو نے ٹھیک کہا (یوں وہ ایمان لانے سے محروم رہا)۔ (1)

---

1 ... تفسیر خازن، پ۱۶، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۴۴، ۳/۲۵۴

رحمتِ الٰہی کی جھلک

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تفسیر صراطُ الْجِنان میں لکھا ہے: اس آیت سے اللہ پاک کی رحمت کی جھلک بھی نظر آتی ہے کہ اپنی بارگاہ کے باغی اور نافرمان کے ساتھ کس طرح اس نے نرمی فرمائی اور جب اپنے نافرمان بندے کے ساتھ اس کی نرمی کا یہ حال ہے تو فرمانبردار بندے کے ساتھ اس کی نرمی کیسی ہو گی؟ حضرت یحییٰ بن معاذ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے سامنے جب اس آیت کی تلاوت کی گئی تو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه رونے لگے اور عرض کی: (اے ربِّ کریم) یہ تیری اُس بندے کے ساتھ نرمی ہے جو کہتا ہے کہ میں معبود ہوں تو اس بندے کے ساتھ تیری نرمی کا کیا حال ہو گا جو کہتا ہے کہ صرف تُو ہی معبود ہے اور یہ تیری اس بندے کے ساتھ نرمی ہے جو کہتا ہے: میں تم لوگوں کا سب سے اعلیٰ ربّ ہوں تو اس بندے کے ساتھ تیری نرمی کا کیا عالَم ہو گا جو کہتا ہے: میرا ربّ وہ ہے جو سب سے بلند ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

نرمی کے فضائل

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہیے کہ جب بھی نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملے تو شفقت و محبّت اور نرمی کے ساتھ دعوت پیش کریں۔ اس انداز سے نیکی کی دعوت دینے کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ ہماری بات میں اثر بھی پیدا ہو گا اور ہم جسے نصیحت کر رہی ہوں گی وہ ہماری بات توجہ سے سُن کر اُس پر عمل کی کوشش

---

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۱۶، طہٰ، تحت الآیۃ: ۴۴، ۶/ ۲۰۲

کرے گی۔ قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دل کی نرمی کو اپنی رحمت قرار دیا ہے۔ چنانچہ

پارہ 4 سُوْرَۂ اٰلِ عِمْرَان کی آیت نمبر 159 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ ترجَمۂ کنزالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے۔ (پ ۴، آل عمران: ۱۵۹)

اس آیت میں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے **اخلاق** (Manners) کا بیان کیا جارہا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا: اے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک کی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کتنی بڑی رحمت ہے کہ اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نرم دل، شفقت فرمانے والا اور رحم و کرم فرمانے والا بنایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزاج میں اتنا زیادہ لُطف و کرم (پیدا فرمایا) اور شفقت و رحمت پیدا فرمائی کہ غزوۂ اُحد کے دن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غُصّہ کا اظہار نہ فرمایا حالانکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس دن بہت زیادہ تکلیف پہنچی تھی اور اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سخت مزاج ہوتے اور لوگوں سے میل جول میں سختی سے کام لیتے تو یہ لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دُور ہو جاتے۔ اے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ان کی غلطیوں کو معاف کر دیں اور ان کیلئے دعائے مغفرت فرمادیں تاکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سفارش پر اللہ پاک بھی انہیں معاف فرمادے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ ۴، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۱۵۹، ۲/ ۸۰

نرمی کی اہمیت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح سونا نَرم ہو کر زیور بنتا ہے، لوہا نرم ہو کر ہتھیار بن جاتا ہے اور مٹی نرم ہو کر کھیتوں کی ہریالی کا سبب بنتی ہے، اسی طرح اِسلامی تعلیمات کے مطابق کی جانے والی **"نرمی"** ایسی خوبی ہے جس کی وجہ سے انسان کے اندر رحمت، شفقت، آسانی، معافی اور برداشت جیسی اچھی خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آیئے! ترغیب کیلئے نرمی کے فضائل پر مشتمل فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اللہ پاک رفیق ہے اور رِفق یعنی نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ اللہ پاک نرمی کی وجہ سے وہ چیزیں عطا کرتا ہے جو سختی یا کسی اور وجہ سے عطا نہیں فرماتا۔[1]
2. ارشاد فرمایا: نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے وہ اُسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکال دی جاتی ہے، اُسے بدصورت کر دیتی ہے۔[2]
3. ارشاد فرمایا: مومن آسانی کرنے والا نرم ہوتا ہے، جیسے نکیل والا اُونٹ کہ کھینچا جائے تو کھنچ جاتا ہے اور چٹان پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جائے۔[3]
4. ارشاد فرمایا: مَنْ یُّحْرَمِ الرِّفْقَ یُحْرَمِ الْخَیْرَ یعنی جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ خیر سے محروم رہا۔[4]
5. حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ایک سرکش اونٹ پر سوار ہوئیں اور اُس کو چکر

---

1 ۔۔۔ مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۲، حدیث: ۲۶۰۱

2 ۔۔۔ مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۳، حدیث: ۲۲۰۲

3 ۔۔۔ مشکاۃ، کتاب الآداب، باب الرفق والحیاء...إلخ، ۲/۲۳۰، حدیث: ۵۰۸۶

4 ۔۔۔ مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۲، حدیث: ۶۵۹۹

دینے لگیں۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عائشہ! نرمی کرو۔[1]

مذکورہ اَحادیث میں نرمی کی وضاحت

علامہ وشتانی ابی مالکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ رفیق کا معنیٰ ہے وہ جو بہت رِفق اور نرمی کرتا ہے۔ اور رِفق کا معنیٰ ہے تسہیل (کسی چیز کو آسان اور سہل کرنا)۔ رِفق کا ایک معنیٰ کسی چیز کی آسانی اور سہولت کے اسباب مہیا کرنا بھی ہے۔ اللہ پاک کی طرف رِفق کی نسبت اس لئے ہے کہ وہ آسانی کرنے والا اور عطا کرنے والا ہے۔[2]

بیان کردہ حدیثوں میں نرمی کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ اللہ پاک مخلوق پر مہربان ہے کہ اُن پر نرمی فرماتا ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ مخلوق پر مہربان ہونے سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک نافرمانوں کو سزا دینے میں جلدی نہیں فرماتا بلکہ اُن میں سے جن کے مقدر میں سعادت مندی لکھی ہے انہیں توبہ کی توفیق دیتا ہے اور بدبخت کو ڈھیل دیتا ہے۔[3] حدیث میں فرمایا گیا کہ اللہ پاک نرمی برتنے پر وہ اِنعام دیتا ہے جو نرمی کے علاوہ کسی اور چیز پر نہیں دیتا۔ یعنی نرمی برتنے والے کی دنیا میں بھی خوب اچھائی اور تعریف کی جاتی ہے اور آخرت میں بھی بہت زیادہ اجر و ثواب ملے گا اور سختی کرنے والے کا معاملہ اس کے برعکس ہوگا یعنی نہ تو وہ دنیا میں قابلِ تعریف ہوگا نہ آخرت میں اجر پائے گا۔[4] دوسری حدیث میں

---

1 - - - مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فضل الرفق، ص ۱۰۷۳، حدیث: ۶۶۰۳

2 - - - اکمال المعلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فضل الرفق، ۷/۳۰

3 - - - دلیل الفالحین، باب فی الحلم والاناۃ والرفق، ۳/۸۹، تحت الحدیث: ۶۳۲ ملخصا

4 - - - دلیل الفالحین، باب فی الحلم والاناۃ والرفق، ۳/۸۵، تحت الحدیث: ۶۳۳ ملخصا

فرمایا گیا کہ نرمی جس چیز میں ہو اسے زینت دیتی ہے اور جس چیز سے نکال لی جائے اسے عیب دار کر دیتی ہے۔ یعنی نرمی سے اُمور کی تکمیل ہوتی ہے جبکہ سختی سے بنے ہوئے کام بھی بگڑ جاتے ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

ہے فلاح و کامرانی نرمی اور آسانی میں　　ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک رفیق یعنی کریم و رحیم ہے کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ حکم نہیں دیتا، گناہ بخشتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ میرے بندے بھی اپنے ماتحتوں، اپنے ساتھیوں پر رحیم و کریم ہوں۔ خیال رہے کہ اللہ پاک کو عام محاورہ میں رفیق کہنا جائز نہیں یہ لفظ اسماءِ اِلٰہیہ میں سے نہیں ہے۔ یہاں حدیثِ مذکور میں یہ لفظ لغوی معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ نرمی سے دنیا و آخرت کے وہ کام بن جاتے ہیں جو سختی سے نہیں بنتے، اکثر سختی سے دوست دشمن بن جاتے ہیں، بنتے ہوئے کام بگڑ جاتے ہیں جبکہ نرمی سے دشمن دوست ہو جاتے ہیں اور بگڑتے ہوئے کام بن جاتے ہیں۔ اگر حقیر آدمی کے دل میں نرمی ہو تو وہ عزیز بن جاتا ہے اور عظیمُ الشان آدمی کے دل میں سختی ہو تو وہ حقیر ہو جاتا ہے۔ لوہا نرم ہو کر اوزار بنتا ہے، سونا نرم ہو کر زیور، زمین نرم ہو کر قابلِ کاشت ہوتی ہے، اِنسان نرم ہو کر ولی بن جاتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ نرمی کی کس قدر اہمیت ہے۔ نرمی اللہ پاک کو بے حد پسند ہے، جس چیز میں نرمی ہوتی ہے اُسے زِینت دیتی ہے جبکہ جو اسلامی بہن نرمی جیسی پیاری خوبی سے محروم ہوتی ہے وہ ہر وَقْت غُصّے میں

1...مرآۃ المناجیح، ۶/ ۶۳۵-۶۳۶ ملخصا

بھری رہتی ہے، بات بات پر دوسروں کو جھڑکتی ہے، غلطی کرنے والی کو سب کے سامنے ذلیل و رُسوا کرتی ہے۔ اب چاہے وہ کتنی ہی زیادہ عبادت کرتی ہو، تہجُّد کی نماز پڑھتی ہو، روزے رکھنے والی ہو، ساری رات نفل عبادات و تلاوت میں مشغول رہتی ہو لیکن اگر اس کے مزاج میں سختی ہوگی اور وہ بِلاوجہ اسلامی بہنوں کا دل دکھاتی ہوگی تو یہ عمل قیامت کے دن اس کی پکڑ کا سبب بن سکتا ہے۔ یاد رکھئے! غصے میں آکر کسی اسلامی بہن کا دل دکھانا، سب کے سامنے کسی کو ذلیل و رُسوا کرنا **حرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام** ہے۔ فی زمانہ ہمارے معاشرے میں غصّے کی حالت یا مذاق کرتے وقت کسی کا مذاق اڑانا، سب کے سامنے شرمندہ کرنا، اس پر تنقید کے تیر برسانا اور اس کی باتوں پر قَہْقَہہ لگانا بالکل بُرا نہیں سمجھا جاتا۔ جس کا مذاق اُڑایا جاتا ہے بسا اوقات وہ بھی مذاق اُڑانے والیوں کے ساتھ قَہْقَہہ مار کر ہنس رہی ہوتی ہے۔ ایسے میں شیطان یوں مطمئن کر دیتا ہے کہ اس ہنسی مذاق سے یہ بھی خوش ہو رہی ہے حالانکہ وہ خوش نہیں ہوتی بلکہ ہو سکتا ہے اپنی شرم مٹانے کیلئے ہنستی ہو اور اندر ہی اندر اس کے دل کے ٹکڑے ہو رہے ہوں۔ لہٰذا ہمیں ہر اس کام سے بچنا چاہیے، جس سے کسی اسلامی بہن کا دل دُکھتا ہے اور اگر کوئی ہمارے لئے بھی سخت الفاظ استعمال کرے تو فوراً غصے میں آگ بگولا ہونے کے بجائے نرمی اختیار کرتے ہوئے اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے۔ آیئے! اس بارے میں ایک واقعہ سنئے۔ چُنانچہ

میٹھے بول کی حکایت

خُراسان کے ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو خواب میں حکم ہوا: تاتاری قوم میں اسلام

کی دعوت پیش کرو۔ اُس وَقت ہلاکو کا بیٹا تگودار اِقتدار میں تھا۔ وہ بُزرگ سفر کرکے تگودار کے پاس تشریف لے آئے۔ سُنّتوں کے پیکر چہرے پر داڑھی سجائے مسلمان مُبَلِّغ کو دیکھ کر اُسے مذاق سُوجھا اور کہنے لگا: میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچّھے یا میرے کُتّے کی دُم؟ بات اگرچِہ غصّہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مُبَلِّغ تھے، لہٰذا نہایت نرمی کے ساتھ فرمانے لگے: میں بھی اپنے ربِّ کریم کا کُتّا ہوں، اگر وفاداری سے اسے خوش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں اچّھا ورنہ آپ کے کُتّے کی دُم ہی مجھ سے اچّھی۔ چُونکہ وہ ایک باعمل مُبَلِّغ تھے، غیبت و چُغلی، عیب کھولنے، بُرا کلام کرنے اور فُضول گفتگو وغیرہ سے دُور رہتے ہوئے اپنی زَبان ذِکرُ اللہ سے ہمیشہ تَر رکھتے تھے، لہٰذا ان کی زَبان سے نکلے ہوئے میٹھے بول تاثیر کا تیر بن کر تگودار کے دل میں لگے، جب اس نے اپنے زہریلے کانٹے کے جواب میں اس باعمل مُبَلِّغ کی طرف سے خوشبودار جواب پایا تو پانی پانی ہو گیا اور نرمی سے بولا: آپ میرے مہمان ہیں، میرے ہی یہاں ٹھہریئے۔ چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُس کے پاس ٹھہر گئے۔ تگودار روزانہ رات آپ کی خدمت میں حاضِر ہوتا، آپ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اسے نیکی کی دعوت پیش کرتے۔ آپ کی اِنفِرادی کوشش نے تگودار کے دل میں انقِلاب پیدا کر دیا۔ وُہی تگودار جو کل تک اسلام کو مٹانے کا ارادہ کئے ہوئے تھا، آج اسلام کا چاہنے والا بن چکا تھا۔ اسی باعمل مُبَلِّغ کے ہاتھوں تگودار اپنی پوری تاتاری قوم سمیت مسلمان ہو گیا۔ اس کا اسلامی نام احمد رکھا گیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایک مُبَلِّغ کے **میٹھے بول** کی بَرَکت سے تاتاری حکومت اسلامی حکومت سے بدل گئی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...غیبت کی تباہ کاریاں، ص۱۵۴

میٹھی زَبان

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سامنے والے کے کڑوے انداز اور سخت جملے سُن کر بھی کبھی غُصّے میں نہ آتے بلکہ صبر و برداشت سے کام لیتے ہوئے اچھے اخلاق کا مُظَاہرہ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی باتیں سامنے والے کے دل میں اُتر جاتی ہیں۔ یاد رکھئے! میٹھی زبان بولنے میں کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوتا اور فائدہ بہت ہوتا ہے۔ جبکہ سخت زبان استعمال کرنے میں نقصان ہوتا ہے۔

کسی نے کیا خوب بات کہی کہ طوطا مرچ کھا کر بھی میٹھے بول بولتا ہے اور اِنسان میٹھا کھا کر بھی کڑوی باتیں کرتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ مزاج کے خلاف بات سننے پر غُصّہ آہی جاتا ہے مگر ایسے میں جوش سے کام لینے کے بجائے ہوش سے کام لیتے ہوئے صبر و برداشت کا دامن مت چھوڑیں اور پُرسکون رہنے کی کوشش کریں۔ آئیے! اس بارے میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی سیرت کا ایک واقعہ سنتی ہیں۔ چنانچہ

کمالِ ضبط کا مظاہرہ

یہ اُن دِنوں کی بات ہے جب عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع دعوتِ اسلامی کے سب سے پہلے مَدَنی مرکز گلزارِ حبیب مسجد گلستانِ شفیع اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں ہوتا تھا۔ اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اجتماع میں شرکت کے لئے اسلامی بھائیوں کے ساتھ جب ایک سینما گھر کے قریب

سے گزرے تو ایک نوجوان جو فلم کا ٹکٹ لینے کی غرض سے قِطار (Line) میں کھڑا تھا، اس نے بلند آواز سے اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو مخاطب کر کے کہا: مولانا بڑی اچھی فلم لگی ہے، آکر دیکھ لو۔ اس سے پہلے کہ آپ کے ساتھ موجود اسلامی بھائی جذبات میں آکر کچھ کرتے، اَمیرِ اَہلِ سنّت نے بلند آواز سے سلام کیا اور قریب پہنچ کر بڑی ہی نرمی کے ساتھ اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بیٹا میں فلمیں نہیں دیکھتا البتّہ آپ نے مجھے دعوت پیش کی تو میں نے سوچا کہ آپ کو بھی دعوت پیش کروں۔ ابھی اِنْ شَآءَ اللہ گلزارِ حبیب مسجد میں سُنّتوں بھرا اجتماع ہو گا، آپ سے شرکت کی درخواست ہے، اگر آپ ابھی نہیں آسکتے تو پھر کبھی ضرور تشریف لائیے گا۔ پھر آپ نے اسے ایک عطر کی شیشی تحفے میں پیش کی۔

چند سالوں بعد اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں ایک اسلامی بھائی عمامہ شریف سجائے حاضر ہوئے اور کچھ اس طرح عرض کی، حضور! چند سال پہلے ایک نوجوان نے آپ کو فلم دیکھنے کی دعوت دی تھی اور آپ نے برداشت و نرمی سے کام لیتے ہوئے ناراض ہونے کے بجائے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی تھی، وہ نوجوان میں ہی ہوں۔ میں آپ کے اچھے اخلاق سے بے حد متأثر ہوا اور ایک دن اجتماع میں آگیا، پھر آپ کی نظرِ کرم ہو گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں گناہوں سے توبہ کر کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم نرمی پیدا کرنے کے بارے میں سُن رہی تھیں۔ یاد رکھئے! اگر ہم اپنے گھر میں مَدَنی ماحول قائم کرنا چاہتی ہیں تو ہمیں اپنے

1... تعارف امیر اہلسنت، ص ۴۰ ملخصاً

اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی۔ والد اور والدہ کو نیکی کی دعوت دینی ہے تو اپنے **اندر نرمی** پیدا کرنی ہوگی۔ بہن بیٹی کو باپردہ بنانا ہے تو انہیں سمجھانے کے لئے اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی۔ اپنے بیٹے کو نمازی بنانا ہے تو اس کی اصلاح کے لئے اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی۔ سہیلیوں کو بُرے اعمال سے بچانا ہے تو انہیں تفہیم کے لئے اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی۔ اپنی پڑوسنوں کو سُنّتوں بھرے اجتماع میں لانا ہے تو انہیں ترغیب کے لئے اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی۔ اپنی ماتحت اسلامی بہنوں کو اپنا بنانا ہے تو انہیں گرویدہ کرنے کے لئے اپنے اندر **نرمی** پیدا کرنی ہوگی۔ 63 نیک بننے کے طریقے، مدرسۃُ المدینہ بالغات اور دِیگر مَدَنی کاموں کے لیے اسلامی بہنوں کا ذہن بنانا ہے تو انہیں ابھارنے کے لئے اپنے اندر نرمی پیدا کرنی ہوگی۔ اے اللہ پاک! تیرے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر **ایمان لانے کا صدقہ ہمیں** نرم اخلاق عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ بات ذہن نشین رہے! جو بہنیں سخت مِزاج ہوتی ہیں دیگر بہنیں ان کے قریب آنے اور ان سے بات کرنے سے کتراتی ہیں۔ ایسی سخت مزاج بہنوں کو معاشرے میں عزّت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا، ان کی پیٹھ پیچھے طرح طرح کی باتیں کی جاتی ہیں۔ مثلاً **"فلانی سے بچ کر رہنا بڑی سخت مِزاج ہے"، "چھوٹی چھوٹی باتوں پر سب کے سامنے ذلیل کر دیتی ہے"، "ہر وقت غُصّے سے منہ پُھلائے رہتی ہے"، "اس کے رُعب کی وجہ سے اس کے گھر والے بھی اس سے ناراض رہتے ہیں" وغیرہ**۔ ذرا غور کیجئے! کہیں ہمارے بارے میں بھی لوگوں کے یہ تاثرات تو نہیں؟ کہیں ہم بھی لوگوں پر بلاوجہ سختی کر کے خود سے بدظن تو نہیں کر رہیں؟ کہیں ہمارے بچے بھی

ہماری شفقت و محبّت سے محروم تو نہیں رہ گئے؟اگر ایسا ہے تو ابھی سے اپنے مِزاج میں نرمی پیدا کیجئے کہ جس کا دل نرم ہوتا ہے اس کی عزّت میں اضافہ ہوتا ہے۔ چنانچہ

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک جن لوگوں پر کرم فرماتا ہے ان کے دلوں میں نرمی ڈال دیتا ہے، وہ لوگوں پر نرمی کرتے ہیں، جس سے ان کی عزّت اور بڑھ جاتی ہے اور جن لوگوں پر اللہ پاک قہر (غضب) فرماتا ہے انہیں نرمیِ دل سے محروم کردیتا ہے، ان کے دل سخت ہوجاتے ہیں، لوگوں سے سختی سے پیش آتے ہیں۔[1]

یاد رکھئے! نرمی ایک بہت ہی پیاری خوبی ہے جو انسان کو رحم پر اُبھارتی، ظلم سے روکتی، تکبُّر سے بچاتی اور عاجزی پر اُکساتی ہے۔ زندگی کا ویران کھنڈر نرمی کے سبب عالیشان محل میں تبدیل ہوسکتا ہے۔ نرمی پیدا کرنے کے لیے لازمی ہے کہ دل کو نرم کیجئے۔ کیونکہ انسان کا دل اعضاء کا بادشاہ ہے، جب یہ نرم ہوگیا تو ہمارے کردار میں خود ہی نرمی پیدا ہوجائے گی۔ دل میں نرمی کیسے پیدا ہو؟ آیئے! اس بارے میں چند نکات سنتے ہیں۔ چنانچہ

(1) غفلت سے بچنا

اگر ہر وَقت ذِکر و دُرُود میں مشغول رہیں گی تو اس کی برکت سے ہمارا دل نرم ہوجائے گا ورنہ یادِ الٰہی سے غافل رہنے کی نحوست سے دل سخت ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ

حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے ذِکر کے علاوہ زیادہ گفتگو نہ کرو کیونکہ اللہ پاک کے ذِکر کے

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۶ / ۶۵۴

بغیر زیادہ گفتگو کرنا دل کی سختی (کی وجہ ہے) اور جس کا دل سخت ہو وہ اللہ پاک سے بہت دور ہوتا ہے۔[1]

(2) گناہوں سے دور رہنا

دل کو نرم کرنے کیلئے خوب خوب نیک اعمال کیجئے اور ہر چھوٹے بڑے ظاہری باطنی گناہ سے بچنے کی کوشش کی جائے۔ کیونکہ گناہ کرنے سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ لہٰذا دل میں نرمی پیدا کرنے کے لیے اللہ پاک کا خوف دل میں پیدا کیجئے اور گناہوں کے سبب ملنے والی آخرت کی تکلیفیں اور عذابات کو یاد کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ دل کی سختی دُور ہو جائے گی۔

(3) معاف کرنا

اپنے اندر نرمی پیدا کرنے کیلئے خود کو اس بات کی عادی بنایئے کہ جب بھی کسی سے جانے انجانے میں کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اِینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے غُصّے کو قابو میں رکھتے ہوئے معاف کر دیجئے اور یہ اُصول ذہن میں رکھئے کہ اگر گندگی کسی چیز پر لگ جائے تو اسے پانی سے پاک کیا جاتا ہے گندگی سے نہیں۔ اگر ہم اس گندگی کو گندگی سے پاک کرنے کی کوشش کریں گی تو وہ پاک ہونے کے بجائے مزید ناپاک ہو جائے گی۔ اسی طرح کوئی ہمارے ساتھ نادانی میں بُرا سُلوک کرے اور جواب میں ہم بھی اس کے ساتھ ویسا ہی رَوَیّہ اختیار کریں یا اس سے بڑھ کر بُری طرح پیش آئیں تو بات ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھ جائے گی اور دشمنی و لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ جائے گی۔ ہاں! اگر اُس کے ساتھ نرمی و محبّت بھرا سُلوک کیا جائے اور

---

1 --- ترمذی، کتاب الزھد، ۶۲ باب منہ، ۴/۱۸۴، حدیث: ۲۴۱۹

اس کی غلطی کو نظر انداز کرتے ہوئے معاف کردیا جائے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ اِس کے اچھے اور مثبت (Positive) نتیجے ظاہر ہوں گے۔

(4) قِلّتِ طعام

نرمی پیدا کرنے کیلئے بھوک سے کم کھانے کی عادت بنانا بھی بے حد مفید ہے۔ جبکہ پیٹ بھر کر کھانے سے جہاں عبادت میں سستی اور صحت خراب ہوتی ہے وہیں اس کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا دل کی سختی کا سبب بھی بنتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا بیان کرتے ہیں، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مَنْ شَبِعَ وَنَامَ قَسٰی قَلْبُہٗ یعنی جو پیٹ بھر کر کھانا کھائے اور سو جائے تو اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: لِکُلِّ شَیْءٍ زَکَاۃٌ وَزَکَاۃُ الْبَدَنِ الْجُوْعِ یعنی ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوٰۃ بھوکا رہنا ہے۔[1]

(5) اچھی صحبت اختیار کرنا

نرمی پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بری صحبت سے دُور رہا جائے اور نیک و پرہیز گار اسلامی بہنوں کی صحبت اختیار کی جائے۔

(6) یتیم و مسکین کی خیر خواہی کرنا

نرمی پیدا کرنے کا ایک نسخہ یہ بھی ہے کہ یتیم و مسکین کے ساتھ خیر خواہی کیجئے۔ حدیثِ پاک میں اس کی ترغیب بھی موجود ہے۔ چنانچہ

حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، ایک شخص نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

---

[1] ابن ماجه، كتاب الصيام، باب في الصوم زكاة الجسد، ۲/۳۴۶، حديث: ۱۷۴۵ بتغير

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بار گاہ میں حاضر ہو کر اپنے دل کی سختی کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تجھے یہ پسند ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: جب تیرے پاس کوئی یتیم آئے تو اس کے سر پہ ہاتھ پھیر اور اپنے کھانے میں سے اسے بھی کھلا، تیرا دل نرم ہو جائے گا اور تیری حاجتیں بھی پوری ہوں گی۔[1]

(7) دل کی سختی کے نقصانات پر غور کرنا

دل کی سختی کی نحوست یہ ہے کہ اس پر نصیحت کی کوئی بات اثر نہیں کرتی، دل نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتا، دل کی سختی کی وجہ سے انسان اللہ پاک کی ناراضی اور اس کی طرف سے لعنت (یعنی اُس کی رحمت سے دُوری) کا حق دار ہو جاتا ہے۔

زینت کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** سے زِینت کی سُنّتیں اور آداب سنئے: ☆ انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے، یہ حرام ہے، حدیثِ مبارک میں اُس پر لعنت آئی بلکہ اُس پر بھی لعنت آئی ہے جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں انسانی بالوں کی چوٹی گوندھی۔[2] ☆ اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اُس عورت کے اپنے بال ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز ہے۔[3] ☆ عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا

---

1 ...مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب اصحاب الاموال، ۱۰/۱۳۵، حدیث: ۲۰۱۹۸

2 ...در مختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب فی النظر والمس، ۹/۶۱۴ تا ۶۱۵

3 ...در مختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ۵/۶۱۴ تا ۶۱۵

جائز ہے۔ چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا ناجائز ہے، بچیوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔[1] ☆جس طرح مردوں کو عورتوں کی نقل جائز نہیں اِسی طرح عورتیں بھی مردوں کی نقل نہیں کرسکتیں، جیسا کہ حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لعنت فرمائی زَنانہ مَردوں پر جو عورتوں کی صورت بنائیں اور مَردانی عورتوں پر جو مَردوں کی صورت بنائیں۔[2] ☆خواتین اپنے شوہر کے لئے جائز اشیا کے ذریعے، مگر گھر کی چار دیواری میں زینت کریں لیکن میک اپ کرکے اور بَن سنور کے گھر سے باہر نہ نکلا کریں کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عورت پوری کی پوری عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صَفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب " سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/۵۹۹ ملتقطا

2 ۔۔۔ مسند امام احمد، مسند عبداللہ بن عباس، حدیث: ۲۲۶۳، ۱/۵۴۰

3 ۔۔۔ ترمذی، کتاب الرضاع، باب (۱۸)، حدیث: ۱۱۷۶، ۲/۳۹۲

بیان:11 ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: **مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃٌ لَہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ** یعنی جو شخص جُمُعہ کے دن مجھ پر **دُرُود شریف** پڑھے گا تو قیامت کے دن اُس کی شفاعت میرے ذِمّۂ کرم پر ہو گی۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

---

1 ...کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ، جزء ۱، ۱/۲۵۵، حدیث: ۲۲۳۶

2 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب، اُذْكُرُوا الله، تُوبُوْا اِلَى الله وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہو گا اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کا زمانہ **قِیامت** کی نشانیوں اور اِس سے پہلے ظاہِر ہونے والے بے شمار فتنوں سے بھرا ہوا ہے۔ پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اللہ کریم کے عطا کردہ عِلْمِ غَیب کے ذریعے 14 سو سال پہلے ہی موجودہ اور آیندہ دور کے فتنوں کی پیشن گوئی فرماتے ہوئے ہمیں اِن کی بھڑکتی آگ سے اُٹھنے والے شُعلوں سے اپنا دامن بچانے کی ترغیب دلائی ہے۔ آئیے! اِس بارے میں چند اَحادیثِ مبارکہ اور اِن سے حاصِل ہونے والے نصیحت کے مَدَنی پھول چُنتی ہیں، چنانچہ

گھر والوں کے ہاتھوں ہلاکت

نبیِّ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اُس شخص کے عِلاوہ کسی دِین والے کا دِین محفوظ نہ رہے گا، جو اپنے دِین کو لے کر (یعنی اُس کی حفاظت کی خاطِر) ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار سے دوسرے

غار کی طرف بھاگے۔ اُس وَقْت روزی روٹی وغیرہ کا حاصل ہونا اللہ پاک کو ناراض کیے بغیر نہ ہو گا۔ جب یہ صورتِ حال ہو گی تو آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاکت میں پڑ جائے گا، اگر بیوی بچے نہ ہوں گے تو والِدَین کے ہاتھوں اُس کی ہلاکت ہو گی اور اگر والِدَین بھی نہ ہوں تو اُس کی ہلاکت رشتے داروں یا پڑوسیوں کے ہاتھوں ہو گی۔ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرْض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیسے ہو گا؟ تو رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: وہ اُسے آمدنی کی کمی پر شرم دِلائیں گے، اُس وَقْت وہ اپنے آپ کو ہلاکت کی جگہوں میں لے جائے گا۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں جس طرح مَردوں کے لئے عبرت ونصیحت کے مَدَنی پھول ہیں، وہیں اُن عَوْرَتوں کے لئے بھی اِس میں عبرت ہے جو اپنے شوہروں کو اُن کی آمدنی پر طرح طرح کے کوسنے دیتے ہوئے کچھ اِس طرح کی جلی کٹی باتیں سُناتی ہیں: ”فُلاں کے پاس تو کئی کئی بنگلے، فیکٹریاں اور جائیدادیں (Properties) ہیں مگر آپ نے مجھے کرائے کے چھوٹے سے مکان میں رکھا ہوا ہے، میرا تو یہاں پر دَم گھٹتا ہے، مجھے کُھلا گھر چاہئے، فُلاں کو تو دیکھو اپنی فیملی کے ساتھ عالیشان گاڑیوں میں گھومتا پھرتا ہے لیکن آپ مجھے بسوں، ٹیکسیوں اور رکشوں کے دَھکّے کھلاتے ہیں، فُلاں نے تو لوڈ شیڈنگ سے بچنے کے لئے جنریٹر لیا ہوا ہے آپ کم از کم یو پی ایس (U.P.S) یا چارجنگ فین ہی لے لیجئے، فُلاں نے تو اِس عِید پر اپنے بچوں کی امّی کو اِتنے ہزار کا لباس یا سونے (Gold) کا سیٹ بنوا کر دیا ہے مگر آپ

---

1 ۔۔۔ الزھد الکبیر للبیہقی، الجزء الثانی، فصل فی ترک الدنیا ۔۔۔ الخ، ص ۱۸۳، حدیث: ۴۳۵

مجھے عِید پر سونے کی انگوٹھی یا بریس لیٹ یا بالیاں ہی دِلوا دیں، فُلاں نے اپنے بچوں کی اَمی کو فلاں شاپنگ مال سے شاپنگ کروائی ہے لہٰذا مجھے بھی کسی اچھے شاپنگ مال سے شاپنگ کروا دیجئے، فُلاں کو دیکھو کتنا خوشحال ہو گیا ہے، آپ بھی تو کچھ کیجئے، فُلاں کی تنخواہ لاکھوں میں ہے مگر آپ اتنا عرصہ کام کرنے کے بعد بھی وہیں کے وہیں کھڑے ہیں۔" وغیرہ جبکہ بچوں کی فرمائشیں اِس کے علاوہ ہیں۔ تو آئے روز جب بندہ فرمائشوں اور طعنوں کو سُنتا ہے تو ذِہنی تکلیف اور مایُوسی اُسے ہر طرف سے گھیر لیتی ہے، اُسے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہوتا کہ آخر وہ کرے تو کرے کیا، چونکہ اُسے بیوی بچوں کی فرمائشیں بھی پُوری کرنی ہوتی ہیں اور اُس کے پاس وسائل بھی کم ہوتے ہیں، لہٰذا وہ اُن کی جائز و ناجائز فرمائشیں پوری کرنے کے لئے حرام و حلال کی پروا کیے بغیر ناجائز ذرائع اختیار کر کے اپنی قبر و آخرت کو داؤ پر لگا دیتا ہے، جیسا کہ

حلال و حرام کے مُعاملے میں بے پروائی

حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ، لَا یُبَالِی الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْهُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ** یعنی لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کو اِس بات کی کوئی پروا نہ ہو گی کہ اُس نے (مال) کہاں سے حاصِل کیا، حرام سے یا حلال سے۔[1]

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی آخر زمانہ میں لوگ دِین سے بے پروا ہو جائیں گے، پیٹ کی فِکْر میں ہر طرح پھنس جائیں گے، آمدنی بڑھانے، مال جمع کرنے کی فِکْر کریں گے، ہر حرام و حلال

1 . . . بخاری، کتاب البیوع، باب من لم یبال من . . . الخ، ۲/۷، حدیث: ۲۰۵۹

لینے پر دِلیر (یعنی بے خوف) ہو جائیں گے جیسا کہ آج کل عام ہے۔"[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گھر والوں کو آزمائش میں مُبْتَلا کرنے سے بچیں اور طرح طرح کی بے جا فرمائشوں میں پڑ کر ان کے لئے مشکلات کھڑی نہ کریں، بلکہ جو کچھ میسر ہو اس پر راضی رہ کر ہر حال میں صبر اور شکر سے کام لیں اِنْ شَآءَ اللہ نفس وشیطان کے حیلوں سے بچنے میں کامیابی حاصل ہو جائے گی، اور زندگی مشکل ہونے کے بجائے مزید آسان لگے گی۔ یاد رہے! ہر حال میں اللہ کریم کا شکر ادا کرنے سے اللہ کریم خوش ہوتا ہے اور نعمتوں میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ بہت بڑی بد نصیبی ہے کہ جس کی تمام نیکیاں اُس کے گھر والے لے جائیں اور وہ خود کنگال رہ جائے۔ لہٰذا موقع غنیمت جانتے ہوئے خوابِ غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے، اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرماں برداری کرتے ہوئے اپنی اولاد کی دِینی تربیت کیجئے، انہیں قرآنِ کریم پڑھنا بھی سکھایا جائے، اسلامی آداب بھی سکھائے جائیں، ان کے اَخلاق بھی سنوارنے کی کوشش کی جائے، اللہ پاک اور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت سکھائی جائے۔ آخرت کی فکر دِلائی جائے، موت کی تیاری کروائی جائے، مختلف گناہوں کے بارے میں بتایا جائے اور اِن گناہوں سے بچایا بھی جائے۔

وہ وقت جس کی نشاندہی رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمائی ہے کہ جس میں سُنّت پر عمل کرنا، دِین پر قائم رہنا اور اِس راہ میں آنے والی تکالیف پر صَبْر کرنا بہت مشکل ہو گا۔ آیئے! اِس بارے میں 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1... مرآۃ المناجیح، ۴/۲۲۹

سُنیئے اور سنتوں پر عمل کی کوشش کیجئے، چنانچہ

سُنّتیں اپنانا انگارہ تھامنے کی طرح ہوگا

(1) اِرشاد فرمایا: **اَلْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِي عِنْدَ اِخْتِلَافِ اُمَّتِي كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ** یعنی اختلافِ اُمت کے وَقْت میری سُنّت کو مضبوطی سے تھامنے والا ہتھیلی میں انگارہ رکھنے والے کی طرح ہوگا۔(1)

(2) اِرشاد فرمایا: **يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ** یعنی لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اُن میں اپنے دِین پر صَبْر کرنے والا انگارہ پکڑنے والے کی طرح ہوگا۔(2)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کردہ دوسری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ زمانہ قریبِ قیامت ہوگا جس کی اِبتدا آج ہو چکی ہے۔ فی زمانہ دِین دار بن کر رہنا مشکل ہے۔ آج نماز کی پابندی کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ سُود سے بچنا تو قریباً ناممکن ہی ہے۔ مزید فرماتے ہیں: جیسے ہاتھ میں انگارہ رکھنا بہت ہی بڑے صابِر (صبر کرنے والے) کا کام ہے یُوں ہی اُس وَقْت مُخْلِص، کامِل مسلمان بننا سخت مشکل ہو جاوے گا۔(3)

دِین پر چلنے والوں کے لئے آزمائش

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مفتی صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حدیثِ

1...نوادر الاصول، الاصل الثالث عشر، ۱/۶۸، حدیث: ۸۷

2...ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی النہی عن سب الریاح، ۴/۱۱۵، حدیث: ۲۲۶۷

3...مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۷۲ ملخصاً

پاک کی یہ شرح اپنے دور میں فرمائی تھی اور اب تو اِس سے کئی گنا بڑھ کر بے باکی اور دِین سے دوری ہے، یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ اب جو اسلامی بہنیں بُرقع پہنتیں، شَرعی پردہ کرتیں اور شریعت وسُنّت کے مطابق زندگی گزارنا چاہتی ہیں، اُن کے لیے سخت ترین آزمائش ہے، اسلامی بہنیں جو ناجائز رسموں سے بچتے ہوئے شادی کی تقریب کرنا چاہتی ہیں، اُن کے لیے بھی سخت آزمائش ہے۔ایک طرف تو مُعاشَرہ (Society) اُن کو طرح طرح سے ستاتا، اُن کا دل دُکھاتا اور اُن کا حوصَلہ کم کرنے کی کوشش کرتا ہے اور دوسری طرف نیک اعمال کرنے میں نَفْس وشیطان رُکاوٹ بن جاتے ہیں۔

خود اِنصاف کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنسان سے غَلَطیاں ہوتی رہتی ہیں لیکن افسوس! اگر کسی مَذہبی اور دِین پر عمل کرنے والی سے کوئی غَلَطی ہو جائے تو اُسے خوب اُچھالا جاتا ہے، یوں ہی اسلام اور شریعت وسُنّت پر چلنے والوں کو میڈیا، سوشل میڈیا اور دیگر ذرائع کا سہارا لے کر طرح طرح سے بدنام کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں جس سے لوگوں کے دلوں میں اُن کے لئے نفرت پیدا ہو جاتی ہے، نتیجۃً لوگ اُن سے بدظن ہوتے، اُن کو اَہمیَّت نہیں دیتے اور اپنی دنیا و آخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔ایسے مشکل حالات میں دِین پر چلنے والی اسلامی بہنوں کو مزید محتاط ہونا چاہیے۔

یاد رکھئے! معمولی سی بے اِحتیاطی بھی کبھی کبھی بہت بڑے نقصان (Loss) کا باعث بنتی ہے، اگر ہم واقعی مَدَنی کام کرنا چاہتی ہیں تو جب تک شریعت حکم نہ دے، ہرگز کسی اسلامی بہن کو اپنا مُخالِف مت بنایئے۔ کوئی ایسا کام مت کیجئے کہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی

تحریکِ دعوتِ اسلامی پر اُنگلی اُٹھے۔ بہرحال اِحتیاط کے باوُجود مشکلات ہوں، لوگ طعنے دیں یا گھر والے سُنّتوں کے مطابق زندگی گزارنے میں رُکاوٹیں ڈالیں تو پھر بھی گھبرانا نہیں چاہیے کہ جس کام میں دشواریاں زیادہ ہوں اُس کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ آیئے! اِس بارے میں 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں تکلیف زیادہ ہو۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: جس نے میری اُمّت کے بگڑتے وَقْت میری سُنّت کو مضبوطی سے تھام لیا تو اسے **سو(100) شہیدوں** کا ثواب ملے گا۔[2]

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کردہ دوسری حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: کیونکہ شہید تو ایک بار تلوار کا زخم کھا کر پار ہو جاتا ہے مگر یہ اللہ (پاک) کا بندہ عُمر بھر لوگوں کے طعنے اور زبانوں کے گھاؤ (زخم) کھاتا رہتا ہے۔ اللہ (پاک) اور رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی خاطر سب کچھ برداشت کرتا ہے۔ اِس کا جہاد، جِہادِ اکبر (نَفْس کے خلاف جِہاد) ہے۔[3]

ظاہر میں دوست، باطن میں دشمن

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آئندہ زمانے میں سر اُٹھانے والے فتنوں کے بارے میں ایک حدیث شریف میں ہے، رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ظاہر میں دوست اور

1...کشف الخفاء، حرف الھمزۃ مع الفاء، ۱/۱۴۱

2...مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۶

3...مرآۃ المناجیح، ۱/۱۷۳

اندر سے دشمن ہوں گے، عَرْض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کیسے ہوگا؟ اِرشاد فرمایا: (اپنی دُنیا کو بہتر بنانے کے لئے) ایک دوسرے کی طرف رَغْبت (لالچ) اور ایک دوسرے سے ڈرنے کی وجہ سے ہوگا۔[1]

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: قریبِ قِیامت ایسے لوگ (ظاہر) ہوں گے جو اپنی نیکیاں عَلانِیَہ (ظاہر کرنا) پسند کریں گے تاکہ لوگ اُن کی واہ واہ کریں۔ تنہائی (اکیلے) میں یا تو اعمال کریں گے ہی نہیں یا کریں گے تو معمولی طریقے سے۔ (مزید فرماتے ہیں:) اُن لوگوں کے دلوں میں اللہ پاک کا خوف، اللہ (پاک) سے اُمّید نہ ہوگی یا کم ہوگی، لوگوں کا خوف، لوگوں سے اُمّید اُن پر غالِب ہوگی۔ ہر عمل اِخلاص سے قبول ہوتا ہے۔ اِس میں وہ بھی داخِل ہیں جو لوگوں سے ظاہری مَحبّت کریں اور وہ بھی غَرَض (مطلب) کے لئے جب غَرَض (مطلب) نکل جاوے دوستی (Friendship) بھی ختم ہو جاوے۔[2]

میرے لئے کیا عمل کیا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! مسلمان کا ہر کام اللہ پاک کی رِضا کے لئے ہونا چاہئے، حتّٰی کہ اگر کوئی دوستی رکھے تو بھی اللہ پاک کی رِضا کی خاطر اور دشمنی رکھے تو بھی اللہ پاک کی رِضا کے لئے، چنانچہ

مَرْوِی ہے، اللہ پاک نے ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس وَحی بھیجی: فُلاں زاہِد (یعنی دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والے) سے کہہ دو کہ تمہارا دُنیا سے بے رَغْبتی اختیار کرنا

1 ... مسند امام احمد، مسند الأنصار، ۸/۲۴۴، حدیث: ۲۲۱۱۶

2 ... مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۴۰-۱۴۱

اپنے نَفْس کو سکون پہنچانے کے لئے ہے اور سب سے جدا ہو کر مجھ سے تَعَلُّق رکھنا یہ تمہاری عزّت ہے، جو کچھ تم پر میرا حق ہے اُس کے مقابِلے میں کیا عمل کیا۔ عَرْض کی، اے ربِّ کریم! وہ کون سا عمل ہے؟ اِرْشاد فرمایا: کیا تم نے میری وجہ سے کسی سے دُشمنی کی اور میرے بارے میں کسی ولی سے دوستی کی؟[1]

لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہر قسم کے جائز تعلُّقات میں رِضائے الٰہی کو پیشِ نظر رکھیں۔ جو خوش نصیب اسلامی بہنیں اللہ پاک کے لئے ایک دوسری سے دوستی رکھتی ہیں اُنہیں مبارَک ہو کہ حدیثِ پاک کے مطابِق ایسے لوگ کامل ایمان والے ہیں اور اللہ پاک اُن کو قِیامت کے دن ایک ساتھ جمع فرمادے گا، وہ خوش نصیب عَرْش کے آس پاس یاقُوت (قیمتی پتھر کی ایک قسم) کی کُرسیوں (Chairs) پر ہوں گے اور جنّت میں یاقُوت کے سُتونوں پر مُشْتَمِل زَبَرجَد (قیمتی پتھر کی ایک قسم) کے کمرے اُن کے ٹھکانے ہوں گے۔ آیئے! اِس بارے میں 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے، چنانچہ

رضائے الٰہی کے لئے محبّت کرنے والوں کی جزا

(1) ارشاد فرمایا: جو کسی سے اللہ پاک کے لئے مَحبّت رکھے، اللہ پاک کے لئے دُشمنی رکھے اور اللہ پاک کے لئے دے اور اللہ پاک کے لئے منع کرے، اُس نے اپنا ایمان کامل کرلیا۔[2]

(2) ارشاد فرمایا: دو (2) شخصوں نے اللہ پاک کے لئے آپس میں محبّت کی، ایک مَشْرِق میں ہے، دُوسرا مَغْرِب میں، قِیامت کے دن اللہ پاک دونوں کو جمع کردے گا اور

---

1 ۔۔۔ حلیۃ الاولیاء، محمد بن محمد، ۱۰/۳۳۷، رقم: ۱۵۳۸۴

2 ۔۔۔ ابو داود، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ ... الخ، ۴/۲۹۰، حدیث: ۴۶۸۱

فرمائے گا: یہی وہ (شخص) ہے جس سے تُو نے میرے لئے مَحبّت کی تھی۔[1]

(3) ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے لئے مَحبّت رکھنے والے عَرش کے آس پاس یاقُوت کی کُرسیوں پر ہوں گے۔[2]

(4) ارشاد فرمایا: جنّت میں یاقُوت کے سُتون ہیں، اُن پر زَبَرجد کے کمرے ہیں، وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اُن میں کون رہے گا؟ فرمایا: وہ لوگ جو اللہ پاک کے لئے آپس میں مَحبّت رکھتے ہیں، ایک جگہ بیٹھتے ہیں، آپس میں مِلتے ہیں۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ جو خوش قسمت مسلمان اللہ پاک کی خاطر ایک دوسرے سے مَحبّت رکھتے ہیں، اللہ پاک کل قِیامت کے روز اُنہیں کیسے کیسے اِنعامات سے نوازے گا۔ **افسوس!** آج کل ہمارے مُعاشَرے میں مَفاد پَرستی اِس قدر عام ہو چکی ہے کہ دُنیوی مُعامَلات تو ایک طرف اب تو دِینی مُعامَلات میں بھی لوگ اپنی غَرَض اور اپنا فائدہ تلاش کرتے پھرتے ہیں، مثلاً سلام ہی کو لے لیجئے جو نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت ہے بلکہ اَبُوالْبَشَر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی بھی سُنّت ہے۔[4] مگر بدقسمتی سے آج کل لوگوں کی اَکْثَرِیَّت اِس سُنّت سے غافِل نظر آرہی ہے۔ عُموماً جس سے جان پہچان نہ ہو اُسے تو سلام کرنا گوارہ ہی نہیں

1 . . . شعب الایمان، باب فی مقاربة وموادة اهل الدین، ٦/٤٩٢، حدیث: ٩٠٢٢
2 . . . معجم کبیر، ٤/١٥٠، حدیث: ٣٩٧٣
3 . . . شعب الایمان، باب فی مقاربة وموادة اهل الدین، ٦/٤٨٧، حدیث: ٩٠٠٢
4 . . . مرآۃ المناجیح، ٦/٣١٣ ماخوذاً

کیا جاتا، عام طور پر ہم جان پہچان والیوں سے سلام کرتی ہیں ایسا نہ ہو سب اسلامی بہنوں سے سلام و ملاقات کی ترکیب بنائیے۔

بہر حال ہمیں چاہیے کہ کریم آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس پیاری پیاری سُنّت پر عمل کرتے ہوئے ہر اسلامی بہن کو سلام کیا کریں خواہ ہم اُسے جانتی ہوں یا نہیں۔ روزانہ پابندی کے ساتھ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرنا بھی سلام کو عام کرنے اور سلام کی سُنّت پر اِستقامت پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آئندہ زمانے میں سر اُٹھانے والے فتنوں کے بارے میں ایک حدیث شریف میں یہ مضمون بھی موجود ہے کہ زُہد و تقویٰ رِوایتی اور بناوَٹی ہو کر رہ جائے گا، چنانچہ

زُہد و تقویٰ روایتی اور بناوٹی ہوگا

رسولِ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دنیا سے بے رغبتی رِوایتی اور تقویٰ بَناوَٹی طور پر رہ جائے گا۔ (1)

علّامہ عَبْدُ الرَّءُوف مُناوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: قِصّہ بیان کرنے اور وَعظ (یعنی تقریریں) کرنے والوں کی طرح لوگ، نیک لوگوں کے زُہد و تقویٰ کی روایتیں ایک دوسرے کو سُنا سُنا کر روئیں گے اور ایسی زبانی کلامی باتیں کریں گے جو اُن کے دل میں نہ ہوں گی۔ (2)

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، حسان بن ابی سنان، ۳/۱۴۱، رقم: ۳۴۷۳

2 ... فیض القدیر، ۶/۵۴۳، تحت الحدیث: ۹۸۵۶

اللہ پاک کے ساتھ اِعلانِ جنگ کرنے والے کون؟

حضرت عَدِی بن حاتِم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: قِیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنّت کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا، یہاں تک کہ جب وہ جنّت کے قریب پہنچ کر اُس کی خوشبو سُونگھیں گے، اُس کے محلات اور اُس میں جنتیوں کے لئے اللہ پاک کی تیّار کردہ نعمتیں دیکھ لیں گے، تو اعلان کیا جائے گا: اِنہیں جنّت سے لوٹا دو کیونکہ اِن کا جنّت میں کوئی حِصّہ نہیں۔ (یہ اعلان سُن کر) وہ ایسے افسوس کے ساتھ لوٹیں گے کہ اُس جیسے افسوس کے ساتھ اُن سے پہلے لوگ نہ لوٹیں ہوں گے، پھر وہ عَرض کریں گے: اے ربِّ کریم! اگر تُو اپنا ثواب اور اپنے ولیوں کے لئے تیّار کردہ نعمتیں دکھانے سے پہلے ہی ہمیں دوزخ میں داخل کر دیتا تو یہ ہم پر زیادہ آسان ہوتا۔ اللہ پاک اِرشاد فرمائے گا: میں نے اپنی مرضی سے تمہارے ساتھ ایسا کیا ہے (اِس کی وجہ یہ ہے کہ) جب تم اکیلے میں ہوتے تو بڑے بڑے گناہ کر کے میرے ساتھ اِعلانِ جنگ کرتے اور جب لوگوں سے ملتے تو عاجِزی کے ساتھ ملتے تھے، تم لوگوں کو اپنی وہ حالت دکھاتے تھے جو تمہارے دلوں میں میرے لئے نہیں ہوتی تھی، تم لوگوں سے ڈرتے اور مجھ سے نہیں ڈرتے تھے، تم لوگوں کی عزّت کرتے اور میری عزّت نہ کرتے تھے، تم لوگوں کی وجہ سے بُرا کام کرنا چھوڑ دیتے لیکن میری وجہ سے بُرائی نہ چھوڑتے تھے، آج میں تمہیں اپنے ثواب سے مَحروم کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے عذاب کا مزہ بھی چکھاؤں گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ معجم اوسط، ۴/۱۳۶-۱۳۵، حدیث: ۵۴۷۸

فتنوں سے کیسے بچا جائے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بِلاشبہ آج کا دور فتنوں سے بھرپور ہے، ہر گزرتے دن کے ساتھ ہی ایک نیا فتنہ سر اُٹھا رہا ہے، اب سُوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم ان فتنوں سے اپنے آپ کو کیسے بچا سکتی ہیں؟ تو آئیے! موجودہ دور کے فتنوں سے بچنے کے لئے چند طریقے پیشِ خدمت ہیں۔ سنئے اور عمل کی کوشش کیجئے:

(1) فتنوں سے حفاظت اور ایمان کی سلامتی کے لئے **اچھی صحبت اختیار** کی جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس وَقت عاشقانِ رسول مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی اچھی صحبت پانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی مسلمانوں کو فتنوں سے بچاتی، انہیں ایمان کی سلامتی کا ذہن دیتی اور انہیں حقیقی معنیٰ میں سُنّتوں کا پیکر بناتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے اب تک بے شمار لوگوں کی اِصلاح ہوئی اور اِیمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنا۔

(2) اپنے آپ کو فتنوں سے بچانے کے لئے **ضرورت کے علاوہ گھر سے باہر** نکلنے سے بچا جائے کہ اسی میں سلامتی ہے۔

(3) موجودہ دور میں **سوشل میڈیا** (Social Media) فتنوں کو پھیلانے کا ایک خطرناک ترین ہتھیار بنتا جارہا ہے، اسلام دشمن قُوّتیں اپنے بُرے مقاصد کی خاطر اس کا غلط استعمال کرکے کھلم کھلا اسلامی اَحکام کا مذاق اُڑا رہی ہیں، سوشل میڈیا کے ذریعے اسلام کے خلاف سازشیں کی جارہی ہیں، اسی کے ذریعے مسلمانوں کو بے حیائی اور فحاشی کی دلدل میں دھکیلا جارہا ہے، لہٰذا سوشل میڈیا کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو

اور اپنی نسلوں کو بچا کر رکھے۔

(4)عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت لگنے والے **مدرسۃ المدینہ بالغات** میں پڑھنا یا پڑھانا بھی فتنوں سے بچنے میں بہت مددگار ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدرسۃ المدینہ بالغات کی برکت سے نیک اسلامی بہنوں کی صحبت نصیب ہو گی اور بہت سے شیطانی فتنوں سے ہماری حفاظت رہے گی۔

(5)فتنوں سے بچنے بچانے کے لئے 100فیصد اسلامی چینل، **مَدَنی چینل** دیکھنے دکھانے کا معمول بنائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ **مَدَنی چینل** وہ واحد چینل ہے جس پر دکھایا جانے والا ہر سلسلہ شریعت کے مطابق ہوتا ہے، **مَدَنی چینل** عشقِ رسول کے جام پلاتا ہے، **مَدَنی چینل** پر درست اسلامی تعلیمات کو دکھایا جاتا ہے، **مَدَنی چینل** مقدس ہستیوں کا ادب سکھاتا ہے، لہٰذا خود بھی مَدَنی چینل دیکھئے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ شہنشاہِ نُبوَّت، مُصطفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب

آئیے! امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے

1-۔۔مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

سُرمہ لگانے کی سُنّتیں اور آداب سنتیں ہیں: **فرمانِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثْمد"** (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔(1) ☆پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں۔(2) ☆سُرمہ سوتے وَقت استِعمال کرنا سُنّت ہے۔(3) ☆سُرمہ استعمال کرنے کے تین (3) منقول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین (3) تین (3) سلائیاں، (2) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین (3) اور بائیں (اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو (2) دو (2) اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کرکے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے۔(4) ☆اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ ☆ادب و تعظیم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگائیے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صَفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...ابن ماجه، كتاب الطب، باب الكحل بالاثمد، ۴/۱۱۵، حديث: ۳۴۹۷

2...فتاویٰ هنديه، كتاب الكراهية، الباب العشرون في الزينة، ۵/۳۵۹

3...مرآۃ المناجیح، ۶/۱۸۰

4...شعب الايمان، باب فی الملابس والاوانی، ۵/۲۱۸، حديث: ۶۴۲۸

بیان:12 ہر تُمولانمہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گُناہ بخش دے۔[1]

کعبہ کے بدرالدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ**" "مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔"[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1... معجم کبیر، ۱۸/ ۳۶۲، حدیث: ۹۲۸

2... معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کیئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہوگا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عبادت کیلئے جاگنے کا عجیب انداز

حضرت صفوان بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی پنڈلیاں نماز میں زیادہ دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے سُوج گئی تھیں۔ آپ اس قدر کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے کہ بِالفرض آپ سے کہہ دیا جاتا کہ کل قِیامت ہے تو بھی اپنی عبادت میں کچھ اِضافہ نہ کر سکتے (یعنی ان کے پاس عبادت میں اضافہ کرنے کے لئے وقت کی گنجائش ہی نہ تھی)۔ جب سردی کا موسم آتا تو آپ مکان کی چھت پر سویا کرتے تاکہ سردی آپ کو جگائے رکھے اور جب گرمیوں کا موسم آتا تو کمرے میں آرام فرماتے تاکہ گرمی اور تکلیف کے سبب سو نہ سکیں (کیونکہ A.C. تو دور کی بات ہے اس زمانے میں بجلی کا پنکھا بھی نہیں ہوتا تھا)۔ سجدے کی حالت میں ہی آپ کا اِنتقال ہوا۔ آپ دعا کیا کرتے تھے: یا اللہ میں تیری ملاقات کو پسند کرتا ہوں تُو بھی میری ملاقات کو پسند فرما۔[1]

1...اتحاف السادۃ المتقین، ۱۳/۲۴۷-۲۴۸

مری زندگی بس تری بندگی میں ہی اے کاش گزرے سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰٦)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین نیکیاں کمانے کے معاملے میں کس قدر حَرِیص (Desirous) ہوا کرتے تھے کہ ہر لمحہ عبادت میں گزارنے کے باوجود بھی اللہ پاک سے ڈرتے اور مزید نیکیاں کرنے کی جستجو میں مگن رہتے، سردیوں کی راتوں میں چھت پر اور گرمیوں میں بند کمرے میں عبادت کرتے تاکہ غفلت کی نیند سو کر اللہ پاک کی یاد سے غافل نہ ہو جائیں اور پھر عبادت کا یہ حال تھا کہ راتوں کے قیام کی وجہ سے پنڈلیاں سوج جاتی لیکن عبادت میں کوئی کمی نہ آتی تھی۔ ان مقدس ہستیوں کی بس یہی خواہش ہوتی کہ جب تک زندگی باقی ہے اس کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیاں کرکے اپنی آخرت بہتر بنالی جائے۔ مگر افسوس! ہمیں اپنی آخرت کی کوئی فکر نہیں، دن بھر نہ جانے کیسے کیسے گناہوں میں مشغول رہتی ہیں اور جب رات آتی ہے تو پھر نت نئے گناہوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور پھر گناہوں میں مگن رہتے ہوئے غفلت کی نیند سو جاتی ہیں۔ ذرا غور کیجئے! ہم کس طرح اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو اللہ پاک کی نافرمانی اور فضولیات میں برباد کر رہی ہیں حالانکہ حدیثِ پاک میں مومن کو ہر وقت نیکیاں کرنے اور نیکیوں کی حرص رکھنے کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ، یعنی اس پر حرص کرو جو تمہیں نفع دے اور اللہ سے مدد مانگو عاجز نہ ہو۔[1]

---

1 . . . مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوة . . . الخ، ص۱۰۹۸، حدیث: ۲۶۶۴

حضرت علامہ شرفُ الدِّین نَوَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اللہ پاک کی عبادت میں خوب حرص کرو اور اس پر اِنعام کا لالچ رکھو مگر اِس عبادت میں بھی اپنی کوشش پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ پاک سے مدد مانگو۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مال آزمائش ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! بسا اوقات زیادہ مال بھی آزمائش بن جاتا ہے مگر پھر بھی اس کے حصول کیلئے کتنی ہی تکلیفیں (Difficulties) اٹھانی پڑیں پروا نہیں کی جاتی اور لوگ ہر وقت دنیا کی دولت کمانے کی دھن میں مصروف رہتے ہیں اور دن رات اسی جذبے کے تحت نئی نئی ترکیبیں سوچتے رہتے ہیں کہ کن کن طریقوں سے زیادہ مال حاصل کیا جاسکتا ہے اگرچہ اس کے حصول کیلئے حرام ذریعہ ہی کیوں نہ اختیار کرنا پڑے بس مال آنا چاہیے جس طرح سے بھی آئے اور جہاں سے بھی آئے۔ حالانکہ ہمیں تو ان کاموں کی حرص ہونی چاہیے جن سے اللہ پاک کی رضا، حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت، آخرت کو اچھا بنانے اور جنت میں جانے کی ضمانت ملتی ہو۔ اللہ پاک پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 133 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ سَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُۙ

ترجَمۂ کنز الایمان: اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان

1 ... شرح مسلم للنووی، کتاب القدر، باب الایمان للقدر... الخ، ۲۱۵/۱۲، تحت الحدیث: ۲۶۶۴

اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿١٣٣﴾ (پ۴، آل عمران:١٣٣)	میں سب آسمان وزمین آجائیں پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

اس آیتِ مقدسہ کے تحت تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے کہ گناہوں سے توبہ کرکے، اللہ پاک کے فرائض کو ادا کرکے، نیکیوں پر عمل پیرا ہوکر اور تمام اعمال میں اخلاص پیدا کرکے اپنے ربِ کریم کی بخشش اور جنت کی طرف جلدی کرو۔[1]

اسی طرح پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّساء کی آیت نمبر 124 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ مَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ نَقِيۡرًا ﴿١٢٤﴾ (پ۵، النساء:١٢٤)	ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مُسلمان تو وہ جنّت میں داخل کئے جائیں گے اور انہیں تل بھر نُقصان نہ دیا جائے گا۔

حکیمُ الاُمّت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: جو بھی اِنْسان مرد ہو یا عورت بِقَدْرِ طاقت عمل کرے نیک اور ہو وہ مومن صحیحُ العقیدہ اُس کی جزاء یہ ہے کہ وہ بعدِ قیامت جنّت میں جائے گا۔ مُطابِقِ اعمال اسے جنّت کا دَرَجہ ملے گا اور ان پر تل برابر بھی ظُلم نہ ہوگا کہ وہ ہوں تو بڑے دَرَجہ کے مستحق اور بِلا قُصُور ان کا دَرَجہ گھٹا کر انہیں اَدْنیٰ دَرَجہ میں داخل کردیا جائے یہ ہرگز نہ ہوگا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...تفسیر صراط الجنان، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ:١٣٣، ٢/ ٥٣

2...تفسیر نعیمی، پ۵، النساء، تحت الآیۃ:١٢٤، ٥/ ٤٢٣

اہلِ جنت نعمتوں کے مزے لیتے ہوئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ صحیح العقیدہ مومنین کو ان اعمال کی جزا کے طور پر جنت میں داخل کیا جائے گا اور ان کے اعمال کے برابر انہیں جنت میں درجہ ملے گا۔ قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر اہلِ جنّت کو ملنے والی نعمتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ چُنانچہ ان نعمتوں کی منظر کشی کرتے ہوئے اللہ کریم پارہ 27، سُورَۃُ الْواقِعہ کی آیت نمبر 15 تا 24 میں اِرشاد فرماتا ہے:

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۶﴾ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِیْقَ ﵙ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا یُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ حُوْرٌ عِیْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ (پ۲۷، واقعۃ: ۱۵ تا ۲۴)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: (جنّتی لوگ) جڑاؤ تختوں پر ہوں گے، ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے، ان کے گرد لئے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے، کوزے اور آفتابے اور جام آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کے اس سے نہ انہیں دردِ سر ہو نہ ہوش میں فرق آئے اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں اور بڑی آنکھ والیاں حوریں جیسے چُھپے رکھے ہوئے موتی، صلہ ان کے اعمال کا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! قرآنِ پاک کی ان مبارک آیات میں اہلِ جنت کو دی جانے والی جنّتی نعمتوں کی کیسی منظر کشی کی گئی ہے کہ اہلِ جنت باغات میں آمنے سامنے تکیہ لگائے چین سے بیٹھے ہوں گے، ان کی خِدمت پر

مامُور غُلام چھلکتے جام، لَبالَب کُوزے، اور آفتابے اُٹھائے ان کے دائیں بائیں حکم کے منتظر ہوں گے، سامنے بہتی پاکیزہ شرابیں، مَن پسند غذائیں اور عُمدہ میوہ جات سے ان کی تواضُع ہو گی، الغرض جنت میں اہلِ جنت اپنے رَبِّ کریم کی رحمت کے مزے لے رہے ہوں گے اور طرح طرح کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ یاد رکھئے! جنَّت میں ملنے والی کسی بھی نعمت کو دُنیا(World) کی کسی بھی چیز سے تھوڑی سی نسبت بھی حاصل نہیں ہے۔ جنَّت میں اللہ پاک کی رحمت سے ملنے والے اِنعامات واِکرامات کا دُنیا میں میسر آنے والی چیزوں سے کوئی بھی مُوازَنہ نہیں ہے۔

احادیثِ مُبارَکہ

آئیے "جنّت" کے 3 حُروف کی نِسبت سے تین احادیثِ مُبارَکہ سنتی ہیں:

(1) ارشاد فرمایا: "اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا خیال گُزرا۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: جنّت میں 100 درجے ہیں، ہر دو دَرَجوں میں آسمان و زمین جِتنا فاصِلہ ہے اور فِردَوس سب سے بُلند دَرَجہ ہے۔ اُس سے جنّت کے چار دریا بہہ رہے ہیں اور اُس کے اُوپر عَرش ہے، سو جب تم اللہ پاک سے سُوال کرو تو فردوس کا سُوال کرو۔[2]

(3) ارشاد فرمایا: جنّت کی اتنی جگہ جس میں کوڑا (دُرّہ) رکھ سکیں، دُنیا اور جو کچھ

1... مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها، باب صفة الجنة، ص ۱۱۶۲، حدیث: ۲۸۲۴

2... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة درجات الجنة، ۲۳۸/۴، حدیث: ۲۵۳۹

اس میں ہے وہ جگہ ان سب سے بہتر ہے۔[1]

قسمت میں غمِ دُنیا، جنّت کا قَبالہ ہو   تقدیر میں لکھا ہو جنّت کا مزہ کرنا

(سامانِ بخشش، ص۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں اپنی بخشش و مغفرت کروانے اور خود کو جنت کے اعلیٰ درجات کا حقدار بنانے کیلئے ایسے کام کرنے چاہئیں کہ جن میں ہماری آخرت کا فائدہ ہو مگر افسوس! صد افسوس! دنیا کی مَحبَّت اور فکرِ آخِرت سے غفلت کے سبب ہمارے معاشرے کی بھاری اکثریَّت شوقِ عِبادت سے بہت دُور اور گناہوں کی حرِیص ہوتی جارہی ہے۔ کئی کئی گھنٹے رِیموٹ (Remote) ہاتھ میں پکڑے کیبل پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کیلئے وقت مل جاتا ہے مگر علمِ دین سیکھنے کے لئے 100 فیصد اسلامک چینل "مَدَنی چینل" دیکھنے میں شیطان رُکاوٹ بن جاتا ہے، روزانہ سینکڑوں لائنوں پر مشتمل اخبار پڑھنے والوں کو کئی کئی مہینے قرآنِ کریم کی چند آیات کی تلاوت کیلئے فُرصت نہیں ملتی، یاد رکھئے! غفلت اور گناہوں میں مبتلا ہونے کا انجام ہلاکت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں، اس سے پہلے کہ موت کا پیغام آئے اور ہم اس دنیا کو ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر اندھیری قبر میں جا پہنچیں ہمیں اپنی بقیہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے دنیا کی رونقوں سے منہ موڑ کر اللہ پاک کی خوشنودی کیلئے نیک اعمال میں مشغول ہو جانا چاہیے۔ آیئے! دنیا سے بے رغبت اور فکرِ آخرت میں مشغول رہنے والوں کا ایک واقعہ سنئے، چنانچہ

---

1 ... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة، ۲/۳۹۲، حدیث: ۳۲۵۰

ایک عجیب و غریب قوم

منقول ہے کہ حضرتِ ذُوالقرنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک قوم کے پاس سے گزرے تو دیکھا ان کے پاس دُنیاوی سازوسامان نہ تھا، انہوں نے بہت سی قبریں کھود رکھیں تھیں، صبح کے وقت وہاں کی صفائی کرتے اور نماز ادا کرتے پھر صرف سبزیاں کھا کر پیٹ بھر لیتے کیونکہ وہاں کوئی جانور ہی موجود نہ تھا جس کا وہ گوشت کھاتے۔ حضرتِ ذُوالقرنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو ان کا سادہ ترین طرزِ زندگی دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی، چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ان کے سردار سے پوچھا: میں نے تم لوگوں کو ایسی حالت میں دیکھا ہے کہ جس پر کسی دوسری قوم کو نہیں دیکھا اس کی کیا وجہ ہے؟ سردار نے سوال کی تفصیل پوچھی تو فرمایا: میرا مطلب یہ کہ تمہارے پاس دنیا کی کوئی چیز نہیں ہے، تم سونا اور چاندی سے بھی نفع نہیں اٹھاتے! سردار کہنے لگا: ہم نے سونے اور چاندی کو اس لئے بُرا جانا کہ جس کے پاس تھوڑا بہت سونا یا چاندی آجاتی ہے وہ انہی کے پیچھے دوڑنے لگتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پوچھا: تم لوگ قبریں کیوں کھودتے ہو؟ اور جب صبح ہوتی ہے تو ان کو صاف کرتے ہو، وہاں نماز پڑھتے ہو۔ بولا: اس لئے کہ اگر ہمیں دنیا کی کوئی حرص و طمع ہو جائے تو قبروں کو دیکھ کر ہم اس سے باز رہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پوچھا: تمہارا کھانا صرف زمین کی سبزی (Vegetable) کیوں ہے؟ تم جانور کیوں نہیں پالتے تاکہ ان کا دودھ حاصل کرو، ان پر سواری کرو اور ان کا گوشت کھاؤ؟ سردار نے کہا: اس سبزی سے ہماری گزر اوقات ہو جاتی ہے اور انسان کو زندگی گزارنے کے لیے ادنیٰ چیز ہی کافی ہے اور ویسے بھی حَلق سے نیچے پہنچ کر سب چیزیں

ایک جیسی ہو جاتی ہیں ان کا ذائقہ پیٹ میں محسوس نہیں ہوتا۔ حضرتِ ذُوالقرنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس کی دانائی بھری باتیں سن کر پیش کش کی: میرے ساتھ چلو، میں تمہیں اپنا مشیر بنالوں گا اور اپنی دولت میں سے بھی حصہ دوں گا۔ مگر اس نے معذرت کرلی کہ میں اسی حال میں خوش ہوں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! اللہ پاک کے ایسے نیک بندے بھی ہوتے ہیں جنہیں دنیاوی چیزوں کی کوئی فکر نہیں ہوتی بس سادہ غذائیں کھا کر پیٹ بھر لیتے اور نیک اعمال پر کمربستہ رہتے ہیں اور دنیاوی عزت و منصب کی طرف رغبت نہیں رکھتے۔ لیکن جو لوگ برے کاموں کی حرص رکھتے ہیں اور اسی کی تلاش میں مگن رہتے ہوئے طرح طرح کی خواہشات پال لیتے ہیں وہ انہی خواہشات میں مبتلا ہو کر اپنی زندگی کے شب و روز اللہ پاک کی نافرمانی اور گناہوں میں برباد کرتے چلے جاتے ہیں اور ان کی خواہشات کا پیالہ کبھی نہیں بھرتا، جیسا کہ

خواہشات کا پیالہ

کسی سلطنت کا ایک بادشاہ بڑا طاقتور، سربلند اور شان و شوکت والا تھا۔ اُسے اپنی عظیم الشان سلطنت، سونا اُگلتی زمینوں اور زر و جواہر کے خزانوں پر بڑا ناز تھا۔ برسوں کی محنت سے اُس نے اپنے اِقتدار کو اِس قدر مُستحکم کر دیا تھا کہ اب اُسے کسی دشمن کا خطرہ نہیں تھا۔ ایک روز وہ اپنے دارُالحکومت میں دَورے کے لیے نکلا۔ وزیر اور کچھ درباریوں کے علاوہ محافظوں کا دستہ بھی ساتھ تھا۔ بادشاہ کو شہر کا چکر لگانا بڑا پسند تھا۔

1...تاریخ ابن عساکر، ذکر من اسمہ ذو القرنین، ۱۷/ ۳۵۳ تا ۳۵۵ ملخصا

شان و شوکت کے مظاہرے کے ساتھ ساتھ کچھ فریادیوں کی دادرسی کا موقع بھی مل جاتا۔ واپسی پر محل کے قریب اُسے ایک فقیر نظر آیا جو پرانے کپڑوں میں ملبوس ایک طرف بے نیاز بیٹھا تھا۔ بادشاہ نے نرم لہجے میں دریافت کیا: اپنی کوئی ضرورت بتاؤ، تاکہ میں اسے پورا کرسکوں۔ فقیر کی ہنسی نکل گئی۔ بادشاہ نے قدرے سختی سے پوچھا: اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے! اپنی خواہش بتاؤ، میں تمہیں ابھی مالامال کردوں گا۔ فقیر نے کہا: بادشاہ سلامت! پیشکش تو آپ ایسے کررہے ہیں جیسے میری ہر خواہش پوری کرسکتے ہوں؟ اب بادشاہ نے برہمی سے کہا: بے شک میں تمہاری ہر بات پوری کرسکتا ہوں، میں بہت طاقتور بادشاہ ہوں، تمہاری کوئی خواہش ایسی نہیں، جو میں پوری نہ کرپاؤں۔ فقیر نے اپنی جھولی سے ایک بھیک مانگنے والا کشکول نکالا اور کہا: اگر آپ کو اپنی دولت پر اتنا ہی ناز ہے تو اس پیالے کو بھر دیجئے۔ بادشاہ نے حیرت سے کشکول کو دیکھا، وہ سیاہ رنگ کا عام سا لکڑی کا خالی پیالہ تھا۔ اُس نے اِشارے سے ایک وزیر کو قریب بلایا اور حکم دیا: اس پیالے کو سونے کی اشرفیوں سے بھر دو، یہ فقیر بھی یاد کرے گا کہ کس فیاض اور سخی بادشاہ سے پالا پڑا تھا! وزیر نے حکم کی تعمیل میں کمر سے بندھی اشرفیوں کی تھیلی کھولی اور پیالے میں خالی کردی۔ لیکن سکے فوراً غائب ہوگئے۔ وزیر نے حیرت سے پیالے میں جھانکا، پھر ایک اور تھیلی کھولی اور پیالے میں ڈال دی۔ اس بار بھی سکے غائب ہوگئے، بادشاہ کے اِشارے پر وزیر نے سپاہیوں کو بھیجا کہ محل میں رکھی اشرفیوں کی کچھ تھیلیاں لے آئیں۔ وہ تھیلیاں بھی ختم ہوگئیں مگر پیالہ ویسے کا ویسا خالی ہی رہا۔ یہ ماجرا دیکھ کر بادشاہ نے خزانے سے قیمتی موتیوں سے بھری ایک بوری منگوائی، وہ بھی خالی ہوگئی۔ اب کی بار بادشاہ کا چہرہ سرخ ہوگیا، اُس نے ضدی لہجے میں وزیر سے کہا:

اور بوریاں منگوالو، جو کچھ بھی ہے اِس پیالے میں ڈال دو، اسے ہر حال میں بھرنا چاہیے۔ وزیر نے ایسا ہی کیا۔ دوپہر ہو گئی لیکن پیالہ (Bowl) بدستور خالی رہا کیونکہ جو چیز پیالے میں ڈالی جاتی وہ فوراً ہی غائب ہو جاتی اور پیالہ ویسے کا ویسے خالی رہتا۔ آخر شام ہونے کو آئی تو بادشاہ کے چہرے پر بے بسی جھلکنے لگی، حیرانی و پریشانی کے عالم میں اس نے آگے بڑھ کر فقیر کا ہاتھ تھام لیا، نظریں جھکا کر اس سے معافی مانگی اور عرض کی: اے مردِ درویش! اب تم ہی بتاؤ کہ اس پیالے میں ایسا کیا راز ہے جو یہ بھرتا ہی نہیں؟ فقیر نے سنجیدگی سے جواب دیا: اس میں کوئی خاص راز کی بات نہیں ہے، دراصل یہ پیالہ انسانی خواہشات سے بنا ہے۔ انسان کی خواہشات کبھی پوری نہیں ہو سکتیں، جتنا چاہو ڈال دو، خواہشات اور تمناؤں کا پیالہ ہمیشہ خالی رہتا ہے ہمیشہ مزید کی طلب میں کھلا رہتا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی انسان چاہے کتنا ہی بڑا امیر وکبیر بن جائے یا پھر کوڑی کوڑی کا محتاج ہو کر بالکل غریب ہو جائے مگر اس کی خواہشات کا پیالہ کبھی نہیں بھرتا، ہمارے معاشرے کے اکثر افراد اپنی حالت پر مطمئن دکھائی نہیں دیتے اور ان کی خواہشات کے درخت میں نئی نئی شاخیں نکلتی رہتی ہیں۔ عمدہ گھر، فل ائیر کنڈیشنڈ بنگلے، مہنگے ترین فرنیچر، چمکتی دَمکتی قیمتی گاڑیاں اور نت نئے کپڑے، نوکر چاکر رکھنے والوں میں بھی کچھ اور ہونا چاہئے کی خواہش باقی رہتی ہے، چنانچہ

کوئی اپنی آمدنی پر راضی نہیں

منقول ہے کہ ایک بُزرگ جو مستجابُ الدعوات تھے (یعنی ان کی دعائیں قبول ہوتی

---

1 . . . حرص، ص ۱۷۲ تا ۱۷۴ ملخصا

تھیں) ان کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اپنی تنگدستی کا رونا روتے ہوئے کہنے لگا: حضرت! میرے گھر میں چار آدمی کھانے والے ہیں اور میری آمدنی صرف پانچ ہزار روپے ماہانہ ہے جس سے میرے اَخراجات پورے نہیں ہوتے، آپ میرے حق میں دعا کیجئے کہ میری آمدنی میں کچھ اضافہ ہو جائے۔ انہوں نے دعا کر دی۔ پھر ایک دُکاندار آیا اور عرض کی: حضور! میرے یہاں چار آدمی کھانے والے ہیں جبکہ کمانے والا میں اکیلا ہوں، مجھے دس ہزار روپے مہینے کے ملتے ہیں، میرا خرچ پورا نہیں ہوتا، آمدنی میں اِضافے کی دعا کر دیجئے۔ جب وہ چلا گیا تو ایک تاجر آیا اور اِلتجا کی: حضرت! میرا کنبہ (Family) چار افراد پر مشتمل ہے اور میری ماہانہ آمدنی فقط پچاس ہزار ہے، خرچہ پورا نہیں ہوتا میرے لئے دعا کیجئے۔ وہ بزرگ حاضرین سے فرمانے لگے: لگتا ایسا ہے کہ ہم میں سے کوئی اپنی قسمت پر راضی نہیں اگرچہ اس کو دوسرے سے زیادہ ملتا ہے اگر انسان خود کو دنیا میں خوش اور عاقبت میں سرفراز رکھنا چاہتا ہے تو اس پر لازِم ہے کہ جو کچھ اللہ پاک نے اسے دیا ہے اس پر قناعت کرے اور صبر و شکر کرتا رہے کہ اس کی برکت سے مالک کریم اس کو زیادہ دے گا۔(1)

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر　　عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یا رسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی فی زمانہ ہماری عملی حالت بھی کچھ ایسی ہی ہے اگر کسی کو بیس ہزار ملتے ہیں تو وہ تیس کی خواہش رکھتی ہے، کسی کو تیس

---

1 . . . حرص، ص۱۷۸-۱۷۹

ملتے ہیں تو وہ پچاس کے خواب دیکھتی ہے، جب کسی سے ملیں تو زبان پہ یہی ہوتا ہے دعا کیجئے رزق میں برکت نہیں، گھر کے حالات اچھے نہیں ہیں وغیرہ، یادر کھئے! ناشکرا اور حریص انسان، کبھی خوش نہیں رہتا اسے دنیا کی ساری دولت اور سہولتیں بھی مل جائیں تو اس کی حرص میں مزید اضافہ ہی ہوگا، جیسا کہ

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر ابنِ آدم کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو چاہے گا کہ اس کے پاس دو وادیاں ہوں اور اس کے منہ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو اللہ پاک سے توبہ کرے تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔[1]

نفس و شیطان ہوگئے غالب ان کے چُنگل سے تو چُھڑا یا ربّ

نیم جاں کردیا گناہوں نے مرضِ عِصیاں سے دے شِفا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یادر کھئے! دُنیا کی محبت شیطان کا ایسا جال ہے کہ اس میں پھنس کر انسان نیک کاموں سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے، پہلے مستحبات سے دور ہوتا ہے، پھر سنتوں سے غافل ہوتا ہے، اس کے بعد فرائض و واجبات چھوڑنے کی عادت بنتی ہے اور گناہوں کی حرص میں مبتلا ہو کر اس فانی دنیا کی محبت میں کھو جاتا ہے اور طرح طرح کے خواب دیکھنے لگتا ہے دنیاوی کاموں میں بہت مشغول رہنے والوں کی جب ظاہری آنکھ بند ہوتی ہے (یعنی موت آتی) ہے تو سارے خواب دَھرے کے دَھرے رہ جاتے ہیں کیونکہ اگر دنیا کی حقیقت کو جان لیتے تو کبھی بھی اس سے دل نہ

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب مایتقی من فتنة المال، ۴/۲۲۹، حدیث: ۶۴۳۹

لگاتے لیکن اس وقت افسوس کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیکیوں کی حرص بڑھانے کے اسباب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہماری خواہش بھی یہ ہونی چاہیے کہ اے کاش! ہمارے دل سے دنیا کی محبّت نکل جائے۔ اے کاش! ہمارے دل میں فکرِ آخرت پیدا ہو جائے۔ اے کاش! لمبی لمبی امیدیں باندھنے کی عادت ختم ہو جائے اور اے کاش! ہماری گناہوں کی حرص ختم ہو جائے اور نیکیوں کی حرص پیدا ہو جائے۔ آیئے! نیکیوں کا جذبہ پانے کیلئے چند مدنی پھول سنتی ہیں جن پر عمل کی برکت سے ہمارے دل میں نیکیوں کی حرص پیدا ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

(1) بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجئے۔

نیکیوں کی حرص پیدا کرنے کا ایک طریقہ (Method) یہ ہے کہ گناہوں کی حرص سے بچنے کیلئے دعا کیجئے کیونکہ دعا انسان کو مصیبتوں اور تکلیفوں سے بچاتی ہے اور دعا مومن کا ہتھیار ہے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ: یعنی دعا مومن کا ہتھیار ہے۔[1] آپ بھی اس ہتھیار کو حرص کے خلاف استعمال کیجئے اور حرص سے نجات کیلئے بارگاہِ ربِّ کائنات میں گڑگڑا کر دعا مانگئے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مال و دولت اور گناہوں کی حرص سے بچنے اور نیکیوں کی تمنا اور رضائے الٰہی حاصل کرنے کیلئے بارگاہِ الٰہی میں یوں

1 . . . مسند ابی یعلی، مسند جابر بن عبداللہ، ۲/ ۲۰۱، حدیث: ۱۸۰۶ ملتقطا

عَرض کرتے ہیں:

تاج و تخت و حکومت مت دے کثرتِ مال و دولت مت دے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) روزانہ کچھ نہ کچھ نیکیوں کا ہدف بنائیے۔

نیکیوں کی حرص پیدا کرنے کیلئے روزانہ فرائض کے ساتھ ساتھ تلاوتِ قرآن پاک، ذِکرو اَوراد اور دیگر نیک اعمال کی عادت بنائیں گی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس کی برکت سے نیکیوں کا مزید شوق پیدا ہوگا۔ لہٰذا اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے ہمیں روزانہ کچھ نہ کچھ نیک اعمال کرنے کا ہدف بنا لینا چاہیے تا کہ نیک اعمال کی عادت پختہ ہوتی جائے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مدنی انعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدنی انعامات روزانہ نیکیاں کمانے کا وہ عظیم مدنی نسخہ ہے کہ جس کے ذریعے صبحِ صادق سے لیکر رات سونے تک نیکیاں کرنے کے کثیر مواقع ملتے ہیں۔ ہمارے بُزرگانِ دین بھی روزانہ نیک اعمال کرنے کا ایک ہدف بنا کر اس پر عمل کی بھرپور کوشش فرماتے اور ہدف مکمل ہونے کے بعد بھی مصروفِ عبادت رہتے تھے۔ چنانچہ حَضرت عامر بن عبدِ قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے زمانے کے عابدوں میں سب سے افضل تھے۔ اُنہوں نے اپنے اُوپر یہ بات لازم کرلی تھی کہ میں روزانہ ایک ہزار (One Thousand) نوافل پڑھوں گا۔ چُنانچہ وہ اِشراق سے لے کر عصر تک (دن کا اکثر حصّہ) نوافل میں مشغول

رہتے پھر جب گھر آتے تو ان کی پنڈلیاں اور قدم سُوجے ہوئے ہوتے، ایسا لگتا جیسے ابھی پھٹ جائیں گے۔ اتنی عبادت کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عاجزی کا یہ عالم تھا کہ اپنے نفس کو مخاطب کرکے کہتے: "اے بُرائیوں پر اُبھارنے والے نَفْس! تُو عبادت کیلئے پیدا کِیا گیا ہے، خدا کی قسم! میں اتنے نیک اعمال کروں گا کہ تجھے ایک پل بھی سکون میسر نہ ہوگا اور تُو بستر سے بالکل دور رہے گا، میں تجھے ہر وَقْت مصروفِ عمل رکھوں گا۔"(1)

مِری زِندگی بس تِری بندگی میں
ہی اے کاش گُزرے سدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) بزرگانِ دین کی سیرت کا مطالعہ کیجئے

نیکیوں کی حرص پیدا کرنے کیلئے بزرگانِ دین کی سیرت پر چلتے ہوئے زندگی گزارنے کا معمول بنالیجئے اِنْ شَآءَ اللہ! اس کی بَرَکت سے نیکیوں کا جذبہ بڑھے گا اور اس راہ میں پیش آنے والی مشقتوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ (Courage) پیدا ہوگا۔ یہ نیک ہستیاں عام لوگوں کی طرح اپنی دنیا بہتر بنانے کی فکر میں مگن نہیں رہتی بلکہ انہیں تو ہر وقت اپنی آخرت سنوارنے کی فکر کھائے جاتی ہے اور اسی وجہ سے ان کا ہر ہر لمحہ نیکیوں میں بسر ہوتا ہے۔ آیئے! ان نیک لوگوں کے نیک اعمال کی حرص کے واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

1... عیون الحکایات، ۱/۱۵۴

آخری وقت تلاوتِ قرآن

حضرتِ جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وقتِ نَزع قرآنِ پاک پڑھ رہے تھے ان سے پوچھا گیا: اس وَقت میں بھی تلاوت؟ اِرشاد فرمایا: میرا نامہ اَعمال لپیٹا جارہا ہے تو جلدی جلدی اس میں اِضافہ کررہا ہوں۔ (1)

عبادت کی مٹھاس

منقول ہے کہ کچھ لوگ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عیادت کے لئے حاضرِ خدمت ہوئے جن کے ساتھ ایک دُبلا پتلا (Weak) نوجوان بھی تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے پوچھا: اے نوجوان! میں تمہیں اتنا کمزور کیوں دیکھ رہا ہوں؟ اس نے عرض کی: امیر المؤمنین! چند بیماریوں کی وجہ سے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: تمہیں اللہ پاک کا واسطہ سب کچھ سچ سچ بتاؤ۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین! میں نے دُنیاوی عیش و عشرت دیکھی تو اسے بدمزہ پایا، میری نظر میں اس کی رونق اور مٹھاس حقیر ہوگئی، اس کا سونا اور پتھر برابر ہوگئے، اب میری حالت ایسی ہے کہ میں عرشِ باری کو دیکھ رہا ہوں، لوگوں کو جنت اور جہنم کی طرف جاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، بس اسی وجہ سے میں دن میں روزے رکھتا ہوں اور رات کو قیام کرتا ہوں پھر بھی میرا یہ عمل اللہ پاک کی جانب سے دیئے جانے والے ثواب و عذاب کے لئے بہت کم ہے۔ (2)

---

1 ... صید الخاطر لابن الجوزی، فصل تذکروا یوم السباق، ص ۲۲۷

2 ... احیاء العلوم، کتاب المراقبة والمحاسبة، المرابطة الخامسة المجاهدة، ۵/ ۱۴۳

ہمارے اَسلاف اور ہم!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ اللہ والوں کی زندگی کا مقصد یہ تھا کہ خوب نیکیاں کر کے اللہ پاک کو راضی کریں اور اپنی آخرت کو سنوار لیں۔ یقیناً ہمارے بُزرگانِ دین بھی دن بھر رِزقِ حلال کیلئے تجارت کرتے تھے لیکن ان کی راتیں ہماری طرح فضول کاموں میں برباد نہیں ہوتیں بلکہ وہ نیک لوگ ساری ساری رات عبادت و تلاوت میں مشغول رہتے تھے۔ ہمارے بُزرگانِ دین تو اپنے آخری دَم تک نیکیاں کمانے کی دُھن میں مگن رہا کرتے تھے ہمارے بُزرگانِ دین تو نمازوں کی ایسی پابندی فرماتے کہ کبھی ان کی تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہوتی جبکہ ہم کئی کئی مہینوں نماز کی سعادت سے محروم نظر آتی ہیں۔ ہمارے بُزرگانِ دین تو پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کے ایسے دیوانے تھے کہ ان کا ہر عمل سنت کے مطابق ہوا کرتا تھا جبکہ ہم فیشن (Fashion) کی آفت میں پھنس چکی ہیں، ہمارے اَسلاف نہ صرف خود نیکیاں کرتے بلکہ دوسروں کو بھی نیکی کی دعوت دیا کرتے جبکہ ہم نہ تو خود گناہوں سے بچتی ہیں بلکہ دوسروں کو بھی گناہوں کے مواقع فراہم کرتی ہیں، یاد رکھئے! عنقریب ہمیں مرنا ہے، اندھیری قبر میں اُترنا ہے اور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا ہے۔ لہٰذا اپنی سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے غفلت سے بیدار ہو جائیے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں مشغول ہو جائیے، عِلْمِ دِیْن سیکھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کو اپنا معمول بنا لیجئے، اور مدنی انعامات پر پابندی سے عمل کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ! ان کی برکت سے ڈھیروں نیکیاں

کرنے کے کثیر مواقع میسر آئیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیت کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے نیت کی چند سنتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات'' یعنی اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔[1] (2) فرمایا: ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[2] ☆ ہر جائز کام میں ایک سے زیادہ اچھی نیتیں کی جا سکتی ہیں۔[3] ☆ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی نیک کام کا ثواب نہیں ملتا۔[4] ☆ عملِ خیر میں اچھی نیت کا مطلب یہ کہ دل عمل کی طرف متوجہ ہو اور وہ عمل رضائے الٰہی کے لئے کیا جا رہا ہو۔[5] ☆ نیت دل کے اِرادے کو کہتے ہیں، دل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے بھی کہہ لینا زیادہ بہتر ہے۔[6] ☆ نیت سے عبادت کو ایک دوسرے سے الگ کرنا یا عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔[7] ☆ دل میں نیت نہ ہو تو زبان سے نیت

1...بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ، ۱/ ۵، حدیث: ۱

2...معجم کبیر، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

3...بہارِ نیت، ص۱۰

4...ثواب بڑھانے کے نسخے، ص۳

5...بہارِ نیت، ص۱۰

6...بہارِ نیت، ص۱۰

7...بہارِ نیت، ص۹

کے الفاظ ادا کر لینے سے نیت نہیں ہو گی۔[1] ☆جو اچھی نیتوں کا عادی نہیں اسے شروع میں بہ تکلف اس کی عادت بنانی پڑے گی،[2] ☆نیتوں کی عادت بنانے کے لئے ان کی اہمیت پر نظر رکھتے ہوئے سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذہن بنانا پڑے گا۔[3] ☆حضرت نعیم بن حماد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے تھے کہ ہماری پیٹھ کا کوڑوں کی مار کھانا ہمارے لئے نیتِ صالحہ سے زیادہ آسان ہے۔[4] ☆علی المرتضی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے فرمایا: بندے کو اچھی نیت پر وہ انعامات دیئے جاتے ہیں جو اچھے عمل پر بھی نہیں دیئے جاتے کیونکہ نیت میں ریاکاری نہیں ہوتی۔[5]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

1... بہارِ نیت، ص ۱۰

2... ثواب بڑھانے کے نسخے: ص ۳

3... ثواب بڑھانے کے نسخے، ص ۳

4... تنبیه المغترین، ص ۲۵

5... جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۱/ ۱۵۲

بیان:13 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار(1000) مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی و بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۰

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافحہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہوگا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچ کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ہم رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کے بارے میں آیات واحادیث اور واقعات وحکایات سنیں گی۔ پہلے ایک سبق آموز حکایت سنتی ہیں، چنانچہ

جیسی کرنی ویسی بھرنی

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی نصیحت وعبرت کے مَدَنی پُھولوں سے بھرپُور حکایات پر مُشْتَمِل بہت ہی پیاری کتاب **"جیسی کرنی ویسی بھرنی"** میں لکھا ہے: دو سگی بہنوں نے اپنی اَولاد کے رشتے آپس میں طے کئے، لڑکی کی نظر کمزور تھی، جس کی وجہ سے وہ چشمہ لگاتی تھی۔ کچھ عرصے بعد دونوں بہنوں کے درمیان اِختلافات نے سر اُٹھایا، بات یہاں تک پہنچی کہ ایک بہن دوسری سے کہنے لگی: میں اپنے صحیح سلامت بیٹے کی شادی تمہاری اندھی بیٹی (Blind Daughter) سے نہیں کر سکتی۔ یہ سُن کر

دوسری بہن کے دل پر گویا تیروں کی برسات ہوگئی کہ عیب نکالنے والی کوئی اور نہیں اُس کی سگی بہن تھی، بہرحال طعنہ دینے والی رشتہ توڑ کر جاچکی تھی۔ دوسری طرف جب وہ گھر پہنچی تو اُسے خیال آیا کہ لوہے کے پائپ نیچے صحن میں رکھے ہوئے ہیں اُنہیں چھت پر رکھ دیتی ہوں، اُس نے اپنے بیٹے کو بھی اِس کام میں شامل کرلیا۔ خدا کی کرنی ایسی ہوئی کہ اچانک لوہے کا پائپ اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر سیدھا بیٹے کی آنکھ پر جالگا اور اُس کی آنکھ پپوٹے سمیت باہر نکل پڑی، اُس کے دل پر قیامت گزر گئی اور اُس کے ذِہن میں اپنی سگی بہن کو کہے گئے اَلفاظ گُونجنے لگے کہ میں اپنے صحیح سلامت بیٹے کی شادی تمہاری اَندھی لڑکی سے نہیں کرسکتی، اب اُسے اپنے اَنداز پر شرمندگی ہونے لگی لیکن اب کیا فائدہ! بیٹے کی آنکھ تو جاچکی تھی۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ جو چھوٹی چھوٹی باتوں کو بُنیاد بنا کر بِلاوجہ رشتے داروں سے تعلق توڑ ڈالتی ہیں، اُن کی عزّت خراب کرتی ہیں اور اُن کی دل آزاری کے گناہ میں مُبْتَلا ہوتی ہیں تو اُنہیں کس قدر ذِلّت ورُسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! آج ہمارے مُعاشَرے میں رِشتہ داری گویا کچے دھاگے کی طرح نازک وحسّاس ہوچکی ہے، اپنی نفسانی ضِد کی خاطر رشتے دار آپس میں ہی ایک دوسرے کے خُون کے پیاسے ہوچکے ہیں، معمولی نوک جھونک کے سبب منگنیاں توڑدی جاتی ہیں، مالدار رشتے داروں سے تو سب ملنا پسند کرتے ہیں مگر بے چارے غریب رشتے داروں کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا، اَولاد اپنے والِدَین سے منہ

---

1 ... جیسی کرنی ویسی بھرنی، ص۴۸-۴۷

موڑے بیٹھی ہے، بھائیوں میں محبّتیں ختم ہو رہی ہیں، سگی بہنوں کی آپس میں ٹھنی ہوئی ہے، سگے بہن بھائیوں میں نفرتوں کا طُوفان برپا ہے، حالانکہ ہمیں ہمارے ربِّ کریم نے رِشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کا حُکم اِرشاد فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 21 سُوْرَۃُ الرُّوم کی آیت نمبر 38 میں اللہ کریم اِرشاد فرماتا ہے:

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ٘ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(۳۸) (پ۲۱، الروم:۳۸)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو رشتے دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو بھی۔ یہ ان لوگوں کیلئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 83 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ (پ۱، البقرۃ:۸۳)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ (اچھا سُلوک کرو)

بیان کردہ دوسری آیتِ مُقَدَّسہ کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جو بیان فرمایا ہے اس کا خلاصہ مَدَنی پھولوں کی صورت میں سنتی ہیں: (1) آیت میں اپنے رشتہ داروں سے اِحسان کرنے کا حکم ہے۔ (2) سب سے زیادہ حق ماں باپ کا ہے کہ ان کے ساتھ احسان کیا جائے، باقی رشتے داران کے بعد ہیں۔ (3) **ذِی الْقُرْبٰی** وہ لوگ ہیں جن کا رشتہ والدین کے ذریعے ہو، انہیں **"ذِی رِحم"** بھی کہتے ہیں۔ (4) ذِی رِحم تین (3) طرح کے ہیں: **ایک** باپ کے رشتے دار جیسے دادا، دادی، چچا، پھوپھی وغیرہ، **دوسرے** ماں کے رشتے دار جیسے نانا، نانی، ماموں، خالہ۔

تیسرے دونوں کے رشتے دار جیسے حقیقی بھائی بہن۔(5)ذِی محرم میں جس کا رشتہ مضبوط ہو اس کا حق بھی زیادہ ہو گا۔ بہن بھائی کا رشتہ چچا اور ماموں سے زیادہ مضبوط ہے لہٰذا پہلا حق ان کا ہو گا۔[1]

(1) کس رشتے دار سے کیا برتاؤ کرے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رشتوں کی نوعیت بدلنے کے ساتھ رشتہ داروں سے اچھا سُلوک کرنے کے درجات بھی بدلیں گے۔رشتوں میں سب سے بڑھ کر مرتبہ والدین کا ہے، پھر جن سے نسب کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو ان کا مرتبہ ہے۔ پھر ان کے بعد باقی رشتے دار اپنے رشتے کے حساب سے اچھے سُلوک کے حق دار ہوں گے۔[2]

(2) رشتے دار سے اچھے سُلوک کی صورتیں

یادرہے! صِلَۂ رِحم (یعنی (محرم) رِشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے) کی مختلف صورتیں ہیں، اِن کو ہدِیّہ و تحفہ دینا،اگر اِن کو کسی جائز بات میں تمہاری اِمداد کی ضرورت ہو تو اِس کام میں اِن کی مدد(Help) کرنا، اِنہیں سلام کرنا،اِن کی ملاقات کو جانا، اِن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا،اِن سے بات چیت کرنا،اِن کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آنا۔[3]

---

1 ...تفسیر نعیمی، پ ۱،البقرہ، تحت الآیہ:۸۳، ۱/ ۴۴۷ ملخصاً

2-...ردالمحتار،کتاب الحظروالاباحۃ،فصل فی البیع، ۹/ ٦۷۸ ملخصا

3-...کتاب الدرر الحکام، ۱/ ۳۲۳

(3) خاندان کو متحد ہونا چاہیے

تمام قبیلے اور خاندان کو مُتَّحِد ہونا چاہیے، جب حق اُن کے ساتھ ہو یعنی وہ حق پر ہوں تو دوسروں سے مقابلہ اور حق کو ظاہر کرنے میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔[1] دورِ حاضر کی سہولت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے فون کے ذریعے بھی دِلجوئی کی جائے۔

(4) رشتے دار حاجت پیش کرے تو رد کر دینا گناہ ہے

جب اپنا کوئی (محرم) رشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت پوری کرے، اُس کو رَد کر دینا (یعنی حیثیت ہونے کے باوجود مدد نہ کرنا) رِشتہ توڑنا ہے۔[2] (یاد رہے! رشتے داروں سے اچھا سلوک کرنا واجِب ہے اور رشتہ توڑنا گناہ، حرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام ہے)

(5) صِلۂ رِحم یہ ہے کہ وہ توڑے تب بھی تم جوڑو

رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں اَدلا بدلا (Reciprocation) کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقت میں رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے، لاپروائی کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقوق کی رعایت کرو۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...کتاب الدرر الحکام، ۱/۳۲۳
2...کتاب الدرر الحکام، ۱/۳۲۳
3...رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۷۸

اچھا گمان رکھنے کا طریقہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ **مَدَنی پھول** نہایت توجُّہ کے قابِل ہیں، بالخُصوص پانچواں **مَدَنی پھول** جس میں **"اَدلے بدلے"** کا ذِکر ہے اِس کے بارے میں عَرض ہے کہ آج کل عُموماً یہی **"اَدلا بدلا"** ہو رہا ہے۔ ایک رشتے دار اگر اِس کو شادی کی دعوت (Invitation) دیتا ہے جبھی یہ اُس کو دعوت دیتا ہے، اگر وہ نہ دے تو یہ بھی نہیں دیتا۔ اگر اُس ایک نے اِس کو زیادہ افراد کی دعوت دی اور یہ اگر اُس کو کم افراد کی دعوت دے تو اِس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا، خوب تنقیدیں اور غیبتیں کی جاتی ہیں۔ بد قسمتی سے عِلمِ دِین سے دُوری کی وجہ سے آج کل معاشرے میں یہ ماحول بھی عام ہوتا جا رہا ہے کہ کسی موقع پر **لین دین** کے معاملات میں بھی یہی انداز اختیار کیا جاتا ہے کہ جتنے پیسے فُلاں نے دیئے، ہم بھی اُتنے ہی دیں گے، ایک دُوسرے کی **خوشی اور غم میں شریک** نہیں ہوتے کیونکہ چھوٹی چھوٹی ناراضیوں کے سبب یہ ایک دُوسرے کے دُشمن بن چکے ہوتے ہیں۔ اِسی طرح جو رِشتے دار اِس کے یہاں کسی تقریب میں شرکت نہیں کرتا تو یہ اُس کے یہاں ہونے والی تقریب کا بائیکاٹ کر دیتا ہے اور یُوں فاصلے مزید بڑھائے جاتے ہیں۔ حالانکہ کوئی ہمارے یہاں شریک نہ ہوا ہو تو اُس کے بارے میں اچھا گمان رکھنے کے کئی پہلو نکل سکتے ہیں، وہ اپنی غیر حاضری کا سبب بتائے یا نہ بتائے، ہمیں اچھا گمان رکھ کر ثواب کمانا اور جنّت میں جانے کا سامان کرنا چاہئے۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَۃِ یعنی اچھا گمان بہترین عبادت سے ہے۔ (1)

---

1 - - - ابو داود، کتاب الادب، باب فی حسن الظن، ۴/۳۸۸، حدیث: ۴۹۹۳

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے مُختلف مطالِب بَیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں سے اچھا گمان کرنا، اُن پر بدگمانی نہ کرنا، یہ بھی اچھی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔(1)

جنت کا مَحل اُس کو ملے گا جو۔۔۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہمارے رشتے دار ہمارے ساتھ بُرا سلوک بھی کریں پھر بھی ہمیں بڑا حوصلہ رکھتے ہوئے تعلُّقات برقرار رکھنے چاہئیں۔

حضرت سَیِّدُنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) مَحل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلم کرے، یہ اُسے معاف کرے، جو اُسے محروم کرے، یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے تعلُّق توڑے یہ اُس سے تعلُّق جوڑے۔(2)

دُشمنی چھپانے والے رشتے دار کو صَدَقہ دینا افضل صدقہ ہے

بہرحال کوئی ہمارے ساتھ اچھا سُلوک کرے یا نہ کرے ہمیں اس کے ساتھ اچھا سُلوک جاری رکھنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو دِل میں دُشمنی رکھنے والے رشتہ دار کو دیا جائے، اس کی وجہ یہ ہے کہ دل میں دشمنی رکھنے والے رشتہ دار کو صدقہ دینے میں صدقہ بھی ہے اور رشتہ توڑنے والے سے اچھا سلوک کرنا بھی۔(3)

---

1 ۔۔۔ مرآۃ المناجیح، ٦/ ٦٢١

2 ۔۔۔ مستدرک، کتاب التفسیر، باب شرح آیۃ کنتم خیر امۃ ۔۔۔ الخ، ٣/ ١٢، حدیث: ٣٢١٥

3 ۔۔۔ مستدرک، کتاب الزکاۃ، باب افضل الصدقۃ ۔۔۔ الخ، ٢/ ٢٧، حدیث: ١٥١٥

اللہ پاک ہم سب کو اپنے رشتے داروں سے ہمیشہ اچھا سُلوک کرتے رہنے کی تَوفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بہن کا حق ادا نہیں کیا!

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں**" کے صفحہ نمبر 77 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا مجاہِد بن یحیٰی بَلْخِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک خُراسانی شخص ساٹھ (60) سال سے مکّے شریف میں رَہتا تھا، ربِّ کریم کی بہت زیادہ عبادت اور دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والا شخص تھا، دن کو قرآنِ کریم پڑھتا اور ساری رات طواف کرتا تھا۔ ایک نیک آدمی کی اُس خُراسانی سے دوستی (Friendship) تھی۔ (ایک مرتبہ) اُس آدمی نے اپنے خُراسانی دوست کو دس ہزار (10،000) دینار اَمانت کے طور پر دیئے اور سفر پر چلا گیا۔ جب سفر سے لوٹا تو پتا چلا کہ اُس کا خُراسانی دوست فوت ہو چکا ہے، یہ اُس کے وارِثوں کے پاس گیا اور اپنی اَمانت مانگی، اُنہوں نے لاعلمی کا اِظہار کیا۔ اُس نیک شخص نے مکّے شریف کے عُلَماء سے اِس واقِعے کا ذِکر کیا۔ اُنہوں نے فرمایا: ہمیں اُمید ہے کہ مَرحوم خُراسانی جنّتی ہو گا اور جنّتیوں کی رُوح زَم زَم کے کنوئیں میں ہوتی ہے، تم آدھی رات کے بعد زَم زَم کے کنوئیں کے اندر جھانک کر اِس طرح آواز دینا: اے خُراسانی! میں نے تمہیں اَمانت دی تھی، وہ کہاں ہے؟ وہ جواب دے دے گا۔ اُس نے ایسا ہی کیا مگر زَم زَم کے کُنویں سے جواب نہ آیا۔ اُس نے پھر مکّے شریف کے عُلَماء سے رابِطہ کیا، اُنہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا: شاید وہ

جنّتیوں میں سے نہیں، اب تم یمن میں بَرَ ہُوت نامی کنوئیں پر جا کر اسی طرح بلاؤ۔ وہ کُنواں جہنّم کے کنارے پر ہے، وہاں دوزخیوں کی رُوحیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ یہ یمن پہنچا اور بَرَہُوت نامی کنوئیں میں جھانک کر آواز دی: اے خُراسانی! میں نے تمہیں اَمانت دی تھی، وہ کہاں ہے؟۔ اُس نیک شخص کا بیان ہے: کچھ ہی دیر بعد میں نے مرحوم خُراسانی دوست کی آواز سُنی اور اُس سے پوچھا: تم یہاں کیسے؟ تم تو بہت زیادہ عبادتِ الٰہی اور دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والے تھے؟ خُراسانی نے کہا: میری ایک معذور بہن تھی، جس سے میں نے لاپروائی کی اور رِشتہ توڑے رکھا جس کی وجہ سے میری ساری عبادت تباہ ہو گئی اور اب عذاب میں مُبتلا ہوں۔ اُس نے پوچھا: میری اَمانت کہاں ہے؟ خُراسانی نے کہا: میرے مکان کے فُلاں کونے میں دفن ہے، جا کر نکال لو!۔ چُنانچِہ وہ نیک شخص خُراسانی کے مکان پر گیا، وہاں سے اپنی رقم نکالی اور پھر اُس کی بہن کے پاس پہنچا، اُس کی ضَروریات پُوری کیں، وہ خوش ہو گئی۔ نیک شخص نے مکّے شریف حاضِر ہو کر زَم زَم کے کنوئیں میں جھانک کر آواز دی، مرحوم خُراسانی نے جواب دیا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بَرَہُوت کنویں سے نَجات مل گئی ہے اور اب میں زَم زَم کے کنوئیں میں اَمن وچین سے ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ رشتے داروں بالخُصوص بھائی بہنوں کے ساتھ اچھا سُلوک نہ کرنا اور اُن کے حُقوق سے لاپروائی اختیار کرنا کس قدر ہلاکت وبربادی کا باعث ہے، جس کی نُحوست کے سبب بندے کے نیک اَعمال

---

1 ۔۔۔ عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص۷۹-۷۷ ملخصاً

برباد ہو جاتے ہیں۔ بیان کردہ حکایت میں بالخصوص اُن اسلامی بہنوں کے لئے عبرت کے مَدَنی پھول موجود ہیں، جو نماز روزوں کی تو خوب پابندی کرتی ہیں، حج و عمرے کی سعادتیں بھی پاتی ہیں، راہِ خدا میں بھی دل کھول کر خرچ کرتی ہیں، خوب مَدَنی کام کرتی ہیں، صبح و شام نیکی کی دعوت دینے میں گزارتی ہیں، غریبوں اور مسکینوں کی بھلائی میں بھی پیش پیش رہتی ہیں، اپنی سہیلیوں پر خرچ کرنے، اُن کی بھلائی چاہنے اور بُرے وَقْت میں اُن کے کام آنے میں بھی اُن کا کوئی ثانی نہیں ہوتا، یہ خود بھی عیش و راحت کی زندگی گزارتی، اپنی اَوْلاد کو بھی مہنگی ترین گاڑیاں، بنگلے، اسکوٹر، کمپیوٹرز، لیپ ٹاپ (Laptop)، آئی پیڈ (I.Pad)، ٹیبلیٹس (Tablets)، اسمارٹ فونز اور دیگر عیش و راحت کا ساز و سامان فراہم کرتی ہیں، اُن کی بھاری فیسیں بھی خوشی سے بھرتی ہیں، اپنی اَوْلاد کی شادیوں پر بھی پانی کی طرح پیسہ بہاتی ہیں مگر آہ! محتاج و ضرورت مند رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنا، اُن کی ضروریات کو پورا کرنا انہیں گوارا نہیں ہوتا۔ یقیناً یہ اسلامی تعلیمات کے بالکل خلاف ہے۔ اِس معاملے میں نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا پاکیزہ کردار ہمارے لئے لائقِ عمل ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی رَضاعی (یعنی دودھ شریک) بہن کے ساتھ کس قدر شفقت بھرا سُلوک فرمایا۔ آیئے! اِس کی چند ایمان افروز جھلکیاں مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

رَضاعی بہن سے حُسنِ سُلوک

مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ اپریل 2017 کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے صفحہ نمبر 46 پر لکھا ہے: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی رَضاعی (یعنی دودھ شریک) بہن

حضرت شَیْمَاء رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے ساتھ یُوں اچھا سُلُوک فرمایا: (1) اُن کے لئے کھڑے ہوئے[1] (2) اپنی مُبارَک چادر بچھا کر اُس پر بٹھایا اور (3) یہ اِرْشاد فرمایا: مانگو! تمہیں عطا کیا جائے گا، سِفارش کرو! تمہاری سِفارش قَبول کی جائے گی۔[2] اِس مثالی کرم نوازی کے دَوران آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، (4) یہ بھی اِرْشاد فرمایا: اگر چاہو تو عزّت و تکریم کے ساتھ ہمارے پاس رہو، (5) واپس جانے لگیں تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین (3) غلام، ایک لونڈی اور ایک یا دو (2) اُونٹ بھی عطا فرمائے، (6) جب مقامِ جِعْرَانہ میں دوبارہ اِنہی رَضاعی بہن سے ملاقات ہوئی تو بھیڑ بکریاں بھی عطا فرمائیں۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شَیطان کا جال

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رہے! دُنیا کی مَحبّت شَیطان کا ایسا جال (Trap) ہے کہ اِس میں پھنس کر خواتین نیک کاموں سے دُور ہوتی چلی جاتی ہیں، مثلاً پہلے تو مستحبات سے دُور ہوتی ہیں، پھر سُنّتوں سے غافل ہوتی ہیں، اِس کے بعد فرائض و واجبات چھوڑنے کی عادت بنتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ حرام کاموں کی عادی بن جاتی ہیں۔ جھوٹ بولنے، غیبت کرنے، دوسروں کا دل دُکھانے، گانے باجے سُننے اور طرح طرح کے حرام اور ناجائز کاموں میں زندگی گزرنے لگتی ہے۔ اِس کے عِلاوہ یہ بھی

---

1 - - - سبل الھدی والرشاد، ۵/۳۳۳ ملتقطا و ملخصا

2 - - - دلائل النبوة للبیھقی، ۵/۱۹۹ ملتقطا

3 - - - سبل الھدی والرشاد، ۵/۳۳۳ ملتقطا و ملخصا

دیکھا گیا ہے کہ عموماً دنیا میں بہت مشغول رہنے والیاں اپنوں کو بھلا بیٹھتی ہیں، دنیا میں بہت مشغول رہنے والیاں مُخلص سہیلیوں سے محروم ہو جاتی ہیں، دنیا میں بہت مشغول رہنے والیاں غریبوں کو کمتر سمجھنے لگتی ہیں، دُنیا میں مشغول رہنے والیاں کنجوس ہو جاتی ہیں، دُنیا میں مشغول رہنے والیاں تکبُّر کی آفت میں مبتلا ہو جاتی ہیں، دنیا میں بہت مشغول رہنے والیوں پر نصیحت اثر نہیں کرتی، دنیا میں بہت مشغول رہنے والیاں حلال و حرام میں تمیز نہیں کر پاتیں، دنیا میں بہت مشغول رہنے والیاں اللہ پاک کے حقوق کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق سے بھی غافل ہو جاتی ہیں، دنیا میں بہت مشغول رہنے والیاں طرح طرح کی آفات میں مبتلا رہتی ہیں۔ **الغرض** دنیا میں بہت مشغول رہنے والیاں اگر دنیا کی حقیقت کو جان لیتیں تو کبھی بھی اِس سے دل نہ لگاتیں۔

قرآنِ کریم کی مختلف آیاتِ مُقدَّسہ میں دُنیا کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے، چنانچہ پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد کی آیت نمبر 20 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِؕ (پ۲۷، الحدید: ۲۰)

ترجَمۂ کنزالعرفان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود اور زینت اور آپس میں فخر وغرور کرنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہے۔

بیان کردہ آیتِ مقدَّسہ کے تحت تفسیر صِراطُ الْجِنان میں لکھا ہے: اِس آیت میں دُنیا کی حقیقت بیان کی جارہی ہے تاکہ مسلمان اُس کی طرف راغب نہ ہوں کیونکہ دُنیا بہت کم نَفْع (فائدہ) والی اور جلد خَتْم ہو جانے والی ہے۔ اِس آیت میں اللہ پاک نے دُنیا کے بارے میں پانچ (5) چیزیں بیان فرمائی ہیں (1، 2)... دنیا کی زندگی تو صِرف کھیل کُود

ہے جو کہ بچوں کا کام ہے اور صِرف اُس کو حاصل کرنے میں مِحْنَت و مَشَقَّت کرتے رہنا وَقْت ضائع کرنے کے علاوہ کچھ نہیں۔(3)...دنیا کی زندگی زِینت و آرائش کا نام ہے۔ (4،5)...دُنیا کی زندگی آپس میں فَخْر و غُرور کرنے اور مال اور اَولاد میں ایک دوسرے پر زیادَتی چاہنے کا نام ہے اور جب دنیا کا یہ حال ہے اور اِس میں ایسی بُرائیاں موجود ہیں تو اِس میں دل لگانے اور اِس کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہنے کی بجائے اُن کاموں میں مشغول ہو جانا چاہئے جن سے اُخْرَوِی زندگی بہتر ہو سکتی ہے۔[1]

دُنیا اور مالِ دنیا کی مَحَبَّت میں اندھے ہو کر رشتے ناطے توڑ ڈالنے والوں کو قِیامت کے دن کس قدر ذِلّت و رُسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آیئے! اِس بارے میں 2 عبرت آموز حکایت سُنئے اور عبرت سے سَر دُھنئے، چنانچہ

نیلی آنکھوں والی بدصورت بڑھیا

حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں، حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے فرمایا: قِیامت کے دن ایک نیلی آنکھوں والی نہایت بُری صُورت والی بُڑھیا، جس کے دانت آگے کی طرف نکلے ہوں گے، لوگوں کے سامنے ظاہر ہوگی اور اُن سے پوچھا جائے گا: اِس کو جانتے ہو؟ لوگ کہیں گے: ہم اِس کی پہچان سے اللہ پاک کی پناہ چاہتے ہیں۔ کہا جائے گا: یہ وُہی دُنیا ہے جس پر تم ناز کیا کرتے تھے، اِسی کی وجہ سے رشتے داریاں کاٹتے تھے، اِسی کے سبب ایک دوسرے سے حَسَد اور دشمنی کرتے تھے۔ پھر اُس (بڑھیا جیسی دنیا) کو دوزخ میں ڈالا جائے گا، وہ

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۲۷، الحدید: تحت الآیۃ: ۲۰، ۹/ ۷۴۱-۷۴۰ ملخصا

پکارے گی: اے میرے مالک! میری پیروی کرنے والے اور میری جماعت کہاں ہے؟ اللہ پاک فرمائے گا: اُن کو بھی اِس کے ساتھ کر دو۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجیے! جنہوں نے **دنیا کی خاطر** ڈھیروں گناہ کئے، جو **دنیا کی خاطر** نیکیوں سے دُور رہیں، جنہوں نے **دنیا کی خاطر** اچھے اعمال سے منہ موڑے رکھا، جو **دنیا کی خاطر** حسد اور غیبت جیسے گناہوں میں مبتلا رہیں، جنہوں نے **دنیا کی خاطر** جھوٹ بولا اور وعدہ خلافیاں کیں، جو **دنیا کی خاطر** دھوکہ دینے میں مُبتلا ہوئیں، جو **دنیا کی خاطر** نفرت اور دُشمنی کی آگ میں جلتی رہیں، **دنیا کی خاطر** جو آپس کی رشتہ داریاں ختم کر بیٹھیں، جنہوں نے **دنیا کی خاطر** فرائض و واجبات چھوڑے، جنہوں نے **دنیا کی خاطر** حلال و حرام کی پروانہ کی اور جس **دنیا کی خاطر** اچھی اور نیک مسلمان نہ بن سکیں، قیامت کے دن اسی دنیا کے ساتھ ان بدنصیبوں کو بھی آگ کی نذر کر دیا جائے گا۔ اللہ پاک دنیا کی محبّت کو ہمارے دلوں سے نکال کر نماز روزے کی محبّت عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دنیا اور مالِ دنیا کی مَحبّت کس قدر تباہ کُن ہے جو انسان کو رشتے داری توڑنے پر مجبور کر دیتی ہے، لہٰذا ابھی بھی وَقْت ہے، ہوش میں آجانا چاہیے، دنیا اور مالِ دنیا کی مَحبّت سے پیچھا چھڑا لینا چاہیے، ذرا ذرا سی بات پر رشتے داروں سے رُوٹھنے کی غیر مناسب عادت کو اپنے اندر سے نکال دینا چاہیے، رِشتہ داروں

---

1 - - - موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب ذم الدنیا، ۵/ ۷۴، حدیث: ۱۲۳

کے لئے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھیے، کوئی اسلامی بہن ہم سے معافی مانگے تو اپنی دولت یا مَنْصَب پر ناز کرنے کے بجائے اُسے معافی سے نوازنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے، ناراض رشتے داروں سے خود آگے بڑھ کر صُلح کرکے ثوابِ آخرت کی حق دار بن جائیے، اُن کے حُقوق ادا کرنے میں غفلت سے کام نہ لیجئے، بِلا وَجہِ شرعی رشتہ کاٹنے سے ہمیشہ کے لئے سچّی توبہ کیجئے اور یہ سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کاموں کو اپنا معمول بنا لیجئے۔

صُلح کرنے تشریف لے گئے

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا ابُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیثِ مبارکہ بیان فرما رہے تھے، اِس دَوران آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ہر وہ شخص جو رشتے داری توڑنے والا ہو وہ ہماری محفل سے اُٹھ جائے۔ ایک نوجوان اُٹھ کر اپنی پھوپھی کے ہاں گیا، جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہوگئے تو پھوپھی نے اُس نوجوان سے کہا: تم جا کر اِس کا سبب پوچھو، آخر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی سَیِّدُنا ابُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اِعلان کی کیا حکمت ہے؟) نوجوان نے حاضر ہو کر جب پوچھا تو حضرت سَیِّدُنا ابُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: میں نے حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ ارشاد سُنا ہے: جس قوم میں رشتے داری توڑنے والا موجود ہو، اُس قوم پر اللہ کریم کی رَحمت نہیں اُترتی۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... الزواجر، قطع الرحم، ۲/ ۱۵۳

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ پہلے کے مسلمان کس قَدَر خوفِ خدا رکھنے والے ہُوا کرتے تھے! خوش نصیب نوجوان نے اللہ کریم کے ڈَر کے سبب فورًا اپنی پھوپھی کے پاس خود حاضِر ہوکر صُلح کی ترکیب کرلی۔ سبھی اسلامی بہنیں غور کریں کہ خاندان میں کس کس سے ناراضی ہے، جب معلوم ہوجائے تو اب اگر شَرعی عذر نہ ہو تو فورًا ناراض محارم رشتے داروں سے **"صُلح وصفائی"** کی ترکیب شُروع کردیں۔ اگر جُھکنا بھی پڑے تو بے شک رِضائے الٰہی کیلئے جُھک جائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ بلندی پائیں گی۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ** یعنی جو اللہ پاک کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ کریم اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔[1] رشتے داروں سے اچھا سُلوک کرنے کی مَدَنی سوچ پانے کا ایک بہترین ذریعہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے پیارے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجانا بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

صِلۂ رِحمی کے مَدَنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے صِلۂ رِحمی کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصِل کرتی ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ہر اچھا سُلوک صدقہ ہے، مالدار کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔[2] (2) جس نے والدین سے اچھا سُلوک

---

1 ...شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/۲۷۶، حدیث: ۸۱۴۰

2 ...مجمع الزوائد، کتاب الزکوۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، رقم: ۴۷۵۴

گیا اُسے مبارک ہو کہ اللہ پاک نے اُس کی عُمر بڑھادی۔[1] ☆صِلَۂ رِحم (رشتے داروں سے اچھا سُلوک کرنا) واجِب ہے اور قَطعِ رِحم (بِلاوجہ رشتہ توڑنا) حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[2] ☆رشتے داروں کے ساتھ اچھا سُلوک اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقت میں صِلَۂ رِحمی یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی رعایت ولحاظ کرو۔[3] ☆صِلَۂ رِحمی کی مُختلِف صورتیں ہیں، اُن کو (یعنی محارم رشتے داروں کو) تحفہ دینا اور اگر اُنہیں کسی بات میں تمہاری اِمداد کی ضرورت ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی مُلاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا۔[4] ☆حق اور جائز باتوں میں قبیلے اور خاندان والوں کو مُتَّحِد ہونا چاہئے یعنی اگر رشتے دار حق پر ہوں تو دوسروں سے مقابلے اور اِظہارِ حق میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔[5]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، بہارِ

1…مستدرک، کتاب البر والصلة، باب من بر والدیه…الخ، ۵/۲۱۳، حدیث: ۷۳۳۹

2…بہار شریعت، ۳/ ۵۵۸، حصہ: ۱۶

3…ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحه، ۹/۶۷۸

4…کتاب الدرر الحکام، ۱/۳۲۳

5…کتاب الدرر الحکام، ۱/۳۲۳

شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:14 ہر مُبلِّغ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہوگا۔[1]

مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: قیامت میں سب سے آرام میں وہ ہوگا، جو حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ساتھ رہے اور حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہمراہی نصیب ہونے کا ذریعہ دُرُود شریف کی کثرت ہے۔ اس سے مَعلُوم ہوا کہ دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنّت ملتی ہے اور اس سے بزمِ جنّت کے دُولہا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ملتے ہیں۔[2] اسی لئے تو امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں۔

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لُوں رضا لوٹ جاؤں پا کے وہ دامانِ عالی ہاتھ میں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۴)

---

1 ...ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث:۴۸۴

2 ...مراٰۃ المناجیح، ۲/۱۰۰

مختصر وضاحت

اے رضا! میدانِ حشر میں اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب اپنے عُشّاق اور دیوانوں پر فَضْل و کَرَم فرما رہے ہوں گے تو اس عالَم میں میری بے خودی کا عالَم کیسا ہوگا؟ بس میں تو سرکارِ والا تبار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دامن تھام لُوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** "مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔"(1)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان

1 ۔۔۔ معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

ہو گا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قربانی کے ایام قریب قریب ہیں، لہٰذا آج کے بیان میں ہم قربانی کی اہمیت، اس کی تعریف اور فضائل سُنیں گی، بدقسمتی سے کئی بدنصیب لوگ جانوروں پر ظلم کرتے ہیں، اُس ظلم کی مثالیں بیان کی جائیں گی اور جو خوش نصیب جانوروں پر رحم کرتے ہیں اِس کے کیا کیا فوائد ہیں یہ بھی پیش کیے جائیں گے، کسی نے کُتّے کو پانی پِلایا تو اُس کی بخشش ہو گئی، یہ واقعہ بھی بیان کیا جائے گا۔ اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

قربانی کی اہمیت و فضیلت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کا بے حد فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا، ان بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت جانور (Animal) بھی ہیں کہ انسان حلال جانوروں کے گوشت دودھ اور بالوں وغیرہ سے کثیر فوائد حاصل کرتا ہے، ان پر اپنی ضرورت کا سامان لاد کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتا ہے، ان کے ذریعے سفر بھی طے کر لیتا ہے اور بطورِ کاروبار انہیں فروخت کر کے اپنے لئے رزقِ حلال کمانے کا ذریعہ بھی بناتا ہے۔ اَلْغَرَض ان جانوروں سے ہمیں بہت سی نعمتیں مُیَسَّر آتی ہیں جن کے شکرانے میں شریعت نے سال میں صرف ایک مرتبہ ہم سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ اِستِطاعت ہونے کی صورت میں ان

حلال جانوروں کو اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے اور سُنّتِ ابراہیمی پر عمل کرنے کے لئے قربان کیا جائے۔ لہٰذا قربانی واجب ہونے کی صورت میں خُوش دِلی کے ساتھ اس حکمِ شریعت پر عمل کرتے ہوئے قربانی کرنی چاہیے کیونکہ اس میں ہمارے لئے بڑا اجر و ثواب ہے، جیسا کہ

حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم، رءُوف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اُٹھو اور اپنی قربانی کا جانور لے کر آؤ کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی تمہارے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور قیامت کے دن اس کا خون اور اس کا گوشت ستّر گنا اضافے کے ساتھ تمہارے میزان میں رکھا جائے گا۔ حضرت ابو سَعِید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا یہ بشارت صرف آلِ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ خاص ہے کیونکہ یہ ہر خیر کے ساتھ خاص کئے جانے کے اہل ہیں یا یہ بشارت آلِ محمد کے لئے خاص ہے اور تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آلِ محمد کے لئے خاص اور دیگر مسلمانوں کے لئے عام ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ قربانی کرنے والی کیلئے کیسا اجر و ثواب ہے کہ جانور کے خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے ہی قربانی کرنے والی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور بروزِ قیامت جانور کے خون اور گوشت کو ستّر گنا اضافے کے ساتھ میزانِ عمل میں رکھا جائے گا۔ لہٰذا جس مسلمان بہن پر قربانی واجب

---

1 … سنن کبری للبیہقی، کتاب الضحایا، باب مایستحب للمرء... الخ، ۹/۴۷۶، حدیث: ۱۹۱۶۱

ہو جائے تو اس کی ادائیگی میں سستی سے کام لینے کے بجائے خُوش دلی اور رضائے الٰہی کیلئے قربانی کرنی چاہیے۔ یاد رہے! قربانی کرنا حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مُبارک سُنّت ہے جو اس اُمَّت کے لئے باقی رکھی گئی۔[1]

قربانی کی تعریف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیتِ ثواب ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔[2] چونکہ اس قربانی کے فریضے سے حضرت اسماعیل اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اطاعتِ خداوندی کی یاد تازہ ہوتی ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام حکمِ خداوندی کی بجا آوری کرتے ہوئے بیٹے کی قربانی کیلئے تیار ہوئے اور حضرت اسمعیل عَلَیْہِ السَّلَام بھی حکمِ الٰہی پر عمل کا مُظاہرہ کرتے ہوئے قربان ہونے کیلئے راضی ہوگئے۔ جو اسلامی بہنیں اس سنّتِ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے اپنی اِستِطاعت کے مطابق قربانی کرتی ہیں وہ بارگاہِ الٰہی سے کثیر اجر و ثواب کی حقدار ہوتی ہیں۔ آیئے! قربانی کے فضائل پر مشتمل 3 فرامینِ مصطفٰے سنتی ہیں، چنانچہ

قربانی کے فضائل

- ارشاد فرمایا: قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔[3]
- ارشاد فرمایا: جس نے خُوش دِلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی، تو وہ جہنم کی آگ

1... بہارِ شریعت، ۳/ ۳۳۲، حصہ ۱۵
2... بہارِ شریعت، ۳/ ۳۲۷، حصہ ۱۵
3... ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۳/ ۱۶۲، حدیث: ۱۴۹۸

سے حجاب (یعنی رُکاوٹ) ہو جائے گی۔[1]

- ارشاد فرمایا: انسان بَقَرہ عید کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ پاک کو (جانور کا) خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قیامت میں اپنے سینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ پاک کے ہاں قبول ہو جاتا ہے۔ لٰہذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جو لوگ قربانی کی اِستطاعت رکھنے کے باوُجود اپنی واجِب قربانی ادا نہیں کرتے، ان کے لیے لمحہ فکریہ ہے، اوَّل تو یہی نقصان کیا کم تھا کہ قربانی نہ کرنے سے اتنے بڑے ثواب سے محروم ہو گئے مزید یہ کہ وہ گناہگار بھی ہوئے۔ فتاوٰی امجدیہ جلد 3 صَفحہ 315 پر ہے: اگر کسی پر قربانی واجِب ہے اور اُس وَقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قرض (Loan) لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کرے۔[3]

اللہ کریم ہمیں قربانی جیسے عظیم فریضے کی ادائیگی کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور ساری زندگی ربِّ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری میں بسر کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں کی پیدائش کا مقصد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ کریم نے اپنی تمام مخلوق کو کسی نہ کسی

1...معجم کبیر، ۳/۸۴، حدیث: ۲۷۳۶

2...ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء في فضل الأضحية، ۳/۱۶۲، حديث: ۱۴۹۸

3... فتاوٰی امجدیہ، ۳/ ۳۱۵

مقصد (Purpose) کے لئے پیدا فرمایا ہے، اسی طرح حیوانات کی پیدائش کا بھی مقصد ہے۔ ان جانوروں سے ہمیں گوشت اور دودھ حاصل ہوتا ہے اور دودھ سے دَہی، مکھن، گھی وغیرہ مفید چیزیں حاصل ہوتی ہیں، ان کی کھال سے گرم لباس اور جوتے بنائے جاتے ہیں، اس کے علاوہ ان کی خرید و فروخت سے کاروبار بھی کیا جاتا ہے اوران جانوروں کی مدد سے سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاتا ہے اور یہی جانور ہماری سواری کے کام بھی آتے ہیں۔ الغرض جانوروں کی پیدائش میں بہت سی حکمتیں ہیں۔چنانچہ اللہ پاک حیوانات کی پیدائش کا مقصد بیان کرتے ہوئے پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحل کی آیت نمبر 8 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَّ الْخَیْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِیْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَ زِیْنَةًؕ-وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝۸ (پ۱۴، النحل:۸)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لئے اور وہ پیدا کرے گا جس کی تمہیں خبر نہیں۔

تفسیر صراطُ الجنان جلد 5 صفحہ 284 پر ہے: اللہ پاک نے گھوڑے، خچر اور گدھے بھی تمہارے نفع کے لئے پیدا کئے تاکہ تم ان پر سواری کرو اور ان میں تمہارے لئے سواری اور دیگر جو فوائد ہیں ان کے ساتھ ساتھ یہ تمہارے لئے زینت ہیں۔ علمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ فرماتے ہیں: ہمیں اونٹ، گائے، بکری، گھوڑا اور خچر وغیرہ جانوروں کا مالک بنا دینا، انہیں ہمارے لئے نرم کر دینا، ان جانوروں کو اپنا تابع کرنا اور ان سے نفع اٹھانا ہمارے لئے مباح کر دینا اللہ پاک کی ہم پر رحمت ہے۔[1]

لہٰذا ہمیں ان بے زبان جانوروں کو انہی مقاصد کیلئے استعمال کرنا چاہیے جن کیلئے

---

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ:۸، ۵/ ۲۸۴

انہیں پیدا کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان کے چارے پانی وغیرہ کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے کیونکہ انسان اگر بھوکا پیاسا ہو تو اپنی زبان سے کھانا پانی مانگ سکتا ہے مگر یہ بے زبان (Speechless) اپنی بھوک پیاس کی شکایت کسی سے نہیں کر سکتے اس لئے وقتاً فوقتاً ان کے سامنے چارہ اور پانی رکھ دینا چاہیے۔ اسی طرح ان پر سوار ہونے یا سامان لادتے وقت بھی ان کی طاقت کے مطابق ہی وزن ڈالا جائے جسے وہ بآسانی اُٹھا سکیں، ایسا نہ ہو کہ وزن کی وجہ سے بے چارے جانور کو چلنے میں شدید دشواری ہو اور ہم مطمئن رہیں کہ وزن اُٹھا کر چل تو رہا ہے آرام دینے کیلئے کسی مُناسب مقام پر روک لیں گے۔ کچھ دیر بعد ہم اپنی سوچ کے مطابق جانور کو آرام پہنچانے کیلئے روک تو دیتے ہیں مگر اس پر لَدا ہوا سامان تو جُوں کا تُوں رکھا ہوا ہے جس کی وجہ سے بے چارے جانور کو کھڑا رہنے میں شدید تکلیف ہوتی ہو گی۔ یاد رکھئے! جانوروں پر ظلم کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ احادیثِ کریمہ میں ان پر بلا ضرورت سوار ہونے سے منع کیا گیا ہے، چنانچہ

جانوروں کو کرسی نہ بنالو

ارشاد فرمایا: ان جانوروں پر اچھی طرح سواری کرو اور (جب ضرورت نہ ہو تو) ان سے اُتر جاؤ، راستوں اور بازاروں میں گفتگو کرنے کے لئے انہیں کرسی نہ بنالو کیونکہ کئی سواری کے جانور اپنے سوار سے بہتر اور اس سے زیادہ اللہ پاک کا ذکر کرنے والے ہوتے ہیں۔[1]

1... جامع الاحادیث، ۱/۴۰۴، حدیث: ۲۷۲۵

گائے نے شکایت کی

ارشاد فرمایا: ایک شخص گائے پر سوار ہو کر اسے ہانکے جا رہا تھا۔ اس نے گائے کو مارا تو وہ بول پڑی: ہمیں سواری کے لئے نہیں بلکہ کاشتکاری کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیثِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ جانوروں کو جس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے انہیں اسی کام کیلئے استعمال کرنا چاہیے۔ اللہ پاک ہمارے دلوں کو نرم فرمائے، بے زبانوں پر ظلم و ستم کرنے سے محفوظ فرمائے اور جن مقاصد کیلئے ان جانوروں کو ہمارے لئے بنایا گیا ہے انہی کاموں میں ان کا استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ورنہ یاد رکھئے! ان پر ظلم کرنے کی وجہ سے آخرت میں اس کا بدلہ بھی دینا پڑے گا، چنانچہ

گدھے کی نصیحت

حضرت ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ میں گدھے پر سوار تھا، میں نے اُسے دو تین مرتبہ مارا تو اس نے اپنا سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور کہنے لگا: اے ابو سلیمان! قیامت کے دن اس مارنے کا بدلہ لیا جائے گا، اب تمہاری مرضی ہے کم مارو یا زیادہ۔ تو میں نے کہا: اب میں کسی کو بھی نہیں ماروں گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قربانی کے موقع پر جانور ذبح کرنا

---

1. ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب۔۵۴، ۲/۴۶۶، حدیث: ۳۴۷۱
2. ...الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۲/۱۷۴

بڑی سعادت کی بات ہے۔ مگر یاد رکھئے! قربانی سے پہلے یا ذبح کرتے وقت جانور پر کوئی ظلم و ستم نہ کیا جائے کیونکہ ہمیں ان جانوروں کی عزّت کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتّٰی کہ انہیں سواری کے لئے استعمال کرنا یا ان پر سامان وغیرہ لادنا بھی منع ہے جیسا کہ بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 347 پر ہے کہ قربانی کے جانور پر سوار ہونا یا اس پر کوئی چیز لادنا یا اس کو اُجرت پر دینا غرض اس سے منافع (Benefits) حاصل کرنا منع ہے۔ تو جب سوار ہونے سامان لادنے کی ممانعت ہے تو پھر اس پر ظلم کرنا کتنا بڑا گناہ ہو گا۔ آج ہمارے معاشرے میں قربانی کے جانور پر ظلم کیا جاتا ہے آیئے! اس بارے میں ستمبر 2017 کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے کچھ اہم باتیں سنئے:

قربانی کے جانوروں پر ہونے والے ظلم کی مثالیں

عام طور پر ذُوالحجۃ الحرام کے قریب آتے ہی قربانی کے جانوروں کی خرید و فروخت کے لیے مختلف مقامات پر منڈیاں لگائی جاتی ہیں، جس سے خریداروں کو سہولت رہتی ہے لیکن انہی منڈیوں میں بے زبان جانوروں کو تکلیف دینے کے کئی مناظر بھی دیکھنے میں آتے ہیں، مثلاً: (1) دُور دراز علاقوں سے لائے جانے والے جانوروں کو دورانِ سفر مناسب خوراک نہیں دی جاتی۔ (2) چھوٹی گاڑی میں بڑا جانور، یا کم جگہ میں کئی کئی جانوریوں سوار کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ تھک جانے کی صورت میں بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ (3) بہت سے لوگ جانور کو سوار کرتے وقت گاڑی میں ریت یا بھوسہ وغیرہ نہیں ڈالتے جس کی وجہ سے بسا اوقات جانور اپنے ہی گوبر اور پیشاب سے پھسل کر گرتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات ان کی ٹانگ ٹوٹ جاتی ہے یا وہ زخمی

ہو جاتے ہیں۔ (4) منڈی میں پہنچنے والے جانوروں کو گاڑی سے اُتارنے یا چڑھانے کے لئے مناسب جگہ کا انتظام نہیں ہوتا تو اپنی آسانی کے لیے گاڑی سے چھلانگ لگوادی جاتی ہے جس سے کئی بار جانور زخمی بھی ہو جاتے ہیں اور قربانی کے قابل نہیں رہتے۔ (5) منڈی میں خرچہ بچانے کے لئے بھی بے زبان جانوروں کو بھوکا رکھا جاتا ہے، ایک مرتبہ کسی نے اونٹ خریدا تو بیچنے والے نے اس کے کان میں کہا کہ یہ کئی دن سے بھوکا ہے اس کو چارہ کھلا دینا۔ (6) منڈی جانے والوں میں تماشہ دیکھنے والوں کی بھی ایک تعداد ہوتی ہے جو بلا وجہ جانوروں کے دانت دیکھنے کا تقاضا کرتے (جس پر جانور کا مالک اس کے منہ کو بڑی بے دردی سے کھولتا ہے اور بکنے سے پہلے جانور غالباً درجنوں بار اس تکلیف سے گزرتا ہے)، بیٹھے ہوئے جانور کو ٹھوکر یا چھڑیاں مار کر اٹھاتے، خوامخواہ بھیڑ لگا کر شور مچا کر جانور کو ہراساں (خوفزدہ) کرتے ہیں۔ (7) جب جانور منڈی سے خرید کر گھر لایا جاتا ہے تو اُتارتے وقت بچے اور بڑے شوروغُل کرکے جانور کو پریشان کرتے اور اس کے اُچھلنے کُودنے سے لُطف اُٹھاتے ہیں۔ جس سے بعض اوقات تو جانور ڈر کر بھاگ جاتا ہے، کسی کو زخمی کر دیتا ہے یا گڑھے وغیرہ میں گر کر اپنی ٹانگ تڑوا بیٹھتا ہے۔ (8) جانور کو گھمانے کے نام پر بچے اور بڑے بلا وجہ اُس کا کان مروڑتے، دُم گھماتے، شور مچاتے ہیں جس سے جانور بِدَکتے اور ڈرتے ہیں۔ جانوروں پر ظلم کرنے والے سنبھل جائیں کہ بروزِ قیامت اس کا حساب کیونکر دے سکیں گے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شریعت نے ہمیں نفع کے حصول کے لئے اگرچہ جانوروں کو ذبح کرنے کی اجازت دی ہے لیکن اس میں بھی ہر اُس کام سے منع کیا گیا ہے کہ جو بلا وجہ جانور کے لیے تکلیف کا باعث بنے یا اُس کی تکلیف میں اضافہ کرے۔ چنانچہ

قربانی کے جانوروں پر رحم کرنا

1. ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے ہر چیز کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا جب تم (قربانی کے جانور) ذبح کرو تو خوب عمدہ طریقے سے ذبح کرو اور تم اپنی چُھری کو اچھی طرح تیز کر لیا کرو اور ذبیحہ کو آرام دیا کرو۔[1]

2. ایک مرتبہ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے بکری ذبح کرنے پر رحم آتا ہے۔ فرمایا: اگر اس پر رحم کروگے اللہ پاک بھی تم پر رحم فرمائے گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں پر رحم کی اپیل

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ بوقتِ ذبح رضائے الٰہی کی نیت سے جانور پر رحم کھانا کارِ ثواب ہے مگر ہمارے معاشرے میں وقتِ ذبح بھی بڑا ظلم کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو ظلم سے روکنے اور ان کی اِصلاح کرنے کیلئے امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے "اَبلَق گھوڑے سوار" کے صفحہ 15 پر کچھ اہم نکات بیان فرمائے ہیں: گائے وغیرہ کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تعین کر لیا جائے، لِٹانے کے بعد بِالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زبان جانور کیلئے سخت اذیّت کا باعث ہے۔ ذبح

1...مسلم، کتاب الصید و الذبائح، باب الامر باحسان الذبح...الخ، ص ۸۳۲، حدیث: ۵۰۵۵

2...مسند امام احمد، مسند المکیین، حدیث معاویة بن قرة، ۵/۳۰۴، حدیث: ۱۵۵۹۲

کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چُھری گردن کے مُہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور مکمّل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذَبْح کر لینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چھری کٹے ہوئے گلے پر مَس (TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصّاب جلد ٹھنڈی کرنے کیلئے ذَبْح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اِسی طرح بکرے کو ذَبْح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زبانوں پر اِس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔ یاد رکھئے! جس طرح قربانی کے جانوروں کو تکلیف دینا منع ہے اسی طرح دیگر جانوروں اور حیوانات کو مارنا، قید کر کے بھوکا پیاسا رکھنا، ان کی ضروریات پوری نہ کرنا، ان سے طاقت سے زیادہ کام لینا، انہیں ڈنڈوں اور پتھروں سے مار کر زخمی کر دینا یا انہیں جلا دینا بھی بہت بڑا ظلم اور ناجائز و حرام کام ہے۔ یاد رکھئے! ہم تو انسان ہیں اگر دنیا میں کسی طاقتور جانور نے بھی کسی کمزور کو مارا ہو گا یا زخمی کیا ہو گا تو بروزِ قیامت ان سے بھی بدلہ لیا جائے گا جیسا کہ

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پاک ہے: قیامت کے دن سب جانوروں کو لایا جائے گا جبکہ لوگ کھڑے ہوں گے، پھر ان کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا، یہاں تک کہ سینگوں والی بکری سے بغیر سینگوں والی بکری کے لئے بدلہ لیا جائے گا اور چیونٹی سے چیونٹی کا بدلہ لیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: مٹی ہو جاؤ۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے کہ جب بروزِ قیامت ایک جانور

---

1 ... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الاھوال، ۶/ ۲۳۱، حدیث: ۲۲۴

سے دوسرے جانور کا بدلہ دلوایا جائے گا تو پھر اگر کوئی انسان کسی جانور پر ظلم کرے، اسے مارے پیٹے، بھوکا پیاسا رکھے تو وہ کس قدر مستحقِ عذاب ہوگا۔ جو لوگ جانوروں پر ظلم کرتے ہیں، محض تفریح (Enjoyment) کیلئے بھگاتے پھرتے ہیں، بیٹھے ہوئے جانور کو تنگ کرکے اٹھا دیتے ہیں، بیچنے کیلئے جانوروں کے دانت نکال دیتے ہیں، بار بار زور سے لگام کھینچنے کی وجہ سے جانوروں کے منہ میں زخم کر دیتے ہیں اور جانوروں کو آپس میں لڑوا کر زخمی کر دیتے ہیں انہیں ڈر جانا چاہیے کہ بروزِ قیامت اگر بدلہ لے لیا گیا اور اس ظُلم کے سبب جنّت میں جانے سے روک دیا گیا تو اس وقت کیا کریں گے؟ لہٰذا خود بھی جانوروں پر ظلم کرنے سے بچئے اور اگر کسی کو ظلم کرتا دیکھیں تو اسے آخرت کے عذاب سے ڈراتے ہوئے روکنے کی کوشش کیجئے کہ ہمارے بزرگانِ دین کے سامنے کسی جانور پر ظلم ہوتا تو فوراً اسے روک دیا کرتے تھے، جیسا کہ

ذبح کیلئے ٹانگ مت گھسیٹو!

ایک مرتبہ امیرُ المومنین حضرتِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایک شخص کو دیکھا جو بکری کو ذبح کرنے کے لئے اسے ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹ رہا ہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: تیرے لئے خرابی ہو، اسے موت کی طرف اچھے انداز میں لے کر جاؤ۔[1]

جانور کو باندھ کر نشانہ بنانا

اسی طرح حضرتِ عَبْدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا قریش کے بچوں کے پاس سے گزرے، وہ ایک پرندے کو باندھ کر اس پر پتھروں سے نشانہ بازی کر رہے تھے۔

1... مصنف عبدالرزاق، کتاب المناسک، باب سنۃ الذبح، ۴/۳۷۶، حدیث: ۸۶۳۶

جب انہوں نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو آتے دیکھا تو بھاگ گئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے دریافت فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس طرح (جانوروں کو مثلہ کرنے والے) پر لعنت فرمائی ہے۔[1]

جانوروں کو جلا دینا

حضرتِ عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم حضور رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا (Sparrow) دیکھی جس کے دو بچے تھے، ہم نے انہیں پکڑ لیا۔ چڑیا آئی اور پھڑ پھڑانے لگی۔ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور دریافت فرمایا: کس نے اسے اس کے بچوں کے معاملہ میں تکلیف پہنچائی ہے؟ اس کے بچے اسے لوٹا دو۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چیونٹیوں کا ایک بِل ملاحظہ فرمایا: جسے ہم نے جلا دیا تھا، تو فرمایا: اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم نے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آگ کے مالک یعنی اللہ پاک کے سوا کسی کے لئے آگ کے ذریعے تکلیف دینا جائز نہیں۔[2]

پرندوں اور جانور کو مارنا کیسا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں اپنے بزرگوں کی سیرت پر چلتے ہوئے جانوروں کو ظالموں کے ظلم سے نجات دلانے کی کوشش کرنی چاہیے کسی کو ظلم کرتا

---

1 ... بخاری، کتاب الذبائح والصید، باب مایکرہ من المثلۃ ... الخ، ۳/۵۶۳، حدیث: ۵۵۱۵

2 ... ابو داود، کتاب الجهاد، باب فی کراھیۃ حرق العدو بالنار، ۳/۷۵، حدیث: ۲۶۷۵

دیکھیں تو اِستِطاعت کے مطابق ایسے لوگوں کو ظلم سے باز رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ آج کل دیکھا جاتا ہے کہ گلی محلوں میں بچے اور کئی نوجوان بِلّی، کُتے، گدھے اور دیگر جانوروں کو بلاوجہ مار رہے ہوتے ہیں بلکہ بعض علاقوں میں چڑیا، کبوتر، طوطے اور دیگر چھوٹی چھوٹی مخلوق کو پکڑ کر قید کر دیا جاتا ہے، یا انہیں باندھ کر خوب کھیل تماشا بنایا جاتا ہے والدین کو چاہئے کے اپنی اولاد کو ایسے کام کرنے سے منع کریں کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جانوروں کو قتل کرنے کے لئے قید کرنے سے منع فرمایا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جانوروں پر رحم کرنے کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ضرورت کے پیشِ نظر اگرچہ جانور پالنا منع نہیں، مگر ان کے چارے پانی کا خیال رکھنا، سردی و گرمی میں ان کی دیکھ بھال کرنا بہت اہم معاملہ ہے، اکثر لوگ اس بات کا خیال نہیں رکھتے بس اپنا شوق پورا کرتے ہیں اور ان بے زبان جانوروں کو بلا وجہ تکلیف پہنچاتے رہتے ہیں۔ اسی معاشرے میں ایسے بھی رحم دل لوگ موجود ہیں جو ان بے زبان جانوروں پر رحم کرتے ہیں، بھوکے پیاسے چرند و پرند کو دانہ پانی دیتے ہیں۔ اس طرح جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا بہت بڑی نیکی ہے جو ہماری بخشش و مغفرت کا سبب بن سکتی ہے۔ آیئے! اس بارے میں دو واقعات سنئے، چنانچہ

---

1. . . مسلم، کتاب الصید و الذبائح، باب النھی عن صبر البھائم، ص ۸۳۲، حدیث: ۵۰۵۷

کتے کو پانی پلانے والا

منقول ہے کہ راستہ چلتے ہوئے ایک شخص پر پیاس کا غلبہ ہوا تو اس کو ایک کنواں ملا اُس نے کنویں میں اُتر کر پانی پی لیا پھر جب وہ کنویں میں سے نکلا تو نا گہاں یہ دیکھا کہ ایک کتا (Dog) زبان نکالے ہوئے گیلی مٹی چاٹ رہا ہے تو اس آدمی نے دل میں یہ سوچا کہ جیسی پیاس مجھ کو لگی تھی ایسی ہی پیاس اس کتے کو بھی لگی ہے تو وہ کنویں میں اتر کر اپنے موزہ میں پانی بھر کر لایا پھر کتے کو پلایا تو اس کا یہ عمل ربِّ کریم کو پسند آ گیا اور اس کی بخشش و مغفرت فرما کر جنّت میں داخل فرمادیا۔ یہ سُن کر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا ہمارے لئے چوپایوں کے ساتھ احسان کرنے میں ثواب ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! ہر جاندار کے ساتھ احسان کرنے میں ثواب ہے۔[1]

شیخ الحدیث حضرت علامہ عَبْدُ المصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک فاعلِ مختار ہے وہ چاہے تو ایک بہت ہی ادنیٰ سے نیک عمل کرنے والے کو اپنے فضل و کرم سے بخش دے، اس کے دربار میں عمل کے وزن اور مقدار (Quantity) کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ اس کی بارگاہ میں خلوصِ نیت اور اخلاصِ عمل کی قدر ہے، بہت ہی معمولی عمل اگر بندہ اِخلاص و نیک نیّتی کے ساتھ کرے تو وہ ربِّ کریم اس عمل کے ثواب میں بندے کو اپنے رضوان و غُفران (یعنی رضا اور مغفرت) کی نعمتوں سے سرفراز فرما کر اس کو جنّتُ الفردوس کا مکین بنا دیتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا: یعنی خدا کی رحمت بندوں کو بخشنے کا بہانہ ڈھونڈتی ہے، خدا کی رحمت

1...بخاری، کتاب المظالم، باب الآبار علی الطرق...الخ، ۲/۱۳۳، حدیث: ۲۴۶۶

بندوں سے مغفرت کی قیمت نہیں طلب کرتی۔[1]

مکھی پر رحم کرنا باعثِ مغفرت ہو گیا

کسی شخص نے خواب میں حُجّۃ الاسلام حضرتِ امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو دیکھ کر پوچھا: ما فعلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ پاک نے مجھے بخش دیا، پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مکّھی سیاہی (Ink) پینے کے لئے میرے قلم پر بیٹھ گئی، میں لکھنے سے رُک گیا یہاں تک کہ وہ فارِغ ہو کر اُڑ گئی۔[2]

مکھی کو مارنا کیسا؟

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"اَبْلَق گھوڑے سوار"** میں فرماتے ہیں: یاد رہے! مکھیاں (Flies) تنگ کرتی ہوں تو ان کو مارنا جائز ہے تاہم جب بھی فائدہ حاصل کرنے یا نقصان دور کرنے کیلئے مکھی یا کسی بھی بے زبان کی جان لینی پڑے تو اُس کو آسان سے آسان طریقے پر مارا جائے خواہ مخواہ اُس کو بار بار زندہ کچلتے رہنے یا ایک وار میں مار سکتے ہوں پھر بھی زخم کھا کر پڑے ہوئے پر بِلا ضرورت ضربیں لگاتے رہنے یا اُس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُس کو تڑپانے وغیرہ سے گُریز کیا جائے۔ اکثر بچّے نادانی کے سبب چیونٹیوں کو کچلتے رہتے ہیں اُن کو اِس سے روکا جائے۔ چیونٹی بہت کمزور ہوتی ہے چٹکی

1 ... منتخب حدیثیں، ص ۱۴۲

2 ... لطائف المنن والاخلاق، ص ۳۰۵

میں اٹھانے یا ہاتھ یا جھاڑو سے ہٹانے سے عُموماً زخمی ہو جاتی ہے، موقع کی مُناسَبَت سے اس پر پھونک مار کر بھی کام چلایا جا سکتا ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے بزرگانِ دین نے جہاں ہر معاملے میں ہماری رہنمائی فرمائی وہیں جانوروں پر شفقت کرنے کے حوالے سے بھی ہمیں ذہن دیا، جانوروں کے بنیادی حقوق ادا کرنے کی ترغیب دلائی اور ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالنے سے منع فرمایا۔ آیئے! جانوروں پر شفقت کرنے کے معاملے میں حضرتِ احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں سنتی ہیں، چنانچہ

مچھر، ٹڈی اور بلی پر شفقت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے جسم پر اگر مچھر بیٹھ جاتا تو اُسے نہ ہی خود اُڑاتے اور نہ کسی کو اُڑانے دیتے بلکہ فرماتے: اللہ پاک نے جو خون (Blood) اس کے حصے میں لکھ دیا ہے وہی پی رہا ہے اور جب آپ دھوپ میں چل رہے ہوتے اور کوئی ٹِڈی آپ کے کپڑوں میں سایہ دار جگہ پر بیٹھ جاتی تو جب تک اُڑ نہ جاتی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُسی جگہ ٹھہرے رہتے اور فرماتے: اس نے ہم سے سایہ حاصل کیا ہے۔ اسی طرح جب آستین پر بِلّی سو جاتی اور نماز کا وقت ہو جاتا تو آستین کو کاٹ دیتے مگر بلی کو نہ جگاتے، اور نماز سے فَراغت کے بعد آستین دوبارہ سی لیتے۔ (2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ حضرتِ احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ

1... ابلق گھوڑے سوار، ص ۲۱ ملخصا

2... فیضانِ سید احمد کبیر رفاعی، ص ۱۰

اللہِ عَلَیْہ مچھر مکھی اور ٹڈیوں جیسے معمولی جانوروں کی خاطر خود تکلیف برداشت کر لیتے مگر انہیں اُڑانا گوارا نہ کرتے۔ لہٰذا ہمیں بھی ان کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے جانوروں کا خیال رکھنا چاہیے اور ان پر کسی بھی طرح کا ظلم نہیں کرنا چاہیے۔ مرآۃُ المناجیح جلد 5 صفحہ نمبر 162 پر ہے کہ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ جانور پر ظلم کرنا انسان پر ظلم کرنے سے زیادہ گناہ ہے کیونکہ انسان تو کسی سے اپنا دکھ درد کہہ سکتا ہے بے زبان جانور کس سے کہے ان کا اللہ پاک کے سوا فریاد سننے والا کون ہے، بھوکے پیاسے اونٹوں نے حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم سے اپنے مالکوں کی شکایت کیں اور سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے ان کے اعلیٰ انتظامات فرمائے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدی قُطبِ مدینہ کی سیرت کی چند جھلکیاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہ ذُوالحِجۃ الحرام بہت ہی برکت والا مہینہ ہے، اس مہینے میں بہت سے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا عُرس منایا جاتا ہے، انہیں نیک سیرت لوگوں میں سے ایک بہت ہی معزز شخصیت، آفتابِ رضویت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، خلیفہ اعلیٰ حضرت **قُطبِ مدینہ** حضرت علّامہ مَولانا ضیاءُ الدّین احمد مَدَنی قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔ آج 2 ذوالحِجۃ الحرام سَیِّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرس شریف ہے۔ آیئے! ان کی مُبارک سیرت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کرتی ہیں۔ چنانچہ

1... مرآۃ المناجیح، ۵/ ۱۶۲

نام و نسب و تاریخِ پیدائش

حُضُور سَیِّدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نام ضِیاءُالدّین احمد ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود ارشاد فرماتے تھے کہ میرا پیدائشی نام "احمد مختار" ہے، میرے دادا حضرت شیخ قُطبُ الدین قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بعد میں میرا نام "ضِیاءُالدّین" رکھ دیا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بروز پیر ربیعُ الاوّل 1294 ہجری بمطابق 1877 عیسوی کو بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِبتدائی تعلیم اپنے دادا جان سے حاصِل کی، پھر سیالکوٹ کے مشہور عالِم حضرت علّامہ مَولانا محمد حُسین نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پڑھا، اس کے بعد مشہور محدّث حضرتِ علّامہ وصی احمد مُحَدِّثِ سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں شامل ہو گئے اور تقریباً چار (4) سال تک اُن سے تعلیم حاصِل کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔[2]

اخلاق و عادات!

سَیِّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہایت ہی پسندیدہ اَوصاف و اَخلاق والے تھے، ہمیشہ یادِ خُدا میں ڈُوبے رہتے، شب بیدار اور تہجُّد گزار بُزرگ تھے، اِشراق، چاشت اور اوّابین کی نمازیں ادا کرنا آپ کا مَعمُول تھا، کمزوری اور بُڑھاپے کے باوجود ایّامِ بِیض (ہر مدنی ماہ کی 15،14،13 تاریخ) کے روزے ترک نہیں فرماتے تھے۔[3]

1... سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۱۶۴، ملتقطاً

2... سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۱۶۷ ملخصاً

3... سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۴۸۶، بتغیر

وصالِ پُر ملال اور تدفین

بالآخر 4 ذُوالحجۃ الحرام 1401 ہجری مطابق 2 اکتوبر 1981 عیسوی بروزِ جمعہ مسجدِ نبوی شریف میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ غُسل شریف کے بعد کفن بچھا کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کا غسالہ شریف اور مُختلف تبرکات رکھے گئے پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعد نمازِ عصر دُرُود و سلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں جنازۂ مُبارکہ اُٹھایا گیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ان کی آرزو کے مُطابِق جنّۃ البقیع میں اہلبیتِ اطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے قرب میں سپردِ خاک کیا گیا۔[1]

مجھ کو دیدو البقیع غرقد میں اپنے قدموں میں جا ضیاءُ الدّین
مُصطفےٰ کا پڑوس جنّت میں مجھ کو حق سے دلا ضیاءُ الدّین

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۵۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[2]

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

1... سیّدی قطبِ مدینہ، ص۱۷

2... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۵۵، حدیث: ۱۷۵

قربانی کی سُنتیں اور آداب

☆فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: انسان بقرہ عید کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ کریم کو خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قیامت میں اپنے سینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ پاک کے ہاں قبول ہو جاتا ہے، لٰہذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔[1] ☆قربانی کے جانور کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تعین کر لیا جائے، لِٹانے کے بعد بِالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زبان جانور کیلئے سخت اذیّت کا باعث ہے۔ ☆ذَبح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چُھری گردن کے مُہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے۔ ☆جب تک جانور مکمل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذَبح کر لینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چھری کٹے ہوئے گلے پر مَس (TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصّاب جلد "ٹھنڈی" کرنے کیلئے ذَبح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اِسی طرح بکرے کو ذبح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زَبانوں پر اِس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔ ☆قربانی کرنے سے کچھ گھنٹے پہلے جانوروں کو بھوکا پیاسا رکھا جاتا ہے جس سے انہیں سخت تکلیف پہنچتی ہے۔ حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: قربانی سے پہلے اُسے چارا پانی دے دیں یعنی بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں اور ایک کے سامنے دوسرے کو نہ ذبح کریں اور پہلے

1 ... ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۱۶۲/۳، حدیث: ۱۴۹۸

سے چُھری تیز کرلیں ایسا نہ ہو کہ جانور گرانے کے بعد اُس کے سامنے چُھری تیز کی جائے۔[1] ☆قربانی کرنے کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"ابلق گھوڑے سوار"** کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . بہار شریعت، ۳/۳۵۲، حصہ ۱۵:

بیان:15: ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس پر دس(10) رحمتیں نازِل فرمائے گا، اُس کے دس(10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس(10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس(10) گُناہ مٹا دے گا۔[1]

میری زبان تَر رہے ذِکر و دُرُود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ۔۔۔ سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم، باب ثواب الصلاۃ... الخ، ۲۱/۶، حدیث: ۹۸۹۲

2 ۔۔۔ معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی۔ گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔ جو کچھ بیان ہوگا اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل اور بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج ہم "**والد کے ساتھ اچھا سُلوک** کرنے کے بارے میں سُنیں گی، اِنْ شَآءَ اللّٰہ! اِس بارے میں آیاتِ قرآنی اور ان کی تفسیر بھی سُنیں گی، کئی **احادیثِ مبارکہ** میں بھی والد کے ساتھ اچھا سُلوک کرنے کی ترغیبات موجود ہیں، اُنہیں بھی سُننے کی سعادت حاصل کریں گی، **والد کے ساتھ اچھا سُلوک** کرنے کی برکتوں کے متعلق بھی سُنیں گی، والد کے ساتھ بُرا سلوک کرنے کے چند عبرت ناک واقعات بھی بیان کئے جائیں گے، اولاد کی درست تربیت نہ کی جائے تو اس

کے کیا کیا **نقصانات سامنے آتے ہیں**، یہ بھی سُنیں گی، اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً ہمارے معاشرے میں **"ماں"** کی تو بہت قدر کی جاتی ہے، ماں کی شان و عظمت اور اس کے حقوق کو تو عظیمُ الشّان طریقے سے بیان کیا جاتا ہے مگر **"باپ"** کی شان، باپ کے مقام و مرتبے اور اس کے حقوق پر خصوصیت کے ساتھ بہت ہی کم کلام ہوتا ہے، حالانکہ اسلام نے باپ جیسی محترم ہستی کے بھی بہت سے حقوق بیان فرمائے ہیں اور ہمیں باپ جیسی مہربان ذات کے ساتھ بھی حُسنِ سُلوک بجالانے کا واضح حکم ارشاد فرمایا ہے۔ لہٰذا جس طرح ہم اپنی ماں کی خدمت کرتی ہیں، اس کے حقوق کی رعایت کرتی ہیں اور اس کے ساتھ حُسنِ سُلوک بجالاتی ہیں اسی طرح ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے والد کی بھی قدر کریں، ان کے حقوق بجالائیں، ان کا ادب کریں اور ان کی خدمت کرتے رہنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! باپ کی خدمت کرنا بہت ہی بڑی سعادت مندی کی بات اور رضائے الٰہی کے حُصول کا ذریعہ ہے۔ باپ کی خدمت کرنے کے بدلے میں اللہ پاک اولاد کو کیسے کیسے اِنعام و اکرام سے نوازتا ہے۔ آیئے! اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت سنئے اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجایئے، چنانچہ

والد کی خدمت کا صلہ

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "اللہ والوں کی باتیں" جلد 4 صفحہ نمبر 14 پر ہے: ایک شخص کے چار بیٹے تھے، وہ بیمار ہوا تو ان میں سے ایک نے کہا: "یا تو تم

تینوں والد کی تیمارداری کرو اور ان کی میراث سے اپنے لئے کچھ حصہ نہ لو یا میں ان کی تیمارداری کرتا ہوں اور ان کی میراث سے کچھ حصہ نہیں لیتا۔" تینوں نے کہا: "تم تیمارداری کرو اور میراث سے کچھ حصہ نہ لو۔" چنانچہ وہ والد کی تیمارداری کرتا رہا حتّٰی کہ والد کا انتقال ہو گیا، لہٰذا اس نے میراث میں سے کچھ حصہ نہ لیا۔ ایک رات اس نے خواب میں کسی کہنے والے کو یہ کہتے سنا: "فلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے 100 دینار لے لو۔" لڑکے نے پوچھا: "کیا اس میں برکت ہے؟" جواب ملا: "نہیں۔" صبح ہوئی تو اس نے خواب اپنی بیوی کو سنایا، بیوی نے کہا: "تم ان دیناروں کو لے لو، ان کی برکت یہ ہے کہ ہم ان سے کپڑے بنوائیں اور زندگی گزاریں۔" لڑکے نے انکار کر دیا۔ اگلی رات پھر اس نے خواب میں کسی کو کہتے سنا: "فلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے 10 دینار لے لو۔" اس نے پوچھا: "کیا ان میں برکت ہے؟" جواب ملا: "نہیں۔" صبح اس نے اپنی بیوی کو خواب سنایا تو بیوی نے پہلے کی طرح کہا مگر اس نے پھر لینے سے انکار کر دیا، تیسری رات پھر اس نے خواب میں سنا: "فلاں جگہ جاؤ اور ایک دینار لے لو۔" اس نے پوچھا: "کیا اس میں برکت ہے؟" جواب ملا: "ہاں۔" چنانچہ لڑکا گیا اور دینار لے کر بازار روانہ ہو گیا، اسے ایک آدمی ملا جو دو مچھلیاں اٹھائے ہوئے تھا، لڑکے نے کہا: "ان کی قیمت کیا ہے؟" اس نے کہا: "ایک دینار۔" لڑکے نے دینار کے بدلے دونوں مچھلیاں لیں اور چل دیا۔ گھر آ کر ان کا پیٹ چاک کیا تو دونوں میں سے ہر ایک کے پیٹ سے ایک ایسا موتی نکلا جس کی مثل لوگوں نے نہ دیکھا تھا۔ ادھر بادشاہ نے ایک شخص کو ایسا ہی موتی تلاش کرنے اور خریدنے بھیجا تو وہ اس لڑکے کے پاس ملا، لہٰذا اس نے وہ موتی سونے سے لدے ہوئے 30 خچروں کے بدلے بیچ دیا۔ جب بادشاہ نے موتی دیکھا

تو کہا: "اس کا فائدہ اسی صورت میں ہے کہ اس جیسا ایک اور بھی ہو۔" لہٰذا بادشاہ نے خدام سے کہا: اس جیسا ایک اور تلاش کرو اگرچہ قیمت دُگنی دینی پڑے۔ چنانچہ وہ اسی لڑکے کے پاس آئے اور کہا: جو موتی ہم نے تم سے خریدا تھا اس کی مثل اور بھی ہو تو ہمیں دے دو ہم تمہیں دگنی رقم دیں گے۔ لڑکے نے پوچھا: کیا تم واقعی اتنا دو گے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ چنانچہ لڑکے نے دوسرا موتی دُگنی قیمت میں (یعنی سونے سے لدے ہوئے 60 خچروں کے بدلے) فروخت کر دیا۔[1]

بڑے بھائی بہن کا میں کہا مانا کروں ہر دم کروں ماں باپ کی دن رات خدمت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۴۳۱)

سُبْحٰنَ اللہ! قربان جایئے! اُس سعادت مند اور عقلمند بیٹے کی سمجھداری پر! بلا شبہ اگر وہ چاہتا تو اپنے دیگر نالائق بھائیوں کی طرح اپنے حصے کا مال لے کر والدِ محترم کی شفقتوں، ان کی خدمت کے بدلے ملنے والے بہت بڑے ثواب سے اپنے آپ کو محروم کرلیتا مگر وہ ایک خوددار، وفادار، غیرت مند اور سمجھدار بیٹا تھا، جسے فانی دنیوی مال و دولت سے کوئی سروکار نہ تھا، وہ باپ کے مقام و مرتبے اور اس کے حُقوق سے پوری طرح آگاہ تھا، باپ کے احسانات کو وہ بُھلا نہیں پایا تھا، اسے پتا تھا کہ باپ کی خدمت کرنے سے اللہ پاک و رسول پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصل ہوتی ہے، ہاں! ہاں! یہی وہ مُعَزَّز شخصیت ہے جس کی خدمت اولاد کو جنّت کا حقدار بنادیتی ہے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ دولت تو آنے جانے والی چیز بلکہ ہاتھوں کا میل ہے، مال جاتا ہے تو جائے مگر باپ کا دامن ہاتھوں سے ہرگز نہ چھوٹنے پائے، لہٰذا اس باکمال و وفادار

1 . . . اللہ والوں کی باتیں، ۴/ ۱۴

بیٹے نے فانی مال و دولت کو ٹھکرا کر اپنے بیمار والد کا سہارا بننے کو ترجیح دی اور آخری دم تک ان کی دیکھ بھال کرنے میں مشغول رہا حتّٰی کہ اس کا باپ دنیا سے رُخصت ہوگیا، اللہ پاک کو اس لائق بیٹے کا اپنے والد کی خدمت کرنے کا عمل اس قدر پسند آیا کہ اس نے اس وفا شعار بیٹے سے راضی ہو کر دنیا میں ہی اپنی نعمتوں کی برسات فرمادی۔ اللہ کریم ہر مسلمان کو اپنے والد کا مطیع و فرمانبردار بنائے اور ان کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! باپ کے اپنی اولاد پر اس قدر احسانات ہوتے ہیں کہ اگر اولاد کو ایک تو کیا کئی زندگیاں بھی مل جائیں تب بھی وہ اپنے باپ کے احسانات کا بدلہ نہ چُکا سکے۔ "**باپ**" قُدرت کا اَنمول تحفہ ہے، **باپ** خاندان میں اَولاد کی پہچان کا ذریعہ ہے، **باپ** کو راضی رکھنا اولاد پر لازم ہے، **باپ** کے حُقوق سے آزاد ہونا ناممکن ہے، **باپ** صبح سویرے کام کاج کے لئے گھر سے نکل پڑتا اور سارا دن محنت مزدوری کرکے اولاد کا پیٹ بھرتا ہے، **باپ** اَولاد کی ترقّی کے لئے ہمیشہ کُڑھتا رہتا ہے، **باپ** اپنی اَولاد سے کبھی حسد نہیں کرتا، **باپ** اپنے احسانات کا کبھی بدلہ نہیں مانگتا، **باپ** بیمار اَولاد کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا، **باپ** بیمار اَولاد کی خاطر سخت سردیوں میں بھی ساری ساری رات جاگ کر گزارتا ہے، **باپ** بیمار اولاد کی خاطر مہنگے ہسپتالوں کے چکر لگاتا اور مہنگی دوائیں بھی خرید لیتا ہے، **باپ** اَولاد کے مستقبل کو سنوارنے کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں اَولاد کے لئے وَقْف کر دیتا ہے، **باپ** آولاد کے لئے سایہ دار درخت کی طرح ہوتا ہے، **باپ** خود گرمی برداشت کر کے اَولاد کو آرام و

سکون پہنچاتا ہے، **باپ** اَولاد کو چھاؤں میں بٹھا کر خود کڑکتی دھوپ سہہ لیتا ہے، **باپ** اَولاد کے ناز نخرے **اُٹھاتا** ہے، **باپ** قرض لے کر بھی اَولاد کی **خواہشات** کو پُورا کرتا ہے، **باپ** اپنے بچوں کی امّی کی **وَفات** کے بعد اَولاد کو ان کی ماں کی کمی **محسوس** نہیں ہونے دیتا، **باپ** اَولاد کی پیدائش سے پہلے، پیدائش کے دَوران اور بعد کے اَخراجات کو **برداشت** کرتا ہے، **باپ** اَولاد سے اپنے **احسانات** اور پرورش کا بدلہ نہیں مانگتا، **باپ** اَولاد کو اچّھا انسان بناتا ہے، **باپ** اولاد کے حق میں بخیل نہیں ہوتا، **باپ** اولاد کو ہر طرح کی آسائش مُہَیّا کرتا ہے، **باپ** اولاد کی تعلیم کا خرچہ **برداشت** کرتا ہے، **باپ** اولاد کو مایوسی کے دلدل سے نکالنے میں اپنا کردار ادا کرتا ہے، **باپ** اولاد کے حق میں ہمیشہ اچھا ہی سوچتا ہے، **باپ** اپنی اولاد کی اولاد کو بھی ویسا ہی پیار دیتا ہے جیسا وہ اپنی اولاد کو دیتا ہے، **باپ** وقتاً فَوقتاً اپنی اولاد کو مفید مشوروں سے نوازتا ہے، **باپ** اولاد کو اپنی زندگی کے تجربات سے آگاہ کرتا ہے، **باپ** اولاد کو موجودہ اور آئندہ آنے والے خطرات و فتنوں سے باخبر کرتا ہے، **باپ** اولاد کو کامیاب زندگی گزارنے کے اُصول سکھاتا ہے، **باپ** اولاد کو اپنے پرائے کا فرق بتاتا ہے، **باپ** اولاد کو خوش دیکھ کر خوش ہوتا اور اولاد کو دُکھ تکلیف میں مُبتلا دیکھ کر بے قرار ہو جاتا ہے، **باپ** اولاد کی جلی کٹی باتیں سُن کر بھی خاموش رہتا ہے، **باپ** اولاد کے چہرے سے ہی ان کی حاجات و پریشانیاں بھانپ لیتا ہے، **باپ** مشکلات میں اَولاد کی ہمت بندھاتا ہے، **باپ** معذور اَولاد کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑتا، **باپ** نافرمان اَولاد کے لئے بھی اپنی محبّتوں کے دروازے کُھلے رکھتا ہے، **باپ** نہ ہو تو گھر ویران ہو جاتا ہے اور **باپ** سے حُسنِ سُلوک کرنے کا حکم قرآنِ کریم واحادیثِ کریمہ میں بَیان ہوا ہے، چنانچہ

پارہ 15 سُورۂ بنی اِسرائیل کی آیت نمبر 23 اور 24 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا (۲۳) وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًاؕ (۲۴)

(پ ۱۵، اسراء: ۲۳-۲۴)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خوبصورت، نرم بات کہنا اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور دعا کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

بیان کردہ آیاتِ مُبارَکہ کے تحت حضرت علّامہ مَولانا سیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب والِدَین پر ضُعف (کمزوری) کا غَلَبہ ہو، اَعضاء میں قُوَّت نہ رہے اور جیسا تُو بچپن میں اُن کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخرِ عُمر میں تیرے پاس ناتُواں (کمزور) رہ جائیں۔ تو کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ اُن کی طرف سے طبیعت پر کچھ گِرانی (بوجھ) ہے۔ نہ اُنہیں جِھڑکنا نہ تیز آواز سے بات کرنا بلکہ کمالِ حُسنِ اَدب (نہایت اچھے ادب) کے ساتھ ماں باپ سے اِس طرح کلام کر جیسے غُلام و خادِم (اپنے) آقا سے کرتا ہے۔ اُن سے نَرمی و تواضع سے پیش آ، اور اُن کے ساتھ تھکے وَقْت میں شفقت و مَحبّت کا برتاؤ کر کہ اُنہوں نے تیری

مجبوری کے وَقت تجھے مَحبَّت سے پَرْوَرِش کیا تھا اور جو چیز اُنہیں دَرکار ہو وہ اُن پر خَرچ کرنے میں دَرِیغ (بُخل) نہ کر۔ مُدَّعا (مطلب) یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سُلُوک اور خدمت میں کتنا بھی مُبالغہ کیا جائے لیکن والدین کے اِحسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے بندے کو چاہیے کہ بارگاہِ اِلٰہی میں اُن پر فَضْل و رَحمت فرمانے کی دُعا کرے اور عَرض کرے کہ یاربّ! میری خدمتیں اُن کے اِحسان کی جَزا (بدلہ) نہیں ہو سکتیں تو اُن پر کرم کر کہ اُن کے اِحسان کا بدلہ ہو۔[1]

پِیر و مُرشِد پر مِرے ماں باپ پر ہو سدا رَحمت اے نانائے حُسینؓ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حُسنِ سُلوک کی اہمیّت پر فرامینِ مصطفےٰ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اب احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں باپ کی شان اور باپ سے حُسنِ سُلوک کرنے کی اہمیّت پر مشتمل 6 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: باپ جنّت کا درمیانی دروازہ ہے، تیری مرضی ہے، اس کی حفاظت کر یا اسے چھوڑ دے۔[2]

(2) ارشاد فرمایا: بیٹا اپنے باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا یہاں تک کہ بیٹا اپنے باپ کو

---

1 . . . تفسیر خزائن العرفان، پ۱۵، اسراء، تحت الآیۃ: ۲۳-۲۴

2 . . . ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳/۳۵۹، حدیث: ۱۹۰۶

غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔[1]

(3) ارشاد فرمایا: رب کی رضا باپ کی رضامندی میں ہے اور رب کی ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔[2]

(4) ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی اِطاعت والد کی اطاعت کرنے میں ہے اور اللہ پاک کی نافرمانی والد کی نافرمانی کرنے میں ہے۔[3]

(5) ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور ان سے حسنِ سلوک نہ کیا وہ اللہ کریم کی رحمت سے دور ہوا اور غضبِ خدا کا مستحق ہوا۔[4]

(6) ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے باپ کو ہرگز گالی نہ دے۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کوئی شخص اپنے باپ کو کیسے گالی دے سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ کسی شخص کے باپ کو گالی دے گا تو وہ اِس کے باپ کو گالی دے گا۔[5]

آیئے! بارگاہِ الٰہی میں دعا کرتی ہیں:

مُطِیع اپنے ماں باپ کا کر میں اُن کا ہر ایک حکم لاؤں بجا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...مسلم، کتاب العتق، باب فضل عتق الوالد، ص ۶۲۴، حدیث: ۳۷۹۵

2...ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین، ۳/۳۶۰، حدیث: ۱۹۰۷

3...معجم اوسط، ۱/۶۱۴، حدیث: ۲۲۵۵

4...معجم کبیر، ۱۲/۶۶، حدیث: ۱۲۵۵۱

5...مسلم، کتاب الایمان، باب الکبائر واکبرھا، ص ۶۰، حدیث: ۲۶۳ ملخصا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے! اللہ پاک نے باپ کو کیسی اونچی شان کا مالک بنایا ہے کہ اللہ پاک نے اپنی رضا و فرمانبرداری کو باپ کی رضا و فرمانبرداری پر موقوف فرما دیا۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہم اللہ پاک و رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر لبیک کہتی ہوئی دل و جان کے ساتھ والد کی خدمت کرکے ان سے دعائیں لیتیں، ان کے حقوق کو پورا کرتیں، ان کے ہر جائز حکم کی بجا آوری کرتیں، ان کی پُکار پر لبیک کہتی ہوئی ان کی بارگاہ میں دوڑی دوڑی آتیں، ان کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم رکھتیں، ان کی نافرمانی اور بُرائی کرنے سے اپنے آپ کو بچاتیں، مشکل حالات، بیماری اور بڑھاپے میں اُن کا سہارا بنتیں، اَلْغَرَض ہر طرح سے انہیں راضی رکھنے کی کوشش کرتیں مگر آہ! صد ہزار آہ! عِلْمِ دین سے دوری کے باعث آج باپ مظلوم ترین لوگوں کی صف میں شامل ہوچکا ہے، افسوس! اَغیار کی دیکھا دیکھی اب باپ جیسی عظیم ہستی کے ساتھ نوکروں والا سُلوک کیا جارہا ہے، باپ کے ساتھ بد سُلوکی کے واقعات میں اضافہ در اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے، گھر کے سارے کام باپ سے کروائے جارہے ہیں، پہلے کے دور میں بچے ڈرتے تھے کہ کہیں باپ ناراض نہ ہوجائے مگر اب حال یہ ہے کہ باپ ڈرتا ہے کہ کہیں بچے ناراض نہ ہوجائیں، باپ نصیحت کردے تو جِھڑک کر اس کی بات کو سُنی اَن سُنی کردیا جاتا ہے، باپ اولاد کی بہتری کے لئے کچھ سخت کلمات کہہ دے تو پیشانی پر بل آجاتے ہیں اور نادان اولاد زبان درازی پر اُتر آتی ہے، باپ جب تک کمانے کی مشین بنا رہے تو بہت اچھا لگتا ہے لیکن اگر بیمار ہوجائے، کام کاج کے لائق نہ رہے، خرچہ نہ دے پائے یا بڑھاپے کی دہلیز کو پہنچ جائے تو اولاد کے نزدیک اس کی اہمیت کسی بیکار چیز سے کم نہیں رہ جاتی، بچوں کی امّی کے اِنْتقال کے بعد

عُموماً باپ کی دنیا بے رونق سی ہو جاتی ہے، اسے تنہائیاں چُبھتی ہیں، ایسے میں اسے اولاد کی ہمدردی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے مگر اولاد کے لئے باپ کا حال پوچھنے کے لئے چند لمحات بھی نہیں نکل پاتے۔

مشہور کہاوت ہے: **"جیسی کرنی ویسی بھرنی"**! تو آج اگر ہم اپنے باپ کے ساتھ اس طرح کا نازیبا سُلوک کریں گی تو ممکن ہے کہ کل کو ہمارے بچے بھی ہمارے ساتھ اسی طرح کا سلوک کریں، جیسا کہ

جیسا کروگے ویسا بھروگے

حدیثِ پاک میں ہے: کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ یعنی جیسا کروگے ویسا بھروگے۔[1]

حضرت علّامہ عبدُ الرَّءُوف مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **"کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ"** کی وضاحت میں لکھتے ہیں: یعنی جیسا تم کام کروگے ویسا تمہیں اس کا بدلہ ملے گا، جو تم کسی کے ساتھ کروگے وہی تمہارے ساتھ ہوگا۔[2]

آیئے! اب دل تھام کر باپ سے بدسلوکی کرنے کے عبرت ناک انجام پر مشتمل 3 فکر انگیز حکایات سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

(1) باپ کے ساتھ بدسلوکی کا انجام

حضرت عبدُ اللہ بن مسلم بن قُتَیْبَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب **"اَرْدَشِیْر"** نامی بادشاہ نے اپنی حکومت کو مستحکم کر لیا تو چھوٹے چھوٹے بادشاہوں نے اس کے تابع رہنے کا اقرار کر لیا۔ اب اس کی نظر بہت بڑی قریبی سلطنت **"سُرْیَانِیَہ"** کی طرف

---

1 ۔۔۔ مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، باب الاغتیاب والشتم، ۱۰/۱۸۵، حدیث: ۲۰۴۳۰

2 ۔۔۔ التیسیر بشرح الجامع الصغیر، حرف الکاف، ۲/۲۲۲

تھی۔ چنانچہ **اَرْدَشِیْر** نے اس ملک پر چڑھائی کر دی، وہاں کا بادشاہ ایک بڑے شہر میں قلعہ بند تھا۔**اَرْدَشِیْر** نے شہر کا محاصرہ کرلیا لیکن کافی عرصہ گزرنے کے باوجود بھی وہ اس شہر کو فتح نہ کرسکا۔ ایک دن بادشاہ کی بیٹی قلعہ کی دیوار پر چڑھی تو اچانک اس کی نظر **اَرْدَشِیْر** پر پڑی۔ شہزادی اس کی محبّت میں گرفتار ہوگئی اور عشق کی آگ میں جلنے لگی، بالآخر نفس کے ہاتھوں مجبور ہوکر اس نے ایک تیر پر یہ عبارت لکھی: ''اے حسین وجمیل بادشاہ! اگر تم مجھ سے شادی کرنے کا وعدہ کرو تو میں تمہیں ایسا خفیہ راستہ بتاؤں گی جس کے ذریعے تم تھوڑی سی مشقت کے بعد بآسانی اس شہر کو فتح کرلوگے۔'' پھر شہزادی نے وہ تیر **اَرْدَشِیْر** بادشاہ کی جانب پھینک دیا۔ اس نے تیر پر لکھی عبارت پڑھی اور ایک تیر پر یہ جواب لکھا: ''اگر تم نے ایسا راستہ بتادیا تو تمہاری خواہش ضرور پوری کی جائے گی یہ ہمارا وعدہ ہے۔'' اور تیر شہزادی کی جانب پھینک دیا۔ شہزادی نے یہ عبارت پڑھی تو فوراً خفیہ راستے کا پتہ لکھ کر تیر بادشاہ کی طرف پھینک دیا۔ شہوت کے ہاتھوں مجبور ہونے والی اس بے مُرُوَّت شہزادی کے بتائے ہوئے راستے سے **اَرْدَشِیْر** بادشاہ نے بہت جلد اس شہر کو فتح کرلیا۔

غفلت و بے خبری کے عالم میں بہت سارے سپاہی ہلاک ہوگئے اور شہر کا بادشاہ یعنی اس شہزادی کا باپ بھی قتل کر دیا گیا۔ حسبِ وعدہ **اَرْدَشِیْر** نے شہزادی سے شادی کرلی، شہزادی کو نہ تو اپنے باپ کی ہلاکت کا غم تھا اور نہ ہی اپنے ملک کی بربادی کی کوئی پرواہ۔ بس اپنی نفسانی خواہش کے مطابق ہونے والی شادی پر وہ بے حد خوش تھی۔ دن گزرتے رہے، اس کی خوشیوں میں اضافہ ہوتا رہا۔ ایک رات جب شہزادی بستر پر لیٹی تو کافی دیر تک اسے نیند نہ آئی وہ بے چینی سے بار بار کروٹیں بدلتی رہی۔ **اَرْدَ**

شِیْرُو نے اس کی یہ حالت دیکھی تو کہا: "کیا بات ہے؟ تمہیں نیند کیوں نہیں آرہی؟" شہزادی نے کہا: "میرے بستر پر کوئی چیز ہے جس کی وجہ سے مجھے نیند نہیں آرہی۔" اَزْدَشِیْر نے جب بستر دیکھا تو چند دھاگے ایک جگہ جمع تھے ان کی وجہ سے شہزادی کا انتہائی نرم ونازک جسم بے چین ہو رہا تھا۔ اَزْدَشِیْر کو اس کے جسم کی نرمی و نزاکت پر بڑا تعجب ہوا۔ اس نے پوچھا: "تمہارا باپ تمہیں کون سی غذا کھلاتا تھا جس کی وجہ سے تمہارا جسم اتنا نرم و نازک ہے؟" شہزادی نے کہا: "میری غذا مکھن، ہڈیوں کا گودا، شہد اور مغز ہوا کرتی تھی۔" اَزْدَشِیْر نے کہا: "تیرے باپ کی طرح آسائش وآرام تجھے کبھی کسی نے نہ دیا ہوگا۔ تو نے اس کے احسان اور قرابت کا اتنا بُرا بدلہ دیا کہ اسے قتل کروا ڈالا۔ جب تو اپنے شفیق باپ کے ساتھ بھلائی نہ کر سکی تو میں بھی اپنے آپ کو تجھ سے محفوظ نہیں سمجھتا۔" پھر اَزْدَشِیْر نے حکم دیا: "اس کے سر کے بالوں کو طاقتور گھوڑے کی دُم سے باندھ کر گھوڑے کو تیزی سے دوڑایا جائے۔" چنانچہ حکم کی تعمیل ہوئی اور چند ہی لمحوں میں اس نفس پرست شہزادی کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔[1]

(2) یہ اسی کا بدلہ ہے

حضرت سَیِّدُنا ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی مقام پر ایک آدمی اپنے باپ کو مار رہا تھا۔ لوگوں نے اسے ملامت کی کہ اے ناہنجار! یہ کیا ہے؟ اس پر باپ بولا: اسے چھوڑ دو کیونکہ میں بھی اسی جگہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا، یہی وجہ ہے کہ میرا بیٹا بھی مجھے اسی جگہ مار رہا ہے، یہ اسی کا بدلہ ہے اسے ملامت مت کرو۔[2]

---

1 --- عیون الحکایات، ۲/ ۲۳۱

2 --- تنبیہ الغافلین، باب حق الولد علی الوالد، ص ۶۹

(3) کل یہی انجام میرا ہوگا

کہتے ہیں ایک جوان اپنے بوڑھے باپ سے تنگ آکر اس کو دریا میں پھینکنے گیا۔ باپ نے کہا: بیٹا! مجھے ذرا اور آگے گہرائی میں جا کر پھینکو۔ بیٹے نے کہا: یہاں کنارے پہ کیوں نہیں اور وہاں گہرائی میں کیوں؟ باپ نے جواب دیا: اس لئے کہ یہاں تو میں نے اپنے باپ کو پھینکا تھا۔ یہ سن کر بیٹا کانپ اٹھا کہ کل یہی انجام میرا ہوگا۔ وہ باپ کو گھر لے آیا اور اس کی خدمت شروع کر دی۔[1]

دِل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا ورنہ ہے اِس میں خسارہ آپ کا

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آج کل اولاد کی تربیت کا معیار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عموماً والدین کی یہ دیرینہ خواہش ہوتی ہے کہ **"ہماری اولاد ہماری فرمانبردار رہے، ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرے، نیک، متقی و پرہیز گار بنے، مُعاشرے میں عزّت دار اور پاکیزہ کردار والی ہو"** مگر اکثر نتیجہ اس کے اُلٹ ہی آتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جو والدین تربیتِ اولاد کے بنیادی اسلامی اُصولوں سے ہی ناواقف، بے عمل اور اچھے ماحول کی برکتوں سے محروم ہونگے تو بھلا وہ کیونکر اپنی اولاد کی اچھی تربیت کر پائیں گے؟۔ شاید اسی وجہ سے آج اولاد کی تربیت کا معیار یہ بن چکا ہے کہ بچہ اگر کام کاج نہ کرے، اسکول یا کوچنگ سینٹر کی چھٹی کر لے یا اس

---

1 ... جیسی کرنی ویسی بھرنی، ص ۹۰

معاملے میں سُستی کا شکار ہو، کسی تقریب میں جانے کا یا مخصوص لباس و جوتے پہننے کا کہا جائے اور وہ اس پر راضی نہ ہو، اسی طرح دیگر دُنیوی معاملات میں وہ **"اگر مگر"** اور **"چونکہ چنانچہ"** سے کام لے یا ہٹ دھرمی کا مُظاہرہ کرے تو اس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا ہے، کھری کھری سُنائی جاتی ہے، گھنٹوں گھنٹوں لیکچر دیئے جاتے ہیں، حتّٰی کہ مار پیٹ سے بھی گُریز نہیں کیا جاتا لیکن اگر وہی بچّہ نمازیں قضا کرے یا جماعت سے نماز نہ پڑھے، مدرسے یا جامعہ کی چھٹی کرلے یا تاخیر سے جائے، پوری پوری رات آوارہ گردی کرے، موبائل اور سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے نامحرموں سے ناجائز تعلقات قائم کرے، موبائل یا نیٹ کا غلط استعمال کرے، عشقِ مجازی کی آفت میں گرفتار ہو جائے، فلمیں ڈرامے دیکھے، گانے باجے سُنے، نت نئے فیشن اپنائے، حرام و حلال کی پروا نہ کرے، شراب پیئے، جُوا کھیلے، جھوٹ بولے، غیبتیں کرے، رشوتوں کا لین دین کرے، ناجائز فیشن اپنائے، بد عقیدہ لوگوں کی صحبت میں بیٹھے، فُضول کاموں میں پیسہ برباد کرے، اَلْغَرَض طرح طرح کی بُرائیوں میں مُبتلا ہو جائے مگر ان مُعاملات میں اس سے پوچھ گچھ کرنا تو دُور کی بات ہے والدین کی پیشانی پر بَل تک نہیں آتے۔ کوئی اِصلاح کرے بھی تو والدین کہتے ہیں "ابھی تو یہ بچّہ ہے"، "نادان ہے"، "آہستہ آہستہ سمجھ جائے گا"، "بچّوں پر اتنی بھی سختی نہیں کرنی چاہیے" وغیرہ۔ اسلامی تربیت سے محروم، حد سے زیادہ لاڈ پیار اور ڈھیل دینے کے سبب وہی بچّہ جب باپ، خاندان اور معاشرے کی بدنامی کا سبب بنتا ہے، ڈانٹ ڈپٹ کرنے یا پیسے نہ دینے پر باپ کو آنکھیں دکھاتا، جھاڑتا یا باپ پر ہاتھ اٹھاتا ہے تو اس وقت والدین کو خیر خواہوں کی نصیحتیں یاد آنے لگتی ہیں، اب والدین اس کی

اصلاح کے لئے کڑھتے، دعائیں کرتے اور کرواتے ہیں مگر اِصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، اس وقت پانی سر سے بہت اُونچا ہو چکا ہوتا ہے اور سوائے پچھتانے کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت　　　سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام برا ہے

اولاد کی مدنی تربیت نہ کرنے اور انہیں حد سے زیادہ ڈھیل دینے کے سبب باپ کو کیسے کیسے دن دیکھنے پڑتے ہیں۔ آیئے! اس بارے میں 2 سبق آموز حکایات سنئے اور اولاد کی اسلامی طریقے کے مطابق تربیت کرنے کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

اولاد کی اسلامی تربیت نہ کرنے کا نقصان

ایک شخص نے اپنے باپ سے کہا: آپ نے میرے بچپن میں (اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت نہ کرکے) مجھے ضائع کیا لہٰذا اب میں آپ کے بڑھاپے میں آپ کو ضائع کروں گا۔[1]

بے اولاد کو جب اولاد ملی!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه تحریر فرماتے ہیں: ایک مالدار شخص کے یہاں اولاد نہ تھی، اُس نے اس کیلئے بڑے جتن کئے مگر کامیابی نہ ملی، کسی نے مشورہ دیا کہ مکۂ مکرّمہ حاضر ہوں اور مسجدُ الحرام شریف کے اندر مقامِ ابراہیم کے پاس دعا مانگئے اِنْ شَآءَ اللہ آپ کا کام ہو جائے گا۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور اللہ کریم نے اُسے چاند سا بیٹا دیا۔ اُس نے بڑے چاؤ چوچلے سے اُس کی پرورش کی، اِکلوتے بچّے کو ضرورت سے

---

1 ... فیض القدیر، ۱/۲۹۴، تحت الحدیث: ۳۱۱

زیادہ پیار ملا اور دُرُست تربیت نہ کی گئی، جس کے سبب وہ آوارہ اور اُڑاؤ خَرچ ہو گیا۔ باپ کو بہُت دیر میں ہوش آیا، اُس نے اپنے بِگڑے ہوئے بیٹے کو پیسے دینے بند کر دیئے، اِس سے وہ اپنے باپ کا مخالِف ہو گیا اور جہاں اس کے باپ نے اولاد کیلئے دعا مانگی تھی جس کا یہ ثمر (یعنی نتیجہ) تھا وہیں یعنی مکّۂ مکرّمہ حاضر ہو کر مقامِ ابراہیم کے پاس یہ نالائق بیٹا اپنے باپ کے مرنے کی دعائیں مانگنے لگا تاکہ باپ کی موت کی صورت میں اِسے ترکے (یعنی وِرثے) میں اُس کی دولت ہاتھ آجائے۔[1]

تربیت اولاد کے بارے میں مزید معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"تربیتِ اولاد"** اور رسالہ **"اولاد کے حُقوق"** کا مطالعہ کرنا انتہائی مفید ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لٹا رہا ہے۔ اس مہینے کی 14 تاریخ کو شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ محترم کا یوم منایا جاتا ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت کے چند پہلوؤں کے بارے میں سنئے، چنانچہ

ابو عطار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ذِکرِ خَیر

اَمیرِ اَہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ ماجد **حاجی عبدالرحمٰن قادری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نیک سیرت، تقویٰ و طہارت اور شریعت و سنّت کے پیکر تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عادت تھی کہ اکثر نگاہیں نیچی رکھ کر چلا کرتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دل میں دُنیاوی

1 . . . نیکی کی دعوت، ص۵۷۷

مال و دولت جمع کرنے کا لالچ بالکل نہ تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مساجد سے مَحبَّت اور ان کی خوب خدمت کیا کرتے 1979ھ میں جب شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ ''کولمبو (سری لنکا)'' تشریف لے گئے تو وہاں کے لوگوں کو آپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والد صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بہُت متأثِّر پایا، کیونکہ اُنہوں نے وہاں کی عالیشان حَنَفی میمن مسجد کے انتظامات سنبھالے تھے اور اس مسجد کی کافی خدمت بھی کی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں بیعت تھے اور قصیدۂ غوثیہ کا وِرْد فرماتے تھے۔ کولمبو میں قیام کے دوران اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے خالو نے دورانِ گفتگو آپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بتایا کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب کبھی چارپائی پر بیٹھ کر آپ کے والد صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ قصیدۂ غوثیہ پڑھتے تو ان کی چارپائی زمین سے بلند ہو جاتی تھی۔

سَفرِ حج میں وصال

اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ عالمِ شیر خوارگی (یعنی دُودھ پینے کی عمر) میں ہی تھے کہ آپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ۱۳۷۰ ہجری میں سَفرِ حج پر روانہ ہوئے۔ ایامِ حج میں مِنٰی میں سخت لُو چلنے کی وجہ سے کئی حُجّاجِ کرام فوت ہو گئے تھے، ابُو عطّار حاجی عَبْدُ الرَّحْمٰن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی مختصر علالت (بیمار رہنے) کے بعد 14 ذُوالْحِجَّۃِ الحرام ۱۳۷۰ ہجری کو اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . تعارفِ امیرِ اہلسنّت: ص ۱۱

گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے، آیئے! گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ، بے شک جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔[1] (2) فرمایا: جس گھر میں اللہ پاک کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں اللہ پاک کا ذکر نہیں کیا جاتا، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے۔[2] ☆گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کریں۔ ☆والد یا والدہ کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑی ہو جائیں۔ ☆دِن میں کم از کم ایک بار اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔ ☆والدین کے سامنے آواز دِھیمی رکھیں، ان سے آنکھیں ہر گز نہ ملائیں۔ ☆ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خِلافِ شرع نہ ہو فوراً کر ڈالیں۔ ☆ماں بلکہ گھر (اور باہر) کے ایک دِن کے بچّے کو بھی "آپ" کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔ ☆کاش! تہجّد میں آنکھ کُھل جائے ورنہ کم از کم نمازِ فجر تو بآسانی مُیَسّر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سستی نہ ہو۔ ☆گھر میں اگر نمازوں کی سستی، بے پردگی، فلموں، ڈراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو تو بار بار نہ ٹوکیں۔ ☆گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، صبر صبر اور صبر کیجئے، اگر آپ زبان چلائیں گی تو "مدنی ماحول" بننے کی کوئی اُمید نہیں بلکہ مزید بِگاڑ پیدا ہو سکتا ہے۔ ☆بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضدی بنا دیتا ہے۔ لہٰذا غصہ، چڑچڑا پن اور جھاڑنے وغیرہ

1۔۔۔مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ۔۔۔الخ، ص۳۰۶، حدیث:۱۸۲۴

2۔۔۔بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ، ۴/۲۲۰، حدیث:۶۴۰۷

کی عادت بالکل ختم کر دیں۔ ☆گھر میں روزانہ فیضانِ سُنّت کا درس ضرور ضرور دیں یا سُنیں۔ ☆اپنے گھر والوں کی دُنیا و آخرت کی بہتری کیلئے دِل سوزی کے ساتھ دُعا بھی کرتی رہیں کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ ☆سُسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذکر ہے وہاں سسرال اور جہاں والدین کا ذکر ہے وہاں ساس اور سسر کے ساتھ وہی حُسنِ سُلوک بجالائیں جبکہ کوئی مانعِ شرعی نہ ہو۔[1] ☆گھر والوں کو گناہوں بھرے چینلز سے چھٹکارا دلا کر صرف اور صرف **مدنی چینل** دکھانے کی ترکیب بنائیے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلِ سُنّت دامت برکاتہم العالیہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...جنت کی تیاری، ص۱۱۶تا۱۱۸

2...فیضان داتا علی ہجویری، ص۷

بیان:16: ہر ملفوظہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ راحت نشان ہے: **مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ بَلَغَتۡنِی صَلَاتُہٗ، وَصَلَّیۡتُ عَلَیۡہِ، وَکُتِبَتۡ لَہٗ سِوٰی ذٰلِکَ عَشۡرُ حَسَنَاتٍ** یعنی جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچھی اَچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچھی نیتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1…معجم اوسط، ۱/۴۴۶، حدیث: ۱۶۴۲

2…معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافَحہ اور اِنفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج ہم تیسرے خلیفۂ راشد امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرت کے چند ایمان افروز واقعات سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ پہلے ایک ایمان افروز واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

حضرت عثمانِ غنی کی شانِ سخاوت

حضرت عبدُ الرَّحْمٰن بن خَبّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مَروی ہے، میں بارگاہِ نَبَوی میں حاضِر تھا اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو ''جَیْشِ عُسْرَت'' یعنی غَزْوۂ تَبُوک کی تیاری کیلئے ترغیب اِرشاد فرما رہے تھے۔ حضرت عُثمان بن عَفّان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُٹھ کر عَرْض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! پالان اور دیگر مُتَعَلِّقَہ سامان سَمیت سو (100) اُونٹ میرے ذِمّے ہیں۔ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ

الرِّضْوَان کو پھر ترغیب دی۔ تو حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دوبارہ کھڑے ہوئے اور عَرْض کی: یارَسُوْلَ اللہ! میں تمام سامان سمیت دو سو(200) اُونٹ حاضِر کرنے کی ذِمّہ داری لیتا ہوں۔ نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو پھر ترغیب دی: تو حضرت عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عَرْض کی: یارَسُوْلَ اللہ! میں سامان سمیت تین سو(300) اُونٹ اپنے ذِمّے قبول کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ سُن کر مِنبرِ مُنَوَّر سے نیچے تشریف لا کر 2 مرتبہ فرمایا: آج سے عثمان جو کچھ کرے، اُس پر پوچھ گچھ نہیں۔[1]

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تَحْت لکھتے ہیں: خیال رہے! یہ تو اُن کا اعلان تھا مگر حاضِر کرنے کے وَقْت آپ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے 950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 1000 اَشْرَفیاں پیش کیں، پھر بعد میں 10 ہزار اَشْرَفیاں اور پیش کیں۔ خیال رہے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے پہلی بار میں ایک سو(100) کا اعلان کیا، دُوسری بار 100 اُونٹ کے علاوہ اور 200 کا، تیسری بار اور 300 کا کُل 600 اُونٹ (پیش کرنے) کا اِعلان فرمایا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف سُنئے، چنانچہ

حضرت عثمانِ غنی کا مختصر تعارف

امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا نام ''عُثمان'' اور کُنْیَت ''ابو عَمْرو'' ہے۔ ''اَمیرُ

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب المناقب، مناقب عثمان بن عفان، ۵/ ۳۹۱، حدیث: ۳۷۲۰

2 ۔۔۔ مرآۃ المناجیح، ۸/ ۳۵۵

اَلْمُؤمنین، ذُوالنُّورَیْن (یعنی دو نُور والا)، کامِلُ الْحَیاءِ وَالْاِیْمان، (یعنی حیا اورایمان میں کامل)، جامِعُ القرآن (یعنی قرآن جمع کرنے والے)، سَیِّدُ الاَسْخِیاء (یعنی سخاوت کرنے والوں کے سردار)، عُثمانِ باحَیا وغَیرہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے مشہور القابات ہیں۔[1] مگر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے تمام القابات میں سے **"ذُوالنُّورَیْن"** (یعنی دونُوروالا) زیادہ مشہور ہے۔ اِس لَقَب کی زیادہ مشہور وجہ یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی 2 شہزادیاں حضرت رُقَیَّہ اور حضرت اُمِّ کُلْثُوم رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا آئیں۔ اسی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو **"ذُوالنُّورَیْن"** (یعنی دونُوروالا) کہا جاتا ہے۔[2]

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خُلفائے راشِدین میں تیسرے خلیفہ ہیں۔[3] آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کوششوں سے اسلام لائے اور اسلام قبول کرنے والوں میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا شمار چوتھے نمبر پر ہوتا ہے، جیسا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خود اِرشاد فرماتے ہیں: اِنِّیْ لَرَابِعُ اَرْبَعَۃٍ فِی الْاِسْلَامِ یعنی میں اِسلام قبول کرنے والے 4 افراد میں سے چوتھا ہوں۔[4] حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو جمعۃُ المبارک کے دن 35 ہجری حج کے مہینے میں شہید کیا گیا۔ حضرت جُبَیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے **نمازِ جنازہ** پڑھائی اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جنّتُ البقیع میں دفن کئے گئے۔[5]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... کراماتِ عثمانِ غنی، ص۳،۱۱،۵

2 ... تهذيب الاسماء، باب العين والثاء المثلثة، ۱/ ۲۹۷

3 ... جنتی زیور، ص۱۸۲ ملخصا

4 ... معجم كبير، ۱/ ۸۵، حديث: ۱۲۴ - اسد الغابة، عثمان بن عفان، ۳/ ۶۰۲ ملخصا

5 ... اسد الغابة، عثمان بن عفان، ۳/ ۶۱۶ ، ۶۱۴ ملخصا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ کا شمار ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے، جن پر اسلام قبول کرنے کے بعد ظلم کے پہاڑ توڑے گئے، طرح طرح سے ستایا گیا اور بہت ہی دردناک سُلوک کیا گیا، مگر قربان جائیے! رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس عظیم صحابی کے **پکے ارادوں** پر! جو اس قدر ظلم برداشت کر کے بھی باطل کے آگے ڈٹے رہے اور دینِ اسلام سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔

جولائی / اگست 2018 کے **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** کے صفحہ نمبر 4 پر لکھا ہے: ایمان، نیک اعمال، گناہوں سے بچنے پر ڈَٹے رہنا اِستِقامت کہلاتا ہے۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اِستِقامت یہ ہے کہ ایمان ضائع نہ ہو، نیک اَعمال، مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ نہ چھوٹے، تلاوت، ذِکر، دُرود، تسبیحات و اَذکار، صَدَقات و خیرات، دوسروں کی خیر خواہی وغیرہ نیک کام ہمیشہ کئے جائیں، تمام گناہوں سے بچنے کی عادت پختہ رہے، یہ تمام چیزیں اِستِقامت میں داخل ہیں، البتّہ ہر اِستِقامت کا حکم جُدا ہے، جیسے صحیح عقائد پر جمے رہنا سب سے بڑا فرض ہے۔ فرائض کی پابندی بھی فرض ہے، گناہوں سے بچتے رہنا بھی لازم ہے اور مُستَحَبّات کی پابندی بھی اعلیٰ درجے کا مُستَحَب ہے، اس اعتبار سے استقامت کی 3 قسمیں بنتی ہیں: (1) ایمان پر اِستِقامت: جیسے حضرت بلال، حضرت ابو ذر غفاری اور دیگر کثیر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین جنہیں ایمان لانے کے بعد شدید آزمائشوں سے گزرنا پڑا لیکن وہ ایمان پر ڈَٹے رہے اور آج ایمان پر اِستِقامت کا نام آتے ہی اِن مُبارَک ہستیوں کا تصوّر ذِہن میں آجاتا ہے۔ (2) فرائض پر اِستِقامت یہ ہے کہ کبھی نہ چھوڑے جائیں، جیسے نماز۔ (3) مُستَحَبّات

پر اِستقامت یعنی ان کو ہمیشہ کیا جائے، جیسے تلاوت، ذِکر، دُرود، صَدَقہ، اچھے اَخلاق، نرمی اور تہجد وغیرہ پر اِستقامت۔ یہ اِستقامت بھی اللہ پاک کو بہت محبوب ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِستقامت کا لفظ ہم کئی بار سنتی، پڑھتی ہیں لیکن اپنی ذات پر غور بھی کرنا چاہیے کہ کیا ہمیں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے پر اِستقامت حاصل ہے؟ وقتی طور پر جذبات میں آکر نوافل، تلاوت، ذِکر ودُرود اور دَرس و مطالعہ سب شروع کرتی ہیں لیکن چند ہی دنوں بعد عمل میں یا تو سستی پیدا ہو جاتی ہے یا پھر عمل چھوڑ دیتی ہیں۔ یونہی ماہِ رمضان میں یا اجتماع میں یا بیعت ہوتے وَقْت گناہ چھوڑنے کا پکا ارادہ کرتی ہیں اور چند دن خود کو گناہوں سے بچا بھی لیتی ہیں، لیکن تھوڑے دنوں بعد وہی گناہوں کا بازار گرم ہو جاتا ہے اور گناہوں میں مُبْتَلا ہو جاتی ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اِس میں درسِ اِستقامت ہے ہر ایک اسلامی بہن اور بالخصوص ذمّہ دار اسلامی بہنوں کے لئے جو نیکی کی دعوت کو عام کرنے کی کوششیں کرتی ہیں، مگر سامنے سے بھرپور تعاون نہ ملنے کی وجہ سے جلد پریشان ہو جاتی ہیں اور ہمّت ہار کر نیکی کی دعوت چھوڑ کر اپنے آپ کو ثواب سے محروم کر لیتی ہیں۔

اِس نازک دور میں اگرچہ کیسی ہی مشکلات و پریشانیاں آجائیں لیکن ایسی نہیں ہوں گی جیسی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے برداشت کی ہیں، اُن مصیبتوں اور تکالیف کا تصور ہی دل دہلا دینے کے لیے کافی ہے۔ چاہے کیسا ہی مشکل وَقْت آجائے، اللہ کرے کہ ہم دینِ اسلام کا دامن ہرگز نہ چھوڑیں۔

اگر ہم تاریخ کے صفحات پلٹیں تو پتا چلتا ہے کہ ایمان لانے کی وجہ سے بعض پاکیزہ خواتین کو بھی گھر والوں، رشتے داروں اور برادری والوں نے ہر طرح سے ستایا لیکن

قربان جایئے ان کی دینِ اسلام پر ثابت قدمی پر! جنہوں نے اپنے ایمان کو بچانے کے لئے ہر طرح کا ظلم تو برداشت کیا مگر اسلام و ایمان سے منہ موڑنا گوارا نہ کیا۔ انہیں پاکیزہ خواتین میں ایک پہلی شہیدۂ اسلام حضرت سُمَیَّہ بنت خُبَّاط رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا بھی ہیں، جب آپ دولتِ اسلام سے مشرف ہوئیں تو آپ کو کن کن مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا آیئے! سنتی ہیں، چنانچہ

اسلام کی پہلی شہیدہ

حضرت امام محمد بن اسحاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سُمیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو لوگ اسلام لانے کی وجہ سے تکلیفیں دیتے تھے تاکہ وہ اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا انکار کردیں اور اسلام کو چھوڑ دیں، مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا دینِ اسلامی پر ثابت قدم رہیں یہاں تک کہ انہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو شہید کر دیا۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سُمیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا، ان کے شوہر حضرت یاسر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور بیٹے حضرت عمار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مکہ شریف کے تپتے صحرا میں مقامِ اَبْطَح پر تکلیفیں پاتے دیکھتے تو ارشاد فرماتے: اے آلِ یاسر! صبر کرو! تمہارے لیے جنّت کا وعدہ ہے۔[1]

ایک مرتبہ ابوجہل نے نیزہ تان کر انہیں دھمکی دی اور کہا: تو کلمہ مت پڑھ ورنہ میں تجھے یہ نیزہ مار دوں گا! حضرت بی بی سُمَیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے سینہ تان کر زور زور سے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا ابوجہل نے غصہ میں بھر کر ان کی ناف کے نیچے اتنی زور سے نیزہ مارا کہ وہ خون میں لت پت ہو کر گر پڑیں اور شہید ہو گئیں۔

1...الاصابۃ، رقم ۱۱۳۴۲، سمیہ بنت خباط، ۸/۲۰۹

حضرت سُمیّہ بنت خُبّاط رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے مظلومانہ شہادت کے عِلاوہ اور بھی سختیاں برداشت کی تھیں، مثلاً ان کو لوہے کی زِرہ پہنا کر سخت دھوپ میں کھڑا کر دیا جاتا تاکہ دھوپ کی گرمی سے لوہا تپنے لگے۔ یہاں تک کہ انہوں نے سب سے بڑے دشمنِ اسلام ابوجہل کے ہاتھوں شہادت کو قبول کر لیا مگر اسلام سے منہ نہ موڑا۔ (1)

اللہ پاک ان مُقدّس ہستیوں کے صدقے میں ہمیں بھی ایمان و اسلام پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! "نیکی کی دعوت" دینا اور بُرائی سے منع کرنا بہت ضروری ہے۔ اِس کے لیے ہمیں حوصلہ بُلند رکھنا ہوگا اور پہلے سے یہ ذہن بنائے رکھنا ہوگا کہ دِین کی راہ میں **تکالیف** آتی ہیں، مجھے اِس سے گھبرا کر پیچھے نہیں ہٹنا بلکہ استقامت کے ساتھ جانبِ منزل اپنا سفر جاری رکھنا ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایمان پر استقامت کے تعلق سے ایک فکر انگیز حکایت سنتی ہیں، چنانچہ

دنیا چھوڑ سکتا ہوں پر اِیمان نہیں

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جب اِسلام لائے تو نہ صِرف اپنے گھر والوں بلکہ پُورے خاندان (Family) کی شدید مُخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کو مارا پیٹا گیا یہاں تک کہ آپ کا چچا حَکَم بن ابوالعاص تو اِس قدر ناراض ہوا کہ آپ کو پکڑ کر

1 . . . اسد الغابۃ، رقم ۷۰۲۱، سمیہ ام عمار، ۷/ ۱۵۳

ایک رَسّی سے باندھ کر کہنے لگا: تُم نے اپنے باپ دادا کا دِین چھوڑ کر دُوسرا مذہب اِختیار کرلیا ہے، جب تک تُم نئے مَذہب کو نہیں چھوڑو گے ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے، اِسی طرح باندھ کر رکھیں گے۔ یہ سُن کر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: خُدا پاک کی قسم! میں اسلام کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔ حَکَم بن اَبُو العاص نے جب آپ کا یہ جذبہ دیکھا تو مجبور ہو کر آپ کو قید سے آزاد کر دیا۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اِیمان لانے کے بعد امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ پر آپ کے چچا نے کس قدر ظُلم کئے مگر آپ ظُلم کو بَرداشت کرتے ہوئے ایمان پر ثابِت قَدَم رہے۔ اِس واقِعے میں ایسے لوگوں کے لئے ایمان پر ثابت قدم رہنے کے لئے زبردست سبق ہے جو اِسلامی تعلیمات سے مُتاثِر ہو کر دائرۂ اِسلام میں داخل ہوگئے، مگر اُن کے گھر والوں پر ابھی تک اِسلام کا حق ہونا واضح نہیں ہوا، جس کی وجہ سے وہ اُن پر ظُلم و زیادتی کرتے ہیں، طرح طرح سے ستاتے ہیں تاکہ کسی طرح مَعَاذَاللہ یہ دینِ اِسلام کو چھوڑ دیں اور ان کے دل ایمان سے خالی ہوجائیں۔ مگر یاد رکھئے! ہر حالت میں اِیمان کی حِفاظت اِنتہائی ضَروری ہے، چاہے کیسی ہی آفت آپڑے دولتِ ایمان ہاتھ سے نہیں جانی چاہیے۔ ایمان پر استقامت کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کرنی چاہئے۔

اِیمان پر خاتمے کے لیے **"شجرۂ قادِرِیَّہ، رَضَوِیَّہ، ضیائیہ، عطارِیَّہ"** میں ایک بہت ہی پیارا وظیفہ لکھا ہے، جو کوئی **صبح و شام 3، 3 مرتبہ** اس کو پڑھے گی، اِنْ شَآءَ اللہ

1- - - تاریخ ابن عساکر، عثمان بن عفان، ۲۶/۳۹

پڑھنے والی کا **خاتمہ ایمان** پر ہوگا۔ وہ پیارا وظیفہ **شجرہ شریف** کے صفحہ نمبر **15** پر موجود ہے۔ آیئے! وہ وظیفہ سُن لیجئے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَّعْلَمُهٗ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهٗ

(ترجمہ: اے اللہ کریم! ہم تیری پناہ مانگتی ہیں اس بات سے کہ کسی چیز کو تیرا شریک بنائیں جان بوجھ کر اور ہم بخشش مانگتی ہیں تجھ سے اس کی جس کو ہم نہیں جانتی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سیرتِ عثمانِ غنی میں ان اسلامی بہنوں کے لئے بھی سیکھنے کو بہت کچھ ہے جنہیں گھر والوں یا دیگر رشتے داروں کی طرف سے سُنّتوں کی خدمت کرنے کے سبب طرح طرح سے ستایا جاتا ہے تو وہ ہمّت ہار کر مَدَنی ماحول کی برکتوں سے اپنے آپ کو محروم کرلیتی ہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ اس طرح کی رکاوٹوں کے سبب ہرگز دل برداشتہ نہ ہوں بلکہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن خصوصاً شہدائے کربلا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن پر آنے والی مصیبتوں پر ان کی ثابت قدمی کو پیشِ نظر رکھیں۔ سُنّتوں کی خدمت کے سلسلے کو جاری رکھیں اور عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کے ساتھ مضبوطی کے ساتھ جُڑی رہیں کیونکہ اچھے ماحول سے وابستہ رہنا بھی **ایمان پر استقامت** پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

اللہ کریم ہمیں ایمان اور نیک اعمال پر اِستقامت کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہ

عَنْہ کی پاکیزہ سیرت کا ایک روشن پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رات ربِّ کائنات کی بارگاہ میں عبادت کی حالت میں گزار دیا کرتے، آخرت سے ڈرتے اور اپنے ربِّ کریم کی رحمت کی اُمید لگائے رکھتے تھے۔ دن کے اوقات راہِ خدا میں خرچ کرنے اور روزے کی حالت میں گزرتے تو راتیں بارگاہِ الٰہی میں سجدہ و عبادت میں کٹتی تھیں۔ آیئے! آپ کے شوقِ عبادت اور ذوقِ تلاوت پر مُشْتَمِل 4 روایات سنئے اور سبق حاصل کیجیے، چنانچہ

عثمانِ غنی کا شوقِ عبادت و تلاوت

1. حضرت زُبَیْر بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے، امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہمیشہ روزہ رکھتے اور ابتدائی رات میں کچھ آرام کرکے پھر ساری رات عبادت میں گزار دیتے۔(1)

2. حضرت مسروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ اَشْتَر (جس نے عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو شہید کیا اُس) سے ملے تو پوچھا: کیا تُو نے امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو شہید کیا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: اللہ پاک کی قسم! تُو نے روزہ دار اور عبادت گزار شخص کو شہید کیا ہے۔(2)

3. جب امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو شہید کیا گیا تو آپ کی زوجہ نے قاتلوں سے فرمایا: تم نے اس شخص کو شہید کیا ہے، جو ساری رات عبادت کرتا اور ایک رکعت میں پورا قرآنِ کریم ختم کرتا ہے۔(3)

---

1 ۔۔۔ مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب صلاۃ التطوع۔۔۔الخ، باب من کان یامر۔۔۔الخ، ۲/۱۷۳، حدیث:۲

2 ۔۔۔ معجم کبیر، ۱/۸۱، حدیث:۱۱۴

3 ۔۔۔ الزھد للامام احمد، زھد عثمان بن عفان، ص ۱۵۳، حدیث:۶۷۳

4. حضرت عبدُ الرّحمٰن تَیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بار مقامِ ابراہیم پر رات ہو گئی۔ میں عشاء کی نماز ادا کر کے مقامِ ابراہیم پر پہنچا یہاں تک کہ میں اس میں کھڑا ہوا تو اتنے میں ایک شخص نے میرے کندھوں (Shoulders) کے درمیان ہاتھ رکھا۔ میں نے دیکھا تو وہ امیرُ الْمؤمنین حضرت عثمان بن عفّان رَضِیَ اللہ عَنْہ تھے۔ کچھ دیر بعد آپ نے سورۂ فاتحہ سے قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ پورا قرآنِ کریم ختم کر لیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا سوچئے تو سہی! وہ صحابیِ رسول جنہیں اللہ پاک کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیوں کا یکے بعد دیگر شوہر بننے کی سعادت ملی، جن کو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی مبارک زبان سے **جنّت کی خوشخبری** سُنائی، ان کی عبادت سے محبّت اور تلاوتِ قرآن کے ذوق کا یہ عالَم تھا کہ دن رات عبادت اور تلاوتِ قرآن کرتے کرتے گزرتے تھے۔ دوسری جانب ہمارا حال ہے، کہ اکثر وَقْت فضولیات میں برباد ہو جاتا ہے، دن رات غفلتوں کی نذر ہو رہے ہیں، ہمارے پاس نہ تو عبادت کے لئے وَقْت ہے اور نہ ہی تلاوتِ قرآن کے لئے۔ ہاں! دنیاوی معاملات کے لئے وَقْت ہی وَقْت ہے، ہم سوشل میڈیا کا استعمال اور موبائل فون پر ویڈیو گیمز کھیل کر اپنا قیمتی وَقْت برباد کرتی ہیں بلکہ بعض تو مَعَاذَ اللہ نمازِ فجر کے وَقْت غفلت کی نیند سو جاتی ہیں۔ بعض نادان موبائل و انٹرنیٹ استعمال کرنے میں اس قدر مشغول ہو جاتی ہیں کہ انہیں وَقْت کا پتا ہی نہیں چل پاتا۔

---

1 ... الزھد لابن المبارک، باب فضل ذکر اللہ، ص۴۵۲، حدیث: ۱۲۷۶ ملخصا

آہ! فرائض و واجبات کی ادائیگی، نفل عبادات کی بجا آوری، نماز کی ادائیگی اور تلاوتِ قرآن کرنے کے حوالے سے اِنتہائی غفلت و سُستی کا عالَم ہے۔ آیئے! اپنے اندر عبادت و تلاوت کا ذوق و شوق بیدار کرنے کے لئے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور عبادات و تلاوت کرنے کی عادت بنایئے، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اے انسان! تُو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ مالداری سے بھر دُوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا، اگر تُو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے دونوں ہاتھ مصروفیات سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔[1]
2. ارشاد فرمایا: بے شک لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی، یارسولَ اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: قرآن پڑھنے والے کہ یہی لوگ اللہ والے اور خاص لوگوں میں شامل ہیں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عثمانِ غنی کا عشقِ رسول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! محبّتِ رسول ایک ایسا خزانہ ہے جسے یہ خزانہ عطا ہو جاتا ہے اس کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرت کا مطالعہ کریں تو ہم پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عظیم صحابی حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، ۳۰ باب، ۴/ ۲۱۱، حدیث: ۲۴۷۴

2 ۔۔۔ ابنِ ماجه، کتاب السنة، باب فی فضل من تعلم القرآن وعلمه، ۱/ ۱۴۰، حدیث: ۲۱۵

بھی یہ عظیم خزانہ عطا ہوا تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک سچے مُحِبِّ رسول بلکہ محبّتِ مصطفٰے کے بلند درجے پر پہنچ چکے تھے۔ گویا محبّتِ رسول میں جینا اور مرنا ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زندگی کا حقیقی مقصد بن گیا تھا۔ محبّتِ رسول کی مٹھاس آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی رَگ رَگ میں اس قدر سماچکی تھی کہ مہربان آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کچھ بھی عزیز نہ تھا۔

آئیے! امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے محبّتِ رسول پر مُشْتَمِل ایک ایمان افروز واقعہ سنئے اور جھومئے، چنانچہ

اپنے آقا سے پہلے طواف نہیں کروں گا

جب نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امیرُ الْمُؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مشورے پر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو صُلْحِ حُدَیْبِیَہ کا پیغام دے کر مکے شریف میں قریش کی طرف روانہ فرمایا تو کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس بات پر رشک کر رہے تھے کہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مکے شریف جانے کا شرف حاصل ہُوا ہے، اب وہ بَیْتُ اللّٰہ شریف کی زیارت اور طوافِ کعبہ کریں گے، جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اپنے اس رشک بھرے جذبات کا اِظہار بارگاہِ رسالت میں کیا تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے یقین ہے جب تک ہم قید میں ہیں، عثمان کعبے کا طواف نہیں کریں گے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارَسُولَ اللّٰہ! انہیں اس حوالے سے کسی رکاوٹ کا سامنا نہیں کرنا پڑا، پھر امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو طوافِ کعبہ سے کون سی چیز روک رکھے گی؟ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ

کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی اس اُلجھن کو دور کرنے کیلئے ارشاد فرمایا: **”مجھے یقین ہے کہ وہ ہمارے بغیر خانۂ کعبہ کا طواف نہیں کریں گے۔“**

جب امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ واپس آئے تو صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے پوچھا: اے ابوعَبۡدُ اللہ! طوافِ کعبہ کرنے کے بعد آپ اطمینان محسوس کر رہے ہوں گے؟ امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے ارشاد فرمایا: آپ حضرات نے میرے بارے میں غلط اندازہ لگایا ہے، پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے جو کلمات ارشاد فرمائے، اس میں ہمارے لئے کئی اہم نکات موجود ہیں، فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے، اگر مکے شریف میں میرا ٹھہرنا سال بھر بھی ہوتا تو میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بغیر طواف نہ کرتا جبکہ قریش نے میرے لئے طوافِ کعبہ کرنے میں کسی قسم کی کوئی رُکاوٹ کھڑی نہیں کی تھی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیۡب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیسی سچی محبت کرنے والے تھے! جن کی ہر ہر ادا سے محبتِ رسول ظاہر ہوتی تھی۔ مگر آہ! آج ہم بھی محبتِ رسول کا دعویٰ تو کرتی ہیں، مگر رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خُوش کرنے والے کام کرتے ہوئے شرم محسوس کرتی ہیں، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: **جُعِلَتۡ قُرَّۃُ عَیۡنِیۡ فِی الصَّلٰوۃِ** یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک **نماز** میں ہے۔[2] ذرا

---

1 . . . دلائل النبوۃ للبیھقی، باب ارسال النبی . . . الخ، ۴/۱۳۴-۱۳۳ ملتقطا

2 . . . معجم کبیر، ۲۰/۴۲۰، حدیث: ۱۰۱۲

سوچئے! کیا ہم نماز کی پابندی کرتی ہیں؟ یہ کون سی مَحَبَّت ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَمَضانُ الْمبارک کے روزوں کی تاکید فرمائیں اور ہم روزے نہ رکھیں۔ کیا یہی محبّتِ رسول ہے؟ یقیناً نہیں اور ہرگز نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیرتِ صَدرُ الاَفاضِل کی چند جھلکیاں

صدرُ الافاضِل حضرت علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدِّین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی وِلادتِ مُبارکہ 21 صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۰۰ سِنہ بمطابق یکم جنوری 1883 پیر شریف کو "ہند" کے شہر "مراد آباد" میں ہوئی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا نام "محمد نعیمُ الدِّین" رکھا گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت مولانا سیّد محمد مُعینُ الدِّین نُزہت اور جَدِّ اَمجد (یعنی دادا جان) حضرت مولانا سید امینُ الدِّین راسخ اپنے اپنے دور میں اُردو اور فارسی کے اُستاذ مانے گئے۔

۱۳۲۰ سِنہ ہجری بمطابق 1902 عیسوی میں 20 سال کی عمر میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی دستار بندی ہوئی۔ بالآخر 19 ذُوالحِجَّۃ ۱۳۶۷ سِنہ ہجری کو اِس دُنیا سے رُخصت ہوگئے۔ جامعہ نعیمیہ (مراد آباد ہند) کی مسجد کے اُلٹی طرف والے گوشے میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی آخری آرام گاہ ہے۔

انتقالِ پُر ملال

خلیفہ صَدرُ الاَفاضِل حضرت مولانا مفتی سیّد غلام مُعینُ الدِّین نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بیان ہے: گیارہ بجے کا وَقْت تھا، صَدرُ الْاَفاضِل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنے کمرے کے تینوں دروازے بند کرادیئے۔ کمرے میں میرے اور حضرت کے سوا کوئی نہ تھا۔

تھوڑی دیر مجھ سے گفتگو فرمائی، اس کے بعد آپ خاموش ہوگئے۔ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے فرمایا، پنکھا کھول دو، میں نے کھول دیا، پھر فرمایا: کم کردو، میں نے کم کردیا، پھر فرمایا اور کم کردو، میں نے پھر کم کردیا، کچھ وقفے کے بعد فرمایا اور کم کردو، اب میں نے پنکھے کا رُخ دِیوار کی طرف کردیا، تاکہ دِیوار سے ٹکرا کر ہوا پہنچے کچھ وقفے کے بعد فرمایا: بند کردو۔ اس کے بعد فرمانے لگے: میرا بازو دباؤ۔ چُنانچہ میں چارپائی کی سیدھی جانب بیٹھ کر بازو اور کمر دبانے لگا، دیکھا کہ زَبانِ اقدس سے کچھ فرمارہے ہیں اور چہرۂ اقدس پر بے حد پسینہ ہے۔ میں نے رومال سے چہرے کا پسینہ خشک کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے نظرِ مبارک اٹھا کر میری طرف ملاحظہ فرمایا، پھر آواز سے کلمۂ پاک لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه پڑھنا شروع کیا۔ آواز ہلکی ہوتی چلی گئی، ٹھیک 12 بج کر 25 مِنَٹ پر مجھے پھیپھڑوں کی حرکت بند ہوتی معلوم ہوئی، خود ہی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے قبلے کی جانب ہو کر اپنے ہاتھ پیر سیدھے کرلئے۔ یوں 19 ذُوالحجۃ ۱۳۶۷ ہجری کو کلمہ شریف پڑھتے ہوئے آپ کا انتقال ہوگیا۔

آیئے! مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے رسالے **"تذکرۂ صدرُ الافاضل"** کی روشنی میں صدرُ الافاضِل حضرت علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدّین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی دِینی خدمات کے بارے میں سنتی ہیں:

صَدرُ الافاضِل کی دینی خدمات

☆ صدرُ الافاضِل حضرت علامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدِّین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے درسِ نظامی (عالِم کورس) مکمل کرنے کے بعد پڑھانا شروع کیا اور کئی

مشہور عُلَما و مفتیانِ کرام کو خدمتِ دِین کے لئے تیار کیا۔☆ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فنِ طِب اور کتب و رَسائل تحریر کرنے کے شعبے سے بھی وابستہ رہے۔☆ 20 سال کی عمر میں اپنے دورِ طالبِ علمی میں رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عِلْمِ غیب کے ثبوت پر دلائل سے آراستہ ایک کتاب تحریر فرمائی۔☆ آپ دارُ الاِفتاء سے بھی وابستہ رہے اور کئی سُوالات کے جوابات تحریر فرمائے۔☆ آپ بغیر کتابوں کو دیکھے سُوالوں کے جوابات تحریر فرماتے تھے۔☆ آپ کا سب سے عظیم کارنامہ **"تفسیر خزائنُ العرفان"** ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کرنے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مَدَنی پھول"** سے مِسواک کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں۔ پہلے دو (2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے: (1) دو رَکعت مِسواک کرکے پڑھنا بغیر مِسواک کی ستّر (70) رَکعتوں سے اَفضل ہے۔[1] (2) مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور ربِّ کریم کی رِضا کا سبب ہے۔[2] ☆ حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے: مِسواک میں دس (10) خُوبیاں ہیں: مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مَضبُوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سُنَّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خُوش ہوتے ہیں، ربّ کریم راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے۔[3]

1... الترغیب والترھیب، کتاب الطھارۃ، باب الترغیب فی السواک... الخ، ۱/۱۰۲، حدیث: ۱۸

2... مسند امام احمد، مسند عبد اللّٰہ بن عمر بن الخطاب، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

3... جمع الجوامع، ۵/۲۴۹، حدیث: ۱۴۸۶۷

☆مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔☆مسواک کی موٹائی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔☆مسواک ایک بالِشت سے زِیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ ☆اِس کے رَیشے نرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان خَلا کا باعث بنتے ہیں۔☆مسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نرم کرلیجئے۔☆مُناسِب ہے کہ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہیے کہ رَیشے اُس وَقت تک کار آمد رہتے ہیں جب تک ان میں سختی باقی رہے۔☆دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کیجئے۔ ☆جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم 3 بار کیجئے۔☆ہر بار مسواک دھو لیجئے۔☆مسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی 3 اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو۔☆پہلے سیدھی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اُوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے۔☆مُٹھی بند کرکے مسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔☆مسواک کے فضائل اور فوائد کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"مسواک شریف کے فضائل"** کا مطالعہ کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:17 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور اللہ پاک کی حمد بیان کی، اور پھر نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنے ربِّ کریم سے مغفرت طلب کی تو یقیناً اس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کر لیا۔(1)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں
اُن پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹)

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیجتے ہیں جو ہر بے سہارے کا سہارا اور آسرا ہیں اور ہم اپنے اُس پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجتے ہیں جو ہم غافلوں کی خیر خبر رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

1... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب، اُذْكُرُوا اللّٰه، تُوْبُوْا اِلَى اللّٰه وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارا آج کا موضوع ہے "**توکل و قناعت**" آج ہم اللہ پاک پر توکل کے حوالے سے آیاتِ مبارکہ، احادیثِ طیبہ اور بزرگانِ دین کے

1 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

واقعات سنیں گی، اور ساتھ ہی قناعت کی فضیلت، اس کے دینی و دنیوی فوائد بھی سنیں گی۔

آیئے سب سے پہلے توکل کرنے والے ایک بزرگ کی ایمان افروز حکایت سنتی ہیں۔

روزی کا وسیلہ

منقول ہے کہ مسجِدُ الحَرام شریف (مکہ مکرمہ) میں ایک عبادت گزار شخص رات بھر عبادت میں مشغول رہا کرتا، دن کو روزہ رکھتا، روزانہ شام کو ایک شخص اسے 2 روٹیاں دے جاتا، وہ اُس سے اِفطار کر لیتا اور پھر دوسرے دن تک کیلئے عبادت میں مشغول ہو جاتا۔ ایک روز اس کے دل میں خیال آیا کہ یہ کیسا توکل ہے کہ میں تو ایک انسان کی دی ہوئی روٹی پر بھروسا کر کے بیٹھا ہوں! اور مخلوق کے رَزّاق پر بھروسا نہیں کیا، شام کو جب روٹیاں لے کر آنے والا آیا تو عابد نے واپس کر دیں۔ اِسی طرح 3 دن گُزار دیئے۔ جب بھوک کا غلبہ ہوا تو اپنے رب سے فریاد کی۔ شب کو خواب میں دیکھا کہ وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہے اور اللہ پاک فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ذَرِیعے جو کچھ بھیجتا تھا تُو نے اُسے کیوں لوٹا دیا؟ عابِد نے عرض کی: مولا! میرے دل میں خیال آیا کہ تیرے سوا دوسرے پر بھروسا کر بیٹھا ہوں۔ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: وہ روٹیاں کون بھیجا کرتا تھا؟ عابِد نے عرض کی، اے کریم رب! تُو ہی بھیجنے والا ہے۔ حکم ہوا! اب میں بھیجوں تو واپَس نہ لوٹانا۔ اُسی خواب کے دَوران یہ بھی دیکھا کہ روٹیاں لانے والا شخص اللہ پاک کے دربار میں حاضِر ہے۔ اللہ پاک نے اُس سے پوچھا: تُو نے اس عابِد کو روٹیاں دینی کیوں بند کر دیں؟ اُس نے عرض کی: اے مالِک و مولا! تجھے خوب معلوم ہے۔ پھر پوچھا: اے بندے! وہ روٹیاں تُو کس کو دیتا تھا؟ اس

بندے نے عرض کی: میں تو تجھے (یعنی تیری ہی راہ میں دیتا تھا) ارشاد ہوا: تو اپنا عمل جاری رکھ، میری طرف سے تیرے لئے اِس کے عِوَض میں جنّت ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ اللہ پاک کی رِضا کے پیشِ نظر کیا جانے والا صدقہ جنت میں داخلے کا سبب بن جاتا ہے، وُہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک اور پرہیز گار بندے اس پر توکُّل کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوتے ہیں۔ وہ عبادت گزار شخص رات بھر عبادت میں مصروف رہتا، دن کو روزہ رکھتا یُوں رات دن عبادت میں بسر کرتا، اسے یقین (Believe) تھا کہ وہ ذات کہ جس کی میں عبادت میں مصروف ہوں، روزی دینا اور اپنے بندوں کا پیٹ پالنا اسی کا کام ہے، میں اس کے کام میں مصروف ہوں اور اس کی عبادت کر رہا ہوں تو وہ ہی میری روزی کے اسباب بھی بنا دے گا اور ایسا ہی ہوتا، روزانہ ایک بندہ شام کے وقت آکر اسے 2 روٹیاں دے جاتا، جس سے وہ روزہ افطار کرتا اور پھر سے عبادت پر کمربستہ ہو جاتا۔

یقیناً اللہ پاک کی ذات پر اس طرح کا توکل کرنا، اس کے محبوب بندوں کا طریقہ ہے۔ اس حکایت سے توکل کے ساتھ ساتھ قناعت کی ترغیب بھی ملتی ہے، غور کیجئے! کہ ہم جب رمضان کے فرض روزے رکھتی ہیں تو افطار میں اپنے کھانے کیلئے طرح طرح کی عُمدہ اور عالیشان نعمتیں جمع کرتی ہیں، ایک مرغُوب چیز بھی کم ہو جائے تو خَفا ہوتی ہیں، جبکہ اللہ پاک کا وہ عبادت گزار بندہ روزانہ روزہ رکھتا مگر افطار میں فقط 2 روٹیوں پر ہی اِکتفا کرتا، وہ اپنے نفل روزوں کیلئے ہمارے فرض روزوں سے بھی زیادہ عُمدہ اور بہترین افطار کا اہتمام کرنے کے بجائے قناعت اِختیار کرتا، اس کی عالیشان

---

1 ...روض الرياحين، الحكاية الثانية بعد المئة، ص ۱۲۳ ملخصا

قناعت پر کہ روزانہ 2 ہی روٹیوں سے افطار کرتا اور انہیں اپنے لیے کافی سمجھتا۔ ہمیں بھی قناعت (Contentment) کی عادت اپنانی چاہیے، آج ایک تعداد رِزق میں کمی اور مال میں بے برکتی کی شکایت کرتی نظر آتی ہے، ایسی اسلامی بہنوں کو چاہیے کہ رِزق میں اضافے اور برکت کے ساتھ ساتھ اپنے لئے قناعت کی دولت ملنے کی دُعا بھی کیا کریں، کیونکہ جس کو قناعت نصیب ہو جائے اسے دنیا ومافیہا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس) سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ قناعت غیر کے دروازے پر جھکنے اور کسی کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے سے بچا کر صرف رزّاقِ حقیقی پر بھروسا کرنا سکھاتی ہے۔ قناعت خودداری اور غیرت پیدا کرتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی انسان کو غلام بنا کر رکھ دیتی ہے۔

ضرورت سے زِیادہ مال و دولت کا نہیں طالب — رہے بس آپ کی نظرِ عنایت یارسولَ اللہ

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر — عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! — صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قناعت کی تعریف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قناعت کہتے کسے ہیں؟ اس کی تعریف بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ عبدُ المصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان کو جو کچھ خدا پاک کی طرف سے مل جائے، اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے، حِرص اور لالچ کے چھوڑ دینے کو "**قناعت**" کہتے ہیں۔ قناعت کی عادت انسان کے لئے خدا پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، قناعت پسند انسان سُکون کی دولت سے مالا

مال رہتا ہے جبکہ حریص اور لالچی انسان ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً قناعت اعلیٰ ترین انسانی صفات میں سے ایک بہت ہی پیاری صفت ہے، قناعت کرنے والی اپنی خواہشات کو روکنے میں کامیاب ہو جاتی ہے جبکہ قناعت سے مُنہ موڑنے والی نفس کے ہاتھوں ہمیشہ اِدھر اُدھر بھٹکتی رہتی ہے۔ قناعت کرنے والی کو اللہ پاک کا شکر بجالانے کی توفیق ملتی ہے جبکہ قناعت سے مُنہ موڑنے والی کی اگر ایک بھی خواہش پوری نہ ہو تو وہ شکوہ شکایت پر اُتر آتی ہے۔ قناعت کرنے والی مزید کی خواہش کے بجائے صبر کے دامن میں پناہ لیتی ہے۔ قناعت بُلند ہمتی، عالی سوچ، بُزرگی، تقویٰ اور صبر کی علامت بنتی ہے، جبکہ خواہشات کی پیروی نفس پرستی، حرص، بُخل اور انفاق فی سبیل اللہ سے دُوری کا سبب بنتی ہے۔ قناعت کی اہمیت جاننے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اللہ پاک اپنے نیک اور مقرب بندوں کو ہی یہ پاکیزہ عادت عطا فرماتا ہے۔ قناعت کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی مبارک زِندگیاں، ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔

مصطفےٰ کی قناعت پہ لاکھوں سلام

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ساری زندگی صبر و قناعت سے بھری ہوئی ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیبہ میں کہیں بھی آرام، عیش اور راحت کا سامان نظر نہیں آتا اور نہ کبھی آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان چیزوں کے

1 ... جنتی زیور، ص۱۳۶ ملخصاً

حُصُول کی کوشش کی، آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالِ غنیمت پر مشتمل بڑے بڑے خزانے ملتے، مگر آپ وہ سب مسلمانوں میں تقسیم فرما دیتے، صحابیِ رسول، حضرت اَبُو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر والوں نے 3 دن تک کبھی بھی پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دنیا سے تشریف لے گئے۔[1]

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ پیارے آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قناعت کو نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص ۳۰۴)

مختصر وضاحت: سارا جہاں جن کی ملکیت و اختیار میں ہے اُن کی غذا کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ جَو کی روٹی پر گزارا کیا کرتے تھے، اُن کے شکمِ اطہر کی قناعت پر لاکھوں سلام۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سادگی پسند تھی دو جہاں کے سردار ہونے کے باوجود آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سادگی کا یہ عالم تھا کہ چٹائی پر آرام فرمالیتے، کبھی خاک ہی پر سو جاتے اور اپنے ہاتھ مبارک کا سرہانا بنالیتے۔ سیرت مصطفےٰ میں ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی لذیذ اور پُر تکلف کھانوں کی خواہش ہی نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ کبھی آپ نے چپاتی نہیں کھائی، جَو کی موٹی موٹی روٹیاں اکثر

---

1 . . . بخاری، کتاب الاطعمہ، باب وقول اللّٰہ تعالی: کلوا. . . الخ، ۳/ ۵۲۰، حدیث: ۵۳۷۴

غذا میں استعمال فرماتے۔[1]

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفاتِ ظاہری تک حُضُور کے اہلِ بیتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے کبھی جَو کی روٹی بھی 2 دن برابر نہ کھائی۔ یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینا گزر جاتا تھا، دَولت سرائے اَقدس (یعنی مکانِ عالی شان) میں (چولھے میں) آگ نہ جلتی تھی، چند کھجوروں اور پانی پر گُزر کی جاتی تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مَروی ہے، آپ (رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرماتے ہیں کہ (اے لوگو!) میں چاہتا تو تم سے اچھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس (Dress) پہنتا، لیکن میں اپنا عیش و راحت اپنی آخِرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔[2]

کھانا تو دیکھو جَو کی روٹی ۔۔۔ بے چھنا آٹا روٹی بھی موٹی
وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا ۔۔۔ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

کَون و مکاں کے آقا ہو کر ۔۔۔ دونوں جہاں کے داتا ہو کر
ہیں فاقے سے شاہِ دو عالم ۔۔۔ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

قبضے میں جس کے ساری خدائی ۔۔۔ اُس کا بچھونا ایک چٹائی
نظروں میں کتنی ہیچ ہے دُنیا ۔۔۔ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے پیارے آقا، حبیبِ کبریا، مکی

1...سیرت مصطفٰے، ص:۵۸۵، ۵۸۶ ملخصا

2...تفسیر خزائن العرفان، پ ۲۶، الاحقاف، تحت الآیۃ: ۲۰

مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں جہاں کے خزانوں کا مالک ہو کر بھی **قناعت** سے بھرپور زندگی بسر کی ہے، ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اپنے مکی آقا، **مدنی داتا** صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر چلیں، انہی کی اتباع کریں اور **قناعت** کرنے والی بنیں۔

قناعت کے کئی **دُنیوی واُخروی فوائد** ہیں، آیئے! ان میں سے کچھ سنتی ہیں:

قناعت کے فوائد اور اتباعِ خواہشات کے نقصانات

1) قناعت دل سے دنیا کی محبت ختم کر دیتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی کرنے والی دُنیا کی محبت میں گرفتار ہوتی چلی جاتی ہے اور ایک وقت پر دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھتی ہے، جو کہ دِین کے لیے زہرِ قاتل ہے۔

2) قناعت کرنے والی اَسباب سے زیادہ خالقِ اسباب یعنی اللہ پاک پر نظر رکھتی ہے، اس طرح وہ غیروں کی مُحتاجی سے بچ جاتی ہے۔ جبکہ قناعت سے عاری اسباب پر نظریں جما کر اِنہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھتی ہے، اسی طرح وہ دنیا والوں سے اُمیدیں باندھتی اور ان سے توقعات وابستہ کرلیتی ہے۔

3) قناعت ہمیں خواہشات کی پیروکار بننے سے بچالیتی ہے اور اس کی برکت سے زندگی سُکون اور اطمینان (Satisfaction) سے بسر ہوتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی بے سکونی اور ذہنی دباؤ کو جنم دیتی ہے۔

4) قناعت سے حرص ولالچ اور بخل جیسی بُری عادتیں ختم ہوتی ہیں، اللہ کریم کی رضا پر راضی رہنے، راہِ خُدا میں خرچ کرنے کا جذبہ پیدا کرنے میں **قناعت** بے حد مؤثر ہے۔ جبکہ قناعت نہ ہو تو حرص اور بخل جیسی بُری عادتیں پیدا ہو سکتی ہیں، نیز ایسی

اسلامی بہن کسی خواہش کے پورا نہ ہونے پر مَعَاذَ اللہ، اللہ پاک کی عطا پر اعتراض کرنے لگتی ہے۔

5) سب سے بڑھ کر قناعت کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اُس شخص کے لیے خوشخبری ہے، جو اسلام کی ہدایت پائے اور اس کی روزی بقدرِ ضرورت ہو اور وہ اس پر قناعت کرے۔ (1)

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر
عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یارسولَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قناعت توکُّل کا زِینہ ہے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قناعت کی طرح توکُّل بھی ان صفات میں سے ہے، جو انسان کے اخلاق کو بہترین بناتی ہیں۔ قناعت اور توکُّل کا آپس میں گہرا تعلّق (Connection) ہے۔ قناعت توکُّل کی سیڑھی ہے، قناعت انسان کو توکُّل پر اُبھارتی ہے اور بندہ کم مال پر اِکتفا کرتے ہوئے ربِّ کریم پر بھروسا کرتا ہے۔ اللہ پاک پر توکُّل ایمان کے واجبات و فرائض میں سے ایک اہم فریضہ ہے، اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اللہ پاک پر توکُّل کرنا فرضِ عین ہے۔ (2) جس کے دل میں توکُّل کا نور نہیں اس کا ایمان کامل نہیں اور اس کا دل

---

1 . . . ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیه، ۱۵۲/۴، حدیث: ۲۳۵۵

2 . . . فضائلِ دعا، ص ۲۸۷

اندھیر نگری کے سوا کچھ نہیں۔ تَوَکُّل ایمان کی روح ہے۔ تَوکُّل ایسا عمل ہے، جو بندے کو اللہ پاک کے قریب اور لوگوں سے دُور کرتا ہے۔ مشکلات اور پریشانیوں میں تَوَکُّل ہی بندے کو اِسْتِقَامت کے ساتھ ان کے مُقابلے کی قُوّت (Power) دیتا ہے۔ مُصیبتوں میں تَوَکُّل ہی انسان کی اُمیدیں جگانے کا باعث بنتا ہے۔

تَوَکُّل کا معنی و مفہوم

مکتبۃُ المدینہ کی تفسیر "صِراطُ الجنان" جلد3 صفحہ 520 پر ہے: حضرت امام فخرُ الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: "تَوَکُّل کا یہ معنی نہیں کہ انسان اپنے آپ کو اور اپنی کوششوں کو بیکار اور فضول سمجھ کر چھوڑ دے جیسا کہ بعض جاہل کہتے ہیں بلکہ تَوَکُّل یہ ہے کہ انسان ظاہری اسباب کو اختیار کرے لیکن دل سے ان اَسباب پر بھروسا نہ کرے بلکہ اللہ پاک کی مدد، اس کی تائید اور اس کی حمایت پر بھروسا کرے۔[1]

اس بات کی تائید اس حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے:

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: "ایک شخص نے عرض کی: یا رَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اپنے اُونٹ کو باندھ کر تَوَکُّل کروں یا اسے کُھلا چھوڑ کر تَوَکُّل کروں؟ ارشاد فرمایا "تم اسے باندھو پھر تَوَکُّل کرو۔[2] یعنی تَوَکُّل اس چیز کا نام ہے کہ کسی بھی کام کے کرنے میں اسباب سنتِ مُصْطَفٰے سمجھ کر اختیار کیے جائیں اس کے بعد نتیجہ اللہ ربُّ العزت پر چھوڑ دینا چاہیے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: تَوَکُّل ترکِ اَسباب کا نام نہیں بلکہ اسباب پر اِعْتِماد

1... تفسیر کبیر، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۵۹، ۴۱۰/۳

2... ترمذی، کتاب صفۃ یوم القیامۃ، باب (ت:۱۲۵)، ۲۳۲/۴، حدیث: ۲۵۲۵

کا ترک توکُّل ہے۔[1] یعنی اسباب کو چھوڑ دینا توکُّل نہیں بلکہ اَسباب پر اِعْتماد نہ کرنے اور ربّ کریم کی ذات پر اعتماد کرنے کا نام توکُّل ہے۔

لوگوں کے ذریعے رِزق پہنچانا اللہ کو پسند ہے!

مَرْوِی ہے کہ ایک زاہِد (بہت نیک آدمی) آبادی سے کَنارہ کشی کرکے پہاڑ کے دامن میں بیٹھ گیا اور کہنے لگا: ”جب تک اللہ پاک مجھے میرا رِزق نہ دے گا، میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا۔“ ایک ہفتہ گُزر گیا اور رِزق نہ آیا، جب مرنے کے قریب ہو گیا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض گزار ہوا: ”اے میرے رب! تُو نے مجھے پیدا کیا ہے، لہٰذا میری تقدیر میں لکھا ہوا رِزق مجھے عطا کردے ورنہ میری روح قبض کرلے۔“ غیب سے آواز آئی: ”میری عزّت و جلال کی قسم! میں تجھے رزق نہیں دوں گا یہاں تک کہ تُو آبادی میں جائے اور لوگوں کے درمیان بیٹھے۔“ وہ نیک شخص آبادی میں گیا اور بیٹھ گیا، کوئی کھانا لے کر آیا تو کوئی پانی لایا، اس نے خوب کھایا اور پیا لیکن دل میں شک (Doubt) پیدا ہو گیا تو غیب سے آواز آئی: ”کیا تو اپنے دنیاوی زہد سے میرا طریقہ بدل دینا چاہتا ہے، کیا تو نہیں جانتا کہ اپنے دستِ قدرت سے لوگوں کو رِزق دینے کے بجائے مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ لوگوں کے ہاتھوں سے لوگوں تک رِزق پہنچاؤں۔“[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ رِزق حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اسباب کو اختیار کیا جائے، ہاتھ پر ہاتھ دھرے، اسباب اختیار کرنے سے بے نیاز ہو کر صرف توکُّل توکُّل کی رٹ لگانا توکُّل نہیں ہے، اسی طرح

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۳۷۹ ملخصاً

2 ... احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، الفن الاول فی جلب النافع، ۴/ ۳۲۹

صرف اپنی تدبیر کو سب کچھ سمجھ بیٹھنا یا صرف اسباب پر ہی تکیہ کرکے بیٹھ جانا، یہ بھی توکُّل نہیں ہے۔ حقیقی توکُّل یہ ہے کہ اسباب اختیار کیے جائیں، اپنی طاقت و قوت کے مطابق کوشش کی جائے اور تدبیر کے دروازے پر دستک دی جائے اور پھر ان اسباب پر بھروسانہ کیا جائے بلکہ اللہ کریم کی ذات پر بھروسا کیا جائے۔ کیونکہ دنیا کا قانون ہے کہ تمام کام کسی نہ کسی سبب سے ہی واقع ہوتے ہیں۔ پیٹ تبھی بھرتا ہے جب بندہ کھانا کھاتا ہے، کھانا کھائے بغیر پیٹ نہیں بھر سکتا، بارش تبھی ہو گی جب بادل موجود ہوں گے، بغیر بادلوں کے بارش نہیں ہوتی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

توکُّل قرآنِ پاک کی روشنی میں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کی ذات پر کامل بھروسا کرنا اور اپنے تمام اُمور کے انجام کو اسی کے سپرد کر دینا ایک بہترین صفت ہے، اللہ پاک کی ذات پر ہمارا ایسا کامل بھروسا ہونا چاہیے کہ جب بھی کسی نیک و جائز کام کا اِرادہ یا آغاز کریں تو صرف اسباب پر نظر رکھنے کے بجائے خالقِ اسباب یعنی اللہ پاک کی رحمت پر نظر ہونی چاہیے کیونکہ اسباب تو عارضی اور فانی ہوتے ہیں۔ جو مسلمان بیماریوں، پریشانیوں، آفتوں، بلاؤں، مصیبتوں بلکہ اپنے ہر مُعاملے میں اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کرتا ہے تو اس کے وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں کیونکہ توکُّل کی برکت سے اللہ پاک نہ صرف اس کا حامی و ناصِر ہوتا ہے بلکہ اس کی برکت سے وہ اللہ کریم اسے اِنعام واِکرام سے بھی نوازتا ہے۔ اللہ پاک (پارہ 28 سورۂ طلاق کی آیت نمبر 3 میں) ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (پ۲۸، طلاق:۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ پر بھروسا کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

اور (پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 159 میں) ارشادِ ربّانی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ ﴿۱۵۹﴾ (پ۴، آلِ عمران:۱۵۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک توکّل والے اللہ کو پیارے ہیں۔

حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ان آیاتِ مُبارکہ کے بعد فرماتے ہیں: وہ مقام کتنا عظیم ہے، جس پر فائز شخص کو اللہ پاک کی محبت حاصل ہو اور اس کو اللہ پاک کی طرف سے کفایت کی ضمان بھی حاصل ہو، تو جس شخص کے لئے اللہ پاک کفایت فرمائے، اس سے محبت کرے اور اس کی رعایت فرمائے، اس نے بہت بڑی کامیابی (Success) حاصل کی کیونکہ جو محبوب ہوتا ہے اسے نہ تو عذاب ہوتا ہے، نہ دُوری ہوتی ہے اور نہ ہی وہ پردے میں ہوتا ہے۔[1]

قرآنِ کریم میں ایک اور مقام پر توکُّل کرنے والوں کو مومنِ کامل بتایا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ کریم پارہ 9 سورہ انفال آیت نمبر 2 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾ (پ۹، الانفال:۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں۔

1 . . . احیاء العلوم، کتاب التوحید والتوکل، بیان فضیلة التوکل، ۴/۳۰۰

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! اس آیتِ کریمہ میں ایمان میں سچے اور کامل لوگوں کے 3 اوصاف بیان ہوئے ہیں۔ (1) جب اللہ پاک کو یاد کیا جائے تو ان کے دِل ڈر جاتے ہیں۔ (2) اللہ پاک کی آیات سُن کر ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ (3) وہ اپنے رب پر ہی بھروسا کرتے ہیں۔[1] افسوس! آج ہم تَوَکُّل سے بہت دور ہوتی جا رہی ہیں، دَھن کمانے کی دُھن ہم پر ایسی غالب آچکی ہے کہ تَوَکُّل کا کشکول ہاتھ سے چھوٹ چکا ہے۔

تَوَکُّل اور احادیثِ طیبہ

احادیثِ طیبہ میں کئی مقامات پر تَوَکُّل کی اہمیت بتائی گئی ہے۔ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف انداز میں توکل کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ آیئے "تَوَکُّل" کے چار حُروف کی نسبت سے چار (4) فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں:

(1) ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ پاک پر اس طرح بھروسا کرو، جیسے اس پر بھروسا کرنے کا حق ہے، تو وہ تمہیں اس طرح رزق عطا فرمائے گا، جیسے پرندے کو عطا فرماتا ہے کہ وہ صبح کے وقت خالی پیٹ نکلتا اور شام کو سیر ہو کر لوٹتا ہے۔[2]

(2) ارشاد فرمایا: 4 چیزیں اللہ پاک اپنے محبوب بندے ہی کو عطا فرماتا ہے (۱) خاموشی اور یہی عبادت کی ابتدا ہے (۲) تَوَکُّل (۳) تواضع (۴) اور دنیا سے بے رغبتی۔[3]

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۹، الانفال، تحت الآیۃ: ۲، ۵۱۹/۳، ملتقطاً

2 ... ترمذی، کتاب الزھد، باب فی التوکل علی اللہ، ۱۵۴/۴، حدیث: ۲۳۵۱

3 ... اتحاف السادۃ المتقین، کتاب ذم الکبر، ۲۵۶/۱۰

(3) ارشاد فرمایا: جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ طاقتور ہو جائے تو وہ اللہ پاک پر توکُّل کرے اور جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ (زمانے میں) باعزّت ہو جائے تو اسے چاہئے کہ تقویٰ اختیار کرے اور جس کو یہ بات پسند ہو کہ سب لوگوں سے زیادہ دولتمند ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے پاس موجود چیز سے زیادہ اس چیز پر اعتماد کرے، جو اللہ پاک کے دستِ قدرت میں ہے۔[1]

(4) ارشاد فرمایا: مجھے تمام اُمّتیں دکھائی گئیں (میں نے دیکھا) کہ کوئی نبی اپنی امت کو لئے جارہا ہے، کوئی گروہ کو، کوئی 10 افراد کو، کوئی 5 کو اور کوئی نبی اکیلا ہی جارہا ہے، پھر ایک بہت بڑی جماعت پر میری نظر پڑی تو میں نے جبرائیل سے پوچھا: اے جبرائیل! کیا یہ میری امت ہے؟ تو جبرائیل نے کہا: نہیں! بلکہ آپ آسمان کی طرف دیکھیں! جب میں نے آسمان کی طرف نظر کی تو مجھے ایک بہت بڑی جماعت نظر آئی، تو جبرائیل نے کہا: آپ کی امت یہ ہے، ان میں سے ستّر (70) ہزار آدمی حساب کتاب کے بغیر ہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے، تو میں نے کہا اس کی کیا وجہ ہے؟ تو جبرائیل نے کہا! یہ وہ لوگ ہیں جو نہ (زخم پر گرم لوہے وغیرہ سے) داغ لگواتے ہیں (یعنی اگرچہ زخم داغنا جائز ہے مگر چونکہ زمانۂ جاہلیت میں داغ کو مرض دُور کرنے کے لیے مستقل علّت مانا جاتا تھا، اس لیے حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو توکل کے خلاف قرار دیا)، نہ جنتر منتر کرتے ہیں (یعنی کفّار کے جھاڑ پھونک سے بچتے ہیں ورنہ قرآنی آیات، دُعائے ماثُورہ سے دَم کرنا سنت ہے اور نہ ہی (شگون لینے کے لیے) پرندے اُڑاتے ہیں، اور یہ لوگ صرف اپنے رب پر توکُّل کرتے ہیں، حضرت عُکّاشہ بن مِحْصَن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے

---

1 ۔ ۔ ۔ منهاج العابدين، ص ۱۰۴

کھڑے ہو کر عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے لیے دُعا فرمائیے کہ اللہ پاک مجھے بھی ان (خُوش نصیب) لوگوں میں سے کر دے، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا فرمائی: یااللہ پاک! عُکَاشہ کو بھی ان میں سے کر دے، پھر ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی، یَا رَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میرے لیے بھی دُعا فرمائیے کہ اللہ پاک مجھے بھی ان میں سے کر دے، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا (اس دُعا میں) عُکَاشہ تم پر سبقت لے گئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

متوکلین کے واقعات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ پاک کا مقصد یہ ہے کہ ہم توکُّل کی عادی بن جائیں اور اللہ پاک کے فضل سے بے حساب جنت میں داخل ہو جائیں۔ جسے توکُّل کی نعمت مل جائے وہ بڑی خوش نصیب ہے، اللہ پاک کے نیک بندے اور نیک بندیاں توکُّل کی صفت سے مُتَّصِف ہوتی ہیں۔

آئیے! توکُّل کا جذبہ بڑھانے کے لیے توکُّل کرنے والوں کی دو (2) حکایات سنتی ہیں۔

شیطان میرا خادم ہے

حضرتِ ایوب حَمَّال رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے منقول ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک مُتوکِّل نوجوان رہتا تھا۔ وہ عبادت و رِیاضت اور توکُّل کے معاملے میں بہت مشہور تھا۔ لوگوں سے کوئی چیز نہ لیتا۔ جب بھی کھانے کی حاجت ہوتی اپنے سامنے سِکّوں سے

---

1 ... بخاری، کتاب الرقاق، باب یدخل الجنۃ سبعون الفا بغیر حساب، ۴/۲۵۸، حدیث: ۶۵۴۱

بھری ایک تھیلی پاتا۔ اسی طرح وہ اپنے شب و روز عبادتِ الٰہی میں گزارتا اور اسے غیب سے رزق دیا جاتا۔ ایک دفعہ لوگوں نے اس سے کہا: ”اے نوجوان! تو سکّوں کی وہ تھیلی لینے سے ڈر! ہو سکتا ہے شیطان تجھے دھوکا دے رہا ہو اور وہ تھیلی اسی کی طرف سے ہو۔“ نوجوان نے کہا: ”میری نظر تو اپنے پاک پروردگار کی رحمت کی طرف ہوتی ہے، میں اس کے علاوہ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتا، جب میرا مولیٰ مجھے رِزق عطا فرماتا ہے تو میں قبول کرلیتا ہوں۔ بالفرض اگر وہ سکّوں کی تھیلی میرے دشمن شیطان کی طرف سے ہو تو اس میں میرا کیا نقصان بلکہ مجھے فائدہ ہی ہے کہ میرا دشمن میرے قابو میں کر دیا گیا ہے۔ اگر واقعی ایسا ہے تو اللہ پاک اُسے میرا خادم بنائے رکھے۔ اس سے زیادہ اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ میرا سب سے بڑا دشمن خادم بن کر میری خدمت کرے اور میں اس کی طرف نظر نہ رکھوں بلکہ یہ سمجھوں کہ میرا پروردگار مجھے دشمن کے ذریعے رِزق عطا فرما رہا ہے۔ اور واقعی تمام جہانوں کو وہی خالقِ کائنات رِزق عطا فرماتا ہے جو میرا معبود ہے۔ مُتوکِّل نوجوان کی یہ بات سُن کر لوگ خاموش ہو گئے اور سمجھ گئے کہ اس کو واقعی غیب سے رِزق دیا جاتا ہے۔ (1)

اسی طرح توکُّل سے متعلق ایک اور بہت پیاری حکایت سُنئے، چنانچہ

انوکھی شہزادی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تالیف ”فیضانِ سنت“ صفحہ 501 پر ہے: حضرتِ شیخ شاہ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شہزادی جب شادی کے لائق

1 ... عیون الحکایات، ۲/ ۱۰۵

ہوگئی اور پڑوسی ملک کے بادشاہ کے یہاں سے رشتہ آیا تب آپ نے (وہ رشتہ) ٹھکرادیا اور مسجد مسجِد گھوم کر کسی پارسا نوجوان کو تلاش کرنے لگے۔ ایک نوجوان پر ان کی نگاہ پڑی جس نے اچھی طرح نماز ادا کی اور گڑگڑا کر دُعا مانگی۔ شیخ نے اُس سے پوچھا، تمہاری شادی ہو چکی ہے؟ اُس نے نَفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا، کیا نِکاح کرنا چاہتے ہو؟ لڑکی قراٰنِ مجید پڑھتی ہے، نَماز روزہ کی پابند ہے اور خوب سیرت ہے۔ اُس نے کہا، بھلا میرے ساتھ کون رِشتہ کریگا! شیخ نے فرمایا، میں کرتا ہوں! لو یہ کچھ دِرہم، ایک دِرہم کی روٹی، ایک دِرہم کا سالن اور ایک دِرہم کی خوشبو خرید لاؤ۔ اِس طرح شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنی دُخترِ نیک اختر کا نِکاح اُس سے پڑھا دیا۔ دُلہن جب دُولہا کے گھر آئی تو اُس نے دیکھا پانی کی صُراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی ہے۔ اُس نے پوچھا، یہ روٹی کیسی ہے؟ دُولہا نے کہا، یہ کل کی باسی روٹی ہے میں نے اِفطار کے لئے رکھی ہے۔ یہ سُن کر وہ واپس ہونے لگی۔ یہ دیکھ کر دُولہا بولا، مجھے معلوم تھا کہ شیخ کرمانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی شہزادی مجھ غریب انسان کے گھر نہیں رُک سکتی۔ دُلہن بولی، میں آپکی مفلسی کی وجہ سے نہیں جارہی بلکہ اس لئے لوٹ کر جارہی ہوں کہ ربُّ الْعٰلَمِین پر آپ کا یقین بہت کمزور نظر آرہا ہے، جبھی تو کل کیلئے روٹی بچا کر رکھتے ہیں، مجھے تو اپنے باپ پر حیرت ہے کہ اُنہوں نے آپ کو پاکیزہ خصلت اور صالِح کیسے کہہ دیا! دُولہا یہ سُن کر بہت شرمندہ ہوا اور اُس نے کہا، اس کمزوری سے معذرت خواہ ہوں۔ دُلہن نے کہا، اپنا عُذر آپ جانیں البتہ میں ایسے گھر میں نہیں رُک سکتی، جہاں ایک وَقت کی خوراک جمع رکھی ہو، اب یا تو میں رہوں گی یا روٹی۔ دُولہا نے فوراً جا کر روٹی خیرات کر

دی اور ایسی درویش خصلت انوکھی شہزادی کا شوہر بننے پر اللہ پاک کا شکر ادا کیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! مُتَوَکِّلِین کی بھی کیا خوب ادائیں ہوتی ہیں۔ شہزادی ہونے کے باوُجُود ایسا زبردست توکُّل کہ کل کیلئے کھانا بچانا گوارا ہی نہیں! یہ سب یقینِ کامل کی بہاریں ہیں کہ جس اللہ پاک نے آج کِھلایا ہے وہ آئندہ کل بھی کِھلانے پر یقیناً قادر ہے۔ چرندے پرندے وغیرہ کون سا بچا کر رکھتے ہیں! ایک وقت کا کھا لینے کے بعد دوسرے وقت کیلئے بچا کر رکھنا ان کی فطرت میں ہی نہیں۔ مُرغی کا توکُّل مُلاحَظہ ہو، اس کو پانی دیجئے۔ حسبِ ضَرورت پی چکنے کے بعد پیالے پر پاؤں رکھ کر پانی بہا دے گی۔ گویا یہ مرغی خاموش مُبلِّغہ ہے! اور ہمیں نصیحت کر رہی ہے کہ اے لوگو! برسوں کا جَمع کر لینے کے باوُجُود بھی تمہیں قرار نہیں آتا! جبکہ میں ایک بار پی لینے کے بعد دوبارہ کیلئے بے فکر ہو جاتی ہوں کہ جس نے ابھی پانی پلایا ہے وہ بعد میں بھی پلا دے گا۔ کاش! کہ ہمیں بھی توکُّل کی نعمت نصیب ہو جائے۔ افسوس! آج کل ہم توکُّل تو دُور فقط ایک لقمہ کے لئے بعض اوقات قتل و غارت گری تک پہنچ جاتی ہے۔ ڈھیروں ڈھیر مال و دولت اور عمدہ غذائیں ہونے کے باوجود دوسروں کے مالوں پر نظریں جمی ہوتی ہیں، رہنے کی اچھی جگہیں ہونے کے باوجود دوسروں کے بنگلوں اور کوٹھیوں پر نظر رکھتی ہیں، ان سب باتوں کا بنیادی سبب اللہ پاک پر توکُّل نہ ہونا ہے۔ حالانکہ ایک مسلمان کے لیے یہی بات کافی ہونی چاہیے کہ جتنا اس کے نصیب میں ہے، اُسے ضرور مل کر رہے گا، وہ ربِّ کریم جو پتھروں میں

1 ۔۔۔ روض الریاحین، الحکایۃ الثانیۃ والتسعون بعد المائۃ، ص ۱۹۲

موجود کیڑوں کو رِزق دینے پر قادر ہے، وہ میرے پیٹ کے لیے بھی اسباب بنا دے گا۔ اللہ پاک کے نیک بندے دوسروں سے ان کا مال چھیننا تو دُور، دوسروں پر بھروسا کرنے سے بھی کتراتے ہیں، چنانچہ

حضرت ابو سعید خراز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ میں ایک جنگل میں پہنچا تو زادِ راہ کچھ نہ تھا، مجھے شدید بھوک کا احساس ہوا تو دُور ایک بستی نظر آئی، میں خوش ہو گیا، لیکن پھر اپنے اوپر یوں غور و فکر کیا کہ میں نے دوسروں پر بھروسا (Trust) کیا ہے اور دوسروں سے سکون حاصل کرنا چاہا، لہٰذا میں نے قسم کھائی کہ بستی میں اس وقت تک داخل نہ ہوں گا، جب تک اُٹھا کر نہ لے جایا جائے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں، میں نے ایک گڑھا کھود کر اس کی ریت میں اپنے جسم کو سینے تک چھپا لیا، آدھی رات کو ایک بلند آواز آئی، اے بستی والو! اللہ پاک کے ولی نے اپنے آپ کو ریت میں چھپا لیا ہے تم ان کے پاس جاؤ، لوگ آئے اور مجھے ریت سے نکالا اور اُٹھا کر بستی میں لے گئے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! حضرتِ ابُو سعید خراز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو اللہ پاک کی ذات پر کیسا پختہ یقین اور کامل بھروسا تھا کہ بھوک کی شدت میں ایک بستی کے نظر آنے پر خوش ہونے کو بھی توکُّل کے خلاف سمجھا، توکُّل کا یہ اعلیٰ مرتبہ اِنہی کا حصہ تھا، ہمیں چاہیے کہ اسباب کے اختیار کرنے کے بعد اللہ پاک کی ذات پر بھروسا کریں اور اس پر کامل یقین رکھیں۔ توکُّل کی صفت پیدا کرنے سے جہاں اس دُنیا کی بے شمار آلودگیوں سے بچا جا سکتا ہے، وہیں آخرت میں کامیابی کیلئے بھی توکُّل کی صفت بہت کام آتی ہے۔ آیئے اسی سے متعلق ایک حکایت سنتی ہیں۔

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب التوحید و التوکل، الفن الاول فی جلب النافع، ۴/۳۳۵ بتغیر قلیل

توکُّل بہترین چیز ہے

حضرت عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا کہ آیئے ہم اور آپ یہ عہد کریں کہ ہم دونوں میں سے جو بھی پہلے وصال کرے وہ خواب میں آکر اپنا حال دوسرے کو بتادے، میں نے کہا کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں مومن کی رُوح آزاد رہتی ہے، رُوئے زمین میں جہاں چاہے جاسکتی ہے، اسکے بعد حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا وصال ہو گیا، پھر میں ایک دن قیلولہ (دوپہر کے کھانے کے بعد کچھ دیر کے لئے آرام) کر رہا تھا تو اچانک حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ میرے سامنے آگئے اور بلند آواز سے انہوں نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ، میں نے جواب میں: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ، کہا اور ان سے دریافت کیا کہ وصال کے بعد آپ پر کیا گزری؟ اور آپ کس مرتبہ پر ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں بہت ہی اچھے حال میں ہوں اور میں آپ کو یہ نصیحت (Advise) کرتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اللہ پاک پر توکُّل کرتے رہیں، کیونکہ توکُّل بہترین چیز ہے، توکُّل بہترین چیز ہے، توکُّل بہترین چیز ہے اس جملے کو انہوں نے 3 مرتبہ ارشاد فرمایا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ توکُّل دنیا و آخرت دونوں کے لئے مفید ہے، آیئے! اس کے مزید دنیوی و اُخروی فوائد سنتی ہیں۔

1 . . . شواھد النبوۃ، رکن سادس در بیان شواھد و دلایلی... الخ، ص ۲۸۷

توکُّل کے فوائد

(1)توکُّل کرنے والی پریشانیوں سے محفوظ ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک دن میرے مرشدِ برحق نے بَیْتُ الْجِن سے دَمِشق جانے کا ارادہ فرمایا، بارش کی وجہ سے مجھے کیچڑ میں چلنے میں دشواری ہو رہی تھی مگر جب میں نے اپنے مرشد کی طرف دیکھا تو آپ کے کپڑے اور جوتیاں خشک تھیں، میں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی (اور اس حیرت انگیز واقعے کی حکمت دریافت کی) تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: ہاں! جب سے میں نے توکُّل کی راہ میں اپنے اِرادے کو ختم کر کے باطن کو لالچ کی وحشت سے محفوظ (Safe) کیا ہے، اس وقت سے اللہ پاک نے مجھے کیچڑ سے بچالیا ہے۔[1] یعنی توکُّل کی برکت سے دُنیوی مصیبتوں سے مجھے آزادی دے دی گئی ہے۔

(2)توکُّل مخلوق کی مُحتاجی سے بچالیتا ہے بلکہ توکُّل اگر کامل ہو تو لوگ توکُّل کرنے والے کے مُحتاج ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت سلیمان خواص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: اگر کوئی شخص سچی نیت سے اللہ پاک پر توکُّل کرے، تو امیر اور غریب سب اس کے محتاج ہو جائیں گے، اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہو گا، کیونکہ اس کا مالک غنی و حمید ہے۔[2]

(3) **پیاری پیاری اسلامی بہنو!** ہماری کامیابی میں سب سے بڑا کردار ذہنی اور قلبی سکون کا ہوتا ہے اور اس کی بدولت ہی انسان دنیا و آخرت میں

1...کشف المحجوب، ص ٢۵۵

2...منہاج العابدین، ص ١٠٢

سُرخرو ہوتا ہے۔ یقیناً ذہنی و قلبی سکون مال و دولت سے زیادہ بیش قیمت خزانہ ہے اور یہ توکُّل کی برکت سے حاصل کرکے دولت مند بنا جا سکتا ہے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں: میرے شیخ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ اپنی تدبیر اس ذات کے حوالے کردے جس نے تجھے پیدا فرمایا، تُو راحت پائے گا۔[1]

(4) توکل کی بے شمار برکتوں میں سب سے بڑی برکت یہ ہے کہ اس کی بدولت ایمان کی حفاظت ہوتی ہے کیوں کہ شیطان جب کسی کے ایمان پر حملہ (Attack) کرتا ہے تو سب سے پہلے اس کا اللہ پاک پر یقین اور بھروسا کمزور کردیتا ہے، لہٰذا اگر ہم اپنے ایمان کی حفاظت کرنا چاہتی ہیں تو اللہ پاک پر کامل بھروسا رکھیں، ایک بزرگ فرماتے ہیں: میرے ایک دوست نے مجھ سے ذکر کیا کہ میری ایک نیک آدمی سے ملاقات ہوئی تو میں نے پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا۔ "حال تو ان کا ہے، جن کا ایمان محفوظ ہے اور وہ صرف متوکّلین ہی ہیں، جن کا ایمان محفوظ ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم نے توکُّل کے فوائد سُنے، توکُّل پریشانیوں سے حفاظت، مخلوق کی محتاجی سے بچنے، ذہنی و قلبی سکون کے حصول کے ساتھ ساتھ ایمان کی سلامتی کا باعث بھی ہے۔ اسی طرح توکُّل نہ کرنے سے پریشانیوں میں مبتلا ہونے، مخلوق کی محتاجی، ذہنی و قلبی بے چینی میں رہنے کے ساتھ ساتھ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا خطرہ (Risk) ہے۔ اس لیے ہمیں ہر وقت اپنے رحیم، کریم ربّ کی ذات پر

---

1 . . . منہاج العابدین ص ۱۱۳

2 . . . منہاج العابدین، ص ۱۰۶

بھروسا کرنا چاہیے، اُس سے اچھی امید رکھنی چاہیے اور ہر وقت اس سے توکُّل، قناعت کی دولت ملنے کی دُعا مانگتے رہنا چاہیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ناخن کاٹنے کی سنتیں اور آداب

آئیے! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے ناخُن کاٹنے کی سُنّتیں اور آداب سنئے: ☆ جُمُعہ کے دن ناخُن (Nails) کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔[2] صَدرُ الشَّریعہ، مَولانا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن ترَشوائے (کاٹے) اللہ کریم اُس کو دوسرے جُمُعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔[3] ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن ترَشوائے (کاٹے) تو رحمت آئے گی اور گناہ جائیں گے۔[4] ☆ ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ

1…مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۰، حدیث: ۱۷۵

2…درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ۹/۶۶۸ ماخوذا

3…معجم اوسط، ۳/۳۲۸، حدیث: ۴۶۷۶-بہارِ شریعت، ۳/۵۸۳، حصہ: ۱۶

4…عمدۃ القاری، کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار، ۱۵/۹۰

پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کرکے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔[1] ☆پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔[2] ☆جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فَرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔[3] ☆دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مَرَض کا اندیشہ ہے۔[4] ☆ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے۔[5]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) و 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور دو رسالے **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور ان کا مطالَعہ فرمایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 - - - احیاء العلوم، کتاب اسرار الطهارة، القسم الثالث فی النظافة... الخ، ۱/ ۱۹۳

2 - - - احیاء العلوم، کتاب اسرار الطهارة، القسم الثالث فی النظافة... الخ، ۱/ ۱۹۳

3 - - - فتاوی هندیه، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان... الخ، ۵/ ۳۵۸

4 - - - فتاوی هندیه، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان... الخ، ۵/ ۳۵۸

5 - - - فتاوی هندیه، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان... الخ، ۵/ ۳۵۸

تفصیلی فہرست

ماخذ و مراجع

قرآن مجید		
نام کتاب	مؤلف / مصنف / متوفی	مطبوعہ
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۰۵ھ
تفسیر خازن	علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	مطبعہ میمنیہ مصر ۱۳۱۷ھ
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی شافعی، متوفی ۶۰۶ھ	داراحیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی لاہور
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ لاہور
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو صالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۵
عجائب القرآن مع غرائب القرآن	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو حسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۲۰۰۸ء
سنن ابی داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۰۰۹
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت
مستدرک	ابو عبد اللہ امام محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۴ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
مؤطا امام مالک	امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۹۹۹ھ
مصنف عبد الرزاق	امام ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱
مسند امام احمد	ابو عبد اللہ امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
جامع الاحادیث	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۹۹۴ء
سنن کبری للبیہقی	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ
دار قطنی	امام علی بن عمر دار قطنی، ۳۸۵ھ	ملتان
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
موسوعۃ ابن ابی الدنیا	حافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد المعروف بابن ابی الدنیا	مکتبۃ العصریۃ بیروت
مسند ابی یعلی	ابو یعلی احمد بن علی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ

مسند فردوس	ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۶
سنن دارمی	امام حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، ۲۵۵ھ	قدیمی کتب خانہ، کراچی
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
جامع الاصول	امام مبارک بن محمد المعروف بابن اثیر جزری، متوفی ۶۰۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
جامع صغیر	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مشکاۃ المصابیح	ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب، متوفی ۷۴۲ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
الحصن الحصین	امام محمد بن محمد ابن جزری، متوفی ۸۳۳ھ	مکتبۃ العصریۃ ۲۰۰۴
نوادر الاصول	ابو عبد اللہ محمد بن علی حکیم ترمذی	دار النوادر ۲۰۱۰
الادب المفرد	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	مطبعۃ السلفیہ قاہرہ
کشف الخفاء	امام اسماعیل بن محمد العجلونی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۰۰۱
التمہید	امام ابو یوسف بن عبد اللہ محمد بن عبد البر، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
ارشاد الساری	علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی	مکتبۃ الرشد ۱۴۲۰ھ
شرح مسلم للنووی	امام محی الدین ابی زکریا یحیی بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	المطبعۃ المصریۃ
اکمال المعلم	امام ابو الفضل عیاض بن موسی، متوفی ۵۴۴ھ	دار الوفاء ۱۹۹۸
دلیل الفالحین	علامہ محمد بن علان الشافعی، متوفی ۱۰۵۷ھ	دار المعرفۃ بیروت ۲۰۰۴
فیض القدیر	عبد الرؤوف المناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت
التیسیر	عبد الرؤوف المناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	مکتبۃ امام شافعی ریاض ۱۴۲۸ھ
نزہۃ القاری	فقیہ اعظم مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ	فرید بک اسٹال لاہور، ۲۰۰۷
تفہیم البخاری	شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ	فیصل آباد
اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
فیضان ریاض الصالحین	مؤلفین شعبہ فیضان حدیث المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ
منتخب حدیثیں	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی	مکتبۃ المدینہ
نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر	امام احمد بن علی عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ	ملتان
انتخاب حدیث مع افادات رضویہ	شعبہ درسی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ

جامع بیان العلم وفضلہ	ابو عمر یوسف بن عبد اللہ ابن عبد البر مالکی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷
الدر المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۳ھ
رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
کتاب الدرر الحکام	قاضی ملا خسرو حنفی	میر محمد کتب خانہ کراچی
فتاوی ہندیہ	شیخ نظام وجماعۃ من علماء الھند، متوفی ۱۱۶۱ھ	کوئٹہ
حاشیۃ الطحطاوی	امام احمد بن محمد الطحطاوی، متوفی ۱۲۳۱ھ	کوئٹہ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
فتاویٰ امجدیہ	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
سنی بہشتی زیور	مفتی محمد خلیل خان برکاتی، متوفی ۱۴۰۵ھ	فرید بک اسٹال لاہور
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تنبیہ الغافلین	ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد السمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	المکتبۃ الحقانیۃ پشاور
تنبیہ المغترین	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۵ھ
قوت القلوب	شیخ محمد بن علی المعروف ابو طالب مکی، متوفی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
عیون الحکایات	ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الزواجر عن اقتراف الکبائر	ابو العباس احمد بن محمد ہیتمی متوفی ۹۷۴ھ	دار الفکر بیروت
صید الخاطر	ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی متوفی ۵۹۷ھ	مکتبہ نزار مصطفی الباز
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰
اتحاف السادۃ المتقین	السید محمد بن محمد حسینی الزبیدی، متوفی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
جہنم میں لے جانے والے اعمال	مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
بہارِ نیت	مترجمین شعبہ تراجم المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
فوائد الفواد	امیر علاء سجزی	مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی
البحر العمیق	امام ابو بقاء محمد بن احمد مکی، متوفی ۷۵۴ھ	مؤسسۃ الریان ۲۰۰۳
الزہد الکبیر	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	موسسۃ الکتب الثقافیۃ ۱۹۸۷
الروض الفائق	شیخ شعیب الحریفیش، متوفی ۸۱۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۹۹۵ھ
لطائف المنن والاخلاق	امام عبد الوہاب الشعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۰۰۰
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۹۷ھ
جذب القلوب	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۱۰۵۲ھ	النوریۃ الرضویۃ پبلشنگ کمپنی لاہور
اخبار الاخیار	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۱۰۵۲ھ	فاروقی اکیڈمی گمبٹ

تذکرہ امام احمد رضا	محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تذکرہ صدر الشریعہ	محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
ماہنامہ اشرفیہ، صدر الشریعہ نمبر	☆☆☆	جامعہ اشرفیہ مبارک پور
سیدی قطب مدینہ	محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
سیدی ضیاء الدین احمد قادری	شیخ محمد عارف ضیائی	حزب القادریہ لاہور
تعارف امیر اہلسنت	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
وضو کا طریقہ	محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
وضو اور سائنس	محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
ابلق گھوڑے سوار	محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
غیبت کی تباہ کاریاں	محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
نیکی کی دعوت	محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
مسواک شریف کے فضائل	محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
عاشقان رسول کی 130 حکایات	محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
حافظہ کیسے مضبوط ہو؟	مؤلفین شعبہ بیانات دعوت اسلامی المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
امیر اہلسنت سے مدنی مذاکرے کے سوالات	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
فضائل دعا	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضان علم و علما	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
ثواب بڑھانے کے نسخے	محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
جیسی کرنی ویسی بھرنی	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
حرص	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
جنت کی تیاری	مؤلفین شعبہ رسائل دعوت اسلامی المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
مدنی پنج سورہ	محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے؟	مولانا آصف اقبال مدنی	نور شریعت اکیڈمی کراچی
حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
ذوق نعت	مولانا حسن رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
قبالہ بخشش	جمیل الرحمن خان قادری رضوی، متوفی ۱۳۴۳ھ	ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی
وسائل بخشش مرمم	محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول









978-969-722-169-1
01013218

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net